



31

16/50

۱۰۴

تکسی راماں

رام چہرت ماس

دوہے چو پائیاں سوہے ٹھٹھٹھیں اردو ترجمہ

قیمت فی جلد ۱۰/۸

پبلشر

دیہاتی تہک بھنڈا چا وڑی بازار دہلی (۴)

16/50



(کمیته حقوقی پلیس مبارزه با قاچاق)

گوسوامی تلسی داس کرت

مہیادک جوالا لہر شاد جی

مفت مہرست مین

بمعہ دوہل
جو پانی اور
سلیں دو ترجمہ

چاوری بازار دی

سلسلہ دیہاتی لکھنؤ

تلسی کرت
لامین

نمبر شمار	مضمون	نمبر شمار	مضمون	نمبر شمار	مضمون
۱	فہرست مضامین	۳	سستی کو مہم جانا اور شری رام جی کی پرکھ لینے کے لئے سیتا کا	۲۱	سستی کو مہم جانا اور شری رام جی کی پرکھ لینے کے لئے سیتا کا
۲	لامین کی عظمت	۷	روپ دھار کرنا	۲۲	شوجی کا سستی کو تیاگ دینا
۳	بھگوان رام کے چروں میں شردھا کے پھول	۹	سستی کا اپنے تپا بخش کے گھر جانا اور پیکہ لکھی میں اپنے پران	۲۳	تیاگ دینا
۴	گوسوامی تلسی داس جی کے چروں میں شردھا کے پھول	۱۰	تیاگ دینا	۲۴	پارسی جی کا جسم
۵	سنت تلسی داس جی کا جیون چتر	۱۲	شری رام جی کا شوجی کی بھگتی پر پریں کر پکٹ کرنا	۲۵	سپت شوجی کا آنا اور شوجی کی کیا پاریتی کی بھگتی پر پریں کر پکٹ کرنا
۶	سنگلا جیون	۱۳	دلوں کا کارڈ کر شوجی کی سہاوی بندھ کر کرنے کیلئے بھیجنا اور	۲۶	کام دیو کا جسم مہم جانا
۷	گرو بندنا	۱۴	دیوتاؤں کا شوجی سے بیاد کے پتہ پر رختا کرنا	۲۷	شوجی کی زالی برات - بیاد کی تیاری
۸	برہمن اور سنتوں کی بندنا	۱۵	شوجی اور سنتی سنو	۲۸	رام اور دھارن کرنے میں سہجو
۹	دوستوں کی بندنا	۱۶	نارو کا بھینان اور مایا کا اسے اٹھانا چ سنا	۲۹	شوجی اور سنتی کا سہجو - نارو کا شوجی اور سنتی کا شوجی
۱۰	سنت اور سنت بندنا	۱۷	شوجی کی سہجو اور سنتی اور سن کا دربان مانگنا	۳۰	سہجو اور سنتی کی سہجو
۱۱	جگت کو رام سرورپ جان کر اس کی بندنا	۱۸	سہجو اور سنتی کی سہجو	۳۱	سہجو اور سنتی کی سہجو
۱۲	کوی کا دین بھاد رام بھگتی سے پری پورن کو تاکا جہا	۱۹	رام نام کی بندنا اور نام کی جہاں	۳۲	سہجو اور سنتی کی سہجو
۱۳	کوہوں کو پرنام کرنا	۲۰	یگیہ ملک اور جہو داج سنو اور پریاگ داج کی جہاں	۳۳	سہجو اور سنتی کی سہجو
۱۴	والمیک و دیو برہما آدی دیوتاؤں اور شوجی پر جی کی بندنا کرنا	۲۱	سہجو اور سنتی کی سہجو	۳۴	سہجو اور سنتی کی سہجو
۱۵	ایو دھیا پوری اور جہو جہو کی بندنا	۲۲	سہجو اور سنتی کی سہجو	۳۵	سہجو اور سنتی کی سہجو
۱۶	دشرتو جی کی دھجک جی کی بندنا	۲۳	سہجو اور سنتی کی سہجو	۳۶	سہجو اور سنتی کی سہجو
۱۷	پرہم گیانی سنگ دیو سنگاری و شوجی کی بندنا	۲۴	سہجو اور سنتی کی سہجو	۳۷	سہجو اور سنتی کی سہجو
۱۸	سیتا جی کی بندنا	۲۵	سہجو اور سنتی کی سہجو	۳۸	سہجو اور سنتی کی سہجو
۱۹	رام نام کی بندنا اور نام کی جہاں	۲۶	سہجو اور سنتی کی سہجو	۳۹	سہجو اور سنتی کی سہجو
۲۰	یگیہ ملک اور جہو داج سنو اور پریاگ داج کی جہاں	۲۷	سہجو اور سنتی کی سہجو	۴۰	سہجو اور سنتی کی سہجو

نمبر شمار	مضمون	نمبر شمار	مضمون
۶۲۷	دینا دس کاویا کل جونا اور مسرتی جی سے پرارتھ کرنا	۱۲۱	ختم کرنے کیلئے مسکوان دشنو سے پرارتھ اور مسکوان کا وردن
۶۲۸	نعتیہ کی بدھ کو مسرتی جی کا پٹ دینا	۱۲۲	۲۸ دشنو جی کا پتر کیلئے پتریشی یگی اور رانیوں کا ساطہ ہونا
۶۲۹	سیکشی نعتیہ کی بات چیت	۱۲۳	۲۹ شری رام جی کا بھوتینوں بھائیوں کے جتم لینا
۶۳۰	سیکشی نعتیہ کا کہنا مان کر کوپ بھون میں پہلے جانا	۱۲۴	۳۰ دشنو جی کا یگی کرنا۔ راکشوں کا اسے بھرتی کرنا اور
۶۳۱	دشنو جی سے مدد لینا مان مانگنا اور دشنو جی کا شکر کرنا	۱۲۵	دشنو جی کا لاجہ دشنو کے پاس آکر رام لکشن کی سیکشی رکھنا
۶۳۲	سخترا محل میں آنا اور شری رام جی کو سیکشی کے محل میں جاکر بھینا	۱۲۶	کے لئے مانگ کرے جانا
۶۳۳	سیکشی اور شری رام جی کی بات چیت	۱۲۷	۴۱ ایلہا اور حار
۶۳۴	شری رام اور دشنو جی کی بات چیت	۱۲۸	۴۲ دشنو جی سمیت شری رام لکشن کا جنگ پور آنا
۶۳۵	ادو دھپری کے فرنا دیوں کا ادو دھپ	۱۲۹	۴۳ شری رام لکشن جی کی جنگ پور کی سیر کرنا اور جنگ پور دھپ
۶۳۶	شری رام جی اپنی مانا کو شلیا جی کے پاس آنا	۱۳۰	۴۴ کا آند پر پت کرنا اور مسکوان سے رام کی سیر تھینے کی پرارتھ کرنا
۶۳۷	شری سیتا جی اور شری رام جی کی بات چیت	۱۳۱	۴۵ پتپ بالک کی سیر اور شری رام سیتا جی کا آپس میں دشن کرنا
۶۳۸	شری رام اور لکشن جی کی بات چیت	۱۳۲	۴۶ سیتا جی کا گوی پوجن اور وردان پراپتی
۶۳۹	شری لکشن اور سترائی کی بات چیت	۱۳۳	۴۷ شری رام لکشن جی کا دشنو ستر سمیت یگیٹ لائیں پر دیش
۶۴۰	تینوں کا پھر سیکشی کے محل میں جانا	۱۳۴	۴۸ سیتا جی کا یگیٹ لائیں پر دھارنا
۶۴۱	تینوں کا بن میں جانا۔ نگر کے لوگوں کا ساتھ سم لیا۔ شری رام جی	۱۳۵	۴۹ بھاؤں کی سوئی کی شرط سب راجا مل کے ملنے کا دینا
۶۴۲	کا ان سب کو سونے ہی چھوڑ جانا	۱۳۶	۵۰ راجاؤں کا دھنش ڈولنے کے لئے بے حد درد لگانا
۶۴۳	نشا دھج کی سیتا اور لکشن دشا دراج کا سنوار	۱۳۷	۵۱ جنگ جی کی نراش
۶۴۴	سمت کی بے قراری اور دلپس لٹنا	۱۳۸	۵۲ لکشن جی کا طیش
۶۴۵	لکشی پر کرنا۔ بھرتی جی اور شری رام جی کی بات چیت وغیرہ	۱۳۹	۵۳ شری رام جی کا دشنو جی کی آگیا پکر دھنش کو ڈول دینا اور سیتا کا اسے
۶۴۶	ایک پر امرات پتوی کا آنا	۱۴۰	جے مل جی بھینا
۶۴۷	جنا جی پر جانا۔ باسیوں کا پریم بھاد	۱۴۱	۵۴ پر سرام جی سے ٹھٹھ بیٹ
۶۴۸	شری رام جی اور دھاپک جی کی بات چیت	۱۴۲	۵۵ راجہ جنگ جی کا ایو دھیا کو دشت بھینا۔ معرکہ جینے کی خبر سن
۶۴۹	چترکٹ میں نراس اور جنگی لوگوں کی شرہا	۱۴۳	۵۶ کرالو دھیا جی میں آند راجہ دشنو کا برات کی تیاری کرنا
۶۵۰	سمت کا دلپس ایو دھیا پتپنا۔ دشنو جی کو شری رام اور لکشن اور سیتا	۱۴۴	۵۷ برات کا جنگ پتر میں پتپنا اور رساگت آدی پر کرن
۶۵۱	جی کا سند پتپنا۔ اور راجہ کا مرنا۔ رلواس میں اکرام مع جانا	۱۴۵	۵۸ سیتا جی کا شری رام جی سے بیاہ ہو جانا
۶۵۲	دشنو جی کا بھرت کو بلانے کیلئے دشت بھینا۔ بھرت کا کیسی کھیلنا	۱۴۶	۵۹ برات کا دلپس لٹنا اور ایو دھیا میں جہا آند بھیا جانا
۶۵۳	بھرت اور کو شلیا کی بات چیت	۱۴۷	۶۰ واد پر سنگ کی مہما
۶۵۴	دشنو جی کا بھرت کو بھینا۔ اور بھرت کا شری رام کو دلپس لائیں تیاری کرنا	۱۴۸	ایو دھیا کا نڈ (۲)
۶۵۵	نوا دیوں سمیت بھرت جی کا بن کو جانا۔ دشا دراج کے بن میں شک پر لپٹنا	۱۴۹	۶۱ منگل جرن
۶۵۶	بھرت اور دشا دراج کی بات چیت۔ دشا دراج کا سیر کرنا	۱۵۰	۶۲ شری رام جی کو دشا دراج تنک کر نیکی تیاری

نمبر شمار	مضمون	نمبر شمار	مضمون
۲۴۳	نارور رام سنواد گشکند دھاکا (۲)	۲۳۹	میردوای جی کا بھرت جی کا دور کرنا اور بات چیت
۲۵۰	منگل چرن	۲۴۰	افراد اور برہمنیت میں بات چیت
۲۵۲	سہومان جی کا شری رام جی سے ملنا اور گریہ سے تڑپا لینا کرنا	۲۴۱	شری رام جی کا بھرت کے گئے یا خبر پانا اور دشمن جی کا گروہ جی آنا
۲۵۹	بلی کو گریہ کا کرنا شری رام جی کے تیر سے بلی کا ملا جانا	۲۵۲	شری رام جی کا دشمن جی کو سمجھانا اور دھرت جی کے پریم کا درشن کرنا
۲۶۵	نارا کا اپنے تہی بلی کی تہ تیہ پلاپ رام جی کا گلیان پائیش دینا	۲۵۳	بھرت جی کی سب کا شری رام دشمن سینا سے طلبہ پنا جی کی درنہ
۲۶۶	شری رام جی کا گوسم برست اور گوسم سر مارا کا درشن کرنا	۲۵۴	پاشوک کی گلی گلی پنا کر تو لوت چڑھ جانا
۲۶۸	شری رام جی کی سنگ پورنا رانگی پنا دشمن جی کا سنگ پور کو پٹھان دینا	۲۶۲	دشمن جی کا ساری سب کا دھرت کو سنا کر کے بھاشن دینا
۲۶۹	سنگ پور کا شری رام جی کے پاس آنا اور ستیا جی کی تلاش کرنا	۲۶۵	بھرت جی کا بھاشن رام جی کے تھان کی بات چیت
۲۷۰	سہومان آدی بازوں کا جانا لکھن سے تھوپی کے درشن کرنا	۲۶۶	جنگ جی کا آنا آپس میں سب کا ملل طلب
۲۷۱	سہومان آدی بازوں کا سندھ کے کنارے پر پینا	۲۸۰	گوشلیا سے اورو تھینا کی پرہیز بات چیت
۲۷۲	جاسوت جی کا سہومان جی کو لٹکا جانے کے لئے پر پنا کرنا	۲۸۵	جنگ اور دشمن جی کی بات چیت
	سندھ کا قلعہ (۵)	۲۸۹	شری رام دھرت کا سنواد
۲۷۲	منگل چرن	۲۹۶	شری رام جی کا بھرت کو کھڑا پنا دینا اور بھرت جی کا دواغ دینا
۲۷۲	سہومان جی کی لٹکا کر دواغی و مرسا سے ملنا	۳۰۰	بھرت جی کا اورو پنا پنا کرنا اور اورو کو تخت پر رکھنا
۲۷۶	لکھن راکشی کو سہومان جی کا مدینا اور لکھن میں داخل ہونا		ار تھیک کا قلعہ (۳)
۲۷۷	سہومان اور بھیش جی کی بات چیت	۳۰۵	منگل چرن
۲۷۸	سہومان جی کا شوک بانک میں آنا اور ستیا جی کی حالت دیکھ کر	۳۰۶	اندر شری کر تو تھاپی کرنی کا بھل جانا
۲۷۹	ستیا جی کا تر جہ سے چلتا رکھنے کے پور پنا کرنا	۳۰۸	مٹی مٹی اور شری رام جی کا ملنا مٹی جی کی پرہیز استی کرنا
۲۸۰	شری ستیا جی اور سہومان جی کا سنواد		سبتیا سے سنا سنواد
۲۸۱	سہومان جی کا شوک بانک کا جوار طے کرنے کا دھاکا جانا	۳۱۲	براہ کا اورو پنا اور شری رام جی کا ایک گنی سے شری رام جی کو لینا
۲۸۲	سہومان اور سنواد	۳۱۵	اگست جی کا ملنا شری رام جی کا رخ دینی میں فراس
۲۸۳	لٹکا کو سہومان جی کا جلا دینا اور ستیا جی سے دواغ مانگنا	۳۱۶	شری رام جی کا دشمن جی کو جیو دیکھنے کے سندھ میں پیر پنا کرنا
۲۸۴	سہومان جی کو دیکھ کر بازوں کا پر سن ہونا	۳۲۰	میردوای لٹکا کا آنا اور ناک بان کو اگر دھرت جی کو بھڑکانا
۲۸۵	شری رام جی کا باز سینا کے ساتھ سمند کے کنارے پر پنا	۳۲۱	میردوای لٹکا کا اپنی فوج کے شری رام جی کے ہاتھوں ملا جانا
۲۸۶	منٹ دودھ اور راون کی بات چیت	۳۲۲	میردوای لٹکا کو دیکھنے پینے لکھن میں آنا اور راون کو بھڑکانا
۲۸۷	بھیش جی کا راج دربار میں آنا اور راون کو سمجھانا	۳۲۷	راون کا لٹکا پر کے پاس جانا مار پیچ کا سون کا مرگ بننا اور ملا جانا
۲۸۹	بھیش جی کا شری رام جی کی شرن میں آنا	۳۳۰	ستیا برن، جٹا اور راون کی لڑائی
۲۹۱	سمندر پر پل باندھنے کا دھاکا دشمن جی کا راون کو تیر بھینا	۳۳۲	شری رام جی کی دلاپ لٹکا لٹکا کر کا انتشی سنکار کرنا
۲۹۲	دوت قنک کا راون کو سمجھانا اور دشمن جی کا تیر دینا	۳۳۳	گنبد نامی و دشمن کا گلیان کرنا
		۳۳۵	شری رام جی کا اور شری رام جی کا اسے بھگتی پنا دینا

نمبر شمار	مضمون	نمبر شمار	مضمون
۱۸۵	شری رام جی کا سمندر پر کھڑے کرنا۔ سمندر کی جنتی	۵۸۳	سیتا تر جیٹا سنو
۱۸۶	لنگا کا ٹھکانہ (۶)	۵۸۴	رام راون بدھ راون کا مارا جانا۔ شری رام جی کا جے گا۔ ہرنا
۱۸۷	منہ دوزی کا دھاب	۵۸۵	منہ دوزی کا دھاب۔ بیسیجن جی کا ڈکھی جونا وغیرہ
۱۸۸	منہ دوزی کا دھاب	۵۸۶	بیسیجن جی کا راج تلک
۱۸۹	منہ دوزی کا دھاب	۵۸۷	سیتا جی کو جگوان رام کے پاس آنا۔ اندائی پریش کرنا
۱۹۰	منہ دوزی کا دھاب	۵۸۸	بمان پر جیٹھ کر ایو دھیا کو راون کی شری رام چند جی کی مہما
۱۹۱	منہ دوزی کا دھاب	۵۸۹	ممنہ کا ٹھکانہ (۷)
۱۹۲	منہ دوزی کا دھاب	۵۹۰	منہ دوزی کا دھاب
۱۹۳	منہ دوزی کا دھاب	۵۹۱	منہ دوزی کا دھاب
۱۹۴	منہ دوزی کا دھاب	۵۹۲	منہ دوزی کا دھاب
۱۹۵	منہ دوزی کا دھاب	۵۹۳	منہ دوزی کا دھاب
۱۹۶	منہ دوزی کا دھاب	۵۹۴	منہ دوزی کا دھاب
۱۹۷	منہ دوزی کا دھاب	۵۹۵	منہ دوزی کا دھاب
۱۹۸	منہ دوزی کا دھاب	۵۹۶	منہ دوزی کا دھاب
۱۹۹	منہ دوزی کا دھاب	۵۹۷	منہ دوزی کا دھاب
۲۰۰	منہ دوزی کا دھاب	۵۹۸	منہ دوزی کا دھاب
۲۰۱	منہ دوزی کا دھاب	۵۹۹	منہ دوزی کا دھاب
۲۰۲	منہ دوزی کا دھاب	۶۰۰	منہ دوزی کا دھاب
۲۰۳	منہ دوزی کا دھاب	۶۰۱	منہ دوزی کا دھاب
۲۰۴	منہ دوزی کا دھاب	۶۰۲	منہ دوزی کا دھاب
۲۰۵	منہ دوزی کا دھاب	۶۰۳	منہ دوزی کا دھاب
۲۰۶	منہ دوزی کا دھاب	۶۰۴	منہ دوزی کا دھاب
۲۰۷	منہ دوزی کا دھاب	۶۰۵	منہ دوزی کا دھاب
۲۰۸	منہ دوزی کا دھاب	۶۰۶	منہ دوزی کا دھاب
۲۰۹	منہ دوزی کا دھاب	۶۰۷	منہ دوزی کا دھاب
۲۱۰	منہ دوزی کا دھاب	۶۰۸	منہ دوزی کا دھاب
۲۱۱	منہ دوزی کا دھاب	۶۰۹	منہ دوزی کا دھاب
۲۱۲	منہ دوزی کا دھاب	۶۱۰	منہ دوزی کا دھاب
۲۱۳	منہ دوزی کا دھاب	۶۱۱	منہ دوزی کا دھاب
۲۱۴	منہ دوزی کا دھاب	۶۱۲	منہ دوزی کا دھاب
۲۱۵	منہ دوزی کا دھاب	۶۱۳	منہ دوزی کا دھاب
۲۱۶	منہ دوزی کا دھاب	۶۱۴	منہ دوزی کا دھاب
۲۱۷	منہ دوزی کا دھاب	۶۱۵	منہ دوزی کا دھاب
۲۱۸	منہ دوزی کا دھاب	۶۱۶	منہ دوزی کا دھاب
۲۱۹	منہ دوزی کا دھاب	۶۱۷	منہ دوزی کا دھاب
۲۲۰	منہ دوزی کا دھاب	۶۱۸	منہ دوزی کا دھاب
۲۲۱	منہ دوزی کا دھاب	۶۱۹	منہ دوزی کا دھاب
۲۲۲	منہ دوزی کا دھاب	۶۲۰	منہ دوزی کا دھاب
۲۲۳	منہ دوزی کا دھاب	۶۲۱	منہ دوزی کا دھاب
۲۲۴	منہ دوزی کا دھاب	۶۲۲	منہ دوزی کا دھاب
۲۲۵	منہ دوزی کا دھاب	۶۲۳	منہ دوزی کا دھاب
۲۲۶	منہ دوزی کا دھاب	۶۲۴	منہ دوزی کا دھاب
۲۲۷	منہ دوزی کا دھاب	۶۲۵	منہ دوزی کا دھاب
۲۲۸	منہ دوزی کا دھاب	۶۲۶	منہ دوزی کا دھاب
۲۲۹	منہ دوزی کا دھاب	۶۲۷	منہ دوزی کا دھاب
۲۳۰	منہ دوزی کا دھاب	۶۲۸	منہ دوزی کا دھاب
۲۳۱	منہ دوزی کا دھاب	۶۲۹	منہ دوزی کا دھاب
۲۳۲	منہ دوزی کا دھاب	۶۳۰	منہ دوزی کا دھاب
۲۳۳	منہ دوزی کا دھاب	۶۳۱	منہ دوزی کا دھاب
۲۳۴	منہ دوزی کا دھاب	۶۳۲	منہ دوزی کا دھاب
۲۳۵	منہ دوزی کا دھاب	۶۳۳	منہ دوزی کا دھاب
۲۳۶	منہ دوزی کا دھاب	۶۳۴	منہ دوزی کا دھاب
۲۳۷	منہ دوزی کا دھاب	۶۳۵	منہ دوزی کا دھاب
۲۳۸	منہ دوزی کا دھاب	۶۳۶	منہ دوزی کا دھاب
۲۳۹	منہ دوزی کا دھاب	۶۳۷	منہ دوزی کا دھاب
۲۴۰	منہ دوزی کا دھاب	۶۳۸	منہ دوزی کا دھاب
۲۴۱	منہ دوزی کا دھاب	۶۳۹	منہ دوزی کا دھاب
۲۴۲	منہ دوزی کا دھاب	۶۴۰	منہ دوزی کا دھاب
۲۴۳	منہ دوزی کا دھاب	۶۴۱	منہ دوزی کا دھاب
۲۴۴	منہ دوزی کا دھاب	۶۴۲	منہ دوزی کا دھاب
۲۴۵	منہ دوزی کا دھاب	۶۴۳	منہ دوزی کا دھاب
۲۴۶	منہ دوزی کا دھاب	۶۴۴	منہ دوزی کا دھاب
۲۴۷	منہ دوزی کا دھاب	۶۴۵	منہ دوزی کا دھاب
۲۴۸	منہ دوزی کا دھاب	۶۴۶	منہ دوزی کا دھاب
۲۴۹	منہ دوزی کا دھاب	۶۴۷	منہ دوزی کا دھ

دستی

رامائن کی عظمت

رامائن کی تعلیم موجودہ دنیا کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ ہندو دھرم اور ہندو سملج میں ویدوں اور سترتوں کو خاص اہمیت دی اور جو حاصل ہے۔ لیکن کتب مقدسہ علوم و معرفت و فلسفہ اور دھرم کے دقیق مسائل کی وضاحت و تشریح کرتی ہیں۔ لہذا عوام میں جو ان کے متعلق احترام اور عقیدت کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ وہ صرف عالموں اور رشیوں کی شہادت پر ہی مبنی ہے۔ براہ راست عوام ان کتب مقدسہ کی تعلیم سے بہرہ ور نہیں ہو سکتے۔ لیکن شری رامائن میں یہ مخصوص خوبی ہے کہ اس کی تعلیم عوام کی زندگیوں پر براہ راست اثر انداز ہوتی ہے۔ گھروں میں پانچھٹا لاکھوں میں برابر رامائن کی کہانیاں زبان زد خلعتی ہو چکی ہیں۔ اور ہر ہندو بچہ جب سن بلوغت کو پہنچتا ہے تو اسے رامائن کے تذکروں کا بہت کچھ گمان ہوتا ہے۔ ہماری روزانہ زندگیوں کے ایسا مخصوص و نزدیک تعلق صرف رامائن کی ہی خوبی ہے۔

دنیا کی کوئی اور کتاب اور خود ہندو دھرم میں کوئی تصنیف انسانی کو توبہ کا اتنا واضح اور نچا آؤش پیش نہیں کرتی ہے۔ بچے جو ان بڑے عورت۔ مرد۔ استری۔ پتی۔ والدین اور ان کی اولاد بھائی۔ بہن۔ دوست۔ دشمن سب کے لئے رامائن کی تعلیم اعلیٰ اور اونچے آؤش پیش کرتی ہے۔ کیا سبنا مائا کی نسبت دنیا میں اور کوئی دیوی پتی بڑا کی جی اور مکمل مثال پیش کر سکتی ہے؟ کیا دنیا کا کوئی راجہ شری رام چندر جی کی نسبت بہتر حکمرانی کی مثال پیش کر سکتا ہے؟ کیا شری کشن جی کی نسبت دنیا میں کوئی بہتر حکمرانی بھاء کی مثال مل سکتی ہے؟

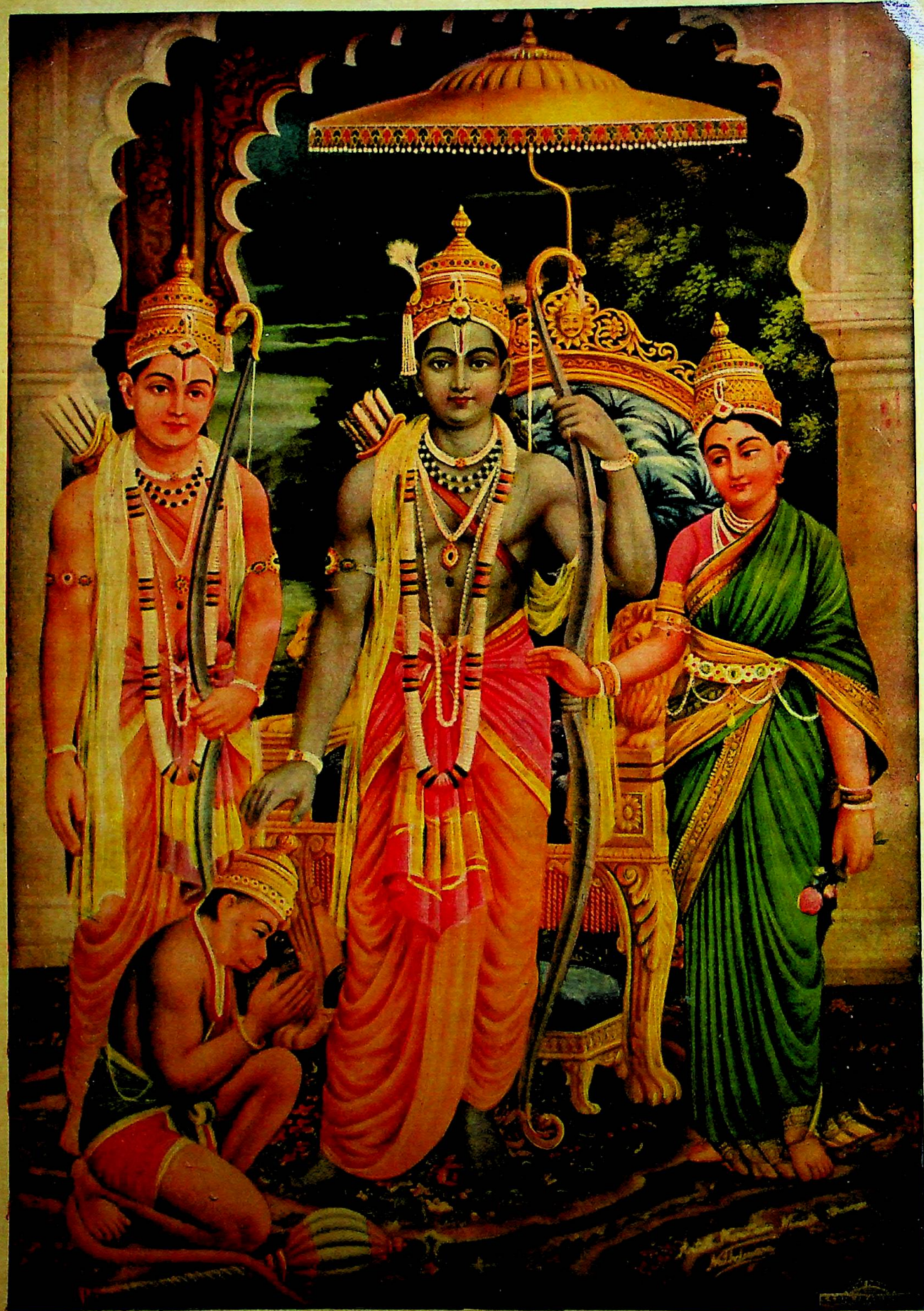
اس کے علاوہ ہمیں یہ بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ پراچین بھارت کی سبھتیا کے متعلق ہم جو کچھ بھی جانتے ہیں۔ وہ ہمیں زیادہ شری رامائن سے ہی معلوم ہوتا ہے۔ رامائن کی ورنی گروانی سے ہی جان پڑتا ہے۔ کہ ان دنوں قومی۔ مجلسی۔ تمدنی اور خانگی زندگی کی کیا حالت تھی۔ ان دنوں عوام کا طرز زندگی و طرز معاشرت کیا تھا۔ ان کے رنج و راحت کا کیا معیار تھا۔ ان دنوں کو کیسے تعلیم دی جاتی۔ اور عوام کی دماغی کیفیت کیسی تھی۔ اس میں کسی شک ہو سکتا ہے۔ کہ اگر ہم اپنے دماغوں سے رامائن کی تعلیم و تفہیل کو نکال دیں۔ تو ہمارے دماغوں میں پراچین بھارت کی صرف ایک دھندلی سی بے معنی تصویر بن جائے گی۔ اسی سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رامائن کی تعلیم کو ہماری زندگیوں۔ ہمارے دماغوں اور ہمارے دلوں پر کتنا اقتدار حاصل ہے۔

ہمیشہ والی ایک رشی ناراد جی سے ملے اور ان سے پوچھا کہ اس جگت میں کوئی مکمل انسان بھی ہے۔ جو کہ دھرم کے رموز کا منکر دان ہو۔ سنیہ وادی ہو۔ پوتر و دل رکھتا ہو۔ پسن پرش ہو۔ اور اندریاں جس کے دوش میں ہوں۔ پورن گیانی ہو۔ تو ناراد جی نے جواب دیا کہ اکثر انہی خاندان میں ایک راجہ رام نامی ہے۔ جو نہایت سوشل۔ عالی حوصلہ اور عالم باعمل ہے۔ سندھ سوہا اور وزیرہ دان ہے۔ جنگ میں یورہا اور صلح میں نیرتا والا ہے۔ ناراد جی نے مختصر الفاظ میں ان کے حالات بیان کئے۔ اور بتایا کہ کس طرح سے مکمل عدل اور انصاف کے ساتھ راج کر رہا ہے۔ اور اپنی

رعیت کو اپنی اولاد کے سمان سمجھتا ہے۔ نارودجی نے رام واجیہ کی بہت تعریف کی۔ اور بتایا کہ رام راجیہ میں بیماری اور قحط ناپود تھے۔ آتشزدگی اور طوفان سے نقصان نہ ہوتا تھا۔ والدین کی زندگی میں بچے نہ مرتے تھے۔ اور نہ ہی استریاں بیوہ ہوتی تھیں۔ ملک میں غلہ اور دولت کے انبار تھے۔ اجدادی کو چوری یا بھوک وغیرہ کا خطرہ نہ تھا۔ گویا راجہ اور رعیت دو فو کمال سکھ اور آرام کی زندگی بسر کرتے تھے۔ اور ملک میں مکمل مالی خوشحالی اور روحانی ترقی تھی۔ گویا قوم جب دہرم پالن کرتی ہے۔ تو دیوتا اسے مادی ترقی سے مالا مال کرتے ہیں۔ اور جو قوم اپنے فرائض اور دہرم سے بے مکھ ہو جاتی ہے۔ وہ انجام کار تباہ ہو جاتی ہے۔ یقیناً مستنقل خوشحالی اور قومی سکھ کی عالی شان اور مضبوط عمارت صرف دہرم اور اخلاق کی بنیاد پر ہی قائم کی جاسکتی ہے۔ جو قوم حیوانی طاقت میں دشوار رکھتی ہے وہ جرمی اور جانان کی طرح مفرد تباہ ہو جاتی ہے۔ لہذا جو لوگ اس وقت ایشیم بمب سے دنیا کو خالیف یا تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ خود مفرد ایشیم بمب سے ہی تباہ ہوں گے۔ ایسا اٹل ایشوری نیم ہے۔ اور اس میں ہرگز ہرگز کسی کو شک نہ ہونا چاہئے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر ہندوستان بھی مضبوط جڑوں پر اپنے استحکام اور قومی عظمت کی عمارت قائم کرنا چاہتا ہے۔ تو اسے بھی پراچین اور دشوں پر سی چلنا ہو گا۔ جن کی دھناحت کہ رامائن میں کی گئی ہے۔

دنیا میں جب جب دہرم کی گلابی مہدی ہے۔ تو ایشور اپنے بھگتوں کی رہنمائی کے لئے اور دہرم کو سختی کرنے کے لئے انسانی جامہ میں آتے ہیں۔ اس طرح سے دنیا کی رہنمائی کے لئے بے شمار اوتار مہوتے ہیں۔ اور مختلف موقعوں پر انسانی سوسائٹی کی مختلف ضروریات کو پورا کرنے کے خیال سے زمانہ زمانہ میں اوتار ہو چکے ہیں۔ لیکن ان تمام اوتاروں میں شری رام اوتار کی خاص نفیذیت اور فرقیقت یہ ہے کہ شری رام نے تیاگ یا سنیاس مانگ کی دھناحت کے لئے اوتار دھان نہیں کیا۔ بلکہ انہوں نے دنیا کے ہر پتہ۔ پتھر۔ بھائی۔ حکمران۔ پودھا۔ جنگی سودا۔ اور ہر دُعا داد اور گرسختی کی رہنمائی کے لئے انسانی جامہ پہنا۔ اور انہی مثال سے واضح کیا۔ کہ کس طرح سے یہ تمام فرائض ادا کرتے ہوئے بھی ہر انسان آتم ورشن کر سکتا ہے۔ اس نمونہ خیال سے شری رام اوتار دنیا کے باقی تمام اوتاروں میں ایک مخصوص امتیازی درجہ رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی زندگی کا انہاس (شری رامائن) دنیا کے ہر شخص کے لئے مکمل راہ ہدایت پیش کرتی ہے۔ اور زندگی کے ہر شعبہ میں مکمل اور شش کی دھناحت کرتی ہے اور ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہندو دہرم کے انہاس اور ہندو دہرم کی تعلیم میں شری رام چن درجی کی شخصیت اور عملی زندگی ہمراہ بہترین پراچین ورثہ ہے۔ جس سے کہ ہم کو موجودہ زمانہ میں بھی بہرہ ور ہونا چاہیئے۔ الغرض دنیا اس وقت جن مشکل اندر پیچیدہ مسائل سے دوچار ہو رہی ہے۔ ان کا حل صرف رامائن ہی پیش کرتی ہے۔ کاش کہ دیکھی اور گراہ دنیا اس وقت رامائن کا مخصوص پیغام سنئے تاکہ یہ موت کی ولی سے نکل کر سلامتی کے ساحل پر پہنچے۔

श्री, श्रीगणेश, धाम, श्री



گو سائیں تلمی داس جی کے چرنوں میں

شتر دھاکے پھول

یہاں سے پانچ گن گنتا غرضی و آئندہ کا مقام ہے۔ آج کیسا بٹھہ دن ہے جبکہ ہماری چند سالوں کی سلسل اور کڑی محنت سے آپ کے ہاتھوں میں تلمی کرت لیا ہے جیسا آتم و انول گرنہ پہنچ رہا ہے جس کے مقابلہ ہندی ساجتہ میں دوسرا کوئی بھی گرنہ نہیں ہے ہندو سمجھتا دنیا کی تمام سمجھتاؤں سے پرلہوین سمجھتا ہے۔ اس کے آغاز کا پتہ لگانے میں تاریخ بھی ناکام ہے جسوقت دنیا میں یونانی، ایرانی و رومن تہذیب کا بھی نام و نشان بھی نہ تھا اور زمانہ حال کی تہذیب جاتیوں کے آباد و اجدا جرنی کے جنگلوں میں سے گھومنا کرتے تھے۔ اسوقت بھی آج سے ہزاروں لاکھوں سال پہلے ہندو سمجھتا اپنے چوبے جوڑی پر تھی۔ اور آج چیکہ دشمنوں کے ہلک حملوں کی تاب نہ لا کر یونانی و ایرانی اور رومن سمجھتاؤں کا نام و نشان مٹ گیا ہے اور ان کا کوئی نام لیا و پانی دیو، نظر نہیں آتا ہندو سمجھتا کے انہائی چالیس کروڑ کی تعداد میں بھارت ویش میں موجود ہیں۔ اس بات نے بڑے بڑے بھیا تک انقلاب دیکھے۔ یہ گر گر کر سنبھلی اور مرنہ کر تیز جیوت ہوئی۔ بیرون نے اس کی آہنی کوٹیا میٹ کرنے کی کھانی۔ لیکن یہ جاتی سب کا برتی کا کرتی ہوئی آج لاکھوں ہزاروں سال کے بعد بھی اپنی پوری شان سے زندہ ہے۔ بیہیتوں اور سنگٹوں کے ٹھکانوں میں جب چاندوں طرف اندھکار ہی اندھکار دکھائی دیتا تھا۔ اور جب جاتی کی ناؤ مینڈا میں ڈوب رہی تھی اسے کوئی بھی پرکاش دکھلانے والا نہ تھا۔ اسے کس شکتی نے مارگ دکھلایا؟ اس کی ڈوبتی ناؤ کو کس نے مینڈا سے نکال کر پار لگایا؟ کس نے اسے آستہ و لا کر تیز جیوت کیا؟ ان سب کا سہرا ایک تاریخی نام کے مرنہ پر ہے۔ کال کے ہر ایک دور میں ہندو جاتی کے دل و دماغ پر رانی تھا یہ ہے۔ اس گھور کلگی دور میں بھی آج بھارت میں سینا میسی پر بہت استریل و بھرت کھن جیسے آتش طوی بھائی۔ رام جیسے نیک سپوت کہیں نہ کہیں ڈھونڈنے سے مل ہی جائیں گے۔ یہ رامائن اور جاتی کے ہر دور میں ہیں ان کے بڑے بڑے پر بھادو کا ہی پھیل ہے۔

والیک رامائن۔ ادھیاتم رامائن اور تلمی کرت رامائن یہ تینوں رامائیں ہی بھارت میں اور یہ اور پر تشھت ہیں۔ والیک اور ادھیاتم رامائن دونوں سنسکرت شاعری میں ادھیہ کوئی کے گرنہ ہیں۔ والیک رامائن باقی دونوں رامائوں سے پرانی ہے۔ اس کے مصنف غرضی والیک جی ہیں۔ بھگوان رام نے بن کو جاتے وقت ادا و دھیا لوٹے وقت والیک انجمن میں و شرام کیا تھا سینا جی نے بن باس کے بارہ سال دنیا والیک کے سایہ میں ہی گزارے تھے۔ نو اور تش و دوز کی پیدایش۔ پالن پرشن و تسلیم و تربیت اسی والیک انجمن میں ہوئی تھی۔ یہ رامائن سنسکرت لٹریچر میں ایک انمول سرمایہ ہے۔ والیک انجمن کو سنسکرت کا آدمی کوئی کہا جاسکتا ہے۔ یہ شیک بڑی دستار سے لپی گئی ہے۔ برخلاف ہنگے رام چرت مائس ایک مختصر گرنہ ہے۔ اس کے مصنف ہنری تلمی داس جی گو سائیں ہیں۔ جنہوں نے کنگک کے بڑھی بن موڑہ پرانیوں پر جو سنسکرت بھاشا کو سمجھنے کی شکتی کھ مینے ہیں۔ دیکرتے ہوئے اس کی رچنا ہندی شاعری میں کی ہے۔ ہندی ساجتہ میں گادیہ ہوشی سے دیکھتی دس امرت دینی روشنی سے اس گرنہ کا کوئی بھی غائی نہیں ہے۔ یہ گرنہ بھارت ویش میں اتنا لوک پریر ہے۔ کہ انی پڑہ سادھارن جن سمجھائے سے لیکر بڑے بڑے و ددان سادھو جاتاؤں تک اس گرنہ پر ہر رصا کے پھول پڑاتے ہیں یہ تنگ بھارت میں سب زیادہ تعداد میں لکھی ہے جو غور نہیں پڑہ سکتے۔ وہ ہنرموں سے بڑے شوق سے اس کی کھانستے ہیں۔

یتیموں رانی اپنی اپنے ساتھ سمٹھان پر لاتانی ہیں۔ اگرچہ یتیموں میں ہی گرم بھٹی آدگیان پر دوپٹا کی گئی ہے لیکن پھر بھی یتیموں میں ہر حال کا
 جلد بعد ہے۔ گیان بھٹی کے ساتھ والیک جی نے زیادہ زور آور بیوا ریتی۔ اگر سہتہ جیوں سادش لاجیہ دہرم۔ آدش پر پورک جیوں آدش تی و تیا برہ
 دہرم۔ آدش ہراتری بھاؤ پر دوسے۔ پورن و تیا ماتی کی جو تصویر والیک جی نے کھینچی ہے۔ وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اویہا تم رانی کا ٹولہ بننے اور پت
 ویرانت ہے۔ کرم اور بھٹی کے ساتھ یہ ٹیک اویہا تم گیان کا بھندہ ہے۔ اس کا سار بڑا گھنا ہے۔ اس لئے یہ ٹیک کیوں بڑے بڑے اور بھی بھاؤ
 وروانوں کے ہی پڑھنے پر گیا ہے۔ تلسی دس جی نے اپنی بھاشا ریت رانی میں کرم اور گیان کو پھو بھٹی اور پیم رس سے رنگ دیا ہے۔ اُنکے
 تلم نے بھٹی جی پر کرم رس سے اُڈتا ہوا سمندر بہا دیا ہے۔ جو بھی خروہا سے اس ٹیک کو پڑھتا ہے۔ اُسے تلسی دس جی سے اکادھ پریم مہاجنا
 ہے۔ والیک اور اویہا تم رانی دو نو رو گیارہ ہیں۔ اور سادھارن جن سمودائے ان سے تھار تھ لالہ نہیں اٹھا سکتے۔ اس لئے تلسی دس جی نے
 بھاشا میں رانی کی رچا کر کے ماتی جانی برٹو اور ہندو جاتی پر خصوصاً جو ایکار کیا ہے۔ اس کا بدلہ کسی بھی چکایا نہیں جاسکتا۔ اس گھور کجلی دوسری
 ناسکھ کے اُٹتے ہوئے سمند میں دوتی بھاریہ سنکرتی کو اگر آج کوئی شکتی چا سکتی ہے۔ اور اس گراہ جاتی کو صحیح کلیان مارگ دکھا سکتی ہے تو
 وہ ایک ماتر تلسی کرت رانی ہی ہے۔ دہرم خریدا نہیں جاتا۔ اور ناسی ریسٹیکوں میں بند ہوتا ہے۔ لستیکوں کو کیوں مارگ دکھانے کے لئے ہوتی
 ہیں۔ انسان کو خود دھار مک بننا پڑتا ہے۔ پھلے ہی پراٹوں کی آہوتی دینا پڑے۔ میں دہرم کو اپنے گوشت پوست کی طرح خیر پر کا ایک
 ایک انگ بنالینا چاہئے۔ جو جاتی اپنے ہا پریشوں کو بھول جاتی ہے۔ اور اُنکے مارگ پر نہیں چلتی۔ وہ سنسار سے مرٹ جاتی ہے۔
 اُدھم آج سے دڑھ سنکپ کریں۔ کہ ہم سنت تلسی دس جی کے بتلے ہوئے مارگ پر چلیں گے۔ ویر بھاؤ کو چھوڑ کر ہر دس میں پریم اور
 پریم بھٹی کا ویک بلائیے۔ اور سویم اپنے اگیان سوار تھ کا ناش کر کے اپنے گراہ بھائیوں کو جو آج بالشووم اوک ونا شک مارگوں کا
 فون کر رہے ہیں کلیان کا مارگ دکھلائیں گے۔ بس یہی طرح ہم گوسائیں جی کے کئے گئے ایکار کے رن دفتر کے کسی نہ کسی انش سے
 مکت ہو سکیں گے۔ زبانی پاٹھ کرنے مارتے دیش لالہ نہیں ہو کرتا۔ جب تک کہ ہم اس کے سار کو گون کر کے اپنے ہر دس کو پریم پریم
 زندگ دیں۔ اور چند وزہ چھ سوار تھ کا پریمی تیاگ نہ کوئی یہی منش جیوں کا سچا دھیم ہے۔ یہی جی خروہا جلی ہے۔ جو ہم گوسائیں جی کے
 جن کلوں میں بھینٹ کر سکتے ہیں۔ اور پرانی مارت کی سب سے بڑی سیوا بھی یہی ہے۔

تلسی آج بھگت میں جگ ہنسے تم روئے۔ یہ اسی کرنی کر چلو تم ہنسو جگ روئے
 سنت تلسی دس جی کا جیوں چتر
 ہے سنت تلسی دس جی کا ہم سنت مہا سادون شکلا سیتھی اچھک مری بکشر میں ہر جوبارین
 برہمن کل میں ہوا تھا۔ آپ کے پتا کا نام آتما نام دو ہے تھا۔ اور ماتا کا نام ہستی تھا جس کا ثروت آپ کی اپنی ہی ایک جوبانی سے ملتا ہے۔
 ہندو سوچ میں بھگت کی تیر ہے۔ سادون شکلا سیتھی تلسی دھرو پشیر

آپ کا ہم الگ تھا۔ آپ نہاس کی بھائی ماما کے گریہ میں پورے بارہ ماں رہنے کے آخر جنے تھے۔ آپ کے کھ سے جنتے کے پکانے لے
 کی آواز کے۔ رام رام۔ بندہ نکلتے تھے۔ اور کھ میں پورے تیس دانت موجود تھے۔ آپ جنتے سے خروہ سے ایسے پرکٹ ہوئے تھے۔ جیسے کہ
 باج ماں کے بالک کی دستھا ہوتی ہے۔ لوک مٹی سے سب کھشن انگل کے تھے۔ اس لئے آپ کے ماما پتا آپ کے ہم پر بھیت
 ہو گئے اور آپ کے ہندہ میں انگل کی طرح طرح کی کاپیا کرنے لگے۔ آپ کی ماما تلسی نے آپ کے ارنش کی ارنش سے بھیت
 ہو کر ہی کی رات کو چنیا ناک اپنی ایک داسی کے ساتھ آپ کو اُس کے سسورال ہری پور گرام بھیج دیا۔ اور سویم دیو یوگ سے دوسرے
 دن اس سنسار سے مل بھی چکیا۔ بڑے پریم سے آپ کا باج برس باج ماںک پالن پون کیا۔ پھر دیو گت سے چنیا کو سانپ نے کاٹ
 دیا۔ اور اُس کی سر جوڑی۔ انا تھ بالک سا اب کوئی سہاٹیک نہ تھا۔ وہ دھ گھوٹنے لگا۔ گاؤں والوں کو انا تھ بالک پر دیا آئی۔ انہوں نے آپ کے
 پتا انا تھ کو کھری لالہ سے ہار تھ کی کر تھ اپنے پتر کو اپنے گھر لے جائے لیکن پھر بول پتا لے لے لے اس جیت بالک پر کچھ بھی زیادہ کی۔ اور صاف

کہہ دیا کہ ایسے بالک کو جس کا پالنہ دشمن کرے دلا مرنے کو پہنچا دے گا۔ میں دیکھتا ہوں کہ اس کا پالنہ نہیں چاہتا۔ ان خیلوں سے گاؤں والے بھی بچے بھیت ہو گئے۔ اور اس دہم میں انھیں کر کے کہیں اس بالک کا پالنہ دشمن کرے اس کی مرتبہ ہو جائے۔ انھوں نے آپ کے کھانے پلانے کی سہاٹا چھوڑ دی۔ آپ اس بال اور تھا میں بنا ات بانی پڑے رہتے تھے۔ بھگوان بڑے داناویں سہیں اس دن دیکھا بالک پر داناویں جگ جنتی شری باری جی پر نہیں کا بھیس دھارن کے ہر روز آپ کے پاس آتے۔ اور اپنے ہاتھوں کھانا کھلایا کرتے۔ اس طرح دو سال اور بیت گئے۔ اور اپنی عمر کچھ ماں اور سات برس کی ہوئی۔

سوامی اتنا تندرستی کے چیلے سوامی نہر مانندہ جی رام شول پر رہتے تھے۔ وہ بھگوان شنکر کی پرستاس سے بہی پور گرام میں آئے اور امانت بالک کو اپنی گورن میں اٹھائے ایوہا آگئے۔ ماکھ شکلا جی شکر وادھت ۱۵۶۱ کو سر جو کمارے آپ کا بیوہ پوت سنسکار کیا گیا۔ اور تری سوامی جی نے آپ کا نام رام پولا رکھا۔ آپ نے پنا سیکھائے ہی گائیتری منتر کا شہہ آچار کیا۔ جسے دیکھ کر سب لوگ انجیو بھکت ہو گئے۔ نہر مانندہ سوامی نے دشمنیت پنج سنسکار کی مرقی سے شری رام منتر کی ویکشا دے کر آپ کو دوتا پڑھانا شروع کیا۔ آپ بال اور تھا میں ہی سوشم بھگوان پٹن تھے۔ جو کچھ گوروکھ سے ایک بار سن لیتے تھے۔ وہ فوراً آپ کو زبانی یاد ہو جاتا تھا۔ دس ماں اور صیاس میں لاس کرنے کے بعد گورو سفیشہ دو نو کھانا پوجان کہتے ہوئے سر جو کھا کھار کے سنگھم استھان سو کر کھنیر پہنچے۔ وہاں شری نہر سوامی نے باج برس تک آپ کو شکشا دی۔ جب بھگوان پوجا آپ کے ہونے میں اٹھنے لگا تو آپ کے گورو ہاراج نے شری امام جیت سنکار اس کے گوروہ و سہی کو انیکو خوب سمجھا دیا۔ اس کے بعد نہر سوامی آپ کو ساتھ لے کر کاشی پہنچے۔ وہاں ایک بڑے بڑے اور تھا دھارن لیاں دان جاتا شیش سنات جی رہتے تھے۔ انھوں نے نہر سوامی سے آپ کو لے لیا۔ اور بندہ برس اپنے پاس رکھ کر دیدیا تاکہ پڑھائے۔ اس کے بعد جب آپ پون و دیار بیت کر چکے تو پرار بدھ بھگوان آپ کے سن میں لوک سنا جاگ اٹھی۔ آپ اپنے گورو سے لگائے کہ اپنی جیو جی راج پور میں آئے۔ وہاں اپنے مکان کو کھنڈر بنا دیکھا۔ اور اپنے پروردگار کے کسی بھی شخص کو زندہ نہ پایا۔ آپ نے اپنے مرنے پر لاکھ ترادھ کم کیا۔ اور اگر سہنہ کی طرح مکان کی موت کر داکر وہاں دھنا شروع کیا۔ آپ بیت برقی شری رام چتر کی کھنا پڑھتے تھے۔ اور لوگوں کو سناتے تھے۔ جیہ شکلا ۱۵۸۳ گورو دار کے دن بھدراج گونوی رتنا ولی نامک ایک مندر کھنا سے آپ کا دواہ ہو گیا۔ وہ اتنی روپ وتی تھی کہ آپ اس روپ پر سہمت ہو گئے۔ آپ اُسے کبھی بھی اپنی آنکھوں سے نہ دہرے دیتے تھے۔ اسی طرح باج سال جوانی کے سکھ بھوگ میں دیمت ہو گئے۔ ایک دن آپ کبھی کام کے لئے دو سرے بٹ رفتی گاؤں میں گئے جوتے تھے۔ کہ آپ کی جیو کے بھائی آپ کے گھر آئے۔ اور چونکہ انکی ماما انتم سوہن نے دی تھی اس لئے وہ اپنی بہن رتنا ولی کو ماما کے اتم دشمن کرنے کے لئے اپنے گھر لے گئے۔ آپ شام کو گھر آئے تو تین کوہاں نہ پایا۔ آپ اس کے دیو کی برہ پٹیر میں تر پئے گئے۔ رات کو پیدل چیکر اور راستہ میں ندی کو پار کر کے آپ اُدھی رات کے وقت سسول پہنچے۔ بد بارہ دروازہ کھٹکھٹانا شروع کیا۔ گھر والے سب دیمت سو رہے تھے۔ کھر کھر کی آواز سنکر سب جی جی جاگ اٹھی۔ جب اس نے کواد کھ لے اور انیکو دروازہ پر کھڑا پایا۔ تو اس نے آپ سے اس کا کارن پوچھا۔ جب اسے یہ معلوم ہوا کہ آپ اس کے دروازے کو سہ نہیں سکے۔ تو اس نے آپ کو دھکارا اور کہا۔ کہ جیو اسکتی آپ کی اس کش بھت گڈی ماس دھر سے یکت اتر ضرور میں ہے۔ اگر اس سے اُدھی جی بھگوان کے جوت میں جوتی دیکھا پڑا یا ہو گیا ہوتا۔ یہ شہ نہیں تھے۔ مازبان تھے جو آپ کے ہرہ کل میں چھو گئے۔ ہنسن پھر بھی آپ دماں نہ سکے۔ اور وہاں سے چکر تیرہ راج پر پاگ پہنچے۔ ترونی جی میں اشنان کر کے گروہ آتم کا تیاگ کیا۔ اور ساو بھیس دھارن کیا۔ تیرہ یا تار کرتے کرتے آپ کاشی پہنچے اور دماں اسرود کے جس آپ کو کاک بھت ندی جی کے دشمن ہونے کا شکی میں اگر آپ برقی دن رام کھنا کہنے لگے ایک دن ایک پشاج آپ کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا جو کام میرے یوکر میرے کہئے۔ آپ نے کہا میری خواہش مولے رام بھگوان کے دشمن کرنے کے اور کچھ نہیں۔ پشاج لے ہنومان جی کا پتہ بتایا۔ ہنومان جی سے مل کر آپ نے رام بھگوان کا دشمن کرنے کے لئے دے پورک براہنہ کی ہنومان جی کی پرستاس سے آپ جیو کوٹ چلے گئے۔ اور ام گھاٹ پر اپنا آسن جمایا۔ اور آپ رات دن شری رکھنا تھی کامرن کیا کرتے تھے۔ ایک دن جیو کوٹ کی پرکار سے تھے کہ دے پورک سے بالک

دھنش بان ہاتھوں میں لئے گھوڑوں پر سوار پاس سے گندے آپ ان دونوں کی سندھ آگرتی گور بیکھر مگدھ ہو گئے۔ لیکن انہیں پہچان نہ سکے۔ جب ہنومان جی نے سارا اجدید بتایا تو بشپا تاب کرنے لگے ہنومان جی نے آپ کو پھر اشواس دیا۔ اور کہا کہ کل پھر دشمن ہونگے سمت ۱۶۰۶ مگدھ کی موٹی ادا سید بدھ وار کے دن سورج اُسے سے پہلے آپ پریم و ہنگی رس میں ڈھپے ہوئے بھگوان کے تلک لگا سننے کے لئے چندن گھس رہے تھے۔ کہ رام بھگوان آپ کے سامنے پھر پرگٹ ہوئے۔ انہوں نے بالک جڑپ میں آپ سے کہا۔ یاد آہیں چندن وہ ہنومان جی نے یہ سہا کرکہ بھگت شایید پھر دیکھ نہ کھا جاتے طوطے کا سر پوچھا ان کے من لکھت دو ہا بڑبا۔

بھگوان کے ہاتھوں میں حق کی بھیسر۔ تسکین اس چندن گھسے تلک دیت رکھو سید۔ بھگوان کے دشمن کر گدگد ہو آپ اجیت سے ہو گئے۔ تلک تو کیا رکھا شری کی ہی سندھ بدھ بھول گئے بھگوان نے اپنے ہاتھ سے جندی لے کر اپنے اتھس دس جی کے مستک پر لگایا۔ اور انتر دھیان ہو گئے۔ کچھ سے بعد جب آپ جیت ہوئے اور بھگوان کی سندھ موہنی شری کو سنکھ نیا یا تو دوگ کی اس دارون پیر سے دیا کل ہو گئے۔ اور اس سندھ ہی دلی بھائی کو اپنے ہر دے کل میں تھا پان کو کے اس کے دھیان میں سگن اس جگہ بڑے رہے۔ رات بیت جانے پر پھر ہنومان جی نے آپ کو آکر جگایا۔ اور شری رام رسیم کا مدفن کر کے آپ کے جت کو منتشٹ کیا سمت ۱۶۲۸ میں ہنومان جی کی آگیا سے آپ ایودھیا کی اور چلی پڑے۔ ان دونوں پر یاک میں سادھ میلہ تھا وہاں کچھ دن ٹھہرے۔ پرب کے چھ دن بعد ایک بڑ کرش کے نیچے ایک کھجور داغ آگیا گھٹک مٹی کے دشمن ہوئے۔ اس اکانت سمت سنگ میں رام کتھا ہونے لگی۔ آپ کو وہاں بڑا ہی اتھڑا۔ وہاں سے چلی کر آپ کاشی آئے اور پھلا دکھاٹ بہا ایک۔ پورن کے مگر رہنے لگے۔ وہاں آپ کے ہر دے میں کویتا شکتی کا پھرن ہوا۔ اور رام جیت مانس کی سنکرت میں بدھ چاکرے لگے لیکن ان پھر کی بات یہی کہ جو کچھ وہ دن بھر میں رچتے وہ ہزار جتن کر کے پڑی رات کو کھو جانا تھا۔ یہ کھٹنا کئی دن کھٹی رہی آخر انھوں دن آپ کو سوئی میں ہنگوان شکوئے آدیش واکہ رام جیت مانس کی بھاشا میں کاوہ رچا کر۔ تاکہ سارے بھگت کا کلیان ہو۔ آگیا نیند کھل گئی بسترے سے اٹھ بیٹھے اس سے بھگوان شکر اور بارہی آپ کے سامنے پرگٹ ہوئے۔ آپ نے انہیں سانشاگ پر نام کیا۔ شو بھگوان نے اچھو دیا چلے جانے کے لئے آدیش کیا۔ اور کہا کہ میری اخیر بار سے تمہاری یہ کویتا سام وجہ کے سان پر شھیت ہوگی۔ اتنا کہ رنگی انتر دھیان ہو گئے۔ آپ نے ان کی آگیا کا پوچھ کیا۔ اور ایودھیا چلے آئے۔ ایودھیا پہنچا آپ ایک بدھ پنجسوی پرش کی مٹی میں گئے جو آپ کے گئی میں پرورش کرتے ہی سوگم پریم دھام کو چلے گئے۔ اور کتیا آپ کو رہنے کے لئے دئے گئے سمت ۱۶۳۱ کا آریہ ہوا اس سال رام و سنی کے دن ویساہی یوگ تھا۔ جیساکہ تریاک میں شری رام کے جنم کے دن تھا۔ اُس دن بڑا کال آپ نے رام جیت مانس کی رچنا کھجور کی دو برس سلت مانس چھپس دن عیسیٰ سمت ۱۶۳۲ مارگ شریش شکل بیل دام دواہ کے دن سات کاٹھوں کی پورن رچنا ہوئی۔ گر تھ کی پورن رچنا ہو جانے پر پھر ہنومان جی نے اسے او سے انت تک سا ادھ تینوں ملک میں اس کاشی ہو گا۔ اور ادا دیا۔

اس کے بعد بھگوان کی آگیا سے آپ کاشی چلے آئے۔ وہاں بھگوان دشنا تھا اور مانا اتن پورنا کو آپ نے رام جیت مانس سنایا۔ رات کو یہ گرتھ دشنا تھا جی کے سندھ میں رکھ دیا گیا۔ سویرے جب دیکھا تو گرتھ پر "ستیم شوم سندوم" شہر لکھے ہوئے تھے۔ اور نیچے بھگوان شکر کے دستخط تھے۔ اس سے جو جن پرش وہاں موجود تھے۔ انہوں نے ستیم شوم سندوم کی آکا دھلی کانوں سے سنی۔ دن برقی دن سواہی جی کا سنان بڑھنے لگا۔ یہاں سے دوا بھیمانی بندوں کو نہ بھائی۔ وہ آپ کے سامن میں اپنا ایمان بھگوان کو پانی پینے کے من سوچنے لگے۔ اور جن جی بھر کر آپ کی سندھ کرنے لگے۔ اور اس گرتھ کو بھی پھر کر نشٹ کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے بستک چالانے کے لئے ڈر جو رہے جب جو کتیا سے پس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ کتیا کے دروازے کے آگے درویر دھنش بان لئے پہرہ دے رہے ہیں وہ بڑے ہی سندھ شام اور گھوڑوں کے تھے ان کے دشمن اتھر سے جھوڑوں کے ہونے شہر ہو گئے۔ اور انہوں نے اس سے ہی خودی جیسے نشیدہ کریم کا تریاک کیا۔ اور رام جی کر سننے لگے کس طرح بھگوان رات بھر کتیا کی رکشا کرتے رہے۔ یہ جان کر ایک بڑا کھٹ ہوا۔ آپ نے کتیا کا سارا سامان مانا دیا۔ پتک اپنے ہنر نوڈل کے گھوڑوں پر لاد کر ایک نقل اپنے لئے تیار کر کے رکھی۔ اس کے آدھار پر دوسری نقلیں تیار کی جاتے گئیں۔

پستک کا چار دن برقی دن بڑھنے لگا جس سے ہڈت لوگ امیر شا کے مارے جلنے لگے۔ انہوں نے جب آپ کو ہائی پنیائے کا اور کوئی کہا ہے نہ دیکھا۔ تو وہ شری مدھو سو دھن سواری کے پاس گئے۔ اور اس پستک کو دیکھنے کی پرزائی شری مدھو سو دھن سواری نے اس سے دیکھ کر بڑی پرستیا پرکٹ کی۔ اور اس پر اپنی سمتی اس پر کار لکھ دی۔ اس کا شری روپنی آنند بن میں تلسی داس چلتا پھرتا تلسی کا پووا ہے۔ اس کی کویتا روپنی بھی بڑی ہی سندر ہے جس پر شری رام روپنی بھونرا سدا مند لایا کرتا ہے۔ اس پر بھی پڑھتوں کی اکثر ڈھ کم نہ ہوتی۔ تب پستک کی پرکٹنا کا ایک اور پاتا سے سوچا گیا۔ جھکوان دشونا کے سامنے مندر میں سب سے اوپر تید اس کے نیچے شامہ شاستروں کے نیچے پران اور سب کے نیچے رام جوت ماس رکھا گیا۔ مندر کے کواد مندر کر دیئے گئے۔ جب سور سے مندر کو کھولا گیا۔ تو یہ دیکھ کر سب کے آچھر کی کوئی سیما نہ رہی۔ کہ رام جوت ماس سب گرتوں کے اوپر کھایا ہوا تھا۔ اب ہڈت لوگ بک بک بک بک ہو گئے اور آپ کے چروں میں گر کر کشما مانی۔

آپ کی شہرت دور دور پھیل گئی۔ اس وقت کے بادشاہ جہانگیر نے آپ کو بڑے اور سدا سے مارج دبار میں بلایا۔ اور آپ کو کچھ کرامات دکھانے کو کہا آپ نے کرامات دکھانے سے انکار کیا۔ بادشاہ نے کہ وہ اس اگر آپ کو جینے میں بند کر دیا۔ آپ نے شری ہنومان جی کا مرن کیا۔ لاکھوں کوڑوں بندوں نے لکھے ہوئے بادشاہی محل پر اکرن کر دیا۔ گیموں کے کپڑے پھیلا ڈالے۔ اصولیہ دستوئیں پٹک پٹک کر نشٹ کر ڈالیں۔ بادشاہ کو دھرتی پر دے پٹکا۔ محل میں باہا کا پرچہ گیا۔ بادشاہ نے فوراً ان کے چروں میں شیش بھکا دیا۔ جیلانی نے سے باہر نکال کر بڑے اور سدا سے آپ کو بالکی میں بٹھا کر وہاں سے روانہ کیا۔ تب کہیں جا کر ہنومان جی کی سینا شانت ہوئی۔

ایک دن کا شری میں آپ ناگھ ہاتم کے سے گنگا اشٹان کر رہے تھے۔ اور محل میں بیٹھے ہی منتر باب کر رہے تھے۔ سردی اور بردہ اوتھا کے کارن آپ کانپ رہے تھے۔ ایک ویشیا یہ سب ہر شے دیکھ رہی تھی۔ آپ پانی سے باہر آئے۔ اور پانی کے چھینے ہیٹے بستر پر چڑھنے لگے۔ جس کے کچھ بوند اس ویشیا پر بھی پڑ گئے۔ اس کے پوکھاؤ سے ویشیا نے اپنا پیچ کر م پھوڑ دیا اور بھگرت بھیجن میں لگ گئی۔

ایک دن ایک ایڑھیا پوڑی داسی جہتر آپ کے دوشوں کیو اسٹلے آیا۔ آپ نے اسے رام روپ دیان کرہو سے دگایا۔ ایک سے گریا۔ کے سدا ہر زدا کاش مارگ سے جلتے پڑے آپ کے آفرم پر آئے اور دشمن و ست سنگ کا آنند ہوتا رہا۔ انہوں نے آپ سے من لکھت پرش پوچھا۔

”تمہیں نہ دیا ہے کام ات کارن کون ! کہئے بات سکھ دھام لوگ پر بھاکر بھگت بل“

آپ نے اپنے مٹھا ہر بند سے جواب دیا۔

لوگ نہ بھگت نہ گیان بل کیول نام آدھار

آپ کا شری میں ہی گنگا گھاٹ پر رہنے لگے۔ رات کو ایک دن کلک بھیا ناک روپ دھارن کر کے آپ کے پاس آیا۔ اور ایک تراس دینے لگا۔ آپ نے شری ہنومان جی کا دھیان کیا۔ ہنومان جی نے آپ کو دے پڑے کو کہا۔ اس پر آپ نے ”وئے پتر کا“ لکھی اور بھکوان کے چروں میں سمرن کر دی۔ شری رام نے اس پر اپنے دستخط کر دیئے۔ اور آپ کو تر بھے پر ہوان کیا۔

اسی گھاٹ پر سمت ۱۶۸۰ میں ۱۲۶ برس کی عمر میں سادھن کرشن گپش تیج پچر وار کو آپ نے شری نیگ کر نرفان پیر پات کیا۔

سمت سولہ سو اسی اسی گنگ کے تیر : سادھن سکلا سیتھی تگسی تجو شری

اگر آپ اس سے ہمارے درمیان نہیں۔ ایکو پیم دھام گئے ہیں سوہر سے ادھاک کال بیت چکا ہے۔ لیکن جب تک آپ کی کاویہ رچنا ہو جو ہے۔ ایک نام ہمیشہ امر ہے گا۔ آپ کی کاویہ رچنا تجوی سور کی کرنا۔ کا روپ دھارن کر کے ایک طرف تو اگان روپنی ہوا اندھکار میں جھٹکتے ہوئے موڑھ پام پرانیوں کو پرکاش سوروپ کلیان مارگ کی اور بڑھاتی ہے۔ اور دوسری اور تیل چندرما کی شیتل کرپوں کا روپ دھارن کر کے ہر دے میں مل وکھشپ سے بٹھے ہوئے تاب کو شانت کرتی ہے۔

پام نام سنی دیپ دھر۔ جلیجا دہری دوار

تلسی جلیتر باہسر۔ جو باہسی اجیا ر

”زبان کی دلیز پر رام نام روپنی دیکھ جلا کر رکھ دو۔ اس سے باہر اور بھیر دونوں جس کے پرکاش ہو گا۔ رام شرم پلسر

شری رام چرت ماس

== (پہلا سوان) ==

پال گارڈ

(بجود ترجمہ)

(شلوک)

ستو شرب سکرم سیتام تو آتم رام بلجھام
ترجمہ: پیدا پیش قیام اور فناء کرنے والی کھیلوں کو مٹانے والی
اور سمجھوں کلیاؤں کی کرنے والی خدی رام چندری کی برہ شری سیتا جی کو
میں شسکار کرتا ہوں۔

یہ نما یاوش ورتی وشو مکھلم برہم اوی دیو اس سٹرا
یہ ستوا دمر کیو بھاتی سکلم رتو ییتھا ہیر بھرمہ
یہ تپا دیوم ایم ایوی بھوام بھو بھوتیسہ بھاد تام
بندے اہم کم شیش کارن پرما رام بھیم ایشیم برہم
ترجمہ: سپر لانا برہما ندر برہما اوی دیوتا اور ستر کی لایا کے وش میں
ہیں جن کی ستا سے رتی میں سرپ کے بھرم کی بھانت یہ مارا ور شپہ
جگت ستیہ ہی بھاستا ہے جن کے کیوں جن ہی اس بھو ساگر کو پار کرنے
کے چھک برشوں کے لئے فاؤ کے سان ہے ان سب کاروں کے کارن
اور سب سے برشتہ رام کہانے والے بھگوان ہری کی میں بندنا کرتا ہوں۔

ناہا بران گما گم سمتم پرالائینے نگد تم کو میدا نیتو پای
سوانتہ مکھائے تکسی رگھو ناتھ کا تھا بھاشا بندہ متی منجھل توفی
ترجمہ: بھگوان برانوں۔ ویط شاستریوں اور راتن میں میں رگھو ناتھ جی
کی کتا کا لڑتے ہیں۔ اور اسے علاوہ بھی جو کچھ کتا کسی دوسرے ساہوکاروں
سے براہت ہوتی ہے۔ وہ ساوی کی ساوی میں تکسی داس اپنے انتہہ کرنے کے
سکے کیلئے بہت ہی میٹھی بھاشا میں و ستار سے وزن کرتا ہوں۔

دنا نام ارتھ شگھا نام رسا نام چند سام اپی
منگھا نام چاکرتا روتھ بندہ کافی ونا شکو
ترجمہ: اکھسترو لدا ارتھ سوہوں۔ رسوں بھندوں اور منگھوں
کی کرنے والی شری سر سوتی جی اور شری کنیش جی کی بندنا کرتا ہوں۔
بھوانی شکر و بندے فر دھا وشواس رو پیٹو
یا بھیا تم پنا نہ پشینتی سادھا ہوتھا امت ایشورم
ترجمہ: شرو دھا اور شواس کے سرب شری پار جی کی میں
بندنا کرتا ہوں جنکی کرپا بنا بندہ پرتھ اپنے برہمت بھگوان
کے دشمن نہیں کر سکتے۔

بندے بڑھ میم نہتم گروم شکر روہی نم
یم اشروہی وکر داپی چندلہ سر تو تر بندہ
ترجمہ: گیان سے نیتہ شکر روہی گرو کی میں بندنا کرتا ہوں۔
جنگ اشوت ہونے سے ہی ٹیڑھے جانڈ کی بھی سوتو بندنا ہوتی ہے۔
سیتا رام گن گرام پنیہ ارنیہ ومار نو !
بندے وشندھ و گیا نو کویشور کیشور رو

شری سیتا رام جی کے گن سہو روپی پرتن میں وچرنے والے
وشندھ و گیان کے نہاں کوئی شروہی اور کبی شروہی یعنی شری و لیک
اھ توں کمار شکی ہوان جی کی بندنا کرتا ہوں۔
اؤ بھو تکتی شگھا رکارا نیم کلش پار میم

سورکھا

جو کھرت بندھی ہو گئی نایک کیری بڑ ہرن
 کر پوانو گرہ سوئے بندھی راسی بسٹھ گن سدن
 ترجمہ :- جنہیں سرن کرنے سے سب کا راج ستھ بجاتے ہیں
 جو گنوں کے سوا اور سندر ہاتھی کے ٹکڑے دے شری کشیش ہیں وہ
 ہی بدھی کے راشی اٹھ گنوں کے ہندو اٹھ پر کرنا کریں۔
 ٹوک ہوئے باچال پنگو پڑھیں گری درہن
 جاسو کر پام سودیاں دھن سنگل کلی مل دہن
 ترجمہ :- جس اندھ کی کرپا سے گڑھا پرش بلی سندھ بنے ملاو کا
 بھجاتا ہے اور گڑھا کو لاشنگلی سے جھپے والے پرتوں پر چھ جاتا ہے
 اور ان کی کرپا سے کھجک کے سارے پاپ بھسم ہو جاتے ہیں وہ شری
 بھگوان دیو پرتو پرتو پیدا کریں۔

نیل سر دھن سیام تھون اور لہ بارج نین
 کر پو سو کم اور دھام سدا پھیر سا کر سیک
 ترجمہ :- جن کا رنگ نیل اور لہ کے سماں شام ہے جن کے فیر
 لال گل کے سماں ہے اور جو سدا کھیر سا کر پام کرتے ہیں وہ
 نارائن بھگوان میرے ہر سے میں فوس کریں۔

کٹا اندھو سم دیہہ امارن کر ونا امین
 جابی وین جو فیہہ کر پو کر پام صردن سبھن
 ترجمہ :- جن کا گھار شری کٹھ کے لھل اور پندھ مال کے لھل ہے
 جو پارتی جی کے پرتیم اور کر ونا راس کے دھام ہیں اور جو سدا وین دگی
 وینوں سے پریم کرتے ہیں وہ کام کر پو بھسم کرنے والے شری شری
 جہاراج بھج کر پام کریں۔

بند یو گور پو کچ کر پام سندھو زرو پو پو
 جہا موہ تم تیج جاسو پچن روی کر پو
 ترجمہ :- اپنے گرو دیو کے چری کل لایا میں بند نا کرنا ہوں جو
 کرپا کے سمندر نہ بھیس میں شری بھگوان ہی ہیں اور جن کے کھیر سے
 نکلے ہوئے ہیں انہما موہ روئی گھنے اندھیرے کے ناش کرنے کے
 لئے سوریر دیو کی کر نو کا ڈھیر ہیں۔

بند یو گرو پو پو پو پو پو پو پو پو پو
 جہا پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو

ترجمہ :- میں اپنے گرو دیو کے چرن گلوں کی سٹی کی بند نا کرنا ہوں
 جو سندھو وادھنٹ خوشنوار اور اوروک روپی رس سے بھر جاتے
 اور شیونی بلی کا سندھ جہاں ہے جو سپہ درن سندھ بھر کے روگوں کے
 اش کرنے والا ہے۔

سکر تی سنجھن نبل بھجوتی سنجھن منگی موہر سوتی
 جن من منگو ٹکر مل ہرنی کئے ٹاک گن گن میں کرنی
 ترجمہ :- وہ گرو کی چرن رچی پنیہ وان پرش روپی شری کے شری
 پر شو بھاو پنے والی پرتو بھجوتی ہے اور آندھ سنگلوں کی جھنے والی ہے۔
 بھکت کے سن روپی سندر شیشے کی میل کوہہ کرنے والی اور ٹاک کرنے
 سے گنوں کے ڈھیر کر ویش میں کرنے والی ہے۔

شری گرو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو
 دین سوہ تم سوہر کا سوہر بٹھ بھاگ ارا دیں جاسو
 ترجمہ :- شری گرو دیو کے چرن ناکھوں کی جوتی میںوں کی جوتی
 کے سامں ہے۔ سب جس کے سرن کرتے ہی ہوسے میں دو تیر
 دوشی پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ جوتی موہ روپی اندھیرے کا ناش کرنے
 والی ہے۔ وہ پرش بڑا بھاگہ شانی ہے جس کے ہر سے میں وہ جوتی
 سا جاتی ہے۔

اگھو پیل لاوچن ہی کے شیشہ اوش دکھ بھو جی کے
 سو بھیس ہی رام چرت مئی نانک گپت پر گٹھ ہنر جو جی کھانک
 ترجمہ :- اس جوتی کے ہر سے میں پرتو پرتو پرتو پرتو کے فیر میں
 کھل جاتے ہیں اور سندھ روپی رواتی رات کے سب کیش اور دکھ
 دور ہو جاتے ہیں۔ انیان روپی اندھیرا بھاگ جاتا ہے لہ شری ام ہرن
 دھنی سنی اور بانک میں کان میں ہیں لہ شری وہ پرتو پرتو پرتو پرتو
 سب دکھائی دینے لگتے ہیں۔

دووا

جھما سو انجی انجی درگ سادھک بندھ سہان
 کوتک دیکھت سیل میں بھوئی بھوئی بندھان

ترجمہ

جیسے بادو کے شری کو آنکھوں میں لگا کر سادھک بندھ
 اور سجان پرش پراووں اور جھنگوں اور پرتو کے اند کو تک سے
 ہی بہت سی چھی ہوئی کانہ دیکھتے ہیں۔

چوپائی

گردید راج مرد و منجمل انجن۔ میں امیرہ درگ و دل و مچھن
تیمی کری بیل و ویک۔ لوجن۔ برنٹو رام چرت بھو موچن
ترجمہ۔ شری گورو دو کے چروں کی آج کول اور سندھن لرت مہرہ
جو انکوں کے روشن کا ناسک ہے۔ اس سے تہ و ہار روپی انگھ
کوڑی کر کے میں سنسار بندھن سے نکلت کوئے والے شری رگھو ناتھ
کے چرو کا ورن کرتا ہوں۔

بند یو پر بھتم ہی سر چرنا۔ موہ جنت سنسے سب ہرنا
سجن سماج مکمل کن کھانی۔ کر یو پر نام سپر کم سبانی
ترجمہ۔ سب سے پہلے میں برہمچری کے ورتا برہمنوں کے
چروں کی بندنا کرتا ہوں جو وہ سے پیدا ہوئے سب بند یو کو دور
کرتے ہیں پھر میں سندھن پریم بھرت بندوں میں سب کنوں کی کھانی
سنت سماج کو پر نام کرتا ہوں۔

سادو چرت سمجھ چرت کیا سو نرس اسدگن مے پھل جاسو
جو سہی دکھ پر بھدر دنا وا۔ بند نہیہ جہیں جگس جس پاوا
ترجمہ۔ ستوں کا جیون کیا اس کے پودے کے جیون کے سامان
نٹھ ہے جس کا پھل دے اسے اسکتی سے دہت اچل اور گنوں سے بھرت
ہوتا ہے کیا اس کی ٹوڈی نرس ہوتی ہے۔ ویسے ہی سنت کے جیون
میں دے اسکتی نہ ہونے کے کارن وہ بھی نرس ہوتا ہے کیا اس اچل
سندھن ہوتی ہے سنتوں کے بروئے میں ہی مل دھنپ نہ ہونے کے
کارن اچل گیان جیون ہوتی ہے کیا اس جیسے بتر کا روپ دھارن کے خود
بیلے جانے کاتے جانے ویرہ ویرہ کشت ہر گرو سروں کے تنگ کو بھکتی
ہے ویسے سنت بھی خود کشت بہن کر کے دوسروں کے روشن کو دکھاتا
ہے جس کے کارن سنت سماج کے سنسار بھرس ٹی و کیرتی و بندنا ہوتی ہے
نڈھکل مے سنت سماجو۔ جو جگس جنم تیرتھ راجو!

رام بھگتی جہاں سر سہری دھالا۔ سر سہری برہم دھار پر چارا
سنت سماج سکھ روپ اہر کلیان روپ ہے۔ جو سنسار میں چلتا
ہوتا پر باگ ہے۔ اس سنت سماج روپی تیرتھ راج پر باگ میں رام
بھکتی مانو لنگھی کی دھارا ہے۔ اور برہم و چار مانو سر سہری جی ہے۔
بدی نشدہ مے کلی مل ہرنی۔ کریم کھارانی سندھنی برنی
ہری ہر کھت بواجتی بینی۔ سنت مکمل تہ منگل دینی

ترجمہ۔ یعنی یعنی شیکھ کر میں کا کرنا نشدہ یعنی شیکھ کر میں کا کرنا
کریم کا نڈھ کی لڑی کھتا جو سنت سماج میں ہوتی ہے نہ مانو شری جنہی
ہیں جو کہ بھگت کے پاؤں کا نڈھ کرتی ہے سنت سماج میں بھگتوں
کی کھتا ہوتی ہے۔ مانو ترونی ہے جو سنت ہی سب سکھ اور کلیان کی
دینے والی ہے۔

بھو و سواں اچل رنج دہرہ۔ تیرتھ راج سماج سکھ
سب ہی بھگت سب ہی سب ویسا۔ سیوت سادو رمن کلیسا
ترجمہ۔ اپنے دہرم میں جو اچل شری ہے۔ وہ مانو اس سنت سماج
روپی تیرتھ راج میں اگھتے برہم ہے۔ اور بھگت کریم اس تیرتھ راج کا سماج
ہے سنت سماج روپی تیرتھ پر باگ راج ہر ایک ویشٹ میں ہر ایک وقت
میں بھی کو سچ ہی میں پراپت ہو سکتا ہے۔ اور پودہ اس کا سیون
کرنے سے بھی کلیشوں کا نڈھ ہوتا ہے۔

اکھتا الو لگ تیرتھ راو۔ دنی سندھ پھل پر گٹ بھار
یہ سنت سماج روپی تیرتھ لوگ تیرتھوں سے بالکل نڈھ ہے اسکی
جہاں کا ورن کیا ہی نہیں جاسکتا۔ یہ نورانی پھل دینے والا ہے۔
اور اس کا پر بھار لوگ میں پر نکیش ہے۔

دوہا

سنی سمجھیں جن مورت من جھپیں اتی نوراک
اہیں چار پھل اچیت تو سادو سماج پر باگ!
ترجمہ۔ جو منہ اس سنت سماج روپی تیرتھ راج کے اُپدیش کو
یہ رتن من سے سنتے اور سمجھتے ہیں سادو بھرت جت ہوئے پریم سے
اس اُپدیش روپی جن میں غوط لگاتے ہیں۔ وہ اس شری کے رہتے ہی
اور تھات اس جنم میں ہی دہرم۔ اور تھ کلام موکھش چاروں پھل پراپت کر
لیتے ہیں۔ ایسا الو لگ اس سنت سماج کا پر بھار ہے۔

چوپائی

جن پھل پیکھے تہ کالہ۔ کاک بوٹیں پک بکھو مولا!
سنی آچر ج کرے جی کوئی۔ ست منگتی نہا نہیں کوئی!
ترجمہ۔ اس سنت سماج روپی تیرتھ راج میں اشنان کرنے کا پھل
تہ کالہ ہی دکھائی دینے لگتا ہے۔ یہاں ہمارے کوئی کوئی نہ جانتے ہیں۔
اور بکھو سندھن میں جلتے ہیں یہ وچر کھٹن کی کر میں نہیں ہونا چاہئے
کیونکہ ست منگ کی ہماں سب پر پراپت ہے۔

کیا ساگ ترکاری بیچنے والے ہیرے جو ہر اتوں کے گھٹوں کا درخت کر
سکتے ہیں۔

دو

بندلو سنت سمان چت ہمت ان بہت نہیں کوئی
انجلی گت مسٹر شمن جی مسر سنگت رہ کر دوئی
ترجمہ: میں سنتوں کو پر نام کرتا ہوں۔ جن کا نہ کوئی ہمت ہے
اور نہ شمن جیسے چٹول اپنے ٹوٹے والے اور پٹے والے دونوں
ہاتھوں کو سمان بھاؤ سے مسکدھت کرتے ہیں۔ ویسے ہی سنت بھی
شتر اور ہتر دونوں کا ہی سمان بھاؤ سے کلیاں کرتے ہیں۔
سنت سرل جت جگت پت جانی سمھاؤ سنہیو
بال وے سنی گری کر پارام چرن رنی وے ہو
ترجمہ: سنت سرل سمھاؤ اور دنیائی بھلائی چاہنے والے ہوتے
ہیں۔ ان کے لیے سمھاؤ اور چرائی مارتے ہیں۔ پیریم کو جان کر ہیں
ان سے بنتی کرتا ہوں۔ نچھالک کے سمان بدھی ہائی اس بنتی کو سن کر
کر پارام کے شری رام جی کے چرنوں میں مجھے پریتی دیا۔

چوپائی

بھولی بندی کھل گن سستی بھائی ہے بنو کارج واپنہیو بائیں
پرہت ہانی لاکھ جہنیں کیریں۔ اگھیں پرش بشاد بسیریں
ترجمہ: اب میں سچے ہوئے سے دشت جنوں کو بھی پر نام
کرتا ہوں جو بغیر کسی مطلب کے بھی اپنی بھلائی چاہنے والے ہیں۔
مجھے بدسلوکی کرتے ہیں۔ دوسروں کے بہت کی ہانی کو بھی بولا بھٹ
ہیں۔ جو دوسروں کے اچھڑنے میں خوش ہوتے ہیں۔ خود دوسروں کی برہمتی
میں ہنسی کرتے ہیں۔

ہری ہرس راکیں راہو سے۔ پر اکاج بھٹ ہس باہو سے
جو پر دوش کھچیں سہہ ساھی۔ پرہت گھرت جھیں کے من ماھی
ترجمہ: جیسے چند ماں کی جیوتی کو راہو ڈھک دیتا ہے۔
ویسے ہی یہ دشت پرش جہاں کہیں بھی بھگوان کے لیش کا گن کاں
ہے۔ اسی میں بادھا ڈالتے ہیں۔ دوسروں کو اپنی ہنچائے میں یہ سہہ سراہ
کے سمان بہادر ہیں۔ یہ دوسرے کے دوشوں کو ہزار آنکھوں سے
دیکھتے ہیں جیسے گھی میں کھلی کر گڑ اسے خراب کر دیتی ہے ویسے ہی یہ دشت
لوگ بھی دوسروں کے کام کو آپ دکھ اٹھا کر بھی دکھا دیتے ہیں۔ اٹھا

بالمیک نالہ گھٹ جونی۔ رنج راج گھنٹی کی بج ہوئی
جل چرقتل جرمیچھ نانا۔ جے جڑ چیتن جیو جہانا
ترجمہ: بہ شری بالمیک بی ناروتی اور اگست جی نے اپنے
اپنے گھٹوں سے اپنی جیون کھائیں کہی ہیں۔ جل میں رہنے والے پر پھوکی
پر پھنے والے اور اکاش میں اڑنے والے جرمیچھ جتنے بھی جیو اس سنار
میں ہیں۔

متی کیرتی گتی بھوئی بھلائی۔ جب جہیں جہیں جہاں جہیں بائی
سو جہیں ست سنگ پر بھاؤ لوک پرکھا وید نہ آسن آباؤ
ترجمہ: ان میں سے جس جہاں ہے جس میں دشت جہاں کہیں بھی
وہی بڑائی۔ سادگی اور خوشحالی اور بھلائی پر اپت کی ہے۔ وہ سب ست
سنگ کے پر بھاؤ کا ہی پھل ہے۔ وید اور لوک میں ان کے پر اپت کئے
کا اور کوئی آباؤ نہیں دیکھا گیا۔

پنوسنت سنگ ویک نہ ہوئی۔ رام کر پاتو ست بھدھ سوئی
ست سنگت مد متکل مولہ سوئی پھیل سدھی ستا دھن چھو
ترجمہ: ست سنگ (نیک صحبت) کے بغیر ویاہ نہیں ہوتا لیکن
ست سنگ بھی رام جی کی کر پاتو بھی ملتا ہے۔ ست سنگتی آند اور کلیان
کی ہے۔ ست سنگ کی پر اپتی ہی پھل ہے۔ اور جتنے سادھن ہیں
وہ سب تو پھل ہیں۔

سنہ سدھ میں ست سنگتی بائی۔ باز پرش کدھات سہا میں
بدھی بس جن گسنگت پرہیں جھنی منی سم رنج گن اومرہیں
ترجمہ: جیسے باز کے ساتھ جھونے سے لوہا بھی سونا بن جاتا ہے
ویسے ہی دھت لوگ بھی ست سنگ کو پا کر سدھ جلتے ہیں۔ اگر
بدھمتی سے اچھے پرش گسنگتی (برہمن صحبت) میں پڑ جاتے ہیں۔ تو
جس پر کلا سانپ سے میل پا کر بھی منی اس کی دوش کو گرن نہیں کرتی۔
اور اپنے سمھاؤ لوگ گن پر کاش کو نہیں چھوڑتی۔ ویسے ہی وہ بھی دشتوں
کا صحبت میں رہ کر ان کو کلیان مارگ کی اور ہی بڑھاتے ہیں۔ دشتوں
کو ان پر کچھ بھی اثر نہیں پڑتا۔

بدھی ہری ہر کوئی کو بد بائی۔ کہت سادھو جہاں سکائی
سو مومن ہی جات نہ کیسے۔ ساک نیک منی گن گن جیسے
ترجمہ: ہر ہر ہر کوئی کو بد بائی۔ کہت سادھو جہاں سکائی
سو مومن ہی جات نہ کیسے۔ ساک نیک منی گن گن جیسے
ترجمہ: ہر ہر ہر کوئی کو بد بائی۔ کہت سادھو جہاں سکائی
سو مومن ہی جات نہ کیسے۔ ساک نیک منی گن گن جیسے
کی جہاں کا درن کرنے میں اسکر تھ بنے۔ جو مجھ سے کیسے کہی جا سکتی ہے۔

ترجمہ: ہر پیشہ ورانہ شہر کسی کی بھی بھلائی میں کرنا الگ کے ہی
جل ملنا دشمنوں کا سہاؤ ہے۔ یہ جان کریں۔ دونوں ہاتھ جوڑ کر ہم چھوٹک
ان سے بڑھتی کرتا ہوں۔

چوہائی

میں اپنی دسی کینہہ ہنورا۔ تنہہ سنج اور نہ لایو بھورا
باس پلہیں اتلی اوراگا۔ ہوں نرا مش کہہوں کہ کاگا
میں نے اپنی طرف سے تو ان سے عرض کر دی ہے لیکن وہ
اپنی طرف سے میری برا بھلا تو کبھی بھی نہ مانیں گے۔ کوئی کوڑے پریم
نے پالے لیکن دو کبھی بھی اس کا تانا نہیں چھوڑ سکے۔

ہندوؤں سبب آج کل جہنم۔ دکھ پر دیکھیے۔ سنج کچھو برنا
چھرت ایک پران ہری لہیں۔ ملت ایک دائروں دکھ دہیں
نیک بھلاؤ پریشل اور دشمن بھلاؤ پریشوں دونوں کے
گنوں کا بھیل ایک ہی جان کر میں دونوں کے جہنم کی ابتدا کرتا ہوں
دونوں ہی بھلاؤ کے پریش دکھ دینے والے ہیں لیکن دونوں میں کچھ
فرق بھی ہے۔ نیک پریش تو جب بھلاہرتے ہیں۔ تو پران ہر لینے ہیں۔
اس لئے دکھ دیتے ہیں۔ اور دشمن پریش سب ملتے ہیں تو اپنے
کھٹور کھنوں اور دشمن بھلاؤ سے دوسروں کو بھیا نکٹھ دیتے
ہیں یعنی نیک پریشوں کی بھلائی اور دشمن پریشوں کا ملاپ خون
ہی کو دکھ دینے والے ہیں۔

ایکجہنم ایک سنگ جگ ماہیں۔ چلچ خوناک جہنم گن بگاہیں
سدا شرم سدا دھوا سدا دھو۔ جناک ایک جگ جگ جگ اگا دھو
بھلے اور بے پریش دونوں ایک ساتھ ہی دنیا میں پیدا ہوتے ہیں۔
جوناک اور کمل کے چھول کے سماں دونوں کے الگ الگ گن ہیں کمل
کے چھول کے دشمن کرنے دھوکے سے شکہ بدلتا ہے۔ جیسے ہی سادھو
پریشوں کے دشمن اور سنگ سے شکہ بدلتا ہے جوناک غریب سے لگتے ہی
خون چوسنے لگتی ہے۔ جیسے ہی دشمن پریش اپنے دشمن اور سنگ سے
جوناک کی طرح دوسروں کو پیڑی پیڑی لے لے ہیں۔

امرت اور ہندوؤں ایک ہی سمندر سے نکلے تھے اور ایک
ہی جیل سے پیدا ہوئے تھے باوجود ان کے الگ الگ گن ہیں۔ امرت پان
گر کے شائق اور شکہ بدلتا ہے۔ اور نہ شرم کو ہلاک کرتی ہے۔ ویسے
ہی سادھو بھلاؤ پریش اور دشمن بھلاؤ والے پریش دونوں ہی اس دنیا

ایسا نقصان کر کے بھی دوسروں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔
سچ کر سادھو دل ہی شہسار۔ اگھ ادگن دھن دھنی دھنسا
اوس کیت سم بہت سب ہی کے۔ کیت کر ن سم سووت۔ پیکے
ترجمہ: جو دوسروں کو بھلائے کے لئے ان کے سماں تھبوی
ہیں۔ اور دوسروں کے سماں میں۔ باب ادھو گنوں کا جھوٹ
میں خزانہ بھرا ہوا ہے۔ جن کی بڑھتی کیتو مارے کے سماں سے
لے پانی کا رک ہے۔ اگر ایسے پریش کیتھ کر ن کی طرح سوتے ہی پتی
تو ہنری سنار کی بھلائی ہے۔

پر کا جوگ تن پر ہرتی۔ جی ہم ایل کشی پتی گریں
بندو کھل جس سیش سروشا۔ سہس بدن لہنی پر دوشا
ترجمہ: دوسروں کا کام بگاڑنے کے لئے وہ دشمن لوگ
اپنی جان کی بازی تک لگا دیتے ہیں۔ جیسے اولے سوٹھ اپنا ناش
کر لیتے ہیں لیکن ساتھ ہی کیتی کا ناش بھی کر دیتے ہیں۔ میں دشمنوں کو
شیش ہی کے سماں سمجھ کر بہ نام کرتا ہوں جہنم رکھوں (زیادوں)
سے دوسروں کی خدا ترستے زور سے بیکارتے ہیں۔

بنی پر نو پر ہتھوراج سمانا۔ لکھ سننی سہس دس کا نا
ہو رنی سکر تم ہنو وک۔ مننت شرا نیک بہت جیہی
ترجمہ: راجہ بھوٹے بھوٹے ان کا لیش مٹھنے کیلئے دس ہزار
کان مانگتے تھے۔ کوئی کہتے ہیں کہ میں ان دشمنوں کو پر ہتھوراج کے
سماں بھکھو پر نام کرتا ہوں۔ جو دس ہزار کانوں سے پر ہتھوراج کی طرح
بھگوان کا لیش نہیں سنتے۔ لیکن دوسروں کی خدا سننتے ہیں۔ جیسے
سورگ کے راجہ اندر کے لئے دیوتاؤں کی سینہ ہتھکاری ہے۔
جیسے ہی ان دشمنوں کو مکھدا بھلی اور ہتھکاری جان پتی ہے۔

بچن بچر جیہی سدا پیا را۔ سہس نہیں پر دوش نہارا
دوسروں سے کھٹور بچن بولنا مانو کہ بھیرات ہو گیا جیہی نہیں
اچھا اور پریم لگتا ہے۔ یہ دوسروں پر ہزار کانکھوں سے دوش اور پتی
کیتے ہیں۔ یعنی دوسروں کی کمزوریوں کو ہزار کانکھوں سے دیکھتے
ہیں۔ اور اپنی طرف ذرا بھی دھیان نہیں کرتے۔

دونا

اسٹین ارمیت بہت مننت جہنم کھل رتی
جانی یا جگ جہنم جیہی کرے سپریتی

روپی سمندر سے پیدا ہوتے ہیں۔ سادھو تو امرت کے سہلان شانی
کی بر شرا کرتے ہیں۔ اور شمشادہ کے سامان جڑ آ۔ مورتھ۔ موہ۔ خون
خوابے کا کام نہ بنتے ہیں۔

کھیل ران بھل سچ کچ کر توئی لہرت سچن اپ لوک بھوئی
سندھیا سندھیا کر سرسری سا بھو۔ گرل ازل کلی مل سرفی یاد بھو
گن اور گن چانت صوب کوئی جہیں بھاؤ نیک تہیں سوئی
بھلے اور بھلے دونوں اپنے اپنے غلوں کے بھید سے سنسار
میں غارت اور بدنامی پانتے ہیں۔ امرت چندر ناگنکا جی اور سا بھو۔ زمر
الغنی۔ کلونگ کے پایوں کی کریم ناشا ناگنکا ندی اور غنسا کرنے والا شکار
ان صوب کے گن اور اور گن سب کوئی بانستے ہیں لیکن جیت جو بھلا تہے
اے وہی اچھا لکھا ہے۔

699

کھلاو بھلائی ہی ہے ایسے ایسے نیاں نیچو
 سدھا سراہے امر نام کرل سراہے میچو
 بھلا بھلائی کرنے میں کی شو بھلائے ہیں۔ اور تیج کرم
 کوئی گرم گرتے ہیں۔ لہرٹ کی سراہنا امر کر سنے میں ہے۔ اور
 نہر کی بارے ہیں۔

کھل اُکھ اُگن سادھو گن کا ہا۔ اُجھئے اُیاہ اُدھ اُوگا ہا
 تہیں تے چھ گن دھن دیکھانے سنگرہ سیاگ نہ پو پھیا تے
 دُشٹوں کے پاؤں مڑے گنوں کی کھٹائیں اور سادھو
 پُرشوں کے گنوں کی کھٹائیں دونوں ہی اوپر اور اٹھا ہمند ہے۔
 اٹھات سادھو پُرشوں کے گن اور اچھائی کی کوئی اٹھا نہیں اور
 دُشٹ پُرشوں کے اوگن اور برائی کی کوئی اٹھا نہیں۔ اس لئے سادھو
 پُرشوں کے کچھ گنوں اور دُشٹ پُرشوں کے کچھ دُشٹوں کا ذکر کیا ہے۔
 کیونکہ بنا پھیا نے اُن کا گوہن اور نیاگ نہیں ہو سکتا۔

بھلیو پوچھ سب بدھی اُچھا ہے۔ گئی گن دوش وید پلکائے
کہ یہیں وید اتھاس تیرا نا۔ بدھی پر پنچو گن اوک سانا
بھلے اور بُرے دونوں برہما نے ہی پیدا کئے ہیں۔ لیکن اُن
مکے گنوں اور دوشوں کے بھید سے وید نے اُن کو الگ الگ
شریتیاں کر دی ہیں وید اتھاس اور پرتوں کا مرتبہ ہے۔ کہ برہما کی
رچی ہوئی مشرتی گن اور اوگنوں اور تھانتی کی اور پرت سے بنی ہوئی ہے۔

دیکھ سکھیا پائیادلی رانی سا دھوا سا دھو سجاتی کھاتی
 دالو دیو اور نیچو امی استجیو نو ماہرو میجو
 ملایا برہم جیو جگدلیسا۔ کچھی اچھی رنگ راویسا
 کاسی مک شہر سری کرشم ناسا۔ سو پیا رو مہی دیو اوسا
 شکر رنگ انوراگ بلالگا۔ نگا کم گن دوش بھگا
 عکھ عکھ۔ پاپ پین۔ دن رات نیک۔ بد اتم جاتی داو تم جاتی دانو
 (راکش) اور دیو۔ اونچ اور نیچ۔ امرت اور زہر سندر۔ جیون و موت۔
 یایا برہم۔ جیو والیشور۔ امیری وغریب اور راہ۔ کاشی اور مکہ۔
 گنگا اور کلچک کی کرشم ناشاندی۔ بار بار۔ بارہن اور قصائی۔
 صوروگ اور نرگ برہم یعنی آسم سستی اور دیراگ یہ بھی ایک دوسرے
 سے دیریت گنوں واسطے بدارتھ برہمائی رچائی ہوئی دنیائیں وجود
 ہیں۔ وہ شاستروں نے ان کے گن اور دشمنوں کو الگ الگ کر دیا

دوسرا

جڑ چھین گئے ہنس میں ہنسو کیسے کرتا
 سنت ہنس گئے کہیں پہی ہری باری بیکار
 بادھاتا نے اس دنیا کو جوڑا اور چین کا سب جوگ ہے گئے اور دوش
 میں رہا ہے سدا دھو ہنس کی طرح دوش روپی گندے جیل
 (یعنی تیرانی کو تیاگ کر اسرت روپی دودھ بھلائی کو ہی گریہ کرتے
 ہیں۔

چو پائی

اس بیگ جب دسین بدھاتا تب توج ویش کہیں منو رانا
کمال سبھا و کرم برن آئیں بھیلو پر کرتی پس جو کئی بھلایں
ہنس کی طرح گئی اوسا و کن کو پھان مین کرنے کی شقی جب
بدھاتا نیش کو اپنی دیا رشتی سے دیتے ہیں تب کہیں نیش کاس ووش
سے نفرت کھا کر گنوں سے چھٹی کرتا ہے کال پر و بدو کرم اور بھیلو
سنگھاروں کے ویش میں اگر بعض دفعہ پایا کے نوہ میں پڑ کر بھیلو
پیش بھی بھلائی سے چمک جاتے ہیں۔

سوسدھاری ہر جن بھی نہیں۔ دلی دھک دیش کیل بسویدیں
کھلو کر ہیں پانی سوسنگو مٹی نہ زمین سو بھاؤ اچھو
لیکن بھوکان کے بھگت اپنی اس غلطی کو سدھار لیتے ہیں اور دھک

دو دو
گرہ بھینچ جل پون سٹ پائے بھوک بھوک !
ہو رہیں کبستو سوسو سٹو جگ لکھ رہیں پھن لوگ
اچھی اور بڑی محبت پا کر سورج آدک گرہ۔ دو نیاں جل ہوا۔
اور بستر سے اور بھلے پڑا لکھ ہو جاتے تھے۔ خیر اور دو چار ماہ پڑش ہی اس بھید
کو جلتے تھے۔

سہم پر کاش تم پاکھ دو پون نام بھید ہی کینہ
سستی سوشک پوشک بھی جگ پل پل جس دینہ

جینے کے دنوں پاکھوں میں رشتی اور انھیرا برابر رہتی رہتا ہے۔
بھاتا ہے ان کے نام میں بھیر کر دیا ہے۔ ایک پاکھ چند ماہ کے آکار
اور پرکاش کو ہر روز بڑھانا جاتا ہے اس لئے وہ نکل پکھڑا ہوتا ہے اور
سنسار میں اس کا لیش ورن ہوتا ہے۔ دوسرے پاکھ چند ماہ کے آکار اور پرکاش
کو تیز تر کھٹاتا جاتا ہے۔ وہ کرشن پکھڑا ہوتا ہے اور لوگ اس پاکھ کو
اچھا نہیں سمجھتے۔ (پرکاش دونوں پاکھوں میں برابر ہے لیکن جس پاکھ کا
رخت کھٹاؤ کی اور ہے۔) اسے بیش نہیں ملتا اور جس کی گتی کاٹخ
بڑھائی کی اور ہے۔ اسے سنسار میں سخال پراپت ہوتا ہے۔ اسے سطر
گن اور دش کسی نہ کسی انش میں سب پرشوں میں ہوتے ہیں لیکن جو
پرش دن پرتی دلی لپتے سدا گنوں سدا جاکر کو بڑھا رہے ہیں جس کے
عملوں کا رخ زیادہ تر اچھائی کی طرف کو ہے انہیں سنسار میں عزت
کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ بھلے ہی ان میں کچھ نہ کچھ دش اور شبہ
موجود رہتے ہیں۔ اور جو پرش دن پرتی دن آدک آجاری اور بڑھ رہے
ہیں جن کی کرم گتی برائی کی اور کو مٹے کٹے ہوئے ہے وہ سنسار میں
بندہ کو پراپت ہوتے ہیں۔

دو دو

جڑ جیتیں جگ جو جیت سکل رام مے جانی
بندوں سب کے پد کملی سدا جوری جگ پانی
اس برہما میں جتنے بھی جڑ اور جیتیں اٹھادو جو جلد مسکین
جیسے رخت بنا پتی آدک اور جنگم جو چلنے پھرنے والے پرانی چری
جیسے لپشوش کیت پتنگ (آدک) جو ہیں۔ ان سب کو بھوک ان
دوب جان کر سدا دونوں پاکھ جو کر ان کے چرن گلوں کی میں
بندہ نا کرتا ہوں۔

اور تریوں کو شا کر نرل لیش دیتے ہیں۔ ویسے ہی دشت پڑش بھی
کبھی کبھی نیک محبت پا کر بھلائی کرتے ہیں لیکن ان کا بوسہ بھلا ہوتا
ہے وہ نہیں مٹتا۔

لکھی بیش جگ بھوک ہے او۔ بیش پرتاپ پوجہ ہیں تے او
اگر ہیں انت نہ ہوئے نہ پائو۔ کال نمی جرم راون را ہو۔
جو سدا بھیں بنائے ٹھک ہوتے ہیں۔ باہری طور کا سدا بھو
بھیں دیکھ کر رگ زور کرتے ہیں۔ لیکن ایک نہ ایک دن اچا پل کھل
جاتا ہے۔ آخر تک ان کی یہ دھوکا دی ساتھ نہیں رہتی۔ جیسے کال نمی
راوی اور را ہوئے بھی سدا بھیں دھارن کر کے دھوکہ دیا تھا لیکن
ان کے دھول کا پل جلد ہی کھل گیا تھا۔ جیسے پجائی کہاوت ہے۔
کر ستو دن سادھ کا اور ایک دن چور کا۔

کئے ہوں کیش سدا ہو سنا تو۔ جم جگ جام و نت ہنو ما تو
ہانی کنگ موسختی لاہو۔ لوگ انہوں ویدت سب کا ہو
سدا ہو پڑش اگر بڑا بھیں بھی دھارن کر لیں تو بھی سنسار میں
انکا اور ہی ہوتا ہے جیسے پام و نت (جس کا بھیں رکھ کا سا کھٹا)۔
و ہنومان (جس نے بندر کا بھیں دھارن کر رکھا تھا) کا ہوا۔ جیسا
محبت سے نقصان اور اچھی محبت سے لاہو ہوتا ہے سبھی لوگ اس
کو جانتے ہیں۔ اور وید شاستروں کا بھی یہی مت ہے۔

گن پڑے راج پون پر سنگا۔ کچ ہیں بلے نیچ جل سنگا
سدا ہوا سدا ہون سنگ ساریں بکرمیں رام وہیں گنی گاریں
ہوا کے ساتھ مل کر دھول آکاش پر چڑھ جاتی ہے۔ اور وہی
جے کی اٹھ جے والے جل کے ساتھ مل کر کچ پڑیں لمجاتی ہے۔ نیک
پرشوں کے گھر کے لوطا اور میتا رام رام کا جاب کرتے ہیں۔ اور
دشت پرشوں کے گھر کے لوطا اور میتا گن گن کر گالیاں نکالتے ہیں
دھوم کشتی کا رکھ ہوئی۔ لکھے پیران منجوسی سولی
سولی جل انل اہل سنگھاتا۔ ہوئیں جلد جگ جیون داتا
جری محبت کے کارن دھوان کا لکھ (سیاہی) بندہ ہے اور
دی دھوان اچھی محبت پا کر سدا سیاہی بن کر پیران جیسی دھارنک
پستوں کے پختے میں کام آتا ہے۔ اور وہی دھوان جب جل آئی اور تو
کے ساتھ مل کر بادل بن جاتا ہے۔ تو دنیا کا جیون داتا بن جاتا ہے۔

دیو دهن گنج نرنگ کھک پر سیتا پترنگی صرب
 بنیدیوں اکثر ترقی چمہ کرا کر شوا آب صرب
 دیوتا - ویریت - شش - ناگ - پرندے پر سیتا پترنگی صرب -
 راکش ادوات کو نکلنے والے اُنکو چنگاڑ وغیرہ نشا پر سب کو س
 برام کو تاج پڑا - آپ صرب چھ پر کرا کر یہ -

[illegible][illegible]

کہا ہے۔
 مستی اتنی بچ اوجھڑتی آجھی ۔ چھٹی امی آجک بڑی نہ چاھی
 کشمیر میں سترن ہوئی ڈھٹائی ۔ سنہریں بال بچن من لائی

میری مدھی تو بالکل ہی نیچی ہے۔ لیکن رام چتر ورنی کو سننے کی
جو مدیاہ میں آگئی ہے۔ وہ بڑی اونچی ہے۔ اچھا تو امرت بان کی ہے۔
لیکن دُنیائیں ملتی چھا چھ بھی نہیں۔ لیکن لوگ میری اس دُشٹائی پر سمجھتے
معاف کرینگے اور میرے بالک جیسے بچپنوں کو پریم پور وک سنیں گے۔
جو بالک کہتے تو تری بالنا سنہیں مدت من پتو اور ماتا
سنہیں کونسل کچی ری ہے پر دوشن بھوشن دھاری
جیسے بالک جب تو تری بانی میں بولتا ہے تو اس کے ساتھ اپنا
سن کر برکت ہوتے ہیں۔ لیکن جگر پر صبحاؤ دھو نہ بنا اور بڑے پوجا
والے لوگ ہیں۔ انکو تو دوسروں کی نیند اور خلیب جونی کر کے میں ہی
مرہ آتا ہے۔ ایسے لوگ تو میرے بل بچپنوں کو سن کر سنسی اڑا دیں گے۔
سچ کہت کہہ لاگ نہ نیکا۔ سرس ہوو اتھوا (آئی پھیکا
جے پر بھنتی سنست پرشاش۔ اتے پریش بہتت جکسناہیں
اپنی اپی کوتا دشاعری اریسی ہویا بہت ہی پھیکل سہمی کو اتھی
لگتی ہے۔ لیکن ایسے اتم پرش سنسا بھریں فال خال اسلے ہیں۔ جو
دوسروں کی سوچا سن کر برکت ہوتے ہیں۔

جنگ جہنم میں ہر سیرے سم بھائی۔ جسے نزع مائتو اور صبر میل پانی
نیچیں بہکرت رہندھو سم کوئی۔ پیچھے پوریدھو بار بھی جوئی
ہے بھائی۔ اس سے تیار ایسے شہزاد ہیں زیادہ تعداد میں
نتے ہیں جن کا بھاء تالاب اور دیوں کا سا ہے۔ جو مل باکر ہی باز
سے (اُنٹی سے) پر تن ہوتے ہیں۔ سمندر عیاں بھاؤ تو کسی درستی پر خرا
کا ہی ہوتا ہے۔ جو چند رما کی یوں ٹپکی کود کھڑک، ارتقاات دوسروں کی
ترقی کو دکھ کر رستن ہو کر اُچھل پڑتا ہے۔ (جب حیوان یوں ہوتا ہے
تو اُس کے سنوئل سے سمندیس اپریں اُٹھ آتی ہیں۔ سفینیں تجارتی جاکا
یا مد و جزر کہتے ہیں۔)

کھل کر یہ سراسر ہوتی بہت مولا۔ کاک کہیں کل کٹھن کھوڑا
 ہنسی بک دھر چپ تنگی ہنسی میں ملیں کل پرست ہی
 لیکن دوشوں کی ہنسی سے میرا لیان ہی ہو گا۔ کٹھن ہنسی
 کوئل کو کوئے تو کھوڑی کہا کرتے ہیں۔ جیسے بگے ہنسی کی ہنسی
 اڑاتے ہیں۔ اور بگے کہہ کر ہنسی سے من و مے دشت پرش
 نعلوں کی ہکا و دھکا کرتے دانی پورانی کو سن کر ہنستے ہیں۔
 کبت دھک نہ رام پد پھو تہنی کن سکھ داس رس ایہو
 جاشا ہنسی کھوڑی مٹی موری۔ ہنسی جو کہ ہنسی نہیں کھوڑی
 جو کوتا کے سوا کوئی نہیں جانتے ہیں۔ اور نہ ہی بھوان کے پریم میں
 میں رہنے ہوئے ہیں۔ ان کو بھی میری یہ کوتاہی نہ دینی باس رس کا کام نہی
 ایک تو یہ کوتاہی جاشا رس دینی گئی ہے۔ دوسرے میری بڑی بھی بھولی ہے
 اس لئے یہ ہنسنے کے یوگیہ رہی ہے۔ جو اس کی ہنسی اڑا میں گئے انہیں کوئی
 دوش بھی نہیں ہے۔

پر پھو پد پرتی نہ سا جھجک رہی۔ تہنہ ہی کھٹا سنی لا کہ پھکی
 ہری ہر پد رتی مٹی نہ کتر کی۔ تہنہ ہوں مڈھ کھٹا کھوڑی
 جن کو پر پھو کے چران گل میں پرتی نہیں جلاوڑی کی کھ
 بھی بھی نہیں ہے۔ ان کو یہ کھٹا سنی میں پھکی کے بے لائق گئے گی جن
 کی بھوان دشتو اور شہو کے چوڑی میں پرتی ہے۔ اور جن کی بھائی میں
 کوئی اعتراض نہیں انہیں شری رام چند رتی کی یہ کھٹا میٹھی گئے گی۔
 رام بھگتی جھوشت جیسا جانی اٹھانہ میں جن سر اہی سہانی
 کوئی نہ ہوڑا نہیں جن پر مینو۔ سکل کلا سب بدیا مینو
 اس کھٹا کو رام بھگتی دینی زیور سے سچی جان کر سچ کن سند
 بانی سے اس کی استغنی (توریت) کرتے ہوئے پرست جت میں گئے۔
 میں نہ تو کوئی ہوں۔ اور نہ داک دچنا میں بھی ماہر ہوں میں تو سب
 ہنرور اور علموں سے خالی ہوں۔

آخر اللہ التکرتی۔ نانا جین پر بندہ انیک۔ بدھانا
 بھاو بھید رس بھید اپاما۔ کبت دوش گن بدھ پرکارا
 اہنشرور۔ اہنشر اور انکاروں (تہنہوں) کے اور بھند
 و چند کے بہت بھکار کے بھید ہوتے ہیں۔ بھاووں رسول کے بھی
 انیک۔ بھید ہیں۔ اور کوتاہی میں بھانت بھانت کے گن اور دوش
 جوتے ہیں۔

کبت بدیک ایک ہنسی اور ہیں۔ ہنسی ہنسی کا گد گوری
 کاویہ ہنسی ان سب باتوں میں سے لکھ کر ہی کیا انہیں
 ہے۔ یہ میں قسم کھا کر انکی حق حق کہتا ہوں۔
 دو یا

بھنٹی موری سب گن بہت ہنسی بدت گن ایک
 سو دچاری ہنسی سو مٹی چنہ کے پہل بدیک
 میری یہ کاویہ رچنا سب گنوں سے خالی ہے۔ نیکی اس میں
 ایک جوت و کھیات گئی ہے۔ اسے دچار کے پدھی مان پرش جن
 کے ہر وہ میں گیان کا پرکاش ہے۔ اس کو نہیں گئے۔

ایک نہاں رکھتی نام اوارا۔ آتی پاؤں پڑاں شرتی سالا
 منگی بھوان اہنشر۔ اہی۔ اہا بہت چھی جیت پڑاں
 اس میں شری رکھنا تہنی کا اوارا نام اوتھات سب کچھ دینے والا
 سوب کھاناں کو پوری کرنے والا رام نام ہے۔ جو کہ پتر تر اور وید پڑاں
 کا سار ہے سب کھیانوں کا گھر اور اہنشر کو نورت کوئے والا ہے۔
 بھوان شوبھی پارتی بہت اس رام نام کا سدا جاپ کرتے ہیں۔
 بھنٹی پتر شکوی کرت جوو۔ رام نام جو سوو نہ سوو
 پدھو بدتی سب بھانت سنواری سوو کہ لیکن بنا ہر ناری
 بے شک کسی شہر کوئی نے پتر کوتا کی رچنا کی ہو لیکن اگر
 اس میں رام نہیں ہے تو وہ شوبھا نہیں پاتی جیسے چندرما کے سامان سند
 مکھ والی استری زبوروں ہار شدگار سے سچی ہوئی ہونے بھی بستر کے
 بنا شوبھا نہیں پاتی۔

سب گن بہت کو کوئی کرت بانی رام نام میں ابھت جانی
 ساد کہہ ہیں گنا ہی بدھ تہنی۔ دھو کر اس میں سنت گن گرا ہی
 بہت اس کے سب گنوں سے عاری لگوئی (جو کوئی کوتا
 رچنے میں ہر نہ جو) کی رچی ہوئی کوتا بھی اگر رام نام میں سے پری ہون
 ہے۔ تو بدھان لوگ اور سنت کار پوروک اسے کہتے ہیں۔ کیونکہ
 شہد کی مکھوں کی بھانت سنت جن تو گن کے ہی کا پاک ہے ہیں
 جدی کبت رس ایکو ناپیں۔ رام پرتاب پر گٹ اہی مایا میں
 سوئی بھو رس میر سے من آوا۔ کے ہیں نہ سونگ۔ پرتاب پاوا
 اگر میری اب رچنا میں کاویہ دشتی سے کوئی بھی رس نہیں ہے
 تو بھی میرے میں یہ ایک ہی بھو سے کہ اس پر شری رام جی کی اپار کیا ہے

کار دی جوتا ہے۔ یہی سمجھ کر سب لوگ اس کو برتن ہو کر بیٹے ہوئے
اسی طرح اگر چہ میری یہ کوتاہ دہائی گنہ گاری بھلا شاہیں ہے۔ تو یہی
شری سیتا رام جی کے کشن کو بد چھان پرش، بڑے عشق سے بھگاتے اور
منستے ہیں۔

چو پائی

منی مانک گنگا جی جیسی۔ ایہی گری گج سر سوہ نہ۔ سی
نرپ کریت شرونی تنو پائی۔ لہیں سکل سو بھاد ا دھیکائی
منی مانک اور مورتی تینوں ہی کیسی سندر و ستو ہیں لیکن یہ
یہ بتدیج سانپ یرت۔ اور ہاتھی کے مستک پرانی شو بھا
نہیں پاتے۔ جتنی شو بھا کہ کسی راہ کے ٹکٹ اور کسی سندھ لہجوان
امتری کے شری کو پا کر پاتے ہیں۔

تیسے ہی سکوی کبت بدھ کہیں۔ ایچیں انت انت چھ ہی لہہ ہیں
بھگتی مسیتو بدھ بھگتی بہرہائی۔ سکریت ساو آوت دھائی
اسی طرح پنڈت لوگ کہتے ہیں کہ اچھے کوئی کی کوتاہ دہائی
کہیں جاتی ہے۔ اور اس کا مان اور پر تشٹھا کہیں دوسری جگہ بھی
ہے۔ کوئی لوگوں کا پریم اور بھگتی کے کارن سمجھ کر تہری سر سوتی جی
برہم لوک سے دور کرتی ہیں۔

رام جرت سرتو انہو میں۔ سو شرم جانی نہ کوئی اپائیں
کوئی کوہد اس ہرے پکاری بکاویں ہری جس کلی مل ہاری
جب تاکا سر سوتی جی کو اس رام جرت روپی سرودین
نشان کرایا جائے۔ تب تک ان کی وہ تھکاوٹ کروڑوں مہینوں
سے بھی دور نہیں ہوتی۔ کوئی اور پنڈت لوگ اپنے ہوسے میں ایسا
وچار کر کے کلجاگ کے پاؤں کے ناش کے لئے شری ہری کے
پیش کا ہی گن گان کرتے ہیں۔

کیتھیں پر کرت جن گن گانا۔ سر دھنی گرا لگت پھیستانا
ہر دے بندھو متی سیپ سمانا سوانی ساووا کہہ ہیں سچانا
جو دنیاوی منتوں کے کش کا گان کرتا ہے۔ سر سوتی جی اس کے

دھو جیو جی سچ کروائی۔ اگر پر سنگ سنگدھ پسانا
بھننی بھلا پرستو بھائی۔ مرنی۔ رام کھنجاگ شکل کرنی
دھوال بھرا اگر دھوپ کے سنگ سے خوشبودار ہو کر
اپنی بھوادک کر دوائی (رگن دھان) چھوڑ دیتا ہے میری کوتاہی شک
بھدی ہے۔ لیکن سنسار کا کلیان کہنے والی شری رام کھنجاگ اس میں
ورن ہے۔ اس لئے اس کی سرامتا ہی ہوگی۔

بھند

مٹکل کرنی کلی مل ہرنی تلسی کھنجاگ کھونا کھنجاگ کی
گتی کو کو تا سرت کی جیوں سرت پاؤں پا کھ کی

پر بھو جس شنگی بھننی بھائی جی پئے ہی سچ بن بھاونی
بھوانا گسٹ بھوتی سان کی سمرت سہاون پاوتی

شری رام کی کھنجاگ کلیان کرنے والی اور کلجاگ کے تاپوں کو
شناخت کرنے والی ہے۔ جیسے شری گنگا جی کی جال ڈیرھی ہے
پر بھو کے کش کے سنگ سے یہ بھدی کو تا بھئی سندر اور بن پرشو
کو بھ یہ بھا سننے لگے گی۔ مرگھٹ کی او تر راکھ بھی شری ہرادیو جی
کے شری سے پرش کرتے ہی سہاونی ملتی ہے۔ اور سمجھ کر تے
ہی سچ کو پو کر کے والی ہوتی ہے۔

دو با

پر یہ لاگ ہی اتی سب ہی مہ جھننی رام جس سنگ
دارو وچارو کے کرے کو دھ بندھیم یہ سنگ

میری یہ کوتاہی شری رام جی کے کش کے سنگ کے پر تاپ
سے بہت ہی پیاری لگے گی۔ کیونکہ کاٹھ کی ذات کا وچار کون کرتا
ہے۔ بلایا چل پریت کے سنگ سے تھکا جھن بن کر بندھیم
ہو جاتا ہے۔ اوقات سبھی جھن لگا کر انکا سمان کرتے ہیں۔ کوئی
اسے تھکا کاٹھ کہہ نہیں ٹھکراتا

سیام سُر بھی پیئے بھند اتی گن و کر ہیں سب پان
گرا اگر اسے سیام رام جس کا وہیں جس پان سچان
کیا لگائے (کا کے رنگ کی) کا دودھ اچھ اور بہت گن

جو نری رام جی کی بھگتی کی آڑ لے کر لوگوں کو ٹھگتے ہیں۔ دھم کر دھم
اور کام کے غلام ہیں۔ اور دھند کا مشتی کرنے والے۔ دھم کا بھڑکا
اڈمبر وچنے والے یا کھنڈی اور کیڈٹ کے دھندھوں کا بھڑا ٹھکانے
والے ہیں۔ ہنسار کے ایسے لوگوں میں سے جسے پہلے میری گنتی ہے
جو اپنے اوگن سب کہیوں۔ یاد دھنٹی کھٹا پار نہیں لہٹوں
تاتے میں آتی الپ بکھانے۔ بھٹوڑے منہ ہا نہیں سیاتے
اگر میں اپنے سب اوگنوں کا ذکر کرنے لگوں تو کھٹا پڑی
لمبی ہو جائے گی۔ اور پھر بھی میرے اوگنوں کا پار ہاتھ نہ آئے گا۔
اس لئے میں نے اپنے بہت ہی تھوڑے اوگنوں کا ذکر کیا ہے۔
بڑھیاں لوگ تھوڑے ہی میں سمجھ جائیں گے۔ عاتلاں را اشارہ
کافی است۔“

بھگتی سبھی بدھی نیتی موری۔ کووندہ کھٹانی دیہی کھوری
اتہو پرکری ہیں جے اسکا سو ہے تے ادھاکے ٹر متی زکا
بہت پرکری سے کی گئی میری اس نیتی کو سمجھ کر کوئی بھی
اس کھٹا کو من کر دوش نہیں دینگا۔ اتے پر بھی اگر کوئی شکا کریں
تو وہ تو مجھ سے زیادہ غور رکھ اور مدھی کا کنگال ہے۔

کوئی نہ ہووں نہیں چتر کہاؤں متی اور پام گن کاؤوں
کہنہ رکھوٹی کے چرت اپارا۔ کہنہ متی موری تری ستسارا
نہ تو مجھے کوئی ہونے کا دعویٰ ہے۔ اور نہ ہی میں چتر کہلاتا
ہوں میں تو اپنی بدھی کے انصاف نام کے ٹخن گان کرتا ہوں۔
کہاں تو رکھنا تھجی کا پار چتر اور کہاں میری ہنسار کے موہ
مت میں بھنسی ہوئی۔ بلین بدھی

جیہیں روت گری میرا ہیں۔ کہہ سوتوں کے ہی لیکھ ماہیں
سمجھت اہرت رام پرچھو تاتی۔ کرت کھٹا من اتی کدرائی

جس ہوا کے بیگ سے سمیرو جیسے پر ت اٹھاتے ہیں
اُس کے سامنے بھلا رونی کا بھیا کس گنتی میں ہے۔ نری رام
چند کی پر بھوتائی کی اپار دھماں کو سمجھ کر کھار چنے میں رام بکچا پانا

اگر بھگتی ہیں کہ کیوں اس موڈ کے بلائے پرائی۔ پندت
پاک کہتے ہیں کہ ہرہ سمندر ہے۔ اور بدھی اس ہرہ روپی سمندر میں
سپ کے سمان ہے۔ اور سر سوتی جی کھشتر کے سمان ہے۔
جوں بڑی بریاری بکارو۔ ہوئی کھشتر مکتا سنی جارو
س میں اگر نہ لیتھو و جارو پی جل برستا ہے۔ تو موتی سنی
کے سمان سندر کوتا کی سمجھنا ہوتی ہے۔ (سیپ کا ٹھنڈا ہوا ہو
اور جل برستا ہو۔ سوتی کھشتر ہو۔ جب ان تینوں کا جوگ ہو
تب جو بھگتی شانی جل کا قطرہ سیپ کے منہ میں گرے گا۔ وہ منہ
فورا بند ہو جائے گا۔ اور وہ پانی کی ٹوند سمندر موتی کے روپ میں
پرکٹ ہوگی۔ کوئی یہ پیمانہ دے کر کہتے ہیں کہ کوئی کا ہرہ ہوا ایک سمندر
ہے۔ اور اس کی بوجھ میں سمندر میں سیپ ہے۔ سر سوتی جی سوتی
نشتہ ہیں اور جو عظم و پیلو روپی جل رہتا ہے۔ وہ موتی کے سمان
سندر کوتا ہوتا ہے)

دوہا

بھگتی سبھی مٹی پو نہیں رام چرت برتاگ
پہر میں سجن ممل اور سو بھائی الوراگ

اس کویتا روپی موتی کو بڑی ترکیب سے سوراخ کر کے
پھر رام چرت روپی سمندر دھاکے میں پرو کر جتا کا ہرہ نام کر پائے
شورہ ہو گیا ہے۔ ایسے سخن لوگ اپنے پوتر ہر دے میں دھارن
کرتے ہیں۔ وہ دھارن کر کے پر کم دس کا پان کرتے ہیں۔

چو پائی

جے جنے کلی کال کرا لا۔ کرتب بائیس بیش مرالا
چلت کپتھہ بیدرک چھانٹے۔ کپت کلور کلی لکھانٹے

جو جیو ہا کہاں اس کھجک میں جتنے میں شکل موتا کر قوت کا فواں
تہن کی کوئی کوئے کے سمان ہے۔ اور ہمیں ہنس کا سانبا رکھا ہے
جو وید مارگ کو چھوڑ کر کمار گرجتے ہیں۔ جو جسم کپت کھجک کے
پاؤں کے بھانڈے ہیں۔

بھگتی بھگتی کہانی رام کے۔ کٹر کچن کوہ کام کے
تہنہ متہنہ پر تھم دیکھ جگ موری۔ وجینگ ہرہ وچوج دھندھوری

دفعہ کر پڑی تھی تو اس پر بھی کھڑی کر دیا نہ کیا۔

گئی جھوٹا غریب نہ راجو۔ سر بل صبا رکھو راجو
بلکہ نہیں ہری اس جہانی گریہا پینت پچھل بانی

وہ یہ کچھ شہری رگڑا لکھتی نہ لی بھیا و سر و شکی مان سب کے
سوا ہی غریب نواز گئی ہوئی دستوروں کو بچہ پراپت کرنے والے ہیں
اس بھید کو جان کیندت جن ہری گن گان کر کے اپنی بانی کو پتر اور سرچھ
پھل دینے والی بناتے ہیں۔

تے ہی بل بل رگھو پتی گن گا تھا۔ کینڈو نالی رام پید ما لکھ
منہن ہی پر کھم ہری کیری گائی۔ تے ہی اس عا پت سنگ موی بھائی
ہنگوت کر کے اس بل پر شہری رگھو ناکھ جی کے چرنوں میں ہیں
جھکا کر ان کے گنوں کی کھٹا کہوں گا مینوں سے پہلے جھکا ان کی
کیری کا گان کیا ہے۔ بے بھائی اسی مارگ پر چلنا میرے لئے
آسان ہے۔

دو

انی اپا۔ جے بہت ہر نول خرب سیتو کر اہیں
بڑھ پیدیا کایم لکھو بنو شرم پالیاں جہاں

وہ بڑے دیوانی اگر راجہ اس پر بل باندھ دیتا ہے تو
چھوٹی سے چھوٹی ناچیز جیوتی کسک بھی لکھتی کسی سخت محنت کے اس
دریا کو پل کے ذریعے پار کرتی ہے (اسی طرح رشی سنیوں نے ہر گز
کے گن گان کا مارگ بتلایا ہے اس کے سہارے ہیں ان کی پار کھانا
ورن کر سکوں گا۔

ابھی پکار بل من ہی دیکھا لی۔ کیریو رگھو پتی کھٹا شہائی
سیاس آدی کوئی پھنگو نانا۔ جہنہ سادہ ہری جس بھکھانا
ان میں سے من کو جو ملہ کر میں بھنگو نام کی منور کھٹا کی چیتا
کردن گا۔ شہری دیاس آدی جو بہت سے ام کوئی ہو گئے ہیں جنہوں نے
بڑے اور سے بھنگو ان کے کش کا منن کیا ہے۔

چرن کل بندوں تنہہ کیرے۔ پورو سو سکی منور کھٹا میرے
کلی کے کو نہہ کر یو پیرانا۔ جہنہ بڑے رگھو پتی گن کر اما
میں ان سب کو توں کے چرن کلوں کو پر نام کرتا ہوں۔ وہ
سے سمہلن منور خوں کو پیرا کر میں بھنگا لے کو توں کو بھی میں

دو
سار شیش شیش پدی آگم نگم پیران
بیتی نیتی کی جا سونگن کر پیں رنہ نتر گان

سر سوئی جی شیش جی شیشی۔ برہما جی شاشتر ویدا اور پنا
بھگوان کی لیلکا کا پار نہ پاسکے۔ اس لئے وہ سب نیتی نیتی (ایسا نہیں
ایسا نہیں) بھکر سرائن کا گن گان کیا کرتے ہیں۔

پو پائی

سب جانست پر پھو پھو پھو سونی۔ تدپی کے بنا رہا نہ کوئی
تھاں سیاس کارن را کھا۔ بھجن پر پھیا و بھانست ہو پھیا کھا
پر پھو کی ہما اکھینہ ہے۔ ارتھات شہر اور بانی کا وشدہ نہیں۔
تو بھی یہ سب کچھ جانتے ہوئے ان کے گن گان کرنے سے کوئی نہیں
ہا۔ یعنی اگرچہ یہ سب جانتے ہیں کہ ان کی ہما اکھینہ ہے لیکن پھر بھی
اپنے اپنے شہروں اور بھی انوسار اس کا وزن کرتے ہیں۔ دید نے
اس کا کارن یہ بتلایا ہے کہ جنت بھائی بن پڑے بھگوان کا بھجن کرنا چاہئے
اس سے ہی وہ رگم بھو ساگر ترا جاتا ہے اس لئے اکھینہ دیکھتے پر بھی
بھگوان گان کرتے ہیں۔

ایک انہیہ روپ انا نا۔ اوج سچا سنہر پور واما
ویا پاک و شو روپ بھگوانا۔ تے ہی پ دھرو پور پور کرتا نا نا
بھگوان اور تیر ہیں۔ ان کی کوئی بھیا نہیں ہے انکی کوئی شکل
نہیں ہے۔ ان کا کوئی نام نہیں ہے۔ ارتھات وہ ایک نرند کا پ۔

نرا کار۔ نام ورت ہیں۔ وہ اجنا ہیں۔ ست چت اسناد اور یم دھام
ہیں۔ سب میں ویا یک ہی اور دشور روپ ہیں۔ اُتھی بھگوان نے
دو تہ شہر و دھان کر کے بھانست بھانست کی لیلکا کی ہے۔ کیا مایا کا

کھیل ہے۔
سو کیوں بھگوان بہت لاکھی۔ یم کر پال پرست اور اگی
جھی جن پر لکھا اتی یہ چھوڑو جہنہ کرنا کری کینہ نہ کو پو
وہ سیلا بھگوان نے بھگات ہوں کے بہت سے لکھی کی
ہے۔ کیونکہ وہ کر کے نہ جان اور شہر ناگوں پرانی پریم کر تو لے
ہیں جن کی بھگوان پر لپا کر یا اور جہنہ کہے جنہوں نے جس پر ایک

پندت لوگ آمد دیتے ہیں جسے سن کر جن میں دیر لگا کر چھوڑ کر
تو ریف کے پل باندھنے لگے۔

دو

سوڑ ہوئی جنو میل متی موہی ہستی بل اتی تھوڑ
کر مو کر یاہری جس کہیوں نی نی تھی کر میو ہنور
ایسی کوستا کی دیا نزل بدھی کے تھیر نہیں ہوکتی اور میرا بدھی
بل بہت تھوڑا ہے۔ اس لئے ہی میں آپ سے بادبہر پرارتھا کرتا ہوں۔
کہ ہے کوئی! آپ تھ پر کر یا کریں جس کے پر تاپ سے میں لگا ان دام
سے پیش کا وزن کر سکوں۔

کوئی کو پد رکھو بر جرت مالتی منجھ مرال
بال دئے سن سمری تھی موہر ہو ہو کر پال
ہے کوئی دیندت گنج ایک شری رام چتر نامہ در کے اچلی
سندھ سنس تپ۔ تھ بالک کی بنی سن کر نامہ رام جتر کہنے پر سندھ
رہی دیکھ کر تھ پر کر یا کریں۔

سورٹھا

بندو مٹی پد گنجو را مائن جھ میں نر میٹو!
سکھ سکھول منجھ دوش بہت تھ شری سہت۔
میں ان بانیک مٹی کے جن کس کی بند ناکر تاہوں جنہوں
نے رامائن کی چٹائی ہے جس میں اگر دشت کھوڑ دل را کشتوں
کے جتر تریں۔ تو ہی وہ ان کے کھوڑ چھا اور دشت بھاڑ سے
دشت نہیں ہے بلکہ کول نزل سندھ اور دوش بہت ہے

بندو پل چاروں دیا کھچو باہری لو بہت مسکس
جلینہیں نہ سینہ ہوں کھید بہت رکھو پر لہند کش
میں چاروں دیدوں کی بند ناکر تاہوں جو کہ سندھ سمندر کو
پار کرنے کے لئے جہاز کا کام دیتے ہیں جنہیں شری دھونا تھی کے
نزل یعنی کا وزن کرنے کے لئے خواب میں بھی ذرا تھ کا دت نہیں ہوتی۔

سندھوں پر بھی پد تھو جھو ساگر جنہیں کہتے یہ
سنت اسد کا تھو پ گئے کھل لاش بارونی
میں جگت پتا شری پر مائی کے چرن کی بلنڈا کرتا ہوں جنہوں
نے سندھو ساگر کی روپائی ہے۔ اس سندھو ساگر سے سنت روپی
امرت۔ چندا۔ کام دھینو لکھے اور سا تھو ہی رشت مش روپی

پر نام کرتا ہوں۔ جنہوں نے شری رکھنا تھ جی کے گنوں کا وزن
کیا ہے۔

جے پر کرت کوئی ہم سیاتے۔ ہا شا جنہر ہی جرت کھاتے
بھجے جے اپہن جے ہوئی ہیں آگے۔ یہ لوگ سب ہی کپت پھل تیا گے
جو پر کرت کوئی (تھ تی شاعر) شری تھ دس ہی مان میں جنہوں نے
بھوان کے جرت کا وزن بھا شام کیا ہے۔ جو ایسے کوئی بھوت کال
میں ہو چکے ہیں۔ اور جو اس در تمان کال میں موجود ہیں اور جو آگے کھوشیہ
میں ہونگے۔ ان سب کو نشکپت بھاڑ سے یعنی پتر من سے میں
پر نام کرتا ہوں۔

ہو جو پیر ست دیو بردانو سا دھو سماج کھنٹ ہنما نو
جو پر بندت نہ نہیں آدیں۔ سو شرم پر تھ بال کوئی کر میں
آپ سب پر سن جرت ہو کر تھ یہ وردان دیں کر میو یہ کویتا
سا دھو سماج میں عزت کی تھلہ سے دھکی ملے کیونکہ جس کویتا کو دھکی
مان لوگ اور میں دیتے اس کی رچائی دیر تھ خست کر نامو رکھ کویتوں
کا کام ہے۔

کیرتی کھنٹ بھوتی بھلی سوئی شری ہم سب کہیں۔ بھلی
رام تھیکرتی جنت بھدہ یسا۔ ا۔ سنہن جس اس موہی اند کسما
لوک بڑائی۔ کویتہ اور دو۔ دو دولت وہی بھی ہے جو نکا جی
کی طرح دوسروں کا بہت کرے۔ سہ رام چند جی کی کیرتی لوک
بڑائی۔ تو شری سندھ اور پر جا کا اندت کھیان کرنے والی ہے۔
لیکن جس کویتا میں میں نے ان کی کیرتی کا گن گان کرنا ہے۔ وہ
کویتا بڑی بھدی ہے۔ ان دونوں کا بھا کیا میل ہے بھجے اس
بات کو بڑی تھو لگی ہوئی ہے۔

تھرمی کر یا سبھ سب موسے سی ان تھ ہوانی ٹاٹ ٹو سے
ہے کوئی گن۔ آپ کی کر یا اگر ہو تو مشکل ہی سے جی میں حل ہو
ہو سکتی ہے۔ شیم کی بھائی ٹاٹ بیسی بھدی چیز پر میں سہاوانی معلوم
ہوتی ہے۔

دو

سہل کبت کیرتی میل سوئی اور میں سجان
سج میر سہانی روپ جو سخی کر میں بھجان
کویتا نزل ہو اند نزل جتر کا میں میں درن ہو ایسی کویتا کو

نہ ہر گھڑی اسی منہ سار سے پیدا ہوئے۔
 بیٹہ بیٹہ پیر پیر گرو چرن بہاری کوشیں کر چور
 ہوئی پر تین پیر و ہو سکی جو منور تھے ہو
 دیوتا بہرہ من پنڈت گورو دیں سب کے چروں کی بد نما
 ہاتھ جوڑ کر ہاتھوں سے پرتن ہو کر میرے سارے منور ہاتھوں کی
 یرتی کریں۔

چراغی

یعنی بنو سیدھا و سمرسہ راہ چل کر نینیت منوہر چھوڑتا
مجن پان پاپ ہر ایک کا کہت سنت ایک ہر ایک کا
سرسوئی ہی اور گنگا کی میں پھر بند ناکر تاجوں میں لوں ہی
پوتہ اور منوہر حیرت والی ہیں۔ شہری گنگا جی تو ارستان اور علی
پان کرنے سے باوین کا ناش کرنی ہے۔ اور دوسری شہری سرسوئی
جی کھگو ان کے گنگاں کرنے میں سنتے سے اکیان کا ناش کر دیتی

گرونتو ناگرو ہمیشہ کھواتی پرنیوں پرین برہمہ دون دانہ
سینوک سوامی سکھا سیابی کے بہت نر پڑی سبھی تھی تھی کے
اپنے گرو اتا پتا شری جہادیو اور پارتنی جی کو کیں پر نام کرنا ہوا۔
جو دین مذہب (ذریعہ نواز) اور نتیجہ دان کرنے والے ہیں۔ اور سقا
جی کے پتی شری وگھونا تھ جی کے جوسیدھک۔ سوامی اور سکھا
(منتر) ہیں۔ اور تھ تھسی داس کے سب پر کار سے سچے بھتی ہیں
کلی بکوی جگ بہت ہر گرجا چار سار منتر جہاں جہنہ سہر جا
ان بل آکھر اٹھ نہ جاپو۔ پرکٹ پر جہاؤ ہمیشہ پر تاپو
کل جگ کو دیکھ کر جگت کے بہت اٹھ شری پارتنی جی سے
شاپر منتر جہاں کی رچنا کی جن کے اکھر بے میل ہیں جن مکانہ کوئی
ٹھیک مطلب ہی نکلتا ہے اور نہ جپ ہی ہوتا ہے لیکن پھر
بھی شری شو جی کے پرتاب سے ان کا پر جہاؤ پر تیش ہے۔

سہو اکیس سو ہی ہزار نو گولہ۔ گری تین گولہ تھا کہ تھوڑی سی گولہ
 سہری سہو اشو پانی پساؤ۔ یہ نٹوں نام میریت جیت جیوا
 شہو جی جیہ پر پتہ ہر گری اس رنگو نا تھ جی کی گولہ گولہ اند اور
 کلان کا دی بنادیں۔ میں شری پارتی جی اور شہو جی دونو کا سہری
 کر کے اور دونو کی گریا کو پا کر بڑے پر سن رجت سے شری

رام چند رجبی کی بیویں کو قہراً کا ورثہ کرتا ہوں۔

بھینٹ کر پوری شوگر بپا بھجائی۔ جیسی سلع جی میں ہوں سحرانی
چنے ایسی کھنٹی سینہ سمیت۔ کہیں نہیں سمجھ سچیت
ہو میں رام چرن النورانی۔ کلی کل ریت سونکل بھالی
شری شوجی کی کرپا سے میری یہ کویتا ایسی شوہا کو بپا پت
ہوگی۔ جیسی شوہا کے چند را اور تاروں سے جی ہوئی رات
کی ہوتی ہے۔ جو پریم بھاؤ سے اور ساودھانی سے اس کھتا کو
ہیں نہیں گے۔ ان کی شری رام چندر جی کے چروں میں برتی ہو
جائے گی۔ اور وہ کل جگ کے سارے پاؤں کاٹش کر کے کلیان
کے کھاگی بن جائیں گے۔

روفا

سینہ ہوسا چے ہوں موی پر جو ہر گوری پاؤ
تو دیکھ ہو جو کہیں سب بھاشا بھفتی پر بھباؤ
اگر شری شوبی کی اور باقی جی کی سپنے میں بھی جھڑ پیرج پرخ کرپا
رہو۔ تو میں نے اس بھاشا کو تیا کا جو پر بھباؤ کہا ہے۔ وہ بالکل سچ ہوتا
ہندوؤں اور دھڑ پوری اتی پاؤں سر جو ہر کی کلی کشیش نساؤں
پر نوؤں پر نہ نار بہو رہی۔ متا جنہ پر پیر پھو جی نہ ہتھوری
میں اتی پوتر شری ایودھیا جی کی بندنا کرتا ہوں اور
کلیک کے پاؤں کا ماش کرنے والی شری سر جو جی کی بھی بندنا کرتا
ہوں۔ شری ایودھیا پوری کے باسی نہ نار یوں کو بھی پر نام کرتا ہوں
جن پر شری رام جی کی بہت متا ہے۔

سیا ننگ اکھ اوکھ تھکے۔ نوک بسوک بنائی بھاسے
 بندھو کوشلیا رسی ہواچی۔ کیرتی جاموکل بنگ ماجھی
 سینا ماتائی بندھا کرے رائے دھوبی آکھ تھکوں کو
 کھگوان نے ان کے سارے پاؤں کا تاش کر کے ان کو شوک
 رست بنا کر اپنے نوک میں بھادیا۔ میں کوشلیا دھوبی پورب دساک
 بندھا کر تھکوں۔ جن کی سدا سنسار ہڑائی کر تاسکے۔

پیر گئیو چنہرہ لکھوئی ششی یارو۔ شو سکھ کھل کھل تپ رو
دشتر کھ داو سہت سب رانی۔ سکریت سونگل مٹور تی مانی
کروں پر نام گرم من مانی۔ کرو کر پاست سیوک جسانی
چنہیں۔ ج پیکھو یدھاتا۔ مہما اودھ رام پتو ماتا

رام چندر جی کے کرتی روٹی بھنڈے میں بن کا لیش ڈنڈے کے
سمان سے (جیسے بھنڈے کو اپنی اگلا کر رکھنا اور لہرانا ان سب کا
آدھا ایک مٹر ڈنڈا ہے۔ ویسے ہی تری بھگوان کے کرتی روٹی
بھنڈے میں کشمش جی کا لیش ڈنڈے کے سمان ہے۔)

شیش ہسٹریس جگ کارن۔ جو اتر ہو جھوٹی بچے مارن
سدا سو سدا کوں رہ موہر۔ کر با سدا سو موٹر گسٹ کر
ہزار ہر والے شیش جی بربکٹ کے کارن ہیں جنہوں نے
پرکھوئی کا بچے دور کرنے کے لئے اوتار دھارن کیا۔ وہ کر پاخانہ
تری سوہتر کے پتر گنوں کی کھان تری کشمش جی بھہر سدا برتن دیں۔
رکھو سوہتر پد کسل نسائی سوہتر گنیں بھرت اٹو گامی
ہما بیر بنوؤں ہنو مانا۔ رام جاسو جس آپ بیکھانا
تری تروگن جی کے چرن کملوں کو میں پر نام کرتا ہوں۔
جوڑے بہادر سوہتر سبھاؤ اور بھرت کی پیروی کرنے والے ہیں۔
ہماویر تری ہنو ان جی کی میں تری کرتا ہوں۔ جی کی بڑائی خو تری
رام چندر جی نے اپنے تری بھت سے کی ہے۔

سور گھا

پر نوؤں پون کمار کھل بن پاوک گیان گھن
جاسو ہرے اگلا رہ ہمیر رام سر چاپ دکھ
میں پون کمار تری ہنو ان جی کو پر نام کرتا ہوں جو دشت روپی
میں اگنی کے سمان ہیں۔ اور گیان کا بھنڈا رہیں۔ جن کے ہر دے
اکاش میں بھگوان رام دھنش بان دھارن کے پر اہمان ہیں۔
کیسی تری ریگھو نسا پر راجا۔ اگلا آوی جے کیس سمن ابا
بنڈوں سب کے چرن تھائے۔ اوہم شریر رام جین پائے
بانروں کے ستر تری سگر دی جی۔ دھپوں کے راجہ تری
جاونت ہی اور را کھشوں کے راجہ تری بھگت ترو متی بھیکش
جی اور اگلا دغیرہ انر سماج کے سندر سہاؤ نے چرنوں کی میں بندنا
کرت ہوں جنہوں نے پشو اور را کشس آدی اوہم دیونیوں میں
پی بھگوان کی براتی کر لی۔

رکھو تری چرن آپاسک جے تے بھگم گ مرنر اتر سمیت
بھنڈوں پد سترج سب کیے جے بنو کام رام کے چیرے
پر بندے پشو۔ دیوتا کش۔ اسمیت جتنے تری رام چندر جی

جہاں یعنی کو سلیا روپی پورب دشا سے تری رام چندر
جی سندہ پری ویکتا چندر پیرگٹ ہوئے جو سنا کو سگھ دینے
تاسا اور دشت را کشش روپی کملوں کے لئے کر کے سمان ہیں
سب راجوں سمیت راجہ دشر جی کو نیکی اور بھلائی کی سورتی ان
کو میں بن گین کہ میں سے پر نام کرتا ہے۔ وہ بھہر پر اپنے پتر تری را چندر
راکھو جان کر کر پا کر رہیں۔ جن کو رتی کر یعنی پیدا کر کے تری
بھہا مانے جی بڑائی پائی ہے۔ اور تری را چندر جی کے ماتا
پتا ہونے کے کارن جن کی مہا کا کوئی یاد نہیں ہے۔

سور گھا

بندوں اودھ بھو اٹل ستیہ پریم جہہ رام پد
چھتر درنیاں پر تروہترن اور ہری ہری پو
میں اوہ تری کشمش تری دشر جی کی بندنا کرتا ہوں بھگوان رام
کے چرن کملوں میں جن کا پیریم تھا۔ جوں ہی دین دیاں پرکھو تری
رام چندر جی ان سے جانا ہوئے توں ہی انہوں نے ان کے پریم
میں رہنا تری بھہار کر دیا۔ جیسے کہ وہ گھاس کا تھکا ہو۔

پر نوؤں پری جن سمیت وہ ہو جاسی رام پر گوہر سمنہو
جوگ بھوک جہہ را کھو کوئی۔ رام بلوکت پر گیشو سونی
میں رتھلا تری کشمش تری جگ ہمارن کو ان کے پر پوار
سمیت پر نام کرتا ہوں۔ جن کا بھگوان کے چرنوں میں گوہر پریم تھا
اور جنہوں نے یوگ اور بھوگ میں اسے چھپا کر رکھا تھا لیکن وہ
پریم تری رام کو دیکھتے ہی پرگٹ ہو گیا۔

پر نوؤں پریم بھرت کے چرنا۔ جاسو نیم برت جانی نہ ہرنا
رام چرن پنچ من جاسو۔ لہو دھب او بھجی نہ پاسو
تینوں بھائیوں میں سب سے پہلے میں تری بھرت جی
کے چرنوں کو پر نام کرتا ہوں جن کے نیم اور برت کا ورن ہو ہی
نہیں۔ کتا تری را س جی کے چرنوں میں جن کا میں پریم میں بھو ترہ کی
کی طرح مکھ ہو گیا ہے۔ اور جو بھی ان کا پاس نہیں بھوڑا۔

بندوں بھین بد جسل جاتا۔ سیتل سو بھگت سکر داتا
رکھو تری کرتی بسل پتا کا۔ دند سمان بھو جس جاسا
میں تری بھین جی کے چرن کملوں کی بندنا کرتا ہوں جو
سانت سبھاؤ سندر اور بھگتوں کے سکھ داتا ہیں۔ اور بھگوان

کے چروں کے بچاوی اور ان کے شکام سیوک ہیں۔ ان سب کے چروں مکلوں کی میں بندنا کرتا ہوں۔

شک منکا ہی بھگت شری نارو۔ جسے مٹی و دیگان بشارو پروٹوں میں دھری دھری سیسا۔ کر ہو کر یا جن بیانی شیدشا شری شکر یو جی سنگ اگهی بھگت شری شری نامو جی و اور جتنے بھگت تو رتا شری شری ہیں۔ یہ زمین پرستک ملک کر ان سب کو پر نام کرتا ہوں۔ جسے مٹی کن! آپ مجھے اپنا دس جان کر کر باریں۔

جنگ شتابک جانی جانی۔ اتیہ پر یہ کرونا ندھان کی تلے جاک پد کسل مناووں۔ جاسو کیا ترلی مٹی پاووں جنگ پتری۔ جگت تا کر باندھان شری رام جی کی پیاری شری سیتا جی کے دونوں چروں مکلوں کی بندنا کرتا ہوں چروں کی کر یا سے مجھے پوتر بھی بابت ہوتی ہے۔

پینی من بچن کر م رکھونا تاک۔ چروں مکمل بندو سب لایاک راجو نینن دھری دھوسا تاک۔ بھگت پنی بچن شکر داتاک پھر من مکلی نیت۔ دھنشا بان دھاری۔ بھگتوں کی کلیفوں کو جو کر کے شکر کی برشا کرتے والے شکر بھندار شری راجچندر جی کے چروں مکلوں کی من بچن کر م سے بندنا کرتا ہوں۔

دوہا

گرا اٹھ جلیج سم کہیت جھن جھن نہ جھن بندوں سینا رام پد نہیں پر یہ جھن

شید اور اس کا اٹھ جلی اور اس کی اہر جیسے کہتے تارسی الگ الگ ہے لیکن وہ اس سے ایک ہی ہے۔ ایسے ہی شری سیتا جی اور رام جی دونوں کو ایک مان کر ان کے چروں مکلوں کی میں بندنا کرتا ہوں جو دین دھمی پرائیوں سے بہت ہی پریم کرتے ہیں۔

بندوں نام رام رکھو پر کو۔ ہیٹو کر سا نو بھانو ہم کر کو بدھی ہری ہر مے بید پران سو۔ ان او ہم کن ندھان سو

اگهی سورہ چند مائینوں ہی سندار کے کارن میں اگهی مہوگا کارن ہے۔ سورہ پیدایش کا کارن ہے۔ اور چند مال پرورش کا کارن ہے۔ "رام" شید بھی تین فرخوں والا ہے۔ یعنی "آ" "م" "ن" میں سے "ر" کار تو اگهی کا بیج ہے اور کار

سورہ کا بیج ہے۔ اور کار چندر کا بیج ہے اس لئے اگهی سورہ چندر مائینوں ہی جگت کے اپوان کارن اس "رام" شید کے انترگت ہیں۔ اس لئے "رام" شید ہی ایک مائندار کا کارن ہے اگهی سورہ چندر اس کی بھوتیاں میں شری کوی شری سنگی داس ہی کہتے ہیں۔ کہ بھگوان کے اس "تام" نام کی میں بندنا کرتا ہوں جو اگهی سورہ اور چندر مال کا بیج ہے اور وہی "تام" نام شری پر جا۔ دشنو۔ ہمیش روپ ہے۔ وہی "رام" ویدوں کی جان ہے۔ وہ نرگن۔ اپمار بہت (اس کی تانا کوئی بھی دستو نہیں کر سکتی، اس سے یہ پکا رہت ہے) اور گنوں کا بھندار ہے۔

ہما منتر ہوئی جیت مہیشو۔ کاسی گت مہیتو ا پد سیو ہما ہاسو جان کن راؤ۔ پریم پوجیت نام ہر بھساؤ جس "لام" ہما منتر (کلام عظیم) کو شری شجوجی جیتے ہیں۔ اور جس کے اپدیش سے کاشی میں مکتی ہوتی ہے جس کی ہما کو شری گیشہ جی جانتے ہیں۔ اس لئے ہی سب کاریہ میں وہ سب سے پہلے پوجے جاتے ہیں۔ ایسا "لام" نام کا پر بھساؤ ہے

جان اکو کوئی نام پر تا پو۔ بھیشو شندھ کر لٹا جاپو سہس نام سم ستنی شتو یانی۔ جب ہے ای بیاسنگ ہوانی اس "لام" نام کے پر تاپ کو اوی کوئی شری رالیک جی جانتے ہیں۔ جو رام کی بجائے "راما" اٹا جاپ کرنے سے ہی ہم پر شرو ہو گئے۔ اور ہم سدی پالی۔ ایک "لام" نام ہزار نام کے سان ہے۔ شجوجی کے ان جینوں کو سن کر شری پاربی جی اپنے جی شجوجی کے ساتھ اس "لام" نام کا جب کرتی رہتی ہے۔

ہر شے ہیتو ہری ہری کو کہنے بھوشن تیا بھوشانی کو نام پر بھساؤ جان شونیک کو۔ کال کوٹ پیل دینر ائی کو پاربی جی کے ہرے میں لام نام کی پر تی کو دیکھ کر شجوجی بہت برتن ہوئے۔ اد بہن ہو کر انہوں نے جی پر تا شرو مٹی شری پاربی جی کو اپنے انگ میں دھال کر کے اور دھانکی بنا لیا تب سے ہی شری پاربی جی کا نام اتیہ بھوشن ہوا۔ نام کے پر بھساؤ کو شجوجی ہمارا جی بھلی بھات جانتے ہیں۔ یہ اس "لام" نام کا ہی پر بھساؤ تھا۔ کہ کال کوٹ زہری کر بکائے مرنے کے وہ امر ہو گئے۔ اور تھات "لام" نام کے پر بھساؤ سے زہری امرت بن گئی۔

دوہا

برشاہو رگھوتی بھگتی تلسی سال سداس
رام نام برین ملک ساون بھا دواس
تلسی داس جی کہتے ہیں کہ شری رگھو ناکھ جی کی بھگتی برسات
کا موسم ہے اور بھگوان کے نفا کام سیوک مانو شڑھ کیا ہوا دھا
ہے اور نام نام کے دستر اکشر (حرف) کار مکا رساوں بھا دو
کے ہیں ہیں۔

چوپائی

اکھ مہر منوہر دوئو۔ برن بلوچن پیا جوو
مہرت تیلکھ شکر سب کا ہو۔ لوک لاہو پر لوک نہا ہو
.. رام۔ نام کے یہ دوو اکشر کار مکا بڑے میٹھے اور
من کو موہنے والے ہیں اور دون والا (حرف تہی) میں ان کالیش
شریر میں تیروں کے لیش کے سمان ہے اور بھگت گنوں کے بیان
ہیں سمان کرنے میں سب کے ہی لئے آسان ہیں اور سب کوئی کھ
دینے والے ہیں۔ ان کے سمن سے لوک میں لایو ہوتا ہے اور پر لوک
میں ملتی۔

کہت مہرت مہرت ٹھ نیکی۔ رام لکھن سم پر یہ تلسی کے
برنت برن پر تہی بلگاتی۔ برہم جو سم سبج سنگھاتی
کہتے مہرت مہرت کرنے میں واکہ کان اور من کو میٹھے لگتے
ہیں تلسی داس جی کے لئے تو یہ رام لکھن کے سمان پیارے ہیں
ان کا الگ الگ اچان کرنے سے (را اور ما) کا ارتھ اور پھل
میں فرق آتا ہے۔ (یعنی ان دونوں اکشروں کے اکا رستھان
اور ارتھ ایک سب الگ الگ ہیں) لیکن یہ برہم اور جو کی طرح
سمجھاؤ سے ہی ساتھ رہنے والے سکھا اور ایک روپ ایک رس
اور دونوں اکھن ہیں۔

نرنا رائن اسس بھگتا۔ جاگ پالک لیش جن تر اتا
بھگتی سو تہی کل کر بھوشن جاگ بہت تہی بمل پادھو لوشن
یہ دونوں اکشر نرنا رائن کے سمان آدرش وادی بھائی ہیں
بھگت کی برورش کرنے والے اور بھگتوں کی رکھشا کرنے والے ہیں بھگتی
رہی سندر استری کے کانوں کے کرن بھول (کالوں کا زلیو)
ہیں۔ اور بھگت کی بھلائی کے لئے نرمل چندا اور سولہ روپ ہیں

سوار لوش سم سنگتی سدھا کے کھ سیش سم دھر سو دھا کے
جن من جو کھ رگھو کر سے جہ پڑن جوتی ہری بلدھر سے
یہ دونوں اکشر کوکشن لوبی امرت کے سوار اور تہی کے
سمان ہیں۔ کچھ اوتار اور شیش اوتار کے سمان دھرتی کے بوجھ کو
دھارن کرنے والے ہیں بھگت گنوں کے من روپی کل پر منو لاسنے
والے بھونرے کے سمان ہیں جو ان کا جاپ کرتا ہے۔ ان کی
جیہا سے نکل کر کرشن بلام کے سمان بار بار جیہا کو لیشو دھا مانی
پر وہی دے کر اس کا سمان بڑھاتے اور اسے برہم پوتر کرتے ہیں۔

دوہا

ایک چھتر و ایکو مکٹ مٹی سب برن پر جوو
تلسی لکھو برنام کے برن براجت دوو
تلسی داس جی کہتے ہیں کہ رگھو ناکھ جی کے "رام" نام کے
یہ دوو اکشر سب اکشر سموہ میں اتی اتم ہیں جن میں سے پہلا
اکشر لکار ریوہ روپ پھتر آکار سب اکشروں پر شوکھا پاتا ہے
اور دوسرا مکا مکٹ مٹی کے سمان سب اکشروں پر براجتا ہے۔
یعنی یہ دونوں اکشر سب اکشروں کو مکٹ دھاری کر کے ان کو
بڑائی اور مان دیتے ہیں۔ اس لئے سب اکشروں میں سرتاج
ہیں۔

چوپائی

سمجھت سمس نام ارنانی۔ پر تہی پر سپر پھو انو گامی !
نام روپ ٹی ایں ابا دھی۔ اکتھ انا دی سسٹا جھی سا دھی
سمجھنے میں تو نام ارنانی دونوں ایک سے جان پڑتے ہیں۔
لیکن ان دونوں میں سیوک اور سوامی کا سایہ برہم ہے۔ نام روپ
دونوں ایشور کی ابا دھی ہے۔ یہ دونوں اکھنہ۔ انا دی ترنا شڑھ
بڑھی سے ہی ان کا الوکا مکٹ سبج میں آتا ہے۔

کو بڑھوٹ کہت اپرا دھو۔ مٹی گن بھی سبج ہی سا دھو
بھگتی برہم روپ نام ارنانی۔ روپ گیان نہیں نام ہمینا
ان نام اور روپ میں کون بڑا ہے اور کون چھوٹا ہے یہ کہنا تو گناہ ہے
ان دونوں کے گنوں کے بھید کو سنکر سا دھو برش خود ہی سمجھ لیں گے۔ روپ
نام کے ارنان دیکھے جاتے ہیں۔ جانا نام کے روپ کا کچھ بھی گیان

ہیں ہر سکتا۔

یہ پکیش نام پتو جانیں کہ کل گت نہ پڑیں پچ پائیں
مگر کے نام رُوب کو دیکھے سادت ہر دے سیکھے
کئی خاص شکر پختی بر کجی ہو لیکن اگر اس کے نام کا
گیان نہیں تو وہ پچانی نہیں جاسکتی اور اگر شکل سامنے نہ ہو اور
اس کے نام سمجھ کر ہی تو وہ شکل نام لیتے ہی پختی پریم کے ساتھ
ہر دے میں اچھائی ہے۔

نام رُوب گئی اکتھ کہانی سچوت سکھ نہ پرت کھائی
اگر کچن رنج نام سسائی اچھے پر دھک جتو کھائی
نام اور رُوب کی بڑائی کی کہانی اکتھ نہ ہے جو بھنے میں
تو شکھ رُوب ہے لیکن اس کا وزن نہیں کیا جاسکتا۔ نرگن اور سنگھ
برہم میں نام ہی ساسکھی (گوان) ہے اور دونوں کے تو کا بودھ
کرانے والا جتو کھائی (دُبھاشی) اکتھ کہتے ہیں جو درخت
زبانیں جانتا ہو اور جو دھن ایک دوسرے کی زبان نہ بگتے ہوں
تو وہ ان دونوں کو ایک دوسرے کے خیال سمجھا دیتا ہے جسے
انگریزی میں Interpretation کہتے ہیں

دوہا

نام مہی دیپ حرو ہے ہی دیہریں دوار
تلسی پھیرتا ہوں جو چاہی اچھا
تکسی دس ہی کہتے ہیں کہ اگر باہر اور اندر دونوں جگہ اچھالا
چلتے ہو تو رام نام دپوی دیپک کو زبان کی دہلیز پر رکھو۔

چو پائی

نام جہاں چپ جاگیں جوگی۔ برتی برتی پر رنج بیوگی
برہم سکھیں تو بھو نہ افو پیا۔ اکتھ انامہ نام نہ روپا
اگنی۔ جل۔ آکاش۔ پریختی، پچا ان اچھ کو قوں سے
رچی ہوئی دنیا سے پوزن دیرکت زنی جو نام کو ہی جھلسے جیسے جو
جھلنے میں (اگر دیکھتے ہاتریں بھی لوگ جانتے ہیں سیکھ) وہ اپنی جھکتوں
اور گیان دان جہاں ان کے لہیر سب کا جاگ سونے کے ہی مان
ہے۔ کیوں کہ ان کے بغیر باقی ستماری جو نام ماز کے لئے جانتے
ہوئے بھی دراصل گیان کی گولہ نند سونے لٹکے ہوتے ہیں
اور لٹائی برہم آندھ کا نوکھ کرتے ہیں۔ جو انرو جینہ اند گیان

سروپ
جانا نہیں گورھ گتی جے او۔ نام جہاں چپ جانہ تے اڈ
سادھک نام چپ ہیں لایں۔ چو پیا سادھ۔ انمارک پائیں
جو بھگوان کے گورھ رسیہ (راز مخفی) کو جاننا چاہتے ہیں
وہ زبان سے نام کا جاپ کر کے اسے جان لیتے ہیں۔ دنیاوی سادھوں
کے چاہنے والے سادھک لوگ دھاک نام کا جپ کرتے ہیں۔ اور اس
جپ کے پرتاپ سے انما آؤک سادھوں کو پاپت کر لیتے ہیں۔

جس ناموچن آرت بھادی۔ رست پر کھنکھ میں کھادی
لام بھگت جگ چار پر کارا۔ سکھتی چاہی اکتھ او ارا
دنیاوی مصیبتوں اور تکلیفوں سے چکنا چور دکھ پش
جپ نام کا جپ کرتے ہیں۔ تو ان کے سب بڑے بڑے سنگت
اور دھک دور ہو جاتے ہیں۔ اور وہ سکھی ہو جاتے ہیں۔ سنساریں چار
قسم کے نام بھگت ہیں۔ وہ چاروں ہی تپتے آتھا۔ نشاپ اور
اڈار دل ہیں (آرت بھگت جو مصیبت کے وقت اس مصیبت
کو دور کرنے کے لئے بھگوان کی بھگتی کرتے ہوں جیسے ج بھتی۔
دھمدی آؤک (۲) اور بھگتی بھگت۔ جو دنیاوی مال دولت وغیرہ
کو مٹانے کے لئے بھگوان کا بھج کرتا ہے جیسے دھو بھگت۔ (۳)
جگ سوبھگت۔ جو بھگوان کو جاننے کی اچھا تپتے بھج کرتا ہے۔ جیت
اور بھگت۔ (۴) گیانی بھگت جو بھگوان کو اتم رُوب سے پریت
ہو گئے ہیں۔ اور سارا ان کے پریم میں بھگت ہے۔ ان رستے ہیں
جیسے جگ سکھ لو آؤی

چو پائی کہوں نام اچھا ارا۔ گیانی بھگتی کو سادھ پیا
چوں جگ چوں ختی نام پچا اؤک۔ سادھ پش پش آن اچھا
چاند ہی قسم کے چو بھگتوں کو ایک نام کا ہی خرو ہے
ان چاروں میں سے گیانی بھگت پچو کو خاص طور پر پیارا ہے۔ چاروں
زمانوں میں چاروں دہیوں میں اگرچہ نام کا بھجنا ہے لیکن بھگت
نہ تو اس بھوسا کو بار کرنے کے لئے نام چپ کے بغیر اور کو دھو
ہی نہیں ہے۔

دوہا

سک کا مہا مین جے رام بھگتی رست لین
نام سچ پیم پو شس پر رستہ ہوں کے من پین!

پر اس کا مولیٰ قیمت ابرگٹ ہو جاتا ہے۔

دوہا

نرنگ تیں ایہی بھاننت پتر نام پر بھیاؤ اپار
کھنوں نام پتر نام تے سچ و چکارا نو سار
اس پرکا نرنگ برہم تے نام کا پر بھیاؤ بہت ہی بڑا ہے اب
میں اپنے دیاروں کے افسار کہتا ہوں کہ نام رام سے یعنی دسگن برہم
سے بھی بڑا ہے۔

چوہالی

رام جگت بہت نرنگ دھاری سہی سنگت سادھو سکھاری
نام سو پریم جیت ان یاسا جگت ہونے لنگل باسا
رام جگتوں نے جگتوں کے بہت کے لئے نرنگ سہاوان
کیا اور خود سنگت سہر کا سادھوؤں کو سکھی کیا لیکن جگت ہی پریم بھیاؤ
سے نام کا جب کر کے سچ ہی میں آئندہ سنگل کے گھر ہو جاتا ہے۔
رام ایک تاپس تپہ تاراری۔ نام کوئی کھل پکتی سادھاری
رشی بہت رام سکیتو ستاکی بہت سین ست کینہ بیباکی
سہت دوشا دکھ داں دالاسا۔ دیہی نام ہمہ روی نشن ناسا
جگتو رام آکھو جیسا پو۔ کھو جیے جگن رام پر تاپو
رام جگوان نے تو ایک ہی تپسوی کی استری اہلیہ کا ادھار
کیا لیکن نام نے کر دوں وشو کی بکری جونی دہی کا سہاوار کیا۔
جگوان رام نے وشو امتر کے بہت کے لئے ساکیو کش کی بڑی
تار کا کو اس کی فوج اور سب بوتر کے ہمیت مٹ گیا لیکن نام بھارتوں
کے وشوئل، دکھوں اور بری بھیاؤ ناؤں کا اس طرح ناش کرنا
جیسے سوید دیوار تری کا، بھگوان رام نے خود شوگی کے دھنش کو
توڑا لیکن نام کے پرتاب سے دنیا بھر کے سب جے ناش کو پرست
ہو جاتے ہیں۔

دنگل پریمو کینے سہاوان جگن بہت نام کے پاوان
نشن چرنگ دے لگھونہ۔ نام سنگل کی کاہنیش سنگدان
پریمو نے اپنا چرن کمپوں سے (دنگل) دھارنا دیا بنا لیا۔
لیکن یہ شکار منشوں کے منوں کو فتر کر دیا۔ شری بھگوان جی نے
راکشوں کے دھول کو مارا لیکن نام کو کھجک کے سارے پلوں کی
چر کاٹھنہ ملا ہے۔

جوس پرکار کی کسانوں اور اہل شانت سے رہت ہو کر

نام گنجی میں میں ہو گئے ہیں۔ انہوں نے بھی نام کے سدر پریم روپا
امرت سرور میں اپنے من کو چھلی بنا رکھا ہے۔ ارمات بیٹے گھلی
کے پران میں میں ویسے ہی ان کے پران نام جب میں گیا۔

اگن سنگن دوئی پریم سروریا۔ اکتھ اگا دھ انادی الوپا
موسے رمت جرمو دو ہو تیں۔ کے جیہیں جگت جس بن توتیں

نرنگ اور سنگن برہم کے دوہہ وہ پ تہا۔ یہ دونوں اکتھنہ اکتھانہ اور
ایدا بہت ہیں۔ برہم نام ان دونوں سے بڑا ہے جس نے
اپنی شکتی سے دونوں کو اپنے قابو میں کر رکھا ہے۔

پریمو جگن جن جان ہیں جن کی۔ کہوں پرتی پرتی رچی من کی
ایکو، اروکت ویجے ایکو۔ پاوک سم گپک برہم و دیکو
اچھو نام گپک سکم نام تیں۔ کہوں نامو پریم رام تیں!
وہ پکو ایکو برہم اوناشی۔ ست جتین گن آئندہ راسی
جو میں اپنے گن کے اعتقاد پریم اور پسند کی بات کہتا ہوں۔
اس کو سر شہ جگن جن جان لیوں گے نرنگ اور سنگن دونوں پرکار کے
برہم کا گیان اگنی کے سامان ہے۔ نرنگ برہم اس اگنی کے سامان
ہے۔ جو کاکھ تیں ہی ہوئی ہے۔

یعنی اس کے اندر سوچو رہے لیکن دکھائی نہیں دیتی اور سنگن برہم اس
اگنی کے سامان ہے جو کاکھ سے باہر اگر پرگٹ ہوئی ہے دونوں پرکار
کے برہم جانتا بڑا کھنوں ہیں لیکن نام کے جب سے دونوں ہی
جانتے ہیں آسان ہو جاتے ہیں۔

اس لئے میں نے برہم اور رام سے نام بڑا کیا ہے ایک ہی
برہم ہے۔ وہ دیپک ہے۔ اوتاشی بہت چست اور آئندہ کی گھن ناشی
(دیکھ رہا ہے)۔

اس پر بھیاؤ بہت بیکاری۔ سنگل و مگن دن و کھاری
نام نروپن نام جتن ہیں۔ سو پریم گت ہم کول تان تیں
اسے نرنگار پریمو کے ہرے میں (نام کے بنا) رہتے ہرے
سب دین دی ہر دین اور دگی ہیں۔ نام کے خلیک ارتھ سمجھنے سے
اوتھکی اوسار شرمہا سے اس کا جاب کرتے سے ہی برہم
ایسے پرگٹ رہتے ہیں جیسے کہ تن کے گن اور اوتھ کو پرکھ لینے

یہ وردا کو بھی در دینے والا نام نرگن برہم اور سنگن برہم رام
دونوں سے بڑا ہے۔ یہ جان کر ہی شری شوجی نے سوکرور رام
چرتروں میں سے اس "رام" نام کو چن کر اپنے ہونے میں دھارن کر
لیا ہے۔

ماس پران پہلا و شرام

نام پر ساد بھو ابنا سی۔ ساج منگل منگل راسی
سنگ سنگ کی ستھنی جوگی۔ نام پر ساد برہم سکھ بھوگی
اس لام نام کی کرپا سے سری فوجی لہر ہوئے اور بھوئی تندر مالا
دھارن کئے ہوئے منگل بھیس والے ہونے پر بھی منگل کی راشی ہیں۔
شری سکھ دیو جی اور سنگ آوی ستھنی یوگی لوگ اس رام نام کی کرپا
سے ہی برہم سکھ کو بھو گئے ہیں۔

نار د جانو نام پر تا پو۔ جبک پرہری ہری ہری پرہری آپو
نام جپت پرہو کلنہہ پر ساد و بھگت شمر تھی بھے پرہلا دو
نادی نام کے پر تاپ کو جانتے ہیں بھگوان ہری سائے سنار
کو پیارے ہیں۔ اور ہری کو شوجی پیارے ہیں۔ (اس کا یہی ارٹھ ہوتا
ہے کہ اس پیارے سنار کو جس کا تیاگ کرنا اتنی کھن ہے۔ تیاگ کر
نار دی ہر کے پیارے ہوئے) نام کے جب کرنے سے پرہوئے کرپا
کی جس کے پر تاپ سے پرہلا نے بھگت شمر تھی کی پردی پائی۔

دھو سنگانی جیو ہری ناؤں۔ بائیو ایل او پیم کھاؤں
سمہری یون ست پاون نامو۔ اپنے پس کرری را کھے رامو
دھروئے اپنی سوتیل اما دوارا کئے گئے اپنے اہلان کو
زہر کر دھکی چپ ہو سکام بھاؤ سے رام نام کا جاپ کیا۔ اور اس
کے پر تاپ سے اسی او جیو ایل پردی پائی جس کی پرکرا سب گرو
نکشنہ کرتے ہیں۔ اس قصان کی وری انہا ہی نہیں ہے۔ پون کمار تھی
ہنومان جی نے رام نام کا سمرن کر کے شری رام کو اپنے دشمن کو کھلے

پتو اجا لگو جو گز کا کو۔ بھے منگ پرہی نام پر بھاؤ
کہوں ہاں لگ نام بڑا ائی۔ رامو نہ سکھ نام کوں گا کی

دوہا
سیری گیدھ سو سیو کن سو گئی دینہہ رگھو ناٹھ
نام اودھائے است کل بید پرت گن گاکھ
شری رگھو ناٹھ جی نے نو شری گیدھ راج جٹا پو ویرہ اتم
سیو کوں کو ہی بھگتی گتی بردان کی لیکن نام نے تو بے شمار دشمنوں کا
اودھار کیا۔ زیدوں میں نام کے گنوں کی کتھا بے سہ ہے۔
رام سنگن بھجیشن دوو۔ را کھے سرن جان سیو کو کو
نام کرپا انیک نواسے۔ لوگ بید و پر و برا جے
شری رام جی نے تو سکر اور بھجیشن دونوں کو ہی اپنی مشرن
میں رکھا۔ اس کو سب کوئی جانتے ہیں لیکن نام نے انیک غریبوں
کو ابار دیا۔ جو لوگ ہیں اور زید میں بے سہ ہے۔

لام بھاؤ گئی کٹ کو بھورا۔ سینو پو پو شمر مو کلنہہ رتھو را
نام لیت پھو شمر سکھ ہیں کرپو پکا پو پچن من مایں
شری رام چند جی نے ہندوؤں اور راجپوتوں کی فوج اکٹھی کر کے
سمندر پر بڑی سخت محنت سے کربا باندھا لیکن نام لیتے ہی بھو ساگر
سوکھوا جائے۔ سچ جن گن اک پ خود ہی دھار کر رہی کہ نام بڑا ہے

یلام
رام اسکل زن لاون مارا۔ سیا سہت رنج پر پو دھارا
راجا رام اودھ بھدھانی۔ گاوٹ گن مہر منی بر بانی
سیوگ شمر نام سو پریتی۔ پون شمر پر پل موہ دو کو مہیتی
چھرت سہہ گن کھ اپنیں۔ نام پر ساد سوچ نہیں سنیں
شری رام نے پڑھ میں راون کو اس کے کٹھن سمیت مارا تپ

وہ جیتا جی کو ساتھ لے کر اپنے نر اودھیا میں بدھارے۔ رام ماجہ
ہوئے اور اودھ ان کی مادی بھانی ہوئی۔ دیتا اور شنی گن سمد بانی
سے ان کے گن گان کرتے ہیں۔ لیکن بھگت جن پریم پودوک نام کا سمرن
کر کے بغیر کسی سخت محنت سے سوہ کی ہوا بلان فوج کو جیت لیتے ہیں۔
اود پریم میں گن ہو کر اپنے ہی انتر سکھ ہیں رہتے ہیں۔ نام کی کرپا
سے انہیں خواب پر بھی کوئی چٹا نہیں ہوتی۔

دوہا
برہم رام تے نام بڑ بر وائک بردان
رام جپت کت کوئی ہمال بے ہمیش جنیں جان

بیچ اقبال گرج باہتی اور ویشیا گرجا ہر نام کے پرکھاؤ
سے مکت ہو گئے۔ یہی اس رام نام کی کہاں تک بڑائی کروں خود
جیو ان رام بھی نام کے گنوں کی بڑائی نہیں کر سکتے۔

روحا

نامور رام کی کلپتہ و کلی کلپان نواسو
جو شہرت پہنچو کھیا نک میں تلسی تلسی داسو
کلپک میں تو رام نام ہی کلپ کرش (من چاہے ہو گھر میں
والا) اور سب کلپان کتوں کا نواس تھاں ہے میں کو سمن کرنے
سے تلسی داس جیسے اشدھ پرانی بھی تلسی کے سمان پریم پوتہ ہو
گئے۔

چو پانی

چھوٹے ہنگامہ میں کال تھیں لوگوں کا بچے نام چھپ چھپو بسو کا
مید تیراں سنت مت اہو سکھ سکھت چھپ رام سینھو
چاروں میگوں میں تینوں کالوں میں اور تینوں لوگوں میں
نام کو چھپ کر ہو شوک رہت ہوئے ہیں۔ وید پران اور ہاتھوں کا یہی
سنت ہے کہ شری رام کے نام میں پریم ہونا ہی سارے چھپ کر ہوں کا
چھپ ہے۔

وہاں پر غم نہ جگ لکھ بدلی دھیں۔ دو اور پر پر نوشت پر ہو پوچھیں
کلی کیوں اہل منزل ملیں۔ باب پویندی جن میں پینا
ست جگ میں۔ وہاں لوگ سے تریا میں بیکہ کرے
سے اور دن پر یک۔ یہ پوجا پاٹھ سے بگوان پر کن ہونے میں لیکن
کلوگ تو سارے پاؤں ایتروں کا مول ہے۔ اس یک میں تو
منش کا سن باب نو فی سمت میں مچلی بہا ہوا ہے۔ یعنی وہ باب
سے بھی جدا ہوا ہی نہیں چاہتا۔ اس لئے اس یک میں وہاں لوگ
اور یکہ کر م اور آیا ہے انہیں ہو سکتے۔

نام کا م اتر تو کمال کرالا سمجھت ہیں کل جگ جالا
رام نام کل اخصیبت و آیا بہت پر رک لوگ پتو ناتا
ان کرال کلاک کے دور میں تو رام نام ہی کلی پر کس
ہے جس کا معنی کرنے سے سارے مسند پر مہنہ کت جلتے
ہیں۔ یہ رام نام کل جگ میں سب منور ہو کر آکا وانا ست پر رک
ن ویریت کر نوالا ہے اور دنیا ہے اس کے مالک ہے

والله اعلم

نہیں کلی گرم نہ بھجکتی بیکیو۔ رام نام اولین ایکو
کال ہی کلی کپٹ نہھا تو۔ نام سوتی سہرت ہنو مانو
اس کھاگ میں نہ گرم ہے نہ بھکتی اور نہ گیان وپاری ہے
اس میں فقط ایک ہتر رام نام کاری آشرہ ہے کھاگ روپی
کال ہی رانشس جو کپٹ کی گھان ہے۔ مارے کے لئے مانو
رام نام ہی بھئی مان شکتی شالی ہنو ان ہے۔

99

رام نام نر کیسری گنگ گنپ علی کال
جایک جن پر ہلا دم پاہیں دل سر سال
رام نام نر سنگھ کھگوان ہے۔ اور کایک ہر نی گنپ
یہ رام نام ایسے جیسے وائے شری پر ہلا آدمی ہیا کیوں کہ نر سنگھ
ہو کر ان کے دشمن کھگوان روپی ہر نی گنپ کو مار کر انہیں پالتا ہے۔

جغرافیائی

پھر اچھا لکھا میں انکے آسموں - نام جیت منگی دسی دس ہوں
 سہی سو نام رام کن گا کھتا کر یوں نالی رکھنا تھری ماکھا
 پر کم ہواؤ سے (جیسے بریلاد یا بھیجشن وغیرہ) یا دیر بھاؤ
 سے (جیسے کشن شپال وغیرہ) کر دھ سے (ہر ناکش وغیرہ) کی
 بھانٹ رام نام کے چھینے سے خواہ کسی ایجاد سے چیا جائے دسوا
 د ساواں میں نمایان ہوتا ہے اسی رام نام کا سمیٹ کر کے شری رام کو
 مستک واکر اجات ہر نام کر کے ہی رام ہی کے کہ گوں کی کھتا
 کہتا ہوں

موری سندھاری سب بھائی جاسوکر یا نہیں کر یا اگھاتی
 رام سو سوئی کو سیک موسو۔ پنجری دیو دیو زندگی یو سو
 بھگوان رام میری اس بانی کو اپنی پریم کر یا تا سے سدا
 لیویں گے جن کی کر یا کرنے سے سدا امر رہتی ہے۔ شری رام سے
 اتم سوانی اور مجھ کسی داس جیسے پنجری سیک۔ اتنے یہ بھی اپنی
 طرف دیکھ دیا ہے جھنڈو لٹکا اور رام نے میرا مان کیا ہے۔

[illegible]

بھرواج جی دونوں سمان شیخیں والے اور سم درشی ہیں اور بھگوان
کی لیل کو یکتا دھماکتے ہیں۔

جانہ بہ تین کال رنج کیا نا۔ کر تل گت آملک سمانا
اور جے ہری بھگت سجانا کہہ ہیں نہیں سمجھیں باہی نانا
وہ دونوں (بیکہ دھاک اور بھرواج) اپنے گیان کے بل
سے تینوں کالوں کو (بھوت بھوشہ۔ درت مان) کو تھیلے پر رکھتے ہوئے
آٹوں کے سمان مانتے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی جو ہری بھگت ہیں
وہ اس جزو کو نیک پرکار سے کہتے کہتے اور سمجھتے چلے آتے ہیں۔

دوہا

میں مہی جگ گرو من مہنی کھتا سو سو کر ٹھیکتا
سمجھیں میں اس بال تپتی رہ ہوں اچھیتا
پھر مہی نے رام جزو کی یہ کھتا بارہا کوشیتا میں اپنے شری گورو کو
سے سنی۔ وہ میری سمجھ میں اس وقت نہ آئی کیونکہ میں بال نہیں کے کارن
ہے سمجھ لھا۔

شو تا بکت گیان نہ جی کھتا رام کی گوڑھ
کم سمجھوں میں جو ہری کی بل گروست ہوڑھ
اس رام جزو کی کھتا کہنے والے وکتا اور سنے والے
شر تو دونوں گیان کے فرق سے ہوتے ہیں۔ پھر بھگت اس موڑھ مہی
کھجک کے بابوں میں اٹھا ہوا۔ اسے کیسے کھتا۔

چوہائی

تدلی ہی گورو ہاری باراں۔ سمجھ میری کھو مہی الوسا پارا
بھاشا بند کرب میں سوئی۔ سور سے کن پر اوڑھ آپس ہولی
جب گورو دیو سے بھے بار بار سمجھا کر یہ کھتا کہی تب جیسے
بھی میری مہی کے الوسا میری سمجھ میں آئی۔ ویسے ہی میں اس کی بھاشا
میں رجا کرنے کا پرہیز کرتا ہوں جس سے میرے من کو بھلی بھانت
سندوش ہو۔

میں کھو مہی بیک بل میرے نس کہوں ہے ہری کے پریرے
رنج سند بہ نہ وہ بھرم ہری۔ کروں کھتا بھو سرتا تری
جیسا کھچھ میں بل اور دھار ہے۔ مہی کے الوسا ہر دے
میں بھگت کی پریرا سے میں کہوں گا میں اپنے سند بہ (شک و شبہ)
اگہاں اوردھرم کو دور کرنے والی اور بھوسا کر کو یاد کرنے والی مارتے

دوہا

میرے بھوت تر و تر کیوں ڈار پر کے کے الو سمان
تسلی کہوں نہ رام سے صاحب میل ندھان
بھگوان شری رام چند جی تو دھتوں کے پو پھیں اور چیل
بند ان کے سر پر دھتوں کی ہتھیوں پر کودتے پھریں۔ ان کو سوامی
نے اپنے برابر بنا لیا۔ تسلی اس جی کہتے ہیں۔ کہ کیا رام جیت دھجی
جیسے شیل ندھان سوامی کہیں اور مل سکتے ہیں۔

رام نکائیں راوردی ہے سب ہی کو نیک
جو ہری ساچی ہے سدا توں نی کو تسلیک

ہے رام جی آپ کے کلیان میں سبھاؤ سے سب ہی کلیان
ہوئے لکریہ بات سچ ہے تو جے تسلی اس کا بھی کلیان ہی ہوگا۔
اپنے بھی رنج گن دوش کہہ سب ہی بھو نہ رانے
بڑوں کو ہر پسندیش من کلی کھش لسا کے
اس طرح اپنے گن اور دوشوں کا ذکر کر کے میں سب کو ایک دفعہ
پھر میں بھگت پر رام کرتا ہوں شری رگھوناتھ جی کا درلیش رن
کرتا ہوں۔ یہ سے من کر کھجک کے سارے کلیدر نشٹ ہو جاتے ہیں۔

چوہائی

بیکہ لک جو کھتا سو بائی۔ بھرواج مہی بری سنانی
کہی ہوں سوئی سنبا دیکھائی۔ سنہوں کل سجن شکہ مانی
پرستہ مہی یا گیارہ لک ہے جو سند بہ لونی کھتا بھرواج مہی کو
سنائی تھی اس سنواد (مکالمہ) کو ہم دستار سے کہوں گا۔ سب
بھگت جن بھگت ان کر سنفو۔

تھنہو کنہہ جرت سہاوا۔ بھو کر یا کر مہی سناوا
سوئی شو کلک سندنہی ہی دیہا۔ رام بھگت اھیکالک چنیہا
پہلے شری شوجی ہے اس عند رام جزو کی رچنائی پھر کر یا
کر کے شری باب جی جی کو سنایا۔ اسی رام جزو کو رام بھگت اور اھیکار
جان کر کا کہتے ہو شری شوجی نے دیا۔

نہی سن بیکہ ولک پنی پاوا۔ تھنہی بھرواج پرتی گاوا
تھنہو تا بکتا سم سہاوا۔ سم درشی جا بھہی ہو لیلا
ساک بھشندی سے پھر شری بیکہ ولک جی نے پایا اہول
نے پھر بھرواج مہی کو کار سنایا۔ وکتا بیکہ ولک جی اور شر و مارتی

(دھیر ہے)۔ نیک صفات رکھتا ہوں کے پیا کرے اور باطن پوچھ کر کے لئے ماما اوتی کے سمان ہے۔ شری گھونٹنے کی جگہ تھی اور پریم کی پریم سیمارا آخری مداسی ہے۔

دوہا

رام کھتا مند اکنی چتر کوٹ چت چارو
نکسی سبھاگ سینہ بن اسید کھو پیر سہارا
رام کھتا مند اکنی ندی ہے۔ جگتوں کا شہد انتہ کرنا
چتر کوٹ ہے۔ اور ان کے ہرے میں لکھوان کے لئے چتریم ہے
وہ سہارا بن ہے جہاں پر یہ تینوں ہوں۔ وہاں ہی یہ شری گھونٹتا
رام جی بہار کرتے ہیں۔

رام جیت جیتا منی چارو۔ سنت موتی تیر سبھاگ سنگارو
جگت سنگی گرام گرام رام کے۔ دن نکت دھن دھم دھام کے
رام چند جی کا چتر سندھ چیتا منی ہے۔ سنتوں کی سرچھہ دھو
رڈی ناری کا شہد غرنگار ہے۔ شری رام جی کے جوگن سموہ ہیں۔ وہ
جگت کا کلیان کرتے والے اور کجی دھن دھم اور پریم دھام کے دینے
والے ہیں۔

سند گنگیان براگ یوگ کے۔ بیدھ وید بھو بھیم یوگ کے
جنی جنک پیتا رام بیدھیم کے۔ نیچ سنگل برت دھرم نیچ کے
رام جی کے گنگ سٹو مکیان مہیلاگ اور یوگ کے سچے گورو ہیں
اور سندھ کے بھیکر روگوں کا ناش کرنے کے لئے دویر وید مشو
کمار کے سمان ہیں سیتا رام کے پریم کے ماما پتا ہیں۔ اور سہیوں
برت دھرم اذنی کے نیچ ہیں۔

سمون پاپ سنگاپ سوک کے۔ پریم پالک پرلوک لوک کے
سچو جگت بھو جی دھار کے۔ کچھ لوٹھ ادوھی اپار کے
یو پاپ سندھاپ اور شوک کا ناش کرنے والے اور لوک
پرلوک کے ہنگامی پالک ہیں۔ گیان رڈی دھم کے بہادر وزیر ہیں۔
اور بوجھ رڈی اپا مندر کے سکھا ڈالنے والے اگست منی ہیں۔

کام کرو وہ کلی ل کرین کے۔ کوئی عداوت جن بن بن کے
آجھمی پوجیہ پریم پرلوک کے۔ کھدھن دایلا دوار کے
جگتوں کے من رڈی پرتک اسنے والے کام کر دھ اور لوگ
کے پاپ رڈی ہاتھوں کو مارنے والے شیر کے پچہ ہیں شری شری

سمان اس کھتا کی رچنا کرتا ہوں۔
بھو بھرم سکلی جن رجن۔ رام کھتا کلی کاشش بھجن
رام کھتا کلی پنک بھرنی۔ پرن بیک پاوک کھو ادنی
بھو مانو کے لئے آرام دیکے دلی اور سب منشوں کو برتن کئے
وادی یہ رام کھتا کلی کے کلیشوں کو ناش کر نیوالی ہے۔ یہ رام کھتا کلی
رڈی سانیہ کے لئے موتی ہے اور گیان رڈی اگنی کے لئے اسے
پریم لت کرنے والی لکڑی ہے۔

رام کھتا کلی کا د گائی۔ سچن سنجونی مورو سہارائی
سوئی ابو دھالی سندھ ترنگی۔ بھے بھنجن بھرم بھیک بھو انجی
کھجاک میں رام کھتا کام دھینو سب کامناؤں کو پوری کرنے

والی گائے ہے۔ جگت جتوں کے لئے سندھ رنجونی بوٹی ہے یہی رام
کھتا دھرتی پرانا دھرتی کی جی ہوئی ندی ہے۔ بھے کا ناش کر نیوالی اور
بھرم رڈی بیدھک گھو گارنے والی ناگنی ہے۔

اسین سم فرک گندن۔ سا دھو بیدھ کل بہت گندن
سنت سماج پیو دھاراسی۔ وشو بھیا پھر اچل کھاسی
یہ رام کھتا اسوں کی فوج کے سمان فرکوں کا لاش کرنے والی
اور سا دھو روپ دیوتاؤں کے کل کا بہت کرنے والی شری درگا ہے۔ سنت
سماج رڈی کشیر ساگر کے لئے کجی ڈاکے سمان ہے۔ اور ساک سندھ
کما دھار اچل دھرتی ماما کے سمان ہے۔

جگم گن جوں میں جا۔ جگم جی۔ جیون گت مہنہ جگم کاسی
راہہ پریم پاوان تلسی سی۔ تلک سید پریم پیتا ساسی
لکھو توں کے مہنہ پریم پائی لکھانے کے لئے سندھار ہیں
جگم جی کے سمان ہے۔ ارکھت لوگ کام کھتا کہتے ہیں یا کہتے ہیں
انہیں بیدھ مہنہ نہیں دکھاتے ہیں۔ اور جیوں کی کجی دھاراشی ہے
شری رام جی کو یہ پتر تلسی کے سمان بیدی ہے۔ اور تلسی دوسرے کیلئے
تلسی رڈی داس جی کی ماما کاما کے سمان ہر دے سے اسکی بھلائی
چاہنے والی ہے۔

شو پریم سکلی سیں ستاسی۔ سکلی سیدی سکھ سیدی راسی
سندھ گن انی اوتی سی۔ رگھو پریم پریم پریم سی
شو جی کی پیاری سیکل پریم کی پتری شری شری بیدھادی کے
سمان ہے۔ ساری سہیوں سکھوں اور مال و دولت کی راشی

لام پھر تر پور نمائی کے چند رما کی کڑیوں کی طرح سب کو ہی
سکھ دینے والا ہے۔ لیکن آج روپی کو دنی اور پھر کے چھت کے
انے تو خاص طور پر بہت کر نوالا اور بہت ہی ظالم دینے والا ہے۔

بیاض

[Faint handwritten notes at the bottom of the page]

.....

اس پر کاسب شکر و شہادت (سننے) کو دکر کے
اور گورو دیو کے چرن کملوں کی دھول کو سر پر دھر کر ایک بار پھر
دونوں ہاتھ جوڑ کر سب سجدوں سے بنیتی کرتا ہوں جس سے کھٹا کی
رحیا میں کوئی دشمن نہ لگ جائے۔

ساردر شو و نانی اب ماٹھا بڑوں پسند نام گن گاتھا
سمت سورہ سوا اکتیس سا کر سوں گتھا ہری پندھ سبسا
اب شری شوی ہاراج کو ساردر نام کر کے شری دھونا
جی کے نرل گنوں کی گتھا کا وزن کرتا ہوں سمت سولہ سو
اکتیس میں اس گتھا کا گرنہ کرتا ہوں اور آدھ کر نے سے
پہلے شری ہری کے چرن کملوں پر مردھتا ہوں

نونی بھوم یار دھو ما سا۔ اودھ پیری یہ چرت پر کا سا
جیہوں نام جم شرتی گا وین تیرتھ سکل ہتھاں چلی آویں
ماہ جیت دن منگل وار فونی تھی کو شری اودھیا جی میں
اس چرت کو پرکاشت کیا جس دن شری راجندر جی کا جنم ہوتا ہے۔
وید کہتے ہیں کہ اس دن سارے تیرتھ اودھیا پوری میں آکر اٹھتے
ہو جاتے ہیں۔

اٹھناگ کھگ نرینی دیوا۔ آئی کر میں رگھو ناک سیوا
جتم ہو تسوچ ہیں سچا نا۔ کر ہیں رام کل کسرتی گانا
اٹھناگ بچشی۔ نرینی اور دیوتا اودھ پوری میں آکر شری دھونا
جی کی سیوا کرتے ہیں۔ اور دیوی مان لکھت جی شری رام جی کا جنم
ہو تسو مناتے ہیں۔ اور ان کی سند دیکھتی (بڑائی) کا گن گان کرنے
ہیں۔

دھوھا

جہیں تین برہم ہو یا دن سمر جو نیر
جب ہیں رام دھو دھیاں اوند رشیام شری
سجدوں کے جھنڈے جھنڈ شری سرجی کے پوتر بل میں شان
کرتے ہیں۔ اور سندھو شریام شری کو ہر دے میں دھارن کر کے شری رام
چندر جی کا دھیان کر کے رام نام کا سب کرتے ہیں۔

جو پانی

دنک پر میں مٹن اگو یا نا۔ ہری پاسپ کہ سبید پرا نا

ندی پنیت امت ہما اتی کہہ نہ سکیں ساردا ریل متی
اس سر جو ندی کے دشمن کرنے چھئے۔ انسان کرنے اور اس کا
جل پینے سے سب پاپ نشت ہو جاتے ہیں۔ ایسا وید بیان میں
کہا ہے۔ یہ ندی پوتر ہے اور اس کی مہا کا کوئی آستہ نہیں۔ خود
نرل بھتی وادی ستر سو تی جی بھی اس کی پار مہا کا وزن نہیں کر سکتی۔

رام دھام داپیری سہا دن۔ لک سمت بدت اتی پا دن
چاندھان جگ جیو اپارا۔ اودھ تھیں تھیں سستارا
پسند اودھیا پیری رام کے پرم دھام کو دینے والی ہے
سارے لوگوں کی برست ہے اور بہت ہی پوتر ہے اس پر ہاتھ میں
چار پرکار کے اننت جویں (سولہ ج۔ اٹھ ج۔ جرات ج۔ اور ادا ج۔ انکی
دیا کھیا پیلے کی جاگی ہے) ان میں سے جو کوئی بھی شری اودھیا میں
مرے سے شری پھر تھیں۔ وہ پھر اس سندھ میں نہیں آتے۔ اگتھا
لکتی کو برکت ہو جاتے ہیں۔

سب پانی پیری منو ہر جانی۔ سکل سدی پیر و منگل کھانی
رمل گتھا کر کینہہ آرنوھا۔ سمنت لسا میں کام مندو مہا
اس اودھیا پیری کو سب طرح سے سندھ منور جان کر اور
سودھیوں کی آنا اور طیان کی کھان جان کریں نے اس پیری میں اس
شہد گتھا کا گرنہ کیا ہے جس کو سنتے ہی کام۔ بدار ہا کھنڈ متھیا جا
سب نیش کو برکت ہو جاتے ہیں۔

رام جرت مانس ایجا نا ما۔ سمنت شرون بائیے بتراما
من کر دتھے اخی بن۔ خرنی۔ ہوئی سکھی جو لوہیں سر پیری
اس گتھا کا نام رام جرت مانس ہے جس کو کا نوس سے سنتے
ہی آندھ ملتا ہے من رو پی ہتی دتھے رو پی بن میں لگی ہوئی بھانک
آگ میں جل رہا ہے اگر وہ اس گتھا ستر و دیں آن پڑے تو سکھی ہو
جاوے۔

نام جرت مانس متی بھا ورن۔ برہم ہو سبھ ورن یا دن
نری بندہ دتھ دکر دار ورن۔ کلی نال کلی کلش رتسا ورن
رام جرت مانس متی جنوں کا سن لکھا تا سب میں سندھ اودھم
پترام جرت مانس کو شری شری نے دیا ہے۔ پترام پرکار کے دتھا
دھوں اور مردھتا (دھکائی) کوئی کرے والا اور کا گن کی پیری چالا

اور پاؤں کو نش کر کے والا ہے۔

رجی ہنیش رنج مانس را کھا۔ پانی سے شہناں بھا کھا
تاتے رام جرت مانس دیر۔ دھرو نام ہمیر ہیر کھ ہیر
اس سند رام جرت مانس کو شہنے رنج کر اپنے من میں
رکھا۔ اور کسی یوگیہ سے پر شری پارتی جی سے کہا۔ اسی لئے ہی
شہ جی نے اپنے ہرے میں ویار کر اور پرت جرت ہو کر رام جرت
مانس ایسا سند نام رکھا۔

گوپیوں کھا سوئی سکھ سہائی۔ سادہ سو جتن من لائی
وہی سند اور سکھ دینے والی رام کھائی کہتا ہوں۔
چے جنوں بڑے اور سے من لگا کر اس کو سنئے

دوہا

جس مانس صبی بدھ بھو جگ پر چارو ہی سہیتو
اب سوئی کہیوں پر سب سب تھرا مانس کینتو

یہ رام لیش روئی مانس جس پر کار بنا اور جیسے اس کا سناری
پر چارو ہوا۔ وہ سب پر سب میں شری شہ جی اس کے دکا کا سمرن کر
کے کہتا ہوں۔

شہو پر ساد سوئی ہمہ لاسی۔ رام جرت مانس کوئی تلسی
کری منو ہر متی الوہاری۔ جن لچت سنی لیو سہا لکی
شری شہ جی کی کرپا سے میرے ہرے میں سند بھی کی سہنا
ہوئی جس سے اس رام جرت مانس کا تلسی دس کوئی ہوا۔ نہیں تو کہا
میں اور کہاں یہ رام جرت اگا دھ انسرور۔ اب میں اپنی مٹی مطابق
اسے منو ہرنا ہوں۔ ہے جن گن شہ جت سے من کر آپ
اسے خود سہا لیں۔

سوئی بھوئی تھل ہرے اگا دھو۔ ویدیران اڈھی گھن سادہو
برکھیں رام جس برادری۔ دھو منو ہر منکھ کاری
نزل بدی بھوئی تل (بھوئی کی سطح) ہے۔ ہر وہ اس میں
گہرا آسمان ہے۔ ویدیران سند ہے سادہو سادہ اس سند سے
اٹھنے والے بادل ہیں۔ جن کے شری سکھ سے رام لیش روئی سند منو ہر
میشی اور سب کلیاؤں کو دینے والی بارش ہوتی ہے۔

لیلا سکھ جو کہیں کھسانی۔ سوئی سو بھتا کریں مل ہانی
پریم بھکتی جو برنی نہ جائی۔ سوئی بھتا سو سیتل نالی

بھگوان کی سکھ لیدا کو جو ویتا سے کہتے ہیں۔ وہی اس بارش سے
پریم بھکتی کی شہ صفا ہے۔ جو گندگی کا ناش کرتی ہے۔ اور جس
پریم بھکتی کا وزن نہیں ہو سکتا وہ اس بل کی ٹھاس اور ٹھنک ہے۔

سوئی سکرت سال جرت ہوئی۔ رام بھکت جن ہیون سوئی !
میدھا وگت سوئی پاؤں۔ سکل شرون مگ چلیو سہا دن
بھرتو سو مانس سٹھل بھرتا نا سکھ سیت لپی چارو جہانا
وہ رام لیش روئی مل پین روئی دھان سکے لئے تو بھکاری ہوتا
ہی ہے لیکن رام بھکتوں کا تو وہ جیون پیران ہے۔ وہ نرمل بل بھی لپی
دھرتی پر گرا اور سند کا فوں کے راستے سکھ کر اندر چلا۔ اور اس سے سند
انسرور بھکر کریری پورن ہو گیا۔ اور جب وہ جل سٹھ ہو گیا۔ اور بہت
دھون کا پراتا ہو گیا۔ تو شیتل سند میں بھانا اور سکھ کر گیا ہو گیا

دوہا

شہو سند سنساویر رچے بھتی بچا
تھی اپنی پاؤں شو بھگت سرگھاٹ منو ہر چار
پریم سندنا ورم چارو نوار (مکالے) جو اس کھائی بھتی سے
وچار کر رچے گئے ہیں۔ مالوہ اس پتر سند منور کے چارگھاٹ ہیں
سیت پیردھ سبھگ سو پانا۔ گیان تین نرکھت من بھانا
رکھوتی تھا اگن ابادھ۔ ہر نوں سوئی برادری اگا دھا
سات کا داس انسرور کی سات سیڑھیاں ہیں جن کو گیان
روئی نیتروں سے برکھ کر کے پر من پرتن ہو جاتا ہے۔ رگھوتی جی کی
نرگن اور نرپودھ (جوگن) تبت اور بھتی کا دشنے (ہو) ہما کا بدون
ہے۔ وہ اس مانس سند کے سند میں کی اٹھا گہرائی ہے۔

رام ستیا میں سل سکھاسم۔ اپمانیج بلا سس متورم
پران سکھن چارو چو پائی۔ اگھتی منو ہر سیت سہائی
شری رام چندری اور شری سیتا جی کا ش امرت کے سمان
جل ہے۔ اس میں جو اپمانی دی گئی ہیں۔ وہ ہروں کی منو ہر کر رہے
سند جو اپمانی بھی پھیلی ہوئی کسلیاں ہیں۔ اور کیتیاں (دلائل) سند
موتی پیدا کرنے والی سیدیاں ہیں۔

بھند سورکھ سند دو۔ سوئی بھونگ کل کل سو
ارتھ انوب بھا وٹو بھاسا۔ سوئی پرگ مکرند سو باسا

مانس میں اور جو کھائیں ہیں۔ مانوہ رنگ رنگ کے طوطے اور
کوئیں آؤں بھی ہیں۔

دوہا

ہلکے ہلکے باگ باگ بن گئے سو بہنگ بہارو
مالی سمن سنہرے جل سنجیت لوچن چیارو
کھائیں جو رہا ہے کسی پرنگ کو پڑھ کر دئے کھڑے
بہو جانا ہوتا ہے۔ وہی باغیچہ باغ اور ہی ہے اور جو سکھ ستر ہے
وہی سند پھپھویں کا دار ہے۔ نہی من اس باغ کا مانی ہے جو پریم
روپی جل سے سنہرے آنکھوں سے اُن کو سینچتا ہے۔

چو پائی

جے گاویں یہ چیت منہ بھائے۔ تینی ایہی تالی چتر دکھوائے
سدا سنہیں ساو نرناری۔ تینی سر پر مانس اوہی کاری
جو لوگ اس لام چیت مانس کو پری ساو دھائی اور جو کسی
سے گاتے ہیں۔ وہی اس تالاب کے چتر دکھوائے ہیں جو نرناری اسے
سدا آو سے سنتے ہیں۔ وہی اس سند مانس کے اوہی کاری دوتائی
اتی کھل جے بستی بگ کا گا۔ ایہی سر کھٹ نہ جہا ہی ابھا گا
سنہ بگ بھیک سیوا و سمانا۔ ایہاں نہ بستی کھتا اس نانا
جو نہاؤ شٹ و شے بھوگ میں لبت لگے اور کوئے ہیں۔
وہ ابھا گے اس سرور کے نزدیک نہیں پھٹتے۔ کیونکہ یہاں گھونگھے۔
مینڈک اور سیوا کے سمان و شے رس کی نانا پرکاری کھائیں نہیں
ہیں۔

تیہی کارن آوت ہیہ ہارے۔ کامی تاک ہلاک بچارے
آوت ایہیں سرانی کھنائی۔ رام کر یا بنو آئی نہ جانی
اسی کارن دئی کوئے اور بگے بجاوے یہاں آنے ہوئے
ہرے میں بارمان جلتے ہیں۔ اس سرور تک آنا کچھ آسان نہیں ہے
بلکہ مہا کٹن ہے بشری رام جی کی کر یا بنو یہاں آیا ہی نہیں جاتا۔

کھٹن کو سنگ کو پتھہ کمرانا۔ تنہہ کے بگن باگھ ہر سالا
گر ہیہ کارج نانا جنیالا۔ تے اتی وگرم سیل بستا

مہا کھٹن کو سنگ ہی بھیا مک بڑا رستہ ہے اُن کنگھوں کے
بچن بھینکر باگھ شیر اور سانپ کے سمان تریا گھر کے کام بن کر رہتے

اس کو تیا میں جو چند سرور لکھے۔ اور سند رو ہے ہیں۔ مانو
دہی اس سرور میں کھانت کھانت کے رنگ دئے مکمل شوہا یا ہے
ہیں۔ انیم ارکھ (چین کی کوئی اُپمانہ بنے) اونچے بھاؤ اور سند بھاشا
ہی مانو ان بھوہوں کی رنج رس اور خوشبو ہیں۔

سکرت پتھ منجیل ال مالا۔ گیان براگ بچار مالا
دھنی اور بکبت گئی جاتی۔ بین سوہرے بہو بھاشتی
(مکلوں کی شوکھا بھونروں اور سنس سے ہوتی ہے۔)

اس لئے کوئی کہتے ہیں۔ کہ بگن کرموں کے سموہ بھونروں کی سند
پنگتیاں یعنی قطاریں ہیں اور گیان ویراگ و چار مانو سنس ہیں۔ کویتا
کی دھونی (آواز گونج) و ڈیڑے ارکھ اور گئی اور جاتی ہی بھانت
بھانت کی منہ پر پھیلاں ہیں۔

انہ دہم کام آؤں چاری۔ کہب گیان و گیان بچاری
نورس چپ تپ جوگ براگا۔ تے سب جل چر چار و تپڑا گا
دہم ارکھ کام مکھش۔ یہ چاروں اور گیان و گیان و چار
کر کے کہنا۔ نورس چپ تپ۔ یوگ اور ویراگ کی کھائیں اس
سرور میں رہنے والے سند جل چریں۔

سکرتی ساو سو نام گن گانا۔ تے وچتر جل بہگ سمانا
سنت بھا چھوں بوش امرائی۔ شر دھار تو سینت سم گائی
ہیں آتا پڑھوں و ساو دھو سماج کے نام اور گنوں کا گان ہی
مانو چاروں اور گئی ہوئی آسموں کی باغیاں ہیں۔ اور شر دھا کا بسنت
و تو کے سمان گان کیا ہے۔

بھگتی نروین بدھ بھانا۔ دیا دم لتا بتانا
سنگیم نیم بھول بھل گیا نا۔ ہری پردتی رس بید بھانا
اور و کھتا انیک پر سنگا۔ تینی سک یک بھوہن ہن گکا
اور جو بھانت بھانت سے بھگتی کا نروین ذکر اور کشما دیا۔

دم۔ (اندروں کا قابو میں کرنا) ہیں وہ مانو اس سرور میں لگی ہوئی بیلوں
کے بھند ہیں شرم (من کا قابو کرنا) کم (آہنسا بستی بھاشن برہمچریہ۔
جوری نہ کرنا اور تیاگ) نیم (شروع یعنی صفائی بستی تپ۔ وید
آؤں شاستروں کا پڑھنا اور پوجا پاٹھ) ہی اُن بیلوں میں لگے ہوئے
بھول ہیں۔ اور گیان بھل ہے بھگوان کے چرن مکمل میں جو برتی ہے۔
وہی اُن گیان مٹے پھولوں کا رس ہے۔ ایسا وید نے کہا ہے۔ اس رام چتر

جنوں میں بھات بھانت کے بھائی بھتیجی ہی دُکھ (دشوار گزار) پہاڑوں کی چوٹیاں ہیں۔

بنا ہوا بچھ موہ دانا۔ ندی کو ترک کھینکنا
بُتر استری آؤک میں موہ دھن دولت دوا آؤک کا
گرب اور جانی گل کا اہمیان یہ تینوں ہی جگہ بن ہیں اور نالہ کار
کے کو ترک (پر لوک کیا ہے۔ کون وہاں سے لوٹ کر آیا کہ جس کے
پاس سورگ کی بیٹی ہے۔ کہ وہاں سکھ ہے۔ اتیاری) ہی نہیں
ندیاں ہیں۔

دوہا

جے شردھا سنیل رہت نہیں شتن کر ساتھ
تہنہ کہوں مانس اکم ات جنہیں نہ پریرہ کھونا
جن کے پاس شردھا روپی راہ فرج نہیں ہے اور جنت جوں
کاست سنگ نہیں کرتے۔ اور جن کو شری رکھونا جی سے پریم
نہیں ہے۔ اُن کے لئے یہ مانس ہوا اکم ہے ارتھات شردھا لو۔
ست سنگی اور بھگوت یہی پرش ہی اس رام جرت مانس کے
ادھیکاری ہیں۔ اُن کے لئے یہ سنگ ہے۔
جو کر کشٹ جائے پی کوئی۔ جاتنہ نیر جڑائی ہوئی
بڑا جاتنہ دھم اُٹا لگا۔ اگنے ہوئے جن پاؤ اچھا کا
اس رام جرت روپی مانس روپ کے نکٹ اگر کوئی کشٹ اٹھا کر
پہنچ بھی جائے تو وہاں جاتے ہی اُسے نیند روپی جوڑی آجاتی ہے
ہر دے میں جرت روپی (مور ستا روپی) جاڑہ لگنے لگتا ہے جسکے
کارن وہ اچھا کا وہاں جا کر بھی شان کرتے سے دینت (محروم
خالی ہاتھ) رہتا ہے۔

کری نہ جائے سر جتن پانا۔ پھر روپی سمیت اچھا پانا
جو ہو کر کوٹ پوچھن آوا۔ بہر نہ اگر تا ہی بچھاوا
اس اچھا گئے سے اس سرور میں اشنان اور جل پان تو
کیا نہیں جاتا۔ وہ اچھا سمیت وہاں سے لوٹ آتا ہے اگر اُس سے
کوئی انیر جن اس سرور کا حال چال پوچھے آتا ہے تو وہ اُسے
سرور کی نند کر کے تھاتا ہے۔

سنگ بچھن سیاہیں نہیں تے ہی۔ رام سکر یا بلو کہیں جے ہی
سوئی سارہ سر جتن کرای۔ ہوا کھو ترے تاپ نہ جڑی

یہ سارے دھن اس سو لھا گئے شانی نش کو نہیں دیا ہے جس پر
شری رام چندر جی کہیا دھن رکھتے ہیں۔ دہی جتن پرش آد اور پریم سے
اس سرور میں اشنان کرتا ہے اور ہوا کھو ترے تاپوں اور ارہیا نک
اچی دیوک اور اچی بھوتک سے چھوٹ جاتا ہے (من میں چتا کر
دیور سے جو تاپ بڑھتا ہے۔ اُسے ادھیا نک تاپ کہتے ہیں۔ راج
باش۔ دھوپ۔ سردی گرمی سے جو تاپ بڑھتا ہے وہ اچی دیوک
تاپ ہے۔ اور کسی دھوپ سے بھوتک پیرانی سے ایشو پکشی کیٹ
پتنگ وغیرہ سے جو شریر کو کشٹ پہنچتا ہے وہ ادھی بھوتک تاپ
ہے۔)

نئے نریرہ سر جتن نہ کاؤ۔ جنہ کے لام جرن بھل بھلاؤ
جولہائی چہہ اینہ سر بھائی موسست سنگ کر من لانی
وہ پرخش اس سرور کو کبھی بھی نہیں چھوڑتے جن کا شری رام جی
کے جرن میں سجا پریم ہے۔ بے بھائی جو جتن اس سرور میں
اشنان کرنا چاہتے ہیں۔ وہ من لگا کر ست سنگ کریں۔
اس مانس مانس چک چاہی بھٹی کوئی بدھی بھل ادگا ہی
بھیو ہر دے آند اچھا ہو۔ اکیو پریم پر موہ پر یا ہو
اس مانس سرور کو من کی آنکھوں سے دیکھنا اور اس میں
غوط لگا کر کوئی بدھی شد ہوئی۔ اور ہر دے میں آند اور حوصلہ
بھر گیا۔ اور پریم اور آند کا پرواہ اُٹھ پڑا۔

چلی بھگ کو تیتا سر تاسو۔ رام نبل جس جل بھن تاسو
سر جو نام سو منگل مو لا۔ لوک ویدیت سچل مو لا
اُس سے یہ سند کو تیتا روپی ندی جل نگی شری رام جی کا
نرل ش روپی جل اس ندی میں بھرا ہے۔ اس کا نام سر جو ندی ہے۔
اور یہ سمیون کلیانوں کا مول ہے۔ لوک اور ویدیت اس کے
سہاؤ لئے کتا رہے ہیں۔

ننگا نیت شو مانس نندن۔ کل مل ترین تر مول نندن
یہ سند مانس سرور کی ندنی بڑی پوتر ندی ہے۔ اور لکھ
کے پاپ روپی تنوں اور دشتوں کو جڑ سے اکھاڑنے والی ہے۔

دوہا

شردھا تری بدھ سماج پر گرام نگر دو ہو کو مل
سنت بھا انیم اودھ سکل سمنگل مول

چاروں بھائیوں کے بال چتر ناتو اس میں کھلے ہوئے رنگ
برنگ کے بہت سے کس کے پھول ہیں اور راجہ درانی اور سمیت
ان کے پر پراس کے جو نیلے کم ہیں وہ کھونڈا اور مل پٹی ہے۔

سیا سو بھر کھٹا سہائی، سرت سہول سو چھب چھائی
ندی ناو پو پش اینکا کیوٹ نکل اتر سید گکا

شری سیتا جی کے سو بھر کی جو سہاونی کھٹا ہے۔ مانو وہی
اس ندی میں نہادی بھی چھار ہی ہے اور جس میں اینکوں
سند پش ہیں۔ مانو وہی اس ندی کی ناہ ہیں۔ اور ان پشوں
کے دو ایک ایک اتر کی کھٹل کیوٹ ہیں۔ (یعنی ابر لاج ہیں)

سنی انو کھٹن پر سپر ہوئی، تھک ساج سوہ سر سوئی
گھوڑ دھار کھو گونا کھٹا رسائی، گھٹا ٹو بندھ رام برائی

اس کھٹا کوں کر جو آپس میں بھجان ہوتا ہے۔ مانو وہی اس
ندی کے سہارے سہارے ملنے والے یا تریوں کا ساج شو بھا
یار ہے۔ اور یہ سراج ہی کا کردہ اس ندی کی بھینکر دھار ہے۔ اور
شری رام چندر جی کی سندریالی ہی مانو اس ندی پر بند ہے ہرے
گھاٹ تک۔

ساج رام دواہ اچھا ہو سو کھٹا اگٹا کھٹا کھٹا
کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا

چھوٹے بھائیوں بہت شری رام چندر جی کے سیاہ کا آتھا
مانو اس کھٹا کوئی ندی کی کایاں کارانی اٹک ہے جو سب کو شکہ

دینے والی ہے۔ اس کے کہنے سننے سے جو پش اور پلکٹ ہوتے
ہیں۔ وہ بھی پیسہ آتا ہیں جو پش میں ہو کر اس ندی میں اٹان کرتے
ہیں۔

رام تنک بہت منگل سماجا۔ پر ب جگ جو بڑے سماجا
کالی کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا

شری رام چندر جی کے راج تنک کے لئے جو منگل ساج
سجایا گیا۔ مانو وہی اس ندی پر سب کے سبے اکٹھا ہوا یا تریوں کا

سموہ ہے کیسی کی کیدی (دبیری عقل) ہی اس ندی میں ہی ہوتی
کالی ہے جس کے پر پام سو بھر پش بھاری مہبت آجری۔

دواہ

سمن است آتیا سب چھرت پرت بپ جاگ

تینوں برکار کے خردنا (اتم) دھیکاری۔ دھیا دھیکاری
اچھ دھیکاری (گنوں کا ساج اس ندی کے دونوں کناروں پر
بے پورے پر گرام ونگریں۔ بہت جنوں کی سجا انویم (جس کی
کوئی اجمار ہوا کھٹا ہے مثال) اور دھادی (یو دھیا) ہے
جو سمیورن منگلوں کا ٹول ہے۔

رام کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا
ساج رام کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا

رام کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا
چھوٹے بھائی کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا

چاند سون اس میں آلا۔
جگ کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا

تریدھتاپ ترا ساک تھو پانی۔ رام سو پ بندھو سمو پانی
ہیے گین اور ویراگ کے بیچ کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا

ہی شری انگامی کی دھارا سرخ اور دھاند سوں کے بیچ شری پانی پڑ
اس پر کار تین کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا

سو پ روبا سمندری اور پور ہی ہے۔
کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا

نکھت کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا
اس سو پ روبا کا ٹول مان ہے۔ اور شری انگامی ہی ہے

اس لئے سنے والے جنوں کو پڑ گرتی ہے۔ اس کے بیچ بیچ میں کھٹا
بھات کی دھرت کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا

بن اور باغ ہیں۔
اٹھنیش دواہ براتی تہل ہر اگنت بہو بھاتی

رگھو برہم آتند بدھانی۔ بھنور تنک منوہر تانی
اس ندی میں جو بھانت بھانت کے بے شمار جل پر جیوں

وہ سب شری یادتی اور شری شوی کے سیاہ کے براتی ہیں بھوان
شری رگھو ناگ جی کے جہم آتند بدھانی ہی اس ندی کے بھنور اور

ترنگوں کی منوہر تانی ہے۔
دواہ
بال چرت چھو بندھو کے بیچ پش پش رنگ

نرپ لانی پش پش کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا کھٹا

چاروں بھائیوں کا آپس میں دیکھنا۔ بولنا۔ اور ملنا اور آپس میں ایک دوسرے سے یہیم کرنا بہنسا اور سندھ بھرا پنا اس جل کی مدھرتا (مٹھاس) اور سوگنہ (خوشبو) ہے۔

چوبائی

آرت وئے دینتا موری۔ لگھوتا لبت سبار نہ بھوری
اوکھت رل سنت گن کاری۔ اس پیاس منول ماری
میری آرتی ونبتی اور دینتا (یہ چاوی) اس سندھ منول جل
کا اتی انت ہلکا پین ہے (جو جل ہلکا ہوتا ہے سوگن کاری ہوتا ہے)
اس لئے کوئی کہتے ہیں۔ کہ یہ جل اوکھا ہے۔ اور سنتے ہی گن کرتا ہے۔ اور
جگت کی در آشا روپی پیاس اور من کے وکاروں کو ہرتا ہے۔

رام سو پر یہم پوشنت پانی۔ بہت سکل کلی کلش کلانی
بھوثرم سو شاکے شک تو شا۔ سمن دربت دکھ دارو دوشا
یہ جل سندھ رام پریم کو پشت کرتا ہے۔ کلک کلک کے کل پاپوں
اور ان سے ہونے والی کلانی کو ہر لیتا ہے بھوثرم ارتھات ہم من
کو سکھا دینے والا ہے۔ اور سنتوں کو بھی سنتشت کر نیا لا ہے۔
اور پائیوں۔ دکھوں۔ دروزنا (کلکالی) دوشوں کا ناشک ہے۔

کام کرودھ مد موہ نساون۔ جل بیک براگ پرٹھاون
سادر محن پان کئے تے۔ سٹیں پاپ پی ناپ پئے تے
یہ جل کام کرودھ مد اور موہ کا ناش کر نیا لا ہے اور شہ گیان
اور دیرکت بھاو کا برھانے والا ہے۔ (آر پورک اس میں نشان کر کے
اور پینے سے اس کے پرتاب سے ہرے کے سب پاپ اور سناپٹ
جاتے ہیں۔

جن ایہم یاد نہ مانس دھوٹے۔ تے کائر کلی کال جگوئے
ترکھت ترکھن روی کرکھو باری پھیرس مرگ وجم جہو دکھاری۔

جن ابھاگے پرشوں نے اس رام جرت موی مانس وور کے جل میں
اپنے انتہہ کرن کو دھو کر شہ نہیں کیا وہ کائر اور کلک کے دوار اٹھکے اور
مارے گئے۔ جیسے پیاسا ہرن سورج دیو کی کرنوں سے تپائی گئی۔ یہی مذہن
کی بھجتی ریت کو بھرم سے جل بھکر اپنی پیاس بھانے کے لئے اس کی اور
دور تا ہے۔ اور آگے سے آگے اس آشا پر بھاگا جاتا ہے کہ جل ملا کر ملا۔

اور اس بھرم میں بڑا جھاڑ لکھی ہوتا ہے۔ ویسے یہ دکھیدی جہو کلی کال کا
ماڑ ہوا دشیوں اور بھوگنوں میں آسند سکھ کی تلاش کرتا چا بھکت اور

کلی اگھ کل اوگن کھنن تے جل مل بگ کاگ

شری بھرت جی کا جرت مان سب اگنت اتپاتوں (مقیبتوں)
تکلیفوں کو شانت کرنے والا جپ یگیہ ہے۔ کلک کلک کے پاپوں
اور دوشوں کے اوگنوں کی گھائیں ہی اس ندی کے جل کا نیچر اور
بلکے کو تے ہیں۔

کیرتی بہت چھوٹوں زونوری۔ سسے مہاون پاون بھوری
ہم ہم سیں ستا شو بیا ہو۔ سسے سسے پرکھو جھم اچھا ہو
یہ کیرتی روپتی ندی چھوڑوں میں سندھ ہے۔ سسے سسے سندھ
اور تے ہے اور اس میں شوبی اور ہم ستا شری بارتی جی کا بیاہ مہنت
تو ہے۔ اور شری رام جی کے ہم کا اتسو سکھا ایک شہر کو ہے کہ مہنت
تو ہم نراں کو کہتے ہیں۔ اور شہر تو موسم بہار کو)

ہرین رام بباہ سما جو۔ سوگنہ منگل مئے رتو راجو
گر شہم دسہ رام بن کو نو۔ پنچہ کھھا کھر آپ یو نو
شری رام دواہ سماج کا ورن مانو آسند کلیمان مئے رتو
واج بسنت ہے۔ شری رام جی کا بن میں ماما مانو گوم رتو ہے۔ اور
رستے کی کھائی مانو شری دھوپ کو ہے۔

یرشا گھورنشا جیر راری۔ سر کل سال سو منگل کاری
لامداج سکھ پنے بڑائی۔ بکھد سکھد سوئی سر شہائی
دکھوں کے ساتھ گھوڑیہ مانو برشا رتو (موسم برسات)
ہے۔ چھوٹا کل ٹپنی دھان کے لئے بہت ہی اچھا کلیمان کر نیا لا
ہے۔ رام مان کا بوسکھ نمرتا اور بڑائی ہے۔ مانو وہ ہی شدھ سکھ
دینے والی سرز رو ہے۔

ستی سروہتی سیر گن گا کھھا۔ سوئی گن امل انویم پا کھھا
بھرت بھھا و شو شیل تائی۔ سدا ایک برس برن نہ صائی
ستی شرو منی (ستی سراج) شری سیتانی کے گنوں کی کھائی
اس میں شدھ اور انویم گن ہے۔ بھرت جی کا بھھا و اس جل کی شیتل
مان ہے۔ جو سدا ایک سال کھتی ہے۔ اور جس کا ورن کیا ہی نہیں ماسکتا
دو دھھا

دھو گن گن میں پیری برس پیر اس
کھائی جھوٹے بھوٹی جل ادھوری سباس

کہتے ہیں۔

دوہا

برہم نروین دھرم بدھی برہمن تو بھاگ
کہیں جگتی جھگوت کے سبجت گیاں پراگ
برہم نروین دھرم بدھی اور تو دھماگ کا وزن کرتے ہیں۔
اور گیاں و پراگ سے جھگتی کا کھن کرتے ہیں۔

چوہا

ایہی برکا دھماگ نہسا ہیں۔ پتہ سب پنج آشرم جا ہیں
پرتی سنیت اتی ہوئے آندا۔ مگر چھ گاویں مٹی پر ندا
اس پر کار ماگہ اشنان کر کے سب اپنے اپنے آشرم کو
چلے جاتے ہیں۔ ہر سال وہاں ایسا ہی آند ہوتا ہے مگر میں اشنان
کر کے رشی مٹی چلے جاتے ہیں۔

ایک بار کھبر مگر نہائے سب منشاں آشرم نہ سدا
یا گئے و لگیہ مٹی پر م سب کی بھر دواں راھے پد پسی
ایک بار پورے مگر بھر اشنان کر کے مٹی کن اپنے اپنے آشرم
کو واپس لوٹ گئے۔ جہاں گئی مٹی پھر دیکھ کر بھر دواں مٹی نے
جہن بڑ کر وہاں ٹھہرایا۔

سادو جین مروج یکھا لے۔ اتی پنیت آسن بھیٹارے
کر پوجا مٹی سوئی اچھانی۔ بولے اتی پنیت مہر دواں !!
اور سے ان کے چن کل دھوئے۔ اور اتی انت شدہ آسن پنا کو
ٹھایا۔ پوجا کر کے مٹی پھر دیکھ کر بھر دواں کیا۔ اور پھر اتی
پو تو مڑی مٹی سے بھر دواں مٹی بولے۔

ناگہ ایک سنشتے بڑ مورے۔ کرکت دینو سب تو رے
کہت سو مہ لاگت بھ لا جا۔ جوں نہ کہوں بڑ موئے اکا جا
ہے ناگہ! میمن میں ایک بڑی بھاری شنکا ہے۔
ویدوں کا سمیٹورن تو آپ کی مٹی میں ہے۔ اس شنکا کو کہتے ہو
بھ بھ اور شرم اتی ہے۔ اگر میں نہ کہوں تو بڑی بھاری دانی ہوتی ہے۔

دوہا

سنت کہیں اس مٹی پر بھو شرتی پراں مٹی گاؤ
ہوئے نہ بھل بیک اور گرسن کئے دراؤ
ہے پو بھو سنت لوگ یہی مٹی کہتے ہیں اور وید پراں مٹی جنوں

دیکھی ہوتا ہے۔

ستی انوار سبار گن گن گن من انہوائی
سٹھ بھوائی شنکر شہ کہہ کوئی کھٹا سہائی
اپنی بدھی کے انوار اس سریشٹھ میل کے گنوں کو چار کر اور
اس میں اپنے سن کو ہٹا کر اور شری بھوائی اور شنکر کو سمجھ کر کے کوئی مٹی
وہ اس شنکر کھٹا کہتا ہے۔

اب دھوتی پد پت کر وہ مہیہ دھروائی پر ساد
کہیں بیکل مٹی برہم کر مٹن سو بھگ سنا
اب شری دھنا تہی کے پد مٹوں کو اپنے ہوسے دھان
کر کے اولائی کر پیا کو پراپت کر کے دونوں مٹی دروں کے مٹن کا سندر
سنوا د کہتا ہوں۔

بھر دواں مٹی سب ہیں پریا گا۔ تنہیں رام پد اتی انوار کا
تا پس سم دم دیا ندھانا۔ پرا تھ پتھ پرم بھانا
شری بھر دواں مٹی پراگ میں بستے ہیں۔ ان کا شری رام جی
کے چوڑوں میں اتی انت پریم ہے۔ تیسویں مٹی۔ جت اندریہ
اور دیا ندھان ہیں۔ اور برہم گیاں کے مارگ میں پتہ پراں ہیں۔
ماگہ مگر گت رومی جب ہوئی۔ تہ تھ پتھ پراں کو سب کوئی
دیو دواں کرکت مٹن شری۔ سادو بھیں سکل۔ پتر مٹی
ماگہ ماس میں سورہ دیو جب مکر رشی پراں ہے اور سب
لوگ تیرہ راج پراگ۔ کو آتے ہیں۔ دیونا۔ دینت کنتر اور مٹنوں کے
سموہ سب اور پور دھن مٹی میں اشنان کرتے ہیں۔

پو جھیں مادہ ہو پد جل جاتا۔ پس اکھ بھو ہر کھیں گاتا
بھر دواں آشرم اتی پاؤں۔ پرم مٹی ور من بھادان
شری دینی مادہ ہوئی کے پد مٹوں کو پوجتے ہیں۔ اور اکھشتہ
برٹ کا سپر شکر کے پرت ہوتے ہیں۔ بھر دواں جی کا آشرم بہت ہی
پو تو مٹن اور مٹی جنوں کے من کو بھانے والا ہے۔

نہاں ہوئے مٹی رشی سما جا۔ جا ہیں جے جتنا تیرہ لا جا
جھیں پرات سمیت اچھا۔ کہیں رسیہ پری گن گا جا
اس تیرہ راج پراگ میں رشی مٹیوں کا بوساج اشنان
کرنے جاتا ہے۔ وہ سب بھر دواں آشرم میں ٹھہرتے ہیں۔ برانکال
بڑے اتنا سے اشنان کرتے وہ آپس میں مٹوں کے گٹوں کی کھائی

جوبانی

جیسے رہے سو بھرم بھاری۔ کہیو سو کھننا نا تھ بستانی
یکہ ولک بولے مسکائی۔ نہہی بدیت کھوتی پر بھوتانی
ہے ناکھ! جس طرح بھی میری اس بھاری شنکا کا نوازن ہو
وہ کھتا وستار سے کہئے۔ یا گیہ و لگیہ جی مسکرا کر بولے۔ شری رگھوپتی
کی پر بھوتانی کتاب جانتے ہیں۔

رام بھگت تم من کرم بانی۔ چترائی تہہ ای میں جانی
چاہو سنئے رام گن گورہا۔ کینو پرشن منہوں الی توڑھا
تم من بکرم سے رام بھگت ہو۔ میں نے تمہاری چترائی
کو جان لیا۔ تمہیں شری رام جی کے گورہ گنوں کے سننے کی اہلیا شاہ
اس لئے اپنے آپ کو اگیانی پر گٹ کر کے مجھ سے ایسا تم نے
پرشن کیا ہے۔

تات سنو ساندھن لائی۔ کہیوں رام کی کھتا سہائی
دھاموہ ہکھیش بشالا۔ رام کھتا کارکا کرالا
ہے تات۔ تم اور یوزک ساودھان ہو کر سنو میں تمہیں
رام کی پتر کھتا کہتا ہوں۔ یہ اگیان بھاری یریل ہی شاسر ہے۔
اور شری رام جی کی کھتا ا سے مارنے والی پھینک کانی جی ہے۔
رام کھتا ششی کرن سمانا۔ سنت چکور کر ہیں چہنہ پانا
ایسے سنئے کینہہ بھوانی۔ مہادیونب کہا بھانی
شری رام چندر کی کھتا چندرما کی شقیل کرن کے سمان ہے
جسے سنت رومی چکوریان کرتے ہیں۔ ایسی ہی شنکا شری بھوانی نے
کی تھی۔ اور شری مہادیون نے وستار سے شنکا نوازن اڑھ اتر
دیا تھا۔

دوہا

کہیوں سو متی انوار اب انا شہنشاہ سنیاد
بھیو سے ہمہ سنیو ہمہ سن منی میٹس بسناد
اب میں اپنی بھائی اوسا بھوانی اور شری مہادیون جی میں ہو
سنواد ہوا کہتا ہوں۔ وہ جس سے اور جس کا زبان دس ہوا۔ اُسے ہے منی
تم سنو۔ تمہارا بشاد وسب مٹ جائے گا۔

جوبانی

ایک بار تو تیرا لگ باہیں بھگت کے کچھ رشی ہیں

کا بھی رہی رت ہے کہ گورہ سے کوئی بات اپنا کر رکھنے سے ہر دے
ہر شدہ گیان پر کا شہا نہیں ہوتا۔
اس وجہ پر کہیوں راج مہاراج۔ ہر نانا کر جن پر چھو ہو
رام نام کر اہت پر رکھو۔ اور سنت پران اپنشد گاوا
ایسا دوبار کر کے میں اپنے سہ اگیان کو اپنے سامنے پر گٹ
کرتا ہوں۔ ہے نا تھ مجھ سیکو۔ پر دیا کر کے اس سہ و اگیان کو غارن
کیجئے۔ رام نام ا اتی انت پر بھانو ہے جس کو سنت پران اور اپنشد
لے گیا ہے۔

سنت حیت بھو ایشی۔ شہنشاہ اگیان گن راشی
اگر چاہو جیک راہ ہیں۔ کا سہی امیز پریم بد لہیں
گیان اور گنوں کی راشی۔ ایشی بھگوان شہنشاہ اس رام
نام کا سدا جب کرتے ہیں۔ سنسار میں اہار جانی کے جی میں کاشی
میں مرنے سے یہی پریم دھام کویرایت ہو سکتی ہیں

سو بی رام مہاسنی رایا۔ شہنشاہ کیوت کر دیا
رام کوئی پرکھ پھنوں تو ہی۔ کہو کہتا ہے کہ پادھی ہوئی
ہے شنی راج۔ وہ بھی رام نام کی ہو پڑے کہ شنیو مہاراج
کشی میں شری چھوڑنے والوں کو دیا کر کے رام نام کا ہی پادش کرتے ہیں
یہ پر بھو میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ وہ رام کون ہے جس کے نام کی
اتنی نہا ہے۔ آپ کہنا تو چاہیں۔ مجھے ہلی بھانت سمجھا کر کہئے۔

ایک رام اور ہیش مکسارا۔ تین کر حرت بدت سنسار
ناری برہ دکھ لہیو اپارا۔ بھو رو شتورن راون مارا
ایک رام تو اورہ کے راہ و شرتہ کا بیٹا ہے جن کے جتر کو
سدا سنسار جانتا ہے جس نے ناری اور لوگ میں برا ہی دکھ اٹھایا
اور کروہ یکت ہو کر مرنے میں راون کو مار ڈالا۔

دوہا

پر بھو سوئی رام کہ اپرا۔ تو جا ہی حیت تر پورا
ستیم دھام سر بگی۔ تم کہو۔ ایک بکھا
ہے پر بھو وی رام میں یا ابر کون دوسرے ہیں جن کو شری
شونی مہاراج جیتے ہیں۔ آپ سچان اچھٹار میں سب کچھ جاننے
والے ہیں۔ آپ گیان دیا کر کے کہئے

سنگ سنی جگ جننی بھوانی۔ پوجے شری اکھیا پشور جانی
ایک باز تیرتا یک میں شری شوبی اگست شری کے پاس گئے
ان کے پاس جگ جننی بھوانی سنی جی بھی تھی۔ شری نے سمیوں کو گت
کے ایشور جان کر ان کی پوجا کی۔

رام کتھا مٹی بروج بکھا مٹی سنی ہمیش برہم سکھ مانی
رشی پوجھی ہری بھگتی سنی۔ مٹی سمیوں کو ادھیکاری پانی
مٹی اگست نے رام کتھا کا دستار سے وزن کیا۔ اور شری
شوبی نے مٹی کر برہم سکھ مانا۔ پھر شری نے شری شوبی سے سندھ ہری
بھگتی پوجھی اور شری شوبی نے ادھیکاری جان کر بھگتی کا رسمید (راڈ)
اگست مٹی پر رکھ لیا۔

کہتے سنتے بھگتی گن کا تھا۔ کچھ دن تھاں سے گری نا تھا
مٹی سن پدا مانگی تر پودا ری۔ چلے بھون سنگ دکھش کمار
شری دھونا تھ جی کے گنوں کی کتھائیں کہتے سنتے شوبی مارج
پکھ دنوں تک وہاں رہے پھر مٹی سے ودار مانگ کر وہ کمار
شری سنی جی کے ساتھ اپنے بھون کو چلے۔

تھی او شری جنن جہہ بھال۔ ہر گھو تیس لینہہ اوتارا
پیتا جنن راج ادا سی۔ دنڈک بن دھرت اپنا شری
انہیں دونوں پر تھو کی کا بھار دو کر کے۔ نے شری
ہری نے دھوکھل میں اوتا لیا۔ وہ ادناشی بھگوان اس سے اپنے پتا
کے بھون کا پان کرتے ہوئے راج پاٹ چھوڑ کر سا دھو بھیس میں دنڈک
بن میں دھو رہے تھے۔

دوہا

ہر وہ بجاوت جات ہر کہہ بدھ درشن ہو۔
گیت ٹوپ اوترو پوجھو کئے جان سب کو۔
شری شوبی جہا راج ہر دے میں دیا کرتے ہے۔ کہے کہ بھگوان
کے درشن کس بکھڑوں بھگوان نے گیت ٹوپ میں اوتا دھارن کیا۔
ہے۔ اگر میں ان کے پاس گیا تو سب لوگ جان جائیں گے۔ اور ان
کے گیت ٹوپ میں اوتا رہنے کا بھید کھل جائے گا۔

سورجھا

ننکر اُڑاتی چھو بھو سنی نہ جانہہ مرم سوئی
تلسی درشن لو بھو من ڈارو لو جنن لاجی

شوبی کے ہر دے میں اتی انت بیا گستا تھی۔ تی اس بھید نہ
نہیں جانتی تھی۔ تلسی داس جی لکھے ہیں کہ پوجھو کے درشنوں کے لئے
شری شوبی کے تیر لچار ہے تھے لیکن ان میں بھید کئے کا دستھا۔

جھوپائی

راون مرن منج کر جانیا۔ پر پوجھو بھی کچن کد نہہ جہہ سا نچا
جوں نہیں جاؤ رہی کچپتا وا۔ کہتے بچار نہ مینت رہنا وا
”میری موت منش کے لہو سے ہو“ ایسا راون نے برہما
جی سے برا نکا تھا۔ پر بھو برہما جی کے بچن کو سچ کرنا چاہتے ہیں۔ اگر
ان کے درشنوں کے لئے پاس نہ یاؤں تو میں بڑا کچپتا وار رہے گا۔
شری برہما جی کرتے تھے لیکن کسی فیہ ملے پر نہ پہنچ سکے۔

ابھی بدھی بھئے سوچ بس ایشا۔ نے ہی سے جائے دس شیشا!
لینہہ نیچ مار تیج ہی سنگا۔ بھو تر گت سوئی کپٹ کو رکا
اس پر کار شوبی چپتا گن ہو گئے۔ مٹی سے راون نے جا کر
نیچ مار تیج کو سا لکھ لیا۔ اور وہ مار تیج کو کپٹ کا برہن بن گیا۔

کر کھیل موڑھ ہری و دیہی۔ پر بھو برہما و تیس پتہ نہ تے ہی
مرگ بدھ نہ پتہ نہ ہر تے۔ انتم دیکھہ مین چھمائے
اس سوکھ نے اس بکا وکیل کر سیتا کو ہر لیا۔ سے پر بھو کے پچھا او
کا ذرا بھی گیان نہ تھا۔ مرگ کو کر کھن بہت شری رام جب واپس
آئے تو انتم کو خالی دیکھ کر انکے پیروں میں ہل بھایا۔

برہہ اچل تر او رکھو رانی۔ کھو جت پین بھرت دوو بھائی
کب لں جوگ ہوگ نہ جائیں۔ دیکھا کر کپٹا برہہ دھک تاکیں
منشوں کے سامان برہہ میں بیا کھی ہو کر شری دھونا تھ جی سمیت
چوٹے اچائی پھن کے بن کر سیتا جی کو تلاش کرتے ہوئے گھوم رہے
ہیں۔ چہر بھگوان میں سنے میں کسی سے سوگ۔ لوگ نہیں ہے پولکرت
کاشی۔ سے ان میں پر کشش برہہ دھک دھکا گیا۔

دوہا

اتی پچتر رکھو تیں جرت جانا برہم شہان
جے مٹی مند بھوہ بس برہہ دھریں کچھو آتی
شری دھونا تھ جی کا جرت اتی انت دھرت ہے۔ اس کو برہم
بھگتی برہن جن ہی جانتے ہیں۔ لیکن موڑھ مٹی وہ کے وشی دھرت ہے
منش میں یہ کچھ کی کچھ کا پتا کر بیٹھتے ہیں۔

کھو جی سوکھ اگیہ اد ناری۔ گیان ہام شری پتی امراری
دی تاؤں کی بھلائی کے لئے شری دشو بھگوان جو نر شری
دھان کرتے ہیں۔ وہ دشو بھگوان تو شری کی طرح سرور گہ میں گہ گیان
دلہن لکھی تھی اور انہوں کے شری بھگوان دشو بھلا اگیہوں کی طرح شری
کون میں کھو جی گئے؟

شہو بھگوان پتی بھلا نہ ہوئی۔ شہو بھگوان جان سب کوئی
اس سنہ سے من بھو ایا را۔ ہوئے نہ ہر وہ پر پورہ پر چار
شری شری کی باتی بھی بھو نہیں ہو سکتی۔ وہ سرور گہ میں۔ اسے
سارا سنہ امانتا ہے۔ اس طرح کی امانت کا سنی کے من میں اگہ شری پتی
انہوں نے بہت زور لگایا لیکن من نہ سمجھا ارتھات وہ شکنا نہ گئی۔

جد پی پرگٹ نہ کیو بھوانی۔ ہر انتر پائی سب جانی
سن ہی سنی تو ناری بھلاو۔ سنہ اس نہ دھرے ارکاڈ
اگر سنی جی نے اس شکا کو پرگٹ کر کے نہیں کہا لیکن پھر بھی
انتر پائی شہو بھگوان اس کے من کی سب جان گئے۔ وہ بولے ہے
سنی تمہارا ناری بھلاو ہے۔ ایسی شکا من میں بھی نہ رکھنی چاہئے۔
جاسو کھنا کھج شری گائی۔ بھگوانی داسو شری سنی سنہائی
سوئی تم شہو بھلاو۔ سیوت جانی سنہائی دھرا
جن کی کھنا گت سنی نے گائی۔ اور جن کی بھگوانی میں نے سنی
کو سنائی۔ دی میرے شہو۔ دیو شری دھو ویر جی ہیں جن کی گیانی سنی
سدا سیدو کیا کرتے ہیں۔

چھند

منی دھو جی سدہ سنتت بل من جے ہی ہا دی
کہن پتی تم نران ام کم جاسو کسیتی گا وہیں
سوئی رام بیایک برہم بھون نکائے پتی مایا دھنی
اوترو اپنے بھگت بہت راج تتر نت رگھو کل منی
گیانی منی سدہ یوگی نر نتر شہو اتہہ کرن سے جن کا دھیا
کرتے ہیں۔ اور وید پاران اور شاستر جن کی کیمری کا لگان کرتے ہیں۔
نری رام بھگوان سرور بیایک برہم بھون برہم بھون کے ادھی پتی
مایا پتی۔ برہم سوتنتر ہیں۔ انہوں نے اپنے بھگتوں کے کلیان ارکاڈ
رگھو کے منی روتپ میں اوتار دھان کیا۔

چوپائی

شہو سمی تھی رامہ دیکھا۔ ابجا ہیم اتی ہرکھ بشیکھا
بھری بون بھی بندھو ہناری۔ کسمی جان نہ کیہ نہ جن ہاری
اسی سے شری شری نے رام بھگوان کو دیکھا۔ ان کے ہرے
میں ہر ش اور آند آند آیا۔ ان شہو کے ساگر شری رام چند جی کو انہوں
نے خوب جی بھر کر دیکھا۔ لیکن یوگی سمان زبان کران سے سیل بول نہیں کیا۔
جے سیدانند جگت پاون۔ اس کی چلیو منوع منساون
چلی جات شوستی سمیتا۔ پرن پرن پیلکت کر با نلیکتا
سے جگت کو پوتر کرنے والے سیدانند بھگوان آپ کی
جے ہو۔ ایسا کہ کام دیو کا ناش کرنے والے شری شری جی بل دیئے
وہ کر پکے بھڈا شری شری سنی سمیت اس ورشن آند میں لگن چلے
جائے تھے۔

سنی سوو شہو کی دیکھی۔ ارا بجا بندھو بشیکھی
شہو جگت بندھو جگت شری۔ سر نر نر سب بات سیدنا
سنی جی نے شری شری ہمارا ج کی یہ آند سے دشا
(مالت) دیکھی تو ان کے من میں یہ سندھیر ہوا کہ شری شری تو جگت
کے بوجھ میں ہیں۔ وہ جگت کے ایشور ہیں۔ دیو منش میں جن سب ان
کے آگے مستکھ ہکا کر پر نام کرتے ہیں۔

تہہ نر سبت کیہ نہ پرنا ما۔ ہی سیدانند پر دھام
بھگت مگر بھگتی تا سٹو بلوکی۔ آج ہر شری پتی اڑت نہ روکی
انہوں نے ایک ما بھگوان کو سیدانند پر دھام کہہ کر پر نام
کیا۔ اور ان کی شہو کو دیکھ کر وہ برہم میں ایسے بین ہو گئے ہیں
کہ اب تک بھی ان کے ہرے میں برہم روکنے سے بھی نہیں رکتی

دوہا

برہم جو بیایک برہم آج اکل اینہہ البھید
سوکھ دھم دھو ہونی نر ہا ہی نہ جانت دید
جو برہم دیا پاک۔ مایا۔ انیت۔ انیتا۔ کلا انیت بھیا بہت
اور بھید بہت ہے جس کا اہما کو وید بھی نہیں جانتے کیا وہ غریب
دھان کر کے نر بھیں میں پرگٹ ہو سکتا ہے۔

چوپائی

وشنو جو شری بہت نر تودھاری۔ سوو سرور گہ بھگوان پوراری

سورمٹھا

لاگ نہ اور آپدیش جی کی کہو شو بار ہو
لوے ہمیں ہمیش ہر بابا بل جان جہمیر
اگرچہ شہو جی نے بار بار سمجھایا لیکن پھر بھی سنی جی کے ہرے
میں ان کا یہ آپدیش نہ بیٹھا تب شہو جی اپنے چت میں لگوان کی
ایا کا بل جان کر مسکراتے ہوئے بولے۔

چو پائی

جو تہر میں اتی سند ہو۔ توں کن جانی پر کھشالی ہو
تب تک بچھا ہوں بچھاپیں جب لگ تم ایہو موی پاپیں
جو تہارے سن میں یہ بہت بڑا سند یہ ہے کہ بار بار سمجھائے
سے بھی نہیں دور ہوتا۔ تو تم کیوں جا کر پرکشا (امتحان) نہیں لیتی۔
پرکشا لے کر تمہارے واپس لوٹ آئے تاکہ میں اس پڑ پر کش کی
بھایا میں اٹھا رہوں گا۔

جیسے چائے موہ بھرم بھادی۔ کر سو جتن بدیک بکاری
چلی سنی شو آیسو پائی۔ کر میں بکارو کروں کا بھائی
اچس اپائے سے تمہارے من کا یہ موہ جنت بھرم دور ہو جائے
وہی اچائے تم سوچ سمجھ کر کرنا شو جی کی اکیا پرستی ملی۔ اور من میں ہمار
کرنے لگی۔ کہ کیا اچا کیا جائے۔ ارحات کس ڈھنگ سے پرکشا لی
جائے

ایہاں شہو اس من انومانا کھوش تاکہوں نہیں کلیانا
موتے ہو کہیں نہ سنتے جا ہیں بندھی پرست بھلائی ناہیں
ادھر شو جی نے اپنے سن میں یہ انومان کیا۔ کہ بھش کنیا سری
ستی جی کا اس میں بھلا نہیں ہے جب میرے سمجھانے سے بھی اس
کی شنکا دور نہ ہوئی تو سمجھو کہ یہ اس کا بڑبھا گیا ہے۔ اب سنی جی کی
بھلائی نہیں ہے۔

ہوئی سوئے جو رام رنج را کھلا۔ کو کر ترک بڑھا دے ساکھا
اس کہہ لگے جین ہر ناما۔ گئی سنی جی ہاں پرکھو سکھ ہاما
جو رام کی اچھا ہے وہی ہوگا۔ ویرتہ ترک کر کے دیلوں
میں بڑھ کر کون اس شاکھا کو بڑھانا پھرے۔ ایسا کہہ کر شری شو جی
رام نام کا چپ کرنے لگے۔ اور سنی جی وہاں چلی گئی۔ جہاں سکھ کے
ہام شری راجندر جی تھے۔

دوہا

مینی پنی ہرے بکارو کر دھرم سیتا کر روپ
اگے ہوئی جلی پتھ تینے جے جہہ اوت نہر بھوپا
بار بار سن میں وچار کر سیتا جی کا روپ دھارن کر کے سنی جس
مارگ کے سامنے ہو کر ملی جس مارگ سے کہ شری راجندر جی سنشوں
راہا رہے تھے۔

چو پائی

پھمن دیکھ امارت ہمیشا جکت بھئے بھرم ہر دہ و شیشا
کہہ نہ سکت کھو اتی بھمیرا۔ پرکھو بھارو جانت سنی دھیرا
پھمن جی سنی کے بدے ہوئے ہمیں کو بھکر دیران رو گئے
اولان کے سن میں بھرم پیدا ہو گیا۔ وہ بہت بھمیرا ہو گئے۔ اور کہہ
نہ سکے۔ دھیر دھیں پھمن پرکھو شری راجندر جی کے پرکھاؤ کو ماننے تھے۔
سنی کیٹ جانیو سر سوانی۔ سم درسی سب انتریا می!
سمرت جاہی مٹے اکیانا۔ سوئی سر و گہ رام بھگوانا
دیوتاؤں کے سوا میں سب کو دیکھنے والے اور سب کے ہر دے
کی جاننے والے بھگوان شری رام چندر جی نے سنی کے کیٹ کو جان
لیا جن کے سمرن کرنے سے اکیان مٹ جاتا ہے۔ وہی سر و گہ بھگوان
شری رام چندر جی ہیں۔

ستی کینہہ چہ تہوں ڈراؤ۔ دیکھ ہوناری سبھاؤ پرکھاؤ
نچ مایا بل ہر دہ بھکائی۔ بولے ہمیں رام مر دہ بانی
استری کے سبھاؤ کے پرکھاؤ کو تو دیکھو کہ سر و گہ سو ہتہ پانی
کھگوان کے سامنے بھی سنی جی بھگوان کیا جاتے ہیں۔ اپنی ایا کی
شکنتی کا ہر دے میں وچار کر کے مسکراتے ہوئے شری رام چندر جی
ہمیں بانی سے بولے۔

جو دیان پرکھو کینہہ پر نامو۔ پتا سمیت لینہہ نچ نامو
کہو نہور نہاں برش کیتو۔ سپن اسیلی پھر تو کے جیتو
پہلے پرکھوئے دونوں ہاتھ جوڑ کر سنی کو پر نام کیا اور پتا
سہت اپنا نام بتایا۔ پھر پوچھا کہ کو برش کیتو شو جی کہاں ہیں!
تم یہاں اکیلی بن میں جس نے کھم رہی ہو۔

دوہا

رام بچن مر دہ گورھ سن اچیا اتی سنکو چو

ستی دیکھ کو تک مل گیا۔ آگے رام سہت شری بھارتا
شری رام چندری نے جانا کہ سٹی نے دیکھ پا لیسے۔
تب انہوں نے اپنا کچھ پرکھا وہ پرکٹ کر کے دکھا۔ سٹی جی نے
مارگ میں جاتے ہوئے یہ کو تک دیکھا کہ رام چندری پھینا اور سینا
سمیت آگے چلے جا رہے ہیں۔

پھر تینوا پاچیس پرکھو دیکھا۔ سہت ہندو سیانند بدیشا
جنہو جتوئیں تہاں پرکھو اچھنا بیوہیں سہت بدیشا پر وینا
بھرچھے کی طرف مڑ کر دیکھا۔ تو وہاں بھی سہت بیس میں پرکھو
کو سینا اور پھین سمیت دیکھا۔ وہ جودھر کو نکھا کر گئی ہیں۔ ادھر
میں پرکھو برا جمان ہیں۔ اور پھر سہت مٹی بن آگے کی سیوا
کر رہے ہیں۔

ستی سہت ہیش میں چلیں ہر کوئی سوچو
شری رام چندری کے کوئل ہو گئے تھیں بچوں کو شن کرستی جی کو
برٹا نکوچ ہوا (اندیشہ ہوا) وہ ڈرائی ٹنڈی ہر دے میں بڑی چنتا
کرتی ہوئی شوجی کے پاس چلی۔

چوپائی

میں شکر کر کہانہ مانا۔ رنج اگیان لام پراٹا
جائی اتراب نے ہوں کا پا۔ اُر اچا اتی داروں دا پا
کر میں نے شری شوجی ہمارا ج کا کہانہ مانا۔ اور اپنا اگیان
شدہ وگیان سُرپ شری رام چندری پرلا بیت کیا۔ اب میں شوجی
ہمارا ج کو جا کر کیا اُتر دوں گی۔ ایسا سوچتے سوچتے سٹی جی کے ہر
میں بھیا ملک میں پیدا ہوئی۔
جانا رام سٹی دیکھ پاوا۔ رنج پرکھا وکھو کھو گئی جانا را

بال کاٹ

حصہ دوم

دیکھے جہاں تہاں لگوتی ہے شکتی سہت سکل سرتے نے
جیو میرا چر جو سسارا۔ دیکھے سکل اٹیک بد کا مارا
ستی جی نے جہاں تہاں جتنے رگھو ناگہ جی دیکھے۔ وہاں وہاں
اپنی اپنی شکتیوں سہت استری دیو سمود کو بھی دیکھا۔ سسار میں جو ہلا پر
جیو ہیں۔ وہ بھی اٹیک پرکار کے سب دیکھے۔
پو جہیں پرکھو دیو پہو بیگھا۔ رام روپ دوسر نہیں دیکھا
اولو کے رگھو تہی تیرے۔ سیدا سہت نہ بیگھ کھنیر کے
ستی جی نے یہ دیکھا کہ جتنے دیوتا شری رام چندری کو پوجتے
ہیں۔ انکے تو اٹیک بھیس ہیں۔ لیکن رام کا روپ اور بھیس جو سہا نہیں
ہے۔ اگرچہ سیدا سہت شری رام چندری بھی بہت سے دیکھے لیکن
ان کے بھیس اٹیک نہیں تھے۔

سونی رگھو برسونی پھن سینا۔ دیکھی سٹی اتی جھی سہت سیدا

دیکھے شو بھی دشمنو اینکا بہت پرکھا وایک تے ایک
بندت چرن کرت پرکھو سیوا پبھش دیکھے سب دیوا
ستی جی نے اٹیک شو پرکھا و دشمنو دیکھے۔ ایک سے
ایک کا پرکھا و بڑھ کر رہے۔ انہوں نے یہ بھی دیکھا کہ بھانست
بھانست کے بھیس وھالنا کئے۔ سبھی دیو سمود شری رام جی کی
چرنا بندنا اور سیدو کر رہے ہیں۔

دکھنا

ستی بدھاتری اندھا دیکھیں امت الوپ
جنہو ہند بھیشا جادی سرت نہ تہہ من ناو روپ
ستی نے اگت لے بھن نویم لے بھال آتی ہر پانی اور اندھانی دیکھیں۔
جس جس روپ میں ہمیشہ اٹیک دیو تھے۔ اسی کے انوکھے ساتھ اٹکی
یہ سب شکتیاں (استریاں) ابھی دیکھیں۔

جی ہاں پر کہ شری شرمی برجان تھے۔

دوہا

گیٹیں سمیٹ مہیش تپ ہنس پو بھی کشکلات
لینہ نہ پو بھی شاکون بدھی کہو سینہ سب بات
جب شرمی کے پاس پہنچی تو انہوں نے ہنس کر ان کی
کشک پو بھی۔ پھر کہہ کہ سچ سچ کہو تم نے کس پرکار سے ہنگوان
شری رام چند جی کی پرکھائی۔



ہر وہ مکھن سبھہ کچھو ناچیں۔ میں تو نہ بیٹھی ملک ماہیں
سب جگہ ہی رام دھری تھیں اور وہی سیتا ہی ایسا دیکھ کر
سستی جی بھے بھیت ہو گئی۔ ان کا من کا پنے لگا شرمی کی سسہ نہ رہی
وہ انہیں نہ کہہ کے مارگ میں بھو گئی۔

پھر پو کیو نہیں آگھاری۔ کچھو نہ دیکھ نہاں کشک کماوی
جی پو مانی رام پو سیتا۔ جلیں نہاں پو ہاں سے گریشا
سستی جی نے جب پھر نہیں آگھار کر دیکھا تو دیاں کچھ بھی نہ تھا
باہار انہوں نے شری رام جی کے چروں میں مستکھ کیا بھر دیاں

ماس پارلین بوسرو شرام

یہ جان کر کہ سستی جی نے سیتا جی کا بھیس بنایا تھا شرمی کے
ہوئے میں بڑا کالیش ہوا۔ وہ وجہ کرنے لگے کہ اگر اب میں سستی جی سے
پرستی کروں تو بھگتی مارگ نشٹ ہو جائے گا۔ اور بڑا انیاس ہو گا۔

دوہا

پریم پنیت نہ جائے رنج کئے پریم بڑا پاپ
پرکٹ نہ کہت مہیش کچھو نہ سادھک کشتاپ
سستی پریم پو تر ہے۔ اس لئے ان کا تیاگ بھی نہیں کیا بدینھا۔
پریم کرنے میں بڑا پاپ تر ہے۔ شرمی نے پرکٹ کر کے تو کچھ نہ کہا۔
لیکن ان کے ہرے میں بڑا داہ ہے۔

چوہائی

تمہیں منکر پرکھو پریشنا و اسیمرت رام ہرے اس آوا
ایہی تن تہہ بھیت مپے ناہیں شرمی ملک پنہ سن ماہیں
اس پنہا میں بیال ہو کر شرمی نے پو کچھو خری داجوری کے
بد کہلوں میں سر نوایا۔ اور ان کا سمن کہتے ہوئے ان کے پرے گیا
وجہ اٹھا کہ جس شرمی سے سستی جی نے سیتا جی کا روپ دھارن کیا ہے
اس شرمی سے مجھ کو ان سے جی پتی روپ میں بھینٹ کرنا پرت ناہیں
ہے۔ مہکھک شرمی نے اپنے من میں کر لیا ہے۔
ان بھارت منکر سستی دھیراں جی پتی مہکھک دھو بیسرا

سستی جی بھو لگھو پر بھیاؤ۔ بھیس شرمی کی نہ دیاؤ
کچھو نہ پرکھیا لینہ نہ گوسائیں۔ لینہ نہ پرنام نہ ہاری ناہیں
شری رام جی کے پھیاؤ کو جان کر سستی جی ہم لگی تھی۔ اسی دور کے
مارے انہوں نے شرمی سے یہ بھید پھیا لے رکھا اور کہا کہ سستی
سوامی میں نے کچھ بھی پرکھیا نہیں لی۔ کیوں آپ کی طرح انہیں پرنام
کر کے جلی آتی ہوں۔

جو تم کہا سو پرکھا نہ ہوئی۔ مورے من پنیت اتی سوئی
تب کھنکھو دیکھو دھو دھیا نا سستی جی لینہ نہ پرت سب جانا
جو آپ نے کہا وہ کیا بھی بھیا ہو سکتا ہے میرے من میں
یہ بڑا وشواس ہے۔ تب شرمی نے دھیان دھو کر دیکھا۔ اہ سستی
نے جو جرت پرکھیا لینہ کئے کیا تھا سو سب جان لیا۔

پھر رام مایا سب سناوا۔ پر پرستہ جیہ تیوت کھاوا
ہر اچھ بھاوی ملوانا۔ ہرے بھارت شرمی شرمی نا
پھر رام چندری کی بیا کو مستکھ لیکھا جس سے پریت
ہو کر سستی جی نے بھوت ہوا۔ شرمی دھارے سے من میں رہا گیا کہ
بھگوان کی اچھا روٹی بھاری بری بری ہے۔

سستی جی تہہ سیتا کریشا۔ شرمی بھو لیشا۔ لیشا
جوں اب کروں تی سن پریتی۔ مہکھک تہہ ہوئے اپنی

کر پابند شو شوہریم اگلا دھا۔ برگٹ نہ کہیو مور اپرا دھا
اپنی ہی کرنی کو بچہ کرستی جی کے سن میں بڑی سوچ ہے اتنی
اپار جیتا ہے کہ جس کا وزن ہی نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے من ہی
من میں کہا کہ شری شوی گمیا کے اتھا سمندریں۔ انہوں نے میرے
اپرا دھا کو برگٹ کر کے نہیں کہا۔

شکر رکھ او لوکی بھوانی۔ پر بھو مو ہے تجو ہرنے کو لانی
سج اگھ سمجھ نہ کچھ کہہ جاتی۔ چٹنی او او اور او بھکائی
شری تی جی نے تجوی کا لکھ دیکھ جان لیا کہ پر بھو نے میرا
تیاگ کر دیا ہے۔ یہ جان کر وہ بہت میا کل ہو گئیں۔ اپنا اپرا دھا کچھ
کچھ کہا تو جاتا ہی نہیں ہے رکتو کھار کے آدے کی طرح ہر وہ اندہ ہی
اندر جلتا ہے۔

ستی ہی مسوچ جانی ایش کیٹو کہیں کتھا سندھ کے مہیو
برنت پتھ بیدہ اتھا سا۔ وشونا تھ پہنچے کیلا شا
کر یا تو بھگوان شوی تی جی کو میا کل دیکھ کر اس کے کٹھ
ارٹھ سندھ کتھا کہنے لگے۔ اس پر کار۔ مارگ میں بھات بھانت کے
اتھا سوں کو کہتے ہوئے وشونا تھ کیلاش جانیچے۔

تھا لینی شھو بھین آہین۔ پیٹھ بٹ تر کر کھلا سن
شکر سہج سروب سنوارا۔ لانی سادھی اکھنڈ اپارا
تب وہاں شوی اپنے یون کو یاد کر کے برگٹش کی چھایا
میں کل اس (پتھی ما کر) لاکر بیٹھ گئے شوی اپنے بھلاوک
سروب میں تھکت ہو گئے۔ اور ان کی اکھنڈ اور اپرا دھا لک گئی۔

دو دھا

ستی بسہیں کیلاش تب ادھا کے سوچو من ماہیں
مدم نہ کو د جان پتھ جگہ سم دوس سہا ہیں
ستی جی تب کیا ایش برماں کہنے لگیں۔ ان کے سن میں انرا
بھاری دکھ تھا۔ اس بیدہ کو کوئی نہیں جانتا تھا کہ ان کا ایک ایک
دن جگ کے سمان دیت ہوتا ہے۔

چو پانی

رنت نوسو مچو ستی ر بھارا۔ کب جہیوں دکھ ساگر پارا
میں جو کینہہ رکھتی ایسا نا۔ یں تی جیوں بھرا کر حانا
ستی جی کے ہرے یانیت بنا بھاری سوچ پڑھا جلتا تھا

چلت لگن بھئی گرا سہائی۔ جے ہیش بھلی بھگنی درٹھائی
دھیرستی شری شوی ایسا و جا کر کے اور شری رگھونا تھ جی
کا سمرن کرتے ہوئے اپنے بھون کیلاش جی کو چپے جلتے سمے کاش
بانی ہوئی کہ ہے شو آپ کی ہے ہو آپ نے بھگتی مارگ کو بھلی
بھانت وڈھ کر دکھایا۔

اس یون تم بن کرے کو آنا۔ رام بھگت سمرتھ بھگوانا
سن بھگت سستی اور سوچا۔ پوچھا شتوہ سیمت سکوپا
ایسا کھن یون تمہارے بغیر او کون کر سکتا ہے اب
رام بھگت ہی سمرتھ ہیں۔ اور بھگوان ہیں۔ یہ کاش بانی سندر
ستی جی کے ہرے میں جانتا ہوئی۔ انہوں نے اڑتے اڑتے شری
شوی سے پوچھا۔

کینہہ کون یون کہہ ہو کر پالا۔ ستیہ رام پر بھو دین ویالا
جد پانی تی پھیا ہو بھانتی۔ تبدی نہ کہیو تر پر آراتی
ہے کر یا تو پر بھو کہنے آپ نے کون سا یون کیا ہے؟
آپ ستیہ کے دھام دین دیال پر بھو ہیں۔ اگر جیتی جی نے بہت
پرکار سے پوچھا لیکن تر پر داری شوی چپ رہے کوئی اتر نہ دیا۔

دو دھا

ستی ہرے انومان کیو سب جانیو سہج
کینہہ کپٹ میں بھنوں ناری سہج جڑا کینہہ
ستی جی نے ہرے میں یہ انومان کیا کہ سرور شوی سب
بکھ جان گئے ہیں۔ میں نے شری شوی سے کپٹ کیا ہے۔ ناری اچھا
سے ہی جڑا رہے سمجھ ہوتی ہے۔

سور دھلا

جل پئے سرس بانی دیکھو پیتی کی ریتی بھلی
جگ ہوئے رسو جانی کپٹ کھائی برت پتی
کوی کہتے ہیں کہ دیکھو کیم کی کیسی انوکھی بریت ہے جل
دھلا کے ساتھ لٹا ہوا دودھ کے ہی بھاؤ بکھا ہے۔ اگر دودھ میں
کپٹ روپی کھائی پڑ جائے تو دودھ پھٹ جاتا ہے۔ پانی الگ
ہو جاتا ہے۔ اور دودھ میں کچھ رس بھی نہیں رہتا۔

چو پانی

ہرنے سوچو بھگت رنج کرنی۔ چنتا امت علی نہیں برنی

کہ میں اس دُکھ بُوٹی سمندر کا پار کب پاؤں گی۔ میں نے جو شری رکھو
جی کا ایمان کیا ہے۔ اور اپنے بچے کے بچن کو بھی جھوٹ جانا۔
سو پھل مٹے بدھاتا دینہا۔ جو کچھ اُچت رہا سوئی لپینہا
اب بدھی اُس جھٹے نہیں تو ہی۔ شکر کچھ جیاوسی موہی
سوا اس ابراہ کا پھل بدھاتا نے مجھے دیا ہے جو کچھ انہوں
نے اُچت سمجھا۔ وہی کیا ہے۔ ہے بدھاتا اب یہ کچھ کو اُچت نہیں ہے۔
جو شکر سے کچھ کر کے مجھے ملا رہا ہے۔

کہی نہ جانے کچھ ہرے گلانی۔ من مہہ رامہہ سکر سیانی
جو پھر کچھ دین دیال کہاوا۔ اُرتی ہرن ویدھ جیو گاوا
ستی جی کے ہر دے کی گلانی (ہانی نداشت) کچھ کی نہیں ماتی۔
دُکھ نواون کا اور کوئی اُپا ہے نہ دیکھ کر انہوں نے رام کا سکر کیا۔ اور
کہا کہ ہے پھر کچھ آپ جو دین دیا لو کہلاتے ہیں۔ اور آپ دُکھوں کے ہرے
وے ہیں۔ ایسا آپ کا پیش ویدھ کوان نے گایا ہے۔

تو میں بچے کروں کر جوری۔ چھوٹ بیگ دیہہ یہ مودی
جو مٹے شوچرن سینہو۔ من کرم کچن ستیہ برت ایہو
تو میں ہاتھ جوڑ کر آپ سے سیتی کرتی ہوں۔ کہ میری یہ دیہہ
جلدی ہی چھوٹ جائے۔ یہی میرے من میں شوچی کے جڑوں سے
پریم ہے۔ اور من کچن کرم سے ہی میرا ستیہ برت ہے۔

دوہا

تو سہ درسی سینے پر چھو کر سو سو بیگ اُپا ہے
بہوئی کچھیں بچے شرم دسہہ سیتی پہا ہے
تو ہے شردشی پر چھو سینے اور جلدی ہی آپ ایسا کوئی
اُپا ہے کچھ جس سے میری دسہہ ہو جائے۔ اور نہ کسی محنت کے یہ
اسہہ (نا قابل برداشت) سیتی دودھو جائے۔

چوہائی

ابھی بدھی دُکھت پر جس کمار کی کھینچہ اردن دُکھ بھاری
جینیں نہت سہیں ستاسی۔ جی سہادی تہہ کھو ادناشی
اس پر کا دُکھ شتا شری ہی جی جو کہ ہادی ہے اور اس کے
دُکھ اتنے بھاری اور اسہ میں کہ جن کا وزن نہیں کیا جاسکتا۔ کو دُکھ ہے
ہے ایک ہزار ستاسی برس بیت گئے تب شری شوچی ادناشی پر چھو
لے اپنی سہادی کا تیاگ کیا۔

رام نام شو سکر لا گے جانو سستی جکت پتی جا گے
جانی کچھو بدیندن کینہا۔ سن کچھ شکر سن دینہا!
شوچی رام نام کا جب کرنے گئے تب سستی ہی نے جانا کہ
جکت پتی جاگ پڑے ہیں۔ انہوں نے جا کر شوچی کے چوڑوں میں
پر نام کیا۔ شوچی نے اپنے سامنے ان کو بیٹھنے کے لئے اُس دیا۔
لگے کہن ہری کھتا رسالا۔ دھجہ بر صیں بھے تھی کالا
دیکھا بدھی بچا سب لایاک۔ دھجہ کینہہ پر جاتی نایاک
تب شوچی بھکوان ہری کی کسلی کھتا کہنے لگے اُسی کالیں
ستی کے پتا دُکھش پر جاتی ہوئے۔ پر بہا جی نے سب پر کار سٹان
میں یوگیتا دیکھ کر نہیں پر جاتیوں کا سواوی بنا دیا۔

بڑا دھیکار دُکھش جب پاوا۔ اتی اہیان ہر دے تب آوا
نہیں کو دُکھش ہنا جاک مائی۔ پر چھو تا پانی جا ہی مدنا میں
جب دُکھش نے اتنا بڑا دھیکار پایا۔ تو اس کے ہر دے
میں بہت ہی اہیان ہو گیا۔ پر چھو کا بھاد ہی اہیان ہے ایسا
کوئی شش سند میں پیدا نہیں ہوا۔ جس کو پر چھو پا کر اہیان نہ ہو۔

دوہا

دُکھش لئے مٹی بولی سب کین لگے بڑھاگ
نوتے سادہ سکر شرجے یارت مکھ بھاگ
دُکھش نے جب سٹی بلائے اور وہ ایک بڑا بڑا کرنے لگے
جو دیوتے گئے میں بھوگ پانے کے ادھیکار تھے اُن کو اور سہت
نمترن دیا۔

چوہائی

کتر ناگ سہہ گن رھوا۔ بھینہہ سمیت چلے سر سہوا
بشو بر جی ہمیش ہسائی۔ چلے سکر بانی بنائی
کتر ناگ سہہ گن رھب اور سب دیو گن اپنی اپنی استریاں
سمیت کچھ شالا کی اور چلے دُکھش برہما اور شری شوچی کو چھو سب
دیوتا اپنے اپنے بسان سمجھا کر چلے۔

ستی بلو کے بیوم پسانا جات چلے سکر بدھی نانا
سکر سکر کر ہی سکر گانا سکر شردن پائیں گئی دھیا نا
نانا پر کار کے سکر بہان آشش میں بلے ہوئے سستی نے دیکھے۔
دو سکر بیان ان بہاوں میں کچھ سکر کان کرتی جاتی تھیں جس کو

ہیں۔ اگر تم بنا بلائے ہی جاؤ گی تو نہ تو شیل سینہ پر کجا رہے گا۔ نہ ان
ہی رہے گا۔ بلکہ انا تمہارا ایمان ہو گا۔

مذہبی رشتہ پھوٹ کر ہو گیا۔ جاوے بنو لوں ہونہ ستم کیا
تدبی پروردہ مان جنہ کوئی۔ تہاں گئے کیا ان نہ ہوئی
یہی اس میں کوئی سند یہ نہیں کہ اپنے ستر سوانی کرو
کے گھر بنا بلائے بھی جانا ما جائے۔ تھکانی ان میں سے بھی ہوئی
ورودہ ماننا ہو اس کے گھر جانے میں بھلائی نہیں ہے۔
بھانٹی انیک شہو سمجھاوا۔ بھاوی اس نہ کیاں اداوا
کہہ پرچھو جا جو جوئی ہی بلائے۔ نہیں بھلی بات ہمارے بھلائے
اس پر کار شوی نے سستی کو انیک بھانٹا سے سمجھاوا۔
لیکن بھاوی و شہ اس کے سوسے میں کچھ بھی کیاں نہ کیا بھر شہ
تی سے کہا کہ اگر بنا بلائے چارگی تو سارے خیال میں یہ بھی بات
نہ ہوگی۔

دوہا

کہی دکھا سچین بہو ہے نہ دھک کساری
تہاں گئے ملک تب بد اکینہہ تر پوراری
شوی نے بہت پرکار سے سمجھا کر دکھایا لیکن جب وہ
کسی طرح بھی نہ مانی تب انہوں نے اپنے کچھ گنوں کو ساتھ دیکر
ستی کو دروازہ کر دیا۔

چوہائی

پتا بھول جب گئیں بھوانی۔ دکھش تر اس کا ہونہ سمنانی
سانہ بھلے ملی اک ماتا۔ کھنکھنی ملی بہت مسد کاتا
ستی جب اپنے پتا کے گھر پہنچی تو ان کے پتا دکھش کے ڈر
کے مارے کسی نے اُن کا کار نہ کیا۔ کیوں ایک ماتا ہی اور سے ملی
بہنیں بہت مسکراتی ہوئی ملیں۔
دکھش نہ کچھو کچھ کشتا تا۔ سستی بلو کی جسے بہت کاتا
ستی جانی و کھو تپ جاگا۔ کست ہوں نہ کچھ سمجھ کر بھاگا
دکھش سے تو سستی کی کشتا تا نہ پوچھی۔ بلکہ سستی کو دیکھ کر
اس کے ایک سبب مل آئے۔ سستی نے جا کر دیکھ دیکھا۔ تو وہاں
کس بھی شوی کا بھانٹا نہ رہا۔
تب بہت پرچھو جو شکر کہی۔ پرچھو ایمان سمجھ۔ اور شہو

منکر شنی جنوں کے دھیان جھوٹ مانتے تھے۔

پوچھو تب شو کہو بھائی۔ پتا کچھ سستی بھو ہر شانی
جو ہمیش ہوئی آئیں دیوی۔ کچھو ہون جائے رہوں میں اپی
تب سستی نے شری شوی سے ان ایمانوں کے جانے کا کارن
پوچھا۔ انہوں نے سب دکھش کچھ سمجھ بھی باتیں بتا دیں۔ پتا
کے بیکار کا سا ہارن گرتی بڑی پرست ہوئی۔ سن ہی ان میں یہ
وجہ کر نے لگی۔ کہ اگر شری شوی کچھ آگیا دیں۔ تو میں ہی بہا لے
سے پتا کے گھر کچھ دن رہ آؤں۔

تی پر تیاگ ہرے دکھ بھاری۔ نہی نہ رنج اپرادہ۔ بھاری
پولی سستی منو ہر مانی۔ بھئے سکو کی پریم دس مانی
تی دوارا اپنا تیاگ کیا جانے میں اس کے ہر سے یہ بڑا
بھاری دکھ تھا۔ لیکن وہ اپنا اپرادہ سمجھ کر کچھ کتی دختی۔ آخر سستی ہی
سکو (اندیشہ) اور پریم دس سے بھر پور بھی مانی سے شوی سے
بولیں۔

دوہا

پتا بھول اتسو پریم جو کہ کھو آیسو ہوئے
تو میں جاؤں کر پائے تن ساہر دیکھن سوئے
بے پرچھو! دیکھو میرے پتا کے گھر ایسا پتا اتسو ہو رہا ہے۔
اگر آپ کی آگیا پاؤں تو ہے کر پادھان میں بھی اور بہت اسے
دیکھنے جاؤں۔

چوہائی

کہہ مونیک مولے من بھاوا۔ یہ اٹھت نہنیں نیوت پٹھاوا
دکھش شکل رنج شتا بلانی۔ ہمیں ویر ہوں میں لیسرانی
شوی نے کہا۔ تم نے بھلی بات کہی ہے۔ یہ میرے من کو بھی
آجھی لگی ہے لیکن انہوں نے تجس نیوتا نہیں بھو بھو۔ تمہارے پتا
دکھش نے تمہارے زہرا پتی بھی لڑکیوں کو بلایا ہے کہ تو ہمارے
ساتھ دیر بھاو رکھنے کے کارن انہوں نے تمہیں بھی کھلا دیا ہے
برم سنہا ہم سن دکھ مانا۔ تھی تھے اچھوں کس ایمانا
جوئی بولیں جا جو بھوانی۔ رہی نہ سیں سیدہ نہ کافی
ایک اور تمہارے چابی برہا کی بھلاں جھ سے دکھ مان
گئے تھے اسے اس سے سے لے کر انک ہمارا ایمان ہی کر کے گئے

میرا مولہ سستی پتا اُن کی نفی کرتا ہے۔ اور میری بددیہی کی کھش کے دیر سے پیدا ہوئی ہے۔

تھوڑی ترنت دیر ہی ہستیو۔ اُدھر چند مونی برشکیتو اس کی جگہ اگنی تنو چارا۔ بھٹیو سکل مکھ پا پا کا را اس لئے چند ما کو لٹاٹ بر دھان کرنے والے برشکیتو شوہی کا ہر دے میں دھیان کر کے (کہ میرا شریر شوہر تک کھش کے دیر سے پیدا ہوا ہے) میں اس دیر کو ترنت ہی تیاگ دے گی۔ ایسا کہ کستی جی نے یگیہ کی اگنی میں اپنا شریر جلا ڈالا۔ تب سب یگیہ شالا میں پا پا کا را پڑ گیا۔

دوہا

ستی مرن سستی شمشو کن گئے کرن مکھ کھیس
یکھو وہ دھوش بلوک بھگور تھیا کینہہ کمنیس
ستی جی کا جسم ہوناں کر شوہی کے کن اس گئے کو رو دھوش
(نشٹ بھشٹ) کرنے لگے یگیہ وہ دھوش ہوتے دیکھ کر مینفور بھر گو
جی نے رورگنوں کو ہشاکر اس کی دکھش کی۔

چھوہانی

سما چار سب شکر پائے۔ پیر بھدر کر کوپ پھٹائے
یکھ پھنس جانی تہنہ کینہہ سکل مرنہ بدھش و پھلو دینہا
بھگورگی کے بھیمہ ہوئے اپنے رورگنوں کے مکھ سے
سب سما چار شکر شوہی نے بڑے کمروہ میں اگر پیر بھدر کو کیلاش
سے ہر دوار کو کھینچا۔ انہوں نے وہاں ہما کر یگیہ وہ دھوش کر ڈالا۔ اور
دوتاؤں کو تھیا یوگیہ زندہ دیا۔

بھٹی جگہ بدھش دھگوتی سوئی۔ جس کچھ شمشو مہک کے ہوئی
یہ اتھاس سکل جگہ جانی۔ تاتے میں مٹھشیپ بھسانی
دھش کی لوک پرستہ وہی گئی ہوئی جو شوہر دھشیوں اشو کے
دشمن کی ہوتی ہے۔ اس اتھاس کو سارا سنسار جانتا ہے۔
اس لئے میں نے اس کا شکشیت وزن (مختصر بیان) کیا ہے۔
ستی مرنت ہری سن ہروا گھا جمن جمن سشو پدا تو را گا
تے ہی کارن ہم گری گریہ جانی۔ جننی پاروتی تنو پائی
ستی نے دیہ تیاگ کے سے بھگوان ہری سے یہ برمانگا کہ
میرا جمن جمن میں شوہی کے چرنوں میں پریم ہو۔ اسی کارن وہ پاروتی کا

پچھل جگہ نہ ہر دے اس بیایا۔ جس پچھو مہسا پری تاپا
تب جو کچھ شوہی نے کہا تھا۔ وہ سب جنت میں سکا گیا۔
سوامی کا نامور دیکھ کستی کا ہر وہ مل اٹھا۔ پتی دوارا تیاگ کیا
جانے پر بھی اُن کے ہر دے میں اتنا ترنت دیکھ نہ دیا پتا جنت
مہان دھک اس سے ہی کے ایمان کے کارن ہوا۔
پر پی جگہ انون دھک تانا سب کے کھن جاتی اپاٹا
کچھ سوئی کھسپوتی کر دھسا۔ ہو پدی جننی کینہہ پر پودھا
اگر سنسار میں انیک پرکار کے بھیا تاک دھک ہو تر
ہیں۔ لیکن سب کے کھن دھک جانی ایمان ہے۔ یہ سمجھ کستی کو بڑا
کر دھ ہو گیا۔ اُن کی تانے انہیں بہت پرکار سے سمجھایا۔

دوہا

شوہا ایمان دھک سہر پڑے نہ ہوئی پر بودھ
سکل سبھی بھٹی ہشاکر تب جونی یگیہ سکرو وہ
شوہی کا ایمان سستی جی سے سہیں نہ ہو سکا۔ تانا کے سمجھانے
پر بھی اُن کے ہر دے میں کچھ بودھ نہ ہوا۔ تب تو سمجھورن بھسا کا ہنہ
پورک ڈانٹ کر کو رو دھ بھرے کن بولیں۔

شمنہو سبھاسد سکل نندا۔ کھشی جنت شکر نندا
سو پل ترنت لہب کا ہو۔ بھٹی بھاتی پچھتاپ پتا ہو
سے بھاسد و سب شمنور دھشیوں نے شوہی ہمارا
کی بندگی یا سستی ہے۔ اُس پچھل ترنت ہی سب کو بل جاوے گا
اور میرا پتا بھی بھٹی بھانت اپنے کے پر پچھتاوے گا۔

سنت سبھو شری پتی اپاوا۔ سینے جہاں توہاں اس مریدا
کاٹے تاسو صیہ جو لیسائی۔ شمنون موند نہ تو چلئے پرانی
ایسی مریدا ہے کہ جہاں سنت۔ شوہی و شری و شمنوی کی
زندہ ہوتی ہو۔ وہاں اُس زندہ کو سینے والا اگر سامرہ دکھتا ہو۔
تو زندہ کرتے والے کی صیہ کاٹ ڈالے۔ لیکن اگر سامرہ نہ ہو۔ تو
وہاں سے کان بند کر کے بھاگ جائے۔

جگہ اتما ہمیش برادی جگت جگت سب کے ہشاکری
یتا مندتی بندت نے ہی۔ دچھ شکر شمشو یہ دیہی
تری پور دینت کو مانے والے بھگوان شوہی سمجھورن جگت
کے اتما ہیں جگت کے پتا اور سب کی پھلائی چاہنے والے ہیں۔

رخ سو بھاگہ بہت گری برنا۔ ستا بیلی میلی مٹی چرنا
 ہماچل نے اپنی استری سیت مٹی کے چروں میں سیس
 بھکایا۔ اور اُن کے چروں کو (وہ جل جس سے پاؤں دھوئے گئے)
 کو سارے گھر میں پھیل کر پتر کیا ہماچل نے اپنے سو بھاگہ کی بہت
 مل منائی۔ اور پتری کو بٹا کر اُن کے چروں پر رکھ دیا۔ اور کہا۔

دوہا

تری کا لکیر ہر و گہ تم گتی ستروتر تہار
 کہو ستا کے دوش کن مٹی برہر دے کپال
 ہے مٹی سرچہ! آپ تین کالوں (کھوت۔ ورنماں بھوشیہ) کی
 باتیں جانتے ہیں۔ اور سر و گہ میں۔ ستروتر آپ کی پہنچ ہے۔ سو آپ
 میری اس کنیا کے گن دوش ہر دے میں ویا کر کہئے۔

چوہائی

کہہ مٹی بہی گوتھ مردو بانی۔ ستا تہاری شکل گن کھانی
 سندھ سچ سوشیل سیانی۔ نام اُما امیکا بھوانی
 تب ناروہی نے چستے ہوئے کوڑھ کو ل بانی سے کہا
 تہاری یہ کنیا سمیٹوں گنوں کی کان ہے۔ یہ بھاؤ سے ہی
 سندھ سوشیل اور خیر ہے۔ اُما امیکا اور بھوانی یہ اس کے نام ہیں۔
 سب بچپن سمیٹن کسادی۔ ہوئے ہی منتت پیا پیادی
 سدا اہل ایہی کر ہی باتا۔ ایہی تیں جو پہیں تہو ماتا
 یہ کنیا سب لکھنوں سے پری پورن ہے۔ یہ اپنے پی کو سدا
 ہی پیاری ہوگی۔ اس کا سہاگ سدا اہل رہے گا۔ اور تم ماتا پیتا کا
 سنسار میں بڑایش ہوگا۔

ہوئی ہی پوجیہ شکل جگ ماہی۔ ایہی سیوت کچھو در لکھ ناہیں
 ایہی کر نام سحر سنسار۔ تہیہ تہیہ ہیں تہی برت اسی دھارا
 سب سنسار اس کی پوجا کر لگا۔ اس کی سید کرانے سے
 کوئی ایسا پدارتھ نہیں جو نہ ملے۔ اس کے نام کا سمرن کر کے سنسار
 میں استریاں تہی برت روپی تلوار کی تیز دھار پر چڑھ جائیں گی۔
 سیل سچھری ستا تہاری سندر ہو جے اُن گن دوئے چاری
 اُن لمان ما تو پتو ہدینا۔ اُدا سین سب سنشے چھدیت
 ہے برت راج تہاری یہ کنیا شہ لکھنوں سے یکت ہے۔
 اب اس کے جو دو چار اُن گن ہیں۔ اُن کو بھی سنو اُن رت۔ لمان رت

شرم دھارن کر ہماچل کے گھر جا کر جہی۔
 جب تے اُما بھل کر بہہ جائیں۔ سکل سدا ہی سیتی تہاں چھائیں
 جہہ تہہ مٹی سو آشرم کینے۔ اُچت باس ہم بھو دھروینے
 جس دن سے اُما ہماچل کے گھر میں پیدا ہوئی۔ اُسی دن
 سے ان کے گھر ساری سدا چیاں اور سمیتیاں چھائیں مٹی بنوں
 نے جہاں تہاں سندا آشرم بنائے۔ اور ہماچل نے اُن کو رہنے
 کے لئے یوگیہ ستھان دیئے۔

دوہا

سدا سمن بھل سہت سب دُرم تو نا نا جاتی
 پرکٹیں سدا سمن پرتی اس کر ہیو بھانتی
 پارقی کے جنم کے پر بھاؤ سے نا نا پر کار کے نئے نئے جیش
 سدا بھل پھولوں سے لدے ہوئے اُس سندھ پر بہت پر پیدا ہو
 گئے۔ اور ہو کر کار کی سندھ مٹیوں کی کانیں اس پر بت پر سب
 کہیں پر گٹ ہو گئیں۔

چوہائی

سہر تاسب پیت جل بہیں۔ کھک مرگ بھک کھی سب میں
 سچ ویرو سب جیون تیا گا۔ گری پرکل کریں اور اکا
 ساری نادیوں میں پتر مل ہوتا ہے۔ اور پتو کیشی بھو ترے
 اُدک سب کھی رہتے ہیں سب جیوں نے اپنا اپنا بھاؤ ک
 پتو چھوڑ دیا۔ اور برت پر سب اسی میں پریم کرنے لگے۔
 سوشیل گرجا کر بہہ آئے۔ جم جو رام بھکتی کے پائے
 نت نوتن مشکل کر ہیہ تاسو۔ پرما اُدک گا وہیں جو ما سو
 پارقی ہی کے جنم لینے سے ہماچل کے گھر اسی شو بھا بڑھی کہ
 جیسے نش رام بھکتی کو پا کر شو بھا ایمان ہوتا ہے۔ اُسکے گھر تہ پرتی
 نئے نئے مشکل آندہ ہوتے تھے جس کایش پرما اُدک لگاتے ہیں۔
 نارو سماچار سب پائے۔ کو تک ہی گری کیہ سدا بھائے
 شیل راج بڑھ اُدک کیتہا۔ پد بھاری بر آسن دینہا
 ناروہی کو یہ سب سماچار معلوم ہوئے۔ تو وہ سادہ دارن اپی
 ہماچل کے گھر چلے گئے برت راج نے اُن کا بڑا اُدک سنکار کیا۔
 اور چرن دھو کر اُن کو سندھ آسن دیا۔
 نارو بہت مٹی پر سہر ناوا۔ چرن کل سب بھون سنچا وا

جس کا کوئی پتہ نہ ملتا۔ ویرکت سنسنی رہتا۔

دو چھا
جو کہ حبس اکام میں تھیں اسٹکل پیش
اس عیال ہی کہان میں ہی بہت سی سی

اور لوگوں کی خدمت میں دالہ نہ لگا اور ان کی مجلس
والا۔ دیہاتی اس کو کہے گا۔ ایسی یہ کہا اس کے ہاتھ میں ہے۔

ششٹی مہی گراستہ جانیہ جانی۔ دیکھ دیکھت ہی انا ہر شانی
نارو تو لب یہ کھیر نہ جیسا نا۔ دسا ایسا کھیت بد گمان
نارو مٹی کے پھنوں کو۔ شیں کر اور ہرے میں سچ مان کر
جہاں اور اس کی بستی مینا کو بہت دیکھ تھا لیکن باہر جی ہی پرت
ہو میں نارو جی ہی اس بھید کو نہ جان سکے کیونکہ سب کی باہر دشا
ایک ہی نہ رہی پھر ہی پھر ہی سمجھ لوگ لوگ ہے۔

سکل سمجھیں گری جاگری بیٹا ٹنگ خیر بھرنے چل بیٹا
 مونی نہ ہر شاہواری بھاشا انا سوچیں ہر سنے دھڑا کا
 ساری کھیاں یاری ہا میں اور میں ان سب کے شریک
 تھے۔ سبھی کے سروں میں انسو بھرتے تھے۔ (سکھیں ہما میں
 اور میں کی آنکھوں میں آنسو واں لے لے لے کہ انہیں دکھ ہوا۔ اور
 پارسی کی آنکھوں میں آنسو کے آنسو تھے اور وہی کے کچھ جھوٹ
 نہیں ہو سکتے یہ وجہ کر کے پارسی ہی نے ان بچوں کو سہیلی بھارت
 کرنا۔

اچھوٹا شہر بد کھل سیٹھو۔ ملک کھن میں بھیجا سندھو
 جان کو اور سر پتی درانی۔ کھن اچھوٹا شہر سی جانی
 تہہ سے ہی پارتی کی خوشی کے جیل میں تیرا پتی
 جوگی لیکن میں میں یہ سندھو رکھا کہ ان کا لکھا کھن میں کھن کھن
 بارنی نے اپنے اس پریم کو چھپایا اور پھر وہ کھن کی گوریں
 مار کر کھن۔

جھوٹا نہ ہوئے درویشی پائی۔ سوچی چلتی کھٹی سیانی
 آردھر دھیر کئی گری راؤ۔ کہو نالافہ کا کرتے اباؤ
 درویشی کی پائی چھوٹی خوش ہو گئی۔ اساد و ہمار کہ پست پانچ
 اور بیٹا اٹھ ساری پڑ سکھیاں جیتا گئی وائیں کہ دیوڑا اڑھ
 ہوگا۔ من میں رہی رہی پست راج نے کہا کہ ہے نالافہ کہنے اس کا

کیا آیا ہے کیا ہے

دوہڑا
 کہیں نہیں رہی و نہت سنو جو بھی لکھا ہمارا
 دیو زج نرناک مٹی کو و نہت مٹھن ہمارا
 مٹھنوں نے کہا ہے بہت پرستار جی سنو جو کچھ بدھانا ہے
 قسمتیں لکھ دیا اسے کوئی بھی دیو دانو نرناک مٹی نہیں مٹا سکتا

چوبانی

تہذیبی ایک میں کہہ سکیں اُپائی۔ سوئے کرے جو دیو سہائی
جس برہمن برہمنوں کہہ پائی۔ ملی ہی اُمہ نش سے نہائی
تو بھی میں ایک اپائے جلا تہوں۔ اگر دیو سہائی نہ تو وہ
سیدہ جو بے لگا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کو تو ریسا ہی ملے
کا۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے۔

جے جے ہر کے دوش بکھارے۔ تے سب شو بہتہ میں لو مارے
جو وادہ سندر سن ہوئی۔ دوشو گن سہم کہہ سب کوئی
جو حرم میں نے قد کے دوش کہے ہیں میرے وچار میں تو وہ
سب نکش تہو جی میں ہیں۔ اگر اس کا شو جی کے ساتھ بیاہ ہو جائے
تو اُن کے دوشوں کو بھی سندسار ہم گنوں کے سجان ہی کہے گا۔
جو ابی سچ سین ہری گر ہیں۔ بہتہ تھپتہ دوشو نہ دھریں
چھا لو کر سا کو سب سے لکھا ہیں۔ نہ بہ کہ نہ مذکرت کو و نا ہیں
جیسے رشتو لکھا و ان شیش ناگ کی سچ پر سوتے ہیں ہنگی مان
لوگ اُن کو کوئی دوش نہیں لگائے سو رہ اور اپنی دیو بھی بھلے ہو
رسوں کو چھکتیں کر دالتے ہیں لیکن اُن کو کوئی بھی نہیں کہتا۔

شہزادہ اسبغہ سبیل حبیب بیٹی شہر کو روایت نہ کہہ ای
سحر کہ کو نہیں روش کو سائیں۔ ادوی پاوک شہر کی نامیں
شہر کی نگاہی میں جہاں اور کھلا سب قبل بتا ہے لیکن اسے
کوئی اپو نہیں کہتا سورج لگی اور نگاہ کے سامان سامر کہہ وال
کو کوئی روش نہیں ہوتا۔

6045

جواس ہوسی شا کہ ہیں نرجہ بیگ ایمان
پر ہیں کلیں پھر نرگ میں ہو کہ ایش سمان
یوں کہ شمش ایمان و صفا ہو کہ اس پر کا شنی اوستے
جی تو وہ کلیں پھر کہ ہے نرگ جی نہ ہے جی صفا ہو کہ جی کہیں ایش

ایسا کہ کر بھگوان کا سمن کر کے نادر جی نے شہری پارٹی جی کو
آشیرود دیا۔ اور کہا کہ ہے پرست راج اب کلیان ہی ہوگا مابین
سب سنیوں کا تیاگ کرو

چوبائی

کئی اس پریم بھٹن مٹی گئی۔ آگلی جیت سہو جس بھو!
بتی ہی ایکانت پائی کہہ بیٹا۔ ناخنہ میں بگے مٹی بیٹا
ایسا کہ کر نادر مٹی پریم لوگ کو چلے گئے اب آگے جو چتر ہوا
اسے سنو۔ مٹی کو اکیلے پکر پارٹی جی کی مانا پتا بولی کسی سے ناخنہ میں
نے مٹی نادر جی کے پتوں کو نہیں سچھا۔

جو گھر پر گلی ہوئے الو پیا۔ کر بیٹے وادہ سستا الو رو پیا
نہ تا کنیا ہر دے سو کنواری کنت انا مہ پوان پیاری
اگر اپنی کنیا کے اکل گھر وادہ اور کل انا ہو تو بیاہ کیجئے
نہیں تو لڑکی چاہے کنواری ہی رہے۔ کیونکہ یہ سواری پارٹی جی

پرانوں سے بھی پیاری ہے۔
جونہ لے کر گریا جو گھر گری جڑ سے کہیں ہو لوگو
سوئی پارٹی کر ہو بسا ہو۔ جہیں نہ بہور ہوئے اُردا ہو
بڑی پارٹی کے لئے کہیں لوگ تیرے درے ملا۔ تو سب لوگ کہیں
کہ پرست تو سچا ہے ہی توڑہ ہوتے ہیں۔ سوچو وادہ کر بیاہ کرنا
ناک بعد میں ہر دے میں سنتا پ نہ ہو۔

اس کی ہری جین دھریشا۔ لہے بہت سینہ گریشا
برپا وکیر گئے ششی مائیں۔ نادر جین ایتھنا مائیں
ایسا کہ کر مینا اپنے تہی ہما چل کے چوں سپر دھکر گری
توڑے پریم سے پرست راج بولے۔ ہے رانی بھیلے ہی چند رانی ہیں
پرگت ہو جائے (ناکھن ممکن ہو جائے) پر تو نادر جی کے بچن
چھوٹے نہیں ہو سکتے۔

دوہا

پریم سو جو پری ہر سو سب سو شہر سو شہری بھگوان
پارٹی ہی تر میو جی سوئی کرے کلان
ہے پریم۔ چننا کرنا چھوڑ کر بھگوان کا سمن کر دے جنہوں نے
پارٹی جی کو اپن کیا ہے۔ وہ بھگوان اس کا کلیان ہی کریں گے۔

چوبائی

چوبائی

شہر ہی جل کرت بارونی جانا۔ کہوں نہ سنت کریں نہ پانا
شہر ہی کہیں سو پاون جیسے۔ پس انیس ہی انتر و سیمے
گنگا جی کے میل سے نیا رنگی۔ ندرا (دھڑا) کو جان کر بھی
سنت لوگ کبھی اس کا یان نہیں کرنے پر وہی ندرا (دھڑا) گنگا
جی میں مل جائے پر جیسے پتر ہو جاتی ہے۔ ایشور اور جیوں بھی
ویسا ہی بھید ہے (جو ایشور کا انش ہے تو ہی ایشور سے بگھ
جو کا کوئی آمد نہیں کرتا۔ اور جب وہ جیو ایشور پریم میں گھر کر شہ
اور سارکھ ہو جاتا ہے۔ تو وہ بھگوان کے سمان پوچھا جاتا ہے)
شہر سوچ سہو سہو بھگوان۔ اہی وادہ سب پتی کلیا نا
درا وادہ پئے آہیں مہیسو۔ آسو تو ش پئی کیئے کلیستو
شہری شوجی تو سہا سے ہی سارکھ دان بھگوان میں اگر
ان سے اس کنیا کا وادہ ہو جائے۔ تو سب پرکاو سے کلیان ہی
ہے۔ پر تو شوجی کی ارادھنا پری کھن ہے۔ پھر بھی وہ گھوڑ پ
کرنے سے سخت ہوجانے ہیں۔

جو تپ کرے گمادی تمہاری۔ بھاد ڈیو مہیت سیکس تر تو داری
یدی برا نیک جگ مائیں۔ ایہ کہنہ شہو ج دو سمر تاپیں
یدی تمہاری یہ کنیا تپ کرے تو شوجی ہمارا راج اس کی
بھادی (میری قسمت) کو مٹا سکتے ہیں۔ یدی سنسار میں انیک
وریں۔ تمھاری تمہاری اس پتری کے لئے شوجی کے بغیر اور دوسرا
اور نہیں ہے۔

برادیک پرستارت بھنن۔ گریا بندھو سیوک من رنج
اچھت پھیل پور شو اور راجے۔ کہنے نہ لوی جو گ جب سادھے
شوجی دے داتا ہیں۔ اوت پرانیوں کے دکھن کا ناش کئے
واکے ہیں۔ گریا کے ساگر اور سیوکوں کے منوں کو برتن کرنے لائے
ہیں۔ ان کی ارادھنا بنارہوں پر گ جب کرنے سے بھی خود
پورے نہیں ہوتے۔ وہ ہی ایک بڑھکت بھلوں کے دینے
والے ہیں۔

دوہا

اس کہ مار دسمر ہری گری جہیں دسہ آ
سوئی ہی۔ کلیان اب سے چھوڑ کر لیش

یار بوجی کا اتنی امانت سیکھا، شریں تب کے بوجی نہیں تھا۔ تو بھئی
بچی کے چروڑوں کا سون کر کے انہوں نے سارے بھوک نیاں کیے
خیرت تو جرن آجی انور کا۔ بھیری دیہہ تپ ہیں من لاگا
حزبت سہس ٹل پھل کھائے ساگ کھائی ست بڑا گنوائے
باری کی شوی کے چروں میں نت نیا پریم جڑھائے لگس۔
تپ میں من ایسا گن ہو گیا کہ شریں کی بھی کچھ سہہ نہ رہی۔ ایک سوار
برس تک انہوں نے کتہ تول پھل کھائے اور سو برس سال کھا کر
ہی گزار دیے۔

یہ کھو دن بھون باری بناسا۔ کئے کھن کچھو دن آپ یا سا
میل پتر ہی بری شکھائی میں سہس شہت سولی کھائی
اس کے بعد کچھ دن مل اور والو کاں جوین کیا ان پھر کچھ دن
برہا ریت مکے۔ جو مل یز سو کہ کر دھرتی پر گر پڑی تپیں تپ ہر برس
نہیں کھایا۔

پتی یہ ہرے سکھائیو پرنا۔ اچھی نام تپ بھیری اپرنا
دیکھی اچھی تپ بھین شریں۔ برہم گر اچھی گن بھیری
بھس بھس پتر کھائے بھی بھوڑے تپ سے ہی باری
کا نام اپرنا ہو۔ تپ سے بھین شریں کتہ تول (دھیکر اکاش
سے کھیر بریم بانی ہوئی۔

دوہا

بھیکو سنو رتہ سیکھل توں گری راجکمار
بری ہر دہرہ بھیس سب اب بھیں بڑا باری
سے پریت راجکمار سنو رتہ سیکھل سیکھل سوار
اب بھین تپوں اور بڑوں کو بھوڑے۔ اب بھجے شریں بھینگے

جوابی

اس تپ کا ہونہ کینہہ بھوانی۔ بھئے انیک بھیری گبیانی
اب آر دھو ہو برہم برہانی۔ بھینہ سدا بھتت بگی بانی
سے بھوانی سہساری انیک بھیری گبیانی ہونے
ہیں۔ برہتہ ایسا کھوڑ تپ کسی نے نہیں کیا اب ہرے میں اس برہم
بالی کو سدا ستیا اور شدہ جان کر ہماروں کو۔
آویں پتا بولوں جب ہی۔ بھیرہ بری ہر گھر جائے بونہی
بھین تپیں جب بھت شریں راجا بھیس سب برہمان بالیسا

جب تھوڑے پتا نہیں مانے آویں تپ ہم کو بھوڑ کر گھر
چلی مارا اور جب تھیں سیت شری میں تپ ہم اس بانی کو بھیک ماننا
شہت گرا بھگی گنگن بھگانی۔ انیک بھت گری ماہر شانی
اگر چرت سندھ میں گھاوا۔ سہس سہس بھوڑ کر چرت سہاوا
بکاش سے کہی ہوئی۔ اس برہم بانی کوں کر پائی آتی انت
پرین ہو گئیں۔ اور ان کا شریں شری کے مارے پاکت ہو گیا۔ بھیکر ولک
بھوڑ راج جی سے کہتے ہیں کہ بھوڑ راج میں نے باری بانی کا سندھ
جزیرہ نہیں سنایا اب شوی کا سہاوا ناچ تر سینے۔

جب تپ سستی چھائی تپو تپا گا۔ تپ تپ شریں بھوڑ پر ناگا
جہیں سدا رکھونا ایک نا۔ جہنہ بھنہ سہس بھیم گن کر نا
جب سے سستی نے ہار شریں تپا کیا تپ سے شوی کے
میں میں دیراگ ہو گیا۔ وہ سدا شریں رکھونا تپ کے ام کا چپ کرنے
لگے۔ اور ادھر ادھر شریں رام جی کے گن سہو کی کھائیں سنے لگے۔

دوہا

چدا نند سکھ دھام شو بھت موہ مد کام
نچر ہیں ہی دھر شریں بھری کل لوک ابھی رام
یہا نند۔ سکھ دھام موہ مد اور کام سے بہت شوی
سپورن لوگوں کو آند دینے کے بھگوان شری رام چند جی کو ہرے
میں دھارن کر کے دھیان گن ہو بھتوی پر چرے لگے۔

جوابی

گت ہوں میں ایش گپ ناکت ہوں رام گن کر ہیں بھکانا
یہی اکام تپ بھگوانا بھگت برہ دھ بھت سبھانا
کہیں تو وہ بھینوں کو گناں ایش کرے اور کہیں رام گنوں کا
بھکان کرتے تھے۔ یہی شو بھگوان کام دھت ہیں۔ تپ ہی وہ اپنے
بھگت کے دیگ کے دھکے ڈھکی ہیں۔
ایہی مدھی گنوں کال ہو بھتی۔ نت تو جی سے رام یہ بھتی
تپ ہم شریں گرا دیکھا۔ اچل جی سے بھگتی کی دیکھا
اس پرکار بہت کمال بیت گیا سو جی کی شری رام چند جی کے
چروں میں بہت ہی پریتی برہ وہی ہے شوی کے نیم پریم اور انہی
بھگتی کو جب شری رام چند جی نے دیکھا۔
پر گئے کام کر گئے کر یا لا۔ روپ شریں مدھی تیج بٹالا

ہو پو پو کا رشتہ شکر سہرا پا۔ تہم جن اس برت کو نر باہا
تو ایک کار ماتنہ واسے۔ کر پاو رو سپہ اور شیل کے ساگر ہسان
تجسوی بھگوان شری رام چندر جی پر گت ہوئے۔ انہوں نے بہت
پر کاو سے شکر جی کی سہرا ہانکی اور کہا تمہارے پنا ایسا کن برت کوئی
نہیں کر سکتا ہے۔

ہو پو پو رام شری شکر جی سمجھاوا۔ پاربتی کر جس نہ سناوا
انی پٹیت کر گیا کی کرنی۔ لیستہ سہرت کر پا ہنسی برنی
شری رام چندر جی نے بہت پر کاو سے شری کو بھلا یا اور پاربتی
جی کے جنم کا سنا چاہو سنا یا۔ کر پا ندھان شری رام چندر جی نے ہتھار
بھدک پاربتی جی کی پر تر کرنی کا درجہ کیا۔

دروہا

اب بنتی مح سندھ شو جو مویر رنج نہ ہو
جانی دروا ہو شیل رنجی یہ ہے ناچیں دیہو
پھر شری رام چندر جی نے شری سے کہا ہے شری اب
آپ سیر بنی سنئے۔ اگر آپ کا جو پر سینہ ہے تو آپ مبارک پاربتی
جی کے ساتھ بیاہ کر لو۔ یہ سن کر آپ سے مانگتا ہوں۔

چوپائی

کہہ شویدنی اچت اس ناہیں۔ ناٹھ کین بنی مٹی نہ جاپیں
دھروہہ آئیں کرے نہتہ لا۔ پر دم دھرم یہ ناٹھ ہمارا
شری نے اتر دیا کہ بھگوان یہ بیلی یہ اچت (سب)
نہیں ہے۔ تو بھی نہ ناٹھ آچے کین ملے ہیں جاسکے ایک کی کلیک
سراٹھے پر یہی میرا پر دم دھرم ہے۔

مات پتا گر پر بھگو کی بانی۔ نہیں پکار کرے شکر جانی
نم سب بھانت پر دم چکارا۔ آگیا ہر پر ناٹھ تمہاری
ما پتا لورو اور سوا کی بات کو فریاد کرے ہی شکر جان کر
کرنا چاہے بھگوان آپ اس پر کاو سے میرے پر دم دھرم کی یہ ناٹھ ایک کی
آگیا سہاٹھے۔

پر بھگو تو شینو سن شکر کپنا۔ بھگتی بدیک ہرم نہت رچنا
کہہ پر بھگو ہر تہا دیرن دیہو۔ اب اور ناٹھ دیہو جو ہم کہہ دیہو
پر بھگو شری رام چندر جی شری کے بھگتی دو یک دھرم
بھگت بچوں کو شکر کرے برت تو ہے پر بھگو نے کہا ہے شری۔

آپ کا برن پورا ہو گیا۔ اب جو کچھ ہم نے کہا ہے اسے بروئے میں
رکھنا۔

انتر دھیان بھئے اس بھگتی شکر سہاٹی مو رتی اور راکھی
تجھی سیت شری شری میں آئے۔ بولے پر بھگوانی بچن سہاٹے
یہ کہہ کر بھگوان شری رام چندر جی انتر دھیان ہو گئے شری نے
ان کا وہی روپ ہرے میں دھارن کر لیا۔ اسی سے سیت شری شری
کے پاس آئے۔ اور پر بھگو ہمارا وہی ان سے سندھو کر لے

دروہا

پاربتی پہ جائے تم پر کیم پر بھگشتا لیہو
گر گیا پر پر بھگشتا لیہو۔ اور ان کے منہ پر کو رو بھگے
آپ لوگ پاربتی کے پاس جا کر ان کی پر دم پر بھگتا لیں۔ اور
بھگوانی کو کہہ کر پاربتی کو گھر بھیجیے۔ اور ان کے منہ پر کو رو بھگے
رکن گوری دھکی تہاں کیسی۔ مو رت نہت تھپسیا جیسی
بولے مٹی سندھ سہیل کمارا۔ کر جو کون کارن پو بھگاری
دھنیوں نے۔ ہاں جا کر پاربتی جی کو کیسی دیکھا مازو تھپسیا
ساٹھ شات مو رتی ہو۔ یعنی بولے۔ ہے سہیل کمارا سندھو تم کس لئے
ایسا گھر رتیا کر رہی ہو۔

کیہی او را دھو کا تہہ چھو۔ ہم سہل متیہ ہرم کن کہو
کہت کین میں انی ساٹھ دھانی۔ ہنس دیو شری ہمارا جوتانی
تم کس رو تا کی را دھنا کرتی ہو۔ اور اس سے کہہ لیں جاپتی ہو۔
ہم سے پر ج سب بھگتیوں نے کہی۔ پاربتی نے کہا کہ ہے نہتہ وڑ
بھید کہتے ہو سہل ہرے میں یہ سن کر پر بھگو نے کہا کہ آپ لوگ میری پر بھگتا
کو کن کر میری پر بھگتی ہو گئے۔

ہنو بھو میرا نہ شری بھگھاوا۔ چہرت باری پر بھگیت اٹھاوا
نارو کہنا ستیہ سوئی جانا۔ بھگتیوں ہم چھو ہیں اٹھاوا
نیل میں ایسا ہنہ کر گیا ہے کہ کسی کے پیش کو شستا
ہی نہیں۔ پانی پر دیوار اٹھانا چاہتا ہے۔ مار دیئے جو کہہ دیا اے
چان کر میں بندہ روں کے ہی اٹھاوا جاپتی ہوں۔

بھگوانی او یک ہمارا۔ نہا ہے سدا شو ہی بھرتارا
ہے شینو اسے اچان کی او تو رشن کر۔ کر میں شو جی کو ہی
سپاتی سانا جاپتی ہوں

دوہا

سنت میں ہے کسی گری شہنوب دیہہ
نار دکر اپدیش من کہنوب دیہہ
پارتی جی کے چن شکر رشی بنس برے او کہا کہ تہارا
شریر پریت ہی سے تو پیدا ہوا ہے اس لئے تم ایسی بات
کیوں نہ کرو اس میں اشچر ہی کیا ہے بھلا یہ تو بتاؤ کہ نار د کا اپدیش
ہیں کہ آج تک کس کا گھر بسا ہے۔

چوہائی

بکھش سنن ایدیشوہائی تن پھر بھون نہ دیکھا آئی
چتر کیتو کر گھر ان گھالا۔ کنک کسپو کرنی اس ہالا
نار دبی نے بکھش کے چتروں کو جا کر اپدیش کیا تھا۔ جس
سے انہوں نے پھر لوٹ کر بھی گھر کا منہ نہ دیکھا۔ چتر کیتو کو ایسا
اپدیش دیا کہ ان کا خانہ ہی تباہ کر دیا۔ اور پھر ہر نیہ کشپ کا
بھی یہی حال ہوا۔

نار د سیکھ جے سنن نرناری۔ اوسی سوہیں تیج بھون بھکاری
من کپتی تن جتن چنیہا۔ اچوہیں سب ہی اچھ کینہا
جو متری برش نار د کے ایسے اپدیش اور سکشا کو سنتے ہیں۔
وہ اوشیدہ گہر بار تیاگ کر بھکاری بن جاتے ہیں۔ اتہہ کرن میں تو ان
کے کپت ہے۔ اور شریر پر سادھو پرشوں کے سے جن دھارن کر
رکھے ہیں۔ وہ تو اپنی طرح ہی سب کو بنانا جانتا ہے۔

تہی کے چن مانی بسوا سا تم چاہہ ہو تو تیج آداسا
نرگن تیج کو بندیش کپالی۔ اکل اگہہ و کبیر سیالی
ایسے کپتی کے بچوں پر وشو اس کر کے تم ایسا پتی چاہتی ہو۔
نار دھاو سے ہی اوسین کن ہینا۔ نرگن میرا بلس رہا دی نرکپال
کی ملا جینے والا۔ درن آتمہ ہینا۔ یہ گھر نکلا اور شریر پر سانیوں
کو پیتے رکھنے والا ہے۔

کہو کوں سکھ اس بر پائے پھل بھولی ہو گھگے بورائے
تیج اکیں شوستی دو اہمی۔ نی اوڈیر مران تابی
کہو ایسا دیا نے سے توہیں کونسا سکھ لے گا۔ اس ٹھاک
نار د کے بکھانے سے تم کسی بھولی تیج لوگوں کے کہنے سے پہلے شو
جی نے چلے تو تی سے سیاہ کر لیا۔ اور پھر تے تیاگ کر مر ڈالا۔

دوہا

اب کھ سوہن سوچ اپن بھیک مانگ بھولیں
سچ ایکا کہنہ کے بھون کہوں کہ ناری اشیاں
ستی جی کو مر واکر اپ شوی۔ لے گھٹکے شک سے سونے
نیں میں کچھ چننا نہیں رہی۔ گھر گھر بھیک مانگ کر کھاتے
ہیں۔ ایسے بھلاؤک ایمانت باسیوں کے گھر بھی بھلا کیا کسی
استری کا روادہ ہو سکتا ہے۔

چوہائی

اچھوں مانہو کہا ہمارا۔ ہم تہہ کہوں برونیک یارا
اتی سندری سکھ سو شیدا۔ گاواں سید جاسو جس لیدا
اب جی تم ہمارا کہنا مانو ہم نے تمہارے لئے بہت اچھا
رو دیا کر لیا ہے۔ جو کہ بہت ہی سندری سکھ واکا ورتوہیل ہے۔
جس کے ریش کی لیدا وید بھی گاتے ہیں۔

ڈرشن بہت سکل گن رسی۔ شری تی پیر سیکٹھ نو اسی
اس برتہ ہی ملا او آئی۔ سنت اہی کہ کہیں بھوانی
وہ نور دوشوں سے بہت سارے کنوں کی راشی کشمی
کا سوامی اور سیکٹھ ٹری کا رہنے والا ہے۔ ایسا اتم درم تہیں ملا
زیں گے۔ بشیوں کے ایسے چن شکر پتی جی بنس کر بولیں۔

ستیر کہہ ہو کر ی بھونو ایسا ہٹوڑ بھوٹ چھوٹے برو دھا
کنک کوئی بھکان نے ہوئی۔ جاہی ہولہ کچو نہیری ہر سوئی
آپ نے بالکل تیج کہا ہے کہ میرا شریر پریت سے پیدا ہوا ہے
اس لئے مٹھ نہ چھوٹے گا۔ شریر بھلا ہی پھوٹ جاتے۔ سو نا ہی تو پھر
سے پیدا ہوتا ہے۔ سو نہ جلائے سے بھی اپنے بھلاؤک رنگ اور
سورن پنے کو نہیں چھوڑتا۔

نار د کن نہ میں بری ہر لون لید بھون اچھو نہیں ڈر لائوں
گڑ کے چن پتی نہ جیہی۔ سچہ مول شک تیاگ تہی
میں نار د جی کے بچوں کو نہیں بھڑوں گی۔ گھر اس جئے یا اہر جا
مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں میں کو گورو کے بچوں پر شر نہھا
نہیں ہے اسے سوچتیں ہی سکھ اور سدھی سکھ (آسانی سے پریت)
نہیں ہوتی۔

دوہا

مہادیو اوکھن بھون بھونو سکل گن دھام
چیمپی کر منویم جہاں میں تھی یہی سکن کام
جہادیو جی اوکھنوں کے گھر میں اور شتو سیمپورن سد
گنوں کے بھنڈاریں یہ جس کام میں میں رہ گیا اُسے تو اُسے
کام ہے۔ دوسرے سے کیا مطلب۔

چو پانی

جو تم ملے ہو یہ تم منیشل شتوں کے تہااری دھرمیشا
اب میں جنو سیمپورن ہٹ پایا۔ کوکھن دوشن کرے پیا و آ
ہے منیشور۔ اگر آپ پہلے ملے تو میں آپ کے اس
اڈیش کو سراخے پر ملتی لیکن اب تو میں نے اپنا جہم شوجی کے
نمت ہار دیا ہے۔ پھر گئی اور دوش کا نرہ کوکھن کر کے۔
جو تہرے ہتھ ہر دے کشکی۔ رہی نہ جانی تھو کئے بریکھی
تو کوکھن اس ناہیں۔ برکیا انیک جاگ ماہی
یہ آپ کے ہرے سے بہت ہی ہتھ ہے۔ کہ آپ سے پتھا
لوگ برلائے چار ہا نہیں جانا۔ آکھیل تہا شکرے دواں کو اسیہ تو ہوتا
نہیں۔ در اوکھیا سسار میں بہت ہی اوکھیں جا کر کھیل کھیلے
جہم کوئی لگ رگر ہماری۔ بریکھی شتھو تو ہوں تواری
تھوں نہ نار کر ایدیسو۔ آجہا میں سست بار ہیسو
میرا تو کوکھن جنوں تک یہی ہتھ رہے گا کہ یا تو شوجی
کو روں گی نہیں تو کساری ہی رہوں گی۔ اگر خود جہادیو جی میں اگر
سو بار کہیں تو بھی میں نار کا اڈیش نہیں چھوڑوں گی۔
میں پار پیوں کہی جیکہ میا۔ تم گریمہ کوکھن جھو پلنیا
دیکھ پریم بولے مٹی کیانی۔ جے جے جیکہ مسکے جھوانی
پھر جگت مٹی پاری جی نے کہا کہ میں آپ کے پاؤں بڑی
ہوں آپ اپنے گھروں کو جاییے بہت دیر ہو گئی ہے۔ پاری جی
کا تیار پریم دیکھ کر گیانی مٹی بولے ہے جگ مٹی۔ ہے جھوانی۔
آپ کی جے ہو جے ہو۔

دوھا

تم مایا جھگوان شو سکل جگت تھوات
نالی چرن شرنی چلے جی تہی ہر شیت نکات
آپ مایا تہا اور شوجی جھگوان میں میں آپ دونوں لگی برہما

چو پانی

جانی مٹی ہم و تھو بھانے۔ کوکھن جی گریمہ گریمہ لائے
بھو سیت رشی شتو میں جانی۔ کتھا انا کی سکل سنانی
مٹیوں سے جا کر پرت مار ہماں کو پاری جی کے پاس بھیجا
اور وہ مٹی کر کے انہیں گھر لے آئے پھر سیت رشی شتو جی کے
پاس گئے اور انہیں پاری جی کی ساری کتھا کہہ سنائی۔
بھگے مگن شو سیت سنیہا۔ شرس سیت رشی کوکھن لے گیا
من پھر کر تپ شتھو سچانا۔ لگے گرن رگھونا ایک دھیا نا
پاری جی کے پریم کوکھن کر شوجی آندریں مگن ہو گئے سیت
رشی پرتن ہو کر اپنے گھر کو چلے گئے تپ شتو جی میں کو ایک کر کے
شری رگھونا جی کا دھیان کرنے لگے۔

تارک اسریمو تہیہ کالا۔ پتھ پرتاپ بل تیج پشالا
تہیں سب لوک لوک پتی جیتے۔ جیکے دیو سکل سسیتی ریتے
اس سے ایک تارک نام دینت پیدا ہوا جس کا پتھ پل
اور پرتاپ تیج پتھ و شال تھا۔ اس نے سب لوک اور لوکیاں
جیت لئے اور سب دیوتا لوگ سکھ اور سیتی سے خالی ہو گئے۔
اجرام سو جیت نہ جانی۔ ہا کے شکر کر سب دھ لوانی
تب برپا اس جائے پکارے۔ دیکھ پدی سب دیو دکھائے
وہ اجرا اور امر دینت کسی سے میتا نہ گیا۔ دیوتا لوگ اس
کے ساتھ بہت طرح کی لڑائیاں لڑ کر ماراں بیٹھے تب انہوں نے
برہما جی کے پاس جا کر پکار کی اور برہما جی نے دیو تھو کو دکھی دیکھ کر
دوھا

سب میں کہا بھجانی پدی دین نہ من تب ہوئی
شہو شکر سیمپورن شت اہی جیتے دن صوئی
برہما جی نے سب کو سمجھا کہ اس دینت کا من تب
ہو گا جب شوجی کے وریج سے پرتا میں ہو گا۔ دیو میں دینت کو
یہ صوئی جیتے گا۔

چو پانی

تندی کر پ میں کاج مٹھا را۔ شرنی کہہ برہم دھرم اُیکارا
 پرہیت لاگ تھی جو دیسی۔ سنت سنت پیر سہس تپہ
 دھمی میں تھارا کام تو کروں گا۔ کیونکہ شرنی کہتی ہے کہ
 پرا یکار ہرہم دھرم ہے۔ دوسروں کے بھلے کے لئے جو اپنا
 شری تیاگ دیتا ہے۔ سنت لوگ سدا اسکی پریشنا کیا کرتے ہیں۔
 اس کی جلیو بہہ سرنائی۔ سمن جھنش کو بہت سہاٹی
 چلت پتھ اس ہرہہ بکارا۔ شور و زور دھرم و مرن ہمارا
 ایسا کہہ کر ادھب کو ڈنڈت پر نام کر کے اپنے ہاتھ میں
 پھولوں کے جھنش کو لے کر سمیت اپنے سہاٹوں (سنت رتہ
 سب داگ مانگی۔ اپس میں سو گندہ کرک) کے چلا چلتے سے کام
 دینے اپنے من میں دھار کیا کہ غوی کے دیو دھت میری متروا دتہ
 ہوگی۔

تب کہیں پر بھاؤ لیستارا۔ پنج بس کینہہ سکل سنسارا
 کو پیو جھکی باری پر کیتو۔ چھن چھن میں سکل شرنی سیتو
 تب تو اس نے ایسا بڑھا دھیرا۔ اور سب سدا کو اپنے
 دیش میں کر لیا جس سے وہ چھلی چن کی (دھوج والا کام دیو کیت ہوا۔
 دکر دھ میں لگا) اس سے کھن بھس وید ہار اور بی پل ٹوٹ گیا۔
 (اور تھلت دیدوں کی ہار ارمٹ گئی)

بہرہ چہرہ برت سخم نانا۔ دھرج دھم گیان جگیا نا
 سدا چار چپ جوگ۔ برکا۔ سہ بیگ کک سو بھگا
 سہجو۔ بہت سخم نامہ کار کے۔ دھرج۔ دھرم۔ گیان
 و گیان۔ سدا چار چپ جوگ۔ ویرکت بھاو۔ آدک۔ ویک کا سدا
 شکرام رو سے بھنے بھت ہو کر بھاگ گیا۔

بھھنلا

بھگائیو ویک تھانے بہت بھت تہنگ ہی مرے
 سدا گر تھہر مت کندرن میں ہوں جانی۔ اسی او سرورے
 ہونہار کار تار کو بھو اور ملک بھ بھرو بہرا
 دوی ماتہ ہی تی اتھہ ہی اہوں کو بی کرھو سرور ہرا
 ویک اپنے سہاٹوں سمیت بھاگ گیا اس کے بیکاری
 (وہا) دھرج دھم گیان آدک (یہہ جونی سے بچھ بھگا گئے۔ سب یہ
 پلان انک سدا گر تھہر توں کی کندراؤں (غداروں) میں جا چھے۔

مور کہا شکر ہو اُپائی۔ ہوئی ہی ایشور کرے سہائی
 سستی جو تھی دکش مکھ رہا۔ جننی جانی ہما میں گہرا
 میری بات سن کر یہ اُپائے کیجئے۔ کس کا نام میں اعلیٰ نے گا۔
 ایشور سہاٹا کر کے سستی نے دکش کے بھگ میں اپنے شری کا
 تیاگ کر دیا تھا۔ اب وہ باری نامت ہما میں کے گھر تھی۔ سدا
 تہر تپ کینہہ شہن جو تھی لائی۔ شو سدا وہی بچھے سب تیاگی
 ید پل ایسی سمجھس بھاری۔ تندی بات ایک شہن ہمارا
 شوی کو بی روپ میں ہریت کرنے کے لئے اہوں نے
 تپ کیا ہے۔ اور شوی سب کو چھو کر سدا ہی لگا ہے بچھے ہیں۔
 پھر یہ ہے تو بڑے سمجھس (بے میل بے ہوش ناما سب)

کی بات تھ پائی میری ایک بات شفو
 پتھ ہو کام جانی شویا ہیں۔ کیسے کھیت شکر من ماہیں
 تب ہم جائے شفو سرنائی۔ کر داؤ سہاٹو بری آئی
 کام رو جی کو شوی کے پاس بھجورہ جاکر ان کے من میں
 کھن جو (بچھل میں۔ سیاہ لٹا) پیدا کرے۔ اور کھات ان کی سدا ہی
 بھنگ کر دے۔ تب ہم جاکر شوی کے بڑوں میں سہجہ کار اہنیں
 راعی کر کے ان کا وادہ کرادیں گے۔

ایسی بھی بھلے بن پورہ تھ ہوئی۔ بہت اتی نیک کہہ سب کوئی
 استتی سرن کینہہ الی سیتو۔ بگاؤ بھم بان۔ بھکھ کیتو
 اس ہکار میں تھار بھلی بھانت رمت لگا۔ میں کر بھی نے
 کیا۔ کتا کی استتی (صلاح) بہت اتی ہے۔ تب زور دتاؤں نے
 کام رو کی بری استتی کی۔ اپنے پانچوں (انوں) شہر سہس۔
 روپ۔ اس گندہ سمیت بھلی کے پل کیت۔ دھوج والا کام
 دیو پر گٹ ہوا۔

دوہا

بھگن کی پنج بہت سستی میں کینہہ بھار
 شہن جو ویر دھرج کشل ہوئی ہمس کہو اس مار
 دیتاؤں نے اپنی سب سستی آتے کہہ جانی۔ اسے شکر کر
 کام دینے و جا کر کیا اور سہس کر دیتاؤں سے کہہ کر شوی سے
 ویر دھ کر نے میں میری کشل (شیر) نہیں سدا۔

چوہائی

درختانتا سدا گیان و چار گر تھل پرری لکھا رہ گیا۔ اُس کا
آجرن چھوٹ گیا (سارے سنسار بھر میں بھلے بیچ گئی کہ ہے
بھگوان کیا ہونے والا ہے۔ بہاری کون رکھنا کرے گا۔ ایسا دوسر
والا کون ہے جس کے لئے رفتی ناتھ کام دیو نے کشت ہو کر ہاتھ میں
دھنشن بان دھارن کیا ہے۔

بچے بھو جاگ اچر چرناری پریش اُس نام
تے رنج رنج مر یاد تھی بھئے سکل بس کام
سنسار میں استری پریش نام والے جتنے چار پرانی تھے وہ
سب اپنی اپنی مر یاد کو بھٹ کر کام کے دش میں ہو گئے۔

چو بیانی

سکے پرودہ مدن ابھلا شا۔ لٹا نہاری تو میں تر و ساکھا
ندی اُمنگ اُمنگ اُمنگ دھانی۔ شکم کر پیں تالاب تلالی
سب جیووں کے ہر دے میں کام پریشہ تر ڈھی بیلوں کو بھیک
و حنوں کی شاخیں جھکیں۔ ندیاں اُمنگ اُمنگ کر سمندر کی طرف
دڑیں۔ اور تالاب تلاشیں پر سپر ملنے جلتے لگیں۔

جہاں اُس دشا بڑن کی برنی۔ کو کہہ کے سچیتن کرنی
پشو پچی نیمہ مل تھل چاری۔ بھئے کام پریش سمے بساری
جہاں جو بھو سودے کی ایسی دشا ہو گئی۔ وہاں جیتن جیوؤں
کی کرنی کا تو کہنا ہی کیا۔ پشو پچی ارھات اکاش اور پھوئی و دونوں پر
وچرنے والے جیو اپنا اپنا سماں بھول کر سب کے سب کام اندھ ہو
گئے۔

مدن اندھ بیا کل سب لوکا دیش دن نہیں اولو کہیں کوکا
و لو دتچ نہر کتر بربالا۔ پزیت پشاج بھوت بدیتا لا
ان کی دشانہ کہوں کھانی سدا کام کے چیرے جانی
ستھ ویرکت جہا سنی جو کی۔ تپنی کام وش بھئے بیو کی
سب لوگ کام میں اندھے ہو کر ویا کل ہو گئے۔ جیکو اچکوی کو
بھی دن رات کی تیز زہری دیو۔ دیشیت پش۔ کتر ناگ۔ بھوت
پریت۔ پشاج (چنڈال) آدک کی دشا کا تو کہنا ہی کیا۔ یہ تو سدا کام
کے غلام ہیں کتھو ستھ ویرکت۔ جہا سنی اور لوگ بھی کام کے
دش ہو کر استری کے پرہ میں تر پینے لگے۔

چھندا

بھئے کام دش جو گیش تاپس پامرن کی کو کہے
بھیں چار چرناری سے جے پریم نے دھیتا رہے
ابلا پاو کہیں پریش نے بگ پریش سب ابلا یتیم
دونی وڈ بھر برہما ندھینے کام کرت کوٹنگ ایتم
جب یو کی تپستوی بھی کام کے دل ہو گئے تو پامرن انوں کی تو
گنتی ہی کیا جو پریم گیانی چار چرکت کو پریم روپ سے دیکھتے تھے
وہ اسے استری روپ میں دیکھنے لگے۔ استریاں سارے سنسار کو
پریش روپ میں اور پریش سارے سنسار کو استری روپ میں دیکھنے لگے
دو گھڑی تک سارے برہما ندھیں کام دیو کا یہ تاسا رانا۔

سدا چٹھا

دھری نہ کا ہوں بھر سب کے من میں سچ ہرے
جے راگھے رکھو میرے اُپر تپنی کال ہونوں
کسی نے بھی من میں دھرن نہ دھنی کام دیو نے سب کے
من ہرے۔ اُس سے کیوں وہ ہی کام دیو کے برہما د سے بچے جن
کی شری ارگھو ماتھ جی نے رکھنا کی دکام دیو سے اس کو ٹنگ کو
درشتاں روپ دیکر کئی پرستلاتے ہیں۔ کہ جب سنسار میں یا تو
سماج میں دشتے بھوگ ہی ایک اتر جیون کا دھیم ہو جانا ہے تو کل
وید مر یادا۔ دیم مر یادا لوک مر یادا اُتر جاتی ہے کام کے بغیر اور کچھ
دکھائی ہی نہیں دیتا۔ سماج میں اتنا چار و بچار دیو تک تپ کا ڈھونگ
جرہ جانا ہے۔ اور کام اندھ ہو کر جب اُس میں لڑائی بھگڑنے پڑھتے
ہیں تو باہا کار رنج جاتی ہے۔ اُس سے اس سادھی بیتا اور کیش
سے بچنے کا ایک ماتر اُپاٹے بھگوت لکھتی ہے۔

چو بیانی

اُچھ گھری اس کو ٹنگ بھیت۔ جب دیگ کا شمشو بھیتہ گیو
شونہ بلوکی سنسکلیو مارو بکھو جھتا تھی سب سنسار
چھتکار دو گھڑی تک تھا۔ جب تک کہ کام دیو۔ جہا دیو جی
کے پاس نہ پہنچا۔ شونجی کو بکھیکر کام دیو شنگا میں پڑ گیا۔ اور تب
سدا ستار پیلے کی بھانت تھہر ہو گیا۔
بھئے تڑت سب جہو بکھا ہے۔ جم مدا تر گئے متوارے
رڈرہ دھئی مدن بھئے مانا۔ درادھرش ندگم بھگوانا

چو پانی

دیکھی رسال بلیب پر ساکھا تیرہی پر چڑھو مدن من ساکھا
سمن چاپ رخ سر نہ دھلے۔ اتی اس فانی شرن لک تانے
تب کام دیو ام کے درخت کی ایک سندر شاخ بیکھر اس
پر چڑھ گیا بن میں اس کے کروہ بھرا ہوا تھا۔ اس نے بھولوں کے
دھنش پراپنے ہاتھوں بان چڑھائے اوداتی انت کروہ میں اکرتا کہ
ابنیں اپنے کان تک تان لیا۔

چھانڈے ہم لبیکھ ارا لگے۔ چھوٹی سا دھڑی سمجھو تب جاگے
بھولوں میں چھو بھو لبیکھ کی۔ نین اٹھاری کل جڑی دیکھی
کام دیو نے بہت ہی زبردی بان بھوڑے جو شوہی کے پردہ
میں لگے۔ ان کی سا دھڑی ٹوٹ گئی۔ اور بھگوان شوبی جاگ پڑے
ان کے من میں بہت کھشو کہ (بل جل۔ بیا کلتا) برا۔ اچول نے
انکھیں کھول کر چاروں دشاؤں کی اور دیکھا۔

سورجھ پتو مارن بلو کا بھو کو پ کپتو ترے لوکا
تب شو تیسرین اٹھیا راجیت دت کام بھو جوی ہارا
ام کے بیوں میں کام دیو کو چھپا دیکھ شوہی کو بڑا کروہ بھو
انکے کروہ سے تینوں لوک کانپ اٹھے تب شوہی نے اپنا تیسرا
نیر کھولا۔ اس کے دیکھتے ہی کام دیو جل کر بھرم ہو گیا۔

پا کا د بھو جاگ بھاری۔ ڈریے سر بھٹے اٹھ شوہاری
سبھی کام شکھو ہو پیں بھو کی۔ بھٹے انکھوں سا دھاک جوگی
سنداریں بھاری ہا ہا کا رنج گیا۔ دیونا ڈر گئے اور دہیت
شکھو ہوئے۔ بھو کی لوگ کام شکھو کو یاد کر کے سوچ کرنے لگے اور
سا دھاک ہو گی جن لشکرتک ہو گئے۔ (ان کے مار گئے ہیں کوئی
روکا وٹ نہ رہی)

چھند

جوگی کنشک بھٹے پتی گتی سنت رتی مو جھیت بھٹی
رو دتی بدت ہو بھاشتی کرونا کرت شنکر ہیں گئی
اتی پریم کر پنتی سہد بھٹی جو کر کر سنکھو رہی
پر بھو شو تو ش کر پال شو ابلا نہ رکھی بولے سہی
ریوگی جن لشکرتک ہو گئے۔ کام دیو کی استری رتی اپنے
پتی کی یہ گتی سن کر مو جھیت ہوئی۔ روتی چلائی اور بھانت بھانت

جیسے متراے لوگ لشہ اتر جانے پر شانتہ جت ہو جانے
پیں۔ ویسے ہی ترنت سب چڑھ گئی ہو گئے۔ شو بھو ان جن پر ہو جے
پانا اتی انت کٹھن ہے ورن کا پار پانا بھی ہا کٹھن ہے کو دیکھ کر
کام دیو ڈر گیا۔

بھرت لاج چھو کر ہی نہیں جانی مرل ٹھان من چے سی اپانی
پر نکش ترنت رچر رتو را جا کسومت فو تر راج برا جا
نا کام لوٹ جانے میں شرم محسوس ہوتی ہے اور کیا کچھ نہیں
جاسکتا کام دیو نے اپنے سرے کا کپڑا کر کے اپنے سوچا ترنت ہی
سہارن ہینت رت کو پرکٹ کیا۔ بھو نے ہونے نہ گئے درختوں کی
قطاریں شو بھیا پائے لیگیں۔

بن آہیں باریکل تر کا۔ پر سمجھ سب دسا بھیا کا
جغہ تہہ جنو ام کت اورا گا۔ دیکھی تھے ہوں من من سنج جاگا
بن دبارغ دیو دلی و تالاب اور سب دشا کے دھاک سہاوت
ہو گئے۔ ادھر ادھر مان پریم ہی اٹھنے لگا۔ جسے دیکھ کر مردہ دلوں میں
بھی کام دیو جاگ اٹھا۔

چھند

جاگتی بنو جھوٹے ہوں بن بن جھکتا نہ پرے کوئی
سیتل ولہوہ سہنیداروت مدن انی سکھا سہی
بھسہ نہ نہ ہو گئے بھت بیج منجل مھو کرا
کل ہنس یک شک سس رو کرگان نہا ہیں اچھیرا
مردہ دلوں میں کام دیو جاگئے لگا۔ بن کی سندرتا کی نہیں حاصل
کا مانگی کا ستر تہ شتیل شکھت اور مند لوں چلنے لگا۔ ہر دوروں
میں انیکوں کس کھل گئے جن پر سندرتا ہوں کے کھنڈ کو رنج رہے
پیں راج ہنس کوئی اور طے سرتی بولی بولنے لگے اور اپسرا اس
گاتے اور ناچنے لگیں۔

دوہا

سکل کلا کری کوئی دیگی بار یو سین سمیت
چلی نہ بل سما دھی شو کو یو ہر دے نیت
اس پر کام دیو سینا سمیت کر دورں اپنے کر کے بھی
مار گیا۔ پر شوہی کی سا دھڑی چل رہی۔ اور تھات ان کا من چلا مانا
نہو۔ تب کام دیو کیست ہو اٹھا۔

سچ نہیں دیکھا چہرہ میں ناخن تہہ ر واد
ہے شکر کھان! سب دیوتاؤں کے سن میں ایسا پرستار
ہے کہ اپنے خیروں سے ہے ناخن آب کا واد دیکھیں۔

چو پانی
یہ اُتو دیکھے بھری لوہن سوئی چھو کر مودن مدوچن
کام جاری تھی کہوں برودینہا۔ گریا سنہو بہ اتی بھل کینہا
سویرہا اُتسو جیسے سب دیوتا اسکو بھرنے دیکھیں
ہی ہے کام دیو کے مار کو دور کرنے والے اچھو کرنا چاہئے۔ کام دیو کو
بھسم کر کے آپ نے رتی کو تو دیا۔ سو ہے کرنا دھان رو
بہت ہی بھلا کسا۔

سا ست کر سن کر میں ایسا و۔ ناخن بھو نہ کر سچ بھھاؤ
پارتی تپ کینہہ آ پارا۔ کرنا تو اسو اب انگیکارا
ہے ناخن! ذنڈ کے اودھکاری کو دند بھو کر پلا کر ناپوئی
لوگوں کا سچ بھھاوی ہوتا ہے۔ پارتی جی نے آپ کے منت کھن
تپ کیا ہے۔ اس لہب انہیں آپ انیکار دیتی کے روپ
میں سوکارا کیجئے۔

سکی بھگتے سچ پر بھو بانی! ایسے ہی ہوو کہا سکھ مانی
تب دیوان دند و بھو بانی! برش سن جے بے سر سائیں
برہما کی سینی شکر اود پر بھو کے بچوں کو یاد کر کے شوبی نے
برش چت ہو کر کہا کہ ایسا ہی ہو جب دیوتاؤں نے نگارے بکائے
اودھوں کی بارش کر کے جے ہو ہے دیوتاؤں کے سولی تہہ ر
جہو ایسا کہنے لگے۔

وہرہاں سیت رشی آئے نرت ہی بھو گری خوں بھٹائے
پر بھگتے جیاں رہی بھووانی۔ یوے مھر مچھیل سانی
پر بھگتے جیاں کر سیت رشی مچھیل وہاں آگئے۔ برہما
نے نرت ہی انہیں برت راج کے لکھ بھجیا۔ وہ پہلے وہاں
گئے جہاں پارتی جی تھیں۔ اور پھیل سے بھرے پھیلے ہوئے۔

دوہا

کہا ہمارے سنہ ہونب نار د کے ایدیش
اب بھھاٹھوٹ تہہ راج دیو نام ہندیش
نار دجی کے شپیل کے دن ہنہ کے اسے ہنہ ہنہ

کے وراپ کرئی شوبی کے پاس گئی بڑے پریم کے ساتھ ایک
پرکار سے بنی کر کے ہاتھ جوڑ کر شوبی کے سامنے کھڑی ہو رہی جلدی
ہی پرست ہوئے دے کر پالو ہوا۔ یوے ابلو دیکھ کر سفدین بولے۔

دوہا

اب تپ رتی تب ناخن کر ہوئی ہی نام اننگو
ہن و پو ویا میں سمیٹنی سنوچ بن پر سنکو
ہوئی۔ اب سے تپ ہی کا نام اننگو ہوگا۔ یہ پنا
شر کے ہی سکویا۔ پچے گا۔ اب تو پتی سے ملنے کی بات سن۔

چو پانی

جب جدوش کرشن اوتارا۔ ہوئی ہی پرست ہماہر بھارا
کرشن نئے ہوئی ہی تھی تورا۔ بچو ایتھا ہوئے لا مورا
جب دھرتی کا ہما بھادی بھار ہرنے کے لئے بھگان
یا دگل میں شری کرشن اوتار میں گئے تو تپ ہی ان کے پتر کے
روپ میں پیدا ہوگا۔ میلون باگل سچ ہوگا۔

رتی کوئی شستی سنکرانی۔ کھن اتر اب کہوں بھائی
دیوان سما ہا سب پائے پریم اڈک بیکٹھ سبھائے
شوبی کے کہن سن کر تپ ہی ملی۔ اب دوسری لہا و ستا سے
کہتا ہوں۔ دیوتاؤں پر ہما کوئی سب سما جائے لئے تو وہ بیکٹھ
کو چلے گئے۔

سب رشی شوبی پرستی سمیتا گئے جہاں شو کر پانکینا
پر بھگتے تھاک تہہ راج پرست۔ بھگتے برش جند اوتدسا
سب دیوتا برہما و شوبی سمیت وہاں گئے جہاں کرنا دھان
شری شوبی برہما ہتھے۔ سب نے الگ الگ شوبی کی استی
کی چند رشی بھو شوبی پرست ہو گئے۔

یوے کر پانکینا بھو برش کہتو۔ کہہ ہو امر کے کہی سمیٹو
کہہ بھو پر بھو انتر جانی۔ تپ ہی بھگتے میں ہوو سوانی
کر پانکینا بھو انتر جانی۔ ہے دیوتاؤں کہنے کس کا دن
یہاں آئے ہو۔ برہما ہی نے کہا۔ ہے پر بھو آپ تو انتر جانی ہیں
کھی ہے سوانی بھگتے میں ہیں آپ سے منی کرتا ہوں۔

دوہا

سکل ہرن کے پر وہ اس شکر پریم اچھا

انا تھا۔ اب تو تمہارا پران بھی جھوٹا ہو گیا ہے کیونکہ وہ وہ کاموں جو کام دیو ہے۔ اسی کو ہی بہا دیو جی نے بھسم کر ڈالا۔

ماس پارا این سیر و شرام

چلے بھولنی نانی سر گئے ہمسار چل پاس
بارتی جی کے چن سکر دان کی برتی ہو خوشی دیکھ کر
منیوں کے ہرے پر تن ہو گئے۔ وہ بارتی جی کو بنام کر کے اس کے
پتا ہمسار کے پاس گئے۔

چو بائی

سب پر سنگ گری تی ہی سنا۔ دن دن سن آتی دیکھ پاوا
بہرہ کھپورتی کر روز دانا۔ مٹی نیم دن بہت سکھو مانا
انہوں نے پریت راج ہمارا کو شو جی کا سب جرت سنا
کام دیو کے جسم ہو جائے گا سنا چاروں کر پریت راج بہت دیکھی
ہوا۔ پھر منیوں نے رتی کے وردان کی بات کہی جسے سن کر ہم واپس
نے بہت شکہ مانا۔

ہرہ بچار شہو پر بھوتائی۔ سادھنی پر لئے بلانی !!
سدرن نکھت گھری و چائی۔ بیگ بید بھگی لگی دھاری
اپنے ہرے میں شو جی کی پر بھوتا کو دیا کر پہا چلنے لگی
پریت سے نکھت وہی منیشوروں کو بلایا اداں سے جھد دن بھٹھ
نکھت وید ویدی الو سار سدا کر لگی کھائی۔

تیری پیٹ شہر سوئی دینی۔ کھی پد پنے ہمسار چل کینی
جانی دھی تن ونبی سو پائی۔ باچت پریتی و ہرہ سمائی
سودہ گنی نیر کا ہمسار چلے رشیوں کو دے دی۔ اور اُنکے
چون کر ان کی بنی کی۔ انہوں نے وہ لگی پیر کا جا کر ہر ہما جی کو دی
اس کو پڑھتے سے ہر ہما جی کے ہوسے میں آندہ نہ سما سکا۔

لگن بارچ آج سکھ سنائی۔ ہر شے مٹی سب ہر بھو دانی
شمس برتنی پھد باجن بلجے۔ منگل کلس و رتھوں دسی ساجے
ہر ہما جی نے لگن پڑھ کر سب کو سنایا جس کو سن کر مٹی اور دیو
سمو دے (دیوتاؤں کا سماج) ٹرے پر تن ہوئے اکاش سے پھول

سنی بولیں سوکائے بھوانی۔ اُچت کہہو مٹی بر بگیانی
تمہری جان کام اب چارا۔ اب لگ شہو سب سید کا را
سپت رشیوں کے پرچین کرم سکرانی ہوئیں بارتی جی
بولیں۔ ہے دگیا مٹی درد! آپ نے اُچت ہی کہا۔ آپ کی
سمجھ میں تو شو جی نے کام دیکھا اب ہی بھسم کیا ہے انو اسی لگ
شو جی کام میں لپٹے تھے۔

ہمے جان سدا شو جی۔ آج ان ویدیہ اکام بھوگی
جو میں شو سیئے اس جانی۔ پریتی سمیت کرم من بانی
لیکن ہماری سمجھ میں تو شو جی سدا سے ہی پوئی۔ اُچتے
انند (دند کے یوگیہ نہیں) کام داسنا بہت اور بھوک ہیں
ہیں۔ سو اگر میں نے من میں کرم سے پریتی سہت ان کی سیوا
ان کو ایسا جان کر ہی کی ہے۔

توں ہمارے سنہو منیشا۔ کر ہمیں ستیہ کر باندھی ایسا
تمہ جو کہا ہر جارتو مالا۔ سولی آتی بڑا دیکھ تمہارا
تو ہے منیشور! سنئے۔ وہ کر باندھاں بھگوان میرے
پران کو سج ہی کریں گے۔ آپ نے جو یہ کہا ہے کہ شو جی نے کام
دیو کو جلا دیا۔ سو یہ آپ کا بڑا بھاری اگیاں ہے۔

نات اتل کر سبج سمھاؤ۔ ہم یہی نکھت جانی نہیں کاؤ
گئے سیمپ سوا داسائی اس من نکھت جہین کی نانی
ہے نات سنو! اگنی کا یہ سبج بھاؤ ہے کہ بالا (جاڑا)
اُس کے سیمپ کھی جاپی نہیں سکا۔ اور جاتے پر وہ ادش نیشٹ
ہو جاتے گا۔ تیسے ہی کام دیو بھی شو جی کے پاس جا کر سوکیم نیشٹ
ہو جاتا ہے۔ شو جی کو اسے میلانے سے کیا مطلب ہے۔

دوہا

ہم ہر شے مٹی کچن سن دیکھ پریتی دشواں

دشنوئے سب و گپوں (دشاؤں کے راج) کو لگا کر سنس کر کہا کرتے
سب لوگ اپنے اپنے سماج بہت الگ الگ ہو کر چلے۔

چو پائی

بڑا نوادہ برات نہ بھائی بنسی کر بیو پہر پڑ جانی
دشنو چن سنی سر مسکا گئے۔ بچ بچ سین بہت بلگائے
چو پائی۔ دوشا کے لیکے ہماری برات نہیں ہے کس
پرائے نکریں جا کر اپنی بنسی کو لگے۔ دیوتاؤں دشنوئی کے چن سنگ
مسکروا۔ اور اپنے اپنے دل سمیت الگ ہو گئے۔

مین ہی مین جہیش مسکا پڑیں۔ ہری کے بچے مین نہیں ابا میں
اتی پرین مین مننت پریر کرے۔ بھگتی ہی پریر مسک کن میرے
دشنوئی پر رکھ کر مین ہی مین میں مسکا کرے کہ تری دشنوئے
دل لگی والے مین نہیں چھوٹے اپنے پیارے کے اتی پریر مین کر بھگتی
گن کو کہہ کر اپنے سارے گنوں کو بلایا۔

دشاؤں شاش سنی صیب آئے۔ پر بھو پونج۔ جہیش تنہہ نائے
نانا باہن۔ نانا بیکھیا۔ سب سب دشاؤں سماج بچ دیکھا
دشنوئی کے آدیش (مکھ) کو مین کر سب آئے اور ان کے
چرن کسوں میں مستک لایا۔ نانا پرکار کے باہن (سواریاں) اور
نانا پرکار کے گھسیوں سے بیکت اپنے سماج کو دیکھ کر دشنوئی بنے۔

کوؤ مگھ سبیل چلے کاہو۔ بن یا کر کوؤ بہوید با جو
سبیل مین کوؤ مین بہیتا۔ پرشت پشٹ کوؤ مین تن بھینا
کسی کا نہ نہیں ہے۔ تو کوئی بہیتت متہوں والا ہے۔
کسی کے پاؤں نہیں ہیں۔ تو کوئی بہیت سے پاؤں والا ہے۔
کسی کی بہیت سی انھیں ہیں۔ تو کوئی اندھے ہیں۔ کوئی بہیت ہر
پشٹ (موتا تازہ ہے) تو کوئی کانے کی طرح ڈلا تپلا۔

چھند

تن گھیں کوؤ اتی مین باون کوؤ ابا ون گتی دھریں
بھوٹن کرال کیاں اس سب سدا سولیت تن بھریں
کہ سوان شوئر سر کال مگھ گن دیش اننت کو گئے
بھوٹن پرست سماج جو کی جات برت نہیں ہے
کوئی بہیت ڈلا۔ کوئی بہیت ڈلا۔ کوئی پتر کوئی پتر بھیں

پرشا ہوئے مین۔ اور باجے بچے لگے۔ اور دسوں دشاؤں میں نکل
کلش سجاوئے گئے۔

دوہا

لگے سنواران سکل سر باہن پرمدھ بمان
ہو میں سنگن سنگن سبھ کر میں اچھراگان
سب دیوتا اپنے اپنے باہن (سواریاں) اور بمان کو سنواران
لگے۔ اور سند سنگن سنگن ہونے لگے۔ اور ایسر میں گانے لگیں۔

چو پائی

سوی شہمھو گن کر میں سنگا۔ جٹاٹ ابی سورہ سنوارا
کنڈل کنکن پریرے صیالا۔ تن بھوئی پٹ کیہری چھالا
دشنوئی کے گن ان کا شرنگا کرے لگے۔ جٹاٹ کا سندر مکھ
اور سانہوں کا سور سجا لگیا۔ کنڈل اور کنکن بھی سانہوں ہی کے چہنے
شریر بھوئی سجائی اور رستہ کی جگہ باکھیر (غیر کی کھال) پہنا دی۔
سوی لٹاٹ سندر سر گنگا۔ نین پٹن اپویت بھگنگا
گرل کنڈھ آر تر سرد مالا۔ سب بٹن شو دھام کر یا لا
ستک پر چندرہ سر پر گنگا مین پتر اور سانہ جنیو
گن میں دشن اور چھاتی پریمش سروں کی مالا۔ اس پرکا وارن کا
شہم بھیں سب۔ نیرتو سو کم وہ کلیان کے دھام اور کیا پڑیں۔
کر تر شول آر ڈر و برا جا۔ چلے سبھ چلے ہا میں با جا
دیکھ دشنوئے سر تہہ مسکا پڑیں۔ برلا ناک ڈھن جگ نا میں
ایک ہاتھ میں ترسول اور دوسرے میں ڈر و شو بھاپا رہے ہیں۔
دشنوئی پیل پر چڑھ کر چلے۔ دشنوئی کو دیکھ کر دیو انگناش (دیوتاؤں کی آشریاں)
مسکرائیں۔ اور کہنے لگیں کہ اس درگے کو لیکہ تو سندسار بھریں کوئی

دہن نہیں ہے۔
دشنوئی سبھی آدمی سر براتا۔ چڑھ چڑھ باہن چلے براتا
سر سماج سب بھاتی الو پا نہیں برات ڈولہا انور و پا
دشنوئی سما اور دیو سمود اپنے اپنے باہن پر چڑھ کر برات میں
چلے۔ پیدی دیوتاؤں کا سماج سب بھانت پریم سندر تھا۔
تھاپی برات دوشا کے لیکے نہ تھی۔

دشنوئی کرا اس بنسی تپ بولی سکل دس راج
بلک بلک بولی چاہو سب بچ بچ بہت سماج

دوہا

اُن میں تھا یوگیہ صلب کو اتار دیا۔ نگر کی شوہیا اتنی اندر ہے۔
کہ آپ کے سامنے برہما کی رچا بھی پھسکی پڑنے لگی۔

چھوٹا
لکھو لاگ بدھی کی چمکتا اولوی پُر شوہیا ہی
بن باگ کوپ تاراگ ستراسوگ سب ساک کو ہی
منگل کی بی توڑن تیا کا کیتو کر یہ کر یہ سوہ ہی
بیتلہ پش سندر خیر بھی دیگی تھی من موہ ہی
اس نگر کی شوہیا سندتا کو دیکھ کر برہما کی کارگیری سچ
تج چھو لگتی ہے۔ بن بارغ۔ کو اس۔ تالاب۔ ندیاں۔ سبھی سند ہی
اُن کی سندتا کا وزن کون کر سکتا ہے۔ نگر کے بھیت گھر گھر بہت
سے سند چوکیں اور چھوٹے شوہیا بنان ہو رہے تھے۔ نگر خواہی
سند استروں پُر خوش کی شوہیا کو دیکھ کر بیوں کے ہیں ہی ہو چے
گئے۔

دوہا

جگہ مہا جہنہ اوتری سو پُر برتی نہ جانی
رہی سبھی سمجھتی سکھنت تو تن ادھیکا کی
جہاں جگت کی مانتا نے سوئم اوتا لیا سو اس نگر کی شوہیا
کا وزن کون کر سکتا ہے۔ ر دھی سبھی سمجھتی سکھنت نہی برہما
ہی جاتی ہے۔ ارتھات سب ادا مذہ ہی آند ہے۔

چوپائی

نکر ٹکٹ برات سُنی آئی۔ پُر کھ بھر شوہیا ادھیکا کی
کری بناو سبھی باہن نانا۔ چلے یں سار اگوانا
نگر کے پاس جب برات آئی۔ تو نگر نگر بھر گھر دھوم
دھام مچ گئی جس سے نگر کی شوہیا ادھی بھو گئی۔ بناؤ نگر کار
کے اور نانا پر کار کے باہن سچا کر اور بہت برات کی اگوانی (میشوانی)
لینے کو چلے۔

ہمہ ہر شے مس بین نہاری۔ ہری ہی بکھی اتی بھے شکاری
شوہیا جب بکھن لائے۔ بند چلے باہن سب بھاگے
پہلے تو دتواؤں کی سینا کو دیکھا سب پر تن چت ہوئے کہ
برات بہت آئی۔ وشنو بھوان کو دیکھ کر تو سب کو بڑا ہی آند
ہوا۔ لیکن جب شوہیا کو دیکھنے لگے۔ تو اُن کے باہن ابھی گھوڑے۔

دھارن گئے ہوئے ہیں۔ بھینکر گھنے پنے۔ ہاتھ میں کیا لے
ہیں۔ اور تازہ خون سے شر شر تھڑے ہوئے ہیں۔ گدھے گئے اور
گیدڑ کی طرح اُن کے چہرے ہیں۔ اُن کے بے شمار بھیسوں کی گنتی کیا ہو
سکتی ہے۔ بہت بکرا کے بھوت پریت پشاج اور یوگینوں کی
جماعتیں ہیں۔ ان کا وزن نہیں کیا جاسکتا۔

سورجھا

ناچیں گاویں گیت۔ پر م ترنگی بھوت صعب
دکست اتی ابرہیت۔ بونہیں مچن پچتر و دھی
پر م ترنگی (موتی) بھوتوں کے گن ناچے گاتے چلے جاتے
ہیں۔ دیکھتے ہیں بہت ہی بھینکر ہیں اور بڑے ہی دھیر ڈھنگ سے
بولتے ہیں۔

چوپائی

جس دُلہا تس بی براتا۔ کو تک پریدم ہوگی ملک جاتا
یہاں ہمیں رچیو پست لانا اتی پچتر نہیں جاتی بکھانا
ہمسا دُلہا ہے۔ اب ایسی ہی برات بنی ہے۔ اور
راستے میں جاتے ہوئے ایک پرکار کے تماشے ہوتے جاتے ہیں۔
اُدھر ہمیں نے ایسا پچتر بیاہ منڈپ بنایا کہ جس کا وزن نہیں
کیا جاسکتا۔

نیل کل جہاں لگ جگاہیں لگے بوشال نہیں برنی سہاویں
بن ساگ سب ندی تولا وا۔ تم گری سب کون پوت تھاوا
جگت میں جتنے چھوٹے بڑے پریت تھے جن کا وزن کس کے کوئی
پا نہیں بلتا۔ اور جتنے بن سمند۔ دریاں تالاب تھے۔ ہمیں نے
سب کو تمنتہن بھیجا۔

کام روپ سندرن دھارلی۔ بہت سماج بہت بڑا
کے کوکل تھنا چسل گہرا۔ گاویں مشکل بہت سینہا
اپنی اپنی اچھیا انوکول سندر شریر دھارن کر کے (ایسے
سماج استری پتروں بہت پریم نکل گاتے ہوئے ہمارے چل کے
گھر گئے۔

پر تھے گری بہو کر یہ سنوارے بنتھا لوگ جہاں تھاں سہیا
پُر شوہیا اور لوگ سہیا۔ لاگتی لکھ کر پچی پچی نائی
پہلے ہی سے پریت راج نے بہت سے گھر سنوار رکھے تھے

جیسا چشمہ آرتی سنواری رنگت سنگل گواہیں ناری
اگوان لوگ (پیشوا کی کرنے والے) برات کو لے آئے انہوں
نے سب کو سٹلڈین دس ٹھہرنے کو دیئے۔ باقی جی کی مائینا
نے چشمہ آرتی بتائی اور ان کے ساتھ کی ناریاں سندرنگل گان
کرنے لگیں۔

کچن کھار سو، بر پائی۔ پڑھیں چلی ہری ہر شانی
پاکٹ میں روہ جب دیکھا۔ ابلنہہ اور ٹھیکے کھینکھیا
سورن کا کھال سندر باکھوں میں شوکھا پارہ سے اس پر کار
دینا پرت جت ہو کر روہ کو پرچھے چلی۔ جب ہوا دیو کی کو بھیا نکھتیں
میں دکھا تو استر لوں کے ہروں میں بڑا بھاری بھے اُپتیں ہو گیا۔
بھائی بھول ٹھیکس اتی ترسا سائے کے ہمیش جہاں جن باسا
دینا ہر وہ کھینو دکھ بھاری۔ لینہی لوبی کرکس کمار کی
وہ ڈر کے مارے بھاگ کر کھروں میں ٹھس گئیں اور شو جی
جنا سے کو چلے گئے۔ دینا کے ہر وہ میں ٹھرا بھاری دکھ ہوا۔ انہوں نے
تب بارہتی ہی کو بلایا۔

ادھاک سینہہ گود بدھاری۔ شام سردی نہن بھر یاری
جہیں بدھی تھیں روپ اس نہنہا۔ تے ہی بلبرو باور کس کینہہا
اور اتی انت سینہہہ (پریم۔ ممتا) سے گود میں بھایا اور نیل
کمل کے سامن نیروں میں مل (اسنو) بھر کر لوبی۔ کہ جس بدھاتا
نے تمہیں ایسا سندر روپ دیا ہے۔ اس مورکھ نے تمہارے
درو پاکل کیسے بنایا۔

چھند

کس کینہہہ برو اورا۔ بدھی جہیں تمہیں سندر تادی
جو پھلو چھنے نہ ترو ہیں سو برس۔ بھوہیں لا گئی
نہ نہ بہت گری ہیں گرون پاوک جوں مل بدھی ہوں پروں
گھر جاؤ آپکیں ہووھاگ جیوت بہا ہونہ ہوں کروں
جس بدھاتا نے تمہیں اتنی سندر تادی ہے۔ اس نے
تمہارے لئے دریاگل کیسے بنایا جو پھل کلپ برکش میں لگنا چاہئے
تھا۔ وہ برس (زیرستی سے) مبول میں لگا جاتا ہے۔ میں تمہیں ساتھ
لے کر پہاڑ سے گر کر مر جاؤں یا آگ میں مل مروں یا سمندر میں ڈوب
کر مر جاؤں۔ گھر آج جائے۔ لوگ میں آپکیں (بدنامی) بھلے ہی ہو ملے

بیل آدک) سب ڈر کے بھاگ چلے۔

دھر دھرج نہاں۔ یہ سیانے۔ مالک سب کے جیو پیرانے
گیئیں بھون چھیں پتو ماتا۔ کہیں میں بھے کینت گاتا
ڈرے بڑھے لوگ تو دھرج کر کے وہاں ٹھہرے سب
اور لڑکے تو سب اپنے پرانے کر بھاگے۔ گھر پہنچے پر جب انکے ماتا
پتا برات کی بات پوچھتے ہیں۔ تو سب ڈر کے مارے کانچے ہوئے کہتے
ہیں۔

کپتے کاہ کی جالی نہ باتا۔ جم کر دھار کر بھوں بری آتا
برو اورا سپہیں اسوارا۔ بچاں کپال بھوشن چھارا
ہم کیا کہیں۔ ہم سے کوئی بات کہی ہی نہیں جاتی ہم نہیں
جانتے ہیں کہ یہ برات کئی ہے یا میراج کی عینا ہے۔ دو لہما۔ بہت
(پاگل) ہے۔ اور بیل کی سعاد کیسے ہوئے ہیں۔ سانپ کپال
(کھوٹری) بھوتی ہی اس کے کہتے ہیں۔

چھند

نن بھار بیل کپال بھوشن مگن جٹل بھنیکرا
سنگ بھوت پرست پشان جوں بکٹ بھج جی چرا
جو بیت رہ ہی برات نہت۔ پنہ پرست ہی کر سہی
دیکھیں سو ابا سا جو دکھ بھارت اس کر گن کہی
وہ لے کے شری پریم کی ہوتی ہے سانپ اور کپال ہی
اس کے کہتے ہیں۔ وہ نرگا جٹا دھاری اور بھنیکر روپ والا ہے
بھوت پرست پشانج۔ جو گنی اور بھیا تاک ٹکھ والے نشا چر
(راکشش) اس کے ساتھ ہیں۔ جہیتیا وہ ہے کا سو لواہ کو دکھ
گا۔ سچ چ وہ بھاگ رہا شالی ہو گا۔ جو اس جہیت کر برات کو دھیکر
جینارہ کے لڑکوں نے گھر گھر ہی بات کہی۔

دھما

سہم ہی ہمیش سماج سب کھننی جنک مسکا ہیں
بال بھائے بدھ بدھی ندر ہو ہو ڈر نا ہیں
ہما دیو کی کا سماج۔ سچہ لڑکوں کے ماتا پرا سنسنے لگے اور
بہت طرح سے انہوں نے لڑکوں کو سمجھایا۔ کہ رجبے ہو جاؤ۔ ڈرنے
کی کوئی بات نہیں ہے۔
لے اگوان برات ہی لائے۔ ویسے سب ہی جن میں سہا

یہ سب کچھ منظور لیکن میں جیتے ہی تہلدا بیاہ اس پاگل دوڑھے سے کبھی نہ کروں گی۔

دوہا

بھٹی بکل ابلا سکل دھکت دیکھی گری نار
کری بلاپ رورت رورت ستا سترہ وچار
پرست لاج کی استری مینا کو دکھی دیکھ کر سب ابلاں
بیکل ہو گئیں۔ مینا اپنی کنپ کے سینہ کو پاؤں کے دلاپ کرتی روئی
اور کہتی تھیں۔

چوپائی

ناردر میں کاہ لگا لا۔ بھون موز جنہہ لبست اُجیلا
اس اُپسٹھ جنہہ دینہا۔ پورے برہ لگی پتو کینہا
میں نے نامہ کا کیا لگاڑا تھا جس نے میرا ہاتھ اُجڑا دیا۔ پاربتی
کو ایسا اُپیش دیا کہ اس نے اس پاگل دوڑھے کے لئے تپ کیا۔

سایچے ہوں اُن کے موہ نہ مایا۔ اُن میں ہن دھام نہ جایا
پر گھر گھا لک لاج نہ بھیرا۔ باغہ کہ جان پرستو کی پیرا
سچائی اُن کو کسی کا موہ مایا نہیں ہے۔ سب ادا میں ہیں
نہ اُن کے دھن سہ نہ دھام دھرا ہے۔ اہنہ استری ہی ہے برائے
لکڑوں کو لگاڑے پھرتے ہیں۔ نہ کسی کی لاج نہ کسی کا در۔ بھلا باغہ
استری پرستو (پچھنے) کی پیچھ کو کیا جانے۔

جتنی ہی بکل بلوکی بھوئی۔ بونی جت بلیک مہر دُوبانی
اُس بیلاری سوچے متی مانا۔ سونہ ٹرنی جوڑی بارھاتا
اس پر کار اپنی مانا کو بیکل دیکھ کر بارہی بی گیان جہت کہاں
بانی سے کہتے لگیں۔ مے مانا جو بھاتا نے لکھ دیا ہے۔ سو نہیں مل
سکتا۔ ایسا نشہ کر کے سوچ مت کرو۔

یو کم لکھا جوں بائیر نا ہو۔ تو گت روش۔ لگایے کا ہو
تم سن مٹ ہی کہ بدھی گئے تھا۔ مات ویر بھہ جن لہو کلنکا
اگر کروں میں میرے پاگل ہی لکھتا ہے۔ تو کسی کو روش
کیوں لگائی ہو۔ تہارے مٹانے سے تو بھلاتا کے لیکھ مٹنے سے
رہے۔ پھر بھلا ویر تھری کیوں جھوٹا کلنک لیتی ہو۔

چھند

جین لہو مٹاؤ کلنک کرو تا پر پیر ہو اور نہیں

دکھ شکہ جو لکھا بلار پیرنیا و ہماں یا مہیں
سُن اُپسٹھ جنہہ دینہا۔ پورے برہ لگی پتو کینہا
ہو بھاتی پتو لگائی پتو نین باری میو چہیں

چے نا۔ کلنک ست لو۔ رونا چلاتا پھوڑو یہ اور ضرورے
دھونے کا نہیں ہے۔ جہی کی قیمت میں دیکھ لکھا ہے سو میرے
ساتھ ہی رہے گا۔ جہاں جاؤں گی وہاں بھو گنا پڑے گا۔ پاربتی
کے ایسے کو مل نہیں سکتا۔ کرساوی ابلا سونے میں لکڑیوں کی قیمت
پر کار سے بھلا نا کو روش دے کر لکھوں۔ مے مانا سہا پتے لگیں۔

دوہا

تہی اوسنار دھوت آرش سیت سیت
سما چارنی پتو لکھ کر گوتے تڑت بکیت
یہ سما چارن کر پیت راج سما چل ناردا اور پیت تڑتوں
کو ساتھ لے کر تڑت۔ پتی رنہاں میں گئے۔

چوپائی

تب نار دسب ہی سہیاوا۔ پور بکتھ پیر سنگ اُسنادا
مینا ستیہ سونم بانی جگدسب تو ستا چوانی
تب نار دجی نے سب کو سہیاوا۔ اور پورو جیم کا سارا
حال کہہ سنایا۔ اور کہا۔ کہ ہے مینا اتم میری بی بات کو سُنو۔
تہاری یہ کنڈا جکت تہی تری بھوئی جی ہیں۔

اجا انا دی شکتی ابناشن۔ سدا بھوار دھنگ لو اس
جاک سہو پالن لے کارن۔ رنج اچھا لیلو بیو دھارن
یہ اجنا۔ انا دی شکتی اوینا شن ہے۔ اور سدا شو جی کے
آدھے انگ میں نورس کرتی ہے۔ یہ سنا رگی ابھی پالن اور سنگھار
کرتی ہے۔ اپنی بھیتا سے لیل کر کے کو شہر دھارن کرتی ہے
جہی پر ہم دھش گرہہ جانی۔ نام سستی سہو ترو جانی
تہیوں سستی شکر ہی وہاں۔ کتھایر سدا سکل جاک ملن
پہلے اس سہو دھش کے گھر جاکر ہم لیا۔ اس کا نام سستی تھا۔
سدا شہر دھارن کیا ہو تھا۔ وہاں بھی سستی کا یہ شکر ہے ہی ہوا تھا
اس بات کو سدا سنا سدا جاتا ہے۔

ایک بار آدھ شو سنگا۔ دیکھو دیکھو کل کل پتو کا
بھو موہ شو کہا نہ کینہا۔ بھرم میں لوش سیا کر لینا

ساتراہت جیس شاستریں کھائے پیئے کی دستور تیار کر گئے کی
شکشا دی گئی ہے کے بدھان انوسد بھانت بھانت کی ودی
تیار کی گئی۔

سو جیونا کہ جائے بھانی لیسہیں کن چہیں ماتو بھوانی
سار بولے سکل برائی لیشو برچی دیو سب جاتی
جس گھر میں ماما بھوانی آپ ہی براتی ہیں۔ اس گھر کی
بھون ساگری کا کیسے وزن کیا جا سکتا ہے۔ سارے براتیوں
وشتو برہما اور سب دیو بھاتیوں کو برما چلے آؤ سے بلوایا۔

بیدہ پانتی بھٹی جیونا را۔ لگے پر دن میں سو اکر
ناری پرندہ جیونست جانی۔ لگی دین گاری دھوبانی
بھون کرنے والے بہت سی پنگتیوں (نظاروں) تیار کیے
پتر سوئے بھون پروسند لگے۔ ہستروں نے جب دیوتاؤں کو
بھون کھاتے دیکھا تو کوئل بانی سے ہنسی میں کالیاں دینے لگیں۔

چھند

گاؤں مدھ سورج پر سند رنگ کن سناویں
بھون کر میں سرائی بدھو ہونڈی سینچو پاویں
جیونست جو برہیو آندو موکھ کوئی ہوں نے کہیو
اجا میں نیچے پان گوئے اس جہاں جا کو رہیو
سب سناویاں مدھ سور سے کالیاں دینے لگیں اور ہینگ
بھون سنا لے لگیں۔ جسے سنا کر دیوتا بڑے برتن ہوئے اس نے دھری سے
بھون کر لے لگے بھون کرتے سے جو آند بڑھا اس کا وزن کر دوں
مکتوں سے بھی نہیں ہو سکتا بھون کر لینے کے بعد آجمن کر کے
پان دیئے گئے۔ پھر سب لوگ اپنے اپنے سنا مان کو چلے گئے۔
اے سناہ کے سب جو دھن کی سکھی سہیلیاں دو لہرا و براتیوں کو ان کی
استروں کا سمبندھ اپنے بھونوں سے جو کر گالی دیتی ہیں۔ اُسے
ہینگ بھن کہتے ہیں جسے پنجابی میں چھٹیا کہتے ہیں۔

دوہا

ہو دھن ہم دنت کہوں لگن سنائی آئی
سے بلوک بیدہ کر بھٹے دیو بولائی
پھر سوں نے ہم دنت کو لہا کی لگن جاسنائی سو لہا کا
سے جان کر ہما چلے سب دیوتاؤں کو بلایا۔

ایک سے اس نے بھوجی کے ساتھ جاتے ہوئے راستے میں
رکھوں دیوی کمل کے سورج شری رام چندر جی کو نریدار کرتے ہوئے
دیکھا تب اُسے موہ ہو گیا بھوجی کا کہنا نہ مان کر موہ ویش ہو کر اس نے
سیتا جی کا روپ دھارن کر لیا۔

چھند

سیتا ویشتی جو کہ نہ نہیں ایر لہہ شکر پر ہری
ہر برہ جانی بھو کر پتھ کے جگہ ہو گا کل جس میں
اب پنجی تھر سے بھونتی پنجی لائی داروں تپ کیا
اس جانی سے تھر کر گیا سریدا شکر پریا
ستی جی نے جو سیتا کا روپ دھارن کیا۔ اس ایر لہہ کے
کا دن بھوجی نے ان کا تیاگ کر دیا بھوجی کے برہ میں اپنے پتا کے
بیکہ کی لگنی میں اس نے اپنے شکر کو ملا لایا۔ اب یہ تمہارے شکر
پیدا ہوئی ہے۔ اور اپنے ہی کے نمٹ کٹھن تپ کیا ہے۔ ایسا
چل کر تم سب سٹشے (شاک و شبہ) چھوڑ دو۔ پارٹی ہر کال تیا بھوجی
کی پرہ ہے۔

دوہا

سُن نار د کے بھن تب سب گر مٹا لیشاد
چھن جھوں بیایو سکل پھر گھر گھر یہ سناو
نار د کے بھن کر سب کا لیشاد (سناپ) جو دکھ اور
بقیہ لوی) مٹ گیا۔ اور کھشن بھریں نار د جی کا یہ سناو (بات حیت)
سارے لگن میں گھر گھر چل گئی۔

چوبانی

تب پناہم وشتو آندے سنی پنی پارتی پد پندے
نار د پرش سوسو جو باہیا نے۔ نگر لوگ سب اتی ہر شانتے
تھ پنا اور ہما چل روز پر تن ہوئے۔ اور انہوں نے مار بار
پارتی پنی کے چروں کی بند ناکی۔ اس نگر کے لوگ نار د پرش بالاک
جوان و پور سے سنی بہت پر تن ہوئے۔

لگے ہوں پور مٹ گل گانا۔ سب سب میں ہانک گھٹ نانا
بھانتا انیک بھٹی جیونا را سوپ ساستریں کچھو جیو بار
سارے نگر میں منگل کان ہونے لگے سب نے اپنے گھروں میں
بدانت بھانت کے منگل کاش سجا کر رکھے سوپ ساستریں (پات

بھوانی منڈپ میں اس دھڑکی جہاں پر کہ شوی تھے۔ وہ منگوچ کے مارے اپنے چتی کے چرن مکلوں کو نہیں دیکھ سکی لیکن ان کا سن تو بھونر کی بھانت وہاں ہی رس یاں کر رہا تھا۔

دو صا

مُنی اوسا سگن پتہ پو جیو شمشو بھوانی
کوڈ سنی سنے کرے جن سرانادی حیر جانی
مُنیوں کی آگیا سے شو جی اور پارتی جی نے کنیش جی کا پون
کیا۔ سن میں کوئی اس بات کی شک نہ کرے کہ کنیش جی تو ان کے
پُتر ہیں۔ ابھی وواہ سے پور دی وہ کہاں سے آگئے۔ دیوتا انا دی
ہیں۔ شو جی اور پارتی انا دی کال سے ہی شرتی اپنی پالن اور
پر لے کرتے آئے ہیں۔ بھوانی پر کرتی ہے اور شو جی پرش پر دو نو
انادی ہیں۔ اور شرتی پدا روپ میں ان کے شوگ دیوگ سے
نبتی بھوانی رہتی ہے۔ یہ نہیں کہ ان کا سمبندھ اس منڈپ میں ہی
جوڑا گیا تھا۔ ان کا تو انا دی ہے ہی سپر سمبندھ ہے۔ ویسے ہی اُنکے
پُتر کنیش جی بھی انادی ہیں۔ اس لئے اگر یہاں منڈپ میں شو جی
و پارتی نے کنیش کا پون کیا تو اس میں کچھ حدیہ نہ کرنا چاہیے۔

چو پانی

جس سیاہ کی ہدی شرتی گائی۔ ہما مٹن سو سب کردائی
ہی گرس گرس گنیا پانی۔ بھو پری سمری جان بھوانی
ویدوں میں جیسی سیاہ کی ہدی کہی گئی ہے۔ وہ سب ہما مٹیوں
نے کردائی۔ بہت راج ہما جی نے ہاتھ میں کشائے کر اور گنیا کا ہاتھ
پکڑ کر انہیں شو پنی جان کر شو جی کو سمر کر دیا۔

پانی اگر میں جب کینہہ ہمیشہ۔ ہمیشہ ہر شے تب سکی شرتیا
بید منتز شنی برا پتر ہیں۔ جے جے جے شنگر کر رہی
جب شوی نے پارتی جی کا پانی کر میں کیا۔ (ہاتھ پکڑ لینا)
تب سب دیوتا میں بڑے ہی پرش ہوئے شرتی مٹی جن وید منتز
ایمان کرنے لگے سب دیوتا شوی کی جے ہوئے ہو ایسا پرش نا
کرنے لگے۔

باہلی باہن پیہہ بدھانا۔ شمن شرتی نہ بھئی ہدی نانا
ہر گریا کر بھینو سب ہو۔ سکی بھون بھر رہا اچھا ہو
بھانت بھانت کے شرح طرح کے باجے بجنے لگے۔ بھانت

چو پانی

ہوں مکمل شسر سا در لینے۔ سیکھتھو جیت آسن دینے
بیدی بید باہان سنواری۔ بھگت شنگل گاہیں نادی
سب دیوتاؤں کو آدر سے بلوا بھیجا۔ اور سب کو پوجا کر لیا
اپنی اپنی بدوی کے مطابق آسن دینے لگے۔ وید کی رتی افسار
ویدی سنواری گئی۔ اہا ستوں مند اور شنگل گیت گانے لگیں۔
ہنگھاس لئی دیو پتر سہاوا۔ جانی نہ برن۔ بریگی بناوا
پٹھے سو پتر نہہ سر نانی۔ ہر وہ سمر رنج پر بھو بھوانی
وید کی پر پر ہما جی کا بنایا ہوا دیوہ و سندھ شنگھاس تھا۔ جی
سندھ کا ورن نہیں کیا جاسکتا۔ شو جی پر مٹیوں کو پر نام کر کے اور پتر
میں اپنے پر بھو شرتی رکھنا تھا جی کا سمر کرتے ہوئے اس شنگھاس
پر براجمان ہوئے۔

ہو پتر مٹین آما۔ بولائی۔ کری سنگا پر سکھی لے سکی
دیکھت روپ مکمل شسر مو ہے۔ بڑے چھپی اس جگ کوئی ہے
پھر مٹیوں نے پارتی جی کو لایا بھیجا۔ جسے شرتی کر کے سکھیاں
لے آئیں۔ پارتی جی کے روپ کو دیکھ کر سب دیوتا موہت ہو گئے۔
سندھ میں ایسا کون کوئی ہے جو اس سندھ کا ورن کر سکے۔
جگد مہکا جانی بھو۔ بھاما۔ شرتی نہہ سن ہی کن کینہہ پر ناما
سندھ تا ہر جاد بھوانی۔ جانی نہ کوئی ہوں۔ بدن بھوانی
جگت کی جنتی اور شو جی کی جنتی جان کر دیوتاؤں نے انہیں میں ہی
میں پر نام کیا سندھ تا کی سیما (حد) شرتی پارتی جی کا شو بھکا ورن
کر دیوتا بھئی نہیں کر سکتے۔

پچھند

کوئی ہوں بدن نہیں ہے برت جگت جنتی شو بھاجما
سیکھتھو جیت شرتی شیش سا در مند شرتی تلسی کہا
چھو بھوانی مالو بھوانی کوئی دھیر شرتی جہاں
اولو کی سکھیں۔ شرتی پیکل منوہر کر تہاں
جگ جنتی شرتی پارتی جی کی مہاں شو بھاجما ورن کر دیوتاؤں
مکلوں سے بھی نہیں کیا جاسکتا۔ ان کی شو بھکا ورن کرتے ہوئے
شرتی شیش جی اور پتر سونی جی تک بھی سکھا دیتے ہیں (پیکلی جگت)
بھگت شرتی انا دی جیسے سندھ کی کلا کہنا ہی کیا شو بھاکا کان

سہ پاربتی! تو سدا شوہی کے چوں کی جو ہا کرنا استریوں
کا بھی دھرم ہے۔ استریوں کے لئے ایک پتی ہی دیوتا ہے۔ دوسرا
کوئی دیوتا نہیں۔ یہ باتیں کہتے ہوئے انکی آنکھوں میں آنسو بھر گئے۔

اور پھر انہوں نے پاربتی کو اپنے ہرہ سے لگا لیا۔
کت پڑھی سرسری جاکٹیں پر اچھین پھوس کے نام میں
بھٹی مانی پریم نکل متاری۔ دھیرج کینہہ کسے بھاری
دینا پھر تھی۔ کہ ہے دیوتا تو نے استریوں کو سنسار میں کیوں
پیدا کیا۔ پرا دھین کو تو کبھی سینے میں بھی رکھ نہیں ہوا ایسا کہہ کر ماما
پریم میں اتنی انت بیاہل ہو گئی۔ پرتو رو نے دھونے کا سماں نہ

جان کر دھیرج کیا
جی پتی ہست یرت کی چرنا۔ پریم پریم کچھو چھو جانی نہ بڑنا
سب ناو نہ مل بھٹی بھوانی۔ جانی بھٹی ارنی پلٹانی
دینا بار بار ملتی ہے۔ اور پاربتی جی کے چوں پر لپٹی ہے۔
اں پریم پریم کا کچھ وزن نہیں کیا جاسکتا بھوانی سب استریوں کو
مل ملا کر پھرتا کی چھاتی سے لپٹ گئی۔

جھٹنی ہی ہو کر ملی اجبت سب سب کا مول و سس
بھیر بھیر لوکت مات تن تکھیں سوہیاں گئیں
یا چاک سنگل سنتوش تنکرا ماسہت بھون چلے
سب امر نہ رہتے مرن بھی لسان تھہ باجے بھلے
پاربتی جی ماما سے پھر مل کر چلیں سب استریوں نے انہیں پر
آشیر واد دیا۔ پاربتی جی ماما کو مڑ کر دھکتی ہیں۔ تب ان کی سکتیاں
انہیں شوہی کے پاس لے گئیں سب یا جیوں (بھیکاریوں) کو منتشت
کر کے شوہی پاربتی سمیت اپنے بھون کو چلے سب دیوتاؤں نے
پرست ہو کر بھولوں کی بادش کی اور آکاش میں مند بے جانے لگے

دو صا

چلے سنگ ہونٹ تب پہچا دیون اتی ہدیو
بپدہ بھانٹی پریم توش کر بدالینہ برش کیتو
پریت راج ان کو پہچانے کے لئے ساتھ چلے۔ ان کو
بہت منتشت کر کے شوہی نے دودھ کیا۔

چو بائی

توت بھون آئے گری رانی۔ سنگل سس سر لے لولائی

بھانت کے بھولوں کی دوش آکاش سے ہوئے ملی بھو اور پاربتی
ملی کا بیاہ ہو گیا۔ اور سارے برہمانہ میں آندھر گیا۔

واین دس ٹوگ رتھہ۔ گاگا۔ دھیسٹون مٹی رستہ بھانکا
ان کنک بھانجن بھیر جانا۔ وایج وینہ نہ جانی بھاننا
وای۔ دس۔ کھوڑے۔ رتھہ۔ باھٹی۔ گائیں بستر اللہ مٹی۔
مانا پر کا دی چیزیں، سوئے کے برتن گاڑیاں بھیر بھیر پارہیز دیا۔
جس کا وزن نہیں کیا جاسکتا۔

چھند

وایج دیو ہو بھانٹی پتی کر جوری ہم بھو دھر کہو
کا دیوں پورن کام ٹنکر چرن پنکھ ہی رہیو
شوکر یا پرا کر سنسکر سنسکر سب بھانٹی ہی کیدو
پتی کہے پرا بھانجن دینا پریم پریم پوری پورن پریمو
بہت پرکار بہیز زے کر پھیرا تھہ جو کریم ورت نے کہا ہے شکر
آپ پورن کام ہیں۔ میں آپ کو کیا ہے سنا ہوں۔ ایسا کہہ وہ شوہی کے
چوں بھولوں میں گڑھا تب کر کے ساگر بھگوان شوئے شکر کو سب
بھانت منتشت کیا پھر پاربتی کی ماما مینا نے پریم پریم پوری پورن ہرہ
سے شوہی کے چوں کس پڑ لئے۔ اور کہا۔

دو صا

ناکھ امانم پران سم کر بہر کنکری کر ہو
چھمپ ہو سکل اپرا دھ اب ہوئی پرست برود دیو
سے ناکھ پاربتی تھے پراولوں کے سمان پیاری ہے۔ آپ
اسے اپنے گھر کی روشنی سیوا کار کریں۔ ہمارے سب اپرا دھوں کو کشما
کچھے۔ اور پرست ہو کر کچھ ہی وردان دیکھئے۔

چو بائی

ہو ہدی شمسو سوہیائی۔ گوتی بھون چرن سر و نائی
جھٹنی انا لولی تب کینہی۔ لے اچھناک ٹنکر سب کھ دھنی
شوہی نے بہت پرکار سے ساس کو بھانیا تب وہ شوہی
کے چوں میں سر نہ کر گھ چلی گئیں۔ پھر ماما نے پاربتی جی کو بلالیا۔
اور گورس لے کر شکر شکشا دینے لگی۔

کر ہو سدا شکر پد لویا۔ ناری دھرم پتی دیو نہ دوچا
بچن کہت کھیرے لوچن باڑی۔ بہور لائی ارنی پلٹانی کساری

چرت بھٹھو گریار من سید نہ پاویں پار
 بیرے تاسی راس کم اتی متی مسند گنوار
 شوجی کا چرت تو اتھا سمندر ہے۔ اُس کا پار تو دیدی
 نہیں پاسکے۔ بھرتی تسی دس اتی انت سورہ متی گنوار جیلے اُن
 کے چرت کا کیسے درن کر سکتا ہوں۔

چو پائی

شہجھو چرت متی سرس ہاوا۔ بھر دواج متی اتی شہجھو پاوا
 ہو لالسا اتھا پیر بادھی۔ نین نیر دواجی کٹا ڈھنی
 شوجی کے دس بھرتی سورہ چرت کوٹن کر بھار دواج متی اتی پرت
 مئے کتھا مننے کی اتی لالسا اُن کے من میں بھرتی نیر دس میں حل
 بھاریا اور شری پر دس کھڑے ہو گئے۔

پریم کیم آونہ بانی۔ ویشا دیکھ ہر شے متی گمانی
 اہو دھن تو جہن منیشا۔ تہہیں پران کم پریم کو ریشا
 مارے پریم کے کھ سے پولا نہیں جاتا۔ اُن کی ویشا
 دیکھ کر کیم دیکھتی برے پرتن ہوئے۔ اور کہا ہے منی ورتہ ہاراجم
 دھنہ ہے۔ تہیں گوری اتی شری شوجی پرانوں کے سمان پیلے
 ہیں۔

شہجھو کسل جنہیں رتی ناہیں۔ رامہ کے تہہنوں نہ سہا ہیں
 رن کھیل وشنو ناتھ پد نیر ہو۔ رام ہیکت کر چرتن ایہو
 جن کی شوجی کے چرن کسلوں میں پرتی نہیں ہے۔ وہ رام
 چندر جی کو سوچن میں بھی (خواب میں بھی) نہیں سہاتے ہیں۔ (اچھے
 نہیں لگتے ہیں)۔ ناہیل کے یعنی شہجھو سے شوجی کے چرنوں
 میں پریم ہونا ہی رام بھگتی کا لکھن ہے۔

شہجھو کم کو رکھتی برت دھاری۔ بن اکھ متی سستی اس ناری
 پتو کر رکھتی کھ متی رکھانی۔ کو شہجھو رامہ پریم بھانی
 شری رگھوناتھ جی کا برت دھارن کرنے والا شوجی کے سمان
 اور کون ہے۔ جنہوں نے بنا کسی ایرادھ کے ہی سستی جیسی ناری کا
 نیاگ کر دیا۔ اور کھن پران بھا کر پریم شری رام چندر جی کی بھگتی
 کو دڑھ کر کیا۔ بے بھائی شوجی کے سمان رام چندر جی کو اور کون
 پیارا ہو سکتا ہے۔

دوہا

اور مان پنے بہو مانا۔ سب کر بد کینہہ ہم وانا
 برت ران کونٹ اپنے گھر کے۔ اور سب پرتیوں اور
 سروروں کو بلایا۔ اور مان۔ مہرنا۔ پورنک اور بہت سمان پورنک
 اُن کو دوا کیا۔

جہیں شہجھو کیلاش میں آئے۔ سر سب پنج لوک بدھائے
 جگت اتو شہجھو بھوانی۔ ترہ سنگار نہ کہیوں بھانی
 جب شوجی کیلاش پہنچے۔ تو سب دیوتا اپنے اپنے گھروں
 کو چلے گئے کوئی کہتے ہیں کہ شوجی اور پاربتی جی جگت کے ناچتا
 ہیں۔ اس لئے یں اُن کے شرنگار کا درن نہیں کروں گا۔

کر میں سیدہ بدھی بھوک بلاسا۔ گن سمیت سبیں گیل لالسا
 ہر گریا ہر انت نینہ۔ ایہی پتی پل کال چل کینو
 ایک پکار کے بھوک ولاں کرتے ہوئے شوجی اور پاربتی
 جی اپنے گنوں سمیت کیلاش پر رہنے لگے۔ اسی طرح نت سے بہار
 کرتے ہوئے بہت سمان بیت گیا۔

تب جنہو کھٹ بدن کمالا۔ تارک اسہر جنہہ مارا
 اگم پریم پرستہ۔ پیرانا بھگتہ جہم سکل جاک جانا
 تب اُن کے گھ گھ کا بھو ادے سوانی کا رنگ ناکا پتر
 کا بھم ہوا۔ جس نے برے برے گریہ میں تار کو ناکا ام کو مارا۔ دیدران
 اور شامروں میں سوانی کا رنگ کی کتھا پر بٹھا ہے۔ اور سارا سنا
 اسے جانتا ہے۔

چھند

جاکو جان گن کھ جہم کرم پر تاب پر شافخہ تھا
 تہی سیتی بر شکیو سرت کر چرت پنچیت کہا
 پیرا بھجہ بیابو جے نرانی ہیں جے سکا وہیں
 کلیان کا ج بیابا منگل سہا پ کھ یاد ہیں
 شہجھو سوانی کا رنگ کے جہم کرم۔ پرتاپ اور ہوان چرتہ
 کو سنار جانتا ہے۔ اس لئے میں نے شوجی کے پتر کا سناکھشیت
 (مختصر) چرت کہا۔ شویاری کے بیابا کی اس کتھا کو جو نرانی کہیں
 گئے اور گاوں گئے۔ وہ کلیان کے کاری میں اور دواہ منگل میں
 سدا سکھی رہیں گے۔

دوہا

پر غم نہ کیا کہی شو حیرت یو بھیا مر مہسار
 سچے سیدوک تم رام کے رہت ہست زکار
 میں نے پہلے ہی شو حیرت کہہ کر تھوڑے دل کے بھید کو
 جان لیا تم راجی کے سچے سیدوک ہوا اور سارے دوستوں بہت ہو۔

چو پانی

میں جانا تھا رگنیش پہلا۔ کہیوں ٹھنوں اب دھوپتی لیل
 سن میں تیرج سمساکم نورے۔ کہی نہ جانی جس سکھ من اور ہے
 میں نے تہا را گنیش میں لیل استوا اب میں دھوپتی گی کی
 لیل کا ورن کرتا ہوں۔ ہے مٹی استوا تہا رے شے سے جیسا کچھ
 ہم کو تیرج استوا ہے سو کہا نہیں جاسکتا۔

رام حیرت اتی امرت میں نشا۔ کہ نہ سکھیں صحت کو ٹی ابیشا
 تہا پانی نیچھا شری کہیوں کھانی نہ سکر گرا اپنی پر کھو دھوپتی پانی
 ہے مٹی شے اور رام حیرت اتی انت اپار ہے۔ جسے سو کر ڈ
 شیش جی بھی نہیں کہہ سکتے۔ تو بھی میسایں نے سنبے۔ ویسا ہی
 پانی کے سوامی اور ہاتھ دھنشن دھان کئے ہوئے ہوگا وان
 شری رام چندری کا سمرن کر کے دستار پورک کہتا ہوں۔

سارو دارو ناری سم سوامی۔ رام شو تر دھوا نتر یامی
 چہ پر کر یا کہ میں جو جانی۔ کوئی اور اجر نچا دیں پانی
 واک اندری کی اور دھنشا تری دیوی شری سر سوتی گی ہے
 پر شو آپر کیت چو پانی میں پانی کے سوامی شری رام چندری کو کھالیا
 اب کوئی اس شدا کا سا دھان کرتے ہیں۔ کہ شری سر سوتی گی تو
 کاتھ کی پتی ہے۔ اور بھگوان رام اس کو کھانے والے ہاتھ میں
 ڈوری بکڑے ہوئے شو تر دھوا دیں۔ جس کوئی پر اپنا بھگت جان
 کروہ کر یا کرتے ہیں۔ اس کوئی کے من روپی آگن میں سر سوتی گی کو
 وہ جیسا جانتے ہیں۔ ویسا ہی راج بجاتے ہیں۔

یرو فوں سوئی گریاں لکھو نا تھا۔ بنزوں لشد تا سو گن کا تھا
 پریم کریم کریم ورنسب لاسو۔ سدا جہاں شو اما نو اسو
 ان گریا لکھو ان شری رام چندری کو میں پر نام کرتا ہوں اور
 انہیں کے نرل اعل گنوں کی کٹھا کتا ہوں کہ لاش سب پر تہوں
 میں آتم اور بہت ہی رینہ (استد واک) ہے جہاں شو پار تی گی
 سدا نو اس کرتے ہیں۔

دو صا

استد ہتو دھن جو کی جن سر کٹر مٹی بنزد
 بہنیں تھان لکری سکل سیویں شو شیکھ کنر
 استدہ تپووی اور لوگی بن۔ دیوتا و کٹر اور مٹیوں کے سموہ
 اساج جماعت اپنے پیڑ کر موں کے بھل ہو پ وہاں نو اس کرتے
 ہیں۔ اور استد نول شری شو جی کی سیدو کرتے ہیں۔

چو پانی

پریم پر سکھ دھرم رتی نا ہیں۔ تے تہاں سفنوں نہیں جاتیں
 یہی لکری پریمتا چلیب لیشا لا۔ نت نو تن سندھ سب کالا
 جو کش بھگوان دشنا اور جہا دیوی سے سکھ ہیں۔ اور نہیں وہم
 میں پریم نہیں۔ وہ لوگ تو پسے میں بھی وہاں نہیں جاسکتے اس پہا پر
 ایک وستان بکر کا کش ہے۔ جو نہت نیا اور سب کال میں سندھ رہتا
 ہے۔

تہری بدھ سمیشیتل چھایا۔ شو لیشام شپ شری گایا
 ایک بار تہی تر کھو گئیو۔ تر و بلوکی اور آتی سکھ کھو
 وہاں تین پرکاری واپیشیتل بند۔ اور سنگڑہ ہتی رتی ہے
 اور اس برکش کی چھایا بڑی ہی ٹھنڈی رہتی ہے۔ وہ شو ہی کے وشرام
 کیے کا برکش ہے۔ جلد ویروں میں پرستہ ہے۔ ایک بار بھگوان
 شو اس برکش کے نیچے گئے۔ اور اس برکش کو دیکھ کر اتی انت پر تن
 جت ہو گئے۔

بج کر اسی ناگ رہا چھایا۔ بچھے سج ہیں شمشو کر پالا
 کندارندو در گور شمشیرا۔ بچھ پر لمب پر یگن مٹی چیرا
 اپنے ہی ہاتھ سے شو ہی تے وہاں شیر کی کھال کا آسن کچا لیا
 اور سج بھاد وہاں اس آسن پر بیٹھ گئے کندارناں بھول۔ چند ماور
 شنگھ کے سمان ان کا سندھ گرا شری تھا۔ بازو لیے اور شری پر مٹیوں
 کے سے بستہ دھان کئے ہوئے تھے۔

ترن ارون اینج سسم جونا۔ نکھو دتی بھگست ہر وہ تم ہر نا
 جگاس ہنونی بھوشن تو پر راری۔ آسن سر و چندر جھو ہادی
 ان کے چون آتی سندھ پورے کھلے ہوئے لال مل کے بھول
 کے سمان تھے۔ ناخنوں کا پرکاش بھگتوں کے ہر وہ کا اندھ کار زور
 کرنے والا تھا۔ سانپ اور بھوتی شو جی کے کہنے تھے مجھ استاد

تھا کہ جس کی سند کے سامنے پورناشی کے چند مالکی چاندنی
کی شو بھابی لجاتی تھی۔

دوہا

بٹلر گٹ سہر سہرت سر لوچن نلن پشال
نیل کنٹھ لاوینہ نہدی سوہ بال بدھو بھال
سہر جتاؤں کا مٹک اور شری گنگا جی بھتیں۔ اُن کی آنکھیں
بڑی بڑی گن کے پتوں کے سمان بھتیں نیل کنٹھ تھا۔ اور وہ روپ
کے بھنڈا رتھے مستک پر بال چندرما شو بھابی پار تھا۔

چوپائی

بلیٹھ سوہ کام رپو کیسے۔ دھس شری شانت س جیسے
پارتی بھل او سوہ جانی۔ گین شہر بھو ہیں مات بھوانی
وہ کام کے شمن شو بھابی وہاں بیٹھے ایسی شو بھابی ہے بھتے۔
لاؤ شانت دس نے ساکار روپ دھارا کیا جو۔ پارتی جی اسے اچھا
سے (مستوق) جان کر شو بھابی کے پاس گئیں۔

جان پر یہ اور اتی کیبتا۔ نام بھاگ آسن ہر دینا
بیٹھی شو بھابی ہر شانی۔ پور بچم کتھا چت آئی
اپنی پیاری اور جنگنی کو آئی جان کر شو بھابی نے بڑے
گور سداکار سے اپنے بائیں طرف انہیں بیٹھنے کے لئے آسن دیا۔ پارتی
جی برین جو کر شو بھابی کے پاس بیٹھ گئی۔ اُسے پھیلے ہنم کی کتھا یاد آگئی
پتی ہر بیٹھو ادھک الومانی۔ ہر سی ابا بولیں پر یہ بانی
کتھا جو شکل لوک ہتکاری۔ سوئی پو چھین چ پیل کمار
اپنے اپر پتی کے ہر دس ادھک پریم کا الومان (جان کر)
کر کے اہمستی ہوئی بیٹھنے پر بولیں جو کتھا سب لوگوں کے لئے
ہتکاری ہے۔ سوئی کتھا فراتے پارتی جی شو بھابی سے پوچھنے
لگیں۔

یشونا تھہ مہ نا تھہ پیراری۔ تری بھون ہر پادیت شہاری
چرارو اجر ناک نر دیوا۔ سکھ کر ہیں بدست گج سیوا
ہے ہر ہمانڈ کے سوئی! ہے میرے نا تھہ ہے تر تیرا ورنیت
کو مارنے والے آپ کی جہا تینوں لوگوں میں مشہور ہے۔ چر
اجر۔ ناک۔ نر اور دیوتا سب آپ کے پد کملوں کی سیوا کرتے
ہیں۔

دوہا

پرکھو سہر تھہ سہر گیہ شو سکل کلا گن دھام
یوگ گیان ویراگ نہدی پرنٹ کلپترو نام
ہے پرکھو! آپ سہر گیہ ہیں سب کلاؤں اور گنوں کے فروغ
ہیں۔ یوگ گیان ویراگ کے بھنڈا رہیں۔ اور شری گنوں کے لئے
آپ کا نام کلپ برکش ہے۔

جو مو پر پرتن سکھ راسی۔ جانے تھہ سوہ رنج واسی
توں پرکھو ہر ہو مو رگیان۔ کی رگھو نا تھہ کتھا بدھی نانا
ہے سکھ دھام۔ بدھی آپ کھ پر پرتن ہیں! اور بچے اپنی
سچی دہی جانتے ہیں۔ تو میرے گیان کو شری رگھو نا تھہ کی نانا
پرکھو کی کتھا کہہ کر ناش کیجئے۔

جاسو بھون سہر تھہ تر ہوئی۔ سہر کہہ زور جنت دھک سوئی
ششی بھون اس ہر دہ بکالی۔ ہر مو نا تھہ مہ متی کھرم بھاری
کیونکہ جس کا کھ کلپ برکش (سورگ کا وہ برکش جو سب مناؤں
کو پورا کرتا ہے) کے نیچے ہو وہ بھلا غری کا ٹھکانہ کیوں ہے چندر
بھون۔ چنا تھہ! ایسا ہر دس دیا کر کے میری بدھی کے اس مہان
بھاری سند پر یہ کو پور کیجئے۔

پرکھو جے مہنی پر نا تھہ بادی۔ کہہ ہیں رام کہوں پریم نا دی
شیش شاردا بے پیرانا۔ سکھ کر ہیں رگھو متی گن گانا
ہے پرکھو! جو تو دیتا اور تو کو کہنے والے مہنی ہیں وہ شری رام چندر
کو نا دی پریم کہتے ہیں شیش۔ ہر سوئی اور سب ویر پلن یہ سب ہی
رگھو نا تھہ کے گن گان کرتے ہیں۔

تم پین رام رام دن رانی۔ سادہ جھوں انیا گ رانی
رام سو او دھہ پرتی ست سوئی۔ کی اچ آسن الکھ کتی کوئی
آپ بھی رات دن نر نتر رام رام ہی جیتے رہتے ہیں
سوہ نام ادھک کے واجکارا ہیں۔ یا کوئی اور نر نر اور اندر یہ اگو جہرام ہیں۔

دوہا

جو نر پ تینے تا پریم کم ناری برہ متی بھور
دیکھ جرت ہما شنت کھرم ت بدھی اتی موہ
اکر وہ راجہ وخر تھہ کھ پتر ہیں۔ تو وہ پریم کیسے ہیں! اگر اُن
کو پریم مان لیا جائے تو انہی کے دیوگ ہیں اُن کی بدھی کیوں کھوئی

میں دھرتی پر سٹک ٹیک کر آپ کے چرنوں کی بندھنا کرتی ہوں۔ اور ہاتھ جوڑ کر آپ سے پارتھنا کرتی ہوں۔ مگر ہے ناخاکہ بسبب ویدوں کے سدھانت کو پتہ نہ گزرتی رکھنا تھبتی کے نزل اتمیش کا وزن کیجئے۔

چوپائی

جاری جو تھنا نہیں اور ہیکاری۔ داسی من کرم بن نہاری کوڑھو تونہ سادھو دراویس۔ اورت ادھیکاری جنہاں پاویں ہدی استری جاتی ہونے کے نطے پارسا دھانت سننے میں میرا ادھیکار نہیں تھتانی میں من کرم سے آپ کی دسی ہوں سنت لوگ جہاں آرت ادھیکاری (دین دھکی بیانی ادھیکاری) پاتے ہیں۔ وہاں وہ کوڑھ تو کو اس آرت ادھیکاری سے چھپاتے نہیں ہیں۔ اتنی آرت پوچھو سسر ریا رگھوتی کھپا کہو کر دایا پرتھم سوکارن کہیو بپاری۔ نرگن برہم سنگن پو دھاری ہے دیوتاؤں کے سوامی! میں بہت ہی آدھین ہو کر آپ سے پوچھتی ہوں۔ آپ مجھ پر دیا کر کے شری رکھنا تھبتی کی کھتا کہئے۔ پہلے تو وہ کارن وچار کر کہئے۔ جن کارن وشن نرگن برہم نے سنگن شری دھارن کیا ہے۔

مینی پریکھو کہیو رام اوتارا۔ بال چرت مینی کہیو اودارا کہیو خجھا سانی۔ بیایاں۔ راج تاسو دوشن کاہیں ہے پریکھو پھر آپ رام اوتارا دھارن کرنے کی کھتا کہئے پھر ان کی اوار بال لیاؤں کا ورن کیجئے۔ جیسے انہوں نے جانی کو بیایا۔ وہ کھتا بھی کہئے۔ کون سے دوش وشن انہوں نے راج پاٹ چھوڑا وہ پر سٹک بھی کہئے۔

بن لسی کینے چرت اپارا۔ کہیو ناخاکہ رجم راون مارا راج بیچھ کینے بہو کیلا۔ سنگل کہیو شکر سنگھ شیل پھر بن میں رہ کر انہوں نے جو انیک چرت کر کے اور اسکے بعد جس طرح دن کو مارا سو بھی "سناخاکہ" و ستار سے کہئے راج پر بیچھ کر انہوں نے جو انیک لیل میں کی ہیں سو بھی سب ہے سنگھ روپ شکر! کہئے۔

دوہا

ہو کہو کرو نانی تن کینہہ جوا جرج رام

گئی۔ ایک طرف تو ان کے اگلے پر کار سا دھارن اگانی منشوں کے سے چرت کو دکھ کر اور دوسری طرف اُن کی جہاں سن کر میری بٹی بڑی بھرم تپا پڑ گئی ہے۔

جو انہیں بیایک بھو کوؤ۔ کہیو بھتائی ناخاکہ موہ سوؤ اکیہ جہاں بس ارجن دھرتی ہو۔ تھپی مدھ موہ مٹے سوئی کرہو اور ارجن کے بغیر کوئی اور کامنا رست۔ دیا یک۔ سمرتھ۔ برہم ہے۔ سو ہے ناخاکہ۔ اُسے مجھے سمجھا کر کہئے مجھے اگانی جانکو من میں کرودھ نہ لائیں۔ کنتو س بھانت بھی میرا یہ مدھی بھرم دور ہو وری اُپاٹے کیجئے۔

میں بن دیکھی رام پریکھو تانی۔ اتنی بھے کل نہ تھیں سنانی تندی نلین من بودھ نہ آوا۔ سو کھیل بھلی بھانت ہم یاوا میں نے نام چند رچی کی پریکھوتانی بن میں دیکھی ہے۔ پرتو اتنی انت بھے بھیت ہو جانے کے کا دن میں لے آپ سے وہ بات نہیں کہی۔ تو بھی میرے بلین من کو گیان نہیں ہوا۔ اور اس کا پرتیش کھل کر بھلی بھانت میں نے پائی بیایا ہے۔

ابھوں کچھو سنسے من موئے۔ کرہو کرہا بنوؤں کرہو رے پریکھو توب مینی پریکھوتانی پریودھا۔ ناخاکہ سو کچھ کرہو کرہو دھوا اب بھی میرے من میں کچھ شکا ہے میں ناخاکہ جوڑ کر آپ سے بیتی کرتی ہوں کہ آپ کرہا کر کے میری اس شکا کو دور کریں۔ پریکھو اس سے (جب کہ میں سنی روپ میں تھی) آپ نے مجھے بہت پرکار سے سمجھایا تھا۔ پھر بھی میری شکا دور نہ ہوئی۔ ایسا جان کر آپ مجھ پر کرودھ نہ کیجئے۔

تب کرش بموہ اب ناہیں۔ رام کھتا پری رچی من ماہیں کہیو طبیعت رام گن گنا کھتا۔ بھگ راج بھوشن سرناتھتا مجھے اب پہلے جیسا موہ نہیں ہے۔ اب تو میرے من میں شری رام چند رچی کی کھتا سننے کی لالسا ہے۔ بے شیش ناگ روپی کہئے پہنے والے دیوتاؤں کے سوامی مجھے شری رام چند رچی کے گنوں کی پرت کر کھتا کہہ کر سنانے۔

دوہا

بندوؤں پند دھرتی ہرے کرہو کرہو
پرہو کرہو پریشد جس شری سدھانت پنچور

پیر جاسہدت لکھنؤ میں ان کچھ گونے پر وہام
ہے کہ باندھان انہوں نے پیر جاسہدت بیکٹھ پر وہام
کو جانے کا جو مجبوت یہ تیر کیا اس کا بھی وسارے درخیز کیجئے۔

چو بانی
مینی پر کھو کہو سو تنو بچھانی
خیرید بچیان مگن منی گیانی
بھگتی گیان بچیان بڑا گامینی
سب بر بنو بہت بھیا
ہے دیکھو اچھراں تنو کا وندنا سے
ورن کھئے جس کو
انہ بھو کر کے گیانی منی سودا گن
رہتے ہیں اور بھو بھگتی بچیان
دراگ ان سب کو الگ الگ کر کے ورن کھئے۔

[illegible]

تم تری محبوبہ کو گریہ کیا نا۔ ان ہیرو باہر کا جانا
 پریشان نا کے سہج سہائی۔ پھیل پھیل پھیل پھیل
 اب تینوں لوگ شکر گروں۔ ایسا امید ہے کہ باہر سے
 باہر جو اس کو گھڑتو کہ نہیں جان سکتے۔ پادری جی کے سہج پھیل بہت
 اچھل پھیل پھیل پھیل کے من کو بہت ہی پھیلے۔

ہر سیرام چورت سب آئے۔ پر ہم ایک اور چرن بل بھائے
شری رگھوناتھ روپ اور وار۔ پر انہی اہت مسکھ پاوا
شوخی کے پروئے میں سب رام چورت برگٹ ہو گئے۔ پر ہم
دش آن کا شر پکاست و نہ مال ہو گیا۔ آنکھوں میں خوشی کے آنسو
بھر آئے شری رگھوناتھ جی کا روپ ہر سیرام کا گیا تیس سے
سو ہم آئند سروپ کھگوان شوخی سے بھی اننت کھ پایا۔

1597

گن دھیان اس دندھیک پی من باہیر کیلئے
 رگو پی جوت ہیش تب ہر شیت بر لائے
 دھگڑی تک شیدی رام کے دھیان کے ہر دم میں
 بھر اس دھیان سے من کو باہر کھلا اور ہر وقت ہر گھڑی رگو تائی

کے چہرہ و لباس کا وزن کرتے تھے۔

جاء

جھوٹے سنیہ جی اہم بنو جانے چمک چمک سب نے رنج ہو جانے
 جی جی میں جگ جیائی میرائی ۔ جگ جی جی سب میں بھرم جیائی
 جس کے جانے نیر جھوٹ بھی اس طرح سنیہ معلوم ہوتا ہے ۔
 جس طرح رسی میں اگیان و ش ان ہوا اسانہ بھی ہوا سا کھٹے
 لگتے ہے ۔ اور جس کو میان لینے پرستار اس طرح پور ت ہو جاتا ہے
 کہ جاگتے ہو سارا سونے کا کھٹا ہو شہ پور ت ہو جاتا ہے ۔

پیشروں بالِ رُوپ سونے راہوں سب بند کی سیم خیمت جسوں راہوں
منگلی جھون منگل ہاری۔ نور و سود شریعت از ہر بہاری
میں اُنہیں رام رُوپ کے بالِ رُوپ کی بتنا کرتا ہوں جن
کا نام چھپنے سے سب بدھیاں انا یا س رہی (آسانی سے)
پراپت ہو جاتی ہیں۔ جو کلیان کے دھام ہیں اور منگل (میتنا)
کے بہنے والے ہیں۔ اُن شریعت جی کے انگن میں بالِ رُوپ سے
لپٹا کر نئے والے کھڑے ان رام کی چٹھ پر کر رہا ہوں۔

کمر پر نام راجہ تر پوری - ایشی سندھ نام گرا اچاری
دھینہ دھینہ گری راجا گری - مہر سمان نہیں کو واپاری
شہوی رام جی کو پر نام کے برتن چت ہو کر امرت کے سمان
مہی پانی بولے - سہو پارتی اور دھینہ ہے - نوہ دھینہ ہے - تمہاک
سمان کوئی پیرا کاری نہیں ہے۔

یو پھیرو رکھو جی کہ تھا پسند کا شکل نوک ہوگیا پاون گنگا
 تم رکھو میر حسین انور کی کہ نہ ہوئی جگت بہت لالی
 کہ جو تم نے رکھنا تھا جی کی کہتا اکا پسند ہو چکا ہے جو تھا
 سپہ سالار لوگوں کو بہت کو پوتر کر نے والی گنگا کے ماں ہے تمہیں
 شری رکھنا تھا جی کے چوڑی میں پورتی ہے اور تم نے جگت کی بھلائی
 اٹھ کر میرن پوچھو پس۔

602

رام کر باتیں پارتی پیٹھوں تیسرین ماہیں
شوک ہو سنا یہو بھیرم نم و ہوا لکھنا ہیں
ہو پارتی میرے خیال میں کہ تیری رگوں ناگہوی کی کرنا
سے پھینک دے گی میرے دل میں شوکا نہ ہوتا یہ بھیرم کہ کچھ نہیں ہے۔

چو پانی

تبدی استنکا کنہی ہو سوئی نہ کہت نہت سب کر بہت مٹی
 جن ہر کھاشی نہیں کا ناسنہ دن زلفہ پائی بھون سمانا
 پھر بھی تم نے نہ یہ کچھ شوک اور وہ نہ ہوتے ہوئے بھی ہیرانی
 فضا اٹھائی ہے سواں شنگہ کے بہانے اس بھگوت کھتا کے کہنے سننے
 سے سب کی بھلائی ہوگی جنہوں نے بھگوان شری رام چندر کی یہ
 کھانا کھانوں سے نہیں تھی نہ کاناؤں کے مافوں کے سوا واخ سانپ
 کے بل کے سامان ہیں۔

یہ بھی سنت دیس نہیں دیکھا۔ لوچن مورپ کھ کر لیک کھا
 تے سر کو تیر ستمولا۔ جے نہ نہت ہری گرو پد مولا
 جنہوں نے اپنی آنکھوں سے ہاتھ پائیوں کے دشمن نہیں
 کئے ہائی آنکھوں کی کھتی مور کے پنگوں پر کی نقلا آنکھوں کے
 سوا اور کچھ نہیں۔ جو سر بھگوان اور گورو کے چرن تی پر نہیں بھکتے وہ
 سر گرو ہی تو ہی کے سامان ہیں۔

جن ہری بھکتی پر وہ نہیں آتی۔ جیوت شو سامن تہی ہرانی
 جو نہیں کرنی رام گن گانا۔ جیہ سواد اور جیہ سمانا
 جنہوں نے اپنے ہرے میں بھگوان کی بھکتی کو آئے نہیں دیا
 وہ بولنی جیوت دیکھائی دینے پر بھی مردہ کے سامان ہیں۔ جو جیہ شری
 رام چندر کی گنوں کا گان نہیں کرتی۔ اہم جیہ کو بینڈک کے سامان
 جانا۔

ٹھگس ٹھور نہر سوئی چھاتی سنی ہری جرت نہ جوہ شاتی
 رگرجا شتھو رام کی لیسلا۔ سر بہت دتج نہ بھوئی سیلا
 جوہ وہ بھگوت جرتن کر پرتن۔ جو وہ بھر کے سامان کھو اور
 نہ شمر ہے۔ جے پار تہی شری رام چندر کی لیسلا شتھو۔ یہ لیسلا
 دیوتاؤں کی بھلائی کوئے والی اور دیوتاؤں کو رہ میں ڈالنے والی ہے

دوہا

رام کھتا سر دھنہ سم سیت سب کھڈان
 سنت کھڈان سر لوک سب کوئے سننے اس سامان
 یہ رام کھتا کام دھنہ کے سامان سوا کر نے سے ہی سب کھوں کو
 دینے والی ہے۔ اور نہت پرشوں کا سامان ہی وہ لوک مارا دتی ہے۔
 ایسا جان کر کون اسے نہتے کھا۔

چو پانی

رام کھتا سر کر تادی۔ سننے بہگ اڑاوں ہاری
 رام کھتا کل شپ کھاری۔ سادو سنو گری را جک اڑی
 رام کھتا کھوں کی سند تالی ہے جو سننے روئی بھی کا اڑا
 ہے۔ پھر رام کھتا کھگ روئی برکش کے لئے کاشنے والی تیر کھاری
 ہے۔ جے پار تہی! تم اسے اور سے سنو۔

رام نام گن جرت سہائے ہم کرم اگنت شرتی گائے
 جھتا انت رام بھگوانا تھتا کھتا کیرتی گن گانا
 رام کے نام گن سند جرت اور ہم کرم دیدوں نے انت کے
 ہیں۔ جیسے بھگوان شری رام چندر انت ہیں ویسے ہی اگنی کھتا کیرتی
 (رٹولی) اور گن بھی انت ہیں۔

تبدی جھتا شرتی جس متی سوئی کہنیوں دگی پرتی اتی توری
 اڈا برتن تو سرج سہائی۔ جگہ نہت سبت ہوئی بھائی
 جیسا کھ ہیں نے سنائے۔ اور جیہ ہری بھکتی ہے۔ اسی کے
 اوسا رہتہ ہری اتی انت پرتی دیکھتا ہوا میں اس رام کھتا کو کہتا ہوں۔
 جے پار تہی! کھتا اڈا برتن سبھاو سے ہی سہاوا نا کھتا ایک اور نہت
 سمیت (جسے سنتوں نے ماہوس ہے۔ اور میرے کو بھی بہت
 اچھا لگتا ہے۔

ایک بات نہیں ہے سہانی۔ جدی ہو پس کہیو بھوانی
 تم جو کسا رام کو آتا۔ جہیں شرتی کا دھریں کھئی ٹھانا
 ہے پار تہی! اٹھادی ایک بات مجھے پسند نہیں آتی۔ اگر وہ تم نے
 موہوش ہو کر کہی ہے تم نے جو کہا کہ وہ رام سرہ کے پتر ہیں یا کوئی اور
 رام ہیں جن کی جہاں کو دید گاتے ہیں اور میں کتا جن کا دھیان کرتے ہیں

دوہا

کہیں نہیں اس آدھم گرت سے جے موہ لیا ج
 پا کھنڈی ہری پد بکھیا نہیں جھوٹ نہ سراج
 ایسے جن تو ہا آدھم جیوی کہتے ہیں جگیاں روئی چندال کے
 بھڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ جے پا کھنڈی ہیں۔ بھگوان کے جروں سے
 بکھ ہیں جن کو بھوٹ اڈا بھوٹ اور باب کی کوئی پرکھ نہیں ہے۔

چو پانی

اکیہ کو بد ادھ اچھا گی۔ کانی پنے موکر من لاگی

ہیں۔ ایسا کہہ کر شوئے اُن کو پر نام کیا۔

چھو پائی

بچہ ہم پر نہیں کہیں اگیاں۔ پر بھوپر مودھ میں جڑ پرائی
جھٹا لگن گھن پٹل تھادی ہما نیٹھ بھٹا تو کہیں بچھا دی
اگیاں نہیں لپٹے اگیاں کو تو جھٹے نہیں۔ پرتو در تھا۔ پر بھوپر
شری رام چند بی پر اُس اگیاں کا روپ کرتے ہیں۔ جیسے آکاش
میں پٹل چھا جانے سے جو سورج کے آگے پردہ چھا جاتا ہے اُس
کو دیکھ کر منہ بدلتی ہوگئی کہا کرتے ہیں۔ کہ چھپ گیا۔

چتو جو جو ہیں اُنکی لائے۔ پر گھٹ بگل ششٹی تہ کے بھائے
املا رام بھنگ اُس موہا۔ بھگت مودھوم و ہور کی بگم سوہا
جیسے کوئی اپنی اُنکی آنکھ پر لگا کر دیکھے تو اُس کے سنے
وہ چند ماہر گھٹ رہے۔ جو پرتی الام چند بی کے وشے میں مودھ
کی کلپنا کرنا ویسا ہی ہے۔ جیسے آکاش میں چھائے چھوئے اندھکار
وہو کہ اور گرو وغیرہ۔ اٹھتا جیسے ان چیزوں کے چھا جانے سے آکاش
پست نہی ہوتا۔ وہ ساری ترل نہ کاہر نہ لپ ہے۔ دیکھ ہی بھگوان
خوئی رام چند بی سارا بیتیہ۔ اسنگ۔ نزل اور نہ لپ ہی ہوگی۔

بٹے کرن ستر جو سمیت۔ سکل ایک تیر ایک سمیت
سب کریم پر کا شک جوئی عام مادی اور وہ بی سوئی
وٹے اندھاں۔ رہتا اور جیو آتما یہ سب بڑی ہیں جیتن
نہیں یہ سب ایک کی سہا ماتا سے ایک جیتن ہوتے ہیں۔ انھات
شبد میرٹھ روپ لگا لگتے ہیں یا انھوں وشے اندھوں سے۔ اندھاں
انے اور ششتری۔ وہ شکیتوں سے اور ادھشتری شکیتیاں
جیو اتھا سے جیتن (پر کا شک ہیں ہوتی ہیں) ان سب کا پریم پر کا شک
انھات جس کی جیتن شتا سے ان سب کی شتا ہے۔ جس کے
پر کا شک سے یہ سب پر کا شک ہے۔ وہ اندادی۔ پریم شری اچھا
جی شری رام ہی ہوگا۔

جگت پریم پر کا شک رامو۔ مایا ریش گیاں گن دھامو
ماہو ستر تاتے جڑ مایا۔ بھاس ستر اہ سورہ سہا یا
جگت پر کا شک ہے۔ اور رام اُس کے پر کا شک ہیں وہ مایا کے
سوئی گیاں اور گنوں کے بھنڈا ہیں جن کی جیتن شتا سے مودھ کی
وہ سہا مایا جیتن شتا سے ہوتی ہے۔

دھوا

رجت سیپ تھوں بھاس ہم جھٹا بھٹا کر باد
جد پائی مر کھا تھوں کال سوئی بھرم نہ سنگی کو وٹا

جیسے سیپ میں چاندی اور سورج کی کرنوں میں پانی
(سراب) اُن ہوئے ہی بھاستے ہیں۔ اگر وہ تینوں کال میں دھکھٹے سے
پٹے بھاستے سے اور کھاسنے کے بعد جگہ گیاں ہو جاتا ہے کہ یہ سیپ
ہے۔ چاندی نہیں ہے یہ تو سورج کی کرنوں کی جگہ نکل جسے پانی سمجھا
جاتا تھا (جھوٹے ہیں جس سے اگیاں دش سیپ میں چاندی کا بھرم
ہوا اُس سے بھی سیپ میں چاندی نہیں بن گئی تھی۔ اور جب یہ گیاں
ہو گیا۔ کہ یہ سیپ ہے۔ اس وقت بھی چاندی کا نام و نشان نہ تھا۔
اور جب اگیاں سیپ میں چاندی کی پرتی ہوئی نہیں تھی اس سے
بھی چاندی وہاں نہ تھی۔ چاندی تینوں کالوں میں بھٹھیا ہے۔ اور
اس کا ادھشٹان یعنی اکھار تینوں کالوں میں تہ ہے۔ اگر وہ چاندی
بھٹھیا ہے۔ یا سورج کی کرنوں میں جل کی پرتی بھٹھیا ہے۔ تو بھی یہ
سدا سے اُن ہوئی بھاستی ہے۔ اس پریم کو کوئی نہیں ہٹا سکتا۔

چھو پائی

اچی پائی جاگہ ہری شرت اہ ای جی پائی ستیت دھک اہ ای
خو پنے سر کائے کوئی۔ بن بھاس نہ دور دھک سوئی
اس طرح (جس طرح کے سیپ کے شرت بھٹھا چاندی
اُن ہوئی ہی بھاستی ہے)۔ بھگوان میں اُن ہوئے سندھ کی
بھٹھیا پرتی ہے۔ اگر یہ سندھ بھٹھیا ہے تو یہی وہ دھک دیتا ہے۔
جس طرح کہ پنے میں کوئی سر کاٹے تو بنا جاگے وہ دھک دھنوں ہوتا۔
(جس طرح دتی میں جب سناپ کا بھرم ہو جاتا ہے تو منس اُسے پچھا
کا سناپ بھگتہ کے مرے پچھے پٹ جاتا ہے۔ اس کا کلیم دھک
بھک کرتے لگتا ہے۔ کہ جان بئی لاگوں پاسے۔ اگر اس سناپ پر پائی
پڑ جاتا تو جان گئی تھی۔ لیکن جب روٹی میں دیکھنے سے پہل جاتا ہے
کہ یہ تو روٹی تھی جسے سناپ سمجھا تھا تو ان کو شاتی ہو جاتی ہے۔ رشی
میں کوئی وکار نہیں ہوا۔ اس کی سناپ ہیں بٹھا تھا۔ سناپ بھٹھا تھا
لیکن تو بھی اس سے بھٹے۔ اور دھک تو ہوا اور رشی کے گیاں نہ جانے پر شک
و شاتی ہوگا۔ اس طرح سندھ بھگوان ہوئی ادھشٹان میں بھٹھا بھٹھا

پر بھجوا دیں۔ وہ چراچہ (جو چیتن) کے سوانی ہیں۔ وہ رکھو تر لیتے
شری رام چند جی سب کے ہر دے کی جاننے والے ہیں۔
بیشروں جاسونام تر گیس۔ جنم انیک جیت اگھ دہیں
سادہ سنگن جے تر کر دیں۔ بھو بار دیگی گوپہ او تر ہیں
دو شخص ہو کر بنا اچھا کے بھی ان کا نام لینے سے منشیوں کے جنم
جناختہ میں گئے گئے پاپ دگدھ ہو جاتے ہیں پھر جو پرش اور اور پریش
سے ان کے نام کا سننا کرتے ہیں۔ وہ تو آگ سے سنا دھار کو گائے
کے کھر کے سامان اتاپا اس ہی بغیر کسی سخت محنت کے پا کر جاتے
ہیں۔

رام شو پر ماتا بھوانی چہ تہنہ بھرم اتی ابھیت تو بانی
اس سفسیہ انت ار مائیں۔ کیاں براگ مکلی گن جی اس
سہو پارٹی! وہی براتنا شری رام چند جی ہیں۔ ان میں بھرم کیسا
ہی تو کلپنا کرنا ہی سراسر بھول ہے۔ ایسی شکاں میں لاتے ہی کیا
دھاک بھی صوب گن جاتے رہتے ہیں۔

سہی مشو کے بھرم بھنجیں بھنا۔ مٹ گئی سب گن کی رچنا
بھئی رکھوئی بد پریتی پریتی۔ لاؤں اچھھا و نا مین
شوبھی کے بھرم کو ناش کرنے والے جن گن کی رچنا جی کے
سب کو ترکوں (دھرمی) کی رخصت گئی۔ ان کی بھگوان
شری رکھو نا تھ جی کے چروں میں پریتی اور شر دھا ہوئی۔ اور جو ان
کے من میں شری رام جی کے پریتی تھیہہ پکنا اور شر دھا تھی۔ وہ
سب جاتی رہی۔

دو دھا

پہنی پنی پر بھو پد کمل کبی جوری پس کر وہ بان
بولی لگی کجا کچن بر سن ہوں پریم رس سان

بار بار شوبھی کے چرن کملوں کو پود کر اور کمل کے سامان
سندھو تھوں کو جوڑ کر پارٹی جی اناھر کو مل پریم میں سے بری بھون
بچن بولیں۔

چو بانی

سفسیہ کریم شنی گرا تھاری۔ مٹا موہ سہو اتا بھکاری
شم کر پال سفسیہ ہر مٹو۔ رام شو و لپہ بانی مذ ہی پر شو

سے اور اس میں ایک پرکار کے دکھ ہوتے ہیں۔ لیکن جس ہمارے
کو بھگوان موبی ادھشتان کا گیان ہو جاتا ہے۔ بھیا سرب
کی طرح اس پر سے یہ سندھو نورت ہو جاتا ہے۔ اور وہ پرمانند پر کو
براہت ہو جاتا ہے۔

جاسو کرپاں بھرم مٹ جائی۔ گری سونی کرپاں رکھو رائی
آرنت کوو جاسو نہ پاواستی اوانان رنگم اس گاوا
ہے پارٹی۔ جوا کی کرپا سے اس پرکار کا بھت بھرم مٹ جاتا
ہے۔ وہی کرپا بھگوان شری رکھو نا تھ جی تھا جن کا آد انت کسی
نے نہیں پایا۔ اپنی ہی کے تھہر دھوں نے اس پرکار گایا ہے۔
بن پر چلے سننے بن گانا۔ کر بن کرم کرپے بدھی نانا
اتن رہت سکل رس بھوگی۔ بن بانی بکت اثر جھگی
وہ بنایاؤں کے چلتا ہے۔ پناکان کھ سنتا ہے پنا تھ
کے نانا پرکار کے کم کر تھ ہے۔ بنارنا (جیہا) کے ہی سارے
سوادوں کا آنت لیتا ہے۔ اور پنا بانی کے ہی بہت لوگہ وکتر ہے۔
تن بھو بر سن نین بنو دیکھا۔ گری شری گھوان بنو ماس ایسکھا
اس سب بھانت لوک کرئی۔ ہما جاسو جانی نہیں برئی
وہ شر کے بنایاں پریش کرتا ہے اور آٹھوں کے بنایاں
دیکھتا ہے۔ ناک کے بنایاں سب گندھوں کو سونگھتا ہے۔ اس
پریم کی کرئی سب ہی پرکار سے لوک ہے جس کی ہما کا ورن پکھا
ہی میں جاسکتا۔

دو دھا

جہیم گاویں بریدہ جہاں دھری مینی تھیان
سونی دشر تھہ شکت بھگت ہر کس شلی تی بھو اسی

جس کو وید اور مہا مان پندت اس پرکار گاتے ہیں۔ اور
تھی جن میں کا دھیان کرتے ہیں۔ وہی دشر تھہ کے پتر بھگتوں کے پریم
تھینی ایدھیاتی بھگوان شری رام چند جی ہیں۔

لاشی سرت ینتو اولوکی۔ جاسو نام نیل کر نیو سوکی
سونی پر بھو مور جہاں سہا۔ رکھو بریف اور انتر یا می
جی بھگوان کے نام کے نی سے کاش میں جوتے وہی بھگوان
دھرم شری رام شری گرا پریش کو کے بھی شکت کرتا ہیں سونی ایدھے

نا تھ دھڑو نرتن کہہ رہی تھو۔ موی سہجائی کہہو برشکیو
اُمانک سُن پریم جیتا۔ رام کتھا پر پرتی پیتا
پھر یہ نا تھ! انہوں نے کون سے کارن وشن منش شری
دھان کیا۔ سو برشکیو (دہم کا بھنڈا دھان کرنے والے) تھے
یہ اچھی طرح سمجھائیے! پارٹی جی کے دین پچھن سُنکر اور رام کتھا
ان کی شدہ پرتی دیکھو۔

دوھا

ہمیر ہر شے کا ماری تہ شکر سہج سچان
ہو بدھی اُہمیر سہج سہجی بولے کر پاندھان

تہ کام دیو سے دشمن سہج سے ہی پختہ کر پاندھان شری
من میں بہت ہی پرتن ہوئے۔ اور بہت پرکار پارٹی جی کی اُسنٹی
(تعریف) کہ کے اس پرکار ہوئے۔

بھنڈاں کی شیتل کرنوں کے سمان آپ کی بانی سُنکر
میرا گیان روپی اسوج کی دھوپ کا بھادی تاب سب بھٹ گیا
سے کر پانو! آپ نے میرے سبب سناشے دھڑو کر دیئے۔ اس پرتی رام
جی کا بھارتھ سو روپ میری بھگ میں لگیا ہے۔

نا تھ کر پانو! اب گیتو بشتاوا۔ سُنکھی بھیتو پر بھوچون پر شادا
اب موی پین کینکر جانی۔ جدی سہج پرتناری ایانی
پر قلم جو میں پوچھا سوئی گیتو۔ جو موی پرتن پر بھوچو ایہو
رام پر ہم چن مئے ایناشی۔ سرب جیت سب اور پرتناری
ہے نا تھ! آپ کی پریم کر پانے سے میرا شوک بھٹ گیا۔ اور
آپ کے چروں کے پرتن آپ سے میں سُنکھی ہو گئی۔ اگرچہ میں ناری جانی
جوت اور گن پین جوں تو میں ہے پر بھوچو ہے اپنی داسی جان کر و کچھ
میں نے چلے پوچھا ہے۔ اگر آپ بھ پر پرتن ہیں کہتے۔ شری رام
جندی پریم میں گیان سو روپ اور اونا ہی ہیں۔ سب سے اشک
اٹھ سب کے جھوٹ میں انتر داری روپ سے بھارتھ رہے ہیں۔

نواہن پرائن پہلا و شرام

مال پرائن چوتھا و شرام

بھگوان رام کا اوتار

سووٹھا

سووٹھا اوتار جی بدھی بھائی گیس کہی
سُنہو رام اوتار چرت پریم سندھ انکھ

کاک بھٹندی اور گرو جی کے اس سنبا دھان تو میں
اُگے کروں گا۔ پہلے شری رام جی کے اوتار کا پریم سندھ اور
پاپ ناشک چرت سُنو

سووٹھا

سُنو بھگتھا بھوانی رام چرت مانس بھل
کہا بھٹندی پھانی سنا بھگ نایک گرو

ہے پارتی! اس شدھ دام چرت مانس کی پرتن کلپان
مئے کتھا کو سُنو۔ جسے کاک بھٹندی نے و سنا سے کہا اور
پیشوں کے سوا گرو جی نے سنا تھا۔

اور برہمن کا گناہ اور دیوتا اور برہمن کو دکھ دیتے ہیں۔ تب تب
کر یاد دھان پڑھو شری شری جنوں کی پیڑا دکھ تکلیف کو دور کر دے
کے بہت بھانت بھانت کے شری دھان کرتے ہیں۔ اور انکی
پیڑا کو ہر تے ہیں۔

دوہا

اسرار تھا جس سر نہ راکیں پنج شری سیتو
جگ بشارتیں پسند میں رام جسم کر سیتو
دشوں کو مار کو دیوتاؤں کو ستھارت کرتے ہیں۔ وہ اپنے
وید مریدا روپی ہیں کی رکشا کرتے ہیں جگت میں اپنے سندرل
یش کا دستا کرتے ہیں۔ شری رام (وتار کا جی) کی کارن ہے۔

چو پائی

سوئی جس گائی بھگت بھگتیں کیا سندر جو بہت تنوہ صری
رام جنم کے سیتو اتیکا پریم وچتر ایک تیں ایک
اکی ش کا گئی گان کر کے بھگت جن اس دستر سنا راک
سے ترجاتے ہیں۔ کیا کے ساگر بھگوان بھگتوں کے کلیان اوتار
شری دھان کرتے ہیں۔ رام جنم لینے کے ایک کھن ہمہ اور
ہر ایک کارن ایک دوسرے سے وچتر (نرالا حیران کن) ہے۔
جنم ایک دینی کہیوں بھگاتی سا دھان ٹو سوئی بھگاتی
دوار پائی ہری کے پریم رو۔ ہے اور ہے جان سب کو
ہے سندر بھگت دھان پارتی۔ سا دھان ہر کر سنے میں شری
ہری کے ایک دو جنوں کا دستا سے دینی کرتا دھن۔ ہری کے دو
پیارے دوار پال ہیں۔ جن کے نام ہے اور وچتر۔ انکو سب
جانتے ہیں۔

پہر شریاب تین دونو دھانی۔ تاسا سر دھیم تین پائی
کنک کشت آرا نگ لوجن بھگت بہت سترتی مد موخن
وہ دونوں بھاتی ہے اور وچتر۔ ایک آرا برہمن کے
خاپ (مراپ۔ بد اعا) سے تاسی لاکشی شری کو بہت ہوئے
ایک کا نام ہے پکشیپ اور دوسرے کا نام ہے سنا کشت نرالا انوں
نے دیوتاؤں کے راج اندھا گرب (بھگوان) کوڑا تھا جس
سلا سندر دھان تہے۔
بھگتی سمر پریم وکھیساتا۔ دھری براہ پو ایک نیپاتا

ہری کن نام ابار کھسا روپ گنت است
نیک منی ابار کھسا روپ انا سار سندر

شری ہری کے کن نام کھسا روپ گنت (بیشمار)
اور اگنت ہیں۔ ہے پارتی اور پریم بھگت اسے سنے ہیں اپنی
بد منی ہر سار کہتا ہوں۔

چو پائی

سندر گریا ہری جوت سہائے نیل سندر گم گائے
ہری اوتار سیتو جی ہوتی۔ اور بھگت کی جانی از سوئی
ہے پارتی سندر ہری کے سندر وچتر (مختل) اور
انوں جوتوں کو بد شاستوں نے گھایا ہے۔ ہری کا اوتار کارن
سے ہوتا ہے۔ ویش کر ہی کارن ہے۔ وہ کارن ہے یا ایسا کارن
ہے۔ اتیادی ایسا کوئی بھی نہیں کہہ سکتا۔ ہری کی ایلا ہری جانی۔
اوتار لینے کی پار لہا ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ ایک (فلان) کارن
وچتر بھگوان نے اوتار لہا ہے۔

وام اتر کیم بھگت من پائی۔ بہت ہمار اس سندر پائی
تدلی منت منی سید پیرانا۔ جس پر کہیں سو منی اوتارانا
ہے چتر۔ سندر۔ ہمارا منت تو یہ ہے۔ کہ نام چندر جی بھگت
بلی کی ترک میں نہیں آتے۔ من بھگت پائی کی اس انتھاد ساگر تک
پہنچ نہیں۔ (ویدوں میں بھی لکھا ہے۔ کہ وہاں سے بانی سمیت من
اور بھگت کے کوٹ آتی ہے۔ وہ پریم ہے۔) تو ہی سا دھو ہمارا
پریشوں نے دنیوں نے اور وید پیران نے اپنی اپنی سب کے سب
جو کہہ کیا ہے۔

تس میں سندر سندر تو ہی۔ سچ پائی جس کارن موی
جب جب ہوتی دھرم کے پائی۔ با اچیں اراوہم اچیمانی
کہیں بھگتی جانی نہیں برنی۔ سندر ہیں سندر وچتر
تب تب پریم وکھیساتا۔ ہری کر پائی سچن پیرا
ہے سندر سندر پارتی۔ بھگوان کے اوتار لینے کے جو کارن
ہری سچ میں آتے ہیں۔ وہ میں تیں سنا توں۔ جب سندر
میں دھرم کی پائی ہوتی ہے۔ اور وچتر بھگت اچیمانی راکش
نہ اند وہ ایسا بھگت۔ انیا سے اتیا پار کرتے ہیں جو کہہ کیا ہے

بھئی نہ ہری دوسری مارا۔ جن پر ملا جس پستارا
وہ دونوں پتہ میں رہے (فخ) پائے دے مشہور دیو تھے
دونوں سے ایک پریشانی کو تو بھگوان نے سڑکا لپ دھالے ایک کے ملا
اور دوسرے ہر نیا کشپ کو جس کے روپ دھارن کر کے مارا۔ اور
اپنے بھگت پر ہلاک کے سندریش کو سنسار میں پھیلا یا۔

دوہا

بھئے نشا چربائی تیشی مہا بھر بلقان
گنہہ کرن لادون بھگت سر جی بھگت

وہ دونوں جاکر رادون اور گنہہ کرن کے نام سے بڑے
جا دیو ہوان رکھن ہوئے جنہوں نے دیوتاؤں کو جیت کر سارے
جگت میں بھائی دشہرت پراپت کی۔

محنت نہ بھئے ہتے بھگوانا۔ تین جنم روچ بھگت پر مانا
ایک بار تین کے ہمت لالگی۔ دھرم شری بھگت شوری
سک آوی ہر جنم کا شاپ تین جنم کے لئے تھا۔ اس لئے
بھگوان دوارا ماسے جانے پر بھی وہ نکت نہ ہوئے۔ ایک بار ان
کے کلیان ارتھ بھگت پر ہی بھگوان نے پھر شری دھارن کیا
کشیپ اوتی تھاں پتو ماتا۔ دشر تھ کو شلیا وکھیپا تا
ایک کلب ای ہی بلی اوتارا۔ جیت پوتر کئے سنسارا
اس جنم میں کشیپ اوتی ان کے ماتا پتا ہوئے جو دشر تھ
اور کو شلیا کے نام سے پور تھ ہیں۔ ایک کلب میں اس پر کار
اوتارا لیا۔ جگت میں پوتر لیسلائیں کیں

ایک کلب ستر دیکھ دھاکا۔ ستر جلد ہر سن سب ہارے
شیمبھو کیہ نہ سنگرام ایارا۔ دسج مہا بل مرنی نہ مارا
پریم سستی اسٹرا دھپ اناری۔ نہیں بل تائی نہ تیں بلاری
ایک کلب میں جلد ہر دینت سے پاتھ میں ہار ملنے کے
کارن دیوتا لوگ بڑے بڑی ہوئے۔ شوری نے ان کو ڈھکی دیکھ کر
جلندھر کے ساتھ بڑا گھوڑا بڈھ کیا۔ پر وہ جہا شکست شالی دینت
مارا نہ جاسکا۔ اس دینت کی استری بڑی ہی پتی برتا تھی۔ جس
کے پڑناپ کے کارن تر پورادی یعنی تر پرا ستر دینت کو مارنے
والے شوری بھی اس جلد ہر دینت کو نہ جیت سکے۔

دوہا

چھل کر تار یو تا سو برت پر جو سر کارج کینہہ
جب تیسرے جاتو م تے تلو کپ کری نہ نہ

پر بھونے چھل کر کے اس کے تی برت دہم کو بنگہ کیا اور
اس طرح سے دیوتاؤں کا کارج سدھ کیا۔ جب اسی استری پر بھگت
کھن گیا تب اس نے غصے ہو کر بھگوان کو شاپ دیا۔

تا سو شاپ ہری کینہہ پر مانا۔ کو تگ بندھی کر پاں بھگوانا
تھاں جلدھر راون کھیو۔ لک نہت نام پریم پد دیو
لیلوں کے بھنڈار کو پاد بھگوان نے اس کے شاپ کو حکار
کیا۔ وہی جلدھر اس کلب میں رادون ہوا جس کو پتہ میں شری رام
جنم دے ماکہ پریم پد دیا یعنی مکت کر دیا۔

ایک جنم کر کارن ایہا۔ جیو لگ نام دھری نرد ہیا
پر تری اتار کتھا پر بھو کیہی۔ سنو مئی بڑی کو نہہ کھنیری
ایک جنم کا کارن پتھا میں سے کہ بھگوان نے نرد ہرینہ
کیا۔ سپے مئی سنو۔ بھگوان کے ہر ایک اوتار کی کتھا کالویوں نے
بھت پر کار سے ارن کیا ہے۔

نار دشر اپ نہہہ ایک بارا۔ کلب ایک تھی لگ اوتارا
گر کجا جکت تھی سنن بانی۔ نار دشر بھگت تھی گیانی
کارن کون شاپ تھی نہہا۔ کا اپرادھ راتیا کینہہ
پریم سنگ ہوئی کو ہو پورا ری۔ مئی سن موہ آ پھر بھاری
ایک بار نار دشر نے بھگوان کو شاپ دیا۔ اس لئے ایک کلب
میں بھگوان نے اس شاپ کو پورا کرنے کے لئے اوتار دھارن کیا۔ نار
کے اس شاپ کو سن کر پاتی جی حیران ہو گئیں اور کہنے لگیں کہ نار دشر
تو دشر بھگت اور گیان والن ہیں۔ انہوں نے کس کارن بھگوان
کو شاپ دیا۔ لکشی تھی بھگوان وشنو نے ان کا کیا قصور کیا تھا۔
شکر جی نار دشر کی یہ کتھا سنا کر کہے۔ نار دشر کے من میں بھی
موہ (اگیان) آگیا یہ بڑے شجر ج کی بات ہے۔

دوہا

ہو اسی ہمیش تپ گئیانی موڑ نہ کوئے
جیو جی شاپ لکھی تھی کر پتی۔ سوس تھی پھن ہوئے

تب نبوی بنتے ہوئے کہنے لگے۔ کہ کوئی کیا فی ہے اور نہ
خود۔ بلکہ میں کو جب جیسا کرتے ہیں۔ وہ اُسی گھٹن دیا ہی ہو
جاتا ہے۔

سورجھا

کہیوں رام گن گاتھ بھرواج سارن اٹو
بھو بھنجن لکھونا تھ بھو تلسی تچ مان مد

(یگر و لک جی بولے) بھرواج! میں خری رام کے گنوں
کی گتھا کہتا ہوں۔ ہم پریم سے اسے سنو۔ بھوساگر کو بورت گئے
والے ارتھات ہم مرن کے بھندے کاٹنے والے بھگوان
نری لکھونا تھ جی کا سب مان اور مد کو تیاگ کر بھجن کرو۔

چو پائی

ہم گری گویا ایک اتی پاون۔ وہ سمیپ سر سہی سہاون
آشرم پریم بنیت سہاوا۔ دیکھ دیو رشی سن اتی بھواوا
ہماں پریت میں ایک بڑی پوتر لکھنا تھی۔ اس کے نکٹ
ہی سندر گنگا جی بہر رہی تھیں۔ وہ پریم پوتر سہاوا نا آشرم دیکھ کر
ناراجی کو بڑا پسند آیا۔

نرکھ سیل سر پین بھگا گا۔ بھو دیو راپتی ید اورا گا
شہرت ہری شراپ گتی بادھی۔ سیج پل من لاگی سما دھی
پریت کی سندر ندی اور بن کے اس سندر بھاگ رہتا
کو دیکھ کر ناراجی کو لکشی تھی بھگوان دشنو کے چروں میں پریم
چو گیا۔ دھکش پر جاتی کے جس شاپ کے کارن وہ ایک
ستھان پر ٹھہر نہیں سکتے ہیں۔ اس شاپ کا پر بھاو رنگ گپ
اور من تو ان کا بھواو سے ہی نرل تھا جس کے کارن ان کی
وہاں سما دھی لگ گئی۔

منی گتی دیکھ سریش ڈرانا۔ کاچہ یول کینہہ سمنانا
سہوت سہاے جہا ہوم ہیشو۔ چلیو ہرش ہمہ جیل چر کیتو
ناراجی کی اس سما دھی اور ستھا کو دیکھ کر دیو راج اندر
گئے۔ انہوں نے کام دیو کو بلایا۔ اور اس کا بڑا سمان (آذر) کیا
اور کہا کہ تم اپنے سہا یوگوں (مد گاروں) سمیت میری سہوت
لکھ جاؤ۔ یہ سن کر کام دیو سن میں پریت ہو کر چلا۔

سناسیرن ہوں اس ترسا چیت دیو رشی ہم چر باسا
جے کافی لوٹ چک ہیں۔ کیش کاک (اسی ہی ڈرا ہیں

اندر کہہ سن سی یہ ڈر تھا۔ کہ ناراجی میری بڑی امراتی کارج
چاہتے ہیں۔ سناسرنا جو کافی اور لوٹا ہوتے ہیں۔ وہ کیشی کوڑوں
کی طرح سب سے ڈرا کرتے ہیں۔

دو صا

شو کہ ہاٹ گئے بھاگ تھ سوان نرکھ مرگ لاج

چھین لئی جن جان بڑکم سرتی ہی نہ لاج

جیسے کوئی جہا شورکھ گتا شیر کو آتے دیکھ کر سوکھی ہڈی کو
لے کر بھاگ جاتا ہے۔ اس ڈر کے مارے کہ کہیں شیر کھ سے چھین نہ لے
ویسے ہی دیو راج اندر کو سن میں ایسا ڈر لائے ہوئے کہ کہیں میرے
راہیہ کو ناراجی نہ چھین لیں۔ شرم نہ آئی۔

چو پائی

تھی آشرم میں مدن جب گیند۔ پنج دیا بنیت نر جیو
کسمت بریدہ شپ بہو رنگا۔ گو جیس کوکل کو نہیں بھرنگا
اس آشرم میں جاتے ہی کام دیو نے اپنی مایا سے بسنت تو
کا نرمان کیا۔ بھانت بھانت کے دھکش لگ گئے۔ اور ان میں
رنگ برنگ کے پھول پھل گئے۔ کوئیں ان پر گو گو کرنے لگیں۔ بعد
بھونے وہاں کو بجا کر لے گئے۔

چلی سہاون تری پدہ بیاری۔ کام کرشاو بڑھاون ہادی
رنبھا آڈک شرناری نوینا۔ سکل آسمس کلا پر بیت
کام اگنی کو کرھائے والی تین پرکارگی سندر دیاو چلنے لگی۔
رمبھا و غیرہ دیو ستراں جو نوجوان تھیں اور کام اگنی کو بڑھائے ہیں
گش (راہر) تھیں۔

کرہیں گان بہو تان ترنگا۔ بہو بدھی کر ٹر تھی پانی پتنگا
دیکھ سہائے مدن ہر شانا۔ کینہہ کی پر پچ بدھی تانا
وہ بہت شرنال سے بھوم بھوم کر گئے لگیں اور ہاتھیں
گیندے کر بھانت بھانت کے پھل کر لے لگیں۔ کام دیو نے سہا سکو
کو دیکھ کر بہت خوش ہوا اور پھر اس نے بھانت بھانت کی پر پچ

دما یا رچنا رچی۔

کام کلا کچھو مٹی ہی نہ بیانی - رنج پھٹے ڈیو منو بھو پانی
سیم کہ چاٹ سکی کوؤ تا سو۔ بڑ رکھوار لپاتی سب سو
کام دیو کی اس ساری رچناؤں کا ناردی برکھ اثر نہ ہوا۔
تب تو اپرا بھی کام دیو اپنے ہی ڈر سے ڈر گیا جس کی رنکھ شاکے
والے خود بھگوان وشنو ہوں۔ اس کی سیما (حد) مراد اہ کو سنسا
بھر میں کون دیا سکتا ہے۔

دو صا

سہت سہا سمیت اتی مانی پاری من مین
گہیسی جائے مٹی ہرن تب کھی شٹھی آرت بین

اپنے سہا نیکوں سمیت کام دیو اتی انت بھے پھیرت ہو کر
اورن میں اپنی ہار مان کر ناردی کے چروں میں جا کر ا۔ اور ٹری
آرت (دین) مانی بولا۔

چو بیانی

بھو نہ ناردن کچھو رو شا۔ کوئی پر یہ کچن کام ہری تو شنا
نانی چرن سہرو ائیسو پانی۔ گہیو نڈن تب سہت سہائی
ناردی کے من میں ذرا غصہ نہ آیا۔ اور پریم بھرے پیٹھے کچن
کہہ کر کام دیو کو سنت شٹ کیا۔ تب کام دیو نے ان کے چروں میں
مستاک بھجوا دیا۔ اور ان کی آگیا پا کر اپنے سہا نیکوں (مردگار
مینا) سمیت وہاں سے چلا گیا۔

مٹی سوشلیتا اسین کرتی۔ سہرتی سہا جائے سب ہری
سٹی سب کے من اچر ج آوا۔ مٹی ہی پر سستی ہری سہرو ناوا
تب کام دیو نے دیوار ج اندر کی سہا میں اگر ناردی مٹی جی کی
سوشلیتا (سند سہا) اور اپنی کر توت سب کھی۔ یہ سب کچھ
من کر سب کے من میں چرائی ہوئی۔ اور سب ناردی مٹی جی کی سستی
کی اور شری ہری کو برنام کیا۔

تب نارد کوئے شرو پائیں۔ چنا کام اہمت من مائیں
ماہرت شکرہ سٹائے۔ اتی پر یہ جان مہیں سکھائے
بار بار بھوؤں مٹی توری۔ ہم یہ کھٹا سٹا پھو موی

رجم جن ہری ہی سناؤں گہوں۔ چلیو پرنگ نور پوتب جوں
میں نے کام دیو کو جیت لیا ہے۔ یہ بھیمان ناردی کے من
میں ہو گیا۔ اسی طرح اہنگا کر تے ہوئے وہ شوجی کے پاس گئے
اور کام دیو کی ساری کر توت کہہ سٹنائی شوجی نے ناردی کو اپنا
اتی انت سیارا جان کر یہ سکھ شادی کہہ مٹی! میں تم سے مایا
یہ پرارتھنا کرنا مٹوں۔ کہ جس طرح سے تم نے یہ کھٹا مٹے سٹنائی
ہے۔ اس طرح بھگوان وشنو کے آگے کھبی نہ کہنا۔ اگر کہیں ایسی
بات چل بھی جائے تو کھی چپ رہنا اور اس بھید کو بھپائے رکھنا۔

دو صا

شہم بھو دینہ پدیش بہت نہیں ناردہ سہان

بھر دواج کو نکا سہو ہری اچھا بلوان

اگر یہ شوجی نے نارد کے بہت ارتھ اپیش کیا۔ لیکن تو بھی
یہ اپیش نارد کو اچھا نہ لگا۔ نگہ دیکھی کہتے ہیں کہ بے بھر دواج!
اب تما شاسنو۔ ہری کی اچھا بڑی ہی بلوان ہے۔

چو بیانی

رام کینہہ چاہیں سوئی ہوئی۔ کرے انتھا اس نہیں کوئی
شہم بھو کچن مٹی من نہیں بھائے۔ تب برنجی کے لوک سہائے
شری رام چندر جی جو چاہتے ہیں وہی ہوتا ہے۔ ایسا کوئی
بھی منش نہیں ہے جو ان کی اچھا کے درودھ کوئی کا دیہ کر سکے۔
شوجی کے کچن ناردی کو پسند نہیں آئے۔ تب وہ وہاں سے برم لوک
کو چلے۔

ایک مار کر تل بریدیتا۔ گاوت ہری گن کان پریدیتا
بھیرنہ بھو کوئے مٹی ناخفا جہنہ شری لوک شری مائے
راگ و دیا کے ماہر مٹی نارد ایک بار ہاتھ میں مین سٹے اور
ہری کے گن کان کرتے ہوئے کھٹیر ساگر کو گئے جہاں پرکہ ویدوں
کے مستاک سہروپ کھشٹی لوک بھگوان وشنو اس کرتے ہیں۔
ہرش نے اچھ رما نکیتا۔ مٹھے اس شری سمیت
لوکے ہنس چرا جے رایا۔ بھتے دن کینہہ مٹی دایا
بھگوان وشنو اٹھے۔ اور بڑے آنند سے

اس گنبد روپی برکش کو میں بلدی اٹھاؤں گا۔ کیونکہ
جھگت کے بہت ارتھ کاریہ کرنا ہی ہمارا بیرون ہے۔ میں وہ اپائے
اور شید کردوں گا جس سے مٹی کا بہت ہو اور میرا کھیل ہو۔
تب نار دہری بد سہر نائی۔ چلے ہر دے بہت لوہی کارائی
شری پتی راج مایا تب پریر کی۔ سنو کھن کرنی تہہ کیری
تب نار دہی بھگوان وشنو کو پر نام کر کے چلے سے بھی زیادہ
ابھیان کے ساتھ وہاں سے چلے تب نکشی پتی بھگوان وشنو نے
اپنی سن موہنی مایا کو نار دہی کے اوپر پھیلایا۔ اس مایا نے جو کھن
پر تر کیا سو سنو۔

دوہا

یہ جو ملک مہہ نگر تہیں شت جو جن یستار
شری نواس پر تے ادھاک چنا پ رہہ پر کار
اس ن موہنی مایا نے راستے میں ایک سو دین یعنی چار سو
کوس کا ایک لمبا چڑا نگر بنایا۔ اس میں بیکٹھ سے بھی بڑھ کر
شدر بھانت بھانت کی رچائیں رچائی گئی تھیں۔

چو پائی

یہ ہیں نگر ندر نرناری جو بہنوں سچ رتی تنو دھاری
تہیں پر سیں ناری را جا۔ اگنت سے کج سین سما جا
اس نگر میں ایسے شدر استری پیش بستے تھے۔ مانو جیسے
کہ بہت سے کام دیو اور اس کی استری رتی تے ہی سا کار روپ
دھاردن کرنش شری میں اپنے آپ کو پر گٹ کیا ہو۔ اس نگر میں سیں
ندھی نام والا ایک راجہ تھا جس کے یہاں گھوڑوں، ہاتھیوں اور
فوج کی ٹولیوں کا شمار نہ تھا۔

ست شری سمم بھو بلا سا۔ روپ تیج بل نیتی نواسا
وشو موہنی تاسو نگاری۔ شری مہو جس روپ نہاری
سورگ کے راہ اندر سے تنو گن بڑھ کر اس کا بیٹھو اٹھاٹ
باٹ (اور سکھ و بھوگ کا ولاں تھا۔ روپ۔ تیج۔ بل اور نیتی مکتو
مانو دھہر تھا۔ اس کی وشو موہنی نام کی ایک راجہ کا رتی تھی
جو اتنی روپ و تی تھی کہ جس کے روپ کو دیکھ کر کشمی جی بھی
موہت ہو جائیں۔

سوئی ہری مایا سب گن کھائی شو کھا تاسو کی جانی بکھائی

نار دہی سے ملے۔ اور اس پر نار دہی کے ساتھ ہی بیٹھ گئے۔
چراچ جگت کے سوامی دشنو بھگوان سہس کر دے سے پتی در
آپ نے بہت دنوں کے بعد ادھر آتے کی کر پاکی ہے۔
کام جرت نار دہی سب بھگھے۔ ریدی پر تھم سرج شورا کھے
اتی پر چندر گھو پتی کی مایا۔ جہہ نہ موہ اس کو جگ جایا
نار دہی نے سب کام دیو سمبندھی کھتا کہ بہت سنائی اگر شری
نے پہلے ہی سے منع کر رکھا تھا۔ بھگوان شری دھو ناٹھ جی کی
مایا شری پر بل ہے۔ بھلا ایسا کون پیش اس سنسار میں پیدا ہو ہے
جس کو اس مایا نے سوہ میں نہ ڈالا ہو۔

دوہا

روکھ بدن کر جن ہر دو بولے شری بھگوان
تہرے سمرن تے تہیں موہ کام مد مان

بھگوان نے روکھا ساٹھ کر کے یہ کوئل جن بولے کہ ہے
مٹی ورا آپ کا سمرن کرنے سے ہی دوسروں کے سوہ کام۔ اور
مد ابھیان سیٹ جاتے ہیں پھر بھلا آپ کا تو کہنا ہی کیا ہے

چو پائی

سنی مٹی موہ ہوئی سن تلکے۔ گیان براگ ہر زہ نہیں جا کے
بڑھ کر برت رت مٹی دھیرا۔ تہی کی کرنی تنو بھو پیرا
ہے مٹی ورا سنو۔ موہ تو اس کے من میں پیدا ہوتا ہے۔
جس کے ہر وہ میں گیان اور براگ نہیں۔ آپ تو پورن برہم پر برت
دھاری اور بڑے دھیر تھی ہیں۔ آپ کو بھلا کام دیو کیسے ستا
سکتا ہے۔

نار دہی بہت ابھیان نا۔ کر تہماری سکل بھگوانا
کرونا ہدی من دیکھ بھاری۔ ارا نگر مہو گرب تر دھاری
تب نار دہی نے ابھیان کے ساتھ کہا۔ بھگوان یسب
آپ کی کر پا ہے۔ گردنا مدھان (دیا کے بھنڈار) بھگوان نے
من میں دیا کر دیکھا۔ کہ اس کے ہر دے میں تو بڑا بھاری
گرب (ابھیان) روپی برکش کا انکر پیدا ہو گیا ہے۔
بیگ سو میں ڈرا یہنوں اٹھاری۔ بن ہمار سنو ک ہنکاری
مٹی کر بہت تم کو تک ہوئی۔ اوٹل پائے کر پ میں سوئی

نارنجی نے اس راہکار کی سب لکھنوں کو اپنے میں
چھپائے رکھا اور اپنی طرف سے کچھ اور ہی اور بنا کر کہہ دئے۔
راجہ سے راہکاری کے سبب شہ لکھن کہہ کر بڑی سوچ میں پڑتے
ہوئے نارنجی وہاں سے میل دیتے۔

کروں جانی سوئی جتن پکاری جی پرکار ہوئی ہرے کمار کی
جب تپ کچھ نہ ہوئی تھی کالا۔ ہے مدھی ٹی کون بدھی بالا
نارنجی میں یہ سوچ رہے تھے کہ سوچ دھار کر کوئی ایسا
- تن (اپائے) کیا جائے کہ جس سے سو نہیں یہ راہکاری مجھے
ہی ہو۔ اس سے جب تپ سے تو کچھ ہونے سے رہا ہے
بدھاتا اب مجھے یہ راج لکھنا کس پر کار ہے۔

دوہا

ایہی اوسر جاسے پریم شو بھاروپ بشال
جوبلو کی ریتھے کنوری تب میلے جے مال

اس سے تو پریم شو بھار اور بہت ہی سند روپ چاہئے۔
جسے دیکھ کر راہکاری مجھ پر کچھ جائے۔ اور تب جے مال کیسے
گلے میں ڈال مجھے درن کرے۔

جوابی

ہری ان مانگوں مسندر تانی۔ ہوئی جات گہرو اتی بھائی
موریں بہت ہری تم نہیں کوؤ۔ ایہی اوسر سہائے سوئی ہوؤ
ایک اُپائے کروں کہ بھگوان ہری سے جا کر سند روپ
مانگوں۔ پر بھائی اُن کے پاس جائے میں تو بہت دیر ہو جائے گی۔
لکھن شری ہری کے سمان میرا کوئی بھی ہتھی نہیں ہے ہاں لئے
اس سے میری وہ ہی سہا بیتا کریں۔

ہو پر بھی پنے کینہ تہی کالا۔ پر گلیو پر بھو کو تنگی کر بالا
پر بھو بلو کی مٹی نین جڑا لئے ہوئی ہی کاج ہیں ہر شائے
اس سے بہت پرکار سے نارنجی نے اُرت پرادھنا کی۔
کر پائو لیلادھاری بھگوان وہاں پر گٹ ہوئے۔ پر بھو کو دیکھ کر
مٹی کے نیر شیتل ہو گئے۔ اور یہ دھار کر من بڑا ہی پر تن ہو گیا کہ
بس اب کام بن گیا سمجھو۔

کر مٹو سو مٹو سو ترپ بالا۔ آئے تہاں اگنت ہی بالا
وہ راہکاری بھگوان کی من بہت ہی سب گنوں کی کان بایا
ہی تھی۔ اس کی شو بھاکا کون درن کر سکتا ہے۔ وہ راہکاری اپنا سو مٹو
کرنا جاتی تھی۔ اس لئے وہاں بے شمار راجہ آئے ہوئے تھے
مٹی کو ٹنگی تگہ نہیں گلیو۔ میرا سب پوچھت بھو
سب چرت بھو پ گہوئے۔ کر پو جیا ترپ مٹی پٹھائے
کھلاڑی مٹی نارنجی اس نگر میں گئے اور نگر نواسیوں سے
سب سماچار پوچھا سب سماچار سن کر وہ راج محل میں گئے۔
راجہ نے اُن کی پوچھا کی۔ اور اور سے آسن پر بٹھایا۔

دوہا

آن دیکھائی ناروہ بھویتی راہکار
کہو ناتھ گن دوش سب ایہی کے ہرہ پکار

راجہ سے اپنی راہکاری کو بلا کر نارنجی کو دیکھا یا اور کہا۔
یہ ناتھ! من میں اچھی طرح دھار کر کے اُس کے گن اور دوش
کہئے۔

جوابی

دیکھ روپ مٹی ہرتی بساری۔ بڑی بار لگائے نہاری
پچھن تاسو بلو کی بھلائے۔ ہرہ ہر ش نہیں پر گٹ بھائے
اس کے روپ کو دیکھ کر مٹی اپنا گیان دھار سب بھول گئے۔
بڑی دیر تک اُس کی طرف دیکھتے ہی رہے۔ اس کے بھن بھیک مٹی
اپنے آپ کو بھی کھو بیٹھے۔ ہرہ مارے خوشی کے کھل اُٹھا۔ پر راجہ
سے پر گٹ کر کے اُن لکھنوں کو نہیں کہا۔

جواہی ہری امر سوئی ہوئی۔ سمجھو مٹی یہی جیت نہ کوئی
سیوہن کل چاچر تہی۔ ہری سیل بندھی کنباہاوی
من ہی من میں نارنجی اس کے لکھنوں کو دھار کر کہنے
لگے۔ کہ اسے جو سیاہے گا۔ وہ امر ہو جائے گا۔ اُسے بدھ بھو میں
کوئی جیت نہ سکے گا۔ یہ سیل نہ ہی راہکاری جس کا درن کر گئی۔

اس کے صارے چاچر ہو سیوہن کریں گے۔
پچھن سب بجاری اور رکھے۔ کچھک بنائی بھوپن پھاکھے
ستا پچھن کہیں ترپ پاہیں۔ ناروچلے سوچ من ماہیں

اتنی اُرت کہہ لکھا سُنائی۔ کہ نہ کر یا کر ہو جو سہائی
 آہن روپ پہر ہو جو سہائی۔ آہن بھائی نہیں پاؤں ہی
 نازنی ہے بہت دین بھاؤ ہے سارا سماچار کہہ سنایا۔ اور
 برا بھلائی کہ ہے بھگوان آپ کر یا کر کے میری اس سب سہائیت
 کریں۔ آپ اپنا روپ مجھے دیجئے بس اسی پر کار میں اس راز
 دنیا کو برپا کر سکتا ہوں۔ اور کوئی آپاے نہیں ہے۔
 جیہی بدھی ہوئی بہت ہو کر جو سو بیگ درں میں اتورا
 راج مایا میں سو یکھ ریش لا۔ بہرہ ہنس بولے دین دیا لا
 ہے سوئی ایس پر کار میری بھلائی ہو وہ آپاے جلدی
 کیئے میں ایک سیوک ہوں۔ بھگوان اپنی مایا کی اس جہان اور جہر
 شکست کو دیکھ کر کہ جس نے ناز جیسے سنی کو بھی موہ میں ڈال دیا۔
 من ہی من ہنسے اور کہا۔

دوہا

جیہی بدھی ہوئی ہی پر بہت ناز نہ کر تھارا
 سوئی ہم کر نہ آں چھو گین نہ مر کھا ہمارا
 ہے ناز نہ سو۔ جس پر کار تھارا پر بہت (انتم بھلائی)
 ہو گا۔ وہی آپاے میں کروں گا۔ نہ سوا کچھ نہیں میرا کچھ بھی چھو
 نہیں ہو سکتا۔

چوبائی

گیتھ ماگ رُج بیا کل روگی۔ بید نہ دیہی نہ ہو سنی جوگی
 یہی بدھ بہت تھارا میں ٹھیو کہی اس اتر بہت پر چھو چھو
 ہے یوگی سنی اسنیخ۔ روگ سے بیا کل روگی اگر کھانے کو
 گیتھ (وہ غذا جو صحت کے لئے مفید ہو) مانئے تو سیدھا سے نہیں دیتا
 اسی پر کار میں نے تمہاری بھلائی کرنے کی من میں کھان لی ہے۔
 ایسا کہہ پر چھو اتر جہان ہو گئے۔
 مایا ہنس بھئے متی متوڑھا۔ بھی نہیں ہری گرا نہوڑھا
 گوئے ترست تھارا رشی رائی۔ جہاں سو مہر چھوئی بنائی
 مایا کے دیش میں ہو کر ناز دہی اتنے موڑھ ہو گئے تھے کہ انہوں
 نے بھگوان کی اس ٹوڑھ بانی کو نہ سمجھا۔ ترست ہی جہاں سو مہر گرا

بھوئی بنائی ہوئی تھی وہاں چلے گئے۔
 رنج رنج آسن سیٹھے را جا۔ ہو سیناؤ کر بہت سماھا
 می من پرش روپ اتی اور سے موہی بھی آہنی بری نہ بھولے
 راہ لوگ اپنے اپنے سماج سمیت خوب کھاٹ باٹھ
 سے اپنے اپنے آسنوں پر بیٹھے تھے۔ ناز دہی من میں بڑے ہی پرش
 تھے کہ میرا روپ بہت ہی سند ہے۔ لاہکار کی مجھے چھوڑ کر بھول
 کر بھی دوسرے کار دین نہیں کرے گی۔
 منی بہت کارن کر مایا ہانا نہ بہتہ روپ نہ جانی بھانا
 سو چتر تر کھی کھاہو نہ پاوا۔ ناز دہان سب ہیں ہر ناوا
 ناز دہی کے کلہان اتر کر مایا ہان بھگوان نے انہیں ایسا ہا
 کر روپ (بہت ہی بد شکل) بنا دیا کہ جس کا دین نہیں ہو سکتا۔ پر بھگوان
 کے اس چتر کو کوئی نہ جان سکا۔ سب نے ناز دہان کر
 ہی ان کو زبردستی کی۔

دوہا

پر بہت ناز دہی رُج بیا کل روگی۔ بید نہ دیہی نہ ہو سنی جوگی
 یہی بدھ بہت تھارا میں ٹھیو کہی اس اتر بہت پر چھو چھو
 ہے یوگی سنی اسنیخ۔ روگ سے بیا کل روگی اگر کھانے کو
 گیتھ (وہ غذا جو صحت کے لئے مفید ہو) مانئے تو سیدھا سے نہیں دیتا
 اسی پر کار میں نے تمہاری بھلائی کرنے کی من میں کھان لی ہے۔
 ایسا کہہ پر چھو اتر جہان ہو گئے۔
 مایا ہنس بھئے متی متوڑھا۔ بھی نہیں ہری گرا نہوڑھا
 گوئے ترست تھارا رشی رائی۔ جہاں سو مہر چھوئی بنائی
 مایا کے دیش میں ہو کر ناز دہی اتنے موڑھ ہو گئے تھے کہ انہوں
 نے بھگوان کی اس ٹوڑھ بانی کو نہ سمجھا۔ ترست ہی جہاں سو مہر گرا

چوبائی

جیہی بدھی ہوئی ہی پر بہت ناز نہ کر تھارا
 سوئی ہم کر نہ آں چھو گین نہ مر کھا ہمارا
 ہے ناز نہ سو۔ جس پر کار تھارا پر بہت (انتم بھلائی)
 ہو گا۔ وہی آپاے میں کروں گا۔ نہ سوا کچھ نہیں میرا کچھ بھی چھو
 نہیں ہو سکتا۔

سویہ ہری جان کر تھامی طور پر دے گی۔

(یہاں ہی کے ارکھ بند بھی ہو سکتے ہیں۔ تو انہیں بند جان کر اٹھو
رہنے کی۔ ایسا ارکھ بھی ہو سکتا ہے۔ چونکہ وہ ان کی ہنسی اڑا رہے
تھے۔ اس لئے ہری کا ارکھ کھلوان اور بند رو فو ل ہی اس سٹھان
پر بچت بیٹھتے ہیں۔)

منی ہی موہ من ہاتھ پر اے ہنس میں چھو گئی سچو بایش
جدلی سنی سنی اسٹھٹی بانی۔ سبھی نہ پرتی بکھی بھرم سانی
نار دمنی کی کاسن تو پراے وش اپنی مایکے وش میں تھا ہنس
لئے موہ وش انہیں کھی سبھی زبیر تاتھا۔ اور سچو کے گن بڑے
پر تن ہو کر بیٹھے بیٹھے ان کی ہنسی اڑا رہے تھے۔ اگرچہ نار دمنی ان کی
سادی اٹی پٹی باتیں سنتے تھے لیکن بکھی تو بھرم میں ڈوبی ہوئی تھی
اس لئے وہ ان کے ان اشاروں کو کیسے سمجھ سکتے تھے انہوں
نے سمجھا کہ شا پر مند گن کی پر شنسا (تعریف) کر رہے ہیں۔
کاٹھونہ لکھا سو جرت وش لکھا۔ سو سو روپ ترپ کنیا دیکھا
مرکٹ بدلن بھنیکر نہ ہی۔ دیکھت ہرہ کرو دھ بھانہ ہی
بھگوان کی اس ویر لیلکا کو اور تو کسی نے انہیں دیکھا۔ پر تو
راجکماری کو نار دمنی کا وہ روپ دیکھائی دیا۔ ان کا بندر کا سامنے
اور بھنیکر شریز دیکھ کر راجکماری کو من میں بڑی غصہ آیا۔

دوہا

سکھیں بنا گے کنوری تب علی جنوراج مرال

دیکھت بھرتی ہند سب کر سرج جے مال

سکھیوں کو ساتھ لئے اپنے کس جیسے سند رہتوں میں
جے مالا لئے سب راجاؤں کو دیکھتی ہوئی راج منسی کی چال
سے وہ راجکماری اس سو کمر سٹپ میں گھومنے لگی۔

چو پائی

جے ہی دسی بیٹھے نار د بھولی سو دسی تہی نہ بلو کی بھولی!
بتی پتی سنی اس سہ میں اگو لا ہیں۔ دیکھی دشیا ہر گن مسکا ہیں
جس طرف نار دمنی اپنے روپ کے کھمبند میں کھولے بیٹھے
تھے۔ اس طرف کو راجکماری نے بھول کر بھی نہ تاکا مٹی کو بار بار
اکسا ہٹ ہوتی ہے اور وہ بیٹھے ہی پھٹ پٹا رہے ہیں۔ ان کی

اس سٹھٹی کو دیکھ کر راجکماری مسکراتے ہیں۔

دہری نہ پرتی تھان لیکو کر پالا۔ کنوری ہنسی میلو جے مالا
بہن لے گئے چھوئی نو سا نہ پرتی سماں سب بھو بڑا سا
کر پالو بھگوان بھی راجہ کا شریر دھارن کرواں جا پنے راجہ
لے پرتن ہو کر ان کے گلے میں جے مالا اڑی چھوئی نو س بھگوان
بہن کو لے گئے۔ اور سب راجاؤں کا سماں بڑا ہو گیا۔

منی اتنی بکل موہ منی ناٹھی۔ منی گری گئی چھوٹی جو کاٹھی
تب ہر گن بولے مسکا کی۔ سچ ملکہ مو کر بلو کو جانی
منی راجکماری کو لکھی دیکھ کر اتنی انتہا سبکل ہو گئے۔ موہ
کے کارن ان کی بھی نشٹ ہو چکی تھی۔ وہ اتنے سبکل تھے کہ
جیسے ان کے ہاتھ سے پارس مٹی گر کر کھوئی گئی ہو تب راجکماری
مسکرا کر ان سے کہنے لگے۔ کہ اپنا چہرہ تو ذرا جا کر شیشے میں دیکھو۔
اس لہی دوہ بھاگے بھے بھانہ۔ بدن دیکھ منی باری ہناری
بیشو بلو کی کرو دھ اتنی باڑھا تہ نہ ہی سر اپ نہ ہی کار کھا
ایسا اکھروہ دو نو راجکماری کے بھے سے بھاگ گئے
نار دمنی نے اپنا چہرہ پانی میں دیکھا۔ اپنا ایسا کر روپ چہرہ دیکھ کر
کرو دھ سے لال پیسے ہو گئے۔ اور ان مدر گنوں کو انہوں نے شاپ
(بلد دھا) دیا۔

دوہا

ہو ہو نشا چہ جانی تم کپٹی پائی دوو

ہنس ہنس سولہو بھل ہو ہنس ہنس کوو

تم دو نو کپٹی اور پائی جا کر رکھش ہو جاؤ جو تم نے میری
ہنسی اڑائی ہے۔ اس کا بھل چھو۔ اور مٹی لوگوں کی ہنسی پھرنے
کرنا (ارکھات کسی مٹی کی اب ہنسی نہ کرنا۔)

چو پائی

مٹی جل دیکھ روپ رنج پاوا۔ تہی ہر دم سنتوش نہ آوا
پھرت اوہر کوپ من ماہیں۔ سیدی چلے کلائی پاہیں
جب انہوں نے اپنے چہرے کو پھر جل میں دیکھا۔ تو
اپنے اصلی روپ کو پایا۔ لیکن پھر بھی ان کے من میں سنتوش نہ ہوا۔
ان کے ہونٹ پھٹک رہے تھے۔ اور من غصہ سے جل رہے تھے۔

میں کچھ دیکھ سکے نہیں لاتے ہو۔
 ڈاکٹ باپ پر جو سب کا ہو۔ اتنی اسٹک میں سدا اچھا ہو
 کرم سنبھا سنبھا تہنیں نہ باز دھا۔ اب کی تہہ ہی کا چول سدا دھا
 تھاک تھاک کرم کی پکھینا کرتے ہو۔ اور اتنی اسٹک نڈر
 ہو گئے ہو۔ اسی سے تمہارے من میں سدا آتساہ رہتا ہے۔ کھلے برے
 کرم کوئی بھی نہیں چھو نہیں سکتے۔ اب تک تمہیں کوئی فائدہ دینے والا
 بھی نہیں ملا۔

کھلے بھون اب بائیں دیتا۔ پاہ بھوگے کھیل اپن کینہہا
 نیچرو موہی جونی دھری دیہا سوئی تودھو تھاپ کم ایہا
 اب تم نے بھلے گھر نیا دیا ہے۔ بی بی میرے جیسے زبردست آدمی
 سے چھٹیر خانی کی ہے۔ اس لئے اپنے کئے کا بھل بھلی پر کار پاؤ گے۔
 جو شریر بھان کر کے تم نے مجھے تھکا ہے۔ سنساریں تم بھی دہی شہر

دھارن کر دیر میرا شاپ ہے۔
 پکی اگر تھی تہوہ کینہہ ہماری۔ کرہیں کپسین سہائے تھاری
 تم اپکا کینہہ تہوہ بھاری۔ ناری پرہ تم ہوؤ دھاری
 تم نے میری صورت بندر کی بنا دی تھی۔ سو وہ بندر ہی تھاری
 سہا تھاکریں گے۔ (جو کہ تم نے اس استری سے میرا لوگ کر اگر پڑا
 بھاری میرا ہریت کیا ہے۔ اس لئے تم بھی استری کے دروگ سے
 دھکی ہو گے۔)

دوہا

شرابیں ہری ہری شہی شہی پر بھو بھو ہفتی کینہہ
 رنج مایا کے پرلیتا کرشی کر یا بھدی لینہہ

شاپ کو ریش من سے سو لکار کر کے پر بھو نے نار دھج سے
 بہت سبیتی کی۔ اور کر یا بھان لئے اپنی مایا کی شگتی کو کھینچ
 لیا۔

چو پائی

جب ہری مایا دُور لواری نہیں تھاں رط نہ را بھکاری
 تب مئی اتنی سبھیت ہری چرنا۔ کہے پائی پرنتا رست ہرنا۔
 جب بھگوان نے اپنی مایا کو پرے بٹھا لیا۔ تو وہاں نہ
 لکشی ہی رہی اور نہ وہ را بھکاری ہی۔ یہ دیکھ کر نار دھج بھلے

وہ جلدی ہی کلا پتی بھگوان دشمن کے پاس چلے۔
 دیووں شراب کہ مرہوں جانی جگت موری ایہا س کرائی
 بیچ میں پلتھ ملے دتو جاری۔ سنگ رما سوئی را بھکاری
 مئی من ہی میں یہ کہتے تھے کہ یا بھگوان کو شراب
 دیوں گا۔ یا جو مر جاؤں گا۔ انہوں نے سنساریں میری جتنی اڑائی۔
 دہیتوں کے دشمن بھگوان ہری انہیں راستے میں ہی مل گئے۔

ان کے ساتھ لکشی جی اور دھری را بھکاری تھی۔
 بولے مہر کن سر سایش۔ مئی کینہہ چلے بھل کی ناہیں
 سنت کین ایجا اتی کر دھکا۔ مایا پس نہ رہا من بوز دھا
 دیوتاؤں کے سوانی بھگوان بڑی بیٹھی بائی سے بولے کہ
 ہے مئی ایسا کل سی بھتی میں کہاں چلے۔ یہ کین سن کر نار دھج کر دھ
 میں مل بھن گئے۔ مایا کے دل میں ہونے کے کارن اتنی ہی بھگوان

نہ رہی۔
 پر سید اسکوہ نہیں دیکھی۔ نہہرے ایرشا کپٹ۔ لسیکھی
 مکت بندھو کر دہوراے ہو۔ مہر مہریری لشی ان کر اسو
 تار دھج بولے کہ تم بڑے کپٹی اور پر شا کرنے والے ہو تم دوسروں
 کی بڑھتی کو نہیں دیکھ سکتے۔ سمندر کا مکتھن کرتے سے تم نے رُدر کو
 پاگل بنایا۔ اور دیوتاؤں کو پریرنا کر کے ان کو زہر پلائی۔

دوہا

اسر سرالش شندرہ اکو رہا مئی چار
 سوار تھ ساوہا کٹل تہیہدا کپٹ بیو ہار

اسروں کو دھرا اور بھولے بھالے شہو کی کو دوش بکر خود آپ لکشی
 اور سند کر سنبھ مئی لے لی تم بڑے مطلبی اور دھوکہ باز ہو۔ اور
 سدا کپٹ کرنا ہی تمہارا بیو ہار ہے۔

چو پائی

پریم سوتنتر نہ سر پر کوئی۔ بھلاؤنی متے کر مو تہہ سوئی
 بھلے ہی مند کندی بھل کر ہو۔ لسمے ہر نہ پر یہ بھو دہو
 تم پریم سوتنتر (آزاد مطلق) ہو۔ کوئی دوسرا تمہارے سر پر نہیں
 ہے۔ اس سے جو من کو بچھا لگتا ہے وہی تم کرتے ہو۔ بھلے
 کو مندا اور مندے کو بھلا کرتے ہو۔ اور ایسے کرتے ہوئے ہر دے

میں راستے میں جاتے ہوئے دیکھا تو بھی وہ اتنی انت ڈرتے
ڈرتے اُن کے پاس آئے۔ اُن کے چرن پکڑے۔ اور بڑے
دین بولے۔

ہر گن ہم نہ پھرستی رایا۔ بڑا برا دھکینہ پھیل پایا
شراب الو گرہ کر سو کر بالا۔ بولے ناز دین دیا لا
سے سنی راج ہم برہمن نہیں کنتوشی کے گن ہیں ہم نے
آپ کی منسی اُڑانے کا جو وہاں ایسا دھکنا سو دس کا پھیل پایا
سے۔ یہ کر پاؤ گئی۔ اب شراب دور کرنے کی کر پا کیجیے۔ دین
ذیال ناز سنی بی بولے۔

نسی جانی ہو ہو تم دوو بیہو بیل تیج کل ہوو
تیج کل سو جنت تم جھیا۔ دھریا شتو تیج تن تہیتا
کہ تم دوو رانشس تو ہو گے پرتو تھارا ویکھو (ٹھاٹھاٹ)
تیج اور بل برا ہو گا جب تم اپنے بھیل (توت بازو) سے سارے
سندار کو جیت لو گے تب بھگوان وشنو شش شریر دھارن
کریں گے۔

سمر من ہری ہاتھ تھارا۔ ہوئی ہو مکت نہ سنی سندسارا
چلے کل منی پر سہر نائی۔ بھئے نشاچ کا لہرہ پائی
یہ ہیں وشنو بھگوان کے ہاتھ سے نہ ہاری مرتی ہو گی جس
سے تم مکت ہو جاؤ گے۔ اور پھر ہم من روئی سندسار پھر سے
چھوٹ جاؤ گے۔ وہ دونوں کو ڈنڈوت کر کے چلے گئے اور پچھ
کال بعد رانشس ہوئے۔

دوہا

ایک کلپ ایہی ہستو پر بھو لینہ تیج اوتار

سُر نہجن سجن سکھد ہری۔ جن بھو بھار

دیتاؤں کو خوش کرنے والے اور پھلے پرشوں کو سکھ
دینے والے ورتھو کا بھاد دو کر کے والے بھگوان ہری نے
ایک کلپ میں اسی کارن وشنو شش شریر دھارن کیا تھا۔

چو پائی

ایہی بدھی جنم کریم ہری کیے سندسار سکھد پتیر کھنیرے
کلپ کلپ پرتی پر بھو اوتار ہیں۔ چار جرت نانا بدھی کر ہیں

بھیت ہو گئے اور شری ہری کے چرن پکڑ لئے اور کہا ہے شری راکت
کلیشن کو ہرنے والے بھگوان مجھے بخشو۔

مرشا ہوو تم شراب کر بالا۔ ہم اچھیا کہہ نہین دیا لا
میں در بر جن کے بہو تیرے۔ کہہ منی پاپیش کم میرے
سے کر پاؤ دھان۔ میرا شراب چھوٹا ہو جائے تب دین
ذیال بھگوان نے کہا یہ سب کچھ میری اچھیا سے ہوا ہے۔ منی
ناز جی نے کہا۔ کہ میں نے آپ کو بہت سے بڑے شہد کہے
ہیں۔ کہو یہ میرے پاپ کیسے دور ہوں گے۔

جیہو جانی شکر ست ناما۔ ہو بیٹے ہر وہ توت پشرا ما
کو تو نہیں ہو مانا پر یہ ہوئے۔ اسی پر تری۔ تھو جن بھو رے
بھگوان نے کہا۔ شوجی کے سونا موں کا جب کرو کیونہ
تم نے منع کرنے پر بھی اُن کا کہا نہ مانا تھا۔ اُن کے نام
کا جب کرنے سے متا دے ہر وہ میں ترنت ہی شانی ہو گی
مجھ شوجی کے سمان کوئی پیدا کہیں ہے اس وشنو اس کو بھو
کر بھی کھی نہ چھوڑنا۔

جیہی پر کر پاؤ پیری۔ سو نہ یاو منی بھکتی ہماری
اُس اردھری جی پھر ہو جانی۔ اب نہ تہت ہی مایا پیرا رانی
سے منی۔ جس پر شوجی کی کر پاؤ ہو وہ میری بھکتی کو نہیں
پراست کر سکتا۔ ایسا وشنو اس اپنے من میں۔ دھو کر کے پرتھوی
پر رکھو۔ اب میری مایا تمہارے نکٹ نہیں آئے گی۔

دوہا

بھو پیتھئی ہی پر بودھ پر بھو تب بھئے انتروہیا

ستیدہ لوک ناز چلے کرت رام گن گان

اس پر کار بہت طرح سے سمجھا کر منی کے دل کو ڈھارس
بندھا کر پر بھو انتروہیا ہو گئے۔ اور ناز دجی شری رام کے
گنوں کا گان کرتے ہوئے برہم لوک کو چلے۔

چو پائی

ہر گن منی جات پتھو نہ بھی۔ یکت ہوو من ہرش بشکی
اتنی بھیت ناز نہیں آئے۔ کہی پدارت جن منساے
رود گنوں نے ناز منی کو موہ رہت اور پرین چت ستنی

چھوٹی

اپنے سوتیلے سہیل کمار کی کہیں وہ بچتر کتھا رستاری
تیسری کارن آج ان کو دیا۔ ہر ہم بھو کو سسل پیر بھو پا
ہے پریت و حکماری اب بھگوان کے اوتار دھارن نے
کا دوسرا کارن سٹو۔ وہ کتھا بڑی دھتر ہے جسے میں رستار پور دکر
کہوں گا جس کارن سے اجنا نرگن اور نرا کارن ہر ہم الودھیا پری
کے راجہ ہوئے۔

جو پر بھو پین پھرت تھرتہ یکھا۔ بندہ سمیت میں مٹی ویشا
جاسو چرت او کوئی بھوانی۔ سستی شریری ہو بھو رانی
جس بھگوان کو تم نے اپنے بھائی سمیت میںوں کا بھیس
دھارن کے بن میں گھومتے دیکھا تھا۔ اور جسکی لیل کو دیکھ کر
ہے بھوانی! تم سستی کے شریریں پاگل سی ہو گئی تھی۔

اچھوں نہ دیکھا یا مہیت تمہاری۔ تاسو چرت سٹو کھرم سٹو ہادی
لیلا کیتھہ جو تھیں اوتار ایسٹو سب کہوں مٹی الو سارا
اور اس پاگل بن کی پھایا۔ اب بھی تمہارے من پر سے نہیں
مٹتی بھرم روٹی اوگ کے دور کرنے والی ان کی لیل کو سٹو میں اپنی
بادی الو سارا اس ساری لیل کا وزن کروں گا جو کہ بھگوان نے اس
اوتار دھارن کرنے کے کال میں کیا۔

بھرو واج سٹنی شنکرانی سٹکی سپریم اما سٹو کانی
لکے پھور برے برٹ کیتو۔ سو اوتار بھو جی ہی سٹو
(بگیکہ واک ہی کہتے ہیں) ہے بھرو واج سٹو! شوچی کے
بچن شنکر پارتی جی سٹکی گئیں۔ (نثر منڈہ سی ہو گئیں) اور بھرم
سہت سٹکر لیل بھرم جس کارن و ش بھگوان نے وہ اوتار دھارن
کیا تھا۔ اس کا وزن ہر شکیتو شوچی کرنے لگے۔

دوہا

سو میں تم من کہیں سٹو سٹو مٹیں من لانی
رام کتھا کلی مل ہرن منگل کرن سہائی

اس پر کو بھگوان کے انک سندر سٹکھ ایک اور دھتر
جمن اور کم ہیں۔ ہر ایک کلب میں بھو جب جب اوتار لیتے ہیں۔
اور نانا پرکار کی سندر میلان دھاتے ہیں۔

تب تب کتھا منیشن گائی۔ ہر ہم پیت پرست رست بنائی
پیدہ پرنگ لوپ بھاتے۔ کرن نہ سٹی آج جو سٹیا نے
تھ تب منیشوروں نے سٹن رپریم پوتر کو تاؤں کی جٹیا
کر کے انکی کتھاؤں کا گن گان کیا ہے۔ اور بھانت بھانت
اوتار (لانی بے مثال) پر سٹن کا وزن کیا ہے جن کو سٹکر
چتر گیلان وان لوگ آج بھی نہیں کرتے۔

ہری ننت ہری کتھا آنتا۔ کہیں سٹن نہیں ہو پدی سب سٹتا
رام چندر کے چرت سہا۔ کلب کوئی انکی جٹیاں نہ گائے
شری ہری ننت ہیں اور ان کی کتھا ہی ننت ہے
دوؤں کا کوئی پار نہیں پاسٹا۔ سٹت جٹ ان کی کتھا کو بہت
پرکار سے کہتے اور سٹتے ہیں۔ شری راجندر جی کے سندر چرت
کر دوؤں کلبوں میں بھی نہیں گائے جاسکتے۔

یہ پرنگ میں کہس بھوانی۔ شری مایا مہم میں گئیانی
پر بھو کوئی پرست ہٹکاری۔ سیوٹ سٹکھ کلی دکھ ہادی
شوچی کہتے ہیں کہ ہے پارتی! یہ پرنگ یعنی نار دھتی جی
کی کتھا میں نے یہ دھلانے کے لئے ہی ہے کہ ہری کی مایا
پر بھاؤ سے گئیانی مٹی بھی موہ میں پڑ جاتے ہیں۔ بھگوان مایاوی
ہیں۔ اور شرن گتوں کا بہت کرنے والے ہیں۔ وہ کل دیکھوں کا
ناش کرنے والے ہیں۔ اور سٹو کرنے میں بہت سٹکھ میں (یعنی سٹو
کرنے سے وہ سٹج ہی میں پراپت ہو جاتے ہیں۔

سورٹھا

سرنر ٹنی کوؤ نایں جی نہ موہ مایا پر بل

اس پکارن ماسیں بھجئے ہما مایا پتی ہی

دیناؤں سٹو اور سٹنی جنوں میں ایسا کوئی نہیں ہے
بھگوان کی جٹا سٹنی شالی مایا مہم سٹت کر دے۔ ویساں میں
وچار کر کے اس وبا کے سوامی مایاوی بھگوان کا بھجن کرنا چاہئے
زنب ہی یہ مایا نری جاتی ہے۔

ہے یعنی بھروسہ اور اچانک ساری کتب میں تم سے کہتا ہوں سادہ و صاف ہو کر سو۔ رام چند کی کتاب لکھ کے سارے پاؤں کو دھو کرنے والی کلیاں کاٹنی اور پریم مند رہے۔

جہان

سوا یکھو منو اور دست روپا - جن میں جسے زمر شری انوپا
 دیمیتی دھرم اچرن نیکا - اچھوں گا دشرتی جہنم کے لیکا
 سوا یکھو منو اور ان کی پنجا شت روپا جن سے منشوں کا اس
 سان انوپم (بے مثل) دشرتی کا زمان ہوا ہے کے دھرم اور اچرن
 بہت اچھے تھے۔ آج بھی وہ چین کی رچائی ہوئی مریدا اور مدھانتوں
 کا گان کرتے ہیں۔

حیرت آن پلوت نامو۔ دوسری جگت ہیئت جگ
 لگو مت ہم پر برت تھی۔ دیدار ان پر سسپین جہی
 راجا اتان یاد اُنکا تیر تھا جس کا پریدہری جگت و مقو
 نامی پتر جو اُنکو جگ کے چھوٹے لڑکے کا نام پریدہری تھا جس کی
 تعریف دیدار ریران کرتے ہیں :

دیو ہوتی تھی تانہ کمار - جو کئی کدم کے پرہیزی
کوی دیو پر چھو دین چلا - جھٹھ دھڑو جیسے کبیل کر پالا
دیو ہوتی سو کی کیا تھی جو کدم مٹی جیسی گئی - اسی دیوین
دیاں کبیل جھگولان اسی دیو ہوتی کے گھر سے پیدا ہوئے۔

راکھیہ شاستر جنہ پر گٹ بکھانا تو بچا نہیں بھگوان
 نہیں منوراج کینہہ ہوا کالا پر بھو کیسوسٹھی پر پی پالا
 یہ کیل بھگوان تو دیار میں بہت نہیں (ماہر) سخاوت انہوں
 نے مشہور شاستر راکھیہ کی ریتا کی۔ سو انہو منو بھی نے بہت ک
 تکمل کی۔ اور ہر طرح سے بھگوان کی آگیا کیا ان کیا۔

پہلی نشست پر آگ بھونکنا بہت بھلا جو تھوہرین
پیرہ بہت دیکھ آگ نہم بھونکنا بہت بھلا جو تھوہرین

گھر میں رہتے ہو تھی اور تقاریر (صلحا) آگئی۔ لیکن دنیوں سے
ویراگ نہ ہوا۔ یہ سوچ کر منوں کے من میں بڑا دکھ ہوا کہ جھگوہن کی
جھکتی کے بنائش جنم ویرہم ہی چلا گیا۔
چھوہالی

چوبانی

بادشاہ راجا شترتب دیہا - ناری سمیت گون بن کینہا
 تیرتھ برکش چھیا - ائی پینت سادھک سدھی داتا
 بسکین تمہاں مئی تیرتھ سماجا - تہنتہ تہ ہریش چلیو منورا جا
 پنچہ جات سواہریں مئی دھیرا - گلیان بھکتی جنود ہرہیں شری را
 منولے زبردستی راج اپنے پتر اتان یاد کودیا - اور آپ
 سمیت اپنا پری شتھ دیا کہ بن کو چلے گئے ائی ات پوترادر
 سادھکوں کی موشا کو بلان کرنے والا سب تیرتھوں میں
 اتم تیرتھ بخش آریزہ مشہور ہے - وہاں تھی اور درودہ بستہ ہیں
 موشا ہرے میں پر بن ہو کر وہیں پہنچے - وہ دیو بدھی راجہ اولکائی
 راستے میں جانے ہوئے ایسے شوہر ایمان ہو رہے تھے - مانو کہ
 گلیان اور بھکتی ہی ساکار روپ میں گرٹ ہو گئے ہوں -

پہنچ جانی دھیمو مٹی تیرا ہر شہنشاہ کے نزل سیرا
آئے نین سید محمد مٹی گمانی - دھرم دھرم در پرتی جانی

چھتے چلے وہ گوستی کے کنارے جا پہنچے۔ اور اس کے نرمل صل
میں پرسن چست ہو کر اُٹھ اُٹھ آیا۔ بت تو دہم دہم مندر راج رشی کو کہے
جھکے مای کر سندھ اور گہانی سنی اُن سے ملنے کو کہے۔

جہاں جہاں تیر تھوڑے سہاگے منہہ سکل سادر کر داسے
کرش شہر بر مٹی پٹ پڑی دغا سب سہل جنت منہہیں عکاسا

اس بن میں جہاں جہاں نڈر تیر تھتھے سوئی جنوں نے
 اور یوں کہ بھی اُن کو کر داریے اُکھا سر دُبلّا ہو گیا تھا۔ وہ
 میوں کے سے بستر پہنتے تھے اور سنت سماج میں نہ پُر اُن نہ تھے

دو دھاراں اک شستر منی جہیں سہتر انواراں
 با شکر و پیر پیکر ۵۰ مینی من اتی لاگ
 اور بارہ اٹھنی منتر آدم بھگوتے واسدو کے "کاٹری

پریتی سے جب کرتے تھے۔ بھگوان واسد یوجی کے چرن کل میں راہ
رانی کا من بہت ہی لین ہو گیا۔

کر میں آہار ساک پھل کنڈا۔ سمر میں برہم سچ پراندا
پنی ہری ہینو گر ن تپ لگے۔ باری ادھار مول پھل تپا گے

وہ ساگ پھل اور کنڈول کھاتے تھے۔ سچا نند بھگوان کا مرن
کرتے تھے۔ پھر بھگوان کے منت پر کرنے لگے اور مول پھل کو چھوڑ
کر صرف پانی کے ادھار پر ہی رہنے لگے۔

اپنا بھلا شس رنتر موئی۔ دیکھئے نین پریم پر بھو سوئی
اگن اکھنڈ انت انادی۔ جیہی چنتہیں پر مار تھ بادی

ان کے من میں لگاتاریہ بھلا شانتی کہ ہم پریم پر بھو کو اپنی
انکھوں سے دیکھیں جو رگن۔ اکھنڈ۔ انت واندی ہیں
اور جن کا جنتن برہم گمانی لوگ کیا کرتے ہیں۔

نیتی نیتی جیہی بید نہرو پا۔ نجانند نہر اپادھ انو پا
شچھو پنی اشنو بھگوانا۔ اچھیں جاسو انس تیں نانا

نیتی نیتی (یعنی یہ بھی نہیں یہ بھی نہیں) کہہ کر جن کا نہروپن کرتے
ہیں جو آند نہروپ نہر اپادھی اور انویم ہیں۔ اور جن کے انش سے
اینک برہما وشنو اور ردر پیدا ہوتے ہیں۔

ایٹوپر بھو سوک سب اہ ای۔ بھگت ہینو کیلا تو کہہ ہی
جول یہ یجن سیتہ شرتی بھاکھا۔ تو ہمار بوجہی ابھلا کھا

برہما وشنو جن کی بھوتیاں ہیں۔ ایسے مہاں پر بھو بھی
بھگوان کو دش میں ہیں۔ اور انہیں کے منت شریہ دھارن
کر کے ودیہ لیا کرتے ہیں۔ اگر ویدوں کے یہ یجن سچے ہیں۔ تو ہمار
ابھلا شانتی ضرور پوری ہوگی۔

دوہا

ایہی بدھی متے برش گھٹ سہس باری آہار
سنت سبت سہس سنی رہے سمیر ادھار
اس پر کاران کو مل کا اہار کھتے کرتے چہ ہزار سہس
گذرے ہزار سہس کو چھوڑ کر صرف داپہ کے ادھار پر تپ کیا
یعنی ہوا کا کھانا کرتے تھے۔ ہزار سہس گذرے۔

پوجانی
برش سہس دس تیا گیسو سوٹو۔ ٹھاڈ طھیس رہے ایک پندو
بدھی ہری ہر تپ دیکھی اپارا۔ مو سہسیت آئے بہسو بار
دس ہزار سہس تک انہوں نے داپہ کو بھی تیاگ کر ایک
پاؤں کے سہارے کھڑے ہو کر تپ کیا۔ ان کے اس پار تپ کو دیکھ
کئی بار برہما وشنو اور شوچی منو کے پاس آئے۔

ماگور بہو بھانتی لو بھائے۔ پریم دھیر نہیں چلہیں چلائے
اسٹھنی ماتر موئی رہے شریا۔ تپنی سناگ من ہی نہیں سیرا
انہوں نے راجہ رانی کو ایک پرکار کے پرلو بھن دے اور کہا
کچھ پرانگ لو۔ لیکن درڑھ منکب یکت راجہ رانی ان کے چلائے
مان سمئے جانے پر بھی بھتر رہے۔ اگرچہ ان کا شریہ پڑیوں کا ڈھانچہ
ہو گیا تھا۔ لیکن پھر بھی ان کے من میں ذرا پھر بھی دکھ نہ ہوا۔

پر بھو سہرگیہ داس نہج جانی۔ گتی انہیہ تاپس نہر رانی
مانگ مانگ بر بھئی نہر بانی۔ پریم کھنیر کر پامرت سانی

سرو گیار بھو نے انتہی سترن (جو بھگوان کے بغیر اور کسی کا شرو
نہ ڈھونڈے ہا سترن والے تپسوی راجہ رانی کو اپنا داس جان کر پریم
گھیر اور کر پامرت سے پری پورن اکاش بانی میں ان سے کہا کہ
"در مانگو" "در مانگو"

مرنگ جیاون گرا سہائی۔ سترن نندھر موئی ارجب آئی
ہر شے پشے تن جئے سہا۔ مانو اب میں بھون تے آئے

مردوں کو بھی زندہ کرنے والی یہ ستر راکاش بانی ان
کے کانوں کے چیدروں دوارہ جب ہر دے میں آئی۔ تب راجہ
رانی دونوں کے شریہ ایسے موٹے تانے اور ستر سہ کے جیسے
کہ وہ دونوں ابھی اپنے راج محل سے آئے ہوں۔

دوہا

سترن ستر ستر ستر ستر ستر ستر ستر ستر ستر ستر
بولے منو کر ڈنڈوت پریم نہ ہر دے سات
کانوں سے اس امرت بانی کو سن کر ان دونوں کے شریہ ایک

اور پھلت (نزد تازہ اور سفت) ہو گئے۔ سونے دھڑت کر کے بچن
کہے۔ اُن کے ہر دے میں پریم سماتا تھا۔

جوپائی

سندھوک سر زور سُر دینو - رہی ہری ہر بندت بدینو
سیوت بلکہ سکل سکھ دانگ - پرتیال پھر احسب رنگ
ہے سب کوں کی منو کا منا کی لوری کرے والے قلب برکش
کام دھینو رُوئی پر ہوئے۔ آپ کے چرن راج کی ہر ہادشہ
اور ہمیش بندنا کرتے ہیں۔ آپ سب کو کرنے سے بلکہ اور پورن سکھوں
کے دینے والے ہیں۔ اور شرانگتوں کے پالن کرنے والے اور جڑ
چینن سنار کے سوا ہی ہیں۔

جوانا نقد ہست ہم پریمو - تو پس ہوتی یہ پردیہو
جو سُر وپ بس بنوں ماہیں - چہی کارن سنی جنن کراہیں
جو جھنڈن مائیں ہنسنا - سنگن اگن چہی گم پر ہنسنا
دیکھیں ہم سور وپ کی چون - کرنا کر ہو پر تارست موچن
لے انھوں کے ہنکاری پر جھو اکر آپ کا ہم لوگوں پر پریم ہے
تو پرس ہو کر ہمیں یہ ورد دیئے کہ آپ کے جس سُر وپ کا تو ہی مدامن ہی
دھیان کرتے ہیں۔ اور جس کو یا نے کے لئے مٹی جن جن کرتے ہیں جو
سُر وپ کا کہ جھنڈی کے من رُوئی سُر وپ میں راج ہنس کے سمان
بستا ہے سنگن اور رگن کہا کر دیں جس سُر وپ کی ہنسا کرتے ہیں ہے
شرانگت کے دکھ ہرنے والے پر جھو آپ یہ کرنا کیجئے۔ کہ ہم آپ کے
اس دویہ سُر وپ کو انھوں سے ہی ہر کر دیجیں۔

ومٹی جن پر م پر یہ لاگے - ہر دل بلینست پریم رس پانگے
بھگت پھل پر جھو کر پاندھانا - بسو باس پر گئے بھگوانا

لاہر رانی کے کوئل دوسے چمکت اور پریم رس سے پری پودنا
پن بھگوان کو بہت ہی پیارے گئے - بھگت دستل کر پاندھان
دسرو دینو دیا پر جھو کر پرت ہو گئے۔

نیل سرور وہ نیل نیل نیل نیر دھرم شیا م
لا جہیں تن شو بھانر کہ کوئی کوئی صت کام

بھگوان کے نیل کل کے سمان کوئل نیل مٹی کے سمان پرکاش

مٹے اور نیل میس گھ کے سمان منو ہر اور سکھ وپ شیا م دھن شری
کی شو بھا کو دیکھ کر دھڑوں کا دیو بھی لجا جاتے ہیں۔

چھو پائی

سرو مننگ بدن چھپی سنیوا - چارو کیوں جیک در گروا
ادھر ارون رو مندر ناسا - بندھو کر نکرو ننگ ہاسا
سرو روٹھے پورن چندرما کے سمان اُن کے نکھار بندک بنجھا
ایم تھی (عز محمد) گال اور تھوڑی بہت ہی سندر تھے۔ اور سکھ کے
سمان سندر لکھتھا۔ لال ہونٹ۔ دانت اور ناک بہت ہی سندر تھے
اُنکی ہنسی چندرما کی کرپوں کو بجانے والی تھی۔

نواج انبک چھپی نیکی - جتوں للت بھاوتی جی کی
بھر کٹی نوج چاہی ہاں - ننگ للاٹ پٹل دکھاری
نیروں کی شو ہنسنا لکھتے تھے کل کے سمان بڑی ہی سندر
تھی۔ منو جتوں من کو سیاری لگتی تھی۔ سندر پیر بھی بھوس کام دیو
کے دھنس کی شو بھا کو ہرنے والی تھیں۔ مانتھ پرکاش مان سندر
تھک تھا۔

کنڈلی مکر مکت مسر بھراجا - کٹل کیس جنو مدھب سماجا
اُر شری ہنس رُجرین مالا - پردک ہار بھو شرن منی جالا
کاؤں میں بھلی تے نگار کے کنڈل اور سر مکت خوبیا پالم
تھا۔ جھوڑوں کے جھنڈ کے سمان پٹھے گھو گھو لے گھنڈال
ہر دے پر شری دتس گئے ہیں سندر بن مالا ہیروں کی ملا اٹھ
مٹی جڑ پٹنے تھے۔

کیہری کندر چارو بھینو - باہو بھو شرن سندھ تیو
کری کر سرس سنجک گھنڈا - کٹی ننگ کر سر کو دندا

نیر کے سمان اونچے کندھے تھے۔ اور سندر بھینو تھا
بازوؤں میں جو زور لینے ہوئے دھم بہت ہی سندر تھے۔ ہاتھ کے
سورٹ کے سمان سندر بھج دھتے تھے۔ کرپیں کرکش ہاتھ میں تیر اور دھنڑ
شو بھا پار ہے تھے۔

نیر کے سمان بہت بٹ اور دیکھ برتینی
ناجی منو ہر لیتی جتوں بھنور چھپی چھینی
پرکاش مان پنا ہر کل کے پرکاش کو بجاتا تھا۔ بہت ہی پرند تیر
تھیں۔ ناجی دایتی سندر تھی مانو بھنا جی کی بھنڈوں کی شو بھا کو

چوپائی

منی من مدھب سپرین جنہاں
آدی ہستی تھی بندھی جگ مٹلا

پدر اچو برنی نہیں جاہیں
بام بھاگ سو بھتی انوکھوں

بھگوان کے ان چرن کلوں کی شو بھکا تو درن ہی نہیں کیا جا
سکتا۔ جن میں کہنیوں کے من روپی بھونے لو اس کرتے ہیں بھگوان
کے بائیں بھاگ میں سدا انوکھوں رہنے والی آدی شستی۔ شو بھا
کی راشی اور بھگت کی مٹل کا دن شری سیتا جی برا جتی تھیں۔

مہا بھارت

دنیا کی سب سے بڑی پستک ہے۔ سنسکرت کے آٹھ لاکھ شلوکوں کا مجموعہ ہے۔ ہندی اور
دھرم کا ادب بھت گرنہ ہے۔ جسکو ہرشی وید و یاس جی نے پانچ سال کی شب و روز محنت سے
تیار کیا تھا اور جسکو دو آوازوں نے پانچواں وید مانا ہے آج اسکی مانگ روس۔ عرب اور دیگر ممالک
کر رہے ہیں۔ شرید بھگوت گیت جو کہ تمام سنسار میں پر سدا ہے وہ بھی اسی مہا بھارت کے
بیشم برب کا ایک حصہ ہے۔ یہ تمام ویدوں، شاستروں اور پوراؤں کا سار ہے۔ نل دینتی۔
و شینت شکنتلا۔ ستیہ وان سادتری اور راجہ شوی وغیرہ بیشمار کتھاؤں کے علاوہ کوروؤں
پانڈوؤں کے مہا بھارت یودھ کا مفصل حال اسیں پڑھئے۔ اپنے دھرم کی واقفیت کیلئے ہر ہندو کو یہ گرنہ ضرور
پڑھنا چاہئے۔ ہمنے اس گرنہ کو اردو میں چھپوایا ہے جس میں مکمل اٹھاراں برب ہیں جگہ جگہ پر سہ رنگی تصاویر
چسپا لگی ہیں۔ ٹائپل سہ رنگ اور خوبصورت مضبوط جلد میں ملبوس۔ کاغذ اعلیٰ سفید لکھائی چھپائی ویدہ زیب
حصہ اول صفحات ۲۰ قیمت ۱۳/۶ روپیہ
حصہ دوم صفحات ۵۸۸ قیمت ۱۲/۶ روپیہ

بال کاٹ

حصہ سوئم

جان کر ہو کچھ بھی تم چاہو وہ درجہ سے مانگ لو۔

چھو پائی

سکس پر چھو پین جوری ٹھک پائی۔ دھڑ دھڑ بھونچ بولے مردوبانی
ناٹھو دیکھ بد کل مٹھارے۔ اب پورے سب کام ہمارے

پر بھوکے ان اُدار کو مل بچوں کو سکرا اور دونوں ہاتھ جوڑ
دھیرے پکڑ کر منو ہمارے نے کو مل بانی سے کہا کہ ہے بھگو ان آپکے
بد کلوں کو دیکھ ہماری سب کامنائیں پوری ہو گئی ہیں۔

چھو پائی

ایک لالسا بڑی اُرمائیں۔ سگم اگم کہ جات سونا ہیں
مٹھیں دیت الی سگم گوسائیں۔ اگم لاگ موہی خ کر پنائیں

میرے من میں ایک بڑی لالسا ہے۔ جس کی پورنی ہونا آسان
بھی ہے اور کٹھن بھی ہے۔ اس نے اُسے کھد سے کہا نہیں جاتا
ہے جگت کے سوامی۔ آپ کے لئے اُسے پور کرنا تو بہت ہی
آسان ہے اور مجھے اپنی دنیا (بیچارگی) کے کارن وہ بہت
کٹھن جان پڑتی ہے۔

جھٹھار در بندھ تر پائی۔ ہو پیتی مانگت سکو چائی
تا سو پر بھاؤ جان نہیں ہوئی۔ تھتھارے م سسٹیر ہوئی

جیسے کوئی ہمار دی (غریب بنگال) سب سمیٹی کو دینے والے
کلب کریش کو باکر بھی زیادہ دھن د دولت مانگنے سے ڈرتا ہے
کیوں کہ وہ کلب کریش کے پر بھاؤ کو جانتا ہی نہیں۔ اور وہ من
میں سینکا کرنے لگتا ہے۔ کہ کیا مجھ جیسے درد کو اتنا اچھا دلت
پلے کا اچھا کار ہے۔ دوسری شاکا فہ دین کے من میں بڑھتی ہے
سو تھ جاناؤ انتر جامی۔ پر کو ہو موہ منور تھتھ سوامی

چھو پائی

جاسو انس اچھیں گن کھائی۔ اگنت راما برہمانی
بھگتی بلاس جاسو جگ ہوئی۔ رام بام دسی سیتا سوئی
جن کے اس سے سب گنوں کی کاٹھانت کوئی کھمبی بھوانی
اور بہانی تھن شکتیاں پیدا ہوئی ہیں۔ اور جس کے بھوؤں کے اندر
سے ہی شری کی اپنی ہو تی ہے۔ وہی شری سیتا جی شری رام چند
جی کے بائیں برا جتی تھیں۔

چھو پائی سہری روپ پلوکی۔ ایک ٹک ہے نین بٹلکی
چھو پائی ساد روپ انویا۔ نرتی نہ مانیں منوت روپا

تھجاکے ساگر بھگوان کے روپ کو دیکھ کر منو اور شت روپا
نیزوں کی پلوں کو چھیننے سے روکے ہوئے ایک ٹک دیکھتے رہ
گئے۔ اس انویا روپ کو وہ آدر بہت دیکھ رہے ہیں۔ اور دیکھتے
دیکھتے تھن ہی نہ تھے۔

ہرش بھیس تن درسا بھلانی۔ پرے دند او گئی پد پائی
سر پر سے پر بھونچ کر گنجا۔ ترٹ اٹھائے کرونا چنجا

آنندو ہو کر وہ اپنے شر روں کی دشا ہی بھول گئے ہاتھوں
سے بھگو ان کے جو ان کلوں کو تیکر کر شمان ان چلوں پر گر پڑے
پر بھونے اپنے کل کے سمان مندر ہاتھوں سے اُن کے مستوں کو
چھو ادا مانیں پر تھوئی پر سے نرت ہی اٹھا لیا۔

دوہا

بولے کر پاندھان پنی اتی پرسن موہی جان
مانگھو بھوئی بھاد من ہبادان انومان
پھر کر پساگر بھگو ان بولے۔ کہ مجھے اتی انت پرسن اور ہوانی

رشتہ ہے سوامی۔ یہ تو بڑی ڈھٹائی (دھبے پن) ہے۔ تو بھی
بھگتوں کے ہمت اور صفات نہیں یہ ڈھٹائی بھی شہنائی ہے۔ آپ برہما
کے بھی پٹا اور سارے جگت کے سوامی اور سب کے گھٹ کی جاننے
والے (انترجامی) برہما ہیں۔

اس سمجھت من سنبھ ہوئی۔ کہا جو پر بھوکو پر دان سنی ہوئی
جے رنج بھگت ناخدا نواہ ای۔ جو کھد با و میں سوئی نہیں

ایسا سمجھ کر میرے من میں سندھ نہ رہا ہے۔ پر تو جو کچھ آپ نے کہا
ہے وہ سب سیدھے۔ میں تو آپ کی مانگی ہوں کہ آپ کے بھگتوں کو
جو دیکھ سکے اور پر گتی ملتی ہے۔

دوہا

سوئی سکھ سوئی گتی سوئی بھگتی سوئی رنج چرن پو

سوئی بیک سوئی رنجی پر بھو ہم ہی کر پا کر دیہو

دھی سکھ مجھے ملے۔ وہ گتی پاؤں۔ ویسی ہی پر پی سیری آپ کے

چروں میں ہو۔ ویسا ہی میرے من میں گیان پر کاش ہو اور میرا رہن
سہن مل دیا ہی ہو۔ یہ وردان کر پا کے مجھے دیجئے۔

سنی مردو گوڑھو پر کر رچنا۔ کر پاسندھو بولے مردو پچنا

جو کچھ ورجی تھرے من مائل۔ میں سو دینم سب سنبھ نہیں

رانی کے کوٹ کوڑھ او دن کو ہرنے والے پھوں کی سندھ رچنا کو

سُن کر کر پاندھان بھگوان کو مل پچن بولے کہ ہے رانی اہتھرے من میں

جو کچھ لاسا ہے وہ سب میں نے پوری کر دی ہے۔ اس میں کوئی

سنبھ نہ کرنا۔

ماتو بیک الوگک توڑے۔ کہوں نہ ملے او گرہ مورے

بندی چرن منو کیو بھوری۔ اور ایک سینیٹی پر بھو موری

ہے ماما امیری کر پاسے تھاپے ہر دے سے الوگک ہوک

(پر بادھ گیان) کہی نہیں ملے گا۔ تب منوراج نے بھگوان

کی چسرن بندھنا کر کے پھر کہا۔ تب پر بھو امیری ایک ادھ

سینیٹی ہے۔

رشت بیک تو پد رتی ہو و۔ ہوئی بڑھوڑھ کہے کن کو و

سکج بہائی مانگو زب ہوئی۔ مورے نہیں ادیہ کچھ تو بھی

ہے سوامی! آپ انترجامی ہیں ہر دے کے جاننے والے

ہیں۔ میرا وہ منوراج تو ایک ہے۔ بھگوان منہ کے بیچ من کر بولے ہے

راجن! من کی سب شکاؤں اور ڈر کو چھوڑ کر جو کچھ تھارے من میں

لاسا (خواہش) ہے اس کی پوری نت جو کچھ بھی تم جانتے ہو وہ

دور سے مانگو۔ کوئی ایریادہ کھ نہیں ہے جو میں آپ کو نہ دے

سکوں۔ ارتھات میں سب کچھ آپ کو دے سکتا ہوں

جو اچھا ہے مانگو۔

دوہا

دانی شرو منی کر پاندھی ناخدا کہوں ست بھاؤ

چاہیوں نہیں سمان رشت پر بھو من کون کر او

سو بولے کہ ہے دانا شرو منی دکر پا کے دھام۔ ہے سوامی میں اپنے

من کے بھاؤ کو کچھ کہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ میں چاہتا ہوں۔ کہ میرے

آپ جیسا پتیر پیدا ہو۔ آپ سے کوئی بات چھپائے نہیں چھپتی۔

چوپائی

دیکھی برتی سنی بچن امولے۔ ایوم استو کرو ناندھی بولے

آپو برس گھو جوں کہاں جائی۔ زب تو تینہ ہو ب میں آئی

منوراج کی ایسی پر پی دیکھ کر اور ان کے انمول بچن منکر بھگوان

دیا سا کر بولے۔ ایسا ہی ہو۔ ایتھر راجن مجھ اودنیہ۔ انویم برہم کے

سمانی تو دوسرا کوئی نہیں۔ میرے سمان فو دیں ہی ہوں۔ اس لئے ہے

راج۔ میں فو دی آپ کے گھر آپ کے پتیر زب میں پر گھ ہوں گا۔

ست روپ ہی بلوکی کر جو ریں۔ دیوی مانگو بڑھو رچی تو ریں

جو بڑو ناخدا جتر زب مانگا۔ سوئی کر پاں توئی لانی پر یہ لاگا

رانی ست رد پا کو دو لون ہاتھوڑے دیکھ کر بھگوان نے کہا۔ کہ

ہے دیوی! جو تھاری اچھا ہے۔ سو در مجھ سے مانگ لو۔ رانی نے

کہا ہے ناخدا جو بدھمان راج نے در مانگا ہے سو ہے کر پاؤ وہ میرے

من کو بہت ہی پیارا لگتا ہے۔

پر بھو پر تو ستم ہوت ڈھٹائی۔ جدی بھگت ہمت نہیں سہائی

نہ ہوا آدی جگ جگ سوامی۔ برہم شکل انترجامی

اپنا ستر چھوڑ کر اندر پوری میں جا کر رہنے لگے۔
دوہا

یہ اتنا س پختہ اتنی اُہی کہیو برشکیو
بھر دواج سکو اپر پئی رام جسم کیمو

یگیہ دیکھ جی بھر دواج مئی سے کہتے ہیں۔ کہ ہے بھر دواج
یہ پوڑ اتنا س پختہ اتنی سے کہتے ہیں۔ اب بھوان کے ساتھ
دھارن کرنے کا اور دوسرا کارن سٹو۔

ماس پاراسن پاپوان شرام

سٹو مئی کھتا پختہ پرائی - جو گریا پرتی شمشو بکھانی
و شوبدیت اک کیلئے ویو - ستیہ کیتو ہتاں بے زنیو

ہے مئی! اب وہ پرانی ہم پوڑ کھتا کو سٹو جو سٹری شوی نے
و سٹا پوڑوک پرائی سے کہی مٹی - و سٹو بھریں پر سٹہ ایک کیلئے
دیش ہے۔ وہاں ستیہ کیتو نامی راج تھا۔

دھرم دھرم نہ ہریتی نہ دھاتا تیج پر تاپ سبیل بلوانا
تہ کے بھلے جکل سٹ بیرا - سب مگن وہام ہمار اندھا

وہ دھرم کی تپا کا لہرانے والا - مئی پرتی تپتوی۔ پرتاپی شل
سبھا وادوں بلوان تھا۔ اس کے گھر دو ستر پیدا ہوئے جو سب گوں
کے بھنڈارا اور بڑے ہی پودھا دیر تھے۔

راج دھنی جو چھٹ سٹ آہی - نام پرتاپ بھانوا مئی تاپی
انہ سٹہ امر دن نا نا - بھج بل اتل اچل سٹرا ما

راج کا انڈا دھیکاری (جائین) جو بڑا لڑکا تھا۔ اس کا نام
پرتاپ بھانوا تھا۔ دوسرے لڑکے کا نام اری مروں تھا وہ بڑا ہی بھلا
شانی (حاصل زور و قوت) اور میڈا میں پریت کے سماں اتل
رہنے والا تھا۔

مئی پو پختہ مئی چل پو پختہ - تم جیون تم تپتیں او پختہ
آپ کے چرکوں میں میری پرتی پرتی پرتی سے ہی سے ہی سے ہی
بھ کو کوئی ٹوڑھ مئی کہے جیسے مئی کے بغیر مائی کے بغیر پھلی نہیں رہ
سکتی دیے ہی میرا جیون بھی آپ کے بنانہ رہ سکے۔

اُس بڑو مانگ سپرن گہر پو۔ او سٹو گرو ناندھی کیو!
اب تم تم انوسا سن مائی - ہمو جانی کمر پتی راج دھانی

ایسا دھان مانگ کر راج بھگوان کے چرن پر گورہ گئے تب دیا
کے بھنڈار پر پھولے کہا کہ جیسی تمہاری اچھا ہے ویسا ہی ہو گا سب تم
میرا کہنا مان کر دیو اندھ کی راج دھانی امر ادنی میں جا کر رہو۔

سور سٹھا

ہتاں کرمی بھوگ بلاس نات گئے کچھو کال پن
ہو ہمو اودھ ہو آل تب مئی ہوت تمہا سٹ

ہے نات! وہی کچھ کال بدہیت سے بھوگ بھوگ کرم اودھ
کے راج ہو گئے۔ تب میں تمہارا پتر ہوں گا۔

اچھا مئے زربیش سنوارے - جو ہموں پر گٹ نکیت تمہارے
اشن سہت و پیر دھم تاتا - کہی ہموں چرت بھکت سکھاتا
میں اپنی اچھا سے نشتر شریہ دھارن کہے تمہارے گھر پر گٹ
ہوں گا۔ ہے نات! میں اپنے اشٹوں سمت دیہہ دھارن کر کے بھگتوں
کو سکھواند دینے والی لیلکروں گا۔

جے مئی سادر نہر ٹھہرا گ - بھو تر ہیں مٹا مٹیا گی
آدی فکتی جہیں جگ اپکا یا - سوڈا ترین مور یہ مایا

جس لیلکرو سو بھائی شالی مٹش آدر پوڑوک سُن کر مٹا اور
ایمان کو تیاگ کر بھو ساگر کو پار کر جائیں گے۔ میری آدی فکتی جس نے
سامنے بھکت کی رہا کی ہے۔ ارتھات پری مایا بھی اچھا لے گی۔

دھنی آدر دھنی بھکت کر پالا - تپتیں آستر تپہ بے کچھو کالا
سے پالی شوی ان آس - جانی کینہہ امر ادنی باسا
بھکت کر بھگوان کو ہر سے میں دھارن کر کے راج اور رانی
کچھ کال تک اسی آشرم میں رہے۔ کچھ کال باکرہ نہ سیکھی ہے۔

سیت دیپ بھیج بل بس کیہنے۔ لے لے ڈنڈ چھاڑی زرب پتہ
 شکل اون منڈل تھی کالا۔ ایک پرتاب بھانوی یا لا
 ساتوں دیوں (جربیدوں) کھانی بھانوی سے جیت کر ان کیوں
 کے راجاؤں سے (خرچ) لے کر انہیں چھوڑ دیا۔ سمپورن پرتوی
 منڈل پر اس سے ایک ہی پرتاب بھانوی چکرورتی راجہ تھا۔

دوہا

سو بس دشتو کری باہو بل بخ پر کنیہ پرتیش
 ارتھ دھرم کام آدمی سکھ سیویں سے نریش

اپنی بھانوی سے سارے سناہ کو جیت کر راجہ نے اپنے نگر
 میں پریش کیا۔ اور سے انو سار دھرم ارتھ کام آدمی کھوں کا جوگ کرنے لگا۔

چوپائی

بھوپ پرتاب بھانوی بل پائی۔ کام دھینو بھو بھو بھائی
 سب کھ بربت پر جا سکھاری۔ دھرم میل سندرناری

راجہ پرتاب بھانوی کے بل اور تیج کے پرتاب سے پرتوی اندر
 کام دھینو کے کان سب کامناؤں کو دینے والی ہوئی۔ سب دکھوں
 سے رہت ہو کر پر جا سکھ بھتی تھی۔ اس کی ہر جا بھی استری پریش
 سندرا اور دھرم پر اٹل تھے۔

پچودھرم رچی ہری پرتی۔ زرب پتہ ہیتیو سکھاوت فیتی
 گرجہر صنت پتر ہی دلوا۔ کرنی سدا زرب سب کی سیوا
 منتری دھرم رچی کا بھگوان کے جرنوں میں پریم تھا۔ وہ راجہ
 کے کلیان ارتھ سدا اسے فیتی اپدیش دیا کرتا تھا۔ راجہ پرتاب بھانوی
 گرو۔ دلوتا۔ سادھو ہاتا۔ متر اور زمین ان سب کی سیوا سدا ہی
 کرتا تھا۔

بھوپ مرمجے بید بھانے۔ شکل کرے سادر سکھ مانے
 دن پرتی دی ہی سدا بدھی دانا۔ سنی شاستریم سید پرتانا
 دیدوں میں جو راجہ کے دھرم کھ گئے ہیں۔ ان سب کا پالن
 آدھ پوروک اور پرست جیت سے راجہ کرتا تھا۔ ہر روز انہیک پر کام کے
 دان دیتا تھا۔ اور انکم شاستر۔ وید۔ پورانوں کی کھف
 سناتا تھا۔

بھائی ہی بھائی ہی پریم سمیتی۔ سکل دوش چیل بربت پرتی
 جیسے سرت راج زرب دینہا۔ ہری ہمت آپ گون بن کینہا
 دونوں بھائیوں میں آپس میں بڑا ہی میل جول اور ایک دوسرے
 سے سچی پریتی تھی۔ بڑے بڑے کوراجہ نے راج دیدیا۔ اور آپ
 بھگوت بھکتی کرنے کے لئے بن کو چلا گیا۔

دوہا

جب جب پرتاب روی بھو زرب پھیری دوہائی دیش
 چرچا پاں اتی بید بدھی کتھوکی انہیں لکھ لیش

جب پرتاب بھانوی راجہ ہوا تو سارے دیش بھر میں دھوم مچ گئی۔
 وہ دیکھ کر ریتی انو سار پر جا کا پالن کرنے لگا۔ اس کے راج میں پاپ
 کا بیش تک نہ رہتا۔

چوپائی

زرب ہتھارک سو سمانا۔ نام دھرم رچی شکر سمانا
 سو سیان بند بھول پیرا۔ آپو پرتاب رچہ رندھ پیرا

دھرم رچی نامی شکر آچار کے سمان بدھیمان راجہ کا ہتھوکی
 منتری تھا۔ چرکستری اور دیر شکتی مثالی بھائی کے ساتھ ہی
 خود راجہ بھی بڑا برتالی اور رندھ پیرا تھا۔

سین سنگ چترنگ اپارا۔ ایت سبھٹ سب سچھارا
 سین بلوکی راوہر شانا۔ اربا جے گہ گہے نانا

ساتھ ہی چترنگی اپارینا تھی۔ جس میں ایک دھو کلا میں کٹل
 بڑے بڑے بودھا تھے سینا کو دیکھ کر راجہ بہت پرست ہوا۔ اور بڑے
 گھٹو راجہ بنے لگے۔

وچے ہیتیوٹ کٹی بنائی۔ سدرن سادھی زرب چلیو بھائی
 جہاں اتناں پرل نیک لائی۔ جیتے سکل بھوپ بری آئی
 وچے کے تھے (منجھائی کے تھے) سینا سدا کردہ راجہ سندرون
 ہورت وچار کر لکھا بھانوی۔ اور راجہ دیشوں میں بہت سی ٹریاں
 لکھیں۔ اور سب راجاؤں کو اپنی شکتی سے پرانے کر کے وچے پائی۔

چھیا کر بن میں اچھپا ہو۔ چند ماہ کا میں بڑا ہونے کے کارون
میں کے مجھ میں سماتا نہیں ہے۔ اور مانو کرو وہ وش وہ سور اے
مجھ سے اگلتا نہیں ہے۔

کول کرال من چھبی گائی تنویشال بی وادھیکا کئی
 دگر دگر مات پئے آو دیاں حیکت بلوک کان اٹھائیں
 بیتو اُس سونور کے ہبا کرال آگے کے دھنوں کی شو بھا کھی
 گئی اس کا شیر بھی بہت بڑا موٹا تازہ تھا گھوڑے کے ٹاپوں کی
 آہٹ یا کھر کھر کرتا کان اٹھا مے جو کھتا ہو کر وہ دیکھ رہا تھا۔

روما

نیل نہی دھڑکے سہم دیکھی بستان۔ برا ہو
چہرہ چلیو ہے ٹٹک نہ پانگی نہ ہوئی نہیا ہو
نیل بریت کی چوٹی کے سمان اس وشال سؤر کو دیکھ کر رام
نے گھوڑے کو چابک لگایا۔ اور تڑی تیزی سے ہانک کر سؤر
کی طرف گھوڑا بڑھایا۔ اور من ہی من میں کہہ کہہ بس اسے تیرا بچاؤ۔
ہیں ہو سکتا۔

چھائی

اور تیرے بھی ادھاک رو باجی جیٹو براہِ مُرت گئی بھاجی
تیرے کینہ تیرے تیرے سدا نا۔ جی ملی گئے بلوکت با نا
ادھاک شدید کرتے ہوئے ٹھوٹ کو اپنی طرف بڑھا دیکھ
سور ہو اکی سی تیزی کے ساتھ کھاگ نکلا۔ لاجے فوراً تیر کو
کمان پر جڑھایا۔ وہ سور تیر کو دیکھ کر دھرتی میں چھپ گیا۔

تکلی کی تیر ہمیش جیلاوا۔ کرھیل سور شیر بچاوا
پرگٹ دُرت جانی مہرگ بھاگا۔ دس لکھ سو پچیس جلیو سنگ لاکھا
داجہ اس کی اور تاک ناک کر تیر جلا تا تھا۔ پرتو پھیل کر کے
سور اپنے شیر پر کو بچائے جلا تا تھا۔ وہ سور پرگٹ ہوتا ہوا اور
چھپتا ہوا آگے سے آگے بھاگا جلا تا تھا۔ اور داجہ بھی غصے میں آ
س کے پھٹے جلا تا تھا۔

انی امیل بن اسیل کلیسو تنیدی نہ مرگ یک بجی ترسیو
برائو جنہ نامیں گج باجی انیا مو

نانا یا پاپی کوپ تو اگا سہن با لگا سند باگا
 سپر بھون سر بھون سہا سب تیر حقن کیتہ بنائے
 راجہ نے بہت سی باولیاں کو اس اور تالاب سند راغیچ
 اور کھیلو آریاں اور سب تیر حقوں میں ابرہوں کے رہنے کے
 لئے گھر اور سند راغیچ دیو سند رہا ہے۔

روما

جہاں لگے پیران شرقی ایک ایک سیب یا گ
 بادشہ ہر ہر نریب کے مسکرت انوراک

ویداد پُراںوں میں لاجاؤں کے لئے جتنے بیروکار کے بیگم
کرنے کو کہا گیا ہے۔ راہ نے ایک ایک کمرے پریم پر وک ان
سب بیگم کو ہزار ہا مارا گیا۔

جوانی

ہر دے نہ کچھ پھیل اُس نہ رہا نا بھوپ بیکی پر م سنجھانا
گرے جو دھرم کرم من یانی۔ ماسدلو ارپت تریپ گیانی
راجہ ٹرا کیا تو ان اور بھائی مان تھا۔ وہ ان صاحب بھگت
وان اوک کرموں کو من میں پھیل کی آسکتی نہ رکھ کر نشکا مہا واسے
کرتا تھا جو کبھی وہ من بچن کرم سے دھرم کا ریکرتا تھا۔ اُسے بھگوت
سرم کر دتا تھا۔

چڑھ برہائی بار ایک راجہ۔ مرگیا کرسپ ساج سما جا
 بندھیا چل کھنیر بن گئیو۔ مرگ تیت بہو مارت بھون
 وہ دھرم ناتا راجہ ایک دن شکار کھیلنے کا سب ساج
 سما کر ایک سند کھڑے پوسا رام بندھیا چل کے گھنے بن میں
 شکار کھیلنے کو گیا۔ اور وہاں اس نے بہت سے پوتر ہرن مارے

پھرت بین زرب دیکھ برا ہو۔ جنوین در میو سی ہی گسی را ہو
 بڑبڑا ہو نہیں سمات کہ ماہیں۔ من ہوں کرو دھن لگت ناہیں
 بن میں گھومتے ہوئے راجہ نے ایک سو کو دیکھا اسکے
 دانت ایسے بھیانک نظر آتے تھے مانو کہ چند را کو راہواں کے میں

کنجاں کی طرح غصے کو سنائی سن میں مار کر وہ راجہ تپسوی کا بھیس بنا کر اس بن میں آسا تھا۔ راجہ پرتاب بھانؤ اسی کے بچنے گیا۔
تو اس نے فوراً پہچان لیا کہ یہ پرتاب بھانؤ وہی راجہ ہے جس نے مجھے بے گھر بے در کیا ہے۔

راؤ ترکھت نہیں سوچا۔ نا۔ دیکھ سٹیش جہانی جانا
اوتر گ تیں کینہہ پرنا ما۔ پریم جتر نہ کہیو سچ نانا
پیاں کے مارے بیاکل ہونے کے کارن راجہ پرتاب بھانؤ
نے اُسے نہ پہچانا۔ سندھ میں دیکھ کر اُسے ہراسی سمجھا اور کھڑے
سے اتر کر اُسے پر نام کیا پر تو پر نام کرتے سمے جیسے کہ نام بتانے
کی ریت ہے۔ چتر راجہ نے اُسے اپنا نام نہ بتایا۔

دوہا

بھوتی ترشیت بلوکی تہیں سر روبرہ دیکھائی
مجن پان سمیت ہے کینہہ نرتی ہر شائی
راجہ کو بہت پیسا دیکھ کر اُس نے تالاب تیار کیا۔ وہاں جا کر
پرین ہو کر راجہ نے کھڑے سمیت انسان اور جل پان کیا۔

چوہائی

گئی شرم سکھ نرب بھیتو۔ رچ اشتم تاپس لے گئیو
اسن دیہہ است روی جانی۔ پئی تاپس بولینو ہرو بانی
سہاری تھکاوٹ اتو گئی۔ راجہ پرین ہو گیا۔ تب وہ تپسوی
اُسے اپنے اشتم میں لے گیا۔ سورہ اسعت ہوئے جان کر آرام کرنے
کو اُسے اسن دیا۔ اور پھر وہ تپسوی بڑی کو مل بانی سے بولا۔
کو تم کس بن پھر ہو اکیلے۔ سندھ لویا۔ جیو پر سیکے
چکر مرنی کے چھن کو روئے۔ دھیت دیا لائی اتی موروے
تم کون ہو سندھ روپ ہو کر جانی کی عمر میں جان کو پھیل پ
دھر کر بنیں اکیلے کیوں گھومتے ہو۔ لکھنوں سے تو تم چکر ورنی
راجہ جان پڑتے ہو۔ جے بھکر چھے تم پر ترس آتا ہے۔
نام پرتاب بھانؤ اہنیشا۔ تا سو سو میں سندھو منیشا
پھرت ہر پرینوں بھلائی۔ بڑے بھلاک بھیتوں بد آئی
سے سوئی ہو۔ سنئے۔ پرتاب بھانؤ نام کا ایک راجہ ہے۔ میں

اس طرح چھتا اور بھلا گتا ہوا۔ سورین کے ایسے گھنے
سنتھان میں دور جا بکلا۔ جہاں ہاتھوں اور کھوٹوں کا گذر نہ
تھا۔ اگرچہ راجہ بن لیں اکیلا تھا۔ اور اس بن میں کلش بھی
بہت تھا۔ تو بھی راجہ نے اُس لپٹو کا چھپنا نہ چھوڑا۔

کول بلوکی بھوپ بڑ دھیر۔ بھائی سیکھ گری گوہاں گھنیرا
اگم دیکھی نرب اتی پچھتائی۔ پھر ہو جہان پر ہو بھلائی
سور راجہ کو بڑا دھیر۔ وان دیکھ کر بھاگ کر بہاڑی گہری
لیٹھا۔ اس جا گھسا۔ اُس لیٹھا میں جانا کھٹن تھا۔ راجہ پچھتا یا اور
واپس لوٹ پڑا۔ لیکن اس گھنے جنک میں راستہ بھول گیا۔

دوہا

کھیر کھن کھو دھت ترکھت راجہ باجی سمیت
کھوجت بیاکل بہت ہر مل ہو کھو اچیت
بن کے کشٹ سے رکھی جلا بھنا لاجہ اپنے کھوئے سمیت
بہت بھوکا اور پیسا تھا۔ اور اس بیاکل سکتی میں اپنی کی تلاش
میں ندی تالاب کو ڈھونڈتا ڈھونڈتا اچیت سا ہو گیا۔

چوہائی

پھر سین اشتم ایک دیکھا۔ تہاں نس نرتی کبٹ منی منیشا
جاسو دیش نرب لیتہ پھر اتی۔ سہرین مچی گئیو پرانی
بن میں پھرتے پھرتے اُس نے ایک اشتم دیکھا وہاں ایک
کیتی راجہ تھی جیسا بھیس بنا سے رہتا تھا۔ جس کا پیش اسی راجہ پرتاب
بھانؤ نے پھین لیا تھا۔ اور جانی فوج کو یہ وہیں پھوڑ کر بھاگ کھڑا
ہوا تھا۔

سے پرتاب بھانؤ کر جانی۔ اپن اتی اسے اتو مانی
گیونہ گرہ من بہت لگانی۔ ملانہ راجہ نرب ابھیمانی
جیو راجہ پرتاب بھانؤ کی پرار مدد کو ابھی جان کر اہلے
کروں کو راجہ مانوہ مارے جانی اور شرمہ گی کے گھوڑ گیا ادھنی
پہچان کے کارن پرتاب بھانؤ سے میل تالاب کیا۔

اس ارادہ کی رنگ چم راجہ۔ سپن سیمی ناپس کہیں ساہا
اسو سیک گون نرب کیٹھ ساہ پرتاب رنی پھی چہنہرا

اور اس کے چرن چھو کر اپنا بھاگ سلا۔
 مٹی بولیں مرنو گرا مٹھانی۔ جان پتا یہ کھوکھوں ٹھٹھکانی
 مٹی میں منیش ست سیوک جاتی۔ ناگھ نام رنج کہہ ہو بھکانی
 پھر طالع نے بڑی کول بانی سے مٹی سے کہا کہ یہ پرکھو!
 میں آپ کو پتا جان کر یہ ٹھٹھکانی کرتا ہوں کہ آپ مجھے اپنا پتر
 اور سیوک جان کر بے ناگھ! اپنا نام دستار سے بتلائیے۔

تھی نہ جان نہ پتہ ہی ہو جانا بھوپ ہر سو کیٹ سیانا
 بیڑی بی پھتری پتی راجا جھیل بل کینہہ چھی رنج کا جانا

راجہ اس کو چانتا نہ تھا۔ اور وہ راجہ کو چانتا تھا۔ راجہ کا ہر وہ
 تو شدھ تھا۔ اور وہ کیٹ کرے میں ماہ تھا۔ ایک تو شتر۔ دوسرے
 کھشتی جاتی۔ اور تیسرے راجہ۔ وہ جھیل بل سے اپنا کام نکالنا
 جاسا تھا۔

شہجی راج سکھ دکھت رانی۔ آواں اہل اہل کی چھاتی
 سہل راج نہ پتہ کے مٹی کا نا۔ بیڑ سنہار ہر دے ہر شانہ
 وہ شتر اپنے بھوگے ہوئے راج سکھوں کو یاد کر کے
 بہت دکھی تھا۔ اس کی چھاتی آوے کی آگ کی طرح اندر ہی اندر
 چل رہی تھی۔ راجہ کے سیدھے سادھے مچن مچن کر اور اپنے دیر بھلاؤ
 کو یاد کر کے وہ مچن میں بڑا خوش تھا۔

دوہا

کیٹ بوری بانی مر دل بولیںو جگتی سمیت
 نام ہما کھکھاری اب بڑھن ہر ت نکیت

کیٹ سے بھری ہوئی کول بانی سے بڑی مٹی سمیت بولا
 اب تو ہمارا نام کھکاری ہے کیونکہ نہ تو ہمارے پاس دھن ہے اور
 نہ رہنے کے لئے گھر۔

کہہ نرپ جے بگیان بندھانا۔ تم سار کھے گلے ابھمانا
 سدا این پو رائیں ڈرائے۔ سب بڑھن کیش بنائے
 راجہ نے کہا۔ جو آپ کی طرح گیان و گیان سمپن اور ابھمان رت
 پتھل ہوتے ہیں وہ اپنے دوستوں کو سدا چھپائے رکھتے ہیں
 اور اس وجہ کے بارے کہ کہیں سنوں کا مچھیس بنائے رکھنے سے زیادہ

اس کا شتر ہی ہوں۔ یہاں اس بن میں شکار کھیتے کھیتے راستہ
 بھول گیا ہوں۔ میرے بڑے اچھے بھاگ ہیں۔ جو آپ کے چرنوں
 کے درشن میں نے پائے ہیں۔

ہم کوئی ڈر لکھ درشن نہ تھا۔ راجانت نہل کھیل ہو نہارا
 کہ مٹی تات کھیلو اندھیا۔ راجن مٹر نگر و تھہارا
 ہم جیسے گریٹوں کو آپ کا درشن ہی ڈر لکھ ہے۔ بن میں راستہ
 بھول جانے کے کارن جو مجھے دکھ ہوا ہے سو مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے
 کہ اس بہانے یہاں اگر میرا کچھ کلیان ہونے والا ہے۔ تب ہی نے
 کہا کہ ہے خدمت! اب اندھیل ہو چکا ہے اور تھہارا شہر یہاں سے مٹر
 جوجن دور ہے۔

دوہا

نشا طور گمبھیر بن پتھ نہ سوچہ سجان
 بسہوا جو اس جانی تم جائی ہو موت بہانہ

ہے سجان! راترمی اندھیری ہے۔ بن گھنا ہے۔ راستہ
 نہیں ہے ایسا سمجھ کر رات یہاں ہی ٹھہرنا اور سویرا ہوتے ہی
 چلے جانا۔

تلسی جس کھو تو تیتا تیسری ملے سہائے
 آہیو کوئی نا ہی پہرینا ہی تھاں لے جانی

تلسی اس جی کہتے ہیں کہ جیسی بھاوی (ہو نہاں)
 ہوتی ہے ویسی ہی سہاں مل جاتی ہے (دھنات ویسا ہی فانا)
 ورن مل جاتا ہے (یا تو بھاوی آپ ہی اس پش کے پاس ہوتی
 ہے یا اسے وہاں لے جاتی ہے۔

چوپائی

بھلے ہیں ناگھ ایسوں شہریشا۔ بانا ہی ترک ترو پٹھ ہیشا
 نرپ بڑھن کھانتی پرستھیںو تہا ہی چرن بند کی رنج بھائیہ سہا ہی
 بہت اچھا ہمارا راج! ایسا کہہ کر اس کی اگیا سہا تھے
 پر کہہ کر راجہ نے گھوڑے کو درخت کے ساتھ باندھ دیا اور آپ بٹ
 گیا۔ راجہ نے تیسویں کی انیکہ سہاں پر شہریشا (تولیف) کی

مان سنان ہو جائے سے کہیں وہ کلیان مارگ سے پتت نہ ہو
جائیں آپ کی طرح بھیس (بڑبھیس) بنا کر رکھتے ہیں اور اس میں

ہی اپنا کلیان مانتے ہیں۔
تہی تے کہیں سنت شری تری کے پریم اپن پر یہ ہری کیرے
تمہہ سم او من بھکاری ایہا۔ ہوت پر کی شوی سندھیا
اس لئے تو سادھو جاتا اندو وید ڈنکے کی چوٹ سے کہتے
ہیں کہ جو پریش ابھکا دھتا اور مان سے رہت ہوں۔ وہ ہی بھگوان
کو پیارے ہوتے ہیں۔ تہا دے جسے نرہن بھکاری اور بے گھر
پرشوں کو بھیکر برہما اور شوی کہ بھی سندھیا ہو جاتا ہے اہات
وہ بھی پچان کرنے میں دھوکا کھا مانتے ہیں کہ یہ کوئی سنت ہے یا
بھکاری۔

جوسی سوسی تو چرن نرما می۔ مو پر کر یا کیے اب سوامی
ہرچ پریتی بھوتی کے دیکھی۔ آئیویشے لیشا اس بشیکھی
سب پرکار راہی اپنائی۔ بولینوا دھاک سیہہ جانی
سنوئی بھاؤ کہوں ہی پالا۔ ایرہاں بہت بیتے بہو کالا
آپ جو کوئی بھی ہوں میں تو آپ کے چروں میں سادھن سکار
کرتا ہوں۔ ہے سوامی آپ مجھ پر کر یا کریں اپنے اوپر راہ کی بھاؤک
پریتی کو دیکھ کر اور بھی دیکھ کر کہ اس کو جھیرا دھاک و شو اس ہو گیا
ہے سب پرکار سے راہ کو اپنے آدھیں جانکر ریشی ماتر پڑا پریم دھلا
کر وہ کئی تیسوی بولا۔ ہے راہن ہنویں آپ سے سچ کہتا ہوں
مجھے یہاں رہتے ہوئے بہت کال دینیت ہو گیا ہے۔

دوہا

اب لگ موہ نہ یلٹو کوؤ میں نہ جتاؤں کاہو

لوک مائتا ایل سم کرتپ کا ن لاہو

اب تک مجھے رتو کوئی ملا ہے اور نہ ہی میں نے اپنے آپ کو
کسی پر ظاہر کیا ہے۔ کیونکہ جیسے اگنی بن کو بھسم کر دیتی ہے ویسے
ہی لوک میں مان پر تشٹھا تیسوی کے تپ کو بھنگ کر کے اس
کا ناش کر دیتی ہے۔

سور شھا

تکسی دیکھی شیشو کھو نہیں موڑ نہ پتر تر

سندر کی کہوتہ بیگن چن سداہا سم آٹن اہی
تکسی داس کی کہتے ہیں۔ کہ سندر بھیس دیکھ کر اہلی سروپ کو
جو کھنے میں چتر پریش بھی نہ ہو کا کھا مانتے ہیں۔ پھر موڑوں کی نوبات
ہی کیا۔ موڑ کو دیکھو اس کی شکل کیسی سندر ہے۔ اس کے کپن کیسے
امرت کے سمان میٹھے ہیں لیکن وہ کھانا سناپ ہے۔

تائیں گیت رہیوں جاگہاں ہیں۔ ہری تک کم اپنی یروجن ناہیں
پرچو جانت سب ہیں ہی جانیں کہہ ہو کوں سبھی لوک چھائیں
وہ کیتی تیسوی بولا۔ اس لئے ہی میں سنا دیر چھپ کر رہا ہوں
بھگوان کے سوائے مجھے اور کسی سے کوئی مطلب نہیں ہے۔
اتر پامی بھگوان تو بنا کچھ بتائے یا پرگٹ کہے ہی اندر پار کی سب
کچھ جانتے ہیں پھر سنا رکے لوگوں کو دھلتے میں کو کسی بندھی
رہی ہے۔

تم چ شمشہر شمشہر پریم پریم موریں۔ پرتی پرتی مویں پر تو میں
اب جومات دراووں تو ہی۔ دراوون روش کھنی اتی موی

تم پوتر اور سادھنک بدھی دالے پریش ہو اس لئے مجھے تم پر
لگتے ہو۔ اور نہیں بھی جھو پریم اور شہر دھا ہے اس لئے اے
تات! اگر میں آپ سے کچھ چھپاتا ہوں۔ تو مجھے بہت ہی بھاری
پاپ لگے گا۔

چم چم چم چم ادا سب۔ تم تم تر بھی آتیج پدساو سا
دیکھا سو نہیں کریم من بانی۔ تب بولا تائیں بگ دھبانی
جی ہوں کئی مئی دیکھ بھاؤ کی تائیں کرتا تھا توں توں اس پر
راہی کا شو اس پڑھتا جاتا تھا جب اس نے من کپن کریم سے وام کو پنے
میں جانا تب بگ دھکت مئی بولا۔

نام ہمارا ایک تنو بھتائی سنی نرپ بولینو یعنی سرو نانی
کہو نام کر اوتھ بھگانی۔ مویں سیوک لی آین جانی
سے بھائی! میرا نام ایک تنو ہے۔ میں کو ایک بار پھر
دناوت کر کے رام نے کہا کہ مجھے اپنا سجا سیوک جان کر مجھے اپنے
نام کا رتھ کھول کر کہئے۔

آوی نہرئی آوی نہرئی تبت اشتی بکے سوری

موت اور سب دکھوں سے ریت جو جائے اور بدھ میں مجھے
کوئی نہ جیت سکے۔ اور میرا راج سوکھ تک بے کھٹکے بنارہے۔

جو پائی

کہہ تائیں نہ ایسی ہوؤ۔ کارن ایک کٹھن سنو سوؤ
کالیو جیتے پد نا بھی سبسا۔ ایک پیر گل چھاڑی جھسیا
تیسوی نے کہا۔ ہے راجن! ایسا ہی ہوگا۔ برا ایک مشکل
ہے سو بھی سن لو۔ ہے پرتھوی کے سوا ہی ایک برہمن نشن

کو چھوڑ کر کال بھی تیرے برہمنوں پر سب سے چھکا کرے گا۔
تب بل پیر سدا برہمن آرا۔ تیرے کو پیا نہ کوؤ لکھو ارا
جوں پیر نہ پیر کسی کہہ مو لکھو ارا۔ تو تیرے لیس پدی لکھو پیدیا
تب کے بل سے برہمن سدا برہمن چلے آئے ہیں۔ ان کے
کرودھ سے کوئی بچا نہیں سکتا ہے۔ اگر تم برہمنوں کو اپنے وش
میں کر لو تو پھر برہمن وشنو ہمیشہ سدا کے دینا تمہارے وش میں
جو جائیں گے۔

چل نہ برہمن کل سن برہمن آئی۔ ستیہ کہوں اور چھو اٹھائی
پیر نہ پیر اپو سنو جی پالا۔ تو رناں نہیں کوئے نہ ہوں کالا
برہمنوں کے وش کے آگے کسی کا کوئی زور نہیں چلتا۔
میں وشنو ہاتھ اٹھا کر یہ حق کہتا ہوں۔ برہمن کے شباب (بدعا)
کے پنا تیرا ناں کسی بھی کال نہ ہوگا۔

نیشیو لاؤ دیکھ سننی تاسو۔ ناٹھ نہ ہوئی موراپ ناسو
تو پیر سدا برہمنو کہہ پاندھا نا۔ جو کہوں سب کال کلیانا
اس کے جین میں کر راج پرا پرت ہوا۔ اور کہنے لگا کہ ہے ناٹھ!
اب میرا ناں نہیں جوگا۔ سچ کہنا نہاں! آپ کی کرپا سے ہر کال
میں میرا لیان ہی ہوگا۔

دو صا

ایو مستو کی کپٹ منی پولا کٹل پورہی
ملب ہمارا اٹھلا سنج کہہ پوتا ہم ہی نہ کھواری

ایسا ہی ہوگا کہہ کر کٹی منی پھر لولا۔ ہم پیرے ملنے اور اپنے
ناستہ بھول جانے کی بات کسی سے نہ کہنا۔ اگر کہہ دو گے تو کھانا لاؤ
میرا اس میں کوئی دشمن نہیں۔

جو پائی

تائیں میں تو ہی برہمنوں راجا۔ کہیں کھتا تو پیرم اکا جا
چھٹیں شرن پیرت کہانی۔ تاسا ہمارا ستیہ ص بانہ
ہے راجن! میں تمہیں اس ملے ہی منع کرتا ہوں کہ اس
بھید کو دوسروں پر نہ ظاہر کرنا۔ اگر یہ بات کسی دوسرے کو بتا دو گے
تو بڑی بھاری ہانی ہوگی۔ چھٹے کان میں یہ بات پڑے ہی تمہارا اس
ہو جائے گا۔ اسے بالکل سچ سمجھنا

یہ برکٹیں اٹھوا دو ج سترایا۔ ناس تو سنو کھاؤ نہ تیرا
ان اپاے نہ رجن تو ناپا ہیں۔ چل ہری ہر کوپ ہیں نما ہیں
ہے پرتاپ کھاؤ سنو! یا تو اس بھید کو دوسروں پر کھول
دینے سے اور یا برہمنوں کے شباب سے ہی تمہارا ناں بچا جائے
وشنو اور شکر بھی من میں کرودھ کریں۔ تمہارا ناں نہیں ہوگا۔

ان کے سوا اے تمہارے ناں کا اور کوئی اُپا ہے نہیں ہے۔
ستیہ ناٹھ پیری تیرپ کھا شیا۔ دو ج کر کوپ کہہ مو کو راٹھا
رکھی کر جوں کوپ بدھا تا۔ کر برودھ پیری کو تو جاک تراتا
راج نے منی کے جین پیر کر کہا۔ ہے ناٹھ! یہ آپ نے سچ
کہا ہے۔ برہمن اور کرودھ کے کرودھ سے کوئی بھی رکشا کرنے والا
نہیں ہے۔ اگر برہمن کسی برہمن کو کرودھ کریں تو کرودھ رکشا کر سکتے ہیں۔
لیکن کرودھ کے کرودھ کرنے پر ہمت میں بھی کوئی بچا نہ والا نہیں
ہے۔

چل نہ چلب ہم کہہ تمہاریں۔ ہوؤ ناس نہیں سوچتا ہماریں
ایک ہی در دریت من موراپ پیر پیر پیر پیر اپی کھو را
اگر میں آپ کی آگیا اوسار نہ چلوں تو بے شک میرا ناں ہو
جائے مجھے اس کی ذرا بھی ہمتا نہیں۔ ہے پیر پیر! میں تو اس ایک
ڈر کے مارے ڈر رہا ہوں کہ برہمنوں کا شباب پیرا گھور ہوتا ہے۔

دو صا

ہوئی پیر میں کون پیرگی کہہ پیر کر یا کری سوؤ
تمہی جی دین دیال رنج پیرتو نہ دیکھوں کوؤ!
وہ برہمن کسی اُپا سے وش میں ہو سکتے ہیں۔ کہہ کر کے
آپ وہ اُپا ہے کہنے۔ ہے دین دیال! آپ کو چھوڑ کریں کسی اند کو
اپنا پیشی (بھلائی) پناہنے والا نہیں دیکھا۔

چو پانی

سنو پر سپدھ جتنی جگہ مائیں گشت سادھ جتنی مریں کرنا ہیں
 ادا ای ایک اتنی سکھ آ پانی - تہاں نیتو ایک گشت اتنی
 ہے راجن! سنو جہنوں گوش میں کرتے کیسے سنسار میں
 بہت سے آپاٹے ہیں - اور وہ سارے بڑی گھٹنا سے کئے جاتے ہیں
 کرنے پر بھی کار بہ سادھ جویا نہ ہو - اس کی کوئی کار نہی نہیں - اس ایک
 آپاٹے بہت ہی آسان ہے - لیکن اُس میں بھی ایک مشکلی ہے -

تھم ادھیں جگتی نرپ سوئی مورھا اب تو نگر نہ ہوئی
 ایو لگیں ارجیب تیں جلیوں - کاہو کے گرہم گرام نہ کیوں
 ہے راجن! وہ آپاٹے میرے وش میں ہے لیکن برہانا تھار
 نکوس جو نہیں سکتا - جب سے میں پیدا ہوا ہوں آج تک کسی کے گھرا
 نکوس نہیں گیا -

جوں زھاؤں تب ہوئی اراک جو - بنا آئی اس منجس آ جو
 سنی نہیں ولینو مر دو بانی - ناقدہ نگم اسی نیتی پھانی
 بڑے سینہ لکھو نہ پر کرہیں - گری راج سرتی سدا ترن دہر میں
 جلدی اگا دھ موئی بہر پھیتو سنست دھرتی دہرت سہر دینو
 اگر میں نہ جاؤں تو تھاری بڑی ہانی ہوتی ہے - اگھات تھارا
 کام بگڑتا ہے - اس لئے بڑا آئیس (مہر بے میل بات) اُن بڑا ہے -
 راجہ میں کر رہی کوں بانی سے بولا کہ ہے ناقدہ! ویدوں میں اسی نیتی
 کہی ہے کہ لوگ اپنے سے بھونٹیں برہم کرتے آئے ہیں - پر بہت اپنی
 چوٹیوں پر سدا ہی گھاس کو اٹھائے رکھتے ہیں - اگا دھ سمندر اپنی
 سطح پر سدا ہی بلبلوں کو دھان کے رکھتا ہے - اور دہرتی سطح ہی
 دھول اپنے سر پر اٹھائے رکھتی ہے -

دوہا

اس کی گئے نرپس پد سو آجی ہو ہو کر پال
 موی لانی دکھ سہے پر بھو سجن دین دیال

ایسا کہہ کر راجہ نے چرن پڑ لئے - اور کہا کہ ہے سو آجی! اگر پیا
 کیجئے - ہے پر بھو! آپ بڑے تھیں پرش میں اور دین رکھیوں پر دیا
 کرنے والے ہیں - آپ میرے لئے اتنا کشت ضرور کریں کیجئے -

چو پانی

جلنے نرپ ہی آہن آدھنیا - لولا ناپس کیٹ پر ملیا
 ستیہ کیوں ٹھوٹتی سٹو تو ہی - جگہ نامہں کر لکھ کھو موئی
 اس پر کالہ راجہ کو وش میں آیا ہوا جان کر کیٹ کرتے میں پورا کٹل
 تپتوی بولا - ہے راجن! سنو میں تھیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس سنسار
 میں میرے لئے کچھ بھی بڑھ نہیں ہے -

اوی کاج میں کرہیوں تورا - من تن کچن پھگت تیں مورا
 جوگ جگتی تب منتر پھیاؤ - پھیلی تب میں جب کرے دراؤ
 تو من کچن کرم سے میرا جگت ہے - اس لئے میں تیرا کام ضرور
 کروں گا پر لوگ جگتی منتر کا پر پھیاؤ تھی پھیل دیتا ہے جب پھیا کرے
 جائیں -

جوں نرپس میں کرہوں رسوئی تہہ پر سٹو موئی جان نہ کوئی
 ات سو جوتی جوتی کھوچن کرئی - سوئی سوئی تو آلبینو الو سرتی
 ہے راجن! میں تھارے گھر مار کر رسوئی نیا کرؤں اور تم اپنے
 ہاتھوں سے اُس کو پر سو جھے کوئی جانے نہ پاوے تب جو اُس آن
 کو کھائے گا - وہ تھارے وش میں ہو جائے گا -

مینی تہہ کے گرہم جہو میں جوؤ - تو لیں ہوئی بھو پھنو سوؤ
 جانی آپاٹے جہو نرپ ایہو - سنست بھری سنکپ کرہو
 ہے راجن! اتنا ہی نہیں - بلکہ اُن بھونٹ کرے والوں کے گھر
 بھی جو جو بھونٹ کرے گا وہ سب آپ کے وش میں ہو جائیں گے -
 ہے راجن! سنو جا کر یہ آپاٹے کرو - اور سال بھر بھونٹ کھلانے کا
 سنکپ کرو -

دوہا

رت تو تن دو ج سہس ست بہر بہت پر لوار
 میں تھرے سنکپ لگی نہیں کر بی جیو نار

رت تے ایک لاکھ برہمنوں کو اُن کے پر لوار سمیت منترن
 کرنا میں تھارے سنکپ کے اوسار ایک برس تک ہر روز بھونٹنا
 تیار کر دیا کروں گا -

چو پانی

سین کینہ نہ پائیں مانی۔ اس جانی بیٹھ چھل گپانی
شہرت بھوپ ندرانی آئی۔ سو کچھ سو سو سوچ اودھیکانی
اُس کی آگیا پاکر راجہ آرام کرنے کے لئے لیٹ گیا اور وہ
کپڑی گپانی اس پر بٹھا۔ کچھ سے لاکھ کوڑھ بند لگی۔ پردہ کپڑی
کیسے سوتا۔ اسے سوچ کے مارے نیند کہاں۔

کال کیتو سنی پیر نہاں آوا۔ جیہیں سو کر ہوئی نرپ ہی بھلاوا
پر م متیر تائیں نرپ کیرا۔ جانی سواتی نرپ گھنیرا
اتنے میں کال کیتو نامی راکشس وہاں آیا۔ جس نے سو رہی کر
راجہ کو بھلایا تھا۔ وہ اس تپسوی راجہ کا بڑا متیر تھا۔ اور کپڑے کرنے میں
بڑا کشل تھا۔

تیر ہی کے ست ستار دس بھائی کھل اتی آجے دیو دکھائی
پر تم میں بھوپ سب مارے۔ پر سنت پیر بھی دکھارے
اس کے سو پتر اور دس بھائی تھے۔ جو بڑے دشت کسی سے
نہ جیتے جالے والے اور دیوتاؤں کو دکھ دینے والے تھے۔ پر مہنوں،
سنتوں، دیوتاؤں کو دکھی دیکھ کر راجہ پر تپا پھانوں نے ان سب کو دکھ
میں پہلے ہی مار ڈالا تھا۔

تینیں کھل یا چھل پیر سنہاوا۔ تائیں نرپ ملی متیر سچا را
جیہیں دیو چھ سوئی نہ پائے بھاوی پس نہ جان کچھ را و
اس دشت نے پھیلے دیر کو یاد کیا۔ اور تپسوی سے مل کر صلح
مشورہ کیا۔ جس پر کار دیری راجہ بھانوا کا ناش ہو وہی ڈھنگ بنایا
بھاوی کے دس ہونے کے کارن راجہ پر تپا بھانوا کچھ نہ سمجھ سکا۔

دوہا

و نتیجی اکیل اپنی لکھ کر پ گئے نہ تا ہو
اجہوں دیت نہ کہ بی کسی ہی سر او سبشت را ہو
تپسوی دشمن اگر اکیلا بھی ہو تو بھی اسے چھوٹا اور حق نہیں
سمجھنا چاہئے۔ دیکھو آج تک بھی چند رما اور سور یہ کورا ہو دکھ دیتا ہے۔
جس کا صرف ایک سری پچا تھا۔

دکھی بدھی بھوپ کشت اتی بھویر پیر سکل پیر لیس تو رہیں
کر تپسویں پیر ہوم مکر سیدوا۔ تپسویں پیر سکل پیر لیس دیوا
ہے راجاں اس طرح کرنے سے کھوڑے ہی کشت سے
سوارے ہرمن ویش نیرے دس میں ہو جائیں گے۔ ہرمن ہون گیکھا
سیوا پوجا کریں گے۔ تو اس تہندہ سے سب دیوتا بھی سچ ہی میں
تہہ رے دس میں ہو جائیں گے۔

اور ایک تو ہی کہوں لکھاؤ۔ میں اب نہیں بنیں نہ آؤں کاؤ
تھرے پیر دہت کہوں راجا۔ پیری آئیں کری سچ مایا
میں اپنے آپ کو چھائے رکھنے کے کارن ایک پوجیاں
تپسویں اور جتا ہوں کہ میں اس بھیس میں تمہارے گھر نہیں آؤں سکا۔
ہے راجاں میں اپنی مایا سے تمہارے راج پر دہت کو ہر لاؤں گا۔

تپ بل تپ ہی کری آؤ سمانا۔ دکھوں ایساں پر وانا
میں دھری تاسو بٹیش ستوراجا۔ سب پیری تو رسقوارب کا عیا
اپنے تپ کی شکتی سے میں اسے اپنے سمان بنا کر ایک برس
تک یہاں رکھوں گا اور میں اس کا روپ بنا کر سب پر کار سے تمہارا
کام بناؤں گا۔

دوہا

میں آؤں سوئی بٹیشو دھری پیری تپو تپ ہی
جب ایکانت بلالائی سب کھانساؤں تو ہی
میں تمہارے راج پر دہت کا بھیس بنا کر آؤں گا۔ اور جب
ایکانت میں تم کو بلا کر یہاں کی سب بات چیت سناؤں گا تپ تم
مجھے پوجیاں لینا۔

چوہائی

سویرا ہونے سے چلے ہی جاگا اور اپنے گھر کو دیکھ کر اسے بڑا ہی
اشچیرج ہوا۔

مٹی نہا من ہوں انو مانی۔ اٹھو گویا میں جہیں جہاں نہ رانی
کان گیسو ہاجی پڑھی نہی۔ پیر نہ رانی نہ جانیو کے مای
اپنے من میں مٹی کی ہما کا انو مان کر کے چپکے سے اٹھا کر رانی کو
پتہ نہ مل جائے گھوڑے پر چڑھ کر جنگل کو چلا گیا۔ نگر کے کسی اہتری پتہ
کو اس بات کا پتہ نہ لگا۔

لیکن جہاں جگ بھوتی آوا۔ گھگھ اٹسو بان بدھا وا
اپروہت ہی دیکھ جب دا جا۔ جکت بلوک سمر سوئی کا جا
دیوہریت جاتے پر راجہ نگر آیا تو گھر میں آسو ہونے لگے۔

اور آتند کی بدھا لی بجھنے لگی۔ جب راجہ نے پروہت کو دیکھا تو اپنے
کام کو یاد کر کے آٹھریہ جکت ہو کر اسے دیکھنے لگا۔

جگ سم نہرپ ہی گئے دن تینی۔ کپٹی مٹی پدہ متی لینی
سمے جانی اپروہت آوا۔ نہرپ ہی مٹے سب ہی سمجھا وا
یہ تین دن راجہ کو یگ کے سماں گذرے کپٹی مٹی کے چروں
میں ہی اس کی بڑھی لگی رہی۔ جکت سماں جان کر پروہت کا روپ
بنائے وہ راکشش آیا۔ اور راجہ کو ایکانت میں لے جا کر سب گیت
کھٹھا سمجھا دی۔

دوہا

نہرپ ہرینو بیجانی گرو بھرم لب مانہ جیت
برے ثروت ست سہس برہم کیتھ سمیت

راجہ اپنے گرو کو بیچان کر بڑا پرستار ہوا بھرم کے کار نامے
بیچان ہی نہ رہی۔ کہ یہ تپسوی ہے یا کال کیتھ راکشش فوراً
ایک لاکھ برہمنوں کو ان کے بری وار سمیت نمتہ ن دے یا

چوپائی

اپروہت جیو ناربتانی۔ جھس ماری بڑھی جی شرتی گائی
مایا مے جھیں کینہہ رسوئی۔ تین ہو گئی سکئی نہ کوئی
جیسا ویدوں میں وزن ہے اس کے اوسا چرس اور چار پرکار کے جھیں
اس پروہت نے تیار کئے اس نے اپنی مائشکتی سے رسوئی ٹیل کی۔ بھانت بھانت
کے اتنے وینجن بنا کے کوئی گن ہی نہ سکتا تھا۔

چوپائی

تا پس نہرپ رنج نسکھی نہاری۔ ہرشی بلینو اٹھی بھینو سیکھاری
نہرپ ہی سب کھٹھا اٹھائی۔ جاتو دھان بولاس کھدائی
تپسوی راجہ اپنے پتہ کو آیا ہوا دیکھ کر بہت آندہ ہو کر اٹھا۔ اس
سے لا اور پتہ ہو گیا مگر سب کھٹھا کہ سنائی۔ کال کیتھ پتہ نہ ہو کر بولا۔
اب سادھینوں ریو سنہو زلیسا۔ جو تہہ کینہہ موز اپد سا
پرری ہری سوچ رہہ کو تہہ سوئی۔ عخواوشدہ سادھی بھئی کھوئی
سے راجہ کو میرے کہنے کے اوسا رتھ نے سب کا کر لیا
جے اب شمن کو میں جھس مال ہی لوں گا۔ سب جنتا دور کرو۔ اور جا کر
سو رہو۔ بدھا تانے بنا وہائی کے ہی بیماری کو دور کر دیا ہے۔
کل سمیت ریو مول بہائی۔ جھیں دوس پپ پی آئی
تا پس نہرپ ہی بہت پرتوشی۔ جلا جا کپٹی اتی زوشی
شمن کو اس کے پروہت سمیت جو مول سے ناش کر کے چھتے
دن میں تم سے آبلوں کا اس پرکار تپسوی کو سنتشت کر کے وہ ہا
کپٹی راکشش کرو دھ سے جل جھن کر دیاں سے چل دیا۔

بھا نوہر تاب ہی باجی سمیتا ہینچا لکھی جھن ما جھنکیتا
نہرپ ہی نارنی جھیں سین کرانی پیتھ۔ گر تہہ بانہ جھیں باجی بنائی
اد بھا نوہر تاب کو اس کے گھوڑے سمیت جھن بھرس اٹھ
کے گھڑ پچا دیا۔ راجہ کو رانی کے پاس لاکر گھوڑے کو اچھی طرح سے
گھڑ رٹھالائیں بانہ دیا۔

دوہا

راجا کے اُپر وہت ہی ہری لے گیسو ہوری
لے راکھی گری کھوہ مول بایاں کی مٹی ہوری

پھر وہ راکشش راجہ کے پروہت کو اٹھا لے گیا۔ اور اسے
پہاڑ کی کھوہ میں لا رکھا۔ اور اپنی راکششی مایا سے اس کی بدھی کو بھرم
میں ڈال دیا۔

چوپائی

اکیو بری اپروہت رو پا۔ بریو جانی تہی سچ انو یا
اکیو نہرپ ان جھیں بہانا۔ بھئی بھون اتی اچر جو ماتا
آپ پروہت کا روپ بنا کر اس کی سند سچ پر جاسو یا۔ راجہ

سنتیت مہجیہ ناس تہہ ہوؤ جل ناتہ نہر ہی کل کوڈ
نہر ہی کل اتی نہر اسہ جھے ہوری برکرا اہ کا
ایک سال کے اندہ اندہ نہر ناس ہوگا تہر ہی کل میں کوئی پانی
دینے والا نہ رہے گا۔ راجہ شراب شکر جھے جھیت ہوکر مہیال ہو گیا۔
پھر سند آکاش بانی ہوئی۔

چہرہ سدا اکاشی بانی ہوئی۔
 میرے ہر شراب کیاری نہ دینہا۔ نہیں اپرا دھ کھو پ کچھ لینہا
 چکرے تیرے سبب تنہی پنہ بانی۔ کھو پ گئیو اتھاں کھو پین لکھانی
 کہ جے بہنوں اتھ لے کچھ دھار کئے بنا ہی شاپ دے دیا۔ راہ
 لے کچھ ہی اپرا دھ نہیں کیا اسی اکاش بانی سن کر سب بہنیں چپکے
 ہو گئے اور راہ باورچی خانہ میں گیا۔

تہاں نہ آن نہیں تیرے پاس۔ پھر تولاؤ من سوچ آیا را
سب پر سنگ ہی مگر نہ شنائی۔ ترست پر مچاؤنی اکھاٹی
وہاں نہ بھونکتھا۔ اور نہ رسوئی پر و ہست تھا۔ راہ من میں بہت
ہی سوچ کرتا ہوا وہاں سے لوٹا۔ بزموں کو ساری گیتا کہ سنائی بہت
ہی جیسے بھیت اور بالکل ہو کر راہ دہرتی پر گر گیا۔

دوسرا

جھوٹی کھاوی مٹی نہیں جی پی نہ دوش نور
کیہ نہیں ایتھا ہوئی نہیں بہر شرابی گھور

ہے راجن: بھائی مٹی تھیں۔ اگر چہ تھوڑا کچھ بھی دوش نہیں
ہے لیکن برہمنوں کا شاپ بڑا بھیا نکاس ہوتا ہے۔ یہ بھو مان نہیں سکتا
یو مان

اس کی سبھی دیو سدا چلے گئے۔ سما جا رہا ہو گئے۔ یا سے
سوچیں روشن دیو ہی دیہیں۔ برحیث منس کا گئے تھے یہیں
ایسا کہ کر برمن سب چلے گئے۔ نگر واسیوں نے یہ سارا
سما جا رہا تھا تب تو سب میں میں سوچ کر تے ہوئے بھاتا کو روشن لینے
گئے۔ کہ جس نے منس بننے کی یوگیتا واسے کو گوا بنا دیا۔ ارضیات
پنیر کر می راہ کو دیا بنا لینے کی بجائے راکشس بنا دیا۔

اگر دوست ہی بھون پہنچائی - اترتے ہیں یہی گھبر جتنائی
تیرے کھل وہاں نہال تیرے پٹھائے - سچے سچے ہیں یہی سب ہائے

[illegible]

روضا

بولے پیر سکوپ تپ نہیں کچھ کہیںہہ بچار
جانی نساجیر ہو ٹوڑیہ موٹوہ سہنت پیر لوار

تب تو ہمیں غصے سے لال پیسے سوکر اُٹھے اور میں کچھ کھجی
وچار نہ کرنے ہوئے راجہ کو شاپ دیا۔ کہ سب سے موثرہ راجہ! تو اپنے
بیروار کیمت و شہت راکشس ہووا۔

جویائی

چھتر بڑھوئیں ہیر بلانی گھائے لئے سہرت سہو دانی
ایشور را کھا دہر ہیرا جیہی نہیں سمیت ہیر لیا را
ہے نہشت لکتر! تو نے یہ نہیں کوئی اگر سر لیا سمیت
ان کا نہشت کرنا چاہا تھا۔ ایشور نے ہمارے دہرہ کی رکشا کی ہے
اے سورھ۔ سر کا ناش کرنے کی آشتا کرتا ہوا تو اپنے پر لیا سمیت
نہشت ہو گیا۔

پروست کو اس کے گھر پہنچا کر اس کے گھر سے تیسویں کو سارا
 حال جا کر بتایا اس نے کہاں تھاں پتہ بھیجے اور راجہ پرتاب بھانڈو کے
 سب دہری راجہ اپنی سیٹھا بھانڈو کے ساتھ آئے۔
 گھر پر نہ نگر لسان بھانڈو کے پیچھے بھانڈو نہت ہوئی لڑائی
 جو کچھ کھٹ کر کرئی کرنی رہی نہت ہوئی پرتاب دہری
 نڈا سے بجا کر شہر کو گھر لیا بہت پرکاشی نہت برتی لڑائی
 ہوئی۔ راجہ پرتاب بھانڈو کے دوسرے پودھا اپنا اپنا پرکرم دکھا کر
 شہر میں موت مری۔ اور خود راجہ جی اپنے بھائی سمیت
 شہر میں مارا گیا۔

سینہ کینٹو کئی کوئے نہیں بانجھا۔ یہ شہر اپ گم ہوئی اسانچا
 رچو جتی سب پرکرم لسان بھانڈو کے پیچھے بھانڈو نہت ہوئی لڑائی
 سینہ کینٹو کے دیش میں کوئی نہ بچا۔ بہنوں کا شاپ کیا کچھ بھیجا
 بدست ہے۔ دشمن اپنا پرتاب بھانڈو کو چیت کر اس کے گھر کو گھر سے لسا کر
 اور دے گا نہ بچا تے ہوئے شہر میں پائے ہوئے اگر من کر لے والے راجہ
 لوگ اپنی اپنی سیدنا سمیت اپنے گھر کو چل دیئے۔

دوہا

بھر دواج سنو جی جی جب ہوئی بدھاتا نام
 دھوری مہر وسم جنک گم تا ہی سیال سم دام

گیہ وکاجی کہتے ہیں۔ یہ بھر دواج سنو! جب بدھاتا نام
 کے پرتیبوں ہو جاتے ہیں۔ تو اس کے دھول کس کس دل سے دے
 بھاری سمر و پرت کے سمان اور قیاسم راج کے سمان اور رتی
 پھنکار تے ہوئے کاٹ کھانے والے سانپ کے سمان ہو جاتی ہے

چوپائی

کال پانی مٹی سنو سوئی راجا۔ سینہ کینٹو لسانچہ سمایا
 بس مہر نامی بس بھنڈا۔ راون نام پیر پری پست ر
 ہے مٹی سنو! وہ راجہ کچھ سماں پا کر اپنے پیر وادھیت لاش ہوا
 اس کے دس سر تھے اور میں بھائی نہیں۔ وہ بہت ہی بھاری جہا پر
 پودھا تھا۔ اور نام اہل کاراون تھا۔

بھوپ راجہ اری مردن ناما۔ بھنڈو سنو کینٹو کرن بل دھاما
 پتھو جو راجہ مہر رچی جب اسو بھنڈو پرتاب بھانڈو کے ساتھ آئے۔

اری مردن نامی جہا کا بھوٹا بھائی تھا۔ وہ بلوان کینٹو کرن ہوا
 اور جو راجہ کا بہر مچی نامی منتری تھا۔ وہ راون کا سو بیلا بھوٹا بھائی
 ہوا۔
 نام بھنڈو جی جی جاک جاتا۔ وشنو بھگت بھانڈو نہت ہوا
 رہے جے شہر سے کوئی نہ بچے۔ بھنڈو لسانچہ کینٹو کے
 راون کے اس سو بیلا بھائی کا نام بھنڈو جی تھا۔ جو کہ
 وشنو بھگت اور گیان کا بھنڈو رہوئے کے کارن بھگت میں رہی
 ہے۔ اور جو راجہ کے بیٹے اور سیوک تھے۔ وہ سب ہی گھر مہاراش

ہوئے کام روپ کھل جنس اینکا گیل بھنڈو بگت بیک
 کپاوت پھنک سب پانی۔ برتی نہ جانی لیسو پری تانی
 وہ سب کے سب کام روپ (جیسا ہی من میں چاہے
 پیرا روپ بنا لینے جی کس) رشت کس۔ بھنڈو گیان دھار
 رشت موڑو۔ نہت ہوئی۔ پانی۔ اشیا چاری بھانڈو نہت جانی
 کے اتنے گھر جہا ہنڈو رے راکش ہوئے۔ کہین کے اشیا چاروں کا
 وشنو پرتاب بھانڈو نے انیک پرکاری پڑی ہی تھیں
 تیساریں۔ جیسے دھنڈو پرتاب جی ان کے پاس گئے۔

کے بھنڈو پرتاب جی کپاوت پرتاب
 تھیں مگیو بھگت پرتاب اہل انورا گرو

بھنڈو پرتاب جی بھنڈو کے پاس گئے اور کہا کہ ہے پرتاب درانگو
 تپ بھنڈو نے بھنڈو کے پرتاب جی میں شہر پریم ہو، ایسا
 ورون مانگ لیا۔

چوپائی

تہہ ہی دی بریم سہدھائے۔ بہرشت تے اپنے گریہ آئے
 مٹی سنو! مٹی سنو! مٹی سنو! مٹی سنو! مٹی سنو! مٹی سنو!
 سوئی مٹی سنو! مٹی سنو! مٹی سنو! مٹی سنو! مٹی سنو!
 بہرشت بھنڈو مٹی سنو! مٹی سنو! مٹی سنو! مٹی سنو! مٹی سنو!
 ان کو ورون نے کہہ دیا کہ چلے گئے۔ وہ مٹی سنو! مٹی سنو!
 ہو کر اپنے گھر آئے۔ مٹی سنو! مٹی سنو! مٹی سنو! مٹی سنو! مٹی سنو!
 منتری ورن کینٹو۔ مٹی سنو! مٹی سنو! مٹی سنو! مٹی سنو! مٹی سنو!

رہتے تھے۔ اُن کو دیوتاؤں نے یدھ میں مار دیا تھا۔ اب ہاں
اندر کی پیر میں سے کبیر کے ایک کروڑ رکھشاک بیش لوگ وہاں رہ رہے

وہ سیکھ کر کہتوں کہ پری سی پائی۔ سین باجی گریہ گھیرے سے صابی
 پکھی کھٹ کھٹ بھٹ بڑی کٹکائی۔ چھپ چھپو تے گئے پرانی!
 راون نے اس پری کی خبر کہیں سے سنی۔ اُس نے سینہ سمجاکر
 قلعہ کو گھیر لیا۔ بڑے بڑے بھاری بوزھا اور سینا کو دیکھ کر بائیں لوگ اپنے
 بران بچا کر وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے۔

پھر سب بزرگان دیکھا گئے سوچ سکے تھے یوں نہیں
 سندر سراج اگم الو مانی - کینہہ تھاں راون رجدھانی
 تب راون نے گھوم گھام کر ساری پڑی کو دیکھا۔ اُس کی ساری
 پختا مٹ گئی۔ اور اُسے بہت ہی کچھ بلا۔ اس اپری کو سچ بھاو سے ہی
 سندراور چاروں اور سے سور گھشت (محفوظ) جان کر وہاں راون
 نے اپنی را جدھانی بنائی۔

یہی حسن جوگ بانی گریہ نہیں سیکھی شکل رحمنی چہرہ کینہ
 ایک بار کبیر پر دھاوا لٹیک جان جیتی لے آہوا
 جیسا کھر بس کے بنیاد کے یوگیہ تھا۔ ویسا اس کو دیکر سب
 فحروں کو بانٹ کر سب راگھشوں کو پر تن کیا۔ ایک بار راون نے
 کبیر پر دھاوا کیا۔ اور اس سے پُشپک ہوان جیت کر لے آیا۔

دو ضا

کوناب میں کیلاش منی لیسہ سی جانی اصرہ سی
منہوں تولی پنج باہو لیل اہوت سکھ یانی

پھر اُس نے تماشے کے طور پر جا کر کیلاش سیریت کو اٹھالیا۔
 وہ اپنی بھجواؤں کے بل کا الزام کر کے بہت پریشان ہو کر وہ وہاں سے
 چلا آیا۔

چو یائی

سکھ پنتی سنت سین سہائی جے پرتاپ پل بڑھی پرتاپی
 ننت نون سب باوہت بانی . جیم پرتی لاجھ لوکھ اوھیکانی
 جسے جتا لاجھ ہوا ستاری لوکھ بڑھا مانی . ویسے ہی لاون
 کے جے پرتاپ پنت سین سہانک (مذکور) جے (فتح) پرتاپ .

کا ستر تاج ہو گا۔ اس کا بیاد ماون سے کر دیا۔ راون اس سمندر
استری گویا کہ بہت ہی پر سن ہوا۔ اور گھر ماکر اس نے اپنے دو
بھائیوں کو کنجھ کرن اور قبھجیشن کا بھی بیاد کر دیا
گری تری کوٹ یا ستر بھاری۔ بادی نرمیت و گرم اتی بھاری
سوئی مے دانو پوری سنوارا۔ کنگا چیت مٹی بھون ایا را
سمندر کے نیچ میں تری کوٹ نامی پر بت تھا۔ اس پر بت پر
برہما جی نے ایک بڑی بھاری قلعہ نما پیری بنائی ہوئی تھی۔ اس پیری
کو مے دانو شیلی بنے سنوار لیا۔ اس میں سورن کے بہت سے
مرکان مینوں سے جڑے ہوئے تھے۔

بجوگاوتی جیسی اہی کل باسا۔ امراتی جیسی سکر نواسا
 تنہ تیں ادھک میہ اتی بنکا۔ جاگچیات نام تہی لنگا
 ناگ کل کی راجدھانی جھوگاوتی پری اور پو اندری
 راجدھانی امراتی پری سے بھی بڑھکر رینگ (دکھن) اور بانگی
 (مندر) پری تھی۔ جوگت میں لنگا کے نام سے مشہور ہے۔

دَوْصَا

کھائیں نہ ہو گھیراتی چاری ہوں دسی پھری آؤ
کنک کوٹ مٹی کھیت در پڑھو رنی نہ جانی بیت آؤ

یہ پیادوں غم سے مندر کی گہری کھائی سے بھری ہوئی
 تھی اُس وقتو کے مینوں سے بڑا ہوا سونے کا درڑھ قلعہ ہے جسکی
 کا در بھری کا درن نہیں کیا جاسکتا۔

ہی پریرت جہیں کلب جوئی جاتو دھان پتی ہوئی
سُہریا پی اٹل بل دل سمیت بس ہوئی

کھجور اچھیا سے جس کلمپ میں جو شور سیر پناپی جہاں
شہان راکشوں کا راہ ہوتا ہے۔ وہ اپنی فوج سمیت اس بڑی میں نوس
کرت ہے۔

جوابیاتی

یہ ہے وہاں تھی تیر جھٹ بھاڑے تھے سب اُتر نہ ہو سنگھار
اب تھاں لہ رہے تیر کے نیسے دھنکائی چھپتی کیسے
پورہ کال میں اس انگ پائی اس سے بھاری اس واسے

بلی بڑھی اور کیرتی رت نئے بڑھتی جاتے تھے۔
 اتنی بلی کنہہ کرن اس بھڑاتا۔ جیسی کہوں تیریں بڑی بھٹ جاتا
 کرنی پان سوئی ٹھٹ ماسا۔ جگت ہوئی تہوں پیر ترا سا
 اس کا چھوٹا بھائی کنہہ کرن ٹرا جا بلوان کھتا جس کے
 برابر کا لودھا دنیا میں پیدا ہی نہیں رہا۔ وہ شراب پی کر کچھ ماہ سو یا
 کرتا تھا۔ اور جب جاگتا تھا تو اس سے تینوں لوگ ڈر کے مارے
 کا پتے تھے۔

جوں دن پرتی امار کر سوئی۔ بسو بگی سب چو پٹ ہوئی
 سکر پھر نہیں جانی بکھا نا۔ تہی سم امت ویر بلوانا
 اگر وہ ہر روز بھو جن کرتا تو جلدی ہی سندھ چو پٹ ہو جاتا۔
 بدھ میں ایسا دھرتھا۔ کہ جس کا وزن ہی نہیں ہو سکتا اس جیسے لڑکا
 میں اور بھی بیشمار بودھے تھے۔

پار ونا د جیٹھ ٹسٹ تا سو۔ بھٹ جھوں پتر لم لک جاکے جاسو
 جیسی نہ ہوئی ان سنگھ کوئی۔ سمر پتر تہیں پرا کون ہوئی
 میٹھ ناٹھ نامی را دن کا سب سے بڑا لڑکا تھا۔ دنیا کے
 بودھاؤں میں جس کی سب سے پہلے گنتی تھی جس کے سامنے بدھ میں
 کوئی نہ ٹھہرتا تھا۔ دیو لوگ میں اس کے بھے کے مارے بت بھگدیتی
 رہتی تھی۔

دوہا

گو مٹھ اکپن کی سر دھوم کیتو اتی کاے
 ایک ایک جگ جیتی سکے ایسے جھٹ نکاے

اس کے علاوہ دُر مٹھ۔ اکپن۔ بجر و نت۔ دھوم کیتو اور اتی
 کاے آدی ایسے انیاک بودھا ویر تھے۔ جو اکیلے اکیلے ہی دنیا کو
 جیت سکتے تھے۔

چو پائی

کام روپ جا نہیں سب مایا سینہوں جنہہ کے درم نہ دایا
 دس لکھ بیٹھ سبھاں ایکبارا۔ دیکھی امت آپن پیر لوار
 سب راکشس راکشی مایا کو جانتے تھے۔ اور اپنا من جا پاؤپ
 بنا سکتے تھے۔ یاد درم کا خیال تو انہیں کبھی چٹنے میں بھی نہ آتا تھا۔ ایک
 بار سبھاں بیٹھے ہوئے راون نے اپنے اگنت اور پار پر پار کو دیکھا۔

چو پائی

سنت سمجھو جن پری جن ناتنی۔ گنے کو مار لسا چر جاتی
 سین بلوکی سہج ابھیسانی۔ بولا جن کرودھ مد سانی
 پتر۔ پوتر۔ کنبھی اور سیوکوں کے جھنڈ کے جھنڈ تھکھو کنہوں
 کی ساری جاتیوں کی گنتی تو کون کر سکتا تھا سمجھا دے ہی ابھیسانی راوا
 اپنی سینا کو دیکھ کر کرودھ اور مد سے بھرے ہوئے کچن بولا۔

سُن ہو سکل جینی چر جو تھتا۔ بھرے پری بدھ بڑو تھتا
 تے ستھکھ نہیں کریں لرائی۔ دیکھی سبل روپ جاپیں پرائی
 تنہہ کر من ایک پڑھی ہوئی۔ کہوں بھائی سُن ہواب سوئی
 دوہن بھو جن لکھ ہوم سر دھا سب کے جانی اگر ہو تہہ بادھا
 ہے راکشس لوگو! سنو۔ سب دیوتا ہمارے دشمن ہیں
 وہ سا منے میدان میں نہیں لڑتے۔ اور اپنے سے زیادہ بلوان دشمن
 کو دیکھ کر بھاگ جاتے ہیں۔ اُن کے مارنے کا ایک ہی آپاٹے ہے۔
 وہ میں نہیں سمجھا کر کہتا ہوں۔ وہ آپاٹے یہ ہے کہ برہمنوں کے بھجریں
 یگیہ ہوم اور شرا دھ میں جا کر تم و گھن ڈالو۔

دوہا

چھٹھا پھن بل پھن سر ہی میں ملہیں آئی

تب مار سہوں کہ چھاڑیہوں بھلی بھاتی اپنائی

بھوک سے ڈریں اور بل پھن ہو کر دیوتا لوگ آپ ہی سچ
 میں آلیں گے۔ تب میں اُن کو مار ڈالوں گا یا بھلی بھانتا پنے
 وش میں کر کے (پرا دھیں کر کے) چھوڑ دوں گا۔

میٹھ ناٹھ کہوں پنی ہنکر اوا۔ دہی سبک بلو بڑ بڑھاوا
 جے سمر دھیب۔ بلوانا۔ جنہہ کیں پری کر ابھی مانا
 تنہہ ہی جیتی رن آنیو بانڈھی۔ اٹھی سنت پوناوساں کا ناٹھی
 ایہی بدھی سب ہی آگیا دہی۔ آپو چلیو گدا کر لینہی!
 پھر اُس نے میٹھ ناٹھ کو بلایا اور اُسے یہ سکا کر کہ دیوتاؤں

نے پورو کال میں راکششوں کو اس پری سے نکال دیا اس کے درمجاوا
 کو اتجبت (مشتعل) کر دیا۔ اور کہا کہ پتر اور دیوتا بدھ میں لڑنے والے
 بودھا ہیں۔ اند نہیں اپنی بہادری کا ابھی مان ہے۔ اُن کو میدان میں ہرا

تو کہیں کان سننے میں نہیں آتا تھا۔ جو کوئی بیرادر میرا نہ کہتا سنتا تھا۔ اُس کو طرح طرح کے دندھے کر دیش سے باہر نکال دیتا تھا۔

سودھٹھا

برنی نہ جانی ایتنی گھور نسا چہ جو کر ہیں

پنسا پر اتی پرتی تنہ کے باپ ہی کوئی متی !

گھور رکشس جو جو مہان اتیا چار اور ایدو کرتے تھے۔

اُن کا درجن نہیں ہو سکتا جن کی پرتی دوسرے صوبوں کو گھائل کرنے اور تڑپانے میں ہو اُن کے پاؤں کی بھلا کیسے گنتی ہو سکتی ہے۔

۔۔۔۔۔

چھند

جب جوگ براگ تپ نکھیا گا نہ روئی ہنسیا

ایوٹھنی ہاوی لبے نہ باوئی دھری گھال لی گھیا

اس بھنٹ اچا لایا سندھارا دھم سنئے نہیں کانا

یتی ہو بھگی ترسی دیش نکاشی جو کہہ سید پرانا

جب۔ یوگ۔ ویراگ۔ تپ۔ بگیہ میں دیوتاؤں کے بھوگ لگانے کی خبر گراون کہیں سے سن لیتا تو وہ سویم اٹھ وڑتا اور وبال بکھ نہ چھوڑتا۔ دھن ڈال دیتا اور سب کو مار ڈالتا۔ سنسا میں ایسا بھرشٹا چار بھگ گیا کہ دھرم کا نام لیوا اور پانی دیا کوئی نہ دیا۔ دھرم

ماس پارا این چھٹا و شرام

چوکیائی

باڈھے کھل بھو چور جو آرا۔ جے لمپٹ بردھن پر وارا
ماہیں مائو پیتا نہیں دیوا۔ سا دھو نہ سن کروا میں سیوا

دُشٹ۔ چور۔ جوارہ۔ بہت بڑھ گئے۔ جو دھروں کے دھن و مال اور استریوں کو چھین لینے کی تاک میں لگے رہتے تھے۔ لوگ مائو پیتا اور دیوتاؤں کی اوگیا کرتے تھے اور سادھو جہاں پر شرو کی سیوا کرنے کی بجائے اُسٹا اُن سے اپنی سیوا کروانے لگتے۔

چہنہ کے یہ آچرن بھوانی۔ تے جانیزو لپچر سب پرانی
اتبید دیکھ دھرم کے گھانی پر تم بھیت دھرا اگولانی

سے پاربتی ! جن کے ایسے آچرن (چلن۔ اخلاق) ہیں اُن سب کو رکشس ہی جانا چاہئے۔ (یعنی جو دوسرے کے دھن و مال و استری پر نگاہ رکھیں۔ مائو پیتا کی اوگیا کا پالن نہ کریں۔ ایشو کو نہ

ماہیں اور سریشٹ پرشوں کا آدرس نکار نہ کر گئے اُن کا نذر کر میں (دھرم) کی اس پر کارائی انت ہانی دیکھ کر پرقتوی بہت ہی بکھیریت ہو کر بیاکل ہو گئی۔

گری سری سندھو کھا ان میں ہی جس میں ہی گروئے ایک پروردہ ہی
سکل ہرم دیکھی رہ پیتا کہی نہ سکئی راون بھنے بھیتا

پرقتوی میں ہی میں میں کہنے لگی۔ کہ ہمالا آدک مہان پرشوں گنگا آدک دشال ندیوں اور کھنیر ساگر آدک مہان سمندوں کا بھار اپنی چھاتی پر اٹھانا میرے لئے کچھ بھی مشکل نہیں لیکن دوسرے پرانیوں کا بڑا کرنے والے اور بھگوان سے زید کرنے والے ایک بھی دُشٹ پرش کا بوجھ میں نہیں سہا سکتی۔ سارے دھرم کرم کی ایتنی گنگا بہتی دکھائی دیتی ہے۔ لیکن راون کے بڑے مارے پرقتوی جوں نہیں کر سکتی۔

بھینور پھری ہرے بچاری۔ گئی نہاں جہاں مہمنی جھارہ
نچ سٹاپ سٹائے سی روئی۔ کاٹو نہیں چھو کا ج۔ نہ ہوئی

کہاں جا کر اُن سے فریاد کریں۔ کوئی تو کہتا تھا کہ چلو سیکینڈ کو میس۔
کوئی کہتا تھا کہ پرچھو کھشہ ساگر میں فو اس کرتے ہیں۔ وہاں چلتا
چاہئے۔

جا کے ہر دے بھگتی جی پریتی۔ پرچھو تہاں پرگٹ سہو تہیں ریتی
تہیں سماج گری پائیں رہیوں۔ او سہو پائی بچن ایک کیہوں!

جس کے ہر دے میں جی بھگتی اور کھٹوت پریتی ہوتی ہے بھگوان
وہاں اُس کے لئے اسی پریتی سے پرگٹ ہو جاتے ہیں۔ یہ ہے پریتی اُنسی
دیو سموہ میں میں بھی موجود تھا موقع پا کر میں نے بھی یہ ایک بات کہی۔

ہری بی ایک شہر تو ترسمانا پریم میں پرگٹ ہو ہیں میں جانا
وہیں کال دی پستی ہو ما میں۔ کہہ ہو سو کہاں جاں پرچھو ناہیں

کہ بھگوان تو سہو تر دیا یک ہیں۔ وہ پریم سے پرگٹ ہو جاتے ہیں
میں تو ایسا جانتا ہوں۔ دیش کال۔ دشا۔ بدشا میں کہو اسی کو نشی
جگہ ہے جہاں کہ بھگوان نہ ہوں۔

اگ جگ مئے سب بہت براگی۔ پریم میں پرچھو پرگٹ جی اگی
موز بچن سب کے من ماتا سا دھو سا دھو کر ہی پریم بھانا

سب اگ (ستھاو۔ اچر) اور جگ (چر جنم) ارتھات
بھگوان سب ستھاو و جنم سنسا میں دیا یک ہوتے ہوئے بھی سب
سے سنگ اور ویرکت ہیں۔ جیسے رگڑ سے اگ جل اٹھتی ہے جیسے
ہی پریم کی رگڑ سے بھگوان پرگٹ ہو جاتے ہیں۔ میری بات سب کے
من کو بھائی برہانے "ٹھیک ہے ٹھیک ہے" ایسا کہہ کر اس کی
تعریف کی۔

دوہا

سُنی برنجی من شرس تن ہلکی نین بہہ نہیر
اُستنی کرت جوری کر سا ودھان متی در پھر
میری اس بات کو سن کر برہما جی آنند میں لگن ہو گئے شریلیکٹ
ہو گیا۔ اور پریم کے مارے نیتوں سے اکتھو پہنے لگے۔ تب وہ دھیر
بھی برہما جی بڑی سا ودھانی سے دونوں ہاتھ جوڑ کر وشنو بھگوان

تب وہ پرتھوی مانا ہر دے میں دیا کر کے گائے کا رُوپ
دھان کر کے وہاں گئی۔ جہاں پر کہ دیوتا اور مٹنیوں کے سماج چھپے
ہوئے تھے۔ پرتھوی نے اُن کو اپنی بہتا لوروں کر مٹائی۔ لیکن کسی سے
کچھ نہ بڑا۔

چھند

سُنی گندھر باہلی کری سوا کے برنجی کے لوکا
سنگ کو تو دھاری کھوئی بکادی پریم بچن بھو کا
برہما سب جانا من انوما نامو کچھو نہ لبسائی
جا کر تیں اسی سوا بناسی ہم ہو تو رسہا ہائی

دیوتا مٹی۔ گنہر سب اکتھے ہو کر پریم لوک کو گئے۔ ڈراو
شوگ کے مارے باہلی پرتھوی گائے کا رُوپ دھان کر کے بھی
اُن کے ساتھ گئی۔ برہما نے اُن کے لئے کا آشیہ (مطلب مقصد)
جان لیا اور اپنے من میں انہوں نے انومان کیا۔ کہ اُن کی بدیتا
نواؤں کرنے میں اکتھہ ہوں۔ تب انہوں نے پرتھوی کو دھیرج
دیتے ہوئے کہا۔ کہ جس وشنو بھگوان کی تو داسی ہے۔ وہی اوناشی
پرچھو ہمارا تھو لا سب کا ایک ماتر سہا سنگ ہے۔

سور سٹھا

دہرنی دہرنی من بھیر کہہ برنجی ہری پر سٹھو
جانت جن کی پر پرچھو بھنجی دارون پیتنی

برہما جی نے کہا کہ ہے پرتھوی! تو من میں حوصلہ رکھ کر کے
وشنو بھگوان کے چنار بندوں کا سمرن کرو۔ بھگوان اپنے بھگتوں
کی تکلیف اور دکھ کو جانتے ہیں۔ وہ ہی تمہاری اس جہا اٹھن پیتنا
کا ناش کریں گے۔

جوپائی

بیٹھے سر سب کہ ہیں بچپارا۔ کہاں پائے پرچھو کرے پچارا
پر سیکینڈ جان کہہ کوئی۔ کو وہ کہے پئے نہی میں پرچھو سوئی
سب دیوتا اکتھے بیٹھ کر چار کرنے لگے کہ پرچھو کو کہاں ہیں۔

ان کے ہرے میں نارائین بھگوان کی بھگتی تھی۔ اور اس کامن سدا
انہیں کے دھیان میں لیں رہتا تھا۔

دو صا

کو سلیا آدی نارائی پر یہ سب آچھٹ نہیت

پتی انوکوں پریم وڑھ بری پدکمل نہیت

کو سلیا آدی ان کی پیاری رانیاں تھیں جن کے آجہا پوتر
تھے۔ وہ سب بڑی مہربان تھیں۔ پتی کی لگی کا پال کر سنے والی تھیں
اور ان کا پتی کے چرن کملوں میں درڑھ پریم تھا۔

چو پائی

ایک بار بھونپتی من مائیں۔ کھئے گلانی مہور سست ناپیں
گر گریہ کیونہ ترنت ہی پالا۔ چرن لالی کری بنے بسلا
ایک دفعہ یہ سوچ کر کہ میرے کوئی بچہ نہیں ہے۔ راہ درڑھ
نے من میں بڑی ہانی مانی۔ وہ غور گرو کے گھر گئے اور ان کے چروں
میں بندھ کر کے بڑی تپتی گی۔

راج ڈھکھ سب گرو ہی ستائو کہی بسشت بہو ہی سمجھائیو
دہر مودھیر مہر نہیں ست چاری تری بھون بربت بھگت چاری
اپنے سب ڈھکھ شکر گرو کو ستائے بسشت جی نے انہیں لیک
پروکار سے سمجھا کر کہا۔ کہ دھیر رکھو۔ تمہارے گھر چار پتر پیدا ہوں گے
جو تینوں لوگوں میں پرستھ اور بھگت جنوں کے بچے کو ہرے والے
ہوں گے۔

نرنگی رشی ہی بسشت بلادا۔ پتر کام سیدھ جلیکھ کراوا
بھگتی سہت مٹی اہوتی دیشے۔ پر گئے کئی چر وکر لینے
بسشت جی نے نرنگی رشی کو بلایا۔ اور ان سے پتر کا شیشی
پیک کر لیا۔ یعنی کہ بھگتی سہت اہوتی دینے پر انکی دیو ہاتھ میں چپڑ
(ہوشیا ان کھیر آدی) لئے پرگٹ ہوئے۔

جو بسشت پچھو ہرے بکارا۔ سکل کا جو بھاسا سدا تھارا
پر ہوی بائی دہر ہونپ جانی جتھا جوگ جہی بھاگ بنائی

اور راجہ سے کہا کہ جو کچھ دسشت جی نے ہرے میں دجھا
تھارا وہ سب کام سدا ہو گیا۔ یہ راجہ ان ہوشیا ان کو اپنی رانی
کو بچھا یوگیہ بھاگ کر کے بانٹ دو۔

دو صا

ننہ آدی یہ بھئے پاوک سکل سب ہی سمجھائی

پرمانند مگن نرپ ہرش نہ ہرے سمانی

یہ کہہ کر انکی دیو ساری سمجھا کر گپت ہو گئے اور راجہ
پریم آنند میں لگن ہو گیا۔ ان کامن خوشی کے مارے بلیوں اٹھیں رہا تھا۔

چو پائی

ننہ ہی ران پر یہ نارائی بلالیں۔ کو سلیا آدی تہاں جلی آئیں
اردھ بھاگ کو سلیا ہی دینہا۔ اچھئے بھاگ آدھے کر لینہا
اُس سے راجہ نے اپنی پیاری رانیوں کو بلایا۔ کو سلیا آدی سب
لانیوں وہاں آگئیں۔ راجہ نے اڈھا بھاگ کو سلیا کو دیا۔ اور باقی جو بچا
اُس کے پھر دو بھاگ کئے اور ان دونوں بھاگوں کو ایک ایک کر کے
کو سلیا اور کینکی کے ہاتھ پدھر کر ان کی مرضی سے سو مہر کو ان کامن
پرین کر کے دیا۔

ایہی بھی گرو سہت سب نارائی بھیں ہر دن شریٹ سکل بھاری
چا دن آئیں ہری گرو بھیں آئے سکل لکھ شکر سہت مٹی چھائے
اس پر کار تینوں رانیاں گریہ وئی (حاملہ ہوئیں)۔ ان کے
من بڑے پرین تھے۔ جس دن سے بھگوان اپنی نایا سے ہی گرو بھیں آئے
(بھگوان) جنے ہی وہ راستوں گریہ میں نہیں آئے لیکن جس طرح سوچ
کبھی نہ غروب ہوتا ہے اور نہ چھٹتا ہے۔ اُس میں نہ اندھکار اور نہ پرکاش
کا وہ نہ ہے۔ تو ہی زمین کی آبادی کے کارن اس رات دن غروب
ہونا۔ چھٹنا اندھکار روشنی اڈک دونوں کی کلینا ہے۔ راستوں
وہ سب سے اسنگ ہے۔ ویسے ہی بھگوان میں ویم مرن آدی کھیل
مایا کی آبادی سے کلیت ہے۔ راستوں وہ مایا اتیت اور
اسنگ (جنے ہیں) اس دن سے ہی سندھار بھر میں سکھ اور سمیتی
(خوشحالی) ہو گئی۔

مند میں سب راجہیں رانی سوسکھیل تیج کی کھانی
سکھت بھاگ کال چلی گئے۔ یہیں پچھو پرگٹ سوا دس بھائیو

کی استغنی کرنے لگے۔ اور بہت پرکار سے اپنی اپنی سیوا بھگوان کی
بھینٹ کرنے لگے۔

دوہا

سُرموہ بنتی کر ہی پہنچے رنج دھام
جگ نو اس پھوپھو گئے اہل لوک پرشرام
دیوتاؤں کے سمیوہ بھگوان کی پرارقتہ کر کے اپنے
اپنے لوک کو چلے گئے سب لوگوں کو شانتی دینے والے
جگت نو اس ناراین پرگٹ ہوئے۔

بھجنت

بھئے پرگٹ کر بالا دین دیا لا کو سلیا ہنکاری
ہر شرت ہنکاری مٹی میں مٹی دیوتا روپ پاری
لوچن بھی لانا تو گھن بیا مانج ایہ بھج پاری
چوٹن بن مالالین اسلا سو بھانندھو کھاری

کر پاپو۔ دین دیال کو مٹ لیا کے ہنکاری پر بھو پرگٹ ہوئے
مٹی جنوں کے من کو موہنے والے ان کے ادبھت روپ کو دیکھ کر ماتا
خوشی سے بھولا نہ سماتی تھی نیتروں کو آخند دینے والا ان کا شام
شریر تھا جو سیک کے سمان تھا۔ چاروں بھجواؤں میں مٹھ پیکر گدا پدم
آویں تھنھار دھارن کھوٹے تھے۔ دو یہ بھوٹن (الوگ گئے) اور
بن مالالین ہنم ہوئے تھے۔ کمل سے اتی و شالی نیتر تھے۔ اس پرکار شو بھا
کے سمندر رکت سوں کو مارنے والے بھگوان پرگٹ ہوئے۔

کہہ دو کر جو ری استغنی تو ری کہی بھی کرول امتا
مایا گن گیان زیت امانا بدیران بھجنتا
کرو تا سکھ سار سب گن اگر ہیں گا وہی سرتی سنتا
سوم بہت لائی جن نورانی بھو پرگٹ شری کنتا

قب کو شلیا جی دونوں ہاتھ جوڑ کر کہتی تھی۔ بے نہت میں کس
پرکار نہادی استغنی کرول۔ ویدیران سب کہتے ہیں کہ آپ مایا گن اور

شو بھا شیل اور رنج کی کھان بنی ہوئی تینوں رانیاں
راج محل میں رہتی تھیں۔ کچھ کال تو اس پرکار سکھ سے بیت گیا۔
اور وہ گھڑی آگئی۔ جب کہ پھوپھو نے پرگٹ ہونا تھا۔

دوہا

جوگ لگن گرہ بار تھی سکل بھئے انوکول
چراوہا چر شرس جٹ رام جنم سکھ مول
یوگ۔ لگن۔ گرہ۔ بار اور تھی سب انوکول ہو گئے۔ جڑ اور
بیتن جو سب پرین ہو گئے کیونکہ رام جنم سکھ کا مول ہے۔

چوبائی

نومی تھی مدھو ماس سُنیتا۔ شکل بچھ اچھت ہری پریتا
مدھو دوس اتی سیت نہ گھا ما۔ یادن کال لوک بشرا ما
نومی تھی۔ پتر جیت کا مدھو تھنھار شکل پش اور بھگوان کا پیارا
ابھی جٹ ہورت تھا۔ دو پرکار سما تھا۔ نہ زیادہ سزی تھی نہ گرمی
وہ پتر کال سب لوگوں کو آخند دینے والا تھا۔

سینٹل منڈر بھی بہہ باؤ۔ ہر شرت سُرتن من چاؤ
بن کھوٹ گری گن مٹی آرا۔ سر دیں سکا ہرنا امرت دھارا
شیشل۔ دھیمی دھیمی بھینی بھینی۔ ہوا میں رہی تھی۔ ذیہ نالوگ
خوش تھے سینتوں کے من میں بڑا چاؤ تھا۔ بن پھوپھو بھوٹے تھے۔
پرنتوں کے سموہ مہرے لالوں سے جگمگا رہتے تھے۔ اور ندیوں میں
امرت دھلا رہنے لگے تھے۔

سیوا اور ہر مٹی جب جانا۔ چلے سکل پر ساجی بسانا
لگن بمل سکل سر جو تھتا۔ گھاو پش گن گندھرب بر بھکتا
جب بھگوان کے پرگٹ ہونے کا سمان آیا تو ہر مٹی سمیت
سب دیوتاؤں کے ہمان سجا سجا کر چلے خدل آکاش دیوتاؤں کے سموہ
سے بھر پور ہو گیا۔ اور گندھروؤں کے سموہ گن کان کرنے لگے۔

شرمن سمن سو مٹی ساجی۔ گہا ہی لگن۔ دند بھی باجی
استغنی کر ہیں ناگ مٹی۔ دیوا۔ بہو بھی لاوین رنج سیوا

دیوتا لوگ سندر انجلیوں میں سجا سجا کر بھولوں کی پرشاکر نے
لگے۔ آکاش میں بڑے زور سے تھارے بجنے لگے ناگ مٹی اور دیوتاؤں

کی اُشتی کرنے لگے۔

جھنڈ۔ جے جے سُر نایک جُن سَکھدا ناک پرتیاں بھگونا
گو دُوج پتکاری جے اُسٹری سُدھو سٹا میری لکتا
پالن سُر زھنی او بھوت کرنی پرم جانی کوئی
جو سچ کر پالادین دیا لاکر مہوانو گرہ سوئی

سچے دیوتاؤں کے سوامی، بھگتوں کو سُکھ دینے والے۔
شرناگتوں کی رکشا کرنے والے بھگوان! آپ کی جے ہو جے
ہو۔ سچے برہمن اور گائے کے ہندکاری۔ دُشٹوں کے شتر و سمند
کی کنیا نکشی کے پیارے پتی! آپ کی جے ہو۔ سچے دیوتا اور
پرکھوی کا پالن کرنے والے پرکھو! آپ کی لیلانا ہے اس کا
دم کوئی نہیں جان سکتا۔ جو آپ سمجھاؤ سے ہی کرنا کرنے والے
اور دین دھکیوں پر دیا کرنے والے پرکھو ہیں۔ وہی آپ سچ دھکیوں
پر کرنا کریں۔

جے جے ابنا سی سب گھٹ بائی یک پرم آندا
ابیکت گو تپتم چرت منتم مایا رہت مُکندا
جہی لائی برائی اتی انورا کی بکت مودہ مٹی برندا
نشی بلہ نہ بھیا وہیں کن کاہیں جیتی سچا رندا

بے اوناشی! گھٹ گھٹ میں نواسن کرنے والے انتریاہی
سرو ویا یک۔ آند سُر وپ (اودیا رہت) الگیہ۔ اندریوں سے ہے۔
پرت لیلان کرنے والے۔ مایا اتیت۔ ملکتی کے داتا۔ پرکھو! آپ کی
جے ہو۔ جے ہو۔ ویرکت۔ مودہ رہت ہو کر مٹی سماج بھی اتی
انت پریم سے جن کالات دن دھیان کرتے ہیں۔ اور جن
کے گُتوں کے مودہ کا گان کرتے ہیں۔ اُن است چت آند پرکھو
کی جے ہو۔

جہیں سُر شپ اپانی تری پد بنائی سناک سہانہ دودھا
سوکریو اٹھاری چت کارنی جانے بھگتی نہ پوجا

جو بھو بھے بھجی مٹی من لجن لجن پتی بروھتا
من نچ کر م بانی چھارٹی سیانی سرن سکل سُر جوتھا

جنہوں نے بغیر کسی دوسرے آشرہ کے اکیلے ہی اپنی سستا کو
لیلا سے نرگن روپ (برہما و شنو شو) بنا کر مٹی کا نرمان کیا۔ جس کے
آپا دان و نکتہ کا دن ایک بار وہ اذوتہ پرکھو ہیں۔ وہ سب
پالوں کا ناش کرنے والے بھگوان ہم سب کی سُدھ لیں یہیں نہ بھگتی
کرنی آتی ہے۔ نہ پوجا۔ جو سنا کر کے جہم مٹی روپی سارے بھے
کا ناش کرنے والے اور مٹی جنوں کے من کو بھانے والے اور دیتاؤں
کے مودہ کو نشٹ کرنے والے پرکھو اُن کی ہم سب دیو گن من بچ کر م
سے اپنی قابضی کو شلتا کو چھوڑ کر شرن آئے ہیں۔

سارو شرتی سینشا شیدہ سینشا جا اہول کو وہنیں جانا
جیہی مین پیار میں لپکا لے رو سو شرتی بھجکوانا
بھو باروھی مند سب ہدی مند رگن مند رکھ مچا
مٹی سیدھ سکل سُر پریم بھیا ترنمت تا تھ پد کتی

سرسوتی۔ ویدیشیش ناگ اور سب رشی مٹی بھی جن کی دھماک
نہیں جانتے۔ جن کو دین دھکیوں سے پریم ہے۔ ایسا ویدیکا کرکھ
ہیں۔ وہ شری بھگوان ہم پر کرنا کریں۔ سندسار روپی کھشی ساگر کے
اٹے مند راہیل۔ روپ (جس کے دوارا کھشی ساگر کا متفن کیا گیا تھا)
سب پرکار سے سُدھ گتوں کے دھام۔ اور سکہ کی راشی پرکھو!
مٹی سیدھ اور سمست دیو گن بھے سے اتی انت یا کل ہو کر آپ کے
چرن کملوں پر سیس دھرتے ہیں۔

دوہا

جانی سچہ سُر بھو مٹی بچن سمیت سینہ بہ
لگن گرا لکھیر بھئی ہر نی سوک سند بہ

دیوتاؤں اور پرکھوی کو بھے بھیت جان کر اور اُن کے پریم
بھے کرت بچن کن کر شوک اور سند بہ کو دور کرنے والی
بھیسیر کاش بانی ہوئی۔

دور ہو جائے گا۔

دوہا

بچ لوگ ہی بری گے دیوانہ اسی سیکھائی
بانہ نہ دھری دھری ہی ہری پد سبوتو جانی

دیوتاؤں کو یہ آگیا دے کہ تم لوگ بانہ نہ دھارن
کر کے پرتھوی پر جا کر جھگوان کے چروں کی سیوا کرو۔ ہر ماہی برہم لوگ
کو چنے گئے۔

چوبانی

گئے دیو سب بچ دھاما۔ بھوئی سہت میں کھول لٹھرا
جو کچھ آئیو برہما دھنہا۔ ہرے دیو بلنب نہ کینہہ
سب دیوتا اپنے اپنے لوگوں کو ملے گئے پرتھوی سمیت
سب کے من کو شانتی ہوئی۔ جو کچھ برہما نے آگیا دی لٹی۔ اسے پاکر دیتا بہت
پرین ہوئے۔ اور انہوں نے ویسا کرتے میں زرا دیر نہ کی۔

من چر دیوہ دھری جھتی تانی۔ انولت بل پرتاپ تہنہ ماہیں
گر کی ترونگھ آئیو سب سیرا۔ ہری مارگ چتوئی تی دھیرا
پرتھوی پر انھوں نے بندروں کے شہر دھارن کئے۔ جن میں
بے انتہا بل پرتاپ تھا۔ پرت پرتش اورنگھ ڈاٹھی ہی ان کے شہر تھے
وہ سب شہر دیر تھے۔ بڑے ہی بڑے بڑے۔ یہ دیو کن بانہوں کے روپ
میں بھگوان کے آنے کا انتظار کر رہے تھے۔

گر کی کانن جہاں تہاں گی پوری سب بچ ایک ہی روڑی
یہ سب برہم چرت میں بھاگھا۔ اب سوسن ہو جو بیچ ہیں رکھا
یہ بانہ پارتوں جھنگلوں میں جہاں تہاں اپنی اپنی سندھ سینا
سیلا بنا کر رہنے گئے یہ سب سندھ چرتو میں لے کہا اب وہ چرتو سنو۔
جو بیچ میں ہی چھوڑ دیا ہے۔

اور وہ پوری رکھو کل مٹی راؤ۔ بیدیت تہی دسرتھ ناؤں
دہم دھندھرتھ نہی گیانی۔ ہر قے تھیتی متی سارنگ پانی
اور وہ پوری میں رکھو کل تھرتھنی وشرتھ نانی راہ برہمے۔ بیدوں
میں انکا نام مشہور ہے وہ دہم پرتان۔ جنوں کے جھنڈ اور گیانی تھے۔

چوبانی

جی ٹر پو مٹی سدھ سرتیا۔ تہہ ہی لاگی دھرتیوں نے بیشا
السنہ سہت منج او تارا۔ لہیوں دن کر فیس اوارا
ہے منشور۔ سدھیشور و اور سرتیشور! امت ڈرو۔

تہاں سہت میں نوروپ دھارن کروں گا۔ میں اپنے انشوں
سہت و شال سورج و نش میں منش کا اوارا دھارن کروں گا
کسپ اپنی جہاں کینہہ۔ تہہ کھوں میں یورپ بردہنہا
تہ وشرتھ کو سلیا رو پا۔ کوسل پوری پگٹ نرکھو پا
کشیپ (منش اور اپنی شت ٹوپا) نے بڑا بھاری تپ
کیا تھا۔ انہوں نے پہلے ہی وردان دے رکھا ہے۔
وہ اب وشرتھ کو شلیا کے ٹوپ میں منشوں کے راہ رانی
ہو کر تری پور دھیا بری میں پگٹ ہوئے ہیں۔

تن کے گریہ اتر ہیوں جانی۔ رکھو کل تاک سوہا رتو جانی
نار دگن سیتھ سب کر ہیوں پر م سکتی سمیت اتر ہیوں
ان کے گھر بار میں رکھو کل میں سرتھ چار بھائیوں کے روپ
میں اواروں گا۔ میری پر م سکتی (مایا بھی میرے سہت اوارا لے گی۔
اوارا دھارن کر کے میں نانہ کے شاپ کے سب بچوں کو ستیہ
کروں گا۔

ہر ہیوں کل بھوئی کروائی۔ نہر جھے ہو ہو دیو سمدائی
گگن برہم بانی سنی کا نا۔ ترت پھرے سرتھ جڑا نا
تپ برہما دھرتی ہی سمجھاوا۔ اکیے پھی بھروس جیاں آوا

میں اوارا دھارن کر کے پرتھوی کے سارے بھار کو دور کروں گا
ہے رو سمدائے! نہر جھے ہو جاؤ۔ اکاش میں اس برہم بانی کو کا
سے سن کر دیوتا لوگ ترت لوٹ گئے۔ ان کا چت شانت ہو گیا۔
تپ برہما جی نے پرتھوی کو سمجھا دیا۔ وہ نہر جھے ہو گئی اس کے
من میں بھروس ہو گیا۔ کہ اب ملہی پاؤں کا نا ش ہم کر سیرا بھار

اس جہان اُتو میں اودھ پوری ایسی شو بھارتی تھی
مانو جیسے پرکھو سے ملنے کے لئے راتری آئی ہو۔ اور سورج کو
دیکھ کر سن میں شرمندہ ہوئی ہو۔ نہ تو پھر بھی من میں ویاہر کر مانو

ہستہ بیاں کی جو ہر
اگر دھوپ پہو جتو اندھیا ری۔ اُٹنی ایتنیوں اروناری
منبر منی سموہ جنو تارا۔ نہ پگہ کلن سوا پو ادا را
اگر کی دھوپ کا بہت سا دھواں مانو سندھیا کا اندھکار
ہے۔ اور ڈھیر کے ڈھیر چاہیہ ادا ہے وہ مانو اس کی سرفی ہے۔ راج
محل میں جو ہرے توتیوں کے ڈھیر ہیں وہ مانو اکاش پر کے تارا گن
ہیں۔ راج محل کا جو کلش ہے وہ مانو شیش شیشل چندرا ہے۔

جنوں بسید دھنی آئی پرو دانی۔ جنو کھاگ کھر سے جو سانی
کو تک دیگی پتنگ بھلانا۔ ایک ماس تیں جات نہ جانا
راج محل میں جو کل بانی سے دیدھن ہو رہی ہے۔ مانو وہ
سمے نو کوک پھیلوں کا چھپانا ہے۔ اس اچنھ کو دیکھ کر سورج بھی
اپنی چال بھول گیا۔ ایک جہینہ بیت جاتے پر انہیں معلوم نہ ہوا۔
اور کھات ایک جہینہ وہ اس اچنھ کو دیکھتے رہ گئے۔

دوہا

ماس دوس کر دوس بھام نہ جانے کوئی
رکتہ سمیت رہی تھا کیوں نہ لسا کوں باہی ہوئی

جیسے پھر کا دن ہو گیا۔ اس جہید کو کسی نے نہ جانا۔ سورج
اپنی رکتہ سمیت وہیں ٹھہر گئے۔ پھر دات بھلا کیسے ہو۔

چوپائی

یہ رہیہ کا ہوں نہیں جانا۔ دن مئی چلکرت گن گانا
دیگی ہو اُتو سر مئی نانا۔ مے بھون برت سچ بھاگا
ایک ماس کے پیچے سو رہیہ بھگوان کے گن گان کرتے
ہوئے چلے۔ اس جہید کو کسی نے نہیں جانا۔ اس جہان اُتو کو دیکھ کر
دیوتا مئی اور ناگ اپنے اپنے بھاگ کی سرا ہنا کرتے ہوئے اپنے
اپنے گھر چلے۔

اور یو ایک گہنہوں سچ چوری سونو گر کیا اتی درڑھ مئی توری

کاک بھنڈی سنگم دوو۔ منج روپ جانی نہیں کو
ہے پارتی! تہادی بڈھی شری مام جیدرجی کے چوٹوں میں
درڑھ ہے۔ اس لئے میں ایک اور بھی اپنی چوری تم سے کہتا ہوں
کاک بھنڈی اور میں دونوں وہاں ساتھ ساتھ کھے منش روپ
میں ہیں کوئی پہچان نہ سکا۔

پرمانند پریم سکھ چھو لے۔ بیتھنہ پھر میں گن من بھو لے
یہ سچہ صرت جان پے سوئی۔ کرپا دام کے جا پر ہوئی
پریم آند اور پریم سکھ میں بھولے ہوئے مسست ہو کر کم دونوں
گلیوں میں تن من کی شدہ بھولے ہوئے پھرتے تھے۔ اس سچہ چرت
کو وہی جان سکتا ہے جس پر شری رگنا تھی کی کرپا ہو۔
تہی او سر جو جیہی بڈھی آدا۔ دینہہ بھوپ جو جیہی من بھاوا
کج رکتہ ترک ہم کو ہسیرا۔ دینہہ نرپ نانا بڈھی چیرا
اُس موقع پر جو جس پر کار آیا اور جو کچھ اُس کے من کو بھایا
اُسے وہی راجا لئے دیا۔ باکھی۔ رکتہ کھوٹے۔ سونا۔ گائے۔ ہیرے
اور بھانت بھانت کے بستر راہ لئے دیئے۔
دوہا

من سنتو شے سبنہہ کے جہاں میں ہیں
سکل زن جہیو ہوں تلسی داس کے ایس

سب کے من برتن ہوئے سب لوگ جہاں تہاں ایشوا
دے رہے تھے۔ کرتسی داس کے سواں چاروں راہکار جہیو ہوں
(یعنی لمبی عمر دئے ہوں)

چوپائی

بھگ دوس بیتے ایہی بھائی۔ جات نہ جانے دن اُڑائی
نام کرن کر او سر جانی بھوپ بولی تھے مئی گہانی
اس پر کار کچھ دن بیت گئے دن اور رات کب بیت جاتے ہیں
یہ جان ہی نہیں پڑتا نہ نام کرن سنہ کار کا یو گیک سماں جان کر راہ لئے
گیانی مئی بدیشٹ جی کو بھلا کیجا۔

کری بوجیا بھویتی اس بھلا بھلا۔ دھرتے نام جو مئی گئی را کھا
انہ کے نام ایک ہو پا۔ میں نہ پگہ کپ ہوئی اگو روپا

بال بن سے ہی اپنا پریم ہنکار دی سوامی جان کر کھینچ جاتے
بھگوان رام چندر جی کے چہرے میں پریتی جڑی۔ بھرت اور شتر دھن
دو دھاتیوں میں سوامی سنیوک مہی پریتی اور بڑی ہمتی۔

سیام گور سندردو جوری۔ نہ کھینچیں جہنیں تنو توری
چار سو پیل روپ گن دھاما۔ تپنی ادھاک شکھ ساگر راما

شیام اور گور سے حدن ہادی دھون سندردو جریوں کی شوکھا
کو دیکھ کر ماما میں اترن (تنکے) توڑتی ہیں تاکہ کسی کو بڑی نظر نہ لگ
جائے، اگرچہ چاروں بھائی ایک میں بسند روپ اور گنوں کے دھام تھے
تو بھی آئند کے سمندر شری رام چندر جی سب سے ادھاک تھے۔

برہہ انو گرہ اندو پرکاسا۔ سوچت کرن منو ہر پاسا
کہوں اچھنگ کہوں بر پلنا۔ مالود لاری، کبی پر یہ للسا
اُن کے ہرے میں کر پار ہوئی چندر ماکا پرکاش ہے اور اُن کی
منو ہر ہنسی اس کی کرنوں کو سوچت کرتی ہے۔ کبھی گودی میں اور کبھی
سندردو پوڑے میں بٹا کر ماما پیار سے للسا کہہ کر پار کرتی ہے۔

دو دھاما

بیایک برہم ہر جن نرگن یکت۔ بنود
سواج پریم بھگتی بس کو سلیا کیں گود

جو بیایک۔ ماما اتیت۔ گن اتیت۔ موہ رہت اور ہما پریم
ہیں۔ وہ پریم اور بھگتی کے وش ہو کر کوشلیا کی گود میں کھیلنے ہیں

چو پانی

کام کوٹی چھپی سیام سر پر اچھیل رنج بارو بکھیرا
اُن چرن پستک کچھ جورتی۔ کس کسنی بیٹھے جنو موتی
اُن کے نیل کس اور بکھیر میگہ (جل سے بھرے ہوئے بادل)
کے سمان شیام شری کی شوکھا کام دیو کی شوکھا سے گردوں گنا
ہے۔ اُن کے لال لال چرن کملوں کے نکھوں (ناخنوں) کی جوتی
ایسی شو بھاد سے دی ہے مالو کملوں کے دیوں پر موتی بیٹھے ہوں۔
اچھ لکس دھون اچھل سو ہے۔ نو بڑھتی مہنی من مو ہے
کٹی کسکنی اُترے رکھا۔ نا کھنی بکھیر جان جہیں دیکھا
اُن کے چرن کملوں کے تلوں میں پتھر دھو دھو اور انکس کی

اُن کی پوجا کر کے راجہ نے کہا کہ ہے مہنی جو آپ نے اُن
بہتروں کے نام میں دیوار کر رکھی ہیں۔ وہ نام رکھے۔ بوسٹھ جی نے
کہا کہ ہے راجن! اُن کے نام انیک اور انویم ہیں۔ پھر بھی اپنی بھگی
انوسار اُن کے نام کہتا ہوں۔

جو آئند سندھوٹ کے راسی سیکر تپ ترے لوک سپاسی
سوٹ کے رام دھام اس ناما۔ اچھ لوک وایک پستھ راما
جو آئند ساگر اور شکھ کی راشی ہے جس آئند ساگر کے ایک
چھوٹے سے انش سے تین لوک پرکاشان ہو رہے ہیں اور شکھ پاتے
ہیں۔ جو شکھ کے دھام اور سمپورن لوگوں کو شانتی دینے والا ہے۔

اس کا یعنی آپ کے سب سے بڑے پتر کا نام رام ہے۔
پستھن پوٹھن کر جوتی۔ تاکا نام بھرت اس ہوئی
جا کے تھرن تے روپا سا۔ نام ستر دھن برید پرکاسا
جو سندھار کا پالن کرنے والا اور رکھنا کرنے والا ہے۔
اس نام بھرت ہوگا جن کا نام تھرن کرنے سے ہی شتر کا اس جو جائے۔
اُن کا دیدوں میں بیکاشت شتر دھن نام ہے۔

دو دھاما

لچھن دھام رام پر یہ سکل جکت آدھار
گر بوسٹھ تپیں لکھا لچھن نام اُدار

جو شتر گنوں کے چھٹے دھام کے پیارے اور سارے جکت
کے آدھار ہیں۔ گورو بوسٹھ جی نے اُنکا شتر نام لکھا رکھا۔

چو پانی

دھارے نام گور ہرے بکھیرا۔ بید تنو ہرپ تو مست چاری
مہنی دھن جن سر پر جو پھانا۔ بال کیلی تپ تپیں سکھ مانا
اس پرکاش گورو بوسٹھ جی نے دیوار کر چاروں پتروں کے
نام دیے اور کہا کہ راجن! تمہارے چاروں پتروں کے ہاتھ تو
ہیں۔ مہنی لوگوں کے دھن ہیں۔ اور بیکاشتوں کے کو سب کچھ ہی ہیں۔
شوٹی کے پوان ہیں۔ تمہارے پریم وش ہو کر ان چاروں نے بال لپلا
کے پس میں سکھ مانا ہے۔

بارہی تے رنج بہت پتی جانی۔ لچھن رام چرن رتی مانی
بھرت شتر دھن دو سو بھائی۔ پریم سنیوک جی پریتی بڑائی

پرمات سے پرے تھیں جن کو دید اور سنت دھاتا دیا اور سب کے
سمندر اور سب گلوں کے جھنڈا رکھ کر گان کرتے ہیں۔ وہی شری لکشمی
کے سوا می میرے کلیان کے لئے جھکت جنوں پر پریم کرنے والے
جھگوان پر گٹ ہوئے ہیں۔

برہمانند کما یا نہریت مایا روم روم برتی بید کہے
تم اُسو اسی اُپہاسی اُنت دھیرتی جہنہ رہے
اُچا جب گیا نا پکھو سو کا نچرت بہت ہی کھنہ ہے
ہکی تھا سہائی نا تو بھائی یہی پر کا رست پریم لئے

دید کہتے ہیں کہ آپ کے روم روم میں آپ کی اُگی سے آپ ہی کی
مایا کے دھائے ہوئے اُنت کوئی برہما ڈشوں کے سمودھ بھرے
ہیں۔ وہ آپ جھگوان میں گھبہ رہے تو یہ سنسی کی بات ہے جسکو
مُن کر دھیر دھائی والے پرشوں کی بدھی ٹھکانے نہیں رہتی جب مانتا کو
اُگیان پیدا ہوا۔ تو پکھو مسکرائے وہ بہت پر کا رکے جرت کہنا جاتے
ہیں۔ انہوں نے مانتا کو پور جہنم کی سندر تھا کہ سمجھا دیا۔ جس سے کہ
ماتا کے دل میں اُنکے برتی پتر بھوا کا پریم پڑھے۔

ماتا اپنی بولی سو جتی دوتی تجو نات یہ روپا
کیجے سسٹو لیلانی پریم بیلایسکھ پریم الوپا
سستی جی لچا نارودن کھانا ہوئی بالک کھجوا
یہ جرت ہے گا میں ہری پد پد تے ہیں بھو کوپا

ماتا کی وہ گیان مٹھی جی گئی۔ وہ پھر بولی کہ۔ یہے نات اب تم ہں
روپ کو چھپا لہ۔ اندھ جھویر کر پا کر تے ہوئے سندر بال لیلار چو میرے
لئے پریم آنند ہوگا۔ مانتا کے یہ جہنم کرجان دیوتاؤں کے سوا می
جھگوان بالک روپ ہو کر رونے لگے۔ جہنم جھگوان میں پتر کو کہتے سنتے
ہیں وہ پریم دھام کو برایت ہوتے ہیں۔ اھر جہنم مرنے کے چکر سے چھٹ
جاتے ہیں۔

دوہا
پیر دھینو مہرنت ہرنت لینہ منج اوتار

منج اچھا نہریت تنو مایا گن کوپار

برہمن گائے۔ دیوتا اور سادھو جھاتوں کے کلیان
جھگوان نے منش اوتار لیا۔ اُن کا دوہ شریو اُن کی اپنی اچھا
بنا ہے۔ وہ اگیان منج مایا اھ اس کے گن اور اندریوں سے پرے ہیں۔
درشتی ماز میں شری دھان کرنے پر بھی وہ اُن سے سنگا ہیں پاتے۔
جیسا کہ جھگوان نے گیتا میں کہا ہے کہ اہنا ہونے پر بھی اوسب
جھوٹ پرانیوں کا ایشور ہوئے پر بھی اپنی مایا کو اڑھیں کر کے (اچھے
اڑھیں ہو کر نہیں) یوگ مایا سے پر گٹ ہوتا ہوں جب جب پریم کی پانی
ہوتی ہے۔ اور اہرم ٹھہ جاتا ہے۔ تب تب میں اپنے سوپ کو چھا
ہوں۔ سادھو پرشوں کا اڈھار کرنے کے لئے اور دشوں کا ناش
کرنے کے لئے اور دہرم کی ستھانا کرنے کے لئے ایک ایک میں پر گٹ
ہوتا ہوں۔ سپہ لہن اہرم اور کم الوکاک ہے۔ ارفعات
زومرے سنساری جیوؤں سے دکھشن ہے۔ اس پر کا جہنم
تتو سے جاتا ہے۔ وہ شری کو نیاگ کر جہنم مرن روپی سنسار
سے سدا کے لئے جھوٹ کر جھ اوتاشی کو برایت جھاتا ہے۔
گیتا اڑھیاے لم شلوک ۷۶ و ۸۰ میں پریم بھوا کو نہ ماننے
کے کلان چھ سب بھوتوں کے ایشور کو بھی موڑھ لوگ منش کا
شریر دھان کرنے والا۔ چھ سمجھتے ہیں ارفعات اپنی یوگ مایا
سے سنسار کا اڈھار کرنے کے لئے منش شریر میں دھرتے ہوئے
کو سادھان منش سمجھتے ہیں۔ گیتا اڑھیاے ۹ شلوک ۱۱

جو پانی

سنی بسو مہن جہم پریر بانی۔ سنہم علی اُنس سب رانی
ہریت جہنم دھائیں دسی۔ آنند گن سکل پر باسی
بالک کے رونے کی پریم پریر بانی من کرسب رانیان اناہی ہو
کو خلیا جی کے نل میں دوڑی اُنیں۔ اور داسیاں بڑی برتن ہو کر منگ ملجا
سٹھانے کو دوڑیں۔ اچو ہیا پوری کے سارے فرناری ران جہنم کا
جہنم سنتے ہی آنند میں گن ہو گئے۔

دسوتھ پتر جہنم سنی کا نا۔ مائوں برہمانند سمانا
پریم پریم من پاک سہرہا۔ چاہت اُنن کرک متی دھیرا
شری دسوتھ جی پتر کا جہم کانوں سے سنتے ہی آنند کے سمندر

کئے ہی اٹھ دوڑیں بیٹھنے کے کھالوں میں منگل و رقیہ (دوب۔
پلدی۔ رُچنا آئی آرتی) بھر کر گیت گاتی ہوئی راج درازیں گئیں۔

کری آرتی تہو چھا و کر نہیں۔ بار بار کسے چرن پر میں
مالدھ سوت بنی گن کا ایک۔ بار گن گاؤں رکھونا ایک
سندرا آرتی کر کے پچھا کر کے لگیں بار بار بالک کے
چرنوں پر گھٹنے لگیں۔ مالکھ۔ سوت اور بندی گن خنری رکھنا تھ جی
کے پتر گنوں کا گان کر رہے تھے۔

سرس دان دینہ سب کا ہو۔ جھنپا پاوار۔ رکھا انہیں تاہو
مرگ مد چندن کنکم کیپ۔ جی سکل بدھنہ پنج بیجا۔
راجہ نے سب کو بھر پور دان دیا۔ جنہوں نے دان لیا
انہوں نے بھی خوشی میں اُسے کھا دیا۔ کستوری۔ چندن اور کیر
الودھیا پیر سیوں نے ایک دوسرے پر آنا چھڑکا کہ سب گلی
کو چوں میں کیچ چ گئی۔

دوہا

گرہ گرہ باج بدھا وسیہ پر گے شمشما کند
پیش فیت سہیاں تہاں نگر تاری نہر زند
گھر گھر بدھائی باجے بجنے لگے شو بھا کے سول سوانی کے جنم
ہوئے سنے نگر کے نزار یوں کے سموہ کے سموہ جہاں تہاں آند
میں منگن ہو گئے

چو پائی

لیکے ستا ستر ا دو و سندرست جہنت بھیں اوو
وہ سکھ سمپتی سکھ سماجا۔ کہی نہ سکئی سارا ہی را جا
کیکئی اور سو ستر ادونوں لایوں کے گر کہ سے بھی سندر
پتروں نے جنم لیا۔ اس سکھ سمپتی سے اور سماج کے آند کا وزن
تو خود سری سر سوئی جی اور سریوں کے راجہ شیش جی بھی نہیں
کر سکتے۔

اووہ پری موادی امی بھانتی پر بھوی ملن آئی جیو لاتی
دھبی بھانوں جنوں سکھ جانی۔ تپتی جی سندھیا انو مانی

میں منگن ہو گئے۔ ہرے میں پریم اُٹھ رہا تھا۔ شریر پاکت ہو گیا
پریم دینی ندی کی بالٹھ میں شریر شعل ہو گیا۔ وہ اپنی بدھی کو دھیرج
دے کر اٹھنا مانتے تھے۔

جا کر نام سنت سبھ ہوئی۔ موریں گرہ آوا پر بھو سوئی
پر رانت لکھری من راجا۔ کہا بولائی بجاؤ ہو باجا
جن کا نام سننے تا تر سے ہی کلیان ہوتا ہے۔ وہ پر بھو میرے
گھر میں پر گٹ ہوئے ہیں۔ یہ دیا کر راجہ دسرتھ کامن آند
بری پھرنا ہو گیا۔ انہوں نے باجہ بجائے ڈانوں کو بل کر کہا کہ باجہ
بکاؤ۔

گرہ بشت لکھوں کیسوں کا۔ آئے دوج سہت نرپ دوارا
انوپم بالک دیکھنہ جانی۔ دُپ راسی گن کہی نہ سرائی
گودھ سشت جی کو بلوا بھی گیا۔ وہ پرم منڈی سمیت
رج دوار پر آئے انہوں نے جا کر انوپم بالک کو دیکھا۔ جو روپ کی
راشی ہے۔ اوپر جس کے گنوں کا وزن کر کے ہی نہیں بنتا۔

دوہا

فندی کو سداہ کری جات کرم سب کینہ
ہانک دھینو بس مل نرپ پینہ کہوں دینہ

پھر راجہ نے فندی کو شراہ کیا۔ اور جات کرم سنسکا راوی
کئے۔ اور برہمنوں کو سونا۔ گائے۔ بستر اور ہیرے موتیوں کا دان دیا۔
چو پائی

دھوج پتاک توں پو پھیاوا۔ کہی نہ جانی مہی بھانتی تہاوا
سمن شری اکاش تیں ہوئی۔ برہما تندن سب لائی
گھر گھر سورج و نشی جھنڈے لہائے گئے۔ بھات بھات
کے بناؤ سنگار توں سے آدکے پو پھیا پوری کو ایسا سماجا گیا
کہ جس کا دھن ہی نہیں ہو سکتا۔ اکاش سے پھولوں کی بارش ہوئی اور سب
لوگ برہما تندن میں ہو گئے۔

برند پرند ملیں لوگا میں۔ سہج سنگار کے اٹھی دھائیں
لنک کس منگل بھری تھارا۔ گاؤں پھپھیں بھوپ دوارا
پروسی اترال جھنڈ کے جھنڈ مل کر سادھارن شرنگار

دیکھائیں شوکھا پارہی بھینس۔ نو پیر (پنجی) گھونڈو کی آواز سن کر
مینوں کے من بھی موہے جاتے تھے۔ کمرس کر گھنی اور پیت پر تین
ریکھائیں بھینس۔ نا بھی کی کبھی تار کو تو وہی جانتے ہیں جنہوں نے اسے
دیکھا ہے۔

بچہ کبھی بھونش جت بھوری۔ مہال ہری نکھاتی سو بھادی
اومنی ہار دیک کی سو بھادی۔ پر پھرن دیکھت من لو بھا
اُن کی بھائی وصال (لے بازو) بھینس۔ اُن میں سندر گھنے
براجتے تھے۔ ہر دے ہر پیر کا ناخن اتی انت سندر شو بھا رے راکھا۔
چھائی پر کے رتوں سے جڑے ہوئے مینوں کے ہار کی شو بھا اور ہر مین
بھر گئے چل دیکھا کو دیکھتے ہی من بھجا جاتا ہے۔

کبھی کبھی اتی چباک سہائی۔ سن امت مل چھی چھائی
دوئی دوئی دن اور ہار وائے۔ ناسا تارک کو برنے پارے
کنٹھ سکھ کے سامن سندر تھا۔ اور کھوڑی نو بہت ہی سہائی
تھی کبھی پرانتھ کامدیوؤں کی شو بھا چھا رہی تھی۔ ۲-۲-۲ رنگیاں
اور لال لال ہونٹ تھے۔ ناک اور مستاک پر کے پیٹے تارک کی شو بھا
کا درن کون کر سکتا ہے۔

سندر نثر وں سہار و کپولا۔ اتی ہریہ مدھر تو ترے بللا
چکن کچ پنکھ بھو آرے۔ ہریہ کار رچی ماتو سنوارے
سندرکان اور بہت ہی سندر کھل تو تے مدھر تیر تو من کو
بہت پیارے لگتے تھے جنم کے وقت کے دیکھتے ہوئے مینے اور
گھونڈو والے بال تھے جن کو ماتا نے بہت پرکار سے بنا کر سنوار
دیا تھا۔

پیت بھلیا تنو ہی رانی۔ جالو پانی پکھنی موہی بھائی
روپ سکھ پینس ہی شرتی سکھا۔ سو بھائی سنے مین جہیں دیکھا
نثر پر پیتی ہنگام پینائی ہوئی بھینس۔ زانو اور ہاتھوں
کے بل چانا تو مجھ بہت ہی بھا آ تھا۔ اُن کے روپ کا درن تو دید اور
سیش جی بھی نہیں کر سکتے۔ اُسے وہی جانتا ہے جس نے کبھی مینے میں
بھی دیکھا ہو۔

دوھا
سکھ سندر وہ موہ پر گیان گرا گو تیت

و مپتی ہرم پر کیم لبس کر سسورت پیت
جو پرمانند سوپ۔ موہ رہت اور گیان بانی اور اندریوں سے
ایتھ (پتھ سے پرت) بھگوان ہیں وہ دسرتھ اور کوٹیا کے پریم
کے دس میں ہو کر سندر پو تر بال لیل کر تے تھے۔

یو پانی
اسی بھئی رام جگت پو ماتا کو سل پریا سنہ سکھ ورا
جنہہ رگھوناکھ چرنی مانی تہنہ کی پرتی پرت بھو اتی
اس پرکار جگت کے ماتا پیتا شری رام چندر جی نے
اور دھ پھری کے وکیوں کو سکھ و شانتی دی۔ ہے بھوانی !
جنہوں نے شری رگھوناکھ جی کے چروں میں پریتی کرنی ہے۔ آند
اور سکھ کی پراتی تو اُن کے لئے پر نکیش ہی ہے۔

لکھوتی بھجن کر کوری۔ کون سکھی بھوبندھن چھوری
جیو چر پر لبس کے راکھے۔ سو مایا پر بھوسوں بھے بھا بھے
شری رگھوناکھ جی سے بھگہ ہو کر کروڑوں اُپائے کرنے پر
بھی دھا کھن سنسار بندھن کو کون بھوٹا سکتا ہے۔ وہ مایا میں سب
چرا پر جیوؤں کو دس میں کر رکھا ہے وہ بھی پر بھو سے بھے مانتی ہے۔

بھرتی بلاں پچا دی تہا ہی۔ اس پر بھو بھارتی بھئی کدو کا ہی
من کر م کچن چھاری چترائی۔ بھجت لریا پر ہیں رگھو رانی
بھگوان اس مایا کو اپنے بھوؤں کے اشارے سے ہی بنائے
ہیں ایسے پر بھو کو چھو کر کہو اور کس کو بھیں۔ بدھی کی بھوئی چترائی
(نرک و ترک۔ واد و واد) کو چھو کر بھجن کرتے سے بھگوان شری
رگھوناکھ جی کر پا کر گئے۔

اسی بھئی سسو بنو د پر بھو کینہا۔ سکھ نکر باسنہ سکھ دیہا
لے اچھنگ کبھونگ ہلرا دے کبھول پالہ نہ گھائی بھلا دے
اس پرکار بال لیل کر کے پر بھو نے سائے نکر و اسیدل کو سکھ
دیا کو شلیا جی بھی انہیں گود میں لے کر ہلاتی ڈالائی تھی۔ اور کبھی
پنگورے میں لٹا کر بھلاتی تھی۔

دوھا

پریم مکن کو سلیا نسی دن جات نہ جان
سنت سینہ بس مانا بال حیرت کرگان!!

اِس پرکار پتر کے پریم مکن کو شلیا جی کو کب دن چڑھا
کب راتری آئی۔ اِس کا گیان ہی نہ رستا تھا پتر کے پریم کے دُش
ہو کر مانا اُن کی بال لیلوں کا گان کیا کرتی۔

چو پائی۔

ایک بار جنتی انہو ائے۔ کُری سہنگار پٹیاں پوڈھائے
نچ گل اشٹ دیو بھگوانا۔ پوجا ہینو کی نہہ اسنا نا
ایک باسات نے شری رام چندر جی کو اشنان کرایا اور
شرنگار کر کے پنگوڑے میں سلا دیا۔ پھر مانا نے اپنے گلے سے
دیو بھگوان کی پوجا کرنے کے لئے خود اسٹان کیا۔

کر کی پوجا نے بیدریہ چڑھاوا۔ اُپو گئی جہاں پاک بناوا
بہوری باتو تہواں چلی آئی۔ بھوجن کرت بھست جانی
پوجا کر کے نئی بیدیہ چڑھایا۔ اور آپ رستہ گھر میں چلی گئی جیب
وہ پلٹ کر آئی تو پتر کو اسی بیدیہ کو کھاتے ہوئے دیکھا۔

کے جنتی سبوس ہیں بھجیتا۔ دیکھا بال تہاں پنی سوتا
ہوئی آئی دیکھا ست سوئی بہرہ کمپ من چیرن ہوئی
مانا بھجیت ہو کر پتر کے پاس دوڑی گئی تو کہا بھجیتی ہے کہ
بالک پنگوڑے میں سوا چڑا ہے۔ پھر پوجا کے ستھان میں پاٹ کر آئی
تو پھر اُسی پتر کو بھوجن کرتے ہوئے پایا تب تو کوشلیا کا بہرہ کا
گیا۔ اور دھیرج بھوٹ گیا۔

ایہاں اُدھاں دوئی بالک دیکھا۔ مٹی بھرم مور کے کن بسلیکا
دیکھی رام جنتی اگو لائی۔ برہمہو سنی دینی مدھر مسکائی
یہاں وہاں دو بالک ایک جیسے دیکھ کر کوشلیا میں ہی
میں کہتی ہے۔ کہ میری بدمی ہی ٹھکانے نہیں رہی یا اور کوئی خاص
کارہا ہے۔ یہ بھو شری رام چندر جی نے مانا کو یا کل دیکھا تب وہ
بھڑک اُٹا۔

دوڑھا

دیکھو لا لاس ہی رنج او بھوت روپ اکھنڈ
رُوم روم پرتی لاگے کوئی کوئی برہما نڈ
پھر اُنہوں نے مانا کو اپنا او بھت اکھنڈ دراٹ روپ
دکھلایا۔ کہ جس کے ایک ایک روم میں کروڑوں برہما نڈ لگے ہوئے
ہیں۔

چو پائی

اگنت ربی سسی پتر ن۔ بہو گری سرت ہوی کاتن
کال کرم گن گیان بھاو۔ سوو دیکھا جو سنانہ کاو
اننت برہما نڈوں میں اننت سورج اننت چندر ماں اور
اننت شروہا دیو دیکھے۔ اننت برہما دیکھے۔ اگنت (بے شمار)
پریت ندیاں سمندر۔ برہمہو۔ بن۔ کال۔ کرم۔ گن۔ گیان اور بھاو
دیکھے۔ اور وہ پتر میں دیکھیں۔ جن کو بھی پتر میں نہ تھا۔

دیکھی مایا سب بدمی گا ڈھی۔ اتی سچیت جو رہی کرٹھا دی
دیکھا جیو نچاوی جاہی۔ دیکھی بھگتی جو پھورئی تاہی
سب پرکار سے بل شالی مایا کو دیکھا کہ شری رام چندر جی کے
سامنے اتی اننت بھجیت ہو کر ہاتھ جوڑے کھڑی ہے۔ جو کو
بھی دیکھا جیسے یہ ایک کرم کی بھاسنی میں باندھ کر جنم جہا نتر جاتی ہے۔
اور بھگتی کو بھی دیکھا۔ جو اس جیو کے بن جھنوں کو کاٹ کر اسے مکت
کر کے اس جہتر مایا سے سوا کے لئے چھڑا دیتی ہے۔

تن پاکت مکھ بچکانہ آوا۔ نین موند چورنی سبر ناوا
بسے وننت دیکھی ہتاری۔ بھجے بہو شری بھو روپ کھاری
مانا کا شر پالکت ہو گیا۔ مجھ سے شبد نہ نکلتا تھا تب انھیں
بندر کے شری راج چندر جی کے چروں میں مستک ٹیک دیا مانا
اشرہ چکت دیکھ کر کھراکش کے شتر و شری رام جی نے پھر بال
روپ بنایا۔

استنی کری نہ جانی بھے مانا۔ جکت پتا میں سرت کری جانا
اسری مٹی بہو پڑھی سمھائی۔ یہ جی اُنہوں کسی سنو مایا
مانا سے بھجے کے مے استنی بھی نہیں کی جاتی۔ وہ سہم ہی کہ

ٹھٹھاکر تے بھاگ جاتے۔ جن کا پار ویر نہ پاسکے اور نہ ہی (پہنچا)
کہہ کر چپ ہوئے۔ شوچی جن کا انت نہ پاسکے ایشیہ کی بات ہے کہ
ماتا انہیں بچڑے لے کا بھڑکرتی ہے۔

دھوسر دھوسری بھری تنوئے بھوتی ہسہی گود بھٹھائے
وہ شریس مٹی دھول سے بھڑکے ہوئے آئے، لاج نے
ہنس کر گود میں بھٹھالیا۔

دوہا

بھوجن کرت چیل چیت اتات او سر وائی
بھاجی چیل کلکت مکھ دھمی اودن لیدائی

بھوجن کرتے ہیں سن چیل ہے۔ سو ق پار دی اور بھٹھ
سے بھڑکے ہوئے مکھ سے ہی تلکاری مار کر بھاگ جاتے تھے۔

چو پائی

بال چرت اتی سل سہاے۔ سار دیش سہی شری گائے
جنہ کر من انہ سن نہیں راتے جن نچت کے بدھاتا
شری رام چندر جی کی سل اور سندریا لیل کا سوتی
شیش شوچی اور دیہی نے گان کیا ہے۔ جن اچھائے منشوں
کاسن ان کی منوہر بال لیلیاں نہیں لگتا ہے۔ ان کی بڑھی کو
بدھانے ہر لیا ہے۔

بھئے کماز جہیں سب بھارتا۔ دینہ جنیو گرو پتو ماتا
گرو گریس گئے ٹھہر گورائی۔ الپ کال بدیا سب آئی

جب چاروں بھائی ذرا سیانے ہوئے تو گرو ماتا پاتا
نے نیگیو بیت سنسکار کر دیا۔ پھر شری رگھو ناگھ جی سارے
بھائیوں سمیت گرو اشتم میں وڑیا بڑھنے لگے اور دھوسرے ہی کال
میں سب دیا بڑھ لی۔

جاگی سہج سواس شرتی جاری۔ سوہری پڑھ کر تو تک بھاری
بدیا نے نین گن سیلا۔ کھیل کھیل سک نرب لیلیا
چاروں دیہی بڑھ کے سہج شوس (بھادک سانس) میں وہ

جگت کے پتا پر ماتا کو میں نے اپنا پتر جانا ہے بھگوان نے
ماتا کو بہت بھکار سے سمجھایا اور کھا کے سنے ماتا! یہ گیت بات
ادھاٹ سروپ کا دشمن اکہیں کسی سے کہنا نہیں۔

دوہا

بار بار کوسلیا پنے کرنی کر جوری
اب جنی کہوں سیالے پر کچھ موہی بایا توری

کوشلیا جی بار بار ہاتھ جوڑ کر پراقتا کرتی ہیں کہ یہ بڑھو!
مجھے آپ کی پرل مایا بھی موبت نہ کر سکے۔

چو پائی

بال چرت ہری بہو بھی کہنیا۔ آئی آسند داسن کہیں دینہ سا
کھٹک کال پیتے سب بھائی۔ بڑے بھئے پتر چن سک کوہائی
بھگوان نے انک پرکار سے بال چرت کئے اور اپنے
سیو کوں کو بہت ہی سکھ دیا۔ پھر کچھ سماں بیت جانے پر چاروں
بھائی بڑے ہو گئے اور اپنے پر وار کے سکھ داتا ہوئے۔

چوڑا کرن کینہہ گروہائی۔ ہیر نہ پنی دھینا ہو پائی
پر م منوہر چسرت ایا را۔ کرت پھرت چارو سکھارا

تب گرو پسرشت نے جا کر ان کا منڈن سنکار کیا جس
پر برہمنوں نے پھر کشنا پائی۔ چاروں بسند را حکمار بر م
منوہر اور اپار لیل کرتے پھرتے تھے۔

من کر م یجن اگو چس جوی۔ دسرتھ اجر پیکر پر کچھ سوئی
بھوجن کرت بول جب راجا نہیں آتے جی بال سما جیا
جو پیکھو من کر م یجن سے آیت ہیں۔ (جہاں سے باقی
سمت من کے پانچ کر لٹا آتی ہے۔ وہ پیکھو دسرتھ جی کے من
میں کر پڑا کرتے تھے۔ راجہ سب بھوجن کرتے سنے انہیں بلا-
تے تھے۔ تو وہ کہیں میں من اپنے بال سکھاؤں کی منڈی چھوڑ
کر نہیں آتے تھے۔

کوسلیا جب بولن جانی ٹھٹھاک پر کچھ چلیں پائی
بگم لیتی سوا انت نہ پاد واپائی دھرتی مٹی دھاوا
کوشلیا جب بلانے جاتیں تو ماتا کو آئی دیکھ پر کچھ ٹھٹھاک

بھگوان بھی پڑھتے ہیں۔ یہ بڑا بھاری کوٹاک (اچھا ہے چاروں
بھائی و ذبا۔ نمرتا بھاؤ۔ گنگی اور شیل میں بین (ماہر) ہو کر راج کی بھیل
کھیتے ہیں۔

کر تل بان دھنشن اتی سوہا۔ دیکھت روپ چراچر موہا
جنہہ بدھنہہ پر سب بھائی۔ جھکت ہوہیں سب لوگ لگا
شندکس سے ہاتھوں میں دھنشن اور بان شو بھایا رہا۔
ان کے روپ کو دیکھ کر جڑ جیتیں جیو موہت ہو جاتے ہیں۔ جن کی
کوچوں میں چاروں بھائی کھیتے کھیتے تھکتے ہیں۔ ان کی کوچوں
کے سب نرناری۔ روپ کو دیکھ کر ایسے مست بے خود ہو جاتے
ہیں۔ کہ بڑھ کر رہے ہی نہیں تھکتے۔

دوہا

کوسل پرباسی نرناری بردھ اروبال

پران ہونے پر یہ لاگت سب کہیں رام کرپال

جو دھیا ہی کے واسے سب ناری بوڑھے اور بچے سبھی کو
راہ بھگوان شری رام چندر جی پرانوں سے بھی اڑھاک پیارے
کھیتے ہیں۔

چوپائی

بندھو کھاناگ لیس یو لائی۔ بن مرگیا نہت کھیا میں جانی
بادن مرگ ماراں جیاں جانی۔ دن پرانی نہ پائی دیکھا میں آنی
شری نام چندر جی سب بھائیوں کو اور سکھاؤں کو ساتھ لیکر
بن میں نہت شکار کھیتے جاتے اور بن میں پوتہ بھکر مرگوں کو مارتے
اور پرانی دن لاکر رام کو دکھاتے۔

جے مرگ رام بان کے مالے نے تنو گئی ہر لوک بھارے
انج سکھا سنگ بھو جن کر ہیں۔ مانا پتا آ گیا انوسر ہیں
حورگ شری رام چندر جی کے مان سے مارے جاتے تھے۔ وہ
شر کو بھوڑ کر دلوک کو برایت ہو جاتے۔ شری رام جی بھوٹے
بھائیوں اور دوست سرور سمیت بھو جن کرتے اور مانا پتا کی
اگیا الوہار مہا کرتے تھے۔

جہی بدھی سکھی ہو میں ہر لوکا۔ کر ہیں کر باندھی سوئی سنجو گا
مید پزان سنہس سن لائی۔ آہو کہیں انو جنہہ بھائی

جس پرکار امدھ پری کے واسے سکھی رہیں۔ بھگوان کر باندھان
شری رام چندر جی ویسا ہی آپاے کرتے۔ خود میں لگا کر دیکھ پڑان سنہتہ۔
اور پھر خودی چھوٹے بھائیوں کو سمجھا کر کہتے۔
برات کال اٹھی کے رگھو نا تھا۔ تاپا پتا کر و نا وہیں ماتھا
انیسو ماگی کر ہیں پیر کا جسا۔ بیگی جرت بشری من راجا
پیر بھو شری رام چندر جی پلاہ کال اٹھ کر مانا پتا کر کے پرنوں
میں سیس بھگوان اور ان کی اگیا پاکر کاکام کرتے۔ ان کے چتر دیکھ کر
راج بہت پر سن چیت ہو جاتے۔

دوہا

بیا پاک اکل اتیہہ اچانگ نام روپ

بھگت ہدیو نانا پدھی کرت چر تر اوپ

جو دیا پاک۔ کل رہت (نروینو) اچھا رہت۔ اچھے نرگن اور
نام روپ سے رہت پڑ بھو ہیں۔ وہ بھگتوں کے کلیان ایتھ نانا پرکار
کے انویم چیز کر تے ہیں۔

چوپائی

پرسب جرت کہا میں گائی۔ اگلی کتھا سنہو من لائی
لسوا متر جہا منی گئی۔ بسہیں بن سبھ اشرم جانی
یہ بال و کمار اور ستھ کے چتر میں نے لگا کر کپے ہیں۔ اب اس سے
اگلی کتھا من لگا کر سنہ مشہور جہا منی گئی۔ دیشو امتر جی بن میں ایک سنہ
اور پوتہ تر ستھان میں اشرم بنا کر رہتے ہیں۔

جہاں جب جگہ جوگ منی کر ہیں۔ اتنی مارتیج سیا موہی ڈر ہیں
دیکھت جگہ بن اپڑھا وہیں۔ کر ہیں اپدرو منی دکھ یا وہیں
اس پوتہ اشرم میں منی دسوا متر جی جب یگیہ اور لوگ کرتے
تھے لیکن مہیج اور مہا ہو۔ نا راکشسوں سے بہت ڈرتے تھے۔ یگیہ
کو دیکھتے ہی دشت راکشس بڑ بول دیتے تھے۔ اور اپدرو کر کے یگیہ مثلاً
کو بھڑکھ کر دیتے تھے۔ جس سے منی دسوا متر بہت ڈکھی تھے۔

گادھی تنے من چنتا بیاپی۔ ہری بنو مر ہیں نہ نہ پھر پانی
تب منی دامن کیہ نہ بجا را۔ پوکھو اور تر مو بہرں جہی بارا
گادھی پتر دسوا متر کسے میں بڑی چنتا ہوئی۔ انہوں نے من
میں دیاراکر یہ پالی راکشس دشنو بھگوان کے بنا نہیں مر میں گئے۔

رام چندرجی کو دیکھ کر مٹی کو تن میں کی سدا نہ رہی۔ اُس کے کھانڈ
کی شوکھا دیکھ کر دوسرا ہتھرجی آئند میں لگن ہو گئے۔ مانو پکرو پورن
چند راکو دیکھ کر موہیت ہو گئی ہو۔
تب من ہنشی بچن کہہ راؤ۔ مٹی اُس کر پانہ کیہنی ہو کا ہو
کیہنی کارن آگن تمہارا کہہ ہو سو کرت نہ لاؤں بارا
تب من میں پرین ہو کر نہ پگن کہے۔ کہ ہے مٹی! آپ نے راج دربار
میں پدھارنے کی ایسی اہار کیا بھی نہیں کی کس کارن دش آپ کا شہہ آنا
ہوا۔ آپ اگیا کریں میں آستہ پورا کرے میں ڈھیل نہیں کروں گا۔

اُسے سموہ ستاویں موی۔ میں جاچن آبیوں برب تو ہی
اُنچ سمیت دیو رگھو ناگھا۔ نیسہ بدھ میں ہو ب سنا تھا
مٹی نے کہا کہ ہے راجن! اسٹروں کے گردہ مجھے ستانے
ہیں۔ اس لئے میں آپ سے کچھ مانگنے آیا ہوں سو چھوٹے بھائی
پچھ سمیت آپ شری رام چندرجی کو میرے ساتھ بھیج دیں تو راکشس
کا ناش ہو جائے گا۔ اور میں بھی بے کھٹکے جب یوگ تکیہ کروں گا۔

دوہا

دھرم بھوپ من ہنشی تہو موہ اگیان
دھرم بھوپ من ہنشی تہو موہ اگیان

ہے راجن! پرین من سے موہ اگیان کو دور کر کے آپ دونوں
راجکاروں کو میرے ساتھ بھیج دیجئے۔ آپ کو تو پُن اور کیری کی
پراپتی ہوگی۔ اور ان دونوں راج کاروں کا پریم کلیان ہوگا۔

چوہانی

مٹی راجا اتی اپریہ بانی۔ ہرہ کہہ مٹھ دتی کملانی
چوہنے پن باتیوں ست چاری۔ سپرین نہیں کہہ ہو بپاری
مٹی کی ایسی اپریہ بانی (نا پسند بات) کوئن کر راجا ہرہ
کا پنے لگا۔ چہرہ کمل گیا۔ وہ بڑی آدھینتا سے ہلے کہ ہے پرین!
میں نے بڑھا لے میں ان چاروں چیزوں کو پایا ہے۔ اس لئے آپ نے
یہ مانگ دیا کہ نہیں کی۔

ماگو بھونی دھینو دھن کو سا۔ سہرس دیوں اوجو سہرہ سا

تب مٹی سریشٹھ دیشوا ہتھرجی نے سوچا کہ پرچھو تو پرکھوی
کا بھار دود کرے نمت اوتار زھارن کر چکے ہیں۔

ایہوں میں دیکھوں پدجیائی۔ کری مٹی آتو دوو بھائی
گیان ہاک گل گن اینتا۔ سو پرچھو میں دھیب بھری نینا

اسی بہا نے میں اُن کے چروں کے درشن جا کر کروں اور
بروہ بھنا کر کے اُن دونوں بھائیوں کو لے آؤں۔ جو گیان ویراگ
اور سمیت گنوں کے آشرہ ستھان ہیں۔ اُن پرچھو کو میں غیوں (غیروں)
سے جی بھر کر بکھوں۔

دوہا

بہو پدھی کرت منورکھ جات لاگی نہیں بار
گری مٹن سر ہو جل گئے بھوپ دربار
اس پرکھ منورکھ کرتے جو بھالے میں دیر نہیں لگی۔ ہر جو کے
جل میں اشنان کر کے مٹی راج دربار پر گئے۔

چوہانی

مٹی آگن سنا جب راجا۔ بلن گیسو لے سپر سماجا
کری دندوت مٹی ہی سنا مانی۔ سچ آگن بیٹھا ریتہ آتی
جب راجا نے مٹی دوسوا ہتھ کو آئے ہوئے سنا۔ تو وہ پرینوں
کے سماج کو ساتھ لے کر مٹی کے سماج کے لئے گئے مٹی کو دندوت
پن نام کر کے بڑے اور ستکار سے لا کر انہیں اپنے آسن پر بٹھایا۔

چرن بھاری کینہ اتی پوجا۔ موسم آجودھینہ نہیں دو جا
پدھ بھاتی بھوچن کر واوا۔ مٹی برہر دیں ہرش اتی پاوا

چرن یہ ہو کر اُن کا پوجن کیا۔ اور کہا کہ میرے سمان سو بھائی
شالی آج کون ہے جس کے گھر آپ کے چرن کل سدھارے مٹی
کو بھانت بھانت کے بھوچن کھلائے جس سے سریشٹھ مٹی بڑے
ہی پرین ہوئے۔

پینی چرن میلے ست چاری۔ رام دیکھی مٹی دیہہ باری
بھے غن دیکھت مٹھ سو بھا۔ جنو پکرو پورن سسی لو بھا
پھر چاروں راجکاروں کو مٹی جی کے چروں پر ڈال دیا۔ شری

گئے۔ اور ان کی چرن ہڈنا کر کے مٹی کے ساتھ چل دیئے۔

پیش سنگھ دوؤ پریشی چلے مٹی چلے ہرن
کر پاسدھو مٹی دھیر اھل بسو کارن کرن

منشوں میں شیر روپ دوؤ بھائی رام اور چھپن مٹی کے ڈرو
دور کرنے کے لئے پریش ہو کر چلے وہ کر پا کے سمندر۔ دھیر مٹی
سمپورن ہر ہمانڈ کے کارن اور کرتا ہیں۔

جوبانی

ارون نین اہ باہو بال۔ نیل علیج تنو سیام تمالا

کٹی پٹ پٹ کسیر کسیر بھاتا۔ رچرچاپ سائیٹ ہوں ہاتھا
جوانی اور ویتا کا جوش مارتے بھگوان کے لال تیر ہیں۔

چھاتی چوڑی اور بازو لمبے ہیں۔ نیل گل اور تمال کرش کے سمان
شبیام شری ہے۔ کمر میں پیلے بستری پہنے ہوئے ہیں۔ اور سندر
ترکش کسا ہوا ہے۔ دونوں ہاتھوں میں دھنش اور بان ہیں۔

سیام گور سندر دوؤ بھائی۔ سیوا مٹر مہا بندھی پانی
پر بھو پر مہینہ دیو میں جانا۔ موہی نئی پتا تجھو بھگوانا

ایسی سندر سانولی اور گوری دونوں بھائیوں کی چوڑی
کوپا کرنا لپسا مٹر جی کے ہاتھ کوئی بڑا بھاری خزانہ ہاتھ اگیا ہو۔
سیوا مٹر جی میں ہی میں کہہ رہے تھے کہ میں نے جان لیا کہ پر بھو
سچ مج پر مہنوں کے دیو ہیں جنہوں نے میرے لئے اپنے پتا کو بھی
چھوڑ دیا۔

چلے جات مٹی دینہ دھائی۔ مٹی مار کا کر دھ کری دھائی
ایک ہی بان پران ہری لینہا۔ دین جانی تھی تچ پدو سینہا

راستے میں جاتے جاتے مٹی دینہ مٹر جی نے لٹکا کو دکھلایا
شد مٹتے ہی وہ کرودھ کر کے روڑی آئی پر بھو شری رام چندری
نے ایک ہی بان سے اس کے پران ہر لٹکا اور دین جان کر سیکھ دھام
دیا۔

تب رشی رنج ناٹھ ہی جان صینی۔ پدیا بندھی کہوں بدیا دینہی

دینہ پران تیں پر یہ کچھو ماہیں سوؤ مٹی دیوں منش ایک ماہیں

آپ پر کھوی گاے۔ جھن اور خزانہ مانگیں۔ وہ میں آپ کو
سب کچھ پریش ہو کر دوں گا۔ شری اور پرانوں سے بڑھ کر تو کچھ بھی پیارا نہیں
ہوتا۔ سوئے مٹی! ان کو بھی پل بھریں میں آپ کے ارین کر دوں گا

سب مٹ پر پریشی پران کی ناہیں ملام دیتے ہیں مٹی گور سائیں
کہن شچراتی گھور کھوڑا۔ کہن سندر دست پریم کھوڑا

بے مٹی! یوں تو چھاپنے چادوں پتری پرانوں کے سمان
پیادے ہیں لیکن رام چندر کو تو کسی پرکا بھی دیتے نہیں بنتا۔

کہاں تو وکرال بھاناک راکشس اور کہاں یہ نادان میرے سندر
بچے۔ بھلا ان کا راکشسوں سے مقابلہ کیا۔

مٹی بڑپ گرا پریم رس سانی۔ ہرے ہرش مانا مٹی گیانی
تب بے مٹ پریشی سمجھاوا۔ پریم سندریہ نال کہوں پاوا

راجہ کے پریم رس سے پری پورن بچوں کو سن کر گیانی مٹی
دشوہ مٹر جی نے من میں بڑی ہرش مانا تب گرو و سنفٹ جی
نے راجہ کو بہت پرکا سمجھایا تب کہیں جا کر راجہ کے موہ کا ناش ہوا

اتی اور دوؤ قلنہہ بلاے۔ ہرے لائی ہو بھاتی سبھا
میرے پران ناٹھ دست دوؤ۔ تمہے مٹی پتا آں نہیں کوؤ

راجہ نے بڑے آد سے دونوں راجکماروں کو بلایا اور انہیں
چھاتی سے لگا کر بہت پرکا کی شکشادی اور پھر مٹی سے کہا کہ بے

مٹی! یہ دونوں پری پران ہیں۔ اب آپ ہی ان کے ماتا پتا ہو۔
دوسرا کوئی نہیں۔

دوہا

سوئے بھوپ رشی ہی مٹ پریشی ہی سبیں

جنی بھون گئے پر بھو چلے نائی پد سبیں

پر کہہ کر راجہ نے دونوں راجکماروں کو اشیر داد دے کر مٹی
دشوہ مٹر کو سونپ دیئے پھر پریشی رام چندر جی مانا کے محل میں

راکشوں کو مار کر برہمنوں کو نہر کھدے کر دیا۔ دیو مٹیوں کے سموہ
بھگوان شری رام چندر جی کی مٹتی کرتے لگے۔

تہاں اپنی کھچاک دوس لکھو لایا۔ سہ کینہہ سپرن پر دایا
بھگتی مہینو بہو کتھا پیرا تا۔ کہے سپر جہنی پر بھو جانا

وہاں کچھ دن اور رہ کر شری رگھوناتھ جی نے برہمنوں پر دایا
کی بھگتی کے کارن برہمنوں نے انہیں بہت سی پرائوں کی کتھائیں
سنائیں۔ اگر یہ پرکھ سب کچھ جانتے تھے تو بھئی انہوں نے پریم بھائی
سے سنیں۔

تب مٹی سے ادھر کہا بھجائی جیت ایک پر بھو دیکھئے جانی
دھنش جگمہ سنی رگھو کھانا تھا۔ ہر شئی چلتی بر کے ساتھ
اس کے بعد مٹی ویشوا متر جی نے اور پورک شری رام چندر جی
کو سمجھا کر کہا کہ۔ یہ پرکھو! چل کر ایک جیتز دیکھئے دھنش بجی کی بات
سن کر شری رگھوناتھ جی پر سن ہو کر مٹی ویشوا متر جی کے ساتھ ہوئے

اشترم ایک دیکھ گاہاں۔ کھاگ مرگ وینتو تہاں ناہیں
پوچھا مٹی ہی سہا پر بھو دیکھی۔ سکل کتھائی کہاں سیکھی
راستے میں ایک اشترم نظر پڑا وہاں پشوپتی جی جو مٹی کوئی
نہ کتھا۔ پھر کی ایک سہلا پر بھو شری رام نے دیکھی تو مٹی ویشوا متر سے
اس کا کارن پوچھا۔ مٹی نے ساری کتھا دستار سے کہہ سنائی۔

دوہا

گو تم ناری شراپ بس ایل دیہہ دھری دیہر
جیرن کل راج چاہتی کر پا کر پھور کھو بیہر

کہ۔ گو تم رشی کی اہتری اہیہ ہے۔ یہ ان کے دیئے ہوئے شاپ
کے کارن پھر کی دیہہ دھارن کئے ہوئے ہے۔ اور بہت کال سے بڑی
دیہتر تاتے آپ کے چرن کھوں کی راج چاہتی ہے۔ یہ دیکھو نا بھئی!
اس پر دیا کھئے۔

چھند

پرست پاوان سوک نساوان پرکھ مٹی پ پٹج سپی
دیکھت گھوایا کہ جرن سکھایا کہ سکھ سپی کر جوری رہی

جاتے لاگ نہ چھڑھا پیا سا۔ اترت یاں توتیج پیر کا سا

تب شری ویشوا متر جی نے سن میں یہ جانتے ہوئے بھی
کہ پر بھو سکل ورتا کے بھنڈا رہیں۔ کیوں اُنکی لیلای پورتی اٹھ انہیں
ایسی ورتا پڑھائی کہ جس سے بھوک پیاس نہ لگے۔ اور شری میں بے
پناہ بل اور تیج کا پرکاش ہو۔

دوہا

ایدھ سرب سمری کے پر بھو تیج اشترم آئی
کنڈ مول پھل بھو جن نہر یہ بھگتی پرست جانی

سب دویہ اشتر شتر رام چندر جی کو سمرن کر کے ویشوا
متر جی انہیں اپنے اشترم میں لے گئے اور انہیں پریم ہنیشی جان
کر کن مول پھل آدک بھو جن پریم پورک کھلائے۔

چوبائی

پرات کہا مٹی سن رگھو رانی۔ نہر کھے جگمہ کر ہو تہمہ مٹی
ہوم کرن لاکے مٹی بھلا دی۔ آپور ہے مکھ کی رگھو ادی
سوہرا ہوتے ہی شری رگھوناتھ جی نے ویشوا متر جی سے کہا کہ
آپ بے کھٹے اپنا لکھ کھجے۔ یہ سن کر اشترم کے نکٹ قاسی سب
مٹی ہون کرتے لگے۔ اور آپ شری راج چندر جی کی بکھی کی رگھو الی
کرتے لگے۔

مٹی ماریچ انساجر کر دی۔ لے سہلے دھا مٹی دھری
پنو پھر بان رام مٹی بھی مارا بست جوین گاسا گر پارا
یہ سما چار سنتے ہی مٹیوں کا دشمن ہوا کر وہی جہا تھی
راکشس ماریچ اپنے لشکر سمیت بکھی کو بھر شٹ کرتے کیلئے
چڑھ ہوڑا۔ شری رام چندر جی نے بغیر پھل والا بان اس کے مارا۔
جس سے وہ سو بوجن دور سمندر کے اس پار جا گرا۔

پادک سر سہا ہو پٹی مارا۔ انج انساجر کٹ کو سنگھارا
ماری اشتر دو ج نہر کھے کادی۔ مٹی کر پی دیو مٹی بھلا دی
پھر سہا ہو کو ان بان مار کر بھسم کر دیا۔ اور بھوٹے بھائی
لکشمی نے راکشوں کے سب لشکر کا سنگھار کر دیا۔ آں پرکار

سندھ سے چھڑنے والے آپ پر بھوکو کو جی بھر کر دیکھا۔ آپ کے دشمن
کو شری شوجی جیوں کا سب سے بڑا لالچ سمجھتے ہیں۔ سب پر بھوکو! میری
آپ سے بنتی ہے۔ میری بدھی بڑی بھولی ہے۔ بے ناخدا! میں آپ سے
اور کوئی دردان نہیں مانگتی کیوں یہ وہ مانگتی ہوں۔ کہ میں من روپی بھوڑا
آپ کے چرن کملوں کی دھول کے پریم رس کا سدھاپان کرتا رہے۔

جیہیں بدھ سر ستر پارم ہنیتا پرگٹ بھٹی سو میں دھری
سوئی بد پچ جیہی پو جیت اج تم سر دھرو کو کس پال ہری
اسی بھانیت ہمارے گوتم ناری ناراد ہری چرن پیری
جوانی من بھاو اسو رو پاو گئے پلوک آئند بھری

جن چرنوں سے دیوندی پریم پو تر شری گنگا کی پرگٹ ہوئی۔
جنہیں شوجی نے اپنے سر پر دھارن کیا جن چرن کملوں کو برہما
جی پو جتے ہیں۔ بے کر پاو! بے ہری! آپ نے وہی چرن میرے
سر پر دھریئے۔ اس پر کار بار بار بھگوان کے چرنوں پر گری اور استی
کرتی ہوئی گوتم پتی اہلبہ اپنے من چاہے وردان کو پا کر آئند سے بھر
پور ہو کر اپنے پتی کے پاس گئی۔

دوہا

اس پر بھو دین بندھو ہری کارن ت دیال
تلسی داس ٹھہرتی بھو چھاری کیٹ جنجال

پر بھوکو شری رام چندر جی دین بندھو (غریب لافز) اور
دینا کارن کے ہی دیا کرنے والے ہیں۔ کوئی کہتے ہیں کہ بے دھشت
من! تو سارے کیٹ جنجال کو بھوڑ کر شڑھ اور سچے بھاد سے ایک
ماتر انہیں کا بھجن کر۔

اتنی پریم ادھیر ایک سر سر اگھ نہیں دنی بھن کہی
اتنی شہ پر بھائی چرن نہ لائی جگن نین جل ہمار ہی

پر بھوکو شری رام چندر جی کے پوتر اور شوک کا ناش کر نیوالے
چرنوں کا سپریش یا گئے ہی وہ تپ کی موثری اہلبہ پرگٹ ہو گئی بھگت جنوں
کے سکھ دانا شری رکھنا تھ جی کو بھیکر سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہو رہی۔
اتنی انت پریم کے بارے وہ ادھیر ہو گئی۔ پریم دس اس کا شری پرگٹ ہو
گیا۔ ایک سے کچن نہیں نکلتا تھا۔ وہ اتنی سو بھاکر دان پر بھوکے چرنوں
سے لیٹ گئی اور دونوں آنکھوں سے پریم اور آئند کے کارن آنسوؤں
کی دھار بہ نکلی۔

دھیر ج من کینہا پر بھوکو ہوں پنہا رکھوئی کر پگٹ پائی
اتنی نرنائی استی کھائی گیان گمے جے رکھو رائی
میں ناری پاؤں پر بھوکو گیاؤں پاؤں رپوچن سکھ دانی
راجیو بوجن کھو کھے چون باہی پاپی شرن ہی آئی

من میں دھیر ج پکر کر بھوکو کو بچانا اور شری رکھنا تھ جی کی کر یا
سے بھگت پراپت کی۔ اپنی پریم پوتر بانی سے بھگوان کی استی کرنے لگی۔
بے گیان سے جانے پو گئے شری رکھنا تھ جی میں پوتر نادی ہوں۔
آپ سارے بھگت کو پوتر کرنے والے پر بھوکو ہیں۔ آپ اسرار ج راؤں
کے دشمن ہیں۔ اور بھگتوں کو شکھ دینے والے ہیں۔ بے کمل نیترا! بے
جہم من روپی سندھار جگن کے بھے سے چھڑانے والے پر بھوکو ہیں آپ کی
شرن ہوں میری رکھنا کیجے میری رکھنا کیجے۔

مٹی شرن دینہا اتنی بھل کینہا پریم انو کرہ میں مانا
دیکھو بھری لوجن ہری بھو چون اہای لالچ مستکر جانا
پنتی پر بھوکو موری نہیں استی بھوئی نا تھ نا گبو بر آنا
پد کمل پرگا رس انورا کا تم من مدھپ کس پانا

مٹی سے جو غصہ شاپ دیا۔ وہ اچھا ہی کیا۔ اس شاپ کو بھی
میں ان کی اپنے ادھر بڑی بھاری کر یا ماتی ہوں میں اپنا آنکھوں سے

ماس پارائن ساواں شرام

— ۱۳۷ —

چوپائی

چلے رام چھپن منی سنگا گئے جہاں جگ پاوئی گونگا
گواہی تہہ سب کھٹا سناں اُچی پرکار سہری ہی اسی
رام اور منی دیو نو منہ کے ساتھ چلے وہ وہاں پہنچے جہاں
کہ جگت کو پوتر کرنے والی شری گونگا ہی بہہ رہی تھیں گادھی کے پتر
شری وشوا مہتر جی نے وہ سب کھٹا سناں جس پرکار دیو ندی گونگا
جی پر کھڑی پرکھیں۔

تب پر چھوڑ نہت سمیت ہلے سپدہ دان ہی دیو انہ پائے
ہرشی چلے منی بڑا سہا یا۔ سگی بدیم نگر نیسرایا
تب شری رام چندر جی نے دشمنوں کے ساتھ گونگا جی میں
اشنان کیا۔ بہمنوں کو دان دیا۔ پھر برہمن چیت ہو کر منیشوڑ
کے ساتھ چلے۔ بلدی ہی جنک پوری کے نزدیک پہنچ گئے۔
پرمیتا رام جب دیکھی۔ ہر شے اپنے سمیت لسیکھی
باہیں کوپ سہرت سہرنا نا۔ سہل سہا سم منی سو پاتا
جنک پوری کی شو کھیا دیکھ کر شری رام چندر جی سمیت اپنے
چھوٹے بھائی لکھن کے بہت ہی پران ہوئے۔ وہاں ایک باڑی
کنویں۔ ندیاں۔ ادا نالاب ہیں۔ جن کا جس امرت کے سوان ہے اور
جواہرات سے جڑی ہوئی وہاں سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں۔

گنجت منجومت اس چھر سنگا کو جیت کی ہو برن بہنگا
برن برن سکے بنا جاتا تری بدھ سمیرا سکھاتا
کھنورے کرند اس سے متا لے ہو کر سند کو بخا کر رہے ہیں۔
کھانت کھانت کے رنگوں کے بہت سے بھی بیٹھے شاول ہے

ہیں رنگ برنگے کس کے پھول کھلے ہوئے ہیں تین پرکار کی شیتل مند
سنگندہ سدا سکھ دینے والی دیو جیل رہی ہے۔

دوہا

سمس بانکا باگ بن پیل بہنگا نو اس
پھوٹ پھلٹ سہلوت سوہرت پرچول پاس
جنک پوری کے چاروں طرف سند رنچلواڑیاں۔ باغ باغیچے
پھولے پھلے ہرے بھرے سندرتوں سے لے ہوئے ہیں میں
بہت سے بھی نو اس کرتے ہیں شوکھ پاپا رہے کھے۔

چوپائی

نئی نہ برت نگر ننگائی جہاں عالی بن تھاں ہی لہائی
چارو بکارو پختہ انباری مٹی مے بھی ہنوشوکر سنواری
نگر کے بھیر کی سندرتا کچھ کہتے ہی نہیں مٹی میں جہاں جاتا
ہے وہاں ہی رم جاتا ہے سندرتا دہی۔ وچتر اداں لکھ جوکہ جواہرات
سے جڑی ہوئی ہیں۔ مانو کہ خود برہما جی نے اپنے ہاتھوں سے بنائی ہوں۔
دھنک ہنک بر دھند سمانا۔ بیٹھے شکل وستو لے جانا
چوہرٹ سندرتا گلیں سہائی سہنت ہر سہس سنگندہ سنجانی
دھنڈا دیو پاری کبیر کے سمان دھنواں سب پرکار کی انیک
وستوئیں دکانوں میں سجائے بیٹھے ہیں۔ چوک سندرتا اور کوہے
بڑے سہاوتے ہیں۔ جو سدا سنگندہ سے بھر پور رہتے ہیں۔

منگل مہن سوب کیرے جیت جیوتی ناٹھ چترے
پرنر ناری سہک سچی سفتا۔ دھرم سلی گیانی گون ومنتا
سب کے مکان منگل سے ہیں۔ ان پر تصویریں اور پیل بوٹے کھچے

بہت سے غم و رنج منتری اور سنا پتی ہیں۔ ان کے گھر
بھی راجہ محل کے سامن سندرا اور اہل ہیں۔ جنک پوری کے
باہر تالاب اور ندی کے نزدیک ادھر ادھر راجہ جو سو بھر کے لئے
آئے ہوئے ہیں ڈیرہ ڈالے ہوئے ہیں۔

دیکھی انوپ ایک انورائی۔ سب سپاس سبھائی سہرائی
کوسک کہو مور منو مانا۔ ایہاں دہے رگھوپر سہجانا
وہاں ایک سندرا انوکھم کم کا باغ دیکھ کر جو سب بھانت بہا دنا
لگا۔ اور جس میں سب پرکار کی سو دھائی (سہولیات) تھیں۔ دشواہتر
جی نے کہا کہ میرا من چاہتا ہے کہ سب رگھوپر! اس باغ میں لائش کریں۔
پھلے ہیں ناٹھ کھی کر یا نکیتا۔ اترے تہاں مٹی بزد سمیت
دسواہتر ہا مٹی آئے سماچار متھلا پتی پائے

”بہت اچھا سوا من“! ایسا کہہ کر یا ندھان شری رام چندر
جی مٹی سماج کے ساتھ وہاں کھڑے گئے۔ راجہ جنک نے جب یہ خبر
سنی کہ جہاں مٹی دشواہتر جی آئے ہوئے ہیں۔

دوہا

سنگ سچو سچو پوری بھٹ بھو سہر گر گئیاتی
چلے ملن مٹی نایک ہی بدت راؤ ابھی بھاتی

تب راجہ جنک آگیا کاری منتری۔ بہت سے یو دھاہتر لٹھ
برہمن گرو اور اپنی جاتی کے شیشٹھ لوگوں کو ساتھ لے کرے پر تن ہو کر
مٹی گنوں کے سوامی شری دشواہتر جی کو ملنے چلے۔

چوہائی

کیدہ نہ پتا مورچین دسری ماٹھا۔ دہنہہ ایس بدت مٹی ناٹھا
دسیر برنہ سب سادہ رندے۔ جانی بھاگیہ بڑ راؤ اندے
راجہ نے مٹی دشواہتر جی کے چوٹوں پر مستک شاک کر پر نام کیا۔
مٹیوں کے سوامی دشواہتر جی نے پر تن ہو کر آشیر باد دیا اور پھر برہمن
منڈلی کو جو کہ دشواہتر جی کے ساتھ تھی۔ راجہ نے سادہ رندہ نام کیا۔
اور اسے اپنا سو بھاگیہ جان کر راجہ جنک بڑے پر تن ہوئے۔

بہت سے غم و رنج منتری اور سنا پتی ہیں۔ ان کے گھر
بھی راجہ محل کے سامن سندرا اور اہل ہیں۔ جنک پوری کے
باہر تالاب اور ندی کے نزدیک ادھر ادھر راجہ جو سو بھر کے لئے
آئے ہوئے ہیں ڈیرہ ڈالے ہوئے ہیں۔

انوپ بہاں جنک نوا سو بھیکس بیدہ سلوک پلر سو
بوت چکت چیت کوٹ بلوکی۔ سکل جھون سو بھا جنور وکی
ہماں جنک جی ہی راجہ محل تو اتنا سندرا ہے کہ اسکی
سندرا مٹی کوئی آب پاشی نہیں ہے۔ (یعنی جو خوبصورتی میں اپنا
نامی نہیں رکھتا) نہیں کے (مشورہ) (خوشحالی دھن دولت) کو
دیکھ کر دیکھ کر ٹوٹ بھی مورت ہو جاتے ہیں۔ راجہ محل کے کوٹے میں جو
لوہ بھنگہ تو چیت چکت ہو جاتا ہے۔ وہ اتنا سندرا ہے مانوسا
سندرا بہرے شو بھا آئی نے ہی تھی ہے۔

دوہا

دھول دھام مٹی پُرٹ پٹ سٹھٹ ناٹھا
سیناواس سندرا سون بھا کھی کھی جاتی

انوپ اصل راجہ محلوں میں انیک پرکار کے مٹی جڑت سندرا
دھنگ سے بنے ہوئے پردے لگے ہوئے ہیں۔ شری سیتانی کے
رہنے کے سندرا بھون کی شو بھا کا دھن تو بھلا کون کر سکتا ہے

چوہائی

بھگ دو اور سب کس کیا ناٹھا بھو پھیرٹ ماگدھ بھاٹا
نی پستان باجی کج کالا۔ بے گئے رتھ سکل سب کالا

راجہ محل کے سب دروازے سندرا میں چین میں بھر کے
سامن مضبوط اور کھچے زونے والے کھوار لگے ہیں۔ وہاں ماتحت
راجہ دربار میں۔ لکھنوں اور بھون بھیر لگی رہتی ہے۔ محل میں
شری ویشال کھوڑا اور گج شالا۔ (مطیل اور فیل غانا) بنی
ہوتی ہیں۔ جو سب سے گھوڑوں۔ ہاتھیوں سے بھری رہتی ہیں۔

سورج سینپ بہو تیرے زرب گرہ سہر سندرا دیکرے
پر پامیر سہر سہر سمپا۔ اترے جہاں تہاں میں مہیپا

کشتن پتھن کی بارہی بارہا۔ لیسوا متر نرب ہی میٹھا
تیرہی اور سرکے دوو بھائی۔ گھر ہے دیکھن کھلوانی

اس کے بعد بار بار کشتن پتھن کر دینو (غیریت) و شوا
راہ چک کو اپنے پاس بٹھایا۔ اسی سے دونوں راجہ مار کے ہونے
پھلواری۔ پھنے گئے تھے۔

سیام گورہ مردوئیس کھلوہ لوچن کھد لیسو جیت چورا
اٹھے سکل جب رکھتی آئے۔ لیسوا متر نرب کٹ بیٹھا
دونوں راجہ مار اتنی منورہ سافو لے اور گورے رنگ کے تھے۔
اٹھتی جوانی کی اوستھا تھی۔ اپنی سندرتائی سے نیتروں کو کھینچنے
والے اور شہو کے من کو پھیلنے والے تھے۔ جب شری رام چندری
وہاں آئے تو ان کے ہوپ اور تیج کو دیکھ کر سب اکٹھے کھڑے ہوئے
و شوا متر جی نے ان کو اپنے پاس بٹھا لیا۔

پھنے سب کھن بھی دوو بھارتا۔ بارہی پلوچن ملکات کا تا
مورتی ہارھر منورہ دیکھی۔ بھنے پرایو بدھو بسیکھی
دونوں کھائیوں کو دیکھ کر بھی کھن کھن کھن میں آنند
کے اکتوبر بہ نکلے شری کے رنگے کھڑے تھے۔ رام جی کی مہر منورہ
مورتی کو دیکھ کر غافل کر بدھو (جنک میں) کو کہ گیان پچار کے پربھاؤ
سے بدھو کا ابھیان نہ رہا کھا۔ سچ جج ہی شری کی سدرہ بڑ جھول
گئے۔

دو صا

پریم لکن متوجانی نرب کر ہی بلیا ہن دھیر
لو لے مٹی پدنائی بہر و گد گد گرا گھو صیر

اپنے من کو پریم میں نگارہ جان کر راہ لے گیاں و چار سے
من کو دھیرج دے کر مٹی و شوا متر جی کے چروں میں سر جھکا کر گد گد
گھیر بانی سے کہا۔

چو پائی

کھونا تھ سندر دوو بالک مٹی کل تلک کہ نرب کل بالک
بریم جو نغم نیتی کسی گدا۔ اچھے مٹی ہری کی سوئی آوا
سے سواہی! کہنے کے یہ دوو سندر بالک مٹی کل تلک میں یا
نرب کل بالک تی۔ اٹھات مٹی پتر میں یا کسی راہ کے بیٹے ہیں۔

شری رام نے مٹی مٹی کہ کر گان کیا ہے کہیں وہی تو دو
شری رام نے مٹی مٹی کہ کر گان کیا ہے کہیں وہی تو دو

براک روپ منو مورا۔ تھکت ہوت چھین چھین
ماں پر پلو پھلو سستی بھاؤ۔ کھونا تھ مٹی کھونا تھ مٹی
میرا من جو بھاؤ سے ہی ویرکتا ہے ان دونوں کو دیکھ کر
ایسے مگرہ ہو گیا۔ جیسے ک چند را کو دیکھ کر چکر موبت ہو جاتا ہے
اس لئے ہے پربھاو! میں آپ سے بھاؤ سے پوچھتا ہوں۔ سبت
سواہی! بچے بائے پھنا رہے۔

انہی بلوکت اتی اورا کا بوس پریم کھن ہی مٹی کا
کہہ مٹی ہی کھن نرب نربکا۔ مٹی کھن نہ مٹی الیک
ان کو دیکھ کر پریم کے مارے میرے من لے پریم کھن کو تیاگ
دیا ہے۔ مٹی و شوا متر جی نے منس کر کہا ہے۔ راج! کھنک ہے
اپنے کھن کھن اپرا نلک (کھوٹے تھیا) ہونے ہیں! ہرگز نہیں۔

یہ پریم ہی جہاں لگی پائی من مٹکا کی رامو مٹی بانی
رکھو کل مٹی دسر تھ کے جائے۔ تم بہت لاگی نربس پٹھا سے
یہ سننا دھیر کے سبھی پرائیوں کے پلان ہیں۔ رام چندری
یہ کھن من کر ہی من میں کھن لے ہیں۔ و شوا متر جی نے پھر کہا۔ کہ بے
راجن! یہ رکھو کل مٹی دسر تھ کے پتر ہیں۔ میرے بہتہ اٹھ یعنی تیر
گیہ کی رکشا کرنے کے لئے راہ ہے انہی میرے ساتھ بھیجا ہے۔

دو صا

رامو لکھن دوو بندھو نرب روپ سل بل دھام
لکھ را کھو سبوسا کھی جاگو چتہ امر سنگرام

رام امد لکھن ان کے نام ہیں۔ دونوں بھائی روپ شیل
اور بل کے دھام ہیں سارا سنار جانتا ہے کہ انہوں نے یہ تھیں
دکشنوں کو جیت کر میرے بلیہ کی رکشا کی ہے۔

چو پائی

مٹی توچرن دیکھی کہہ راؤ کہی نہ سیکوں سچ پٹنیہ پربھاؤ
سندر سیام گورہ دوو کھارتا۔ آندہ ہو کے آندہ داتا
راہ لے کہا ہے مٹی! میں اپنے پتروں کے پربھاؤ کو کھن نہیں سکتا
جس کے ریتاب سے کہ مجھے آپ کے چروں کا رتن کرنے کا سوچا کہ

پر جو شری راجت درجی کا درلستے ہیں۔ اور کچھ کشتی و شواہتر جی
سے بھی سکوت کر کے رکھنا چاہتے ہیں۔ اس لئے پرکٹ تر کہتے
نہیں ہیں ہی میں میں مسکرا رہے ہیں۔

رام اس من کی گتی جانی بھگت بھلا ہمایا ہلسانی
پریم نہیت سکھی مسکائی۔ بولے گراؤ من پانی
انتر جانی بھگوان شری رام چندر جی نے اپنے چھوٹے بھائی
کے من میں ہمو رہتے انار دھواؤ کو جان لیا۔ ہر دے میں بھگت
تسلیم تھا (بھگت پریم) اند آئی وہ گرو کی آگیا پا کر بہت ہی دے
سے سکھاتے ہوئے رشتہ میں سے بڑے ادب مسکرا کر بولے۔

ناکھ کھن پو دیکھن تھیں پر جو سکوت کر کے نہ کہیں
جوں لائے لیسو میں پاؤں نگر دیکھائی ترے لے آؤں
سے ناکھ لچھیں جی ہتاک پور دیکھا چاہتے ہیں لیکن آپ کے
ڈر اور سکوت کے مارے ہٹ کر کے نہیں کہتے۔ اگر آپ آگیا دیں تو
میں انہیں نگر کر کھا کر جلا دیں ہی دے لے آؤں گا۔

سنی میں کہہ کہن سپر ہی۔ کس نہ رام نہ دھواؤ نہیتی
دھرم سیتو پا لک۔ کہہ رہا تھا پریم پس سیتو سکھاتا
نیشور و شواہتر جی رام ہی کے یہی مسکرا پریم بھری بانی
سے بولے! ہے رام اتھم نیکی کی رکشا کیسے نہ کرو گے۔ بے حیات!
تم دھرم سیتو (دھرم کا بلی) ارتھات دھرم دریا دار)۔ کہے پالنے والے
ہو اور پریم و ش ہو کر بھگتوں کو سکھانے والے ہو۔

دوہا

جانی دیکھی اوہو نگر و سکوت بھان دوو بانی
کر پو بھگت سب کے نہیں نذر بدن دیکھائی
تم دونوں مکھ نہان بھائی اپنی اچھا بولک گر بھگت آؤ اور
ایسا سندھو ہر دھما کر نگر و سیتو کے نیچوں کو تر پت کر۔

چوپائی

منی بیکل بندی دوو بھرا تا سب لوک لوچن سکھانا

پر اپت ہوا ہے۔ یہ دونوں سندھو شام اور گورے رنگ کے
دونوں بھائی آند کو بھی آند دینے والے ہیں۔

انہ کے پرینی پر سپر بانی۔ کہی نہ جانی من بھاؤ سہاوتی
سہو نا تھ کہہ نہت بدیہو۔ برہم جیو او سہج سینہو
ان دونوں کا آپس میں جو پرت اور سندھو پریم ہے۔ وہ من
کو بہت بھاتا ہے۔ یہ سوا من آسنے۔ راجہ جنک لے پرین
ہو کر کہا۔ برہم اور جیو کی طرح ان دونوں بھائیوں میں سبھاوک پریم

ہے۔ منی پر جو ہی جیو نہا ہو پلاک گات ارا دھک اچھا ہو
منی ہی پر سنی نائی پریسیو۔ جلیو لوائی نگر او نیشو
راجہ پر جو شری رام چندر جی کو بار بار دیکھتے تھے ہی نہیں۔
شر پر بھگت ہو رہا ہے من میں بڑا آند اور اتسا ہے۔ منی کی
استی کر کے اور ان کے چہروں میں مسک بھلا کر راجہ انہیں اپنے
من میں سا جھ لے چکے۔

سندھو نو سکھ سب کا لا۔ نہاں راسو لے پو نہا جیو لا
کری پو نہا سب بھو سیدو کافی۔ گنیو راؤ گرو۔ پلا گرائی
ایک سندھو جوں جو سب موسوں میں سکھانک (آدام دہ) اٹھا
راجہ نے ان کے بھرنے کے لئے دیا۔ سب پر کار سے پوہا اور
سیدو کر کے دیا۔ مانگ کر راجہ اپنے راج محل میں آئے۔

دوہا

رشیہ تنک رکھو منی کری بھو جیو لیشو
بھیکھ پر جو بھلا تہت پو لے ہا بھری جیامو
تب تو سب رشیوں کے ساتھ رکھو کل نہاک پر جو خبری
رام چندر جی بھوجن اور آدام کر کے بھائی لکشن سمیت بیٹھے۔ اتنے
ہیں دن کا ایک پہر پاتی رہ گیا۔

چوپائی

کھن ہر دیں لا سلسو لیکھی۔ جانی جنک پراپے دیکھی
پر جو بھو بھری منی ہی سیکھا ہیں۔ پرکٹ نہ کہیں من میں سکھا ہیں
لچھن جی کے من میں جنک پورن کے رچنا دیکھنے کا بڑا چاہا۔

اور کھنگھڑا لے بال ہیں۔ ابری سے لے کر جی تک دونوں بھائی
سندر ہیں۔ اور جس رنگ کی شو بھا جیسی جونی چاہئے۔ ویسی
ہی ہے۔

جھوپائی

دیکھیں گھر کو جو پست آئے سما چار پیر یا سنہہ پائے
دھماکے دھماکے کام سب تیاگی۔ میں ہوں تاک ہی کوٹن لاگی
یہ سما چار میں کر کہ دونوں را جکار نگد کھئے پائے ہیں۔ نگد اسی نر
ناری اپنے گھار اور اپنے اپنے کام کاج کو جیسے تیسے چھوڑ کر ان
کے دشمن کرنے کے لئے ایسے یا کل ہو کر دوڑے کہ جیسے کوئی
دروہی خزانہ کوٹنے دوڑے۔

نر کھی سبج سندر دو بھائی۔ یہ ہیں کھی لوچن کھپل پائی
جیتیں بھون جھرو کھنہ لاکیں۔ نر کھیں رام روپ انور راگیں
سبھاؤ سے ہی سندر دونوں را جکاروں کے دشمن کر کے نر
وہی لوگ اپنے نیتروں کو سمجھل جان کر اندر سے ہوتے ہیں۔
جوان استراں گھر کے گھروں میں سے شری رام چندر جی کے پوچ
کوڑے پر یکم سے دیکھ رہی ہیں۔

کہیں پیر سپر کھن سپر تپی۔ سکھی انہ کوئی کام بھی جیتی
سمر نرا سمر ناگ منی ماہیں سو بھا اکی کہوں سنی اتی ناہیں

اور ٹسے مہم سے آپس میں کہہ رہی ہیں۔ ہے سکھی! ان
دونوں جھاروں نے نوکر وڑوں کا م دیوں کی سندر تائی کو جیت لیا ہے
وہ۔ ش۔ سمر ناگ اور سنی سماج میں تو ایسی شو بھا کہیں نہیں سنی گئی۔

بشو چاری کھج بکری کھج چاری۔ بکری شمشک بکری بکری
اپر سو اس کوو نہ اتنی۔ جیسی سکھی پٹ ترے جاہی

دشنہ مہکان ہیں ایسے لکشن تو ہیں پر نتوان کی چار بھیاں ہیں
جس سے ان کی ایسی شو بھا انہیں بر جاہی میں سندر تا تو ہے۔

لیکن ان کے چار نہ ہیں۔ اس لئے ان کی شو بھا بھی ان کی شو بھا
سے نر نہیں کھاتی شو جی سکھ کے دھام تو ہیں۔ پر نتوان کا جھانک

بالک بوند دیکھی اتی سو بھا۔ لگے سنگ لوچن منو لو بھا
منی و سوامتری کے چرن مکلوں کو پیر نام کر کے دونوں بھائی
دنیائی آنکھوں کو سکھ دینے والے نگر کی اور میں پڑے نگر میں پریش
کرتے ہی بچوں کی ٹولیاں ان کی شو بھا کو دیکھ کر سب اتھ ہولیں بھی
سندر نا کو دیکھ کر بچوں کی آنکھیں میں سمیت موہت ہو گئیں۔

پیت بس پیری کر کٹی بھانا چارو چاپ سوسوہت ہاتھا
تن انوہرت پچنڈن کھوری سیال لور منہ ہر جوری
دونوں کے پیئے رنگ کے بستر ہیں۔ کمر میں ترکش بندھے
ہوئے ہیں۔ ہاتھوں میں سندر جھنش اور بان شو بھا پاوہے ہیں۔
شریوں کے رنگ کے مطابق سندر چندن کھور (لیپ) شو بھا
دے رہی ہے سنیام اور گورے رنگ کی دونوں بھائیوں کی جوری
کیا ہی منہ ہر ہے۔

کیہری کندھر یا ہو یا لا۔ اراقی رچھر ناگ منی مالا
سبھاک سون سہر سیر وہ لوچن۔ بادل میںک تاپ تپے موچن
شیر کے سمان اوچے کندھے ہیں۔ بکھی میں لمبی میں بھاتی چوٹی
ہے۔ اور اس پر ناگ منی الا شو بھا یا رہی ہے۔ لال گل کے سمان
سندر نیت ہیں۔ ادھیا تمک ادھی دلوک اور ادھی جھنک تینوں
تالوں سے چھڑانے والے چندر مال کے سمان سندر چہرے ہیں۔

کا تہی لکاک کھول بھی ہیں۔ سنیوت جیتی چوری جھو لہیں
چمتو چارو بھر کٹی ہر بانگی نراک لکھ سو بھا جنو چانگی
کانوں میں کران چھول شو بھا دے رہے ہیں۔ جود دیکھتے ہی
دشٹا کے من کو چڑا لیتے ہیں۔ نیتروں کو چتون (دھڑی) بڑی منوہر ہے۔
اور دھوئیں بڑی بانگی ہیں۔ ماتھے پر ناگ کے نشان ایسے شو بھا پائے
ہیں۔ ماتو شو بھا روپی موڑتی پر نقش دنگا دیا ہوا ہو۔

دھول
رچھو تین سبھاک سہر مہیاک نچت کس
ناکھ سندر بندھو دو سو بھا سکھ سکھ لیں
سندر چو کوئی ٹولیاں سندر مسکوں پر شو بھا پارہی ہیں کالے

اور جو ہاتھ میں دھنشن بان لئے ہوتے ہیں۔ وہ سکھ کے دھام کو خلیا جی کے پتر ہیں۔ اور ان کا نام رام ہے۔

گور کسوریشو برکاکھیں۔ کرسچاپ رام کے پاچھیں
پھمن تامورام لکھو بھرتا سٹو سکھی تاسو ستمتر ماسا

اور یہ جو گور رنگ کے جوان سندھیں بنائے ہوئے ہیں ہے
سکھی اسٹو۔ یہ ستمتر کے پتر ہیں۔ اکا نام پھمن ہے اور یہ شری رام
چندر جی کے چھ لئے بھائی ہیں۔

دوہا

پیر کا جو کری بندھو دووگا مٹی پھو دھاری
اے گھن چاپ مکھ سٹی شری سب تاری

برہمن دشوا متر جی کے یگیہ کی رکشا کر کے اور راستے میں گوتم
پتنی اہلیہ کا اڈھار کر کے یہ دونوں را جھکار یہاں دھنشن یگیہ کیجئے
آئے ہیں۔ یہ سب کرسب استریاں پترن ہو گئیں۔

چوہائی

دیکھی رام پپی کو وایک کہہ ای۔ جو گوجا کی ہی یہ پرواہ ای
جول سکھی انہ ہی دیکھ ترنا ہو۔ پن پری ہری سٹی کری سیا ہو
ایسی منہ ہرام کی شو بھا کو دیکھ کر کوئی ایک سخی یہ کہنے لگی کہ
شری جانکی جی کے یو گریہ تو یہی فر ہے۔ ہے سکھی! اگر راہ جنک انک
دیکھ لے دے تو ضرور اپنے پرن کو چھوڑ کر سٹھ پورک انہیں کے ساتھ
جانکی کا بیاہ کر دیوے۔

کو واکہ اے بھو پتی پچا نے مٹی سمیت سادر ستمالے
سکھی نیرتو پوراؤ نہ تجھی۔ یہی لیس سٹی ابیک ہی بھجی
کوئی دوسری سکھی کہنے لگی اراہ نے انہیں پہچان لیا ہے۔ اور
دشوا متر جی سمیت ان کا بڑا آدرستہ کا دکیا ہے۔ ہے سکھی!
رامو اپنا پرن نہیں چھوڑتا۔ دیو لوگ گے آدھیں ہوا پرن پورا کرنے
کی تو رکھتا پرتلا ہوا ہے۔

کو واکہ جول بھل ادا ہی بدھتا تا سب گس سٹے اچت بھل داتا

بھیں اور پانچ مٹیں۔ اس لئے ان کی بھی ایسی شو بھا نہیں جب
برہما دشوا اور شوجی کی شو بھا بھی ان را جھکاروں کی شو بھا سے لگاؤ
نہیں کھاتی تو پھر کسی دوسرے دیتا کی شو بھا سے تو بھلا ان کی شو بھا
کو کیسے ایجاد کی جاسکتی ہے۔

دوہا

بتے کسور شمسدن سیام گور مکھ دھام
انگ انک پر بارینے کوئی کوئی ست کام

ان کی کشور اوتھا (چڑھتی جوانی) ہے۔ روپ کے بھنڈار
ہیں۔ سافلے اور گورے رنگ کے دونوں را جھکار سکھ کے دھام ہیں
ان کے ایک ایک انگ پر کروڑوں اور پوں کام دیوؤں کو چھا اور
کر دیج جاتے۔

چوہائی

کہو سکھی اس کو تنو دھاری۔ جو نہ موہ یہ روپ نہاری
کو وٹسیریم بولی مر دوا بانی جو میں تاسو ستمتر سیا نی

ہے سکھی ایسا شری نہاری کون ہے جو ان کے روپ کو دیکھ کر
موہت نہ ہو جائے تب کوئی دوسری سکھی پریم سے پری پون کو مل
چکن بولی۔ ہے سکھی! جو کچھ میں نے سنا ہے۔ اے سٹو۔

اے دوو دسرتھ کے ڈھوٹا۔ بال مرالنبہ کے کل جوٹا
مٹی کو سبک رکھ کے رکھوٹے۔ جہنہ رن اچہ انسا چرمارے
یہ دونو را جھکار ہاراہ دسرتھ کے پتر ہیں۔ بال راج ہنسوں کی
سندر جوڑی ہے۔ انہوں نے مٹی دشوا متر جی کے یگیہ کی رکشا کی ہے۔
اور اس یگیہ کو بھرت کر کے کی نیت سے آئے ہوئے ہاراہ دے وکراں
راکشوں کو ان دونوں نے دن بھجی میں مارا ہے۔

سیام گات کل کینج بلوچن۔ جو ماہیچ۔ سٹھج مدو موچن
کوسلیا ستمت سٹھکھ کھانی۔ نامورامو دھنوسا مک پانی
ان دونوں میں سے جن کا شام شر ہے۔ اور سن رمل جیسے
نیرتہ ہیں جنہوں نے ماہیچ اور سبباہو کے مد کو چور چور کر دیا ہے۔

توں جانکی ہی ملہی برو ایہو۔ ناہن اکی ایہاں سدریرو
کوئی کہتی ہے کہ اگر بدھانا بھلے ہیں اور سنا جاتا ہے کہ وہ
سب کو بھٹا یو گیہ چیل دیتے ہیں۔ تو جانکی جی کو یہی ورٹے گا ہے
سکھی! اس میں ذرا سند بہر نہیں ہے۔
مچوں پدی پس اس بے سنجو گو۔ توں کرت کرتی ہوئی سب کو
سکھی جیرو اتی تاتیں کیرہونک اے اوہیں ایہی نا طیں
جو رو پوک سے ایسا سنجوگ بن جائے تو ہم سب نگرہ ہی نزاری
فونہاں ہو جائیں۔ بے سکھی میرے میں تو اسی لئے اتنی اذہاک ترنا
(بے ترو دی بھٹ پٹا ہٹ) ہو رہی ہے کہ یہ اسی نا طے بھی یہاں
پھر کھی آیا کریں گے۔

دوہا

ناہیں تو ہم اکوں سنہو سکھی انہ کر دسودوری
یہ شکھو تب ہوئی جب بلیہ پر کرت بھووری

ہیں تو ہے سکھی! سنہو ہم کو انکا درشن دیر لہجہ ہے۔ (ارتھات
ہم ان کے کبھی درشن نہ کر سکیں گی) ایہ جوگ تب ہو سکتا ہے۔ جب
ہمارے پورے جنم میں کئے ہوئے پندیر کرم اڑے آئیں۔

چوپائی

بولی اہر کہہ ہو سکھی نیکا۔ ایہیں بیاہاتی بہت سب کا
کوہ کہہ سندر چاپ کٹھورا۔ اے سیال مردو گات کسورا
دوسری سکھی بولی اے سکھی! تم نے سچ کہا۔ اس بیاہ
سے سبھی کا پریم کامیاں ہے۔ کسی نے کہا! کہ شو جی کا دھنش
کٹھو رہے۔ اور یہ کوئل شیا م شریہ کے بالاک ہیں۔

سینو انجس اہ ای سیانی۔ یہ سنی ایر کہہ ای مردو بانی
سکھی انہ کہیں کوو کوو اس ہیں۔ بھر پربھا و دھیکت لکھواہ ہیں
ہے چتر سکھی! سب سینجس ہی ہے۔ (ارتھات سب بے
میل بات ہے۔ دھنش کٹھو ادھر یہ نادان بالاک سینا کے لئے یو گیہ

پرتو ادھر راجہ جنک کا اپنے پرتن پر سٹھ۔ یعنی یہ سکھی باتیں میں نہیں
کھاتیں ہم چاہتی ہیں کہ ان کا بیاہ ہو جائے۔ تو ہم کبھی بھی ان کے
درشن کرنے کو بل جائیں گے۔ لیکن ادھر دھنش کا چکر پھرنے کی شرط
راستے میں چٹان ہے۔) یہ سن کر دوسری سکھی کو بل بانی سے بولی! ہے
سکھی! ان کے بارے میں کوئی کوئی ایسا بھی کہتے ہیں کہ یہ دیکھنے میں
ہی بالاک ہیں۔ پرتو پربھا و میں تو یہ بہت بڑے ہیں۔

پر سنی چا سو پرت سنج دھووری۔ تری اہلیہ کرت اگھ بھووری
سو کہ رہ ہی ہو سو دھنو تو دیں۔ یہ تیری پری ہرے نہ بھووری
جن کے چرن کموں کی راج کے سپریش سے مہا پاپن اہلیہ
تر گئی۔ وہ ایسے پربھا و شانی کیا شو جی کے دھنش کو توڑے بناریں
گے! ہے سکھی! اس دشو اس کو بھول کر بھی نہ چھوڑنا چاہئے۔

جہیں برنجی رچی سیانوار تہیں سالی برو جیو بکار
ناسو کین سنی سب ہر شانی۔ ایسی ہو کہہ ہیں مردو بانی
جس بدھاتا نے روپ دتی سینا کو رچا ہے۔ اس نے اس کے
لئے یہ شیا م شریہ رو بھی دیا کر راج رکھا ہے۔ اس کے کین سن کر
سب سکھیاں پر سن ہوئیں سب کو بل بانی سے کہنے لگیں کہ ایسا
ہی ہو۔

دوہا

ہیں ہر ش ہیں سمن سکھی سلو جی برند
جا ہیں جہاں ہیں بندھو دوو تہاں تہاں پرمانند

سندر سکھی اور سندر تیزوں والی استریاں منڈلی کی منڈلی میں
میں اتی انت پر سن ہو کر ہر دوکوں سے بھول برسانے لگیں۔ جہاں ہیں
دونوں را جکار جاتے ہیں وہاں وہاں انند چھا جاتا ہے۔

چوپائی

پر لپد سی گے دوو بھائی جہاں ہنو نگ بہت بھو جی بنائی
انی لیتا چارو کج دھاری۔ میل بیدیکا رچر سنواری
اس پر کا سب کو انند دیتے ہوئے دوو را جکار نگر کے پور

کی طرف گئے جہاں ہنشن بیکہ کے لئے رنگ بھوئی بی ہوئی
تھی، ہندو ڈھنگ سے بنا ہوا۔ بڑا لمبا چوڑا منڈپ تھا جس میں ہندو
اور نرمل ویدی سجاوی گئی تھی۔

چوہوں کی کچن منہج بسالا۔ رچے جہاں بیٹھیں ہی پالا
تھیں پائیں سمیپ چوہوں پالیا۔ اپر منہج منڈلی بلا سا
چاروں طرف سونے کے بڑے بڑے چان (ارکھات)
اونچے چوہ ترے) بنے ہوئے تھے۔ جہاں پر راجہ لوگ بیٹھیں گے
اُن کے پیچھے پاس ہی چاروں طرف اور دوسری منہج منڈلیاں شوہا
پاری تھیں۔

کچن اونچی سب بھانٹی سہائی۔ بیٹھیں نکر لوگ جہاں عائی
ترنہ کے نکت بسال سہائے۔ بھولن ہام چوہ ترن بنائے
جہاں بیٹھیں کھیں سب ناری۔ جتھا جو کو کچن کل اُنو ماری
پربالک کہی کہی مردو۔ چنا۔ سادر پر بھوئی کھاویں رچنا
تو دوسری لوگوں کے بیٹھنے کے لئے جو چوہ ترہ بنایا گیا ہے۔
وہ اس سے کچھ اونچا ہے۔ اور سب پر کار سے شہاؤنا تھا۔ اُن کے
نزدیک وشال اور ہندو مکان بھانت بھانت کے رنگوں کے
بنائے گئے ہیں۔ جہاں اپنے اپنے کُل کے اُنوسار بیٹھا ہو گیا سب
استریاں میٹھ کر بیٹھیں گی۔ نکر کے بالک کو مل کچن کہہ کر بیٹھو شری رام
چندر جی کو بڑے اور سے بیٹھو جی کی رچنا دکھلا رہے ہیں۔

سب بسو یہی مس پریم پس پری منوہر گات
تن بلکہ ہیں اتی شروہیاں بھی بھی دو ڈھکرات
سب بالک اسی بہانے پریم وش ہو کر شری راجندر جی کے
ہندو منوہر شریکا سپیش کر کے پلکت شری ہو رہے ہیں اور دونوں جگہاں
کو دیکھ کر من میں پچھوئے نہیں سماتے۔

چوہائی
بسو بسو رام پریم پس جانے پری سمیت کیرت بکھا نے
نچ رچ رچ سب پریم یو لائی سہرت سینہ جہاں دو ڈھکرات

شری رام چندر جی نے سب بالکوں کو پریم کے وش جانا تب تو
پریم پر روک بکیر شالا کے ستھا نوں کی رچا کی بہت سراہنا کی۔
بالک اپنی اپنی رچی کے اُنوسار نہیں بلا لیتے ہیں۔ اور دونوں
بھائی پریم سہرت جہاں وہ بلا لیتے ہیں چلے جاتے ہیں۔

رام دیکھا وہاں رچ ہی چنا کہی مردو دھھر منوہر بچتا
نو نمیش مہوں بھوں نکایا۔ رچئی جاسو اُنو ساسن مایا
بھکتی ہمتی سوئی دین دیالا۔ چتوت چکت دھنشن کھک شالا
کو کت کچھ چلے کر پاپاں۔ جانی بلکہو تر اس من مایاں

شری رام چندر جی اپنے بھوئے بھائی لچھمن کو بیٹھنے کوں اور
منوہر کچن کہہ کر بیٹھ شالا کی رچنا دکھلا رہے ہیں۔ دیکھو جس اشور کی اگیا
سے اس کی مایا لکھ کے بھیکنے تک کے کال کے بھی جو بھائی سے
میں اننت کوئی برہما نڈوں کے سمود رچ ڈالتی ہے۔ وہی لکھوان
دین دیال شری رام چندر جی بھکتی کے کارن دھنشن بکیر شالا کو
اسنچر کے ساتھ دیکھ رہے ہیں۔ اس پر کار نکر کا سا اور اتنا شاد بکھ کر وہ کوہ
کے پاس چلے۔ کیونکہ اُن کے من میں دیر جو جانے کا ڈر ہے۔

جاسو تر اس ڈر کوں ڈر ہوئی۔ بچن پر بکھاؤ دیکھاوت سوئی
کہی تپیں مردو دھھر سہائی۔ کئے دیال بالک برن آئی
جن کے ر سے ر کو بھی ڈر لگتا ہے۔ وہ پر بھو جن کا پر بکھاؤ
دکھلا رہے ہیں۔ بالکوں کو دھھر کوں اور ہندو کچن کہہ کر لکھوان شری
رام چندر جی نے زبردستی دھار کیا

دوہا

سب پریم پندیت اتی سیک سہرت دو ڈھکرات
گر پاپا رچ تائی سہرت اکیسو پائی
پھر بچے۔ پریم پندیت اور بڑے سنگوچ کے ساتھ دونوں
راجہ بالکوں کے گرو وشا استر جی کے چرن مکلوں میں مست بکایا
اور اُن کی اگیا کر بیٹھ گئے۔

چوہائی

نسی پر بس مٹی آیسو دینہا۔ سمبہری سندھیا بند لو کینہا
کہت کتھا اتہاس پُرانی۔ رچہ رچی جنگ جہاں سہری
رات پڑتی ہوئی جان کر مٹی نے آگیا دی تب سب نے سندھیا
کال کا بھگوت زند کیا۔ اس کے بعد اتہاس پرانوں کی کتھا کہتے کہتے
وید پر رات بیت گئی۔

مٹی پر بس مٹی کینہ تب جانی۔ لگے چرن چاچن دو دھانی
چرن کے چرن سرورہ لائی۔ کست پر سب جپ جوگ پر اگی
تی دو بندھ پر یکم جنوب جیت۔ گریڈ مکمل پلوشت پر ستے
بار بار مٹی آگیا۔ دینہ ہی۔ رکھو بر جانی سنن تب کینہی
تب مٹی و شوہر ستر سونے کے لئے بستر پر لیٹ گئے۔ دونوں
بھائی اُن کے چرن دبانے لگے۔ چرن کے چرن کسوں کے لئے ویر کست
پریش نا نا پر کاو کے جپ اور لوگ کرتے ہیں۔ وہی دونو بھائی مانو
پر یکم سے جیتے سونے پر یکم سے گرو کے چرن کسوں کو دبا رہے ہیں۔
مٹی نے بار بار آگیا دی۔ تب کہیں شری راجندر جی بستر پر جا کر لیٹے۔

چاپت چرن لکھنوار لائیں۔ سبھے پر یکم سچو یا ہیں
پتی پتی پر چھو کہہ سو ہو مو ناتا۔ پودھے دھری اُرد پر چل جاتا
لچھن جی پر چھو شری رام چندر جی کے چرنوں کو بھاتی سے لگا کر
بھے اور پر یکم کے ساتھ پر یکم آندیں دوبے ہوئے دہار سہری ہیں۔ پر چھو
شری رام چندر جی نے بار بار کہا۔ کہ ہے مات! اب جا کر آرام کرو۔
تب لچھن جی اُن چرن کسوں کا من میں دھیان کر کے لیٹ گئے

دوہا

اٹھے لکھنوی پکت مٹی اردن سکھا دھنی کان
گرتیں پہلے ہی جگت پتی جاگے رامو سجان

رات گز رہا نے پر جب مرغ کی بانگ کی آواز لچھن جی
نے کانوں سے مٹی۔ تو وہ اٹھ بیٹھے جگت کے ایشور شری رام چندر جی
بھی گرو سے پہلے ہی جاگ پڑے۔

جو پانی

سکل سوچ کر لی جلتے نہاے۔ نتیہ بنای مٹی ہی سہرناے

سہ جانی گرو آیسو پانی۔ بس پر سون چلے دو دھانی
سب شوی کرنا (دش حاجت۔ دتن وغیرہ) کر کے وہ جا کر
نہاے اور پھر نہت کرم بنا کر مٹی کو زندوٹ کیا۔ پودا کا سمان جان کر
گرو کی آگیا لے کر دو دھانی پھول لینے چلے۔

بھوپ بانو سروریکھو جانی۔ جہاں لبنت لٹو رہی لو بھانی
لاگے ٹپ منوہر نانا۔ برن برن بر سبلی پتا نا
انہوں نے جا کر راج جنگ کا سندرا رخ دیکھا۔ جس کی
سندنا کو دیکھ کر لبنت رتو بھی موہرت ہو کر رہ گئی ہے۔ اُس باغ
میں من کو ہرنے والے انیک برکش لگے ہوئے اور لچھانست لچھانست
کی رنگین سندریاں پھیلی ہوئی ہیں۔

نوپو پھیل سمن سہاے۔ رچ سمپتی سرورکھ لجاے
چاتک کو کل کیر چ کورا۔ کو جت ہرگ نشت کل موہرا
نئے پتوں بچوں اور سندر بچوں سے سبے ہوئے پتوں
اپنی سمپتی سے دیو برکشوں کو بھی لجا رہے ہیں پیسے کو لیں طوطے۔
چکورا دی سب تنچھی بیٹھے بیٹھے گیت گا رہے ہیں۔ اور سندر
مورنا چ کر رہے ہیں۔

ماہیہ باگ سرور سوہ سہا وا۔ مٹی سو بان بکتر بیت وا
بیل سبل سرج پھونکا۔ چل لکھا کو جت کو جت بھرنگا
باغ کے بیچ میں سندر سرور شو بھیا پارا ہے جس میں مٹی
جڑت و جڑت سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں اس کا مل نہل ہے۔ اور اس میں
رنگ برنگے گل کھلے ہوئے ہیں۔ جل بھی ہوں رہے ہیں۔ اور بھونستے
کو بجا کر رہے ہیں۔

دوہا

بالو ترا گو بلو کی پر چھوہر شے بندھو سمیت

پر یکم رمیہ ارا مولیو جو رام ہی سکھ دیت

باغ اور سرور کو دیکھ کر کچھ شری لام چندر جی لکشمی سمیت

اس کی آئندہ شام سب نے دیکھی۔ شہر پر پلکت ہے۔ نیتروں
میں آئندہ کا جل بھرا ہے۔ سب سکھیاں گول بانی سے پوچھنے لگیں
کہ تو اپنے آئندہ کا کارن بتا۔

چو پانی

دیکھیں بالو گنورہ وہی آئے۔ بنے کوسو سب بھانٹ سہائے
سیام گورہ کیسے کہوں بکھائی۔ گراہنیں۔ نین۔ رینو بانی
اس نے کہا کہ دورا بھکا ریاخ دیکھنے آئے ہیں۔ کشور تو ان کی
اوس تھا ہے۔ اور سب بھانٹ سندرہیں سانو لے اور گورہ رنگ
کے ہیں۔ ان کی سندت کا وزن کیسے کروں کیونکہ بانی جو وزن کرنے
میں تھکتے ہیں۔ اس کے تو نیتروں میں کہ جو دیکھ کر کہے۔ اور جن نیتروں نے
ان کو دیکھا ہے۔ وہ بول نہیں سکتے۔ جو وزن کریں۔

سنی شمس سب سکھیں سیانی۔ سیایاں اتی ات کنٹھا جانی
ایک کہہ ہی نہ پست تیسی آئی۔ سنے جے مٹی سنگ آئے کالی
یہ سن کر اور سیتا جی کے من کی لالسا جان کر سب چڑ سکھیاں
پر تن ہو گئیں۔ ان سے ایک نے کہا اے سکھی! یہ وہی راجکار ہیں جو
سنا ہے کہ مٹی و شو امتر جی کے ساتھ کل یہاں آئے ہیں۔

جہنمہ رخ روپ موتی ڈاری۔ کینے سو اس نگر نر نارہی
برنت چھپی جہاں سب لوگو اسی دیکھے ہی دیکھیں جو گو
جنہوں نے اپنے سندر روپ کا بھنڈا ڈال کر نگرہ اسی بھی نر نارہی
کو اپنے وش میں کر لیا ہے۔ جہاں تھاں سب لوگ انھیں کی شو بھا کے
گن کار ہے ہیں۔ ان کو ضرور ہی دیکھنا چاہئے۔ وہ دیکھنے ہی کے یوگی ہیں۔

تاسو عین اتی سیاسہ ہانے۔ دریں لاگی لوچن اگھالنے
جلی اگر گری پر یہ سکھی سوئی۔ پرتی پرتن لکھتی نہ کوئی
اس سکھی کے جن سیتا جی کو بہت ہی پیارے لگے۔ درشن
کرنے کے لئے نیتروں لگے۔ اس پیاری سکھی کو اگے کر کے سیتا جی چلیں
اس طرح سے کہ پرتی پرتی کو کوئی پہچان نہ سکے۔

دوہا

بہت پر تن ہوئے۔ یہ بارخ داستانیں پر مرنیک بہت ہی
پیارا ہے۔ جو جگت کو سکھ دینے والے پر کھو شری رام چندر
جی کو بھی سکھ دے رہا ہے۔

چو پانی

چھوں پتی پتی پوچھی مانی کن۔ لگے لین ل پھول بدت من
نیہی اور سیتا تھاں آئی۔ گریجا پوچن جھنٹی بھائی
چاروں طرف دیکھ کر اور نالیوں سے پوچھ کر وہ دونوں پر تن
من سے پھول پتر لیتے لگے۔ اتنے میں سیتا جی وہاں آئیں۔ ان کی
آواز انہیں شری پاربتی جی کی پوجا کرنے کے لئے باعث بن گیا تھا۔

سنگ سکھیں سب سبک سیائیں۔ گاویں گیت منوہر بانی
سر سیمپ گریجا گره سوما۔ برنی نہ جانی دیکھی منوہر ہا
اس کے ساتھ سب سندر اور پتر سکھیاں ہیں جو منوہر بانی
سے گیت گاری ہیں۔ سرور کے پاس پاربتی جی کا سندر شو بھا پارہا
ہے۔ جس کا وزن نہیں کیا جاسکتا۔ جسے وہ گیت منوہر سے ہو جاتا ہے
جھوٹا گری سر سکھنہ سمیتا۔ گئی بدت من گوری نہ کیننا
پو جاکینہ اڈھاک اور اگا۔ رنج اور پ سبھاگ برو ماگا

سرور میں سکھیوں سمیت سیتا جی نے شان کیا۔ اور پھر
پر تن من سے شری پاربتی جی کے منہ میں گئیں۔ بڑے پریم سے پوجا
کی اور اپنا سا گن روپ شیل سے پردہ پورن در مانگا۔

ایک سکھی سیاسنگو ہرانی۔ گئی رہی دیکھیں پھلو اتی
تہین و بندھو بلو کے جانی۔ پریم بس سیتا ہیں امی
ان میں ایک سکھی سیتا جی کا ساتھ چھوڑ کر بارخ کو دیکھنے کے
لئے بھلی گئی تھی۔ اس نے جا کر دونوں بھائیوں کو دیکھا اور پریم آئندہ
سے بھری ہوئی سیتا جی کے پاس آئی۔

دوہا

تاسو سا دیکھی سکھنہ نیک گات جلو شین
کو کارو رنج ہر ش کر چھپیں سب ہر دو بین

سُمری سب نارنگین اُپکی پرتی پُنتی !
چکرت باوکت سکل دُسی جنو سسور کی بھیت

ناروجی کے بچوں کو یاد کر کے بیتابی کے سن میں پو تر پرتی اند
اُئی۔ وہ چکت ہو کر ساری رشاؤں کو ایسے دیکھ رہی ہے۔ مانو کوئی
بال ہرنی ٹر سے بھی ہوتی اور اندر بچہ ہی ہو۔

چوپائی

لنگن لنگتی تو پیر دھنی سستی۔ کہت لکھن تن موہ دین گئی
مانہڑوں مدن دو نہی دیتی۔ منسا لوو جے کہن کینہی
لنگن (ہاتھوں کے کرے) لنگنی (کرے لنگنی) تو پیر (باؤں کا زیور)
کی منہ پر دُسی سنتے ہی شری رام چندر جی نے من میں دیا دیکھیں
سے کہا۔ یہ کیسا منہ پر شہ ہونا چلا آتا ہے۔ مانو لقا رہ بجا کر کارو سنسا
کو جیتنے کے لئے بڑھا چلا آ رہا ہے۔

اس کی پھری چیت اے تنہی اور۔ سیا لکھ سی بھئے نین پکورا
بھئے بلوچن چارو اچھیل۔ منہوں پچی نمی تھے د کچل

ایسا کہہ کر شری رام چندر جی نے پھر کراس اور دیکھا۔ چندر دھنی
سینا کو دیکھ کر اُنکے پیر دیکھ رہے تھے۔ مندر شری ستھر ہو گئے۔ لنگنی لگ
گئی۔ پلکوں کا گزراؤ لگ گیا۔ مانو نے بخت ہو کر پلکوں میں دینا چھوڑ دیا
ہو۔ (نئی جنک ہی کے پور دوت ہیں جن کا سب کی پلاؤں میں نورس
مانا گیا ہے۔ لڑکی اور داماد کے بن پر سنگ کو دیکھنا مناسب نہیں
اس لئے لجا کے مارے انہوں نے پلکوں کو چھوڑ دیا ہے جس سے
اُنکے جھپکتی نہیں)

دیکھی سب سوکھا سکھو پاوا۔ ہر دین سر اہست بچن نہ آوا
جو مہر کی سب نینا فی۔ مہر کی پرتی پرتی دیکھائی

سیتابی کی شو بھا کو دیکھ کر شری رام جی بڑے سکھی ہوئے
من ہی من میں وہ اس الوکک شو بھا کی سر ہنا کرتے ہیں ایک جہ سے
شہ نہیں مکتے۔ ایسا جان پرتا ہے کہ برعکاسی نے اپنی ساری کاریگری کو
سا کارو پ میں اُجھڑ کر کے پرت کر کے سنا مارو دکھا دیا ہے۔

سندرا ناگوں سندرا کرنی۔ چھی گریں پ پ کھا جنو برنی
سب اپرا کوئی ہے چھاری۔ کہیں پٹ تروں بدرہم کساری

جس کی سندرا سندرا کو بھی سندرا کرتی ہے۔ مانو سندرتا
روپی گھر میں دیکھ کی روشنی ہو جس سے سندرتا جگمگا اٹھتی ہے۔
کوئوں نے ساری اپناؤں (مشابہات کو تو بھولی کر دیتا ہے۔ میں
جنگ کساری شری سیتابی کی کس سے اپناؤں۔

دوہا

سیا سو بھا ہیماں برنی پرتی پرتی دسا بچاری
لو لے سچی من اسچ سن بچن سمے انو ہاری

سیتابی کی شو بھا کاس میں ورن کر کے اور اپنی پریم لگیں دشا
کو دیا کر پرتی شری رام چندر جی چھو لے بھائی لکشمی سے پو تر
سے سمے انو سار بچن بولے۔

چوپائی

تات جنگ تنیا یہ سوئی۔ ہنش بچہ ہی کارن ہوئی
پو جن گوریں سکھیں لے آئیں۔ کرت پر کاسو پھری پھیلوئیں

پے تات! یہ دی جنگ کساری ہے جس کے نیت ہنش
بچہ ہو رہا ہے۔ سکھیاں اُسے پار پتی گی کی پوجا کرنے کے لئے
بارش میں لے آئی ہیں اور پر کاش کرتی پھر رہی ہے۔

جاسو یلو کی الوکک سو بھا۔ سچ پنت مورٹو بھو بھا
سو سکو کارن جان بدھاتا۔ پھر کہیں سبھداناگ ستو بھراتا

جس کی الوکک (دنیا سے نرالی) شو بھا کو دیکھ کر سبھاؤ
سے ہی پو تر من موہت ہو گیا ہے۔ اس کا سب کارن تو بدھاتا جی
پرتو ہے بھائی! ستو میرے سارے منگل کاری اناں پرتے ہیں

رنگو منہ پر کر سچ سبھاؤ۔ منو کپنتھ لگو دھرتی نہ کاؤ
موہی اتسہ پرتی من کیری۔ جہیں سینے ٹول پرتی نہ پرتی
رنگو و نشیوں کا تو یہ سچ بھاؤ ہے کہ اُن کا نائی بری رام پکھی

پاؤں نہیں دھرتا۔ مجھے اپنے من پر برا بھروسہ ہے۔ جس نے سپنے میں بھی پرانی استری پر نظر نہیں ڈالی۔

جنہم کے لہسین دیورن سیٹھی۔ نہیں پاؤں تیریا منوڈیٹھی سنگ لہسین نہ جنہم کے ناہیں۔ تے تریر تھورے جاک ماہیں جوہد میں دشمن کو اپنی پیٹھ نہیں دکھاتے۔ پرانی استریاں جن کے من اور دڑٹی کو نہیں کھینچ سکتی۔ (ارتھات پرانی استری کو اٹھیکر جن کا من اور دڑٹی میلان نہیں ہوتے جن کے دوا پرانگنے دلائی باقہ نہیں جاتا۔ ایسے شریٹھ پش سنا دیں تھورے ہیں۔

دوہا

کرت تنکھی انج من سبیا روپ لوکھا
نکھ سرج کرندھی کرنی ندھپ اوپان

شری رام جی جھوٹے بھائی سے تو باتیں کر رہے ہیں لیکن من سیتا جی کے روپ پر سوہمت ہو رہا ہے۔ سیتا جی کے نکھ روپ کی مکمل کے شو بھاروپی مکندرہس کا شری رام جی کا من روپی بھونراپان کر رہا ہے۔

چوپائی

چتوتی چکرت چوں دتی سیتا کہن گئے نرپ کسور منو چنتا
جس بلوک مرگ ساوک نیننی جیو ہتاں ہنس مکمل بہت شرنی
سیتا جی چادوں اور چکرت ہو کر (گھبرا کر حیران ہو کر) دیکھ رہا ہے۔ من میں یہ چیتا ہے کہ راجھا لکھاں گئے۔ بال مرگ نیننی سیتا جی جدھر کو دیکھتی ہیں۔ مانو وہاں سفید مکمل کی قطاوی قطاویس جاتی ہیں۔

لنا اوٹ تب سکھنہ لکھائے۔ سیال کو کسور سہرائے
دیکھی روپ لوچن لپسائے۔ ہرے جیو نچ ندھی ہچاپائے
تب سکھیوں نے میل کی اوٹ میں سندھیم اور گور کماروں کو دکھلایا۔ اُنھے روپ کو سیتا جی کے نیتر لپا اٹھے اور ایسے پرہن ہوئے مانو کہ انہوں نے اپنا خزانہ پہچان لیا ہو۔

تھکے نہیں گھوتی کھی دیکھیں۔ بلکینی ہوں ہی ہر ہی نمیش
ادھاک سینہیں دیہہ کھلے دیہی ہر دھری ہی جیو چتو جیکو رسی
شری رگھو ناتھ جی کی شو بھاکو دیکھ کر سیتا جی کے نیتر نش چل ہو گئے۔ پلاکوں نے بھی گزنا چھوڑ دیا۔ ادھاک پریم کے کارن دیہہ کی سدھ نہ رہی۔ جیسے کہ موسم شرما کے پورن چندرماں کو دیکھ کر جیکو بے سدد ہو کر سب کچھ جھول جاتی ہے۔

لوچن مگ رام ہی ارانی۔ دتہہ پلک کیاٹ سیانی
جب سیاسکھنہ پریم لپسائی۔ کہہ نہ سکھیں کچھو من سکھائی
مکھوں کے راستے شری رام جی کو ہر دے میں لا کر پریم چتر سیتا جی نے پلاکوں کے گواڑ لگائے ارتھات اُنکھیں بند کر لیں جب سکھیوں نے سیتا جی کو پریم کے وش دیکھا تیا تو سادی سکھیاں سکھیا گئیں کچھ کہہ نہ سکیں۔

دوہا

لنا لکھوں تیل پرگٹ بھے تہی اوہر دو بھائی
نکھے جیو جاک میل بدھو جلد تیل بدگائی

اُسی سے سیوں کے جھڑ کی اوٹ میں دونوں راجکار
پرگٹ ہوئے مانو دونوں مل چندر ماہادلوں کے پروے کو پھاڑ کر نکلے ہوں۔

چوپائی

سو بھاسیوں بھگانے ویریل نیل بیت چل جا بھ سہریا
مور نکھ سہر سوہمت نیلے۔ کچھ بیچ کچھ کشم کلی کے
دونوں بھائی سندریں اور شو بھاک کی سیما (حد) ہیں نیلے اور سیل مکمل کے سماں اُن کے شری ہیں۔ ہر سندر مور نیلے شو بھاک دیتے ہیں۔ اُنکے بیچ بیچ پھولوں کی کلیوں کے منور چھ لٹکتے ہیں۔
بھال تلک شرم بندھو سہرائے۔ شرون بھگ بھوشن جھپی چھائے
پچٹ پکڑی کچھ کھکھ بالے۔ نوہر وچ لوچن رتنارے
منتاب پر سندر تلک اور سپینے کی بوندیں شو بھاک یا دی ہیں کانوں

پس کھینچ لکھی جب سینٹا۔ بھوگوں سب کہیں سمجھتا
 پنی اوپ ایہی ہیریاں کالی۔ اس کہہ میں جسی ایک آلی
 جب سکھوں نے سینٹا کی کوہیم کے دل میں دیکھا تو سب
 ہر کہہ کہنے لگیں۔ کہ بڑی دیہوگنی۔ چلنا چاہئے۔ کل اسی سے یہاں
 پھر آئیں گی۔ ایسا کہہ کر ایک سکھی میں ایڑی نہی۔

گورگراشی سیاسی مانی۔ بھوگوں مانو بھجے مانی
 دھری بڑی دھیرا موارا نے۔ پھری پن پو پوٹو بس جاتے
 اس سکھی کی گورگراہی کو سن کر سینٹا جی سکی لگیں۔ دیر ہو گئی
 جان کر ماتا کا ڈر مانا۔ دھیرج دھر کر رام چندر جی کو ہر دے میں
 لا کر اود اپنے آپ کو پنا کے آدھین جان کر واپس لوٹ پڑیں۔

دو

دیکھن میں مرگ بہگ ترو پھری بہوری بہوری
 نہرگی نہرگی رگھو پھری باز پھری پرتی نہ کھوری

ہرن پختی۔ اور برکشوں کو دیکھنے کا بہانہ کر کے سینٹا بار بار
 پیچھے مڑ مڑ کر دیکھتی تھیں۔ شری رگھو ناکھ جی کی شو بھا کو دیکھ کر ان میں
 پریتی بہت ہی بڑھتی جاتی تھی۔

چوپانی

جانی کھنن سو چاپا لبسوونی۔ جلی راگھی ارسا بل مورتی
 پر گھو جوب جات جانی جانی جیکھ سنبہ سو بھانگن کھانی

شہری جانی جی شو جی کے دھنش کو کھو رولان کر دشری رام
 چندر جی کو اتی کو مل جان کر کہ یہ اس کھو دھنش کو کیسے توڑیں
 گے اور دھنش توڑے بنا میراں گے ساٹھ سو جگ سمجھو ہے سینٹا
 جی شیا م شہر شہری رام چندر جی کی مورتی کو مردے میں رکھ کر من
 میں چنتا کرتی ہوتی سی۔ جب پرکھو شری رام چندر جی سے شکہ
 پریم اور سندرتا کی گھن شری جانی جی کو جانے دیکھا۔

پریم پریم مے مردوسی لکھن چارو جیت لکھی نہی
 گئی کھوانی کھون بہوری۔ بندی جرن بولی کر جوری

پس سندریوروں کی شو بھا چلی جاتی ہے تیر جی پھریں۔ اور کھنکھرا
 بال ہیں۔ سنے بھلے ہوئے لالی کھل کے سمان نیرال ہیں۔
 چارو جوبک ناس کا کیولا۔ پاس پاس ایت مشو مولا
 منکھھی کی نہ جانی ہوی پاہیں۔ جو بولی جھو کام لکھا ہیں
 کھوڈی۔ ناک اور گال بڑے سندریں منی کی بہارن کو مول ہی لے
 لیتی ہے چہرے کی شو بھا کا ورن تو جھ سے ہوی نہیں کھتا چھو دیکھ کر
 ہرے کام دیو بھی شرم کے ارے پانی پانی ہو جاتے ہیں۔

اُرنی مال کھو کل گیوا۔ کام کھن کر بھج بل سیوا
 سمن سمیت بام کر دوتا۔ ساوڑ کھوڑ سکھی سکھی لونا
 جانی پر مورتوں کے بار شو بھا ایمان ہیں کھنکھ کے سمان سند ہے
 کام کھن کی سونڈ کے سمان کو مل بھجائیں جوں کی بیا ادا ہیں بائیں تھن پوں
 سے بھجے بھجے ڈونے ہیں۔ بھکھی ان تیر سے ساوڑ کھوڑ تھت ہی ساوڑا ہے۔

کبہری گئی پٹ پٹیت دھر شہا پل بدھان
 دیکھی بھانو کل بھوشن ہی لیسر سکھنہ اپان،

شہری کی سی تہی کر چے پیلے بستر دھارن گئے ہوئے ہیں۔
 شو بھا اور شل کے سمندر میں۔ ان سورج ونشی بھوشن شہری راج چند
 جی کو دیکھ کر کیا اپنے آپ کو کھو جیتیں۔

دھری دھیر جو ایک اکی سیانی۔ سینٹا سن بولی گئی پانی
 بہوری گوری کہ دھیان کر ہو۔ بھو پ کھوڑ کھن گن لیرو
 ایک پتر سکھی کیجے کو تمام کر سینٹا جی کا ہاتھ پتر کہ انہیں
 کہنے لگی کہ شری پارتی کا دھیان پتر کر لینا۔ ابھی ان راج کماروں کو
 کیوں نہیں دیکھ لیتی۔

سکھ جی بیاتب تین اگھاے سنکھ دو گھو شکہ نہارے
 نلکھ سکھ دیکھی رام کے شو بھا۔ سمکھ تیا پو منواتی چھو بھا
 سینٹا جی تب سکھی کر (شری پین سے) نیر کھو لے۔ سانسے
 دو تو رگھو جی کے شہر کھڑے دیکھے۔ ایشی سے لے کر جوتی ناک شری
 رام چندر جی کی سندرتا کو دیکھ کر اور اپنے پنا کے پرن (دھنش کی شہری)
 کو یاد کر کے سینٹا جی کے من میں بل بل پڑ گئی۔

پیاری! آپ کی سیوا کرنے سے دہرم ارفہ کام موکشن چاروں کھیل
سچ ہی میں مل جاتے ہیں۔ سچ دیوی! آپ کے چرن گلوں کی
پوجا کر کے دیوتا بخش اور مٹی سب سکھی ہو جاتے ہیں۔

مور منور تھو جانہو رینکیں۔ بسہوسد اور پربسب ہی کیس
کینہوں پر گٹ نہ کارن تہیا۔ اس کی چسرن گے پدیہی
میرے من کی بھلاشنا کو آپ اچھی طرح سے جانتی ہیں۔
کیونکہ سب کے ہر دے روپی پروں میں آپ گانے ہے۔ اس لئے
ہی میں نے پرگٹ کر کے نہیں کہا ایسا کہہ کر جانکی جی نے پاربتی جی
کے چرن پکڑ لئے۔

بنے پریم بس بھئی بھوانی بھسی مال مورتی مسکانی
سادریاں پر سادو نہر تھریو۔ بولی گوری تھریو مہیاں بھر یو
بھوانی جی سیتا جی کے بنے اور پریم (عاجزی اور پریم)
کے وش میں ہو گئیں۔ ان کی گئے کی مالا بھسا گئی۔ اور مورتی مسکانی
سیتا جی نے دیوی کے اس پر شاہ مالا کو سر پر دھرا تب پاربتی جی من
میں آئند سے بھر لور کر لیں۔

سنو سیاستیہ اسیس ہماری پوجی ہی من کا منا تمھاری
نار دچن سار سچھی سلہا۔ سو بھرو ملیہی جاہیں متو راچا
ہے سیتا سنو۔ ہماری آشیر واد ستیہ ہوئی۔ تمھاری منوکا
پورن ہوگی۔ نار دچن کے کچن سدا ہی پوتر اور سچے ہوتے ہیں۔ جن کے
پریم میں تمھارا من مکدہ ہو رہا ہے۔ وہی وہ نہیں ملے گا۔

پھند

منو جاہیں راچو ملیہی سو بھرو سچ سندرا نورو
کر وماندھان سجان سیلو سینہو جانن راورو
ایہی نتھا گوری ایس سننی سیات پریاں بشری الی
تلسی بھوانی ہی پوجی مٹی پتی مدت من مندر چلی
جس کے پریم میں تمھارا من مکدہ ہو رہا ہے۔ وہی سچ بھوا

پریم پریم سے کومل سیاسی بنا کر شری رکھونا تھ جی نے
اپنے سندر جت روپی بھتی پر (من روپی دیوار پر) سیتا جی کی مورتی
کھینچ لی تب سیتا جی پھر پاربتی جی کے مندر میں گئیں اور نکا چرن
بندن کر کے پاتھ جوڑ کر لیں۔

جے جے گری برج کسوری جے ہمیں مکھ چند چکوری
جے گج بدن شرن ماتا جگت جننی وانی دوتی گاتا
ہے شری شٹھ پرست را بھکاری! آپ کی جے ہو۔ جے
ہو۔ ہے شو جی کے چند مکھ پر موہت چکوری۔ آپ کی جے ہو۔
ہے باکھی کے مکھ والے گئیں اور چھ مکھوں والے سو وانی کارنگ
جی کی ماتا! ہے جگت ماتا! ہے بجلی کی چاک کے سماں شری والی
اچکی جے ہو۔

نہیں تو آدی مدھتھہ اوسانا۔ امت پر بھاؤ بیرو نہیں جانا
چھو چھو بھو پیرا بھو کارنی۔ بسو بھوتی سولیس بہارنی
آپ کا نہ آدی ہے نہ مدھتھہ اور نہ انت ہی ہے۔ آپ کے اسیم
(غیر محمد) پر بھاؤ کو وید بھی نہیں جان سکے۔ آپ ہی سنسار کی پتی
پالن اور برے کرنے والی ہیں۔ وشو کو موہنے والی اور اپنی سو تنتر
اچھا سے بہار کرنے والی ہیں۔

دو

پتی تو تاسٹیا مہوں مالتو پر تھم تو ریچھ
مہا امت نہ سکھیں کہی سہس سارا سیش

ہے ماما پتی کو اشٹ دیوانے والی پریم سو بھا گوتی آدرش
وادی استریوں میں پہلے آپ کی ہی گنتی ہے۔ ہزاروں سیش اور
سرسوتی جی بھی آپ کی اسیم (غیر محمد) مہا کا ورثہ نہیں کر سکتے
چوپائی

سیوت تو ہی سلم بھ چادی۔ بر دانی پیرادی پیاری
دیوی پوجی پر مکمل تھالے۔ سہر مٹی سب ہوٹیں سکھائے
ہے بھگتوں کو من چاہے وردان دینے والی! ہے شو جی کی

پہراچی دیتی سیسی اسیر ہو سہاوا سیالکھ مس دیکھی سکھ پاوا
 بہرہ دی بچارو کینہہ من مائیں سیالکھ ہم ہم کرنا ہیں
 بوروب و شاہیں چندرا جڑہ آیا شری رام چندر جی نے سینتا
 جی کے مکھ کے سمان سندرو پکھل سکھ مانا پھر من میں و چار کی کہ چندرا
 سینتا جی کے مکھ کے سمان نہیں ہے۔

دوہا

جنمو سندھو مٹی بندھو پستودن ملین ہر کلنک
 سیالکھ سمتا پاو کے چندو باپڑ رنگ

اس کا جنم جڑ سمندر سے ہوا ہے جس کا رنگ دیش اس کا
 بھائی ہے۔ دن میں یہ تیج بہت ہو جاتا ہے اور اس کے تیج کالا
 داغ اسے کلنک لگا ہوا ہے۔ یہ بے چارہ غریب چندرا بھلا سینتا
 جی کے مکھ کی تلن کیسے کر سکتا ہے۔

چو پائی

گھٹی بڑھی برہنی دکھائی گریسی رام رنج سندھی ہی پائی
 کوک سوک پروینک روج دروہی۔ اون بہت چندرما تو ہی
 پھر یہ گھٹتا اور بڑھتا رہتا ہے۔ اور بہرہ اسٹریوں کو دکھ
 دینے والا ہے۔ رام اپنی سندھی میں (دائرہ اختیار میں) پا کر اسے
 گرس لیتا ہے۔ جیکو اے جیکو کا دکھائی ہے۔ اور کس کے چھوٹا
 کا دیری ہے ہے چندرما! مجھ میں تو بہت سے دوش ہیں۔

بید بھی مکھ پٹ تر کینہہ بہوئی دوشو بڑا نوچیت کینہہ
 سیالکھ پھٹی بادھو سیالکھ بھائی گریہیں چلے بسا بڑی جانی
 سینتا جی کے مکھ کو تیری اچھا دینا بڑا نوچیت کریم کرنے کا
 دوش ہے۔ اس پرکار چندرما کے بہانے سینتا جی کے مکھ کی تعریف
 کر کے بڑی رات گئی جان وہ گرو کے پاس چلے۔

کرمی مٹی چرن سروج برمانا۔ اسیو پائی کینہہ بشراما
 بگت بسا دکھونا نک جاگے۔ بندھو لو کی کہن اس لاگے

سے سندھو سا نولا ہر تم کو ملے گا۔ وہ دیا ندھیاں و سجان ور
 تمہارے شیل ادو پیم کو جانتا ہے۔ یارتی جی کا آئینہ واد سن کر سینتا
 جی اپنی سکھیں سمیت برتن ہوئیں تلسی دال جی کہتے ہیں کہ اس پرکار
 بار بار بھووانی جی کی پوجا کر کے سینتا جی پر سن چت ہو کر راج مند
 کو چلیں۔

سور ٹھہرا

جانی گوری اُنکول سیالکھ شرونہ جانی بھی
 منجی منگل مول یام انگ پھر کن لکے

شری یارتی جی کو برتن جان کر سینتا جی کے سن کا آئینہ لکھا
 نہیں جاتا ہے۔ اُنکول منگل کے مول اُن کے بائیں انگ پھر کن لکے

چو پائی

ہر دین سراہت سیالونائی گریسیپ گئے دوو بھائی
 رام کہا سیو کو سک پائیں۔ سہل سبھا اچھا چھل ناہیں
 من میں سینتا جی کے سندھو پ کی سراہنا کرتے ہوئے دونوں
 بھائی گرو کے پاس گئے شری رام چندر جی نے سب کچھ بارگ کا سما چار
 و شوا متر جی کو کہہ سنایا۔ کیوں کہ وہ سہل سبھا وہیں۔ اور پھیل کپٹ
 تو انہیں چھو بھی نہیں سکتا۔

سمن پائی مٹی پوجا کینہہ مٹی اسیس دھو بھائی کینہہ دہنی
 پھیل منور تھہ ہو تھارے۔ رامو لکھنوی بھے سکھا لے
 پھولوں کو یا کر مٹی نے پوجا کی۔ اور پھر دونوں بھائیوں کو آئینہ د
 دیا۔ کہ تمہاری منو لکھائیں سب پوری ہوں۔ یہ سن کر رام کشمن سکھی ہوئے۔

کری بھو جنو مٹی برگیانی۔ لکے کہن کچھو کھٹا پرائی
 بگت دوسو گرو اسیو پائی۔ سندھیا کرتے چلے دوو بھائی

شریشہ و گیانی مٹی و شوا متر جی نے پھر بھوجن کیا اور اس
 کے بعد کچھ پرائی کھائیں کینہہ لکے۔ دن بیت جانے پر گرو کی آگیا
 پا کر دونو بھائی سندھیا کرنے چلے۔

کیرکاش ہوا۔

دینی خراج ادا کرے بیاج رکھو راہ پوچھو پتہ راہ صوبہ تیر نہ پتہ دکھایا
تو کھجور مل مہا ادا گھائی پر گئی دھن گھٹن پر ہی پانی
ہے رکھو ناخوجی سورج نے ایسے ادا کرے ہونے کے بہانے
آپکے پرتاب کو سب راجاؤں کو بیگٹ کر دکھایا ہے۔ یہ کی بھجاؤں
کے بل کی جہاں لو کو کیل کر بیگٹ کرنے کے منت ہی دھنشن نوٹنے
کی یہ ریتی (رسم) بیگٹ پر دیتی ہے۔

[illegible]

تسانند تب جنک بولا اے کہ سبک منی میں تیرا پٹھا ہے
 جنک نے تیرہ آئی سنانی بہر شے بولی لئے دو بھائی
 تب جنک نے اپنے بیرویت تسانند کو بلایا۔ اور انہیں
 وشوا مترجی کو یگیہ شالاین لے آئے کے لئے اُن کے پاس
 بھیجا۔ راجہ جنک کی خبر پڑھنا سنانند نے اُگھر جب
 وشوا مترجی کو سنانی تب انہوں نے بیڑن ہو کر دونوں راجہاں
 کو اپنے پاس بلایا۔

وہ

ستانند ری پندری پر کھو بیٹھے گروہیں حیائی
 چلو تات مٹی کہیں تپ پھو جانک بولائی
 ستانند ری کے چرنوں کی بندنا کر کے پر کھو گوری کے
 پاس جا کر بیٹھ گئے۔ تب دشوا متر جی نے کہا کہ بے تات!
 چلو راجہ جنک جی نے بلاوا کھیجا ہے۔

منہی کے چرون کملیوں کو برنامہ کیا اور ان کی آگسٹیا کو آرام کیا
رات سمایت جو جانے پر شہر کی دھندنا کتبہ جی جلسے اور کشمیں کو در
ایسا کہنے لگے۔

بیواریں اور لو کہو تاتا۔ پیچ کوک لوک سکھ داتا
 بولے لکھن جو ریجک پانی۔ پر بھوپر بھاو سوچک پر واپانی
 جے تات اندیکھو کمل ویکھو اچکوی اور لوک کو سکھ دینے
 والا ارن (شفیق کی سترخی) چڑھایا۔ یہ سُن کر دونوں ہاتھ جوڑ کر یہ بھوسری
 رام چندر جی کے پر بھاو کر پر گٹ کرے وانی کو مل پانی سے لکشمی
 جی نے کہا۔

وَوَصَّا

اُن اداؤں سے کہ ادا کر کے جوتی ملیں
 ہمیں تمہارا کہ جس نے بھٹے نہ رہتی بل میں

ہے سوامی! اُرُن اُوے ہوئے سے کمڈنی بند گئیں
اور مارا لگوں کی روشنی پھکی پڑ گئی۔ جیسے آپ کا آنا سن کر سب
راجے بل پڑیں ہو گئے ہیں۔

جیاتی

نہر پر سب بکھٹ کر میں اُبھاری
ٹاری رہ سیکھیں چاہ تم بھاری
کمل کوک دھو کر کھاگ نانا
بہر شے سکل نشا اوسانا
سب راہ رو پی تارے دھم رشی دیتے ہیں لیکن وہ جھنڈر
رو پی بھاری اندھ کار کو انہیں دشا سکتے۔ کمل جیاد اچکوی۔ بھونرے
پنچھی نانا پر کار کے جیسے رات ختم ہوئے پر پرین سو رہے ہیں۔

ایسے ہیں پرکھوس چکے تھما کے بہو ہیں ٹوٹے دھنشن سکھارے
ایک دیکھا لونبو شرم تم ناسا۔ دُور سے نکلت جیگ تیرجو پر کاسا
ویسے ہی ہے پرکھو۔ آپ کے سب چکے دھنشن ٹوٹے
پر سکھی ہوں گے۔ سورج نکل آیا بنا ہی کسی محنت سے اندھکار
نشٹ ہو گیا۔ تارے سب چھپ گئے اور چکے ہیں تیج

ماس پارائن آٹھواں شمار

تواہن پارائن دوسرا شمار

کے پاس جاؤ اور ہر ایک کو بٹھانے کے لئے بیٹھا لو گئیہ اسن دو۔
دوہا

کئی مہربان نیت تنہہ بھٹیاریے نرناری
اُتم بدھیم پنج لکھو پنج کھل الوہاری
تب اُن سیوکوں نے کوئل۔ نمر ملائم (بچن کہہ کر اُتم بدھیم
بیچ اوچھوئے سبھی پرکار کے استری پرشوں کو اپنے اپنے بوجھ
سنتھانوں پر بٹھلا دیا۔

چوہائی

راج کنوڑ تہی او سر آئے۔ منہ منہ ہوتا تن چھائے
گن سالگرہ ناگر بہر سب را۔ سندریا مل گور سریرا

اس سے رام اور بچپن دونوں را حکما وہاں آئے وہ ایسے سندریا
ہیں۔ باہ منہ ہوتا ہی اُن کے شریروں پر بھاری ہے۔ گن کے سمندر
چتر اوتام دیر ہیں۔ ایک سندریا شریو دھاری تو دوسرا گورے رنگ کا

راج سماج براجیت رورے مار گن ہوں جو جگت ہو پورے
تنہہ کہیں رہی جب اونا جیسی پر بھو موڑتی تنہہ دیکھی جیسی

دونوں را حکما راہاؤں کے سماج میں ایسے براجیت ہیں
جیسے تارا مند مل میں دو پورن چند راہوں جن کی جیسی بھاؤ ناہی
پر بھو شری رام چند راج کی مورتی کو انہوں نے ویسی ہی دیکھا۔

بچپن روپ جہاں رندھیرا منہ ہوں بہر رُودھیرا شریرا
دے گنل زب پر بھو ہناری۔ منہ ہوں یا نہ رتی کھل اوی

سیا سو بھر دیکھے جانی۔ ایسوکا ہی دھوں دیٹی بڑائی
لکھن کہا جس کھا جنو سوئی۔ ناٹھ کرنا تو جی پر ہوتی
سیا سو بھر چل کر دیکھنا چاہئے۔ دیکھے ایشور کس کو بڑائی
دیتے ہیں۔ بچپن جی کے کہا۔ ہے ناٹھ! جس پر آپ کی کرپا ہوگی
وری اس اُتم لیش کا پاتر ہوگا۔

ہر شے مٹی سب مٹی ہر مٹی۔ مٹی سب سب پر سکھو مانی
پتی مٹی پر نہ سمیت کر پالا۔ بچپن چلے دھنشل مکھ سالا
بچپن جی کی لسی اُتم بانی سکھ سب مٹی پر تن ہوئے سبھی
نے مکھ مان کر اُتمیر وادیا۔ بچپن مٹی سموہ کے ساتھ پر پاؤ شری
رام چند راجی دھنشل بیکیش لا دیکھنے چلے۔

رنگ بھوئی آئے دو بھائی۔ اسی سبھی سبب باسنہہ پائی
چلے سکل گرہ کاج لیساری۔ بال جوان جرٹھ نرناری
دونوں بھائیوں کی رنگ بھوئی میں آنے کی خبر جب نگر
نوا سیوں نے سنی۔ تو سب بالاک جوان۔ بوڑھے۔ نرناری اپنے
گھر کے کام کاج کو جوں کا توں چھوڑ کر دیکھنے کو چل دیئے۔

دیکھی جنک بھیر بھیر بھاری۔ سچی سیوک سب لئے ہنکاری
نرت سکل لوگ نہہ بہیں جیا ہو۔ اسن اُچت دیہو سب کا ہو
راجہ جنک لئے دیکھا۔ کہ بہت بھیر ہو گئی ہے۔ تب انہوں نے
سب اُتم سیوکوں کو بلا لیا۔ اور اُن سے کہا کہ فوراً ان سب لوگوں

جوراج لوگ مہا یونہی سے شہر دیر تھے۔ اُن کو پہچو شری رام
چندری دیتا کی سورتی دی دکھائی دیتے تھے۔ اور جو شہر دیر کے
بازاراج لوگ تھے۔ وہ پہچو شری رام چندری کو ایسے دیکھ رہے تھے۔
مانو کوئی بھیا نامک مورتی ہو۔

اے اسم پھل چھوٹے بلیکھا تنہہ پرچو پرگٹ کال سم دیکھا
پیریا تنہہ دیکھے دوو بھائی۔ نہر بھون لوچن سکھائی
جوراکشس پھل سے راجاؤں کا بھیس بنائے وہاں بیٹھے
تھے۔ انہوں نے پہچو کو ساکشات یم راج کے سمان دیکھا نگرانیوں
نے یونوں بھائیوں کو نشہ کے بھون روپ اور نیتروں کو شک
دینے والے دیکھا۔

دوہا

ناری بلو کہیں شہریاں رنج رچی نو روپ
جنو سوہت سنگار دھری مورتی پریم الوپ
سب استریاں من میں پر تن ہو کر اپنی اپنی عورتی کے اوسار
ایسا دیکھتی ہیں۔ مانو سنگار (شہر نگار) ہی دو ساکار روپ (جسم
روپ) دھارن کے ہوئے برا جتے ہیں۔

چویانی

پندو شہر پرچو برات مئے دیسا برہو مکھ کرک لوچن سیسا
جنک جاتی او لو کہیں کیسیس۔ سچن سکے پرید لا کہیں صلیسیس
گیا نون کو پرچو درات روپ دکھائی دیئے۔ جن کے بہت
منہ۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ آنکھیں اور سر ہیں۔ جنک جی کے پریدار کو پرچو
ایسے دکھائی دیئے۔ مانو ان کے پیارے سکے سمندھی ہوں۔

سمت بدیہہ بلو کہیں رانی۔ سوسم پریتی نہ جاتی بھانی
جو گنہہ پریم توئے بھاسا۔ سانس سوسم سچ پرکاسا

جنک سمیت رانی انہیں بچے کے سمان دیکھ رہا ہے۔
ان کی پریتی کا وزن نہیں ہو سکتا۔ لوگیوں کو یہ پرشانت شہر
ایک دن۔ سچ پرکاشی مروت پریم تو کے روپ میں بھاسنے ہیں۔

ہری بھگتنہ دیکھے دوو بھارتا شہر یواہ سیسکھ واتا
رام ہی چو بھائی جی ہی سیسا۔ سنیو ہوشکو نہیں کھنڈیا
ہری بھگتوں نے دونوں بھائیوں کو شہر دیو کے سمان سب
سکھوں کے سینے والے دیکھا۔ جس بھاء سے سبتا جی رام جی کو دیکھ
رہی ہیں۔ اس پریم اور سکھ کا تو کھنن ہی نہیں ہو سکتا۔

اور انو بھوتی نہ ہی ساک سوو۔ کون پرکار کہے کوئی کو دو
ایسی رہی رہا جا ہی جس بھاء۔ تہی تس دیکھو کو سسل راؤ
اس پریم اور سکھ کو سیسا جی بھی اپنے من میں ہی اُو بھو کر رہی
ہیں۔ وہ کہہ نہیں سکتیں۔ پھر بھلا کوئی کس پرکار کہے۔ اس پرکار جس
کی جیسی بھاونانگی اس نے اسی کے او روپ شری رام چندری
کو دیکھا۔

دوہا

راجت راج سماج مہوں کو سسل راج کسور
سندر سیال گورنٹ ایسو بلوچن چہور

سندر سانو لے گور سے شہر پر والے اور سارے سنسار کی
آنکھوں کو چرانے والے کو شل راج وشرکھ کمار راج سبھاس
اس پرکار ہوا راج رہے ہیں۔

چویانی

سچ منوہر مورتی دوو۔ کوئی کام اپما لاگھو سوو
سرد چند نندک کھنکھ نیکے۔ نہر جنن بھاتے جی کے
دونو بھائیوں کی سچ بھاء سے ہی ایسی موبہنی مورتی ہے۔
کہ جن کو کرک کا دیو کی اپما دینی بھی چھوٹی نکھتی ہے۔ اُن کے سندر
چہرے موسم سہما کے پورن چندر ماکی سند تا کو کتانے والے ہیں۔ اور
کس کے پھول کے سمان من بھاء بنے و شال نیتروں ہیں۔

جیتونی چارو مار منوہرنی۔ بھاتونی ہر جاتی نہیں برنی
کل کیل شری گندل۔ لولا چرک دھسدر ہر دو بولا

کمر میں ترکش اور پتیا سر (پسے لیٹر) باندھے ہیں ہاتھوں میں بان اور بائیں ہند رکندھوں پر دھنشن ہیں۔ پسے جٹیو کیا ہی شو کھادے رہے تریا۔ اپڑی سے لے کر چوٹی تک سب انگ اُٹھل ہیں۔ اور اُن پر حمان شو کھاجائی ہوئی ہے۔

بکھی لوگ سب کھٹے کھالے ایک ٹکٹا جن چلتا نہ تارے ہر شے جنک کھی دو کھائی۔ مٹی پدکس کبے تب جانی انہیں دیکھ کر سب ہی لوگ شکھی ہو گئے تیرا ایک ٹکٹا انہیں دیکھ رہے ہیں۔ اور تپلیاں حرکت کرنے سے رنگ گئی ہیں۔ جنک ہی دونوں کھائیوں کو دیکھ کر جیت پرست ہوئے اور کھجرا کر مٹی و شو امتری کے چرن کمل پڑ گئے۔

کری بنتی رنج کھتا سنائی۔ رنگ اونی سب مٹی ہی کھائی جہاں جہاں اسی کنور برود۔ تہاں اہل حکمت چتو سبو کو و بنیتی کر کے اپنے پران کی کھتا مٹی کو کھڑ سنائی۔ اور رنگ کھو جی کی رچنا دکھائی۔ جہاں جہاں شریشٹہ را جگرا جائے ہیں۔ وہاں وہاں سب لوگ اشیہر یہ حکمت ہو کر اُن کی اذر دیکھنے لگتے ہیں۔

رنج لکھ را مٹی سبو دیکھا۔ کوؤ نہ جان کھو مڑو سب دیکھا کھلی رچا مٹی ترپ سن کہو۔ را جہ بدیت ہمارے کھ لہو اپنی اپنی طرف ہی سب نے پام جی کو نگہ کیے ہوئے دیکھا۔ اس گورہ کھدی کو کوئی نہ جان سکھا۔ مٹی و شو امتری نے را جہ جنک سے کہا کہ رنگ کھو جی کی رچنا پڑی سبند ہے۔ مٹی کے ٹکھ سے یہ کجی من کر را جہ بڑا پرست ہوا اور اسے جہان سکھ کی پراپتی ہوئی۔



جن کی چٹون سند رہے۔ اور کامدیو کے من کو بھی ہر لئے والی ہے۔ وہ ہر زے میں ہی بھاتی ہے۔ کہتے نہیں بنتی ہے۔ اتنی سند رکالی ہے۔ کانوں میں چھیل کٹل شو کھایا رہے ہیں کھوڑی اور ہونٹ سند ہیں۔ اور کچن پیٹھے کو ل ہیں۔

گھربندھو کہ نندک پانسنا۔ جگر کٹی پکٹ منو ہر ناسا جہاں ایساں تاک جھلکا ہیں۔ کچ بلوگی انی ادنی لجتا ہیں منو ہر ہنسی چند ماں کی کرؤں کو تجا رہی ہے۔ ٹیڑھی کھو یں اور منو ہر ناک ہے۔ چوڑے مستاک پر تاک جگرا رہے ہیں۔ سند رکالے چکتے ہالوں کو دیکھ کر کھو نرے شرم کے ارے پانی پانی ہو رہے ہیں

پیت چوتنی ہر نہی سہا ہیں کسٹم جلیں رنج بیچ بسا ہیں رنجیں رچر کھو کل گیواں۔ جنو نری پھون کشما کی سیواں ہروں پر پہلی چو کوئی ٹو بیاں سو تی ہیں جن کے بیچ بیچ میں پھولوں کی کلیاں کا دھسی ہوئی ہیں شیکھ کے سمان سند رکٹھ ہے۔ جس میں منو ہر نہیں رکھا ہیں ہی اُن کی ایسی شو کھایا ہے۔ ناوتیں لک کی سند رتا کی حد ہی ہیں۔ (ارکھات تینوں لوگوں کی شو کھایاں اگر ختم ہو گئی ہے)

دوہا۔

گنجر مٹی کٹھا کلت اُر نہی تلسی کا مال
بر شیکھ کندھ کھیری ٹھنی بل ندھی با ہو لشدال

چھاتی پر پختی مٹی کے سند رکٹھ اور تلسی کی مالائیں پراپتی ہیں۔ بلو لکے سمان او پچے کندھے شہر کی سی چال۔ اور کھجائیں مٹی ہیں۔ جو بل کی کھندا رہیں۔

چو بیانی

کٹی ٹو نیر پیتا پٹ باندھیں۔ کر سہو دھنشن بام بر گاندھیں
پیت پیکیرا پیت سہا لے۔ نیکھ سکھ جو جہا چھبی چھائے

بال کاند

حصہ چہارم

سب متجنہ تیں منہ جو ایک سندر لیسد لیسال
منی سمیت نہ و بندھو تھال تھیا کے ہی پال

سب میوں میں سے بہت سندر نزل اور و شال سچ تھا
اُس پر راجہ جنگ نے منی و شوامتر سمیت دونوں راہکاروں
کو بٹھایا۔

چو پائی

پر بھوئی دیکھی سب سپاں ہاے جنہ لاکیس نے بھٹے تارے

جیسے پورن چند رام کے بھٹے ہی تاروں کل پر کاش پھیرا پڑھاتا
ہے۔ دے دے ہی پر بھوئری رام چندر جی کو دیکھ کر سوئیں میں پڑھائے
ہوئے سب راجہ من میں حوصلہ چھوڑ بیٹھے اور پر بھو کے سامنے اپنی ہار
مان بیٹھے۔ انہیں اپنے بل پر و شو اس نہ رہا۔

اسی پرتی سب کے من مایں۔ رام چاپ تورب ساکتا ہیں
اُن سب کے من میں نشیچ ہو گیا کہ سندھیرہ (بلانشک) رام ہی
اس و ہنش کو توڑیں گے۔

بنو بھوئیں بھو و ہنش لیشالا۔ ملی ہی سیارام اور مالا
اس پکاری گون ہو گھر بھائی۔ جسٹو پرتاپ بلوئین گنوائی
اگر رام سے و ہنش نہ بھی ڈوٹا تو بھی سینتا رام کے گلے میں
جے مالا ڈال کر انہیں ہی درگی یعنی جے مال پہنائے گی۔ ہے
بھائی! ایسا و چار کر اپنے لیش۔ پرتاپ بل اور تیچ کو کھو کر چپکے

سے کان دبائے اپنے اپنے گھر سدھارو۔

بہسے اپر بھوپ سنی یانی جے ایک اندھ ابھیما نی
تور پر بھوں و ہنش بیا ہو او گا ہا۔ بنو توڑیں کو کنوری بیا ہا
راج منڈی میں سے جو اگیانی اور ابھیما نی راجہ کھتے وہ یٹن کر
پننے۔ اور کہنے لگے و ہنش نور کر بھی بیاہ ہونا کٹھن ہے! پھر بنا و ہنش
تور ہے تو کون راہکاری کو بیاہ سکتا ہے۔

ایک یار کا لیو کن ہوو۔ سیاہت سحر جرتب ہم سوو
یٹن اپر بھوپ مسکا نے۔ دہرم شیل ہری بھگت سیالے
کال دیو ہی کیوں نہ ہو۔ ایک بار تو سینتا کے لئے اُس کو ہم
یدھ میں کچھا رہیں گے۔ یٹن کر جراج منڈی میں دہرم پرائن و شیل
سیھاو اور ہری بھگت چتر راجہ گن کھتے وہ مسکرائے۔

سور سٹھا

سیا بیا ہی رام گرب دوری گری نہ نہ نہ کے
جیتی کو ساک سنگرام دشر تھ کے دن بانکرے

اور کہنے لگے کہ ارے مگر بھو! تمہارے ابھیماں کو چور کر کے
سینتا جی کو تورام چندر ہی بیا رہیں گے۔ لڑنے کا ابھیماں چھوڑ دو کھلا مہا
راجہ دشر تھ کے دن دھیرا بنے پتروں کا یدھ میں کون مقابلہ
کر سکتا ہے۔

چو پائی

بیر تھ مروجنی کال کائی۔ من مود کنہہ کی بھوکھ بتائی

چو پائی

سیا سو بھانہیں جانی پکھانی۔ جگد بھکا روپ گن کھانی
 اچھا سکل موی لکھو لاگیں۔ پر کرت ناری انک انور اگیں
 سیتا جی کی شو بھاکا وزن نہیں کیا جاسکتا۔ وہ انت کوئی
 برہم ندوں کی مانتا ہے۔ اور سب روپ اور گن اس میں سے پرکٹ
 ہوتے ہیں۔ ان کی شو بھاکو کس سنسارک دستور کی ایجاد دی جائے
 کیوں کہ سب روپ اور گن تو ان سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی
 ایتا تو پر کرت استری کے انگوں کو دی جاسکتی ہے۔ (انہیں سے
 پرکٹ ہوئے نام روپی سنسارک دستور کی ایجاد ہو کر انہیں
 کر دئے اور ان چھ دستوروں کی اچھا سے ان کا ایمان کر کے کون
 پاپ کا بھانگی بنتا پھرے۔

سیا برنیے تٹی اچھا دیئی۔ لگی کہا جی اجسو کو لیٹی
 جوں پٹ ترے تیا سم سیا۔ جاگ اسی جلتی کہاں کمٹیا
 ان سندسارک دستوروں کی سیتا جی کے وزن میں پاپ سے
 کر کون اپنے آپ کو برا شاعر کہا اے ارتھات کون اپنی شاعری کو جہ
 لکائے اور بے عزتی اور بدنامی کون مول لے۔ کوئی بھی اچھا شاعر
 جاگ جنتی سیتا جی کو چھ سندسارک دستوروں کی اچھا دینے کا
 انوچھ (نامنا سب) کا ریا نہیں کرے گا۔ اگر کسی استری کی سیتا
 سیتا جی کی ایجاد دی جائے۔ تو تینوں لوگوں میں ایسی سندز کون
 یونی (جوان استری) ہے۔ جس سے کہ ان کی تلنا کی جائے۔

گر اکھرتن اردھ بھوانی۔ رتی اتی دکھتا تو بتی جانی
 لیش بارانی بنو پھر یہ جیہی۔ کہیے راسم کہی بدیہی
 سرسوتی جی سندز تو ہیں۔ لیکن انہیں بہت زیادہ بولنے اور کہنے
 کی عادت ہے۔ شری یارتی جی آدھ ناری ہیں۔ ارتھات ان کے
 آدھ انک استری کے ہیں۔ اور باقی آدھ انک پرش شو جی کے ہیں۔
 جب سے کام دیو کے شری کو شو جی نے بھسم کیا تب سے اسے بنا شری
 جان کر ان کی استری رتی جو پریم سندز ہے۔ دکھی ہوئی پھرتی ہے۔
 چھٹی جی جڑ سمندر سے پیدا ہوئی اور ویش اور شراب بھی دو سمندر

سکھ ہماری سنی پریم پنیتا۔ جگد مباحا ہنوجیاں سیتا
 کیوں دیکھتے کمال بجا کر موت کو دعوت دیتے ہو بھلا کہیں
 میں کے لٹوؤں سے بھی بھوک کی ترقی ہوتی ہے۔ ہمارے پریم
 پوتر شاکشا کو سن کر اپنے ہر دے میں سیتا جی کو جگت کی مانتا سمجھو۔
 جگت تیار کھوئی ہی بچاری بھری لوچن چھپی لے شو نہاری
 سندز سکل گن راسی لے دوہن ہو۔ کھار باسی
 اور شری رگھوناتھ جی کو جگت تیا جان کر نیتوں سے جی بھر
 کر ان کی شو بھاکو دیکھ لو۔ یہ سماں پھر نہیں باخو آئے کا سندز شک
 و انک۔ سائے کنوں کے بھنداریہ دونوں کھانی شو جی کے ہرے
 میں نو اس کرتے ہیں۔

سندھاسمندیہ بہائی۔ مرگ جلو نہ بھی مہرکت تھائی
 کر شو جانی جاہوں جونی بھاوا۔ ہم تو اچھو جیم بھلو پاوا
 پاس آئے ہوئے امرت کے سمندر کو چھو کر تم بھوٹے مرگ
 جل (مراب) کو دیکھ کر کیوں دورے مرتے ہو۔ جس کی جیسی اچھیا
 ہے۔ ویسا کرو۔ ہم نے تو آج اپنے جہم کو سچھل کر لیا۔

اسی کہی بھلے بھوپ انور اگے۔ روپ انوب بلو کن لاگے
 دیکھیں سرنہ جڑھے بمانا۔ برہمنیں سنمن کر ہیں کل گانا
 ایسا کہہ کر سا دھو سجھا دراج پریم سے بھر پور ہو کر کھگوان
 کے انویم روپ کو دیکھنے لگے دیوتا لوگ اکاش پر سے۔ مانوں پر
 بیٹھے ہوئے پر بھوکے وزن کر رہے ہیں۔ اور سندز کان کرتے ہوئے
 پھول برسا رہے ہیں۔

دوہا

جانی سوا اوٹھو سیتا تب ٹھٹی جنک بولائی
 پتر سکھیں سندز سکل سادر چلیں لوائی

نیکھ سماں جان کر راجہ جنک سیتا جی کو بلا بھیجا۔ سب چیز اور سندز
 سکھیاں سیتا جی کو بڑے آدھ سے ساتھ لے کر گیتھنالا کی اور چل پڑیں۔

اس پر کار کا میل ملنے سے جب سندھو اور سکھ کا مول
لکشمی پیدا ہو تو بھی کوئی لوگ سنگوچ سے ہی (تامل سے)
اسے سیتا جی کی برابری کا درجہ نہیں گئے (کیوں؟ کوئی ایسے
سندھو کاروں سے پیدا ہوئی لکشمی کو کیوں سیتا جی کے سہاوی
نہ کہیں گے۔ کوئی نے بڑا گورھ دار شکا پرشن اٹھایا ہے۔ سیتا جی
بھگوان کی انا دی شکتی میں شکتی شکتیہاں سے متونقا ایہی ہوتی
ہے بھگوان سدا ستیدا پر تو تری شیل اور ایک اس ہیں۔ اس لئے
اُن کی شکتی میں بھی ہی گن ہونے چاہئیں۔ اور یہ سندھو کاروں جو لکشمی
کی پیدائش میں اکلپت کئے گئے ہیں سب تری گن ہتکست ہیں۔
جس سے سب ایتہ کھشن کھنکر ہیں۔ اس لئے دھ کے مول ہیں
اور سیتا جی انتہی ستیہ اور سیداندہ سروب ہے۔ اس لئے ابن کا دیو
سے پیدا ہوئی لکشمی کی سیتا جی کو اپنا دینے میں کوئی سنگوچ ہی
کریں گے۔)

چوہائی

چلیں شاگ لے سکیں سیانی۔ گاوت گیت منوہر بانی
سودھول تنوسندر ساری۔ جگت جی تولت چھی بھاری
پتر سکھیاں سیتا جی کو ساتھ لے کر چلیں۔ کوئل بانی سے سندھ
گیت کافی جاتی ہیں۔ سیتا جی کے نازک شریر پر سندھو سادھی شوبھ
ہے جگت ماما کی بھاری شوبھ کی تلکنا کون کر سکتا ہے۔

بھوشن سکل سیش سہا ہے۔ انگ انگ اپھی سکھنہ بنائے
رنگ بھوئی جب سیا پاؤ دھاری۔ دھکی روپ سوہے نرناری
سب بھوشن (زوریات) اپنی اپنی جگہ شو بھاپا ہے ہیں۔
انگ انگ میں سندھو دھنگ سے سبکار سکھیوں نے انہیں پہنایا
ہے۔ جب سیتا جی نے رنگ بھوئی میں چرن رکھے تو اُن کے
دوہرہ سروب کو دیکھ کر سب نرناری موہت ہو گئے۔

ہرشی سمرنہ دندوہیں بجائیں۔ ہرشی پرسون اچھراگا ہیں
پانی سرج سوہ جے مالا۔ اوچٹ چتے سکل بھوآ لا
دیوتاؤں نے پرتن ہو کر نقارے بجائے بھول برسا کر

سے پیدا ہوئے۔ اس لئے جس بھی کے دل شراب جیسا پوتر
بندھو ہوں۔ وہ جیلے ہی سندھو۔ سیتا جی کی تلکنا نہیں
کر سکتی جب یہ دیو استریاں بھی کسی نہ کسی روش یا تری کے کار
مستہی کی تلکنا نہیں کر سکتیں تو پھر سفسارک استریوں کی تو بات
ہی کیا۔

جوں چھی سکھا پونہی ہوئی۔ پریم روپ سے چھپو سوئی
سو بھار جو مندر و سزگارو۔ متھ پانی۔ سنج رنج مارو
دشری لچھی جی کے پرگٹ ہونے کی کتھا پرانوں میں اس طرح لکھی
ہے۔ کہ ان کا جنم کھنیر ساگر اٹھا سے سندھو سے ہوا تھا۔ اس
کھنیر ساگر کو متھ کرنے کے لئے بھگوان دشنوب نے کچھوے کا روپ
دھارن کیا تھا۔ مندر اہل پریت سے متھانی کا کام لیا گیا
اور اس متھانی کو گھمانے والی رتی کی جگہ باسکی ناگ سے رتی
کا کام لیا گیا۔ یہی کے ایک ہرے کو دینا اور دوسرے کو ویت
پرور سمندر کو متھن کرنے لگے۔ تو اس سمندر سے جو رتن نکلے اُن میں
سے ایک رتن تو یہ بھی جی بھیں۔ اور شراب ویش انہیں تہوں میں
سے تھے۔ ہرشی لچھی جی کی پیدائش کے یہ سارے کلان کچھوے باسکی
ناگ۔ ویت سب بھواو سے ہی الیو تریٹر اسندر ہیں۔ اور ان کو
پرگٹ کرنے میں کتھا کرا پریشیم کرنا پڑا۔ ایسے اسندر کاروں سے پیدا
ہوئی۔ چھی جی کی سیتا جی کیساتھ کیسے اپناری جاسکتی ہے۔ (کوئی تروئی
کہتے ہیں۔ کہ اگر ان بھواو اسندر کاروں کی جیلے ارتھات
کھارے سمندر کے ستھان پر شو بھارو بی ادرت کا سمندر رہو۔
اور ہمارا ل کچھو کی بجائے پریم روپ سے کچھو ہو۔ باسکی ناگ جی
بھیا ناگ رتی کے ستھان پر شو بھارو بی رتی ہو۔ اور مندر اہل
جیسے کچھو پر ہار کے ستھان پر سندھو کارو بی پریت کی متھانی ہو۔
اور متھن کرنے والے دینا اور ویتوں (جن کے ہاتھ ایک دوسرے
کے خون سے رنگے ہوئے ہیں) کے ستھان پر خود کا دیو اسے
اپنے کرکلوں سے متھ۔

دوہا
ایہی بھی اچھے لچھی جب مندر تاسکھ مول
تدینی سکوج شیت کی ہیں سیاسم تول

ایسی رائیں گانے لگیں۔ سینتا جی کے کس سے کول ہاتھوں میں ہے
مالاشو بھاپا رہی ہے۔ سب راجاؤں نے اپنا تک چمکت ہو کر ان کی
طرف دیکھا۔

سیا چمکت چیت رام ہی چاہا۔ بھٹے موہ لیس سب نرنا ما
مٹی سمیپ دیکھے دوو بھائی لکے لکھی لوچن بڑھی پائی
سینتا جی چمکت چیت سے شری رام چندر جی کو دیکھنے لگیں۔
سب راجہ لوگ موہ کے خوش ہو گئے۔ سینتا جی نے مٹی کے پاس
بیٹھے ہوئے دوو بھائیوں کو دیکھا۔ ان کے نیترا اپنے خزانے (شری
رام چندر جی کو) پا کر لپکا کر میں سترہ گئے۔

دوہا

گر مہن لاج سما جو بڑ بھئی سیا سکیانی
لاگی بلو کن سکھنہ تن رگھویری اُرا نہ نی

نیرتو کرو جنوں کی لاج سے اور بہت بڑے سماج کو دیکھ کر
سینتا جی کو لگا آئی۔ وہ شری رام چندر جی کی منور موہنی کو اپنے
بر سے بن دھان کے کہہ سکھوں کی طرف دیکھنے لگیں۔

چھاپی

رام راجاوار سیا چھپی دیکھو۔ نرنا نہ پیری ہری نمیشیں
سوچیں سکل کہت سکیاں ہیں۔ پدھی سن بے کر ہیں ماہیں
شری رام چندر جی کے سند روپ اور سینتا جی کی جہان شو بھیا
کو دیکھ کر سب نرناؤں کی آنکھیں کھلی گئی وہ گئیں سب نرناؤں
اپنے اپنے من میں سوچتے ہیں پر کہتے ہوئے ڈرتے ہیں بن ہی ان میں وہ
سب بدھاتا سے نر پراختنا کرتے ہیں۔

ہر ویدی سگی جنک جڑ تانی۔ متی ہماری اسی دیہی سہرائی
بنو بچار بنو بچتی نرنا ہو۔ سیا رام کر کرے بوا ہو
بے بدھاتا جنک کی مور کھتا کو ہر لیچے اور ہماری ہی سند
سوچ سمجھ اُسے دیکھے کہ وہ بنا وچار کئے ہی اپنے کھن پرک
کو چھوڑ کر سینتا جی اور شری رام چندر جی کا وادہ کر دیں۔

جگو بھاپا ہی بھاد سب کا ہو۔ بھٹے کھینے انت ہوں اُرا دا ہو
ایہی لالساں مگن سب لوگو۔ برو سا نور جب انکی جو گو
سندھار اس کی سرانہائی کرے گا۔ کیوں کہ یہی بات سب کے
من کو بھاتی ہے۔ بھٹے کرنے سے تو انت میں بھاتی ہی بیٹے گی۔
سب لوگ اسی لالساں مگن ہیں کہ سانو لے رنگ کا ورتو سینتا جی
کے ہی دیو گئے۔

تب بندی جن جنک بولائے۔ برواوی کہت چلی آئے
کہہ نرپ جانی لہو پین مور۔ چلے بھاٹ ہیال ہر شرو دھتورا
اتنے میں راجہ جنک کے بھاٹوں کو بلایا۔ جو ان کے ونش کی
کیرتی (خاندانی عظمت) گاتے ہوئے چلے آئے۔ راجہ نے کہا کہ میرا پرن
(سو مہر کی شرط) سب راجاؤں کو پکار کر سند دو۔ بھاٹ ہروے میں
انہی پرست ہو کر رنگ بھوئی میں گئے۔

دوہا

بلے بندی بچن سترہ سو سکل مہی پال
بن بدیہہ کر کہیں ہم بھیا اٹھانی بکسال

بھاٹ شری شٹھ کچن بولے۔ یہ ہر نفوی کی پالنا کرنے والے
راجہ ہمارا جاؤ۔ ہمارے بچن کان دے کر سنو۔ ہم اپنی وصال بھیا
اٹھا کر اپنے ہمارا راجہ جنک کا پرن کہتے ہیں۔

چھاپی

نرپ بھج بلو بڑھو سو دھتورا ہو۔ گروے کھو بدت سب کا ہو
داو بوا تو ہر بھاٹ بھارے۔ بھئی ہر من کو نہیں سہا ہالے
راجاؤں کا بھجابل (قوت بازو) چندر ما ہے۔ اور یہ شو
جی کا دھنش راہو ہے۔ یہ بڑا بھاری کھو ہے۔ اسے سب جانتے
ہیں۔ راو اور مانا ہر جیسے ہا بھاری بودھا بھی اس دھنش کو دیکھ کر
چمکے سے ہی چلے گئے۔ بھو نے تاک کی بہت نہ ہوئی۔

سوئی بھاری کو دندو کھو را۔ راج سماج آج جوئی تو را
نری بھون ہے سمیت بدیہی۔ بن ہیں پکار میں ہی تہی

نہیں بگڑتا ہے۔ جیسے کامی پُرش کے بچوں سے سستی استری کاٹن کبھی نہیں بگڑتا ہے۔

سب نرپ بھئے جو گو اپہاسی۔ جیسے بنو براگ سنیا سی
کیرتی کے بیڑا بھاری۔ چلے چاپ کریریں ہاری
سب راج اپہاس کے یوگ ہو گئے۔ (یعنی مذاق کا مضمون
بن گئے) جیسے براگ کے پنا سنیا سی کیوں ہنسنے کے ہی یوگ
ہوتا ہے۔ جنم بھر کی کیرتی۔ وجہ اور بڑی دیتا ان سب کو وہ دھنش
کے ہاتھوں مجبوراً گنوا کر چلے۔

شہری سہت بھئے ہاری سپاں لہا۔ بیٹھے نچ نچ جانی سما ہا
نرینہ بلو کی جنک اٹھانے۔ بولے کچن روش جنو سائے
راج لوگ من میں ہار مان کر شو بھاپن ہو کر اپنی اپنی سماج
میں جا بیٹھے۔ راجاؤں کی یہ دشا دیکھ کر راج جنک طیش کھا گئے
اور ایسے کچن بولے جو کر دھ میں ڈوبے ہوئے تھے۔

ویپ ویپ کے بھوتی نانا۔ لے سنی ہم جو پٹو کھانا
دلو دنج دھری منج سریرا۔ پیل پیرائے دن دھیر
دیش دیش کے انیکوں۔ راجا سیرے کئے ہوئے پرن
کوسن کر آئے۔ دیتا اور راکش بھی منش کا بھیس دھارن کرکے
آئے ان کے علاوہ اور بھی بہت سے دن دھیر بودھا آئے۔

دوہا

کنوری منوہر بچے بڑی کیرتی اتی کمنیہ
پاوتی ہار ہر پتی جنو رہیو نہ دھنو دینیہ
پرتو کسی سے دھنش نہ ہلا۔ ایسا جان پڑتا ہے کہ منوہر
کنیا بڑی وجہ اور اتی انت سند کیرتی کو دھنش توڑ کر پراپت
کرنے والا برہما جی نے کوئی منش پیدا ہی نہیں کیا۔

چو پانی

کہو کاری یہ لاجھو نہ کیا وا۔ کاموں نہ تنک چاپ پڑھا وا
رستو پڑھا واپ تور پ بھائی۔ بلو بھری بھوتی نہ سکے چھڑائی

اسی شوبی کے کھوڑ دھنش کو آج اس راج سماج میں جو
کوئی بھی توڑے گا۔ نینوں لوگوں کی وجہ (فتح) کے ساتھ ہی جانی
جی اس کے گھسے جسے مال ڈال کر اسے اپنا دھنسر سوچے چھ پڑوک
(نہ چاہتے ہوئے بھی) سو کیا کرے گی

سُنی بن سکل بھوپ اھیلانے۔ بھٹ مانی اتب میں ماکھے
پری کرانڈھی اٹھے اکھائی۔ چلے اٹھت دیو نہہ سمر نانی
جن کے من میں سو مہر جینیہ کی بھیلانہ تھی۔ جو اپنی دیر تانے گھنڈ
میں تھے۔ ایسا راج لوگ پرن پرن کر من میں بہت ہی تھلائے
کر کر کر اکھ کر (ترب کر کھیش کھا کر) اٹھے اور اپنے اٹھت دیوؤں
کو بونام کر کے چلے۔

تکلی تکی تکی سودھنود ہر ہیں۔ اٹھی نہ کوئی بھاتی بلو کر ہیں
جنہ کے کھو بچا رو من مایں۔ چاپ سمیر مہرپ نہ جا ہیں
وہ تک تک کر شوبی کے دھنش کی ادر تارکتے ہیں۔ اس کی
اڈنک ٹکی لگا کر اسے پڑتے ہیں۔ کرڑوں پر کہ رسے بل کا پر پک کرتے
ہیں۔ (طاقت آزمائی کرتے ہیں) پروہ دھنش اٹھتا ہی نہیں۔ جن جاؤں
کے من میں کچھ وچا رہے وہ تو دھنش کے نزدیک ہی نہیں جاتے۔

دوہا

تکلی دھر ہیں دھنو موڑ نہرپ اٹھی صلہ لہا دی
من ہوں پانی بھٹ باہول اڈھکو اڈھکو گروانی
وہ موڑ راج تک کر دھنش کو پرتے ہیں۔ پرتو جب نہیں اٹھتا
تو شرم کے مارے ہر نی پر کے چل دیئے ہیں۔ مانو بودھاؤں کے بھجیا بل
کو پا کر دھنش اڈھاک سے اڈھاک بھاری ہوتا جاتا ہے۔

چو پانی

بھوپ ہس ایک ہی بارا۔ لگے اٹھاؤں ٹرٹی نہ ٹارا
ڈاگنی نہ سمبھو سہل سنو کیسیں۔ کامی کچن سنی منو جیسیں
تب دس ہزار راج ایک ہی ساتھ دھنش کو اٹھانے لگے
پرتو دھنش نہیں ہلتا۔ شوبی کا وہ دھنش اپنی ستھی سے کیسے



کہو یہ لاکھ کس کو اچھا نہیں لگتا اب تو کسی نے بھی شہری کے
دھنسل کا چلن نہ چڑھایا اور نہ وہ لگاؤ کوئی تک بھر رہی تھی اسے اسے
نہ کھسکا سکا۔

اب جی کو دما کھسے بھٹ مانی پیر پیریں بھی میں جانی
جھوٹا اس سچ سچ گرہ چاہو۔ بکھا نہ پیدھی بید پیر سیاہو
اب کوئی دینا کی ڈینا مارنے والا لگتا ہے میں نے جان
بیلہ کہ برقی ویروں سے زالی ہو گئی ہے۔ اٹھا چھوڑو اولیے
اپنے گھروں کو چلے جاؤ۔ بدھاتنے سیتانی کے بھائی میں وہ
لکھا ہی نہیں۔

سکرتی جانی ہوئی پیری ہرؤں کنوری کیاری رہو کا کروں
جھل جیوں نہ جو بھٹ بھوٹی بھائی توں پوری ہونیوں ہلانی
اگر بیک توڑتا ہوں۔ تو پیر کیوں کا ناش ہو جاتا ہے اس
لے میرا کچھ نہیں ہے۔ کس کنوری ہی رہے۔ اگر میں جاتا ہوتا
کہ پتھری ویروں سے مالی ہو چکی ہے تو میں بھی پیرن کر کے
اپنی ہنسی نہ کر داتا۔

جناک کن شنی سب نر ماری۔ دھکی جانی ہی بھٹے دکھاری
ماکھے کھنوں کھنیں بھوہ میں۔ وہ پٹ پھرتا نر سو میں
جناک کے بھی نہیں کر سب بہتری پرش مانی جی کا اور دیکھ کر
بڑے دکھی ہوئے پرتو نقشیں جی تلملا آئے۔ ان کی بھین تھیں
ہوٹ پھرتے تھے اور نیر کر دھ سے انگارہ ہو گئے۔

دو

کئی نہ سکتا رگھو پیر ڈر لگے۔ بچن جھو بان
نانی رام پد کسل ہر سو بولے گرا پر مان

رام چند جی کے ڈر کے مابے کچھ کہہ تو سکے نہیں۔ پرتو
وہ جناک کے بھی تو بان کے سمان لگے جو سہرے نہیں ہاتے ہیں
تب نقشیں ہی شری رام چند جی کے چرن کملوں میں میں لکھا کر
یتھارتھ بچن بولے۔

چو پانی

رگھو بندھن ہوں ہاں کو ہوں۔ تیریں سمارج اس لکھی نہ کوئی
کس کس کی انوچیت جانی۔ وریہ مان کو کس مٹی جستانی

جس سمارج میں رگھو دینوں میں سے کوئی ہی موجود ہو سکا۔
اس سمارج میں کوئی ایسی انوچیت (نامناسب) جانی نہیں کہتا۔
جیسی کہ رام جناک نے رگھو کل جھوٹ شری رام چند جی کی موجودگی
جانتے ہوئے بھی آج کہی ہے۔

سٹھو بھانوں کل پینچ بھانوں۔ کہیوں سبھاؤ نہ کچھ ابھیانوں
جوں اتھاری نو سان پادوں۔ گنگا اور بہانہ اٹھا ہوں
ہے سورج و نشی روئی کسل کے سورہہ! سننے میں سچ
سبھاؤ سے ہی کہتا ہوں کچھ ابھیان نہیں کرتا ہوں اگر آپ کی
اگیا پادوں تو اس بہانہ کو گینگ کی طرح اٹھاؤں۔

کاچہ گھٹ گی پادوں پھیری۔ سائیوں تیر و مو لکھی کوری
تو پرتاب ہما بھگوانا۔ کو با پدھر پرتاب پرتاب
اور اسے۔ کچھ کھڑے کے سمان بھڑو والوں۔ میں پرتو
پرتاب کو مودی کی طرح توڑ سکھاؤں۔ سہ لگان! آپ پرتاب
کی مہاسے یہ پیرا دھنسل تو پھری کیا ہے۔

ناٹھ جانی اس آئیو ہوو کوٹنگ کروں بلو کے سوو
کسل نال پرتاب پرتابوں۔ جو من ست پرتاب لے دھلو
ایسا جان کہ تیر سوو! اگر آگیا ہو تو کچھ نہاٹھ کروں لے
بھی۔ کھنوں کھنوں کی دھری کے سمان اس دھنسل کو اٹھا کر سوو
دو اچھا ہوں۔

دو

تو پرتاب پرتاب پرتاب بل ناٹھ
جوں نہ کروں پرتاب پرتاب پرتاب دھنسل بھاکھ
ہے ناٹھ! آپ کے پرتاب کے بل سے برساتی پھنے کے سمان

میں نے تو یہی سوچا تھا کہ میری زندگی میں جو کچھ ہو گا وہ میری زندگی کے لئے ہی ہو گا۔
 ابھی تک تو یہی سوچا تھا کہ میری زندگی میں جو کچھ ہو گا وہ میری زندگی کے لئے ہی ہو گا۔

۱۰۰

نہ پہنچہ گیری آسانی ہای بجز پہنچست اولی نہ پیرکاسی
 مانی ہرپ کمرے کسکی نے کیشتی ہرپ کمرے کسکی نے
 را جانی کی آسانی ہای راستہ ہرپ کمرے کسکی نے
 اور مانی چکنے سے بغیر ہرپ کمرے کسکی نے
 اور کیشتی ہرپ کمرے کسکی نے

بھئے بسوک کوکھٹی دیوا۔ برہم ہیں کس جانا وہی سیوا
 گھر بدلتی بہت انوراگا۔ لام تہنہ کسی آئیو ماگا
 مٹھی اور دیونا روپی چوکے شوک رہت جوئے بھول
 برسا کر وہ اپنی مٹیوا پر گت کرتے لکے۔ بڑے پریم سے گڑ کھٹاکے
 کے خری نام چھری نے مٹیوں سے آگیا ناکی

ہرچیز میں اپنے سب سے اچھے اور گہرے سے گہرے
چلتا ہوا سب سے بڑا شہر ناری چلیکتا پوری اتن ہے سب سے گہری
جھلک کے انشور شہر نام پند ہوا سب سے بڑا شہر ناری
کی سب سے بڑا شہر ناری چلیکتا پوری اتن ہے سب سے گہری
نزاریوں کے خوشی اور سکھ کے کارن شہر ناری کے سب سے گہرے سے گہرے

ہند کی پتھر شکر پرست تھی اے جوں کو پتھر پیر پہاڑ ہمارے
توں بشودہ صومراں کی ناہیں تو ریشوں راہو گنیش گوسائیں
اُن نگہ اسیوں نے پتھر اور دیہاؤں کی پیا تھاکہ کے اپنے
پینے پن کرموں کو یاد کر کے کہا کہ یدی ہمارے پیہر کرموں کا کچھ بھی
پیر پہاڑ ہو تو ہے گنیش گوسائیں! اس شوجی کے رخص کو شری رام
کس کی اڈی کے سمان توڑ ڈالیں۔

اس وحش کو نوڑ ڈالوں۔ اگر ایسا نہ کر سکوں تو یہ بھو آپ کے بچوں کی سونگہ کھا کر کبت ہوں کہ پھر میں وحش اور زرخش کو کبھی ہاتھ میں کبھی نہ لوں گا۔

چو بانی

لکھن کو پکڑ کر جے بولے۔ دنگانی بھی دگ گج ڈولے
 کل لوگ سب بھڑپڑانے بسا میاں بہر شو جنکو سب کپانے
 جب ایسے کرودھ سے بھرے کچن نکشن جنی بولے۔ تیرتہ پکھڑی
 دنگانے لگی۔ اور رشاؤں کے لکھی کا پینے لگے۔ سارے لوگ اور اچھ
 بھڑ بھیت ہوئے۔ بیتابی میں میں پرس ہوئی اور راجہ جنک ڈر گئے
 گرد لکھتی سب منی اس ماہیں۔ بدلت بھنے پنی پنی چلے کا ہیں
 سین میں لکھوتی اکھنوں والے پریم سمیت نکٹ پھیلا
 گرد و شو اتھری شری رگھو ناٹھ جی اور صاحب منی میں ہم سب گئے
 اور اریہ ملکیت ہونے لگے۔ بھری رام چندر جی نے لکھن جی کو اٹاکے
 سے چپ کرایا۔ اور پریم سے اپنے پاس لٹھالیا۔

وشواہتر سے سمجھ جانی۔ بولے اتنی سینہ پر مئے بانی
 اٹھو رام بھنچ ہو بھنچو چایا۔ میٹھ کو مات جنک پری تاپیا
 تب وشواہتر نے سمجھ سواں جان کر پریم سٹی کوئل بانی سے
 کہا بے رام اٹھو غوغی گئے جنش کٹھو اور ہے تھک رام جنک
 کے ستاپ (دھک) کو دور کرو۔

مسی گردین چرن سہرو ناوا۔ ہر شویشادو نہ کچھ ار او
ٹھاٹھے بھٹاٹھی پنج سبھاٹیں بھوٹی عیاں برگ راجو لجا میں
گھرو کے چن میں کر شری رام چندری نے اُن کے چروں کو پی نام
کہا۔ اُن کے ہی ہیں۔ ہر شہر مہا۔ نہ شوک (نک)۔ سبھو سبھاو
ہی اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور اپنی عیاں سے عمان شیر کو بھی لٹایا۔

ادنیٰ اور گری منج پر ٹھوہر بال ہشتنگ
کے سنت سونج سب ہشت لوہن بھرنگ

ہے۔ سو روئے منڈل زینچے میں تو چھوڑا نکلتا ہے۔ لیکن اس کے آنے
ہوئے ہی تینوں لاکوں کا ہوا اندھکار کا فور ہو جاتا ہے۔

دوہا

منتر پریم لگھو جاسوس پہنک ہی ہر ہر سرسب
مہامت کج راج کہوں اس لکر انکس کھرب

منتر بہت ہی چھوڑا ہوتا ہے لیکن انکے دل میں ہر جاوشنو شو
اور بھی رہتا ہیں۔ مہامت ابھی کو چھوڑا سا انکس دل میں کرتی ہے

چوہائی

کام کسٹم جنو سا ایک لینے۔ سکل جھون اینی بس لینے
ایہی جے سنسو اس جانی بھنجب دھنش دام سنو رانی
کام دیو نے نازک پھولوں کے دھنش بان کو لے کر سارے
لوگوں کو اپنے دل میں کر رکھا ہے۔ ہے دیوی! ایسا جان کر ساری
شکا ودر کر رہے ہیں رانی سنو! رام جی دھنش کو ضرور توڑ دیں گے۔

سکھی بچن سنی بچے پریتی۔ مہا بشا و ٹیری اتی پریتی
تب رام ہی بلو کی سیدی سی۔ سب سے ہون ہوئی مہی۔ تہی
سکھی کے بچن کرانی کو و شو اش ہو گیا۔ سب منتاب
مٹ گیا۔ اور رام جی کے ہوتی ان کا پریم بہت بڑھ گیا۔ سیتابی
رام چندر جی کو بچ کر ڈرے ہوئے من سے جس تیں دینا کی تمنا دھنا
کرتے ہیں۔

من ہیں من منا و اظانی۔ ہر ہو پرین جہیس جھوانی
کر ہو سچل اپنی سیو کا فی۔ کر ہی ہر ہو پرین جہیس جھوانی
وہ تڑپتی ہوئی من ہی من میں دیتا وں کو سناتے گی۔ ہے
شو بار تھی! جھ پرین ہو جائے میں نے جو آج تک آپ کی سیو
کی ہے اسے سچل کرینے۔ جھ پرین کرنا کر کے دھنش کے بھاری بن
کو لے گئے۔

گن نایک بردایک دیوا۔ آجو گن کینہوں تو سیوا

سیتا ماتو سنو۔ بس کچن کمرای پکھائی

نری رام چندر جی کو پریم کے ساتھ دھنکر اور سب پکھیوں
کو اپنے پاس بلا کر سیتابی کی ماتا پریم دلش ہو کر یہ دھنکرے کچن
لیوی۔

چوہائی

سکھی سب کو لگو دیکھتا ہے۔ جیو کہاوت پشو ہمارے
کو لوز بھائی کمرای کمر پاپ ہیں۔ اسے بالک ہی ٹھہرتی ناپی
ہے سکھی! جو ہمارے بڑے پشو ہمدردی کرنے والے پکھلا
ہیں وہ بھی سب تماشہ دیکھنے والے ہیں۔ کوئی بھی گرو مشوا ہتر کے
پاس جاکر انہیں نہیں سمجھتا ناگ دام چندر جی بالک ہیں ان کے لئے
ایسا بچہ اچھا نہیں۔

لاون بان چھو اہیں چا پا۔ ہا سب سکل جھوپ کمری واپا
سو وھنو لاج کھور کر دیہیں۔ بال مزل کی مندر لہیں۔
واون اور بانا سرنے جس دھنش کو پاتھ نہیں لگا یا اور
جس دھنش نے بڑے بڑے اہیں راجاؤں کا اہیں جان چور چور
کر دیا ماس دھنش کو نازک بدن راجاؤں کے ہاتھوں سے لے لے
ہیں۔ بال نہیں بھی لہیں مندر میں آٹھا لیتے ہیں۔

جھوپ سیانپ سکل سہرائی۔ سکھی گئی کچن عاتی نہ جانی
بولی جتر سکھی مر دو۔ بانی۔ تیج ومنت لکھ گینے نہ رانی
گیان دین راج بھی اس سے اپنی ساری مہی کو بیٹھے۔
ہے سکھی! پھاتا گئی کچن جانی نہیں بانی ہے جتر سکھی کو لکھن
بولی۔ سہرائی۔ ان کو چھوٹے دے جانے بڑے تیسوی راجاؤں
کہاں کچن کہاں سندھو پارہ۔ سو شیو دھنش سکل سیتا لا
رہی منڈل بھیت گھولا گا۔ اوہی تا سو تری جھون لم بھاگا

کہاں تو گھٹ پتر گھٹ اور کہاں بار مندر! اس کو
انہوں نے سکھی پڑا لکھن کی۔ لکھن سارے لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن

بار بار بنتی سنی موری۔ کر ہو چا پ گروتا قی تھوری
ہے گنوں کے سوامی اور دروان دینے والے دیوتا شری
گیش جی! میں نے اس سے کئے ہیں تمہاری سیوا کی ہے میری
بر بار اس براہمن کو جس کے دھنش کے بھاری پن کو ہلکا کر دیتے۔

دو بار

دیکھی دیکھی رکھو بیر تن مہر مناد دہری دھیر

بھرے بلوچن پریم جل پلکا ولی ہریر
شری رکھنا تھ جی کے تھ کو دیکھا ریتا جی دھیرج دھر کر دیتا
کی آرادنا کر رہی تھا۔ اُن کے غیزوں میں پریم میں بھل رہے اور شری
پلکھت ہو رہا ہے۔

چو پائی

نیکس نہ بھی نہیں بھری شو بھیا۔ پتو پتو شری بھوری شو بھو بھیا
اہ ہے مات دادنی تھ تھانی۔ سمجھت ہیں کچھ لا بھیر ہانی
بھلی پرکار نہ بھیر کر شری رام جی کی شو بھیا بھی بھرتا کے پن
کویا کر کے سن میں بڑی بیانی ہوئی۔ ادھر اپنا ہی نے کیسا کھن
پرن تھانا ہے۔ ایسا بھ کر تے ہوئے لالچ اور ہانی کی کچھ دھار
ہی نہیں۔

سچے سچے دہی نہ کوئی۔ بادھ ساج بڑا لوجھت ہوئی
کہاں دھنوکس ہو جای کھورا۔ کہاں سیال مہر جگات کسورا
منتری بھی ڈر گئے ارے انہیں کچھ نہیں سمجھا۔ بڑی مانوں
کی ساج میں یہ بڑا لوجھت ہو رہا ہے۔ کہاں تو جبر سے بھی بڑھ کر
کٹھ دھنش اور کہاں یہ کوئل شری سندرسا نو لارا ج کمار۔

مدی کہی بھاتی دہر دل لادھیر۔ ہر سن کن بر یہ ہئے ہیرا
سکل بھاکے متی بکے بھوری۔ اب موہی بھو چا پ گتی توری
ہے بھاتا! میں کس پرکار سن میں دھیر دھروں۔ ہر کے
بھوان کے کن سے کہیں میرے میں سوراخ ہو سکتا ہے با ساری بھاکہ
بدھی باڈی ہو گئی ہے۔ ہے توی کے دھنش! اب تو لے ایک ماتر

تیری آشر ہے۔

نچ جڑنا لو کہنہ پر ڈاری۔ ہو ہی ہو رو گھٹتی ہی بھاری
اتی پر ہی تاپ سیامن ماہیں۔ لو نیش جگ سنے سم جا ہیں
تم اپنی جڑنا (بھاری پن) لوگوں پر ڈال رکھنا تھ جی کے
کوئل شری کو دیکھ کر تلکے ہو جاؤ۔ سینا جی کے سن میں بہت ہی سن تاپ
ہے۔ اور انہیں آنکھ تک کے جھپکنے کا سماں بھی سو گیاؤں کے
سامن بیت رہا ہے۔

دو بار

پر بھو ہی پتی پنی جیتو ہی راحت لوچن اول
یکھات سن راج پن جگ جنوید جھنڈل اول

پھو شری رام چند جی کو دیکھا اور بھیر پھوئی کو دیکھتی ہوئی
سینا جی کے چوٹن نیر اس پر کا شو بھیا ہے رہے ہیں۔ مانو کا مدلو
دو چھیلیوں کا روپ بنا کر چندر منڈل بندو لے میں بھولتا ہو۔

چو پائی

گرا آتی مکھ پنکج روکی۔ پر گٹ نہ لاج رنسا ابلوکی
لوچن صلورہ لوچن کونا۔ جیسے پریم کرین کر سوتا
اس کی بانی روپی بھوری کو مکھ روپی کل لے روک رکھا
ہے۔ بڑے پریشوں کی لاج روپی رات کو دیکھ کر نہ کس کھلتا ہے
اور نہ بھوری اڑتی ہے۔ نیتروں کا ہل نیتروں کے کئے میں ہی
رہ جاتا ہے۔ جیسے کسی جہانوں کا سونا کوئے ہی میں گزارہ جاتا
ہے۔

سکھ سیکھتا بڑی بانی۔ دھری دھیر جو پتی ار آنی
تن من جن مور پو ساجا۔ دھو پتی پد سراج چتو راجا
توں بھگوانو سکل ار باسی۔ کری ہی موہی رکھو بر کے دسی
جیہ کیں جیہ پر ستیہ سنہیہو۔ سو تھی ملنی نہ کچھو سنہیہو
من میں بھی ہوئی دیا کھنا کو دیکھ کر سینا جی سکھا گئیں پھر دھیر

دھڑکن میں یہ دشاؤں لائیں کہ اگر تن میں کچن سے میرا بن سچا
ہے اور یہ جو شری رکھنا تھی کے چرن ملکوں میں میرا سچا پریم
ہے تو یہ گھٹ گھٹ دہی بھگوان! تجھے شری رکھنا تھی کی ادنیٰ
بنائے جس کا جس پر سچا پریم ہوتا ہے۔ وہ اسے بل ہی جاتا ہے۔ اس
میں کچھ بھی سنا یہ نہیں۔

پر جو تن جتنی پریم تن ٹھانا۔ کرنا نہ جان رام سبھو جانا
سیا ہی بلو کی تکیو دھنوں کی سیس جیو گر گھو بیال ہی جلیس

پر جو شری رام چندر جی کی اردو کو کر سینا جی نے نہر کے دوا
پر کم ٹھان لیا۔ اہلقات اور سب بھر سے چور کر پر کو کے پرتی سچے
پریم پر ہی ایک مائر بھر سے کر لیا۔ کرنا نہ جان شری رام چندر جی نے
یہ سب کچھ جان لیا۔ سینا جی کو دھکے انہوں نے دھنش کو ایسے تاکا
جیسے پتھر راج کر بہت ہی چھوٹے سے سانپ کو کھرنائی درشتی
(نظر عقارت) سے دیکھتا ہے۔

دوہا

لکھن بھو رکھو شری منی تا کیو ہر کو ڈنڈو !

چلی گات بلو لے کچن چرن چانی برہما ندو !!

لکھن جی نے جب دیکھا کہ رکھو کل منی شری رام چندر جی
نے شری کے دھنش کی طرف تاکا ہے تو وہ شری سے چلی گات ہو کر
برہما ندو چرن سے دبا کر یہ کچن بولے۔

چو پائی

دسی کنہر ہو کٹھ اہی کولا۔ دہر ہو دہرنی دہر نہر ڈولا
رامو چھپیں سنکر دھنوں تو را۔ ہو چھو جگ منی اسیو مورا

ہے دشاؤں کے ہاتھو! ہے کچھپ! ہے شیش!
ہے باراہ! دھیرج و ہر کر دہرنی کو دھارن کر رکھو جس سے وہ
نڈو لے جائے۔ شری رام چندر جی شکر کے دھنش کو توڑ رہے ہیں۔ یہی
آگیا سن کر تم سب سمجھت ہو جاؤ۔

چاپ سمبیل انویسٹ اے۔ نہ نا نہر ہر ہر سکرت منائے
سب کر فسو وا اگیا نو منہر جی نہرہ کر ابھیسا نو

بھر کو پتی کی ری کر پ گروائی۔ سہ منی نہرہ کی ری کد رانی
سیا کر سوچو جنک بچھتا وا۔ را نہرہ کر وارون دھک داوا
سمبھو چاپ کر پو نہر پائی۔ پڑھ جانی سب سنگو بنائی
رام با ہر پیل سنہو اپا رو۔ چہت پو نہر پو کو کو کر پا رو

جب دھنش کے پاس شری رام جی آئے تو سب ناروں
لے دیو تائوں اور اپنے پن کر موں کو منایا۔ سب کا سہرہم اور
اگیان۔ ادھم را جاؤں کا اچھیاں۔ پر شو رام جی کا بھاری ٹھنڈ۔
دیوتا اور شریٹھ منیوں کا ڈر سینا جی کی چھتا۔ جنک کا چھتا وا
اور رانیوں کے وارون دھک کی بھیا نک اگنی۔ یہ سب شری کے
دھنش کو بڑا بھاری جہاز جان کر اک ساٹھ سب اس پر پڑھ بیٹے
پر سب شری رام جی کے بھیا لارو پئی اپا ہر مندر کے پاد جانا چاہتے
ہیں۔ پر نہ کوئی ملار ج نہیں ہے۔

دوہا

رام بلو کے لوگ سب چتر لکھے سی دیکھی

چتر سی کر پائیں جانی بکل بسیکمی

شری رام چندر جی نے سب لوگوں کو دیکھا۔ تو وہ سب
چتر لکھے سے ہی دکھائی دیئے (تصویر کی سی ہے جس و حرکت
کی حالت میں) پھر کرنا نہ جان پر بھو نے سینا جی کی طرف دیکھا
تو ان کو بھی بہت ہی بیا ل جا نا۔

چو پائی

دیکھی پیل بکل بید ہی۔ نہر ش بہات کلپ سم نہی
نریشٹ باری نہر جو نہو تیا کا۔ موٹیں کرای کا مسدا تر اگا

رام چندر جی نے جانی جی کو بہت ہی لے میں دیکھا۔ انہیں
ایک ایک پل کلپ کے سامان بیت راٹھا۔ اگر کوئی بیاس سے
بیا کل پائی کو نہا کر شری تیاگ دے تو اس کے مر جانے پر امرت
کے تالاب سے بھی کیا لاکھ ہو گا۔

کا بر شاسب کر شری سکھائیں۔ سمے چو نکس منی کا چھتا میں
اس جیاں جانی جانی دیکھی۔ پڑھو چکے لکھی پریتی بسیکمی

جے جے چنے لے

سورشا

سکر چا پو چھا جو ساگر و رکھو میر یا ہو بلو
بوسو سکل سا جو چھا جو پر قسم ہیں مہو لیں

شوخی کا ہنسن ہوا ہے شری رگونا تھائی کی بھجوان کا
بل سندر ہے۔ وہ سارا سماج جو موہ و دل جہاز پر چلے چھا تھا دوبلا

چو پائی

پیکھو دو چا پ کھنڈ ہی ڈارے۔ دیکھی لوگ سب بھٹے ٹھکے

کو سبک پ پونڈھی پاؤں۔ پریم باری اوکا ہو سہاؤں

لام روپ راکیسو نہا دیا بھٹتھی ٹپکا ولی بھٹاوی

با جے جھ گہ گہے رتسا نا۔ دیو بدھونا چھیں گمری گانا

پر ٹپکے ہنسن کے ان دونوں ٹھوڑوں کو زمین پر ڈال دیا۔

یہ دیکھ کر سب لوگ ٹپکھی ہوئے۔ دشوا متر روپی پریم پوتر سندر ہے۔

جس میں پریم روپی سہاوا اٹھا ہوا چل بھرا ہے۔ رام روپی پورن چند

کو دیکھ کر ٹپکا ولی روپی دجوار بھاگا دھو جڑا بھاری لہریں بڑھنے

لگیں آکاش میں بڑے زور زور سے نقاب بچھنے لگے۔ اور دیوناؤں

کی اہتیاں کا کا کرنا چنے لگیں۔

برہما دیکھ کر سندرہ منلیسا جے پکھو پیر سہیں پھل سیسا

برہمن میں شمن رنگ ہو مالا۔ گاؤں کتر گیت رسالا

برہما آوی دیو سندرہ اور سندرہ پکھو شری رام چندر جی کو

امیر زاد رسد دیکھ ان کی اسفندی کرتے ہیں۔ اور رنگ برنگے چھوڑ

کی مالا میں برصا رہیں۔ کتر لوگ سہیلے گیت گارہ ہیں۔

ابھی بھون بھری جے جے بانی۔ ہنسن بھنگ دھنی ہاتھانی

ہاتھانی ہیں اب تہاں نر ناری۔ بھنجو رام سمجھو دھن بھادی

کھنچے ہاگل سوکھ جانے پر بارش کس کام کی سماں گنوں کو
پھر پکھانے سے کیا لایا۔ سن میں ایسا چلا کر پکھو شری رام چندر
جے جے جی کی طرف دیکھا اور ان کی بہت بڑی پرتی کو دیکھ کر
پریمو پر سن ہو گئے۔

گمری پر نامو نہیں من کینہا۔ اتی لاگھو اٹھائی دھنوں لینہا

دیکھو دامن جے جب لیتو۔ پنی نچھ دھن منڈل سم بھیسو

انہوں نے من ہی من میں گرو کو پر نام کیا اور اسے بچھ لگی

سی دستو کی طرح بڑی پھرتی سے اٹھایا۔ جب ہاتھ میں لیا

تو وہ دھن بھلی کی طرح چمکا اور پھر آکاش منڈل جیسا ہو گیا۔

اور تخت آکاش میں ملکر آکاش روپ ہو گیا۔

لیت چھاوت کھنچت گاؤں۔ کاموں دھن بھیسو ٹھکان

تہی پھن رام ملہیہ دھن تو را۔ بھرے بھون دھنی گھور کھو را

کب اٹھایا کب چھایا کب زور سے کھنچا اسے کسی نے

نہیں دیکھا سب نے شری رام جی کو دھن اٹھائے کھڑے دیکھا۔

اسی کھن شری رام جی نے دھن کو دریاں سے توڑ دیا۔ جس کے

ٹوٹنے کی بھینک کھو آواز سے سب لوگ گونج اٹھے۔

چھندا

بھرے بھون گھور روپی جی جی مارگو چلے

چکر میں دگ گڈول میں اسی کول کوڑم کھلے

سہر سہری کران دینے سکل سکل بچا رہیں

کو دھن کھنڈیو رام جی جی بچن اچھا رہیں

بھینک کھو آواز سے تینوں لوگ بھر گئے سوہنے کے گھوٹے

راستہ چھوڑ کر چلنے لگے۔ رشادوں کے ہاتھی چنگھاڑنے لگے۔ درہتی

کا پینے لگی شیش ناگ باراہ اور ٹیپ سب کھلا اٹھے۔ دہتا

راکشس مٹی سب کانوں پر ہاتھ دھر کر سب بیا کل ہو کر وچارتے

لگے تلسی دس جی کہتے ہیں کہ جب انہوں نے یہ حال دیکھا کہ دھن

کو شری رام چند جی نے توڑ ڈالا تو سب شری رام چند جی کی

جہاں تہاں سب نراری پریشان ہو کر کہہ رہا ہے شری رام
چند ہی سے خودی کے دشمن کو توڑ دیا ہے۔

دو

بندھی ماگھ سوٹ گن برود بدیں میتی پھر
کر پی نیا دی لوگ سب ہنے گج دھن مٹی جیر

بندھی جو آگھ سوٹ لوگ شری رام کو ناکہ دے کر شری رام
کاورن کر رہے ہیں۔ اور سب لوگ گھڑے۔ ہنسی۔ دھن جو ہرات
اور بستر نیا کر رہے ہیں۔

چو پائی

جہاں ہی مردنگ سنگھ سہائی۔ پھیری ڈھول دنگھی سہائی
پہیں ہو با جئے سہائی۔ یہاں ہی بھنبہ سنگھ گائے
جہاں ہی مردنگ سنگھ سہائی پھیری ڈھول اور سندر لقا ہے
اوی وانیک پرکار کے سندر باجے بجنے لگے۔ اور جان استریوں نے
جہاں تہاں لوگ گیت گائے۔

سکھنہ بہت شریاتی رانی۔ سو کھٹ سہاں پرانہ پائی
جنگ لہو سکھ سو جو پھرائی۔ پیرت چھیکس تھاہ جنو پائی
سکھنوں سمیت رانی خوشی کے لیے پھولا نہیں سہائی
مانوہان کی سوکھی بھیتی پر میں پرسا ہو۔ جنگ لہو نے پنتا چوڑ کر
سکھ پریت کی مانو پرتے تیرتے سکھ مانو بے پرش کو آدم کرنے
کے لیے کوئی تھاہ لگئی ہو۔

شری بہت بھنبہ پوٹوٹوٹو۔ جیسے دوسرے پھوپھی چھوٹے
سیا کھنیں پریتے کہیں بھانٹی۔ جنو پائی پائی جھو سوائی
دشمن کے ٹوٹے پر رام لوگ شو بھارتین ہو گئے۔ جیسے دن
میں دیپک شو بھارتین ہو جاتے ہیں سیتا جی کے سکھ کاورن کس پرکار
کری۔ مانو چانگی (راہ پیریا) نے سوائی کا مل پالیا ہو۔

رام ہی لکھنو بلوکت کیسیں۔ سسہی چاکو کسور کھیسیں
تاندب آستو دینہا۔ سیتا گن رام وہیں کینہا

دوہا

سنگ کھیں سندر چتر گاویں سنگھل چار
کوئی بال مرل گئی سسٹھا انگ اپار

سندر چتر کھیاں ان کے ساتھ سنگ گیت جاتی جاری ہیں
سیتا جی بال نہیں ک جال سے چلیں۔ انگ انگ پر پار شو بھارتین
ہوئی ہے۔

چو پائی

سکھنہ بہت سہائی کیسیں چھپتی گن دھیر مہا جی۔ جیسے
کر سرج جے ال سہائی۔ لہو بکے سو بھارتین چھپائی
سکھنوں کے یٹ میں سیتا جی کیسے شو بھارتین ہیں جیسے
بہت سی شو بھارتین ہیں ہا شو بھارتین پار ہو ہاتھ لکوں میں
سندر جے ال۔ جیسے پریش پریشو جے کی شو بھارتین ہوئی ہے۔
تھک جو من پر م اچھا ہو۔ گھوہ پر پر لکھی پرے نہ کا ہو
جانی سیمپ رام کھی دھکی۔ لہو پھوٹوٹو کی چتر اور کھی
سیتا جی کے تن میں سکھ جے پر میں پر م اچھا ہے۔
انگ گیت پریم کیسیں جو جان نہیں پڑتا ہے۔ جب اس مار شری رام
چند ہی کی شو بھارتین تب تو سیتا جی چتر میں لکھی سی رہ گئیں۔ انکا
ایسے کھڑی رہ گئیں جیسے بے جان پتھر کی جھلی ہو۔

چتر کھیں لکھی کہا بھارتی۔ پیر او ہو جے ال سہائی
سنت جنگل کرال اٹھائی۔ پیر پیر پیر پائی نہ جانی
سیتا جی کی ایسی مکتے کی سی حالت انکا کہ چتر سکھوں نے
انہیں سمجھا کر کہا کہ سندر جے ال شو بھارتین کو پینا دو۔ پر میں کر سیتا جی نے
دونوں ہاتھوں سے بے ال اٹھائی پر پر پریم کے دوش ہونے سے وہ
پینا ہی نہیں جاتی۔

پیشوی پاتال اور سورگ آدمی تینوں لوگوں میں بھانپا گیا۔ جسکے پر
کے وہی سب استری پریش رام چندر جی کی آرائی آتارہے تھے۔ اور
اپنی دھن شکنتی سے زیادہ دان دے رہے ہیں۔

سوہت سیارام کے جوری۔ چھپی ہنکار منہوں ایک ٹھوری
سکھیں کہیں پرچھوید کوہیتا۔ کرتی نہ چرن پرس اتی بھیتا
اُس سے سینا اور شری رام کی جوری ایسی شو بھانیاں ہو رہی
ہے۔ مانو شو بھیا اور شرمکارا کٹے ہوئے ہوں۔ سکھیوں نے سینا جی
کو کہا کہ سینا۔ پرچھو کے چرن چھو۔ سینا جی اتی انت بھے بھیت
ہوئی۔ ان کے چرن نہیں چھو تیں۔ (لے اس بات کا ہے کہ پرچھو چرن
چھو کر اہلیہ سکھنے کو چلی گئی تھی سینا جی ڈرتی ہیں کہ کہیں پرچھو کے
چرن چھو نے سے میں بھی سکھنے کو نہ چلی جاؤں۔ انہیں بھوان کا دیوگ
اسہ ہے)

دوہا

گو تم تگیتی تہرتی لری نہیں بستی باگ بانی
من رہے رگھو نہیں مٹی پریتی الوک کجانی

گوتم رشی کی پتی اہلیہ کی گئی کو یار کے سینا جی بھوان کے
چرن کو ہاتھ نہیں لگاتی تیں سینا جی کی اس الوک پریتی کو دیکھ کر شری
رام چندر جی من میں ہنسے۔

چوہائی

تب سیا بھئی بھیا شے کو کو پوت موڑھ من ماکھے
اٹھی اٹھی پھری ستا لہجائے جہاں کال کا دن لاگے
تب کچھ وشت۔ کیوت۔ موڑھ راجہ لوگ من میں طیش کھار
سینا جی کو ہاتھ کرنے کے لئے لہجائے تھے۔ وہ اہلکے اپنے اپنے
آسنوں سے اٹھ اٹھ کر کوچ (زیرہ بکتر) بھی کر رکھل بجا کر لڑنے
کے لئے لہکارنے لگے۔

لیہو چھڑائی سیا کہہ کوؤ۔ دھری بلندھو پرب بالکدوؤ
نوریں دھنش پڑ نہیں سرنی جیوت ہم ہی گھوری کو برئی

سوہت جنوٹک جال سنا لا۔ سسی ہی بھیت تیت جے مالا
گاڈی چھی اولو کی سہیلی۔ سیاں جے مال رام اریشلی
جے مالا اٹھائے ہوئے سینا جی کے دونوں ہاتھ ایسے شو بھیا
پا رہے ہیں مالا ڈالیوں سمیت دو کھلے ہوئے کس ڈرتے ڈرتے چندرا
کو جے مالا دے رہے ہوں۔ یہ شو بھیا دیکھ کر سکھیاں گیت گانے
لیگیں نہ سینا جی نے شری رام جی کے گلے میں جے مالا ڈال دی۔

دوہا

رگھو ہمارے مال بکھی دیو سہیں شمن
سکھنے کل بھول جنو لو کی رنی کمدو گن !!

شری رگھو ہاتھ جی کے گلے میں جے مالا دیکھ کر دوتا بھیل پرست
ہے ہمارے رام لوگ ایسے مڑھائے۔ جیسے سورہ کو دھیکر کھول
کا سہو مڑھایا ہو۔

چوہائی

پُر اور بیوم باجنے باجے۔ کھل بھئے ملن سا دھو سب
نمر کتر نر ناگ منیسا۔ جے جے کی دیہیں اسیسا
نکر اور اشکاش ہیں باجے بجنے لگے۔ وشت لوگ مڑھائے
اور سا دھو سبھا و سمن پرست ہو گئے۔ دیوتا۔ کتر۔ منش۔ ناگ اور
مینشور جے کہہ کر آخر وار دینے لگے۔

ناہیں گاہیں بید بھوٹ۔ بار بار کسما بھلی چھوٹیں
جہاں تھل بہرید دھنی کرہیں۔ بندی برد اولی اچتر ہیں
دیو انکناں آند بھری ناچنے اور گانے بھیں اور بار بار ہاتھ
سے بھول برسانے لگیں۔ برہمن لوگ جہاں تھان وہیدھن گانے لگے
اور بھاٹ لوگ رگھو دیش کے یوں گان گانے لگے۔

جی پاتال ناگ جھو بیا پا۔ رام بری سیا بھنجو چسا پا
کر میں آرتی پر نر ناری دیہیں کھجوری بت بساری
وام چندر جی نے دھنش کو ڈر کر سینا جی کو بیاہ لیا۔ یہ لیش

بھٹا کارن ہی کرودھ کر کے وہاں اپنی بھونٹتی رہتی تھی دروہی
سنار میں لکھا اور سمیٹا چاہے وہ بھی لابی سندرس دیکھ لی جاوے
کامی گیش نش کلنگ (بے داغ پس) چا جا چا وریستری بھڑا
کے چروں سے جگہ ہو کر نش کلنگ کی آثار کے تو جیسے یہ سب
ہے ویسے ہی سینا کے لئے تمہارا یہ منورہ شہل ہے

کو لا بلو سنی سیاسکانی سکھیں وائی گیں جہاں رانی
رامو بھائی چلے گرو باہیں سیاسنہ ہو رنت من باہیں
شور و غل میں کرینا جی ڈر گیں تب سکھیاں انہیں ان کی مانا
کے پس لے گیں مری رام چندری سینا جی کے پیہ کی سراہناں ہی
من میں کرتے ہوئے سچ بھاد گرو دشوار مری جی کے پاس چلے
راناہہ بہت سوچ لیں سیا۔ اب ہوں بیٹی؟ مہارنی آ
کھوپ پانی ات ات نکھیں۔ نکھولام ڈر بود
رانیوں کے بہت سینا جی جتا گن ہوئی گند جانے بدھاتا
اب کیا تہ کرنے والے ہیں راجاؤں کے بچن میں کرکشمیناں ادھر ادھر
تاکتے ہیں۔ پرتورام کے ڈر کے مارے دل نہیں سکتے۔

دوہا

اُن میں بھری گئی نینوت نر نہر سکوپ
من ہوں مت نکلن میں گھگھوہی چوپ
لال آنکھیں اور ڈیرھی بھونٹ کر کے کرودھ سے بھرے ہوئے
لکشمین جی راجاؤں کی طرف اس طرح دیکھ رہے ہیں جیسے مست بالکل
کے جھنڈ کو دیکھ کر جو ان شیر کو خوش آگیا۔ مو۔
چوہائی

کھکھرو دیگی سکل پر ناہیں سب ملی دھیں جینہ گاریں
تہیں اور مری ہو دھن بھنگا آہی بھو گول کل پنیسکا
کھیلی دیکھ کر گری مہراں سیاہی روکیں اور سب بل کر اجاؤں
کو کالیاں دینے لگیں اتے میں ہی شری کے دھن کے ٹٹنے کی آواز
سُن کر کھ گول روپی کل کے سوچ پر شورامی وہاں آدھمکے۔

کوئی کہتا ہے کہ سینا کو جبر پھین لو۔ اور دونوں ماحکمال
کو پکڑ کر بچھو لو۔ کیوں دھنش توڑنے سے ہی کام نہیں چلے گا۔
ہمارے جیسے جی سہا کو کون وہن کر سکتا ہے۔

جوں بدبو کچھو کرے سہائی۔ جیت ہو مہر بہت دوو بھائی
سادھو بھوپ بولے سنی بانی۔ راج سماج ہی لاج بھائی
اگر راج جنگ ان کی کچھ سہاں کریں تو یہ ہیں ان دونوں
راجاؤں سمیت اس کو بھی جیت لو۔ یہ عجیب سن کر سادھو بھادو دام
بولے کہ سہ ہو ہوو! اتنے اس راج سہا کی شان کو ہی بڑھائی
بلو پتالو سپر تا پڑائی۔ ناک پناہی سنگ سدھائی
سوئی سہتا کہ اب کہوں پائی۔ اس بھی توں بدھی ہوں سی پائی
اُسے نر جو تمہارا بل۔ پرتاپ۔ ویرتا۔ پڑائی اور مان سہاں
تو دھنش کے ساتھ ہی جاتا رہا۔ اب وہی دیرتا ہے یا اور کہیں سے
نئی پراپت گی ہے۔ تمہاری ایسی دھن بدھی ہے۔ بھی تو بدھانا سہ
تمہارے کھوں پر ہی کا کھ لگادی ہے۔
دوہا

دیکھو رام ہی میں بھری تھی ہریشا مدو کو ہو
نکھن رو شو باو کویریل جانی سبھ جی مہو ہو

ایرشا (حسد) گھنڈ اور کرودھ کو تباہ کر ہی بھر کر نیتروں
سے شری رام کے درشن کر لو۔ اور لکشمین جی کے کرودھ کو پیر پٹ
جوالا جان کر اس میں بھسم ہونے والے ہر دالنے نہ جو۔

چوہائی

بنیتہ ملی جمے جہہ کا کو جمے سوچے ناک ای بھانڈ
جمے جہہ نکل اکارن کو ہی سب سمیٹا تہے سو دروہی
لو بھی تو لپک کی تہی جہہ ای۔ اکنتہ انی کامی لہ ای
ہری پد بھگہ ہم گتی چا ہا۔ تس تمہارا لاچھو ترنا ہا
جیسے گڑ کی ملی کو کو آچا ہے دھیر کے شکار کو خر گوش چاہے

پیشو رام جی نے ہمارا گراں اٹھائیں کہ دیکھ کر سب راجہ بچے
سے بیاہلی ہو گئے۔ اور تہہ سمیت اپنے اپنے نام لے لے
دندوت پر نام کر لے گئے۔

جیہی سبھان جتوہیں متو جانی۔ سو جانی جنوائی کھٹانی
جنگ ہجوری آئی نہرونا دا۔ سیاہ لوانی پر نامو کر ادا
بہت سمجھ کر بھی سبھان سے پیشو رام جی جس کی
اور دیکھتے ہیں۔ وہ سمجھتا ہے کہ میرے جیون کے دن پورن ہو گئے
(یعنی میری موت آگئی) پھر جنگ جی لے آکر نہرونا یا اور سینا جی کو
بلا کر یہ شرام جی کو پر نام کر دیا۔

امیش دینہ سبھان ہر شانیں۔ حج سماج لے گئیں سیانیں
پسو امتر وئے پی آئی۔ پد سروج میلے دوو پھانی
پیشو رام جی نے سینا کو آشیر وادیا۔ سبھان آئینہ وادیں کر
پرسن ہو کر سینا جی کو اپنے سماج میں لے گئیں۔ پھر وشو امتر جی
انہیں آکر ملے۔ اور انہوں نے رام اور لکشمین دونوں راجکاروں
کو ان کے جیون پر گریا۔ اور کہا۔

رام لکھنود سرتھ کے ڈھوٹا۔ دینہ سبھان دیکھی کھیل جوٹا
رام جی جی لے بے ٹھکی نوچن۔ روپا پار مار مد موچن
یہ وہ لہو راجکار رام اور لکشمین راجہ دسرتھ کے پتر ہیں۔ پیشو
رام جی نے سندرجوڑی دیکھ کر انہیں آشیر وادیا۔ کام دیو کے
مد کو چورن کے شری رام چندر جی کے اپار سروپ کو دیکھ کر پیشو
رام جی دینتر شتھل ہو گئے۔

دوہا

ہجوری بلو کی مدیہ سن کہہ ہو کاہ اتی پھیر
پو پخت جانی اجمان جی بانیو کو پو سسریر
پھر سب طرف دیکھ کر جان بوجھ کر انجان کی طرح راجہ جنگ
سے پوچھتے ہیں کہ کہو۔ یہ بڑی بھاری کھیر کیسی ہے شری عتھے
سے لال پیلا ہو رہا تھا۔

دھن مہب سکل سکھانے۔ باج بھٹ جنو لوانے
گوری سر پھوئی کھل بھرا جا۔ بھال پسالی تری پند پراجا
ان کو یاد دیکھ کر سب راجہ لوگ بگڑ گئے۔ مانو باز کی بھٹ سے
بڑھ چپ لے ہوں۔ گونا شریر ہے۔ اور اس پر جسم بھلی جگہ رہی ہے
ہوڑے لے پتر جسم کا خاک بہت ہی شو بھادے رہا ہے۔

سبھان سبھی بدو سہاوا۔ پس لکھن کھل ان ہوئی آوا
کھری لکھل نین رس راتے۔ ہجوں متوت نہوں ساتے
سری جانی ہیں۔ سندرجندما کا ساکھ ہے جس کی نکت
کرودھ کے مارے لال سی ہو گئی ہے۔ تر بھی بھولی ہیں اور اسٹھیں
کرودھ سے انکار ہو گئیں ہیں۔ جب وہ سمجھ بھادے سے بھی لپٹی
درستی ڈالتے ہیں۔ نہ اسما معلوم ہوتا ہے کہ کرودھ سے دیکھ لے ہیں۔

بشیکہ کندھ اریا ہو لالا۔ چارو جنو مال مرگ چھالا
لکھنی لکھن تو دوئی باندھے۔ دھنوسر کر کھارو کل کا ندھے
پس کے سان اوچے کندھے ہیں چھانی اور پھانی وصال
پس سندرجنو پینا ہوا ہے۔ لکھ میں مالا ہے ماور مرگ شالا لے
ہوئے ہیں۔ کمر میں بینوں کا بستر اور دوتروش باندھے ہوئے ہیں
پاکھ میں دھن بان اور کندھے پر پھر سا (کھار دھار) رکھے
ہوئے ہیں۔

دوہا

سانت بشنو کرنی کھن برنی نہ جانی سُرپ
جھرنی نہ جنو بیر اس ایو جہاں سب بھوپ

بھیس تو شانت ہے پر تو کرنی (عمل) بہت کھن ہے ایسے
سُرپ کا رخ نہیں کیا جاتا۔ مادویر کس ہی سی کا شریہ زبان کر کے
راجاؤں کی سماج میں آگیا ہو۔

چوہانی

بھکت بھرتوئی بیش کرالا۔ اٹھے سکل بھے مکھل بھو آلا
پتو سمیت کی بھی سج ناما۔ لکھ کر مہب دند پر ناما

چو پانی

سما چا کہی جنک سناے۔ جیہی کارن جہیپ سب آئے
سنت کچ پھر پانی انت نہاے۔ دیکھے چا پکھنڈ ہی ڈارے
راجہ جنگ نے وہ سب سما چا کہہ سنائے جس کارن سب
راہو ہاں آئے تھے۔ کچن کچن کر پشورام جی نے پھر کر دوسری نظر
دیکھا۔ تو دھنیش کے ٹھوڑے پر پھٹی پڑ پڑے ہوئے دیکھے۔

اتنی برس بولے کچن کھو را۔ کہو جڑ جنک دھنیش کے تورا
بیگا دیکھا و موڑھ نہ تو آجو۔ اُلٹوں ہی جہاں ہی تو را جو
اتنی انتنا تھے ہیں کھڑکروہ کھو دھنیش بولے۔ ارے جڑ
جنک! کہو اس دھنیش کو کس نے توڑا ہے۔ اُسے جلدی دکھاؤ
میں تیرے سوزہ جہاں تاک تیرا راجہ ہے وہاں تاک کی پرتھوی
اُلٹ دیں گا۔

اتنی ڈوڑا تو رو دیت نہ پنا ہیں۔ کٹل بھوپ بہرے من ماہیں
نہنی ناگ نگر نہ ناری۔ سوچیں سکل تراں ارجھاری

ڈر کے ماوے راجہ جنگ کو کچے جواب نہ بن پڑا۔ یہ دیکھ کر دھنیش
راجہ من میں ڈرے ہمد پرتن ہوئے۔ دینا دھنیش ناگ اور نگر اسی
نہ ناری سن میں سہمے ہوئے بڑی جنتا کرنے لگے۔

من پھپھاتی سیاہ ستاری۔ بدھی اب ستوری بات لگاری
بھگروٹی کر سبھاو سنی سیتا۔ اردھ نہنیش کلپ سہم بیتا
سیتا کی مانا من میں پھپھاتی ہیں۔ کہ بدھا مانے سب کام
بناکر بگاڑ دیا ہے۔ پشورام جی کے سبھاو کو کچن کر سیتا کی کو ادھا کشتن
بھی کلپ کے۔ مان بیتنے لگا (گڈرے لگا)
دوہا

سچے بلو کے لوگ سب جانی جانی بھیرو
ہر دینے نہ شرو لبتا دھنیش بولے شری دھنیش
تب سب لوگوں کو ڈرے ہوئے اور سیتا کی کو سہمی ہوئی
دیکھ کر شری دھنیش بولے۔ اُن کے من میں ہر ش لکھا۔ نہ ونا
الکھات شانت سچ سبھاو ہی بولے۔

ماس پارا پین توان و شرام

چو پانی

ناہ سبھو دھنیش بھین ہا را۔ سوچیں کو وایک اس تمہارا
آیو کاہ کہنے کن سوہی۔ سنی سانی بولے سنی کوہی
جے سوہی! شوجی کے دھنیش کو توڑنے والا آپ ہی کا
کوئی ایک سیدک ہرگا کیا آگیا ہے۔ تجھ سے کیوں نہیں کہتے؟
یہ سن کر دھنیش جی تھکے سے جل بھن کر بولے۔
سیو کو سو جو کوے سیو کا فی۔ اری کرنی کرئی کرے لرائی
نہنہو ام میں و دھنیشو را سبھاو سوہی سوہی پوہورا

سیو کو تو وہ ہوتا ہے۔ جو سیو کا کام کرے شتر د کا کام
کر کے تو لرائی ہی کرنی چاہئے ہے رام سنو! جس کسی نے شوجی
کے دھنیش کو توڑا ہے وہ ہر دینا دھنیش کے سمان دیا شتر د ہے۔
سوہی لگا و بہائی سماجا۔ نہ تے مارے بہیں سب راہیا
سنی سنی کچن لکھن مسکا نے۔ بولے پشودھری ایما نے
سوہی اس سمارج کو چھوڑ کر الگ ہو جائے نہیں تو اُس
کے ساتھ سب راجہ مارے جاویں گے مٹی کے ٹکڑے میں کر لکھن
مٹ کرے۔ اور پشورام جی کا ایمان گرتے ہوئے۔

بال برہمچاری اتی کوہی۔ لیسو بدت چھتری کل دیو ہی

بالک میان کر میں تجھے نہیں مارتا ہوں۔ ارسہ نووہ کیسا
تو نے مجھے نرا منی ہی تہہ رکھا ہے۔ میں بال برہمچاری ہوں۔ اور اتی
انت کروڑی ہوں۔ چھتری ویش کاسارے سنہار میں پرستہ
شتر ہوں۔

بھج بل بھوئی بھوپ بنو گینہی۔ پیل یار ہی دیون دیہی
سہسبا ہو بھج بھسید ہنارا۔ پرسو بلو کو ہیس کر مارا
اپنے بھیا بل سے (وقت بازو سے) میں نے بھوئی کو راجا
سمے کالی کھڑا۔ اور بہت بار بھنوں کو اُسے دے ڈالا۔ سہسبا بھوئی
بھجپاؤں کو کاٹنے والے میرے اس بھیر سے کوچہ راجا کھار۔ نو دیکھ۔

دوہا

ماتو پتا جی سوچ بس کر سی تہیں کسور
گر کھنہ کے اڑھک لہن پرسو موراتی کسور

ہے راجا کمار! تو اپنے ماتا پتا کو سوچ میں مت ڈال۔
میرا بھیر سا اتی انت بھیا نک ہے۔ جو گر کہ کے بچوں کا بھی ناش کرنے
والا ہے۔

چوہائی

بہسی کھنہ لو لے مردو بائی۔ اہو مینسو تھا کھٹ مانی
پنی پنی موہی دیکھا دکھا رو۔ چہت اراون بھونکی پہارو

لکشمی جی ہنس کر گول چین بولے۔ اہو مینشور کو تو اپنے بڑا
بھاری یو دھا ہونے کا بھیاں ہے۔ مجھے بار بار کھار دکھا رہی ہیں
ماتو بھونک سے پہار اڑا نا چاہتے ہیں۔

اباں کٹہر بیتاں کوو نا ہیں۔ جے تر جی دھی مری جا ہیں
دھی کھار و سراسن بانا۔ میں کچھو کہا سہت اھیکما نا

یہاں کوئی کٹہرے کی بیتاں (بھوٹا کچا بھیل) نہیں میں جوانگی
کو دیکھتی ہی نہ بھیا ہائیں۔ کھار اراور دھش بان کو دیکھ کر ہی میں نے کچھ

بہو دھتو پری تو ہی پری کائیں۔ کہہو اسی سر کینہ گوسائیں
اسی دھنویہ ممتا کہی ہدیو۔ سنی رسائی کہ بھیر کو کل کیتو

ہے گوسائیں! بال پتہ ہم نے بہت سی دھنویہاں
(دھنش کا چھوٹا نام) توڑ ڈالیں۔ پرتو ایسا کرو وہ آپ نے بھی
نہ کیا تھا۔ نہ جانیں اس دھنش پر آپ کی ممتا کس مہیتو سے ہے
پلھن کے ان بچوں کو سن کر بھیر کو کل کیتو پر شرم جی غصے میں
لال پیسے ہو کر بولے۔

دوہا

رے حرب بالک کالیں جو لست تو ہی نہ بھار

دھنویہ تم تر پراری دھنویہ سکل سلسار

ارے راج پتر! کال کے دھش ہونے سے تجھے بولنے کی بھی
تیز نہیں ہے۔ کیا شوق کا دھش اُن سادھارن دھنویہ کے سامان
ہے۔! یہ تو سارے سنہارے میں مشہور ہے۔

چوہائی

لکھن کہا ہنسی تہیں جتا نا۔ سنہو دیو سب دھنش سمانا
کا چینی لاکھو جوں دھنویہ تو ہیں۔ دیکھا رام نین کے بھو ریں

لکشمی جی نے ہنس کر کہا ہے۔ بولے۔ ہنسی۔ ہناری سمجھ ہی تو
سجھی دھنش ایک سے ہی ہیں۔ پرائے دھنش کو توڑنے میں کیا لاج
اور ہانی ہے؟ شری رام چند جی سے تو اہل کے نئے ہوئے کا دھو کا
اٹھا کر دیکھا تھا۔

چھوٹ لٹ لٹھو پتی ہونہ دھنویہ۔ مٹی بھوکاج کر بیٹ کرت روسو
بولے پتی پرسو کی اورا۔ رے سٹھ سٹھ ہی سٹھاؤ نہ مورا

پھر یہ تو اٹھ لگاتے ہی ٹوٹ گیا۔ اس میں شری رام کو نا تھا جی کا
بھی کوئی دھش نہیں ہے۔ تہ سنی آپ پنا کارن کے ہی کیوں کر دھ
کرت ہو۔ پرشورا جی نے اپنے بھیر سے کی اندکھ کر کہا۔ ارے شٹ
نہ نے میرا سہلا نہیں تھا۔

لکھو کوئی بدھنویہ نہیں تو ہی۔ کیوں سنی بڑبانی موہی

اکھیاں بہت کہا تھا۔

بھگوان سچے جیونی بھوکی۔ جو کچھ کہہ سہیوں اس کی
سہر جی سہر سہرین اور گائی۔ سہرین کی ان پرین سہرائی
بھگوان نشی سچہ کر اور گئے یہ جیونی دیکھ کر کچھ آپ نے کہا
وہ میں نے غصے کو بند کر کے سب سہن کر لیا۔ دینا برہمن بھگوان کے
بھگوان اور گائے۔ ان پر بھگوان میں بہادری نہیں دکھائی جاتی۔

بدھیں پاؤ اچیرتی ہا ریں۔ مارت ہوں پار پر پئے تہا ریں
کوئی کہیں ہم بچو تہا رے۔ بھرے دھنوں دھنوں بان کھارا
ان کو مارنے سے پاپ لگتا ہے۔ اور ان سے بد جانے پر
اپنی (بدنامی۔ روانی) سوتا ہے۔ آپ کا تو ایک ایک جی ہی کر دیا
بھگوان کے سامان ہے۔ بھری دھنوں بان اور کھور کھارے کا دیرکھ
بوجھ کیوں اٹھائے پھرتے ہو۔

دوہا

ہو بھوکی اچرت کہوں چھو ہوا مٹی دھیر
سٹی سہریش بھگوان مٹی بولے گرا گھمبیر
آپ کے اس طرح کے شستر دھاری بھیس کو دیکھ میں نے
اگر کچھ نامنا سب بات کہی ہو تو اُسے ہے دھیر شنی اکشما کیجئے
یہ سن کر بھگوان نش مٹی پر شو دام جی کر دھ بھری بھیرانی بولے۔
چو پائی

گو سیک سہو مند بھو بالکو۔ کٹل کال بس نچ کل کھا کو
بھانویس را کیس کلنکو۔ نیٹ نرکس ابھ اسکو
ہے رشوا انترا سٹو۔ یہ بالک بڑا موڑ متی ہے کٹل ہے
کال کے وش ہو کر یہ اپنے کٹی کا ماش کرنے والا ہے۔ سورج دشی
چندر ماں کلنگ ہے۔ یہ انڈھ (اندکی پرہاہ نہ کرنے والا) بدھی
رین اور نڈھ ہے۔

کال کو ہو یہی چھین ماہیں۔ لہیوں بھاری گھوئی موہی ملین
تہہ بھیکو بول چہو ابارا۔ لہی پرتاؤ بھو رو شو ہمارا

کشتن بھیرت یہ موت کا نواز ہو جائے گا۔ میں پکار کر کہتا ہوں۔
بھیر جھے دوش نہ دینا۔ تم اگر اس کو بچانا چاہتے ہو تو ہمارے پرتاپ
میں اور گرو دھ کو جتلا کر اسے منع کرو۔

لکھن کہی مٹی بھسو تہہ رار۔ تہی اچت کو برنے پارا
اپنے منہ متہہ آپنی کرنی۔ بار ایک بھاتی بھو برنی
لکشمی جی نے کہا۔ سچ مٹی آپ کے ہوتے ہوئے آپ کے
سٹیش کا وزن اور دوسرا کون کر سکتا ہے۔؟ آپ نے اپنے مکھ
سے ہی اپنی کرنی کا ایک بار بہت بھانت سے وزن کیا ہے۔
نہیں سنئے شوتال پئی بھو کہہو۔ جی اس روکی دسہہ دھ سہو
بیر برتی متہہ دھیرا چھو بھیا۔ گاری دیت تا پاؤ شو شو بھیا
اگر بھیر جی دل کو سنو ش (صبر) نہیں تو بھیر کچھ کہہ ڈالے سن
میں کرو دھ کو دھاکر اسہہ پیرا کو مت سہن کیجئے آپ پر برت بھار
سختہ بھری اور دھیرن وان ہریا۔ گالیاں دینے میں آپ کی شو بھیا
نہیں ہے۔

دوہا

سور سھر کرنی کر ہیں کہی نہ جنا وہیں آپو
و دیہ مان رن پائی رلو کا پیر کتھ ہیں برتاؤ
شور ویر تو یہ میں لڑا کرتے ہیں کیوں مانی کا بکوا کر کے
ہی اپنے آپ کو ویر نہیں بتلاتے۔ یہ بھوئی میں شتر کو حاضر پا کر
کایری اپنی ویر تانگی ڈینگیں مارا کرتے ہیں۔
چو پائی

تہہ لو کال بانک جنو لاوا۔ بار بار موی لاگی بو لاوا
سنت لکھن کے بچن کٹھورا۔ پرتو سہدھاری دھو کر گھووا
آپ بار بار موی کو کٹھنے ہیں۔ مانو موی دیو آپ کی مانک پر
لگا ہوا ہے (یعنی آپ مجھے بار بار مارنے کی دھمکی دیتے ہیں۔ اور
مجھے کال وش ہوا بتلاتے ہیں۔ کیا کال دیو آپ کے اشارے پر نایا ہے۔
جیسے میرے لئے جب بھی چاہو مانک لگا کر بلاؤ) لکھن جی کے ان کٹھ

نائب تھری رام چندر جی نے اشارے سے کہتے ہیں کہ جو لوگ لکھنے سے منع کرتے ہیں۔

ووما

لکھن اتر اہوق سہس عیر گویر کو لو کر نو
بڑھت دیکھی مل سم چین کو سے دھو کل بھانور

لکھنؤ میں گئے اتر گئی میں ڈال دی وانی والی آہوتی کے سلسلہ
ہیں جس سے کھڑکھڑاہٹ شہری پر شورام جی کی کرودھ روپی لکھنؤ کو
پر چند ہوتے دیکھ کر شعور یہ دانش کے سچریہ شہری رام چند جی جل
کے سدا ان شناسنت کرنے والے کبھی بولے۔

جیو یابی

تانہ کر سوا ایک پر چھو ہو ۔ سو دھو دودھ کر کے نہ کو ہو
 بول پے پر چھو بھیا کو چھو جانا تول کی برابری کرت ایا نا
 ہے سو ہی ! بالک پر دیا کھئے بھولے بھائے دودھ مکھ
 بچے پر کر دودھ نہ کھئے ۔ یہی ہے آپ کے پر بھیا کو کچھ ہی جانتا تو
 یہ ناوان کی کبھی ایسی برابری کرے کہ عرصہ کرتا ؟

جولہری کا کچھو چکری کرتی ہیں۔ گرونیو مالو موڈن جسے ہیں
کریٹ کرپاسٹو سیوک خانی۔ تہہ تم ہیں۔ دھیرنی گیبانی
یدی بالک کچھ ڈھٹائی بھی کرے تو بھی گروتیا مانا میں ہیں
آند سے بھر جاتے ہیں۔ آپ بیکے کو اپنا سیدک جانا کرکریا کیجئے۔
آپ تو سم دشی بسوئل ستھ رہی اور گیبانی مٹنی ہیں۔

رام بچہ سنی کچھ جڑا نے۔ کہی کچھ لکھنوی ہو دی مسکانے
 ہنسست دیکھی نکھڑکھڑ سیانی۔ رام نور بھرتا بڑ پاپی
 رام چند رچی کے کچن میں کر پشورام جی کچھ کھٹڈے ہوئے
 اتنے میں لکھنوی جی پھر کچھ کہہ کر مسکانے۔ ان کو ہنسست ہوئے دیکھ کر
 پشورام جی کے سارے شہر میں اڑی سے لے کر چوٹی تک گرد و
 اگنی بھڑک اٹھی۔ انہوں نے کہا۔ ہے رام! تنہا رکھانی ہوا پاپی ہے۔
 گود شریسیام من ما ہیں۔ کال کوٹ نکھڑے نکھڑے نا ہیں

سج شيرها نه برئي نه تو هي نه چو بسم ويه نه موي

یہ شہر لڑکا گود ہے پر سن کا کمال ہے۔ زیرِ لکھ ہے دودھ مکھ
 نہیں سبھا و سے ہی شیر ہا ہے۔ تمہارا انویا کی نہیں یعنی تمہارے
 جیسے شیل سبھا و کا نہیں۔ یہ چچہ بچے موت کے روپ میں نہیں دکھتا۔

۵۹

کھن کھوئی سنہوئی کرودھو یا سپا کر مول
جیسی بس حین الفحیت کر سہیں سپو برتی کر مول

لکھن جو نے کہا میں نے اس نئے کردار کا ماحول ہے
جس کے دشمن ہیں ہو کر شمشاد چیت کرم کر بیٹھے ہیں۔ اور دشوار دہی
بن کر ویر تے ہیں۔

چھوٹی

میں تمہارا نو چہرہ مٹی ریا۔ پیری ہری کو لو کرے اب دیا
 ٹوٹ جا نہیں جری ہی سہانے بیٹھے ہوئی ہیں پاسے پرانے
 ہے مینشور! میں تو آپ کا سیدک ہوں۔ اب کرو دھ چھو کر
 کرو دھ کر کے سے ٹوٹا ہوا دھنش نہیں چوٹے کا بیٹھ جائیے۔
 ٹھٹھ کھڑے یاؤں دکھنے لگ گئے ہوں گے۔

جوں اتی پیر یہ تو کرے اپائی جو ریے کو ڈر گئی بھولائی
بولت لکھتہ میں جن کو ڈرا ہیں۔ مشت کر ہو انوجت کھل نہی
بدی دھنش بہت سی پیارا ہے۔ تو اس کے جھٹنے کا بائے
کچھ کسی کا بیکر کہہ کر جڑوا لہجے کشمن جی کے بولنے سے جنگ
کر گئے اور کہنے لگے بس۔ چپ۔ رہو۔ انوجت کچن بولنا اچھا نہیں۔

[illegible]

اور ان کے بل کی ہانی ہو رہی ہے۔

لو لے راہی ونہی نہورا۔ بچوں بکاری بندھو لکھو تورا
مٹو پٹن توشدر کیسیس۔ پکھر رس بھرا لنگ گھو جیسس
پکھر پچندرجی کو الہنا دے کر پرشورام جی بولے تیرا چھوٹا
بھائی جان کریں اسے چھوڑ رہا ہوں۔ یس کا میلادین کا اچلا
کیسا ہے جسا کہ سونے کا گھڑاوش سے بھر لیا ہے۔

سنی لکھن ہمسہ ہوری نین تریرے رام
”ہا“ گرسپ گونے سیکھی پری ہری بانی بام
تپ لکھن جی پھر نینے تب شری راجن راجی نے انکی طرف
ٹپٹھی نظر سے دیکھا تب وہ ڈر کر راجی کے پاس چلے گئے۔ اور جو کچھ
ہنسکر انکی سیدی بات کہنے لگے تھے اسے اندر ہی روک لیا۔
چو بانی

اتی نیت مر دوسیتل بانی۔ بولے رامو جوری جگ پانی
سنہونا تھ تمہہ سچ سچا نا۔ بالک بچو کرے نہیں کا نا
شری رام چندرجی دونوں ہاتھ جوڑ کر ٹپٹی نہر تاسے کو شستیں
بچن بولے۔ ہے نا تھ! سنے۔ آپ تو سبھاؤ سے ہی سب کچھ جاننے
والے تہی۔ بالک بچوں پر کان نہ دیکھے۔

بمردے بالکو ایکو سبھاو۔ انہی بد سنت بد نہیں کاؤ
تہیں ناہیں کچھو کاج بگا را۔ اپرا دھی میں نا تھ تمہارا
کیڑے کیڑے اور بالک کا ایک ہی سبھاو ہے۔ سنت لوگ نہیں
کبھی بھی دوشی نہیں ٹھہراتے لکھن نے تو کچھ کام بھی نہیں بگاڑا ہے۔
اپنے گرو کے بھنٹش ڈھنڈے کا اپرا دھی تو میں ہوں۔

کر یا کو بوبدھو نہ بھب گوسائیں۔ موپر کرے داس کی ناہیں
کہنے کی جیہی بدھی رس جانی۔ مٹی نایک سوئی کروں اُپانی
اسنے ہے سوامی! کر یا کرودھ۔ تھہ (مارنا) اور نہ جھک
کرنا چاہو۔ وہ کچھ سیوک پر گہیے۔ جلدی کہتے ہیں اسنے سے آپکا کرودھ
شانت ہو جائے۔ وہ اُپائے میں کروں گا۔

کہنی رام جانی رس کیسیس۔ اہو راج تو چیتوا یہ تیسس
ایہی کے کٹھ کھارو۔ دینھا۔ تو میں کاہ کو پوکری کینہا
مٹی نے کہا۔ ہے رام! میرا گرو دھ کیسے شانت ہو اب
بھی تیرا چھوٹا بھائی مجھے گھس کر نہ چھ رہا ہے۔ اس کی گردن پر میں نے
اگر کھار نہ چلائی تو ویرتھ کرودھ کر کے کیا لایا تھا۔

گر کچھ سر و پیں اونپ رونی سنی کھار گتی گھور
پرسو تھیت دیکھو صیت بیری بھوپ کرسور
میرے جس بھیا نک کوٹار کرنی کوئی کر کے گر جاتے ہیں۔
اس پھر سے کے ہمتے موٹے میں اس شرور اچکار کو جینا دیکھ رہا ہوں۔
چو بانی

بہی۔ ہتھو وہ ای رس چپاتی۔ بھا کھارو کٹھت نہر پگھاتی
بھو بام بدھی پھر سوبھھاو۔ مورے ہر دے کر یا کسی کاؤ
چپاتی کرودھ سے مل رہی ہے۔ پر اس بالک پر ہاتھ نہیں اٹھا۔ راجاؤں
کا کھانا کب یہ کھار بھی کڑ ہو گیا بدھا نامیرے ویرتھ ہو گئے۔ اس سے
میرا سبھاو بدل گیا۔ نہیں تو میرے من میں کسی سے بھی کر یا کیسی۔

اچو دیا دکھو دسہہ سہاوا۔ سنی سو متری ہمسہ سرو نادا
باؤ کر یا مورتی اٹو کو لا۔ بولت یکن بھرت جنو پھولا
آج بانی نے مجھے یہ دسہہ دیکھ سہن کرنے پر دوش کر دیا ہے۔ یینکر سو مترا
نندن شری لکھن جی ہنس کر سر نیچے کر کے کہا۔ واہ ری کر یا۔ واہ ری کر یا
انگل موٹی چن بولتے ہیں۔ مان پھول بھڑکتے ہیں۔

جوں پے کر یاں چر میں مٹی کا تا۔ کرودھ مٹین تھورا کھ بدھا تا
یکھو جنک سٹھی بالکو ایہو۔ کینہہ پیت جرم پر گہو
ہے مٹی! بدی کر یا کرنے سے بھی آپ کا شریر جلا جاتا ہے۔
تو کرودھ کرنے سے تو شریر کی رکشا بدھا تا ہی کر یا گے۔ پرشورام جی
بولے۔ ہے جنک! دیکھو یہ پھولا بالک اپنی مور کھاوش ہم پیری میں
اپنا ڈیرہ ڈال چاہتا ہے۔

بیکری کر رہی تھی اس ناکھنہ اوٹا۔ بچھیت پھوٹ پھوٹ نہ پڑھوٹا
بہسے لکھنو کہا من مائیں۔ موندیں بھی کہتوں کو وناہیں
اس کو جلدی ہی میری آنکھوں سے دُر درو۔ یہ راجکار
دیکھنے میں تو چھوٹا پڑتا ہے بڑا کھوٹا لکھنوی نے ہنس کر من ہی
من میں کہا۔ اپنی آنکھیں بند کر لیجئے۔ پھر آپ کی روشنی میں کوئی کہیں
بھی نہیں ہے۔

دروہا

پریشور امو تب رام پریتی پلے اراتی کرو دھو
سبھو سہ سہو توری سٹھ کر سی ہمار پر پو دھو

پریشورام جی من میں اتی انت کرو دھ کر کے شری رام جی
سے بولے اے شٹھ! (دشٹھ) تو شوجی کا دھنش توڑ کر اٹا
ہیں ہی گیان سکھاتا ہے۔

چوبائی

بندھو کئی کو مت مت تو رہیں۔ تو چھیل بنے کر سی کر جو رہیں
کر پیری تو شو مور سنگراما ناہیں تا چھار کہاوپ رام

تیرا چھوٹا بھائی تیری شہرہ سے ہی کھو رہی بولتا ہے۔ اور
تو دونوں ہاتھ پور کر کرتا ہے پر اٹھنا کرتا ہے۔ یا تو دیکھیں۔ چھ
سنتشت کر نہیں تو رام کہلانا چھوڑ دے۔

چھلو جی کر سی شہرہ سو دروی۔ بن ہو سہت تاں مائیوں تو ہی
بھہر کو پتی بھیں کھار اٹھائیں۔ من مسکا ہیں رامو سہر ناہیں
ہے شہرہ دروی چھیل چھوڑ کر میرے ساتھ بیٹھ کر۔ نہیں تو
سمیت تمہارے چھوٹے بھائی کے تجھے مار ڈالوں گا پریشورام
جی کھار اٹھائے بکوا کر رہے ہیں۔ اور شری رام چندر جی سر جھکا گئے
من ہی من میں مسکرا رہے ہیں۔

گنہ گن کر ہم پر رو شو۔ کہتوں شہا یہوتے پر رو شو
یہ جانی سب بندی کا ہو۔ بیکر چند جی کر سی نہ راہو

شری رام چندر جی من ہی من میں کہتے ہیں کہ دوش تو چھیں
کا ہے۔ اور کرو دھ مجھ پر کر رہے ہیں۔ کہیں کہیں سدھائی (سید جان
سرتا۔ بھل مانتا) اتنا بھی بڑا دوش ہوتا ہے۔ بیٹھا جان کر سب
لوگ کسی کی بندنا کرتے ہیں۔ جیڑھے چندرا کو تو راہو بھی نہیں ماتا
رام کیو رس تجھے منیشا۔ کر کھارو آکیں یہ سیسا
جیہیں اس جانی کر سی سوئی سوئی۔ سوئی جانے اپن انو سگامی

شری رام چندر جی نے کہا ہے منیشو! کر دھ چھوڑیے۔
آپ کے ہاتھ میں کھار ہے۔ اور اس کے آگے میرا یہ ہے۔ سوئی
جس پر کارا بیکار کرو دھ شانت ہو رہی لیجئے اور مجھے اپنا سیک جانے

دوہا

پریشو سی سیوک ہی شہرہ کس تجو پر پر رو سو
بیشو بلو کیں کہیں کچھو بالہو نہیں دو سو

سوامی اور سیوک میں یہ کیسا! ہے مئی شہرہ شہ ختے کو
تیاگ دیجئے۔ آپ کے بھیس کو دیکھ کر یا کاب نے کچھ برا بھلا کہہ ڈالا ہے۔
دستوں تو اس کا بھی کوئی دوش نہیں ہے۔

چوبائی

دیکھی کھار یاں چھو دھاری۔ بیکھ لری کی اس بیرو جیاری
نامو جان چے تہہ ہی نہ چہینا۔ بنس سچا اُنرو تہیں دیہا

کھار دھنش بان دھارن کئے دیکھ کر اس ڈر کے تے آپ کو دیر
سمجھ کر کرو دھ کیا۔ وہ آپ کا نام تو جانتا تھا۔ پریشو اس نے آپ کو پتی نا
نہیں۔ اپنے گلے سبھاوا نو سار اُنکے لئے اتر دیا۔

جول تہہ اتر ہو مئی کی ناہیں۔ پلج سہر سہو دھرت سائیں
چھہو چوک اجات کیری۔ چہہ پر ار کر پا لکھنوی
ہے گوسائیں! پیری آپ مئی بھیس میں آتے تو بالک آپ کے

چہنوں کی رنج کو اپنے دست پر دھرتا۔ اچان پن میں جو بھول ہوئی۔
اسے کشما کیجئے برہمنوں کے ہرے میں تو بہت دیا ہوئی ملی ہے
ہم ہی تمہی ہی ہری بری کسی نا تھا۔ کہو نہ کہاں چرن کہاں نا تھا

ایسے کروڑوں پتھریلیہ میں نے پکارا پکار کر جاؤں کی بلی نہ کر لے سکی
 مور یہ بھاؤ دیرت نہیں تو رہیں۔ پوئسی ندری سپر کے بھو رہیں
 بھنجیو چا پو دا پو بڑا بڑا۔ اہم اتی منہوں تی جھوٹا دھا
 تو میرے پر بھاؤ کو نہیں مانتا۔ اس لئے برہمن شہ سے سمبندھن
 کر گئے تو وہ کاکھا کر میرا ایمان کر رہا ہے۔ ہنشن کو توڑ کر تیرا گھنٹہ بڑا
 بڑھ گیا ہے۔ ایسا اہنکار ہے ناو سارے سندسار کو ہی تیت کر دم لیا
 رام کہا مٹی کہو بھجاری۔ اس اتی بڑی لکھو چوک ہماری
 چھوٹ میں ٹوٹ پٹاک پڑانا۔ میں کہی سمبندھن کروں اچھیا نا
 شری رام چندر جی نے کہا۔ چھنی! دھار کر لو لے ہماری
 بھوں تو چھوٹی سی ہے۔ پرتو اس پر آپ اتنا کر وہ گیوں کر رہے ہو۔
 وہ سچا رہا نا ہنشن تو ہاتھ نکاتے ہی ٹوٹ گیا۔ تو پھر بھلا میرے پھر
 کر کے کاکیا کارن رہا ہے۔

دوہا

جول ہم ندریں سپر بدی مینہ سندرہ بھر گو نا تھ
 تو اس کو جاک سندرہ بھو بھی بھجے لیں نا وہیں ما تھ
 ہے بھر گو نا تھ! بدی ہم آپ کو برہمن کہہ کر بھی نرا در کرتے
 ہیں۔ تو میں سچ کہتا ہوں سنئے! ایسا سندسار بھرت کوئی بھی پوہا
 نہیں ہے۔ ڈر کر رہیں گے اگے ہم متناک بھکائیں۔

چوپائی

دیو درج بھوتی بھٹ نانا۔ سمبل ادھاک ہوو بلو اتا
 جول دن ہم پی پالے کوو۔ لہیں سکھیں کالو کن ہوو
 دوتا۔ دلیت۔ راجیا اور بہت سے پوہا بھلے ہی وہ ہمارے
 بلار کابل رکھتے ہوں یا ہمارے سے زیادہ شکتی شانی ہوں۔ جو بھی پتھ
 بھوئی میں ہمیں لڑنے کے لئے لاکارے بھلے ہی وہ سو کم کال دیوہو۔
 ہم سکھ لہروک اس کے ساتھ لڑیں گے۔
 چھتری تھو دھری سہرہ بکانا۔ کل کلنکو متہیں یا میرا
 لہیوں سیکھاؤ نہ کل ہی پر سنسلی۔ کالہو درہیں دن رگھو بندسی

رام ماتر لکھو نام ہمارا۔ پرتو بہت بڑا نام تو ہا را
 ہے نا تھ! بھادی اور آپ کی برابری کیسے ہو سکتی ہے
 کہو تو بھلا کہاں جرن اور کہاں متناک کہاں میرا بھوٹا سا نام کیوں
 رام اور کہاں آپ کا بڑا نام پرتو بہت رام (یعنی پرشورام)
 دیوایو گھو دھنشن ہماریں۔ نوگن پریم پلنیت شہہاریں
 سب کا ہم کہہ من مارے۔ چھو بھو سپر ابرا دھ ہمارے
 ہے دیو۔ ہم ہیں تو کیوں ایک دھنشن ہی گن ہے اور آپ میں
 پریم پرتو (شم۔ زم۔ تپ۔ شتوچ۔ کشما۔ سہرنا۔ گیان اور وگیان اور
 استکتا) تو گن ہیں۔ ہم تو سب پر کار ہی آپ سے ہار چکے ہیں
 برہمن ہمارے ابرا دھ کشما لیجئے۔
 دوہا

بار بار مٹی سپر ہرکب رام سن رام

بولے بھر گوئی شری مہسی تھوں بندھو سم بام

شری رام چندر جی نے پرشورام جی کو بار بار مٹی اور برہمن
 شری شری کہہ کر سمبندھت (خطب) آیا تب پرشورام جی کرودھ کی مہسی
 ہنس کر بولے تو بھی اپنے بھائی کے سامان کھوٹا ہے۔

چوپائی

پتھیں دوج کری ج اہی مہی۔ میں جس پر پناؤں تو ہی
 چا پ سندرہ سہرہ تھوتی جاناو۔ کو پو مورانی کھور کر سا نو
 تو مجھے صرف برہمن ہی بھکتا ہے میں جیسا برہمن ہوں سو تمہیں
 سناتا ہوں۔ میرے دھنشن کو سہرہ وادھانو۔ بان آہوتی ہے۔ اور میرا کرودھ
 بیگیہ کی پرچند جوالا ہے۔

سمندری سین چترنگ سہاتی۔ جہا مہیب بھٹ لیشو آئی
 میں ابھی پر سو کاٹ بی دینے۔ سمر جی جب کہ شہنہ کیہنے
 چترنگی سینا بھج کی ساگری ہے۔ اس بیگیہ میں بل کی پشو بھرت
 بڑ۔ رام لوگ آئے ہیں جن کو اس پھر سے کاٹ کر میں نے بی دی ہے

کھشتی ہو کر جو بیہوش سے ڈرتا ہے وہ بیچ اپنے کل کو کھانکرت
 کرتا ہے۔ میں سچ سمجھا وہی یہ بات کہتا ہوں۔ اپنے کل کی بڑائی نہیں
 کرنا کہ رھو نشی یاد رکھو جی میں کال سے بھی نہیں ڈرتے۔

پینس کے اسی پر بھٹائی۔ اچھے ہوئی جو تہہ ہی ڈیرائی
سُنی مرہ کوڑھ چن لکھوتی کے۔ اٹھ ٹیل پر سوہر متی کے
بہن نش کی اسی ہی ڈرائی ہے۔ کہ جو آپ سے ڈرتا ہے، وہ

فرجیج ہو جاتا ہے۔ (یا اس کا یہی ارادہ ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی کتنا بھی
فرجیج کیوں نہ ہو وہ بھی برہمن کے ناطے آپ سے بڑا ہے) شری
ارادہ ہوتا ہے کہ کوئی گورہ جیوں کو جس کے سپہ سوارام جی کے عقل کے
پرے کھل گئے۔ (پوش ہلکانے آگئے)

رام را اپنی کر وشنو لیہو۔ کھنچو مٹے مور سندھو
دین چالو اپنی جلی گیو۔ پر سورام من اسمیہ کھو
پر شورام جی نے کہا ہے اس لکشی بنی وشنو کے وشن کو
لیجے اور اس کا چلہ چھائیے تب ہر اسند بہر مت مائیگا پر شورام جی
وہنش دینے لگے پرتو وہ آپ ہی جلا لیا تب پر شورام جی کے من تین
پیرا آئیں یہ گوا۔

6037

جانا رام پیرجاو تہ یک پیر پخت گات

جوری یانی بولے کین ہر ویلی نہ بیر سوکھات

تسبیہ شری رام جی کے ہر بھاکو کو بیان کر مشورہ رام جی کے
شریر کے روٹھنے لکھ کرے جوئے اور میں آئندہ بھرا۔ دونوں ہاتھ
جوڑ کر یہ کہیں بولے آن کے ہر سے ہیں اتھا یہ حکم تھا۔

چو یانی

جے گھنسیں پنج بن اہیا تو کہیں دُخ کلی دسہا کر ساناو

یہ سب کچھ دیکھ کر وہ سب سے بڑی بات کہی: "میرے دل میں وہ کدو بکھری ہوئی
 ہے جو خوشی کی ہر بات کو دیکھ کر کہتی ہے: 'اے راجہ! یہ راجہ کی بیٹی
 ہیں کہ انہیں کہنے والے اتنی دولت ہے جو دنیا پر ہر آدمی اور ملک کے بھروسے

ہے مایوسہ گردنہ اور انگلیاں کو ہرنے والے! اپنی جے ہو جے ہو۔
 بیٹے میں کرفز مانگن ساگر۔ جیتی بچن رحمت اتنی ناگر
 سیدو کسکھ سبھا کسب انگا۔ جے مہر بھی کو ٹی انتگا

ہے نہ تباہی نہیں اور دنیا آدمی گنوں کے سمندر ہے کچھ رچا
کرنے میں اتنی کشتی ہے سکھ رہی ایک اسے سب انگوں سے
سُندار و شہر پر میں کروڑوں تیر کام دیوں کی شو بھا دھارن کے
والے پر کھڑا اک کی جے ہو۔ جے ہو۔ جے ہو۔

کروں گا کہ نگاہ ایک پرستش ہے ہمیں من مانس منسا
 انوریت بہت کہیوں آگیا تا چھوٹو چھوٹا مندر دوو بھرانہ
 میں اپنے ایک منہ سے آگیا کیا سنتی کروں۔ ہے شوجی کے
 من رومی منور کے منس آب کی ہے ہوئے آپ کو آگیاں وں
 بہت برا خیلا کہا آپ دوو بھانی کشما کے مندر میں سو نیچے کشا کیجے
 کی ہے ہے رگھو کل کیتو۔ بھگوتی گئے بن ہی تپ ہیئتو
 آپ بھنن گیل حبیب ڈیرا نے جہاں تہاں کا گرو گھس پڑا نے
 ہے رگھو کل کیتو منری رام چندر جی۔ آپ کی ہے ہو۔ ہے ہو۔
 ہے ہو۔ ایسا جیکار کرتے ہوئے پرستو رام جی بن میں تپ کرنے چلے
 گئے۔ دھشت را جے اپنے من کے ہی در سے بھجے بھیت ہو گئے اور
 کاٹنا دکھا کر چلے سے جہاں تہاں بھاگ گئے۔

روما

دینار نہ دینیں نہ دو عہدیت پر جو پریشانیوں
ہر شے پر نہ ناری سب اُسی سوہ سے سول

دیوتاؤں نے اتفاق کیا ہے اور پھوپھو پر پھوپھول پر مشا
کرنے لگے۔ بھگت کے سب نرناری یوگن ہو گئے اور انکا سارا مودہ تاپ
میت گیا

چوہالی

اگر یہ کہے جاتے ہاں۔ نہیں منور ہو سکتا ہے۔
تو کہہ دو کہ ہلی سکتی نہیں۔ کہیں کان کل کوئی نہیں

جنگ پر میں غوب و صوم دھام سے باجے بچنے لگے سب
منگل سانج سجائے سندھیتروں والی اور کویل کے سمان ستریلے
والی استریوں کے سموہ کے سموہ مل کر سندھ رگیت گانے لگیں۔

سکھو بدیہہ کریرتی نہ جانی جنم دردی منہوں بندھی پائی
بجٹ نراس بھی سیا سکھاری۔ جنویدھو اڈیں چکور کمار
جنگ جی کے شکھ کا وزن نہیں کیا جاسکتا۔ ناو کسی جنم کے
غریب نش کو دھن کا خزانہ ہاتھ آگیا ہو سیتا جی کا ٹھنڈ ہو گیا۔
اور وہ بہت پرین ہو گئیں۔ جیسے چندرما کے چڑھنے سے چکوروں کی
کنیا پرین ہو جاتی ہے۔

جنگ کینہہ کو سب ہی پرنا ہا۔ پرچھو پر ساد دھنو بھجیو لاما
موی کرت کرت کینہہ منہوں ہامیں۔ اب جو اچت سو کہے گوسائیں
جنگ جی نے دشوار ستر جی کو پرنام کر کے کہا کہ ہے پرچھو !
آپ کی کرپا سے ہی رام نے دھنش کو توڑا ہے۔ دونوں بھائیوں نے
مجھے کرتا تھ (لوہنال) کر دیا۔ اب جو کرنے ہو گئے کرتو ہے سو مجھے کہیے۔
کہہ منی سنو نرنا تھ پریدینا۔ رہا بیا ہو چاپ آدھینا
لوٹت ہیں دھنو بھجیو سب ہو۔ ستر ترناگ بدت سب کا ہو
منی وشوا ستر جی بولے! ہے گیان دان تریش سنو۔ بیاہ
تو دھنش کے ادھین تھا۔ دھنش کے ٹوٹے ہی بیاہ ہو گیا۔ دیوتا۔
شتر ناگ سب کوئی رستہ جان گئے۔

دوہا

تدنی جانی تمہنتہ کر سواب جتھانن سبوارو
بوتھی پیر کل بر دھ کر سب بدت آجاو
تو بھی تم جا کر اپنے کل کا جیسا سبوار ہو کر۔ اپنے یہاں کے
پندرہ کل کے بڑے گورے اور گورو سے لوتھ کر عیسا ہی ویدیا
کہا گیا آجاو ہو۔ وہ کرو۔

چو پائی

دوت اور دہ پیر چو ہو جانی۔ انہیں پیر پیر ہی بولائی

مدت راو کی بھلیہیں کر پالا۔ پٹھے دوت بولی تہری کالا
پہلے تو جا کر ایلو دھیا کو دوت بھجیو۔ جو راجہ دھنٹھ کو ملا لاوے
راجہ نے پرین ہو کر کہا ہے کر پالا بہت اچھا اور اسی سے وہ توں کو
بلا کر بھجیو دیا۔

بھوری جہا جن سکل بولائے۔ اتنی سبھنی سا در سہر نئے
ہاٹ ہاٹ مندر سہر پاسا۔ نگر و سنو اور ہچاری ہوں پاسا
پھر راجہ نے جنگ لہو کے سالے بڑے بڑے اسیوں کو بلایا۔
سب آکر راجہ کو اور پوروک سہر دیا۔ راجہ نے انہیں کہا کہ بازار راتے
مندر اور دیو بھون اور سارے نگر کو چاروں طرف سے سجاؤ۔

ہرشی چلے پتھری گرہ آئے۔ پنی پر پتھریک بولی پٹھائے
رچھو پتھرتان ستائی۔ سہر دھری کین چلے پتھو پائی
وہ سب بڑے آمل پرین ہو کر اپنے اپنے گھر آئے پھر راجہ
نے سیوکوں کو بلا بھجا۔ اور انہیں آگیا دی کہ وچتر مندپ کی رچنا
رچو۔ راجہ کے کچنوں کو سہر و صروہ سیوک شکھ پا کر پٹھے۔

پٹھے بولی کئی تہزہ نانا۔ جے تہان پتھی نسل سبھانا
بدھی ہی بدھی تہہ کینہہ آکر بھنا۔ سہرے کک کک کک کے بھبھا
انہوں نے بہت سے کاسیوں کو بلایا جو کہ مندپ بنانے
میں بہت تجربہ کار اور چتر تھے۔ انہوں نے برہما جی کو سکھار کر کے
مندپ کو بنا ناشر و مار کیا۔ اور پہلے سونے کے کیلوں کے ستون بچھا۔
دوہا

ہرت منہہ کے پتھریل ایک راگ کے پھول
رچنا دیگی پتھرتی منو برپچی کر بھول
ہری ہری خیروں کے پتے اور پھل بنا سے اور لال منیوں کے
پھول بنائے۔ مندپ کی قی وچتر رچنا کو دیکھ کر برہما جی کی سوتا
ہو گئے۔

چو پائی

چو پائی

رچے رچو برستہ نوازے۔ منہوں موٹو کھنڈ سنو لے
منگلی کلس ایک بنائے۔ دھوچ پتاک پٹ چمر سہائے
سندوار ایسے سہاوانے اور اتم بنائے مانو کام دیو نے پھنڈے
لگائے ہوں۔ بہت سے منگلی کلس (گھڑے) اور سندو دھو جا پتاکا
(جھنڈے) پرے اور چنور بنائے۔

دب منو ہر منی مئے نانا۔ جانی نہ ہرتی بچتر بتانا
جہیں منڈپ دہنی بید ہی۔ سوہنے اسی متی کبی کبھی
سندو منو ہر منیوں کے دیپاک پرکا شمان ہیں ایسے دچتر
منڈپ کی رچا کا وزن کیا ہی نہیں جاسکتا۔ جس منڈپ میں شری
سیتا جی رہن ہوں گی۔ ایسی بڑی بڑی سے مکت کون کوئی ہے
جو اس کا وزن کر سکے۔

دوٹھو رام روپ گن ساگر۔ سونتا لو تہوں لوک اُجاگر
جنک بھون کے سوکھا سی۔ گرہ گرہ پرتی پیر دیکھئے تیسری
جس منڈپ میں دوٹھو سب روپ اور گنوں کے سمندر
شری رام چندر جی ہوں گے۔ وہ منڈپ تو تینوں لوگوں میں اُجاگر
ہوگا ہی جیسی شوکھا جنک جی کے راج مندر کی ہے۔ ویسی ہی
شوکھا جنک پور کے ہر ایک گھر گھر کی دکھائی دیتی ہے۔

جہیں تیرتی تہی سے ہناری۔ تہی لکھو نہیں بھون دس چاری
جو تپس دایچ گرہ سوہا۔ سونو کی ستر نائک موہا
اُس سے جس کسی نے تہرت نگر کو دیکھا۔ اُسے چوہ لوک
پچھ جان پڑے۔ جو شوکھا نگر کے چوٹے سے چوٹے گھرانے میں لکھی۔
اُسے ہی دیکھ کر دوا اندر موہرت ہو جاتے کچھ بڑے گھرانوں کی
شوہیاں کچھ تو کہنا ہی کیا۔

دوہا

کسی تہرت تہی کبھی کبھی لپٹ ناری ہریشو
تہی پر کے شوہیاں مکت کبھی ہر سارہ سید شو

بہنوہرت منی مئے سب کینے۔ نرل سرپ پر ہی نہیں چہنے
کنک کلتا ہی سیلی بنائی۔ لکھی نہیں بیدی سپر سہائی
بانس ہری منیوں کے بنائے جو سیدھے ادا ایسے گانٹھوں
سے بکھتے تھے۔ کہ پچان ہی نہیں پڑتے تھے۔ کہ یہ سادھارن بانس
ہیں یا منیوں کے بنائے کی ایسی ناک سیل بنائی جو تینوں سمیت
ایسی معلوم ہوتی تھی کہ پچانی نہیں جاتی تھی۔

یتھی کے چنی کچی بندھ سناے۔ بچ بچ گتا دام سہائے
ماناک مکت کلس پروجا۔ تیری کوری کچی لچے سروجا
اسی ناک سیل کے رچ کر اور پکڑی کر کے بندھن بنائے بچ
بچ موتیوں کی سندھو بھاریں لگائیں۔ ماناک۔ پتے۔ پیرے اور فیروز
ان چار ترنوں کو چکر کھود کر اور پکڑی کر کے انہیں کے رنگ والے
جاورنگوں کے کمل بنائے۔

کئے گھر ناک بھون ناک بھونگا۔ کو نہیں کو نہیں پون پر سنگا
مہر تہا گھمبھ گھمبھ کا دھیں۔ منگل دربیہ لیں سب ٹھا دھیں
کھونڑے اور رنگ برنگے ٹھپی بنائے۔ جو ہوا لگنے سے
گولتے اور جوتے تھے کھمبوں پر نہ پوناؤں کی پر تھائیں (موزیاں)
گرہ گرہ کر نکالیں۔ جو سنگوں والی دستوں اٹھائی کھڑی تھیں۔
جو کیں بھائی ایک پرائیں۔ سندھو منی مئے سچ سہا ہیں
جو مکت پرکا دے چوک پرائے گئے جو گے گتاؤں کے تھے
اور سجاد سے ہی سندھو تھے۔

دوہا

سورج پتہ سبھا کھٹھی کے نیل منی کوری
ہیم اور مکت کوری لست پٹ مئے دوری
بہت ہی سندھو رام کے پتے نیل سنی کو کھود کر بنائے۔
سوئے کے نور دور شیم کی دوری سے بندھے ہوئے پتے کے
پتے ہوئے پتوں کے پتے شوکھا نماں تھے۔

دو صا
کسل پران پر یہ نبرد وادھ کی کہو کہیں دیں
سنتی سفیرہ سائے بچن با جی بہوڑی نہریں

ہمارے پرانے پیارے دونوں بھائی کُشَل تو ہیں کیسے وہ
کس دیش میں ہیں۔ پریم سے پری یوران بھرت جی کے بچپن کو سنکر
راجہ دتھرتھ لے انہیں پھر چھٹی بڑھ کر سنائی۔
چوہائی

سُنی پاتی پُلکے دُود بھرتا۔ اِدھک سُنہو سوات نہ گاتا
 برتی نیت بھرت کو بھی۔ سکل تھان تھوہیو۔ سکل
 چٹھی کو سُن کر آئند کے مائے دونوں بھائیوں کے
 بھڑے ہو گئے۔ یہ کم کی باڑھ شری میں ساقی حمانہ تھی بھرت
 کی لہ تر سرتی کو دیکھ کر ساری سمجھا نے بہت سی سکھ مانا۔

تب زب دوت نکٹ بیٹھا۔ مہر منور بچن اُچارے
 بھیا کہو کس دوو بار۔ مہر نیکیں سچ نین ہارے
 تب راجہ نے دو توں کو اپنے پاس بٹھایا۔ اور اُن کو سیٹھی
 منور بانی سے کہا۔ بھیا ! کہو دو نوراجہ مار کشتل تو ہیں بکیا تم نے
 انہیں اپنی آنکھوں سے اُسی طرح دیکھا تھی ہے۔ ۹

سیاہ گوردھریٰ بنو جھانقا۔ یہ کسور کو سیاہی میں ساٹھا
 بیجا ہو تو یہ کہو سیاہ اور پریم میں پنی پنی کہہ راؤ
 سانوئے اور گورے رنگ کے ہیں۔ بھنسن اور ترکش

دھارن کے رہتے ہیں۔ کسبورد (چڑھتی جوانی) اوستیہ کے ہیں۔
اور وشو امتر جی مٹی کے ساتھ جڑید کی آٹکوں پر جاتے ہو تو ان کے بھاؤ
کو تو کبیر کی مٹی کے دس سوے راجہ دندہ دھار مارا اس پر کار لو جھپتے ہیں۔

جہاں میں مٹی گئے اوائی۔ تب تیں جو سچی سیدی پائی
 کہ جو بدہشیم کوں بدگی جانے۔ مٹی پرہ کہیں دوت مسکانے
 جس دن۔ مٹی آتھیں اسے ساتھ لے گئے اس دن سے

شہری لکھنوی جی کیپٹ سے استری کا سندھ میں بسا کر
میں لگوں برا جاتی ہیں۔ اس لگوں کی شو بھکا کا وزن کر تے ہوئے شہری
سر سوتی جی اور شیش ناگ جی بھی لجاتے ہیں۔
خود بانی

پہنچے دُورِ رام پُراون۔ ہر شے نگرِ بلوکی سحرِ پاون
جُھوپِ دوا تہ نہ خیرِ جنائی۔ دسم تہ نہ پستی لئے بولائی

جنگ جی کے بچھے ہوئے دوت پریم پوتر قریبی شہری ایودھیا
جی میں پہنچے۔ اور ننگی سڈرنا کو دیکھ کر ٹپے پر سن ہوئے۔ انہوں
نے راج ہوار میں جا کر اپنے اسے کی خبر دی۔ منکر راہہ دس تھ جی نے
انہیں اسے یاس بلالیا۔

کری پر نامو تہ نہ پاتی دینی ۔ مدت حبیب پاو اٹھی لینہی
پاروی بلوخرن یا بخت پاتی ۔ ملک نکات آئی بھری بھپاتی

دو دنوں میں راجہ کو منسکاکر کے تیر دیا۔ راجہ دشرم نے پرت ہو کر
سولیم کو لے کر تیر کیا۔ تیر کو پڑھنے ہی اُن کی آنکھوں میں آنسو پل بھر
آیا۔ اور شرم کی لبت ہو گیا۔ ہر دے میں اُن کے آنسو سماتا نہ تھا
رامو لکھن آ کر پڑھ چھٹی۔ رہی گئے کہت نہ کھائی بیٹھی
پہنی دھری دھیر پتر کا یا پچی۔ ہنری بھابا پستی سا پچی

رام اور لکشمی ہر دے میں ہیں۔ اور سندرہ بھی ہاتھ میں ہے۔
 پریم میں گن وہ جیسے کے تیسے رہ گئے۔ اور جیسی کی کھٹی میٹھی بات
 کچھ نہ کہہ سکے۔ پھر دھیرج پکار کر جیٹی پڑھی۔ سچے منگل مئے سسما جاسنکر
 ساری سبھا بڑی یون ہوئی۔

کیلیت ہے یہاں سدا پانی۔ آئے مجھ تو سہت بہت بھائی
پہچت اتی سیہن سکپائی۔ سات کہاں تیں پائی آئی

بھرت جی مہاں کھینٹے تھے وہاں یہ نہیں کر اپنے ہنر
اور چھوٹے بھائی شتر و کھن بہت راج دربار میں آئے اور بڑے
پریم سے بجاتے ہوئے راجہ شتر سے پوچھا کہ کیا یہ تیر کا
کہاں ہے اسی ہے۔

آج ہی تم کو سچی سچی خبر ملی ہے۔ اور یہ بھی بتا ہے کہ راجہ جنک
نے انہیں کس طرح بلانا۔ راجہ کے پریم بھرتے بچپن کی دُور تفریح
دوہا

سنہو مہی تپتی شکتی مٹی تہہ سہم دھینہ نہ کوو
راہو لکھنہ جنہ کے نینہ نہ سو بھوشن دوو

ہے راجاؤں کے مکت مٹی اُسٹے۔ آپ کے سہانا
سناں کس کس کا ایسا سو جاگہ ہے جن کے گھر رام اور لکشمی جیسے پتھر
کے بھوشن پتھر ہیں۔

چھو بانی

پو پھن جو گو نہ تیرے تہہ رے۔ پیش شہ نہو پیر اُجیارے
جنہ کے جس پرتاپ کس آگے۔ سسپلیس رینی سینا لاکے

آپ کے پتھر پو پھن جو گو نہ تہہ رے۔ پیر شہ نہو پیر اُجیارے
لوگوں کو پیر کاش مان کرنے والے ہیں۔ جن کے پیش اور پیر کے
ساتھ چند راکاروب اور سوار کا راجہ جو گو نہ تہہ رے۔

تہہ رے کہیں تاکہ کہیں چہنہ۔ چہنہ رے کہیں تاکہ کہیں

میا سو مہر بھوپ انیکا۔ رے کہیں تاکہ کہیں انیکا

سہو مہر سونو کاہوں نہ مارا۔ ہلے سکل سہو مہر آرا

تپتی لک مہوں۔ بھٹ بانی۔ سہو کے سہو سہو بھو بھانی

ان کے سمندھیں آپ کہہ رہے ہیں کہ راجہ جنک نے ان کو
کیسے پہچانا۔ کیا کہیں سوار یہ دیو کو دیکھنے کے لئے بھی دیساک کی
ضرورت پڑتی ہے؟ سینا جی کے سونہر میں ایک راجہ جیل میں ایک
دوسرے سے بڑھ چڑھ کر تھے۔ اگھے ہوئے پیر شہ نہو پیر اُجیارے
کسی سے نہ ہلایا جا سکا۔ سارے بڑے بڑے ویر بار گئے تینوں
لوگوں میں جن ویراں کو اپنی ویرتا کا ٹھنڈ تھا۔ ان سب کی
شکتی کو شہو جی کے دھنش نے چور چور کر دیا۔

سکی اُٹھائی سہا سہر میرو۔ سوو مہیاں ہاری لکھو کی پھیرو
جہاں کو تاپ سوو لکھو اُٹھا۔ سوو مہی سہاں پرا لکھو پاوا

دوہا

تہاں رام رگھو نسی مٹی سنہو مہا جی پال

بھنجیو چاپ پیریاں بنو جی کچ پنکج نال

ہے ہمارا ج اُسٹے۔ اس سمہاں رگھو نسی مٹی شری رام
چندر جی نے بنا ہی نور لگائے شہو جی کے دھنش کو ایسے ی توڑ ڈالا
جیسے بھتی کس کی ڈنڈی کو توڑ ڈالتا ہے۔

چھو بانی

سٹی سہو شہو گو ناٹک اُسٹے۔ بہت تپتی تہہ نہو دیکھائے

دیکھی رام بلوچ دھنو دینہا۔ کری بھونے کو نوں لینہا

شہو جی کے دھنش کے ٹوٹے کا سماچار گن کر پشورام جی
کرودھ سے لال پیلے ہو کر گئے اور انہوں نے بہت پرکار سے

دھنکیاں دیں۔ انہوں نے شری رام چند جی کے بل کو دیکھ کر اپنا
دھنش اُنہیں دیدیا۔ اور بہت طرح سے اُن کی مٹی کر کے بن کو پیلے گئے۔

راجن راموا تل بل جھیسیں۔ تیج نہو دھان لکھو مٹی تنیسیں

لکپ میں بھوپ بلوکت جاکیں۔ جھیں کچ ہری کسور کے تاکیں

ہے راجن! شری رام چند جی جیسے اُتھینہ (لامانی) بلوان
ہیں۔ ویسے ہی لکشمی جی بھی تیج کے نہو دھان (خزانہ) ہیں جن کو دیکھ کر
راجہ لوگ ایسے کانپتے ہیں۔ جیسے کہ ہاتھی جو ان شیر کو دیکھ کر کانپ
اُٹھتے ہیں۔

دیو دیکھی تو بالاک دوو۔ اب نہ اُنکھی تراوت کوو

دوت بچن راجا پریر لاک۔ پریم پرتاپ سیرس باگی

ہے دیو! آپ کے راجکاروں کو دیکھ کر اب ہماری
آنکھوں کو کوئی بھی پریش نہیں جیتا (ارتقاہات ہماری نظر میں

سنسار میں تمہارے سمان کوئی پیمہ آتما ہے نہ خواہ ہے۔
اور نہ بھوشن میں ہوگا۔ ہے راجن انم سے اڑھک پیمہ اڈوس کا ہوگا۔
جس کے رام چندر جیسے پتر ہیں۔

بیر بنیت ہر برت تھا دی۔ گن ساگر میرا بالک بچاری
تمہرے کہوں سر ب کا کلیا نا۔ سچو برات بھائی بسا نا
جس کے چاروں بالک ویر۔ نختا شیل و دھرم کا برت
دھارن کرنے والے اور شرن تھ گنوں کے سمندر میں تھائے
لے دسبھی کال منگل سے ہیں۔ (سدا ہی تمہارا کلیان ہے)
اب تم باجہ بجا کر برات سجاؤ۔

دو ما

چلو ہو گی سنی گرجن بھلی ہیں ناٹھ سرنو ناٹی
بھوپتی گو نے بھون تب و تنہہ باسو دیوائی
اور جلدی چنے کی تیاری کرو۔ گرجی کی آگیا پاکر۔ ہے
ناٹھ اب بہت اچھا کہہ کر راجہ دشر تھ دندوت کر کے اور دوتوں کو رہنے
کی جگہ دے کر لو اس میں گئے۔

چو پائی

راجہ سیلو رنیا اس بولائی۔ جنک پتر کا باج سناٹی
عسکی سندھ لیسو سکل ہر شانی۔ اپر تھاسد بچھوپ بچھانی
راجہ نے سارے رانیوں (رانیوں) کو بلا کر راجہ جنک
کی ٹیٹھی لپھ کر سناٹی۔ سما جاتن کر سب رانیاں پر سن ہو گئیں۔
اور پھر راجہ نے ساری باتیں جو کہ دوتوں سے سنی تھیں۔ رانیوں
کو سنائیں۔

پریم پھلت راجہیں رانی۔ منہو سکھینی سنی بار د بانی
ہرستائیں دہیں گوناویں۔ اتی آند گن جہت تاریں
پریم میں آند گن رانیاں ایسی بر جانی ہیں جیسے سورنی
بادلوں کی گرج کوٹن کر آند گن ہو جاتی ہے۔ گرجو جنوں کی
استریاں پر سن ہو کر آشیر واد دے رہی ہیں۔ اور ماتائیں اتی انت

کوئی پرش چڑھائی نہیں) دوتوں کی پریم پر تاپ اور دیر دس
بھو پتر جنوں کی رچنا سب کو بہت پیاری لگی۔

سبھا سمیت او انو راگے۔ دو تنہہ دین پچھاری لاگے
کہی انیت تے مود میں کا نا۔ دھرمو بچاری سبھیں سکھو مانا
سبھا سمیت راجہ پریم گن ہو گئے اور دوتوں کو پچھا در
وینے لگے۔ پیتی کے درودھ ہے۔ کہہ کر دوتوں نے کانوں پر ہاتھ
رکھے۔ مہا داکو وچا کر سبھی نے سکھ مانا۔

دو ما

تب اٹھی بھوپ پشٹ کہوں دینہہ پتر کا جانی
کہتا سناٹی گرجی سب در دوت بولائی
تب راجہ اٹھ کر ویشٹ جی کے پاس گئے۔ اور انہیں
پٹھی دکھائی اور آد سے دوتوں کو بلا کر گرجی کی ساری کہتا سنا دی
چو پائی

سنی بولے گرائی سکھو پائی۔ پیتی پرش کہوں ہی سکھ چائی
جی سرتا ساگر میں جانیں۔ جاپتی تا ہی کامست ناہیں
تمیں سکھ سکتی بن میں بولائیں۔ دھرم میں پس جانیں سبھائیں
تمہرے گرج پر دھینو سربھو۔ تسی پیت کو سلیدا دیوی
یہ سما جاتن کر گورو ویشٹ جی اتی پر سن ہو کر بولے کہ پیتی
آتما پرشوں کے لئے سدا ہی برکتوی سکھوں سے چھائی رہتی ہے۔
جیسے پدی بی سمندر کو کوئی کا منا نہیں ہے۔ تو بھی ندیاں سمندر
میں ہی پودیش کرتی ہیں۔ ایسے ہی دھرم پرانی پرشوں کے پاس
سکھ سمیتی بن بلائے سبھ بھلا سے ہی نہیں آتی ہے۔ تم گورو پر سن
مکا دے اور دیوانی سبھو کرتے والے ہو۔ اور ایسی ہی پوکر کو شلیا
دیوی جی ہیں۔

سکرتی تمہرے مان جاگ مانیں۔ بھونہ ہے کو و ہونو ناہیں
تمہرے آدھک پتہ پر کاکیں۔ راجن رام سرت سرت جاکیں

آہندیں لیکن ہیں۔

یہیں پر سیاہی پر یہ پاتی۔ ہر لکائی جڑا وہیں چھپاتی
رام بھن کے کیرنی کرنی۔ بارہاں بارہو پیر برنی

اس پیاری چٹھی کو رئیس لے کر سب رانیاں ہرے
سے لگا کر کلیم ٹھنڈا کرتی ہیں۔ شربت طہ مبارک دشرقہ نے
بار بار شری رام لکشمی کی کیرنی اور کرنی کا وزن کیا۔

مٹی پر سادو کہہ دو اور سدھائے۔ رانہہ تب جی دیو بولائے
دیئے دان آئند سمیت۔ چلے پیر پیر اس شیش دیتا

"یو سب مٹی و شو امترجی کی کرپا ہے۔ ایسا کہکر راجہ راج
در باد کو چلے آئے تب رانیوں نے برہمنوں کو بلایا۔ اور پرتن من سے
انہیں دان دیا۔ سریشٹھ برہمن اسٹیر واد دیتے ہوئے چلے۔

سمو دسٹھا

جاچاک ہنکاری نہ بھپاوری کوٹی بدھی

جرو جیو ہوں مست چاری پھر ورتی دسرتھ کے

پھر جاچوں (مانگنے والے بھکاری) کو بلوا کر انہیں گروں
پر کا کی پھا دیں۔ پھر ورتی راجہ دشرقہ کے چاروں پشتر
جرو جیو ہوں۔

چوبائی

کہت چلے پیر پٹ ناما۔ مٹی سے کہ کہے پٹا نا
سما چار سب لو کہہ پائے۔ لائے گھر گھروں بدھائے
یوں کہتے ہوئے وہ بھانت بھانت کے بستر پہنچے ہوئے

چلے۔ پیر پٹ ہو کر نقادے والوں نے بڑی دھوم دھام۔ نقاد
بجائے لوگوں نے جب یہ سما چار سنا تو گھر گھر بدھا دے گئے۔

بھون چاری دس بھرا اچھا ہو۔ جنک ستار ہو سیریا ہو
سٹی بھ کتا لوگ اوارا گے۔ گگرہ گل سنوارن لاگے

چودہ کووں میں آتھاد بھگیا کہ شری جنک کماری سینا جی کا
و شری رکھنا تھ جی کا وادہ ہوگا۔ اس بھ کتا کو شکر لوگ پریم میں
گن ہو کر راستے۔ گھر اور گلی کو چے سجانے لگے۔

جدی اودھ سدھو سہاونی۔ رام پیری منگل سے پاؤنی
ندی پیری کے پرتی سہائی۔ منگل رچنا رچی بتائی

یہی اودھ پیری سدھائی سندھ ہے۔ کیونکہ وہ رام جی کی
کلیان مٹی پور ترنگری ہے۔ تو بھی پرتی پر پرتی ہونے سے وہ سندھ
منگل رچنا سے بچائی گئی۔

دھوج پتاک پٹ چاد چار۔ چھا واپرم بچتر بجا رو
کنک کلس تو دن مٹی جالا۔ ہر ددب ودھی بھت مالا

دھوجا۔ پتا کا۔ پردے اور سندھو رول سے سارا بازار
پرست ہی وچتر بھایا ہوا ہے۔ سونے کے کلش تو دن مینیوں
کی بھاکریں۔ ہادی۔ روپ۔ دہی اور دھو جھانے والے پھولوں کی
لالوں سے۔

دوہا

منگل مٹے نچ نچ بھون لو کہہ پے بنائی

بیتھیں سینی چتر سم چوکیں چارو پیرائی

لوگوں نے اپنے اپنے گھروں کو سندھ رچنا سے منگل
مٹے بنا لیا مگر کی گلیاں (سندھ) سے سینی گئیں اور سندھ
چوک پڑائے گئے۔ (چندن کیسہ و کستوری۔ کپور سے بنی ہوئی
سندھت و ستو کو چتر سم کہتے ہیں)

چوبائی

جہاں تہاں جوتھ جوتھ ملی بھائی۔ سچی نو پست سکل دوتی دامنی
بھون پیر مرگ ساوگ لوچنی۔ نچ سٹریاتی مانو بوجنی

گاویں منگل منگل بائی۔ سٹی گل رو کلنٹھی لجتائی
جھوپ بھون پیر جالی بھانا۔ لیسو بوسن رچلیو پتانا

پھر رام نے بھرت کو بلایا اور کہا کہ جا کر گھوڑے بانٹنی اور
دیکھ سجاد اور جلدی شری رگھوناتھ جی کی برات میں چلو۔ میں کر
دلوں بھائی بھرت اور شری گن آنند کی انگوں سے بھر پور
ہو گئے۔

بھرت سکل ساہنی بولا ہے۔ اکیسویں بدست اٹھی اٹھائے
رہی ارجی میں ترک تہہ سا ہے۔ برن برن برابری برا ہے
بھرت نے سارے ساہنی (مصلیٰ کے کارخوار) بلائے
ان کو گھوڑے سکانے کا حکم دیا۔ وہ بڑے پرتن ہو کر دوڑے انہوں
نے تیار دیکھ کر دیکھ کر گھوڑے سجائے زنگ رنگ کے اُنہم
گھوڑے شوق سے لگے۔

سُکھا سکل سٹھی جھیل کرنی۔ ایسے اور تھرت تھرت گئے صرنا
نا مایانی دجا میں گھٹانے۔ بندری پوڈو بوجھت اُڑانے
سارے گھوڑے بڑے ہی سندریں جھیل جال کے میں۔
پر پھوی پریاؤں دھرتے ہیں۔ بانٹے ہوئے لوہے پریاؤں دھرتے
ہوں۔ (ارتھات پختوی پرائن کا پاؤں لگتا ہی نہیں) بہت
سی جاتیوں کے ہیں جن کا وزن نہیں کیا جاسکتا۔ دوڑتے ہیں
تو ایسا جان پڑتا ہے کہ اپنی تیز آٹان سے رالو کو بھی لجا لے
ہیں۔

تہہ سب چھیل بچے سوار۔ بھرت سیر میں ہے راجکمار
سب سندریں شری ہاری۔ کر سیر چاب ٹون گٹی بھاری
بھرت جی کی اوستھا کے سندریں چھیل چھیلے راجکمار اُن
گھوڑوں پر سوار ہوئے۔ سبھی سندریں ہیں۔ اور سبھی چھیلے ہوئے ہیں۔
اُن کے بالوں میں بان اور دھنکشی ہے اور کڑی بھاری ترش
باندھے ہوئے ہیں۔

دوہا

چھیلے چھیلے سب سوار سچان۔ میں
جگ پد چلا سوار پرتی جے سی کلا پرین

کلی کی سی چھیلی اور چند رام کے سامان سندریں دانی
بال مرگ میں اور اپنے سندریں سے کام لے کر دیکھی تھیں رتی
کے گھٹنے کو بھی خور کرنے والی سواگن استریوں۔ سوہ سولہ
مرگ سکا کر جہاں تیراں ملی کر منور بلانی سے مشکل گیت گاری
میں۔ جس کی شری مان کوئی کر کوئیں بھی تھا رہی ہیں۔ راج محل
کی شری کا دین کیسے کیا جائے۔ جہاں سارے سندریں
رہت کرتے والا سندریں بچا گیا ہے۔

مشکل دربیہ منور نانا۔ راحت تاجت۔ سکل انسانا
کرتوں پر دینی آپر ہیں۔ کرتوں پر دینی آپر ہیں
انک پرکا کے منور شریوں میں چارہ راج رہے ہیں
اور تھرت سے لہارے راج رہے ہیں یہیں بھاٹ لوگ دھوکھل کی
پر کی کا گان کر رہے ہیں۔ اور کہیں بندت لوگ دیہ صحن کا ہے
ہیں۔

گاد میں سندریں مشکل گیتا۔ لے لے ناٹورا مو اور سینتا
بہت اچھا دھوکھو اتی تھورا۔ ماہوں اگی چلا چوں اورا
سندریں رام اور سینتا کا نام لے لے کر مشکل گان کر
رہی ہیں۔ اتنا بہت ہے در محل بہت چھوٹا ہے۔ اس لئے وہ
محل نہ سنا تھورا ناٹورا طرف اُٹھ پڑا ہے اور باہر بہت بھلا ہے
دوہا

سو بھا دمر تھ بھون کہہ کو کبی برنے پار

جہاں سکل سیر سیرنی رام لینہہ اوتا

جہاں سارے دیوتاؤں کے شری رام چندر جی
لے اوتار لیا ہے۔ دسرتھ کے اس محل کی شو بھا کا وزن
کرے گا کون کوئی ساہس دعوہہ اگر سکتا ہے

چو پائی

بھوپ بھرت نی لے بولائی۔ بے گئے سیندن جہو مائی
چہو بیگی دھو میر براتا۔ سنست پکاک پکے دو دھو بھاتا

تبھی چھپرے پھیل چھیلے شور بر چڑھتا اور نوجوان ہیں ہر ایک
اسوار کے ساتھ دو دو سیاہے ہیں جو کہ تار اڑھلانے کے فن کے
بڑے ماہر ہیں۔

پیشواری

مانجھیں برادران کا ڈھے۔ یکسی بچے پر باہر ٹھاڑے
 پھیریں چتر ترک گئی نانا۔ ہر میں سنی سنی بیو نانا
 وہ ویران باغ کے نوجوان پر تارکا مانا دھارن کے نگر
 سے باہر نکل کر کھڑے ہوئے۔ وہ چتر گھوڑوں کو بست سی ملاں
 سے چلا رہے ہیں اور کھیری اور نقارے کی آواز سن کر
 پر تن ہو رہے ہیں۔

رکھنا تھا۔ پھر بتائے۔ دھوج تیاگ مٹی بھوس لائے
جنور چار کشتی دھنی کر رہی۔ کھا اوجان سوکھا اہر میں
رکھوانوں نے دھوج تیاگ مٹی بھوسوں سے رکھو
کو سجا کر دھتیر بنا دیا ہے ان میں سندھو روکے ہیں اور ٹھنڈیاں
بچ رہی ہیں۔ یہ رکھ اپنی شوکھا میں سورج دیکھ رکھ کی شوکھا
کو کھیں کھا رہے ہیں۔

سنا اور گرنے لگتا ہے جیسے موتی تے تہہ زخمیہ سا کہتے ہوئے
سندھ کی انگریز سوسائٹی جنہی ہی ایک کشتی میں موجود
ہو انوقت شام گرنے لگتا ہے۔ ان کو دیکھو ان کے ہاتھوں
میں جوت دیا ہے۔ دیکھو ان کے ہاتھوں میں اور انہوں کے ہاتھوں
میں۔ ان کی شہید کو دیکھو کشتی میں کے ہاتھوں میں جو جاتے
ہیں۔

جسے جل لیں تو اس کی تابیں ٹاپ اور ٹیگ جھکائیں
ستر ستر بیٹو سا جو بنائی تھی سا کہ تھہر لئے بولائی
جوانی بیوی خشکی کی طرح ہی جلتے ہیں۔ ان کی تیز چال چلے
سے ان کی ٹاپ بھی مانی میں نہیں ڈھری۔ ستر ستر اوک سب ساج
سجا کر رکھو انوں سے ناخوشوں (دلتہ) پر رخنہ دالے کو بکلا لیا۔

روح

چڑھی چڑھی دھبہ نگر ناگی جون بارات
ہوت سنگن سند سب ہی جو یہی کارج جات
دھتوں پر چڑھ کر سات لکڑے باہر اکٹھی ہونے لگی جو یہی
کام کو جاتا ہے۔ سبھی کو سند سنگن ہونے ہیں۔

جوابی

کلیت کر لی بزمہ پر بس انباریں کہی نہ عاثری بھائی سنواریں
چلے مت کہ گھنٹ بجائی مسہلوں سہجائوں میں راجی
سُندر باغیوں پر سُرند و عماریاں سخی ہوئی ہیں جس کی عمارت
کا وزن کیا ہی نہیں جا سکا دست انہی گندوں سے مشبوت
ہو کر چلے۔ مانوسان کی سُندر گھاگر جی جاری رہے۔
ماہرین امیر انیک، بدھما، سید کا جھک کھاسن اچانا
نہنہ چڑھی چلے سپر بر بند۔ جو تودھرس کھل شہر فی جید
سُندر یا گیاں جن میں آرام سے بیٹھے کیلئے سُندر کُرسی کی شکل
کے آسن ہیں۔ اس کے علاوہ لودھی بہت سی انیک پرکار کی سواریاں
ہیں۔ ان شیشہ بزمیوں کے سواہرہ کرے۔ انودیدوں کے
چھندی صورت مان ہوئے جارہے ہوں۔

ناگشت بنزدی گن. ناعکب چله جان می تو پس لاناک
 له سرواوت شریجه جود جاتی چله تنو کهری گشت بھائی
 مگره موت اور بھائی سپ ایسا تو کیر جود اول
 پر جود کر علی شریخ از لب بلی اور لب سی باتوں کے لئے ہے
 کھافت بھائی کی رشتوں لاسے گشت علی

گوئندہ کا نوری چلے کہارا
چلے کل بیوک سمودائی
گر ورنہ کا نور ہے کو کہل
دستور کریں کہیں کیا

اپنا سماج سجا کر چلیں۔

دو نوں سندر رکھ دے راہ و شرفہ جی کے پاس لے آئے۔
اُن کی شو بھا کا وزن توں سوئی جی بھی نہیں کر سکتیں۔ اُن میں سے ایک
رکھ پر راج سماج سجا ہوا ہے۔ اور دوسرا جو تیج کا تیج اور اتی انت
سندر رکھا۔

دوہا

تہیں راکھ پر راج سست اکھوں پر شتی چھائی پڑیو
اپو چھو سیدن شمری ہر گوری گیتو
اس سندر رکھ پر راہ نے اپنے گل گرو سست جی کو پر تن
چٹ ہو کر چھایا۔ اور آپ شو گرو۔ پارٹی اور گیش جی کا سہرن کر
کے دوسرے رکھ پر چڑھے۔

چو پانی

سہت و سست سہو نہ پڑیں۔ سمر گرسنگ پر نہر جیسیں
کری گل ریتھا بید بھی راؤ۔ دھیمی سی ہی سب بھاتی بناؤ
سمری رامو گرا لیسو پانی۔ چلے ہی تہی سنگ بھائی
ہر شے پر دھ بھو کی براتا۔ پر شہر میں سمن سمنگل داتا

راہ و شرفہ سست جی کے ساتھ ایسے شو بھا پارے تھے۔
جیسے دیوانہ اپنے گرد ہر سستی کے ساتھ شو بھا پارے تھے۔ وہ
بڑھی اوسار اور اپنے گل کی بڑا دافوسا سب کا ریکہ کے اوسب
کو سب پر کار سے سجے دیکھ کر شری رام چندری کا سہرن کر کے گڑھی
آگیا پاکر راہ و شرفہ شنگ بھاکر چلے۔ ہرات دیکھ کر دیتا بڑے پر تن
ہوئے اور سنگل سندر دیکھو نوں کی برشا کرنے لگے۔

بھو کو لاہل جسے گے کا جے۔ بیوم ہرات با جے با جے
سمر نہائی سمنگل گائیں۔ سمرس راگ جہیں سنہا میں
جب ہرات چلی۔ تو بڑا شور مچا با جی کر جے گھوڑے سنہا نے۔
اکش و ہرات میں با جے بھنے لگے دیوانہ راگ اور سمر راگ سندر سنگل گیت
گانے لگیں اور سمر راگ سے شہنائی بجے لگی۔
گھٹ دھنشی دھنشی برنی نہ جاییں۔ سمر کر ہی پاک بھرا تاییں

دوہا
سب کے اُر نہ بھر نہ شو پورت پلک سریر
کب پنی بھی بے نین بھری لہو لکھنو دوو پیر
من میں بھولے نہیں سماتے۔ اور آند سے پری پورن
سمریں۔ کہ کب تیج کر جی بھر کر نیتروں سے رام نکشن جی
دونوں بھائیوں کے درشن کریں۔
چو پانی

گر جہیں گ گھٹا دھنی گھورا۔ رکھ رو با جی ہنس چھو اورا
ندری بھنی گھوم رہی انسانا۔ تیج پرانی کچھو سنئے نہ کانا
بھتی گرج رہے ہیں۔ اُن کے گھٹے گھوڑا کر رہے ہیں
دھنوں کی گھر گھر اہٹ اور گھوڑوں کی ہنہٹا ہٹ چاروں طرف
ہو رہی ہے۔ تقارے اپنے گھوڑوں سے میگوں کو لبتا
رہے ہیں۔ اپنی برائی کان پڑی آواز شنائی نہیں دیتی۔

ہا بھیر بھوتی کے دواریں لیج ہوئی جانی بٹشان پپاریں
چڑھی آمار نہ دیکھیں ناریں۔ لہیں اکتی منگل تھاریں
راج دوار پر ایسی بڑی بھیر جمع ہے کہ اگر تھکھی بھینگیں
تو وہ بھی پس کر دھول ہو جائے۔ مگر کی استریاں اٹاریں پر چڑھی
ہرات دیکھ رہی ہیں۔ اور منگل تھانوں میں آدھی بجائی ہوئی ہے۔

کاویں گیت منوہر ناما۔ اتی آند نہ جانی بھکانا
تب سمنتر زونی سیدن ساجی۔ جوتے رنی ہئے ننگ با جی
نانا بکار کے وہ سندر منوہر گیت گارہی ہیں۔ اُن کے ننگ کا
وزن نہیں کیا جاسکتا۔ تب سمنتر جی نے دیکھ سجاتے۔ جن میں
سورج کے گھوڑوں کو بھی مات کرنے والے سندر گھوڑے جوتے۔

دو رکھ پر راج سب ہیں آئے۔ نہیں سا رہیں جا ہیں بھکانے
راج سا جو ایک رکھ سا لہا۔ دوسرے تیج تیج اتی بھرا جا

کھڑی چھیلوں کو دودھ پلا رہی ہیں۔ سرخیوں کی ڈاڑھ کو کم کر دہنی طرف کو آئی۔ مانو منگل اور آنند کی سماج ہی دیکھ پڑی ہو۔

چھیم کمری کہہ چھیم بسیشی۔ سیاما مام سنتر و پر دیکھی سنکھ آئیو دھی ارو پینا۔ کرٹپک نے وئی پسر پر پینا

سفید بر والی چیل مانو ویشیش کایان کی سو چنا دے رہی ہے۔ بائیں طرف سندر دخت پر شیا ماد کھائی دی۔ سامنے سے وہی اور پھلی آتے دیکھی۔ بالٹھوں میں پستک اٹھائے ہوئے دو دروان برہمنوں کا درشن ہوا۔

دوہا

منگل مئے کلیان مئے بھیت پھل داتا
جنو سب چہ ہون بہت کھئے سگن ایک بار

منگل مئے کلیان مئے اور من چاہے پھل دینے والے تنگو
مانو سچے ہونے کے بہت ایک ہی بار ہو گئے ہیں۔

چوپائی

منگل سگن سگم سب تاکیں۔ سگن برہم سندر مہت جاکیں
رام سرس برود لہنی سینتا۔ سمہی دتھو جنکو پکتیا
سنی اس سیا ہو سگن سب ناچے۔ اب کینہ برہمی ہم ساچیں

ایہی یدھی کینہ برات پیا نا۔ ہئے گئے گا جہیں ہنے لسانا

سگن برہم شری رام چندر جی جن کے پتر ہیں ان کے لئے
تو سب منگل سگن سگم (سچ ہی ہیں۔ رام جیسا اور اور سیتا جیسی
دوہن و پریم پوتر۔ دتھو و جنک جیسے سمبندھی جہاں ہوں ایسا اور
سگن کر شگن سب ناچ اٹھے مانو کھا رہا بند سے کہہ رہے ہوں کہ ہے
برہما! آپ نے ہمیں سچا کر دکھایا۔ اس طرح برات نے کوچ کیا۔
گھوڑے۔ ہاتھی گرج رہے ہیں۔ اور نقارے پرچٹ پرچٹ پڑ رہی ہے۔

آوت جانی بھانو کل کینو۔ سرتر نہ جنک بندھا کسیتو
نیچ نیچ بر باس بنائے۔ سرتر سرس سنمپا اچھائے

کمری بدوشک کو تاکنا نا۔ اس کشل کل گان سچ نا
گھنٹے گھنٹوں کی گھوڑاواز کا وزن نہیں کیا جاسکتا پیدل
چلنے والے سیوک گن کسرت کے کھیل کر رہے ہیں اور بھنڈے لہرا
رہے ہیں۔ سحرے مانا پر کار کے تماشے کرتے جا رہے ہیں۔ وہ ہنسی
کھیل کرنے میں بٹے کشل (ماہر) اور گلے بجانے میں بڑے چتر ہیں۔

دوہا

ترگ نچا وہیں کنور برہمنی مردنگ لسان

ناگرنٹ جتو ہیں حکیت ڈھکی نہ تال بندھان

مردنگ۔ اور نقارے کے شبد سن کر شرت ٹھہرا ہکا را پنے
گھوڑوں کو انہیں شبدوں کے انوسا اس پر کار نایچ نچا رہے ہیں
کہ وہ گھوڑے تال کے بندھن سے ذرا بھی نہیں چمکتے۔ ناگرنٹ
(چترنٹ) بھی ان کی چال کو دیکھ کر آسچر یہ حکیت ہو رہے ہیں۔

چوپائی

بنی نہ ہونٹ بنی براتا۔ ہو ہیں سگن سندر سبھ داتا

چا را اچا شو بام و سی لینی۔ منہوں سگن منگل کہی دی

برات ایسی سچی ہے کہ جس کا وزن کرتے نہیں بنتا۔ راستے
میں سندر اور منگل مئے شگن ہو رہے ہیں نیل گنٹھ بھی بائیں طرف
چارہ چمتا ہے۔ مانو یہ کہہ رہا ہو کہ سب منگل ہی منگل ہے۔

وہن کاگ سکھیت سہاوا۔ منگل و سوسب کا ہوں پاوا

سانو کول بہہ تری بارہ سیاری۔ سگھٹ سبال آو برمالی

وہ منہ طرف کو اسندر رکھت ہیں شو کھا پارلے نیچے کا
ورن بھی سب کسی نے کیا تین پرکار کی شیتل بند اور سو گندھت
وایو انو کول و شایں چل رہی ہے۔ شمریشٹھ استریاں سر پر سندر
گھڑا اٹھائے اور گودی میں بچے لیے آ رہی ہیں۔

لو واپھری پھری دوسو دیکھاوا۔ سرس سگن سوسو ہی سیاوا

مگ مال پھری دہنی آئی۔ منگل گن پو وینہہ دیکھائی

لو مڑی بار بار کھیر کھیر دیکھا رہی ہے۔ سندر گائیں سامنے

مطابق پاکر سب برائی اپنے اپنے گھروں کے شکھ کو بھول گئے۔
دوہا

آوت جانی برات بر سنی کہہ گئے لسان
سچی گج رتھ پد پرتگ لین چلے اگو ان

زور سے بچتے ہوئے نقاروں کی آواز سنکر سند برات آئی جان کر
اپنے اپنے ہتھی گھوڑے رکھ سجا کر اور پیدل بھی اگوئی (پیشوائی) کرنے
والے لوگ برات کی اگوئی (پیشوائی) کرنے کیلئے کوچلے۔

سوریکھ کے پتاکا سو روپ و شرف جی کو آتے ہوئے جان کر
راجہ جنک نے ندیوں پر پل بنا دیئے۔ سچ بیج میں سند پڑاؤ بنا گئے
جن میں دیولک کے سان سمپدا (خوشحالی) چھائی ہوئی ہے۔

اس سٹین برس سہاے۔ پانی سب سچ سچ منجھائے
نت تو تنکھ لکھی الو کو لے۔ سکل براتہہ مندر بھولے

جن میں سب براتی اپنی اپنی پسند کے اتم بھوجن۔ سند
بستر اور بستر پاتے ہیں۔ ایسے نت نئے شکھ پاکر اپنی پسند کے

• دھوپ •

ماس پارین دسول شرام

بکھی بناؤ سہت اگو انا۔ ندرت براتہہ ہتے لسانا
اگو انیوں نے (پیشوائی) کرنے والوں نے جب برات
بکھی تو مارے آند کے وہ بھولے نہیں سماتے۔ اگو انیوں کو
ٹھٹ باٹھ کے ساتھ آتے دیکھ کر پرتن ہو کر براتیوں نے نقار
بجائے۔

دوہا

ہتھی پر سیریلن بہت کچھاک چلے بک میل
جنو آند سمدر دوئی بکست ہائی سٹیل

کچھ لوگ آپس میں ملنے کے لئے اس پر کارے لکام ہو کر
دوڑے مانو آند کے دو سمندر اپنی مرید اگو بھو کر ملنے کو آند
پڑے ہوئے۔

چو پائی

برشی سن سرندری گا دیں۔ ندرت دیو دند بھی سجا دیں
بستو سکا کھیں پیا سکیں۔ بنے کینہ نہ نہ اتی اور اگیں
دیوانگنائیں بھولوں کی رشاکر کے گیت گانے لگیں
دیوانوں نے پرتن ہو کر نقارے بجائے۔ اگو انیوں نے سب ستوش

کک کس بھری کو پر نقارا۔ بھائی ایت انیک پر کارا
بھر سدا سم سب بھولے۔ نانا بھانتی دھائی بھانے
بھل انیک برستو ہمائیں۔ ہتھی بھینٹ ہت بھو بھائیں
کھوش برس ہمانی نانا۔ کھاک گئے گئے بھو بھائی
شکل سنگن سنگدھ سہاے۔ بہت بھانتی جی پال بھائے
دھی جیورا اہسار اپارا۔ بھری بھری کاکوری چلے کہاوا
سولنے کے گھڑے پرات۔ دھال آدی انیک پر کار کے

سند بنن امرت کے سان بھانوں سے بھرے ہوئے بن کا درن
کیا ہی نہیں باسکتا و انیک بھیں اور دوسری سند و ستوں پرتن
ہو کر راجہ جنک نے بھینٹ کے لئے بھیجیں گئے۔ کپڑے اور
نانا پر کار کے رتن و کیشی لپٹو۔ گھوڑے۔ ہاتھی اور بہت طرح
کی سواریاں اور منگل دروہ اور سہاؤ نے ساکندھ بہت پر کاکے
راجہ جنک نے بھیجیں دی جیورا اور اگت ناشنے کی چیزیں
بھنگیوں میں بھر کر کہاوا چلے۔

اگو انہ جب دیکھی براتا۔ آند و ملک بھر گاتا

دشمنوں کو سب پرکار سبھ پار سب راہ جنگ کی بڑائی کر سکتے
کے۔ اور اس الشوریہ کے بھید کو کسی نے بھی نہ جانا۔

سیا ہمارا گھوٹا ٹاک بانی۔ ہر شے ہریاں ہتھو پانی
پتو اگنوستنت دوو بھائی۔ ہریاں نہ اتی آندو امانی
رگھو ناتھ جی نے سیتا جی کی اس ہماں کو جان لیا۔ اور اُنکا
پریم بچان کر سن میں بڑے پرست ہوئے۔ پتا جی کے آنے کی خبر
سن کر دونوں بھائیوں کے ہر دے میں جہاں آندو سامانہ تھا۔
سچکندہ کی نہ سکتا گڑ باہیں۔ پتو درسن لاجو من ماہیں۔
بسوا متر بنے بڑی دیگی۔ پاچا ارسنتو شوبیشی
اُن کا من پتا جی کے دشمن کرنے کو بہت ہی لیا جاتا ہے۔
پرتو سنکوچ وش گو رو پشو امتر جی سے نہیں کہتے دشوا متر جی
نے جب اُن کی ایسی بڑی آدھینتا (عاجزی) دیگی تو وہ من
میں بہت ہی پرست ہوئے۔

ہر شے بندھو دوو ہریاں لگائے۔ پاک انک اپک جل چھائے
چلے جہاں شتر تھو جنوا سے۔ منہوں سرور نکلیو پیاسے
پرتن ہو کر انہوں نے دونوں راہکاروں کو ہر دے سے لگایا۔
پریم وش شریہ کے روئے کھڑے ہو گئے۔ اور تیروں میں پریم کے آنسو
بھڑائے۔ وہ دشمن جی کے جنوا سے کی اور چلے۔ مانو سرور کی اور
تاک کر کوئی بڑا پیاسا بڑھا چلا جا رہا ہو۔

دوبا
بھوپ بلو کے ہمیں منی آوت ستنہ سمیت
اٹھتے ہری شکر بندھو مہول چلے تھاہ سی لیت
راجہ نے جب دشوا متر جی کو دونوں پتروں سمیت آتے
دیکھا تب وہ پرست ہو کر اٹھے۔ اور شکر کے سمندر میں تھاہ سی
لیتے ہوئے چلے۔

چوپائی

منی ہی زندو ت کینہہ ہمیں۔ بلبار پلج دھری سبسا

راہ دشمن کے آگے رکھ دیں۔ اور اتی انت پریم سے سیتی کی
پریم سمیت راوسب لہنہا۔ کچھ کچھیں جاچکینہہ دنیہا
کری پوجا نیتا بڑائی۔ جن سے کہوں چلے لوائی
راجہ دشمن تھو نے بڑے پریم سے سب بھلا رکھ سوکار کئے
اور جاچکوں (بھکاریوں) کو کلنٹیں دیں۔ پوجا مان سمان کر
کے اگوائی لوگ برات کو جنوا سے کی اور ساتھ لے چلے۔

لبن بچتیا نوڑے پر ہیں۔ دیکھی دھند دھن پیر ہر ہیں
اتی سندر دتھو جنوا سا۔ جہاں ہر ہر سب بھائی سبسا
وہاں کیسے دیک بنگ کے بچتیا کیوں کے پاؤڑے پڑتے
جاتے ہیں کہ جن کو دیکھ کر کبھی اپنے دشمن کے ہرکار کو چھوڑتے
ہیں۔ بہت ہی سار جنوا سا دیا گیا۔ جہاں سب کو سب پرکار کی
سوڈھا (سہولیات) تھیں۔

جانی سیال برات پر آئی۔ کچھ بچ ہما پر گٹی جنائی
ہریاں شمری سب ہی بولائیں۔ بھوپ بھونی کرن بھٹھائیں
برات گو امی جان کر سیتا جی نے بھی اپنی کچھ ہما
پر گٹ کر کے دکھلائی۔ ہر دے میں سمن کر کے سب سہاکیاں
بلائیں اور راہ دشمن جی کی ہما کی کرنے کو جنوا سے پر لکھیں۔
دوبا

سہی سب اسیو کنی گئیں جہاں جنوا س
لئیں سہید اسکل سکھ شمر بھوگ ریکاس
سیتا جی کی آگیا پار سب سہاکیاں سہید۔ اور دلوک
کے سارے سکھ و بھوگ دلاس کو ساتھ لے کر جنوا سے پر لکھیں۔

چوپائی

نچ بچ باس کی براتی۔ شمر سکھ سب بھائی
بھو بھید کچھو کوڑ نہ جانا۔ سکل جنگ کر کہیں بھانا
سب براتی اپنے اپنے ٹھرنے کے ستمان میں سارے دوتیہ

چو پانی

رام ہی کبھی برات جڑانی۔ پرتی کی رتی نہ جاتی پھانی
نرسپ سب سہل ست چاری۔ جنو ہون ہرم ادک تنو داری
نتری رام چند جی کو دیکھ کر برات کے من شتیل ہو گئے۔ پریم
کی تو ریت ہی لگ ہے۔ اس کا وزن نہیں ہو سکتا۔ راج سمیت
چاروں راجکار ایسے شو بھا پار ہے ہیں۔ جیسے دھرم ادھک کام
اور شوکش سو رتی مان ہوئے بیٹھے ہوں۔

سفنہ سمیت دسرتھ ہی دیکھی۔ مدت نگر نر ناری بسکھی
سمن بری سر سہاں ہنسنا۔ ناک نیش ناہیں کری گانا
پتروں سمیت راج دسرتھ کو دیکھ کر نگر کے استری پرش
بہت ہی پرین ہوئے۔ دونا پھولوں کی برشا کرنے لگے۔ اور
ایسٹریں گاگا کرنا چنے لگیں۔

متانداو پیر چوگن۔ ماگدھ سوت برش بندی جن
سہت برات راوسنما نا۔ ایسٹو ماگی پھرے اگوانا

جنک جی کے پروہت متانند جی۔ دوسرے برہمن اور نتری
لوگ۔ ماگدھ سوت۔ ودوان اور بھائوں نے برات سمیت راج کا
سٹمان کیا۔ اور پھر اگیا مانک کر یسب اگوانی لینے والے لوگ
واپس لوٹے۔

پریم برات لگن تیں آئی۔ تائیں پریمو وادھیکائی
برہمانندو لوگ سب کہیں۔ چوہوں وں فنی بدکی ان کہیں
بر بات جن کر کہ برات لگن کے ٹائم سے پہلے آگئی ہے نگر میں
بڑا ہی آندا بھا گیا۔ سب لوگ برہمن آندا پراپت کر رہے ہیں۔ اور
برہمن جی سے پراکھنا کر رہے ہیں کہ ہے بدھانا! ذہن اور رات بڑے
ہو جائیں۔

دوہا

رامو سیاسو بھا اووی سکرٹ اووی ورو راج
جہاں ل پرین کہیں اس ملی نر ناری سماج

کوسک راؤلے اُر لائی۔ کپی سیس پوچھی کسلائی
راج نے سب ٹیک کرنی کو پر نام کیا۔ اور بار بار ان کے
چروں کی دھول کو سر پر دھرا۔ وشو انتری نے راج کو پھانی سے
لگا لیا۔ اور اشیر وادی۔ اور پھر انکی کشتل پوچھی۔
پنی دندوت کرت دو بھائی۔ دیکھی نر پتی اسکو نہ سمائی
ست ہمایا لائی دسرتھ کے میٹے۔ تریک سر پر پران جنو بھینٹے
پھر دونوں بھائیوں نے راج کو دندوت پر نام کیا۔ نہیں دیکھ کر راج
دسرتھ پھولے نہ سمائے۔ پتروں کو کلیو سے لگا کر دیوگ کے اسہر
دھک کو شانت کیا۔ مانو مرہ نتری میں جان آگئی ہو۔
پنی بسٹ پد پرتھ نہ نائے۔ پریم برات مٹی۔ سارا لائے
پریم برات بندے دو بھول بھائی۔ من بھاتی سیس پائیں
پھر انوں نے وسٹھ جی کے چروں میں سر نوایا پریم لگن
ہو مٹی نریشٹھ نے ان کو اپنی پھاتی سے لگا لیا۔ پھر دونوں بھائیوں
نے برہمن منڈی کی بھناکی۔ اور ان بھائے اشیر وادی۔
بھرت ہراج کینہہ پر نانا۔ لائے اٹھائی لائی اُر راما
ہشتے لکھن دیکھی دوو بھرتا۔ لے پریم پریم پور ت گانا
بھرت اور شتر دگھن نے نتری رام چند جی کو پر نام کیا
نتری رام چند جی نے ان کو اٹھا کر پھانی سے لگا لیا۔ کشتمن
جی نے دونوں بھائیوں کو دیکھ کر پرین ہوئے۔ اور پریم سے بھر پور
شر سے ان سے لے۔
دوہا
پریم پرین جاتی جن جا گیا نتری سمیت
لے جیتھا بدھی سب ہی پریم پریم کر پال بنیت
پریم کر پال اور کو مل سبھا دی بھو رام چند جی جنک پور وادیوں
کشتھوں۔ جاتی کے لوگوں۔ جاچکوں ومنتروں اور منتروں سے
یتھا لگیا ہے۔

یار ہیں بار سیلہ بس جنگ بلاؤب سیا

لین آہیں بندھو دو کوئی کام کیسا

راہ جنگ یریم دشمن سیاحی کو بار بار یا کریں گے اور یہ
کر دوں کا مدیوں کے سانہ نہ بھائی ان کو لینے آیا کریں گے

چوپائی

بہدہ بھانتی ہوگی ہی ہونائی۔ پیر نہ کا ہی اس ساسطائی

تب تب رام لکھنوی نہاری۔ یہ ہیں سب لوگ سکھاری

تب ان کی بہت یر کا سے بھائی ہوا کرے گی بھلا یا سرائ
کس کو دے پیرا لگے گا تب تب ہم نگر داسی لوگ رام لکھن کو دیکھ دیکھ
کر بر بن اور سکھی ہو کر بن گئے

سکھی ہیں رام لکھن کر ٹٹا۔ تیجی بھوپ تنک دئی دھوٹا

سیام گور سب لگ سہا تے سب کہیں دیکھی جے آتے

ہے سکھی! جیسی رام لکھن کا جوڑی ہے تیسی ہوا کے نگ دو
پیرا دیکھی ہیں جن لوگوں نے دیکھا ہے وہ سب بیکھے ہیں کہ ان میں
سے بھی ایک سانوے لگ کلبے اور دو ساگوڑے دگ

کلبے

کہا لگ میں آج نہا کر جنوں برنجی بچ ہاتھ سنوارے

بھرتو رام ہی کی آلوہاری سہا لکھن نہ سکھیں نہ نہاری

ایک نے کہا میں نے آتے ہی ایس دیکھا ہے اتنے سعد ہیں
ماویر ہا جی نے اپنے ہی ہاتھ سے سنوارے ہیں بھرت
جی تو صورت میں رام چندر جی سے اتنے تھے ہیں کہ کوئی بھی

استری برقی آسانی حسان دونوں کو بھان میں سکھتا

لکھنو ستر و ستودو ایک لڑپا بچہ تھکے گئے سب لگ آلوہا

من بھا تو ہیں مکھ بری نہ جا ہیں آپا کہوں تری بھوک نہیں

لچمن اور شردگن و دلو کا لک ساہی روپ ہے اڑی سے لے کر
چوٹی تک دونوں کے سب ہی لگ لچم دے مثال ہیں

جہاں جہاں جنگ پڑا سی استری پڑش یہ کہہ رہے ہیں کہ
شری رام اور ستیا جی تو شو بھا کی سیاد مد ہیں، اگر جنگ
اور راجہ دشر تھ د دونوں پن کی سیاد ہیں

چوپائی

جنگ سکرت سورتی پیدھی دشر تھ سکرت راتو نہری

انہہ ہم کاہوں نہ سوا اور ادے کاہوں نہ نہ سماں چل لاؤ

ستیا جی تو راجہ جنگ جی کے چن کر میں کا سارو پ ہے اہ شری
دشر تھ جی کے چن کر میں شری رام چند جی کا راجہ دھارن کر کے
پرگٹے ہوئے ان دونوں راجاؤں کے سامنے تو کسی نے شو جی کی

آرادھا کی اور نہ ہی ان کے سامنے کسی نے چل پایا

انہہ ہم کو تھ بھو جنگ ہیں ہے نہیں کہتوں ہونو نایس

ہم سب سکی سکرت کے راسی جی جنگ پرباسی

ان کے سان کوئی سدا میں نہیں ہے نہ ہوا ہے اہ نہ کوئی ہوا
ہی اور ہم بھی سارے پیوں کی راشی ہیں جو سدا
نیں جنہ نے کر جنگ پور کے باسی ہوئے۔

جہنہ جائی رام چھی دیکھی کو سکرتی ہم سرس بسکی

پنی دیکھت رگھو پربا ہو لب بھل پیدھی لوچن لاہو

ہمارے سامنے کوئی بڑا نہیں آتا ہوا گا جنہوں نے رام اہ
ستیا جی کی شو بھا دیکھی اب شری رگھو ناتھ جی کا دواہ چھی
کے اہ اچھ طریق آنکھوں کا لا بھاٹھ ہیں گے۔

کہیں پیر سہ کو کل گشتی اسی پیاہوں بڑا بھو جی

بڑے بھاگ پیدھی بات بتائی میں اتھی پربھرت گد بھائی

کوئل کے سان مدھر سدا دلی استراں آپس میں کہہ رہی
ہیں کہ ہے سدا شیر دلی بڑی بھاگ سے دونوں نے یہ بات بتائی ہے
یہ دونوں بھائی ہمارے شیر دلی اتھی ہو کر بن گئے

دودھا

من کو ہی بھلتے ہیں۔ برتنو کھان کی شہر بھا کا کون کرتے ہیں
اسمہ تھہے تینوں لوگوں میں ایسی کوئی دستہ نہیں جن کی ان کو اپنا
دعا بہت ادب سے

چند
اُپمانہ کو دکھ داس غمسی کبھی کو بد کہیں

بل بنیے بدیا سبیل سو بھاشد صو انہ سے الی ہیں
پر ناری سکل پساری انچل بدھی ہی پنی سنا دہیں
بیا ہیوں چار تو بھائی اہیں پر ہم سنگل گا دہیں
تمی داس جی دین بھا دے گتے ہیں کہ کوئی اہد و دھان سب
کہتے ہیں کان کی اُچھا نہیں کوئی نہیں ہے بل نہرتا دیا۔ نیں
شو بھا کے نہن دھان کے سناں یہ سو کم ہی ہیں نگر کی ب
ماریاں آنچل پھیلا کر بدھتا ہے یہ پر اٹھنا کر رہی ہیں کران
چاروں بھائیوں کا دواہ اس نگر میں ہی ہو جلتے اور ہم
سب شدہ سنگل گاتیں

سور مٹھا

کہیں پر سپہ ماری باری بلوچن پلک تن

سکھی سیکو کر پ پراری پیہ پیوندھی بھوپ ڈوڑو

نیروں میں پریم آنو بھرے اہد پلک شہر سے استریاں
آپس میں یہ کہہ رہی ہیں کہ ہے سکھی۔ زور اہد غم کے سندر ہیں
تر پراری غموجی ہاری منو کا منو پورہ کر کے

چو پائی

ایہی بدھی سکل منور تھ کر ہیں۔ آندھا مگی اُنگی ارھر ہیں

جے چرپ سیا سو مگر آئے۔ دھمکی بندھو سب تہم سکھ پا

اس پر کار سب منور تھ کر رہی ہیں اہد اٹھوں سے ہرے

کو بھر پور بھائیوں کو کچھ کر سکھ کو برائے ہرے

کہتے رام جھولید لیلالا۔ خچ بھون گئے مہی پالا

گئے بیتی کچھو دن ایہی بھائی۔ پر مدتہ برجن سکل پرانی
فیری راجی کی نرین اور وہاں شیش دکر کی کاھنی کرتے ہوتے
راجہ لوگ اپنے اپنے گھر میں کہتے اس پر کار کچھ دن بیت گئے جب

مرد اس اہد سب سے پرانی ٹھکے ہی میں ہیں

سنگل مول گن دن آدھ ہم رتھا گنوا سو سہاوا

گرہ تھی نکستو جو گوبر مارو لگن سودھی بدھی کنبہ بھارو

منگول کا مول گن کا دن آگیا ہنیت زور جب بدھتوں گے

بڑے تھے جھڑتے ہیں اور تے آتے خرد و بھوتے ہیں) جے سہاؤں
کیشو باس نو گریاس ہے گروہ تھی نکستو لوگ اہد مار سب

اتھ تھے مہورت شہودہ کر رہا جی سناں سو دھارکا

پٹھے دھیمہ مارو سن سوئی گئی جبکے گنگنہ چوکی

سنی سکل لو گنہ یہ باتا کہیں جوتشی آہیں بدھاتا

اہد شہودہ کر مارو کے ہاتھ جبک جی کے پاس بھید پار اہد جبک
کے جوتشیوں نے بھی دی گنا کر رکھی تھی۔ سب لوگوں نے یہ بات سنی

ا مہکتے تھے کہ یہاں کے جوتشی جی بھی سو کم برہا ہیں۔

دوا

دھینو دھوری بیلا بیل سکل سنگل مول

پس نہ کہیں بدھیم سن جانی سنگن انوکوں

نریں سب سنگوں کا مول گو دھو کی پوتر بیلا دوت

آگیا اور انوکوں سنگن ہوتے ہوتے جان کر برہمنوں نے راجہ جبک
جی سے جا کر کہا

چو پائی

ابروہت ہی کہیو نہنا با۔ اب بائب کارو کا با

ستانتہ تب سچو لالے سنگل سکل سا جی سپا کیا

تب راجہ جبک نے اپنے راجہ پہ بہت شانند

جی سے کہا کہ اب دیر کرنے کا کیا کارن ہے تب تانند جی

دور بردن کو بلایا وہ سب شگل سباج سما گیا ہے
سکھ نسان پتہ ہو جاوے۔ منگل کھس سنگن عجب سماجے

سجھک سیاسی گاؤں گیتا کر ہیں سرور و جانی پست پستیا
ننگے تھارے ٹوٹوں اور پست سے اپنے ننگے منگل کھس اور
ادھر جہر فگن سب جہنگ نے نہا گئے سردا ستریاں گیت گانے کھیرا۔
ادھر بہنوں پر دیدار دھن کر کے گئے
لین چلے ساؤنڈ ہی بھائی گئے جہاں خواہ اس برائی

کو سہلی تھی کر دیکھی سما جو اتنی گولالگ تھیں ہی سر راجو
اس پر کار کچھ دیکھ پورک بات کو پست پست اور جہاں
برائی ٹھہرے جوتھے وہاں گئے مہاراج و شر کے سماج کی ننان
دھوکٹ کو رکھ کر دیو راٹ اندر کا سات بھی گئے گئے
جیوتھ سے اب وھارے پائو۔ یہ سنی پر انسا نہیں گھاؤ
گرم پوچھی کری کل بدھی راہا چلے سنگ منی سا وھو سماچا

انہیں نے جا کر بڑی مہتر سے کہا کہ اب سے ہو گیا ہے
آپ بات سمیت چرن دھریے یہ سنتے ہی تھارے پر جوتھ پڑی
گرد و شست جیسے پوچھ کراد سب کی ریت کر مہا ناجد شرف
منی اور سادھو لوگ کی کہان کو ساتھ لے لے چلے

دوبا
بھاگ بھاگ دو دھیس کر دیکھی دیو برہمادی
گئے سر برہن سہس بکھ جانی جنم خج بادری

ادوہ نیش وشر تھ جیسے بھاگیا اور ٹھاٹ باٹھ کو دکھ کر
برہما آدمی دیوتا ان کی ہزاروں حکوں سے سرسنا کرنے لگے اور
اپنے جنم کو دیر تھ سمجھنے لگے۔

چروپائی

سز نہر شگل اور سر دھانا۔ برہمن سمن بچائی نسانا

سو ہوا آدک بیدرہ برد تھا پڑھے بمانہی نانا جو تھا
دیوتا دھلے نکل سے سے جان کر تھارے بجا بجا کر چوں

برسلے ٹھوہر ہا جی آدمی دیو دیو کے سوہ ہالوں پر جڑے
پریم پالک تن ہر دینک اچھا ہو چلے بلوکن ام نیا ہو
دیکھی جنک پیر اوار لگے خج لک سہیں لکھو لگے
پریم سے پکت ٹھہر ادر من میں اتار (انگ) بھر کر وہ
دیو سوہ شری رام جی کے دھڑا کو دیکھنے چلے جک پو کو دیکھ کر وہ
اتنے آسکت ہو گئے کہ انہیں اس کے آگے اپنے اپنے لوک چھ دکھائی
دینے لگے۔

چتو میں چکت پچتر تانا رتھا سکل الوک ناما
نچھ ناری ٹھوہر ندھانا سگھر مدھرم سو میل بھانا

وہ دچتر دھڑپ کو اور نانا پر کار کی دتہ رچا آٹا شجر یہ پکت
ہو کر دیکھ بے ہیں مگر کا شری پرخی روپ کا بھڑار میں
نکھر دسلقہ نغان دھرم برائن سوشیل اور چتر میں
تھہر ہی دیکھی سب ٹھہر ناری جیسے مکت جنوب دھو جیاریں

پریمی ہی جیو آچر جو لیکھی تھ کرنی کچھ کہتوں نہ دیکھی

ن مگر نواسیو کو دکھ کر دیوتا اور دیو بھائی لیے مدھم
پڑ گئے جیسے کہ چنر ماکی روشنی میں تار گن مدھم چل جاتے ہیں برہما
جی کو تو بہت ہی آٹھریہ ہوا اور انہوں نے اپنی رچا کو کہیں نہ
دیکھا

دوبا

سو سمجھنے دیو سب جی اچر ج بھلا ہو

ہر دیاں بچار ہو دھیر دھیری سیار گھوہر پیا ہو
جب ٹیو جی نے دیوتاؤں کو سمجھایا کہ حیران مت ہو دھرم سے میں
دھیر دھرم کر دھار دو سہی۔ کہ یہ سر دیشور شری رام چند

اور ان کی انا دی سکتی سبتا جی کا دواہ ۶

جہنہ کرنا مولیت جگ ماہیں سکل ٹگل مٹل نہا میں

کرتل ہو میں پلارتہ چاری تہی سیار لہو کیسیو کا ماری
سفر میں سارے اسٹل کی جڑ جن کے نام لینے سے کٹ جاتی

میں اور دہرم ارتہ کام۔ موکش چاروں پلارتہ ہاتھ کی چھٹی پر
آجاتے ہیں یہ وہی ستی رام جی ہیں لیا کام دیو کو جسم کٹے ملے
شری شوجی نے کہا

اپنی بدھی سمجھو مگر نہ سمجھاؤ اپنا آگیاں پر بسبہ جلاوا

دیونہہ دیکھے دسر تو جاتا۔ مہا مود میں پلگت گانا

اس پر کار شری شوجی نے دیوتاؤں کو سمجھایا اور پھر
انچا تم تندی میں کو آگے چلایا دیوتاؤں نے راجا دشر کو
پڑے ہی پر سن جت ام پلگت شری سے جلتے ہوئے دیکھا
سادو سناج سنگ نہی دیوا۔ جو تھو دھر کی میں سمجھو

سوہت ساتھ سبک مت چاری جہاں سکل تودھاری

ان کے ساتھ سادھوں اور برہمنوں کی ٹٹلی ہے مانو سامیہ سکھ

سکارپ میں برگٹ ہو کر ان کی سیوا کر رہے ہیں ان کے ساتھ سندھ

چاروں ماحکار ایسے خوش بھاسے ہیں مانو چاروں بیکار کی مٹی

سورتی مان ہو کر برگٹ ہو گئی ہو دساو کیہ یعنی برہم لوک میں جاتا

(۱۲) ساسپیشہ یعنی برہم کے نکٹ جاتا (۱۳) سادھو یعنی ہاں

جیا ہو جاتا۔ ساجیہ یعنی ان میں مل جاتا یہ چاروں پر کار کی

موکش ہے)

دکت کنگ برن برجوری دیکھی مسکندہ بچے پریتی نہ تھوری

پٹی لہو کی ہریاں ہر شے مرپ ہی سراسی سمن تنہہ پرے

مرکت منی اور سورن کے رنگ کی سندھ جڑوں کو دیکھ کر

دیوتا میں میں بہت ہی پر سن ہوئے امداد دشر تھکے بھاک
کی سرائیا کر کے پھول برساتے لگے۔

رام اولہ کھ سکھ سبک بار میں بار نہاری

پلگت گات اوچن سچل نا سمیت ہاری

مام جی کے اتر سے لے کر دیو تک سے دیو کو بار بار
دیکھ کر شوجی سمیت بار جی کا شری پکت پلگا اٹھانگوں میں
آتمنا سوہرائے۔

کیسی کٹھ دئی سیال ناگا ٹرت نہیک نہیں سرنگا

بیابا پھوٹن بہد بہناتے سکل سب سب جاتی بہت

سور کے کٹھ کی سی چک دلا ہو گئی شری مام چھ کا شام

شہر ہے اور اپنے پر کا ش سب کی کو بھی لہنے ملے سندھ پٹے

رنگ کے بہتر ہیں سب پر کار سے سندھ اور سکل سے دھن سے

کانا پر کار کے دواہ کے کہتے شری پر شو بھاد ہے ہیں

سر و مل یہ جو بدو سہاؤن نہیں کول را جو لھاؤن

سکل لوکک سندھ تائی کیہ جانی من میں من بجائی

ان کا سہاؤن سکھ تو موسم سرام کے پون نون چندرا کے

سمان ہے اور شری نے کھلے ہوئے کل کے پھول کو لجاتے ہیں

ان کی سندھ تائی کا مرن مکھ سے نہیں کیا جاسکتا وہ من

سی من میں پر یہ لگتی ہے کیونکہ وہ سب پر کار سے وہی سے

لوگ نہیں

نبد جو مٹو ہر سیکھ میں سندھ گات نچاوت چیل ترنگا

راج کنور بریاتی دیکھا وہیں نہیں پر شک بہد سنا میں

ساتھ میں بھرت کھن ٹر دھن تینوں بھرتا منو مریو شو بھا

بار ہے جس جو اپنے چیل ٹھوڑا کو کھاتے ہوئے جاتا ہے

ہیں اور دھن بھرت اپنے گھڑوں کی جالیں نکال کر دکھا
رہے ہیں اور گھول کی کیرتی دھن کا کھان کو تے ملے بھٹ
آدک لیں دیکھ کر کان کر رہے ہیں۔

نذر تاکا درج تو سرستی ہی نہیں کر سکتی شری شری شو جی بھگوان
شری رام چندر جی کے روپ میں ایلے لگد ہوئے کہ انہیں اپنے
پندرہ نیتر سے بہت ہی پیارے لگنے لگے۔

شری بہت بہت رامو جب جو ہے رام سمیت ساتھی ہو
فرنگی رام چھپی بدھی ہر شانے۔ اٹھٹی لین جانی پچھتانی

دشمنو بھگوان نے جب پریم بہت شری رام جی کو دیکھا تو وہ
سمیت کشی کے کشی تھی بھگوان دشمنو موہیت ہو گئے شری
رام جی کی شو بھا کو دیکھ کر سہا جی بہت ہی مہین ہوئے پرنتو
اپنے آٹھ نیتر جان کر پچھتانی لگے۔

سر سنیپ اور بہت اچھا ہو۔ بدھی نے ٹوڑھ لوچن لاہو
رام ہی چتو سرس سہانا۔ گوتم شرالو پریم بہت مانا
دیتاؤں کے سینا جی سوامی کارنگ کے من میں بڑا

اتنا ہے کہ وہ جہاں سے ڈیڑھ گنا ادھک نیتروں دہرائتا
سے رام جی کو دیکھ کر گوتم رشی کے شراب کو ہی اپنے لئے پریم لاسٹیک
مان رہے ہیں دشمنی گوتم کے شراب سے اندر کے ہزار آسن
ہو گئے تھے پرنتو اب ان ہزاروں نیتروں سے شری رام جی
کو دیکھ رہے ہیں اور گوتم کے شراب کو بھی درداں ہی سمجھ
رہے ہیں۔

دیو مکمل سرستی ہی سہا ہیں تاکو پر ندرسم کو دونا ہیں
مدت دیو گن رام ہی دیکھی نرپ سماج دہوں شتو کیگی

سارے دیوتا دیواند سے ایرشاد خدا کر رہے ہیں
کہ ان کے سامن سو بھاگیہ آنا کس کا ہے جو ہزار نیتروں سے بھگوان
کے درشن کر رہے ہیں۔ دیوتا سب شری رام چھپی کو دیکھ کر
بڑے ہرمن ہیں اور دو کو راجا ق کے سامن میں بڑا ہی مانند چاکا

اتنی ہر شتو راج چھند
پریشیں سمن شری شری کی جے جے تی بے رگو مک منی

چھی ترنگ پر رامو برابر ہے گتی بلو کی کنگ نامک لاجے
کبی نہ جانی سب بھانتی سہاوا۔ باجی بیشیر جیو کام بناوا

جس گھوڑے پر شری رام چندر جی رہتے ہیں اس کی سندر پل
کو دیکھ کر گرجی ہی شرنندہ ہوتے ہیں وہ سب پرکارسے سندر ہے
کہ جس کا درجن ہی نہیں کیا جاسکتا لو کا دیو نے ہی گھوڑے کا شری
دھارن کر لیا ہے

چھند
جیو باجی بیشو بنائی من سحر ام بہت اتی سوہ ہی
انہیں بنے بل روپ گن گتی سکل بھون موہ اسی
جنگت جیو جیو جیو سموتی منی مانک لگے
لکھنی للام نکالت دیو کی سُر ز منی شگے

لو شری رام چندر جی کے گت کام دیو گھوڑے کا شریو دھار
کر کے اتی بہت خوبصورت ہو رہا ہے جواہی ہستادہاں روپ و گن
اور سندر جمال سے سارے سندر کو موہ رہا ہے سندر موٹی منی
اور مانگوں سے جڑی ہوئی زن چوتی سے جگہ کار ہی ہے جس
کی سندر رگو خرد سے جگہ کام کو دیکھ کر سب دیوتا منل ادا ہو
شگے جاتے ہیں۔

دہا
پر بھو منسہ ہیں لے لین مشو چات باجی چھی پاد
بھوشت ار گن تڑت گھن جیو برہم ہی غیاؤ

پر بھو شری رام چندر جی کی اچھیا میں لولین گھوڑا
چلا ہوا بڑی خوش بھا پار ہا ہے ساٹھ اتار گنوں اور بھلی سے شرنگار
کر کے سجا ہوا میگہ سحر مدھ کو بجا رہا ہے۔

چوپائی
چھپیں برہما جی رامو اسو اتی ہی سارو دوتہ برے پارا
سکر درام روپ انور لگے میں نیچر س اتی پر یہ لاگے
جس مند گھوڑے پر شری رام چندر جی سوار ہیں اس کی

سچی ساردار مابھائی جی سر تیا سچی سچا سیانی
 کپٹ ناری ہر شش بنائی طیس سکل رتھاس میں بجائی
 کہ میں گان کل منگل ہائی - ہر شش میں سچا ہونا چاہیں
 انیک پر کا کہ باجے بچنے لگے اکاش میں راہ جنگ پڑیں
 سندھ منگلا چار ہوئے اندرانی دوسر سوتی جی دنگشی جی دھارتی
 اور جو سچ سچا دتے ہی پو تراہ پترو دیو استریاں تھیں وہ سب
 کپٹ سے سندھ ستروں کا سا بھیں نہانے استریاں میں چھیں
 اور اپنی اتم ہائی سے منگل گیت گاتے لگیں آئندہ دس کے دس میں چوٹ
 کے تھن انہیں کہنے پچا نہیں

کو جا گئی آئندہ سب سب برہم پرتھو پچھن چلی
 کل گان مدھنسان تیریں من سر سو بھائی
 آئندہ کندو دھوکی دلو سکل ہیاں ہر شت بھئی
 اسبھج اسبک اسبوا گئی سینگ پلا دلی چھئی

برہم دد لہا بنے ہوتے ہیں اس کا چھین کرنے جاری ہیں بھلا
 اس آئندہ میں کون کس کو پچانے منگل گان ہو رہے ہیں نہ صہر اٹھار
 نچا رہے ہیں دیو تاج پھل بر سار ہے ہیں کیا ہی سکے پتے -
 آئندہ کندو دھو دھو دھو دھو کر استریاں من میں بڑی ہی پرسن ہوی
 ہیں ان کے گل کے سمان سندھ ستروں میں پریم آئندہ ٹپنے
 اور آئندہ کے مارے ان کے شریر کے رنٹے ٹھٹھے ہو گئے

دو صہ
 جو منگھو بھاسیا ماتو من دیکھی رام برہم پرتھو
 سو نہ سکھیں کی کا پرتھو سہس سارا دھو پرتھو
 شری رام جی کے سندھ بھیس کو دیکھ کر جتنا سکھہ آئندہ
 ستیا جی کی تانا کو اس کا دھن لاکھوں سر سوتی اور ریش
 لاکھوں کھوں میں بھی نہیں کر سکتے

نیت نرو سٹی منگل ہائی پرتھو پچھن کر میں مدت من رانی

ایسی بھائی جانی بھارت آدت یا جتنے ہو با جہیں
 رانی سیانی بولی پرتھو پچھن منگل سہا جہیں
 دھون دھواؤں کے سمان میں بڑی آئندہ یا جہیں
 ٹپے روتے نفاستہ نچ رہے ہیں دیو تاج من گھوکل منی شری
 راجندر جی کی ہے جو ایسا ہے کار کرتے ہوتے چوہوں کی دھاک رہے
 ہیں اس پر کار سرات کو آتی جان کر بہت پر کار کے باجے بچنے لگے
 سہا گن استروں کو دھاک رانی پرتھو پچھن کا منگل ساجہ جملے لگی

دو صہ
 جی آرتی انیک پرتھو منگل سکل سنواری

جلی مدت پرتھو پچھن کر میں گان سنواری
 انیک پر کار کی آرتی سہا کر ام سارے منگل ساجہ سہا کر من میں
 اقیات پر سن ہو کر ہاتھی کی سست چال سے شری شری ستراں
 پر چھین گئے طیس

جہاں
 بدھو بدھن سب مرگ زبانی سب کے من چھنی رنی بدھنی
 پھر میں برن برن برن برن سکل بھوشن بھوشن سریرا
 چند رنگ کے سمان ان کے سندھ منگھو ہیں ہرن کے تیتروں
 کے سمان ان کے تیتروں میں سہا کر کے سہا کر کے دیو بھوتی
 سے کام دیو کی استریاں لگی کے گھنڈو کہ چوہ کر رہی ہیں بھارت بھارت
 رنگوں کے کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور گھنٹوں سے ان کے شریر

بچے ہوئے ہیں
 سکل منگل انیک بنائیں کہ میں گان کل کٹھنی لجا میں
 کٹھن کٹھنی نو پرتھو جہیں جہاں جہاں کی کام کچ لا جہیں
 سامے لاکھوں کو سندھ راہ منگل پتھو تھوں سے سہا کر
 میتھ گاری میں ادواچی میٹھی تان سے کوئل کو بھی لہا رہی ہیں
 گھن دکر دھنی اور گھن دھنی روں کے نام، تھیں جہن کر رہے
 ہیں اور ان کی چال کو دیکھ کر کامی کے ہاتھ میں شرمندہ ہوتے ہی
 با جہیں بل جتنے بیدھ پرتھو پچھن - نچا آرو گھو سکل چار آ

بیدار ہو کر دل اچا رو کہیں پہل پہن سہو ہارو
 شے ادا ہو گون کا سال خان کر پڑو کے ہم آلود
 کو دیک کر بڑے برتن من سے رانی پر چہن کر کے لکین دید ہر محل
 انوسار ادا پنے کی رتی انوسار سبھی پور رانی نے بھی بھارت
 ہنچ سہر دھنچ ہنگل گانا پٹ پانٹو سے پہن پہن ہنچ نانا
 کری آرتی ارگھتہہ دنہا رام گنومٹھ پٹہا گنہیا

ہنچ تہہ دھتری دتلا دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 کے ناچوں کے ہنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 ہنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 ہنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 ہنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ

دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ

دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ

دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ

دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ

دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ

دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ

برہما دی سر بر سر پائش بنائی کو تک نہیں
 ابلو کی رگھو کل کل رونی چھی سچل جیون تک نہیں

آسن ہر بھاکران کی آرتی اتاری گئی۔ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 استریاں بہت ہی سکھ پاری ہیں اور اس آند کے دھنچ دھنچ
 ہو کر مٹی بتر دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 ہیں۔ ہر ہا دی دیوتا شری شری ہر ہنچوں کا چھین بنانے
 بھگوان کی اس سیلا کو دیکھ رہے ہیں اور رگھو کل کل کے
 سہو یہ شری رام جی کی شوکھا کو دیکھ کر اپنے جیون
 کو سچل جان رہے ہیں

ناو باری بھات ٹٹ رام چھا دی پائی
 مدت آسین ہیں نائی سر سر شونہ ہر دیاں مائی

نائی۔ باری دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 پا کر پر سن ہو کر سر پر کر آشیش دیتے ہیں وہ سب خوشی کے
 کے ہارے پھولا تین سلانے

دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ

دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ

دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ

دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ

دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ

دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ

دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ
 دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ دھنچ

سکل بھارتی سم سماجو۔ سم سمدھی دیکھئے ہم آجو
وہ دوتا آئیں میں کہہ رہے ہیں کہ جیسے برہما جی نے
اس سرشتی کی رچا کی ہے تب سے لے کر اب تک بہت سے بید
دیکھئے سنے ہیں پر منتوسب پر کار سے سماج سمیت دونوں ایک
ہیے سمدھی تو آج ہی دیکھئے میں آئے ہیں
دیوگر مٹی سند سا مٹی پر مٹی والو لک دھو دسی مٹی
دیت پالوٹے رکھو سہائے سا درجن کو مٹ پائیں لکھائے

دیوتاؤں کے ان سند اور پتھنوں کو سن کر ددو طرہ دھو ہم
مہا گنا سند پالوٹے اور ارکھ دیتے ہوئے راجہ دستر کو جک
جی مٹ پائیں لے آئے

جند
مٹ پالوٹے پتھر چناری رتاں مٹی میں ہے
نچ پانی جنگ سجان سب گہوں فی سنگھان دہرے
فل اشت سرشت پتھر چنے کری آشت ہی۔
کو سک ہی پوجتہ ہم پر مٹی کہ ریتی تو نہ پرے ہی

مٹ پکی دپتر رجا ام سند تاکو دیکھ کر مٹی جوں کے من مرہت
ہو گئے اپنے ہاتھ سے پتھر جک جی نے سب کے لئے آسن لاکر دہرے
اپنے کی کے اشت پتھر کے سماں رشتہ مٹی کی پوجا کی اور پتھر
کر کے ان سے آشیر دادی دیا مٹری کا پوجن کرتے سے جو ہم
پریم چھایا اس کی تو ریتی ہی نہیں جاسکتی۔

ددا
بام دیا دک اشیا پوجے مدت نہیں

دئے دس آسن سب ہی سب ہی ہیں
بڑے پر مٹی من سے راجہ جک جی نے ہام دیو ادک
رشیوں کا پوجن کیا اور سب کو ددیہ سند آسن دے
کر سب سے آشیر داد پر اپنی کی۔
جو پانی

بہوری کینہی کو سل تپی پوجا۔ جالی ایس تم بھاوندہ دوجا
کینہی جوری کر بنے ٹٹائی کہی نچ بھاگ لیکھ پھو ہستانی
پھر الو دھیا کریش مٹری دسرہ جی کو من میں کوئی ادا بھاندہ
لا کر کیوں نہیں آشور سر پ بھو کران کی پوجا کی اور ان جیسے سمدھی
کو پا کر لپے بھاگ لیکھ کی اشیت کی سرانہ کر کے دونوں ہاتھ جوڑ کر
پیشی اور بڑائی کی
پو جتے بھوتی سکل برائی۔ سمدھی سم سب بھارتی
آسن اچت دے سب کا بھو کہوں کا لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

راجہ جک نے سب برائیوں کا سمدھی دسرہ کے سماں ہی سب
سماں آدست کار کیا۔ سب کے لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
جی کہتے ہیں کہیں ایک کھ سے اس آتہ کاہی ورن کر سکتا ہوں
سکل ہوتا جک تھائی۔ دان مان پتھی مٹی مٹی
پدمی ہری ہرودی تی پتھر جے جانیں لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
کپتہ سپر پتھر بنائیں کو تک دیکھیں اتی سچو یا نہیں
پو جے جک دیو سب جانیں۔ دیکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

دان مان لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
برات کا سن مان کیا۔ ہر ہا وٹھو۔ ٹھو۔ دگیاں اور سورج پور مٹی
لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
ہر ہا وٹھو کا سا لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
رہے ہیں

راجہ جک جی نے ان کو پوجا سماں مان کر ان کا پوجن کیا لکھ
بنا پچانے ہی سند آسن دئے۔

جند

پہچان کو کہیں جان سب ہی اپان مٹی مٹی

آندہ کند دیو کی دیکھو پچھے دسی آندہ مٹی

نہ کہے رام سُبجان پوچھے مانساک اسن دیسے
ابلوں سیلوں سیجاؤں پر بھوکو پر بدھن بدت بھٹے

سب کو اپنی ہی سیدھی بدعت چھوٹی ہوئی ہے کون کس کو جانا
پہچانے؟ آئندہ گندھو لھاؤ کو دیکھ کر دونوں آئندہ چھا گیا ہے انتر
یاجی بھگوان نے سب دینوں کو دیکھ لیا۔ اور ان کی من ہی من
میں پوچھا کر کے انہیں اپنے من میں ہی آسن دیا بھگوان کے اس
نیں بھلاؤ کو دیکھ کر دوتا من میں بہت ہی حیرن ہوئے۔

دو پام
لام چنڊر ڪچر جي ڪوچن چار و ڪچور
ڪرت يان سادر ڪل ڪي ڪور و وڏو ڪفور

شہری رام چند جی کے چند لڑکوں کی شادی کا ایک سب سے سستا
 نیترونی جیکو اور پوروک پان کر سہ ہے۔ یہ ایک اور آئندہ ٹھہرا نہیں
 تھا۔ (یعنی اتھا تھا)

چوبانی

سمو بلو کی بسینٹ بلوائے۔ سادوستانندو سنی اسمے
 بیگی کنوری اب اکھنوبائی۔ چلے عرت نی اکیو پائی
 شہمہ اوسر جان کر بسینٹ جی نے جنک جی کے راج
 پروہت ستانند جی کو بلوایا۔ وہ سن کر آدر پوروک آئے شوہنٹ
 جی نے اُن سے کہا۔ کہ اب جاکر راجکمار کی کوجندی لے آئیے۔
 مٹنی کی آگیا یا کر مرین چیت ہو کر ستانند جی چلے۔

رانی سنی اپروہت یانی۔ پروہت کھنہ سمیت سیانی
 پیر پڑھو کل پردہ بولا میں۔ کہی کل تیری سنگل گاہیں
 چتر رانی سمیت کھجیوں کے پروہت کے کچن کڑی
 ہی پیرس ہوئیں۔ برہمنوں کی استریوں اور کئی پورھی استریوں
 کو لاکر انہی محل کی رسی کے سنگل گیت گائے۔

ناری ہش ہے مہرِ بامہ - سکہاں سہندری سیانا
تنہ ہی مچھی کھوپاؤں ناریں - بنو بھائی پیرانہو تے پیاریں

شہر پہنچے دیوانگنا میں۔ جو سب بیچ بھانڈے سے ہی سندر اور
سولہ برس کی ماہوختاوانی سندریاں ناری کا بھیس دھارن گئے
ہوئے ہیں۔ اُن کو دیکھ کر سب استریاں سمجھ مان پڑی ہیں اور پتہ
پہچانے ہی وہ سب کو پیرانوں سے ادھکا پیاری لگی ہیں۔

باور ہستما نہیں رانی ۔ امارا سار دسم جانی
 سیاسنوری سبھا جو بنائی ہدیت منڈپ میں چلیں لوئی
 پارتنی بھنشی جی اور سہر سوئی جی کے سمان اُن کو جان کر
 رانی بار بار اُن کا اور سہکار کرتی ہے۔ وہ اور نو سما کی ہستریاں
 اور سکھیاں سینٹا جی کا شترنگا کر کے منڈی بٹا کر بڑے پتہ پہنچ
 ہو کر سینٹا جی کو منڈپ کی طرف لے چلیں ۔

چندین کیانی سستی سببیں در پی سببیں کل بجا منی
توسعت سببیں سببیں سببیں سببیں سببیں سببیں
کل سببیں سببیں سببیں سببیں سببیں سببیں
سببیں سببیں سببیں سببیں سببیں سببیں

سچی سندریاں سولہ شترنگار
کئے مسرت باقی کی چال سے جھوم جھوم کر چلی اتنی ہیں اُن کے سندر
سُر نیل گیت کو کُن کر مٹی جنوں کے زہان بھوٹ گئے اور کا دیو کی
کوئل شرمندہ ہو گئی۔ بھووا۔ گھنگھرا اور لنگن تال ہی کی گئی کے اوسار
بڑے سندر رچیتے چلے آتے ہیں۔

روما

سختی بنتا برنہ محوں سہج سہاونی سیا
چھمی لانا کن رہی خوش شامتا کینیا

ایسے صبح بچھاؤ۔ ہر ہی شہر سینہ ناجی استری سماج میں
ایسے شوکھیا پارٹی ہیں۔ راتوں شوکھیا پارٹی (الکاتول) بچوں چھوٹی چھوٹی
گلیاؤں کی منڈلی میں تہاں شوکھیا پارٹی استری شوکھیا پارٹی ہو۔

چوپائی

سیا سندا تا برنی نہ جانی۔ لکھو متی بہت منور تانی
 اوت دیکھی براتہ نہ سیتا۔ روپ راسی سب سہاسی پھنیتا
 سب ہی من میں پر ناما۔ دیکھی ام بھئے یورن کا ما
 ہر شے دسہرہ شہنہ سمیتا۔ کہی نہ جانی ارا آندہ جیتا
 سیتا جی کی سندا کا وزن نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ بڑھی
 بہت چھوٹی ہے۔ اور منور تانی بہت بڑی ہے۔ براتیوں نے
 جب روپ کی راشی اور سب پر کار پوترا اجل سیتا جی کو آتے
 دیکھا تو سب نے ہی ہن میں انہیں پر نام کیا۔ اور شہی رام چندر
 جی تو سیتا جی کو دیکھ کر پراج منور تھا (کرت کرنیہ) ہو گئے۔ دسہرہ
 جی اپنے پتروں سمیت بہت ہی پر سن ہوئے۔ ان کے من میں جتنا
 آندہ تھا وہ کہنے میں نہیں آ سکتا۔

سہرہ نامو کری برہیں چھولا۔ مٹی اسیس دھنٹی مشکل ہو لا
 گان لہان کو لا ہلو بھاری۔ پریم پر مود مکن نرنادی
 دیوتا پر نام کر کے پھول برسانے لگے۔ اور مٹیوں کی منگول
 کی مٹول کشیر وادوں کی آواز آنے لگی گانوں اور نقارے
 بجنے سے بڑی دھوم دھام مچ گئی سب استریاں اور پریش
 پریم اور آندہ مکن ہو گئے۔

ایہی بدھی سیا سندا پھیں آئی۔ پر مانت سانی پر پھیں رانی
 تہی او نہ کر بدھی ہو یا رو۔ دھنوں کل گوسپتہ ہیا چارو
 اس پر کار سیتا جی منڈپ میں بدھاریں بندشہ و پر سن ہو کر
 شانتی پا کر گئے تھے۔ اس سے کی ساری رتی ہو یا رو اور کل اچار
 دونوں کل گروں نے کئے۔

چھند

اچار و کری کر گوری گنتی بہت پر پھیا میں
 سہرہ گئی پوجا لہیں سہیں اسیں آئی چھو پا میں

دھویرک منگل درہیہ چوہی سے مٹی میں چھیں

بھرے کک کو پرکھس سب نے ہیں پر کار ل ہیں

کل اچار کر کے گروہی پر سن ہو کر برہنوں سے پارتی جی گیش جی
 کی پوجا کر وار ہے ہیں۔ دیوتا پر گٹ ہو کر پوجا لیتے ہیں۔ آخیر واڈیے
 ہیں۔ اور سکھ پاتے ہیں۔ دھویرک پر کاشی کے برتن میں دی شہرہ
 گھی ملی ہوئی منگل سے پرا رتھ (ادی جس کسی بھی منگل پرا رتھ کی
 مٹی جی من میں چاہ مان کر کرتے ہیں سونوں کی پراتوں اور کھوں میں
 بھر کر ان پرا رتھوں کو لئے سیوک گن اسی سے تیار کھڑے رہتے
 ہیں۔

کل رتی پر تہی سمیت بی کہی بیت ہو سادر کیو
 ایہی بھاتی دیو پجائی سیتا جی چھلنگھا سن ہو
 سیالام اولو کئی پریم پریمو کا مودہ لکھی پرے
 من بدھی برہانی او چہر پر گٹ کی کیسے پرے

پریم پوروک سوزیدہ پوجنے کل کی سب رتیاں (رواچ) بتا
 دیتے ہیں۔ اور وہی آدر کیمت کی جارتی ہیں۔ اس پر کار دیوتا دس
 کی پوجا کر کے سیتا جی کو سندر گھاسن دیا گیا۔ شہی سیتا جی اور شہی
 رام چندر کا آپس میں پریم سے ایک دوسرے کو دیکھنا کسی کو دکھائی
 نہیں پڑتا ہے۔ جو پریم شہی سیتا جی من بدھی اور برہانی کی پہنچ سے پرے
 ہے اسے کوئی کیسے پر گٹ کریں۔

دو ہوا

ہوم سے سوزہ ہری اندوتی سکھ آہوتی لہیں

پریم پریش ہری بید سب کی سیاہی دہیں

ہون کے سے شہرہ ہارن کر کے سوئم گنی و پو پر سن ہو کر
 آہوتی لینے لگے۔ چاروں دیوار پر مٹیوں کا چھیس دھارن کر کے دوا
 کی بدھیاں بتا رہے ہیں۔

چوپائی

جناک پات ہیشی جگ جانی۔ سیا مانو کہیں جانی بھانی

منہوں مارن تھی دھڑ بھڑ پیا۔ دیکھت رام بیاہو انو پیا
شری رام چند جی اور شری سیتا جی کی شہر پر بھیا ہیں۔
(عکس) بابیوں کے بھبھوں میں جھگڑاتی ہوئی ایسی شو بھیا ہے
دی ہیں۔ مانو کام دیو اور ان کی استری رتی بہت سے شری دارن
کے شری رام جی کے وواہ کے الویم (بے مثال) اُسکو کو بھیتے
ہیں۔

درس لالسا سچ نہ کھواری۔ ریگڑت دُرت بھواری بھواری
بھیتے مکن سب بھیا ہمارے۔ جنک سمان اپان بلسا
اُن کام دیو اور رتی کو دشمنوں کی لالسا بھی بہت ہے
اور اپنی سندرتا کا کھنڈ چور ہوا دیکھ کر بھاتے بھلی بہت ہیں۔
اس لئے بار بار پرگٹ بھی ہوتے ہیں۔ اور بھیب بھی دانتے ہیں۔ دیکھنے
والے سب لوگ ایسی سندرتا کو بھیا کو دیکھ کر آندت ہو گئے
اور راہ جنک کی طرح اپنے آپ کی سندرتا کو بھیبھتے۔

پر رات مہنہ بھیا لوریں بھیں۔ نیگ سہرت سب تھی ہمیں
رام بیاہر سیندر دیہیں۔ سو بھیا ہی نہ جانی بھیا ہمیں
اس پر کار آند لو روک منیشوروں نے بھیا لوریں کروائیں
اور نیگ سمیت سب ریتیوں کو لپو را کیا۔ شری رام جی سیتا جی کے
ہر میں سندور دے رہے ہیں۔ اس شو بھیا کا کسی پر کار ورن بھی
نہیں ہو سکتا۔

اُن پر اگ جھو بھری نیکیں۔ سسی ہی بھوش اپی بھاجی کیں
بھواری بھیشٹ دینہ لوسا سن۔ برود لہشی بھیتے ایک آسن
(شری رام جی کا سندرتا کو مکمل ہے لال سندور اس مکمل کا
پر اگ ہے۔ اُن کی سانوئی بھیا مانو سانپ ہے اور سیتا جی کا
مکھ چندرما ہے جب شری رام چند جی اپنی سانوئی بھیا کو اٹھا کر
اپنے ہاتھ مکمل سے چندرکھی سیتا جی کے ہر میں سندور دے رہے
ہیں تو وہ ایسی شو بھیا دے رہا ہے) مانو مکمل کو لال پر اگ سے بھلی
پر کار بھر کر امرت کے لوتھ سے سانپ چندرما کو بھوشنت (شرنگار)

ہم دنت جیس گریجا جیس ہی ہی شری ساگر دنی
نہیں جنک رام ہی سیاتم رنی لیسوکل کیرتی سنی
کیوں کرے بنے بد بھو کیو بد بھو ورتی سالوریں
کری ہو بھو بھتی کاٹھی جو ری ہوں لاگن بھیا لوری

جیسے نہ پائل لے شو جی کو پارنی اور کھتیر ساگر لے شری دشمنو
جی کو کھتیر جی دیکھتیں۔ ویسے ہی راہ جنک جی لے شری رام جی کو
سیتا اور پرن کردی جس کی سندسارین نہت سند کیرتی ہو رہی ہے۔ بد بھ
(جنک جی) بھیتی کریں تو کیسے کر سکتے ہیں۔ کیونکہ بھکوان شری رام چند
جی کی سالوری مورتی نے تو اُن کی دیوہ میں سندرتا بھیا بھلا دی
تھی۔ اس لئے وہ سہیتی تو نہ کر سکے نہ ترو وھی پوروک ہوم کر کے کاٹھ
جوڑ دی۔ اور ویدی کی پروچھنا بھیا لوریں ہوئے لگیں۔

دو صا

جے دھتی نہدی سیدھتی منگل کان لسان
مندی شہر میں شہر میں بیدہ تر تر و مستمن سجان

"جے ہو جے ہو" کی دھن بھانوں کا کل کی کیرتی بھن کا مکان
کر لے کی دھن۔ وہ بھن ترلوں کی دھن بھن گیت گانے کی دھن
اور لقا زول کے بھنے کی دھن کربھی مان دیوتا گن پر تہا ہو
کلب بکشر کے بھول پر سائے لگے۔

چند بائی

کنور کنوری کل بھیا لوری دیں۔ نین لاچھو سب سادو رہیں
جانی نہ برنی منو ہر جو ری۔ جو اپما کچھ بھوں سو بھواری
ہو اور کفیا دیو کی سندرتا لوریں دے رہے ہیں سب
آدر لو روک نہنوں کا لکھ اٹھارے میں۔ شری رام اور شری سیتا جی
کی اس سندرتا جوڑی کا ورن نہیں کیا ہو سکتا۔ اُن کے سمان سندسارین
کو لسی و شو ہے جس کی اُن کو اپما دی جاسکے۔ ارتھات جو چھ اپما
کوں۔ وہ کافی نہ ہوگی۔
رام بیا سندرتا سرتی چھاپیں۔ جھگڑات مہنی بھبھیں مانیں

کر رہا ہے بکھر و سبٹ جی نے اگیا دی۔ تب دھوٹھا اور دھون ایک
اسن پر بیٹھے۔

بچھند

بیٹھے براسن امو جانکی عارت من دسرتھو بھتے
تتو پاک پنی پنی دیکھی اپنی سکر تتر تھیں نیے

بھری بھونٹا اچھا ہورام بابا بھو بھیا سہیں کہا
کیہی بھانتی رنی برت رستا ایک ایہو منگلو مہا

شری رام اور جانکی جی سندرا اس پر بیٹھے۔ ان کو دیکھ کر ہمارا
دسمتھ پرسن ہوئے۔ اپنے پرن کرم روپی گلیپ برکش میں نے پھیل آئے
دیکھ کر ان کا شری پکت ہو رہا ہے سب لوگ اتساہ سے بھر گئے۔
عسے کہا کہ شری رام چندر جی کا وواہ ہو گیا۔ یہ منگل کتنا جہان ہے
پرتو مچھ میں جیوہ ایک ہے اس لئے اس کا وزن بھی پرکار کیسے کیا
جاسکتا ہے۔

تب پناک نی لیشٹ اگیا بیاہ ساچ سنواری کے
مانڈوی شرت کیرتی ارطا کنوری لین شکاری کے
کسکیتو کنیا پر تھم جو گن پیل سکھ سوکھا مئی
ریتی پریتی سمیت کیری بیاہی پرت ہی دئی

ویشٹ جی کی اگیا پاکر اور وواہ کا سارا سانج سجا کر راجہ جنک
نے مانڈوی شرت کیرتی اور ارطا ان تینوں راج گماروں کو بلالیا
اور کشتہ صرح نامی اپنے جہان کی بڑی سیٹی مانڈوی جی جو کہ گن شیل
ڈسکھ اور شوکھا کی کھان تھی۔ پریم پور کوک راجہ جنک نے وڑھی
اوسا سب ریتی کر کے بھرت جی کو بیاہ دی۔

جانی لکھو بھگتی سکل سندری سر مئی جانی کے
سو تہنہ دتہ بیاہی بھن ہی سکل بھی ستانی کے
جیہی نامو شرت کیرتی سلوتی سکھ سب گن اگری
سو دئی رو سون ہی کھوتی رپ پیل اجا گری

سینا جی کی چھوٹی بہن ارلا جی ہو کہ سب سندریوں میں شری
سنی تھی۔ راجہ جنک نے سب وڑھی اوسا رستمان کر کے کشتن جی کو
بیاہ دی۔ اور شرت کیرتی نام والی۔ سندریوں والی سب کنوں
کی کھان۔ روپ اور شیل میں اگا کر (مشہور) چند رکھی کوراجہ جنک نے
شرت بھن جی سے بیاہ دیا۔

انوروپ بر دہنی پر پسر لکھی رچ ہیاں شہر میں
سب مدت مند تا سر اہیں سمن گن بر میں
سندریں سندریں نہ سب ایک مند پ داہیں
جنو جیوار چارویا وستھا بھن بہت براہیں

چاروں دھوٹھا اور چاروں دھنیں اپنے اپنے انوروپ
(مطابق) جوڑی کو دیکھ کر لجا تے ہوئے میں ہی بڑے ہی پرسن
ہو رہے ہیں۔ سب لوگ پرسن ہو کر ان کے سندریوں کی شہنا
(تعریف) کر رہے ہیں۔ دیتا لوگ اکاش سے پھول برسائے
ہیں۔ سندری دھنیں اپنے سندریوں سمیت سب ایک ہی مند پ
میں ایسے شو بھا پارہی ہیں۔ انو جو کے انتہ کرن میں چاروں دستھاں
(جاگرت۔ سوچن یعنی عالم خواب۔ سچپتی یعنی گہری نیند۔ نریا یعنی
برہم۔ مند مئی اوستھا) اپنے اپنے چاروں سوہیوں (وشو۔ تھس۔
پرگہیہ اور برہم) سمیت راج رہی ہیں۔ (جاگرت ابھیانی جو کو ووشو
کہتے ہیں۔ اور اسے ہی سوچن میں کر تیرا کرنے کے کارن اٹھا اٹھ کے
ہی تیج سے سوچن کا سنا ریگٹ ہونے کے کارن اسے تھس کہتے ہیں۔
اور جب وہ جاگرت اور سوچن سے ربت گری نیند میں سو جاتا ہے۔ اور
جاگ کر نیند کے سکھ کا وزن کرتا ہے کہ میں بڑے سکھ سے سویا اٹھا
اسے سو شپتی اوستھا کے سکھ کا گیان ہوتا ہے۔ اس لئے سو شپتی اوستھا
کے سمبندھ سے اس جیو کو برا گہیہ کہتے ہیں۔ اور جب وہ ان تینوں
اوستھاؤں کا بھیمان جیو کر اپنے بھن سروپ کے بھرم کو تیاگ کر پریم
میں لین سو جاتا ہے تو اس کی اس اوستھا کو تیرا کہتے ہیں۔

دوہا

مدت اودھتی سکل مدت بد نہ سمیت نہاری
جنو پئے ہی پال مئی کر نہ سمیت پھل چاری

بہر مدت چھٹی ہر بند سے پوچھی پریم لڑائی کے
سہر و نائی دیو منائی سب سے گہٹ کر سمیت کیس
سہر سادھو چاہا سہر کی توش میل اچھی دیکھیں

آدر۔ دان۔ نہرنا اور بڑائی سے ساری برات کا سمان کر راہ
جنک سچی نے پرستتا کے ساتھ پریم پورک مٹی سماج کی پوجا اور
بند نامی۔ پھر سہر کو سب دیوتاؤں کو پرست کر کے راہ جنک ہاتھ جوڑ
کر بولے کہ دیوتا اور سادھو تو آدر ہوا کے ہی بھوکے ہیں۔ ان کو کچھ
دیکھ پرست نہیں کیا جاسکتا۔ کیا چاہو پھر پانی دینے سے کہیں سمندر
منشست ہو سکتا ہے۔

کہ جوڑی جنکا ہنوری بند سمیت کوسل رکھوں
بولے منو پھر پانی سنہریل سبھائے سوں
سمندر لاجن وائیں ہم بڑے اب سب بھئی بھئے
ایسے راج سماج سمیت سیوک جانے ہو گئے لے

پھر راہ جنک اپنے بھائیوں سمیت ہاتھ جوڑ کر منو ہر شیں
اور سندر پریم سے بری پورن بانیت راہ دس رکھ کو کہنے لگے کہ ہے
راجن! آپ کے ساتھ سمندر ہونے سے ہم اب سب پرکار بڑے
ہو گئے ہیں ہم کو اس راج پاٹ سمیت اپنا بے دام سیوک
جانے۔

اے داریکار پریم کا کری پالیس کرو نائی
اپرا دھو چھی پو لونی پٹھے بہت پھل ڈھیلو کئی
پتی بھالو کھل بھوشن سک سمان بندھی مہدی کئے
کہی جاتی نہیں شتی پریم پریم پریم پورن ہے

یہ ہماری کنیا ہیں۔ ان کو اپنی دوسری جان کرنت نی دیا
چرمنٹی سے ان کا پالن کرنا جو ہم نے آپکو یہاں بلانے کی ڈھائی
کرنے کا ایہادہ کیا ہے۔ اُسے کشما کرنا پھر سوریکل شرو منی

اودھ نریش راہ دس رکھ اپنے چاروں پتروں کو بھوں
سمیت دیکھ کر ایسے پرست ہیں۔ مانو وہ راہ جوں کے شرو منی کرنا
دھرم اودھ کام موکش چاروں پھل پا گئے ہوں۔
چو پائی

جسی رکھو یہ سیاہ بدھی برنی۔ سکل کنو سیاہو تھی کرنی
کی نہ جانی کچھ داج کھوڑی۔ راکٹک مٹی مند پو پوری
شری رام جی کے وداہ کی جیسی وہی ورن کی گئی ہے وہی
ہی ریتی سے سارے راہکاروں کے وداہ کئے گئے جنہی لڑائی
تو کچھ کہی نہیں جاسکتی بسا امانڈپ سونے اور مٹیوں سے بھر گیا۔

کبیل بس بکتر پٹو رے۔ بھانٹی بھانٹی بھو مٹل تھوے
گج رکھ ٹرگ داس اودھ اسی۔ دھینوا لکرت کام داسی
بستوانیک کے یے کیس لیکھا۔ کہی جانی جا نہیں جنہہ دیکھا
لو کپال اولو کی سہا نے۔ لینہہ اودھ پتی سیو سکھو مانے

بہت سے کبیل بہت بھانت بھانت کے ریشی کپڑے جو کہ
بہت ہی مو لیر و ان (قیمتی) تھے۔ ہاتھی گھوڑے داس۔ داسیل
(نوکر اور لونڈیاں) اور گھنوں سے سچی ہوئیں۔ کام دھینو کی سی گائیں
آدی انیک پدارتھ ہیں۔ جن کی گنتی کرتے نہیں شتی۔ جنہوں نے دیکھا
ہے وہی جانتے ہیں۔ ان کا ورن نہیں کیا جاسکتا جس کو دیکھ کر
لوک پال بھی سہا گئے (تھا گئے یا شرم سے زک گئے) راہ دس رکھ جی
نے سب کچھ سکھ اور بڑی پرستتا پورک کر گئے۔

دینہہ جا چھنی جو جی بھی بھالو۔ ابر اسو جنوا سے ہیں آدا
تب کری جوڑی جنکو ہر دوانی۔ بولے سب برات سمانا
جہیز کی دستوں پر جس یاہک کی جس دستوں پر جی دیکھی
وہ اے دے دی۔ جو کچھ بیکار رہ جنوا سے میں بھجوا دیا گیا۔ نہ جک
جی ہاتھ جوڑ کر بڑی کو مل بانی سے ساری برات کا سمان کرتے ہوئے
بولے۔
چھند

سمانی سکل برات زردان رہنے بڑائی کے

سندر سکھیاں دوٹھاؤں سمیت دُہنوں کو لے کر منگل
گیت گاتی ہوئیں کوہر کو چلیں۔

دوہا

پنی پنی راچی چٹو سیا سچتی منو سچیں

ہر ت منور مین چھی پریم پیاسے نین

سیتا جی بار بار رام جی کی اور دیکھتی ہیں اور لجا جاتی
ہیں۔ پر ان کا سن دیکھنے سے نہیں بچتا (ارتقاات ان کا من
کھجوان کے درشن میں لولین ہے۔ پریم کے پیاسے اُن کے
نیتز چنیل پھلی کی شو کھا کو بھی ہر تے ہیں۔

تینہ

دشرفوجی نے راجہ جنک کا اتنا سمان کیا کہ اُن کو سمان کا
بڑھی (خزانہ) ہی کر دیا۔ دونوں کے ہرے پریم سے پری ہون ہیں
اُن کی آپس میں ایک دوسرے کی خبر لکھا کو کہا نہیں جاسکتا۔

بزرگ کا گن سہر میں راو جنوا سے ہی چلے

دُنڈ بھی جے دھنی بید دھنی نچنگ کو تو ہل بھلے

تب سکھیں منگل کان کرت جس اُلیسو پائی کے

دو لکھا دہنہ بہت سندر چلیں کوہر لپائی کے

دو لاکھ گن پھول پر سار ہے ہیں۔ راہر جنوا سے کو چلے نہ قالے
کی دھن، جے جے کی دھن اور دیر دھن ہو رہی ہے۔ اکاش اور نگر
میں دھوم دھام مچی ہوئی ہے۔ تب مینشوروں کی آگیا پا کر

ماس پارائن گیارہوں ہشرام (بال کانڈ)

چوہائی

بیت جنیو جہا پھی دی۔ کر مد رکا چوری چٹو لیتی
سوہرت بیاہ ساج سب ساجے۔ اُرایت اُکھوشن را جے

پیلہ جنیو جہا شوکھا دے رہا ہے۔ ہاتھ کی انگلی چٹ
کو چڑھتی ہے۔ بیاہ کے سب ساج سچے ہوئے وہ بہت شوکھا
پار ہے ہیں چٹری اچھاتی پر سندر بنے شوکھا پار ہے ہیں۔

یسیر اپر تا کا کھا سو تی۔ دہوں کچر نی لکے منی موتی
نین کمل کل کٹ ٹل کا نا۔ بدلو کسل سوندر ج ندھانا

پیلہ دوپٹہ پیلے جنیو کی طرح ہی سہاونا لگتا ہے
جس کے دونوں آنچلوں پر منی اور موتی لگے ہوئے ہیں۔
کسل کے سمان نیر ہیں۔ کانوں میں سندر کٹل ہیں۔ اُن کا مکھ
توساری سندر کا خزانہ ہی ہے۔

چوہائی

سیام سریر سُبھان سُبھان۔ سوکھا کو ٹی منوج لجا ون
جاو ک جیت پد کل سُبھائے۔ منی منی ہل ہل بہت نہر چھائے

شری رام چندر جی کا شام (سا نولا) شریر سبھا دے ہی سندر
ہے۔ جس کی شوکھا کو دیکھ کر گڑوں کام دیو لگاتے ہیں۔ بہادر
سے گیت اُن کے چرن کمل بہت ہی شوکھا دے رہے ہیں۔ جن پر
منی جنوں کے من روپی کھیندے سدا ہی چھائے رہتے ہیں۔

بیت نینیت منور دھوتی۔ ہرتی بال رنی دینی جوتی

کل کنکن کٹی سو تر متوہر۔ باہو لیسال جھوشن سندر

پیلی دپوتر اور منور ہر دھوتی پرات کال کے سوچ اور بکلی
کی چمک کو ہرے لیتی ہے۔ گہر میں سندر کنکنی اور کٹی سو تر میں
اور ان کی لمبی بچائی ہیں جن میں سندر گہر پہنچے ہوئے ہیں۔

سندھ بھر گئی منوہر ناسا۔ بھال تلک اور چرنا نواسا
سوہرے ہوئے منوہر ہاتھ۔ منگل مئے ملک متی گاتھے
اتنی انت سندھ باگی بھری ہیں۔ منوہر ناک ہے متک
پیر لگا ہوا تلک تو سندھ کا گھر ہی ہے منگل مئے منی اور موتی
جڑت سندھ منوہر موہر گٹ مانتھے پر شو بھلا پار ہا ہے۔

گاتھے جہا منی مور متجل ناک سب جیت چور ہیں
پرناری سر سندھ رین کی بلوکی سب نین تو رہیں
منی لہجہ شن ری کرتی کر ہیں منگل گاہیں
سر سمن بر ہیں سوت بالگدہ بند کی سوسا دیں

سندھ مور بہت ہی دلیر وان (قیمتی) مینوں سے جڑا ہوا ہے
سندھ انگ جیت کو چلے لیتے ہیں۔ جنگ پیر کی استریاں اور دیو
سندھ ریاں دو لہے کو دیکھ کر تنکا توڑ رہی ہیں تاکہ ان کو کسی کی پری
نظر نہ لگ جائے۔ اور منی بستر دہنے بچھا کر کر کے ان کی کرتی
انکار رہی ہیں۔ اور منگل گاہ رہی ہیں۔ دوتا بھول برسا رہے ہیں۔
سوت۔ بالگدہ بھٹا سیش (کل کی بڑائی) سناتے ہیں۔

کوہر ہیں آنے کنور کنوری سیانسنہ سیکھ پائی کے
اتنی پریتی لو لکے تپتی لالیں کرن منگل گائی کے
لہو گوری گوری بکھا ورام ہی سیان سارو کہیں
رنبو اس ہاس بلاس اس لیں منہم کو بھلو سب لہیں

سہاگن استریاں بکھا مان کر دہا اور دہنوں کو بہر (کل) دوتا
کے ستھان (اس لائیں منگل گان کر کے اتنی انت پریم سے وہ لو لکے
پر پری کرتے لیکن شری رام چندر جی کو شری گوری جی بہکور دوا سہا
دہن کا آپس میں ایک دوسرے کو گراس دیا) سکھاتی ہیں۔ اور
سوسوتی جی سیتا جی کو بکھاتی ہیں سب رنوا اس اس ہاس بلاس کے
اتندیں منگل سے بھی اپنے اپنے جسم کو پھیل برایت کر رہے ہیں۔
رچ پانی منی جوں بھی اتنی موتی سر پندھان کی

جالتی نہ بھجے تکی بلوکی برہ بھے بس جانکی
کو تک بنو دیو دیو پرموہر جانی کی جان نہیں لیں
بر کنوری سندھ شکل سکھیں فی جنو اسے ہی چلیں
سندھ روپ ندھان شری رام چندر جی کی پرچھائیں جانکی جی
اپنے ہاتھ کی مینوں میں دیکھ رہی ہیں۔ اس بھنے کے کارن کہ کہیں
جی کے ذرن میں دیگ نہ ہو بلے سیتا جی اپنی بھجے ملی کو ہلاتی نہیں اور
اپنی ڈرٹی (نظر) کو بھی اس پرچھائیں پر پر بر جبار کھا ہے۔ اس سمے کے
سہنسی تماشے اور منگل کا سندھ اور اٹھا پریم ذرن نہیں کیا جا سکتا۔
اسے سکھیاں ہی جانتی ہیں۔ وراو کھیاؤں کو سب سندھ سکھیاں
پھر جنوا سے کو سا کھ لے چلیں۔

تہی سمے سندھ سب جہاں ہاں گنگا سندھ جہا
چرو چنے ہوں ری چار چار یویدت سب سب لہیں کہا
جو گنیدر سیدھین پو بلوکی پرچھو مذ بھئی سہی
چلے شری شری پر سون رچ نچ لوک جے جے بھنی

اس سے جہاں تہاں نگر اور اکاش میں شیر وادی دھونی ہی نول
میں سنائی دے رہی ہے۔ اور مہا آندھ بھیا یا ہوا ہے سب پر تن ہو کر
کہا کہ سندھ چاروں پوریاں پرچھو ہیں۔ پوگی۔ راج۔ سدھ اور مینشور پھو
شری رام چندر جی کو بکھ کر مذ بھئی بجاتے اور پر تن ہو کر پھول برساتے
جے ہو۔ جے ہو۔ کہتے ہوئے اپنے اپنے لوک کو چلے۔

دو دھا

سہنت باھو ہنہ کنور سب تپتے تپو پاس
سو بکھا منگل موہر بھری اعلیٰ جنو جنو اس

چاروں راجکمار اپنی اپنی دہنوں بہت تپتا جی کے پاس
تب تو شو بھیا منگل اور آندھ سے بکھ کر الفو سب جنو اس اندھی پڑا۔

چو بان

مینی جیو باکھی بہو بھاننی۔ نیچے جنگ بول لانی بھاتی
پر ت پانورے بسن انوپا۔ سنہنہ سمیت گون کیو بھو پا

سجاکر گاہیں دیکھنے یہ سن کر دشت جی نے، اہ کی بڑی بڑائی
کی اور پھر سنی منڈائی کو بلوایا۔

دروہا

یام دیوارو دیویشی بالیک جا بالی
آئے تھی ہر گز تپ کو سکا دی تپ سالی

تب بام دینو دیویشی نارو، والیک جا بالی اور دوسرا
آئی تپسوی شری شری تپسویوں کی دندیاں ہاں آئیں۔

چھو پائی

زہر پیر نام سب ہی تپ کینے۔ پوجی سیریم براسن دینے
چاری تپے ہر دھینو مگائیں۔ کام مگر ہی سم پیل مہا پیں
راہ نے۔ سب کو دندت کر کے پر نام کیا۔ پریم سے اُن کی
پوجا کر کے انہیں اُم آسن دینے۔ چار لاکھ اُم گاہیں مگائیں جو شیل
اور سند تاپیں کام دھینو کے سمان تھیں۔

سب بدھی سکی انکرت کینے۔ بدت تپسوی ہی دیو ہندو تھی
کینت بنے ہو بدھی نہرنا ہو۔ لہیوں اگھو جاگ جیون لاہو
اُن کو سوک کار کے گئے کپڑوں سے سجاکر پرت ہو کر
برہمنوں کو راہ دشرہ جی لے دیا۔ راہ بہت طرح سے پراہتا کر رہے
ہیں کہ آج ہی گنت میں جینے کا لالہ میں نے اٹھایا ہے۔

بانی اسس ہسینو آسن دے لئے کوئی تپ جا جاگ برندا
کسک سن تپ نے گئے سینڈا دیے تھی پوجی رتی تپ سندی
برہمنوں کا آشرہ داد پا کر راہ کو ٹرا آسنڈا پھر باجکوں کی
منڈلیوں کو لیا۔ دھوکے کو آسنڈت کرنے والے دشرہ جی نے
اُن کو اُن کی پسند پوجھ کر سونا بستر سنی۔ گھوڑے، ہاتھی دروہے۔

چلے بدھت دستاں کا تھا۔ جے جے ہر دن کنگل نا تھا
دی بدھی نام سیاہ اچھا ہو۔ سکی نہ مہنی سس نکھ جاہو
وہ۔ سب کبت پڑھنے اور شاکتے اور راہ دشرہ جی جے جو۔

دینی پان پوجے جنگ دشرہ بہت سراج
جنواے۔ ہی گونے مدت سکل بھوپ سراج

بھراں دے کر جنگ جی نے دشرہ جی کے بہت اُنکی ساری
سراج کا پوجن کیا۔ سب راہاؤں کے سراج دشرہ جی پرتن ہو کر
جنواے کو چلے۔

چھو پائی

نت نوتن منگل پیر۔ پائیں۔ نمش مٹش دن ہائی ہائیں
بڑے بھو بھوتی سنی جاگے۔ جا جگ گن گن کا وں لاگے
جنگ پوس منت سے منگل ہو رہے ہیں۔ اٹھ کی جھلک کے
سمان دن رات بیتے جا رہے ہیں۔ پراتہ کال راہاؤں کے کت مٹی
دشرہ جی جاگے۔ یا جگ (بھکاری) لوگ اُن کے گنوں کا گنا
کرتے تھے۔

دیکھی کنور بریدھنہ سمیتا۔ کسی کہی جات ہو دوس جیتا
پیرت کر یا کر کے گرو پائیں۔ مہا پرودو پر پڑھو من مائیں
چادوں راہجاؤں کو ان ہیوں بہت دیکھو ان کے
من میں جو آسنڈے۔ وہ کہا نہیں جا سکتا۔ پراتہ کالی کی ساری پویا
کر کے وہ اپنے گرو دشت جی کے پاس گئے۔ ان کے من میں مہا
آسنڈ اور پریم پھرا ہے۔

کری پر نامو پوجا کر جوڑی۔ بوئے گرامیس جنو لوری
تمہری کرپاں کن مٹھنی راہا بھتیوں آجوس پورن کا جا
پر نام کر کے اور اُن کی پوجا کر کے ہاتھ جوڑ کر امت سے پری
پورن بانی سے راہ دشرہ جی نے کہا۔ ہے سنی راج! آپ کی کرپاے
میں آج یوں کام نہیں ہوں۔

اب سب سیر لولائی گویں۔ ہر دشرہ سب بانی بنائیں
سکی گری تپ پال پائی۔ پنی پنے مٹی پرند لولائی
کو ساس باب سب پتھوں کو بلا کر سب بھارت سے

جے اور دستہ ہو۔ کہتے ہوئے چلے۔ اس پر کارنری رام چند جی
کے دوا کا استو ہوا جن کا ہزار گندہ دے سیش ہی بھی نہیں درجن
کر سکتے۔

دوہا

بار بار کو سبک تیرا پیو نانی کہہ لداؤ
پسوٹو گھوٹی راج تو گریا کٹا چھ پساو

تعب بار بار دوا متری کے مہوں میں دندوت کر کے
نہا اچھ دھتھ لے کہا کہ پھٹی راج ایسے کھ آپ کی گریا
دھتھ کی ہی گریا ہے۔

جیویانی

بنک سنیو سنیو کر لوتی۔ نروٹ پھانی براہ بھوتی
دن اٹھی بد اوہ بتی ناگو۔ اٹھیں جیو سنیو کر لگا

راجہ دشرک جی نے بنک کے پریم شیل۔ کرنی اور ایشور
کی سب پرکھ ریشنا سا ہر روز سہرے اٹھتے ہی اوہ نریش
دشرک جی بنک سے دوا راج برتے کی آگیا لکھتے ہیں۔ پرتوراج
بنک پریم سے انہیں رکھتے ہیں۔

نت تو تن آدو ادھیکائی۔ دن پرتی سہس جانی پھونانی
نت تو نگر آند اچھا ہو۔ دسرتھ کوٹو سوہانی نہ کاہو

نت نیا آد برضا ہی جاتا ہے۔ ہر روز ہزاروں پرکار سے
جانی ہوتی ہے۔ نگر نت نیا آند اور آتساہ دھتا ہے۔ دشرک
جی کا دوا راج ہونا کسی کو نہیں ٹھہاتا۔

بہت دس بیٹے ایہی بھانتی۔ جیو سنیوہ رجو بندے براتی
کو سب ستانند نب جانی۔ کہا بدیمہ نرپ ہی سمجھانی

اس پرکار بہت سے دن بیت گئے۔ مانو پریم کی رسی سے
براتی لوگ بندے ہوئے ہیں۔ تب دوا متری اور ستانند جی نے
راجہ بنک کو بھی کر کہا۔

اب دشرک کوٹو آتساہ ہو۔ جیو پھارتی نہ کوٹو سنیو

بھیل میں ناٹھ کی پھول لائے۔ کہی جے جیو سنیو تنہہ نائے

کہ اب آپ دشرک جی کو دوا راج ہونے کی آگیا دیجے۔ بدی
پریم کے مارے آپ انہیں پھوڑنا نہیں چاہتے بہت اچھا سنیو
ایسا کہہ کر جنک جی نے دستہ لویں کو بلایا۔ اور جے جیو کہہ کر انہوں نے
(منہریوں نے) لاجہ جنک جی کو مستک ڈالیا۔

دوہا

اودھ ناٹھو جا بہت جلی بھتر کر ہو جیناؤ
بھیل پریم لیس سنیو سنیو سنیو سنیو

بنک جی نے اُن منہریوں سے کہا کہ اودھ نریش دشرک
جی سے ہونا چاہتے ہیں۔ اس لئے آپ رواج میں مار کر خیر کر دو۔
پس کر متری دشرک دراج سمجھا اور سوئم لاجہ جنک جی پریم کے
دل ہو گئے۔

جیویانی

پریم سنیو چلی ہی براتا۔ پوہت سیکل پریم باتا
سنیو کر لوتی سب بکھانے۔ منہوں سانجھ سر سنیو لے
جنک پرکھ لگوں نے جب برات کے جانے کی خبر کانوں
کان سنی تو وہ آپس میں ایک دوسرے سے پوچھنے لگے۔ پوچھ ہو
جانے پرکھ برات سنیو ہی جانے والی ہے۔ وہ بہت ہی آداس ہو
گئے۔ مانو شام کے وقت کمل کا پھول کھل گیا ہو۔

جہاں بل آوت بسے براتی۔ تہاں بل بندہ جیلا ہو بھانتی
بندہ بھانتی میوا پکوانا۔ کھو جن سا جو نہ جانی بکھانا
بھری بھری لیسن اپار کہارا۔ پھٹن جنک انیک مسسارا
ترک لاکھ رتھ سہن پھیسا۔ کل سفوار سے پکھارو سیدا
دست سہس دس بندہ سا جے۔ جہری دھنی سی کہنے لا جے
کنک لے جی بھری بھری جانا۔ جہشیں جیو سنیو سنیو نانا
اودھیا سے جنک جی آئے سے جہاں تہاں برات سنیو لگا کھا

اؤ سار چلتا۔ چتر سچیاں اتی پریم دس ہو کر سیاحتی کو کو ل جاتی ہے
استری دہرم کی شکشا دیتی ہیں۔

سادر سکل گتھی سمجھائیں۔ رانہہ بار بار اڈ لائیں
بہوری بہوری پھیل ہتھاریں۔ کہیں برنجی ریش کت نائیں
اس پرکار رانیوں نے سب کاروں کو استری دہرم کی شکشا
دیکر بار بار انہیں چھاتی سے لگا کر نائیں بار بار اُن سے ملتی ہیں
اور کہتی ہیں کہ برہما جی نے استریوں کو کیوں بنایا۔

دوہا

یتھی اوسر بھائی تہہ بہت رامو بھائی کو گل کی تھو
چلے جنک مندر حدت بد کر اون ہیستو

اسی سے سوہیہ دلفش کے بھائی نو شری رام چندر جی
بھائیوں میت پر تن ہو کر دواغ کرانے گئے لے راج محل کو چلے
چوہائی

چارو بھائی بھائی بھائی بھائی۔ نگر ناری نری دیکھیں دھائے
کو کو کھر چلن چیت ہیں آجو۔ کہنہ بد بہم بد کر سا جو
بھٹھاؤ سے ہی سندریاروں را بھکاروں کو دیکھنے کے
لے جنک پر کے استری پرش دور سے۔ کوئی کہتا ہے کہ آج
جانا چاہتے ہیں۔ راج جنک نے دواغ کرے کا سارا پر نہ کر لیا۔

لیہو ش بھری روپ ہناری۔ پر پاستہ ٹھور پست چاری
کو جانے کہیں شکرت سیانی۔ نہیں اتھی کہیں بدھی آئی
ان پیارے جھانوں چاروں را بھکاروں کے روپ کو نتر
بھکر کر دیکھ لے جتر پتہ نہیں۔ بدھتا ہے ہمارے کون سے
چنیہ کر سوں کے بھل ٹھورپ ان را بھکاروں کو یہاں لاکر ہماری آنکھوں
کا جمال کیا ہے۔

مرن سیو مہی باو پیو کھا۔ ستر تو لے جنم کر جو کھا
پاؤنار کی ہری پدو۔ جیسیں۔ انہہ کر دسٹو ہم کہیں تیسیں

وہاں خال بہت پرکار کار سونی کا سامان بھیجا گیا۔ انیکوں پرکار
کے میوے۔ بچوان اوبھون کی ساگری جن کا کہ درجن نہیں ہو سکتا۔
اگنت بلیوں اور بھاروں کے دواہ بھر بھر کر بھیجے گئے ساتھ ہی
جنگ جی نے سند پلنگ بھی بھیجے ایک لاکھ گھوڑے اور پچاس ہزار
رختہ اور سے نیچے تک سچلے ہوئے۔ دس ہزار بچے ہوئے متوالے
ہاتھی جنہیں دیکھ کر دشاؤں کے ہاتھی بھی تر مندہ ہوتے ہیں۔ گاڑیوں
میں بھر بھر کر سون۔ بستر اور جواہرات اور گائیں، اس کے علاوہ اور
بھی انیک پرکار کی دستوبیں دیں۔

دوہا

دان کومت نہ سکے گی دینہہ بدیں بہوری
جواد لوکت لوکتی لوک سمپدا کھوری

جنگ جی نے بھرتے بے حد ہیر دیا۔ ج کہا نہیں جاسکتا۔
میں کے آگے لوگ بالوں کے لوگ کی دانت بھی تھوڑی جھان پڑتی
تھیں۔

چوہائی

سبوسما جو اسی بھاتی بنائی۔ جنک اور ستر دینہہ بھائی
جلی ہی برات سنت بہتائیں۔ بیکل بن گئی جیو لکھو پائیں
اس پرکار سب سامان بھاکر راج جنک نے اور بھائی کو
بھج دیا۔ رات کے ملنے کی خبر کو کرانیان ایسے سیال ہوئیں۔ مانو
تھوڑے پانی میں پھلیاں سیال ہوئیں ہوں۔

پتی مئی سیاگو د کری لہیں۔ دئی آس دیکھاؤ دہیں
ہو تہو سنت پیاری پیاری۔ خردائی بات آس ہماری
وہ سب بار بار سیاحتی کو گود میں لے لیتی ہیں انہیں کتر د
دے کر شکشا دیتی ہیں۔ کہ تم۔ سدا اپنے جی کی پیاری ہو دو۔ تمہارا
سہاگ اٹل ہو۔ بار اسی آئینہ دار ہے

سائ سرگرہ سیوا کر سہو۔ تی رکھ لکھی لکھی لکھی سہو
اتی سینہہ لکھیں سیانی۔ ناری دھرم سکھوں ہر مرد دانی
سائ سرگرہ رو کی سہو کرنا۔ تی کی زری دیکھ کر ان کی لگا

ہمارا ان ایوہ ہیا پری کو جانا چاہتے ہیں ہمیں دراج لینے
کے لئے انہوں نے یہاں بھیجا ہے۔ ہے مانا ایرن سی سے ہیں
اگیا دیکھے۔ اور اپنے ہاتھ کبیر کرب ایریم برشتی رکھئے۔

سخت کن بلکھو رنوا سو۔ بولی نہ سکھیں پریم لبس ساہو
بہر دیاں لکائی کنوڑی سب نیجا۔ پتہ نہ سو نہ پتی اتی کینہی
ان کینوں کو سنتے ہی سارا دوس آداس ہو گیا ساہو
پریم دوش بول نہیں سکتیں سب کماروں کو چھاتی سے لگا ہوا۔ اور
انکے پیوں کو سو نہ کر بہت نمر پراٹھنا کی۔

چھند

گری نے سیار راہی سمری جوری گری پی کہے
بلی جاؤں تات مجاں کہہ کہوں پائی سکی ہے
پرور ارجین ہوئی اچھی لیلن پر یہ سیا جانی بی
تسلیس سلیو سینہو کھی رنج کنری گری ملانی

نمر پراٹھنا کے انہوں نے سیداجی کو شری رام جی کو سو نہ یا
اور ہاتھ جوڑ کر بادبار کہا۔ ہے تات! ہے جتر! اس تہناری بلہاری
جانی ہوں۔ تم سب کے دلوں کے کھید جانتے ہو پرور پرور داسیوں
اور راہ کو مستیا بلوں کے صباں ہو ہے۔ ایسا جان کر ہے تلیس کے
سواہی! اس کے شیل اور پریم کو دیکھ کر اسے اپنی داسی ہو لیا کرنا۔
سورٹھا

نہہ پر سورن کام جان سر وئی بھاؤ پر یہ
جن کن کاہک رام دوش دن کرو نائیتس

تم سورن کام ہو جتر شرومنی ہو۔ تہیں پریم بھاؤ سے پریم ہے
کھگتوں کے گنوں کو گریں کرنے والے اور ان کے دوشوں کا دھن
کرنے والے آپ دیا کے دھام ہو۔

چوپائی

اس کہی رہی جرن گئی رانی۔ پریم پاک جنو گرا اسمانی
سنی سینہ سانی بر بانی۔ ہو پری ملام سا سو سمنانی

جیسے کسی درختے والے کو ارش بل جائے اور جنم کے زریا
کو کلیپ برکش کی پراپتی ہو جائے ترک اور کوری کو جیسے خوش
کی پراپتی ہو جائے ایسے ہی ہمارے لئے ان کا دشن درکھ ہے۔
نرہی رام سو بھاؤ دھر ہو۔ رنج من پتی مودی منی گرو
اسی پدی سنی پلو دشا۔ گئے کنو سب رنج نیکستا
شری رام چند پتی کی شو بھا کو دیکھ کر نہ سہیں دہلو۔
اپنے من کو سانپ اور ان کی منہ پر مورتی کو مٹی بنا لو۔ اس پر کاب کو
نیتوں کا کھیل دیتے ہوئے سب راجکار دراج محل میں گئے۔

دوہا

روپ بندھو نہٹ ٹھوگی شری اٹھانوی اس
کر میں بچھاؤں آرتی جہادیت من ساس
روپ کے بندھو سب راجکاروں کو دیکھ کر دوس برتن ہو اٹھا
ساسوں برتن میں ہو کر بچھاؤں اور آرتی کرتی ہیں۔

چوپائی

دیکھی ام جاتی انوراگس۔ پریم پس پتی پتی پد لاگس
رہی نہ لاج پرتی اچھائی۔ سچ سینہو برنی رکی جانی
شری رام جی کی سندھو بھا کو دیکھ کر وہ پریم میں لگن
ہو گئیں۔ اور پریم کے دھن میں ہو کر بار بار ان کے چروں میں گیں
ہر دے میں بہت ہی پرتی چھائی جس سے جی بھی چھوٹ گئی انکے
ہر سچ بھاؤ پریم کا دشن اس طرح سے کیا جاسکتا ہے۔

بھاشنہ بہت اچی انہو ائے۔ چھرس اس آتی پتو جینوا نے
لوئے رافو سو اور دھانی۔ سبیل سینہ سچھے بانی
انہوں نے بھائیوں سمیت شری رام جی کو آہن اگا کر سنا
کر لیا اور پریم سے چھرس والا بھون چلا۔ سندھو سماں بکر
شری رام جی نے شیل پریم اور کجا بھری بانی سے کہا۔
پراؤ اور دھن بہت سدا نے۔ بدھوں ہم اباں پچھائے
نالو بہت من آلیسو۔ ہو۔ بالاک جانی کربنت نیہو

ایسا کہہ کر رانی چروں کو پکڑ کر رہ گئی اُنکی باقی تو مالو
پریم کے کچھ نہیں ہی سہا گئی ہو۔ پریم سے بری پورن سندر چروں
کو کٹ کر شری رام چندر جی نے ساک کا بہت پرکار سے سنان
کیا۔

رام بڑا لگت کر حوری۔ کینہہ پرنا سو بہوری بہوری
پانی آئیس بہوری میڑ مانی۔ کھائینہ بہت چلے کھوئی
شری رام جی نے ہاتھ جڑ کر داسع مانگی اور بار بار پرنام
کیا۔ اشیر داوے کر اور پھر مذدوت کر کے بھائیوں سمیت شری
رکھنا تھ جی چلے۔

مچو بڑھ مچتی ار اُتی۔ کھیں منہ بہتھل سب اپنی
پنی دھیر جو دھیر کھنڈ سکاریں۔ بار بار کھٹ ہیں تھاریں
سندر مچھی مورتی کو مین میں ہال کر کے رانیاں پریم
دش سکتے کی سی حالت میں ہو گئیں پھر دھیر جیکر کر کھاریوں
کو بکرا مائیں بار بار انہیں چھاتی سے لگاتی ہیں۔

پنچا دیں پھری ملیں بہوری۔ بڑھی پریم پریتی نہ کھوری
جی جی ملت کھنہہ بلگائی۔ بال کچھ جی دھینو لوانی
کھاریوں کو سچاتی ہیں۔ اور پٹ کر پھرتے لگی ہیں اس سے
آئیس میں برتی بہت برستی جاتی ہے۔ بار بار ملتی ہوئی ماناؤں کو
کھینوں نے الگ کر دیا۔ جیسے تازی سیاہی سوئی ہوئی لگائے
کو اس کے پھرتے سے الگ کر دیں۔

دوہا

پریم میں نہ ناری سب کھنہہ بہت نہو اسو
ماہیوں کینہہ بدیم پر کر نال بر من لو اسو

اس سے نگر کے نر ناری اور کھینوں سمیت سارا دواں پریم
کے دف تھا ایسا سا کل ہے اوجنک پر میں کرنا اور نہ (م جاتی)
نے ڈر ڈال رکھا ہو۔

چوہانی

سک سار میکا جانی جائے۔ کٹک پھر نہی اٹھی بڑھائے
بیاکل کھیں کہاں بید ہی۔ سستی دھیر جو بری ہینے نہ کھی
جن موطا اور مینا کو سیتانی نے پالا تھا۔ اور سونے کے نمپے
میں رکھ کر بڑھایا تھا۔ وہ بیاکل ہو کر کہہ رہے ہیں جانی جی کہاں
ہیں۔ ان کے ایسے کرت ناؤ گن اسب کا دھیر ج مانتا رہا۔

بھئے بیکل کٹک کر لایا جاتی۔ منج سا کھیں ہی جساتی
بندھو سمیت جنک تھائے۔ پریم کی اوجن جل چھائے
جہاں کپشی اور ایشوا ایسے بیاکل ہیں۔ وہاں کے منشوں
کی دشا کا تو پھر کہنا ہی کیا۔ تھ راہ جنک اپن کھائی سمیت
وہاں آئے پریم سے اڈ کر ان کے پیروں میں پریم بھل بھڑکا۔
سیا بلوکی دھیرنا چھائی۔ رہے کہاوت پریم برائی
پنہی راو اُر لائی جاتی۔ مٹی تھام جاو گسالیان کی

بد بدی وہ پریم دیر کت پرش کہلاتے تھے۔ تو ہی سیتانی
کو بکھ کر ان کا دھیر ج ماندا انہوں نے مانگی جی کو چھاتی سے لگایا۔
اس سے اُن کے سب گیان کو بڑھوٹ گیا (یہاں کوئی نے کیا
ہی اس سے بے بھاد پرکٹ کیا ہے سیتانی بھگوان کی نازی شکتی میں
اگیان نش میں نہ تو اس نازی شکتی کے تھار تھ سرورپ کو سمجھنے کی
شکتی رہنے دیتا ہے اور نہ اس کے سوا ہی شری رام چندر جی ساکت
پریم کی بڑائی ہونے دیتا ہے جب ہم اشو مٹی سے لٹھلے ہاتھوں کو
شدھ مٹی سے (دھو دالنے کے سمان گیان سے اگیان کی تھتی کر دیتے
ہیں اور شدھ مٹی کی طرح ہاتھ صاف کر کے وہ گیان اگیان دور کے
سو کم بھی نور ہو جاتا ہے تب ہم بھگوان کی نازی شکتی کے تھار
سرورپ کو سمجھ کر اس کا بار پکڑ دھکا ان کو پراپت ہو جاتے ہیں۔ یہاں
کوئی نے ہی بھاد دھلایا ہے۔ کر سیتانی کو چھاتی سے لگاتے ہی
جنک ہی کے گیان کا بندھوٹ گیا)

سمجھاوت سب جو سیانے۔ کینہہ بجاو نہ او سر جاتے
باریں بار شتار لائیں۔ سچی سندر پائیں ملگا ہیں

ان کے چن کھول کی دھول کو منگ کر دھو کر انکا انیر داد
پاکر راجہ دشرقہ بہت ہی پرستن ہوئے اور شری گنیش جی کا سہمن
کر کے وہاں سے کوچ کیا۔ منگل دول نا پکار کے تنگ ہونے لگے۔

دو صا

سرمپوٹوں شرمپوں شری کر میں اچھراگان
چلے اور دھتی اور دھ پیدت بجانی انسان

دو تاپڑیں ہو کر بھول برسا رہے ہیں۔ اور ایسا میں گیت
گاری ہیں۔ پرستن ہو کر تنقارے ہو کر اور دھتی ہمارا دھ دھت اور دھیا
کو چلے۔

چو پائی

نرب کر می سے مہا جن پھرے۔ سادر گل مانگے تیرے
بھون بن باجی گج دینے۔ پریم پوشی ٹھاڈھیں سب گنیے
راجہ دسر قہ لے جیتی کر کے کر کے بڑے بڑے آدمیوں کو داپس
لوٹایا۔ اور آد کے ساتھ سب بھیکاریوں کو بلایا اور انہیں بھیکے
گھوڑے، ہاتھی لائے۔ اور پریم سے سب کو نیشٹ کر کے سب
بل بخشا۔

بار بار برادولی بھاشکھی پھرے سکل راہی اررا کھی
پہوری پہوری کو سلی تپا کہیں۔ جنگ پریم پس پھرے نہ جہیں
وہ بار بار گھوٹل کے لیں گان گاتے اور شری رام جی کی مٹی
کو ہر دے میں دہان کر کے نوئے۔ کو سلی تپا دسر قہ جی راہ جنگ
کو بار بار داپس لوٹ جاتے کو کہتے ہیں۔ پرتو وہ پریم دس لوٹے کا نام
نہیں لیتے۔

پئی کہ بھوپتی چن شہاٹے پھرے ہمیں ڈری بڑی آتے
ماہ پوری اتنی بھٹھاڈھے پریم پرہ بلوچن بارڈھے

تب پھر راجہ دشرقہ ہی نے سہانے میں کہے۔ ہے راجن! کچھ
اب لوٹ جاتے۔ بہت دور آتے۔ جب وہ پھر ہی نہ لے تو راجہ دشرقہ
جی رقتہ سے اتر کر پھرے ہو گئے۔ اور انکھوں سے پریم آنسوؤں کی

سیہ سیہ لے منتری انہیں کہا تھے ہیں تب راجہ نے
بھونے کا ساں نہ جانو دھار کیا۔ بارو کساریوں کو چھاتی سے
نکال کر دے دی ہوئی انکھوں سے نکلائی۔

دو صا

پریم پریم پریم پریم پریم پریم پریم
کنوری چڑھا ئیں پا کہنہ پھرے پھرے گنیے

سارا پریم پریم کے دس سے شہ نہوت جان کو راجہ
نے سستی بہت شری گنیش جی کا سہمن کر کے کساریوں کو پائیوں پر
چڑھایا۔

چو پائی

ہو جی بھوپتیا سہاٹیں۔ راجی دھڑوٹل ریتی سہاٹیں
داسیں دس لے پھر تیرے۔ پچی سوک جے پھر ہیا کیرے
راجہ نے کنیاؤں کو بہت پکار سے بھالایا۔ استری دھرم اور
رتی کی شکشا دی۔ جو دس دسیاں سیتا جی کے پرہ اور پتے
صعوک تھے۔ ایسے بہت سے دس دسیاں راجہ جٹا کے دئے۔

سیا چلت سیا کل پرباسی۔ ہو میں گن جھ منگل راسی
بھوٹو پھر پھر سیمت سماجا۔ سناک چلے پچا دن راجا
سیتا جی کے چلے سے جنگ پھر ہی بہت سیا کل آئے
منگل کی لاشی غنہ شگن ہونے لگے پریموں اور منتروں سیمت
راجہ جنگ پہنچانے کو ساتھ ہوئے۔

سے بلوکی بابے باجے۔ رقتہ گج باجی براتہر سا جے
دسر قہ پریم لوی سب لینے۔ دانی مان پھر پھر کینے
سماں دیکھ کر مہا جے کینے۔ رقتہ دانی اور گھوڑے برتوں
نے سجاے۔ پھر دسر قہ جی سے پریموں کو بلایا اور انہیں دان ارمان
سے پھر کر دیا۔

چنانچہ راجہ دھوی پھر سیا۔ مدت ہی تپا باجی سا سیا
منتری کجاٹو کینہہ سیا۔ منگل ٹول شگن جیتے نانا

جن کے لئے یوگی اوک کر دے وہ۔ منہ اور غد کو تیاگ
کر دیگ اچھا پس کرتے ہیں۔ جو سو دیا پس۔ برہم۔ اوکے اداشی۔
سچا اند۔ برہمن اور گنوں کی راشی ہیں۔ جنہیں من کیست بانی نہیں
جانتی۔ اور سب کچھ ازان کرنے والے (سچنے والے) بھی ترک
(دلیل) سے من کا انت نہیں پاسکتے جن کی ہمارا کویدریتی منی
(یہ نہیں یہ نہیں) کہہ کر دے کرتے ہیں۔ جو تینوں کال میں ایک ہی
یعنی نروکار ہے۔

دوہا

نہیں بشتے ہو کہوں بھٹیو سو مست کہ ہو
سستی لا اچھو جگ جیو کہیں بھٹیو سو اٹھو کوں
سو وہ ہی آپ سب گھوں کے ہو لی پری اٹھوں کے ہستے
ہوئے آپ جیسے سوا کے اٹھوں ہوئے پر مکت میں سب پراٹھ
جیو کو سچ ہی میں بل جاتے ہیں۔

چوہائی

سب ہی بھاتی ہوئی نہیں بڑائی۔ سچ جن جانی لینہ اپنائی
ہو ہیں اس دس سارہ سیکھا۔ کر ایا کاپ کو کاس بھری لیکھا
آپ نے مجھے سبھی پرکار بڑائی دی ہے اور اپنا سیک جاکر
مجھے اپنا باب ہے۔ یہی دس ہزار سوتی اور سیش ہیں اور کر ڈوں میں
تک بچی بکھا حساب اگر کرے گی۔

ہو بکھا گئے راؤ رگن گنا تھا۔ کیا زمر میں ہو رگن گنا تھا
نہیں کچھ کہوں ایک بل موری۔ نہ کہ بکھا گئے سبھی بھٹیو میں
تو بھی ہے رگن گنا تھا۔ نہ کہ بکھا گئے اور آجے گنوں کی
کہہ کو کہہ کر دیا ہی نہیں کہہ سکتے ہیں جو کہہ کہہ رہا ہوں۔ وہیوں
اس ایک ہی بکھا گئے کہہ رہا ہوں۔ کہہ آپا بہت ہی بکھا گئے پریم
سے برکت ہو جاتے ہیں۔

بار بار گنوں کر جو رہیں۔ منو پر سیرے چن جی بھوریں
سٹی برکیں پریم جنو پو شتے۔ پورن کام راٹو برتی تو شے

تب بد یہی بولے کری جوری۔ بچن سہیہ سدھال جنو بوری
کروں کوں بھی بئے بنائی۔ جہا راج ہو ہی جہنہ بڑائی
تب جنک جی نے ہاتھ جوڑ کر امدت سے پری پورن بچن
کہے ہیں کہیں طرح سے نیکی کروں۔ ہے جہا راج آپ نے تو بھکو
سب طرح سے بڑا کر دیا ہے۔

دوہا

کو سل تپی سمہی جن سمنائے سب بھاتی
بلنی ہر سپر منے اتی پرتی نہ ہر دیاں سما تی

کو سل جی شری شرتہ جی نے اپنے سچ سمہی کا سب پرکار
سے سمنان کیا۔ پھر وہ نو و اجاز کے بلاپ کرتے ہیں ایک دوسرے
سے ایسا نیکی بھاؤ اور اتی پرتی تھی کہ ہر دے میں صمائی تھی۔

چوہائی

منی منڈلی ہی جنک ستر ادا۔ آسیر وادو سب ہی سن پاوا
سادہ پنی بھینے جاتا۔ روپ سیک گن جی سب بھرتا
پھر جنک جی منی منڈلی کو دندوت کیا۔ اہ سبھی سے
آسیر واد پایا۔ پھر وہ روپ شیل اور گنوں کے بھندار چاروں
راجکا اپنے دانا دول کو لے۔

جوری پنکرو پانی سہمائے۔ بولے بچن پریم جنو جانے
رام کرول کہی بھاتی پرنتا۔ منی امیس من مانس ہنسا
اور سندرا ہاتھ کھوں کو جو کر پریم سے پر پورن گپ لے
ہے نام میں کس پرکار آپ کی استی کر دل آپ بھٹیوں اور
شو جی کے من دوجی اسرود کے نہیں ہیں۔

کر میں جگ ہوگی جی لاگی۔ کو ہو مو ہو منہ دو نیاگی
بیا کو برسمو اٹھو اناسی۔ جہا منڈ و رگن گن راسی
من سمیت بھی جان نہ بانی۔ تری نہ کہیں سکل اومانی
ہما گنوتی ہی کہی۔ جنو ہوں کال ایک سے رہی

یہ بار بار ہاتھ جوڑ کر یہ مانگتا ہوں کہ میرا من اس کے چروان
کو کبھی بھول کر کبھی دھوڑے جنگ جی کے پریم سے پری پورن
نہیں دیکھ سچن کہ پورن کام بھگوان شری رام چند جی بہت پرین
ہوئے۔

کری کر پئے سسیر نہانے پتو کو سک بسشت سم جانے
بتی بھری بھرتن کنبھی۔ علی سپر پوئی اس سبش قسری
بھگوان شری رام چند جی ملتے سندری سنی کر کے اپنے
پنا وشو تر اور وحشت کے سمان پوچھتے جانا کر سر جنگ جی کا
نشان کیا پھر جنگ جی پئے بھرت جی کی بہت سنی کری اور پریم
کے ساتھ لی کر پھر انہیں اشیر دادیا۔

دوہا

یہ لکھو پاؤ سودن ہی دینہہ اسیس نہیں

بھینے پریم پریم پس پھری پھری نادیں سیں

پھر راج نے شتر و گھن اور کشمن جی کو ل کر اشیر دادیا۔ وہ
ایک دوسرے کے پریم کے دل ہو کر بار بار جنگ جی کو دتت کرتے
تھے۔ (چروانی)

بار بار کری بنے بڑائی۔ رگھوپتی چلے سنگ سب بھائی
جنگ لے کو سک پید جائی۔ چرن رنیو سر نیئہ لائی
بار بار راج جنگ کی بنی اور بڑائی کر کے شتر و گھن ناکی
بھائیوں سمیت چلے تب جنگ جی نے وشو تر جی سے چرن جا
پڑے اور ان کے چروان کی راج کو سر اور شتر و گھن پر لگایا۔

سمو نہیں سر در سن تو رہیں۔ آگسوتہ کچھو تپتی من ہویر
جو کھو سچو لوک تپتی چھیں۔ کرت منورہ سچت او نہیں

انہوں نے کہا ہے منیشور! مجھے یہ پورن وشو تر ہے۔
کہ آپ کے دشمن ماتر سے سب کچھ سبھ ہے۔ لوکیال جو کھو اور بڑائی
چاہتے ہیں۔ اور اپنے کو ادھیکاری دیکھ کر جس کا منورہ کرتے ہوئے
من میں ڈرتے ہیں۔

سو کھو سچو سچو موہی سوامی۔ سب ہی تو در سن انو گامی
کینہہ بنے پئی پئی سر و تانی۔ پھرے ہمیسو آسنتا یانی
ہے سوامی! وہی کھو اور بڑائی۔ چھے سچ ہی میں برابرت ہوئی۔
ساری سدھیاں اکا میاں (آپ کے دشمن کے نیچے پاتی ہیں۔
اس پر کا بار بار بنی کر کے اور دتت کر کے اشیر دادیا کر دھجک
دایس لوئے۔

چلی برات انسان بجائی۔ مدت چھوٹ بڑ سب سو دانی
رام ہی نرھی گرام نر ناری۔ پائی نین پلو ہو میں سکھاری
نقارہ کیا کر برات چلی بھوئے بڑے سب سو دئے (گروہ
مندیان) پرین ہیں۔ راستے میں گراموں کی استریاں اور پش
رام جی کو کھیکر اپنے نینز کو پھیل پا کر سکھ مان رہے ہیں۔

دوہا

یچ بیچ براس کری گے لو گنہہ دیت

اور دھ سب نہیت دن تپتی آئی جنیت

راستے کے بیچ پڑاؤ کرتی ہوئی۔ اور راستے کے گراموں کے
لوگوں کو سکھ دیتی ہوئی وہ برات سکھ دن شہ مورب میں اجو بھیاور
کے نزدیک پہنچی۔

چروانی

ہے انسان شو بر باجے۔ بھیری کھ دھنی سے لگے لگے
بھا بھئی بڑو دند بھیں سہانی۔ سرس لگ باہیں سہانی
نقارے اور مھول مینے لگے بھیری اور سکھ کی دھن
ہونے لگی۔ باہی اور گھوڑے گرج رہے ہیں جھا بھیس دس بہادری
ڈنلیاں اور سر پئے سرے شہنائی بج رہی ہے۔

پرجن آرت اگنی براتا۔ مہرت سک پیکادلی گاتا
نچ نچ سندرسن جنوارے۔ بات اس چہٹ پر دوارے
نکر لاسی برات کو آئی ہوئی سن کر ہیں ہو گئے اور مارے

خوشی کے شریک بن گئے گھر سے ہر گز نہیں گئے۔ انہوں نے اپنے اپنے
سندھ گھر پر ہاتھ (بازاروں) لگی گوبیوں اور چوڑیوں اور نگر کے
دارازوں کو بجا یا۔

گلیں سکل ارجاں سچائی۔ جہاں جوں کے چارو پرائی
بنا چارو نہ جانی بکھانا۔ تو ان کینٹو تیاگ بتانا
سادہ گلیاں چندن سے چھڑک دی گئیں۔ جہاں نہاں تھو
چ کے پرائے گئے۔ بازار کی سجادے کا تو کہنا ہی کیا۔ تو رنوں دھوا
یتا کاؤں (چھندے آؤک) اور منڈ پل سے بہت ہی سندھ
سجایا گیا۔

پھل پوک پھل کدلی رسالا۔ روپے بکلی کہ نہ تما لا
لگے جھگ ترو پر دہرنی۔ منی مئے آل مال کل کرنی
پھل سمیت سہاری۔ کیلا۔ آم۔ ٹولہ۔ کد سب اور مال
کے رکش لگائے گئے۔ وہ لگے ہوئے سندھ برکش دہرنی کو بھولے
ہیں ادا یوں پتوں اور پھلوں کے بوجھ سے زمین پر جھک گئے۔ ان کے
نیوں کے تھامے کیا ہی سندھ کار گیری سے بنائے گئے ہیں۔

دوہا

رہدہ بھانٹی منگل کلس گر وگرہ پچے سنواری

سربہادی سہا ہیں سب گھو بیڑی نہاری

گھر گھر بھانت بھانت کے منگل کش سیا کرناے گئے
رہنا آدی دیرا بھی شری رگھوناتھ جی کی شریٹھ بودھی پری
کو بھنکے سہاتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں اپنی کار گیری سے پری
اور اپنی ہی آہیں چھ جان بڑتی ہے۔

چوہانی

بھوپ بنو نوشتی اور سر سہل رجا دی بھی بدن منو موہا
منگل سائن موہر تائی۔ روہی سہاں کھسمید اسہانی
اور سے راج محل تو ایسا سہا نا اور بند سوہنا ہے کہ جس
اور چوہاں کھسمید کا وہاں ہی موہت سوہنا ہے۔ منگل شریٹھ

منوہرنا (دکھتی) اور جی بندھی (جاہ و حشمت) کھسمید سہانی پتی
جنو اچھا سب سچ سہانے۔ تنو دہر دہری دہرہ گر سہا پئے
دکھن سہو رام سید یہی۔ کہہو لالہ بھوہی نہ کہہی
اور سب اتساہ مانو سچ سہاؤ سے ہی سندھ شری رام
کر کے دہرہ جی کے گھر میں پھا گئے ہیں شری رام اور شری سیتا
جی کے دشمن کرنے کے لئے کہو تو بھلا کیسے لالسا نہ ہوگی۔

جوتھ جوتھ ملی چلیں سو سانی۔ رنج بھی نہ نہیں بدن بلا سنی
سکل منگل سجیں آرتی۔ گاویں جنو بہو پیش بھارتی

سہاگن ہتھوں کی گویاں کی گویاں مل کر راج محل کو چھیں
وہ اپنے سوندھ (خوبصورتی) سے کام دی کی استری رتی کا بھی
تھسکار کر دی ہیں سبھی سندھ منگل آرتی سہا نے سہاے ہیں۔ وہ چھٹے
گیت گھاری ہیں۔ ان سب سہو جی کا ہی آزادوں۔

بھوتی بھون کو لاہلو ہوئی۔ جانی نہ برنی سہو سہو سونی
کو سلیا آدی رام ہتھ اپریں۔ پریم پس سن دسا بسا دیں
راج محل میں ڈب و دھوم دھام ہے۔ اس سے کے سکھ
اور نہما کا کیا کھکانہ۔ وہ دن نہیں کیا جا سکتا۔ کو شلیا آدی رام
چند جی کی مانا میں پریم کے دس چوکر تن بدن کی سندھ بھو بھو

دوہا

دیئے وان سپر نہر سلی کو جی گئیں سہاری

پر بدت پریم درو جنو مانی بدار جھنپ لاری

گیش جی اور شری نہادی کی پوجا کر کے انہوں نے برہمنوں
کو ایک پرکار کا دن دیا۔ وہ اسی پریم میں ماو کسی کنگال کو دہر
اور کھ کام موکش چاروں پار تھوں کی پراپتی ہو گئی۔

چوہانی

موہ پریمو د پسر سب ماتا۔ چلیں نہ برن تھیں بھگے گاتا
لام دس بہت تائی آؤ لگیں۔ پر بھتی سا جو سن سب لاگیں

پریم اور آئندہ کے مارے سب مائیں سمجھنے کی سی حالت
میں ہیں۔ جس کے کارن پاؤں چلتے نہیں بشری ملام جی کو دیکھنے
کے لئے وہ سب اتنی انت پریم کن ہو کر پچھین کا سب سدا
سجدے لگیں۔

پیدہ بدھان باجے باجے۔ منگل بہت سمر ال ساجے
ہر دوپ وہی پلو پھولا۔ پان پوگ پھل منگل مولا
بھانت بھانت کے باجے کج رہے ہیں بشری سو ہترا
جیتے پرت ہو کر منگل ساج ساجے ہادی دوپ۔ دہی۔ تپے
پھول۔ پان اور سپاری آؤک منگل کی ٹول دستوں و
اچھت انکر لو جن لاجا۔ منجل منجری تلسی پراجا
چھپے پرت گھٹ پرت سہا۔ مان سکن جنو پٹر بنائے
جیاد۔ انکر گو لو جن لادا اور تلسی کی سند منجریاں
(پھول) براحتی ہیں۔ سچ سند سورن کے گھرے بھانت بھانت
رنگ کے ایسے خوبنیا رہے ہیں۔ مانو کا دیو پھل لے اپنے رہنے
کے لئے گھوٹے بنائے ہیں۔

سنگی سنگد نہ جانی بھانی۔ منگل سکل سچیں سب رانی
رہیں آرتی بہت بدھانا۔ بہت کریں کل منگل گانا
شنگ کی سو گندہ والی دستوں کا تو کہنا ہی کیا سب
رانیاں سند سکل ساج سچ رہی ہیں بہت پرکاری آرتیوں
کی رچا کر کے وہ پرت ہو کر سکل گیت گادی ہیں۔

کنگ تھار بھری منگلنی کل کر نہ لیں مات

پلی بہت پر پھیں کرن ایک پلو بہت گات

مائیں اسے کل کے سان سند راتھوں میں سونے کے
تھال منگل سے دستوں سے بھر کر پرت ہو کر پھین کرنے چلیں۔
خوشی کے مارے ان کے شر برد کے پرت کھٹے ہیں۔

وہو پھرم پھو لک بھو۔ ساون گھن گھن وٹو پھوٹو

سرترو من مال مہر شہیں۔ منہوں ہلاک دی ہو کر سہیں

دھوپ کے دھوپ سے آکاش ایسا لاسو گیا اوساں
کی گھنگور گھٹا چھا گئی ہو۔ دیتا آکاش سے کلب برش کی ٹھوٹاں
برسا رہے ہیں۔ مانو بنگوں کی قطاریں کالی گھٹائیں شو بھا یا کر س
کو بھٹا رہی ہیں۔

منجل منی مئے بند نوار سے۔ منہوں ایک بوجاپ سندوار
پر گشت ہیں زیا انہ پر بھامنی۔ چارو پیل جنو ز کھیں داسی
سند دینوں سے بنے ہوئے بند نوار ایسے پر تبت ہے یہی

مانو اندر دھنش سجائے ہوں۔ مانو پراستراں پر گشت ہوئی ہیں۔ لار
تھاکا کی تھاکر تھپ داتی ہیں۔ مانو چیل اور سند گلی جیک رہی ہو۔

بند بھی دھنی گھن گرتی ٹھوٹا۔ جاپک چارنگ داو مور
مہر گندہ سچی پرتھیں باری۔ منگل سکل سسی پر فرادی

نقاروں کی دھن مانو بادلوں کی ٹھوٹا گرت ہے اس گرت کو
نن کر بولنے والے پیچے میننگ اور سور مانو یا ایک گن (کھٹا دی)

ہیں۔ دیتا پرتو سو گندہ دوتی پانی پانی برسا رہے ہیں۔ جس سے سہیں
کے سامان کر کے سب استری برش سنگی ہو رہے ہیں۔

سمیو جانی کر اسیو دینہا۔ پیر پینو گھول منی کینہا
سمری ہو کر کیا گن راجا۔ بہت ہی تی بہت سما جا

سے جان کر گرو شنتھ جی نے آگیا دی۔ اور گھول منی
شری ویر بھتی نے ایو دھیا پوری میں پروتس کیا۔ شوجی پارٹی

گنیش جی کا سہر گیا۔ ساج بہت ماہر پرت س سے ایو دھیا پوری
میں پروٹھ (داعل) ہوئے۔

ہوئی سنگ برہم شمن شروند بھیں سجا بی

بہد بہدھونا پھیں بہت سچل منگل گانی

منگل ہو رہے ہیں نقارے بجا جا کر دتو ناوگ پھول
برسا رہے ہیں دیو گائی پرت ہو کر سند منگل گان کے تلچ رہی ہیں۔

کرہیں آرتی بار میں بار بار۔ یہ کیوں پر مودہ کے کو پار
بھونسنی نہٹ مانا جاتی۔ کہیں پھاوری اگنت بھاننی
وہ بار بار آرتی کر رہی ہیں۔ ان کے پریم اور نہا آند کا پار
کون پاسکتا ہے۔ انیکوں پر کار کے گھنے کپڑے اور جواہرات پھاؤ
کر رہی ہیں۔

بدھینہ سمیت بھی سنت چاری۔ پرمانند لگن ہمت اری
پنی اپنی سپارام چھی۔ دیکھی۔ بکرت پھل جگ جیون لکھی
بہوش سمیت چاروں پتروں کو دیکھ کر مائیں پریم آند
میں لگن ہو رہی ہیں۔ بار بار شری رام چندری اور سیتا جی کی سند
شو بھا کو دیکھ کر وہ پریم ہو رہی ہیں۔ اور گنت میں اپنے جیون کو سچل
مان رہی ہیں۔

سکھیں سا لکھ پنی پتی چاہی۔ گان کرہیں بکرت شری
برخوس شری جی چھن دیوا۔ ناچیں گا دیں لاچیں سیوا
سکھیاں سیتا جی کے لکھ کو پار دیکھ کر اپنے پیہ کرہوں کی
سراہنا کر رہی ہیں۔ اور گنت گاری ہیں۔ دینا لگ جین ہیں پھول
برسا رہے ہیں۔ وہ اپنے ہی گانے ہیں۔ اور اپنی اپنی سیوا جاتے ہیں۔

دیکھی منہ چارو جو ہیں۔ سارو اپنا سنگل دھندھو رہی
دیت نہی ہیں نہٹ لکھ لکھیں۔ ایک ٹکٹ پی وپا لور لکھیں
سندھو سر چاروں چاروں کو دیکھ کر سر سوئی ہے سندھ
بھر کی سب ایسا اور کو کوٹ ڈالا۔ ہر کوئی اپنا دیتے نہیں جی سب
کی سب ان کے مقابلے میں تھ جان پرتی ہیں۔ تب تو شری رام
جی کے روپ میں لگن ہو کر ایک لکھ ہو کر بھتی رہ گئی۔

نکھنیتی جی رتی کرہی اور گھ بانڈے دیت
بدھینہ سمیت پریم چلیں اوائی لکیت
ویدھی اور گل رتی کر کے اور گھ بانڈے دیتی ہوئی مانا میں
ہوئے سمیت پتروں کا پریم کر کے گل کے اندر ساٹھ لے رہیں۔

ماگھ سوت بندہ نہٹ ناگر۔ گا دیں جو تہو لوگ اچھا کر
جے دھنی بمل بید بر بانی۔ دس سنی سنی سنگل سانی
ماگھ سوت۔ بندہ لگن یعنی بھاٹ اور پتر ٹ تینوں
لوگوں کے سوریش شری رام چندر جی کا لیش گا رہے ہیں جے جیوا
اور ان کے سر شری دیدا بانی سندھ سنگل سے پری پورن دسوں ساؤل
میں سنائی دے رہے ہیں۔

بیل یا جے باجن لاگے۔ یہ سرنگر لوگ انورا کے
بنے بلاتی برنی زجہا ہیں۔ ہر اور نہٹ لکھ نہ سما ہیں
بھانت بھانت کے باجے بجنے لگے۔ آکاش میں دیتا
اور اودھیا پوری ہیں۔ استری پتر سب پریم میں لگن ہو گئے۔
برائیوں کا بناؤ سنگار کہا نہیں جاسکتا۔ وہ سب جہا پرین ہیں
اور خوشی سے پھولے نہیں سماتے ہیں۔

پرمانند تب رائے جوا ہے۔ دیکھت رائے ہی لکھ لکھائے
کرہیں پھاوری مئی گن چیرا۔ باری بلوچھی پلک سریرا
تب اودھیا نو سیوں نے راج کو بند ناکی۔ اور راج چندر جی
کو دیکھ کر ہمت بھی ٹوٹے۔ وہ ان پرتی اور بستر پھاؤ کر رہے ہیں
شری سندھ کے مارے پلک لکھت ہیں۔ اور پتروں میں پریم چل بھلا رہے۔
آرتی کرہیں بدیت پر ناری۔ سر پریم نہ لکھی کنور بر چاوی
سیکا بھگ ادوار اگھادی۔ دیکھی لہینہ جو ہیں سکھادی

نگر کی استریاں پرتن ہو کر آرتی اتار رہی ہیں۔ اور چاروں
سندھ اچھا روں کو دیکھ کر پرتن ہو رہی ہیں۔ بالکیوں کے سندھ جو سر
پریم کو ہر شا کر وہ دلہنوں کو دیکھ کر دیکھ کر لکھی ہو رہی ہیں۔

ابھی بھی سب ہی دیت لکھو آئے راج دوار
بدیت مائے پریم لکھیں کرہیں بدھینہ سمیت کھ
اس پر کار سب کو لکھ دیتے ہوئے راج دوار پر آئے
مائیں پرتن ہو کر پرتن سمیت راکھا روں کا آرتی کر رہی ہیں۔

مرد و نسو و بلوکی ٹیرا موم نہیں مسکا ہیں

ماتائیں لوک تیری کر رہی ہیں۔ دھو لھا ڈھونڈیں لجا رہے ہیں۔
اس نہان آئند اور بنو کو (سون ہار کو) دیکھ کر نری لام چندری نہ
ہی اس مسکا رہے ہیں۔

دیو تیرے جیسے بدھی نیکی۔ پوئیں سکل باسا جی کی
سہری بندی راہیں بروانا۔ بھانہ بہت رام کلیانا
من کے سداے منور تھ پورے جوئے جان کر ماتاؤں نے دیو
اور تیروں کی بھلی پرکار پوجا کی۔ سب کی بندنا کر کے ماتائیں رو
ناگ رہی ہیں۔ کہ بھائیوں بہت نری رام ہی کا کلیان ہو۔

اتر بہت سر اسٹش وہیں۔ بدت ماتاؤں بھری لہیں
جھوٹی پولی براتی لینے۔ جان بسن مٹی بھوشن دینے
اسکاش میں چھپے ہوئے دیونا آئند وار دے رہے ہیں باتیں
پرتن ہو کر آجکل بھر کرے دی ہیں۔ بھرتو راجہ لے سب براتیوں کو بلایا
اور انہیں سوار یاں بہتر جاہرات اور گنے دیئے۔

اکیسویں راگی اُرا رہی۔ بدت کے سب رنج و دھما ہی
پیر نراری سکل پہرائے گھر گھر راجن لگے بدھائے
آگیا پاکر نری رام چندری کی سورتی کو ہرے میں دھان
کر کے سب براتی پرتن ہو کر اپنے اپنے گھروں کو گئے اس کے بعد
نکر کے استری پرتنوں کو راجہ نے کپڑے اور گنے پہنائے۔ گھر گھر
بدھائی باجے بجنے لگے۔

جاچک جن جاچیں جوتی جوتی۔ پیر بدت اڑسہیں سوئی سوئی
سیوک سکل بچنیا نانا۔ پورن کئے دان سمنانا
یادیک لوگوں نے جو کچھ مانگا راجہ نے پرتن کو کر دی دیا۔
سارے سیوکوں اور باجہ والوں کو راجہ نے نایا پرکار کے دان
اور سمان سے پرتن کام کیا۔

دیہیں اس جہاری سب گاؤں گن گنا

جاری گھاٹن سہج سہائے۔ جھونو ج رنج ہاتھ بنائے
تہہ پرتنوں کی کٹور بٹھا دے۔ سادہ پائے نہیت پکھا دے
سہج بھاد سے ہی سندر پار گھاٹن تھے۔ جو مانو کا دیو نے
ہی اپنے ہاتھ سے بندے تھے۔ ان پر راجماؤں کو سمیت راجماؤں
کے بھائی اور ماتاؤں نے آد کے ساتھ ان کے پرتن چرن دھوئے۔

دھوپ دیتے بید بید بدھی۔ پوچھ پچھ دہنتی منگل بدھی
بار بار بار آتی کر پائیں۔ تین چارو چار سہر ڈھریں
پھر منگل دھان ور اور دھنوں کی ماتاؤں نے دھوپ
دیا اور دیویر آوی کے دوا لپو جاکے۔ وہ بار بار آتی کرتی ہیں
اور سندر پکھے دھنوار دیر دھنوں کے سر پر چھن رہے ہیں۔

لستو ایک بٹھا دے دی ہو ہیں۔ بھرتو ماتو سب سوئیں
پاوا برم تنو تنو جو کیں۔ اتر نو لستو جنو سنت روکیں
ایک دھنوں بٹھا دے دی ہو ہیں۔ ماتائیں آئند سے بھرتو
ایسے شو بھائی پاری ہی مانو دی نے برم تنو کی پرتی کر لی یا سدا کے
بیمار نے اتر کی پرتی کر لی۔

جنم رنگ جنو پارسی پاوا۔ اندھی کوچن لا بھو سہاوا
ٹوک بدن جنو ساو دھائی۔ ماتھوں کھر شور جے پائی
جنم کے کنگال کے ہاتھ مانو پادس ہی آگئی ہو۔ اندھے کو
سند دیتروں کا لاکھ ہوا ہو۔ گونگے کے گھڑے مانو سہرتی جی نے
لوہ کیا ہو۔ اور شور دیرے مانو بدھیں وجے پائی ہو۔

ایہی سکھ نے ست کوئی گن پادس مانو آئندو
بھاتہ بہت بیہی گھر کے گھر تل چتو
ان سب سکھوں سے بھی سیوک رگنا سکھ سب ماتاؤں
کو ہوا۔ کیونکہ گھر تل کے چند ماتھوں رام ہی بھائیوں جت وواہ
کر کے گھر آئے ہیں۔

لوک تیری کر رہی بروا نہی سکھا ہیں

بندھنہ سمیت کمار سب انہرہ بہت مہینو!
بٹی بٹی بندت گر چن دیت اسیں مہینو!!

بہوش سمیت سب باجکرا اور رانیوں سمیت راجہ
بار بار گرو جی کے یرون کی بندنا کرتے ہیں۔ اور گرو جی انہیں
آئندہ داد دیتے ہیں۔

نئے کینہی اُراتی اُواتا گیس۔ ست پھلا لکھی سب آگس
نیگوما کی کئی نایک لینہا۔ آئندہ بہت بدھی دینہا
پتر اور ساری بیتی کو گرو جی کے سامنے رکھ کر یوم بھرے
ہرے سے راجہ نے اُن کی بیتی کی رشت جی نے اپنا نیکہ حق
لایا۔ اور بہت طرح سے راجہ کو شیر داد دی۔

اُندھری راہی سیتا سمیت۔ شری کینہہ گرو گرو نیگما
زیر بند جو سب چوپ بولائیں۔ چیل چارو بھوشن پسریش
نری امام چندری کو سیتا سمیت اپنے ہرے میں رکھ کر
پرتن ہو کر رشتا جی سے اپنے گرو گن کیا۔ پھر راجہ نے سب بھوشن
کی استرا کو ملا۔ اور اس سند بہت راہ گئے پھینے کو دئے۔

بھوری بولالی سبانی لینی۔ رچی بکاری پیراوی دینی
ننگی ننگی سب سیریں۔ رچی اور پھوپھو پنی دسہیں
پھر راجہ نے گھو بھری سو لکھ دتی استروں کو ملا لیا۔ اور انکی
لند کے سلطان اہل پہنچے کے بہتر دئے سٹی راگی لوگ سیا پانا
سنگ (لنگ) لیتے اور راجہ شری رشتہ جی اُن کی اچھا الومار
اہیں رہتے ہیں۔

پرسا پھنے پر جیے جے جاتے۔ بھوتی بھلی بھاتی سندھانے
دیو دھمی رگھو سیر سیرا ہو۔ شری پشون پرسی اُچھا ہو
جن ہمالوں کو راجہ نے پرید اور وجہ جانا اُن کا بھلی بھانت
آرتکار کیا دیو لک شری رام جی کے دواہ کو دھکر بھول برساتے
ہوئے اور اسی دواہ اُسکی اتلی کرتے ہوئے۔

سب گرو جیو مہر بہت گریں گوٹو کینہہ نہ نا کھ

سب بندنا کر کے ایش دیتے ہیں۔ اور گن سہوٹ کھگان
کرتے ہیں۔ تب گرو اور بھوشن سمیت راجہ دسہ جی لئے اہیں
پریش کیا

جولہ شٹا نو سان دینی۔ لوک بید بدھی ساور کینہی
بھو مہر بھیر دھکی سب راتی ساور اٹھیں بھاگہ بربانی
پائے پھاری سکی انہوائے۔ پوجی بھلی پوری بھوپ چوائے
آردان پر کم پوری بوشے۔ حوت اسیں پھیں تو شے
جو کچھ رشتہ جی نے آگیا دی۔ اسے راجہ نے لوک اور یہ
دھی الو سار اور اور ک کیا بھوشن کی بھیر بھیرا لیاں آرد
سے اٹھیں اور انہوں نے اسے اپنا برا سو بھاگہ سمجھا۔ چون وہ
کران سب کو استان کرایا۔ اور راجہ نے بھلی پر گار اُن کی پوجا
کر کے اہیں بھوجن کرایا آرد۔ دان اور پر کم سے راجہ نے اہیں لپٹ
کیا۔ تو وہ منتوش پا کر آئندہ داد دیتے ہوئے چلے۔

بھو بھلی کینہی گاوی سب پوجا۔ نہ سو ہی سم دھینہ نہ دوجا
کینہی پرست بھوتی بھوری۔ راجہ بہت لینی پکھوری
راجہ نے دشاہ جی کی بہت پرکاسے پوجا کی۔ اور کہا ہے
سواہی ہیرے۔ مان دھاکہ شای اور کون جک۔ راجہ نے بہت
بھانت سے اُن کی اتلی کی اور دانیوں سمیت اُن کے چروں کی
رج کو گریں کیا۔

بھیت بھون دینہہ براسو۔ من جوگت رہ نہ پور پور سو
پو جے گرو پکسل بھوری۔ شہی جے اُری پری رگھوری
انہیں محل کے اندھڑے کو اتم ستھان راجہ سے راجہ اور راسا اُنکے
من کو جتے ہیں۔ اٹھات دھاندا راساں سوٹ اُنکے آرام کا مال رکھیں۔
پھر راجہ نے گرو دشت جی کے پرن گلوں کی پوجا کی اور پتی کی۔ ایسا
کرتے سمئے من میں گرو جی کے پرتی اتی انت پرتی تھا۔

سُن کر بھی رانیاں برتن ہوئیں۔

مُستمنہ سمیت نہائی نرب لولی پیر گز گئیاتی
بھوجن کینہہ انیک بدھی گھڑی پنج گئی راتی

یتروں سمیت انسان گر کے رانہ لے رہمنوں گز اوکھنوں
کو بلا کر انیک بھانت کے بھوجن کئے یہ سب کرتے کرتے پانچ
گھڑی رات بیت گئی

منگل گان کرپیں پر بھائی - بھئے سکھ مول منور دہائی
انکھی پان سب کھوں پائے - سرگ سنگد بھونٹ بھئی چھائے
سند استریاں منگل گیت گار ہی ہیں - اس سے وہ منور
رات سکھ کی مول ہو رہی ہے - باقہ مند ہو کر پھر سب پان بھائے
اور پھولوں کی مالا و سنگد ہمت رو دیہ آدمی سے سج دھج کہہ
سب شہ بھاتے چھائے۔

راجمی دھپی رحالیمو پائی - پنج پنج بھون چلے سرنائی
پیر پیر مودو بنو دو بڑائی - سیمو سماجو منور تائی
کئی نہ سکھ پیرت سارو سلیو - سی پیر پیری جھیں گندیو -
سو میں کہوں کن بدھی برنی - بھوئی ناگو سر دھڑی کہ دھڑی
شری رام چندر جی کو دیکھ کر اور راج کی اگیا پا کر سب سر نوکر
اپنے اپنے گھر چلے - وہاں کے پریم و آند اور مودج بہار اور بڑائی -
سمال - سماج - اور منتر ناگو سینکڑوں سر سوئی اور شیش - برہما -
نہا دیو اور گیش جی بھی نہیں کہہ سکتے - پھر بھلا میں اُسے کس پر کار
سے وزن کروں کہیں پر پھوئی پر رہنے والے سانپ بھی پر پھوئی
کو اٹھا سکتے ہیں۔

نرب بھائی سب ہی ستائی - کی مودو کین بولائیں رانی
بدھو کر سگین پر گھر آئیں - رانیکھوئیں چاک کی نائیں
سب کا سب پر کار سے آکر کر کے راج لے کوں میں کہہ کر
رانوں کو بلالیا - اور کہا بہو میں لگی بھئی عمی کیس ہیں پرانے

چلے انسان بجائی سرنج سرنج پیر سکھ پائی
کہت پر سپر رام جھو پریم نہ ہر دیاں سمائی

نہاڑے بجاتے ہوئے اور پریم سکھ کو برابرت کر کے اپنے
اپنے لوک کو گئے - وہ آپس میں شری رام جی کے نشی کا دفن کر کے
جا رہے ہیں - اور پریم کے مارے میں یہاں پھولے نہیں سماتے۔

سب بھی سب ہی سمدی تر تہو - دہا پیریاں بھری پوری اچھا ہو
جہاں دینو اُسو تہاں پو دھالے بہت پو شہتہ کنور ہمارے
سب پر کار سے سب پر بھی بھانت اور شکار کر لینے پر راج
شہر کے ہی کار وہ اتساہ سے پری پورن ہو گیا - پھر وہ روم میں گئے
اور اپنے تیزوں کو بہوئیں بہت بچھا۔

لے گو د کری مود سمیت - کو بھی سکھی بھئیو سکھو جیتا
بڑھو سپریم گو د بلیٹھا لیں - بار بار بھیاں پرتی دلا ریں
پھر راج لے بڑے آند کے ساتھ دھکاروں کو گود میں لے
لیا - اُس سے راج کو سکھ بھو اُسی کا پار کون پاسکتا ہے پھر پوئوں
کو پریم سے اپنی گودی میں بٹھایا - اور بار بار میں پرتی پوکر اُن کا
لاڈ بھاؤ کر گیا۔

دیکھی سماجو بدت دینو اُسو - سب گیں اُند کھیو باسٹو
کہو بھوپ جی بھو بیا ہو - سنی سنی بہر شہوت سب کا ہو
یہ سماج دیکھ کر دھپی راج کو اپنے تیزوں اور پوئوں سمیت
لاڑھیا کرتے دیکھ کر رانیاں بڑی برتن ہوئیں بھتہ ہر دے میں
آند لے گھر گیا - پھر راج لے وہاں کا سارا سماچار کہہ سنایا - جسے
سُن کر بھی برتن ہوئے۔

جنگ راج گن سیمو بڑائی - پرتی رتی سجد اسہائی
بہو بدھی بھوپ بھائی برنی - رانی سب پر بدت سنی کرنی
کھاٹ کی طرح راج دتر تہ لے راج جنگ کے گوں شیل بھاو - ش دیکھتی
پریم اور ان کی سند سہائی سجدہ کا دس بہت پر کار سے کہا میں کو

سب باتیں پریم بہت کچن کہ رہی ہیں سبے نات مارگ میں جاتے
ہوئے تم نے بڑے دکران بھینکر شریروانی تاڑ مارگشی کو کس طرح

گھوڑا چرکٹ بہت سمرگن ہیں نہیں کا ہو
مال بہت ہوا ہے کچل اتارچ سہا ہو
بڑے گھوڑا کشش بڑے وکٹ پورھا پانی ویرن کے گھوڑ
میں کسی کو خاطر میں نہیں لائے تھے۔ اُن وقت مارگ اور سارگو کو انکی
سینا سمیت تم نے کیے مارا !

مٹی پر شاد ملی تات تمہاری۔ اس ایک گھوڑ میں مادی
مکھی دھواری کر دھوئیں بھائی۔ کرو پر ساد سب بڑیا پائیں
سبے نات میں تم پر بھاری جاتی ہوں مٹی و شاد ہتری
کی گریا سے ایشوئے تھاری بہت سی ایشوئیں مال دی ہوں۔ گریہ
کی رکنا کر کے تم دونوں بھائیوں سے گرو کی گریا سے سب دیا میں
پراپت کیں۔

مٹی تیار تری گت پگٹھوری۔ کیرتی رہی بھون بھری پوری
کھنڈ پھٹی پکٹ کھنڈا۔ نرپ سراج ہوں ہونو صو تورا
تمہارے چروں کی دھول کا سپریش کرتے ہی مٹی تیار تری
تھاری کیتی سارے سندھ بھر میں چھائی ہے کچپ کی پٹھیر۔ بھیر اور
پریت کے سمان کھنڈ شریو کے وشنو مورا جاؤں کی سراج میرا تم نے
تور ڈالا۔

سب کچے جھو جانکی پائی۔ آئے بھون بیاد ہی سب کھائی
سکل اماتش کر م تمہارے۔ کیوں کو سبک کر پال سہارے
سفسار کو جینے کایش اور جانکی ہی کی بڑائی کی۔ اور سب
بھائیوں کو بیاد کر گھڑ آئے تمہارے سب ہی کر م نش کی شکتی سے
باہر میں جنہیں کیوں و شاد ہتری کی گریا سے شاد ہا رہے۔
اچھو پھل جگ جنو ہمارا۔ دیکھی تات پڑھو دن تمہارا
جے دن گئے تمہاری ہونو دیکھیں۔ تے برکتی جی یاد میں بیگھیں

گھڑائی ہیں جیسے پلکس نیتروں کی رکشا کرتی ہے۔ اور انہیں
سکھ پہناتی ہیں۔ ویسے ہی تم بھی انہیں سکھ پہنچانا۔

نرپکا شرم بہت ایندلس سس کراد ہو جاتی
اس کہی کے بشرام گرہین رام چرن چتو لانی
رکے بھی تھکے ہوئے اونگھ رہے ہیں۔ انہیں لے جا کر
سلاؤ۔ ایسا کہ کر شری رام چندر جی کے چروں میں لگا کر اپنے
دشرام بھون میں چلے گئے۔

بھوپ کچن مٹی سہج تھماتے۔ جوت کنگ مٹی پلنگٹ سائے
بھگ شری پنے بھین سمانا۔ کوئل کھت کھتیں نانا
رام کے سہج سہاوانے کچن میں کر رانیوں نے مٹی جوت
سودن کے پلنگ کھیاے۔ اُن پر گائے کے دودھ کے پھین
کے سمان سندھ کوئل انیکوں سفید چادریں کھیاں۔

اپہرہن یز برکتی نہ جاہیں۔ سرگ سنگند مٹی مندر ماہیں
رمن یب سٹھی چادو چند ودا۔ کہت نہ بی جانک ہیں جو وا
سندھ نیکوں کا تو ورن ہی انہیں کیا جاسکتا مٹی جوت محل میں یوں
کی مالائیں اور سنگندہ دویہ سجے ہوئے ہیں سندھ نیکوں کے پیکوں
کا پرکاش اور سندھ چند و سے کی شو بھا کہی نہیں جاسکتی۔ وہی جاتے
ہیں۔ جس نے کر انہیں دیکھا ہے۔

سج وچر جی رامو اٹھائے۔ پریم سمیت بلنگ لودھائے
اکی اپنی مٹی بھائیہ نہ نہی۔ سچ سچ سچ سچ تہہ کہ نہی
اس پر کاغذ سچ سچ کر ماتوں نے شری رام چندر جی کو اٹھا
کر بڑے پریم سے پلنگ پر بھایا۔ اور شری رام جی نے بار بار بھائیوں
کو انکی دی۔ تب وہ بھی اپنی اپنی جو پر سوس گئے۔

دیکھی سیام ہونو منجیل گاتا۔ کہہ میں سپریم کچن سب ماتا
مارگ جات بھیا ونی بھاری۔ کہی بھی تات تاڑ کا ماری
شری رام چندر جی کے۔ انے کوئل اور سندھ انکوں کو دیکھ کر

ہے تات! تمہارا چند رکھ دیکھ کر آج ہمارا مسار میں جم لینا
پھل ہوا جتنے دن تم نے تمہارے دشمنوں کو گنہگار سے ہیں بدھانا
انہیں ہماری عمر کے حساب میں نہ گئے۔

لام پر تو تیس ماٹوسب کھی بندیت برہمن
سمری سمجھو گریہ پد کئے نید بس نین

اتی کوں سندرجن کہرام چند ہی نے ماناؤں کو برتن
کیا پھر شوہی۔ گرو اور برہمنوں کے چروں کا سمن کر کے سو گئے۔

ندوں بدن سوہ سٹھی لونا۔ منہوں سا بھ سیر وہ سونا
گھر گھر کریں جا کر ن ناریں۔ دیہا پر سپر منگل گاریں

بندھی نری رام چند جی کا ستر۔ نازک مٹھا ایسا شو بھاپا
تھا۔ مانو شام کے وقت کالال کل شو بھاپا ہو۔ ایو دھیا پوری میں
گھر گھر اتراں جاگ رہی ہیں۔ اور اسی میں خوشی کے مارے ایک دوسری
کو منگل مٹی گایاں دے رہی ہیں۔

پہری برا جتی راجتی راجی۔ رانیں کہیں بابو کسہو سبھی
سندرجن بھنہ سوسے سوسے بھنی کھنہ جنو سہر مٹی ارگوں

رانیاں کہتی ہیں ہے سبھی بادیکھ کیسی سہاونی رات ہے
جس سے ایو دھیا مری کتنی دلشیز (دھان جڑی) شو بھیا پاری ہے
سندرجنوں کو سا سوسے لے کر سوسے مانو سوں نے اپنے مستک

کی مینوں کو اپنے ہر سے میں چھاپا لیا ہو۔

پرات نیت کال پرکھو جاگے۔ ارن چور برہمن لاگے
بندی مالہ ہنی گن گن گائے۔ پیرجین دواریو ہارن آئے

پرا تھکال پوتر سے جبکہ سندرجن بولنے لگے۔ پرکھو نری
لام چند راجی جاگ پڑے۔ مالہ ہوں اور بھانوں نے گنوں کے
سموہ کا گان کیا۔ اور نگر کے لوگ پرکھو کے دشمن کرنے کے لئے
راج دواری پڑے۔

بندی پیر سمر گریٹو ماتا۔ پانی ایسے بدلتا سب بھارتا
جنہہ سادری بدن تھا ہے۔ بھوتی سنگھار گیو دھاکے

برہمنوں۔ دوتاؤں۔ گرو اور مانا پتا کی بندنا کر کے آئندہ داد
یا کر سب بھائی پیر تن ہوئے۔ ماناؤں نے آدر کے ساتھ انکے
مکھوں کو دیکھا۔ بھروہ راجہ کے ساتھ دروازے پر آئے۔

کیہنی سورج سب سہج سہجی سرت نیت نہائی
پرات کر یا کر تات پھیں لے چار سو بھائی

سبھاؤ سے ہی پوتر بھائیوں نے شور مچا دی سے فارغ
ہو کر پوتر سہجی میں اٹھان کیا۔ اور پرات کال کی سب کر یا مٹی
سندھا دی کر کے وہ پتا کے پاس آئے۔

لواہن پارائن تسیرا و شرام

کے دشمن کرنا مینوں کے لاکھ کی انتم سیما ہے (یعنی مینوں سے
دیکھ کر جلا لاکھ ہو مینا نے بھگوان کے دشمن اس لاکھ کی حد ہے۔)

پنی بسنت مٹی کو سیک آئے سبھاگ آئندہ مٹی بھٹائے
ستہ نہ سمیت پوجی پدلا گئے۔ بڑھی رامو دوو گرو اورا گے

پھر دست مٹی اور مٹی شو امتری آئے۔ راجہ نے انہیں سندرجنوں

بھو پ بلوکی لے آر لانی۔ بیٹھ شری جا بسو پائی

دیکھی رامو سب بھارتا۔ پوجن لاکھ او دھی انومانی

راجہ نے دیکھ کر انہیں چھاتی سے رکالیا۔ تب وہ پتا کی آگیا
یا کر برہمن ہو کر بیٹھ گئے شری رام چند ہی کو دیکھ کر ساری سبھاگے ہرے
شیشہ ہر گئے۔ کیونکہ انہوں نے یہ جان لیا کہ پرکھو شری رام چند راجی

ہر روز دشوا مترجی واپس آئیں لوٹنا چاہتے ہیں۔ پرتو شری
رام جی کے سندر پریم اور نرتا بھاو کے دل ہو کر رک جاتے ہیں۔ دن
پرتی دن راجہ کا سوگن پریم دھیکر ہانسی دشوا مترجی ان کی بڑی
ہی پر شنتا کرتے ہیں۔

ماگت یدا راؤ الفوراگے سینتہ سمیت ٹھاڈھے آگے
ناکھ سکل سمپدا شہاری۔ میں سیو کو سمیت ست نامی
ندان (آخر کار) جب دشوا مترجی نے دواس مانگی تب
راجہ پریم سے بیا کل ہو گئے۔ اور پتروں سمیت ان کے آگے کھڑے
ہو کر بولے۔ سبے ناکھ! یہ ساری سمپدا آپ کی ہے۔ میں اپنے پتروں
اور رانیوں سمیت آپکا سیوک ہوں۔

کرب سدا لکھ کر کھی پر چھو ہو۔ در سودیت بہت مٹی مو ہو
اس کی راؤ سمیت ستانی۔ پریو جرن مکھ او نہ بانی
ہے مٹی! میرے ان پتروں پر سدا پریم کرتے رہنا اور
مجھے بھی روشن دیتے رہنا۔ ایسا کہ اگر پتروں اور رانیوں سمیت
راجہ دشوا مترجی کے چرواں پر گر پڑے۔ اور پریم دش مکھ سے کچھ بچن
نہ نکلتا تھا۔

دینی سب سب ہو بھانٹی۔ چلے نہ پرتی ریتی کی جاتی
رامو سپریم سنگ سب بھائی۔ اسٹو پائی پھرے ہنچائی
دشوا مترجی نے بہت پرکار سے اشریوا دیئے۔ اور پھر دے
چل پڑے۔ پریم کی ریت کی نہیں جاتی ہے۔ پریم کے ساتھ شری
راجہ مترجی سمیت باقی بھائیوں کے انہیں کچھ دور تک بھیج کر انکی
اگیا پاکر واپس لوٹے۔

دوہا رام روپ پی بھگتی بیا ہو اچھا ہو آئندو
جات سہا ست من ہی من مدت گادھی گل چندو

شری رام چندرجی کے سندر روپ۔ راجہ دشوا کا بھگتی بھاو
بیاہ آسو اور ان کا آندہ ان سب کی من ہی سہا بنا کرتے ہوئے پرتن
من ہو کر گادھی گل کے چند را شری دشوا مترجی جا رہے ہیں۔

پر بھایا۔ پتروں سمیت راجہ نے ان کی پوجا کر کے چون بند ناکی
شری رام چندرجی کو دیکھ کر دو لوگرو پریم میں ملن ہو گئے۔

کہیں بشت دہرم اتہا سا۔ سنہیں مہسوسہت رنیو اسا
منی من اگم گادھی ست کرنی۔ مدت بشت پیکل بدھی برنی
دشوا مترجی نے دہرم کے اتہاس کہہ رہے ہیں۔ اور راجہ رانیوں
سمیت ملن رہے ہیں۔ دشوا مترجی نے مٹی دشوا مترجی کی کرنی کا جو کہ
مٹیوں کا بھی اگم جس کا پارٹی بھی نہیں پاسکتے۔ ہے۔ پرتن ہو کر
انیک پرکار سے دن کیا۔

بولے باد یوسب سانچی۔ کیرتی کلٹ لوک تہوں مچی
سنی آندو بھوسب کا ہو۔ رام نکھن ارادھک اچھا ہو
باد یو جی بولے۔ کہ یہ سب سچی باتیں ہیں۔ دشوا مترجی کی
سندر کیرتی تینوں لوک میں چھائی ہوئی ہے۔ سب کو ہی سن کر آند
ہوا۔ اور شری رام اور نکھن کے من میں تو بڑی ہی آتساہ تھا۔
دوہا۔ منگل مود اچھا ہرت جا ہیں دوس اہر بھانٹی
اسکی اور آندہ انڈ بھری ادھک ادھک ادھک کالی

منگل آند اور آسو نت ہو رہے ہیں۔ اس طرح آندہ رانیوں
گدڑا جا رہا ہے۔ آندہ سے بھر پور ہو کر ایو دھیا آند پڑی ہے۔ اور
زیادہ سے زیادہ آند بڑھائی جا رہا ہے۔

سون سودھی کل کنکن چھوے۔ منگل مود بنود نہ تھوے
نت نو شکھو شری سہا ہیں۔ اودھ جنم جا پھیں بھگی پا ہیں
بشکھ دن شودھ کر سندر کنکن کھیسے گئے۔ بہت ہی منگل آند
اور بہار ہوئی اس پرکار نت نے سکھ کو دیکھ کر دوتا سولتے ہیں
اور ایو دھیا میں جنم لینے کے لئے بار بار برہما جی سے پراختا کرتے
ہیں۔

لسوا شری چلن نرت جہیں۔ رام سپریم بنے بس سہیں
دن دن سے۔ جتی بھاو۔ دھکی سہا مہا مٹی راو

اپنی بانی کو پوتر کرنے کے لئے اس کا کچھ ٹھوڑا سا وزن کیا ہے۔
 رنج گرا بانی گرن کارن رام جسٹو نلسینس کہیو
 لکھو بیر حرت پار بار دھی پار دھی کو نیش لہیو
 اہمیت بیاہ اچھا منگل سنی جے سادر گاویں
 بیدھی رام پر سادے جن سریدا سکھو پاویں

نلسی داس جی کہتے ہیں کہ اپنی بانی کو پوتر کرنے کے لئے ہی
 میں نے شری رام جی کے نیش کا وزن کیا نہیں تو شری رکھوناٹھ جی
 کا چتر تو اتھا ہمند رہے اس کا پار کس کوئی لے لیا ہے جو لوگ
 اُنکے پیکو پوسیت (جنیو دارن کر نیکی رسم) اور دواہ کے منگل نے
 اُنکو کا آدر کے ساتھ سندرگان کرینگے وہ لوگ شری سیتا جی
 اور رام جی کی کرپا سے سدا منگھ پاویں گے۔

سیار لکھو پیر سبھا ہو جے سپریم گاویں، سنہیں
 تنہہ کو سدا اچھا ہو منگل سیتن رام جسٹو
 شری سیتا جی اور رام جی کے دواہ کو جو لوگ پریم
 کے ساتھ گاویں سنہیں گے اُن کے لئے سدا ہی آنند اور منگل
 ہے۔ کیونکہ شری رکھوناٹھ جی کا نیش تو منگل کا ہی ہر ہے۔
 رکھوناٹھ کے پاؤں کا ناش کرنے والا شری رام جی حرت
 ناش کا یہ پہلا سو پان سماپت ہوا۔

(بال کا نڈ سماپت)



بادیو رکھو کل کر گئیانی۔ بہوری گا دھی ست کٹھا کھانی
 سنی سنی جس من ہی من راؤ۔ ہرنت اسن سنہ پر کھیاؤ
 بادیو اور رکھو کل کے کر گئیانی ہرنت جی نے پھر دشنا ہر
 جی کی کٹھا کا وزن کیا۔ منی جی کے نیش کی جھان کر داجہ دشر تھ من
 ہی من میں اپنے پن کروں کے پر کھیاؤ کا وزن کرتے ہیں۔

بہو لے لوگ رہا لیسو کھدیو۔ ستنہ سمیت زرتی کریم گئیو
 جہاں تہاں رام بیاہ ہو گاوا۔ جسٹو نیش لوگ تھوں چھاوا
 پھر راجہ کی آگیا پار سب لوگ اپنے اپنے گھوں کو گئے۔
 راجہ دشر تھ بھی پتروں سمیت محل میں گئے۔ جہاں تہاں شری ام
 جی کے بیاہ کا نیش گایا جا رہا ہے۔ اور یہ پریم پوتر نیش نیوں لوگوں
 میں بھی گیا۔

اُنے بیاہی رامو گھر جیتیں۔ لہی آنند اور دھ سب تبتیں
 پھر بیاہ جسٹو کھدیو اچھا ہو۔ سکھیں نہ برتی گرا ہی ناہو
 جب سے شری رام جی بیاہ کر گھر آئے۔ تب سے ایو دیہیاں
 سب آنند آکر اپنے لگے۔ پھر بھو شری رام چند جی کے دواہ میں جیسا
 آنند اور اتساہ ہوا ہے۔ اُسے شری سر سوتی جی اور ناگ راج
 شیش جی بھی نہیں کہہ سکتے۔

کئی کل جہو نو پا دن جانی۔ رام بیاہ جسٹو منگل کھانی
 تہی تہی تہی تہی تہی تہی تہی۔ کر نیش سنیو رنج بانی
 کوئی کل (شاعر سے خاندان) کے جہون کو پوتر کرنے والا اور
 منگلوں کی کھان شری رام چند جی کے نیش کو جان کر ہی میں نے

دوسرا سوپان ایودھیا کا ند

شلوک :-

لیبہ آئے مکے چا و بھاتی بھو دھرتا دیوا ایکامستک

بھالے بال پادھر گلے جاگرم سیوری ٹیال رات

سوامی بھوتی بھو تہ نہرہ سر وادی پاھر ودا

شہرہ سرگتہ شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ پاتو نام

جن کی گودیں پریت راج کماری شری پارتی جی دستک

پر شری گنگا جی واکھے پر بال چندر ما وگلے میں ہلاہل دیش اور

ہر دے پر بھگت راج شیش ناگ جی برا جتے ہیں۔ دہ بھوتی

سے سچے ہوئے دیوتاؤں میں شری شہرہ سب کے سوامی پرلے

سر و دیو ایک شہرہ سر و پ چندر ورن شری شہرہ جی سدا

میری رکشا کریں۔

پر سنتام یا نہ گت۔ بھشیکتیس نتھانہ ملے بنباس دھتہ

مکھ امبج شری گھونڈا سیہ سدا ستوسا منجل منگل پیردا

جوراج تلک کی بات سن کر نہ پرستتا (خوشی) کو پرستتا

اور نہ بن باس کے دھتہ سے گھر بھایا۔ دھونڈن شری رام چندر جی

کے ایسی مکھ کس کی شو بھاسدا میرے لئے سندر سنگلوں کی بیت

والی ہو۔

نیل ابرج نیل کول انم سیتا سمار پتہ بام بھاکم

پاتو ہاسا یکا چو پام نامی رام گھوڈش ناظم

نیل کول جیسے شیا م کول جن کے انگ ہیں۔ اور شری

سیتا جی جن کے بایں طرف برا جتی ہیں ہاتھوں میں جن کے موکھ

بان اور سندر دھننش ہے۔ ان گھوڈوں کے سوامی شری رام

چندر جی کو میں نمسکار کرتا ہوں۔

شری گرو چرن شری راج نچ منو مکرو سدا

بزنو مکرو سدا بزنو مکرو سدا بزنو مکرو سدا

شری گرو کے چرن مکلوں کی دھول سے اپنے من پی شیشے

کو اہل کر کے میں شری رگھو نا تھ جی کے نرل لیش کا ورن کرنا ہوں

جو دھرم ارکھ کام موش چاروں پادھتوں کو فیئے والا ہے۔

جب نیش مو سیاہی گھر آئے۔ نت تو منگل مود بدھائے

بھون چارنی من بھو دھر بھاری۔ سکریت میگ شہرہ سدا

جب سے راج چندر جی سیاہ کیسے گھر آئے۔ تب سے ایودھیا جی

میں نت نئے منگل آند کے بدھائے ہو رہے ہیں۔ چودہ لوگ روپی

بھاری پہاڑوں پر پرن روپی میگ شہرہ روپی چلی کی بارش کر رہے ہیں۔

رہی سدا سدا پتی ندیں شہانی۔ اگی اودھ بھو دی کہوں سدا

منی گن چرن ناری شربانی۔ سچی امول سند سب بھاتی

روہی سدا سدا پتی روپی ندی ان پہاڑوں سے امداد کر

ایودھیا روپی سمندر میں آئی۔ ایودھیا کے استری پریش اس سمندر

میں امولیتن ہیں۔ جو سب پرکار سے سندر اور اترم جانی کے ہیں۔

ہکی نہ جانی کچھ لکر بھوتی۔ جتو ایتے برنجی کر توتی

سب بدھی سب لوک بھاری رام چندر سدا چندر نہاری

نکر کی سیدا (خوشحالی)۔ دھن ایشوریا نو کچھ ہی ہیں

خاتی ہے۔ مانو برہما جی کی کارگیری بس یہاں پر ہی سب سدا

موکھی ہیں ناگر کے لوگ سب پرکار سدا ہیں۔ اور شری راج چندر

جی کے چندر گھوڈ بھگت سدا آند گن رہتے ہیں۔

بھگت ناو سب بھگت سدا بھگت بھگت سدا بھگت سدا

رام روپو کن۔ ہیلو سدا۔ ہیلو سدا۔ ہیلو سدا۔ ہیلو سدا

لئے جو کچھ کہنے سب کھنڈ رہی ہے (الکھات اُن کے سنا اور کھکھ
کا کیا کھکانہ) سبھا میں کہا راج و شتر تھی نے سب سبھا وہی شیشہ
ہاتھ میں لئے لیا۔ اور اس میں اپنا سنا دیکھ کر کٹ کو سیدھا کیا۔

شتر وں ہمیں بچھے سست کیسا۔ منہوں جھڑپو اس ایدلیسا
نرب پ اور راج و رام کہوں دیہو۔ جیون جتم لاہو کن لیدہو !!
کٹ سیدھا کرتے ہوئے۔ کاڑنے کے پاس سفید بال دیکھ مانو ٹھہرا
راج کو یہ اپیش دے رہا ہو کہ ہے راجن! شری رام جی کو یو راج بنا کر
اپنے جتم اور جیون کا لایہ کیوں نہیں لیتے۔

دوہا۔ یہ بھارو اور آئی نرب سید نو سوا دسرو پانی
پریم تلکی تن مدت من گری سنا یو جانی

من میں رام جی کو یو راج بد دینے کا ڈر نہ شچ کر کے راج
و شتر تھی نے شچ دن اور شچ سماں پاکر پریم سے پلکت شری راج
پریم من ہو کر گرو سسٹ جی کو ساری بات کہہ سنا۔

ایک بھو اوسنٹے سنی نائک۔ بچھے رام سب بھی سب لایک
سیوک پو سکل پیر پاسی جہ ہائے اری متر ادا سی

سبھی امو پر یہ تہی بھری تھی۔ پیر بھو آسین تہو تودھر سوبھی
پیر بہت پیر یو ار گوسا میں کہہ میں چھو تہو سب رہی ناہیں

راج نے کہا ہے میں شتر سنے شری رام چندر جی سب طرح
سے یو گیت ہو گئے ہیں۔ سیوک۔ شتری۔ سب نکر و اسی ہمارے بہتر اور
شترن یا آداسین (پریش) جو ہیں سبھی کو شری رام چندر جی ویسے ہی
پریم لکھے ہیں۔ جیسے کہ مجھے لکھے ہیں۔ مانو آپ کا بھوکو دیا تھو اشر واد
ہی رام کا روپ دھارن کر کے براج رہا ہو۔ ہے سوامی! سارے پریم
پر یو بہت آپ کے سماں ہی اُن سے پریمی رکھتے ہیں۔

جے گریہاں تہو سہ دھر ہیں۔ جے جنو سکل بھو سس کر ہیں
میری سہ تہو اوی بھو نہ دو جیس۔ سبوا تہو لچ پا ونی پو جیں
جو کوئی گرو کی چن راج کو اپنے متک پر رکھتا ہے۔ وہ مانو

کوشلیا اودی سب ماتا میں کھکی سہیلیوں سمیت اپنے
منو رتھوں کی بیل کو بھلی بھولی دیکھ کر سدا پر سن رہتی ہیں اور شری
رام چندر جی کے سندر روپ۔ کن۔ شری اور سبھا کو دیکھ کر اور دوسر
سے لکھ کر راج و شتر تہو بڑے پر سن رہتے ہیں۔

دوہا

سب کیس اور اچھیل شواں کہیں منائی مہیسو

آپ اچھت اور راج پد راجی دیو تر لیسو

سب کے من میں یہ شری اچھیل شواں ہے۔ اور سب شری
ہما راج کی پرا کھنا کرتے ہیں۔ کہ راج اپنے جیتے جی شری رام
چندر جی کو یو راج پد (و لے حد پد) دیدیں۔

چوپائی

ایک سب سہت سماجا۔ راج بھال کھو راجو ہراجا
سکل سکر ت مورتی تر نا ہو۔ رام سبھو سنی اتی ہی اچھا ہو

ایک سے راج بھال اپنی ساری سماج (شتری مینا
بتی۔ اڈک) سہت لکھو کی کے راج و شتر تھی جی براج رہے تھے۔
ہما راج سمست مینیوں کی مورتی ہیں۔ انہیں شری راج چندر جی کا پیش
سکر تہا ہی آئندہ ہو رہا ہے۔

نرب سب سہیں کر پیا بھیش۔ لوکپ کر پری پری رکھ را کھیں
نہی بھو تہی کال جاگ ماہیں۔ بھو ری بھاگ دہر تہو سہر ناہیں

سب راج اڈکی کر پائی اچھیل اشار رکھتے ہیں۔ لوکپال گن
(اندر۔ ورن۔ کیمیر راج اڈک) اُن کے لوکول ہو کر اُن سے
پریمی کرتے ہیں مینیوں لوکوں (سودگ۔ پرتھوی۔ پاتال) اور
تینوں کالوں (بھوت بھوشیہ اور ورتمان) میں و شتر تھ کے سماں
سو بھا گیت شالی دوسرا کوئی نہیں ہے۔

منگل مول را سو سست داسو۔ جو بھوکے تھو سبھو تا سو
اڈ سبھا اڈک کر و کر لینہ سب۔ بدلو بھو کھو سہم کینہما
جن کے تیر شری راج چندر جی سنگوں کے مول پر رہا۔ ان کے

سب دھن والیشو دیر کو اپنے دل میں کر لیتا ہے میرے سامان ایسا
انہو جنہ (تجربہ) کسی دوسرے کو نہیں ہے۔ آپ کے چرن کی پوتر راج کو
پاک میں نے سب کچھ پراپت کر لیا ہے۔

اب اھیلاشو ایک من موریں چوہیدیں ناٹھ انو گرہ تو ریں
منی پرتن لکھی سبھی سینہ ہو۔ کہیو نرس رجا لیسو دیہو
اب میرے من میں ایک اھیلاشا ہے۔ سو وہ بھی آپ کی کرپا سے
پوری ہوگی۔ راج کا سبھی پریم دیکھ کر سمشٹ جی بڑے پرتن ہوئے
اور کہا۔ بے نریش! کہیے کیا اھیلاشا ہے۔

راجن راتر ناٹھو جسو سب جھیمنا داناو
دوہکا: پھل انو کا می جہ پ منی من اھیلاشو تمہار

ہے راجن! آپ کا نام اور لہی ہی سب منو کا منادوں کے
دینے والا ہے۔ ہے راجاؤں کے گٹ منی آپ کے من کی اھیلاشا
پھل کا انورن کرنی ہے۔ (یعنی پھل پہلے پیدا ہوتا ہے۔ اور اچھا
پھل کے پیچھے چھوٹتی ہے۔)

سبھی گرو پرتن جیاں جانی۔ بولیو راور سنہسی ہر دو بانی
ناٹھ راکو کرے میں جب راجو۔ کہیے کرپا کری کرے سما جو
سب پرکا سے گرو کو پرتن چیت جان کر راج پرتن ہو کر کوئل
بچن بولے ہے سوامی! شری رام جی کو پورا ج کیجئے۔ کرپا کر کے اگیا
دیکھئے تو نیادی کیجائے۔

موہی چھیت ہو ہوئی اچھا ہو۔ لہہیں لوگ سب لوچن لا ہو
پرکھو پرشاد سو سبھی بنائیں۔ یہ لاسا ایک من ماہیں

میرے جیتے جی یہ اتسو بھی سمیورن ہو جائے تو سب
لوگ اپنے نیردوں کا لاجھ اٹھالیں۔ ہے پرکھو آپ کی کرپا سے
شو جی نے پھلی پرکار میرا سب کچھ نباہ کر دیا ہے۔ اس کی ایک
لاسا میں رہ گئی ہے۔

یعنی نہ سوچ نہ سوچو کی جاؤ۔ جہیں نہ ہوئی پا چھیں پھیٹاؤ
شنی منی دشرہ گن سہاٹے۔ منگل مود مٹل من بھائے

ایسا ہو جائے پرکھو کھی کوئی چننا نہ رہے گی۔ یہ شری ہے یا نہ ہے
جس سے مجھے چھپے سے چھتاوان ہو۔ راج دشرہ کے سہاوانے منگل
اور انند کے بچوں کو جن کر سمشٹ جی میں میں بڑے پرتن ہوئے۔

سنو نرپا سو بھگ پچھتاپ ہیں۔ جاسو چن ہو جرنی نہ بسا ہی
بھیو تمہار تہہ سوئی سوامی۔ راتر نہایت پریم انو کا می
وسمشٹ جی نے کہا کہ ہے راجن سنئے۔ جن کے بھگ ہو کر لوگ
پچھتا تے ہیں۔ اور جن کا بھگ کئے پناہ نہ دے کا سہتاپ نہیں مٹنا۔ وہی
ایشو شری رام چند جی آپ کے پتر ہوئے ہیں۔ وہ پریم پوتر ہیں اور
اپنے پریمیوں کے سبک ہیں۔

بگی بلدیو نہ کرے نرپا جے سبھی سما جو
دوہکا: سدرن سنگھو تپ میں جب رام ہو ہیں جب راجو

ہے راجن! جلدی ہی سارا سامان تیار کر دو۔ دیر نہ کرنی جب
شری رام چند جی پورا ج ہو جائیں۔ وہ دن شجہ اور سمان منگل میں
ہی ہے۔

مریت جی تپ مسد رائے۔ سیو ک سم سو منتر و لولاٹے
بگی جے جیو سیس تہہ نائے بھو پنگلی بچن کسانے
ہمارا راج دشرہ پرتن ہو کر راج محل میں آئے۔ اور اپنے بھگی
سیو کوں اور سو منتر وزیر کو بلایا وہ سب آئے۔ اور ہمارا ج کو جے جیو
کہکر سر لویا۔ پھر راج لے ان کو سب منگل سما چار سناے۔

پرمدت موہی کہیو گرو سما جو۔ راہی لاج دیو جب راجو
جوں پاچھی منٹ لاگے نرکا۔ کہ موہی ہریاں رام ہی ٹیرکا

آج مجھ سے پرتن ہو کر گرو دیو لے کہا ہے۔ کہ ہے راجن! اب تم راجندر
جی کو راج دے دو۔ پری پرمدت (صلاح) تم سب بچوں کو اچھا لکے
تو پرتن چیت سے شری رام کو راج تداک کیجئے۔

منترتی مدنت منٹ پر یہ بانی۔ بھیمت ہروں پر سوچو پانی
بنتی سچو کر ہیں کر جوری۔ جے ہو جگت تپ ہری کر دی
راج کے پریم بچن کونترتی بڑے پرتن ہوئے انو ان کے منو کا

وسشت جی لئے ساری ویدو دھی کہی۔ اور کہا کہ نگر میں بہت سے
منڈپ رچاؤ۔ پھیلے سہرت آم۔ سیاری اور کید کے برکش چاروں طرف
شہر کے گلیوں میں لگا دو۔

رچو رچو منہنی جو کہیں چارو۔ کہو بناؤن بیگی بجارو
پوہو گن پتی گر کل دیوا۔ سب پھی کر ہو کھوئی سہریوا
سدر منی جرت جو کہیں پروائے جائیں۔ اور بازار شہر کے
ترت سچائے جائیں پشری کنیش جی کرو۔ اور کل دیوتا کی پوجا کرو۔
اور سب پرکار برہمنوں کی سہوا کرو۔

دھوج تپاک تورن کلس سچو ترک رتھ ناگ
دوہا۔ تیر دھری منی برجن سبوج سچ کا جہیں لاگ

دھوجا۔ تپاک۔ تورن۔ کلس۔ گھوڑے۔ رتھ۔ ہاتھی سب
کو سجاؤ۔ ستر منی وسشت جی کے بچوں کو سہرا پتھر رکھ کر سب
اپنے اپنے کام میں لگے۔

جو منیس جیہی اسیو دینہا۔ سوہری کا جو پرہتم جنو کہنہا
بیر سادھو ستر پوجت راجا۔ کرت رام بہت منگل کا جا
مینشور وسشت جی لئے جس کسی کو جو اگیا دی۔ اس کا اُس لئے
اتنی جلدی پالن کیا۔ مانو کہ وہ کام اُن کی اگیا دینے سے پہلے ہی
کر رکھا تھا۔ واج برہمنوں۔ سادھوؤں۔ دیوتاؤں کی پوجا کرتے
ہیں۔ اور شری رام چندر جی کے بہت رتھ سب منگل کا ج کرتے
ہیں۔

سنت لام بھیشک سہراوا۔ واج گہا گہ اودھ پدھاوا
رام سیاتن سگن حنائے۔ پھر کہیں منگل انک سہراٹے
شری رام چندر جی کے راج ملک کی سہادی خیر سنتے ہی
اودھ پوری میں بڑی دھوم دھام سے پدھاوا۔ بچنے لگے سیاتی
اور شری رام چندر جی کے شریں بھی شہر شگن بریت ہونے لگے
اور اُن کے سدر منگل انک پھر کہنے لگے۔

ملکی سپریم پر سپر کہیں۔ بھرت آگن سوچک سہریں

روپی پودے پر چل پڑ گیا ہو وہ منتری ہاتھ جوڑ کر راجہ سے منتی کرنے
ہیں۔ کہ ہے جگت کے سوا ہی! آپ کردوں برس جیتے رہیں۔

جگ منگل بھل کا جو بکپارا۔ بیگے ناٹھ نہ لایے بارا
زب ہی ہو دوسنی پوہو بھاشا۔ بڑھت کو نتر جنو ہی سہاٹھا
آپ نے سنا بھری بھلائی کرنے والا پرا اچھا کام سوچا
ہے۔ ہے ناٹھ۔ جلدی کیجئے۔ زب کیجئے۔ منتریوں کے سدر بچوں
کو شکر راجہ ایسا سیریں اور آند گن ہوا۔ مانو پٹھتی ہوئی بیل کو
برکش کی سدر شلخ کا آندرہ لگایا ہو۔

کہو بھوپ منی راج کر جوئی جوئی اکیسو ہوئی
دوہا۔ رام راج ابھیشک بہت سگی کر ہو سوئی سوئی

راجہ نے کہا! کہ رام کو راج ملک دینے کے بہت رتھ
منی راج وسشت جی جو جو اگیا دیں۔ آپ لوگ ترت اُن کی اگیا
کا پالن کریں۔

شری منیس کہو ہو مرو پانی۔ آہو سکل ستیر تھ پانی
اوشدھ مول پھول پھل پانا۔ کہے نام گنی منگل نانا
وسشت جی نے پرتن ہو کر کو ل پانی سے کہا۔ کہ سب اتم
تیختوں کا چل منگو او۔ پھر انہوں نے انیک پرکار کی اوشدھی
مول بچوں۔ پھل۔ اور پتر آدی ایک منگل لئے پدارتھوں کے
نام گن کرتائے۔

چام چرم بسن ہو بھانتی۔ روم پاٹ پٹ اگنت جاتی
منی گن منگل بستو اینکا۔ جو جگ جو بھوپ ابھیشک
چنور۔ مرگ چرم۔ بہت پرکار کے بستر۔ بے شمار قسموں کے
اونی اور ریشمی کپڑے۔ بہت سے رتن۔ آڑک بہت سی منگل بستو
منگوانے کے لئے انہوں نے اگیا دی۔ جو راج ملک کے یوگی ہوئی ہیں۔
بید بدت کہی سکل بدھا نا۔ کہو رچو پیر سب بد بتانا
سپھل سال لوگ کھیل کیرا۔ روپو بدھتھنہ کہو پھیرا

بھٹے بہت دن اتی او سیری ۔ سگن پنتی بھنیٹ پر بہ کیری
 یر کم سے پلکت ہو کر وہ دونو آپس میں کہہ لے رہے ہیں ۔ کہ یہ
 سب شہو شگن ۔ سندر سنگی انگوں کا پٹھ کنا کھرت جی کسے کسے کی خبر کی
 سوچا دے رہے ہیں ۔ ان کو نہ ہال گئے بہت دن بیت گئے
 ہیں ۔ ان کے ملنے کے لئے من میں ٹہری ہی چاہ ہے ۔ ان تنگوں کو
 سے یہ ریتیت ہوتا ہے کہ ان سے ملاپ ہو نہیو الا ہے ۔

بھرت ستر پر یہ کو جاگ ماہیں۔ اہی سنگن پھیلو دوسرناہیں
راہی بندھو سوچ دن راتی۔ اندھنی کھڑے ڈھبھی بھاننی
بھرت کے سمان سنسار میں اور کون پیارا ہے۔ سنگن
کا یہی پھل ہے۔ دوسرا نہیں۔ شری رام چند رجب کو اپنے بھائی بھرت
کی دن رات سوچ رہتی ہے۔ جیسے کچھوے کا من اندر میں
رہتا ہے۔

ایسی اوسر منگلو پریم منڈا سندھو دینواس
 شو بہت لکھی بدھو بہت جفا دہی بچی بھاس
 اس سے پریم منگل سما چا دین کر سارا دواس آسندت ہوا ٹھا
 جیسے چندر اکو دیکھا سندھو کی لہروں کی موج شو بھاپاتی ہے۔
 پریم جانی جہنہ بچن سناے۔ بھوشن بین کبریا تنہہ یائے
 پریم لکھی تن من الزا لگیں۔ منگل کلس سجن سب لا لگیں
 سب سے پہلے جنہوں نے یہ سند منگل سما چا دیا کرانیوں
 کو سنا یا۔ انہوں نے بہت سے گئے اور کپڑے پائے۔ لانیوں کا شرم پریم
 سے پلکت ہوا ٹھا۔ اور پریتی اور سینہ بہت بڑھ گیا۔ سب منگل
 کلس سناے لگیں۔

جو کیں چار و ستم تراں پوری - منی میں بے بہا تھی اتنی روری
آنند مگن رام بہت اری - نیے دان بہو سپر ہنکاری
ستم تراں نے رتنوں کے بہت پر کار کے سند اور منولیر جوک پورے -
نہی لام جی کی آنا کو شادی جی نے بڑھوں کو بل کر بہت سادان دیا -

پوچھیں گرام دیوی سے راز کا کہیں پوچھوڑی دین نیلی بھگا
جیہی پڑھی ہوئی رام کلیا نو۔ وہیہو دیا کری سو بر دانو
انہوں نے گرام دیویوں۔ دوق ماٹوں وزاگوں کی پوچھاکی اور انکو
بلی بھینٹ دینے کی منوئی مافی اور منیتی کی کہ دیا کرے وہ وزان نہ کیجے
کہ جس سے شری رام کی کلیاں ہو۔

بار بار گشتی ہی نہو را۔ کیجئے سچیل منور تھو
گاہیں منہاں کوکل بینی۔ بارہو نیر مرگ ساوک نہیں
بار بار گشتی ہی کی بنیتی کی۔ کہ میرے منور تھو کو سچیل کیجئے
کوکل کے سے میٹھے منور تھو اپنی مرگ بال بینی مرگ کے بچے
کے سے فقروں والی، استریاں منہاں گاہیں کرتے ہیں۔

رام راج بھیشیکو سنی ہیواں ہر شے نمر ناری
دوہا :- دھرمشک سچن سب بھجی الو کول بپاری

شہری رام چند راج کے راج سلاک کی قبر میں کرنگر نواسی
استری پریش میں تیرے پرین ہوئے۔ بدھ نام کو اپنے لوگوں پا کر سب
سند مشکل سا ج سمجھتے تھے۔

نسب ناپہلہ شیشٹ بولائے۔ رام وہام رکھ دیں بچھائے
 گرہ گمنو سنت رکھونا تھا۔ دوارا آئی پد نائیو ما تھا
 نسب راہ نے دست شیشٹ جی کو بلایا اور انہیں شری رام
 چندر جی کے محل میں اپدیش نہیں کے لئے بھیجا۔ گرو کا آسان کر
 شری رام چندر جی دروازے پر آئے۔ اور ان کے چہروں میں مسک
 جھکایا۔

سادہ ارکھ دیئی گھر آسنے۔ سورہ بھلانتی پوجی سنمانے
گئے چرن سیا سہت بہوری۔ بولے رامو مل کر جوری
آدر کے ساتھ اگھینے کر شری رام جی انہیں محل کے بھیتر
لے گئے اور سولہ پرکار سے اُن کی پوجا کر کے اُن کا بڑا آدرس دکا رکھا
پھر سیتا جی سمیت اُن کے چرن پڑے اور ہاتھ مکلوں کو جوڑ کر شری
رام جی بولے۔

سیوک سدا سوانی آگنو۔ منگل مول منگل دمنو
 تہنی اچت جنو بولی سیرتی۔ چھئے کاج ناٹھ اسی نیتی
 سوانی کا سیوک گھر بدھانا اگرچہ تنگوں کا مول اور منگل
 کے ناش کرنے والا ہوتا ہے۔ تو بھی اسے سوانی ہی مناسب تھا کہ
 آپ پریم پورک سیوک کو ہی اگر کوئی کام تھا۔ بلا جھجٹے اسی ہی ہیتی ہے
 پر بھائی پر بھو کی نہہ سینہو۔ بھو نیت آجو ہو گیسو
 ایسو ہوئی سوکوں کو سائیں۔ سیوک کو لہی سوانی سیوکائیں
 بھو! آپ نے پر بھتا (سوانی) کو بھور کر جو پریم کیا۔
 اس سے گھر آج پورے ہو گیا۔ جا آپ آگیا کریں۔ وہ میں کرونگا سوانی
 کی سیوک کرنے میں ہی سیوک کی بھلائی ہے۔

سنی سینہ رسلے کجی مٹی رکھو رہی پرسنس
 دو! رام کس نہ تہہ کہو اس سستنس او تنس

پریم سے بھرو پورچن کر گرو دستش جی نے شری گوناٹھ
 جی کی مرہا کرتے ہوئے کہا کہ ہے رام آپ ایسا کیوں نہ کہو۔ آپ
 سب و نشوں کے نہیں سو یہ نش کے جھون جو ہو۔

برنی رام گن سیواو بھاؤ۔ بولے پریم لگی مٹی راؤ
 جھوپ سجیو ایشیک سما جو۔ چاہت دین تہہ جب لا جو
 شری رام جی کے گن نشیں اور بھاؤ کی بڑائی کر کے پریم سے
 آندگن ہوئے مٹی راج بولے۔ ہے رام! راج نے راج تلک کرنے کا
 سامع سما ہے۔ وہ آپ کو راج بنایا جاتے ہیں۔

رام کر ہو سب سخم آجو۔ جوں پدی کسل بنا ہے کا جو
 گرو سکھ دیئی رائے ہیں گینو۔ لام ہر دیاں اس لپے بھو
 جنے ایک سنگ سب بھائی بھو جین کسلی لریکائی
 کرن بیدہ اپیت۔ سیا ہا۔ سنگ سنگ سب بھے اچھا ہا
 اس لئے ہے رام جی! آج آپ سنیم (برت ہون آؤی) کیجئے
 تلک بھاتا اسی کام کو سچل کر دیں۔ گورنی پرکشاوے کر سوتھ جی کے

تہی او سر کے لکھن مگن پریم اسند
 دوھا تنسلے پریم کجی کی رکھو کل گیر وجیند

پریم آندیں مگن ہوئے کشن جی اسی سے وہاں آئے تو شری رام
 چندر جی نے جو رکھو کل روپی مکڈنی کے کھلائے والے چندر مایا۔
 پریم بھرے کجی لکھراں کا اور سند کار کیا۔

باہیں مانجے سیدھ بدھانا۔ پیر پر بود نہیں جانی ری بھانا
 بھرت آگنو سنگل متا وہیں۔ آؤ نہیں کجی مین کھس لو پا وہیں
 بھانت بھانت کے باجے نک رہے ہیں بھر بھر جو پریم آند
 چھاما ہوا ہے۔ اس کا فدا نہیں کیا جا سکتا۔ بھرت جی کے اس کی سب بھر
 نواسی لوگ ہاٹ جو رہے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں۔ کہ وہ بلی دی آویں۔ اور راج
 تلک آتسو کو دیکھ کر غیروں کا کھل پڑیں۔

ہاٹ ہاٹ گھر گلیں اتھائیں۔ کہیں پریم لوگ لو گائیں
 کالی لکھن بھلی کیتاک مارا۔ جو کہیں بدھی ایشلا شو ہمارا
 بازاریں، راستوں میں گھر گلی اور چند تروں پر جہاں تہاں شری
 اور پریش آپس میں ہی کہتے ہیں۔ کہ کس وہ شہ بہرت نہ بنائے کس سے
 ہو گا جب بدھانا ہمارے منورکھ پورے کرے گا۔

کنک شگھان سیا سمیتا۔ بھٹیں لاؤ ہوئی اچت چیتا
 سکل کہیں کب ہو نہی کالی۔ لکھن منا وہیں دیو کچالی
 جب نورن شگھان پر شری رام چندر جی ستا سمیت رہیں گے۔

کے دھن دیشوریہ کو نہیں دیکھ سکتے۔

اس گل کا جو بکری بہوری۔ کہیں ہیں چاہ کس کی موری
شری نہ پائی سرکھ پیرائی۔ جو گھر دسا دسمہ دکھ رانی
پھر آگے کا کام دیا کر کے کہ بن میں شری رکھنا تھی جو چتر کر گئی
انکا دین کرنے کے لئے چتر کو مری چاہ کیا کریں گے۔ ہرے میں بن
ہو کر شہ تھی کی پری شری اودھیا جی میں آئی۔ مانو دسمہ دکھ (ناقابل
برداشت دکھ) دینے والی کوئی گھر دشنا آئی ہو۔

نامو منتھرا منڈی چیری کیس کی کیری

ا جس پٹاری تہی کیری گئی گرتی پھیری

کیس کی منتھرا نامی منڈی ایک دہی تھی اسے بڑی
کی پٹاری بنا کر اس کی جھڑی کو اسی کے سرونی جی چلی گئیں۔

دیکھ منتھرا منڈی ستاوا۔ منجل منگل باج بدھاوا
چوچھسی لوگنہ کاہ اچھا ہو۔ نام تلکو سنی دھسا اودھو
منڈی کو سبے ہوئے اور کھر کھر منڈی سے بدھا دیکھتے دیکھکر
منتھرا نے لوگوں سے پوچھا کہ آج کیا اتساہ ہے؟ شری رام جی
کے راج تلک کی بات سنتے ہی اس کا ہر وہ چل اٹھا۔

کرتی بکرا کس بھی کجاتی۔ ہوئی اکا جو کوئی بدھی رانی
دیکھی لائی دھو کس کراتی۔ جی گون گئی لیوں بھی بھاتی
وہ تھان رُجھتی اور تیج جاتی والی داسی سوچنے لگی
کہ کس پر کار سے یہ بنا بنایا کام رات ہی رات میں کھر جائے جسے
کوئی نہیں سمجھتا کھنڈ لگا ہوا دیکھ گھات لگاتی ہے۔ کہ اسے
کس پر کار آتا ہوگی۔

بھرت مانو ہیں گئی بلکھاتی۔ کانہی ہسی کہہ سنسی رانی
امرو دیشی نہ لئی اس سو۔ ناری چرت کرتی ہاری اس سو
وہ برسام نہ بنا کر بھرت جی کی مانا کیسے کے پاس گئی۔ رانی کیسے
اسکی طرف دیکھ کر ہسی اور کہا کہ تو آج اُداس کیوں ہے منتھرا نے کوئی اُتھر

اور ہمارا سن تو بھی شناسنت ہوگا۔ سب یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ
مگل کب ہوگا۔ پرتو کجانی (بڑی چال والے) دیوتا اُدھر دھن دھن
مناس ہے ہیں۔

تنہ ہی۔ وائی نہ اودھ بدھاوا۔ چوری چندنی رانی نہ کھاوا
سار دہی بنے سسر کر ہیں۔ بار ہیں بار پائے کے پر ہیں
دیوتاؤں کو اودھیا کا آئندہ بدھاوا اچھا نہیں لگا جسے چور کو
پانڈو رات آجی نہیں لگتی ہے۔ سرونی جی کو دیوتاؤں نے بلایا ہے
ان سے پرانتھانی اور بار بار ان کے چروں پر گرنے لگے۔ اور کہنے لگے۔

بیتنی ہماری بلوکی ٹری مانو کر بیے سوئی آجو

رامو جاپن بن راجو جی سوئی سکل سکر کا جو

کہ ہے تاتا۔ ہمارا اپیتا کو دیکھ کر آج آپ کوئی ایسا پائے کیجئے۔
کہ ہیں سے بری رام چندنی راج چھوڑ کر بن کو چلے جائیں۔ تو ہمارا سارا
بہرہ بوجا ہے۔

منی سریشٹھا دھی بھیتاتی۔ بھیلوں سرج ہیں ہنم راتی
دیکھی دیوینی کہیں نہوری۔ مانو تو ہی نہیں کھوڑیو کھوڑی
دیوتاؤں کی ہر پرانتھان کر سرونی جی بھیتاتی ہیں۔ کہ میں کل
کے لئے ہمدت رتو کی رات ہوئی۔ انہیں اس پر کار دو بدھا (پٹاٹیش)
میں دیکھ کر دیتا پھر نہ پرانتھان کر کے کہنے لگے۔ کہ یہ تاتا۔ اچھا میں
کچھ بھی دوش نہیں لگے گا۔

سینے ہرش رمت رھو راؤ۔ تمہارے ہر سب رام پر بھاوا
جو کرم بس کھ دکھ کجالی۔ جائیے اودھ دیوہٹ لائی
نری رکھنا تھی تو دکھ کھ سے رمت ہیں۔ کہ تو انے
سہ پر بھاوا کو جاتی رہو۔ جو اپنے کروں کے دوش میں ہو کر دکھ کھ
بہ گئے ہیں۔ اس لئے آپ نے ہوتاؤں کے رمت اودھیا پوری ہیں جائیے

بار بار ہی چرنا سنو پنی۔ چلی بکری بربدھ متی پوجی
اودھیا نو سو تیج کر توئی۔ دیکھی نہ سکھیں پرانی بھیتی

بار بار سنیں کہ کر دیوتاؤں سے سرونی جی کو سوچ اور چنتا میں
وال دیوتا۔ وہ ہیں جن دیوتا ہوتے ہیں۔ کہ دیکھ دیوتاؤں کا
نواں کھانا کھانا اور ان کی پیشین گوئی یہ ہے کہ یہ

نہ دیا کیوں کہری سائیں بھرے تھی۔ اور استری چتر کر کے اسنو
بہانے لگی۔

سنی کہ رانی کا لہو بڑھ تو رہا۔ دیکھیں کچھ اس من موہی
تہوں بول چیری بڑی پاپتی چھائی سوں کا ری جنو سانی
تب رانی نے پھر نہیں کر کہا کہ تو بہت بڑی (باز بان) ہے کچھ کسی
کو کہہ بھی ہوگی میرے خیال میں کچھ نہیں کچھ نہ دیا ہوگا تب بھی
اس ہا پان اسی نے کھڑا کر دیا۔ اور ناگن کی طرح لمبی سانس چھڑانے لگی۔

سچے رانی کہہ ہی کن کسٹل رامو ہی پاؤ
لکھو بھر تو لو دمنو سنی بھا کیری اوساؤ

تب تو رانی بھرا کر کہنے لگی کہ تو کہتی کیوں نہیں؟ شریام
چندلہ راجہ، لکھنؤ دھرت اور شریام کسٹل سے تو ہیں۔ یہ سن کر
کیری بھر کے من میں بڑی دھڑک بڑا۔

کت سکھ دیہی تمہی کو ڈامائی۔ گاؤ گرب کہی کر پلو پائی
رام ہی چھائی کسٹل کہی آجو۔ جیہی جیہی دیہی جب راجو
وہ جل بھن کر کہنے لگی کہ ہے مانی! ججے کوئی شکست کیوں
نہیں دینگا۔ اور اس کس بل پوتے کر کسی سے بڑھ کر بل ہووگی رام
چندلہ کے سوا اے آج اور کس کی کسٹل ہے جنہیں راجہ راج تلک
دے رہے ہیں۔

بھنیو کو سہلی بدھی اتی دہن۔ دیکھت گرب بہت اوناہن
دیکھو کسٹل جانی سب سو بھا۔ جو اولو کی مورنو چھو بھا
آج کو شہنشاہی پر بھانا کی بڑی ہی کر پاپتی ہے۔ جن کے گرب
(غور) کو دیکھ کر یہ لکھو بات سے کل گیا۔ یہ سب شو بھا تم خود جا کر کیوں
نہیں دیکھ لیتی۔ جسے دیکھ کر میرے من میں بڑی سختی ہو رہا ہے۔

پو بدیس نہ سوچو سہاریں۔ جانتی ہو لیس ناہو ہماریں
بھید بہت پر۔ سچ ترانی۔ لکھو بھوپ کپٹ پترانی
شہنشاہی پر بدیس میں ہے نہیں کچھ سچ نہیں تو بدیس

جانتی ہے کہ راجہ ہمارے دشمن ہیں ہمیں تو شک پلنگ پر
بڑے بڑے ہند کے کھڑے لینا ہی بہت پیارا لگتا ہے۔ راجہ
نئی کپٹ بھری پترانی کو تو نہیں دیکھتی ہے۔

سستی پر یہ بچن ملن منو جانی۔ لکھو رانی اب رہو ارگانی
پتی اس کہو لکھی گھر پوری۔ تب صری صیجہ کر کھاؤں قری
منہ ہار کے پر یہ بچن سن کر پترانی سے من کی میلی جان کر رانی
نے اس کو ڈانٹ کر کہا کہ بس چپ رہ۔ یہ گھر میں خفاق ڈالنے
والی جو تو پھر بھی ایسے بچن کہے گی۔ تو بڑی صیجہ پڑ کر نکلو اوساں گی

کاتے کھوے کپڑے کٹیل کچالی جنان

بتیا بیشی سنی چیری ہی بھرت مانو مسکان

کانوں (جن کی ایک آنکھ ناکارہ ہو) نکلوں کیوں کو کٹیل
اور کچالی (پڑے ملن والا) جانا چاہئے۔ اُن میں بھی استری اور استری ہو
پر بھی داسی! اتنا کہہ کر بھرت جی کی ماما کیٹی مسکرنے لگی۔ اور پوی۔

پر یہ یادنی سکھ دہنوں تو ہی۔ سیتے ہوں تو پر کو پونہ موہی
سندھ سنگل دایکو سونی۔ نور کہا پھر جیہی دن ہوئی

ہے پر یہ بچن کہنے والی منہرا! میں نے کچھ شکشا دینے کیلئے
اتنی بات کہی ہے نہیں تو کچھ پر مجھے سینے میں ہی کرودہ نہیں ہے جس
دن تیرا کہنا سچا ہوگا۔ ارھات شری رام جی کا راج تلک ہوگا۔ وہ دن
سندھ سنگل دینے والا شہجہ دن ہوگا۔

جیہو سوانی سیدو لکھو جانی۔ یہ دن کر کل رتی سہائی

رام تلکو پونل سنجھوں کالی۔ دیوں مالو سن بھادت آلی

سوریہ دنش کی یہ سندھ ریتی ہے کہ بڑا بھائی سوامی اور
چھوٹا سیدو ہوتا ہے۔ اگر کچھ ہی کل شری رام کا راج تلک ہوئے
تو بے بھی! میں تجھے تیری منانی دستو دیں گی۔

کوسلیا سم سب بہتاری۔ رامی سچ شہنشاہی پیاری

موہ کر سب سنجھو بیشی۔ میں لڑی پیری بڑی دیکھی

بدھاتا نے گروپ بنا کر مجھے پرورش کر دیا۔ جو بولیا سو کا۔ جو دیا
سولیا۔ کوئی راجہ بنے ہمالیہ کیا بانی ہے؛ داسی چھوڑ کر رانی بننے
سے تو رہی۔

جلے جو گوسبھو ہمارا۔ ان بھیل دیکھی نہ جانی تھارا
تاتیں کچھ کھات بات الو سالی۔ چھٹے بی بھری چوک ہماری
ہمارا سبھو تو جلانے کے ہی پوگیہ ہے۔ کیونکہ تھارا بہت
جھ سے دیکھا نہیں جانا۔ اس لیے کچھ بات مٹنے سے شکل کئی بڑی غلطی
ہوئی۔ ہے دیوی! کشما کیجئے۔

گورھ کپٹ پر یہ بچ سنی تیا ادھر بدھی رانی
سرمایاوش سیرنی ہی سہر جانی پتی آنی

استری جاتی بھاد سے ہی بچیل ہونے کے کارن اور دوتاؤں
کی مایا سے موہت رانی کیکی کے گورھ کپٹ بھرے پر یہ بچوں کو سن کر
دینک منتھہ کو اپنی بہت کرنے والی جانکروں کی باتوں پر بھروسہ کر لیا۔
سادرنی پنی پو بھتی اوہی۔ سہری گان مرگی جنو موہی
تسی متی پھری ہائی جسی بھادی۔ رہی چیری کھات جھو بھادی
بڑے آد سے بار بار رانی کیکی منتھہ کو پو پھ رہی ہیں۔ مانو بھیلی
کے گانے سے ہرنی موہت ہوئی ہو۔ جیسی ہونہار ہے۔ کیسی ہی اس
کی بھتی بھی بھری گئی۔ اپنے کھات میں رانی کو پھنسی ہوئی دیکھ کر منتھہ
بڑی پریشان ہوئی۔

تمہ پو پھریں کہت ڈیراؤں۔ وہ رہو مور گھر پھوری ناؤں
جی تہتی ہو پھری گھر تھولی۔ اودھ ساڈھ ساتی تب بولی
تم پو پھتی ہو۔ میرا کہتہ دتی ہوں۔ کیونکہ میرا نام تو تم نے پہلے ہی
گھر پھوری رکھ دیا ہے۔ بہت طرف سے گھر پھوڑ کر دار کھات لائی
سیاں باتیں بنا کر۔ رانی کو پورا بھروسہ دلا۔ اودھیا کو دکھ میں لانے
والی سینچ کی ساتھ ستی ہشا کے سمان منتھہ کیجی بولی۔

پر یہ سیا را مو کہا تمہ رانی۔ راہی تمہ پر یہ سو پھری بانی
راہی تمہ اب تے دن بیتے۔ سمٹو پھریں پو پھریں پریتے

شری رام چندری کو سبھو سے ہی کو شلیا کے سمان سب
باتیں پیاری ہیں۔ اور جھ پورہ بہت ہی پریم کرتے ہی ہیں
ان کے پریم کی پریشنا کر کے دیکھ لی۔

توں پھری جنو دئی کر ی چھو مو۔ سو سوں ام سیا کوت پتو ہو
پران تیں اھکے مو پر یہ موریں۔ تہ نہ کیں تلک جھو پھو کس توہیں
یہ تو یہ پرار تھنا کرتی ہوں۔ کہیدی بدھاتا دوبارہ مجھے جنم دیں
تو شری رام ہی میرے پتر اور سیتا ہو مو۔ شری رام مجھے پرانوں سے
بھی بڑھ کر پیارے ہیں۔ ان کے راج تلک کے اُتو پر تیرے سن
کو سنتا پ کیول نہ ہوا۔

بھرت سچھ توہی سیتہ کہو پر پھری کپٹ دراؤ
ہشامے بسمو کرسی کارن موہی سناؤ
تھے بھرت کی سوندھ لکے۔ سچ پچ کہو۔ پھیل کپٹ کو پھڑ
دو تو اس اہند کے سسے میں بھی شوک کر رہی ہے۔ اس کا کیا کارن
ہے۔ سچ پچ سناؤ۔

ایک ہیں بار اس سب پو جی۔ اب کچھو کہت جیہ کری مو جی
کچھو سے جو گو کپار وا بھا گا۔ بھلیو کہت دکھ را نہی لاگا
منتھہ بولی۔ میری تو ساری آشاں ایک ہی بار پورن ہوئی
اب تو دوسری جیہ لگا کر ی کچھ کہوں گی۔ میرا بھا گا کپال تو پھوٹنے
ہی کے پوگیہ ہے۔ کیونکہ بھلا کہنے پر بھی آپ نے برا مان کر دکھ پایا۔
کہ ہیں جھوٹی پھری بات بنائی تے پر یہ تمہ ہی کروئی میں مائی
بھوہوں کھی اب تھار سہا ساتی۔ ناہیں تے مون رتہ نو راتی
ہے مائی! ہمیں تو وہ ہی پیارے لگتے ہیں جو بھوٹی جی
باتیں بھلا کر بھلا کر کہتے ہیں۔ میں تو نہیں کر دی گئی ہوں۔ اب میں بھی
منہ دیکھی کوئی بات کہہ دیا کروں گی۔ نہیں تو دن رات پُپ رہا کر رہی۔

کری گروپ بدھی پر بس کینہا۔ بوا سو لینے ایسے جو دینہا
کوڈ پو پھریں ہم ہی کا بانی۔ چیری چھالی اب ہو ب کہ رانی

سے رانی باجم جو کہتی ہو۔ کہ سیدنا اور رام چندر نہیں بیایا
ہیں اور تم اُنکو پیاری ہو۔ یہ بات سچی ہے۔ یہ تو جو دن پہلے تھے سو دن
بیت گئے۔ سماں پلٹنے پر سچائی کرنے والے بھی دشمن ہو جاتے ہیں۔

سبھانو کمل گل پوسٹ نہ مارا۔ نیو جیل جباری کرنی سوئی چھارا
جری تمہاری جہ سوئی اکھاری۔ رُندھو کُری اُپاؤ بریاری
سوریہ کملوں کے گل کا پالن کرنے والا ہے۔ پر جیل کے بغیر
وہی سوریہ اُن کملوں کو جلا کر بھسم کر دیتا ہے۔ منوت کو شلیا
تمہاری جڑ اکھاڑنا چاہتی ہیں۔ اس لئے اُپائے کے بل بند لگا کر
اُسے سورکھشت (بجفاظت) کر دو۔

تمہاری نہ سوچو سوہاگ بل خلیں جانور اور
من بلین مٹوہ پٹھنر لو رانر سمل سبھاو

تمہیں تو اپنے سہاگ کے بل پر کچھ بھی سوچ نہیں ہے
راجہ کو اپنے دل میں کرنا چاہتی ہو۔ راجہ زبان کے تو میٹھے ہیں لیکن
کے میٹھے ہیں۔ تم سمل سبھاو (سیدھی سادی) ہو۔ اس لئے راجہ کے
پھل کپٹ کو نہیں جانتی۔

چتر گھیر رام ہتھاری۔ بیچو پائی رنج بات سنواری
پٹھے پھر لو کھوپ نی اوریں۔ رام ماتو مت جانب وریں
رام کی ماما کو شلیا بڑی چتر اور گھیر ہے۔ جس لئے سماں
پاکر اپنا کاریہ سبھ کر لیا۔ بھرت کو جو نانا کے گھر بھیج دیا ہے۔
اس میں آپ کو سلیا کی ہی صلاح سمجھیے۔

سیو میں سکل سوئی موہی دیکیں۔ گرت بھرت ماتو بل پی کیس
ساو تہار کو سلیہی مائی۔ کپٹ چتر نہیں ہوئی جنائی
کو شلیا نے من میں یہ وجہ کیا ہے کہ سوترا دتی مہی
اچھی طرح سے سیوا کرتی ہے۔ ایک بھرت کی ماما ہی تی کے
بل پر چھنڈیں رہتی ہے۔ اسی لئے ہے مائی! تم کو شلیا کو کانٹے
کی طرح کھٹک رہی ہو۔ وہ کپٹ میں چتر ہے۔ اس کے من کے بھاو
کو کوئی نہیں جانے سکتا۔

راجہ ہی تمہ پر پرمو بسیشی۔ سوئی سبھاو مسکئی نہیں دیکھی
رچی پر پرمو پچو کھوپ ہی پتائی۔ رام نرک بہت گن دھرائی
راجہ تم سے بہت پریم کرتے ہیں۔ اس کو کو شلیا سوت بھاو
سے نہیں دیکھ سکتی۔ اس لئے اس نے کپٹ جال رچ کر راجہ کو دوش
میں کر کے رام چندر کے راج ملک کے لئے لکھن بھرائی ہے۔

یہ گل اچت رام کہوں ٹیکا۔ سب ہی سوہائی موہی ٹھکی نیکا
اگلی بات سمجھو ڈرو موہی۔ رندو دیو پھری سمجھو ہواوی
رام کو راج ملک دینا تو رگھو کی رتی کے انوسا راجت
ہی ہے۔ یہ بات سمجھی کو اچھی لگتی ہے اور مجھے تو بہت ہی اچھی لگتی ہو۔
یہ تو مجھے تو اُس کی بات دیکھ کر دل لگتا ہے۔ بھانا اُلٹ کر اُس
کا پھل اُسی کو دے۔

رچی کی کو ملک کمل پن کینہ سی کپٹ پر بودھو
رچی کی کھاسٹ سوئی کے چھی بدھی باڈہ بودھو
اس طرح کر دوں گیل پن رچ کر نہتھانے کیلنی کو اُٹا سیدھا
سبھاو اور نیکلوں سونوں کی کہانیاں سنائیں۔ کہ جس سے آپ میں
دودھ (مخالفت) بڑھ جائے۔

بھاوی بس تپتی اُرا آئی۔ پونچھ رانی پنی سپتھ دیوانی
کا پونچھو تمہیں اسیر مول نہ جانا۔ رنج بہت ان بہت پسو پچانا
ہو نہار دوش کیلنی کے من میں دوشو اُن ہو گیا۔ رانی اُسے سوگند
(قسم) دلا کر پچھنے لگی۔ منظر اہلی۔ کیا پوچھتی ہو! کیا اب بھی نہیں سمجھی
اپنی لاکھ بانی ایدر ہر دشمن کو تو پستو بھی پہچانتے ہیں۔

بھلیو پا کھو دن سجت سما جو۔ تمہ پائی سُدھی موہی سن آجھو
کھائیے پیرے راج تمہاریں۔ ستیہ کہیں نہیں دوشو ہماریں
راج ملک کی سامری جاتے بندہ دن ہو گئے ہیں۔ اور تم نے آج
مجھ سے خبرائی ہے۔ میں تمہارے راج میں کھاتی پہنتی ہوں۔ اس لئے
راج کہنے میں مجھے کوئی دیش نہیں ہے۔

کچھ لہنی منتھرا ہی پیاری لکھے لگی۔ وہ لگی کو ہلستنی مان کر ارتھات
و نائن کاری و ش کو بھی ادرت سمجھ کر اس کی سر ہینا کرنے لگی۔

منو منتھرا بات پھر توری۔ دہنی آنکھی نیت پھر کٹی موری
و ان پرتی دیکھوں راتی کسینے۔ کہوں نہ تو ہی موہ لیس اپنے
کاہ کروں سکھی سو وہ سمجھاؤ۔ دہنی بام نہ جیانسوں کا و
کیکٹی کہنے لگی۔ ہے منتھرا تیری بات بالکل سچی ہے۔ میری درگ
انکھ سدا پھر کتی رہتی ہے۔ میں ہر روز رات کو ٹپے ٹپے دیکھا کرتی
ہوں۔ پرتو موہ و ش تم سے کہتی نہیں۔ ہے لکھی ایک کروں۔ میرا تو سمجھا
سیدھا سادہ ہے۔ لکھی کسی پرکار کا پیر پھر کرنا ہی نہیں آتا۔

اپنی چلت نہ آجوگی آن پھل کا بابک کچھ نہہ
کیس لکھا بابک ہی بار موری دھو دھو دھو نہہ
چھ لکھی! یہاں تک میری پیش لگی۔ میں نے کسی کا بڑا جک
نہیں کیا۔ پھر تو نہیں یہ اچانک دسہہ دکھ دھاتا نے مجھے کس باب
کے نہشت دیا ہے۔

نہہ جمنو پیرپ بر و جانی۔ جیبت نہ کرنی سوئی سیو کاٹی
ارک لیس دیو جیا و ت جانی۔ مرلو نیک سیتی جیون چاہی
لکھی میکے میں جا کر اپنا جیون بسر کرنا منظور ہے۔ لیکن جیتے ہی
سوئی کی کبھی چاکری نہیں کروں گی۔ بدھانا جیسے شکر کے و ش میں لک
کر جلاتا ہے۔ اس کے لئے تو ایسے جیون سے مرنا نہیں چاہتا ہے۔

دین کرن کہہ بہو بدھی رانی۔ سنی کیرن تیا مایا ٹھانی
اس کس کہہ ہو مانی من اوتا۔ شکھو سوہا کو تہہ کہوں دن و نا
ایسے دین کرن بہت پرکار کے حسب رانی نے کہے تو انہیں
میں کہہ منو اسے اتھری چرنہ رانی اور کہا۔ تم اپنے میں اپنے آپ کو لاچار
سمجھ کر دین کرن کہہ رہی ہو۔ تمہارا کچھ نہ ہوگا۔ دن و گنا ہوگا۔

بہرہیں راسر اتی آن کھلن تاکا۔ سوئی پائی ہی ہو پھلو پیرپا کا
جب میں کہتے سنائیں سو امی۔ بھوکہ نہ باسر نہید نہ جانی

جوں اتنیہ کچھ کہب بنا فی۔ توں بدھی دہی ہم ہی سچائی
راہی تلک کالی جوں بھیسو۔ نہہ کہوں میتی۔ تجو بدھی سیو
پری میں کچھ بھوٹ کو بیج بنا کر کہوں تو بدھانا مجھے بدھوں
یدی رام کو کئی راج تلک رو گیا۔ تو سمجھو بدھانا نے تمہارے لئے
پیتا کایج بویا۔

لکھی کھنچائی کہوں بلو کھاشی۔ کھا ہی لکھی ہو وودھ کٹی ماکھی
جوں مت بہت کر سو سو کالی۔ تو گھر رہو نہ کسی اپائی
میں نہ زور سے بیکہ کھینچ کر (لکھی کی چٹ سے یا بلند آواز
دہی سے) کہتی ہوں۔ کہ ہے رانی! تم وودھ میں پڑی ہوئی لکھی کے
سان باہر نکال کر چھینک دی جاؤ گی۔ اگر کھیت سیت کوشلیا اور رام چند
کی سیو اگر وہی تو گھر رہ سکو گی نہیں تو اند کوئی آپا ہے نہیں ہے۔

کدوں بہت ہی دہہہ دھو تہہ ہی کو سلاں دیب
بھرو بند کی گریہ ہی پیر لاکھو رام کے نیسب
سایوں کی ماکہ کدوں گرت کی ماکہ کو جک اس کی سوئی
تھی دھک دھکا۔ ویسے ہی کوشلیا نہیں دھک دھک کی بھرت جی جیل
خانے کی برا کھائیں گے۔ بخشش ام کے نام ہوں گے۔

لکھی متنا سفت کٹو یانی۔ کہی سکی کچھ سو سکی سکھانی
تن لپیٹو کدلی ہی کانی۔ کیرن بن جلیٹ تیب چانپی
کیکٹی منتھرا کے کرے کہوں کو شتے ہی ہم کر سوکھ گئی ران کا
چہرہ مڑھا گیا! اس کے ٹکے سے کوئی شبد نہ نکلا شریا پسینہ آ گیا اور وہ
کید کی طرح کانپنے لگی۔ یہ دیکھ کر رانی بھنے کے مارے اپیت نہہر جا
منتھرا نے اپنی جیب کو ہاتھوں تلے دیا۔

کہی کی کو تلک کیدٹ کہانی۔ دھیر حور ہر مو پیر پوگی سیانی
پھر اگر مو پیر لائی کچانی۔ لکھی سہا ہی مانی مرانی
پھر کپٹ بھری کروٹوں کہانیاں کہہ کہہ کر اس نے رانی کو خوب
سمجھایا۔ اور ساتھ ہی دھیر ج بھی دی۔ کیکٹی کے گرم اٹے پھر گئے اسے

جس نے تمہارا انٹرنٹ (برائی) کرنے کا شہچہ کیا ہے۔ وہی اس کا بیکاپیل پاوے گا۔ ہے سواری اجیب سے میں نے اس بڑی صلاح کو مناسبت ہے۔ تب سے مجھے نہ تو بدن میں کچھ ٹھوکر لگتی ہے اور نذرات کو نیند آتی ہے۔

پونچھپوں گنہہ رکھتے تہہ کھانچی۔ بھرت بھو ال پر ہیں یہ ساچی بھامنی کر موتو کہوں اُپاؤ۔ ہے تمہاری سیدوا بس راؤ میں نے خیشیوں سے پوچھا۔ انہوں نے صاحب لگا کر بتایا کہ بھرت راجہ ہوں گے۔ بالکل سچی بات ہے۔ ایسا کرنے میں کچھ آپا ہے ہونا چاہئے ہے کھانسی! بیدی تم کو سکوت میں آتیں آپاے بتلاتی ہوں۔ راجہ تو تمہاری سیدائے اسی ہیں ہی ہے۔

پیروں کوپ ٹوچت پر سکیوں پوت پتی تیاگی
کسی مور دکھو دیکھی پر کس نہ کوپ بہت لاگی

کیکٹی ہوں۔ میں شہارے کہنے پر کوٹیں میں کو دسکتی ہوں۔ اور اپنے بڑے اور پتی کو تیاگ سکتی ہوں۔ جب تم میرے بڑے بھائی سننا کہ کو شانت کوٹنے کے منت کچھ کہے گی تو بھلائی وہ آپاے کیوں نہ کرے گی جس میں کہ میری بھلائی ہو۔

گہری کری کس کی کیکی۔ کپٹ چھری اُپا ہن پٹی
لکھی نہ رانی ٹکٹ وکھو کیسی چرنی بہت تن ملی لیسو جیسے

کڑی منتھرا نے کیکی کو اپنے پیچھے لگا کر بالکل بلیدان کا پشتو بنا دیا۔ اور کپٹ کی چھری کو اپنے ہر دے دے پتی پتھر پر تیر کیا۔ اسکے پریم سر پ جلدی ہی کیا ہوا دکھ ہوئے والے۔ اسے کیکی بالکل نہیں بھتی جیسے بلیدان کا پشتو بلیدان ہونے سے کچھ کال ہی پیلے ہری ہری گھاس چرتا ہے۔ اسے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ جلدی ہی توار سے بلیدان کر کے اُس کے چوون کا انت ہو جائے گا۔ بالکل ایسی ہی دشا کیکی کی ہے۔

سنت بات مودو انت کھوری۔ دیتی منوں مودو ماہر گھوری
کہہ گی چیری منگی اہی کہہ ناپیں۔ سواری ہی ہو کھتا مو میں پاویں
منتھرا کی بات سننے میں تو کوئل ہے پر نہ تو پریم میں وہ بڑی بھیا نکستے

نالو وہ شہد میں زہر گھول کر کیکی کو پلا دی ہو۔ وہ کہنے لگی۔ کہ ہے سواری! تمہیں وہ کھتا یا ہے یا نہیں جو تم نے ایک بار مجھے مٹائی تھی۔

دوئی برزان بھوپ سن کھاتی۔ ساگھو جو جڑا ہو چھٹاتی
سنت ہی را جو را ہی بن باسو۔ دہیو لیو سب ستونی ہلا سو
کہ راجہ کے پاس میرے دو دروان دھر دھر (امانتا) کے روپ میں ہیں۔ آج ان دونوں دروان کو راجہ سے ملا کر اپنے ہر دے کو شانت کر دو۔ بھرت کو راج اور رام کو بن باسو۔ اس طرح اپنی سونگے سکھ اور آرام کو ہر دو۔

بھوتی رام سینتھ جب کراہی۔ تب ساگھو جیہی کچو نہ ٹرای
ہوئی اکا جو لسنی بلتیں۔ کچو مور پر یہ مانہو جی تیں
جب راجہ رام کی سوگندہ کھالیں۔ تو دروان مانگنا تاکہ کہیں وہ نہ جائیں۔ اگر آج کی لات بیت گئی تو پھر راجہ کا بڑا پیچ میرے ان بچوں کو جان سے بھی پیالے بھنا۔

بڑا لکھا تو کڑی پانگنی کسی کوپ گہری جاہو
کاچو سنوا یہ ہو سجاگ سبوسہ سہانی پتی آہو

اس ہما پان نے بڑی بڑی گھات لگا کر کیکی سے کہا کہ تم کوپ بھون میں جاؤ۔ اور بڑی چتر تاسے اس کام کو نہانا۔ راجہ کسی اور کی میٹھی میٹھی باتوں میں نہ آجانا۔ ارتھات کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے اپنے بہت پر ڈٹی رہنا۔

گہری دانی پران پر یہ جانی۔ بار بار بڑی بدھی بھانی
تو ہی سم بہت نہ مور سنسارا سب جات کی بھٹی سی ادھارا
دانی نے منتھرا کو پرافوں سے بھی پیاری جان کر بدباد اس کی چتر تان پر شتاسکی۔ اور کہا کہ یہ منتھرا! تیرے سامان میری بھلائی چاہئے والا سنسار میں کوئی دوسرا نہیں ہے۔ تو نے کچھ ڈوبتی ہوئی کو سہارا دیکر سنسار لیا ہے۔

جوں بدھی پر سب منو دھو کالی۔ کرؤں تو ہی کچھ پوتری آلی
ہو بدھی چیری ہی آدو وئی۔ کوپ بھون کوئی کیکی

ویدی کل مدھاتا میری منو کا منا پوری کر دیں تو ہے سکھی !
میں تجھے آنکھوں کی پتلی بنوں۔ اس پر کار بہت طرح سے منتھرا کا آدھ
کر کے کیٹنی کو پ بھون میں چلی گئیں۔

پتی بھو برشا رو تو چیری۔ بھٹیں بھٹی کنتی کیٹنی کیری
پانی کیٹ جلو اکر جیسا۔ برہوڑ دل دکھ کھیل پرینا ما

پیتا (معیبت) بیج ہے منتھرا برسات کی رو تو موسم برسات
ہے کیٹنی کی ٹوڑھ بڈھی بیج پونے کے لئے بھتھوی ہے میں میں
کیٹ روٹی جل پا کر اکر بھوٹ نہکا۔ دو نو ودان اس اکر کے پتے
ہیں اور پرینا م سوپ جس کے اس کے نتیجے کے طور پر بھو روٹی
بھیل لے نکھا۔

کو پ سما جو ساجی سوسوئی۔ راجو کرت رنج کنتی بگوئی
رائر نگر کو لا ہلو ہوئی۔ یہ کیٹنی کچھو جان نہ کوئی

کو پ (غفہ) ناراضگی کا سب ساج سجا کر کیٹنی کو پ بھون
میں جا کر کیٹ گئی۔ راج کرتی ہوئی وہ اپنی دشت بڈھی سے نشٹ
ہوئی۔ راج محل میں اکر بھوٹ بڈھی دھوم دھام ہو رہی ہے۔ پرتو
پردے کے پیچھے ہو رہی اس کچال اکری سازش کو کوئی کچھ نہیں جانتا۔

پر مدت پر نر ناری سب سبھیں سمنگل چار

ایک پر سبھیں ایک نر گھیں کھیر بھوٹ دربار

نگر کے سب استی پرش پر نر ہو کر غمہ منگلا چار کے ساج سجا
رہے ہیں۔ راج دروا میں کوئی جاتا ہے تو کوئی باہر نکلتا ہے۔ بڑی کھیر ہو
رہی ہے۔

بال سکھا سنی جیاں ہر شاہیں۔ ملی دس پانچ رام ہیں جا رہیں

پوٹھو آ رہیں پریمو پہچانی۔ پوٹھیں کسل کھیم ہر دو باقی

پر بھوٹری رام چندر جی کے بال سکھا راج تلک کی خبر سن سکھر

جس پر ہونے۔ وہ دس دس پانچ پانچ بل بل کر رام جی کے پاس جاتے

ہیں۔ پر بھو پریمو پہچان کر ان کا آدھ کرتے ہیں۔ ابران سے کوئل باقی سے
ان کی کشل کشیم (راضی خوشی) خیر و خیریت) پوٹھتے ہیں۔

پھر میں بھون پریمو آسوی پانی۔ کرت پسر رام بڑائی
کو رگھو پسر سر سسنا۔ سبیل سینھو نہا ہن ہالا
اپنے پیارے سکھا شری رام چندر جی کی انگیا یا کردہ واپس
گھر کو لوٹتے ہیں۔ اوسا پس میں ان کی بڑائی کرتے جاتے ہیں۔ کہ رگھو پسر
کے سامن سنسار میں دوسرا اکر کون ہے جو ان کی طرح شیل پریم
کے نہا ہن ہالا ہو۔

جیہیں جیہیں جی کر کم میں بھوٹ۔ نہاں تہاں آسوی دھو پوہیں
سیوک ہم سوامی سیا نا ہو ہرو و نات یہ اور نہا ہو
ہم بھگوان سے پرارتھا کرتے ہیں کہ ہم اپنے کرم و ش او لوگن
کے چکر پر چڑھے ہوئے جس جس کوئی میں جاپیں۔ وہاں وہاں ہم تو سیدک
ہوں۔ اور سینا پتی شری رام چندر جی ہمارے سوامی ہوں۔ چار ارشتہ
سواہی بنا رہے۔

اس اھیلا شو نگر سب کا ہو۔ کیٹے ستا ہر دیاں اتی دا ہو
کو نہ کشتگی پانی لندائی۔ رہ ای نہ بیچ متیں چترائی

نگر اسی سب کی اسی ہی اھیلا شاہ ہے۔ ایک کیٹنی کے
ہر دے میں ہی بھاری ملن ہو رہی ہے۔ بڑ سنگ پا کر کون نہیں
نشت ہو جاتا۔ بیچ سجا مالوں کے پیچھے چل کر خیرائی لے سکتی

ساجھ سمے ساندہ نر گویو کیٹنی گھیں

گوٹو نچھوٹا انگٹ کے جنو دھو دیا دیہہ نہیں

شام کے وقت راج آند کے ساتھ کیٹنی کے محل میں گئے

ناویرک ہی شری دھارن کر کے لشکر (سنگدی) کے پاس گیا ہو۔

کو پ بھون سنی سکھو راؤ۔ بھٹے پس اکر پرتی نہ پاؤ

سرتی لیبی باہن بل جاکیں۔ نہرتی سکل رہ ہیں نہک تاکیں

سوئی تیار ہیں گویو سکھائی۔ دیکھو کام سرتاپ بڑائی

سول نکس اسی انگو ہنارے۔ تہرتی نا کھن سرتاپ
کو پ بھون کا نام سن کر راجہ ہم گیا۔ دھ کے مارے پاؤں

ہیں۔ اور دولہا وہاں اس کے نافہرانت میں، وہ ناکن کاٹ کھانے کے لئے نرم سٹھان کو دکھ رہی ہے۔ تلسی اس جی کہتے ہیں کہ راجہ ہونہار کے دہن ہو کر اس پر کا داس کے ہاتھ بھجھوڑنے اور ناک کی طرح غصے سے لال پیلا ہو کر دیکھنے کو بھی کامیو کا ہی ایک چوہلا (کرٹیرا بھیل) سمجھ رہے ہیں۔ (ارکھات راجہ سمجھ رہے ہیں کہ یہ نازو خڑے کر رہی ہے)

بار بار کہہ لاؤ۔ عوسمکھی سلو چنی پک بچنی
کارن مہوی سناؤ گج گامنی سچ کوپ کر

راجہ بار بار کہہ رہے ہیں ہے سندر کھی! ہے سندر میتروں والی۔ ہے کوئل کے سمان میٹھا بولنے والی! ہے اٹھی کامی مست چال چلنے والی! مجھے اپنے کردہ کا کارن تو سناؤ

انہت تو پریا کیس کینہما۔ کسی ڈوئی کسری جو چہر لپینہ
کہو کہی رنگ کروں نرلیو۔ کہو کہی نرپ ہی نکاسوں دیو
ہے پریہ! کس نے جیوانشٹ (بڑا) کیا ہے کس کے دوسر
ہیں۔ میرا سس کو اپنے نوک میں لے جانا چاہتے ہیں۔ کہو کہیں راجہ کو گنگال بنا دوں۔ یا کس راجہ کو لیش سے نکال دوں۔

سکیوں تو لاری ام میو ماری۔ کاہ کیٹ پیرے نرناری
جانشی مور سجھاؤ برو۔ منو تو آئن چندھیکو رو

تمہارا دیری اگر کوئی دیتا بھی ہو تو بھی اُسے مار سکتا ہوں
پھر بھلا کیلے مکوڑوں کے سمان ان استری پرنسوں کی تو گنتی
ہی کیا ہے۔ ہے سندر جانتھ والی! تو میرے بھھاؤ کو تو جانتی ہی
ہے۔ کہ میرا اس تیرے چندر مچھ پر گدھ ہوا فیکور ہے۔

پریا پران مست سرلسو موریں۔ پرکینا پر جاسکل بسن توریں
جوں کچھو کہوں کپھو گری تو ہی۔ بھامنی رام پتھ مست موسی
ہے پریہ! میرے بھالے۔ پیر و کھسی و جن اور مال راوہ پر جا
سب تیرے ہی اوصیں ہے۔ بدی یہ بات میں کپٹ کر کے کہا ہوں۔
تو ہے جا ہی! مجھے سہارا رام کی سہ گندھ ہے۔

اے نہیں اٹھتا چن کی بھجاؤں کے بل کے پرتاپ کے راجہ اندر اپنا
جون و نیت کرتے ہیں۔ اور سارے راجہ چن کا دھک دیکھتے رہتے
ہیں۔ ارکھات اُن کے اشاروں پر چلتے ہیں۔ وہی راجہ دسرتھ اتھی
کو روکھی ہوئی سن کر سوکھ گیا۔ دیکھو کام دیو کا کتنا پرتاب اور نہما ہے۔
کہ جو ترسول۔ بجز اور تلوار کے گھاؤ ہنسی خوشی اپنے ڈنگوں پر پہن کر لیتے
ہیں۔ وہی رتی کے تپی کامیو کے بھولوں کے بان سے مارے گئے
سمجھ نرلیو پریا پریں گیو۔ دیکھی دسا دکھو داروں بھیسو
بھوئی سیں بٹھ موٹ پیرانا۔ دیئے ڈاری تن بھوشن نانا
ڈرتے ڈرتے راجہ کیٹی کے پاس گئے۔ اس کی دشا کو دیکھ کر انہیں
بڑا بھادی دکھ ہوا۔ وہ زمین پر لیٹی پڑی ہے۔ اور بدن پر پڑنا موٹا۔
کپرا پہنے ہوئے ہے۔ اپنے خمر کے نانا گھنوں کو ادھر ادھر اتار کھینچا

کتنی ہی کسی کیشنا بھابی۔ ان اہویات سوچ جی بھابی
جانی نکٹ نرپو کہہ مرہو بانی۔ پران پریا کہی سہیتو رسانی
اس موٹھ مستی کیٹی کو وہ انگل بھیس لکسا بھابا ہے۔ مانو نہنا
اُس کے بھوا ہو جانے کی سوچنا دے رہی ہو۔ (ارکھات اُس کا بڑا
بھیس بدسوان کا پیش خیمہ دکھائی دے رہا تھا) اُس کے پاس جا کر
راجہ نے کوئل بانی سے کہا۔ ہے پران پیاری! کس لئے روکھ گئی ہو۔
چھند

کسری ستیورانی رساف پریست پانی پتی ہی نیورانی
مانوں سروش بھوانگ بھامنی بشم بھانتی ہنماری
دیو بانسار سناد سن برودم کھا ہرو دیگھسی
تلسی نرپتی بھو تیلدیا بس کام کو تک لیکھی

ہے رانی! کس لئے روکھ گئی ہو! یہ کہہ کر راجہ اُسے ہاتھ سے
سپیش کرتے ہیں۔ تو وہ اُن کے ہاتھ کو بھنجھوڑ کر پیرے پٹا دیتی ہے۔ وہ
ایسے دیکھ رہی ہے۔ نافہ غصے سے لال آنکھیں کئے ناکن کر در دشتی
سے دیکھ رہی ہو۔ دوران کی دونوں دامنیں اُس ناکن کی دونوں

کے بچے سے چوری استری کھل کھلا نہیں ہوتی ہے۔ اس کی اس
کیٹ چترائی کو نام نہ جان سکے کیونکہ وہ گھڑ دوں کٹل پرشوں
کی گڑبگڑ شوقی سنہرا کی پڑھائی ہوئی ہے۔

جدی قیسی نین برنا ہو۔ ناری حیرت جیل بدھی اوکا ہو
کپٹ سینہ پڑھائی ہوئی۔ لوی ہسی نین سو ہو موری

اگرچہ راجہ دسرفہ پتی میں چتر ہیں۔ یزقو ناری چتر بھی تو اٹھا
سند رہے۔ پھر وہ کپٹ بھرا پریم دکھلا کر نیترا اور نہ پھر کر لوی۔

مالو مالو پے لکھو پیا کھو پے نہ دیو نہ لیو ہو،

دین کھو ہر دان دوئی تیو پاوت سند ہو

ہے پریم! مانگ ل مانگ لو آپ ایسا ہی کہا کرتے ہیں۔
پہوتے پیتے کچھ بھی نہیں۔ آپ نے مجھے دو دوران دیے کو کہے تھے
مجھے تو اسی کے بننے کی بھی آشا نہیں۔

جانیو مورو او ہسنسی کہہ ائی۔ تہہ ہی کو باب پر یہ اہ اکی

تھائی را کھی نہ مالک ہو کاو۔ پسری کیو موی کھور سجھاو

راجہ ہنس کر کہنے لگے کہ میں اب تمہارا مطالبہ کھ گیا ہوں

تہیں اپنا مان کرو نہ بہت پیارا لگتا ہے۔ (یعنی تمہیں یہ بات بہت

اچھی لگتی ہے کہ میں تمہاری نار بہااری کروں) ان دونوں دورانوں کو

تم نے ہی میرے پاس دھروہ دانستہ کہہ کر سوپا میں رکھ دیا اور

کبھی انکاری نہیں۔ ادھر میری بھوں مالے کا سجھاو ہے۔ اس لئے مجھے

بھی وہ دوران یاد رہے۔

چھوٹے چھوٹے دو شوقی دیو۔ دوئی کے چاری مالو لیو ہو

دھوئل رتی سدا علی آئی۔ چران جاہوں ہر کھینچنے جانی

مجھے چھوٹے دوش نہ لگاؤ۔ دوران بے شک دھکے بدلے

چار مانگ لو۔ دھوئل میں سدا سے یہ ہی دیت چلی آئی ہے۔ کہ پران

نیلے ہی چلے جاتے پر کچھ نہیں جاتا۔

نہیں استیتہ تم پانک نہ پتیا۔ گری تم ہوئی کہ کوٹک گئی

ستید مول سب شکر تہی۔ میرا ان بدت منو گائے

بہری مانگن بھاؤنی باتا۔ کھوشن سبھی منو ہر گاتا

گھری گھری سبھی جیاں دیکھو۔ بگی پر پاری ہری کھینچو

تم ہنس کر دینی سن چاہی دستوانگ لو اور اپنے منو ہر انگوں

کو گہنوں سے تھلا۔ بچے میں میں کھینچو سبھی سے کا بھار لو کہ سچ پایا

اس بڑے جیسے کو چلیا دور کہ۔

یسنی من گئی سہتہ پڑی ہسی اٹھی مٹی مند

کھوشن سبھی یلو کی ہر کو منہوں کر اتنی پھست

راجہ کے ان بچوں کو شکر اور من میں رام ہی کی لڑی سو گئے

کا دھار کو کہ وہ مٹھ مٹی کی کھینچنی ہوتی اٹھ بھلی اور کہنے پہنچے

لگی۔ مالو کوئی بھینچنی شکار کو دیکھ کر کھا لینے کے لئے کوئی پھند نہ ہلا

کر رہی ہو۔

بئی کہہ راہ سہر جیاں جانی۔ پریم پائی ہر دو منجل بانی

کھامنی بھینچو تو ر من بھاوا۔ گھر گھر کر ہنس مدد بھادوا

اپنے من میں کیکنی کو اپنا سوہو (اپنی بھائی چاہنے والی)

جیاں کو دسرفہ جی پریم سے پلکت ہو کر کوئل اور سند بانی سے پھر لے۔

ہے کھامنی اتہار انور تھہ ہرا ہو گیا ہے۔ اچھو چھوٹی لکھ گھر

بدھاوے نچ لے رہے ہیں۔

راہی دیوں کالی یو راجو۔ سبھی سلو جی منگل سا جو

دی اچھو سٹی ہر دو کھو رو۔ جنو چھوٹی کیو پاک بر تو رو

میں کل ہی رام کو پوراج پد (راج گدی) سے رہا ہوں ہے

سند ریتوں والی اتو منگل ساج سما۔ یہ سنتے ہی اس کا کھوہ ہر

ایسے دھکی ہو کر ٹپنے لگا۔ جیسے ہاں توڑ لگا ہوا پھرا ہاتھ لگانے سے

دکھنے لگتا ہے۔

ایسیو پیر ہسی نہیں گوئی۔ چور ناری آبی بر گئی نہ روئی

کھیں کھو کپٹ چترائی۔ کوئی کٹل مٹی کر پڑھائی

وہ ایسی بھائی پیر کوئی سن کر کھینچنی۔ جیسے یہ کھل جائے

کھول دیا۔

دوہا

کھوپ منور تھ بھگ بھگ سوہنگ سماج

بھیننی جی چھارن جیتی بھینو بھینکر و باج

راجہ کا منور تھ سند رہا ہے جو سنگہ سند بھینوں کے گھنڈوں
 سے بھر رہا ہے۔ کیکٹی بھیننی کی طرح ان سنگہ اور آئندہ روٹی
 پکشتیوں پر کچن روٹی بھینکر بازو بھینکر نا چاہتی ہے۔

گھوٹ کے سمان پادوں کا اور کوئی ڈھیر نہیں ہے کیا کر دیا
 گھوٹ کی گر پست کے برابر ہو سکتی ہیں۔ کچھ ہی سب اتم ہیں
 کرسوں کی جڑ ہے۔ دیر پائوں میں ایسے ہی پرگٹ کر کے کہا ہے
 اور منور تھ لے بھی رہا ہے۔

یتیمی پر رام سینہ کری آئی۔ سنگرت سینہ اور ہی رکھو رانی
 بات در رہانی کئی سنس بولی۔ کوست کہہ گئے جو کھولی
 نس پر رام چندری کی سو گندھ ہو چکی ہے۔ رام چندری
 میرے سارے بن کر ہوئی اور پریم کی حد میں۔ ایسی بات کی کر کے
 موٹھ سنی کیکٹی سنس کو بولی۔ مانو اس نے سبے چار روٹی خوشی
 پکشتیوں کو آند کر کے گئے لئے ان کی آنکھوں پر کی ٹوپی (پٹی)

ماس پارلین تیرھواں شرام

(۱۳)

گیو سہی نہیں کچھو کچی آوا۔ جنوں سچان بن جھینو لاوا
 بہرن بھینو پیٹ نہریا لو۔ دامن ہینو منہوں نرو تالو
 راجہ سہم گئے۔ سکھ سے شبد نہ بنی نکلتا۔ مانو میں بانو نے
 بیڑ پر چھینٹا لاوا۔ راجہ کا رنگ اڑ گیا۔ مانو ماٹ کے بیڑ پر
 بجلی گر پڑی ہو۔ اور اس کا رنگ اڑ گیا ہو۔

ماٹھے ہاتھ مودی دوڑ لوچن۔ تنو دھری سوچو لاگ جنو سوچن
 موڑ منور تھو ستر ترو چھو لا۔ پھرت کری نی جی تہو سمولو
 اورہ آقاری کینہی کیکٹیں۔ نہی سی اہل پتی کے نہیں
 ماٹھے ہاتھ رکھ کر دولوں آنکھوں کو بند کر کے راجہ ایسے
 سوچ کر گئے۔ مانو سوچ ہی سا کر روپ دھلان کر کے سوچ رہی ہو
 وہ سن رہی میں کہتے ہیں کہ میرا منور تھ روٹی کلب پر کش بھیل چکا تھا
 ابھی اس میں بھل گئی وہ لے گئے کہ کیکٹی روٹی تھنی نے اسے جڑ
 سیت اٹھا کر شند کر ڈالا کیکٹی نے ایو دھیا کو آج کر دیا۔ اور

سنگہ پیران پر بھارت جی کا۔ دیر چاکیر کھرت ہی جیرکا
 مانو پوں دوسر بڑ کر جو رہی۔ پیرو ہو ناٹھ منور تھ سوری
 وہ بولی! ہے پران پیارے۔ سنئے۔ میراں چاہا ایک
 وردان تو یہ ہے کہ سب بھرت کو راج تلک رکھئے۔ اور ہے
 سوامی! دوسرا وردان میں اٹھ جو کر مانگتی ہوں۔ سو آپ سید
 منور تھ کو پورا کریں۔

تاپس بھش بھیشی آداسی۔ جودہ برس رامو بنیا سہی
 سنی مردوچن بھوپ ہیاں سوک۔ سہی کچھو نیت بگل جی کو کو
 وہ یہ کہ تیسویں کے تیس میں ہم وراگی سنی جنوں کی گھا
 رام جودہ سلن تلک بن لہا نوں کریں۔ کیکٹی کے ان کو مل کیوں کہ
 سن کر راجہ کے ہرے میں بھوت ہی شوک ہوا۔ جیسے چند ماں کی
 کرن کے چھوٹے سے چکوا ویا گل ہو جاتا ہے۔

دوسرا دران جو تونے بے میل اور گھٹن مانگا۔ اس کی آغ سے میرا ہودہ اب بھی جل رہا ہے۔ سو برکرو دھ ہے یاد دل لگی ہے۔ یا سچ پھر وہی داستان مانگتی ہو! ذرا غصے کو چھوڑ کر رام کا قصہ تو بتا۔ (جسکے کارن کہ انہیں بن میں کھینچا جاتی ہو) سب کوئی کہتی ہیں کہ رام بڑے ہی نیک ہیں۔

تہوں سے اس کی کرسی سینہ ہو۔ اب سنی ہوئی بھینٹو سند بہو جاسو سبھاؤ ان کی ہی الو کو لا۔ سو کی کر ہی مانو پر نیکو لا تو خود بھی رام کی بڑی تعریف کیا کرتی تھی۔ اور ان سے بڑا پریم کرتی تھی۔ آج تیرے ایسے بن میں کر مجھے بڑا سند بہو ہو گیا ہے۔ جن کا سبھاؤ دشمنوں پر بھی دبا ڈٹی کرنا ہے۔ وہ رام بھلا اپنی ماما کا کبھی کسی پر کار کا ورودھ کیسے کر سکیں گے۔

دوہا

پر یا اس رس پر ہی ہری مانو بچاری بے سیکو
جہیں بھیکوں اب میں بھری بھرت راج ابھیشیکو

بے پیاری! بیدی یہ دل لگی ہے۔ تو بھی چھوڑ دو۔ اوریدی کسی کرودھ وٹن ایسا کہہ رہی ہو۔ تو اس کرودھ کو بھی چھوڑ دو۔ خوب سوچ وچار کر اچھت وردان مانگو تاکہ میں بھی جی بھر نیتروں سے بھرت کالاج تک دیکھ سکوں۔

جھوپائی

جے بن بر و باری بہیت۔ مٹی ہو پھینکو جئے دکھ دینا
کہنوں سبھاؤ نہ چھلو من مایں۔ جیو تو مور رام رہنو نایں
بھلے ہی بھیلی بانی کے بغیر زندہ رہے۔ اور سانپ بھی دین دکھی ہو بھلے ہی مٹی کے بغیر بنتا رہے۔ پر تو میرا جیون رام کے ہنا نہیں رہ سکتا۔ یہ بات سب بھل چھوڑ کر میں سبھاؤ سے ہی کہتا ہوں
سچھی دیکھو جیاں پر یا پر مینا۔ جیو تو رام درس آدھیتا
مٹی ہر دیکھ کنتی اتی جڑی۔ منہوں نل آہوتی گھرت برای
ہے چتر سپر! تو اپنے بن میں اچھی طرح سے کچھ کر دیکھ کر میرا جیون

اوی دوت میں ٹھیک پر اتنا سہمیں لگی منت دوتو بھرتا
سند سو دھی منو ساجو سجاتی۔ دیہوں بھرت کہوں راجو کجانی
پر اتہ کمال ہونے ہی میں دوت بھیدوں کا۔ بھرت افشروں
دوت سنتے ہی تروت آجاویں گے۔ شہد دن مہورت وچار کر سب ساج
سجا کر سن دکھا بکا کر بھرت کو راج لگی دیہوں کا۔
دوہا

لو بھونہ راہی راجو کر بہت بھرت پر پرتی
میں بڑھوٹ بچاری جیاں کت ہوں نرپنتی

رام کو راج کا لایع نہیں ہے۔ اور بھرت سے تو وہ بہت ہی پریم کرتے ہیں۔ میں نے ہی اپنے من میں بڑے چھوٹے کا دھار کر کسے راج مٹی کا پالن کرتے ہوئے شری رام کو راج ملک دینے کا لہجہ کیا تھا۔

جھوپائی

رام سیتھ سنت کہنوں سبھاؤ۔ رام مانو کچھو کہنوں نہ کاڈ
میں سبھو کینہہ تو ہی ہو پو چھپیں۔ تیرہی میں پر سو منور کچھو چھپیں
رام چند کی سو باہر سو گندھا گریں سبھاؤ سے ہی کہتا ہوں کہ
رام کی ماما کو شلیا نے مجھے کبھی بھی راج ملک کے بارے میں کچھ بھی
نہیں کہا۔ میں نے تم سے بنا پوچھے یہ سب کچھ کیا۔ اس لئے میرا منور
برتھا ہو گیا۔

رس پر تیر واپ منگل ساجو۔ کچھو دن گئی بھرت کو راجو
ایکھی بات موی دکھو لاگا۔ ہر دوسرا سمنچس مانگا
کرودھ چھوڑ دو۔ اور منگل ساجو۔ کچھ دن بعد بھرت کو
راج ملک چھو جائے گا۔ ایک ہی بات کا مجھے دکھ لگا ہے کہ نے
دوسرا دران بڑی ارچن کا مانگا۔

اجوں ہر دیو بھرت تیری آجی۔ رس پر ہی اس سانچہوں ساچا
کہو تیج رو شو رام ایرادھو۔ سب کوہ کہی مانو ٹھی سا دھو

شری رام کے دشمنوں کے آگے جیسا ہے راجہ کے ان کو مل جیوں کو
 من کر مورتی کی گئی اور بھی چلے گئی۔ لڑائی میں بھی کی آہ تھی جو کہ
 کہی کر ہو کن کوٹی آیا یا۔ ابہاں نہ لگی ہی رائی مایا
 دیو کر لیو جیسو کری ناہیں۔ موی نہ بہت پر پنج سواہیں
 کیکی کہنے لگی۔ کہ اب آپ چاہے کر دوں آپاے کیوں نہ
 کریں۔ آپ کی چال بازی اب یہاں نہ چلے گی۔ یا تو جو دردان میں نے
 مانگے ہیں۔ وہ دیکھتے نہیں تو نہ کر کے (منکر ہو کر) دنیا میں اپنی ہنڈا کر
 واپس۔ اور دھر کے بہت سے یہ پھر مجھے اچھے نہیں لگتے۔
 رامو سادھو تہہ سادھو سیانے۔ رام مانو بھلی سب پہچانے
 جس کو شلیاں مور بھل تاکا۔ نس چکوا کہہ ہی بیوں کر کی ساکا
 رام بھی سادھو ہیں۔ آپ ان سے بھی سیانے سادھو ہیں اور رام
 کی مانا کو شلیاں نیک ہے۔ میں نے مستی سادھو دل کو بھی طرح
 پہچان لیا ہے جس پر کار کو قلیانے میری بھلائی سوچی ہے۔ اس پر کار
 میں بھی اسے کبھی نہ بھولنے والا ہیں دلوں کی۔

دوہا

ہوت پر اتومنی بیش نہری جوں نہ راموں جاہیں
 مور مور رائی جس پر پکھنے من ہاڑیں
 پراتہ کال ہوتے ہی اگر رام ستی کا جیسے بنا کر یہ کہہ دیتے
 تو نہ دامن میں ہی بھی طرح سے لٹک کر لیجے کہ میری مرضی ہوئی اور
 لوگ میں آپ کی جہاں ہوں۔

اسی ہی کش کی اٹھی ٹھادی۔ ماہوں روش ترنگنی باوھی
 پاپ پیار پر گٹ کھنٹی سوئی۔ بھوی کر وہ جل جانی نہ جوئی
 ایسا کہ کریشل کیکی اٹھ کھڑی ہوئی مانو کہ وہ روپی ندی
 بہ نکلی ہو۔ جو پاپ روپی پیار سے پر گٹ جوئی ہے اور کہ وہ روپی
 جل سے بھر رہا ہے۔ دیکھتے میں اسی جھانک دشا دیکھی ہی نہیں جاتی
 دوڑ کر کوئی شخص نہج دھارا۔ کھنور کیسی بکھن پر صارا
 دھارہ نہج پتو مولا۔ چلی پتی بار دھی انو کول

دو دو دروان ہیں کر وہ روپی ندی کے دونوں کنارے پائی۔
 کیکی کا بٹھ ہی اس ندی کا رودہ ہے کبھی منتہا کے سکھا سکھا
 ہوئے کچن اس ندی کا کھنور (گلاب اسکا)۔ وہ کہ وہ روپی ندی
 راجہ دشرنگ روپی پرکش کی جو کومل سے گرتی ہوئی پتا روپی سمندر
 کی اور یہاں چلی ہے۔

چوہائی

لکھی نہیں بات پھر سیانچی۔ تیا س میچ سیس پر ناچی
 لگی پیدنے کینہہ بیٹھا دی۔ جی دن کر گل ہوسی گھٹاری
 راجہ نے جان لیا کہ یہ کوئی دلی لگی یا کر وہ میں ہکر ایسا
 نہیں کہہ دی۔ بلکہ یہ بات بالکل راستوں سچی ہے۔ استری کے
 سہانے میری سمیت ہی سر پر ناچ رہی ہے انہوں نے کیکی کے پاؤں
 پکڑ کر تے بچھایا۔ اور ہر پارتھنا کی۔ کہ سورج و نس کے لئے تو
 کھٹاری نہیں۔

ماگو ماٹھ اپ ہیں دیوں تو ہی۔ رام نہیں جی ماری موی
 راکھو رام کہوں جی یہی بجاتی۔ ناہیں تہہ جی ہی جہم پھر چھاتی
 تو میرا رنگ لے میں ابھی تھے مے سکا ہوں بکھن رام کے
 دیوگ کے دکھیں مجھے نہ مار۔ جیسے تیسے کسی پر کار سے تو رام چند
 کو گھری رکھ لے۔ نہیں تو کھر کھری چھاتی جاتی رہتی۔

دوہا

دکھی سیارگی اسادھ نوپ پر نہ دھرتی دھنی ماٹھ
 کہت پریم آرت کچن رام نام رکھوناٹھ
 راجہ نے دیکھا کہ یہ روگ اسادھ (لا علاج) ہے۔ تب وہ
 مہادی کر کر بارام بالام۔ ہار گھوناٹھ۔ ایسا آرت نہ کر کے جوئے
 سرپٹ کر زین پر کر پڑے۔

چوہائی

بیانگل راؤ سٹھل سب گاتا۔ کرنی کا پتھر منہوں نہا تا
 کٹھو سوکھ سکھ آؤ نہ بانی۔ جتو پائیسو دین نہ پانی

راجہ بیگلہ کی بیوی کے۔ سارا شہر ہلچل ہو گیا۔ مانو کا بیڑہ دیکھ کر
کوہا جی نے اکھاڑ پھینکا۔ ان کا گلا شکوہ کیا۔ منہ سے بات نہیں
کہتی۔ وہ ایسے زہر رہے ہیں۔ جیسے پھینکا خاک بھلی پانی کے
پنا تر جی ہے۔

پانی کو کھڑکھڑا کر کیسی۔ منہوں کھائے ہوں ماہر بی
جوں انتہوں اس کو تو نہیں۔ مانو مانو تمہیں کہی بل کہیں
کیسی پھر کر ڈرے اور کھو کر جی کہنے لگی۔ مانو زخم میں نہ ہر
بھر رہی ہو۔ میری آخر میں آپ نے یہی کر تو کر لی تھی۔ تو وہ
مانو در مانو "ایسا کس بل بوتے پر کہتے تھے۔

روٹی کے ہونے ایک بھو آلا۔ ہنسٹھٹھائی پھلا سب کھلا
دانی کہاؤں اورو کر پانی۔ ہونے کہ کھیم کسل روتائی
ہے راجہ! دونوں باتیں ایک سے کہے ہو سکتی ہیں بھٹھا
مار کر ہنسنا چھی چاہتے ہو نہ تو دان دینے میں بخوشی کرتے ہو۔ دن دیر
راجوت بھی کہا جاتے ہو۔ پرتو بیہ میں چوٹ لگنے سے بھی گھبراتے
ہو۔ کیا دیر تائیں کھیم کسل رہ سکتی ہے۔

چھاڑو بھو بھو کہ دھیر جو دھیر جو۔ جی ابا جی کر دنا کہ ہو
تنو تپا تپا تپا دھا مو دھو دھو۔ سیتہ سندھ اکھوں ترن سم بونی
یا تو بچوں کو چھوڑ دیکھے یا دھیرج دھارن کیجئے۔ ابلان کی طرح
روئے پٹئے نہیں سیتہ برت دھاری کے لئے اپنا شریہ استری پڑ۔
گھر دھن اور پرکھوی سب چھ تیکے کے سان لگے گئے ہیں۔

دو دھا

مرم بچن سنی راؤ کہہ کہو کچھو دو سش نہ نور
لا گینو تو ہی پساج جی کا لو کہاوت سا مور

کیسی کہ ایسے مرم بچن (جی) سے بھرے ہوئے گودھ بچن
سن کر راجہ نے کہا۔ جو کچھ تیرا دل چاہتا ہے کہہ اس میں کچھ دوں
نہیں ہے۔ میرا کال اٹھتی تھی تھی چھوٹ گیا ہے۔ اور وہ ہی تھا
منہ چھو کر بول رہا ہے۔

چہرت نہ بھرت تھی بھویریں۔ بدھی بس گئی بسی جے نوریں
سو سو مو مور یا پ پرینا مو۔ بھو بھو کھانہ نہیں بدھی بانو
بھرت تو بھول کر بھی راجہ نہ نہ نہیں چاہتے۔ ہونہاروش تھار
ہر سے میں ایسے جڑے دیار میں گئے ہیں۔ سو یہ میرے ہی پاؤں کا برا
پہل ہے۔ جس کے کاروں بے موقعہ پری بھانا چھ سے دیریت
ہو گئے۔ (یعنی راجہ تلک کے سیم بھانا کی دیا چاہئے تھی۔ انا انہوں
نے میرے گھر اٹارنے کا نقشہ کر لیا۔ اسلئے یہ دیریت ہونے کا کیسا سال
انہوں نے ڈھونڈ نکالا۔

سبس بسی ہی پھری اودھائی سب گن دھام رام پر بھتانی
کرہیں بھائی سکل سیو کاٹی۔ موٹی نہوں پر رام بڑائی
یکیش سہر کر بھی اودھیا پھر بھلی بھانت بسی۔ اودھ سب گنوں
کے دھام شری رام چند بی کا راج ہو گا۔ سارے بھائی اکی سیو کریں
گے۔ اور تینوں لوگوں میں شری رام جی کی بڑائی ہوگی۔

نور کھنکو مور پچھت او۔ موٹیہوں نہ پچی نہ جائی کاؤ
اب تو ہی نیک لاگ کر سوئی۔ لوجن اوٹ بیٹھو مو ہو گوئی
نیز تو تیرا کلک اور میرا بھتا دامن نے پکھی نہیں ملے گا۔ یہ کسی طرح
پچھا نہیں چھوڑے گا۔ اب تجھے جو بھتا گنت ہے وہی کر مین چھپا کر میری
انگوں کی اوٹ ہو کر جا بیٹھ۔ ارنجنا تیرے سامنے سے ہٹ جا۔ اور
تجھے اپنا منہ چہرہ نہ دکھا۔

جب لگی جنوں کہوں کر جوری۔ تب لگی جی کچھو کچھو
پھری کچھو مہی انت اٹھائی۔ ماری گائی نہ سارو لائی
میں ہاتھ جوڑ کر تم سے کہتا ہوں کہ جب تک میں بیتا رہوں تب
تک تم مجھ سے ملنا نہ بولنا۔ اسی پر نصیب! انت میں تو بھتائے گی۔
جو تو چمڑے کے ایک تار کے لئے گائے کو مار رہی ہے۔

دو دھا

بیرو راؤ گی کوٹ بدھی کا ہے کرسی زندا نو
کپٹ سیانی نہ کہتی کچھو جاتی منہوں مسالو

دو

دوار پھر سب کو سچ کہیں اُرت رنی دیکھی
جاگینو اہوں نہ اودھتی کارلو کو نو بسکھی

راج دوار پر سب کو منتر یوں کی پھر گئی ہوئی ہے۔ سو ج نکلا ہلکا
وہ صاب کہہ رہے ہیں۔ کیا ہی ناک اودھتی دشوہ جی نہیں جاگے ہیں
کا کیا خاص کارن ہے۔

چو پانی

پھیلے پھر بھوپ نت جاگا۔ آج بھی بڑا سچ جو لاگا
جاہو منتر جگا و ہو جانی۔ کیجے کا جو رجا بسو پانی
ہر روز راہدات کو پھیلے پھر ہاگ پڑتے ہیں۔ سچ ایسے ضروری کام
میں بھی نہ جاگے۔ یہ جان کر ہمیں بڑا آتش پر سور ہا ہے۔ ہے منتر اجا و جاگ
راہو کہ جگا و تاکہ ان کی آگیا پاکر ہم سب کام کریں۔

گئے منتر و تپ رائے ماہیں۔ دیکھی بھیا ون جات ڈراہیں
دھائی کھائی جنو جانی نہ میرا۔ ماہوں سپتی بٹا و بسیرا
تب منتر راج محل میں گئے۔ یہ محل کی بھیا نک ستھتی کو دیکھ کر وہ
جاتے ہوئے ڈرنے لگے۔ منگل بھون ایسا سنگل روپ ہو گیا ہے۔ کہ
سب اور سے کاٹ کھائے کو دوڑتا ہے۔ اس کی اور تو دیکھا ہی نہیں
جاتا۔ ناو ساری پیتاؤں اور دشا و کلہہ۔ دکھ تکلیف رنج و غم نے
حال ڈیرہ ڈال دیا ہے۔

بچہ بچیں کو و نہ اُتر و دی۔ گئے ہمیں بھون بھوپ کی گئی
اکی جے جیو بیٹھ سر و نانی۔ دیکھی بھوپ گئی گئیو شکھائی
پو پھنے پر کوئی جواب نہیں دیتا۔ تب تو وہ اُس گھر میں گئے۔ جہاں
کہ راہ اور کی گئی تھے۔ انہوں نے جے جیو کی۔ اور بند ناکر کے بیٹھ گئے۔
راہ کی دشا دیکھ کر منتر کا چہرہ فنی ہو گیا۔

سوچ سب کی بہانہ ہی پر سو۔ ماہوں کمل مولو پری ہر سو
چنچو بھیت سکتی نہیں پو پھکی۔ بولی اُبھ بھری سمجھ چھو چھی

لائی کو کر ڈھوں پر کار سمجھایا۔ کہ تو کیوں اپنے ہاتھوں سے کل کا۔
سو ناش کر رہی ہے۔ راہ پر پختوی پر گر نہ پے۔ کیٹ کر گئے میں چتر کی گئی
نے کچھ اُتر نہ دیا۔ ناو وہ مون دھان کر کے جگا رہی ہو۔

چو پانی

رام رام رٹ پھل بھو آ لو۔ جنو پتو نکھ بہنگ بہا لو
ہر نیاں منا و بھورو جنو ہوئی۔ راہی جانی کہے جنی کوئی

راہ رام رام رٹ رہے ہیں۔ اور ایسے دیا کل ہیں۔ جیسے کوئی
بچھی یروں کے بغیر دیا کل ہو۔ وہ اپنے ہر دے میں کھگوان سے اُرت
پر اٹھنا کر رہے ہیں۔ کہ مع نہ ہو۔ اور رام چندر کو جا کر کوئی یہ سما چا سنا دے
ادو کر ہو جتی رہی رکھو کل گھر۔ اور دھ بلیو کی سول ہو یہی ار
بھوپ پر پتی کی گئی کھٹائی۔ اُبھے اودھی ماہی رچی بنائی
سودھو کل کے آدی کرو سور یہ کھلوان! اب اُسے نہ ہوں۔ ایوہا
کو دیکھ کر آپ کے ہر دے میں بڑی علین ہو گئی۔ راہ کی پر پتی اور کی گئی کے
ہوٹھ کو برمیائی نے حد تک رچ کر بنایا ہے۔ (ارکھات راہ کے پریم
کی کوئی حد نہیں اور کی گئی کے کھوڑ سٹھ کی کوئی حد نہیں)

پلیت نرب ہی بھو بھو بھو سارا۔ رہنا بلیو سنکھ دھتی دوارا
پھیں بھاٹ گن گا و ہیں گا یک۔ سنت نرب ہی بولا کہیں سایا
اس طرح راہ کو دھاپ کرتے کرتے سویرا ہو گیا۔ راج دوار پر جین
بانسری اور سنکھ کی دھن ہونے لگی۔ بھاٹ لوگ رکھو کل کایش کہہ رہے ہیں
ادو گویے گنوں کا گان کر رہے ہیں۔ سننے پر راہ کو یہ سب گانا بجانا بال کے
سمان لگا۔

منگل سکل سو ماہیں نہ کیسیں۔ سہرگا منی ہی بھو شون جسیں
تہی نسی نید پری نہیں کاہو۔ رام درس لا لسا اچھا ہو
یہ سب منگل سانج راہ کو اچھے نہیں لگتے۔ جیسے کرتی کے ساتھ
ستی ہونے والی استری کو کہتے اور شرنگار اچھے نہیں لگتے۔ شری رام
چند جی کے رتن کی لا لسا اور اتساہ (چاؤ جملہ) کے کارن اس
رات کسی کو بھی نیند نہیں آتی۔

رام کو بھانسی سچو رنگ دیا ہیں۔ دیکھی لوگ جہاں تہاں بالکھا میں
شری رام چند کے مکھ کیرف دیکھ کر اور رام کی آگیا سنا کر شمنتر
رکھو کل کے دیک شری رام چند جی کو اپنے ساتھ لے لیے اس طرح اوس
کی سہی حالت میں شمنتر کے ساتھ رام کو جانے دیکھ کر ابھر ابھر نگرانی
لوگ بیاکل ہو کر ترپنے لگے۔

دوہا

جانی دیکھ رکھو تنس منی نہ پتی پنٹ کس جود
سہرہمی پر سیکھ سنا گھی ہی ہوں نہ بھگت راجو

رکھو نش منی شری رام چند جی نے جا کر دیکھا کہ رام بہت ہی
شری حالت میں پڑے ہیں۔ مانو شری کو دیکھ کر کوئی بڑھا گجراج ہم کر
گم پڑا ہو۔

سو کھیں دھری سبوا انکو۔ مہون منی میں ہیں بھو انکو
سروش سبیب دیکھی کسکسی۔ ماہوں مچو گھری گنی لینی
رام کے ہونٹ سوکھ گئے ہیں۔ اور سارا شری جی رہا ہے۔ مانو
ناگ راج منی کے چھن جانے پر دین دیکھی ہو رہا ہو۔ کرودھ سے بھری
ہوئی کیلنی کو بھی پاس ہی بیٹھے دیکھا۔ مانو موت ہی میں کی اتم گڑیاں
گن دی ہو۔

کر دنا مے ہر د رام سبھاؤ۔ پرتھم دیکھ دکھو خانہ کاؤ

نرپی دھیر دھری مٹو کپاری۔ پو پھی مہر جین مہر تاری

شری رام جی کا سبھاؤ کر دنا مے (دین دیکھوں پر دیا کرتے والا)
اور کو مل ہے۔ انہوں نے پہلی باری یہ دکھ دیکھا تھا۔ پھر بھی انہوں نے

سماں دیا کر دھیرج دھر کر بیٹھی بانی سے مانا کیلنی سے پوچھا۔

موبی کہو ناؤ مات دکھ کارن۔ کرے حق جیہیں ہوئی لوارن

سفر ورام سبوا کالو ایہو۔ راجہی تہہ پر بہت سینہو

ے مانا! پتاجی کے دکھ کا جو کارن ہے۔ مجھ سے کہنے سنا کہ جس طرح
بھی ہوا دکھ دور ہو جائے لیرا پائے کیا جائے کیلنی نے اتر دیا۔ ہے

رام! سنو۔ سارا کارن یہ ہے کہ راجہ کی تم پر بہت پریتی ہے۔

راجہ جینا سے بیاکل ہیں جہے کارنگ آگیا ہے۔ اور ذہن پر
جڑ سے اکھڑ کر مہر جھائے ہوئے مکھ کی بھانت پڑے ہوئے ہیں۔
شمنتری ڈر کے مارے اس کارن نہ پوچھ سکے۔ تب مکھ کی سے خالی اور
ہنگلی سے پری ہون کیلنی نے کہا۔

دوہا

پیری نہ راجہی نیند ہی ستو جان جسک لیسو

رامو لا سورٹی بھو روکے کہی نہ مٹو مہیسو

ہے شمنتر راجہ کو رات بھر نیند نہیں آئی۔ اس کا کیا کارن ہے۔
یہ تو بھگوان ہی جایش۔ رام رام کی رٹ لگاتے لگاتے انہوں نے
سو برا کر دیا۔ راجہ نے اس کا بھید کچھ نہیں بتایا۔

انہو راجہی سبگی بولائی۔ سما جا رتب پو پھیو آسٹی
چلیو شمنتر و رائے رکھ جانی۔ لکھی کچالی کینہی کچھو رانی
تم جلدی جا کر رام کو بلا لاؤ۔ تب آکر سارا سما جا پوچھ لینا راجہ
کا دکھ (مرضی) جان کر شمنتر وراں سے چلے۔ انہوں نے جان لیا۔ کہ
رانی نے کوئی برا کھیل کھیلا ہے۔

سوچ بکل مگ پر پی نہ پاؤ۔ راجہی بولی کہی کا راؤ
اردھی دھیر جو گیسو دواں۔ پو پھیو سکل دیکھی منو ماریں
شمنتر جینا سے بیاکل ہو گئے۔ واسنے پر گے کو پاؤں نہیں اٹھتا
من میں یہ سوچ کر رہے ہیں۔ کہ رام جی کا لکھ کر راجہ کیا کہیں گے بہت
دھیرج من میں دھر کر وہ دواں پر گئے۔ سب لوگ ان کو ادس دیکھ کر
پو پھنے لگے۔

سما دھانو گری سو سب ہی کا گیسو جہاں دن کر کل ٹیکا

رام شمنتر ہی آوت دیکھا۔ آدر کینہہ پتا سم لیا کھا

سب لوگوں کو دھیرج دھر شمنتر وراں گئے جہاں رکھو کل کے
تک شری رام چند جی تھے۔ شری رام چند جی نے شمنتر کو اتارے دیکھا۔

اور پتا سماں جان کر ان کا آرت سنا کر کیا۔

نرگی بدو کہی ٹھو پ راجانی۔ رکھو کل دیپ ہی چلیو لیوائی

شری رام چند راجی جو اپنے سبھی بھائیوں سے ہی آئندہ رہا
ایک سو رہا ہیں۔ شکر کرتے ہوئے سب دوشوں سے بہت۔ کوئل
سندھین بولے جو مانو بانی کے بھوشن ہی تھے۔

سنتھنی سوئی سنت بڑھائی۔ جو پتو مانو بچن انوراگی
تقیہ مانو پتو تو شہنشاہ۔ در لہجہ جنتی سکل سنسارا
ہے ماما! سنئے۔ وہ پتو بڑا ہی سو بھائی شالی ہے جو پتا ملتا
کی اگیا کا پالن کرنے والا ہے۔ ماما پتا کو آئندہ دینے والا پتو تو ہے
ماما! سارے سنسار میں در لہجہ ہے۔

دوہا

مٹی گن ملن۔ بھیشنی بر سب ہی بھاتی بہت مود
تہی ہن پتو ایسو بھوری ستمت جنتی توہ!!

بن میں مجھے بہت ہی مٹی جنوں کا ست سنگ پرات ہوگا۔
جس میں میرا سبھی برکار سے کلیان ہے اس پر بھی پھر پتا جی کی اگیا ہے
اور ہے ماما! آپ کی بھی ایسی ہی مرضی ہے۔

چو پائی

بھرتویران پر یہ پاؤں راجو۔ پڑی سب ہی موہی سنمگھا جو
جول نہ جاؤں بن ایسی ہو کا جا۔ پرتھم گئے موہی موڑھ سماجا
اور پران پیارے بھرتا بھرت راج پائیں گے سب برکار
سے آج بدھاتا میرے اوگوں ہی ہے۔ اگر ایسے اتم کام کے لئے بھی
میں بن نہ جاؤں۔ تو مورکھوں کے سماج میں سب سے پہلے میری ہی گنتی
ہوگی۔

سیوہن ارڈو کلپتو تیاگی۔ پیرہری امرتہیں لپتو ماگی
نینو نہ پائی اس سمٹو چکا پائیں۔ دیکھو کپاری مانو من ماہیں
جو کلپ برکش کو چھوڑ کر انڈو کو گرن کرتے ہیں۔ اور امرت چھوڑ کر
وش مانگ لیتے ہیں۔ ہے ماما! اتم میں دھار کر دیکھو وہ موڑھ بھی ایسا
ساں پا کر بھی نہ چکیں گے۔

انب ایک دھو موہی بھیشنی نیٹ سیکل نرنا یکو دیکھی

دین کینہی موہی دوئی بردانا۔ ماگیوں کو چھو موہی سو مانا
سوتی بھیشو بھوپ ار سوچو۔ چھوٹی نہ سیکھیں تہا رسنگوچو
لام نے مجھے دو دران دینے کو کہا تھا۔ جو کچھ مجھے اچھا لگا۔ وہ
میں نے مانگ لیا۔ اسے من کر رہا کہ میں میں بڑی سوچ برہی ہے۔
کیونکہ تہا رے ساتھ ان کی پرتی ہونے کے کارن انہیں تہا رے نیک
کاٹہ ہے۔

دوہا

سنت سینہوات بچن وات سنکت پرتو نر لپو
سکو تو ایسودھر پرتو پرتو کھن کلبو

مادھر تو پرتو کلبو ہے۔ اور ادرھ پرتو پرتو کلبو کا پالن کرنا ہے۔
بس اسی سنکت میں پرتو راجترب رہے ہیں۔ اگر تم کہہ سکو تو ان کی
اگیا کو سرا تھے پرتو کلبو ان کے اس وارون دھو کو مٹاؤ۔

چو پائی

نہرنگ سٹیہی کہہ ای کٹو بانی۔ سنت کھنٹا اتی اکلانی
جیہ کمان بن سر نانا۔ منہو پرتو پرتو پرتو سمانا
بے دھرنگ سٹیہی ہوئی کیسی ایسے کر کے بن کہہ دی ہے کہ ہے
نہرنگ سٹیہی اتی انت بیا کل ہو جائے اس کی جیہ مانو دھنٹ
ہے۔ اہاں سے لکھے ہوئے بن مانو تیروں کے سمٹو ہیں۔ اور ان
دھنٹ اہاں کا گول نشاد راجہ ہے۔

جنو کھو پرتو دھری سر پرتو۔ سیکھنی دھنٹ پرتو پرتو
سبھو سگھو لکھتی ہی سنائی۔ بلیجی ہوتو نو دھری کھرائی
ماو سو کھو بن ایک شریٹھ ویر کا شریٹھ دھان کر کے
دھنٹ دیا سیکھو پرتو دھری رگھوناتھ کو سالہا حال سنا کر کیسی ایسے
بلیجی ہے۔ مانو شریٹھ (سنگائی) ہی شریٹھ دھان کئے ہوئے ہو۔
من سکاٹی بھانو کل بھانو۔ رامو سبھج آئندہ نہ دھانو
پرتو بن گت سب دوشن۔ مودو بھل جنو باگ بھوشن

پست ہی جھجھائی کہہو ملی سوئی۔ چوتھیں پن چہیں جسو نہ ہوئی
 تمہرے سواں کجرت چہیں نہینے۔ اچیت نہ تاسو نزارو کیہنے
 میں تمہاری بلہاری جاتی ہوں۔ پینا کو سجا کر دی بات کہو جس سے
 کہ بڑھاپے میں انکی بدنامی نہ ہو جنہی کروں کے بھل سو پ بھانے
 انہیں تمہارے جیسے پتر دیئے ہیں۔ ان پن کروں کا زاد کرنا اچیت نہینے؟
 لا اکھیں گمکھ۔ کج بٹھ کیسے۔ مگھن گیا دک تیر تھ جیسے
 رام ہی مائو کج سب بھانے۔ جہی سر سری گت سسل سہلے
 کیسکی کے بڑے کھ میں پشہ کج کیسے نکتے ہیں۔ جیسے گہ
 دلش میں گیا دک تیر تھ شری رام چندر جی کو مانا کے سب کج ایسے
 اچھے لکے۔ جیسے گنگا جی میں جا کر لٹنے سے اسٹو مل بھی شندھ ادا
 سندھو جاتا ہے۔

گئی مور بھارا رام ہی شری نر پ بھی پی کر وٹ لینے
 پچھو رام آگھن کی بنے سے سم کینہے!!

اتنے میں راہ کی مور بھارا کھل گئی۔ انہوں نے رام رام کہہ کر
 پچھ کر وٹ لی۔ منتی نے شری رام کا آنا کہہ کر سے کے مطابق اس سے
 بنیتی کی۔

اور پ انہی رامو پگو دھالے۔ دھری دھیر جوت بن گھاٹ
 پچوں سنہاری راؤ بیٹھا لے۔ چرن پرت نر پ رامو نہلے
 جب راہ نے سنا کہ رام چندر جی پدھ رے ہیں تب انہوں
 نے دھیرج دھکر کر آنکھیں کھلیں۔ منتی نے سہارا دے کر راہ کا ہاتھ
 بٹھایا۔ اس سے راہ نے شری رام چندر جی کو اپنے پاؤں پڑے دیکھا۔

لے سینہ۔ سیکل ار لائی۔ گے منی منہوں پکھلی پانی
 راہی چتئی رہیو نرنا ہو۔ چلا باوچن باری پر با ہو
 پریم سے بیاگل ہو کر راہ نے رام کو درد سے لگایا۔ مانو
 ساننے اپنی منی کھنی ہوئی پھر سے پالی ہو۔ راہ شری رام کو دیکھتے ہی
 رہ گئے۔ ان کی آنکھوں سے جل کی دھارا بہنے لگی۔

تھوہیں بات پست ہی دکھ بھاری۔ ہوت پرتی نہ موہی ہتاری
 ہے مانا! پتاجی کو بہت ہی بیاگل دیکھ کر کھچے یہ ایک بڑا بھاری
 کلیش ہو رہا ہے۔ اس مقور ہی سی بات کے لئے ہی پتاجی کو ابتشا
 بھاری دکھ ہو رہا ہے! کھچے آپکی اس بات پر وشواش نہیں ہوتا۔
 راؤ دھیر گن او دھی اکا دھو۔ بھامو ہی تیں کچھو پتر اپرا دھو
 جاتیں موہی نہ کہت کچھو راؤ۔ موری سینتھ تو ہی کہوتی بھاؤ
 ہمارا ج تو دھیرا اور گنوں کے اتھاہ سمندر ہیں۔ کھچے سے ضرور ہی
 کوئی بڑا بھاری قصور ہو گیا ہے جس کے کارن ہمارا ج میرے ساتھ
 بولتے نہیں ہے مانا! نہیں میری سوگندہ ہے تم پر سچ کہو۔

سچ سہل رکھو بر کج کمنی کٹل کر ہی جان

چلئی جو تک جیل بکر گئی جی پی سسلو سمان

شری رگھو ناگ جی کے سبھاو سے ہی سیدھے سادھے شریٹھ
 پچوں کو بھی دُر بھئی کیٹی نے ٹرے ہی جانا۔ جیسے اگر یہ پانی
 سمان ہی ہوتا ہے۔ ارتھات سیدھا ہی ہوتا ہے۔ پرتو جو تک
 اس میں بھی ٹھہری جاں سے ہی چلتی ہے۔

رہی رانی رام رکھ پائی۔ بولی کپٹ سینہو جانی
 سینتھ تمہارا بھرت کے آنا۔ ہینتو نہ دوسر میں کچھو جانا
 کیسکی رام چندر جی کو اپنے انوکول پار ٹری پرتن ہوئی اور کپٹ
 بھرا سینہ (پریم) دکھا کر بولی کہ ہے رام! کھچے تمہاری اور بھرت
 کی سوگندہ ہے کہ راہ کے دکھ کے کسی دوسرے کارن کا کھچے
 کچھ بھی پرتہ نہیں۔

تمہرا ایرادہ جو کو نہیں تاتا۔ جہنی جنک بندھو سکھ رانا
 رام سینہ سبھو جو کچھو کہہو۔ تمہ پتو مائو کج رت ایہو
 ہے تات! انم کبھی بھی ایرادہ کے ٹرکے نہیں ہو۔ تم تو مائو پتا
 اور بھائیوں کو سکھ دینے والے ہو۔ یہ رام جو کچھ تم نے کہا ہے۔
 سب سچ ہے۔ تم سدا ہی مائو پتا کے کہنے پر چلتے ہو۔

شوگ میں کچھو کچھ نہ پارا۔ ہر دین لگاوت با رہیں بار
 بدھی ہی مناد راؤ من باہیں۔ جیہیں رکھونا تھ نہ کانن جاہیں
 شوگ کے وش ہونے کے کارن راہ کے ٹکھ سے کوئی شبد نہ
 نکلا۔ وہ بار بار راجی کو چھاتی سے لگاتے ہیں اور بار بار مدھاتا سے من
 میں پرارتھا کرتے ہیں۔ کہ جس سے شری رکھونا تھ جی بن کو نہ جائیں۔
 شری نہیں ہی کہتی نہوری۔ بنتی سنہو سدا سو موری
 اسو تو شتہہ او دھروانی۔ آرتی ہر ہر دین جنو جانی
 پھر ہرادی جی کا من کرتے ہوئے ان سے نیتی کرتے ہیں کہ ہے
 شری شوگ! آپ میری بنتی سنہ۔ آپ تو جلدی ہی پرستہ ہونے والے اور
 من مانگی دستو دینے والے ہیں۔ مجھے بھی اپنا دین سیدوگ جان کر میرے
 دکھوں کو تارن کیجئے۔

تمہ پر پرک سب کے ہر دین سوتی راہی دیہو
 بچو مورج رہیں گھر پر ہی سیکو سیکو

آپ شب کے ہر دین کے پرک ہیں۔ آپ راجی کو بھی لپی
 بڑھی دیکھئے کہ جس سے میرے کہنوں کو تیاگ کر اور شیل اور پریم کو چھوڑ
 کردہ گھر میں رہ جائیں۔ اور بن کو نہ جائیں۔

جسو ہوو جگ سنجسو لساو۔ نرک پرول برودھر پوجا و
 سب بکھ دسہہ ہوا ہو موسی۔ لوچن اوٹ را مو جتی ہو ہی
 سدا میں بھبے ہی میری بدنامی ہو جائے اور نیک نامی مٹ
 جائے چلے میں نرک میں جا کر پڑوں۔ اور سوگ مجھ سے چھین جائے
 یہ سب ناختم کرنے کیو کیو دکھ بدھاتا آپ مجھ سے سہن کرالیں۔ پرستو
 شری رام میری آنکھوں سے اچھل نہ ہوں۔

اس من گنتی راؤ نہیں بولا۔ پیر بات ہر منو ڈولا
 رکھوتی پستہ ہی پریم بس جانی۔ جی کچھو کہی ہی مانو او مانو
 راہ میں ہی من اس پرکار و چار کر رہے ہیں۔ منہ سے کچھ نہیں کہتے
 پیل کے پتے کے سامان ان کا من ڈول رہا ہے۔ شری رکھونا تھ جانی

پتا کو پریم وش جان کر اور یہ وچار کر کے کہ مانا پھر کچھ کہے گی۔
 دس کال او سرانو ساری۔ بولے جی بنیت بجاری
 تات کہوں کچھو کرول ڈھٹھائی۔ او جت چھپ جانی لریکائی
 دلش کال، اور سے کے او گول و چار کر پڑے نہرنا بھاو سے
 بولے۔ پتے تات میں کچھ ڈھٹھائی کر کے آپ کے پوجھے پنا کہتا ہوں
 لڑا کہیں سمجھ کر آپ میرے اس انوجیت کام پر بھگے کشا کریں۔

اتی لکھو بات لاگی دکھو پاوا۔ کاہوں نہ موسی ہی پر قلم جنادا
 دیکھی گوسائیں ہی پوچھوں مانا۔ سنی پر سنگو پھلے سیتل گانا
 اس بالکل ہی چھ بات کے لئے آپ نے اتنا کشت پایا۔
 کسی نے بھی پہلے مجھے یہ بات نہیں بتلائی ہے سواہی آپ کی اس
 دشا کو دیکھ کر جب مارجی سے میں نے پوچھا تو ان سے سدا حال سنگر
 میرا شری شیتل ہو گیا۔

منگل سمے سینہہ لیس سوچ پرہیرے تات
 آیسو نیے ہری ہریاں کی ٹپکے پر جھوگات

ہے تات! آپ اس منگل سمے موہ کے وش ہو کر سوچ کرنا
 چھوڑ دیجئے۔ اور مجھ پر بن چیت ہو کر آگیا دیجئے۔ یہ کہہ کر شری رام جی
 کے سب انگ پلکت ہو گئے۔

دھینہ جنو جگنتل تا سو۔ پت ہی پرستو و جرت سنی جاسو
 چاری پدارتھ کرتل تاگیں۔ پر یہ پتو مانو پران سم جاکیں
 اس پتھوی تل پر اس کا جہم دھینہ ہے جس کے چتر کو سن کر پتا کو
 آند ہو جس پتر کو اپنے مانا پتا پرانوں کے سامان پیارے ہیں چاروں
 پدارتھ دھرم اٹھ کام موکش اس کے ہاتھ کی پھیلی پر ہیں۔

آیسو پالی جنم پھلو پائی۔ ایہوں بگی ہیں ہو ورجانی
 بداما تو سن آدوں، گی۔ چلے سوں بن ہی ہری پگ لگی
 آپ کی آگیا کو پرا کر کے اور جیوں کا پھل پا کر میں جلدی ہی لوٹ آؤں گا۔
 کرپا کر کے آپ آگیا دیجئے۔ پہلے مانے سے دوا مانگے آتا ہوں پھر آپ کے

چرن بھوکریں کو چلوں گا۔

اُس کی رام کو ٹوٹب کینہا۔ کھوپ سوک بس اترو نہ دینہا
نکر بیانی گئی مات سستی۔ چھوکت پڑھی جنو سب بھی
ایسا کہہ کر شری رام چندری وہاں سے چلے۔ راجہ نے دکھ
کے مارے کوئی اثر نہ دیا۔ یہ ٹیکھی (جگر کو پیرنے والی) بات سارے
نکر بھیر میں اتنی تیزی سے پھیلی جیسے چھوٹے چھوٹے ہی اُس کی زہر فوراً
سارے شرمیں چھ جاتی ہے۔

سُنی بھٹے بگل سکل نرمار۔ بلی بٹپ جی دیکھی دھاری
جوہن سُنئی دھنئی بُہر سوئی۔ بڑنشا دوہیں دھرجو موئی
اس بات کو سُنتے ہی نگر کے سب استری پُرش ایسے سیاگل
ہو گئے۔ جیسے ہر اس آگ لگی ہوئی دیکھ کر بلیں اور کرکش مارے دکھ کے
جننے لگے تیں جس نے جہاں سنا وہیں سو بیٹ کر رہ گیا۔ ہاگیش
کے مارے اُسے چین ہی نہیں پڑتی۔

لکھ لکھا ہیں جن سر وہیں سو کو نہ ہر دیاں سہائی
منہوں کروں رس کٹ گئی اتری اودھ بجائی

سب کے چہرے فٹ ہو گئے۔ آنکھوں میں آنسوؤں کی
چھڑکی لگ گئی۔ اور شرک ہر دے سے چھوٹ کر بہہ نکلا۔ ایسا پریت
ہونا ہے مانو دکھ اور شوک کی سینا دکھا کر اودھ پر چھ دوئی ہو۔
پلہی ماجھ بدھی بات بری گاری۔ جہاں دیں کیسی گاری
ایہی پائی ہی کو چھی کا پر مٹو۔ چھائی بھون پر پاؤ کو دھریو
دیکھو یہ ہاتھ سب یہاں ت بات بنا کر بگڑی اذھرا دھوک
کیسی کو گالیاں دے رہے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں کہ اس جہاں کی کیسی کو
کیا سو بھی جو چھائے ہوئے گھر پر آگ دکھ دی۔

نچ کر تین کا دھھی چہہ دیکھا۔ ڈاری سہ بدھا بشوہا ہمت چھکا
گٹل کھو کر بھئی اٹھا گی۔ بھئی رکھو دس بنو تین ام گئی
لپٹے ہاتھ سے اپنی آنکھوں کو چھو کر دیکھا مانتی ہے امت کو

تیاک کر دوش پاں گزنا چاہتی ہے۔ یہ کٹل کھو اور ہا موڑھ اٹھا گئی
کیسی رکھو دس نو پنی بن کے جسم کرنے کے لئے اگنی ہو گئی ہے۔

پالو بھئی پیسہ ایہیں کاٹا۔ ٹکھ مہوں سوک ٹھاو دھری ٹھا
سدا رمو ایہی پران سمانا۔ کارن کون کٹیں پتو کھانا
اس نے پتے پر بیٹھ کر کرکش کو کاٹ ڈالا۔ سکھیں دکھ کا ٹھاٹھ
لگا رہا ہے۔ اس کو تو شری رام چندر جی پانوں کے سمان پایا ہے کتے۔
یہ جانے کیا کارن ہے کہ جو اس نے ایسا کٹل پرن (بڑی پرتیلا) کھانا ہے۔

ستیتہ کہیں کوئی ناری بھاؤ۔ سب بدھی ایہو اگا دھ دراؤ
نچ پرتی بنو کر کو گئی جانی۔ جانی نہ جانی ناری گئی بھائی
کوئی سچ ہی کہتے ہیں کہ استری کا بھاؤ سب پر کا دے اگم
(جو بچنے میں نہ آ سکے) اتھاہ اور ہسیہ میں (پُرا سارا) ہوتا ہے۔
ایسا پرتی مہ (عکس) بھلے ہی بگڑ جائے پرتو ہے بھائی! استری
کی گئی تو کسی پر کار جانی ہی نہیں جاتی۔

کاہ نہ پاؤ کو جاری ساک کا نہ سمد رسائی
کا نہ کرے ایلا پر بل کیسی جاگ کاؤ نہ کھائی

ایسی کو تسی دستو ہے۔ جسے اگنی نہ جلا سکے۔ اور جسے سمد
نہ سلا سکے۔ یہ ایلا (جس میں بل نہ ہو) گہائے والی پر بل استری ایسا
کو سلا کر رہے۔ جوڑ کو سکے۔ اور ایسی کو تسی سندساریں دستو ہے جسے
کال نہ ڈکار سکے۔

کاسائی بدھی کاہ سناوا۔ کا دیکھائی چہہ کاہ دیکھاوا
ایک کہیں کھل بھوپ نہ کینہا۔ برو بجاری نہیں کستی ہی دینہا
بدھاتا نے کیسی سنگی میں خبر سنا کر اسے دکھ بھری خبر سنا دی۔ کیسا
اُسہ دکھا کر نہ کیسا کھانا ک دس دکھا یا۔ کوئی ایک کہتے ہیں کہ راجہ
اتھا نہیں کیا۔ جو ہو کر کیسی کو دھار کر دھان نہیں دیا۔

جو سٹھی بھینو سکل دکھ بھا جتو۔ ایلا بس گیا نو گنو کا جنو
ایک دہرم پر م اتی پچا پائے۔ نرپ ہی دھو نہیں دھیں سیانے

برہمنوں کی استریاں اور لگی پوجہ بڑی بوڑھی استریاں جو کبھی
کی پریم پر رہتیں۔ وہ سب کبھی کے شیل کی پرشندشا کے اُسے اپیش
کرتے تھیں۔ پران کے کچن کیلکی کو بانوں کے سمان لگتے ہیں۔

بھرتو نہ موہی پریرام سمانا۔ سدا اکھوہو یوہو سبھو جگوانا
کر سو رام پر سبھ سنبھو۔ کیہیں اپرا دھ آجو نو دیہو
وہ سب سیانی استریاں کیلکی سے کہہ رہی ہیں۔ ہے کیلکی تم
تو سدا ہی کہتی تھی۔ کہ شری رام چندر جی کے سمان مجھے بھرت بھی پیارا
نہیں ہے۔ اس بات کو ساری دنیا جانتی ہے۔ شری رام چندر جی پر تو تمہارا
سبھاوک ہی پریم تھا بھرت کس اپرا دھ کے کارن آج انہیں یں باس نے
دی ہو۔

کیہوں نہ کہے ہو سوتی اریو۔ پرتی پرتی جان سیو دیو
کو سیلیاں اب کاہ بگاڑا۔ تمہہ جی لالی سبھ پر پارا
تم نے تو کبھی بھی سوتیا ڈاہ نہیں کیا تھا۔ تمہارے پریم اور خوش
کو سارا سندسار جانتا ہے۔ اب کو شلیا نے تمہارا کیا بگاڑ دیا ہے جس
کے کارن تم نے سارے نگر پر بھر گرا دیا ہے۔

سیا کہ پیا سنگو پری ہری ہی لکھنوکہ رہیں ہام
راجو کہ بھرت پر نر پوکہ جسے ہی۔ نو رام
کیا مینتا اپنے تی شری رام چندر جی کا ساتھ چھوڑ دیگی۔ کیا
انکے چاکشتن گھرہ سکیں گے؟ کیا رام کے پنا بھرت راج بھوک
سکیں گے؟ کیا راجہ رام کے پنا زندہ رہ سکیں گے؟

اس بکاری اچھا ہو کر ہو۔ سوک کلنک کوٹھی جنی ہو ہو
بھرت ہی اسی دیہو بربراجو۔ کانن کاہ رام کر کا جو
ہر دے میں ایسا دھار کر کے کر دھہ چھوڑ دو۔ سوک اذ کلنک
کا گھر نہ بھرت کو ضرور راج کلک کراؤ۔ پر شری رام چندر جی کا بن میں
کیا کام ہے۔

ناہیں رامو راج کے بھوکے۔ دہرم دھریں بشتے رس روکھ
کر گہرہ لہو رامو جی گہو۔ نرپ سن اس برو دوسر لہو

اور اس دشت کیلکی کے ودان کو پورا کرنے کا بھوکے
سوک دھکا کا پتر ہو گئے۔ مانو استری کے وش میں ہو کر ان کا سارا گینا
ہو کر جانا رہا۔ کوئی ایک سیانے پرش جو دہرم کی رتی کو جانتے ہیں۔
وہ راجہ کو دوش نہیں دیتے۔

رشی دیو جی ہری چرت کہانی۔ ایک ایک سن کہیں بھجانی
ایک بھرت کر سمت کہیں۔ ایک اوس بھیان سنی رہ ہیں
وہ راجہ شوی، دیو جی اور پریش چندر کی کھائیں ایک سے سے
کہتے ہیں۔ کوئی ایک اس میں بھرت کی بھی صلاح کہتے ہیں۔ کوئی ایک
سُن کر اسی بھیا سے رہ جاتے ہیں۔ کچھ بھی نہیں کہتے۔

کان موڈی کر رہ لگی جیہ۔ ایک کہہ ہیں یہ بات الیہا
شکرت جاہیر اس کہت تمہارے۔ رامو بھرت کہوں پران پیالے
کوئی کانوں پر ہاتھ دہر کر اور جیہ کو دانتوں سے دبا کر کہتے ہیں۔ کہ
یہ بات جھوٹ ہے۔ بھرت برا ایسا دوش لگانے سے تمہارے پُن کر کم
نشت ہو جائیں گے۔ بھرت جی کو رام چندر پرانوں کے سمان پیالے ہیں۔

چندو جوئے بروائل کن سدا ہونی پش تول
سینہوں کہوں نہ کریں کچھو کچھو تو رام پرتیکول
چندر ماں چاہے آگ کی چنگاریاں برسانے لے۔ اور ابرت
چاہے دوش کے سمان ہو جائے (ارتھات نامکن ممکن ہو جائے) پر بھرت تو
پشے میں بھی کبھی شری رام چندر جی کا دودھ نہیں کریں گے۔

ایک بدھا تا ہی دوشن دیہیں۔ سدا دیکھائی دینہ پشو جیہیں
کھکھو ونگر سوچ سب کا ہو۔ دوسہ لاہو ارمٹا اچھا ہو
کوئی ایک بدھا تا کو دوش دیتے ہیں۔ کہ جس نے ابرت دکھا کر
دوش دے دیا۔ نگر کھیں کھلی میچ گئی۔ اور بھی سوچ سگن ہیں۔ اہنڈا تا
جانا رہا۔ اور سب ہی کے ہر دے میں دوسہ (دوسہن کیمانے والی) جلن
ہو رہی ہے۔

پریرہ ہو کل مانہ جھیری۔ جے پریرہ پریم کیلکی کیری
نگیں دین رکھ سیو سراہیں۔ کچن بان سم لا کہیں تا ہی

سور کھا

سکھینہ سکاوا نو دینہ سنت مدھر پرینام بہت
تیں کچھو کان نہ کینہہ کیش پر نو دھی کبیری

اس پرکار سکھیوں نے کیلکی کو سمجھایا۔ اُن کے پیٹھے ادرانت
میں بھلا کرنے والے کچھ کیشی نے ذرا بھی کان نہیں دیئے کیونکہ وہ
تو کیش منتھرا کی بھی طرح سے سکھائی پڑھائی ہوئی تھی۔

اتر و نہ دیہی دوسرہ پس رُکھی۔ مگر نہہ جتو جنو باکھی بھو کھی
بیادھی اسادھی عانی تنہہ تیاگی۔ چلیں کہت بتی مند ابھاگی

سکھیوں کو وہ کوئی اتر نہیں دیتی۔ اور دُسمبہ کرودھ کے
کارن روکھی (بے لحاظ) ہو رہی ہے۔ وہ اُن کی طرف ایسے دیکھ رہی ہے
اُتو باکھن ہرنیوں کی طرف دیکھ رہی ہو۔ سب سکھیوں نے اس روک کو علاج
جان کر چھوڑ دیا۔ اور اُسے مسند دیتی۔ بُرے نصیب والی کہتی ہوئی جی گئیں۔

راجو کرت یہ دیو بگوئی۔ کینہہ سی اس جس کرنی نہ کوئی
ایہی بدھی بلہہیں پر ترناری۔ دہمیں کچانی ہی کو ٹنک گاریں

راج کرتے کرتے کیلکی کو بدھاتانے کیسے نشٹ کر دیا۔ اس نے
جو کچھ کیا وہ کوئی بھی دوسرا نہیں کرے گا۔ اس پرکار کر کے استری پریش
ولاپ کر رہے ہیں۔ اور اس کچانی کیلکی کو کوٹوں گایاں دے لے رہے ہیں۔

جس میں بشم جہ لہہیں اُساسا۔ کوئی رام بنو جیون اُسا
پیل بیوگ پر جا اُکلانی۔ جنو صل چرکن سوکھت پانی

نگر نو اسی لوگ اس بھیاناک دھک کی جولاں صل رہے ہیں۔ اور
سردہ میں بھرتے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں۔ کہ رام بنا دھنے کی کیا آشا ہے شری
رام جی کے کچھوڑے سے پر جا ایسی گھرنی ہوئی ہے۔ جیسے میں میں رہنے کے
جیو میں کے سوکھ جانے پر گھبرا جاتے ہیں۔

اتی ابتدا پس لوگ لوگا ئیں۔ گئے اترہیں رامو کو سائیں
دیکھ پریش چیت چو گن چاوا۔ مٹا سوچو جی راکھے راو

یو دھیا پوری کے پریش اور استریاں بہت ہی دھکی ہو رہے ہیں اُسی

شری رام چندر جی راج تلک کے بھوکے نہیں ہیں۔ وہ دھرم
دھرم دھرم اور دھنے سے رست ہیں۔ تم راج سے دوسرا اور دان
یہ مانگ لو۔ کہ رام چندر جی گھر چھوڑ کر گرو کے گھر جا کر رہیں (کہوں کہ
اس سے بھرت کے راج میں کوئی دھن نہ ڈال سکیں گے۔ اگر تمہیں
پریش کا ہے۔ تو دوسرا اور دان ایسا مانگ لو۔)

جوں نہیں لگی ہو کہیں ہمارے۔ نہیں لاگھی کچھو ہاتھ تمہارے
جوں پر یہاں کینہہ کچھو ہوئی۔ تو کہی پر گٹ جناو ہو سوئی
تو یہی ہمارا کہنا نہ مانے گی۔ تو تمہارے ہاتھ کچھ نہیں لگے گا۔ یہ
تم نے کچھ دل لگی کی سو تو اسے پر گٹ کر کے جتا دو۔

رام سرس سنت کانن جو گو۔ کاہ کہی ہی سنی تنہہ کہوں لوگو
اچھو بگی سوئی کر ہو اُپائی۔ جی ہی بدھی سو کو کلنکو کُنسانی
رام چندر جیسے پتر کیا بن کے یوگی میں؟ یس کر لوگ تمہیں
کیا کہیں گے۔ جلدی اٹھ کر دُری اُپائے کرو۔ جس سے کہ کسی پرکار
یہ شوک اور کلنک دور ہو۔

چھند

جی ہی بھاتی سو کو کلنک کو جانی اُپائے کری کل پال ہی
ہٹھی پھر ورا ہی جات بن جی بات دوسری چال ہی
جی بھو اُتو پُران نو تو چند سو جی جی مہنی
تمی او دھ تلکید اس پر کچھو بنو سمجھی ہوں جیاں بھامنی

جس اُپائے سے یہ سارا شوک اور کلنک مٹے۔ وہی اُپائے
کر کے اپنے کلی کا پان کرو۔ اور بھٹ کر کے شری رام کو بن جانے سے روک
لو۔ دوسری کوئی بھی بات نہ چلاؤ۔ تلکید س جی کہتے ہیں۔ کہ جیسے سورج
رناون شو بھیا ہیں ہوتا ہے۔ پران بنا شری پروردہ بے جان ہوتا ہے۔
اور چندر اپنا رات ڈرا دنی اندھیری اور سنسان ہوتی ہے۔ ایسے
ای پر کچھو شری رام چندر جی کے بنا ایدو مہیا۔ شو بھیا ہیں۔ سنسان اور
اس میں ہو جائے گی۔ ہے کیلکی تو میں اس بات کو اچھی طرح سوچ
سمجھ کر تو دیکھ۔

سے شری رام اپنی ماما کو مشیلا کے پاس گئے۔ اُن کا گھر بہت بڑا ہے۔
اور اُن کے سین میں چوگنا چاؤ ہے۔ انہیں جو یہ سوچ مٹی ہوئی تھی کر پتا
جی کہیں انہیں بن جانے سے روک نہیں دے گا۔ وہ سوچ سٹ گئی۔ دیکھو
اب انہیں پورا دشوارش تھا کہ پتیا جی اور ماما کی پتیا کی ایک سے دونوں
میں جا کر رشی منیوں کے دشمن سے لایہ اٹھائیں گے۔ اور اس طرح بن
میں جا کر پتیا کی اگیا کا باپ بن کر رہے۔ وہ پتیا جی کی اس طرح سیوا کر
کے کرم کرتے رہے۔

نوگیتدور گھوہیر منورا جو الان سمان
چھوٹ جانی بن کوٹو سنی ارانندرو ادھیرکان

شری رام چندری کا سن جوان بھتی کے سمان ہے۔ اور راج ملک
اس بھتی کو باندھنے والی لوجہ کی زنجیر کے سمان ہے بن میں جالنے پر
اس زنجیر کے بندھن سے اپنے آپکو چھوٹا بوجھان کر اُن کے ہرے میں
بہت ہی آند ہوا۔

گھوٹلی تلک جوری دوو ہاتھا حدت ماٹو پدنا یو ما تھا
دینہ سیس لائی اریںہے۔ بھوشن لسن پچھاوری دینہے
گھوٹلی تلک شری رام چندری نے دونو ہاتھ جوڑ کر بہت ہو کر ماما
کے چروں میں سر نہایا۔ ماما نے آشریاد دیا۔ اور انہیں بھاتی سے لگایا
اور کہنے اور کپڑے اُن پر بچھا کر رکھے۔

بار بار مکھ چمتی ماما۔ نین نہیہ جلیو پلکیت گاتا
گودراکھی پنی ہر دیاں لگائے۔ سروت پریم رس پید سہائے
ماما بار بار شری رام چندری کا گھر چومتی ہے نیتروں میں پریم
کے آئینہ بھرے ہوئے ہیں۔ اور سب انگ پلکیت ہیں۔ گودیں لیکر
ماتلے انہیں بھاتی سے لگا لیا۔ اور آندہ بھاتی سے پریم رس
(دودھ) پینے لگا۔

پریمو پر مودو نہ کچھو کھی جائے۔ زنگ دھند پوری جنوبائی
سادر سندر بدلو نہ لاری۔ بولی مادھر کین مہتاری
کو سفلی جی کے پریم اور آندہ کا تو کہنا ہی کیا۔ ماما کو کنگال نے

کبیر کا پر برایت کر لیا ہو۔ بڑے آد سے شری رام چندری کا سندور
مکھ دیکھ کر ماما کو دل اور میٹھے کچن بولی۔
کہہوات جھنی بلہاری۔ کب ہیں لگن مد منگل کاری
سکرت پیل سکھ سیلا سہائی۔ جنم لاکھ کئی ادھی اگھ ساری
ہے تات! بلہاری جاتی ہے۔ کہنے وہ آند منگل کاری لگن راج
تلک ہونے کا کپ سے ہے۔ جو پتیا لیں اور سکھ کی سند سیما (حد)
ہے۔ اور جنم لاکھ کی پریم سیما (سب سے پرے کی حد) ہے۔

جیسی چاہت نرناری سبائی آرت ایہی بھانتی
دوہا۔ جیسی چاہت چاکلی ترشت برشتی سرور نو سواتی
جس لگن کو میری طرح نگر بھر کے سب استری پُرش بہت ہی
بیا کلتا ہے اس پر کار چاہتے ہیں جیسے بیہوا اور پیہی پیاس سے
بیا کھل ہو کر سرور نو کے سواتی چھتر کی برشا کو چاہتے ہیں۔

تات جاؤں بلی بلی نہا ہو۔ جو من کھاؤ مدھر کچھو کھا ہو
پیتو سمپن تب جانی ہو کھیا۔ کھٹی بڑی بار جانی بلی مٹیا
ہے تات! میں تمہاری بلہاری جاتی ہوں۔ تم جلدی انسان
کر لو۔ اور جو کچھ اچھا لگے۔ وہ میٹھا کھو جن کھاو۔ تب ہے بھیت۔
پھر تیا کے پاس جانا۔ بہت دیر ہو گئی ہے۔ ماما بلہاری جاتی ہے۔

مانو کچن مٹی اتی او کو لا۔ جنہو سینہ نہ ترور کے کھولا
سکھ بکر ندھیرے شری مولا۔ نرکھی رام منو بھنور نہ کھولا
ماتا کے یہ انوکول کچن ایسے تھے۔ جیسے پریم روپی کلپ پرکش
کے پھول ہوں۔ جو سکھ روپی کھولوں کے رس سے بھرے ہوئے اور
کلیان کے مول تھے۔ ایسے کچن روپی کھولوں کو دیکھ کر شری رام جی کا من پانی
کھنورا ان پر بالکل مہبت نہیں ہوا۔

دھرم دھرم دھرم گتی جانی۔ کہو ماما سن اتی ہر دو بانی
پتا دینہ ہو ہی کانن راجو۔ جہاں سب بھانتی مور پُر کا جو
دھرم دھرم شری رام چندری نے دھرم کی گتی جان کر ماما سے بہت

ی کوئل باقی سے کہا۔ ہے ماما! سنئے پتا جی نے مجھے بن کا راج
دیا ہے۔ جہاں سب چمکا سے میرا بڑا ہی کیا ہوگا۔

ایسے دیہی بُرت من ماما۔ جیسے مُد منگل کا فن جیسا
جی سینہ میں ڈر سی بھوری۔ آتندہ انب انا کرہ تو ریں
ہے ماما! پرتن من سے تو مجھے آگیا دے جس سے بنباس
میں لگی تھے آتند اور منگل کی پرتی ہو۔ میرے پریم دوش ہو کر بھول
کر بھی نہیں ڈرنا۔ تمہاری کرپا سے مجھے بن میں بھی آتند ہوگا۔

دوہا

بش چاری دس سپن بسی کری پتو جین پرمان

اُنی پائے پنی دیکھو منو جینی کر بسی طان

چوہہ برس بن میں رہ کر پتا جی کے بچوں کو پورا کر کے پھر تہا
چرنوں کے اگر دشمن کروں گا۔ تم سن میں کسی پر کا دی چنتا نہ کرنا۔

بچن بنیت مدھر رگھو بر کے۔ سرسم لگے ماتو اور کر کے
سہمی سوکھی سنی سیتی بانی۔ جی جواس پریں پاوس پانی
شری رام جی کے بہت ہی نر اور سیٹھے عین ماما کی چھاتی میں تیر
کے حان لگے۔ اور کھٹے۔ وہ اسی شیتل بانی کون کر سہم کو سوکھ گئی
جیسے برست کے بانی سے جو اس سوکھ جاتا ہے۔

کئی نہ جانی کچھو پرہ پشاؤ۔ منہوں مہر کی سنی کیہری ناؤ
نین جل تن تھکر کھڑ کا پی۔ اچھی کھانی مین جنو مابی

ماما کے سرے میں جو سناب بڑھا۔ وہ کہا نہیں جاسکتا ہے۔ مانو
شیر کی گرج من کر ہرنی سہم گئی ہو۔ نیتروں میں آنسو پھڑکے۔ اور شہر پر تھکر
تھکر کانپنے لگا۔ انا چھلی پر کھا کے نئے پانی کا میلا پھین کھا کر ہوش ہوئی ہو۔

دھری دھیر جو رست ہلو نہاری۔ گد گد گن کہتی بہتاری
بات پت ہی تمہ پران سیاری۔ دیکھی نہت نہت چرت تمہاری
دیرج دیر کر پیر کا گد دیکھ کر ماما گد گن بولی۔ یہ بات کیا تو تم
پر انوں کے سمان پار لے ہو۔ اور تمہارے جوتروں کو دیکھ کر راجو سنا

پر بن رہتے ہیں۔

راجو دین کہوں بھ دن سادھا۔ کہیں جان بن کہیں اپرا دھا
مات سنا ہو موہی خدانو۔ کو دن کر کل بھینو کر سناؤ
تمہیں راج تک دینے کے لئے راج نے شودھ دیا کر راج کا
دن مقرر کیا۔ پھر اب کس قصور کے کارن تمہیں بن جانے کی آگیا دس
ہے مات! مجھے اس کا کارن سنائیے۔ کہ سدا یہ دیش کے جلائے کے
لئے آگئی روپ کس نے رھارن کیا۔

دوہا

نیکھی رام رگھو سچو سست کارنو کہنو جھبانی

سنی پر سنگو رہی موک جی سا برنی خن جانی

نیک شری رام چندر جی کی اچھا جان کر منتری کے پتر نے
سب کارن سمجھا کر ماما کو کہے۔ اس پر سنگ کو سن کر ماما کو لگی سی رہ گئیں۔
انکی دشا کا وزن نہیں کیا جاسکتا۔

راکھی نہ سلکئی نہ کہی ساک جاؤ۔ دھو بھاتی ار دارون داہو
بکھت سدا کر گانکھی راہو۔ پدھی گئی بام سدا سب کاہو
ماما نہ تو شری رام جی کو بن بے سے روک سکتی ہے اور ممتا دوش
نہ نہیں یہ کہہ سکتی ہے۔ کہ بن کو کیے ماؤ۔ دو تو ہی طرح ان کے ہر دس
بھاری سنتاپ ہر ہا ہے۔ بدھا ناکی گئی سب کے لئے سدا پیر می ہی ہوتی
ہے۔ کھنے تو لگے تھے۔ چند ما اور کھا گیا راہو۔

دھرم سینہ اچھیس متی گھیری۔ بھئی گئی سانچ چھنڈی گیری
راکھینہ نہت ہی کرؤں لودو دھو۔ دھو موبانی اود بندھو برودھو

ایک طرف دھرم ہے اور دوسری طرف پتر کی ممتا۔ دولانے کو شلیبی
کی بھی کو بھرم میں ڈال دیا ہے۔ ان کی دشا سناب اور چھند کی سی
ہو گئی۔ بدی وہ بھ کر کے پتر کو بن جانے سے تک لیتی ہے۔ تو پتر
دھرم کی مانی ہوتی ہے۔ اور بھائیوں بھائیوں میں دیر بھلا بڑھنا ہے۔

کہیں جان میں تو بڑی بانی۔ سنگت سوچ جیس بھئی رانی
نہو رنی سمجھی تیا دھرمو سیانی۔ راجو بھرت دوش سدا جانی

اوریدی رام جی کو بن جانے کی آگیا دیتی ہے۔ تو بڑی ہانی ہوتی ہے
اس پر کار سنگھ دین پڑ کر سوچ کے ماسے مانا سیکھا لگئی۔ پھر تو پھر کو شلکا
نے پتی برت دہرم کو سمجھا کر اور رام اور بھرت دونوں پتروں کو سمان
جان کر۔

سرل سمبھاؤ رام جی تادی۔ بولی بچن دھیر دھری بھاری
تات جاؤں ملی کیتے ہو نیکا۔ پتو آیسو سب دھرمک ٹیرکا
سرل سمبھاؤ کو شلیا جی بڑی دھیر دھرمک کہنے لگی۔ ہے تات! میں
تمہاری بلہاری جاتی ہوں۔ تم نے اچھا کیا پتا جی کی آگیا کا پالن کرنا
ہی سب بڑا دہرم ہے۔

دوہا

راؤ دین کی دینہ بنو موہی نہ سو دکھ لیسو
تمہ بنو بھرت ہی بھرتی پر چیت ٹھکسو

راج دینے کو کہہ کر بن باس دے دیا۔ اس کا تھ فھے ذرا بھری
دکھ نہیں۔ پتو ایک اتاری پنتا لگی ہوئی ہے کہ تمہارے پنا بھرت کو۔
راج کو اور پر جا کو بڑا بھاری کلیش ہو گا۔

جوں کیوں پتو آیسو تاتا۔ تو جی جا ہو جانی بڑی ماما
جوں پتو ماتو کہیو بن جانا۔ تو کان ست اودھ سمانا
ہے تات! اگر صرف بن جانے کی آگیا پتا جی کی ہے تو ماتو پتا
جی سے بڑی جان کر بن کہ مت جاؤ دمنو بھگوان نے لکھا ہے کہ ماتا کا
پتا سے سینکڑوں گنا بڑا ہے۔ لیکن اگر ماتا پتا دونوں نے ہی بن جانے
کی آگیا دی ہو تو تمہارے لئے بن سو اودھیا کے سمان ہے۔

پتو بن دیو ماتو بن دیوی۔ کھاگ مرگ چرن کر سیدی
انتہوں اچت غریب ہی بن اٹو۔ بے بولی ہریاں ہوئی ہر انسو
بن کے دوتا تمہارے پتا ہوں گے۔ اور بن دیویاں تمہاری ماما ہوگی
وہاں کے پتو بھی تمہارے چرن مکلوں کے سیوک ہوں گے۔ آخری
اوستھاس تو را جاؤں کے لئے بن میں جانا اچت ہی ہے بہتر تو تمہاری
اوستھانیکر بر دے میں دکھ ہوتا ہے۔

بڑ بھائی شو اودھ اچھاگی۔ جو دکھو ولس تہاگ تہاگی
جوں ست کہوں سنگ ہی لیہو۔ تہرے ہر دیاں ہوئی سند ہو
سے رنگھ کل تہاگ بن کا بڑا ہی سو بھالگی ہے۔ اور اودھیا کا بڑا
ہی ڈر بھالگی ہے۔ جسے تم چھوڑ رہے ہو۔ ہے پتو ایدی میں تمہیں
یہ کہوں کہ چھوٹی بن میں سناٹھ لے چلو تو تمہارے ہر دے میں یہ منہ
ہو گا کہ ماما اس طرح پریم کے دوش ہو کر مجھ بن جانے سے روکنا چاہتی ہے
پوت پریم پیر تہہ سب ہی کے۔ پیران پیران کے جیون جی کے
تے تہہ کہوں ماتو بن جاؤں۔ میں سنی بچن بھی پھپتاؤں

ہے پتو اتم سب ہی کے پریم پیارے ہو۔ پیرانوں کے پیران اور
ہر دے کے جیون ہو۔ وہی تم میرے پیرانوں کے بھی پیران کہتے ہو کہ ماما!
میں ان کہانوں اور میں تمہارے ان بچنوں کو سن کر بھی پھپتا جی ہوں۔
اکو شلیا جی یہ کہتی ہیں کہ تم میرے پیران اور جیون ہو اور تم بن جانے کو کہ
رہے ہو۔ جیسے پیران بنا کوئی زندہ نہیں رہ سکتا ویسے تمہارے جانے
کی خبر سن کر بھی میں زندہ بھی نہیں ہوں۔ اس لئے مانو میرا تم میں سچا پریم نہیں

یہ بچاری نہیں کروں سچو جھوٹ سینہ ہو بڑھائی
مانی ماتو کرنات ملی سرتی سپری جی جانی

یہ دھار کر چھوڑا پریم بڑھاکر سن ہو نہ نہیں کرتی۔ بیٹا میں تمہارے
بلہاری جاتی ہوں۔ مانا کا نام مان کر تم میری سندھ بھول نہ جانا۔

دیو پتر سب تمہی گو سائیں۔ را کھڑوں پلاکت نین کی نائیں
اودھی اٹو پیر پر بچن مینا۔ تمہہ کرنا کر دھر دھرمنا
ہے گو سائیں! جیسے پلکس آنکھوں کی دکھشا کرتی ہیں۔ ویسے ہی سب
دیو اتر پتر تمہاری رک کر بن تمہارے بن باس کی چودہ سالہ سیعاد میں ہے
اور سب پر پیر اور پتر پیارے نکلیں ہیں۔ تم دیا کے بھنڈا اور دھرم
دھر بند رہو۔

اس بچاری سوئی کر ہو اپانی۔ سب ہی جیتا ہیں بھنیت ہو سنی
جا ہو سکھیں بن ہی ملی جاؤں۔ کمری انا کو جن پر بچن سکاؤں
ایسا وچار کر تم دی ایلے کرنا جس سے سب کے جیتے جی تم سب کے ایلو۔

میں تہارے بہادی جاتی ہوں کہ اپنے پرور والوں کو اور نگر و سیلہ
کا اٹھتے (تیم) کر کے تم شکھ پور کو کہیں کو جاؤ۔

سب کرا سو سکریت پھل بیتا۔ بھٹیو کراں کا نو بہریت
بہو پھی پھی چرن لپٹانی۔ پریم ابھانگنی اپو ہی جانی
آج سب کے بن کرسوں کا پھل ختم ہو گیا۔ اور وکراں کاں ہم سب کے
اُلٹ ہو گیا۔ اس پر کار بست پر کار و لاپ کے کے ماما کو غلیا شری رام جی
کے چروں سے لپٹ گئی۔ اور اپنے آپ کو بڑی ابھانگنی جانا۔

داہون دسہرم داہو اربیا پا۔ برنی نہ جاہیں یلاپ کلایا
رام اٹھائی مائو اُر لائی۔ کہی مردوچن بہوری سمجھائی
ہر دے میں دھکے کے کارن بڑا ہی سنناپ ہو رہا ہے۔ اس سے
کے دلاپوں کے سوہ کا کچھ بھی دین نہیں کیا جاسکتا۔ رام چندر جی نے
ماما کو اٹھا کر اپنے ہر دے سے لگایا۔ اور کوئل جی کہ کہہ کر ماما کو بہت پرکا
سے بھایا۔

دوہا

سماچار تہی سمے سنی سیا اٹھی اُکلانی
جانی سا سوہ کمل جاک بتدی بیٹھی سرونانی

اس سے سالا سماچار بن کر سینتا جی بھی گھبرا گئیں۔ اور ساس کو غلیا
کے چرن بکلوں کی دونوں ہاتھ جوڑ کر بننا کر کے سر جھکا کر بچھ گئیں۔

دینی سہیس سا سو مردو جانی۔ اتی سکاماری۔ اُکھی اُکلانی
بیٹھی نہرت لکھ سوچتی سینتا۔ روپ راسی تہی پریم پنیپ
کو غلیا جی نے کوئل بانی سے سینتا جی کو آئینہ وادوی۔ اور اُکھی چھوٹی
اوستھا کو بھکر ویا مل ہو گئیں۔ روپ کی راشی اور پوتر جی پریم والی سینتا جی
سہجہ کائے بیٹھی سوچ رہی ہیں۔

چلن پھرت بن جیون ناٹھو۔ کیہی سکر تی سن ہو نہی ساٹھو
کی تنو پران کہ کیول پرانا۔ یدھی کر تھو کچھو جانی نہ جانا
پران ناٹھ بن کو جانا جاتے ہیں۔ ایسا میرا کونسا بن کر ہے جس کے
پھل سرور مجھے اُن کا ساتھ پراپت ہوگا۔ کیا نہ میرا اور پران دونوں اُنکے

ساتھ جائیں گے۔ یا صرف پران ہی جائیں گے۔ نہ جاننا کی کئی کچھ جانی توں مانی
چاؤ چرن نکر لیکتی تھی نہرنی۔ نو پیر بکھر مدھر گئی۔ برنی
منہوں پریم بس بیٹی کر رہی۔ ہم ہی سیاد چرنی بہر بہر ہیں
سینتا جی اپنے سندر چروں کے ناخون سے زمین کر رہی ہیں ایسا
کرتے سے نو پیر اٹھو گھرو۔ گھنوں کے پور جو چھڑا کر تے ہیں ہانگی تھی
آواز کا کوئی نوگ۔ اس طرح ورن کر تے ہیں۔ کہ مانو پریم بس وہ نو پیر
سینتا جی کے چروں سے یہ بیٹی کر رہے ہیں۔ کہ آپ ہم کو نہ چھوڑ جائے
ارتھات اپنے ساتھ ہی لے چلے۔

منہو بلوچن موجب باری۔ بولی دیکھی رام مہتاری
تات سٹھو سیا اتی سکاماری۔ ساس سٹھو پریم ہی پیاری
سینتا جی کی سندر آنکھوں سے جل بہ رہا ہے۔ ایسی اُن کی وشتا بھکر
کو غلیا جی شری رام چندر جی سے کہتے ہیں: نہتات سٹھو سینتا بہت
ہی ناؤ کہ بدن ہے۔ اور ساس سٹھو اور سٹھو سٹھو سٹھو کو پیاری ہے۔

پتا جیک بھو پالیا سنی سٹھو بھو لوکل بھانو
پتی رنی کل کیر وین پٹھو گن روپ ندھانو

راجاؤں کے سرونی رام جیک تو اُن کے پتا ہیں۔ اور سور یہ نش
کے سورج (شری ہمارا ج دمر لکھ) اُن کے سٹھو ہیں اور ساسے گن
اور روپ کے بھندار سور یہ نش روپی گن رہن کو کھلائے والے چندا
اُن کے پتی ہیں۔

میں سنی پتر بدھو پریم پانی۔ روپ راسی گن سیل سہائی
نین پتری کری پرتی پڑھائی۔ راٹھو یان جانکی ہیں لائی
پھر میں نے روپ کی راشی سندر گن اور شیل والی پیاری ہو پائی ہے
میں نے جانکی جی کو اپنے نیتروں کی پٹی بنا کر اُن سے پرتی پڑھائی ہے۔ اور
ان میں اپنے پران لگا رکھے ہیں۔

کلپ سیل جی بہو بدھی لالی۔ سینتی سینتہ سلسل پرتی پالی
چھولت پھلت بھٹیو بدھی باما۔ جانی نہ جانی کاہ پریتا ما

کے تاپس تیا کانن جو گو۔ جنہ تپ ہتیو تپاس بھوگو۔
 سیان سہی تات کسہی بھانتی۔ جیتر لکھت کپی دیکھی ڈیراتی
 باتپسیتوں کی استریاں بن میں رہنے یوگیہ ہیں جنہوں نے کہ
 تپ کے لئے سب دشت بھوگوں کا تیاگ کر دیا ہے۔ ہے تات !
 سینان بن کس طرح رہے گی۔ وہ ہند کی تصور دکھائی دے جاتی ہے
 سر سر بھگاب پنج بن چاری۔ ڈراہ جو گو کہ سانس کٹاری
 اس بپاری جس آلیسو ہوئی۔ میں بھگ ویشوں جانکی ہی سوئی
 دیو مہرور کے سند رکھ بن میں ہمار کرتے والی ہنستی کپ
 گر دھوں میں رہنے کے یوگیہ ہو سکتی ہے۔ ایسا وچار کر جیسی آگیا
 ہوئے۔ میں جانکی جی کو وہی اپدیش کر دوں۔

جوں سیابھون رہے کہہ انبا۔ موہی کہن ہوئی بہت اولمبا
 سنی رگھو بیر ناتو بیر یہ بانی۔ سیل سینہ سنداھاں ہنوسانی
 تانا کہتی ہے کہ اگر سینا گھر پر ہے تو مجھے بہت ہی آشرہ
 ہو جائے شری رگھو ناتھ جی نے مانا کہ پر یہ بچوں کو
 سن کر جو انوشیل اور پریم روپی اورت سے پری پورن
 تھے۔

دوہا

کہی پریم کچن بنیک مئے کینہی ناتو پریتوش
 لگے پر بوجھن جانکی ہی پرگٹ ہیں گرن دوش
 وچار پوروک پریم بچن کہہ کر ناتا کو منتشت کیا۔
 پھر جانکی جی کو بن کے سارے گرن اور دوش بستلا کر
 سمجھا دیئے

کلیپ میں کے سمان بہت پرکار سے لاڈ چاہ کر کے پریم روپی مل
 سے سنیج کر ان کو پال رہے۔ جب اس میں کے پھلنے پھولنے کا سمان
 آیا تو بدھاتا ہمارے اٹھ ہو گئے اب پتہ نہیں کہ اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔
 پلنگا پٹھ جی کو درمست ڈورا۔ سین نہ دینہہ پگو آونی کھورا
 جین وری جی جوگت تریوں۔ دیپ باقی نہیں ٹارن کہوں
 پلنگ۔ گود اور سند لے کو پھوڑ کر سینا جی لے کبھی بھی کھوڑ
 پر پتوی پر پاؤں نہیں رکھتے۔ سنجیونی بوئی کے سمان میں سدا نہیں
 دیکھتی ہی رہی ہوں اور میں نے کبھی انہیں دیکھنا کی جی مٹانے
 کو بھی نہیں کہا۔

سوئی سیان جتی بن سا تھا۔ آلیسو کاہ ہوئی رگھو ناتھا
 جند کران اس رسک پکوری۔ دینی رگھو نین کئی لمبی جوری
 وہ ہی نازک بدن سینا اب تمہارے ساتھ بن کو دیا جاتا ہے
 ہے رگھو ناتھ! اے آپ کیا آگیا دیتے ہیں چندرا کی رس پان
 کرے والی چکوری بھلا کس پرکار سورج کی طرف اگھ بلا سکتی ہے
 (الفاظ انہی نازک بدن سینا بن میں کیسے رہ سکے گی۔)

دوہا

کری کہی ہری سچہ حیر ہیں شٹ خنتون بھوری
 بش بالکاں کہ سوہ شت بھگ سنجیونی مووی

جس بن میں باقتی شیر راکش وغیرہ انیک دشت جیو
 رہتے ہیں۔ ہے پتر! اس دوش بالکاس سند سنجیونی بوئی کیا ستو بھا
 پاسکتی ہے۔

بن بہت اول کرات کسوری۔ رحیں برنجی لیشے سکھ بھوری
 پائین کرمی جی کھن سمبھاو۔ تنہہ ہی کلیسونہ کانن کاؤ

بن میں لو اس کرنے کے لئے بدھاتا نے کول اور بھیاوں کی
 لڑکیوں کو پیدا کیا ہے۔ جو کہ دشت سکھ میں کھولی ہوئی ہیں۔ پھر
 میں رہنے والے کیڑوں کے سمان بن کا کھوڑ سمبھاو ہے۔
 ان کو بن میں کبھی کلیش نہیں ہوتا۔

(۱۴) ماس پارائن چودھواں و شرام (ایوہیا کانٹا)

اس طرح میری آگیا کا پان کرے سے گڑ جوں اور دیدوں کی
 مت پر چنے سے جوہم ہوتا ہے۔ اس کا پھل تہیں پنا کسی کلیش
 کے ہی بل جائے گا۔ نہ تو تہہ کوئے سے تو کا کوئی اور راہ نہیں
 توی سب نے جو شکست سہہ ہیں۔ ویسے ہی تہیں بھی سہہ کرنے پر ہے۔
 میں مٹی کر ہی پر وان تہو بانی۔ سگی پھر سنو کھی سیانی
 دوس جات تہیں لاگہی بارا۔ سندری سکھو کو سنو ہمارا
 ہے سند رکھی! ہے پتر! سنو میں پتا کے بچوں کا پان کر کے
 جلد ہی لوٹ آؤں گا۔ دن جاتے دیر نہیں لگتی۔ ہے سندری! میری شکستہ
 کو سنو۔

جوں تہہ کر ہو پریم بس باما۔ تو تہہ و کھو پائپ پرک ناما
 کانٹو کھن بھینکرو پھل ای۔ کھو کھو کھو پیم باری بیادی
 ہے پیادی! یادی پریم دش تم جانے کا تہہ کر ہی۔ تو پھل تہو پ
 (بچے کے طور پر) بہت دکھ پاؤ گی بن بڑا کھن او بھینک رہے۔ وہاں کی
 دھوپ۔ جاڑا۔ باٹن۔ اور ہوا سب ہی بھیا تک ہیں۔

کس کنٹاک مگ کانکر ناما۔ چلب یائے میں بنوید ترانا
 چرن کل مرؤ منو تہمارے۔ ارگ اگم بھوئی دھو کھائے
 راستے میں کٹا۔ کانٹے اور بہت سے کنکر ہیں جن پر بغیر جوتے
 کے چلنا پڑے گا۔ تمہارے چرن کل بڑے سند اور کوئل میں نمودار تھے
 میں بڑے بڑے دوگم (دشوار گنار) پہاڑ ہیں۔

کندر کھوہ ندیں ندنا لے۔ اگم گا دہ نہ جا ہیں ہزارے
 پھاٹو باگھ برک کھری ناگا۔ کر ہیں ناؤنی دھیر جو بھاگا
 پہاڑوں کی گھٹائیں۔ غار ندیاں اور نالے اتنے گہرے اور گہم
 (دشوار گنار) ہیں کہ انکی طرف دیکھا تاک نہیں ملتا۔ ریچھ۔ باگھ۔ بھیر۔

ماتو سبب کہت سکیا ہیں۔ پوسے سمٹو کھی میں ماریں
 راجکمار کی سکھاؤ سنو۔ ان بھائی جیاں بنی کھو کوں تہو
 تاجی کے سامنے سیتا جی کو کچھ کہنے سے شری رام جی لچکتے ہیں
 پر میں وہ چار کر کے کہ یہ ایسا ہی سماں ہے۔ وہ بولے! ہے راجکمار!
 میرے آپدیش کو سنو میں کچھ اور سی قسم کا خیال نہ کر لینا۔

اپن مورنیک جوں چہرہ ہو۔ بچتہ ہاری ماتو گرہ ریرہو
 آیسو مور ساٹو سیو کاٹی۔ سب یہی بھائی بھون بھلائی
 اگر تم اپنی اور میری بھلائی جاتی ہو۔ تو میرا کہنا مان کر گھر میں ہی رہو
 ہے پیادی! اس پر کار میری آگیا کا پان بھی ہو گا۔ اور ساس کی سیوا
 بھی ہو سکے گی۔ سب پر کار سے گھر رہنے میں ہی بھلائی ہے۔

یہی تے ادھاک دھرم مو نہیں ڈو جا۔ سادو ساٹو سس پاپو چیا
 جب ماتو کہہ ہی سندھی موری۔ ہو ہی پریم لکھ متی بھوری
 تب تب تہہ ہی کھت اپرائی۔ سندری سمجھا ہی ہو مرؤ بانی
 کہوں بھائی سیتہ سب موری۔ سکا کھی ماتو بہت را کھیوں تہی
 آد کے ساتھ ساس کس لے چنوں کی چو جا کر لے سے بڑھ کر او کوئی
 دھرم نہیں ہے۔ جب جب ماتا میری یاد کیا کر گی۔ اور میرے پریم کے دل
 ہو کر بیاں ہوئے۔ سندھ لہو کھو بیٹھے گی۔ اس سے تم انہیں پر اپنی
 کھٹا میں سندھی بانی سے کہہ کر دھیرج دینا۔ ہے سندری میں سو سو
 سو گندھ کھاکر سب سبھا سے ہی تہیں کہتا ہوں۔ کہ صرف ماتا جی
 کے لئے ہی میں تجھے گھر رہنے کو کہتا ہوں۔

گر شرتی سمدت دھرم کھلو پائے بن پرا کلیس
 ہنٹھ لیس سب شکست ہے گا لو نہیں تر لیس

دشیر ہوتی۔ اسی بھیا تک گرنا کرتے ہیں۔ کہ جسے من کر سب حاصل
چھوٹ جاتا ہے۔

بھومی سین بل کل سن اسنو کندھل مول
تے کہ سدا سب دن مل ہیں بٹی سے انوکول

زمین پر سونا پڑے گا۔ درختوں کی جھاں کے بستر پہننے ہونگے
اور کندھ مول۔ بھیل کا بھوجن کرنے کو ملے گا۔ یہ دستویش بھی سدا سب
دن ہیں ملیں گی۔ سب کچھ اپنے اپنے سے کے انوساری مل سکے گا۔
نر اکار رہنی چرچہ ہیں۔ کپٹ شیش بھی کوٹنگ کر ہیں
لاگنی اتی پہاڑ کر پانی۔ زمین بدتی نہیں جانی بکھانی
آدم خور کشس بن ہیں پھرتے رہتے ہیں۔ وہ کرڈروں پر کار کے
کپٹ روپ بنا کر گھومتے ہیں۔ پھر بن میں پہاڑوں کا پانی بہت گستا
بے (ارتقا) راستے میں بہت سے دریا ٹھاٹھیں مارتے ہیں اس پر کار
بن میں انیک پر کار کی بتائیں ہیں جو سب کی نہیں جاسکتیں۔

بیال کرال پہاگ بن گھورا۔ نسبی چر نکر ناری نرجورا
دھیمین ہیر گن سندھی آئیں۔ وگ لوچنی تمہہ بھیرو سبھاٹ
بن میں بڑے بڑے بھینکرو صائب اور کیشی رہتے ہیں اتنی پریشوں
کو اٹھا کر کے جانے والے راکششوں کے جھنڈے میں رہتے
ہیں بن کی اس ڈواہنی حالت کی صرف یاد آنے سے ہی بڑے بڑے
حاصل دانوں کے حوصلے چھوٹ جاتے ہیں۔ پھر بے مرگ مینی دم تو سبھا
سے ہی ڈر پوک رہو۔

سنس گونی تمہہ نہیں بن جو گو۔ سننی اچھو موہی دیہی لوگو
مانس سلسل سداھاں پر تہی پالی۔ جسے کہ لوں میو دھی مرالی
ہے نہیں کی جاں جینے والی باتم بن کے یو گیہ نہیں ہو تم کو بن
جاتے من کر لوگ مجھے برا کہیں گے جو سنسلی مانس وور کے امرت مل۔
سے پالی ہوئی ہے۔ وہ بھلا نکم کے سمندر میں کیسے زندہ رہ سکتی ہے
تو رسال بن بہن سیلا۔ سوہ کہ کوئل سپن کر یلا
رہو بھون اس ہریاں بکھاری۔ چند بدنی دکھو کان بکھاری

نئے رسیدہ آم کے بن میں بہا کر لے دانی کو ملی کیا کر مل کے بن میں
شو بھا پائے گی! بے چند مکھی! بن میں بڑے بھاری کشٹ ہیں۔ اس
لے ہر دس میں خوب اچھی طرح سے ان سب کا دھوکہ کر کے تم گھر پر ہی رہو۔

سرج سوہر دگر سوامی سکھ جو نہ کرنی ہر مانی
سو بھپتائی اکھائی اراوسی ہوئی بہت ہانی

سرج سبھاو سے ہی بھلائی چاہئے والے کرگو اور سوامی کی شکشا
کو جو سہرا تھے پر نہیں دیتا۔ وہ انت میں سیٹ بھر بھپتا ہے۔ اور اس کے
بہت کی ضرور ہانی ہوتی ہے۔

سننی وروچن منور پیل کے۔ لوچن لالت بھڑے جل سیا کے
ستیل سکھ بھٹی کیسے ہیں۔ چکی ہی ہی سہر چند نسبی جیسے
سوامی کے ایسے کوئل اور منور چن کر سننی جی کی سندرا کھول
میں جل بھراؤ۔ ان کی ستیل شکشا سیتا جی کو کیسی جلائے والی ہوئی
جیسے چکوی کو موسم سہرا کی چاندنی مات۔

اتر و نہ آو لیکل بیدہ سہی۔ تچن چہت سچی سوامی سننی
برس رو کی بلوچن باری۔ دھری دھیر جو اراونی کمارا
لاگی سا سوگاک کہہ کر جوری۔ چھیمی دیہی بڑی ابنیہ موری
دنیہہ پران تی موہی سکھ سوئی۔ جیہی بھمی مور پر بہت ہوئی
میں سنی سمجھی دیکھی من باہیں۔ پیاسوگ سم دکھو ملک ناہیں
یہ جان کر کہ میرے پوتر اور پرکھی سوامی مجھے گھر پر بھڑ جانا چاہتے

ہیں۔ سیتا جی بہت ہی بیال کل ہوئیں۔ کوئی جواب دیتے نہیں بنتا۔
انکھوں کے آنسوؤں کو زبردستی روک کر اور من میں دھیرج دھر کر تھو
کی کنیا ناٹھ جوڑ کر ساس کے پاؤں ڈر کر کہنے لگی۔ کہ ہے دیوی! میری اس
بڑی بھاری ڈھٹائی کو کشما کرنا پران ناٹھ نے مجھے وہی اپیل کیا ہے
جس سے کہ میری بہت ہی بھلائی ہو۔ پرتو میں نے سن میں اچھی طرح سے
سوچ سمجھ کر یہ نیشہ کیلے۔ کہ تہی کے دیوگ کے برابر اس سندھ میں اور کوئی
دکھ نہیں ہے۔

پران ناٹھ کرو ناٹن سندھ سکھ سجان

پہن ہی نہ کرے گا۔ تپوں گھاٹ کچھوس کی جھونپڑی ہی میرے لئے دیو
جیون کے سماں صلیب سے کھول لی ٹول ہوگی۔

بن دبی بن دیو اُدارا۔ کہ یہ ہیں ساسو سسر کے سارا
کس کس لئے ساتھی ہو جائی۔ پر کھجورنگ منہ منوج ترائی
اُور دل بن دیوی اور بن دیوتا ساس اور سسر کے سمان میری
دکھنا کرینگے۔ گستا اور تپال کا سسر دکھنا ہی ہے سوئی! آپ کے
ساتھ کام دیوی سسر تو شکا کے سمان ہوگا۔

[illegible]

بن دُکھ ناٹھ کہے بہو تیرے۔ کھئے لبنا دیو تیا پ گھنیرے
 یہ کھو بیوگ کو لیس سمنا۔ سب ملی ہوئیں نہ کر پانڈھانا
 ہے ناٹھ! آپ نے بن کے بہت سے دُکھ کھئے کھیش اور
 سنتا پ کہے۔ پیرتو ہے کر پانڈھانا! یہ سب دُکھ مل کر بھی آپ کے
 واگ کے دُکھ کا افسانہ بنا کر بھی نہیں۔

اس جہاں جانی سُجھان سہر مہنتی۔ لیئے سنگ سہی چھڑائے جہنی
 بنتی بہت کروں کا سوامی۔ کروٹا مئے اُر انتر جاحی
 ہے چتر شرو منی! ایسا من میں وہ چار کر مجھے یہاں نہ چھوڑ جائے
 کشتو اپنے ساتھ لے چلے۔ سے سوامی! اوریں زیادہ بنتی کیا کروں۔ کسب
 دیا کے وہام ہیں۔ اور سب کے ہر دوں کے بھیر کی جاننے والے ہیں۔

روما

را کہے اودھ جواو دھی لگی بہت نہ جینے ہی پران
دین بندھو سندر کھیل سینہ نہ دھان
سے دین بندھو (عرب نوان) ہے سندر! ہے سکھ داتا!

توہم پیو رکھو کل کمرہ بد رکھو مہر پر نرک سمان
ہے پران ناخہ ! ہے دیا نہ رمان ! ہے سندر ! ہے سکھ رانا
ہے آتر باجی ! ہے رکھو کل روپی کمرہ کے کھلائے دے چنڈا ! آپ
کے بنا مجھے سوراگ بھی نرک کے سمان ہے ۔

[illegible][illegible]

بھوک روگ سم بھوشن بھارو۔ جم جاتنا سیرس سنسارو
 پیران ماتھ تہہ تیو جاک ماہیں۔ موکھوں سکھ کد تھوں کچھ نہاویں
 بھوک و لاس روگ کے سان ہیں۔ زیور سب بوجھ ہو جاتے
 ہیں۔ اور سنسار نہرک کی سبز جزا کے سان بنے۔ ہے سوامی! آپ
 کے سنا سنسار میں فکھ کہیں کچھ بھی سکھ نہاںک نہیں ہے۔

جیسا بنو دیہہ ندی بنو یاری۔ تیسے ناٹھ ٹہرش بنو ناری
 ناٹھ سکل سکھ ساقہ تہاریں۔ سہر کھل پڑھو بدلو تہاریں
 جیسے پران کے پناشیر اور پانی کے پنا استری ہوتی ہے۔
 ہے ناٹھ! آپ کے ساقہ رہ کر آپ کا نرل چند رکھ دیکھ مجھے سار
 سکھ رات تہوں گے۔

کھاک مرگ پر کج نگر و بنوئل کل میل دلوں
ناکھ ساتھ ٹسر سن ہم پر ن سال سکھ موں
ہے ناکھ آپ کے ساتھ پیشوا اور غمچی ہی ہرے ٹھٹھی موں گے

ہو سکتے ہیں۔

ایسی ٹھونک کھڑی ہوئی جو نہ ہر دو رنگان
تو یہ بھوکہ کھم ہوگیا دکھ سہیں پا نور پران
ایسے کھڑے بن کر بھی جو میرا پردہ نہیں پھٹا تو ہے پر بھوکہ ایسا
جان لڑتا ہے کہ یہ پا پر پران آپ کے دل کو کابھاری دکھ سہیں
کریں گے۔

اس کی سیسا بکلی بھئی بھاری۔ بچن ہو گونہ سکی سنبھاری
دیکھی دسار گھوٹی جیاں جانا۔ ٹھٹی لکھیں نہیں را کھیں پرانا
ایسا کہ کر سیتا ہی بہت ہی بیاض ہو گئیں۔ وہ کہنے اتر کا دل
بھی رہ سہی سکی۔ شری رگھو ناتھ جی نے اس کی ایسی دشا دیکھ کر اپنے
من میں یہ دھار کیا کہ پدی بٹھ کر کے انہیں گھر پر چھوڑا گیا۔ تو سیتا
جی اپنے پرانوں سے ہاتھ دھو بیٹھیں گی۔

کہنوں کو بلال بھانوں کی ناتھ۔ پری بڑی سوچ چلے ہوئے ساتھ
نہیں بشتاد کر او سہرو آ جو۔ بیگی کر مہو بن گون سم آ جو
تسب کر پاؤں بھگوان شری رگھو ناتھ جی نے کہا کہ سوچ کو
چھوڑ کر میرے ساتھ بن کو چلو۔ آج دھکی ہوئے کا سماں نہیں ہے
جلدی بن چلنے کی تیاری کرو۔

کہی پر یہ بچن پر یا سمجھائی۔ لگے ناتھ پید اس سبش پائی
بیگی پر یا دکھ میٹھ آئی۔ جتنی بھڑک سہی جنی جانی
شری رگھو ناتھ جی نے پر یہ بچن کہا کہ سیتا جی کو سمجھا بھڑانا
کے پاؤں پر کر اشر وار بہت کہنا۔ اتا نے کہا۔ ہے پیرا جلدی
اگر پر جا کے دکھ کو سٹانا۔ اند اپنی پھروں لانا کو بھول نہ جانا۔

بھری ہی سا بھئی ہوئی کہ موری۔ دیکھیں نہ بن منو ہر جوری
سندھ کھری تات کس ہو سہی۔ جتنی سہیت بدن بدھو جو سہی
سہا بھانا کیا میری قسمت میرے ہی کی کیا میں اسے نیتروں
سے اس منو ہر جوری سے دشمن چھڑا سکوں گی۔ وہ شہر بدن اور شہر گھری

ہے شیں اور پریم کے بھنڈار دیدی آپ بناس کے خانہ تک بھو
اور دھرس چھوڑ جائیں گے۔ تو یقین جانئے کہ تب تک میرے پران نہیں
دہیں گے۔

موری ماہلیت نہ ہوئی ہاری۔ چھوٹے چھوٹے سہرو ج نہاری
سب ہی جتنی پر سیدو کر سہیوں۔ مارگ جنت سکل شرم ہر سہیوں
بل پل آپ کے چرن کملوں کو دیکھتے ہوئے مجھے راستے میں
چلنے میں تھکا دے ہوگی۔ ہے پران ناتھ! میں سب پرکا مانگی سہوا
کردوں گی۔ اور آپ کی سیدہ کے پر تاپ سے راستے میں ہونے والی تھکا
کو دور کر لیا کرونگی۔

پائے بھاری ٹھٹی تر و چھاریں۔ کر سہیوں باو بدت من مایں
شرم کن بہت سیام نہ دیکھیں۔ کہن دکھ سہو پران پتی سکھیں
آپ کے چرن دھو کر دختوں کی چھایا تلے بیٹھ کر من میں پر تن
ہو کریں آپ کو پنکھے سے ہوا کیا کروں گی۔ آپ کے ساتھ شری پرکھ
کے قطروں سمیت دیکھ کر پران پتی کو دیکھتے ہوئے دکھ کو اتارنے کے لئے سنا
ہی کہاں لے گا۔

سم نہی ترن تر و پلو ڈاسی۔ پائے پلوئی ہی سب لہنی داسی
بالو ہر دو مور قتی جوری۔ لا گہی تات سیاری نہ موری
ہوا زمین پر دختوں کے پتے اتر گھاٹا بھوس بھاکر یہ داسی
رات بھلا آپ کے چرن داتی رہے گی۔ بار بار آپ کی کول مور قتی کو
دیکھ کر بھکو ذرا بھر بھی آج نہ لگے گی۔

کو پر بھو سناک موری جتو نہارا۔ سنگہ بدھو ہی جی سسک سارا
میں سکماری ناتھ بن جو گو۔ مہرہ اچت تب ہو کہوں بھو گو
پر بھو جب ساتھ ہوں گے تو میری طرف کون مری نکلا سے
دیکھنے والا ہے۔ جیسے شیر کی شیرنی کو خر گوش اور گیدڑ نہیں دیکھ سکتے
ہے ناتھ مجھے تو آپ نازک بدن کہتے ہیں۔ اور بن کے یوگی نہیں مانتے
کیا آپ بن کے یوگی ہیں؟ جب آپ کے لئے بن میں جا کر تپا کا چرن
بھڑکنا اچت ہے۔ تو میرے لئے راج محل کے شہر بھوکہ کیسے اچت

کونسی ہوگی۔ جبکہ تھاری مانا بیتے جی تھارا باند سا کھڑا کھجکی
 پوری چھکھی لاگو کھی رکھو تھی رخصت ہر تات
 کہیں بولائی لگائی میاں سہرتی زکھیاں ت
 بے تات! میں تھیں چھکھی ہل کہ کر کھو تھی کہ کر کب
 بندے سے لگاؤں گی۔ اور پرستی ہو کر تھارے کو دلچسپ گی۔
 لکھی سینہ تازی ہزاری بچو نہ تو کل بھی تھاری
 رام پر پور دھو کینہہ بدھی مانا تھو سینہ نہ جب لکھی کھانا
 پتر کی امت کے مارے مانا کھیرانی ہوئی دیکھ کر کہ پھی پھی
 دیا لکے کارن جن کے منہ سے شبہ تک نہیں نکلتا بستی راہچہ
 جمنے بہت پر کار سے انہیں سمجھایا۔ اس سے کہ پریم کا ورثہ
 نہیں کیا جاسکتا۔

تب جاگی سا سوہ لگی جھٹے مات میں ہم ابھی
 سیوا سے دیو بودینیا موزور تھو سچل نہ کینہا
 تب یقیناً جی کو تھلیا جی کے چروں پر پڑیں۔ اور کہا کہ ہے
 مانا! سینے میرا بڑا ہی ڈر بھا گیا ہے کہ آپ کی سیوا کرنے کے سے
 بد حال ہے مجھے بن باس دیدیا۔ اور میرا منور تھو سچل نہ کیا۔
 تب چھوٹو مٹی چھاڑیئے چھوڑ۔ کہو کھن کھو دو کو نہ موہو
 مٹی سیاہ بن سا سو گلائی۔ دسا کوئی بدھی کہوں بکھائی
 تو بھی ہے مانا! دیا لکھ کو چھوڑیئے لیکن کرنا نہ چھوڑا میر کوئی
 دوش نہیں ہے گرم گئی بڑی کھن ہے سیتا جی کے چھن سن کر مانا کو تھلیا
 بہت سوال ہوئی ان کی دشا کا ورثہ میں کس پر کار کروں۔

بارہیں ہار لائی آر لیںسی دھری دھیر چھکھی مشدہ نہی
 اچل ہوتا ہی دالو تھارا جب لگی گنگ جمن مل دھارا

انہوں نے سیتا جی کو بار بار جھاتی سے لگا اور دھیر دھیر کر
 کشاوی اور اخیر وادیا۔ کہ جب تک گنگا جی اور جمن جی میں
 بالائی کہ دھارا ہے۔ تب تک تھارا سا سوہ لگ اٹل رہے۔

سیت جی سا سٹھائیں سکھ دہنی انیک پرکار

چلی نائی پیدیم سہرواتی بہت بارہیں بار
 اس پرکار سیتا جی کو اخیر وادیا انیک پرکار کی شکست
 کو تھلیا جی نے دی۔ تب ان کے چروں کھلوں میں پریم بگبار بار بار
 کو سینا لگی تھیں۔

سپاچار جب کھن پائے بیال بلکہ بدن اٹھی دھاتے
 کپ پلک تی نین نیرا کہے چروں اتی پریم ادھیرا
 جب نکشن جی نے سب سپاچار سنا۔ تو وہ دیا کل ہو کر اداس
 منہ اٹھ دوڑے۔ شریر کا پ رہا ہے۔ رو گئے کھڑے ہو رہے ہیں
 اور تھروں میں آنسو بھرے ہوئے ہیں۔ اور پریم سے بہت ہی بے
 ہو کر شری رام چندر جی کے چروں پر گر پڑے۔

کہی نہ سکت کہو چیت مت ٹھٹھے رہینوں بن جو جمل تیں کاٹھے
 سوچو ہر دیاں بدھی کا ہوتا تھا۔ سب کو کھو سکرت سہراں ہمارا
 نکشن جی کھڑے دیکھ رہے ہیں منہ سے کوئی بات نہیں نکلتی
 وہ ایسے دکھی ہیں۔ مانو یا نہ سے نکالی ہوئی تھیلی دین اور دکھی ہوا
 وہ من میں سوچ رہے ہیں کہ ہے بدھاتا! نہ جالے کیا ہونے والا
 کیا ہمارا سب کچھ ادیں سمجھت ہو گیا۔

تو کہوں کاہ کہب دھونا تھا۔ کہیں ہیں بھون کہ لیں ہیں ساقا
 رام ملو کی بندھو کر جو ریں۔ دہیہ کینہہ سب سن تر نو تو ریں
 مجھے شری رکھونا تھ جی کیا کیا کہیں گے کیا کھو مچو تھائیں
 گے۔ شری رام چندر جی نے بھائی نکشن جی کو ہاتھ جوڑے اور شری
 اور کھر سے ناٹھ توڑے ہوئے کھڑے دیکھا۔

بولے پھو رام نے ناگر۔ میل سینہہ سرل سے کہ ساگر

تات پریم پس جی کدرا تھو۔ سمجھی ہر دیاں پر نیام اچھا ہو
 شری رام چندر جی بولیں۔ پریم۔ سرنا سکھ کے سمندر واد
 نیکی پنن و ماہر ہیں نکشن جی سے کہنے کہ ہے تات! پریم کے پس ہو کر

مافون میں چاروں طرف آگ لگی ہوئی دیکھ کر سہری سہم گئی ہو۔
 لکھن لکھن بھبھ انترتھ آج۔ آہیں مینہ بس کرب اکا جھو
 ناگت پدا سبھ کچا ہیں۔ جانی سنگ بدھی کمی ہی کہ ناپیں
 لکھن جی نے دیکھا کہ آج بڑا انترتھ ہی ہوا۔ مانا مارے عتکے
 کے کام بگاڑ دے گی۔ بینی بن کو جانے نہ کی۔ اس لئے وداع مانگتے
 ہوئے لکھن جی ڈرتے ہیں۔ اور میں میں سوچتے ہیں کہ یہ
 بدھتا انہ جانے مانا سا فقہ جانے کی آگیا دے یا نہ دے۔

سبھی ستمراں رام سیارو فوسو سلو سبھاؤ
 نربپ سنبھو لکھی دھنبو سربو پاپنی دینی کڈاؤ

ستمرا نری رام اور سیتا جی کے روپ۔ شبیل اور سبھاؤ
 پردہ چار کر کے اور ان کی پرتی راہ کی پرتی کو دیکھ کر سر پیٹے لگیں۔ کہ
 مہا یان لکھی نے بری طرح گھات لگایا۔

دھیرو دھرو کو اور سرجانی۔ سچ سٹوہر دہولی مر دوانی
 تات تھاری مافون سید ہی۔ پتار انوسب بھاتی سنبھوی
 بڑا سماں جان کر ستمرا جی نے دھیرت کیا۔ اور اچھ سجاد سے
 ہی بھلائی دینے والی کو مل بانی پولیں۔ سہ تات ایسا جی تھاری مانا
 ہے۔ اور سب طرح سے پیار کرنے والے تری رام چندری
 تھارے پتا ہیں۔

اودھ تھان جہاں رام فواسو۔ تھان این دوسو جہاں بھائی کاشو
 جوں پے پیار امون جہاں ہیں۔ اودھ تھار کاشو کچھو ناہیں
 جہاں تری رام چندری کا واس تھادی ستمراں تھارے
 لئے اودھیا ہے کیونکہ دن تو دہائی ہی ہوگا۔ جہاں کاشو کچھو
 ہے۔ جب تھری سیتا جی اور رام چندری بن کو جانے ہیں تو اودھیا
 میں سہ کا تھار اچھ بھی کام نہیں ہے۔

گرمیو مابندھو ستر ستیں۔ سیدھیں سکل یران کی ناہیں
 رامویران بڑو جی کے۔ سوار تھو رہب تھامہ ہی کے۔

دھرم نیتی اُپدیٹے تاہی۔ کیرنی جھوتی تھگتی پریر جاہی
 من گرم بچن چرن رتھتی۔ کربانڈھو پری ہریتے کہ سوتی
 دھرم اور نیتی کا پدیشی تو اس پریش کو کرنا چاہئے جو تھان
 دھن۔ اور تھتی۔ سورگ کو کسل دینے سے پریم کرتا ہو۔ بڑو جوس میں
 گرم سے آپ کے چہروں کا ہی پریمی ہو رہے کر پاندھان ایکہ اسے
 چھوٹتا چاہئے۔

کرنا سبھو بندھو کے سنی موہن نیت
 سبھائے ارلائی پر بھو جانی سنبھیں سبھیت

دیکھ ستمرا نری رام چندری نے لکھن جی کے کوئل اور دھیر
 پچوں کو سن کر اور پچوں کے پریم کارن ڈرا ہوا جانکر کہ بھگوان لئے
 کہیں گھرنہ چھوڑ جائیں۔ بھاتی سے لگا لیا۔ اور بھاکر کہنے لگے

ماگھو پدا مانوسن جانی۔ آدھو کی جیلو بن بھاتی
 دھت بھتے سنی گھورانی۔ بھیرو لاجہ بڑگنی بڑی ہانی

سہ بھائی ماناسے واراں مانگ آؤ اور جیلو بن کو بھو
 ستری روگھو نا تھدی کے ان پچوں کو س کر لکھن جی تھے برسن
 ہوئے مالاہت ہی تھے لاجہ کی پرتی تھتی ہو۔ اور تھتی ہانی کی ہانی
 ہرشت تھریاں مانو نہیں آئے۔ منہوئی اندھ پھری لوم جہاں پاتے
 جاتی جھنی پگ ناہیو مانگتا۔ منور گھونٹ من جاگی سا تھا

لکھن جی برسن میں ہو کر مانگے پاس آئے۔ مانو اندھ کو بھو
 انکھیں لگتی ہوں۔ انہوں نے مانگے جہروں میں جاکر سر جھکا یا کر
 ان کا سن گھونڈی تری رام چندری اور سیتا جی کے ساتھ تھا
 پچھیں مافون من دیکھی لکھن جی سب کتا سنبھیتی
 لتی سہی سنی بچن کھورا۔ مرگی دیکھی دو جھو مہو اورا
 مانا نے اس میں دیکھ کر لکھن جی سے اس کا کارن پچا
 انہوں نے سارا سچا کارن مانا یہ ان کھوڑ چنی کوں کرنا سہی۔

کے چروٹوں میں سجاوٹ پریم ہو۔

راگوڑو شواہر شاندہ دھو۔ جنی چھپنے ہوں انہر کے بس ہو
سکھل پر ہار بھاتی۔ من کرم بچن کر نہو سیو کافی
راگ (اگستی) کرودھ جسد، مد اور مودہ ان کے دوش
سینے میں ہی نہ ہوتا۔ سب پر کھ کے و کاروں کا تیاگ کر کے من
بچن کرم سے غری رگھوناتھ دیتا ہی کی سیوا کرتا۔

تہہ کہوں بن سب بھاتی ساسو سنگ پتو تا تو را مو یا جاو
پہمیں نہ را مو بن اہمیں کلیسو۔ مت سو می کر ہو اہی اپدو
جب بیتا ہی نا اور رام جیسے پاتما ہارے ساتھ ہی تو تہہ
تھے بن میں سب پر کارے آندی ہے۔ ہے پتر لٹا ہے لے
ہر امرت ہی اپدیش ہے۔ کہ تم دی کچھ کرنا۔ جس سے کہ شری را پد
جی کو بن میں کوئی گیش نہ ہو۔

اپر سو پھ جہیں نات تہہ رام میا سکھ پاو میں
پوٹا تو پرے پر پوٹا پر سکھ شرتی بن بسرا دھیں
نسی پر بھوئی سکھ دی اسیو نہ نہی استی دی
رنا ہو کر ایل ال تیار گھیر پد پت نہی

ہے نات! میرا ہی اپدیش ہے۔ کہ تم دی کچھ کرنا جس سے
میں تہہ سے کارن شری سیتا رام ہی سکھ پاو میں۔ اور تہہ مانا ہارے
پر اور اور ٹکر کے سکھوں کی یاد سکھول جاو میں۔ نسی داس جی کہتے
کہ اچھ شری تہہ را جی نے پر بھو لکشن جی کو سنگت نہ کر بن جالے
کی را گادی۔ اور ساتھ ہی تہہ را جی دی۔ کہ شری سیتا جی اور
شری رگھوناتھ جی کے چروٹوں میں تہہ را نزل اور انیز پریم ہر روز رگھوناتھ

ماوچن رگھوناتھ چلے کرٹ سکھت حرد میں

اگر کیم قرانی منہوں بھاگ رگھوناتھ میں

مانکے چروٹوں میں سر لاکر ہر دے میں سکھ کر کہہ جوتہ کہ
اب ہی پریم کے ساتھ جالے میں کوئی دھن نہ جاتے۔ لکشن جی رگھوناتھ

گرتا نا بھاتی دیوتا اور سوا می ان سب کی سیوا پر انوں
کے سمان کرتی چاہئے۔ پھر رام تو پر انوں کے بھی پیارے اور میون
کے جیون ہیں۔ اور لکھام بھاد سے سب کے مستر ہیں۔

پو جنیہ پر یہ پریم جہاں تیں۔ سب ملتے ہیں رام کے نہیں
اُس جیاں جانی سنگ بن ہو۔ لیہو نات جگ جیون لا ہو
جگت میں جتنے پریم پیارے پوجنے پوگیے ناٹے ہیں وہ سب
ایک ماتر شری رام جی کے ناٹے سے ہی پوجیے اور پریم پیارے
ہیں من میں اساد چار کر کے ہے نات ابن میں جاؤ اور سنساریں
جینے کا بھڑاٹھاؤ۔

بھوری بھاگ بھاجو بھی ہو موہی سمیت ملی جاؤں
جوں تہہ میں من چھاڑی چھلو کہ نہہ رام پر لٹاؤں
ہے لکشن میں تم پر بھاری جاؤں۔ تم جگ سکھت لکے
ہی بھاگ کے پاتما پو تہہ را سے من نے چھل چھو کر ایک ماتر شری
رام جی کے ہی چروٹوں کی شرن ملی ہے۔

پترونی جبتی جگ سوئی رگھو جبتی بھگتو جاسو ستو ہوتی
نتر د باجھ بھلی بادی بیانی رام بکھ ست تیں بہت جانی
سنسار میں دیوان استری پترونی جبتی کا پتر
شری رگھوناتھ جی کا بھگت ہے۔ نہیں تو وہ استری رام سے
بکھ پتر سے اپنا بھلا جانتی ہے۔ وہ تو باجھ ہی اپنی سہوٹوں
کی بھگت اس کا پتر پیدا کرنا دیر تھ ہی ہے۔

س جنتی جنتی تان بھگت جن یا داتا یا موہ

ہیں تو پھر وہ باجھ رہے گاتے گواد گور

تہہ میں بھاگ رام بن جائیں۔ دوسرے ستو تات کچھو نا ہیں

سکل سکرت کر بھلو اسیو۔ نام یا پد سہج سینہ ہو

تہہ سے ہی بہت ار تہہ رام بن کو جا رہے ہیں۔ بھتات

ان کے بن جانے کا کوئی دوسرا کارن نہیں ہے۔ سمجھو بن میں
کروں کا سہجے آتم چل ہی ہے کہ شری سیتا جی اور شری رام جی

ہے اس طرح جلد پہنچے جیسے کوئی مرگ سو بھاگے دوش کسی کھٹن پھندے
کو توڑ کر بھاگ چلا ہو۔

گئے لکھنؤ جہاں جہانگیر کی ناخو۔ بچے من ثروت پانی پر پیرا شو
بندی رام سبیا جرن مہارے۔ چلے رنگ نرپ سندھ
لکھنؤ جی وہاں گئے جہاں شری رام چندر جی تھے۔ ۵۰
پیارے پر بھو کا ساتھ پا کر سن میں ٹپے ہی پر سن ہوئے شری رام
چندر جی اور شری سیتا جی کے سندھ چروان کی بندنا کر کے وہ
ان کے ساتھ ہوئے اور راج محل میں گئے۔

کہیں پر سپر پر نر ناری۔ بھلی بنائی بدھی بات بگاری
من کر سن من دکھو ہر شے۔ بلکہ منہوں ماکھی بدھو چھینے
ایو دیو پری کے استری پر سن میں کہ رہے ہیں کہ جاتا
نے سب بات بنا کر بگاڑ دی۔ ان کے منہ پر ٹکڑا سیوں کے کھلے
اور سن سب کے دکھی ہیں۔ منہ پر ہوائیاں اڑ رہی ہیں۔ اور لکھے
دیا گل میں۔ جیسے شہد چھین لئے جانے پر شہد کی کھیاں دیا گل ہوں۔
کرچ ہیں سو دھنی بھتا ہیں۔ جو بنو چکے بھگ اکھلا ہیں
بھٹی بڑی بھیر بھوٹ دبارہ۔ سرنی نہ جانی بشارہ اپارہ
وہ ہاتھ تھے ہیں برس پٹے ہیں۔ اور پھیناتے ہیں۔ مانو بنا
بروں کے بھی دیا گل ہوا ہو۔ راج دوار پر بڑی بھیر ہو رہی ہے
اس سے کے آٹھ دکھ کا دین نہیں کیا جاسکتا۔

سچوں اٹھائی راؤ بیٹھارے۔ کہی بہتین رامو پو دھارے
سیا سمیت دو دینہ نہاری۔ یا گل بھیٹو بھومی پتی بھاری
منری نے پیارے چن کہ کر رام آتے ہیں راج کو اٹھا کر
بٹھایا۔ دونوں راج کا لہو کو سینا جی بہت بن کے لئے تیار دیکھ
راج بہت ہی دیا گل ہوئے۔

سیا سمیت شت بھگ دو دینہ بھی دیکھی اٹھائی
بارہی بارہی بس راؤ لیشی اڑ لائی
سیتا جی سمیت دو دینہ راجا راجا کو دیکھ کر راج

نرپ رہے ہیں۔ اور پریم دوش بار بار انہیں چھاتی سے لگاتے ہیں
سکھی نہ بولی بیکل نہ نا ہو سوک جنت اُنداروں دا ہو
ناتی سیو پدانی اور اگا۔ اٹھی رگھو سیر بدانت ماگا
و دیا گنا کے مارے راج کو ہل نہیں سکتے۔ دکھ کے مارے
دل میں بھانک سنتا ہے۔ تب شری رام چندر جی نے بڑے
پریم سے ان کے جیروں میں سینا جی اور اٹھ کر دواغ مانگی۔
پو اسیس آلیو موسی دیکھے۔ ہر شس سے بھیوکت کیجئے
تات کہیں پریم پریم پر پاد۔ جسو جگ جاتی ہوئی ایسا د
تیاجی اچھے بن جانے کی آگیا اور شیر دلا دیجئے۔ اس سکھ
کے سے دکھ نہ مانے۔ تات ایسا سے کے پریم دوش ہو کہینے
کو دیا کا پان کر کے کی برادر (راگیا) کرنے سے سنار میں نامی بھتی
ہے اور نیک نامی جاتی رہتی ہے۔

شسٹ سیدہ بس نہ نا ہاں۔ بیٹھارے رکھتی گئی باہاں
سٹھو تات تمہ کہوں مٹی کہیں۔ رامو پر اہر نایک اہیں
یہ سن کر پریم کے دوش ہو کر راج دوسر جی اٹھ کر نری ار گھنا
جی کا ہاتھ پر لکر انہیں بٹھالیا۔ اور کہا کہ ہے تات!
سونی لوگ کہتے ہیں کہ تم پر اجر جگت کے سوا می ہو۔

سجہ اُرو اسبجہ کرم اوارا کی۔ ایسو دیشی بھلو ہر نیال بھاری
کرئی جو کرم پاو پھیل سوئی۔ نگم دیتی اسی کہ سو کوئی
اچھے اور بڑے کرم کے ٹھانی اینور ہرے میں دھار کر
پھیل دیتا ہے۔ جو جیسا کرم کرتا ہے وہ ویسا ہی پھیل پاتا ہے
دیدوں کی ایسی ہی ہوتی ہے۔ یہ سب کوئی کہتے ہیں۔

اُرو کرے اپر ادمو کو د اور ہاؤ پھیل بھوگو
اتی بچتر بھگوت گتی کو جگ جانے جو گو

اپر ادمو کوئی ادم کرے اور اس کا پھل کسی دوسرے کو
بھگتا پڑے۔ یہ تو ایسور کی دچتر لیلیا ہے۔ اس کھانے کی سار

سہت برہمنوں۔ گرد کے چروں کی بندہ کر کے پرکھو شری رام چند
 جی سب کو اچیت کر کے چلے۔
 جھسی بیٹ دوار بجے ٹھاڑھے۔ دیکھے لوگ برہ دوداڑھے
 کہی پرہیچن سکل سمجھاتے۔ پرہیچن دگر گھوہیر لولائے

اس پرکھو شری رام چند جی نے سب کو سمجھایا۔ اور پھر
 پرسن ہو کر گروہ کو سخت جی کے چروں میں سر لایا۔ گیش جی۔ پاربتی
 جی اور کیش کے سوا کسی کو نہ کرنا کر شری رگھو ناتھ جی آئندہ داکر
 رام جلیت انی کبھی نہ بناؤ۔ سہی نہ جانی پر آرت نادو
 کنگل نک نک اور دھاتی موکو۔ ہرین نشاد مہس سر لو کو

شری رام چند جی کے چلتے ہی ایو دھیا میں بہاؤ کھ گیا۔
 نکھس ایسا کھلا ہل گیا کہ کان پرٹی اور سانی نہ دتی تھی۔ نکھ میں
 بڑے ٹکڑے ہوئے تھے۔ ایو دھیا میں بہت ہی مالو سی چھا گئی۔ دیو
 لوک میں سب دیوتا تھے شری اور گئی کے بس میں ہو گئے (خوشی اسبات
 کی۔ کہ راکشش مارے جائیں گے اور غنی اسبات کی کہ ایو دھیا کے
 لوگوں کی فتح پکار رہی نہیں جاتی۔

گئی نور چھتا بھو جینی جاگے۔ بولی منتر دھس اس لاگے
 رامو چلے بن پران نہ جا میں۔ کبھی کھ لاکھ رہت تن ما میں
 راجہ کی نور چھا کھتی تیب رام جاگے۔ اور منتر کو لاکھا
 کہنے لگے۔ کہ شری رام تو بن کو چلے گئے۔ پر تو میرے پران نہیں
 سکے۔ نہ جانے اس شریر میں کون سے سکھ کی پراپی کیلے پران لگی
 تک لگے ہوتے ہیں۔

ایہا لے کون بیٹھا بلوانا۔ جو دکھو پانی نہیں تو ہرانا
 پنی دھری دھیر کھی نہ ناہو۔ لے رکھو سنگ سکھا تہہ جاہو

شری رام چند جی کے دیوگ کے دکھ سے بڑھ کر لکھنا
 دکھ ہو گا جس کو میرے پران اس شریر کو کھوڑ دس کے پھر بھیج
 بکڑا جے منتر آکھنا۔ ہے سکھا انم رتھ لے کر ان کے ساتھ جاؤ
 سکھی کار کار دھو جک سننا سکھاری
 رکھو چڑھائی دیکھو رانی ہو پھر ہو گئیں ان چاری

گھر سے ہل کر شری رام چند جی دشت جی کے دروازے
 پر جا کھڑے ہوئے۔ وہاں سب کو اپنے دیوگ کی آگ میں جلتے
 ہوئے دیکھا۔ پر کھو لے سب کو بیدار کر کے سمجھایا۔ پھر پرہیچن دگر
 کو لکھا۔

گر گش کی برننا سن دینے۔ آدروان پنے بس کھینے
 جا چک دان مان منو شے میت میت پریم پتھو شے
 گرو جی سے کہ کر کتب برہمنوں کو سال بھر کا مہو جن ساگری
 دیا۔ اور آدرو۔ دان اور مرناسے ان برہمنوں کے دل کو بیت لیا
 بھکاریوں کو دان اور دان دے کر شست کیا۔ مرنسکاؤں کو
 اپنے پوت پریم سے پران کر دیا۔

داسیں داس بولائی ہو ری۔ گئی سو جی بولے کو جوری
 سب کے سار سنجار گوسا میں۔ کرلی جنگ جینی کی نائیں
 پھر داس اور دایوں کو بلا کر گرو کو سب کر ہاتھ جوڑ کر
 کہا ہے گوسا میں اپنا اور مانا کی طرح آئی دیکھ بھال کرتے رہنا۔

بار میں بار جوری جک پانی۔ کہت رامو سب سن مردہ پانی
 سوئی سب بھائی مور شکاری۔ چہی تیں رہے مہو آل سکھاری
 مار بار دھوؤں ہاتھ جوڑ کر شری رام چند جی کو مل بانی سے
 سب کو کہنے لگے کہ میں آپ کو ہی اپنی بھائی چاہنے والا سمجھوں
 گا۔ جو اپنی چیشا سے مہاراج کو سکھار کے۔

ماتو سکل موکے برہمن نہیں نہ ہوتیں دکھ دیں
 سوئی آباؤ تہہ کر سبھ سب پرہیچن پریم پتھن
 ہے پریم جیتر مگر فو اسی سمجھو! آپ سب دھیا اپاتے کرنا جس

تہ ستر زینت پہن سنا تے۔ کرسی دتی رختہ رامو چڑھا
جہڑھی رختہ سیا سہت دوو بھائی۔ چلے پرویاں اودھڑی ہر دلی
تہ ستر جی نلو پاں پہن کر راجہ کے پین شری رام چندر
جی کو سنا تے۔ اودھڑی کر کے انہیں رختہ پر چڑھایا ہر دے میں اودھیا
جی کو سنا کر دھن بھائی کیتا جی سمیت رختہ پر چڑھ کر چلے۔

چلت رامو لکھی اودھانا تھا نکل لوگ سب لگے سا تھا
کرپا سہڑھو پوہڑی تھجاواہیں۔ خبر میں پریم سوتیلی بھئی آٹھیا

شری رام چندر جی کے چلنے ہی اودھیا کو انا تھدھیکر سب
لوگ دیا نکل چوکر سا تھوئے۔ کرپا ساگر شری رام چندر جی انہیں بہت
طرح سے سمجھاتے ہیں۔ نووہ پٹت جاتے ہیں پتو پریم وٹی لہو لٹاتے ہیں
لاگتی اودھ بھیا ولی بھاری۔ ماہوں کال رانی اندھیا دیا
گھوڑے سوس ہر نر نارای۔ ڈرہیں ایک ہی ایک تھیا

انہیں اودھیا پوری بھیا ک کالی راتری کے سمان ڈر لوتی
لکھی ہے۔ ٹکر کے ستر شری رام بھیا کھیتوں کے سمان لیک
دوسرے کو دیکھ کر ڈر لکھی ہیں۔

گھر سمان ہنچن جو بھوتا۔ شہت بہت بہت تھوں گم تھا
باگنہ ٹپ بیا کھی لاپیں۔ سرت سرور دیکھی تھیں

گھر تو سمان کے سمان جان پڑتے ہیں۔ اور اپنے کٹھی بھوتوں
کے سمان لگتے ہیں۔ اور ستر شری رام نووہ پٹت ہی جان پڑتے
ہیں۔ ہنچن میں درخت اور پھل کھائیں مندی لوتن لالاب کی
طرح دیکھا بھی نہیں جاتا۔ ماٹو ٹاٹ کھانے کو آ رہے ہیں۔

پٹے کے کوٹھن کی مرگ پر پوچھو چانگ مور
پک تھانگ لکھ کر کارا سٹنس چکور

کوڑوں گھوڑے ہاتھی اور کھیلنے کے لئے پاسے ہوئے
ہر ان کے پوچھ گائے۔ بھیس آدی سپیہ۔ مور کو لوتن لکھتے
ٹوٹے۔ سینا سار سٹنس اور چکور۔

راجا کو دو نوں نازک بدن میں۔ اور جا کھی بھی نازک پہن
تم ان کو رختیں چڑھا کر بن گیا کر چاروں کے بعد دالیں لٹا لانا۔

جوں نہیں بھرہیں دھیر دھیر بھائی۔ ستیہ ستر در رختہ گھوڑی
نوٹہ پنے کہ پوہڑی۔ پھر پے پر بھو تھلیں کس دیا

اگر دھیر وان (مستقل مزاج) دو نو بھائی تو بن کر گم
شری رگھو ناتھ جی نوٹہ بہت کا درختا سمان کرنے والے
ہیں۔ تو تم ہا تھوڑے گرنی کرنا کہ پے پر بھو جا کھی کو نووہ دالیں بھیا۔
جب سیکان دیکھی ڈیرائی۔ کہ پوہڑی سکر اوسر دہائی
سٹسو سٹراس کہ پوہڑی۔ پتری پھر پے بہت کھیسو

جب سیتا بن کو دیکھ کر ڈر جائی۔ نوٹہ پے کھال باکرہ پری
شکتاں سے کہتے۔ کہ تھارے ساس اور ستر لے تھیں پندرتن کہدا
بھیا ہے کہ پے ہی اٹھ کر دالیں لٹا آوہن میں بہت طرح کے کھیش
پتو گرہ کہ پوہڑی سٹراس۔ رستو جہاں رپی ہوئی تھیا
ایہی بھیا کہ پوہڑی کد مہا۔ پھر پے تو ہوئی پران اولہا

کبھی پتا کہ گھر اور کبھی سٹراس میں جہاں تھاری اچھا ہوتا
اس پر کارم بہت سے جتن کرنا اگر سیتا جی بھی دالیں چل لکھی
پراؤں کو سہارا ہو جائے گا۔

ناہیں تو مور مر تو پریٹا۔ کچھ دھیاں بھیس بدھی باما
اس کھی مور جی پر اچھی راؤ۔ رامو لکھنوسیا آنی دیکھاؤ

ہیں تو پھر میرا مرنا تو ہوگا ہی جب بدھیا اور پتھوں تو
کچھ بس ہنر چلتا۔ ایسا کہ کر پٹا "رام لکھن سینا کو لا کر گھ
دکھاؤ۔ راجہ بے ہوش ہو کر پتھو پر گر پڑے۔

پانی رجا بیٹو ناتی سرور عقو اتی بیگ بنائی
گھو جہاں باہر گھر سیتا سہت دوو بھائی

راجہ کی آگیا پا کر اور سرور اکر جلدی سے تیار کر کے ستر ٹکر
باہر جہاں کہ شری رام چندر جی سمیت بیتا اور سٹنس کے تھ پھیر

پیسے دن شری رکھو ناٹھ جی سے تمنا مذی کے کنارے نو اس کیا۔
 رکھو تی پر جا پریم بس دیگی۔ سدے نہریاں دکھو بھینو بستی
 کرنا سے رکھو ناٹھ گجائیں۔ بیگی پائے ہیں سپر پرانی
 برجا کو پریم گئے دش دیکھا شری رکھو ناٹھ جی کے دیا وان
 ہر دے میں ہمت نہی دکھ ہوا۔ چھو شری رام چندر جی کے ہینڈار
 ہیں۔ ہر دے کی پیڑا کو دیکھو وہ نورانی دھمی ہو جاتے ہیں۔

اکی سپریم ہر دے میں سہاے۔ ہو دھمی رام لوگ سمجھائے
 کئے دھم اپدیش گھنیرے۔ لوگ پریم بس پھر ہیں نہ پھرے
 پریم بھرے سند رکھو مل جی کہ شری رام چندر جی نے لوگوں کو
 بہت طرح سچایا۔ انہیں بہت طرح کے امر اپدیش کئے لیکن پریم کے
 مارے لوگ ڈٹائے لڑتے تھیں۔

سیلو سینہ چھاری نہیں جانی۔ آسمن جس بس بھو رکھو لانی
 لوگ سوگ شرم بس گے سوئی۔ کھنگنیو یا یاں متی موئی
 پر رکھو شری رام چندر جی سے برجا کا سینہ اور شیل چھوڑ نہیں جاتا۔
 وہ بڑی پس پیش میں پڑ گئے۔ لوگ شوک اور تھکاوٹ کے مارے
 سو گئے۔ اور کچھ دیوایا نے ان کی بھی کو موہت کر دیا۔

جب ہیں جامد جگ جانی میتی۔ رام تو سن کہیو سپریتی
 کھوج ماری رکھو ناٹھ تاتا۔ ان پائیاں بنی ہی نہیں باتا
 جب دو پہر لات بیت گئی تو شری رام چندر جی نے منتری سے پریم
 پورک کہا کہ رکھو کے کھوج مار کر (ادھتات سب طرف سے پہوں
 کے نشان کو بھاڑ دیا تاکہ لوگوں کو جاگ پڑنے پر پرتہ نہ چلے کہ رکھو
 کو گیا) رکھو کو بانجو۔ اور کسی پائے سے یہ بات نہیں بنے گی۔

دام لکھن سیا جان چڑھی بھو چرن سرونائی
 سچون چلا یو مرت رکھو اتات کھوج نورانی
 سو جی کے پرہوں کو سرون کر رام لکھن اور سیا جی رکھو چرچہ گئے
 سرون کے نورانی اور اھر اھر کھوج کیا رکھو رکھو رکھو دیا۔

رام بیوگ سیکل سب ٹھانے جہاں تھیں منہوں جہر لکھی کڑھے
 نگر و پھل بنو گہنہ بھاری۔ کھگ سرگ سیکل سیکل نرناری
 شری رام جی کے ویاگ میں سب دیا کل کھڑے ہیں ساوودہ
 جاندار نہیں لے جان تصویریں بنی ہوئی ہوں۔ اور دھیا پری ناو
 پھلوں سے لدا ہوا بن ہو۔ اور اس کے نواسی استری پرش مانو اس
 بن میں دچرنے والے پشون بھی ہوں۔

یہ بھی کیسی کراتنی کینہی۔ جہیں نو دھم دھول دھمی دھمی
 سہی نہ کے رکھو بربر مگی۔ چلے لوگ سب بیا کل بھائی
 کیا کی کو بدھاتائے مانو بھینتی بنایا جس نے اس اور ہاڑی
 پھلوں سے بھر دیو بن میں دوسوں دشاؤں سے بھاٹک آگ لکھی
 شری رکھو ناٹھ جی کی اس دلوگ روپی لکھی کی تیش کو نو دھمی لوگ
 بہر نہ کے اس لئے دیا کل ہو کر بھگوان شری رام چندر جی کے ساتھ
 بھاگ کھڑے ہوئے۔

بہیں بچا رو کینہہ من ماہیں۔ رام لکھن سیا بنو شکھو ناہیں
 جہاں رامو تہاں سبھی سما جو۔ بنو رکھو بیر اور وہ نہیں کا جو
 سبج بن میں یہ دھار کر رام لکھن اور سینا کے بغیر کھ نہیں ہے
 جہاں رام میں گئے وہاں ساری سراج رہے گی۔ شری رکھو ناٹھ جی کے
 بغیر اور جی پری سے نہیں کیا مطلب ہے۔

چلے ساتھ اس شتر و در دھانی۔ سر دھم سکھ سدن بہانی
 لام چرن بنج کر یہ جہنہ ہی۔ بنے بھوگ بس کر یہ کہ تہنہ ہی
 ایسا در دھ کشتی کر کے دیو دھم سکھوں سے پورن کھروں کا تیاگ
 کر کے سب۔ ناٹھ ہو گئے جن کی شری رام چندر جی کے چرن مکلوں
 میں پرتی ہے۔ انہیں دھ بھوگ دش میں نہیں کر سکتے۔

بالاک بر دھ بہانی کر میں لکے لوگ سب ساتھ
 تمنا تیر نو سو بنے پر ہم دو کس رکھو ناٹھ

بچوں اور لڑکوں کو دھم دھم کرنا سکھانا۔

صنہوں کو کاکلی کمل دین بہین تماری

شری رام جی کے روشن کے لئے نگر کے منتری برش نیم اور برت
کرنے لگے۔ مانو چکلا اچکوی اور کمل کا پھول سونج کے پناہ دی گئی
ہو گئے ہوں۔

سیتا سچھ سہت درو بھائی۔ سنگیر پر پہنچے جانی
اترے رام دیو سرتی دیکھی۔ کینہہ زندوت ہر شوہر شیشی
سیتا جی اور منتری سہت دو نو بھائی شرنک ویر پر جانی۔
شری رام جی نے رکت سے اتر کر دیو ندی لنگا جی کو دیکھا۔ اور سہت
ہی برتن ہو کر انہیں زندوت کیا۔

لکھن سچوں سیال کے پرناما۔ سب ہی سہت کھو پائو را ما
گنگ سنگل مد منگل مولا۔ سب کھ کرنی ہرنی سب مولا
لکشمی جی سمندر اور سیتا جی نے بھئی لنگا جی کو پرنام کیا سب کے
سہت شری رام چندر جی نے شکہ پایا۔ لنگا جی سمپورن آندون
اور منگلوں کی مول ہے۔ اور سب کھوں کے دینے والی اور سب
دکھوں کے ہرنے والی ہے۔

کبھی کبھی کوٹک کھنسا پر سنگا۔ رام بلو کہیں گنگا ترنگا
بستو جی انج ہی پر یہ ہی سانی۔ پندھاری ہمس اور ہیکائی
انیک پرکار کی کھناؤں کے پرنگ کہہ کر شری رام جی گڑھ
جی کی لہروں کو دیکھ رہے ہیں۔ انہوں نے شری لکشمی جی کو اور سیتا
جی کو دیو ندی گڑھ کی بہت پرکار سے ہما سانی۔

مجھو گینہہ ننتہ مشرم گیشو۔ جی جولو پٹیت مدت من کھیشو
سکرت جہا ہی ملتی شرم جھارو۔ تہی شرم یہ لوکک بیوہا رو

سب نے لنگا جی میں اٹھان کیا جس سے راستے کی ساری
تھکاوٹ دور ہو گئی۔ پرتھوی کوئی کرمن پرتھو ہوا۔ جن کے نام کھاسرن
کر کے جہنم کی بھاری تھکاوٹ بھی دور ہو جاتی ہے۔ ان بھگوان کو
تھکاوٹ کسی پر تو ان کی بھلا دے کے لئے نر لیا ہے۔

جاگے سکل لوگ بھیں بھو۔ گے رگھوناتھ بھیشو اتی سورو
رکتھ کر کھوج کہتوں نہیں پاویں۔ رام رام کہی جیوں سی دھاویں
سویا ہوتے ہی سارے لوگ جاگے۔ تو رام چلے گئے۔ رام چلے
گئے۔ ایسا شور مچ گیا۔ رکتھ کی کہیں کھوج نہیں ملتی وہ "رام رام"
پر کرتے چاروں دشاؤں میں دوڑ رہے ہیں۔

منہوں باری بڑھی ٹوڑ جہا جو۔ بھیشو سکل بڑنک سما جو
ایک ہی ایک نہیں ایدیسو۔ تھے رام ہم جانی کلیسو
مانو سمندر میں جہاز ڈوب گیا ہو۔ جس سے بیویوں کا سماج بڑا
ہی ہوا کئی ہو گیا ہو۔ وہ سب ایک دوسرے کو ایدیش دیتے ہیں۔ کہ
شری رام چند جی نے وہ جان کر کہ پرما کو بن میں ٹک ہو گا بھی پھوٹا ہے۔

منہوں پر سہل نہیں مینا۔ بھگ جیو نو رگھو پیر بھینا
جوں چے پر یہو گو بھی کینہا۔ تو کس سرٹو نہ ماگیں دینہا
وہ لوگ اپنی نندا کرتے ہیں۔ اور پھیلیوں کی سراہنا کرتے ہیں
اچھلی کی سراہنا اس لئے کہ وہ لینے پریم جل کے بنا زندہ نہیں رستی۔
ارتھات جل سے اس کا پریم بچا ہے۔ اور اپنی نندا اس لئے کہ رام کے
بنا وہ سب زندہ ہیں۔ ان کا پریم سچا نہیں۔ شری رام چندر جی کے بغیر
ہمارے زندہ رہنے کو جھکارے کر بھاتا ہے پریم کا دیوگ ہی رہنا
نقا تو پھر وہ ملنے پر مرتو کیوں نہیں دیتے۔

ایہی بدھی کرت پر لاپ کلا یا۔ آئے اودھ بھرے پریتا پا
لشتم بیو گو نہ جانی بھانا۔ اودھی اس سب لاکھیں پرانا
اس پرکار بہت طرح کے دلاپ کرتے ہوئے ہوا دھو
ہوئے وہ اودھ جی میں آئے۔ شری رام چندر جی کے دسہن لوگ
سے ان کی جو بڑی دھک تھی دشا ہو رہی ہے۔ اس کا وزن نہیں کیا
جاسکتا۔ وہ تو اب چودہ برس کی میعاد کے بعد بھگوان کے روشن
ہوں گے۔ اس آکھاپراپتے پر ان کو دکھ رہے ہیں۔

وہا

رام دس سہت نیم برت لگے کر نر ناری

سودھی راند مئے کدھیب تو کل کینو
چرت کرت نرا تہرت سندر تی ساگر سیتو

شہد سچا راند اند کدھ سوہیل کے دھو جا سرب بھگان
شری رام چندر جی منشیوں کے سان لسی لیا کرتے ہیں جسندار
ساگر کے پار کرنے کے لئے پل ہے۔

پسندھی گن نشا و جب پانی۔ مڈرت لئے سیر یہ بندھو پولا لائی
لے کھل کھول بھینٹ بھری برا۔ بن چلیو جیاں پر شو اپارا
جب شری رام چندر جی گئے آنے کی خبر نشاد راج گوہ نے
سُنی تب پر تن ہو کر اس نے اپنے پر لیا روالوں اور جاتی بندھووں
کو بلا لیا۔ اور بھینٹ دینے کے لئے بہت سے کھل پھل لیکر من میں بہت
بی برن ہو کر پھر شری رام چندر جی سے ملنے کے لئے نکلا۔

کری ڈنڈون بھینٹ دھری آگیاں پر بھوئی بلوکت اتی انور آگیاں
سج سینہ بہرےں رکھو رانی۔ پونھی کسلی نکٹ بیٹھائی
دندوت کر کے بھینٹ آگے دھری۔ اور بڑے ہی پریم سے
شری رام چندر جی کو دیکھنے لگا۔ شری دنگو ناھتی نے بھٹاک پریم کے
دش ہو کر انہیں اپنے پاس بٹھالیا۔ اور انکی کسلی (خیریت) پوچھی۔

ناھت کسلی پد پنگ۔ دیکھیں۔ بھٹیوں بھاگ بھاتی جن بھیں
دیو دھرنی دھو دھو دھو تھارا۔ میں جو نیچو سہرت پر لوارا
ہے ناھت آپ کے چرن کلوں کے درشن کرنے سے ہی کسلی ہے آپ
کے سیکوں کی گنتی میں میں بھی بھاگ کا پا تر ہوا ہے دیو۔ یہ زمین۔ دھن
اور گھر سب آپ کا ہی ہے۔ میں تو پر لوارا سمیت آپ کا ایک انے
سیوک ہوں۔

کر پار کے پیر دھار پیٹے پاؤ۔ کھتا پیے جینو سبھو لوگو سہاؤ
کیمو سنیہ سبھو کھیا سچا نا۔ موہی دینہ پونہ سبھو آسنا
آپ کر پار کے شرنک ویر پ میں ملے اور سیوک کی پرستھ
(دھرت۔ بڑھائی) بڑھائے۔ جس سے سب لوگ یہ میری رواہ واہ ہو گیا۔

شری رام چندر جی نے کہا۔ ہے پتر سکھا انم نے جو کچھ کہا۔ وہ سب
سچ ہے۔ پرتو پٹھانی نے مجھ کو اور اس آگیا دی ہے۔

پرش چاری دس باسو میں مئی برت بدیشو امارو
گرام باسو میں آپت مئی گوہ ہی بھیدیو دھو بھارو

ان کی آگیا انوسار مجھے چودہ برس کے لئے مئی بھیس دھارن کر کے
اور مینوں کا ساتبھون اور امار گرن کرتے ہوئے بن میں رہنا ہے۔
گاؤں کے بھیت پر بنامیرے لئے نچت انہیں۔ یہ سن کر نشاد راج گوہ کو بڑا
ہی دکھ ہوا۔

رام لکھن سیاروب نہا دی۔ کہیں سیریم گرام نر ناری
تے پچو ماتو کہو شکھی کیسے۔ جہنہ پٹھے بن بالک ایسے
رام۔ لکھن اور سیتا جی کے سندر روپ کو دیکھ کر گاؤں کے
استری پرش آپس میں بات چیت کرتے ہیں۔ ہے سکھی! کہو تو وہ ماما
پتا کیسے لکھو رول ہیں جنہوں نے ایسے سندر بھاکوں کو جتا کر لیا
دیا ہے۔

ایک کہیں بھیل بھوتی کینہا۔ لوہن لاہوہم ہی دھمی دینہا
تب نشاد پتی اراٹو مانا۔ ترو سنیسا منورہا نا
کوئی ایک کہتی ہے۔ کہ رام نے اچھا ہی کیا۔ برہما جی نے اسی
بہاتے ہیں بھی تیروں کا لاکھ دیا۔ تب نشاد راج نے من میں دھار کیا۔
تو شوک کے ایک پیر کو ان کے گھر نے کے یوگیہ منورہا سچا۔

سرخو ناھتی ٹھائل دیکھاوا۔ کہو رام سب بھاتی سہاوا
پیر جن کری جو ہارو گھر آئے۔ رکھو سندر ہیا کرن سندر ہلے
نشاد راج گوہ نے وہ سچان شری رام جی کو لے مار کر کھایا شری رام
جی نے دیکھ کر کہا کہ یہ سب پر کار سندر ہے۔ شرنک ویر پرا دی لوگ
بندار کے اپنے اپنے گھر لے مار شری رکھو ناھتی ہی سنا ہیا کر نیکی گئے۔

گوہن سوارا سا تھری سانی۔ کس کس نے سندر مہانی
سچی بھیل مویل دھرم رو جانی۔ دونا بھری بھری راھسی پانی
گوہ نے کشا اور کوئل تیروں کی کوئل اور سندر سا تھری سجا رکھیا دی
اور پتر پٹھے اور سندر کوئل بھیل بھون کو دیکھا ران کو دھون میں
اپنے ہاتھوں سے بھر بھر کر رکھ دیئے۔

اور پھلوں کی سگندھ سے جھکتا ہے۔ جہاں سندر پلنگ اور مینوں کے دریا ہیں۔ اور جہاں سب پرکار کا پورا پورا آرام ہے۔

بیدار سن اُپدھان تراشیں۔ چھیر پین ہر دوسرے سہا سہاں
تہاں مینا راموئیں لشی کرہیں۔ رنج کھپی رقی منوج مدو ہر یس۔
جہاں ایکوں بستر تھکے اور لگے ہیں۔ جو دودھ کے پھین کے سان
اُجل مکھل اور سندر ہیں۔ وہاں شری سیتا جی اور شری رام چندر جی رات
کو آرام کیا کرتے تھے۔ اور اپنی شو بھاسے کام دیو اور وری کے گھنڈ
کو چُور چُور کیا کرتے تھے۔

تے سیارام ساکھری سوئے۔ شرمست بسن ہو جا ہیں نہ جوئے
ماتو پتا پھر کچن بڑ باسی۔ سکھا سو میل دال اور داسی
وہی سیتا جی اور رام چندر جی آج کھٹکے ہوئے نیند بستروں کے
گھاس پھوس کی سیج پر سوئے ہوئے ہیں۔ ایسی حالت میں وہ مجھ سے
دیکھ نہیں جاتے۔ مانتا پتا۔ کبھی چربا۔ مانتا چھ نیک سجاو اس۔
اور دوسریاں۔

جو گوہر جنہر ہی پران کی ناہیں۔ مہی سووت تہی رام گوسائیں
پتا جھنگ جاب یث پر بھاؤ۔ شمس سرس سکاہار گھو راؤ
سب جنگی اپنے پرائوں کے سان دیکھ بھال رکھتے تھے۔ وہی پوکھو
شری رام چندر جی آج زمین پر سوئے پڑے ہیں۔ جسکے جگت میں پر سدھ
پر بھاو شالی پتا جنگ جی ہیں۔ اور دیو اندر کے سکھا دشر تھ جی جن کے
سہرے ہیں۔

رام چندر جی سو بید پھری۔ سووت تہی بڑھی بام نہ کیسہی
سیار گھو پیری کانن جو گو۔ کرم پر دھان ستیہ کہہ لو گو
اور شری رام چندر جی جن کے پی ہیں۔ وہی سیتا جی آج زمین پر سوئی
پڑی ہے۔ بارہا ناکس کے وپریت نہیں ہوتے۔ کیا سیتا جی اور شری
دھونا تھ جی جن کے یوگی ہیں؛ لوگ پک کہتے ہیں کہ کرم ہی پر دھان ہے۔

کیکے نندنی مندتی کھٹن کھٹل پینو کیسہہ
جیہ میں دھونندان جانی ہی سکھ او سر دھ دینہہ
موڑھ متی کیکی لے بڑا ہی کھٹل پن کیا ہے جس نے شری گھونا
جی اور جانی جی کو سکھ کے سے دکھ دیا۔

سیا سمنتر بھرا تاسہت کندول پھل کھائی
سینک بیدہ رکھو انش مینی پائے پلٹ بھائی

جیتا جی سمنتر جی اور بھائی لکشمن جی بیت کندول پھل کھا کر
دھوکا مٹی شری رام چندر جی لیٹ گئے۔ بھائی لکشمن جی ان کے چہرے
دبانے لگے۔

اُٹھے کھنڈ پوکھو سووت جانی کہی سچی ہی سوون ہر دو بانی
کچھک دوئی سچی بان سمران۔ جاگن لگے۔ بیٹھی سیرا سن
پر پوکھو شری رام چندر جی کو سوتے جان کر لکشمن جی اُٹھے اور گول بانی
سے سمنتر جی کو کھی سونے کے لئے کہا۔ وہاں سے کچھ دور ہی پر دھش بن
سجا کر دیر آسن بیٹھ کر جا گئے لگے۔

گوہن بولانی یاہرو پر تیتی۔ پھلوان کھاون راگے اتی پرتی
اپو کھن ہیں بیٹھو موبانی۔ لشی بھائی سر چاب چڑھائی
رام گوہ نے معتبر پیرداروں کو بلایا اور انہیں بڑے پریم سے
جہاں تہاں بھادیا۔ آپ کر یہاں ترکش بارہ کر اور دھش پرتی پڑھا کر
لکشمن جی کے پاس جا بیٹھے۔

سووت پر پوکھو ہندی نشادو۔ پھیلو پریم بس ہر دیاں بشا دو
تنو ملکیت جلاو لو پانا بہرہ ہی۔ کچن سیریم نکھن سن کہہ اسی
پر پوکھو کوز نہیں پر سوتے دیکھ کر پریم کے مارے نشاد راج کے سن
میں بڑا فیش ہوا۔ ان کے رونگھے کھڑے ہو گئے۔ اور انگوں سے جل
کی دھارا بہہ نکلی۔ وہ پریم سہت لکشمن جی سے یہ کچن کہتے تھے۔

بھوتی بھون سبھان سبھاوا۔ سرتی سرتو نہ پٹ تر پاوا
سختی مئے رحیت پارو چو بارے۔ جنور رقی پتی نچ ما تھ سنداوار
جہا راج دشر تھ جی کا راج محل تو مھھاؤ سے ہی سندر ہے جسکے
سنان دیو اندر کا محل بھی نہیں آس ہیں مٹی بڑت سندر چو بارے ہیں۔
ماو کام دیو نے اپنے ہاتھوں سے ہی سجا کر بنائے ہوں۔

سچی سچی سچوگ مئے سمن سگندھ سباس

پلنگ مینجی مینی جہاں سب پدھ سباس

بہت ہی لوکھا اور پوتر سندر سچوگ پدا دھتوں سے سہرا ہوا

ایسا دھار کر میں اس کو دھو نہیں کرنا چاہئے۔ اور نہ کسی کو برتھا دوش
بھی دینا چاہئے۔ سب لوگ اگیان روپی راتری میں سوئے والے ہیں۔
اور ایک پرکار کے سٹے دیکھتے ہیں۔

اسیہیں جاگنا میں جاگیں جوگی۔ پیرا کتی پر پنچا بیوگی
جائے تب ہیں جیو جگ جاگا۔ جب یہ سب شے بلاں براگا
اسی سنسار روپی راتری میں یوگی لوگ جاگتے ہیں جو پرارکھ مارگ
پر چلنے والے ہیں اور درشیر جگت کے موہ سے رہت ہیں۔ اس جیو
کو سنسار میں تب ہی جاگا ہوا جائے جب یہ سب بھوک دلاں سے
پرکت ہو گیا ہو۔ نہیں تو اس کا جاگنا بھی واستو میں گورہ پندی ہے۔
ہوئی بلیو موہ بھرم بھاگا۔ تب رگھو ناگھ جرن اوراگا
سکھا پریم پر مارگھو ایرو۔ من کریم بکن رام پدنیہو
وویک (وچار) ہونے پر موہ بھرم بھاگا جاتا ہے تب گیان
کا پرکاش ہونے سے شری رگھو ناگھ جی کے چرنوں میں پریم ہوتا ہے۔
بے سکھا! سب سے اتم پرشارتھ ہی ہے کہ من بکن کریم سے شری رام
جی کے چرنوں میں پریم ہو۔

رام پریم پر مارگھ روپا۔ ابلیگت الکھ انادی انوپا
سکل یگار بہت گت بھیرا۔ کہی نت نیتی نرو پھیں بیدا
شری رام جی پر مارگھ سرپ میں پر بر بہنیں۔ وہ جاتے ہیں نہ
آئے ہوا لے اور نیتروں کا وشہ نہیں۔ ان کا کوئی کارن نہیں نہ سوئم اپنا
آپ کارن ہیں۔ وہ اودیز ہیں اور آئے پنا سار جگت بھگت تھیا ہے۔

(جمننا۔ مرنا۔ گھٹنا برلنا آدی چھ کارن شری کے دھرم ہیں۔
آہتا بزدکار ہے برہم میں بھید بھاؤ سے تھیا ایامی آبادی سے پریت
ہوتا ہے۔ اور آپا دھم کے دوش سے سینہ وسو دشت نہیں ہو ماتی۔
اسلئے پریم بھید بھاؤ سے بہت آکھد سرپ ہے پریم بات سے بہت
اس لئے وید یہ بھی نہیں۔ ایسا کہہ کر انکا نروپن کرتے ہیں۔

بھگت بھو می بھو می سر بھی سر میں لانی کر مایاں
کرت چرت دھرمی راج شو مننت نہیں جگ مائل
وہی کر پاؤ شری رام چند جی بھگت پر بھوی۔ برہمن۔ گائے اور

بھئی دن کر کل پٹپ کھاری۔ کستی کیتہ سب بسوڈ کھاری
بھیسو پشاد و پشاد ہی کھاری۔ رام سیامی سین نہاوی
وہ سورج و نش روپی پرکش کیلے کھاری ہوگی۔ اس کیہی
نے سارے سنسار کو دکھی کر دیا۔ شری رام چندر کو زمین پر لیئے دیکھ
نشاود اچ کوہ کو بڑا ہی دکھ ہوا۔

لو لکھن مدھ مر دو بانی۔ گیان براگ بھگتی رس سانی
کا ہونہ کوو شکھ دکھ کر دانا۔ پنج کرت کریم بھوک سب بھیرا
تب لکھن گیان و براگ اور بھگتی سے پری پورن بھگتی کوئی بانی ہے
۔ پچھرنا! کوئی کسی کو شکھ دکھ دینے والا نہیں ہے۔ سب اپنے کئے
ہوئے کرموں کے پھلوں کو چھوکتے ہیں۔

جوگ بیوگ بھوک بھل مندا بہت انہت مدھیم بھرم بھندا
چھوٹو جہاں لگی جگ جالو۔ سمیتی بیتی کریمو ادو کالو
دھرمی دھامو دھنوپر پوارو۔ سر کوٹو جہاں لگی بیو مارو
دیکھئے سنئے گئے من مایاں۔ موہ مول پر مارگھو ناہیں

حلاپ۔ بھیرا۔ بھلے بڑے بھوک۔ دوست دشمن۔ ادا میں
یہ سبھی بھرم جال ہے جنم مرن۔ خوشامی۔ بدھالی کریم اور کال جہاں تاک
کہ سنسار کا جال ہے۔ دھرمی۔ گھر دھن۔ نگر۔ پرپوار۔ سوڈگ اور کرک
یہاں تاک کہ بیو مایاں اور جو کچھ دیکھئے سنئے اور سوچئے میں آتا ہے وہ
سب اگیان جنیہ ہیں۔ یہی لئے تھیا ہیں سعتیہ تھیں۔

سینے ہوئی بھلکھاری نرو پوڈ نکو تاک پتی ہوئی
جاگیں لاجھونہ ہاتی کچھو نمسی پر پنچ جیاں جوئی

جیسے سوپن میں کوئی راج کنگال ہو جائے اور کنگال سوڈگ کمارا
ہو جائے۔ تو جیسے جاگئے پر راج کو کوئی ہانی نہیں اور کنگال کو کوئی لاج
نہیں ہوتا۔ ویسے ہی اس درشیر جگت کو ہرے سے دیکھنا چاہئے۔

اس بچاری نہیں کیئے وسو۔ کا جو ہی بادی نہ بیٹے دو سو
موہ نساں بسو سوڈن مارا۔ دیکھئے سپن اینک پرکارا

دیوتاؤں کے کلیان کے تحت شمشیر دھارن کر کے یہ سلاٹیں
کرتے ہیں۔ ان کی کھاپیں سنکر سنسار کے سارے جنمات میں جاتے ہیں۔

ماس پارائین پندھرواں شرام

سکھا سمجھی اُس پر پی ہری موٹو۔ سبار کھو پیر حریں رت ہو ہو
کہت لام کن بھایکھنوسارا۔ جا کے جاک متنگل سے کھدارا
ہے سکھا ایسا بھیکر موہ کو تیاگ کر شری پستارام جی کے چروں
میں پویم کرد۔ اس پر کارام جی کے گن گان کرتے سویرا ہو گیا۔ تب
سنسار کا کلیان کرنے والے اور اُسے سکھ دینے والے دیکھو ان شری ام
جی جاگے۔

مکلی شتوچ کر پی رام نہاوا۔ سچی سچان بٹ چھیر مگاوا
انج بہت سہر جٹا پٹا۔ دیکھی سمندر میں جیل چھائے
شوخی اُدک کر یا کر کے شری رام چندر جی کے نشان کیا۔ پھر پیر
پوتر پر چھونے پر کا دودھ سنگوایا۔ اس دودھ سے بھائی کشن بہت
شہری رام چندر جی نے سر پہ جٹا بنائیں۔ یہ دیکھ کر سمندر کی آنکھوں میں آنسو
بھرائے۔

ہر دیاں دا ہو اتی پدن ملینا۔ کہہ کر جوری بچن اتی دینا
ناکھ کہیو اس کو سل نا کھا۔ لئے دھتو ماہو رام میں سا کھا
اُن کا ہر دہ اتی انت جئے دگا۔ چہرہ مڑھ گیا۔ بالکھ جوڑ کر انہوں نے
بہت ہی دین بچن کے۔ بے نا کھ! مجھے کوشل تھی دسرکھ جی نے کہا تھا
کہ رکھ بے کر تم شری رام جی کے ساتھ جاو۔

ہنو دیکھائی شہری انہو اتی۔ آ نہ ہو پھیری سگی دو بھائی
لکھنور انہو سیا آ نہ ہو پھیری۔ سنہیہ سکل سنکوچ نییری
اور بن دکھ کر گنگا جی میں نشان کر داکر دو نو بھائیوں کو جلی
واپس لے آنا۔ سب سنشے (شک و شبہات) اور سناوچ کو دور کر کے
لکھن سنہیہ اور رام کو بھرا لانا۔

نرب آجا کہیو گو سائیں جس کئی کروں ملی سوئی

کر جی بیتی پانیہہ پر پو دینہہ بال جی روئی
ہما راج نے تو بچے دیساری کہا تھا۔ اب ہے سواری بھیا
ایک کہیں میں قہری کروں۔ میں آپ پر بھاری جاتا ہوں۔ اسی بیتی
کر کے سمندر جی پر بھوکے چروں سے لپٹ گئے اور بالکھ کی طرح

روئے گئے۔
تات کر یا کر ی کیجے سوئی۔ جاتیں اودھ اناکھ نہ ہوئی
منہری رام اٹھائی پر لو دھوا۔ تات دھم شو تہہ بنو سودھا
ہے تات۔ اگر یا کر کے وہی کچھ کیجے جس سے کیا دھیا اناکھ
(لاو رت۔ یتیم نہ ہو۔ یہ سنکر شری رام جی نے سمندر کو اٹھایا اور سمجھا کر
کہا۔ کہ سے تات! دھم کے سدھانوں کی آپ نے ابھی طرح سے
چھان بین کی ہوئی ہے۔

رہنی دزیجی ہر پچند نر لسیا۔ سہے دھم بہت کوئی کلہیسا
رتی دیو ملی بھوپ سجسا نا۔ دھم دھم ہو سہی سنکٹ نانا

شہوی۔ دھجی اور راجہ ہر شیندر نے دھم کے لئے کر دڑوں
دکھ اٹھائے۔ رہتی دیو اور چہر راجہ ملی نے بہت طرح کے شکٹ
سہن کر کے دھم کو دھارن کئے رکھا۔

دھم موند دوسر سنہیہ سمانا۔ ام گم گم پیران بکھانا
میں سوئی دھم مٹکھ کر پاپاوا۔ تجس انہوں پورا بچھو چھاوا
سنہیہ کے برابر اور کوئی دھم نہیں ہے۔ یہ بات دیدر شاستر اور
پراکون میں پر سدھ ہے۔ میں نے اسی دھم کو بڑی آسانی سے پالیا ہے۔
اس کا تیاگ کرنے سے تینوں لوگوں میں بدنامی ہوگی۔

سمبھاوت کہوں انجس لاہو۔ مرن کوئی تسم داروں داہو
نہہ سن تات بہت کا کہوں۔ دیں اتر و پھری پاتلو لہوں

مور سوچ چینی کرے پھوس میں بن سکی بھائی
میری طرف سے آپ سانس اور سانس کے پاؤں پر بستی کرنا
کہ میری بالکل چٹانہ کریں۔ میں بنیں بھگوان سے ہی سکی ہوں۔

پیران ناٹھ پریر دیور سا تھا۔ پیر وھیرین دھری دھن بھگوان
لہیں گسٹروکھو کوکھ میں ہیں۔ موہی لگی سوچ کرے جنی بھواریں

دوروں میں شرمونی پیران ناٹھ اور پیر دیور دھنش اور تیروں سے
بھرمے ترکش دھارن کے پیر سہ ساقہ ہیں۔ انکے ساقہ نہ مجھے راستے
کی تھکاوٹ ہے۔ نہ کسی بات کا سندید ہے۔ اور نہ ہی میرے تن میں
کسی پرکام کی کوئی چٹانہ ہے۔ آپ بھگوان کر بھی میری چٹانہ کریں۔

سستی سمنتر و سیاستیلی بانی۔ بھگوان بکلی جھوٹنی مانی ہانی
نین سوچھ نہیں سستی نہ کا نا۔ کہی نہ سسکی کچھو اتی اکلانا

سمنتر سیاستی کی شیتل بانی کو منکر ایسہ واکل ہو گئے مانوس
سنی چھن جانے پر واکل ہو گیا ہو۔ آنکھوں سے جھگدھائی نہیں دیتا۔
اور نہ کانوں سے سنائی دیتا ہے۔ وہ ایسے واکل ہو گئے کہ کچھ کہہ نہیں سکتے۔

رام پر بھگوان دھو کی دھبہ ہو بھگوانتی۔ تندی ہوتی نہیں شیتل چھاتی
جنم انیک ساقہ ہست کینے۔ اچھت اتر رگھوندرن دینے

شری رام چندر جی سے بہت پرکار سے سمنتری کو سمجھایا تو بھی سمنتری
کی چھاتی تھندی نہ ہوئی۔ انکی کو ساقہ لے جانے کے لئے سمنتری نے انیک
جنم کئے۔ پرتو شری رگھوناکہ جی انکا تھارکھ اتر دیتے تھے۔

میٹلی جانی نہیں رام راجانی۔ لکھن کرم گتی کچھ نہ بسائی
رام لکھن سیاید جھرو مانی۔ پھر ہو نیک جی مور گنوائی

شری رام جی کی اگلی اٹل ہے۔ وہ مٹائی نہیں جاسکتی۔ کرم گتی
بڑی لکھن ہے۔ اس کے آگے کسی کا کوئی چارہ نہیں چلتا۔ رام لکھن
اور سینا جی کے چروں میں سر واکر اس پر کار سمنتر لوٹ مے جیسے کوئی

پیادری اپنی پوٹی لٹا کر۔

رگھو بانیو ہے رام تن میری میری ہنہنا میں
دیکھی نشا ایشا اس دھن میں بھگوان ہیں

پرتو پھر بھی ہے مات! میں بیتا کی ایک ایک جانے ہونے
پر دوشی ہوں۔ آپ بڑا نہ ماننا۔ سوامی کے چرن نکل کے پنا سنار
میں جہاں تک رشتے ناطے ہیں۔ وہ سب میرے لئے دیر تھیں۔

پتو بھگوان میں ڈیٹھا۔ نرپ مہی سگٹ ملن پرتو پٹیا
سکھ نہان اس پتو گرہ موریں۔ پیا بہین من بھاونہ بھواریں

میں نے اپنے پیٹ کے بھگوان کو دلاں (جہاں دھنشت) اپنی
آنکھوں سے دیکھا ہے جن کے چروں کی چوکی سے سب شرمونی اپنا
محنت ملاتے ہیں۔ انھیں جن کے چروں میں سب شرمونی راہ پر بھگوان
کر بنام کرتے ہیں۔ میرے مانتا پاجی کا گھر صوب پرکار سے سکھ کا بھنڈار
ہے پرتو پتی کے پنا دھو بھول کر بھگوان چھاپیں گنا۔

سمنتر جیکوئی کو سل راؤ۔ بھون چاری دس پرگٹ پر بھگوان
اگیں ہوئی جیہی سمنتری لیتی۔ اور وہ سنگھان اس سمنتری

میرے سمنتر کو شل راج چکر دتی ہوا راج ادھیراج ہیں۔ جودہ
لوکوں میں جکا پر بھگوان پرگٹ ہے۔ چنکا سوا گت راج ادھیراجی آگے
بڑھ کر کرتے ہیں۔ اور اپنا آدھا سنگھان انہیں پیٹنے کے لئے دیتے ہیں۔

سمنتر ویتادریں اور وہ بواؤ۔ پیر پر پیر اور مانو سمنتر
بنو رگھو پتی پد پدم پرکار۔ موہی کیو سمنتر ہوں کھنڈ لاکا

ایسے چکر دتی سمنتر اور الودھیا پیری میں نو اس کرنا۔ پیارا
پر پیر اور مانا کے سمان پیاری ساسوئیں۔ یہ بھی پیارہ شری رگھو
ناٹھ جی کے چرن کلوں کی راج کے بغیر تھے پیٹنے میں بھی سکھائی
پر تبت نہیں ہوتے۔

اگم پتھ بن بھگوانی پیارا۔ کری کیہری سمنتر اپارا
کول کرات کرناگ بہنگا۔ موہی سب بھگوان پتی سزکا

دگم راستے (دشوا گنڈا راستے) جگم زمین۔ پیار۔ اٹھتی شیر سمرور
اور اٹھا نہندیاں۔ کول (جانی کا نام) بھیل۔ ہرن اور پتی پیت
پیران ناٹھ کے ساتھ رہنے سے میرے لئے سکھائی ہوں گے۔

ساسو سمنتر مور۔ سستی بن کر پیاری پان

سمنتر نے رتہ ہکا گھوڑے رام جی کی طرف دیکھ کر ہنسنے لگے۔
یہ دیکھ کر نشاد راج بڑے دُکھی ہوئے اور سم پیٹ پیٹ کر کہنے لگے۔

۲۔ چاسو ہوگ بھل پو آسیں۔ پر چا انا سویتو ہے یہاں کیسید
 برس رام سمندر پٹھا کے۔ سمندر میں تیرا پوٹ آئے
 جو کے دیوگ میں لیٹو ہے۔ دیاں ہیں ان کے دیوگ میں پر چا
 ۳۔ اور چا کیسے زور دیا ہے گئے سمندر رام چندری نے سمندر کو برہمن
 واپس کیا۔ اور آپ گنگا کی کے کنارے پر آئے

ملکی ناؤ نہ کیجھڑا نا۔ کہنی تھہار مرہو میں جانا
چرن کسل راج اہوں نہ کیجھڑا۔ انش کرنی ہوئی کیجھڑا ہی
شری رام جی نے طالع سے ناؤ ڈانگی پر طالع ناؤ نہیں لاتا
کہنے لگے تھہار سارا بھید جان لیا ہے۔ سبھی لوگ کہتے
ہں کہ آج چرن کسلوں کی دھول پتھر تنک کو بھی شش بنا دینے والی
کوئی بڑی بوٹی ہے۔

چھوٹ سی لکھی تار سی تھپائی۔ پاہن تیں نہ کاٹھ کٹھانی
تروڑ مٹنی گھر سی ہوئی مائی۔ باٹ پرئی موری ناواڑائی
جس کے پھرتے ہی پتھر کی شلا بھی سُندر امرت ہو گئی۔ یہ ناوا
تو کاٹھ کی ہے۔ کاٹھ پتھر سے تو نرم ہی ہوتا ہے۔ کہیں یہ میری ناوا بھی
آپ کے چرن گلوں کی دھول کا سپیش پاکر اڑ جائے اور مٹی کی استری
ہو جائے تو مجھ غریب کی رزق تو ماری گئی۔ میں تو ٹٹ گیا۔ اس لئے
میں ناوا لٹنے سے ڈرتا ہوں۔

ایہیں پر تری بالیوں کی پلوارو۔ انہیں جانیں گے کہ ایک ماڈ
جوں پر کچھ پار اسی گا جہہ ہو۔ موی پد پدم کچھارن کہہ ہو
اس ناؤ کے سہارے ہی میں اپنے پلوار کا پالن یوشن کرتا
ہوں۔ دوسرا کوئی کاروبار نہیں کرتا۔ اگر تم ضروری لنگیا
کرتا چاہتے ہو تو پہلے ایک مجھے اپنے حیران کسل دھو لینے کی آگیا
دیکھئے
پاکسل دھوئی پڑھائی ناو نہ ناٹھ اترائی چنوں

موسیٰ رام راہری آن سہ تھ سپتھ ساجی کھوں
بروتہ راہوں گھنولے جب گئی پائے پکار رہوں
تنب گئی تہ تلمسی دہن ناتھ کراں یارو اتار میٹوں

چنانکہ آپ کے جن مسل دھوکہ میں آچھ نادر مرچا ہوں گا احمد
بدلے میں اتنی کچھ نہوں گا۔ یہ وام! مجھے آپ کی اور کمالیہ و شرف
کی سوسگند ہے کہ میں سب سچی بات کہتا ہوں۔ لکھنؤ جس پہلے ہی
مجھے تیر مارا۔ یہ جب تک ہیں آپ کے پاؤں نہ دھول تب تک ہے۔
لکھنؤ اس کے سوا ہی ہے کہ بالو بوجھو! میں آپ کو پار نہیں آتا اور
سُنی کیوٹ کے مین پریم لپٹے اٹ پٹے
ہے کرو تائیں جتنی جا سکی لکھنؤ تن

ملاح کے ایسے پریم بھروسے اس لیے مجھ کو یاد دہا لی تھی
 کہ ام عیذر جی سیتا اور نکشمن کی طرف دیکھ کر سنئے۔

گر پاساگر صوبے مسکرائی۔ سوئی گرو جیسیں تو ناؤ نہ جانی
 بیگانی تو چل پائے پچھا رو۔ بہوت بلیمو اتار ہی پارو
 گر پاساگر کچھوان مسکرا کر بولے سبہ جانی تو دی کرہیں سے
 کہ تیری ناؤ نہ اٹھ جائے۔ جلدی پانی لاکر پاؤں دھو لے دیہہ دی ہے۔
 ہمیں جلدی پار لگا۔

جہاں سو نام سحریت ایک بار بار۔ اترتیں نہ کہتے سنا جھوٹا پارا
سوئی کر یا پو کیوٹ ہی نہو را۔ جہاں میں جگہ کے تھیں پو کیوٹھو را
جن کے نام کا ایک بار سمن کرنے سے یہ نشاں اٹھا، بھو
ساگر سے تہ جاتا ہے۔ وہی کر یا پو جگہ ان جنہوں نے اپنے تین قدموں
سے بھی جگہ کو چھو کر دیا تھا۔ ارفاق نامن اوتار میں وہی قدموں
میں تیرا کی کو ناپ لیا تھا۔ وہی اب گڑ کا جی ہے پارا تیرے کیلئے ملائی
سے منہنی کر رہے ہیں۔ بھگوان گناہیسی اور جیت لیا ہے۔

پدرش نیکو دین و سیرت و شریعتی پرست و محب و مومن و متقی و کرمش
کیوت رام راجا سیو پاوا - یانی که مهاجری لسی آدا

ملاح سے کہا کہ اپنی اُترانی لے لیجئے۔ ملاح نے دیکھا کہ ہر کوئی بھوکے پرانے پھرتے۔

ناٹھ اُجھو میں کاہ نہ پاوا۔ مٹے دوش دھک دارودا دا
بہت کل میں کینہی جھوری۔ آجور نہی پڑھی نی بھلی بھولی

ملاح نے کہا۔ یہ ناٹھ! ایسا کونسا پدا لکھتے ہے جو میں نے
آج نہ بلایا ہو میرے دوش۔ دھک اور کنگا کی جین آج مٹ گئی ہے۔
میں نے بہت سے ملک نہ دوزی کی آج بدھانائے مجھے بھر پور نہ وری
دی کہ ہے۔

آپ چھو ناٹھ نہ چاہئے مویں۔ دیں دیال انڈو گرہ تو ریں
پھرتی بار موی جو دیوا۔ سویر سا دویں ہر دھری لیوا
ہے ناٹھ! ہے دین دیال آپ کی گرا سے اب فھے اور کچھ نہیں
چاہئے۔ واپس لوٹتے سے آپ مجھے جو کچھ دیں گے وہ پرشاد و سرما لکھتے پھر
دھروں گا۔

بہت کینہہ پر بھوکھن سیانہیں کچھو کیو لٹائی
پدا کینہہ کرو نا تن بھگتی بھل یرو دی

پر بھوکھن شری رام چندر جی و لکھن سیتا جی نے بہت زور لگایا۔
ہو تو کیوٹ (ملاح) نے کچھ نہ لیا۔ تب دیا کے بھندار بھنگوان شری
رام چندر جی نے اپنی نزل بھگتی کا وردان دے کر ملاح کو وادہ لگایا۔

چتی دیور سنگ کٹسل ہوری۔ آئی کروں جلیں پوجا وری
سنی سیانے پریم رس سانی۔ بھٹی تب بھل باری بریانی

وہ یہ کہ میں چتی اور دیور کے ساتھ کٹسل پوروک لوٹ کر تہناری
پوجا کروں سیتا جی کی یہ نہر تا پریم رس سے بھری ہوئی پرا تھنا سنگھ
کنگ جی کے پوتر میں سے یہ سندر بانی ہوئی۔

سنو رکھو بیس پر یا بید سہی۔ تو پر بھاؤ جاگ بدت نہ کیہی
لوکپ ہو میں بلوکت قوریں۔ تو ہی سہیوں میں سبھی کی جوریں

ہے خیری رگھو ناٹھ جی کی پیاری ہانسی! سنو۔ تہنارے پر بھاؤ کو سنسا
میں کون نہیں جانتا۔ جی پر تم کو پاد شٹی وادی ہو۔ وہ لوگیاں ہو جاتے ہیں۔

پر بھوکھن کے ان بچوں کو مل کر کنگا جی کی بھتی بھن میں شری
ملاح سے اس طرح پرا تارنے کی سبتی کرتے دیکھ کنگا جی کو سر و شکتان
پر بھوکھن شکتی پر سد پر گیا۔ پرتو جب اُس نے پر بھوکھن کے پاؤں نے
نانوں کو دکھا تو اپنے اُپتی ستنان کو پچان کر کنگا جی پر دیار کر کے
کیکیوی نہ لیلے۔ بہت پرت ہوئی۔ ملاح شری رام چندر جی کی انگلیاں پکر
کھڑے میں جلی بھر کر لے آیا۔

اتی آسند املی انورا کا۔ چرن سرچ بھکارن لاگا
شری شمن سرکل سہا ہیں۔ ایہی سم نیس پچ کو و نا ہیں

اتی انت پریم اور آسند کی اُمتک سے شری رام چندر جی کے چرن
کلوں کو ملاح دھونے لگے۔ سب دیوتا بچوں پر سا کر اس پر رشک
کرتے تھے۔ کہ اس کے سامان نیس کی راشی دوسرا کوئی نہیں ہے جسے
کہ پر بھوکھن کے چرن کلوں کو دھونے کا سو بھاگہ پر اپت ہوا ہے۔

پد بھکاری جلو پان کری آپو سہت پر یوا
پیشر یار و کری پر بھوکھن پتی اُمت کیو لٹائی پاد

ملاح نے پر بھوکھن کے پاؤں دھو کر اپنے پر یوا سمیت وہ چرن نامت
پیا۔ اس پر کار پہنے اپنے پتروں کو سدا رسا کر سنے پار کر کے وہ پرت
دھو کر پر بھوکھن شری رام چندر جی کو کنگا جی کے پار لگایا۔

اُتری ٹھاڈھ بھئے سر سری رتا۔ سیارامو گہ لکھن سیتا
کیوٹ اُتری دندوٹ کینہا۔ پر بھوکھن سنی امی نہیں کچھ دینا

شری سیتا جی اور شری رام چندر جی لکھن اور نشا صلیح گوہ کے
سمیت اتر کر کنگا جی کی ریت میں کھڑے ہو گئے۔ تب ملاح نے اُتر
کر دندوٹ کی۔ اس کو دندوٹ کرتے دیکھ پر بھوکھن شری رام چندر جی لجت
گئے گرا سے اسکی اُترانی کچھ نہیں دی گئی۔

پیا سیانکی سیانہ جانی ہاری۔ مٹی مٹی من بدت اتاری
کیوٹ کر پال لہی اُترانی۔ کیوٹ چرن گے اکلانی

جی کے ہر دے کی جاننے والی سیتا جی نے مٹی بڑت انگلی
پرین من سے اپنی انگلی سے اندی کر یا بھنگوان شری رام چندر جی نے

مجھے آپ جیسی آگیا اور میں گئے۔ ہے رگھو ہر آپ کی دوائی ہے
میں ویسا ہی کر رہا گا۔

ہر سچ سینہ پر ام لکھی تا سو۔ سنگ لینہ کوہ ہریاں ہلا سو
پتی کوہن گیتی بولی سب لکھی۔ کری پری تو شوہد اتب کینہ
نشاواراج کا سہواک پریم دیکھ شری رام چند جی نے اُن کو ساتھ
لے لیا۔ نشاواراج اس سے من میں بے ہی رہت ہوئے پھر گواہے اپنی
باقی کے لوگوں کو بلا لیا۔ اور نشست کر کے دوا کیا۔

تب گن تپتی ہو ستمری پکھو نانی ستر ستر ہی مانتہ
سکھا انج سیا بہت بن کو تو کینہہ رگھو مانتہ

تب گیش جی اور شوہی کا سمن کر کے اور لنگا جی کو مشکب
ن کر پکھو شری رام چند جی نشاواراج لکھن اور سینا سمیت بن کپلے۔
تھی دن بھینٹ پٹپ تر با سو۔ لکھن سکھان سب کینہہ ساسو
پرات پرات کرت کر لی گھوڑانی۔ تیرتہ راجو دیکھ پکھو جانی
اس دن تو کسی ایک برکش کے نیچے لڑا اس ہوا۔ لکھن جی اور
نشاواراج نے سب کلام کا سامان لا کر دیا۔ پرات کال اٹھ کر اوسب
پرات کرا (شوہی سنوہیا ہوں آدی) کر کے شری رگھو مانتہ جی نے
تیرتہ راج بھاگ جا کر درشن گئے۔

بھوسیتہ شردھا پریم ناری۔ مادھو ستر ستر جیتو ہنکاری
جاری چارکھ بھرا بھنڈا رو۔ پٹہ پر دیس دیس اتی چارو

اُس تیرتہ راج پر یاد کا ستر ستر (سجانی) ہے۔ شردھا پریم
ستر ہے۔ اور شری مینا مادھو جی جیسے ہنکاری ستر بن۔ دھم اٹھ کام
موکش ان چاروس پارکھوں سے بھنڈا بھرا ہے۔ اور دھو دھو جی اُس
راج کا ستر درشن ہے۔

چیترو اکم گدھو گاڑھ سہما وا۔ سٹے ہوں نہیں پرتی پکھینہ پاوا
سین سکھ تیرتہ بر دیسا۔ کلش ایک دلن دن دھرا
اس تیرتہ لکھن شردھیت سی دھم ہے۔ مینوٹ اور ستر تندر ہے

سب سینہاں باکھ جوڑ کر تہاڑی سیوا کرتی ہیں۔

تہہ جوہر ہی بڑی بنے سنانی۔ کر پا کینہہ سوہی ونہی بڑانی
تپنی دی میں دی اسپسا۔ سچل ہوں بہت راج باگیا
آپ نے چھ کوڑی بنی سنانی۔ وہ آپ نے بھر پر کر پا کر کے
بڑائی دی ہے۔ تو بھی ہے دیوی! میں اپنی بانی سچل کرنے کے بہت
آپ کا شکر دو رہی ہوں۔

پران مانتہ دیو بہت کسل کو سلا آئی
پوہی سب میں کامنا پھوڑی تھی ہلک چھائی

تم اپنے پران مانتہ اور دیو بہت کسل پورنگ اور دیوا لکھی
لوگوں۔ تہاڑی سب کامنا میں پوری ہوں گی۔ اور سندھاپ پھر
تہاڑی ستر درشن دیکھتی پھیل جاتے گی۔

لنگا کین سنی منگل مولا۔ ستر ستر ستر ستر ستر ستر ستر ستر
تب پکھو کوہ ہی کھنڈ پکھو جانی۔ ستر ستر ستر ستر ستر ستر ستر
گرجا جی کے منگل محل میں ستر اور دیو ندی کو اپنے اٹھ کوں جا کر
ہیتا جی بہت پرتن ہوں تب پکھو نے نشاواراج کوہ کو گھر لوٹ
جانے کے لئے کہا۔ پکھو کے یہ کچن میں کر نشاواراج کا مٹہ سوکھ گیا
اور پکھو چلنے لگا۔

دین کچن گوہ کہہ کر جوری۔ بنے ستر ستر ستر ستر ستر ستر ستر
مانتہ ساتھ ہی پکھو دیکھائی۔ کری دن چاری چلن سیوا کائی

نشاواراج مانتہ جوڑ کر دیا کچن بولے۔ ہے رگھو کئی شردھ سنی
آپ میری پراتھنا سنئے۔ میں چاہتا ہوں۔ جو میں آپ کے ساتھ رہ کر
آپکو راستہ دکھانا جاؤں اور کچھ دن آپ کے جواں کی سیوا کروں۔
جیس میں بن جانی رہے بھوڑائی۔ پرتن کئی میں کربنی سہائی
تب جوہی کچن جی دیو جانی۔ سوئی گھر میں لکھن ستر دھانی
ہے رگھو مانتہ جی! چل بن میں جا کر آپ رہیں گے دواں میں
سندھاپ کی بھو پڑی آپ کے سہنے کے لئے بنا دیا گا تب

اس پر گار شری رام چند جی نے اکر ترویجی کا درشن کیا۔ جو سہی
 کرتے سے ہی سب سندر مشکوں کو دیتے والی ہے پر تن ہو کر اشک
 کیا اور شوبی کی پوجا کی۔ اور وہی انوسا تیرتھ دیوتاؤں کو چمن کیا۔
 تب پر کھو بھر دواج پہن آئے۔ کیت دندوت مٹی ار لائے
 مٹی من مودہ کچھو کچی جانی۔ ہر ہما ندر اسی جنو پائی
 تب پھر پکھو شری رام چند جی بھر دواج جی کے پاس آئے
 انیس وندوت پر نام کیا۔ بھر دواج جی نے انہیں بھاتی سے لگا لیا۔
 بھر دواج جی کے من میں جتنا آندہ تھا۔ اُس کا درن نہیں کیا جاسکتا۔
 مانو انیس ہریم آند کی راشی ہاتھ آگئی ہو۔

دینی سیس منیس اراتی آند و اس جانی
 لوچن گوچر شکر ت پھل غہوں کے پھی آئی

منیشور بھر دواج جی نے اُنکو آندہ دوا دیا۔ یہاں کو اُنکے
 ہرے میں بھائی آند ہوا۔ کہ آج بھاتا۔ نے شری رام بخشمن اور
 سینا جی کے روپ میں مانو اُن کے سمیڈوں بھاکرموں کے پھل
 کو پر تیکش روپ میں اُن کی آنکھوں کے سامنے لاکر پرکٹ کر دیا۔
 کسل پر تن کرئی آسن دینہ۔ پوچی پریم پر پورن کیہنے
 کند مول پھل انگر نیکے۔ دیئے آتی نشی منہوا نی کے
 کشل پوچ کر مٹی نے اُن کو آسن دیا۔ اور پریم بہت آگئی وجا
 کر کے انہیں پر تن کیا۔ پھر ایسے سندر کند مول پھل اُنکو لاد دینے جو کہ
 مانو امرت ہی تھے۔

سیا لکھن من بہت سہاے۔ اتی رپی اُم مول پھل کھائے
 پھل بگت شرم اُم کھارے۔ بھر دواج مر دوجن اچارے
 سینا جی انوشا دواج سیت فنی رام چند جی نے
 اُن سندر کند مول پھل کو پوسہ شوق سے کھلا کھا کھاٹ ڈور ہو جانے
 پر شری رام چند جی بڑے سکسی ہوئے تب بھر دواج جی نے پکھو سے
 کوں پچن کے
 آجو پھل تیرتھ تیا گو۔ آجو پھل جب جگ برا گو

جس کو سپنے میں بھی پاپ رُوئی کام کر دھ آدک نہیں جیت سکتے۔
 سامے تیرتھ اس راجا کی شریٹھ ویروں کی فوج ہے۔ پاپوں کی
 سینا کو کھل ڈالنے والے دن دیر پودھا ہیں۔

سنگو سنگھ سٹو سٹھی سوا۔ چھتر وا کھے بومٹی منو موہا
 جنور جن ار د گنگ ترنگا۔ دیکھی ہو تیا دھ دار د بھنگا
 گنگا بننا اور سر سوتی کا شکم اس کا بہت ہی سندر نگھاں ہے۔
 اکٹھے بٹ اس تیرتھ راج کا پھتر ہے جو مٹیوں کے من کو بھی موہت
 کرتا ہے۔ جنا جی اور گنگا جی کی ترنگیں اُس کے چنور ہیں جن کو دیکھ کر
 ہی دھک اور کنگالی نشٹ ہو جاتی ہے۔

سیو میں سکر تی سادھو سچی پا وہی سب من کام
 بندی بید پران کن کہہ بن مسل گن گرام
 پنیہ استما اور پتر سادھو اس کی سیوا کر کے سب منور تھ پت
 ہیں۔ ویر اور پران اُن تیرتھ کے بھاٹ ہیں۔ جو اس کے نزل گن
 سواہ کا درن کرتے ہیں۔

گوکی سکھی پر یاک بہ بھاؤ۔ گلش پنچ کچر مرگ راؤ
 اس تیرتھ پتی دیکھی سہاوا۔ سکھ ساگر رگھو بر سکھ پاوا
 اس تیرتھ راج پر یاک کے پر بھاو کو کون کہہ سکتا ہے۔ جو کہ اب
 سواہ رُوئی بائھی کے مارنے کے لئے شیر ہے۔ اس سندر تیرتھ راج کو
 دیکھ کر سکھ کے سندر شری رگھونا تھی کو بھی سکھ ہوا۔

کی سیالکھن ہی سکھی سنائی۔ شری کھ تیرتھ راج بڑائی
 گری پر نامو دھیت بن باگا۔ کہت نہا تم اتی اوڑا راگا
 سینا جی بخشمن جی اور نسا دواج کو اس تیرتھ راج کی بڑائی
 پہنچ شری رام چند جی نے اپنے شری کھ سے کہہ کر سنائی۔ اسکے بعد
 پر نام کر کے باغ اور بنایکے اور پریم سے اُن کا ہاتم کہا۔

ایہی بدھی آئی بلو کی بینی۔ سمرت سکل سمنگل دینی
 مدت نہائی کینیہی سیو سیوا۔ پوچی جتھا پدی تیرتھ دیوا

کہتے ہیں نہیں آسکتا۔ یعنی جس کا پارائی نہیں پاسکتی۔

یہ سداھی پانی پیریاگ نواسی۔ بھوتائیں مٹی سیدھ ادا سی
بھر دواج آختم سب آئے۔ دیکھن دوسرے سٹین سہائے
یہ خبر سنکر کہ شری رام لکشمین اور سیتا چائے آئے ہیں برہمچاری
پتسووی۔ یعنی جھبھ اور ادا سی سب دھوئے گی کے سندر پتروں کو
دیکھنے کے لئے بھر دواج آختم میں آئے۔

رام پر نام کہنہ سب کا ہو۔ مہرت بھئے ہی لوین لا ہو
دھیمیں ایس پریم سکھ پائی۔ بھرے مرہت مسند تائی
شری رام چندہ جی نے سب کو پر نام کیا۔ ان کے درشن کر کے
تیروں لاکھ لاکھ کر سب پر تین جوئے اور پریم کا شیر داد دیہ۔
پھر شری رام جی کے سندر روپ کی پرشنتا (توریت) کرتے ہوئے دہی
لوٹ گئے۔

رام کہنہ پشترام نسی بہات پیریاگ نہائی
چلے بہت سیا لکھن جن مہرت مٹی ہی سرونائی
رات کو شری رام جی نے وہیں آرام کیا۔ صبح اٹھ کر پیریاگ ان
میں اشنان کیا اور پرتن ہو کر مٹی جنوں کو دندوت بدھم کر کے
سینا لکشمین اور سیوک گوہ کے بہت آگے چلے۔

رام سپریم کہو مٹی پائیں۔ ناخنہ کہئے ہم لہی لگ جاییں
مٹی من ہسی رام من کہو ہیں۔ سکھ سکھ ماک نہہ کہوں ہیں
چلتے سے شری رام جی نے بڑے پریم سے بھر دواج مٹی سے
کہا۔ ہے ناخنہ! کہئے ہم کس مارگ سے جائیں۔ مٹی من میں ہنسے اور رام
جی سے کہئے گئے کہ آپ کیلئے تو سبھی مارگ سکھ ہیں۔

ساتھ لاگی مٹی ششیلو لائے۔ مٹی من بہت پکاسک آئے
سینہ رام پریم اچارا۔ سکھ کہیں گلو دیکھ ہمارا
مارگ دکھلانے کے لئے ان کے ساتھ بھیجئے کہ بھر دواج نے
اپنے شاگردوں کو کھایا بھجوان گئے ساتھ جانے کی خبر سن کر کوئی پاس

سچھل سکھ سچھ سا دھن سا جو۔ رام تھوہ ہی اولوکت آجو
ہے رام! آج میرا تپ۔ تیرکھ لواس۔ تیریاگ سب سچھل ہوا۔
آپ کے درشن کر کے۔ جب۔ یوگ۔ اور وییاگ بھی سچھل ہوا ہے رام
! آپ کو دیکھ کر آج میرے ساتھ بھگت سادھن بھی چلے ہوئے۔

لاکھا دھو لکھا دھو نہ دوجی۔ تمہیں دس اس سب پوجی
اب کمری کر پادہ ہو۔ بے اچھو۔ بچا پد سر سچ۔ سچ سینہو
اس لوک اور پرلوک میں جتنے لاکھ اور سکھ ہیں۔ آپ کے درشن
بیزان کی کوئی دوسری حد نہیں ہے۔ ہے رام! آپ کے درشن سے
میری سب کامنائیں پوری ہو گئیں۔ اب کر پادہ کر کے بچھ ہی دوان بچھ
کہ آپ کے چلن کھول میں میری بھاک پر چھ ہو۔

کریم گن من بھجاری چھو جب لگی جو نہ تہہ مار
نہ اپنی سکھو چھینے ہوں نہیں کہیں کوئی اچھا
کیوں کہ جب تک جیو میں بچو کریم سے سب چھل کہتے چھو کر
اپنے چروں سے ششہ پر نہیں کرنا۔ تب تک کوڑوں جتن کر نے سے
بھی آئے سپنے میں بھی سکھ کی پرتی نہیں ہو سکتی۔

سٹی مٹی بچن رامو سکھیا نے۔ کیا ہو لگتی آسند اگھائے
تہ رگھو پر مٹی تھسو سہاوا۔ کوئی بھائی کہی سب ہی سہاوا
بھر دواج مٹی کے ششہ بھگتی بھاد کے کارن آند سے تربت
ہوئے بھجک شری رام چندہ جی آئے بچو سکھ بیواک درشتی سے
نجا گئے۔ تب شری رگھو ناخنہ جی نے مٹی راج کے سندریش کو کوڑوں
پر کا کہہ کر سب کو سنا یا۔

سوٹر سو سب گن گن کہو۔ جیو مٹیس نہہ آدر دیہو
مٹی رگھو بیر پر سپر نور ہیں۔ بچن او چر سکھو انو بھو ہیں
شری رام جی ہوئے۔ ہے مٹی راج! نہ کیا بڑے اور ہی سب
گن گنوں کا بھندار ہے۔ جس کو آپ آدر دیہ۔ اس پر کا مٹی راج
بھر دواج اور شری رگھو ناخنہ جی دونوں میں ایک دوسرے کو
دندوت کرتے ہیں۔ اور ایسے لوگ سکھ کا انو بھو گئے ہیں۔ کہ جو

روپ کو دیکھ کر وہ اپنے سونہا گھر (خوش قسمتی) کی بڑی بڑی کرتی تھی۔
 اتنی لالسا بسہیں من ماہیں۔ ناؤں گاؤں کو جھٹکتی ہیں
 جے تندرہ جوں بے پردہ سیانے۔ تندرہ کرئی گھنگھری راٹو پہچانے
 اُن کے من میں اتنی انت لالسا ہے کہ اچھے نام اور گاؤں کا چہ
 پوچھیں۔ پرتو ایسا کرتے ہوئے وہ سب ڈرتے ہیں۔ اُن لوگوں میں سے جو
 بوڑھے اور چتر تھے۔ انہوں نے گھنگھری سے تری رام چند جی کو پہچان لیا
 سکل کتھا تندرہ سہری ستانی۔ بن ہی چلے پتو اسیو پانی
 سنی سبیل سکل چھپتا ہیں۔ رانی رانی کینہہ بسل ناہیں
 اُنی بوڑھے اور چتر پیشوں سے باتی سب استری پرشوں کو ساری
 کتھا کہ سنائی کہ پتائی اگیا پارکے بن کو جانیہ ہیں۔ یہی کرب کو گیش
 بھا اور وہ پچھتا سنے گئے۔ گوجا جاورانی نے ان کو ایسی اگیا وے کر
 اچھا نہیں کیا۔

تھی اور ایک تالیسو آوا۔ تیجی نچ لکھو بیس سہاوا
 کی الکت گتی بیٹھو براگی۔ من کرم کچی رام انور اگی
 اتنے میں وہاں ایک تیسوی آیا۔ جو تیج کا بیج (خوار) تھا عزم
 کی چھوٹی تھی۔ اور روپ میں کا سند تھا۔ وہ کوئی گنہام گوی تھا۔ جو
 اپنا نام ادوتہ نہیں بتانا چاہتا تھا۔ اُس نے ویرکت پرشوں کا سا
 بھیس دھارن کیا ہوا تھا۔ اور وہ من کچن کرم سے بھوکاں کا پرکھی تھا۔

سبیل نین تن پلکی نچ اشٹ دیو پہچانی
 پر میو دندھی ہرنی تل سارہ جانی بکھائی

اپنے اشٹ دیو کو پہچان کر اُس کے پیتروں میں پریم آئینہ
 آئے دمارے پریم کے شری کے روٹھے کھڑے ہو گئے۔ وہ وقت کے
 سان پھوٹی پر گر پڑا۔ اس کی اس پریم دشا کارن نہیں کیا جاسکتا۔
 رام سپریم پلکی اُر لاوا۔ پریم لکھ جو پارسو پاوا
 منوں پر میو ہار غور و۔ رات دھری تن کہہ سہو کو
 شری م چند جی نے پریم سے پلکت ہو کر اسے چھانی سے لگا لیا

شاگردواں آگئے۔ سبھی کو شری ستیا رام جی سے اہل پریم ہے سب
 ہی کہتے ہیں۔ کہ ہم نے رات اچھی طرح سے دیکھا ہوا ہے۔

سنی بھوادی سنگ تباہیہ۔ جنہرہو جنم سکر سب کینہہ
 کرئی پرناوشی اسیو پانی۔ پریمت ہریاں چلے گھو رانی
 اُن میں سے چار برہمچاریوں کو بھر دواج جی نے رام کے ساتھ کر لیا۔
 بھگوان کے ساتھ اُن چار شاگردوں کو جانے کا سولہا گھر پراپت ہوا۔
 جہوں نے ہم جننا ترہیہ کرم کئے تھے پھر شری رگھو ناتھ جی نے شری
 کو پناہ کیا۔ اور اُنکی اگیا پارکے بن سے وہ چل دیئے۔

گرام نک جب کسہیں جانی۔ دیکھیں دسوارا نردھانی
 ہوویں مناتھ جنم بھلو پانی۔ پھر جی دھیت منو سٹھانی
 جب وہ کسی گاؤں کے پاس جا نکلے ہیں۔ اُن کے دشن کرنے کے
 لئے استری پرش دڑے چلے آتے ہیں۔ وہ اناک (تیم) لے آتے (استری
 پرش بھوکے دشن پرکھنا) لکھوان کی اوٹ پار (اچھے جم بھل
 پاتے ہیں)۔ اُنکے من بھگوان کے ساتھ چلے جاتے ہیں۔ اور شریہ میں راہ
 جاتے ہیں جس سے وہ دھکی ہو کر اپنے اپنے گھر وں لوٹ جاتے ہیں۔

ہدا گئے بھو بنے کرئی پھرے پانی من کام
 استری انہا کے جی جی۔ جو سر پریم سیام

جب بمنکے کنارے پرکھو پہنچے تو انہوں نے چاروں برہمچاریوں
 سے بنی کر کے انہیں واپس کر دیا۔ وہ برہمچاری اپنی من جاسی دست
 پارکے لئے۔ جننا کے پارکے کر پھر شری رام چند جی نے سمیت لکھن
 ستا اور گورہ کے جھنا جی میں بھننا کیا۔ جس کا پانی اُنکے سانوں نے شری
 کے سان سانوں سے رنگ کا تھا۔

سنت نیر پاسی نرناری۔ دھائے نچ نچ کاج لیساری
 لکھن رام سیاسند رانی۔ دیکھی کر ہی نچ بھاگہ بڑانی

جھنا جی کے کنارے رہنے والے استری پرش پریمت کہ شری رام
 لکھن ستا اور گورہ سمیت جہاں آئے ہیں۔ اُن کو دیکھنے کے لئے اپنے
 ہم دھتے چھوڑ کر دوڑ آئے۔ رام لکھن اور ستا جی کے سند

کے آنا آتندھا۔ ملو جاکھال کو دس سو ل کی ہو۔ سب
کوئی کہنے لگے کہ چیم اور پھلکے دونوں شرمیہ وارن کر کے اچھیں
میں لے رہے تھے۔

پہری لکھن پانیہ پھوٹی لاگا۔ فیئہ اٹھائی اٹلی اور اگا
پنی سیاہی پھوری دھری ایسا۔ جنتی چانی سب سے دینی ایسی
پھر اس نے لکھن جی کے چرن پکڑ لئے۔ انہوں نے پرم پھری اٹنگوں
سے اُسے اٹھایا۔ پھر اس نے سیتابی کے چرن کی دھول اٹھا کر سر
رکھی۔ سیتابی نے اسے پنا پوجان کر آشیر داد دیا۔

کینہہ نشاد و زنت تیلہی۔ طلیہ و زنت لکھی رام سیتابی
پہیت نین پٹ رو پو پو شا۔ بدت سیتو پائی۔ جی پھوٹھا
نشاد راج نے اس تپسوی کو زنت پر نام کیا۔ وہ رام جی کا
پرمی جان کر نشاد راج سے پڑا پرس اوکر بلا۔ وہ تپسوی اپنے نیر
روپی آؤنوں میں شری رام کے سندر روپ روپی امرت کو پی کر اتنا
آشندہ ہوا۔ پلو پھوٹے کو کوئی ذائقہ در لہیہ کھو جی مل گیا ہو۔

تے پتھو اٹو کھو پھوٹھی کیسے۔ جہنہ پٹھے بن بالک ایسے
رام لکھن سیار زب پھلکی۔ پھوٹیں سیتہ ریکل نرناری
ادھر گاؤں کی استریاں آپس میں بات چیت کر رہی ہیں۔ ایک
دوسری سے کہنے لگی۔ ہے لکھی! کہو تو وہ تاپتا کتنے پتھو دل ہو گئے
جنوں کے الہ نازک بالکوں کو بن میں کھج پلاطم لکھن اور سیتابی
کے روپ کو دیکھ کر سب استری پرش پرم دش واکل ہو گئے۔

تہ رگھو پیر ایک بھی سکھی سکھا وٹو دینہہ
رام راجا سوسیس دھری پھون کو ٹوٹیں کیتہہ

تہ جھوٹا تھی نے بہت طرح سے نشاد راج کو سمجھا یا۔
اُس نے جھوٹا ان کی آگیا کو سراہتے پر رکھ کر اپنے گھر کی طرف کو
گواہ کیا۔
پنی سیارام لکھن کر جوری۔ جمن ہی کینہہ پرنامہ پھوری
چلی سیارادت وٹو جھانی۔ جی تھو جاکھی کرت بڑائی

تہ سیتابی۔ شری رام چند ہی اور لکھن جی تینوں نے پتھ
جور کر جمن جی کو پھر پر نام کیا۔ اور سورج کینا جمنی کی ہما کردنی
کرتے ہوئے پرن ہور سیتابی بہت دونوں بھائی آگے چلے۔

چھک انیک ملہیں مگ جاتا۔ کہیں سیریم دھکی دوو بھرتا
راج لکھن سب انگ تھارے۔ دھکی سوچو اتی ہر دیہ ہمارا
راستے میں جاتے ہوئے بہت سے مسافر ملتے ہیں۔ وہ دونوں
لکھائیوں کو دیکھ کر پرم پودک کہتے ہیں۔ کہ تھارے انگ انگ سے
راج لکھن (نشانی) ہی دکھائی دیتے ہیں۔

مارگ چلو پیا دیہی پائیں۔ جتو تھو جھوٹھ ہماراں بھائیں
الگو پتھہ کری کان بھاری۔ تہی مہن ساکھ ناری سنگاری
تم لوگ راج کمار ہوتے ہوئے بھی راستے میں پھیل جاتے ہو۔
اس سے ہماراں تھج میں تو یہ آتا ہے کہ جوش شاستر سب جھوٹا ہی ہے
یہ بے پناہی ورم (دشہ گندار) راستے ہیں۔ کیسا ہیانک
من ہے۔ تہ پرتھارے ساکھ نازک بدن استری بھی ہے۔

کری کپہری بن جانی جوتی۔ ہم سنگ ملہیں جاکسو ہوئی
جاب جہاں لگی تہاں نیپائی۔ پھر پھوری تھہ ہی شرو نانی
پاتھی اور شیروں سے بھر اہلای بن اتنا بھانک ہے کہ دیکھا
نابک نہیں جاتا۔ اگر آپ آگیا دیں تو ہم آپ کے ساتھ ملیں۔ آپ جہاں
ٹیک جائیں گے وہاں پہنچا کر ہم آپ کو پر نام کر کے لوٹ آئیں گے۔

ایہی بدی پو پھیں پرم لک لک گات جلیوٹیں
کر پاندھو پھیں تہنہ ہی ہی بندیت ہر دو مین

اس پر نام پرم دش ہو کر مسافر ٹیکت شری ہور اور نیرول میں پرم
الگو پھکر ان سے پوچھتے ہیں۔ کراسا کر جھوٹا پرم بھرے کوئی پرت
پودک جن کہہ کر انہیں ٹوٹا دیتے ہیں۔

جے پرم گانو بسہیں مگ مائیں۔ تہنہ ہی ناگ نمر نمر سہا ہیں
کیہیں سکتیں کھی گھریں لپسائیں۔ دھنیہ پنیہ سے پرم سہا ہیں

اور رشک کر رہے ہیں۔ جھگوان شری رام چند رجبی پہاڑ۔ میں۔
بچھیس لپٹوں کو دیکھتے ہوئے راستے میں چلے جا رہے ہیں۔

سیتا لکھن بہت دگھو رانی۔ گاؤں گٹ جپ نکسہیں جانی
سُنی سب پل سیدہ تنہا رہی۔ چلی ہیں تورت گہرہ کاج بساوی
سیتا لکھن کے بہت شری رکھو نہ جی جس گاؤں کے پاس
نکلے ہیں۔ تب ان کے آنے کی خبر سنکر پاک بڑھے استری پرش
اپنے گھر کے کام دھندے چھوڑ کر ان کے دوش کے لئے چل پڑے۔

لام لکھن سیاروپ نہادی۔ پانی تین پھلو ہوئی سکھاری
سجل بلوچن پلاک سریرا۔ سب بچے لکھن دیکھی دوو پیرا
لام لکھن اور سیتا جی کے سند دُپ کو دیکھ کر وہ غیروں کا
پس پلر لکھی ہوتے ہیں۔ ان کے غیروں میں چل بھریا۔ غریب پلاک ہو گیا
وہوں بھائیوں کو دیکھ کر سب پریم لگن ہو گئے۔

برنی نہ جانی دسا تنہا کیری۔ ہی جیور نکنتہ سُر منی ڈھری
ایک تہا پاک بونی سکھ دیہیں۔ نوچن لاہو لکھو جھین لکھیں
اُنکی پشا کاو تہا پیکھا جاستا۔ مانو کنگال کو پنتا سنی کی ڈھری
باہر اُگی ہو وہ ایک دوسرے کو پکار پکار کر کھشاوتے ہیں کہ اسی
کھن غیروں کا لاہو اُٹھو۔

دامی دیکھی ایک اور راگے۔ چوت چلے جانی سنگ لاگے
ایک تہا لکھیں اُرا آئی۔ ہوئی تھل تن من بر بانی
کوئی تو لام جی کے سند دُپ پر مست ہوا۔ انہیں دیکھتا ہوا ان
کے ساتھ چلا جاتا ہے۔ تو کوئی تیر مارگ سے اُنکی خوشیا کو ہر دے
لے جا کر شری من اور بانی سے سکتے کی سی حالت میں ہو جاتا ہے۔

ایک دیکھی بیٹ جھاٹھ کھلی ڈاوسی مردل ترن پات
اُہاں گنوا تے پھلو شریو گنوا سبیں کہ پرات
کوئی ایک سند بڑ کا سا دیکھ کر سند کو لکھا اس اور پتے بھا کر کہتا
ہے کہ ہمارا جیل بھر جانی بیٹھ کر کھان ڈر لکھ۔ پھر من جاتے تو ابھی

بھگوان جس راستے سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ اُس راہ میں جو
گاؤں اور قصبے سے ہوئے ہیں۔ ان کے سبھاگہ کو دیکھ کر ناگ اور
دیوتاؤں کے گاؤں اور شہرائی کی سراہنا کرتے ہیں۔ اور رشک کہتے
ہوئے کہتے ہیں کہ کس نینیا تھنے کس شیعہ گھڑی میں ان گاؤں اور
قصبوں کو بسایا تھا۔ جو آج اتنے سوبھاگہ خلی۔ پیسے اور پریم
سند ہو رہے ہیں۔

جہاں جہاں جہاں چلی جاہیں۔ تنہا سمان امراتی ناہیں
پنیم پنچ لکھن فو اسی۔ تنہا ہی سراہیں سُر پد باسی
جہاں جہاں پر بھو شری رام چند جی کے چن پڑتے ہیں اُنکے
سمان ابند پڑی بھی نہیں ہے۔ راستے کے پاس رہنے والے استری
پرش بھی پنہ کی لاشی ہیں۔ جن کے بھاگ کی سراہنا دیو لوک کے
اپنے والے دیوتا بھی کہتے ہیں۔

جے بھری نین بلو کہیں رام ہی۔ سیتا لکھن بہت لکھن سیام ہی
جے سر بہت رام اوگا جھیں۔ تنہا ہی دیو سر بہت سراہیں
جو نیتھ کر سیتا لکھن بہت لکھن شیا م شری رام چند جی کے
دش کرتے ہیں۔ جی سروروں (مالاوں) غیروں میں شری رام چند
جی ہشتان کرتے اور پار کے آگے بڑھتے ہیں۔ دیوتاؤں کے مالا
اور نیاں بھی اُن کی سراہنا کرتے ہیں۔

جلی ہی ترو پر پھوٹھیں جانی۔ کرہیں پکتر تاسو بڑائی
پرسی لام پد پدم پراگا۔ مانہ بھوئی بھوئی رنج جھاگا
جس پرش کے تلے پر بھو شری رام چند رجبی بیٹھ کر آرام کرتے ہیں
کلب پرش بھی اس پرش کی پرشتا کرتے ہیں۔ بھگوان کے چران
کلوں کی رن کا پرش کر کے دھرتی بھی اپنے سوبھاگہ کی سراہنا
کرتی ہے۔

چھاٹھ کرہیں لکھن بیدہ گن بشہر میں سبھاہیں
دیکھت گری بن ہلک برگ رامو چلے لکھ جانی
راستے میں بال چھایا کر رہے ہیں۔ دیوتاؤں کی بھول برسا ہے

جانا یا پھر سویرے اٹھ کر چلے جانا۔

ایک کلس کبریٰ آتھیں پانی۔ اچھے ناخن کھیں مردو یا پانی
سُنی پر یہ کین پتی اتی دیکھی۔ رام کراں سو میل بسیکھی
کوئی پانی کا گھڑا بھر کر لے آتا ہے۔ اور کول پانی سے کہتا ہے۔ پتہ
ناخنہ! آجمن نوکر بھیجے۔ اُن کے پریم کین سُندر اور اُن کی بہت ہی پریتی
دیکھ کر پاؤ اور پریم سوشیل شری رام چندر جی نے

جانی شرمیت سیان ماہیں۔ گھرک بلیو کینہہ بٹ چھا ہیں
مہنت ناری تر دیکھیں سو بھا۔ روپا لوپ پنی متو لوکھا
من بین میتا جی کو کھلی ہوئی جان کر گھڑی بھر کے لئے بڑے سایہ کے
تسے آرام کیا۔ استری پیش پرست اوکر ان کی شو بھا دیکھ رہے ہیں۔ اُن
کے اوپم (لاٹانی) روپ کو دیکھ کر سب کے من بگڑے ہو گئے۔

ایک ٹاک سب بھگت ہیں چول اور۔ رام چندر مکھ چندر چکرور
ترن تمال برن متو سو پا۔ دیکھت کوئی بدن متو مو پا
سب لوگ ٹٹکی لگائے جاؤں طرف سے شو بھا پاتے ہوئے
چکرور کی طرح شری رام چندر جی کے چندر مکھ کو دیکھ رہے ہیں۔ جو ان تمال
برکش کے رنگ جیسا شری رام جی کا سا نولا شری اتنی شو بھا پا رہا ہے۔
جیسے دیکھ کر روڑوں کام دیو کے من مہبت ہو جائے ہیں۔

دہنی برن لکھن سٹھی نیکی۔ مکھ سکھ بھگت بھاوتے جی کے
سُنی پٹ کینہہ کیسں تو نیرا۔ سو بھیں کر کلمنی دھنوت نیرا
بجلی کے سے تیو سئے رنگ کے لکھن بہت ہی سُندر معلوم پتے
ہیں۔ وہ ایڑی سے لے کر جوتی تک سُندھ ہیں اور من کو مہنتے والے
ہیں۔ دونو بھائی بیوں کے بستر پہنچے ہوئے ہیں۔ اور کمرین ترکش ک
ہوئے ہیں۔ کمل جیسے سُندر ہاتھوں میں دھنش اور پاں شو بھا پاتے ہیں۔

چھا مکٹ سبستی شہگ ارج مچ نین لیسال

سمر دیرب بدھو بدن برست سوید کن جال

اُن کے مہروں پر سُندر جھاؤں کے مکٹ ہیں۔ بھاتی۔ بھجائیں

اور نینر نوشال ہیں۔ سہر پلو کے پورنشی کے چندر ماں کے سہان
سندر لکھوں پر پسینے کے بوندوں کے سہہ شو بھا پارہت ہیں۔

برنی نہ جانی منوہر جوری۔ سو بھا بہت تھوئی متی موری
رام لکھن سیاسندر تانی۔ سب جیتوڑ چیت متی لانی

ایسے سُندر دونو بھائیوں کی منوہر جوری کا دزن جن کیا ہا سکتا۔
کیونکہ اُن کی شو بھا اپار اور میری بدھی بہت ہی تھوڑی ہے۔ رام شمن
اور سینتاجی کے سُندر روپ کو سب لوگ من بھی اور چیت لگا کر دیکھ رہے ہیں۔

لکھنے ناری تر پریم پیا سے۔ منہوں مہرگی مرگ دیکھی دیا سے
سیا سمیب گرام تیا جاپا ہیں۔ پونچت اتی سینہاں سکپا ہیں

بھگوان شری رام چندر جی کے پریم کے پیا سے استری پرشوں
کی اُن کے سُندر روپ کو دیکھ کر ایسی دشا ہو گئی۔ مالو دیپ کی لاٹ
کو دیکھ کر ہرن اور ہرنی پر سکتہ طاری ہو گیا ہو۔ ارتھات اُن کے ٹٹکی
لگا کر سُندر روپ کو دیکھتے دیکھتے سب امات شتھل ہو گئے۔ جگول کی
استریاں سینتاجی کے پاس جاتی ہیں۔ پرتو اُسے پرتی اتی انت پریم
کے کارن ان سے کچھ پوچھنے میں لجاتی ہیں۔

بار بار سب لاگھیں پائیں۔ کھیں کچن مہر و سمل سبھ ایس
راجکارا بنے ہم کھیں۔ تیا سبھایاں چو پونچست ڈر س

بار بار سب اُنکے پاؤں پڑتی ہیں اور بھاوتے ہی سیدھے سانس
کول کچن کہتی ہیں۔ پرتو استری سبھاؤ کے کارن کچھ پوچھتے ہوئے
ڈرتی بھی ہیں۔

سوامنی اینے دھیمی ہمارا۔ ربلگوتہ مانب جانی گنوارا
راج کنور دوو سرج سلونے۔ انہتیں لہی رتی مکت سولنے

ہے سوامنی! ہمارا گستاخی معاف۔ ہمیں گاؤں کی گنوارا
استریاں جان کر غصہ نہ کرنا۔ یہ دونو راجکارا سبھاؤ سے ہی پریم سندھ ہیں
اور نین سنی اور سولنے نے ان دونوں سے ہی سُندر تا اور چک لے کر
شو بھا پائی ہے۔

سیال گور کسور سُندر سُشما این

سرد سرباری ناخن لکھو سرد سرد نین
ایک کا سونلا اور دوسرا کا گورا رنگ ہے۔

چڑھتی ہوئی جوانی کی اوستھا ہے۔ دونوں ہی پر ہم شوہا
کے بھندار ہیں۔ سرخ رو کے پورن چندرما کے سمان سندرا کے
چہرے ہیں۔ اور سرد رو کے کمل کے سمان سندرا کی آنکھیں ہیں۔

ماس پارائن سو لھوان مشرام نواہن پارائن چوتھا و مشرام

بھٹیں بارت سب گرام باہوئیں۔ رنگ نہ رائے راسی جنو ٹوٹیں
یہ جو سبھی سبھاؤ سے ہی سندرا اور گورے سر پر کے ہیں انکا نام لکھن
ہے۔ یہ سبھی چھوٹے دیور ہیں۔ پھر اپنے چند کچھ کو آنجل سے ڈھاک کر شری
رام چندر جی کی اور دیکھ کر بھٹیں تر پھی کر کے بھن بھنی کے سے سندرا نیتروں
کو تر پھی کر کے سینٹا جی نے شری رام جی کی اور اشارہ کر کے انہیں کہا کہ یہ
بہرے پتی ہیں۔ یہ جان کر گاؤں کی سب جوان استریاں پرست ہو گئیں۔
مالو کنکا لوں نے دھن کے ڈھیر ٹوٹے لئے ہوں۔

اتنی سپریم سیبا پان پری ہو بھدی دہمیں ایس
سدا سونا گنی ہو ہو تہہ جب لگی ہی ہی سیس

وہ اتنی انت پریم سے سینٹا جی کے پاؤں پکڑ کر بہت پرکار سے
انہیں استیش (دعا) دیتی ہیں کہ جب تک یہ پرکھوی شیشنگ جی کے
سر پر ہے۔ تب تک تمہارا سہاگ اٹل رہے۔

پاربتی سم تپ پر یہ ہو ہو۔ دیہی نہ ہم پر چھپاڑ چھو ہو
پتی جی بنے گریے کر جوری۔ جوں اسی ملگ بھریے ہو جوری
دس نو دیب جانی رنج داسی۔ لکھیں سیبا سب پریم سیبا سی
دھھر بچن کہی کہی پر تیو شیش۔ جنو مکدیس کو مدیاں پوشیش
پاربتی کے سمان تم اپنے پتی کی سدا پیاری بنی رہو ہم پر سدا ہی کر پیا

کوٹی منوج لجا و نہارے۔ سٹمکھی کہو کو اہی تہاے
سنی سینہ مے منجل بانی۔ پچی سیبا میں ہوں مکانی

یہ دونو کر وڑن کام دیووں کو بھی اپنے سندروپ سے لواتے
والے ہیں۔ سہ سندر کھی یہ تو کہو کہ تمہارا ان سے کیا رشتہ ہے۔ انکی
ایسی پریم بھری سند بانی کو سٹمکھی سیبا جی لگا گئیں اور ان میں سکڑا لیں۔

تہہ ہی بلوکی بلوکی دھرتی۔ دھوں سکوج سکتی پر برنی
سکھی سپریم بال مرگ نیتی۔ بولی مدھر بچن پکھینی
ان استریوں کو دیکھ کر سینٹا جی زمین کی طرف آنکھیں پچی کر کے
دیکھنے لگیں۔ دونو طرف ہی سکوج ہے۔ پاری وہ ان کو اثر دیتی ہیں۔

تو انہیں رشتہ تہہ تہہ میں استری سمجھاو کے کارن لجا آتی ہے۔ اور
یدی وہ ان کی بات کا اثر نہ دے تو گاؤں کی شہ دھالو استریاں نراش
ہو جاتی ہیں۔ اسلئے سینٹا جی پس ویش میں پڑ گئیں۔ استریاں مرگ نیتی
اور کوئل کے سمان مدھر بانی والی سینٹا جی پریم سہت لجاتی ہوئی بیٹھے
بچن بولیں۔

سب سبھاٹے سبھاگ تن کوٹ۔ نامو لکھو لکھو دیور مورے
ہو جوری بلو بلو آنجل دھانکی۔ سیبا تپشی بھو تہہ کری بانکی
کھنجن منجو تر پھی نینھی۔ سچ پتی کہو تہہ ہی سیبا سینتی

روگی اور کلنکت کر دیا ہے (روگی اس لئے کہ وہ گھٹیا بڑھتا ہے۔ اور کلنکت اس لئے کہ اس میں سیاہ داغ ہے) سب کامناؤں کو پورا کرنے والے کلپ برکش کو جڑ پیڑ بنا دیا۔ اور سمندر کو کھاری بنایا۔ اس لئے ہی ان سمندر راج کمندوں کو بن بھیجا ہے۔

جوں پہ انہر ہی دینہر بنیا سو۔ کینہر بادی بھوگ بلا سو
لے بھر پائیں ماک بنو پد ترا نا۔ رچے بادی پھمی با نرن نا نا
جب بدھاتا نے ایسے سمندر را حکما رول کو بنیاں دے دیا۔
تو اُس نے بھوگ ولاں کس کے لئے بنائے؟ ارقھات دیر کھ ہی
بنائے۔ جب ایسے سمندر نازک بان را حکما رول میں نئے پاؤں چل
رہے ہیں تو بدھاتا نے انیکوں پر کار کی سواریاں کس مطلب کے لئے
بنائیں۔ ارقھات انکی رچنا دیر کھ ہی ہے۔

اسے ہی پر پھریا ڈاسی کس پاتا۔ سبھاک سیج کت سرجت بدھاتا
ترو بر باں انہر ہی دینہر بنیا۔ دھول تھام رچی رچی شمر موکینہا
جب یہ سمندر راج کمار کشا اور تیوں کا بھونا کر کے زین پر
سوئے ہیں۔ تو سمندر سیج بدھاتا نے کس لئے بنائی ہے؟ جب بدھاتا
نے اُن کو برکشوں کے سایہ تلے نو اس دیا ہے تو بڑے بڑے سمندر
محلوں کی رچنا کر کے مفت میں اتنی محنت کس لئے کی؟

جوں اے مٹی پٹ دھر چل سمندر ٹھھی سکمار
بی بدھ بھاتی جھوشن لین بادی کئے کرتار

جب یہ سمندر اور بالکل ہی نازک بان پر کھڑی مٹیوں
کے لبتہ پھرتے اور سم پر جٹا دھارن کرتے ہیں تو بھانت بھانت
کے گئے کپڑے بدھاتا نے کس مطلب کے لئے بنائے۔؟
ارقھات دیر کھ ہی بنائے۔

جوں اے کند مول پھل کھا ہیں۔ بادی سدی ان جاگ ما ہیں
ایک کہہ ہیں اے سرج سہارے۔ اپو پر گٹ جیتے بدھی نہ بنائے
جب یہ کند مول پھل کھاتے ہیں۔ تو سنسا دھیر میں سرتادی
کھو جوں دیر کھ بنائے گئے ہیں۔ کوڈ ایک کہتے ہیں کہ اس بھائی اریو

دشٹی رکھنا۔ ہم بار بار ہاتھ جوڑ کر آپ سے پرا رخصا کرتی ہیں۔ کہ اگر
آپ واپسی کے سسے اس مارگ سے لوٹیں تو ہمیں اپنی دہی جان کر
دشٹی دیتی جانا۔ سیتا جی نے سب کو بہیم کی پیاسی دیکھ کر ٹھیکے کچن
کہہ کہہ کر انہیں منقہٹ کیا۔ مانو چاندنی نے کمندیوں کو کھلا کر اُن کا
پان کیا ہو۔

تب ہیں کھن رگھو بہر رکھ جانی۔ پو پھیدو لگو لو گنہی مردو بانی
سنت ناری نر کھتے دکھاری۔ ٹکلت گات بلوچن باری
تب شری رام چندر جی کی اچھا دیکھ کر کشمن جی نے لوگوں سے کوئل
بانی سے راستہ پوچھا۔ یہ سنتے ہی سب استری پریش دکھی ہو گئے۔ اُن کے
شہر پر ٹکلت ہو گئے۔ اور اسٹھوں میں دیوگ کے مارے پریم اسنو خبر کئے

بٹا موڈو من کھٹے عیلنے۔ بدھی ندھی دینہر لینت جھو جھیتے
سجھی کرم گتی دھیر جو کینہا۔ سو دھی سکھم گھو تنہہ کی دینہا
ان کا آند مٹ گیا۔ من اوس ہو گیا۔ مانو بدھاتا نے خزانہ ریکو
چھین لیا ہو۔ کرم گتی سجھ کر انہوں نے دھیرج دھری اور اچھی طرح
لشچ کر کے آسان راستہ انہیں بتلایا۔

لکھن جانی سہمت تب گو نو کینہہ رگھو نا کھ

پھیرے سب پر یہ کچن کپی لئے لانی من سا کھ

تب شری رام چندر جی نے کشمن اور سینا سہمت وہاں سے کوچ
کیا۔ اور سب لوگوں کو پیارے کچن کہہ کر واپس لوٹایا۔ پرتو اُن کے سن
بھوکوان کے سا کھ ہی چلے گئے۔

پھرت ناری نرائی پھیتا ہیں۔ دیہی دوشو دیہی من ما ہیں
سہت ایشاو پر سپر کہیں۔ بدھی کرتب اُسے سب ایہیں
واپس ہوتے ہوئے وہ استری پریش بڑا ہی پھیتا ہے ہیں۔ اور
من ہی من دیو کو دوش دیتے ہیں۔ اور بڑے ہی ڈکھ کے سا کھ
اپس ہیں کہہ رہے ہیں کہ بدھاتا کے سب کھیل اُٹے ہیں۔

نیرٹ نر کھن نہ کھن سکھو۔ جہیں مسی کینہہ سرج سکھو
لو کھ کلپتو سار کھارا۔ تیہیں پھٹے من راج کھارا
بدھاتا بالکل ستر کھو رول اور تھو سہ۔ جس نے چندر ماکو

استریاں تو پریم کے مارے وہ بالکل ہورہی ہیں مالاغلام کے وقت
چکولی و لوگ کی بیڑا سے اٹھی ہو گئی ہو۔ راستے کو کٹھن اور تری رام
نکشن اور سینا جی کے چرن کملوں کو کوئل جان کر وہ بالکل ہر دے
سے کوئل بانی سے کہتی ہیں۔

پرست ہر دل چرن اروناسے۔ ٹسکیتی نہیں چھی ہر دے ہمارے
جوں جگہ لیش انہر ہی بتو دینہا۔ کس تو سمن مے مارگ کیہنہا

اُن کے کوئل اور لال مال چرنوں کو چھوٹے ہی پر کھوی اپنے
سخت سبھاؤ کے کارن اپنے آپ کو ان کوئل چرنوں کی پیش کے ایلو گے
سجود کر ویسے ہی لجاتی ہے۔ جیسے کہ ہمارے ہر دے اپنے ایک اس کے
الوگ ویشنوں کے ایلو گے سجود کر شہنہ ہوتے ہیں۔ یہی جگہ لیش دے
انہیں نیباں ہی دینا تھا تو اُن کے لئے کٹھن راستوں میں چھوئل کیوں
نہ بچھا دیئے۔

جوں ماگا پایے ہر ہی ماہیں۔ اسے کیہیں ٹسکھی اکھنہ ماہیں
جے نرناری نہ اوسر آئے۔ تہہ سیدار مونہ دھکھن پائے

تسکھی! اگر بارھا ماہیں اپنی مرنے والی مراد دے دیں تو ہم
اُن سے انک کران تیوں کو اپنی آنکھوں میں رکھیں جو استری پرش
کسی کارن وفش حق پر حاضر نہ تھے اور انہوں نے سیتا اور رام جی کو
نہیں دیکھا۔

سٹی سٹرو پو جھہیں اکلای۔ اب لگی گئے کہاں لگی بھائی
سمرتھ دھائی بلو کہیں جانی۔ پر مروت کھیر میں جنم پھلو پائی

وہ اُن کے سندر سٹروپ کو کانوں سے سن کر ہی وہ بالکل ہوتے
پوچھتے ہیں۔ کہ ہے بھائی! اب تک وہ کتنی دُور تک گئے ہوں گے!
سامنے دے تو دُور کر ان کے درشن کر کے جنم کا پھل پا کر پرین ہوتے
وہیں لوٹ جاتے ہیں۔

ابلا بالک برودھ من کر مجھیں کھیت ناہیں

ہو میں پریم بس لوگ ابی لائو جہاں جہاں جاہیں

جہاں دڑنے کی شکستہ نہیں وہ ابلا ہنرناں۔ بالک اور لورے

اپنے سچ سبھاؤ سے ہی سندر ہیں۔ یہ اپنے آپ ہی پر گٹ ہوئے
برساتا کے بنائے نہیں ہیں۔

جہاں لگی سید کھی بدھی کرنی۔ شردن میں من گوچر برنی
دیکھو کھو جی جٹون دس چاری۔ کہاں اس پرش کہاں اسی ناری

سننے۔ دیکھنے اور سوچنے میں آئے والی بدھاتا کی جو کرنی
وہاں دے لگی ہے۔ وہاں تک چورہ لوگوں میں ڈھونڈ کر دیکھیے۔
کہیں ملے ان راجکاروں جیسے پرش اور سینا جیسی استری نہیں
ہے۔ اس لئے پتینوں الوگ ہیں۔

انہر دیکھی بدھی مونو انور کاگا۔ پٹھر جوگ بنائے لاگا
کیہنہ بہت شرم ایک نہ آئے۔ تہہ میں اوشا بن اٹھی دُورے

انہیں دیکھ کر بدھاتا کا من مگرہ ہو گیا تب وہ بھی اُن کے مقابلے
کے دوسرے استری پرش بنائے لاگا۔ اس نے بہت دُور لگایا پرتوں
کے مقابلے کا ایک بھی پرش نہ بنا۔ اسی حسد کے مارے اُس نے اُن کو
میں لاکر بچا دیا۔

ایک گہیں ہم بہت نہ جانیں۔ آپو پریم دھینہ کری ماہیں
تے پنی پنیہ پنچ رسم لیکے۔ جے کھیں کھیں کھیں صنبہ دیکھے

کوئی ایک کہنے لگے کہ ہم بہت نہیں جانتے۔ ہاں ہم اپنا بڑا ہی
سوچا گیا سمجھتے ہیں۔ جو ہمیں اُن کے درشن ہوئے۔ اور ہماری سمجھ میں تو
جنہوں نے انہیں دیکھا ہے۔ جو دیکھ رہے ہیں اور جو آئندہ دیکھیں گے
وہ سب بڑے ہی تہیہ آتا ہیں۔

اسی بدھی کہی کہی کچن پریر میں میں پھری نیر

کھی چلیں مارگ اکم ٹھکی سکمار سیریر

اس پرکار سب لوگ پیارے ہیں کہ کہہ کر تیز وروں میں آئو
بھر بیٹے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ سندر کوئل بدن کیسے کٹھن لاسے پر
چلیں گے۔

ناری سینہ رکل بس ہو ہیں۔ چکیں سانچہ سے چو سو ہیں

مرد دیکھ کھن مگو جانی۔ گہری ہر دیاں کہیں برانی

کے لوگوں کو سکھ دیتے ہیں اور بن گوردیتے ہوئے سینا لکھن
سمیت جاتے ہیں۔

اگر اگس رام کو کھنڈے پا چھیں۔ تاپس پیش بر جوت کا چھیں
اُسکے بیچ سیاسوہی لکھیں۔ برہم جیو بیچ مایا جیسٹیں

آگے شری رام چندر جی ہیں۔ پچھلے لکھن جی شوکھا پار ہے
دونو قسمیوں کا کھیس دھارن کے بڑی ہی شوکھا پار ہے میں اُسکے
بیچ میں سینا جی کیسے شوکھا پار ہے ہیں۔ جیسے برہم اور جیو کے بیچ مایا
شوکھا پار ہے ہو۔

پہری کہنوں چھٹی برہم جی۔ جنو مدھو مدن مدھیہ تی لکھی
اگیا پہری کہنوں جیاں جوہی۔ جنو مدھو مدھو روہنی سوہی
پھر جیسی شوکھا پار ہے من میں لکھی ہے۔ اسی کو کہتا ہوں۔
ماؤ سینت رتو اور کام دو کے بیچ میں رتی شوکھا پار ہے ہو کھیر اپنے
ہر دے کو کھوج کر اگیا کہتا ہوں ماؤ بدھ اور چندر ما کے بیچ روہنی
شوکھا پار ہے ہو۔

پہر جیو پھر دیکھئے بیچ سینا۔ دھرتی چرن لکھتی سیانیتا
سیا رام پد انک برائیں۔ لکھن چھیں گودا رن لائیں
پہر جیو شری رام چندر جی کے زمین پر لگے ہوئے پاؤں کے نشانوں
کو بجا بجا کر دے مارے کہہیں ان کے اوپر پاؤں دھرنے سے دھرت
نہ جائیں۔ سینا جی ان کے بیچ بیچ میں پاؤں رکھتی ہوئی چل رہی ہیں اور
لکھن جی دونوں کے پاؤں کی رکھ د نشان کو بجا بجا کر اپنے پاؤں
سے ان کے پاؤں کی رکھ کو دائیں طرف رکھتے ہوئے جاتے ہیں۔

رام لکھن سیانیتا سہائی۔ بچن اگوہ کھی کھی جستانی
کھگ مرگ کن دیکھی جی ہو ہیں۔ لے چوری پست رام بٹو ہیں

رام لکھن اور سینا جی کی سندر جی کا ورن کرنا بانی کی شمش
سے باہر ہے۔ اس لئے کہی نہیں جاسکتی۔ لکھن اور جی ان کی شوکھا کو
دیکھ کر لکھن دے ہیں۔ شری رام چندر جی نامی مسافر نے ان کے من کو
چرا لیا ہے۔

ہاتھ مل کر کھیتا تے ہیں۔ اس پر کار جہاں جہاں سے لکھن
گزر جاتے ہیں۔ وہاں وہاں لوگ اس طرح پریم کے نش میں جاتے ہیں۔
گاؤں گاؤں اس ہوئی آسندو۔ دیکھی بھاؤ کل کیر و چنڈو
جے کچھو سما چار سنی پاویں۔ تے نرب لانی ہی دوسو لکاویں
سورہ و نش روہی کمدنی کے کھلانے اور پوشن کھنے والے چندر
نرب شری رام چندر جی کو دیکھ کر گاؤں گاؤں میں ایسا ہی آسندو ہو
رہا ہے۔ جو کوئی ان کے بن جانے کی ساری کھنڈا کو سن باتے ہیں۔ وہ
راہہ دشر تھ اور رانی کیکی کو دوش لگاتے ہیں۔

کہیں ایک اتی کھیں نرناڑو۔ دہنہ ہم ہی جونی لوچن لارو
کہیں پر سپر لوگ لوگاٹیں۔ باتیں سرل سینہ سہماٹیں
کوئی ایک کہتے ہیں کہ رام نے بہت ہی اچھا کیا۔ جنہوں نے
ہمیں نیندوں کا لاکھ دیا۔ استری پرش آپس میں سیدھی سادی پریم
بھری سندر باتیں کر رہے ہیں۔

تے پتو ناو دھینہ نہ جہنہ جاتے۔ دھینہ سو گرو جہاں تے آئے
دھینہ سو لکھو سیو بن گاؤں۔ جہاں تہاں جہاں دھینہ سوئی کھاؤ
وہ مابیتا دھینہ ہیں۔ جنہوں نے انہیں جنم دیا۔ وہ نگر دھینہ
ہے۔ جہاں سے یہ آئے ہیں۔ وہ دیش پرست بن اور گاؤں دھینہ ہے
اور وہ سترھان بھی دھینہ ہے جہاں جہاں یہ جاویں گے۔

لکھن بایو برنجی رچی تھی۔ اے جیسی کے سب کھاننی سینا
رام لکھن تھی کھنڈا سہماٹی۔ رہی کل لکھن کائن چھائی
برہما جی نے بھی اس پرش کو رچ کر شکھ پایا ہے۔ جس کے
سب پرکار سے شری رام چندر جی ہنکاری ہیں۔ شری رام اور لکھن نامی
یا تریوں کی یہ سندر سہاونی کھنڈا سارے بن اور راستوں میں بھاگتی
ہے۔

ایہی رہی لکھن کل کس رینی لکھن کھ دیت
دیا ہیں جیسے دیکھت ہیں سیاسوہی سندر سمیت
اس پرکار دھن کل روہی کس کے سورہ شری رام چندر جی را

سہرودوں میں کھل اور بن میں درخت پھول رہے ہیں۔ پھول کے دس
میں مسست کھنڈ سند گنجا کر رہے ہیں۔ بہت سے پشو اور چھی شور
و غل مچا رہے ہیں۔ اوہا پس کے دیر بھاؤ کو چھوڑ کر پس پہنچے
و چر رہے ہیں۔

بھئی سندرا آشرم نرکھی ہر شے راجو نین
سہنی رگھو بر آگھو منی آ گیس آہیو لین
کھل نیر شری رام چندر جی سندرا پتر آشرم کو دیکھ کر ٹرے پرن
ہوئے۔ والیک مٹی ان کے ہٹنے کی خبر سن کر ان کا سواگت کر نیکی
لے آگے آئے۔

مٹی کھولوں رام دھوت کینہا۔ آسہر بارو سپرور دینہا
دیکھی رام چھی نین جڑاٹے۔ کڑی سٹالو آشرم ہی آٹے
شری رام چندر جی نے والیک مٹی کو دھوت پر نام کیا۔ برہنوں
میں آٹم والیک جی نے انہیں آشر واد دیا۔ شری رام جی کی سندرتھو بھا
کو دیکھ کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں۔ ان کا آدرستکار کر کے مٹی انہیں
آشرم میں لے آئے۔

مٹی برا تھقی پیران پریر پائے۔ کندھول پھل مڈھر مٹکائے
سیا سو متری رام پھل کھائے۔ تب مٹی آشرم دیئے سٹہائے
پیرانوں کے سمان پیارے مہانوں کو یا کر مٹی تشریٹھ والیک جی
نے بیٹھ کندھ پھول پھل منگوائے۔ سیتا جی۔ شش جی اور شری رام چندر
جی نے پھل کھائے۔ تب مٹی نے آرام کرنے کے لئے انہیں سندرا آشرم دیا۔

والیک مٹی من آندو بھاری۔ مننگی مورتی نین نہاری
تب کر کھل جوری رگھو رانی۔ لوبے چن شرون سکھدانی
شری رام چندر جی کی منگی مورتی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر
والیک جی کے من میں بڑا بھاری آندہ ہوا۔ تب باٹھ جوڑ کر شری رگھو
ناٹھ جی کاٹوں کو سکھ دینے والے سندر جی بولے۔

تھوہہ ترال درسی مٹی ناٹھ۔ لیسو بد چھی تمہیں باٹھا
آگے پر سب کھانا کھانی۔ چھی مٹی چھی ناٹھ چھی ناٹھ چھی ناٹھ

جنہہ جنہہ دیکھ پھک پر یہ سیا سمیت دوو بھائی
کھو گلو آگھو آند تئی بنو شرم رہ سرائی

جن پنیہ آتما پشوں نے سیتا سمیت دوو بھائی ان تینوں
پیادے مسافروں کو راہ میں جاتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے بنا کسی
جپ تب آدی محنت کے اس دھت سندرا راگ کو آند پورک
کر لیا۔ ارٹھات وہ جنہن روپی سندرا جگتے سدا کے لٹکٹ
ہو گئے۔

اٹھوں جاسوار پٹھن ہوں کاٹو۔ لیسوں لکھن سپارام بٹاؤ
لام دھام تھ پاٹھی سوئی۔ جو تھ یا وکیہوں مٹی کوئی
اُس سے کی تو بات ہی کیا پرتو اگر اس گھوڑ بھگ میں کھی کسی پنیہ
اتما کے ہرے میں پٹھن میں کھی سیتا۔ رام اور لکھن نامی مسافر آہیں
تو وہ شری رام جی کے اس پر دم دھام کو پراپت ہو جائے جس کی پراپتی
کسی درے مٹی کو ہی ہوئی ہے۔

تب رگھو بر شرم ست سیا مانی۔ دیکھی ٹکٹ ٹوسٹیل پانی
تہاں بسی کندھول پھل کھائی۔ پرات نہائی چلے رگھو رانی
تب شری رام چندر جی نے سیتا جی کو تھکی ہوئی جان کر پاس
ہی ایک بڑھ کا درخت اور کندھ امانی دیکھ کر اُس دن وہاں ہی ٹھوکیا۔
کندھول پھل کھا کر وہاں وات بسر کی اور پلاٹ کال استنان کر کے شری
رگھو ناٹھ جی سمیت سیتا اور لکھن کے آگے چلے۔

دیکھت بن سسریل سٹہائے۔ بالیک آشرم پر بھو آٹے
رام دیکھی مٹی باسو سہاوان۔ سندر گری کانٹو بھاؤ پاوان
سندرن ہندو اور پریت دیکھت ہوئے پر بھو شری رام چندر جی
والیک آشرم میں آئے۔ شری رام چندر جی نے دیکھا کہ آشرم بہت ہی
سٹہا ونا ہے۔ جہاں سندر بھار۔ بن اور پوتر ہیں ہے۔

سرنی سسوج ٹپ بن بھو لے۔ گو مٹھت ہندو دھپس بھو لے
کھاگ مرگ بپ کو لا پل کر لیں۔ پتر پنیہ پتر پنیہ پتر پنیہ

جے نیشور! آپ ترکال درشتی ہیا رحال۔ ماضی اور مستقبل
تینوں کال کا حال جانے والے آپ کے لئے یہ سارا سنسار اچھے پر
رکھے ہوئے بیر کے سامان ہے۔ ارتھات آپ سارے سنسار کا حال
اپنی لوگ شکستی سے جانتے ہو۔ ایسا کہہ کر پرتھو شری رام چندر جی نے
وہ ساری کتھا کہہ سنائی جس طرح سے کہ لکھتی نے اُن کو نبھاس دیا۔

تات بچن پنی مائوت ہت بھائی بھرت اس راؤ
موکھوں درس تہا ہر پرتھو سہو جم پتیر پرتھو

ہے پرتھو! میرے بن آنے سے پتا جی کے بچنوں کا ستیر پالن
ہوا۔ تاجی کی بھلائی ہوئی بھرت جیسے پریم پریم بھرتا کو راج ہلا اور
بھے آپ جیسے پرتھو کے درشن ہوئے۔ ان سب بڑنگوں کی برپتی
میرے پتیر کر مول کا ہی پرتھو ہے۔

دیکھی پائے مٹی رائے تھارے۔ جیسے شکر ت سب پھیل ہمارے
اب جہاں رائے اسیو ہوئی۔ مٹی اور سیاگ نہ پائے کوئی

ہے مٹی راج! آپ کے حرفوں کو دیکھ کر مجھے اپنے سارے
پتیر کر مول کا پھیل مل گیا۔ اب جہاں آپ کی آگیا ہو اور کوئی مٹی ہماری
وجہ سے کشٹ نہ پاوے۔

مٹی آپس جھپہ تے دکھ لہیں۔ تے زلس ہو پاوک دہہیں
منگل مول ہیر پیری تو شو۔ درستی کوئی کئی بھو سرور شو

پتسوی اور مٹی جی راجاؤں سے کشٹ پاتے ہیں۔ وہ رام اپنے
اس باب کرم سے بغیر لگنی کے ہی بھسم ہو جاتے ہیں۔ دیوان برہمنوں
کا منتشت ہو جانا سارے کلیان کا مول ہے۔ اور ان کا کرو دھ کر پڑا
کلبوں کو بھسم کرتا ہے۔

اس جہاں جانی کہنے سوئی ٹھاؤں۔ سیا سوتری بہت جہاں جاؤں
تہاں رچی رچر پرن ترن سالہ۔ باسو کروں کچھو کال کرے پالا
ہے کر یا لو! ہر دے میں ایسا دیا کر کے آپ مجھے ایسی جگہ
بتلائیے جہاں میں سیندھی اور کشن سمیت جاؤں اور وہاں سند تپوں
اور گھاس بھوس کا گھر بنا کر کچھ کال لو اس کردوں۔

سچ سہل سنی رکھو بر بانی۔ سا دھو سا دھو لے مٹی گیانی
کس نہ کہہو اس رکھو کل کیتو۔ نہہہ پاک منتشت شرتی سیتو
شری رام چندر جی کی سبھاوک سہل بانی کو شکر گیانی مٹی
والیماک جی پو لے۔ سپے رکھو کل کیتو! دھنیہ ہو آپ دھنیہ ہو۔ آپ
ایسا کیوں نہ کہیں! ارتھات آپ کو ایسا کہنا ہی سہنا ہے۔ کیونکہ
آپ سدھاری ویدی مراد کا پالن کرنے والے ہیں۔

شرتی سیتو پالاکے ام تہہ جگدیس مایا جانجی
جو سترتی جگہ پالتی سرتی رکھ پانی کرے پاندھان کی

جو سترتی جیسو اسیو مہو ہر وکھو سچا چر دھنی
سمر کارج دھری نرائن تو چیلے دل کھل نیچرانی

ہے رام! آپ وید مراد کا پالن کرنے والے ہجکت کے سوا ہی ہیں۔
اور سیتا جی آپ کی من مہنی مایا ہے۔ جو آپ کر پاندھان کی پریرنا سے ہجکت
کی اتیتی پالن اور سنگھار کرتی ہے۔ جو ہر سرورائے شیش ناگ جی پرتھو کی کو
اپنے سر پر دھان کر کے والے پتی۔ وہ جو اچھت کے سوا ہی شری
لکشن جی ہیں۔ دیوتاؤں کے کام کے لئے آپ راجہ کا شری دھارن
کے راکشسوں کی سینا کا ناکش کرنے کا ہے مہا۔

رام سرورپ تہہہ بچن اگو چر بدھی پر
ابلیت اکتھ اپار میتی نیتی نت نگم کہہ

ہے رام! آپ کا سرورپ بانی کے اگو چر (یعنی جس کی تھاد بانی
ہیں) پاسکتی۔ ارتھات جس کا وزن کرنا بانی کی شکستی سے باہر ہے)
اور بدھی سے پرے ہے۔ جو جانے میں نہیں آتا۔ اکتھنیہ اور پار ہے۔
اس لئے وید "بھی نہیں یہ بھی نہیں" ایسا کہہ کر اسکا وزن کرتے ہیں۔

جگو پیکھن تہہہ دیکھن ہارے۔ بدھی ہری سبھو بچا دہنا دے
تیو نہ جانا نہیں مرٹو تہہہہ را۔ اور تہہہہ ہی کو جانا تہہہہ را

ہے رام! ہجکت درشتیہ ہے (یعنی دکھائی دینے والا) اور آپ
اس کے دیکھنے والے (درشتا) ہیں۔ آپ برہما۔ وشو اور شو جی کو اپنی

اچھیا پر چلائے والے ہیں۔ جب وہ بھی آپ کا بھید نہ جان سکے
تو دوسرے سادھارن جن سمودائے کا تو کہنا ہی کیا۔

سوئی جانی جیہی دیہو جنائی۔ جانت نہہی نہہی ہوئی جانی
تمہری ہی کر یا تمہرے گھوندرن۔ جاہن بھگت بھگت ارجندن
ہے پر گھو! وہی آپ کو جانتا ہے۔ جسے آپ ہی جاننے کی شکتی
پروان کریں۔ آپکو جان کر جو آپ کا ہی سروپ بن جاتا ہے۔

(دوبا۔ کبیر جی)

لالی میرے لال کی جنت تہ دیکھو لال

لالی دیکھیں میں گئی ہو گئی میں بھی لال

ہے رکھو نندن! ہے بھگتوں کے من کو شیتیں کرنے والے
چندرا آپ کی کرپا سے بھگت جن آپ کو جان پاتے ہیں۔

چند نندن مئے دیہہ تمہاری۔ یگت برکار جان ادھیکاری
نرتو دھرموہو سنت سر کا جیا۔ کہہو کر سو جس پر اکرت را جیا

آپ کا فیرو تین گھنوں ست رت تم کا کار یہ نہیں ہے۔ کاتو جیتین
اودا نند سروپ ہے۔ جو پر کرتی کے چھوکاروں گھٹنا۔ بڑھنا۔ جینا
دنا آدی سے رمت ہے۔ اس بھید کو کہ آپکے شری اور سادھارن جن
سمودائے کے شریوں میں کیا اتر ہے۔ ادھیکاری پیش کشم دم آدی
سادھنوں سے یگت ہی جانتے ہیں۔ سادھو پڑھوں کے بہت ارٹھ آپ
لے اپنی دوقیہ درشتی سے (اچھے اور بُرے کروں کے پر نام سروپ نہیں)
نرتہ پر دھارن کیا ہے۔ اور سادھارن راجاؤں کی سی آپ لیدا
کرتے ہیں۔

رام دیکھی سنی جرت تمہارے۔ جڑ موہ میں بدھ ہو میں سکھائے
تمہرے جو کہہو کر سوہو سا نچا۔ جس کا چھٹے تلس چاہئے ناچا
سے رام جی! آپ کی دوقیہ لیدا کو دیکھو اور سُکر موہ عیش
تو بھرم میں رہ جاتے ہیں۔ (ارتھات یہ ترک ترک کرنے لگتے ہیں
کہ انجنا برسم کیسے چندھارن کر سکتا ہے۔ پر اکرت پرشوں کی طرح
وہ روتا ہے دُور تہ اور کھاتا بیتا کیوں ہے۔) اور کیا ہی جن سنگھی ہوتے

ہیں۔ آپ جو کچھ کہتے اور کرتے ہیں وہ سب سیتہ ہے۔ کیونکہ جیسا
سوانگ بنا رکھا ہو ویسا ناچنا بھی تو چاہیئے۔ (جیسے تھیر میں جو ویلیتی
راجا بنا ہوا ہوتا ہے۔ وہ راجاؤں کا سا پارٹ کرتا ہے۔ اور جو نوکر بنا ہوا
ہو وہ نوکر کا سا پارٹ کرتا ہے۔ پرتو دوستو میں نہ پہلا دیکتی کسی دیش کا
راجہ بن جاتا ہے اور نہ دوسرا نوکر۔ وہ اپنے ویلیتی گت سروپ میں وہی کے
وہی رہتے ہیں۔ ویسے ہی لیدا کرنے مائرسے بھگوان کے اجنا۔ نروکار۔
اوناشی اور سپا نند سروپ میں کوئی بادھا نہیں پڑتی وہ اکھنڈ ایک
رس نروکار اور سیتہ برسم سدا اپنے واسنوک سروپ میں آہل رہتے ہیں)
ارتھات آپ کا اس سے سروگیہ ہوتے ہوئے بھی مجھ سے یہ پوچھنا کہ کس
سنتھان میں جا کر فاس کروں۔ نر لیدا کی درشتی سے اُچت ہی ہے۔

پوچھو موہی کہ رہوں کہاں میں پوچھتے مسکچاؤں

جہاں نہ ہو موہتاں دیہو کہی تمہہ ہی کھیاؤں

آپ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ میں کہاں فاس کروں۔ پرتو آپ سے
پوچھتے ہوئے میں جکی یا تاہوں کہ جہاں آپ نہ ہوں وہ جگہ مجھے بستلا
دیکھیے۔ تب میں آپ کے رہنے کے لئے سنتھان متلا دوں گا۔ ارتھات
آپ سرو ویا پاک ہیں۔ گھٹ گھٹ کے دسی ہوئی۔ کوئی جگہ ہے جہاں
بھگوان موجود نہیں۔ پھر میں اسی جگہ کھانا بناؤں۔ جہاں آپ کا پہلا
فاس نہ ہو۔ اور اب جا کر جہاں آپ فاس کرنا چاہتے ہوں۔

سُنی سنی کچن پریم رس سائے۔ چکی رام من ہوں مسکانے

بالمیکی منسی کہہ میں بہوری۔ بانی مدھر امیے رس بوری

سُنی فالیک جی کے پریم رس سے بھر لو پریم سنسکر شری رام
چندرجی لجا کیٹ ہو کر من میں مسکرائے۔ پھر فالیک جی نے ہنس کر
میٹھی امرت رس سے پری پورن باقی سے کہا۔

سُنہو رام اب کہوں نیکیتا۔ جہاں بسوہو سیا لکھن سمیتا

جنہہ کے شرون سحر سمانا۔ کتھا تمہاری سبھاگ مہری مانا

بھر ہیں نرتہ موہیں نہ پورے۔ تنہہ کے یہاں تمہوں گروے

لوچن چاناک جنہہ کری را کھے۔ رہیں دس مل دھر اھیلانے

ایسا سمجھتے ہیں۔

سب سے ٹوٹیں سرگرد و دوں کی بجلی۔ پریتی بہت کرے جتنے عیسکی
گرنے کر میں رام پد پوجا۔ رام بھروسہ میں نہیں دوجا
دیوتا۔ گڑ۔ اور ویدوان برہمن کو دیکھ جن کے سنگ یریم
اور اڑی غرتا سے جھک جاتے ہیں۔ جن کے ہاتھ رام! آپ کے چہرہ
کا پوجا کرتے ہیں۔ جن کے ہر سے یہ آپ کے سوا اور کسی کا بھروسہ نہیں۔

چرن رام تیرہ جلی جا ہیں۔ رام لہو تیرہ کے من با ہیں
منتر پوجن تیرہ میں تہاں۔ پوجہ میں تہاں ہی بہت پر پورا
جن کے چرن آپ کے تیرہوں میں جل کر جاتے ہیں۔ بے رام
آپ اُن کے من میں لوٹیں کیجئے۔ چرن آپ کے رام نام رومی منتر کا جب
کہتے ہیں۔ اور اپنے پر پورا آیت آگے پا کر کہتے ہیں۔

ترین ہوم کر میں یہ بھی نانا۔ پیر جیوا میں رہیں بہو دانا
تہہ میں اسکا گرجا میں جانی۔ سکل بھایاں بیو میں سنہانی
جو انیک پرکار سے ترین اور ہوم کرتے ہیں۔ اور برہمنوں کو
بھوجی کھلا کر بہت دکشنا دیتے ہیں۔ جو آپ سے بھی بڑھ کر گرو
کو ہر دے سے جان کر سر دھواو سے آدرنا کر کے اُن کی سیوا
کرتے ہیں۔

سب کو کری ماگہیں ایک بھلو رام چرن رتی ہوو
تہہ کے من مندر لہو سیا رگھو نندن دوو

اور اپنے ان (اوپر کہے گئے) سب گروں کو پھیل مری ہی
مانگتے ہیں کہ رام جی کے چروں میں پریتی ہو۔ اُن لوگوں کے من مندر
میں رگھو نندن! آپ اور سینتاجی دونوں لوٹیں کریں۔

کام کوہ مدان نہ موہا۔ لو کہ نہ بھوکہ نہ راگ درد
جہنہ کیں کیٹ دیکھ نہیں پایا۔ تہہ کیں ہر دہ لہو رگھو راجا
کلم کرودھ مد بھیمان اور موہ جن کے نہیں ہے اور نہ لو کہ۔
چھٹا۔ راگ اور ویش ہی ہے۔ تھکا کہ شاد دیکھ (تھکا جاتی)

ہے رام! اپنے آپ میں آپ کو وہ جگہ بتلا ہوں جہاں جگر
آپ سینا کشن بہت فرما کریں۔ جہاں کے کالہ سمندر کی طرف
آپ کی کھانا رومی ایک سمندر میں سے بھرتے رہتے ہیں۔ پریتو
پھر بھی تیرہ میں ہوتے۔ ارکھات ادا جگہ ہی ادھک جن کی
جیشا آپ کی کھاناؤں کو ٹھننے کے لئے بڑھتی ہے۔ جنہوں نے اپنے
تیرہوں کو پیسہ بنا رکھا ہے۔ جو آپ کے دشن رومی نیگہ کے لئے سوا
لگیا ہے رہتے ہیں۔

نندہ میں سرت سترہو سترہو۔ رام پندہ میں ہی نہیں بھاری
تہہ کے ہر وال سدا بھگد انیک لہو میں بھوسیا ہر ہر ہونا ملک

اور وہ تیرہ رومی پیسہ بڑی بڑی نڈیوں سمندر وال اور
سردوروں کا ترادر کر کے ہر کے آپ کے سدر روپ کی ایک ہند
جل سے سکھی ہو جاتے ہیں۔ بے رگھو مانہ ہی! اُن لوگوں کے ہر
اپنے لہو کے لئے سکھنا ملک بھریں۔ آپ بھائی بھگشمن اور سدا
جی سیت۔ ماں لوٹیں کیجئے۔

جسٹو تہاں اس بل منسی جیہا جیسا سو

مک آہل گن گن چنی رام لہو میں تاسو

جن کے لئے آپ کا شریل نام دور ہے اہ اُن کی جیہا
اس نام دور میں منسی ہی ہوں آپ کے گن گن رومی تیرہوں کو
جگتی تہی ہے۔ بے رام جی۔ آپ اُن کے ہر سے میں لوٹیں کیجئے۔

پر بھو پر سادھی بھگد سبسا۔ ساد جاسو لہی تہہ تاسا
تہہ ہی نہت بھو جن کر ہیں۔ پر بھو پر سادھی بھو جن بھریں
جن کی ناگ سدا آپ کے سدر۔ پور اور سگدھت (نوشیوا)

پر ساد کو نت آدر بہت سو ٹھکتی ہے۔ اہ جو آپ کو پہلے بھو جن
ارہن کرتے ہیں۔ اور پھر آپ کھاتے ہیں۔ دور آپ کے پر ساد
روپ ہی بستر اور گئے پہنتے ہیں۔ (ارکھات جو کسی دستو کا اچکار
نہیں کرتے۔ بستر زہر دیکھ جن ادک صاحب کچھ پر بھو کا ہے اور
وہ آپ کی ان دستو لہہ جس سے شریر یا تو اہنت دستوں کو جن
کہتے ہیں۔ پریتو پھر ہی اُن کو اچھی نہیں سمجھتے سب کچھ پر بھو آپ کا ہے۔

جو دوسروں کے دوشوں کو نہ دیکھ سب کے گن گن کر رہے تھے
 میں۔ میری اور گائے کی بھلائی کے لئے جو کشت بستے ہیں۔
 سینہ بچہ کر رہے ہیں ستر میں اور بن کے آجوں کو باقی دگ پران
 مانے ہیں۔ ہے رام جی! اکی کا خدا من آپ کا گھر ہے۔

گن تہہ رگن بھی نچ دوسا۔ جیسی سب بھاتی تہہ رگن دوسا
 رام بھگت پید لاکھیں جیسی تہہ رگن دوسا بہت سیدھی
 جو اپنے گنوں کے سینہ میں تو یہ کھینچے ہیں کہ یہ سب گن
 پر بھوکے (آپ کے) ہیں اور جو ان میں دوش ہیں ان کو وہ اپنی
 کمروری سمجھتے ہیں جن کو سب پر کار سے ایک ماتر آپ کا ہی بھوکو
 ہے۔ جیسی رام بھگت ہی پیارے لگتے ہیں۔ ہے رام جی!
 آپ جانکی جی سمیت ان کے ہر دے میں فوس کر رہے۔

جاتی پانی دھن دھرم بڑائی۔ پر پر پر پر پر پر پر پر پر پر
 سب جی گنہ رہی اڑ لائی۔ تہہ کے سر پران کو گھوڑائی

جانتا بات دھن دھرم بڑائی۔ پیارا پران اور گنہ دینے والا
 گھر سب کا خیال چھوڑ کر جو ہر دے میں آپ کا دھیان کئے رہتا
 ہے۔ ہے رگھوناتھ جی! آپ اس کے ہر دے میں فوس کیجئے۔

سرگور کو آپ پر گوسا نا۔ جہاں تہاں بھو دھرم دھرم بانا
 کم بچن من راس پریرا۔ رام کر گنہ تہہ کیس اڑ دیرا
 سوگ رنگ اور کشت کو جو سمان دیکھتا ہے۔ کیونکہ وہ
 سب اور دھنش بان دھان کئے ہوئے آپ کے سر وپ کو بھکتا
 ہے۔ ارقعات سرور آپ کے دھنش دھاری۔ دپ کو دھنکے کے
 علاوہ وہ کسی دوسری دھن کو پر دھنشی ڈالتا ہی نہیں۔ اور بن بچن
 کرم سے آپ کا واس ہے ہے رام جی! اس کے ہر دے میں آپ ڈیرہ
 ڈالئے۔

جاری نہ چاہئے کیوں کہ تو تہہ من سچ سینہ
 بہنو نر نتر تاسو من سو را اڑ نچ گہو
 جس کا آپ سے سجاوگ پریم ہے۔ اور آپ کے پریم کے

ہر دے میں ہا دیا بھی نہیں ہے۔ ہے رگھوناتھ جی! آپ
 ان کے ہر دے میں فوس کیجئے۔

سب کے پریر سب کے ہتھکاری۔ دھک دھک ہتھ پر ہتھکاری
 کہیں سینہ پریر بچن بھاری۔ جاگت سووت سرن تھکاری

جو سب کے پیارے اور سب کی بھلائی جانے والے ہیں۔
 دھک دھک مان ایمان میں کم بھاد رکھتے ہیں۔ جو سو بچے اور بیٹے
 بچن بولتے ہیں۔ اور جانکے سوتے آپ کی ہی سرن میں رہتے ہیں۔

تہہ ہی چھارتی دوسری تہہ۔ رام بسو تہہ کے من ماویا
 جتنی سم جانتے ہیں پر ناری۔ دھو دھو لوش لوش تہہ لوش بھاری

آپ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کا اثر نہیں رکھتے ہے رام!
 آپ ان کے ہر دے میں فوس کیجئے۔ جو پانی استری کو اپنی مانا کے
 سمان جانتے ہیں۔ اور پرانے دھن کو زہر سے بھی بھول گئی کارک
 بھگت ہیں۔

جے شہر میں سمیتی دیکھی۔ دھک دھک ہو رہی پریتی بسکھی
 دھن ہی رام تم پران پیارے۔ تہہ کے من پر بھو سدن تھکا
 جو دوسرے کی سمیتی (خوشحالی) دیکھ کر خوش ہوتے ہیں

اور دوسرے کی مصیبت دیکھ کر جھٹ ہی دکھی ہوتے ہیں۔ ہے رام
 جو آپ سے ہانوں کے سمان پیار کرتے ہیں۔ ہے رگھو! ان کے
 من آپ کے فوس کرنے کے لئے سندرگہ ہیں۔

سوامی کھا پھو ماؤ گن تہہ کے سب تہہ تات
 من مند تہہ کے بسو سیا بہت دوو بھرات!!

ہے تات! سوامی بہتر بنا۔ مانا۔ گروجن کے سب کچھ
 آپ ہی ہیں۔ ان کے من مندر میں آپ سیتا جی سمیت
 ہو نو بھائی فوس کریں۔

اگر نچ سب کے گن گن نہیں۔ پریر دھینو بہت شکہ نہیں
 یعنی نہیں جہنہ کوئی ماک لیرکا۔ گھر تھار تہہ کر منو نیرکا

بھائی عالمیک جی نے پتر کوٹ کی اپار جہا دستار سے کہہ کر
سنائی۔ تب سیتا جی سمیت دونوں بھائیوں نے اگر تم ندی
مندا کنی میں کشن کیا۔

رگھو بر کہیو لکھن بھل گھانو۔ کر ہو کنتھوں اب بھار بھار
لکھن دیکھ پئے اتر کرارا۔ تھوں تری پھر موش جی ناوا
شری رام چندری نے کہا۔ سب لکھن اب گھاٹ تو بہت سندر
ہے۔ اب یہاں لوہیں ٹھہرنے کا منتظر کرو۔ تب لکھن جی نے اس
پتر ندی کے اتر کے دوئے کنارے کو دیکھ کر کہا کہ اس کے پاروں
طرف دھنش کی شکل میں ایک نالہ پھرا ہوا ہے۔

ندی پنج سرسم دم داتا۔ سکل کشن کلی سا اُج مانا
چتر کوٹ جنو اچیل اہیری۔ چکی نہ گھات مار ٹھکھیری
ندی مندا کنی داؤ اس دھنش کی ڈوری ہے۔ شرم دم دان داؤ
بان میں۔ گھاٹ کے سارے آب مانو شیر میںے ایک درندے ہیں۔ چیز
کوٹ مانو اچیل شکاری ہے۔ بس کا نشانہ بھی نہیں چکنا۔ اور وہ
سلنے سے مارتا ہے۔

اس کی لکھن بھاروں دیکھراوا۔ دھار بولی رگھو بر سنگھ پانرا
رامو رام منو دیو نہر مہا نا۔ چلے بہت سر پانی پر۔ مانا
ایسا کہ کر لکھن جی نے ستنان دکھایا۔ ستنان کو دیکھ کر
شری رام چندری نے سکھ پایا۔ چتر کوٹ میں شری رام جی کے من کو
راہو امان کر دوتا لوگ شلپ کارو شوکر کے بہت چتر کوٹ چہ
گئے۔

کول کرانت پش سب آئے۔ نیچے ہون ترن سدن ٹھہائے
مدنی نہ جا این متجو رونی سالا۔ ایک لبت گھو ایک بسالا
سب دیہا کول اور دھیلوں کے بھیس میں آئے۔ انہوں نے
گھاس بھوس کے سندر گھر بنا دیئے۔ وہاں سندر گھاس بنائیں کہ
جہا کا درنہ کیا ہی نہیں جاسکتا۔ ان میں سے ایک بڑی منہ چھوٹی
سی پنجر اور دو سر پانی تھی۔

بھیر ج کچھ اور چارستانہ کی تھیں۔ سہ رام ایک آپ اس کے من
میں سنا تو اس سے کہئے۔ وہ آپ کا بھائی گھر ہے۔

اسی بڑی مٹی پر بھوئی بھائے۔ کین سیریم رام من بھائے
کہ مٹی شہو بھانو کل ایک۔ اکثر کہوں سے سکھ ایک
اس پر کا دینی راج عالمیک جی نے رام چندری کو نو اس گھانا
دکھائے۔ ان کے پیر پھر کے پیر رام جی کے من کو بیت ہی بھائے
پھر مٹی نے کہا۔ سہ رگھو کل کے سوئی سنئے۔ اب میں اس کے
سنئے سکھ ایک لو اس ستنان کا پتر بتاتا ہوں۔

چتر کوٹ گری کر ہو نو سو۔ نہاں تھو سب بھائی سپاسو
سیلو سہاون کان چارو۔ کوی کہی ہو گرب بیک بھارو
آپ چتر کوٹ پر بیت پر اس کیئے۔ وہاں تمہارے بے سب
پر کا کا آوام ہے۔ گھار نا پر بیت اور سندر بن ہے ہاتھی سنگھ ہرن
اور بھگیوں کے پیدا کرنے کا ستنان ہے۔

ندی نیت پڑان بھکانی۔ اتری پراچ تپ بل آنی
شر سری دھار ناں اندا کنی۔ جو سب پاک پاک ڈاکنی
وہاں پتر ندی ہے۔ جس کا پانوں نے دستار سے درنہ کیا ہے
اتری دشی کی دھم تپنی انسو تپا پنے بل تپ سے اس ندی کو
لائی تپس۔ وہ ندی گھاس جی کی دھارا ہے۔ نام اس کا مندا کنی ہے۔
اور وہ سب پاپ روٹی بچوں کا گراس کر لینے والی مانو ڈین مد پچ ہے۔

اتری آوی مٹی بر ہو۔ کرب جی جگ جین تپ تن کہیں
چلنو سچل شرم سب کر کر ہو۔ رام دھو گورو گری بر ہو
اتری آوی بھت سے ستر لٹھ جی وہاں نو اس کرے ہرن۔
جو لوگ۔ جب اور تپ کرتے ہوئے شریوں کو کش دیتے ہیں انہیں
اتم نرو دھ کرتے ہیں۔ سہ رام وہاں جا کر سب کی غنٹوں کو سپیل کیئے۔
اور بہت شرم پتر کوٹ لکھی۔ ان میں سے ایک بڑی تھی

چتر کوٹ ہما امت کہی جہا مٹی کا
مٹی ہما مٹی بہت پر سیتا سمیت وہ دھائی

سندر گھاس پھوس کے گھر میں ایسے براج رہے ہیں۔
 بالو کا مدلو مٹی کا بھینس دھارن کئے اپنی استری رانی
 رانی اور بھینس دڑ کے ساتھ شوکھا پارا ہوا۔

لکھن جانی بہت پرکھو راجت راجت
 سوہ مدلو مٹی بیش بنو رانی راجت سمیت
 لکھن جانی اور جانی جی سمیت پرکھو شری رام چندر جی

ماس پارائن بستر حوالہ شرم

لکھن جی کی شوکھا کو دیکھ کر اپنے سارے سادھنوں کو پھلانتے ہیں۔

جھٹھا جوگ ستانی پرکھو بدائے مٹی برندا

کرپس جوگ جب جاگ تب راج اکثر نہی سمجھنا

پرکھو شری رام چندر جی نے تھیا یوگیہ سب کا اور سنگار کے

مٹی خنڈی کو دوا کیا۔ تب وہ اپنے اپنے آستروں میں ہمار لوگ۔

جب گچھے اور تب بے کھٹکے ہو کر گئے۔

یہ مٹی کوئل کر تہہ پائی۔ ہر شے جنو نو مٹی گھر آئی

کنڈ مول چل بھری بھری دونا۔ چلے رنگ جنو نوٹن سونا۔

جب شری رام جی کے آسنے کی خبر کوئل اور بھالیوں نے سنی۔

وہ بڑے پرکھ ہوئے۔ بالو نو بھالیاں ان کے گھر میں آگئی ہوں۔ کنڈ

مول چل دو نو میں بھر کر وہ شری رام جی کے درشن کرنے کو چلے آؤ

انگال سورن دھن نوٹن چلا ہو۔

تہہ ہوں حلیہ دیکھ دو دیکھ آتا۔ اپنہ تہہ ہی اپنہ تہہ میں لگو جاتا

کہت مہنت رگھویر سنگانی۔ آئی سہنہ دیکھ رگھو رانی

ان میں سے جو دو نو بھالیوں کو دیکھ کر پہلے نوٹے۔ درشن

کرنے کے لئے راستے میں آتے ہوئے دوسرے لوگ ان سے پوچھ

رہے ہیں۔ اس پر کارام چندر جی کی بڑائی کرتے ہوئے سبھی نے اگر

اُنکے درشن کئے۔

کرپس جو بار دھینٹ ڈھری آگے۔ پرکھو ہی بلو کھسائی انورا گے

امراگ کپتر دسی پالا۔ چتر کوٹ آئے تہی کالا

رام پرنا ٹو کینہ سب کا ہو۔ بہت دیوی لوجن لا ہو

دیوتا ناگ۔ کپتر اور بگ پال اسی سے چتر کوٹ میں آئے

شری رام جی نے سب کو پرنام کیا۔ خیتروں کا لالچہ پا کر دیوتا بے

پرکھ ہوئے۔

شری مہن کہہ دیو سما جو۔ ناٹو سناٹہ بھے ہم آ ہو

کری مینی ڈکھ دھہ سناٹے۔ بہت نچ نچ سدن سناٹے

پھول برسا کر دیو سناٹے کہتے تھے۔ کہ ہے ناٹہ! آج ہم

سناٹہ (وارث والے) ہو گئے ہیں۔ پھر مینی کر کے انہوں نے

اپنے دھہ ڈکھ (نا قابل برداشت) ڈکھ سناٹے اور پرکھو دوارا

ڈھارس بندھا کر پرتن ہو کر اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔

چتر کوٹ رگھو نوٹن چھائے۔ سما چارنی سنی مٹی آئے

اکوت دیکھی بہت مٹی برندا۔ کینہہ ڈنڈوت رگھو کل چندا

چتر کوٹ میں شری رام چندر جی ٹھہرے ہوئے ہیں۔ یہ سما چارنیکر

بہت سے مٹی آئے۔ پرتن میں آئے ہوئے مٹی منڈی کو دیکھ کر شری

رگھو ناٹہ جی نے ڈنڈوت پرنام کیا۔

مٹی رگھو سربئی لانی اُلیہ ہیں۔ سچیل ہوں بہت آسٹش سہیں

ہیا سو مٹی رام چھپی دیکھ ہیں۔ سادھن کل سچیل کر کے دیکھ ہیں

مٹی لوگوں نے شری رگھو ناٹہ جی کو چھاتی سے لگا لیا۔ اور

سچیل رہنے کے لئے آخر دوا دیا۔ وہ شری رام چندر جی۔ مینا جی اور

ہم سب پر کار باہتی شیر۔ سائب اور باغوں سے بجا کر آپ
کی سیوا کریں گے۔ بھڑک بن۔ پہاڑ کچھائیں اور غار سے پر بھڑک
سب ہمارا چیمہ دیکھا ہوا ہے۔

تہاں تہاں تہاں ہی آہیکہ پناہ۔ سر نہ چھریل تھاؤں دیکھا سب
ہم سیوک پر یو اور سمیت۔ ناٹھ نہ سچا سب اسٹو دیتا

دماں وہاں ہم آپ کو شکار کھلا دیں گے۔ اور تالاب بھڑنا اور
انیک جل ستھانوں کو دکھلائیں گے۔ ہے سوامی! ہم پر یو اور سمیت آپ
کے سیوک ہیں۔ اس لئے ہمیں آگیا ہیتے سمے کسی پر کار کی پس۔

پیش نہ کرنا تہ۔ بید چن مٹی من اگم تے پر بھڑکرونا امین
بچن کر اتھنہ کے سنت سمی پتو باک بین

جو ویر کے بچن اور نہ شوری کے سن سے بھی اگم جس کا پاؤ
نہ پایا ہا سکے۔ ہیں وہ کہ پا دھان پر بھڑک بھیاؤں کے بچوں کو اس
پر کار سن رہے ہیں۔ جیسے پتا باک کے بچے سنتا ہے۔

راہی کیول پر سیو سپارا۔ جانی لیتو جو جانتہارا
رام سنگل بن چرتب توشتے۔ کی مرزو بچن پریم پر یو شے

شری رام چندری کو تو کیول پریم ہی پیارا ہے۔ جو جانے والا ہو
وہ جان لے تب شری رام چندری نے پری پوران کو لیں کہ کرن
میں رہنے دانے ان سب کو کون کو شش کیا۔

پاکے ہرنائی بندھاٹے۔ پر بھڑک گبت سنت گھراٹے
ایسہی رھی میا سمیت دو بھائی۔ بسہیں ملینا سر مٹی سکھرائی

پر بھڑک شری رام چندری انہیں دارنا کیا۔ وہ ہر فاکر چلے۔
اور پر بھڑک کی جہا کے گن کہتے سنتے گھراٹے۔ اسی پر کار سینا ہی عیت
دو نو بھائی جو دو تھانوں اور مٹیوں کو سکھ دینے واسے پرا بن میں ہن

لگے۔ جب تیں آئی رہے رگھو نایک۔ تب تیں بھائیو بنو منگل دایک
چھوٹوں کھلیں پٹپ یادھی نانا۔ بھو بلت برسی رستا
جب سے شری رگھو ناکھ جی بن آئے تب سے بن منگل دایک ہو۔

چتر لکھے جنو جہاں تھاؤں سے۔ چنگ سر بنین سب پاؤں
بھینٹ آگے دھڑک رہے لوگ جو ہار (بندنا) کرتے ہیں اور
بہت ہی پریم کے ساتھ شری رام چندری کو دیکھ رہے ہیں۔ وہ مگدہ
ہوئے مورتیوں کی بھانٹ کھڑے ہیں۔ ان کا شری عیت ہے۔
اور نیروں سے پریم آستوں کی دھارا بہہ رہی ہے۔

رام سینہ گن سب جانے۔ کی پریم چن سکھ سنائے
پر بھڑک چوری چوری۔ بچن بھیت کہہیں کر جوری
شری رام جی نے ان سب کو پریم میں ملن جانا۔ اور پیالے
بچن کہہ کر سب کا سنان کیا۔ وہ بار بار پر بھڑک شری رام چندری کو
جوا کر لے ہوئے ناٹھ جوڑ کر بھیتی کر کے کہے لکے۔

اب ہم ناٹھ سناٹھ سب بھٹے دیکھی پر بھڑک پائے
بھاگ ہماریں آگنور اتر کو سسل رائے

ہے ناٹھ! آپ کے چرن کے درشن پاکر ہم سب سناٹھ ہو
گئے۔ ہے کسل راج، ہمارے ہی بھاگ سے آپکا ہاں مبارک

آنا ہوا۔
دھنیہ بھڑی بن شتہ سپارا۔ جہاں جہاں ناٹھ پاؤں تہہ دھارا
دھنیہ بگ مرگ کان چاری۔ سچل تھم بھٹے تہہ ہی نہاری
ہے ناٹھ! وہ بھڑی دھنیہ ہے۔ وہ بن دھنیہ ہے۔ وہ مارگ
اگر پہاڑ دھنیہ ہیں۔ جہاں جہاں کے آپ نے پاؤں رکھے۔ وہ بن
میں وچنے والے ستر بھئی اور لیتو دھنیہ میں۔ جنہوں نے آپ کے
درشن پاکر اپنا جہنم سچل کیا۔

ہم سب دھنیہ بہت پر یو ارا۔ دیکھ درسو بھڑی مین تمہارا
کیہنہہ یاسو بھل تھاؤں بچاری۔ ایہاں سکل رتو سب بھکاری
ہم سب بھی اپنے پر یو اور سمیت دھنیہ ہیں۔ جنہوں نے تیر بھر کے
آپ کے درشن کئے۔ آپ نے دیا کر بڑی اچھی جگہ فاس کیا ہے۔
جہاں سارے بوموں میں آپ سکھی رہیں گے۔

ہم سب بھانٹی کر سیوکائی۔ کری کیہری اہی باگہ برائی
بن بہر گری کت در گھو ہا۔ سب ہمار پر بھڑک بگ جو ہا

سیرِ رُکڑی سب پر بہت جو دولتوں کے پوسن تھیں۔ اہلِ بایا رکڑی
کبھی جتنے پہنڈوں۔ وہ سب پیر کوٹ کا پیش کرتے ہیں۔ بندھیا چل چست
تو اتنا چست ہے۔ کہ میں پیر کوٹ لاجی نہیں سماتا کیونکہ اس نے بغیر کسی
تھکن کے بہت بڑی بٹائی پائی ہے۔ (کیونکہ پیر کوٹ میں کھجور ان کا خاص
چے تھا وہ بندھیا چل کی ہی ایک چوٹی ہے)

چتر گڑ کے پہاگ برگ سیلی ٹپ ترن جانی

پہنہ ہی ہے عینہ اس کہیں دیو دل راتی

دیوتا لوگ دہلیوات ایسا کہہ رہے تھے، کہ چرکوٹ کے
پنشنیچھی۔ بیلین۔ درخت اور گھاس بھوس اور غیرہ سب چاتی ہیں
میں کی راشی ہیں۔ اور دھیتہ بھائی گئے۔

سو سو سیلو سہایں تہاں ۔ منگل کے اتی پاون پاون
 چہ کہنے کون بدھی تاسو ۔ سیکھ ساگر چہل کینہہ نواسو

وہ بن اور پرست سبھاؤ سے سندھ منگ لئے اور اسی سے سندھ چھوڑ کر
کوئٹہ کی طرف گئے والا ہے۔ اس کی وجہ یہ کہ کس بھار ورن کیا جاوے۔
جہاں پر کہ سچ کے سمندر شری رکھنا تھا مگر اس کو کرتے ہیں۔

پئے بیوہ بھی تجھی اوردہ بہائی۔ جہاں سیالکھنؤ، موبہ آئی

کہی نہ سکوں کشتہ جی کا من بھولتے ہیں ہوئی ہرسان

کھنیر سا گر کا تیاگ کر کے اور اودھ کو پھوڑ کر جہاں سستیابی

اور سہی رام چند بی اہل رہے۔ اس بن کی لہجہ کا وزن لاہڑا رکھ
والے لاکھ شیش جی بھی نہیں کر سکتے۔

سوئس برنی کہوں بھی کہیں۔ ڈاٹر کمپنی کہ مندر لکھیں

یہ وہ ہیں کہ جن کو کرم من بانی۔ جانی نہ سیلو سینہ پہ بکھانی

اُس کا وزن بھلا میں کس پر کا کروں کیا طالب کے کچھوے

جیسا کہ پہلے لکھا گیا ہے۔ لیکن یہی من جن کرم سے تھی
 راجہ سندھ کی سیوا کرتے ہیں جن کے شہر اور راجہ کا راجہ نہیں کیا گیا ہے

چھوٹو چھوٹو لکھی سیارام پر جانی آلو میرے چھوٹو

کرتیہ سپہ سالار حضور پتو بندہ و پتو بندہ

بھانت بھانت کے برکش بھنے پیر لئے گئے جن کے اوپر لیٹی ہوئی سندرسلوں کے منڈپ بنے ہوئے ہیں۔

مستروں سے سمجھائیں گے۔ انہوں نے بہت بڑی ہرجائی

گنج منجوترا مدعو کرتی رہی۔ تری بارہ بیاری ہی سکھ دینی

وہ برکش کلپ برکش کی طرح بھاؤ سے ہی سندھ میں

وہ دہلی کو چھوڑ کر بے ہول مجبوروں کی نظاروں کی نظاریں ہیں
سندھ کو نکال کر رہی ہیں شہر مند سو گندہ تین ایک لکھ روپے

والی و الیو پستی رہتی ہے۔

سید الشہید کل شہید سرگ چاہا آب چاہ چکدور

کجای بیکاسی بو، هیس، پهباس، شرون، سیدیت، پوله

سین لکھہ۔ کوئل۔ طوطے۔ پیچھے۔ چوکے اور پورا دیو پر
 سننے میں مسکھدا تک اور حیت کو حیر کرنے والی بھانت بھانت کی

بولیاں بولتے ہیں۔

کری کیہری پی کول کر مگا۔ رگت بیہر بچہ میں سب بند

پہرت امیر رام چپی دیوی - ہوتیا مدت مہل پزندہ سید

اسی جمیع بندر سوار اور ہرن اپنے پر سپر (جالی) ویر
کو چھڑ کر سب اسے ہو کر گھومتے ہیں۔ شکار کھیلنے جوئے شری

چند کی شویجا کو دیکھ کر مگوں کے چند بہت ہی ریتن ہوتے ہیں۔

شیر سہی سہر سہی دن کر کنیا میکلی شتاگو داوری دھنیا

سب سزاستند و نوبی نداننا - مندا کن کر کریں بکھا

میل ہما میل آریک جیتے - چتر کوٹ جسکو گاؤں میں

پندھی بدست من سکھو نہ سمانی رستم بنو سبیل بزرانی بابی

کرتے ہیں۔ گنگا نہر سوتی۔ سورج کی کنیا۔ چننا۔ نزدیک۔ گو دادا کی

پو تر او سو بھاگیہ شالی ندیاں۔ ساکے تالاب سمفور اور سب نفی

1. *Chlorophyll a* (Chl a) is the primary photosynthetic pigment in most plants, algae, and cyanobacteria. It is a green pigment that absorbs light energy in the blue-violet and red-orange regions of the visible spectrum.

پل پل شری رام چندرجی اور سیتا جی کے چروں کو دیکھ کر
اور اپنے ادب ان کا پریم جان کر کشن جی کھانپوں۔ تاتا پاتا وہ
گھر کا نیاں سپنے میں بھی نہیں کرتے۔

رام سنگ سیار تہی سکھاری۔ پیر پرچن گره سرتی بھاری
چھٹھ پیا پھو پڈو نہاری۔ پرہیت منہوں چکرو گھاری
شری رام چندرجی کے ساتھ سیتا جی آند پووک رہتی ہیں
انہوں نے نگر پر پور گھر سب کی یاد بھلا دی ہے۔ پل پل پتی
کے چند رنگ کو دیکھتی ہوئی وہ بل جگر کے سان بہت ہی برتن
رہتی ہیں۔

نا۔ نیہو نہت بڑھت بلوکی۔ ہر شیت رہت دوس جی کوکی
سیا منو رام چرن انوراگا۔ اودھ سہس سم شو پریر لاگا

جیسے دن میں چوکی برتن رہتی ہے۔ ویسے ہی اپنے برتن
شری رام چندرجی کے برتن بڑھتے ہوئے پریم کو دیکھ کر سیتا جی برتن
رہتی ہیں۔ سیتا جی کا من شری رام جی کے چروں میں پریم کے ماسے
ایسا لگتا ہو گیا ہے۔ کہ آتے ہزاروں ایودھیا کے سان بن بیارا
لگتا ہے۔

چنک گئی پریم پریم سنگا۔ پریم پرپوار کرنگ بھنگا
ساٹھو سٹھم شتی تیا منی پر۔ اسٹو آٹے سم کھنڈ مول کھر
پریم شری رام چندرجی کے ساتھ رہنے سے تپوں کی جھونپڑی
بہت ہی پیاری لگتی ہے۔ بن کے مرگ اور چھپی پرپوار کے سان
پیارسے لگتے ہیں۔ بن کے کندھوں پھولوں سے یکت کھج جراتر
کے سان لذیذ لگتا ہے۔

ناٹھ ساتھ ساتھ شری سہوائی۔ مین شین سے سم سکھاری
لوکپ ہو رہیں بلوکت جاسو۔ تہی کہ موہی ساک شے پلاسو
سوامی کے ساتھ تپوں کی سندریج کا مدھو کی سیج کے سان
سکھ دینے والی ہے جن کی کرپا پر شٹی سے جوہر لپاں ہو جاتے ہیں۔
ان سیتا جی کو بھلا یہ چھ بھوگ دلاس کیسے وہ سکتے ہیں۔
سہرت راہی تہیں جن ترن سم لٹے ہلاشو

رام پرپوارک جھنی سیا کچھو آجہو تا شو
جو جو شری نام جی کا سمن کرتے ہیں۔ وہ بھگت جی تہی
کے سان چھ بھوگ کو شے بھوگوں کا تیا کھوتے ہیں۔ بھرتیا
تو جگا۔ کی ناٹا اور شری رام جی کی پرہیتا ہے۔ یہی ان کے پاس
بھوگ دلاس چھٹے نہیں تو اسیں تو آٹھ پرہی کیا ہے؟

سیا کھن جی پرہی بھوگ دلاس ہیں۔ سوئی رگھو ناٹھ کر سیتی کھیں
کھیں پراتن کھتا کہانی۔ سٹھیں لکھو سیا آتی سکھو مانی
بھوگوان شری رام چندرجی وہی کچھ کہتے اور کرتے ہیں۔ جس
سے کہ پیتا جی اور کشن جی کو لکھو لے۔ وہ پرپوار کھتا ہوتا ہے۔
اور کشن اور سیتا جی بہت آند پووک ان کھانوں کو سننے ہیں۔

جب جہ رامو اودھ سنگ کرپ۔ تہ تب باری بلوچن بھریں
شہری مائو پیر کرپ بھائی۔ بھرت سٹھو سیلو سیلو کافی
جب شری رام چندرجی کو کھن ایودھیا کی یاد آجاتی ہے۔ تو ان کی
آنکھوں میں آنسو کھڑے ہیں۔ تاتا پاتا۔ پرپوار اور کھانوں، خاص کر
بھرت کے پریم شیلی اور سیو گویا کر کے۔

کرپا بندھو پھو پھو ہوئی دکھاری۔ دھیر جو دھیر میں کھو پکاری
لکھی سیا کھن سیکھ ہوئی چاچی۔ جی پرش ہی نو سر پر بھاپیں
کرپا کے سمندر پر بھو شری رام چندرجی دیکھی ہو جاتے ہیں۔ پھر شے
دھولے کا سا اور پاکر میں وچا کر کے دھیر دھار کرتے ہیں۔
جس طرح پرل کا مایہ اپنے آدھار سوپا پرش کی طرح ہی مینشا
دلفن و حرکت کرتا ہے۔ ویسے ہی سیتا جی اور کشن جی اپنے سوامی
شری رام چندرجی کو دیکھی ہو جان کر دیا لکھ جاتے ہیں۔

پرپوارک بھو پھو رگھو بند نو۔ دھیر کرپا بلوکت ارجند نو
لکھ ہی کچھ کہتا سہیتا۔ سٹی سکھو لہرس کھو اور میتا
اپنی پیاری تہی سیتا جی اور کھالی کشن جی کی دیاں دشا کو دیکھ
کر دھیر کرپا بھوگوں کے ہرے کو شانت کرنے والے چندر سوب رگھو
نندن شری رام چندرجی کچھ پوتر کھتا کہنے لگتے ہیں کہ کشن جی

کی اوڑھیار سے دیکھنے لگتے ہیں۔ گھوڑوں کی اس دیوگ دشا کا
ورن کیا ہی نہیں جاسکتا۔ وہ ایسے دیاکل ہیں۔ مانو منی پھرن جانے
پر سانپ ویاکل ہو گیا ہو۔

کھلیو نشاد ویشاد لیں دیکھت سچو ترنگ
بولی سسیدوک چاری تب یئے سار تھی سنگ

منتری اور گھوڑوں کی اس ویاکل دشا کو دیکھ کر نشاد راج کو
بہت ہی دکھ ہوا۔ تب اپنے چار معتبر سیدوکوں کو بلا کر سار تھی سمندر
کے ساتھ کر دیئے۔

گوہ سار تھی ہی پھر سوہنچائی۔ پر سوہنچا دو برنی نہیں مانی
چلے اودھ لئی ر کھتی نشاد۔ سوہنچا پھر پھر گھن مگن نشاد

نشاد راج گوہ سار تھی سمندر کو کچھ دور تک پہنچا کر لوٹا۔ رام جی
کے دیوگ سے اُسے جو ہا دکھ ہو رہا تھا۔ اُس کا ورن نہیں کیا
جاسکتا۔ نشاد راج کے کھینے ہوئے چاروں سیدوک رتھ کو مانگ کر
اودھ کی طرف چلے سمندر اور گھوڑوں کی ویاکل دشا کو دیکھ کر بل بل
وہ دکھ میں ڈوبے جاتے ہیں۔

سوچ سمندر بکلی دکھ دینا۔ دھاک جیون رکھو میر بہینا
لہجہ ہی نہ انتہوں ادھم سریرو۔ چھوٹے اہیو کچھ پورٹ رکھو سریرو

سمندر بہت ہی ویاکل اور دین دکھی ہیں۔ من ہی من سوچ ہے
ہیں۔ کہ شری رکھو دیر کے بنا جیون کو دکھ کا ہے۔ آخر اس ادھم (ناپاک)
شریر کا ایک دن انت تو ہونا ہی ہے۔ پھر رکھو دیر کے دیوگ میں اس
شریر نے اپنا تیاگ کر کے لیش پر اپست کیوں نہ کیا۔

جھٹے جس اگھ کہا جن پرانا۔ کون بہینو نہیں کرت پسانا
اہہہ مت رہو اوسر چوکا۔ اہہوں نہ ہر دہ پوت دی لوکا

یہ پران اسج بدنامی اور پاپ کے پاتر ہو گئے۔ یہ اب کس کارن
دش شریر سے نہیں نکلتے؟ ہے موڑھن! تو نے بڑا اچھا موقع کھو دیا۔
اب بھی تو کھٹ کر ہر دے کے دو ٹکڑے نہیں ہو جاتے۔

دبھی ہاتھ سرودھنی کچھتا ہی۔ منہو کر بن بھن اسی گنوا ہی

برو بانڈھی بر سیرو کہانی۔ چلیو سمر جنو سمٹھ پرائی
وہ ہاتھ تل تل کر سر پیٹ کر پھپھتاتے تھے۔ مانو کوئی کچھ نہ دھن
کا خزانہ کھو بیٹھا ہو۔ وہ اس پر کار کچھتاتے ہوئے چلے۔ مانو دیر کا
بانادھارن کے شوریر کہلا کر دیدھ بھونی سے بھاگ چلا ہو۔

بیسر بکلی سید پد سمٹ سادھو سوجاتی
جیمی دھوکیں مدیان کر سچو سوچ تہی بھانتی

جیسے کوئی دھاروان۔ دیدھ جانے والا۔ ستر وانیہ شدھ اچار
بیوہ والا اور اتم کل کا کوئی برہمن دھو کے سے شراب پی لے
اور پھر ہاتھ تل تل کر کچھتا ہے۔ ویسی ہی دشا سمندر کی ہے۔

جیمی کلین تیا سادھو سیانی۔ تپی دیوتا کر م من بانی
لے کر م لیں پر سیری نا ہو۔ سچو ہریاں تپی دارون کا ہو
جیسے کسی اتم گھرنے کی استری۔ نیک سبھا وانی جیترام
من جین کر م سے تپی کو دیوتا مانے والی دھاک دھاک کچھ تپی سے الگ
رہنے پر مجبور ہو جاتے۔ اُس سے اس کے ہر دے میں غیسی جلن
نڑپ اور جہا دکھ ہوتا ہے۔ ٹھیک ویسی دشا سمندر کی ہے۔

لوچن سچل ڈھکی بھٹی کھوری۔ سنی نہ شرون بکلی متی بھوری
سو کھیں ادھر لاگی ہنس لائی۔ جھونے جانی ار اودھی کپائی

انکھوں میں جل بھرا ہے۔ نظر گھٹ گئی ہے۔ کانوں سے
سنائی نہیں دیتا۔ بدھی ویاکل ہوئی۔ بھاراکھ سوچنے میں سمٹھ نہیں
ہونٹ سوکھ رہے ہیں۔ مکھ میں لاسا سا لگ گیا ہے۔ گنتو کر تو کے
سب لکھن ہوتے ہوئے بھی پران نہیں نکلتے کیونکہ ہر دے میں میعاد کے
کوڑ لگے ہیں۔ وہ پرانوں کو باہر نکلتے نہیں دیتے۔ اہکات چودہ برس
بدر بھگوان لوٹیں گے۔ پرانوں کو یہ چھانکی لگی ہوئی ہے۔ اس لئے وہ
اس آشا میں لٹکے ہوئے ہیں۔

بہنن بھینو نہ جب انی نہاری۔ ماری منہوں پتا بہتاری
ہانی گلائی پیل من سیانی۔ جم کر پتھ سوچ جمی پانی

منہ کارنگ فنی ہو گیا ہے۔ جو دیکھا نہیں جاتا۔ مانو اہوں نے

جو بھی پوچھے گا اُسے ہی اُتر دینا چڑے گا۔ ہائے! الودھیاں
جا کر اب تجھے ہی شک لینا ہوگا۔ جب دین دکھی راہ جن کا جیون ہی
لام جی کے ادھیں ہے۔ تجھ سے پوچھیں گے۔ تو میں کونسا منہ لے کر
اُنہیں اُتر دوں گا۔ کہ میں راہکاروں کو کشن پوروک (صحیح سلامت)
بن میں پہنچا اُٹا ہوں۔ کشن سینا۔ رام چندر جی کے منڈیش کو سکر ہالاج
تیکے کی طرح شری کو تیاگ دیں گے۔

ہر دُور نہ بدریو پنک جی پھرت پرتہم نیرو
جانت ہوں موہی دینہہ بدھی ہو جاتا سسریرو

جیسے پانی کے الگ ہوتے ہی کچھ بکھٹ جاتا ہے۔ ویسے
پرتم (شری رام چندر جی) کے الگ ہو جانے پر میرا ہر وہ کھٹ کیوں
نہیں گیا؟ اس سے مجھ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ بدھاتا نے مجھے یہ
یاتنا شری (جو شری پانی جیوں کو نرک بھگنے کے لئے بناتا ہے) ہی

دیا ہے۔
ایہی بدھی کرت نہتھ کھپتا وا۔ تمسا تیرت رتھو آوا
بدائے کری بنے رشا وا۔ پھرے پان پری بکل بشا وا
راستے میں رتھ میں بیٹھے اس پر کار کھپتا وا کرتے کرتے رتھ فوراً
تمسا دی کے ترٹ پر اپنچا سمندر نے تب سینتی کر کے چاروں نشانوں
کو دواغ کیا۔ وہ دُکھ سے ہما ویا کل ہوئے سمندر کے پاؤں پڑ کر چلے۔
چٹھت نگر سچو سچو پائی۔ جنو مار میسی گریا ہمن گائی
بلٹھی ٹپ تروڑوں گنوا وا۔ سا بھ سے تب او سر و پا وا

نگر میں پریش کرتے ہوئے سمندر ایسے ڈرتے ہیں۔ مانو کہ برہمن
یا گائے کو مار کر آئے ہوں۔ اُنہوں نے دن کا سماں ایک وقت کے
سایہ تلے بیٹھ کر گزارا۔ جب سندھیا کا سماں آیا۔ تب انہیں نگر کے
بھیت جانے کا موقع ملا۔

اودھ پر بلیسو کلنہا ندھیا ایل۔ پٹھ بھون رتھو رکھی واریں
جنہہ جنہہ سما چار سستی یاٹے۔ بھوپ دوار رتھو دھین آئے
اندھرا ہو جانے پر سمندر نے الودھیاں میں پریش کیا۔ رتھ کو
دروازے پر پھڑا کر کے وہ محل میں گئے۔ جن جن لوگوں نے سمندر کے

ماتپنا کو مار ڈالنے کا کہا اودھ کیا ہو۔ شری رام جی کے دیوگ
کی بانی سے اُنکے سارے شر میں پیڑ اچھا رہی ہے۔ اُن کو ایسی
سوچ لگی ہوئی ہے۔ مانو نرک کو جاتا ہوا پانی راہ میں سوچ کرتا
ہوا جا رہا ہوں

۔ چنونا آدھریاں بکھپتائی۔ اودھ کاہ میں دیکھ جانی
رام بہت رتھ دیکھی جونی۔ سچھی موہی بلوکت سوئی
لمکھ سے کوئی شہ نہیں نکلتا۔ سن ہی سن میں کھپتاتے ہیں کہ میں الودھا
میں جا کر کیا دیکھوں گا۔ جو بھی رتھ کو رام چندر جی سے خالی دیکھے گا۔
وہ میرا منہ دیکھنے میں نگوچ کرے گا۔ ارتھات پھڑکار ڈالے گا۔ کہ
رام کے بناتم نرک جیتے کیسے چلے آئے۔

دھائی پو پھیں موہی جب بکل نگر نزاری

اُتر و دیب میں سب ہی تب ہریاں کبڑو بھاری

نرک کے ویاکل استری پریش جب دوزگر مجھ سے پھیں گے کہ
کو رام کشن سینا کو کہاں چھوڑائے۔ تو مجھے چھاتی پر پھڑک کر اُتر
دینا ہوگا۔

پو پھیں دین دُکھت سب مانا۔ کب کاہ میں تنہ ہی بارھاتا
پو پھیں جب میں لکھن ہناری۔ کہیوں کون سندس سکھاری
جب دین دکھی ماتا میں مجھ سے پھیں گی تو میں انہیں کیا اُتر دوں گا؟
جب سمتر اُٹا مجھ سے پھیں گی تو اُسے میں کونسا سکھ بھرا پیغام
دوں گا۔

رام جنتی جب اسی دھائی۔ سمری کھو جی دھینو لوانی
پو پھت اُتر و دیب میں تہی۔ گئے نبوں رام لکھنو بید یہی
پھرے کو یاد کر کے دوڑی آتی ہوئی نئی سیانی ہوئی گائے
کی بھانت جب رام کی ماتا اس پر کار دوڑی آ کر مجھ سے پوچھے
گی۔ تو میں انہیں یہ اُتر دوں گا۔ کہ سینا۔ رام۔ اور کشن بن کو
چلے گئے۔

جونی پو پھیں تہی اُتر و دیا۔ جانی اودھ اب ہو سکھو لپیا
پو پھیں راؤ دُکھ دینا۔ جو لو جاسور رتھو ناقد ادھینا
دیہنوں اُتر کو نوٹھو لائی۔ اُنہیں کس کس کو پھپائی
سنت لکھن سارا رام سندھو۔ ترن جی تو یہ یہی ہی نرسو

آئے کی خبر سنی۔ وہ سبھی رکھ دیکھنے کو راج دو اور پر آئے۔
 رتھ پہنچانی بلکل بھی گھوڑے۔ گریں گات جی اتپ اولے
 رنگ ماری تر یا کل کیسیں۔ نہ گھٹ نیر من کن جیسیں
 رتھ کو پہچان کر او گھوڑوں کو ویا کل دیکھ کر ان کے شرع
 مارے غم کے ایسے کھلنے لگے۔ جیسے دھوپ میں اولے گھل جاتے
 ہیں۔ نگر بھر کے استری پرش ایسے ویا کل ہیں۔ جیسے جل کے سوکھ
 جلنے پر پھلیاں ویا کل ہوتی ہیں۔

سچو اگنوت سنت سچو بلکل۔ بھٹیو رنیواس
 بھوٹو بھینکر و لاگ تہی مانہوں پریت نواس

منتری اکیلے ہی آئے ہیں۔ یسن کر سارا دواس ویا کل ہو گیا۔
 راج محل اتنا بھیا نک جان پڑتا ہے۔ مانو پریتوں کا تو اس
 ستھان شمشان بھومی ہو۔ جو کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے۔

اتی اترتی سب پوچھیں۔ اتی۔ اتر و نہ او بلکل بھی پانی
 سنئی نہ شرون نہیں سوچھا۔ کہہ سو کہاں نہ پوچھتی ہی پوچھا
 اتی انت دیکھی ہو کر رانیاں پوچھتی ہیں۔ یسنتر کو کچھ جواب نہیں
 آتے۔ ان کی بانی رک گئی۔ نہ کاؤں سے سنائی دیتا ہے۔ اور
 آنکھوں سے بھی کچھ نہیں سوچتا۔ وہ جہاں تہاں سب پوچھتے
 ہیں کہ کہو راج کہاں ہیں۔

داسنہہ دیکھ سچو بکلائی۔ کو سلیا گرہین گئیں لوائی
 جانی سمنتر دیکھ کس راجا۔ اسے رہت جو چندو براہا
 سمنتر کو ویا کل دیکھ کر داسیاں انہیں اپنے ساتھ کو شلیا
 جی کے محل میں لے گئیں سمنتر نے جا کر راجا کو کیسی حالت میں کیا
 مانو امت کے بنا چند راہو۔

اس سنیں بھوشن ہینا۔ پر سو بھومی تل نہیٹ لینا
 لیئی اساسو سوچ ابھی بھانتی۔ سمرتیں جنو کھنسیو۔ جاتی
 اس بیج گہنوں سے رہت راج بالکل ننگی زمین پر پڑے ہیں۔

وہ ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے اس کا پرکار سوچ رہے ہیں مانو
 ییاتی سوگ سے گر کر سوچ رہا ہو۔

لیت سوچ بھری چھو چھو پھانی۔ جنو جری پنکھ پر سو سمپاتی
 رام رام کہہ رام سنبہی۔ پنی کہہ رام لکھن سیدھی
 پل پل بعد راج سوچ سے بھاتی بھر لیتے ہیں۔ انکی دشا ایسی
 ویا کل ہے۔ مانو گیدھ راج جٹا نو کا کھائی سمپاتی سورج دوا
 اپنے پر بھلس جانیر ویا کل ہو کر گرا ٹرپ رہا ہو۔ رام۔ رام۔ ہے
 پیارے رام۔ راج بار بار ایسا کہہ رہے ہیں۔ پھر بھی ہارام لکھن
 جانکی۔ ایسا بھی کہنے لگتے ہیں۔

دیکھی سچو جے جیو کہی کینہیو ذند پر نامو

سنت اٹھیو بیا کل نہ پتی کہو سمنتر کہاں رامو

راج کو دیکھ سمنتر نے جے جیو کہہ کر دندوت پر نام کیا۔
 سنتے ہی راج ویا کل ہو کر اٹھ بیٹھے۔ اور بولے سمنتر! کہو رام کہاں
 ہیں۔
 بھوپ سمنتر۔ لینہہ ار لائی۔ بوٹ کچھ ادھار جنو پانی
 بہت سینہ نہ بٹ بیٹھاری۔ پوچھتا راؤن بھری باری
 راج نے سمنتر کو بھاتی سے لگا لیا۔ ڈوبتے ہوئے پرش کو مانو
 تنکے کا سہارا لیا گیا ہو۔ پریم کے ساتھ منتری کو اپنے پاس بٹھا کر راج
 نیتروں میں جل بھر کر بولے۔

رام کسل کہو کھا سنبہی۔ کہاں رکھو ناخک لکھن سیدھی
 اسے پھیری کہ بن ہی سدھائے۔ سنت سچو لوچن جل چھائے
 ہے پیارے سکھا! منتری رام جی کی کسل کہو۔ سیتا رام اور لکھن
 کہاں ہیں؟ انہیں داس لوٹا لائے ہو یا بن کو چلے گئے۔ یہ سنتے ہی
 سمنتر کی آنکھوں میں پانی بھر آیا۔

سوگ بکلی پنی پوچھ نہر لیسو۔ کہو سیارام لکھن سند لیسو
 رام روپ گن سبیل سبھاو۔ سمری سمری اسوچت راو
 شوک سے ویا کل راج بھر پوچھتے ہیں۔ سیتا رام اور لکھن کا

سکھ ہر شہر میں جڑو دکھ بلکھائیں۔ دو موسم دھیر دھیر میں مائیں
دھیر ج دھیر ہو بدکھو بچاری۔ چھاریے سوچ سکل ہرکاری
سکھ میں خوش ہونا اور دکھ میں چیننا چلا تا یہ مورکھ لوگوں کا کام
ہے۔ دھیر تریش تو اپنے من میں سکھ دکھ دونوں کو سمجھ ہی جانتے ہیں۔
اس لئے گیان دھار کر کے آپ من میں دھیر ج دھیر ہے۔ اور ہر سب
کی بھلائی چاہنے والے سوامی اشوک کا تیاگ کر دیجیے۔

پر کھم باسو تمسا بھیدیو دوسر سر سری پیر
نہائی رہے جل پالو کری سیاسمیت دوو بہر
شری رام جی کا پہلا مقام تپسا ندی کے کنارے ہوا۔ دو سوا
گنگا کے گھاٹ پر ہوا۔ جہاں سیاسی سمیت دونوں بھائیوں نے
اشنان کر کے اس دن صرف جل پان ہی کیا۔

کیوٹ کنہی بہت سیو کاٹی۔ سو جانی سنگ و رگنوائی
ہوت پر ات بٹ چھو و مگاوا۔ جٹاٹ رنج سیس بناوا
وہاں کیوٹ نشاد راج نے بہت سیو کی۔ وہ رات انہوں نے
شرنگ ویر میں گزاری۔ صبح ہوئے ہی بڑھ کا دودھ منگوا اور اس سے
دو دو لاکھ ماروں نے اپنے سروں پر جٹوں کے مکٹ بنائے۔

رام سکھاں تب ناؤ منگائی۔ پیریا چڑائی چڑھے رگھو رانی
لکھن بان دھنو دھکر بنائی۔ لہو چڑھے پڑھو لیسو پائی
تب رام جی کے بہتر نشاد راج نے ناؤ منگوائی سیتا جی کو اس
پر چڑھا کر بھر رگھو ناگہ جی آپ چڑھے۔ لکھن جی نے دھنش بان سجا کر
رکھے اور وہ بھی پڑھو شری رام چند جی کی آگیا پا کر ناؤ پر چڑھے۔

بکل بلوگی موہی رگھو بہرا۔ لو لے دھر بجن دھری دھیرا
تات ہر ناموات سن کیہیو۔ بار بار بد پینج گہیو
مجھ کو ویاکل دیکھ کر شری رام چند جی نے دھیر ج دھیر کر یہ میٹھے
بجن کہے۔ کہ سے تات! ہمارا ج سے جا کر میرا پر نام کہنا اور میرا لہر
سے بار بار ان کے چرن لکھوں کی بندنا کرنا۔

یکچہ سندیش تو کہو۔ شری رام چند جی کے روپ گن شیل اور بھواؤ
کو یاد کر کے راجہ من میں سوچ کرتے ہیں۔

راؤ ستائی دینہہ بنبا سو۔ سنی من بھیدیو نہ ہر شوہر انسو
سوخت بچہ شرت گئے نہ پرانا۔ کو پاپی بڑ موہی سمانا
میں نے راج تلک کی بات سنا کر نباس دیدیا۔ یہ سن کر بھی میں
رام کو نہ ہر ش ہوا نہ شوک۔ ایسے بتر کے ولوک سے بھی پران نہیں
نکلے۔ تو میرے سمان اور بڑا پاپی کون ہوگا۔

سکھا رام سیالکھن جہاں نہاں موہی پنچاؤ
ناہیں تو چاہت چلن اب پران کھٹوں ستی کھاؤ
سے کھا! جہاں رام سیتا اور لکھن ہیں وہاں مجھے پنچاؤ۔
نہیں تو میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ میرے پران سکھ ہی چاہتے ہیں۔

پتی پتی پو پھٹت تری ہی راؤ۔ پر تم سٹین سندیس سناؤ
کر ہی سکھا سوئی بیگی ایاؤ۔ رامو لکھنویا نین دیکھاؤ
راجہ بار بار منتری سے پوچھتے ہیں میرے پر مہارے پیروں کا
سند لیسو سناؤ۔ ہے سکھا! جلدی کوئی ایسا آپائے کیجے جس سے میں
اپنی آنکھوں سے سیتا اور لکھن کو دیکھ لوں۔

سیجو دھیر دھر وہ بہرو بانی۔ ہمارا ج تمہ پندت گیا تی
بہر سیدھیر دھر نہ دھر دیوا۔ سادھو سماجوسا تمہ سیوا
دھیر ج دھر کر منتر نے گول بانی سے کہا۔ ہمارا ج! آپ نے ان
میں بغور دیر اور شریٹھ پڑشوں میں آپ شریٹھ ہیں۔ ہے دیو آپ نے
سدا ہی جہاں تہا پڑشوں کا ستیہ سنگ کیا ہے۔

جہنم مرن سب کھ سکھ بھوگا۔ ہانی لاکھو پیر ملن بیوگا
کال کرم لیں ہو میں گو سائیں۔ برس راتی دوس کی ناہیں
جہنم مرن سب سکھ دکھ کے بھوگا ہانی لاکھ۔ پیارو لاکھو
ولوک یہ سب ہے سوامی! دن رات کی بھانت کال اور کرم کے
آدھیں زبردستی ہوتے رہتے ہیں۔

باکری کی کوڑھ چھوڑ دیوں۔ من بچن کرم سے پر جا کا پالن کرنا اور سب ناماؤں کو رسم درستی سے دیکھنا۔ اور سامان بھادو سے اُن کی سیوا کرنا۔

اور پتلا ہندو بھائی پکھائی کری پتو ماتو سچن سیدو کاٹی
مات بھائی تھی را کھپ راو سوچ تھوہیں کسے نہ کاؤ

اور ہے بھائی! پتتا ماتا اور اپنے پیادے ہنکار سچنوں کی
سیوا کر کے بھارتی بھادو کو آخری دم تک نباہنا۔ ہے مات اہاراج
کو اور ستکار کر کے اس پر کار رکھنا کہ انہیں کبھی بھی میری یاد نہ آئے۔

لکھن کہے کچھو کچھ کھو را رچی رام پتی موہی نہورا
بار بار رنج سیتھ دلوانی کہی نہ مات لکھن لریکائی

لکشمین جی نے کچھ کھو کچھ کہے۔ رام چندر جی نے اُنھیں
ایسا کہنے سے روک دیا۔ اور کچھ سے بیتی کر کے کہا اور بار بار پتی
سو گند دلائی کہ ہے مات لکشمین کی یہ بالکین کی بات ہمارا راج
سے نہ کہنا۔

کہی پر نامو کچھو کہن لئے سیا بھئی شتھل سیتھہ
تھکت بچن لوچن سچل میلک پلوٹ دیہنہ

پرتام کر کے سیتا جی بھی کچھ کہنا چاہتی تھیں پر توتو پریم وش
ہ شتھل ہو گئیں۔ اُن کی بانی رک گئی نیتروں میں اُسو بھرائے اور شریر
میں رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

تیمہی اوسر گھویر رکھ پانی کیوٹ پارسی ناو چلائی
رکھو کل تلک چلے اپی بھانتی دیکھو بھادھ گھس گھر بھائی

اُس سے شری رام چندر جی کا رخ پا کر ملا ح نے پار جانے کے لئے
ناو چلا دی۔ اس پر کار رکھو کل تلک شری رام چندر جی تو چل دیئے اور
میں ابھا کا بھائی پر بکر رکھے دیں کھڑا نہ دیکھتا رہ گیا۔

میں اپن کہی کہوں کلیدو جدیت بھرسوں لیٹی رام سند لیو
اس کہی سچو بچن رہی کیٹو مانی گلانی سوچ بس بھیدو

میں اپنے کلیش کو کیسے کہوں۔ جو میں شری رام چندر جی کا سند لے
لے کر زندہ لوٹ آیا۔ اتنا کہہ کر منتھر سے آگے بولا انہیں جاننا۔ زبان کی

کری پاپاں پری بنے بھوری۔ مات کرے جی جنتا موری
بن مانگ منگل کسٹل ہمارا۔ کر پرا اوگرہ پنیہ مہارای

پھر میری طرف سے اُن کے پاؤں پڑ کر رہتی کرتا کہ ہے مات!
میری جنتا کرتا۔ آپ کی کہنا۔ پرتاپ اودھتہ سے بن اور راستے میں
ہمارے لئے سب کسٹل منگل ہی ہے۔

تمہیں اوگرہ مات کو ان جات سب سکھو پاپہوں
پرتی پائی آپ لیسو کسٹل دیکھیں پائے پنی پھری آپ پتھوں
جنتی منگل پر پتھو شری پری پاپاں کری بیتی گھننی
تھنی کر پتھو سوئی جنتو جہنر کسٹلی رہیں کسٹل دھتی
ہے مات! آپ کی کہنا سے بن میں جاتے ہوئے سب پر کار کا

سکھ پاؤں گا۔ آپ کی اگیا کا پالن کر کے آپ کے چروں کا دشن کرنے کے لئے
کسٹل پوروک پھر واپس لوٹ اودھکا۔ میری طرف سے ماتاؤں کے چرن
پکر پکر کر اُن کی دھیرج بندھا کر یہ نمر بیتی کرتا کہ وہ وہی پائے کریں
جس سے کہ کوشل راج پتاجی کسٹل رہیں۔

گرگن کہب سند لیو بار بار۔ پد پدم گہی

کر ب سوئی آپ لیسو جہنیں نہ سوچ موہی اودھ پتی

شری رام جی نے یہ بھی سندش دیا کہ میری طرف سے بار بار کرو
جی کے چرن کل کو پکر کر میرا یہ سندش کہنا کہ وہ ایسا آپدیش کریں۔ جس
سے اودھ پتی پتاجی کو میری جنتا نہ ہو۔

پرچن پر بچن سکل نہوری۔ مات سنا پتھو۔ بنتی موری

سوئی سب بھانتی مور ہنکارای۔ جاتیں رہ ترنا ہوٹ گھارای

ہے مات! انگر لواز سیدوں اور پر لوار والوں سے میری طرف
سے بنتی کر کے کہنا کہ وہی پریش میرا سب پر کار سے ہنکارا ہی ہو گا۔
جس کی چیشٹا سے ہمارا راج سکھی رہیں۔

کہب سند لیو بھرت کے آئیں نیتی نہ تجھے راج پدو پائیں

بالیسو پر جہی کرم من بانی سیٹے ہو ماتو سکل سم جانی

بھرت جب آئیں تو اُن سے میرا یہ سند لے کہنا۔ کہ راج تلک

تب شہری کو شکیا جی نے من میں دھیرج دھیر کر وقت کے مطابق

یہ بچن کہے سنی من کرے پکارو۔ رام ہیوگ پیو دھی اپارو
 ناکھ سنی من کرے پکارو۔ رام ہیوگ پیو دھی اپارو
 گرن دھار تہہ او دھ ہجاو۔ برہم سنی من کرے پکارو
 ہے ناکھ! آپ من میں سمجھ کر وچار کیجئے۔ رام کے ویوگ روپی جہاز
 پڑا ہے سارا پرلوار اور ہوا اس جہاز میں بیٹھے ہوئے مسافر ہیں۔ اور آپ
 اس جہاز کے ملازم ہو۔

دھیر ہو دھریئے تو پا دو۔ تمہیں تو پڑھی سپہ پر لیا رو
جوں جیاں مہریئے پئے پیڑی۔ را کو کھو گیا بلہیں بہوری
اگر آپ حوصلہ رکھیں تو سب پار ہو جائیں گے نہیں تو سارا پر لیا رو
دوب جائے گا۔ اگر آپ میری بیتی کو ہوئے تہ دھارن کریں تو ہے
سوا کسی آرام لکھن میں اور سیتا پھر آ ملیں گے۔

پیر یا حسین ہر دو سنت تر پوچھیو اگھی اگھاری
تیل جھت پیر یلین جنو سینیت سیتل باری!
اپنی بیاری پتی کو شلیاجی کے کوئل پچن کن کر راجہ نے غیر کھو لے
مانو تر تیتی ہوی یلین جھلی پر کوئی شیتیں جل چڑھ کر رہا ہو۔

دھری دھیر حوا کھٹی پیٹھ بھولا۔ کہنٹنتری کہاں رام کر باپو !
کہاں کھنٹو کہاں رامو سنہی کہاں پر پیتر بدھو بید ہی !!
دھیرج دھر کر راجا اٹھ بیٹھے۔ اور کہنے لگے کہ ہے سمنتر !
کہو کر باپو رام کہاں ہیں۔ کیشمن کہاں ہیں پیارے رام کہاں ہیں ؟
اور میری پیتر بدھو (ہو) پیاری جانکی جی کہاں ہے ؟

بلات راو بکل ہو کھانی بھی جاگ سر سیراتی نہ راتی
تاپس اندھ ساپ مٹی کو شلیا ہی سب کھانا ہی
راجہ ویاکل ہوئے اس پرکار بہت طرح سے دلاپ کرتے ہیں!
رات یک کے سمان ہو گئی۔ ختم ہونے میں نہیں آتی۔ راجہ کو شر و نمراد
کے پتا اندھے تپستوی کے شباب (بددعا) کی یاد آگئی اور انھوں
نے کو شلیا کو سب کھانا کہہ سنائی۔

پہر بھوکے دیوگ کی بیڑا سے شہر سر ویا کل ہو گیا اور وہ گہری سوچ میں بیٹھ گئے۔

سُنت کی سنت ہیں نرنا ہو۔ پر سید دھرتی اُردا دن دا ہو
تلیہ صت دشمن موہن ما پا۔ ما جیا منہوں میں کہوں بیا پا
منتری کے بجن سنتے ہی راجہ دھرتی پر گر پڑے۔ چھاتی جلتے
لگی۔ اُن کا من جہا نکھن موہ سے تر پنے لگا۔ مانو پھلیوں کو برسات
کا پہلا پانی گاہ گیا ہو۔

کری بلاپ سب رو میں رانی نہایتی لمبی جانی بھنی
 مسنی بلاپ دیکھو دیکھ لاگا دھیر جو کر دھیر جو بھاگا
 سب رانیاں ولاپ کر کے رو رہی ہیں۔ اس سے کہی ہان
 پتا کا وزن کیے کیا جائے۔ اُنکے ولاپ کو سن کر دکھ بھی دھنی
 ہو گیا اور خود دھیرج کا حوصلہ چھوٹ گیا۔

کھینٹو کو لا بلو اودھاتی سنی نرپ رائے سورو
 پیل دھگ بن پر پو لسی مانہوں کس کھورو
 راج محل میں رونے پیلے کاشورن کر ساری ایودھیا میں
 بڑا بھاری گہرام مچ گیا۔ ایسا حال پڑا تھا کہ مانو پھپیوں کے
 وشال بن پر رات کے وقت بھیا نکس کی گری گئی ہو۔

پیران کنڈھ گت بھیدو کھو اومنی ہین جنوبیا کھو سیا لو
اندیا سکل بکل بھٹیں بھاری جنو سر سر سرج جنو بھوادی
راجہ کے پیراں گلے میں آگئے۔ مانو منی کھوئی جانے پیراں
دھک کے مارے مزا جا رہا ہو۔ ساری اندیاں دھک کے مارے تڑپ
رہی ہیں۔ مانو کھلوں کا بن تالاب میں بغیر پانی کے مڑھیا گیا ہو۔

کوسلیاں نہ رہو دیکھ ملنا نہ رہی کل رہی انتھیں وہاں جانا
اُردھری دھیرا نہ ہندی۔ یوں کہن سسے انوساری
راجہ گی اس دکھ بھری نازک حالت کو دیکھ کر کوشلیاں ہی نے
اپنے من میں جان لیا۔ کہ سویرہ ونش کا سورج عزوب ہو چلا۔

بھیدو بکلی پریت اتہاسا۔ رام بہت دھاک جیون آسا
ستونوار اکی کرب میں کا۔ جیہیں نہ پیم تہو مورنبا
یہ اتہاس کہتے ہوئے راہ ویاکل ہو گئے۔ اور کہتے لگے کہ رام
جی کے بنا جینے کی اشار کھتے پر دھاک رہے۔ ایسے شریر کو رکھ کر
میں کیا کروں گا جس نے میرے پریم کے پران کو نہیں نباہا۔

ہا رکھو نندن پران پیتے۔ تمہہ تہو جیت بہت دن بیتے
ہا جانکی لکھن ہا رکھو ہا۔ تہو بہت چت چانک جلد دھڑ
ہائے رکھو نندن ہائے پران پیارے رام! اتہا دے بنا جیتے
ہوئے مجھے بہت دن بیت گئے۔ ہا جانکی لکھن! ہا رکھو ہا!
ہا میرے چت رو پی سپیہ کے بہت کرنے والے میگھ۔

رام رام کہی رام کہی رام کہی رام کہی رام کہی
تہو پر پیری رکھو ہر ہاں راؤ کیڈو سڑ دھام
رام رام کہہ کر پھر رام کہہ پھر رام کہہ کر اور پھر
رام رام کہہ کر راہ شری رام جی کے دیوگ میں شریر کو چھوڑ کر
دیو لوگ کو سدھار گئے

جین مرن پھلو دسرتھ پاوا۔ انڈا نیک امل جیو چھاوا
جیت رام بھو بدو نو ہنارا۔ رام برہ کری مرنو ستوارا
جینے اور مرنے کا پھل تو دسرتھ جی نے ہی پایا۔ انیک
برہما نڈوں میں اُن کا نزل پیش چھا گیا۔ جینے جی تو انہوں نے
شری رام چندر جی کے چند رکھ کو دیکھا۔ اور رام جی کے دیوگ
کے منت اپنا شریر تیاگ کر مڑا سدھار لیا۔

سوک بکلی تب رو دہیں رانی۔ رو پو سیلو یو تہو بکھانی
کرہیں بلابل انیک پرکارا۔ پرہیں بھومی تل بارہیں بارا
شوگ کے مارے بیا کل ہو کر رانیاں رونے لگیں اور راہ
کے روپ بشیل بل اور تیج کو یاد کر کر کے انیکوں پر کار کے ولاپ
کرنے لگیں۔ اور بار بار مارے غم کے زین پر گر گئے۔

بہیں بکلی داس اوداسی۔ گھر گھر دوڑو کرہیں پر باسی
اتھتھو آسو بکھانو کل بھانو۔ دھرم اودھی گن روپ ندھانو
داس اور داسیاں بیا کل ہوئی اور لاپ کر رہی ہیں بکھانو
گھر گھر رو رہے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں کہ آج سورج کل کا سورج
غروب ہو گیا۔ جو دھرم کی آخری حد اور گن اور روپ کے بھنڈا رہتے۔
گا دیں سکل کیکئی دیہیں۔ نین بہیں کینتہ جاگ جہیں
اسی ہا پھی پلپت رین بہانی۔ آئے سکل مہائی گپانی
سب کیکئی کو گالیاں دیتے ہیں جس نے سفسا کو اسٹھوں سے
رہت کو دیا۔ اہل پرکار ولاپ کرتے رات گذر گئی۔ اور صبح ہوتے ہی
سارے بڑے بڑے مہائی اور گپانی لوگ اکٹھے ہوئے۔

تب بسٹ مہائی سمے سم کہی انیک اتہاس
سوک نیوار نیو سب ہی کر رنج بگیان پرکار
تب مہائی و بسٹ جی نے وقت کے مطابق بہت سے
اتہاس کہہ کر اپنے وگیان کے پرکار سے سب کا شوگ اراں
کیا۔

تیل ناؤ بھری نرپ تہو راکھا۔ دوت بولائی تہو ہی اس بھاکھا
دھا تہو بگی بھرت پھیں جاہو۔ نرپ مہائی کتہوں گہو جنی کاہو
تیل سے ناؤ بھری کر راہ کا شریر اسمیں رکھوا دیا گیا۔ پھر دونوں
کو بلوا کر و بسٹ جی نے اُن سے ایسے کہا کہ فوراً بھرت جی کے
پاس دوڑے جاؤ۔ راہ کے پرلوگ گن کی غمخسئی سے بھی نہ کہنا۔
انہی کہہ ہو بھرت سن جانی۔ گر بولائی پھیلو دوو بھانی
سن مہائی ایسودھا وں ہلے۔ چلے بیاگ برہا جی لجاے
بھرت سے حاکم صرف یہی بات کہنا کہ تم دونوں بھائیوں کو گر جی
جئے بلایا ہے۔ مہائی کی اکیا پا کر وہ دوت دوڑے اور اپنی تیز چال
سے گھوڑوں کو بھی لیتا تے ہوئے چلے۔
انہو اودھا ار بھو جوب تیل: کسٹن ہر پیر بھرت کہو تب تیل

دیکھیں راتی بھیاناک سینا - جاگی کر میں کٹھ کوٹی کلپنا
جب سے ایو دھیا میں انرتھ شروع ہوا تھا تب سے ہی بھرت
کو بڑے بڑے شنگن ہو رہے تھے۔ رات کو وہ ڈراؤنے سینے دیکھا کرتے
اور جاگ کر ان سینوں کے ہمندہ میں طرح طرح کی انگلی کلپنا میں
کیا کرتے تھے۔

بہرچو ایش دیہیں دن داننا بیو بھیشیک کر میں بدھی ماننا
ماگیہیں ہر دیاں جہیں منائی - کسل ماتو پٹو بیرجین بھائی
وہ انگل کے بھی سے برہمنوں کو بھوجن کر کر برتی دن دان
تیتے ہیں۔ اور نمودر دوتا کی نانا پرکار سے پوچھا کرتے ہیں۔ شوچی کو ہر
میں منا کر مانتا پتا بھائی اور کٹھ بیوں کے شنگل کے لئے پورا دھنا کرتے
ہیں۔

ایہی بدھی سوچت بھرت من ہاوں پیچھے آئی
گرہ انوسان شرون سنی چلے گنیسو متائی

بھرت جی اس پرکار میں سوچ کر رہے تھے کہ اتنے میں موت
اپنیجے۔ گرو کی آگیا کو کانوں سے سن کر وہ گنیش جی کو منا کر چلے۔

چلے سیمبرگ ہئے مانکے - ناگت سمرتیل بن بانکے
ہر دیاں سوچو پٹو پٹو سوہائی - اس جانیں جیاں جاول اڑائی
ہوا کی طرح گھوڑوں کو سرپٹ دوڑاتے ہوئے وہ بانکے بن
پہاڑ اور ندیوں کو عبور کرتے ہوئے چلے ہر دے میں بڑی سرچ لگی
ہوئی ہے۔ کچھ نہیں سوچتا جی ایسا جانتا ہے کہ ایو دھیاں اڑ کر
بہنچ جادیں۔

ایک نمیش برش سم جائی - ایہی بدھی بھرت نگر نیارائی
اسگن ہو ہیں نگر پیٹھارا - لٹھیں کھانتی لکھیت کرارا
ایک ایک پل برس کے سمان گذر رہا ہے۔ اس پرکار بھرت
ایو دھیا بڑی کے نزدیک پہنچے نگر میں داخل ہوتے ہی بڑے بڑے
شنگن ہونے لگے۔ بڑی جگہ پر بیٹھے کوسے بڑی طرح سے کال کال
کی رٹ لگا رہے ہیں۔

کھگ مرگ ہئے گتہاں جوئے۔ رام ہیوگ کروگ بگوئے
نگر ناری نرنپٹ دکھاری - منہوں سینہ پسمیتی ہماری
شری رام چندر جی کے دیوگ روپی بھیاناک روگ سے شہ پٹھی
گھوڑے، ہاتھی، دھڑکے مارے ایسے تڑپ رہے ہیں کہ دیکھے نہیں جاتے
نگر کے استری پرش بہت ہی دکھی ہو رہے ہیں۔ مانو سب کا سزیز دھن
وال لٹ گیا۔

پیرجین ملیہیں نہ کہیں کچھو کو نہیں جوہا رہیں صاپیں
بھرت کسل پو پٹھی نہ سہیں بھے بشا دمن ماہیں
راستے میں نگر کے لوگ جو ملتے ہیں وہ چپ چاپ بھرت جی کو
بندنا کر کے گذر جاتے ہیں منہ سے کوئی کچھ نہیں بولتا۔ بھرت جی
کے من میں ڈر اور جنتا پھار رہی ہے اس لئے وہ بھی کسی سے شش
پوچھنے کا حوصلہ نہ کر سکے۔

ماٹ باٹ نہیں جانی ہنوری - جو پڑہن دسی لاگی دوداری
اوت سست سنی کیکنے نندنی - شری رپی کل مل رو چندنی
بازار اور راستوں کی دروشا دکھی نہیں جاتی۔ ایسا حال پڑتا
ہے کہ نگر میں دسوں طرفوں سے بھیاناک آگ لگی ہوئی ہے۔ بھرت
جی کے آنے کی خبر سن کر کیکنی بڑی پریشان ہوئی۔ چاک سورج و نش کے
کسل کا ناش کرنے والی چاندنی کے سمان ہے۔

سجی آرتی مدت آئی تھائی - دواہیں بھنٹی بھول لئی سنی
بھرت دکھت پرلوار وناہارا - مانو ہن تھن سنج جھو مارا
وہ پریشان ہو کر آتی سولے آگے۔ دواہیں بھرت جی
کو مل کر محل کے بھرت لے آئی۔ بھرت جی نے سالے پرلوار کو دکھی

دیکھا تو کہ کھول کے بن پر کھڑے تھی ہو۔

کیکئی بھرت اسکی بھاتی۔ منہوں مدت دلائی گراتی
سُت ہی سسویج گئی نواہیں۔ پانچویں تہہ کُسل ہمارے
صرف ایک کیکئی ہی غرض نظر آتی ہے۔ مانو بھلیں جنگل کو
اگ لگا کر غرضی کے اسے چولانہ سناں ہو۔ پتر کوسو میں بڑا
ہوا اور میں اُداس جا کر کیکئی نے پوچھا کہو تمہارے نہال میں
سب کُسل تو ہیں!

سکلی کُسل ہی بھرت سُناں۔ پونچھی بچ لکلی سُل بھلائی
کہو کہاں تات کہاں سب ماما۔ کہاں سیارام لکھن سیر بھرتا
بھرت ہی نے ساری کُسل کہہ سُناں۔ پھر پتے لکلی کُسل ہشیم
(خیر و غیرت) پوچھی۔ اور کہا کہو تاجی کہاں ہیں! میری دوسری دونو
لانی کہاں! بیٹا تاجی اور پیارے بھرتا رام اور دشمن کہاں ہیں!

سُت سُت کچن سینہ سنے کپٹ میو بھری ہیں

بھرت شرون میں سُتوں سم پانچ بولی ہیں

پتر کے پریم بھرے کچن سُتوں میں کپٹ کے اسٹو بھر کر
کیکئی بھرت ہی کے من میں سُتوں کے نہال چھیننے والے کچن بولا۔

تات بات میں سکلی سنواری۔ کھئے منہ ترسہاے نیجاری
کچل کاج بدھی بیج بگاڑو۔ بھوتی تہری تہری کچل دھال سیر
سہ تات: میں نے سب بات بانی تھی بھلا ہو سُتوں کا جو حق
پر میری سہا یک ادھ دگا رہی ہو پردھانے کھوڑا سا کام بگاڑ دیا
ہے۔ وہ یہ کہ راج دیو لوگ کو سہا رکھے۔

سُت بھرت بچے بیس بشلوا۔ جو سہمیو کسی کیرہری نالا
زاری تات بات پکاری۔ پر بھوتی تل بیال بھاری
بھرت یہ تہری کمر دکھ کے مارے دیا کل ہر گئے مانو شیر کی
گرچ سُت کر پانچویں سہم گیا ہو۔ وہ ہائے پتا ہائے پتا ہائے تات
ایسے بھارت کے ہوشے دیا کل ہو کر پھوٹی پر گر پڑے۔

چلت نہ دیکھیں پائیوں تو ہی۔ تات نہ راہی سو نیو موہی

بھلی دھڑ دھڑی اٹھے سمجھادی۔ کہو چو مرن ہتیو نہتاری

بھرت جی دلاپ کر رہے ہیں تات! میں آپ کے اتم درشن
بھی نہ کر سکا۔ ہائے آپ مجھے اپنے ہاتھوں شری رام چند جی کو کیوں
نہ سونپ گئے۔ پھر دھڑ دھڑ کر سنبھل کر اٹھ بیٹھے۔ اور مائے
پوچھنے لگے کہ ہے اما! پتا ہی کے مرنے کا کارن تو کہو۔

سُت سُت کچن کہتی کیکئی۔ مرٹو پانچویں جنو ماہر دی
آو پو تیں سب آپنی کرنی۔ کُسل کھوڑ مدت من برنی

پتر کے کچن میں کیکئی کہنے لگی۔ مانو گھاؤ کے ستھان کو دیکھ کر
نشترا کر اس میں نہ بھرتی ہو شر دے سے لے کر آخر تک اپنی
ساری کر توت کُسل اور پھر دل کیکئی نے بڑے ہن من سے سُتادی۔

بھرت ہی لیسر سو پتو مرن سُت رام بن گو گو

پتو پتو اپن پتو حانی تیاں تھکت رہے دھری مو گو

شری رام چند جی کے بن جانے کی خبر سن کر بھرت ہی کو تیا
جی کا مرن بھول گیا۔ برسے میں اس سارے کھیش کا مول کارن
(دھم دار) اپنے آپ کو جان کر بھرت ہی پر سکھے کا عالم عاری ہو گیا

بکل بلوکی سُت ہی سجھاوتی۔ مہتوں چرپ پر لوٹو لگاوتی
تات راؤ انہیں سوچے جو گو۔ پڑھی سُکت جو کینہیو بھو گو
پتر کو دیا کل دیکھ کر کیکئی سنبھالے لگی۔ مانو جیہ رنگ لگای
ہو سے تات راہ کا شوک نہیں کرنا چاہئے انہوں نے منہ
اور لیش بڑھا کر اپنی پوری عمر بھر بھوک بھوکے۔

جیوت تھل جتم پھل پائے۔ انت اُترتی میلن سدھائے
اس انولنی سوچ پر سہز ہو۔ سہت سماج راج پر کر ہو
جیتے جی تو انہوں نے جتم کے سمجھون پھل پائے اور
مرنے پر وہ دیو لوک کو چلے گئے۔ ایسا دیا کر کے شوک کرنا چھوڑ
دیا اور سماج سہت آئندہ سے ادھ نہی کا راج کرو۔

بدھاتا نے انکی بدھی نہ رہی تھی۔ استریوں کے ہوس کی گئی کہ
بدھاتا بھی نہیں جان سکے کہ وہ سب کیٹ۔ باپ اور اوگنوں
کی کھان بھتی ہیں۔

سرل سوسل دھرم رت راو۔ سوکھی جانے تیا سبھاؤ
اس کو جیو جیو جگ ماہیں۔ جیوی رگھوناٹھ پیران پریر ناہیں
راجہ سرل سبھاؤ سوسل اور دھرماتا تھے۔ وہ استری سبھاؤ
کو بھلا کیا جائیں جگت میں ایسا کو لسا جیو جیو ہے۔ جسے شری
رگھوناٹھ جی پیرانوں کے سامان پیارے نہیں ہیں۔

کچھ اتی اہمت راموتیو توہی۔ کو تو اہسی ستیہ کہو موہی
جوہسی سوہسی منہ ہی لانی۔ انکھی اوٹ اٹھی بیٹھی جانی
سب جگت کے پیران پیارے شری رام چندر جی بھی تھے
دشمن جان پڑے! سچ سچ کہہ تو کون ہے! جو تو ہے۔ سو ہے اب
منہ میں کا لکھ لگا کر میری آنکھوں سے زور ہو جا اور مجھے اپنا منہ
نہ دکھا۔

رام برو دھی ہرے تیں پرگٹ کینہہ بدھی موہی
موسمان کو پاکی بادی کہٹوں کیچھو توہی
بدھاتا نے ہی مجھے شری رام چندر جی سے دردہ کر نیاوے
تیرے ہر دے (کو کھ) سے پو کیا۔ تجھے کو کچھ کہنا ہی دیر تھ ہے
میرے سامان بڑا پانی دوسرا اور کون ہے۔

سستی شتر وگھن ماٹو کٹ لانی۔ جیویں گاتوں کیچھو نہ بسائی
سستی اور سرکری ہتیاں آئی۔ بسن بھوشن پریدھ بنائی
ماتا کی گھٹنا کوٹن کر شتر وگھن جی کے سارے شری کے انگ
مارے کرودھ کے جلنے لگے۔ اسی سے کبری منتھرا لبتر اور ایک
پرکار کے کہنوں سے سچ دھج کر داں اٹھ گئی۔

لکھی رس بھر لکھن گھو بھائی۔ برت اٹل گھرت آہوتی پانی
ہنگی لات تنکی کو ہر مارا۔ پر منہ بھر ہی کرت پکارا
اُسے کہنے کپڑوں سے سچی دیکھ لکشمین جی کے چھوٹے

سستی سستی سہمیو لا جگا رو۔ پائیں چھت جیو لاگ انکارو
دھیرج دھری بھری بہی ساسا۔ پانی سب ہی بھائی تکل ناسا
کیلکی کے۔ جیو سنکر راجا دھرت بہت ہی سہم گئے۔ مانہ پتے
ہوئے پھوڑے پر انگارا لکھ دیا گیا ہو۔ انہوں نے دھیرج دھر کر
ایسی ساسلی۔ اور کہا۔ اری پانی! تو نے سب پرکار کل کاٹش
کر دیا ہے۔

جوں پے کر مچی رہی اتی توہی۔ جنت کا پنے نامے مہی
پیٹر کافی تیں پالیو سینچا۔ میں ہینن نی باری ایپا
ہائے! اگر تیری اسی ہی دشت جیشٹا تھی تو تو نے جنت سے
ہی میرا لگا کیوں نہ گھوٹ دیا۔ برکش کو کاٹ کر تو نے تپے کو سینچا
ہے۔ اور پھلی کے جینے کے لئے پانی کو ایلچ ڈالا۔ اڑھتا جو
میرے پیرانوں کے پیران تھے۔ ان کو مجھ سے الگ کر کے تو اب
مجھے زندہ دیکھنا چاہتی ہے میری بھلائی کرتے چٹے تو نے اٹھا
میرا ناش کر دیا ہے۔

ہنس منہ دھرت جی کو رام لکھن سے بھائی
جنتی توں جنتی بھئی بدھی سن کیچھو نہ بسائی
سورہ دشت جیسے اٹم کل میں تو میرا جنم ہوا ہو۔ دسرت جیسے
دھرم دھرم دھرتا ہوں۔ رام لکشمین جیسے سدا چاری جسکے بھارتا
ہوں۔ وہاں ہے پانی! مجھے جنم دینے والی مانتا تو ہے۔ سچ کہتے
ہیں بدھاتا کے آگے کسی کا کچھ زور نہیں چلتا۔

جب تیں گنتی گنت جیاں گھٹو۔ گھند گھند ہوتی ہر دھو نہ گیو
بر ملک من بھئی نہیں پیرا۔ گری نہ جیہہ منہ پریدھ کیرا
اری کٹی! جب تو نے ایسا وچارہ دے میں ٹھانا اس سے تیرا
ہردہ پھٹ کیوں نہ گیا! ایسے وردان مانگتے سے تیری بھائی میں
ذرا بھی جنم نہ ہوتی! تیری زبان کیوں نہ گل گئی تیرے منہ میں کیرے
کیوں نہ پڑ گئے!

جیو پین پریتی توہی کیسی کینہی۔ من کال بدھی متی ہری لینہی
بدھی ہوں نہ ناک رنہ کئی بھائی۔ سکل کپٹ لکھ اوگن کھائی
اشجہر تو ہے کہ راجہ نے تیرا دشاوش کیسے کر دیا! کیا مرتے سے

ماتو تات کہاں دیہی دکھائی۔ کہاں سیارا لکھو دو دکھائی
کیکی کت جمنی جگ ماچھا۔ جوں جمنی نوکھی کا ہے زبا نکھا
بھرت جی بولے۔ ہے ماتا پتاجی کہاں میں۔ اٹھیں لکھانے!
ہستادام اور نکشن کہاں ہیں! لیکن سنسار میں کیوں پیدا ہوئی!
پیدا ہو کر کچھ باکھ کیوں نہ رہی!

کل کلکھو جیہیں جمنیو موہی۔ اچیں بھاجن پرہی جی دروہی
کو تیشوں موی سرس اچھاگی۔ گئی اسی توری ماتو جمنی لاگی
جس نے مجھ جیسے کل کلکی بنڈا کے پاتر۔ پر لوار اور برہا کے
دروہی (غدار) پتھر کو جمنی دیا۔ میرے سمان تیوں لوگوں میں
اچھاگا۔ پرانی بھلا دوسرا اور کون ہوگا! جس کے کاہن ہے
ماتا! آپکی یہ درو شاہوئی ہے۔

پتو سر پر بن رگھو بر کیتو۔ میں کیوں سب انرکھ سہتو
دھاک پھیلوں پتو بن آگی۔ دسپہ داہ دکھ دوشن بھاگی
پتاجی سورگ لوک سدھار گئے۔ شری لام چندر جی بن
کو چلے گئے۔ میں ہی اب سب انرکھوں کا مول کارنا ہوں۔
مجھے دھاکا رہے۔ میں رگھو کل ٹوپی بانس کے میں میں اٹھنا
رڈپ پیدا ہوا۔ اور نکشن داہ۔ دکھ اور دوشوں کا بھاگی بنا۔

ماتو بھرت کے بچن دروہی پتی اٹھی سمبھارگی

لیے اٹھائی لگائی اڑو جی موحتی بارہی

بھرت جی کے کوہل بچن سنکر کوشلیا جی پتے آچھ سمبھال
کراٹھ بیٹیں۔ انھوں نے بھرت کو اٹھا کر بھائی سے لگایا اور
انھوں سے انٹو ٹپ ٹپ گرنے لگے۔

سری سبھائے مائیں ہیال گئے۔ اتی بہت منہل ام پھری آئے
بھنیو پھوری لکھن لکھو بھائی۔ سو کو سٹیہو نہ ہر دیاں سمائی
سرل اسماء ماتا نے بڑے پریم سے بھرت جی کو بھائی
سے لگایا۔ ماتو شری دام جی پتی بن سے لوٹ آئے۔ بھر

بھائی شتر و گھن جی کرودھ سے جل بھن گئے کرودھ روپی
اگنی سے تو وہ پہلے ہی جل رہے تھے۔ منتھرا کے آنے پر تو مانو
اس جلتی ہوئی آگ کو بھی کی آہوتی مل گئی ہو۔ انھوں نے
زود سے تاک کر کڑی کے ایک لات ماری۔ وہ چلائی ہوئی
اوندھے منہ زمین پر گر پڑی۔

کبر ٹوٹو پھوٹ کپا رو۔ دانت دن مکھ رو دھر پچا رو
اٹھ دیئے میں کاہ نساوا۔ کرت نیک پلو ان اس پاوا
اُس کا کٹر ٹوٹ گیا۔ کہاں پھوٹ گیا۔ دانت ٹوٹ گئے
اور منہ سے خون بہنے لگا۔ وہ چیختی چلاتی ہوئی بولی۔ اٹھ دیو!
میں نے کیا بگاڑا جو بھلا کرتے ہوئے بھی مجھے پر برا بھلا بلا۔

سنی رو پوہن لکھن ناکھ سکھوٹی۔ لکھن سٹین سٹین ہری گھوٹی
بھرت یا ندی دتھی چھڑائی۔ کوسلیا پھیں گئے دو دکھائی
اُس کی بات سنکر شتر و گھن جی اُسے ایڑی سے جاتی تاک
دشت ہانکھو اُسے جھونٹے (سر کے بل) سے پکڑ کر زمین پر گھسیٹتے
لگے۔ تب دیا کے بھندار بھرت جی نے اُسے چھڑایا۔ پھر دونوں
بھائی کوشلیا کے پاس گئے۔

ملن بسن برن کل کرکس شری رڈھ بھار
»وھا کنگ کلپ بریلی بن مانوہل پتی تسار

کو شلیا جی میں بستر پہنے ہوئے ہے۔ جیو کارنگ نڈر
پڑ گیا ہے۔ دیا کل ہو رہی ہے دکھ کے بوجھ سے زخمی ہو گئی
ہے۔ ایسا جان پڑتا ہے جیسے سونے کی سند کلپ سیل کو کبر
اور جاڑے نے سکھا دیا ہو۔

بھرت جی دیکھی ماتو اٹھی دھائی۔ مڑھیت ادنی بری جہاں آئی
دھیت بھرتو کل بھٹ بھاری۔ پرے چرن تن دسا پسا ری

بھرت کو دیکھ کر ماتا اٹھ دوڑی۔ پر کچھ کھا زمین پر اچھیت
ہو کر گر پڑی۔ یہ دیکھ بھرت جی بہت دیا کل ہوئے۔ اور شری کی رڈھ
بڑھ بھول کر ان کے چوہوں میں گر پڑے۔

لکشمی جی کے چھوٹے بھائی غنیمت کو بھائی سے لگایا۔
شوگ اور پریم کو شلیا جی کے برودے میں سمانا نہ تھا۔
دیکھی بسھاو گت سب کوئی۔ رام ملو اس کا ہے نہ ہوئی
ماتاں بھرت گود بھیا رے۔ اٹسو پونچھی ہر دین اچھا رے
کو شلیا جی کے بسھاو کو دیکھ سب کوئی کہتے ہیں کہ شری ام
جیسے پتر کی اما کا ایسا سرل کیٹ رہت بسھاو کیوں نہ ہو۔ ماتا
نے بھرت جی کو گود میں بٹھالیا۔ اُن کے اٹسو پونچھ کوں سے
کوئی کچن بولیں۔

اپنے بچے پریم کے کارن ایدو دیا میں رہ نہ سکیں۔
سنت میں لکھو چلے اٹھی ساتھ۔ رہیں نہ جتن کے دھو نا تھا
تب لکھو تی سب ہی ہر ونائی چلے سنگ سیا او لکھو بھائی
سنت ہی لکشمی جی ساتھ ہوئے۔ شری رگونا تھ جی نے انہیں
گھر لے گئے۔ کئے بہت سے جتن کئے پر وہ نہ رہے۔ تب شری
رگونا تھ جی بکو سرور کر سیتا اور لکشمی کو ساتھ لے کر بن کو چلے گئے۔

رامو لکھو سیان ہی سدھانے
گئیوں نہ تنگ نہ بھان پھٹاے

یہو سبھو بھا انہہ آنکھنہر آ گیں
تھیو نہ کجا تیو جسٹو اچھا گیں

شری رام لکشمی اور سیتا کو چلے گئے۔ میں نہ تو ساتھ ہی
گئی اور نہ میرے پران ہی اُنکے ساتھ گئے۔ یہ سب انہوں نے انکھوں
کے سامنے تھا۔ تو بھی اس اچھا کے جیو نے خبر نہ چھوڑا۔

مہوئی نہ لاج نہ جو نہ ہاری۔ لام سر سست میں جھتا ری
جیئے سرے کھل پھوٹی جانا۔ مہر ہر دے صحت گھس سھانا

اپنے پریم کو دیکھ کر گھٹے لاج بھی تو نہیں آتی شری رام جیسے
پتر کی میں آنا! جینے اور مرنے کا پورا ڈھنگ تو راج نے ہی خوب دیا۔
میرا ہر وہ تو بھر سے بھی سو گنا کھٹور ہے۔

کو شلیا کے کچن سنی بھرت بہت رفیو اسو

بیا کھو پھیت آج کرہ مانہوں سوک نیو اسو

کو شلیا جی کے بچوں کو سن کر بھرت سمیت سارا روٹو ہن لیا
ہو کر ولاپ کرنے لگا۔ راج محل تو انو نا مکھ ہی بن گیا۔
انہوں نے بھرت دو بھائی۔ کو شلیا لے ہر دیاں لگائی

بے بیٹا، میں تنہا رہی جا رہی ہوں، تم اب بھی دیرج
دھرو یہ شوک کہنے کا سماں نہیں شوک مت کرو۔ اپنے من
میں کسی پرکاری اپنی اپنی اور اس سے ہونے والی چیز کو نہ مانو
کل اور کم کا چر نہیں بٹھا نہیں جاسکتا۔

کا ہو ہی دو سو دیو جی تاتا۔ بھا ہو ہی سب بدھی بام بدھاتا
جواتی مہوں کھ مو جیا دا۔ اچھوں کو جانی کا۔ تہی بھاوا
ہے تات کسی کو دوشی کیوں بھرتے جو سب پرکار سے بھاتا
ہی تھ سے لے لے مہو گئے۔ جواتا ہا کھٹ ہونے ہونے ہی میں
پرانیوں کو نہیں نکالتے۔ اب بھی کیسے معلوم ہے۔ کہ بھاتا کو کیا
منظور ہے۔

پتھو اسل بھوشن بسن تات تے رگھو بیر
بسمیو ہر شونہ ہر یال کھو پیرے بل کل جیر
ہے تات پتھو آ گیا سے شری رگھو بیر نے بستر اور بوشن
تھاگ دیئے اور بلکل بستر پیسوں کے بستر میں لے، اُن کے سر کو
میں نہ کچھ دکھ تھا اور نہ شک۔ وہ شانت اندا ایل ہے۔
مکھ پترن من سنگ نہ دو شو۔ سب کر سب بدھی کری پتر شو
چلے پن سنی سیانگ لاگی۔ رہی نہ نام چرن انورانی

اچھوں بچہ ملی دیرج دھرو۔ گئیو بھی سوک پرکی ہر جو
جی مانو ہیاں اپنی مگانی۔ کالی کرم گتی اگھٹنت جانی
بے بیٹا، میں تنہا رہی جا رہی ہوں، تم اب بھی دیرج
دھرو یہ شوک کہنے کا سماں نہیں شوک مت کرو۔ اپنے من
میں کسی پرکاری اپنی اپنی اور اس سے ہونے والی چیز کو نہ مانو
کل اور کم کا چر نہیں بٹھا نہیں جاسکتا۔

پتھو اسل بھوشن بسن تات تے رگھو بیر
بسمیو ہر شونہ ہر یال کھو پیرے بل کل جیر
ہے تات پتھو آ گیا سے شری رگھو بیر نے بستر اور بوشن
تھاگ دیئے اور بلکل بستر پیسوں کے بستر میں لے، اُن کے سر کو
میں نہ کچھ دکھ تھا اور نہ شک۔ وہ شانت اندا ایل ہے۔
مکھ پترن من سنگ نہ دو شو۔ سب کر سب بدھی کری پتر شو
چلے پن سنی سیانگ لاگی۔ رہی نہ نام چرن انورانی

چلے پن سنی سیانگ لاگی۔ رہی نہ نام چرن انورانی

کے پکاروں جیسی دردناک کریں۔

نیچیں بیدو دھر مودھی لیہیں۔
 یسٹن پرانے پاپ بھی دیہیں
 کیدی کسٹل کلہ پریر کرودھی۔
 بید بدو شک پسو برودھی۔

جو لوگ پوگیہ ایگیہ (ادھیکاری ان ادھیکاری)
 کا خیال کے بغیر کیوں چند ٹکوں پر برہم دیا کوڑھاتے رہتے
 ہیں۔ اور اپنے آپ ہی اپنے منہ اپنے آپ کو دھرا کا ظاہر کرتے
 ہیں چغلوں میں۔ دوسرے کے پاؤں کو کھڑک آپ پاپ بھائی
 ہوتے ہیں۔ جو کبھی کسٹل۔ لڑا کے اور کرودھی ہیں۔ اور جو ویدوں
 کی بندہ کرنے والے اور دھوبھیر کے درودھی (خالف ہیں)

لو بھی لیٹ لوپ چار۔ جے تا کہیں پر دھن پر دارا
 پاؤں میں تنہہ کے گتی گھولا۔ جوں جی پھو سمت مور
 جو لکھی۔ کامی اور لاکھوں کا آچرن کر نوالے ہیں۔ جو
 دوسرے کے دھن اور استری پر نگہ رکھتے ہیں۔ اگر میری آہیں
 کچھ صلاح ہو تو ہے آتا میری ان جیسی بھاناک گتی ہو۔

جے نہیں ہا دھونک اُورا گے۔ پرار تھ تھ بھگے ابھا گے
 جے نہ بھجیں ہری تر تو پانی۔ ہنہ ہی نہ ہری ہر سبھو سو پانی
 تھی شرتی پتھو بام تھ چلیں۔ بچک برچی بیش جو چھلیں
 تنہہ کے گتی موہی سنکو دیو۔ جننی جوں پو جہا نو بھیتو
 جنہیں سنت سنگ سے پریم نہیں۔ جو اھا گے کمان مارگ
 سے بھگے ہیں۔ جو منش شریر پاک بھی بھگوان کا بھجن نہیں کرتے۔
 جتک دھن بھگوان اور شوجی کی جہا کا کمان اچھا نہیں لگتا جو
 دیر مارگ کو بھوڑ کر دیریت مارگ پر ملتے ہیں جو شک سا دھو بھیس
 بنا کر لوگوں کو ٹھکے ہیں۔ جے اتا اگر تجھے اس بھید کا ذرا سا بھی تیر
 تو شوجی جہا راج جھے اُن لوگوں کی گتی دیں۔

بھاتی انیک بھرتو سجھائے۔ کہی بیک لے پچی منائے

بھرت اور شرتو گھن دونوں بھائی ویا کی ہر کوٹاپ کرنے
 لگے۔ تب کو خلیا جی لے اُن کو ہر دے سے لگا لیا۔ انیک پکار
 سے بھرت جی کو کو خلیا جی لے سجھایا۔ اور بہت سی گیان وچار
 کی باتیں کہ کر ستائیں۔

بھرت ہوں ماتو سکل بھائی۔ بچی پوان شرتی کھٹا شہا ہیش
 بھل بہن جی سسل سانی۔ بولے بھرت جوری بھگ پانی
 بھرت جی نے بھی ماتو اُن کو پوانوں اور ویدوں کی کھٹا
 کہہ کر سجھایا۔ دونوں ہاتھ جوڑ کر بھرت جی تشکیت چل ریت
 سسل اور پتر بانی بولے۔

جے لکھ ماتو پتا سنت ماریں۔ گائی کوٹھی سر ستر جاریں
 جے لکھ پتا بالک بدھیر نہیں۔ میت ہی پتی ماہر نہ نہیں
 جو پاپ اتا پتا اور پتر کو مار لے سے ہوتا ہے اور بہنوں
 کے ٹکڑے لے سے اور گو شالا جلائے سے جو پاپ ہوتا ہے۔
 استری اور بالک کی بھتی کرنے سے جوتے ہیں۔ اور جو مٹر اور رام
 کو زہر دینے سے جوتے ہیں۔

جے پانک اپا تک اہیں۔ کریم بجن بن بھو کی کہیں
 تے پاتک موہی ہو بھوں بدھانا۔ جوں پو ہوئی سو دست انا
 اور کوئی لوگوں نے جو چھوٹے بڑے پاپ بن بجن اور
 کرم سے ہونے والے کہے ہیں۔ اگر اس کام میں میری ذرا بھری
 صلاح ہو تو ہے مانا! یہ سارے پاپ مجھے لگ جائیں۔
 جے بری ہری ہری ہر چرن بھجیں بھوت گن گھور
 تیری کی گتی موہی دیو پدھی جوں جننی مت مور
 جو لوگ دھن بھگوان اور شوجی بھگوان کے چروں کو چھوڑ
 کر ڈاؤں بھوت اور برتیوں کی پوجا کرتے ہیں جے مانا!
 یدی اس کام میں میری صلاح ہو تو بدھانا میری اُن بھوت پرتیوں

بام دیو پشت تب آئے۔ سچو ہا جن کل بولائے
مٹی ہو بھجانی بھرت اُپدیسو۔ کئی پر مار تھہ بچن سُدیسو
تب دشی بام دیو اور دشتنٹ مٹی آئے۔ انہوں نے سب خروں
اور پر تھنٹ پر خروں کو بلایا۔ پھر مٹی و سشت جی نے وقت کے
مطابق بہت پر کار سے بھرت جی کو گیان اُپدیشی دیا۔

تات ہر دیاں دھرجو دھرجو کر سو جو اوسر آ جو
اُٹھے بھرت گر بچن مٹی کرن کہیو سب سو سا جو

دشتنٹ جی نے کہا۔ ہے تات امن میں دھرج دھرج کر آج
جس کام کے کرنے کا موقع ہے اُسے کرو کر جو جی کے بچن سکر بھرت جی
اُٹھے اور انھوں نے سب تیار کرنے کے لئے کہا۔

نوپ تہو بید بدت انہوا۔ پیرم بچتر سماو بناوا
گئی پھرت مائوسب را کھی۔ را میں رانی درن اچھلاشی
ویدو دھی اوسار راہ کے شریہ کو بھلا یا گیا۔ اور پیرم بچتر
دعجب و غریب بیان بنا یا گیا۔ بھرت جی نے پاؤں پر دوسب نااکی
کو سستی ہونے سے روک لیا۔ وہ شری رام چند جی کے درشن کرنیکی
اچھلاشا سے رک گئیں۔

چندن اگر بھار ہو آئے۔ امت اینک سنگندہ سہائے
سمر جو تیر جی چستا بنائی۔ جنو سمر سو پان سہائی
چندنہ اگر کے علاوہ اور بھی ایک پر کار کے اپا سنگندہ
دو دیوں (خوشنودا چیریل) کے بہت سے بوجھ کے بوجھ (گھر کے گھر)
آئے۔ سر جو ندی کے تپ پر سندرجا بنائی گئی، ماو وہ جتا سورگ
کی سندری بھی ہو۔

ایہی بدھی داہ کر یا سب کینہی۔ بدھی و ت نہائی تہا نگی دینی
سو دھی تھرتی سب بید پڑانا۔ کینہ بھرت دس گات بدھانا
اس پر کار سب داہ کر م سنکار کیا گیا۔ سب نے جو بھی پورک
اشنان کر کے تلاخی دی پھر دیر پڑان اور سرتی ان سب کا امت

ماو بھرت کے بچن مٹی سانچے سرل بھجائیں
کیتی لام پریتات تہہ سدا بچن من کائیں
کو شلیا ہی بھرت کے بھاؤ سے ہی سچے اور بیدھے سادھے
بچنوں کو شکر کہنے لگی۔ ہے مات تم کو تن من اور بچن سے سدا
شری رام چند جی کے پیار ہے۔
چوپائی

رام بیا انہو تیں پیران تہہ رے
تہہ لکھو پتی ہی پر انہو تیں پیارے
بدھو لیش چوے سروئی ہمو آگی
ہوئی باری جسہ باری براگی
بھیش گیا نو برو مٹے نہ مو ہو
تہہ راہی پر تیکول نہ ہو ہو
مت تہہ رپو جو جگ کہہیں
سو سنے ہوں شکہ سگتی نہ کہہیں

تہیں رام پرانوں سے بھی بڑھ کر پیارے ہیں۔ اور تم
شری دگھونا کھی کو پراؤں سے بڑھ کر پیارے ہو۔ چند ما بھری
زہر برسانے لگے۔ اور پالا بھیلے ہی آگ برسانے لگے۔ جل چر جو
بھیلے ہی جل کا تیاگ کر دیں (ادھتات نامکن مکن بھجائے)
گیان ہو جانے پر بھیلے ہی بھرم نہ بیٹے یہ سب کچھ نامکن بھی اگر مکن
بان لیا جائے۔ پر تہو تم بھی بھی شری رام چند جی کے پر تیکول نہیں
ہو سکتے۔ جو لوگ تم پر الزام لگاتے ہیں انھیں سنے میں بھی شکہ
اوپر بھگتی نہیں لے گی۔

اس کہی ماو بھرتو ہیاں لائے۔ تھن پے سرو میں میں مل چھائے
کرت بلاپ بہت ہی بھانتی۔ بدھ بھیں بدیتی گئی سب لاتی
ایسا کہہ کر تاتانے بھرت کو بھجانی سے لگایا۔ پستانوں سے
دودھ بہنے لگا۔ اور خروں میں پیرم آتسو بھرا آئے۔ اس پر کار بہت
ولاپ کرتے کرتے ساری رات بیٹھے ہی بیٹھے گزری۔

نچت کی بھرت جی نے راج کا دل گاتر بدھاں کیا۔

جہاں جس مٹی بیا کی سو دینہا۔ تہاں تیں سہس بھاتی سو کنہا
بھے بسہ دئے سب دانا۔ دھینو باجی گج باہن نانا
جہاں جس پرکار مٹی دھشت جی نے اگیا دی۔ وہاں بیا
جی بھرت جی نے ہزاروں پرکار سے کیا شعلہ جو جانے پر سب
دان دیئے گاٹے گھڑے ہاتھی۔ اور بھانت بھانت کی سواریاں
دان میں دیں۔

سنگھاسن بھوشن لیں اتن دھرتی دھن دھام
دیئے بھرت لسی بھوئی مگر بے پری پورن کام

سنگھاسن گئے۔ بستران دھرتی دھن اور مکان بھرت جی
نے برہمنوں کو دان میں دیئے۔ دان پاکر برہمن لوگ۔ چدن کام ہو گئے۔

یتو بہت بھرت کینہی جی کرنی۔ سو مکھ لاکھ جانی تہیں برنی
سدا سو دھرتی مٹی بربڑ ائے۔ پچو ہاتھیں سکل بولائے

پتا کے منت بھرت جی نے گرا کر کم آدمک جس شعلہ اور سدا
رتی سے کئے اُس کا وزن تو سینکڑوں زباؤں سے بھی نہیں کیا جا
سکتا۔ شعلہ دن و رات کر تیرتیر مٹی دھشت جی ائے۔ انہوں نے
سب منتر پڑھیں اور ہما جنوں کو بلایا۔

بیٹھے راج سبھاں سب جانی۔ پٹھے بولی بھرت دو بھائی
بھرتو بھشت بھشت بھٹیکے۔ نیتی دھرم سے کین اچارے

سب لوگ راج سبھاں جا کر بیٹھ گئے۔ تپ مٹی نے بھرت
اور شتر گھن دونوں بھائیوں کو بلو بھجا۔ دھشت جی کو اپنے پاس
بٹھالیا۔ اور راج نیتی۔ اور دھرم سے بھرت تو نہ بکھلے۔

پرہم کھتا سب مٹی برہرتی۔ کیلکی کیشی کینہی جی کرنی
بھو پ دھرم برکو سیتہ سرا۔ جیہیں تھو پرہری پرہیو نہا
گھن کیلکی نے جیسی کر توت کی تھی۔ پہلے تو مٹی شعلہ دھشت
جی نے وہی کھتا کی۔ بھو راج کے سیتہ اور دھرم بھرت کی بڑی افرین کی

جس نے کے شرتیاگ کر کے پریم کا پالن کیا۔

کہت رام گن میں سبھاؤ۔ سچل نین پلکیو مٹی ماؤ
بھوئی لکھن سیا پرتی بھانی۔ سوک سنہ لکھن مٹی گپانی
شرتی رام جی کے گنوں اور شیل سبھاؤ کہتے کہتے مٹی
راج دھشت جی کے نیروں میں جل بھوایا۔ اور شرتیاگت ہو گیا۔
پھر دشمن جی اور ستیا جی کے پریم کا وزن کیا۔ ایسا کرنے ہوئے گپانی
و مٹی شوک اور پریم میں گن ہو گئے۔

سنہو بھرت بھادی پرل لکھی کھو مٹی ناٹھ
ہانی لاکھو جیو تو مر تو جیو اچھیو بدھی ناٹھ
پھر مٹی نے دکھی ہو کر کہا۔ ہے بھرت سنئے! ہونا ہوتی
بلوان ہے۔ ہانی ولاکھ ہم مرن نیک نامی اور بنانی یہ سب بھاتا
کے ناٹھ ہے۔

اس بچاری کپہی دیئے دو سو۔ بڑھ کاہی پر کیجئے روسو
آت بچارو کر جو من مائیں۔ سوچ جو گو دھرتو تر پو ناہیں
ایسا دھاکر کسے دوش دیا جائے! دیرتہ ہی کسی پر کیوں گھ
کیا جائے! ہے تات! من میں ایسا دھاکر دھاراج دھرتی
شوک کرنے کے یوگیہ نہیں ہیں۔

سوچے پھر جو سید بہنیا۔ تھیج دھرم سبھت لے لینا
سوچے تپتی جو نیتی نہ جانا۔ جیہیں پڑ پڑا پرہریاں سمانا
ایسا برہمن سوچ کر کے یوگیہ ہے۔ جو دیدو دیا لہیں جانا
اور اپنا برہم دھرم چھوڑ دے جو گ یوں لہیں ہے۔ دھشتی
راج سوچ کر کے یوگیہ ہے۔ جہاں نیتی نہیں جانتا۔ اور سیکو اپنی
پرہی پڑاؤں کے سمان بچاری نہیں ہے۔

سوچے بیٹو کرپن دھن والو۔ جو نہ اتھی سوچتی بھائیو!
سوچے سوچو پرہریاں اومانی۔ کھڑاں پرہریاں گمانی
اس دوش کا ہی سوچ کر ناچائے جو پرہریاں کھو گئے۔

سوچتیہ نہیں کوئل راؤ۔ کھوں چاری بن پرگٹ پر بھاؤ
بھیونہ ایسی نہ آئے تھے پارا۔ بھوپ بھرت جس پشامہارا
کوشل بی جہا راج دسرتی سوچ کر نے پوگہ نہیں دیں۔ جہا
پر بھاؤ جودہ لوگ میں پرگٹ ہے۔ ہے بھرت: بان عیساراج
نہ کوئی بولے نہ اب ہے اورہ آئندہ کوئی ہوگا ہی۔

پدھی ہری ہر و سرتی دی نا تھا۔ برہنیں سب دسرتی گن کا تھا
برہما۔ و شفو۔ شو انداد و شواؤں کے سواری بھی دسرتی
ہی کے گنوں کی کھاؤں کا وزن کیا کرتے ہیں۔

کہو تات کیسی بھانٹی کوڈ کر سہی بڑائی تاسو
رام لکھن تہہ ستروہن سہر میں شین پگی جاسو
ہے تات کہو اتھی بڑائی بھائی کوئی کس پرکار کر سکتا ہے
جین کے تری نام اور بکشنی تم اند شتروگن جیسے پتر ہیں۔

مس پرکار بھوپتی بڑ بھائی۔ بادی بشارت کیے تھی لاگی
یہ سنی سبھی سوچ پر ہیر ہو۔ سر دھری راج لاجا ایسو کر ہو
راج سب پرکار سے بھانگی تھے۔ ان کے لئے شک کرنا
دیرتہ ہے۔ یہ سن کر اور سب کر سوچ تیاگ۔ ان کی اگلی کو سرتی
پر دھر کر ان کی آگ کا پان کرو۔

رائن راج پدو تہہ بھوں بیہا۔ پتا بکٹیو پھر سچا ہے کینہا
تجہ راتو جیسے بچن ہی لاگی۔ تو ہیر سیر ہو نام برہا گی

راج نے راج پد تم کو دیا ہے۔ پتا کے بچن کا تہہ ستر یا بن
کرنا چاہئے جنہوں نے اپنے بچوں کا پان کرتے تھے تری ستر چند
جی کا تیاگ کر دیا اور اٹکے دوگ کی پیرا سے اپنا شریک دیا۔
نرپ ہی بچن پر نہیں ہیرا نا۔ کہو تات پو بچن۔ برہوانا
کرہو سس دھری بھوپ راجانی۔ یہی تہہ کہاں سب بھنٹی بھائی
راج کو بچن پیا سے تھے۔ پلان پیا سے پھنس تھے۔ اس نے

جو اٹھتی کی سیوا اور شوی کی بھگتی کرنے میں پتر پر دی ہیں
ہے اس شور کا بھی سوچ کرنا چاہئے تو رہنوں کا اپکان کرنے
والا۔ بکو اسی مان سنن کا بھوکا اور گیان کا گھنڈ رکھنے والا ہے۔

سوچے مٹی پتی پنیک ناری۔ کٹل کھیر پر یہ اچھا چساری
سوچے بھو رنج بر تو پر ہیری۔ جو نہیں گرا ایسو انوسری
پھر اس ناری کا سوچ کرنا چاہئے تو پتی کو لکھنے والی۔ کٹل
بڑا کی اور من مانا اچھون کرنے والی ہے۔ اس پر بھولی کا سوچ
کرنا چاہئے جو اپنے برت کو توڑ دیتا ہے اور گرو کی آگیا کا پان نہیں کرتا۔

سوچے کر سہی جو موہ بس کرئی کر م تھ تیاگ
سوچے حتی پر پنچارت پکت بیک براگ

اس کر سہی کا بھی سوچ کرنا چاہئے جو موہ دش کوم مارگ کا
تیاگ کر دیتا ہے۔ اس سنیا سی کا بھی سوچ کرنا چاہئے۔ جو روک
ہاگ سے دھت ہو کر سنسار میں پھنس گیا ہے۔

بیکھنس ہوئی سوچے جو گو۔ پتو بھائی مہی بھاوی بھو گو
سوچے پسن اکائن کر دھی۔ جینی جنک گرنہ ہو برو دھی
دہان پستی بھی سوچ کر نے پوگہ ہے۔ جو تپ کو بھو کر بھوگ
دھم میں دن کرے چن خورا کا سوچ کرنا چاہئے جو بغیر کسی کارن
کے ہی کر دھ کر نے دھ ہو وہ پش بھی سوچ کے پوگہ ہے۔ اور
جوتا پتا گرو اور بھائی بندھوں کے ساتھ دھ وروہ کر تو اگا
ہو وہ بھی سوچ کے پوگہ ہے۔

سب پدھی سوچے پر ایکاری۔ حج تنو پو شک نرہ شیکاری
سوچنیہ سہیں بدھی سوئی۔ جو نہ چھڑی چھڑی ہری جن ہوئی

سب پرکار سے اس کا سوچ کرنا چاہئے جو دوسرے
کی بڑائی کرنے والا ہو۔ اور اپنے ہی پیش کے پا۔ لئے والا
اور بڑا کھادی نرہی (بلا م) جو اس پیش کا بھی
سب پرکار سے سوچ کرنا چاہئے۔ جو پھل کٹ کر بھوکوان
کا بھگت نہیں ہوتا۔

ہے بات ! اچھے بتا کے بچنوں کو پرمان کرو۔ راجہ کی آگیا کا
پالن سر جڑھا کر کرو۔ اس میں ہی تمہاری سب پرکار سے بھلائی ہے
پر سورام پتو آگیا را کھی ماری تو لوک سب سا کھی
تنہ چھاتی ہی جو ہنو دیو پتو آگیاں اکھ اجونہ بھیو
پر خورام جی نے پتا کی آگیا کا پالن کرتے ہوئے اپنی ماما کو
مار ڈالا۔ سب لوگ اس بات کے گواہ ہیں راجہ بیہوشی کے پتر
نے اپنے پتا کو اپنی جوانی دیدی۔ پتا کی آگیا کا پالن کرنے سے
انہیں نہ تو کوئی باپ لگا اور نہ بدنامی ہی ہوئی۔

الوچت اچت پچار دتھی جے پالہیں پتو ہیں
تے بھا جن سکھ جس کے سپہیں احرشی این

جوانوچت اور اچت دمناسب اور نامناسب کا دچار
چھوڑ کر پتا کے بچنوں کا پالن کرتے ہیں وہ سکھ اور نیک
نامی کے پاتر ہو کر امانت میں دیو لوک میں رہتے ہیں۔

اوسی نرلیں بچن پھر کر ہو پالہو پر جاسو کو پر ہر ہو
سر پر نرو پاپسی پر توشو مہم کہوں سکرتو نہیں دو
راجہ کے بچن کو ضرور پورا کرو۔ بر جاکا پالن کرو اور شوک
کرنا چھوڑ دو۔ ایسا نہ کرنے سے دیو لوک میں راجہ سکھ اور منتوش
پانگے مہیں پنہ اور نیک نامی لے گی اور کوئی باپ نہیں لگے گا
بید بدت سمت سب ہی کا جی پتو دینی سو پاو لی ٹیکا

کر پورا جو پر پھر ہو گلائی ، مامو مو بچن ہست جانی
دید بھی نہیں کہتے ہیں اور سب لوک کی بھی ایسی ہی صراح
ہے کہ جس کو پتا دے دی راجہ تلک جاتا ہے اس نے تم شوک
اور درختہ بانی کی چتا کرنا چھوڑ دو۔ پتو کو اپنی بھلائی ہی کی کھو
سنی سکھو اب رام بید رہی الوچت کہب نہ پندت رہی
کو سلیا آدمی کل مہتاری تیتو پر جاسکھ ہویں سکھا کی
اس بات کو سن کر شری رام ستیا جی سکھ پادیں گے کوئی بھی

بدھیان اسے الوچت نہیں کہے گا کو شلیا آدمی تمہاری سب
ماتیں پر جانے سکھی ہونے سے سکھی ہوں گی۔

پر مہتا رلام کر جانینی، سو سب یدھی مہم سن بھل مانی
سو چنے ہو راجہ رام کے اتیں، ہیو اگر ہو سینہ سہا میں

تمہارے اور شری رام چند رچی کے آپس کے پریم کو سمجھتے
ہیں وہ سب پرکار سے تمہیں بھلا ہی مانی گے رام چند رچی کے آنے
پر انہیں راجہ سوہن دینا اور پریم پوروک ان کی سب کرنا۔

کچے گرا لیسو اوسی کہیں پچو کر جوری
رگھو پتی آتیں اچت جس تس تب کر پتی ری
یہ سن کر سب شری ہاتھ جوڑ کر کہنے لگے کہ گرد جی کی آگیا کا
پالن ضرور کیجئے۔ شہری رگھو ناتھ جی کے واپس لوٹ آنے پر علیحدگی
مناسب سمجھ دیا ہی کر لینا۔

کو سلیا دھری دھیر جو کھی، پوت تھیر گرا لیسو اسی
سو آدریے کرئے ہست مانی تھے لشا دو کا ل گتی جانی
کو شلیا جی نے دھیرج دھر کر بھرت جی سے کہلے پتر
گرد جی کی آگیا کو ٹھیک سمجھ کر گرہن کرنا چاہیے اس میں ہی
اپنی بھلائی مان کر اس کا اور پوروک پالن کرنا چاہیے کال کی
گتی کو اپنے الٹ جانے شوک کا تیاگ کر دینا چاہیے۔

بن رگھو پتی سر پتی نرنا ہو مہم ایسی بھانتی تاکدرا ہو
پر بچن پر جاسو سب انبا مہم ہی ست مسکین ایلیا
شری رگھو ناتھ جی تو بن میں ہیں راجہ دیو لوک کا راج کرنے
چلے گئے۔ اور تم اس پر کار شوک سے کار ہو رہے ہو جو پترا
پر یار پر جا۔ منتری اور سب ماتاؤں کے ایک ماترا اب تم ہی
سہارا ہو۔

لکھی بدھی بام کالو کھٹائی دھیر جو دھیر ہو ماتلی جانی
سر دھر گرا لیسو انو سر ہو پر جاپانی پر بچن دھو ہو

ہانا کوشلیا کی سرل رس سے بھر پور بانی کو سن کر بھرت جی
دیا کل ہو گئے۔ ان کے تیر کلوں سے آلو پہنے لگے آلوؤں کی اس
دھار سے ان کے ہر دے کا دیوگ رومی نیا پودا بنی جانے لگا۔
ارتحات ان کا برہ دکھ بڑھ گیا ان کی اس دشا کو دیکھ کر سب
لوگ اپنے شریروں کی سہ بدھ بھوں گئے تلسی داس جی
کہتے ہیں کہ سبھا دک پریم کی سینا دھدر شری بھرت جی کی سب
لوگ بڑے آدر کے ساتھ پرستہ کرنے لگے

سور تھا

بھرتو کل کر چوری دھیر دھیر دھیر دھیری

بچن اینیں جن پوری دیت اچت اثر سب ہی
دھیر دھیر دھیر بھرت جی دھیر دھیر دھیر دھیر دھیر دھیر
کو جوڑ کر امرت رس سے بھر پور بچنوں سے سکو اچت اثر
دینے لگے۔

ماس پارائٹ ٹھارھوان شرم

بدھانا کو اپنے الٹ اور کان کچی کو کھن جان کر دھیر ج
دھرو ماتا بھاری بھاری جاتی ہے گرد کی آگیا کو سر ملتے پر دھرو
اس کے انوسا کر تو یہ کا پالن کرو پوجا کا پالن کر کے اپنے پر پور
دالوں کے دکھ نازن کرد

گر کے بچن پوجا بھیند نو بھرت ہیست جنو چند نو
سنی بھوری ماتو مرد پانی سیل ستیہ سرل رس سانی
بھرت جی نے گرد کے بچن اور مشروں کی سرانہ سن کر بھرت
بھرت جی کے ہر دے کو ستین کاری چندن کے سان لگی ادھانا کوشلیا
کی کوں بانی جوشیل پریم۔ اور سرتا کے دس سے پر پور ن تھی

(چند)

سنی۔ سانی سرل رس ماتو بانی بھرتو بیا کل بھے
لوچن سرور دھ سرور دھیت برہارا نکر بھے
سو دسا دیکھت سے تھی بھری سب ہی سدھی پو کی
تلسی سرانہت مکمل سادر سیدواں سچ سینہ کی

لاچار نہ کرنے سے دھرم جاتا ہے اور سر پر پاپ کا بھاری
چڑھتا ہے۔

تمہ تو دھو سرل سکھ ہوئی جو اچرت مور بھیل ہوئی
جہلی یہ سمجھت ہوئی کیس تہلی ہو تہ پرتو شو نہ جی کیس
آپ تو مجھے دھی سرل اپدیش دے رہے ہیں جس کے انوسا
برتن سے میرا بھلا ہوگا اگرچہ اس اپدیش کو میں بھی بھاشت سمجھتا
ہوں تو بھی میرے من کو صبر نہیں آتا۔

اب تمہ نے بھری سن لیہو۔ بھری انوسا سکھانو دھیرو۔
اترو دسید چھپ اپادھو دکھت دوش گن گن گن سادھو

بھوی اپدیشو دینہ گردنیکا پر جاسو سمت سب ہی کا
ماتو اچت دھری اپدیشو اوسہ مینیں دھیری چالیو کھیا
گرد جی نے مجھے بہت ہی سندرا پدیش دیا پر جا اور ستری بھی ایسا ہی
چاہتے ہیں ماتا جی نے بھی سب سمجھ کر ہی آگیا دی ہے اور میں
تو دھوی اس کو سر چڑھا کر دیا ہی کرنا چاہتا ہوں
گر تہ ماتو سوامی بہت بانی سنی من بدت گئے بھلی جانی
اچت کہ انوچت کیس بچارو دھرمو جانی سر پاتک بھارو
گرد پتا ماتا سوامی اور ستری کی بانی سن کر اسے کلیان نے
بان کر بچن من سے اس کے انوسا برتنہ اچا ہے اچت انوچت

اب تم میری بیٹی بن لیجئے۔ اذہری شہری کے گلوں مجھے
چکنا چکنا کیے۔ آپ جیسے پوچھنے بزرگوں کو انز دینے کا جو ابرادہ میں
کرتا ہوں وہ کتنا کیئے سادہ پریش دکھی پریش کے گن اور دوش
کو خاطر میں نہیں لاتے

پتو سر پر سیارامو بن کر ن کسو موہی راجو

ایہی میں جانہو موہرہست کے آپن پڑ گاہو

پتاجی تو لڑکک میں سینا اور شری رام چند جی بن میں ہیں

اور مجھے آپ رات کو نہ کی آگیا دے رہے ہیں ایسا کرنے میں آپ
میرا کیاں سمجھتے ہیں یا اپنا کوئی بڑا کاریہ سہ لکنا چاہتے ہیں
جو بالی

بہت ہماری سیاتی سیو کاگی۔ سوہری لینہ ماؤ گھلائی
میں اوما کی دیکھ میں ماہیں آں پایاں موہرہست ناہیں

چری آپ کو میری بھلائی منظور ہے تو میرا کیاں تو سیتا جی
شہری رام چند جی کی سیوا کرنے میں ہے سوا سے مانا کی گنتا
لے مجھ سے چھین لیا ہے میں نے اپنے من میں اچھی طرح دیا
کر کسی پر کار سے میرا کیاں نہیں ہے۔

سوک سما جو راجو کی لکھن لکھن رام سیانہ پیدد بھیں
بادی بس بنو بھوشن بھارو بادی برتی بنو برہم بچارد

شہری رام لکشن اور سیتا جی کے جزو کے دوش بغیرہ شوک
کا سماج دغم کا جوہر، اودھیا کا راج بھلا میرے لئے کس گنتی میں
ہے جیسے بستروں کے بغیر گھنوں کا بوجھ اٹھانا ویر تھہ یہ ہے

جاو رام ہیں آئیو دہمو ایک ہی آنک موہرہست ایہو

سوہی ٹرپ کری جمل آپن چہو سو دینہ پڑتا بس کہو۔

اس لئے اب آپ مجھے شہری رام چند جی کے پاس جانے کی
آگیا دیجئے بس ایک ماترا ہی ایک بات میں ہی میری بھلائی ہے
جو آپ مجھے راج بنا کر اپنا بھلا چاہتے ہو سو وہ بھی آپ موہ کے
دوش ہو کر آیا کہہ رہے ہو۔

لیکن سٹے کٹل متی رام بکھ گت لاج!

تمہہ چاہت سکھو موہ بس موہی سے ادھم کے راج
لیکنی کا کوکھ سے اچھے ہوتے مجھ کی بدھی رام بکھ اور نرنج کے
راج میں آپ موہ دوش ہو کر سکھ چاہتے ہیں دارتھات مجھ جیسے
ادھم رام بکھ کے راج بننے سے آپ کو کوئی سکھ نہ مل سکے گا ایسی
آشیا رکھنا ہی بھوں کی بات ہے کہوں سا جو سب سنی جی
آہو چاہیے دھرم سہل تر نا ہو موہی راجو سہی دہو تینہیں

رسا رسا مل جائی ہی تب ہیں

میں سچ کہتا ہوں۔ سب میری بات پر تعین کر سیں کہ راج
دھرم میں ہی ہونا چاہیئے آپ مجھے سہٹ پور روک جوں ہی راج
دیں گے توں ہی پر تقوی یا تاں میں دھن جلائے گی

چو پائی

موہی سماں کا پاپا پنا سو جہی لگی سیارام بن باسو
راین رام کہوں کانودینہا بچھرت گنوا مرہ لینہا
میرے سماں پاپوں کا گھرا در کون ہوگا جس کے گاؤں
سیتا جی اور رام چند جی کو بن جاتے ہی دلوگ کے مارے
شر تیاگ کر خود راج دلوگ میں چلے گئے

چو پائی

میں سٹھو سب انر تھ کرہتو۔ بیٹھ بات سب سنیں بھکتو

بنور گھویر ملو کی ابا سو رہے پران ہی جگ اپا سو

میں دشت سب انر تھوں کا کارن پجیت بیٹھایہ سب

باتیں سن رہا ہوں شہری رگھو ناتھ جی کے بنا گھر کو دیکھ کر اور

جگت کی ہنسی سہہ کر بھی میرے پران ابھی تک نکلے نہیں

چو پائی

رام نہیت بٹے رس روکھے لولپ بھوی بھوگ کے لھوگے

کہاں لگی کہوں ہر وہ کٹھنائی ندی کھو جھیں ہی بڑائی

کے کام بنادیئے اس سے بڑھکر اور میرا بھلا کیا ہوگا؟
اس پر بھی آپ لوگ مجھے تنگ دینے کو کہتے ہیں۔

چوبائی

کیگئی جھڑنی جگ ناہیں یہ سوہی کہن کچھ انوخت ناہیں
موری بات سب بھی ہینا کی، پر جاپانچ گت کر ہو مہانی
سو کیگئی کے پیٹ سے جملے کر یہ راج تنگ بھی میرے لئے
انوخت نہیں ہے میرے سب کام بدھاتانے ہی بنا دینے
ہیں پھر آپ سب پر جانا اور سبھا کے لوگ کیوں میری سہانتا
کرنے کا کشت اٹھا رہے ہو؟

دوہا

گرہ گرہیت پنی بات بس تہی پنی بھی مار
تیدی پیاسیے بارٹی لہو کاہ اچھا ر

جس کو گرہ نے گھیر لیا ہو اور سنیاں گے روک سے
دکھی بھرا دیر سے اے بھونے کاٹ کھایا ہو ایسے پرش کو اگر
شراب پلائی جلتے تو کہنے یہ کونا علاج ہے۔

چوبائی

کیگئی میں جو گھگ جوتی چتر برنجی دینہ سوہی سوہی
دسہ تھنہ پیرام لکھو بھائی دینہ سوہی بادی بڑی
کیگئی کے تیر کے لئے سنار میں جو کچھ یوگیہ تھا بدھیمان بدھاتا
نے دہی مجھے دیدیا ہے پر دشر تھ جی کا پتر اور شری رام چند
کے جھوٹے بھائی ہونے کی بڑا کی بدھاتا نے مجھے دیر تھ ہی
دی

چوبائی

تھہ سب کہو کڈھا دن ٹیکا راتے جالیو سب کہن لیکا
اتر دنیوں کہی بدھ ہی کہی کہی کہی کہی جتھار جی جیہی
آپ سب لوگ مجھے راج تنگ دینے کو کہہ رہے ہو راج
کی آگیا سب کے لئے ہی کلیان کاری ہے میں کس کس کو کس

بس اس کا یہی کارن ہے کہ شری رام ر دلی پوتر اس سے
وہ بیکہ ہیں اور لالی بھوی اور بھوگوں کے بھوگے ہیں میں
اپنے ہر دے کی کھوڑا دانگ دلی کہاں تک کہوں؟ جس نے
کھوڑا میں بھر کو بھی لجا کر بڑائی پر اپت کی ہے
دارتات میرا دل بھر کو بھی کھوڑا تاتیں بات کر گیا۔ ہے،
دوہا

کارن تین کار جو کٹھن ہوئی دو سو نہیں مور
کس ہاتھی میں اپل لو کراں کھوڑا

کارن سے کاریہ کٹھن ہوتا ہی ہے اس میں میرا کیا دوش
ہے ہڈی سے بھرا دیر تھ سے تو ہا بھانگ اور کھوڑا ہوتا ہے۔

چوبائی

کیگئی بھوتو انور اگے پانور پران اگھائی ابھاگے
جوں پر یہ برہن پر یہ لگے دیکھ سنبہت اب آگے
میرے یہ مام اور سب پر کارا بھاگے پران کیگئی سے
بیدا ہوئے اس شری سے پریم کرنے والے ہیں جب پریم کے
دیوگ میں بھی مجھے پران پیارے لگ رہے ہیں تب تو ابھی
نامعلوم مجھے کتنے بھاری دکھ دیکھنے اور سننے ہوں گے۔

چوبائی

کہن رام سیا کہوں بنو دینہا پٹی امر پر تپت کینہا
لینہہ بدھو پن اچھو آ پو دینہو پر جی سو کونتا پو
لکشن رام اور ستیا جی کو تو بن باس دیا اور دیو نوک
نیں بھج کر تپ کا بھلا کیا آپ رنڈایا اور بدنامی لی پر جا کو
شوک اور سنتاپ دیا۔

چوبائی

موہی دینہہ سکھو جو سراجو کینہہ کیگئی سب کر کا جو
اسی تیں مور کاہ اب نیکا تہی پر دین کہو تھہ ٹیکا
اور مجھے سکھ نیک نامی اور اتم راج دیا کیگئی نے سب

بس پر کلا تر دوں بہ جس کی جلیسی پسند ہو۔ مکھ پور وک بے روک
وگ کہتا جلتے۔

چوپائی

موی کا تو مسمیت بہائی۔ کہو کہی کے کینہہ بھلائی
موتو کو سچا چر ماہیں۔ جلیسی سارا مو پران پرہے ناہیں
میری کا تا کیسی مسمیت مجھے چور کر کہئے اور کون کہیں
کہ بڑے بھائی کو بن بھیج کر آپ راجہ بن کر بھرت نے اچھا کام
کیا۔ بہ جڑ جیتن جگت میں میرے سوا اور کون ہے جس کو
شری سیارام جی پرانوں کے سمان پیارے نہ ہوں۔

چوپائی

پر م ہانی سب کہن بڑا لہو۔ اور نور نہنیا اردش کا ہو
نسبہ نیل پریم بس اسہو۔ مہلی اچت سب جو کہو
میری جو سب سے بڑی ہانی ہے اسے آپ بڑا لہو کہہ
رہے ہیں۔ ہا کو کیا دروش ہے یہ یہ لہی در بھاگہ ہے۔ آپ سب
جو کہہ کہہ رہے ہیں وہ سب اچت ہی ہے۔ کیوں کہ آپ لوگ
سنسٹھیل اور پریم کے دش ہو۔

دو

رام ماتو ششی سرل جت مو پریم کھو بستی

کہی سبھائے سنیہہ بس موری دینتا دیکھی

شری رام چندر جی کی ماتا تو بہت ہی سرل سجاد اور مجھ
سے بہت ہی پریم کرنے والی ہے اس لئے میری بے چارگی بھیکر
انہوں نے بھی سبھاوک پریم و ش ہو کر مجھے ایسی آگیا دی ہے۔

چوپائی

گر بیک سگر جو جانا۔ جنہہ ہی بسو کر بدر سمانا
مو کہن تلک ساج سج سوڈ۔ بیٹیں بھی بکھ بکھ سو کوڈ
گرد جی تو گیان کے سمندر ہیں جنہیں سارا سنار جانتا ہے
جن کے لئے سارا دشتو بھیلی پر رکھے ہوئے سر کے سمان ہے۔

وہ بھی میرے لئے راج تلک کا ساج سجا رہے ہیں۔ سچ کہتے ہیں
کہ تقدیر کے الٹ جانے پر سبھی الٹ جاتے ہیں۔

چوپائی

پری ہری راما سیا جگ ناہیں۔ کوڈ نہ کہی مورت ناہیں
سو میں سنب سہت سکھو ہانی۔ انت ہوں سچ ہان جہاں ہانی
سمسار میں سینا جی اہرام چندر جی کے بغیر کوئی اس بات
کو نہیں مانتے گا کہ اس اثر تھ میں میری صلاح نہیں ہے۔ میں
اسے سکھ ناں کر سنوں گا اور سہن کروں گا۔ کیوں کہ جہاں پانی ہوتا
ہے وہاں انت میں کچھ ہوتا ہی ہے۔

چوپائی

ڈرو نہ موی جگ کہی کہو جو۔ پر لوک ہو کر ناہیں سو جو
ایکی آریں دسہہ داری۔ موی لگی بھے سارا مود دکھاری
مجھے اس بات کا بالکل ذہن نہیں کہ سنسار مجھے برا کہئے گا۔ نہ
مجھے پر لوک ہا ہی کچھ سوچ ہے۔ میرے ہرے میں بس یہ ایک
ہی دسہہ (نا تاقین برراشت) آگنی دھپ رہی ہے

چوپائی

جیون لاہو لکھت پھل پاوا۔ سبو کئی موم چرن ملو لاوا
مور جنم رگھو بر بن لاگی۔ جھوٹ کاہ چھٹاؤں ابھاگی
جیون کا سب سے بڑھ کر لاہو تو لکشمی جی نے پایا۔ چلوں
نے سب کچھ تیاگ کر شری رام جی کے چرنوں میں من لگایا۔ مجھ
ابھاگے کا جنم تو صرف شری رام چندر جی کو بن باس دلانے کے
لئے ہی ہوا تھا۔ پھر اب اس پر میرا کچھتا نا بھوتا ہی ہے۔

دو

آپنی دارن دینتا کہوں ہوں سبھی سرو نائی
دیکھیں پنور گھونا تہ پد جے کے جرنی نہ جانی
سب کو سرو نوا کر میں دارن دینتا (بے بسی۔ بے چارگی)
سے کہتا ہوں۔ شری رگھونا تہ جگ کے چرنوں کے دیکھ بٹا میرے

دسے کی میلن دسے کی -

چوپائی

اُن اپاؤ موی نہیں سوچا - کو جیا کے رگھو پر بنو بوجھا

ایکھیں بنگ ایسی من مائیں نہ - پراتہ کال چلیہوں پر پھوٹیں

مجھے اور کوئی اپنے نہیں سوچتا ہے - مٹری رام جی کے

بغیر میرے ہر دے کی بات کون جان سکتا ہے - مایہ من میں

بس نہ ایک ہی شجرہ سا ہوا ہے کہ راتہ کال پو پو شری رام چندہ

جی کے پاس چلوں گا -

چوپائی

جدی من انجمل اپرا دمی - بچے موی کارن سکل اپادھی

تدنی سرن سن مکھ موی دیکھی - چھی سب کرہیں کر پاپیشی

اگرچہ میں برا اور قصود اور ہوں - اور میری دجہ سے ہی

بر سب آخرتہ ہوا ہے تو جی سامنے شرنا میں آتا ہوا دیکھ کر

رام چند جی میرے سب قصوروں کو معاف کر کے میرے اوپر

بہت ہی کرپا کریں گے -

سیل سنگھ سٹھی سرل سبھاؤ - کرپا سنیہہ سدن رگھو راؤ

اری ہک ان بھل کینہہ نہ راما - میں سو سیوک جدی ہاما

شری رگھو ناتھ جی تو شیل - شریلے بہت ہی سرل سبھاؤ کر

اور سیرتی کے بھنڈار میں شری رام جی نے تو کبھی کسی شتر کا بھی برا

نہیں کیا - میں اگرچہ شتر عابوں لیکن ان کا بچہ اور جیوک تو ہوں

تہہ بے پانچ مور بھل مانی - آیسو آسس دیہو سانی

جیمیں سنی بنے موی جنو جانی - آد میں ہوری راو رجدھانی

آپ سب لوگ بھی اس بات میں میری بھلائی جان کر مجھے

اپنی سندربانی سے آگیا اور آشر واد دیکھے جس سے میری ہمتی منک

اور مجھے اپنا داس تھان کر شری رام چند جی الودھیا کو دلپسٹ

آدیں -

دوصا

جدی جنو کا تو میں میں سھو سدا سداوش !

اپن جانی نہ تیا گہیں موی رگھو پر بھروس

اگرچہ میرا جنم دشت ماتا سے ہوا ہے اور میں بجا دشت اور سدا

سے ہی دوشی ہوں تو بھی مجھے شری رام چند جی کا بھروسہ ہے

کہ وہ مجھے اپنا داس جان کر میرا تیاگ نہیں کریں گے -

بھرت بچن سب کہیں پر یہ لاگے - رام سنیہہ سدا صاں چو پلاگے

لوگ بڑگ شلم بش داگے - منتر سبج سلف جنو جاگے

بھرت جی کے بچن سب کو پیارے لگے - انوہ رام جی کے پر بھرتی

ارٹ سے پری پورن تھے - سب لوگ شری رام جی کے دلوگ روہ

زہر سے جلے ہوئے تھے وہ نافوچ بہت منتر کو سننے پر جاگ اٹھے

ماتو بچو گر پر نرناری - سکل سنیہاں بکل بھنے بھاری

بھرت ہی کہیں میں برای برای - رام پدم کوئی تنو آئی

ماتا انتری - گر وٹو اسی اتنی پرش سب پریم کے کارن

بہت ہی ویاک ہو گئے - سب بھرت ہی کی سہرا ہتا کرے

ہیں کر آپ کا شریو شری رام جی کے پریم کی ساکشات مورتی ہی ہے

مات بھرت اس کا ہے نہ کہو - بس یہی کلپ سب نرک نکیتا

ای اگھ ادگن نہیں ہی گہیں - ہرئی گرل دکھ دارو دھی

ہے بات بھرت ! آپ ایسا کیوں نہ کہیں ؟ شری را بھیشہ

جی کو آپ پرانوں کے سمان پیارے ہیں - جو ہا پنج اپنی مور کھتا

کے کارن بھاری مانا کی کھلتا ہے کہ آپ پر کوئی دوش کھائے گا

وہ دشت کروڑوں پشت سمیت سو کلپوں تک ترک کے گھر میں

نواس کرے گا - بھلائی کے دوش اور ہلاں کوئی نہیں مگر سن کرتی ہے

بلکہ ساٹھ کے کاٹے ہوئے کے زہر کو دھو کرتی ہے اور دکھ دھوتا

کو بھی تقسیم کر دیتی ہے -

ادسی چائے بن رامو جہاں بھرت منتر و بھل کینہہ
سوک سندھو نور سب ہی تہہ ایلینو دینہہ

ہے بھرت جی۔ آپ ضرور بن کو چلئے۔ جہاں کہ شری رام چدر
جی ہیں۔ آپ نے یہ بہت اچھی صلاح کی ہے شوک سندھ میں
دبے ہوئے ہم سب کو آپ نے بڑا سہارا دے دیا۔

بھاسب کے من مودہ نہ تھورا جنو گھن دھنی مٹی جاگ موڑ
چلت پرات نکھی ٹر میٹو نیسے بھرتوپران پران پرہ بھیجی کے

بھرت جی کہنے بچن سنتے ہی سب کے من میں ایسا بڑا اثر ہوا
لوں باؤلوں کے گرجنے کی آواز سن کر پیچھے اور دیر خوش ہو
ہے ہوں پرات کال شری رام چندر جی کے پاس چلیں گے یہ نہ

دیکھ کر بھرت جی سب کے پران پیار ہو گئے
منی ہی بندی بھرت ہی سر دانی چلے نکل گھر بد اگر ائی
دھنیہ بھرت چیتو لو جگ مائیں، سیل سیدھو سر است جاتیں

نئی وشنٹ جی کو بندنا کر کے اور بھرت جی کو پندر گوا کر سب لوگ
وداع مانگ کر گھ کو چلے۔ بھرت کا دینا جگت میں دھنیہ ہے۔

اس پر کار کہتے ہوئے وہ سب ان کے شیل اور پریم کی سراہا کرتے
جاتے ہیں۔

کہیں پر پھر بھارت کاو سکل چلے کر یا جہیں سا جو
جیہی راگھو میں ہو گھر کھواری سو جانی جنو گردنی ماری

وہ سب آپس میں کہہ رہے ہیں کہ یہ بہت ہی اچھا کام ہوا
سب چلنے کی تیاری کرنے لگے جس کو بھی پیچھے سے گھر کی رکھو الی
کے لئے چھوڑنا چاہتے ہیں وہ سمجھتا ہے مانو میری گردن پر پھینکی

کو کہہ رہیں کہتے نہیں کاہو کو نہ چھٹی جگ جیون لاہو
کوئی کوئی کہنے لگے کہ کسی کو پیچھے رہنے کے لئے نہ ہو جگت میں جیون
کالاہ کوں نہیں چاہتا ہے۔

دوہا
جرو سو سوتی سدن سکھیں ہر واپو تہ بھائی
سنمکھ ہوت جو رام کرے نہ سہیں سہائی

وہ سوتی گھر سکھ سیر مانتا پتا اور بھائی جل جاتیں جو شری رام جی
کے جروں کے سنمکھ ہونے سے پرسن من سے سہاتا نہ کریں
گھر گھر سا جہیں باہن نانا ہر شومہ دیال پر بھات پیانا
بھرت جانی گھر کنہہ پکارو نگر و باجی کج بھنڈ اردو۔

گھر گھر لوک ایک پر کار کی سواریاں سمار ہے ہیں من میں
یہ خوشی ہے کہ کل پرات کال چنا ہے بھرت جی نے گھر جا کر دھار کیا کہ

نگر گھوڑے باقی محل خزانہ وغیرہ
سمتی سب گھوڑی کے اسی جوں ہونہن چلوں تہی تہی
توپر نیام نہ موری بھلائی پاپ سر و مٹی سائیں دہائی
سب سوتی شری رکھو ناٹھ جی ٹی ہے یہی اس کا انتظام
کئے بغیر اسے چھوڑ کر چلا جاؤ لانت میں مہری بھلائی نہ ہوگی
کیوں کہ سوامی کو بانی ہینیا ناسب پالوں میں سے بڑھ کر پاپا ہے

ارتقات مہا پاپ ہے
کری سوامی ہست سیدھو کو سوئی روشن کوئی دیسی کن کوئی
اس بچاری سچی سیدھو بوسے جے سینہوں منچ دھرم پڑو
سیدھو وہی ہے جو سوامی کا ہست کرے چاہے کوئی کر دودن
دوش کیوں نہ دے بھرت جی نے ایسا دجا کر مہر سیکوں

کو بلایا جو کہی سننے میں بھی اپنے دھرم سے نہیں گر سکتے تھے
کی سبھو مودھو مو بھل بھاشا چو جیہی لایک ستیمیں راگھا
کری سبھو جٹو راگھی رکھو اے، رام مالتو نہیں بھرتو سدرھا

بھرت جی نے ان کو سب بھیدا اور سب دھرم کہہ کر سنایا
جو جس یوگ تھا اسے اسی کام پر لگایا۔ سب انتظام کر کے پہرے لگا

کو بھرت جی کو شلیا جی کے پاس گئے

آرت جی جانی سب بھرت سینہ بجان
کہہو بنا دن پالکیں جی سکھان جان

پوچھ کرنے میں جیتر بھرت جی نے اماؤں کو دکھی جان کر

ان کے لئے پالکیاں اور سکھ آسن دسکھ پال، سجانے کیلئے کہا

چک چکی جی پرناری چہت پرات آرت بھاری

جاگت سب نئی ہیٹو بہانا بھرت بولائے سو سجانا

نکر کے نزارا جی کی بھانت پرات کال کا انتظار نہایت

بلے تلبی سے کر رہے ہیں ساری رات جاگتے جاگتے سہرا

ہو گیا تب بھرت جی نے چیز منتریوں کو بلایا۔

کہو کہو ستونک سماجو بن میں دیب منی رامی راہو

بیگی جیٹو منی سو جو ہارے ترت ترت تھناگ سنوایے

اور کہا رات ننگ دینے کا سب سامان ساتھ لے چلو بن

میں ہی منی و شیشٹ جی رام چندر جی کو راج دیں گے جلدی چلو

یہ سن کر منتریوں نے بدنہ کی اور ترنت گھوڑے ہاتھی اور رتھ

سجا دیئے گئے۔

آرندھتی اُردا گنی سماؤ رتھ چڑھی چلے پر تھ منی راؤ

پیر برنڈر جی باسن مانا چلے سکل تپ بچ مدھانا

سب سے پہلے منی راج و شیشٹ جی اپنی استری آندھ

سمیت اگنی ہو ترکی سب ساگری ساتھ لے رتھ پر سوار ہو کر چلے

پھر برہمن منڈی جو سب کے سب تپ اور تیج کے بھٹا رتھ

ان کو سوار یوں پر چڑھ کر چلے

نکر لوگ سب سبھی سبھی جانا چتر کوٹ کہنہ کہنہ پیاٹا۔

سبھی کا سبھگ نہ جاہیں بھائی چڑھی چڑھی چلت پھینس پالی

نکر کے سب لوگ چتر کوٹ کو چل پڑے۔ جن سندھو

پالکیوں پر چڑھ کر رانیاں چلیں ان پالکیوں کی سندھو

کا درن نہیں کیا جاسکتا

سو پنی نگر سبھی سیو گنی سادو سکل چلائی

سمری رام سیاچن تب چلے بھرت دو بھائی

نکر کو منتر سیو کوں کے جوالے کر کے اور سکو آدر پور دکی

روانہ کر کے مشری رام چندر جی کے جڑوں کا من کر کے بھرت

اور مشتر و گھن ددوں بھائی چلے۔

رام ورس بس سب نرندلی۔ جو گری کرن چلے کی باری

بن سیارا موکھی من ماہیں سانج بھرت پیا دہیں جاہیں

شری رام چندر جی کے درشن کے پیا سے استری پرش ایسے

تیزی سے چلے جاتے ہیں جیسے پیاس سے دیا کی ہاتھی اور ہتھی

پانی کو دیکھ کر دوڑتے ہیں سینا رام اور کشن بن میں سب

سکھوں کو چھوڑ کر پیدل ہی ننگے پاؤں گھومتے ہوں گے یہ

دچار کر کے بھرت اور مشتر و گھن پیدل ہی چلے جا رہے ہیں

دیکھی نہیں لوگ انور کے اتری چلے ہتے گئے زتھ تیاگے

جاکی سمپ راگھی منج ڈولی رام ماٹو مہر دو بانی بولی

بھرت اور مشتر و گھن دو نو بھائیوں کے پریم کو دیکھ کر لوگ

پریم میں لگن ہو گئے۔ اور وہ سب گھوڑے ہاتھی اور رتھ

کو چھوڑ کر ان سے اتار کر پیدل ہی چلنے لگے۔ بھرت جی کے پاس

اپنی پالکی رکھو اگر کو شلیا جی ان سے کوئل بانی سے بولیں۔

تات چڑھو رتھ ملی مہتاری۔ ہو پھری پر یہ پر یو اور دیکھاری

مہریں چلت پھری سب لوگو۔ سکل سوک کر س نہیں گئے جو

ہے تات این مہتاؤں پہاری جاتی ہوں۔ تم رتھ پر سوار

ہو جاؤ۔ نہیں تو سار پر یو اور دیکھو جو جائیگا مہتاؤں پیدل چلنے

سے سبھی لوگ پیدل چلیں گے۔ سب رام کے دیو لوگ دکھ کے

مارے نر بن ہو رہے ہیں۔ کوئی بھی پیدل چلنے میں سمرتھ

نہیں۔

جی کو مار کر لے کھٹکے ہو کر سکھ سے راج کر دیا گا۔ بھرت نے راج
نیتی میں نہیں دیا۔ شری رام کو بن باس ولا کر پہلے تو بد
نام ہی ہوئے تھے۔ اب تو بیوں سے بھی ہاتھ دھونا پڑے گا۔

سکل ستر ستر چربیں عجیب دا۔ راہی ستر جنین ہارا
نکا اچر جو بھرتو اس کرہیں۔ نہیں لیں سلی امے پھل پھر ہیں
سارے دیوتا اور راکشش ویر بھی اکٹھے ہو کر مدھ کیلئے
جٹ جائیں۔ تو بھی مدھ میں شری رام جی کو جیتنے والا کوئی نہیں
ہے بھرت کے ایسا کرنے میں آستھر یہ بھی کیا ہے کیونکہ نہ ہر ملی
بیل کو امت پھل بھی نہیں لگتے۔ (ارتھتات جیسا مانا ہے کیا
ولیس اگر یہ بھی کرے تو اس میں آستھر یہ کیا ہے کیونکہ جیسی بڑی
راتا ویسے ہے اس کا بیٹا)

اس بکاری گوہن گیتی سن کہیو سب سب ہو ہو
ہتھو انہو ہو ہو ہوتی کیچے گھاٹا رو ہو

نشا دراج لے ایسا دیا کر اپنے جاتی والوں سے
کہا کہ سب لوگ ہوشیار ہو جاؤ۔ سلائی ناؤں کو اپنے قابو
کر کے انہیں پانی میں ڈبو دو۔ اور سبھی گھاٹ روک لو۔ کوئی
پار نہ اترنے پائے۔

ہو ہو سب جو میل روک ہو گھاٹا۔ گھاٹ ہو سکل سے کے گھاٹا
سنہو لوہ بھرت سن لیووں۔ جیت نہ ستر ستر اترن دیوں
سج ہو کر گھاٹوں کو روک لو سب لوگ مرنے کے ساج
سب لو ارتھتات بھرت سے مدھ لڑ کر مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔
میں خود بھرت جی کے ساتھ سامنے ہو کر لوہاؤں گا۔ اور جیتے جی
انہیں گڑگا پار اگتو لے نہ دوں گا۔

سمر نو پنی ستر ستر تیرا۔ دام کا جو پھن بھرت کو سریرا
بھرت کھائی نر پو میں جین نیچو۔ بڑی بھاگ سی پائے میچو
یاد بھو جس ستر اور وہ بھی گنگا جی کے کنارے اور وہ بھی
رام چندر جی کے نعت اس ناش دان شری کو پا کر ادھر میں ایک ام

سمر دھری بچن چرن سرونائی۔ رکتہ چڑھی چلت کھینے دو کھائی
تمسا پر کھم دوس کری باسو۔ جو ستر گومتی تریب رنو اسو
ماتا کے بچنوں کو سمر مانتے پردھ کر اور ان کے چلوں میں
سمر نو کر دونوں کھائی رکتہ پر سوار ہو کر چلنے لگے۔ پہلے دن
تمساندی کے کنارے اور دوسرے دن گومتی کے کنارے
مقام کیا۔

دوہا

پئے آہا پھل اسن ایک ستر بھو جن ایک لوگ

کرت رام بہت نیم برت پر ستر بھو جن بھوگ

کوئی تو صرف روزہ ہی پیتا ہے۔ کوئی پھل کھا کر ہی رہ
جاتا ہے۔ کوئی رات کو ہی صرف ایک بار بھو جن کرتا ہے۔ اس
پر کار سب پر دسی لوگ، شری رام چندر جی کے لئے بھوگ اس
کو چھوڑ کر نیم اور برت کرتے ہیں۔

سئی تیر سئی چلے بہا لے۔ سترنگ ستر پتر سب نیا لے

سما چاہب ستر نشا دا۔ ہرے دیا کر فی سبشاوا

رات بھر سئی ندی کے کنارے رہ کر سویرے وہاں
سے چل دیئے۔ اور سترنگ ویر چر کے نزدیک جا پہنچے نشا دراج
نے سب سما چار سنے۔ تو وہ بھی ہو کر من میں سوچنے لگا۔

کارن کون بھرتو بن جاہیں۔ ہے کچھ کپٹ بھاؤ من ماہیں
جوں پے جیان ہوئی گٹلائی۔ توں کت لینہ سترنگ کٹکائی

بھرت کے بن جانے کا کیا کارن ہے؟ ان کے من میں
کچھ کپٹ بھاؤ ضرور ہے۔ اگر ان کے من میں کپٹ نہ ہوتا۔
تو اپنے ساتھ سینا کیوں لے جا رہے ہیں۔

جا نہیں ساج راہی ماری۔ کر میوں اکٹلائے اچھو کھادی

بھرت نہ راج نیلتی ارا آئی۔ تب کلنکو اب جیوں مائی

بھرت یہ جانتے ہیں کہ چھوٹے بھائی لکشمی بہت شری رام

جی کا ادائے سیوک ادھر اُن کے بھائی راج بھرت۔ اگر تیں
اُن کے ہاتھ سے مارا جاؤں۔ تو ایسی موت ڈر لہجہ ہے۔

سوامی کاج کر میہوں لہاری۔ جس دھو لہیوں بن دس چاری
تجیوں پران رکھنا تھ نہو ریں۔ دھوں ہاتھ مذمو دک مو ریں
میں اپنے سوامی شری رام چندر جی کے لئے دن میں لڑائی کرونگا
اور چودہ لوگ میں قبل لیش پاؤں گا۔ یریدی جیت گیا تو سوامی کا کاریہ
سیدھ ہوگا۔ اور یریدی اُن کے نہت پران تیاگ دوں گا۔ تو اُن کی
اس پر کاریہ کر کے کرت کرتیہ ہو جاؤں گا۔ میرے تو دونوں ہاتھوں
میں ہی آئندہ کے لڈو ہیں۔

سرا دھو سماج نہ جانکر لیکھنا۔ رام بھگت ہوں چاسونہ رکھنا
جائیں جلیت جاگ سو مہی بھارو۔ جلی جوبن بٹب لٹھارو
نیک پُرشوں کی سماج میں جس پُرش کی گنتی نہیں اور رام جی
کے بھگتوں میں جس کی کوئی جگہ نہیں۔ اس کا جیون دیر تھ ہے۔
وہ تو پیر تھوی کے لئے بوجھ ہے۔ اور اپنی ماما کے جوبن روپی برکش کو
کاٹنے والے کلہاڑے کے سمان ہے۔

بگت پشاد پشاد پتی سب ہی بڑائی اچھا ہو
شمی رام ماگیو تر تتر کس دھنش سنہا ہو

اس پر کارنشی کر کے نشاد راج نے پرین ہو کر سب جاتی
بھائیوں کا حوصلہ بڑھایا۔ اور رام جی کا سمن کر کے ترکش دھنش
اور کوپ (زہ بکتر) مانگا۔

بجھو بھائیو سچو سچو۔ سنی رجاتی کدرائی نہ کو و
بھلیہیں نا تھ سب ہیں سہر شا۔ ایکہیں ایک بڑھا دنی کر شا
نشاد راج نے کہا۔ ہے بھائیو! جلدی تم سب لڑائی کا
سامان تیار کرو۔ میرے حکم کو من کر کوئی ڈرنے نہ پائے سب نے
آئندہ پورہ کہا۔ ہے نا تھ! بہت اچھا۔ اور سب آپس میں ایک
دوسرے کا جوش بڑھانے لگے۔

چاہے نشاد جو ہادی جو ہادی۔ سو رکھ دن روچی رازی

شمی رام پد سیکچ پن ہیں۔ بھاتیں باندھی چڑھا ہنی دھنہیں

سب نشاد اپنے سوامی گوہ کو بندنا کر کے چلے۔ وہ بھی شور ویر
ہیں۔ اور دن میں لڑنا انہیں بہت بھانا ہے۔ شری رام چندر جی کے چرن
کملوں کا سمن کر کے وہ سب اپنے اپنے ترکشوں کو باندھ کر
دھنش کو چڑھانے لگے۔

انگری پہری کو شری سر دھر ہیں۔ کپھر سانس سب سم کر ہیں
ایک کس اتی اوٹن کھانٹے۔ کو پیں لگن منہوں تھتی چھانٹے
کو چ پہن کر سر پر لو ہے کا ٹوپ رکھتے ہیں۔ اور کپھر سے۔

بھالے اور بھیلوں کو سیدھا کر رہے ہیں۔ ارتھات سنوار رہے ہیں
کوئی تلوار کا دار روکنے میں بہت ماہر ہیں۔ وہ تو ناو خوشی کے ماے
زمین کو چھوڑ کر آکاش میں کود رہے ہیں۔

نچ نچ ساجو سماجو بنائی۔ گوہ راؤت ہی جوبالے جانی
بھٹ سب لایک جانے۔ لے لے نام سکل سمنائے

اس پر کار اپنا اپنا لڑائی کا سامان سجا کر اور دل بندی
کر کے انہوں نے جا کر نشاد راج گوہ کو منسکار کیا۔ نشاد راج نے
سب یو دھاؤں کو دیکھا۔ اور سب کو ہی لائق جانا۔ اور نام لے
لے کر سب کا آذر کیا۔

بھائیو ہلاو ہلاو دھو کھ جنی آجو کا جو بڑ موہی
سنی سروش ابے سبھٹ بیر ادھیر نہ ہو مہی

نشاد راج نے کہا۔ ہے بھائیو! دھوکا نہ دینا۔ آج میرا بڑا
بھاری کام ہے۔ یہ سمن کر سب یو دھا جوش میں آکر بول اُٹھے۔
ہے دیر! ادھیر نہ ہو (ارتھات حوصلہ نہ چھوڑو)

رام بتراب نا تھ بل تورے۔ کر ہیں لٹگو پٹو بھٹ بنو گھورے
جیوت پاؤ نہ پھیں دھر ہیں۔ رنڈ منڈ مئے میدتی کر ہیں

ہے نا تھ! شری رام جی کی کرپا سے اور آپ کے بل سے ہم
سب سینا کو بنا دیروں گے اور گھوڑوں کے گرد دیں گے۔ ارتھات

ویر اور محبت چھپائے نہیں چھپتے۔ ایسا کہہ کر بھینٹ کے لئے
سامان اکٹھا کرنے لگے۔ کندھوں میں کھانے کے لئے اور کھینے
کے لئے ہرن اور کبھی منگوائے گئے۔

بین بین یا کھین پیرا لے۔ بھری بھری بھار کہا نہ اُنے
بلن سا جو سچی ملن سدھالے۔ منگل مول سنگن سبھ پائے
کہا راوگ پرانی اور موٹی موٹی پھیلیوں کے بھار بھر کھر
لائے۔ بھینٹ کا سامان اکٹھا کر کے جب بلنے کے لئے چلے تو
منگل مول شہہ شگن ہونے لگے۔

بکھی دوری تیں کہی رنج نامو۔ کینہہ مئی سہی دند پر نامو
جانی رام پر یہ دہی اس جیسا۔ بھرت ہی اہنیو کھجانی مٹیس
مئی شمشٹ کو دور سے ہی دیکھ کر اپنا نام اچارن
کر کے نشاد راج لے دندوت پر نام کیا۔ رام کا پیرا کھٹکے جابر
میند شور و شمشٹ جی لے اُسے آشیر وادیا اور بھرت جی سے بھی
اُن کا تعارف کرایا۔

رام سکھا سنی سندوتی گا۔ چلے آتری اُگت انورا کا
گاؤں جاتی گوہ ناؤں سنانی۔ کینہہ جو ہار واکھ ہی لانی
"یہ سہی رام جی کا مہتہ ہے" یوں کر بھرت جی رکھ کو چھوڑ کر
اس سے نیچے آکر کریم اُمتاک سے بھرے ہوئے چلے۔ نشاد
راج گوہ لے اپنا گاؤں جاتی اور نام بتلا کر دھرتی پرستار ٹیک
کر بھرت جی کی بندنائی۔

کرت دندوت دیکھی تہی بھرت لینہہ اُر لانی
منہوں لکھن سن بھینٹ کھٹی پر میونہ ہر دے سامانی
نشاد راج کو دندوت پر نام کرتے دیکھ کر بھرت جی نے
اُس کو چھاتی سے لگا لیا۔ بانو خود کھنسن جی سے بھینٹ ہو گئی ہو۔
بھرت جی کے ہر دے میں پریم سماتا نہیں تھا۔

بھینٹ بھر تو تہی اتی پر تہی۔ لوگ سہا ہیں پریم کے ریتی
دھینہ دھینہ دھنی منگل مول۔ سر سہا تہی تہی برہیں کھولا

سب ویر اور گھڑوں کا سفایا کر دیں گے۔ جیتنے جی پاؤں پچھے
نہیں رکھیں گے۔ اور دندوتوں سے دھرتی بھریں گے۔

دیکھ نشاد ناخنہ بھل ٹوٹو۔ کہیو بکاؤ جھواؤ ڈھولو
ایتنا کہت چھینک بھیٹ پائیں۔ کہیو سنگنہ بھیت سہائیں
نشاد راج نے ویروں کی بڑھیا سینا دیکھ کر کہا کہ لڑائی
کا ڈھول بکاؤ۔ اتنا کہتے ہی بائیں طرف چھینک ہوئی۔ شگن وچلے
والوں نے کہا کہ یہ چھینک اچھے ستھان پر ہوئی ہے۔

پورہ ایکو کہہ شگن بپاری۔ بھرت ہی طینے نہ ہوئی اسی
راہی بھر تو مناؤں جہاں ہیں۔ سنگن کہی اس بگر ہو نا ہیں
ایک بزرگ نے شگن وچار کر کہا کہ بھرت سے مل لیجئے
لڑائی نہیں ہوگی۔ بھرت جی رام جی کو منانے جارہے ہیں۔ شگن ایسا
کہہ رہا ہے کہ اُن کے من میں ویر بھاہ نہیں ہے۔

سنی گوہ کہی نیک کہہ پورہ ہا۔ سہساکری کھتا ہیں مہو ہا
بھرت سبھاؤ سیو ہو جو جھیں۔ بڑی ہمت ہانی جانی ہو جو جھیں
پیش کر نشاد راج گوہ نے کہا بزرگ کھٹیک کہہ رہے ہیں۔
جلد بازی کر کے مڑھ لوگ کھپتا تھے۔ بھرت جی کے ہیں اور سہاؤ کو
جلنے بغیر اور بنا وچار رہے ہی لڑائی کرنے میں کجائے لاکھ کے ہانی ہے۔

کہو گھاٹ بھٹ سہٹی سنب لیموں مرم ملی جانی
بوجھی ہتراری مدھہ گتی تس تب کر سہیوں آنی
اس لئے ویرو! تم لوگ سب اکٹھے ہو کر گھاٹوں کو روک لو
میں بھرت جی سے بلکہ بھید نکالتا ہوں۔ وہ رام جی کے متر ہیں یا
دشمن یا ادا سین۔ اُن کا سب بھاہ جان کر جیسا بھی پھر مناسب
ہوگا۔ میں پر بندھ کر رہا گا۔

کھب سینہ ہو سبھا پر سہائیں۔ سیر ورتی نہیں دریں درائیں
اُس کی بھینٹ سنجون لا گے۔ کندھوں پھل کھاگ مرگ مائے
اُن کے سند بھاؤ کو دیکھ کر اُن کے پریم کا پتہ چل جائے گا۔

بھرت جی نشاد راج کو بڑی پریتی سے گلے لگا رہے ہیں۔
پریم کی ریتی کو دیکھ کر سب لوگ رشک کرنے لگے منگل کی مٹول
"دھینہ ہو دھینہ ہو" کی دھن کر کے دیوتا منگی پر نشا کرتے
ہیں۔ اور بھول برسا رہے ہیں۔

لوگ بید سب بھاتی ہی نیچا۔ جاسو چھا پھٹی لیدے سینچا
تہی بھری انکا نام گھو بھرتا۔ بابت پلاک پر پورست گاتا
جو لوگ اور وید دو فو میں سب برکار سے نیچ مانا جاتا
ہے۔ جس کے شریر کی چھایا چھو جانے سے بھی انسان کرنا پڑتا
ہے۔ اسی نشاد راج کو بازوؤں میں لے کر چھاتی سے لگا کر رام
جی کے چھوٹے بھائی بھرت پلاکت شریر سے آنند پوروک ریل
رہے ہیں۔

رام رام کہی جے جمو ہا ہیں۔ تنہی ہی زیا پ پنج سمو ہا ہیں
یہ تو رام لائی اُر لینہا۔ کل سمیت جگم پاون کینہا

بھبائی لیتے وقت بھی جن کے منہ سے رام رام کا شدید
نکل جاتا ہے۔ اُن کے سامنے بھی پالوں کے سہو نہیں آتے۔ پھر
نشاد راج کا تو کہنا ہی کیا۔ جسے خود شریر رام چندر جی نے اپنی
چھاتی سے لگا کر کل سمیت سنسار کو پتر کر کے والے بنا دیا۔

کر م ناس بھو سُر سُر پرئی۔ تنہی کو کہہ ہو سس نہیں دھرتی
اکٹا نام جیت جگم ہانا۔ بالیکسی بھے برہم سمانا
کر م ناشاندی کا جی جب لنگا جی میں مل جاتا ہے تب
کہتے اُسے کون سر پر نہیں دھرتا؟ سدا سنسار جانتا ہے۔ کہ رام
کا اٹنا نام مرا مہا جیتے جیتے بالیک جی پریم روپ ہو گئے۔

سو بچ سہر کھس جمن جڑ پاؤر کول کرات

رامو کہت پاون مہوت بھون پکھیات

مورکھ اور پام چنداں بھس (پہا پر مینے والی نیچ
جاتاں) پاون۔ کول اور بھیل بھی رام نام کا سمن کر کے پریم پتر
اور تینوں لوگوں میں مشہور ہو جاتے ہیں۔

نہیں آچر جو جگ جگ چلی سئی۔ کیہی نہ تہی رگھو بیر بڑائی
رام نام جہا سر کہہ ہیں۔ سنی سنی او دھ لوگ سکھو کہہ ہیں
اس میں کوئی چیز لگی کی بات نہیں۔ ایک یگانہ تر ہی ریتی چلی
اُئی ہے۔ شریر رگھو ناگہ جی نے کس کو بڑائی نہیں دی؟ اس پر کار
دیو گن رام نام کی جہا کہہ رہے ہیں۔ اور حصے سن کر او دھ کے لوگ
سکھتی ہو رہے ہیں۔

رام سکھتی ملی بھرت سپر ہیا۔ پونھی کسل سمنگل کیہیا
دیکھی بھرت کر سیو سینہو۔ بھا نشاد تہی سمے بد بہو
نشاد راج کو ل کر بھرت جی نے اُس سے کُشل منگل کشیم
(خیر و خیریت) پونھی۔ بھرت جی کے شیل اور پریم کو دیکھ کر نشاد راج
گوہ کو ایسا آندہ ہوا۔ کہ وہ اپنے شریر کی سدا بدھ بھول گیا۔

سک سینہو مودو من باڈھا۔ بھرت ہی جیتو ایکٹا ٹاٹھا
دھرت دھرت ج پد بندی بہوری۔ سینے سپریم کرت کر جوری

نشاد راج کے من میں منکوچ (اُس بات کی شرمندگی کہ انکان
پن میں اُن پر دوش لگاتا رہا) پریم اور آندہ اتنا بڑھ گیا۔ کہ وہ کسی
لگا کر بھرت جی کو کھڑا دیکھتا رہا۔ پھر دھرت ج دھرت ج بھرت جی کی چرن
بندنا کی۔ اور پریم کے ساتھ ہاتھ جوڑ کر سنی کر کے لگا۔

کسل مول پد سناج پیکھی۔ میں تہوں کال کسل سناج لیکھی
اب پر گھو پریم انوگرہ تو ریں۔ سہت کوئی کل منگل موریں
ہے پر گھو! آپ کے کُشل کے مول چرن کمپوں کو دیکھ کر
میں تینوں کال میں اپنی کُشل جانتا ہوں۔ اب آپ کی پریم کا پاسے
کر وڑوں کشتوں سہت میرا کھیاں ہو گیا۔

بھٹی موری کر توتی گلو پر گھو مہا جیاں جوتی

جونہ بھٹی رگھو بیر پد جگ بدھی بخت سوئی

بیرے نیچ کر م اور نیچ جاتی کو اور پر گھو شریر رام جی کی دھا کو
س میں دھا کر بھی جو شریر رگھو ناگہ جی کے چرنوں کا بھین نہیں کرتا۔

سب کہہ رہے ہیں کہ جیون کا لالچ تو اسی لئے پایا ہے جس کو رام چند جی نے بغل میں لے کر چھائی سے لگایا ہے۔ نشاد راج اپنے بھاگ کی بڑائی سن کر پرستش سے سب کو اپنے ساتھ لے چلا۔

سن کارے سیدو سکھ چلے سوامی رکھ پانی
گھر تروتر سر باگ بن باس بنائیں جانی

سب سیدو کوں کو نشاد راج نے اشارہ کر کے کہا۔ وہ اپنے سوامی کی مرضی پا کر چلے اور انہوں نے ابو دھیا داسیوں کے لئے گھروں میں درختوں کے نیچے تالابوں پر اور باغیچوں اور جنگلوں میں گھرنے کے لئے جگہ بنادی۔

بہترنگ بیر پر بھرت دیکھ جب۔ بھجے نہیں سب ایک تھل تب
سوہرت سنیں نشاد ہی لاگو۔ جنو تنو دھر پئے انوراگو
بھرت جی نے جب بہترنگ ویر پر کو دیکھا تب ان کے
سارے انگ پریم کے مارے تھل ہو گئے۔ بھرت جی نشاد راج
کے کندھے پر اٹھ رکھے ہوئے ایسی شو بھادے رہے ہیں۔
مانو بنیتی اور پریم شریہ دارن کر کے پرگٹ ہو گئے ہوں۔

ابھی باہر بھرت سینو سپو سنگا۔ دیکھی جانی جگ پاونی گنگا
رام گھاٹ کہیں کینہہ پر نامو۔ بھامنو گنگو ملے جنو رامو

اس پرکار ساری سینا سمیت بھرت جی نے جگت کو پوتر
کرنے والی گنگا جی کے درشن کئے جس گھاٹ پر شری رام چند جی
نے اشنان اور سندھیا کی تھی۔ اس رام گھاٹ کو بھرت جی نے
پرنام کیا۔ ان کا من ایسا پرت ہو گیا۔ مانو خود شری رام چند جی اہل
کئے ہوں۔

کر میں پرنام نگر نرناری۔ مدت برجم مئے باری نہاری
کری جھنڈو ماہیں کر جوری۔ رام چندر پاپرتی نہ تھوری
نگر کے استری پرش پرنام کر رہے ہیں۔ گنگا جی کے پریم مئے
جل کو دیکھو بھی پرت ہو رہے ہیں۔ گنگا جی میں اشنان کر کے سب

وہ جگت میں دیو (قسمت) دوارا لکھا گیا ہے۔ ارفقات کہا
تو میں نیچ کر مرنے والا۔ نیچ جاتی میں پیدا جیو اور کہاں
بھوک ان شری رام چند جی انت کوئی برہمناؤں کے سوامی۔
پرنو انہوں نے مجھے اپنی کرپا کا پاتر سمجھ کر گلے لگایا۔ سو آج مجھے
ان کے بھائی۔ آپ جیسے اتم کل اپن سادھو سبھا وراہ سے
بغلگیر مہ نے کا سو بھاگت پر اپت ہوا ہے۔ اتنی بڑائی مان پر بھا
مجھ نیچ پرانی کو صرف پر بھوک کرپا سے پر اپت ہوئی۔ یہ سب بھج
جان کر بھی جو بھگوان کے چرنوں کا بھجن نہیں کرتا اس کی توانو
تقدیر ہی ملتی ہے۔

کیٹی کا پریمتی کب تاتی۔ لوک بید باہر سب بھاتی
رام کینہہ آپن جہ میں تیں۔ بھٹیوں بھول بھوشن تری تیں
میں کیٹی کا پریمتی عقل اور نیچ جاتی کا ہوں لوک اور دید
دونو سے سب پرکار باہر ہوں۔ لیکن جب سے شری رام چند
جی نے مجھے اپنا یا ہے تب سے وشو کا بھوشن ہو گیا ہوں۔

دیکھی پریتی سنی پئے سہائی۔ بلیو پورہری بھرت لکھو بھائی
ہی نشاد رنج نام سپانیس۔ سادھو سکھ جو ہاریں رانیس
نشاد راج کے پریم کو دیکھ کر اور انکی سندھ بنیتی کو سنکر
پھر شتر و گھن جی اس سے ملے۔ اس کے بعد نشاد راج نے سندھ
بانی سے اپنا نام لے لئے کر اور کے ساتھ ساری رانیوں کو منسکر
کیا۔

جانی لکھن سم دیہیں اسپسا۔ جئے شوکھی سے لاکھ برلسا
نرکھی نشادو نگر نرناری۔ بھئے شوکھی جنو لکھو نہاری

اس کو لکھن جی کے ہمان جان کر رانیوں انہیں استیواد
دیتی ہیں کہ تم سو لاکھ برس تک آند پورک جیو۔ نگر کے استری
پریش نشاد راج کو دیکھ کر ایسے پر سن ہوئے۔ مانو لکھن جی کو
دیکھ رہے ہوں۔

کہیں لکھو ہمیں جیون لاہو۔ بھینیو رام بھدر بھری باہو
سنی نشاد ورج بھاگ بڑائی۔ پرمدت من لینی جلیو لیوانی

جی نشاد راج سے پوچھتے ہیں کہ تجھے وہ جگہ دکھاؤ۔ اور میری آنکھوں
اور من کی جلن کو شیش گرو۔

جہاں سیارام لکھنؤ لسنی سوئے۔ کہت بھرتے چل لوچن کوئے
بھرت بچن سنی بھٹیو لیشا دو۔ تر ت تھاں لئی گینوت اڈو
جہاں سیتارام اور بخشن جی رات کو سوئے تھے۔ ایسا
کہتے ہی اُن کے نیتروں میں جل بھرا۔ بھرت جی کے بچن سُن کر نشاد
راج کو بُرا دکھ ہوا۔ وہ ترنت ہی انہیں وہاں لے گئے۔

جہاں سندیا پنیت تر رگھو بر کئے بشرامو
انی سنہیں سیارام بھرت کینہیو دند پر نامو
جہاں پوترام شوک کے برکش کے نیچے شری رکھو ناگھ جی
لے رات کو آرام کیا تھا۔ وہاں بھرت جی لے بڑے پریم اور اور
کے ساتھ دندوت پرنام کیا۔

کس سانھری نہاری سہانی۔ کینہہ پر نامو پر وھن جانی
چرن رکھراج آنکھنہ لانی۔ نبی نہ کہت پرتی اوحید کاٹی
گشا کی سندرج دیکھ کر اُس کی پر کر مار کے بھرت جی
نے پرنام کیا۔ بھگوان شری رام چندر جی کے چروں کی رکھا کی مٹی
کو بھرت جی نے اُنکھوں میں لگایا۔ اس سے کی بڑی پرتی ہی نہیں
جاسکتی۔

کنک بندو دھنی چارک دیکھے۔ راکھے سیس سیاسم لیکھے
سجلی بلوچن ہرزے گلانی۔ کہت سکھاسن بچن سبانی
شری سیتا جی کے کپڑوں کے دوچار سونے کے ستار
گرے ہوئے وہاں بھرت جی کی نظر پڑے۔ بھرت جی نے اُن کو
سیتا جی کے سمان سمجھ کر سر پر رکھ لئے۔ اُن کے نیتروں لسنووں
سے بھرت ہوئے تیں۔ اور ہرزے میں پیڑا ہو رہی ہے۔ وہ نشاد
راج سے سندربانی سے کہنے لگے۔

شر بہت سیارچن دنی بہینا۔ جتھا اودھ نرناری بلینا
پتا بکے نیوں پیٹ ترکیبی۔ کرتل بھوگوبوگو جگ جیتی

بہی وردان مانگتے ہیں کہ شری رام چندر جی کے چروں میں
ہمارا پریم منت بڑھائی رہے۔

بھرت کھیو سرسری تو رنیو۔ سکل سکھ سیوک سر دھینو
جھری پانی برما گینوں ایہو۔ سیارام پد سچ سینہو
بھرت جی نے کہا۔ ہے گنگا! آپ کی راج سب کو سکھ
دینے والی اور سیوکوں کے لئے تو کام دھینو ہی ہے میں ہاتھ
جوڑ کر آپ سے یہ وردان مانگتا ہوں۔ کہ سیتارام جی کے چروں
میں میرا سبھاوک ہی پریم ہو۔

ایہی پدی مچھو بھرتو کری گروانو ساسن پانی
ماٹو ہنایش جانی سب ڈیرا چلے لوانی

اس پر کار اشنان کر کے بھرت جی گرو کی آگیا پاکر اور یہ جان
کر کہ سب ماتائیں نہا چکی ہیں۔ وہاں سے ڈیرا اٹھائے چلے۔

جہاں تھاں لوگنہ ڈیرا کینہا۔ بھرت سو دھو سب ہی کر لینہا
سر سواکری آیسو پانی۔ رام اٹو نہیں گئے دو ڈو بھائی
لوگوں نے جہاں تھاں ڈیرا ڈال دیا۔ بھرت جی نے سبھی کی
خبر گیری کی۔ پھر دو پوجا کر کے آگیا پاکر دو نو بھائی بھرت اور شری
شری رام چندر جی کی ماتا کو شیدیا جی کے پاس گئے۔

چرن چاپی ہی ہی ہر دو بانی۔ جنین سکل بھرت سمانی
بھاٹی سوٹی ماٹو سیو مائی۔ اُپو نشاد ہی لینہہ۔ بو لانی
چرن دیا کر اور کو مل بانی کہہ کر بھرت جی نے ساری مائوں
کا ہر ستمار کیا۔ پھر مائوں کی سیوا کا کام شریوگھن کو سونپ کر
بھرت جی نے نشاد راج کو بلایا۔

چلے سکھا کر سوں کر جو ریں۔ ستنل سر پر سینہہ نہ تھو ریں
پوچھت کھی موٹھوں دیکھاؤ۔ نیکو نین من جسنی بڑاؤ
سکھا نشاد راج کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے بھرت جی چلے
بہت ادھک پریم کے کا دن اُن کا شری شری شری بھرت

وہ سون کے سارے سینا جی کے دیوگ میں شو بھار بہت
اور جبک رہت ہو گئے۔ جیسے کہ اودھ کے استری پرش شری رام
جی کے دیوگ میں شوک کے کارن گھٹے جارہے ہیں جن کے پتا
شری جنک جی ہیں۔ سنساری بھوگ اور دیوگ جن کے ہاتھ کی پھیلی
پر ہیں۔ اور جن کا ثانی اس سنسار میں کوئی نہیں ہے۔

سسہ بھانو گل بھانو بھو آلو۔ جیہی سہات امراتی پا لو
پرانا تھو رگھو ناٹھ کو سائیں۔ جو بڑھوت سورام بڑائیں
سورہ و تش کے سورج راجہ دشرتہ جن کے سسر ہیں جن کے
دھن اور انشیو کو دیکھ کر دیو اندر بھی اُن سے رشک کرتے ہیں۔ جن
کے پتی پر بھو شری رگھو ناٹھ جی ہیں۔ جن کی بڑائی سے ہی دنیا میں سب
لوگ بڑائی پاتے ہیں۔

پتی دیوتا سستی مہنی سیاسا نہتھری دیکھی
بھرت ہر دھو نہ سہری ہری تیں کھن بیکھی

سہرٹھ پتی بڑا استریوں میں شری مہنی (سہراج) سینا جی کی گستا
سیج کو دیکھ کر بھی میری چھاتی نہیں کھٹی۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ میرا سر دہ
بتھرتے بھی ادھاک کھڑے ہیں۔

لالن جو گو لکھن لکھو لو لے۔ کھے نہ بھائی اس ایہین ہونے
پرین پر یہ پیتو ماتو د لارے۔ سیار گھو سیر سی پران پیارے
لاڈ پیار کرنے کے یو گیکہ میرے بھائی لکھن جی بہت
ہی سلو لے ہیں۔ ایسے بھائی نہ تو کسی کے ہوئے۔ نہ ہیں اور آئندہ
ہوں گے ہی۔ وہ لکھن ابودھیا پری کے لوگوں کے پیارے اور
ماتا کے د لارے ہیں۔ اور سینا جی اور رگھو ناٹھ جی کے تو پران
پیارے ہیں۔

مردو مورتی سکمار بھاؤ۔ نات باؤتن لاگ نہ کاؤ
تے بن سہیں تپ سب بھانتی۔ نہ رے کوئی کھس ایہیں بھاتی
اور بکھشن جی کو مل مورتی اور نازک سچاؤ ہیں۔ جن کے
غمر کو کبھی گرم ہوا بھی نہیں لگی۔ وہ بکشن بن میں سب چکار کی تکفیز

سہن کر رہے ہیں۔ اسے سب کچھ دیکھ کر بھی میری چھاتی نہیں بھتی
اس نے اپنی کٹھونا سے تو کروڑوں بھروں کو بھی ات کر دیا ہے
رام جنہی جگو کینہہ ا جسا گر۔ روپ میں کھ سب گن ساگر
پرچن پرچن گر پتو ماتا۔ رام بھھاؤ سبھی کھاتا
شری رام جی لے جنم لے کر سارے سنسار کو پرکاشناں کر دیا ہے
وہ روپ نیل سکھ اور سارے گنوں کے سمندر میں نگر نو اسی
کٹھنھی گرو پتا اور ماتا سبھی کو شری رام جی سچاؤ ک سکھ دینے
والے ہیں۔

سیر سو رام بڑائی کر ہیں۔ بلوتی بلوتی بنے من ہر ہیں
سادو کوئی کوئی ست سینا۔ کری نہ ہیں پرچون گن لیکھا
شترو بھی شری رام جی کی بڑائی کرتے ہیں۔ جو اپنی بول
چال میں لاپ اور نمرتا سے من کو ہر لیتے ہیں۔ کروڑوں سر سوئی
اور سو کروڑ سیش جی بھی پر بھو شری رام جی کے انت گنوں
کی گنتی نہیں کر سکتے۔

سکھ سوروپ رگھو نیس مٹی منگل مود نہدھان
تے سود کس ڈاسی جی بدھی گتی ہاتی بلوان

جو سکھ سوروپ رگھو گل شرو مٹی منگل اور آند کے بھندار
شری رام چندر جی ہیں۔ وہ دھرتی پر کشا کا بھونا کر کے سونے ہیں
اور ہو بدھانا کی گتی کنتی بلوان ہے۔

رام سنا د کھو کان نہ کاؤ۔ جیون ترو جی جو گئی راؤ
پاک نین پنی مٹی جیہی بھاتی۔ جو گوہر جینی سکھ دن راتی
شری رام جی لے تو کبھی کانوں سے ڈکھ کا نام تک نہیں سنا۔
راجہ جیون کے بولنے کے سمان اُنکی دیکھ بھال کیا کرتے تھے۔ جیسے
پلیکس میٹرول کی اور سانپ مٹی کی رکھنا کرتے ہیں۔ ویسے ہی ساری
ماتائیں دن رات رام جی کی سار سنہال رکھتی تھیں۔

تے اب بھرت دین پر چاری۔ کند مول پھیل پھول اماری
دھک لکٹی امنگل مول۔ بھٹی پران پر تیکولا

شری رام چندرجی انترجامی سنکوچ (شرمیلا سبھاؤ)
پریم اور دیا کے بھنڈا رہیں۔ من میں یہ درڑھ دشواس کر کے
آپ اب چلئے اور آرام کیجئے۔

سکھا کچن سسئی اردھری دھیرا۔ بس چلے سہرت رگھو جھیرا
یہ سسھی پائی نگر نمر ناری۔ چلے یلوکس آرت بھاری

نشا دراج کے کچن سس کر اور ہر دے میں دھیرج دھر کر شری
رگھو ناٹھ جی کا سمن کر کے بھرت جی ڈیرے کو چلے نگر کے سارے
استری پریش یہ سما چار سمن کر ٹرے بھاری ڈھک کے ساتھ اس آسٹھان
کو دیکھنے چلے جہاں پر کہ پر بھو شری رام چندرجی سنے رات کو سیتا
سہت آرام کیا تھا۔

پر دھکستا کری کر ہیں پر ناما۔ دیہیں لیکٹی ہی کھوری بٹھا ما
بھری بھری باری باوچن لہیں۔ بام بدھات ہی دوشن دیہیں
وہ اس سٹھان کی پر کر مار کے پر نام کرتے ہیں۔ اور لیکٹی
کو بہت دوش دیتے ہیں۔ آنکھوں میں ٹل بھر لیتے ہیں۔ اور پر نی
کول بدھاتا کو دوش دیتے ہیں۔

ایک سر اہیں بھرت سینھو۔ کو ڈو کہہ نہتی نیا ہو نہ ہو
رند ہیں اس پر سر اہی نشاد ہی۔ کو ہی سکٹی میوہ بٹا دہی
کوئی بھرت جی کے پریم کی سر اہنا کرتے ہیں۔ کوئی کہتے
ہیں کہ راج نے اپنا پریم خوب نیا با سب اپنی نندا کر کے نشاد
راج کی سر اہنا کرتے ہیں۔ اس سے کے پریم اور ڈھک کارن کون
کر سکتا ہے۔

ابھی بھری راتی کو گو سبھو جاگا۔ بھا بھنو سار گدا را لاگا
گر ہی مناؤن چڑھائی سہا میں۔ نئی ناؤ سب ناؤ چڑھائیں
اس پر کار باتیں کرتے کرتے سب لوگ رات بھر جاگتے رہے۔
صبح ہوتے ہی ناؤ پانی میں ڈال دی گئیں۔ چلے سندر سہاؤنی ناؤ
پر دوشنٹ جی کو چڑھایا اور پھر نئی ناؤ پر سب ماتاؤں کو چڑھایا
دھڑھائی میں بھا سبھو بارا۔ اتری بھرت تب سبھی سبھارا

وہی شری رام چندرجی بن میں بیدل گھیسے ہیں اور گند ٹول
پھل پھول کھاتے ہیں منگل کی جڑ لیکٹی کو لعنت ہے۔ جو اپنے
پران پیارے پتی (واجہ دسرکھ) کے بھی برخلاف ہو گئی۔

میں دھک کھانے اودھی ابھائی۔ سبوا تپات بھلیو جی لگی
کل کھنکری ہر جیو بدھاتاں۔ سائیں دودھو کینہہ کما تاں

مجھ پاؤں کے سندر اور ابھانے کو لعنت ہے جس کی وجہ
سے یہ سب ایدر روٹھے۔ مجھے یادھاتا نے کل کا کلنک بنا کر ہی
پیدا کیا۔ اور دشت ماتا نے مجھے سوانی کا شتر بنا دیا۔

سنی پریم سبھاؤ نشادو۔ ناٹھ کر یٹے کت باد کی بشادو
رام تمہاری پریم تمہارے پریم راہی۔ یہ نرجو سٹو دوسو بدھی بارہی

بھرت جی کی آرت بانی سندر نشاد راج سبھالے لکھائے
ناٹھ باپ دیرکھ وراپ کس لئے کرتے ہو؛ شری رام جی کو آپ
پیارے ہیں۔ اور آپ کو شری رام جی پیارے ہیں۔ ہونہا رلیوان
ہے۔ یہ دوش بدھاتا کے پر نی کول ہو جا لے کا سنے یہ سندر سبھ
سج ہے۔ (آپ کا یا آپ کی مانا کا اس میں کوئی دوش نہیں)

بدھی بام کی کرنی کھن جہیں ماتو کینہی بادی

تیبھی راتی مینی مینی کر ہیں پر بھو سار سہنا روری

تیسی نہ تہہ سورام پریم کہتو ہوں سونہیں گئیں

پر نیام منگل جانی اپنے آتے دھیرج سہیں

پر نی کول بدھاتا کی کرنی بڑی کھن ہے جس نے مانا لیکٹی

کو باؤلی بنا دیا۔ اس رات کو پر بھو شری رام جی بار بار آکر کیساٹھ

ابھی بڑی سر اہنا کرتے رہے۔ تیسی داس جی کہتے ہیں (نشا دراج

بھرت سے کہہ رہے ہیں) شری رام جی کو آپ کے سمان پریم پیارا

اور دوسرا کوئی نہیں ہے۔ میں سو گند کھا کر کہتا ہوں۔ پر نیام میں

منگل ہو گا۔ یہ جان کر آپ اپنے من میں دھیرج دھریں۔
انتر جامی رامو سس پریم کر پا سکتی
چلے کر یٹے لیٹر امو یہ بھاری درڑھ آنی من

سیوک کا دہرم سب سے مشکل ہوتا ہے۔ بھرت جی کی ایسی
دشنا دیکھ کر اور ان کی کول بانی کو سن کر سب سیوک لوگ دکھ
کے مارے کھٹے جا رہے ہیں۔

بھرت تیسرے پیر کینہہ پر پیسیو پر یاگ
کہتے رام سیارا رام سیارا اگلی اگلی الزراگ

اس پر کار بھرت جی پیدل ہی تیسرے پیر پر یاگ راج میں
جا پہنچے۔ سیتا رام سیتا رام کہہ رہے ہیں۔ اور سن پریم کی امنگوں
سے اُٹھ رہے ہیں۔

جھلکا جھلکا پانیہہ کیسیں۔ پنج کوس اوس کن جسیں
بھرت پیادہ ہیں آئے آجیو۔ بھٹیو دکھت سنی سکھ سماجو
بھرت کے چوڑوں کے چھالے کیسے چمکتے ہیں جیسے کس کی
کلی پر اوس کی بوند چمکتی ہے۔ آج بھرت پیدل چل کر ہی آئے
ہیں۔ یہ سن کر سب لوگ دکھی ہو گئے۔

خیر پانیہہ سب لوگ نہائے۔ کینہہ پر ناموت تر سینی ہیں آئے
'بھٹی ستاوت' سیر نہانے۔ دیئے دان جی ہر ستمنا
یہ خیر پاکر سب لوگ نہا چکے ہیں۔ بھرت جی نے تروینی پر
اگر پر نام کیا۔ پھر وہی پوروک گنگا اور جمنہ کے سفید بل میں اٹھان
کیا۔ اور برہمنوں کو دان دے کر انکا ستمان کیا۔

دکھت میا مل دھول ہلورے۔ پلگی سریر بھرت کر جو رے
سکھ کام پر د تیرتھ راؤ۔ بیدرت جگ پر گھٹ پر بھاؤ
سانولی اور سفید لہروں کو دیکھ کر بھرت جی کا شریر ملک
ہو گیا۔ انہوں نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔ ہے تیرتھ راج! آپ سادی
کا مناؤں کو پوری کر دیا لے رہی ہیں۔ آپ کا پر بھاؤ دیدوں میں اور
جنگت میں پرستہ ہے۔

اگلیوں بھیکہ تنیگی رنج دھرمو۔ ارت کا نہ کرنی لکرمو
اس جیاں جانی مچان سدانہ۔ سپھل کر میں جگ بھاگ بانی

چار گھڑی میں سب گنگا پار اتر گئے۔ تیرتھ بھرت جی نے
سب کو ستمنا لیا۔

پرات کر یا کر ی ماٹو پر بندہ گری ہر و نائی
آگین کے نشاد گن و نہو کٹ کو چلائی

پرات کال کی سب کر یا کر کے ماتا کے چرنوں کی بندنا کر کے
اور گرو کو مسرو کر نشاد راج کو آگے کر کے سادی سیتا سمیت بھرت
جی نے کوچ کیا۔

کیو نشاد نا تھو اگوا میں۔ ماٹو پاکیں سکھ چلائی
بھاٹہ یولائی بھائی گھو دینہا۔ سپر نہہ بہت گوٹو گر کینہہ
نشاد راج کو آگے کر کے اس کے پیچھے ماتاؤں کی سب
پالکیاں چلائیں۔ جھوٹے بھائی شتر و گھن جی کو ان کے ساتھ کر دیا۔
پھر برہمنوں سمیت گرو جی نے روزائی کی

آپو سر سہری ہی کینہہ پر نامو۔ سمرے لکھن بہت سیارا مو
گوٹے بھرت پیادہ ہیں پائے۔ کوتل سنگ جا ہیں ڈوری آئے
اسکے بعد بھرت جی نے گنگا جی کو پر نام کیا۔ اور لکھن بہت
سیتا رام جی کو ستمن کیا۔ بھرت جی پیدل ہی چل دیئے۔ خالی ہی
گھوڑے ڈوری سے بندھے ہوئے ان کے ساتھ ہی چلے جا رہے
ہیں۔

کہیں سو سیوک بارہی بارہا۔ سوئے ناٹھ اسو اسوارا
رامو سیادہ ہی پائیں سیدھاے۔ ہم کس تھ گج باجی بنائے
اچھے سیوک لوگ بار بار کہتے ہیں۔ کہ ہے ناٹھ! اب گھٹ
پر چڑھ جلیئے۔ بھرت جی کہنے لگے شری راج چند جی بھی تو پیدل ہی
گئے۔ اور ہمارے لئے دھتھ ہاتھی گھوڑے بنائے گئے ہیں۔

سر بھرجاؤں اچت اس سوارا۔ سب تیں سیوک ہر مو کھورا
دیکھی بھرت گئی سنی مروتو بانی۔ سب سیوک گن گریں گلائی
میرے لئے مناسب تو یہ ہے کہ میں سر کے بل چل کر جاؤں۔

یدہی میں گھسٹتی ہوں۔ اور مانگتا میرا دھرم نہیں۔
تھپانی اپنا دھرم چھوڑ کر بھی میں آپ سے بھیک مانگتا ہوں۔
کیوں کہ وہ بھی لوگ کئی نہ کرنے یوگیہ کرم بھی دکھ کے مارے کر لیتے
ہیں۔ ایسا ہر وہ ہیں وجہ کہ جو فخر تم دانا لوگ ہیں۔ وہ مانگنے والو
کی بانی کو سچیں کیا کرتے ہیں۔

ارتھ نہ دھرم نہ کام رچی گئی نہ چہیوں نربان
جنم جنم رنی رام پدر یہ برد الو نہ آن

میں دھرم ارتھ کام اور موکش کچھ نہیں چاہتا میں آپ سے
کیوں ایک ہی بردان مانگتا ہوں کہ جنم جمانتر میرا شری رام جی
کے چرنوں میں پریم ہو۔

جانہو رامو کشل کری سوہی۔ لوگ کہہ یوگ سہب دروہی
سیتا رام چرن رتی موریں۔ اودن چڑھیو لوگرہ توریں
خواہ شری رام چندر جی مجھے دشت سمجھیں اور لوگ مجھے
گرو دروہی اور سوامی دروہی بھلے ہی ہیں۔ پر شری سیتا رام جی
کے چرنوں میں میری برتی دن بدن آپ کی گریا سے بڑھتی
ہی رہے۔

جلدو جنم بھری شرتی بسا ریو۔ جاچت ہلو سی پارسن دلو ریو
چانکو رتی ٹھٹھٹھ گھی جانی۔ بڑھیں پریمو سب بھائی بھلائی
بادل خواہ جنم بھر پیسے کی سدھ کھلا دے اس کے من مانگے
پر تو خواہ وہ بخت اور لوگے برسائے لیکن پیسے کی رٹ گھٹنے سے
تو بادل کی ہما گھٹ جاتی ہے۔ اس کی تو پریم بھائے میں ہی بھلائی ہے
لنک میں بان چڑھی جیہی دایں۔ تہی پر تیم پدر نیم نب ایں
بھرت کچن سنی ماجھ تری سینی۔ بھٹی مردو باقی سنگل دیہی
جسے اگ میں تپانے سے سونے کی چاک بڑھ جاتی ہے۔

ویسے ہی پر تیم کے چرنوں میں پریم نہاد کر سبک کا بیج بڑھ جانا
ہے۔ بھرت جی کے کچن میں کر تری دیہی کے بیج سے سنگل دینے والی
کوئی بانی ہوئی۔

تات بھرت تمہرے سب بڑھی دھو۔ رام چلن اٹو راگ اکا دھو
باوی گلانی کر ہومن باپیں۔ تمہرے سم راھی کوٹو پرینہ ناہیں
ہے تات بھرت! آپ سب پر کار سادھو پش ہیں۔ رام جی
کے چرنوں میں آپکا آگادھ پریم ہے۔ آپ دیر تھ ہی میں چلے
ہو رہے ہیں۔ شری رام چندر جی کو تمہارے سمان کوئی پیارا
نہیں ہے۔

تنو ملکیو ہیاں بر شو سنی سینی بجن اٹو کول
بھرت دھینہ کی دھینہ سر شرت پر پش پش

تروہی جی کے ایسے کرپا کے کچن سنکر بھرت جی کے ہرے
میں آند ہوا۔ اور خوشی کے مارے بدن کے دو ٹکٹے کھڑے ہو گئے۔
آکاش سے دیوتا لوگ بھرت "تو دھینہ ہے تو دھینہ ہے" کہہ کر پرین
ہو کر پھول برسائے گئے۔

پر مدت تیر تھ راج نو اسی۔ سیکھانس بھو گر مہی ادا سی
کہہ میں پریم علی دس پانچا۔ بھرت سفیہو سیلو سنی سانچا
تیر تھ راج پر یاک میں لو اس کرنے والے بان پرستی، برہما دی،
گرہستی اور سنیاسی پرین ہو کر دس دس پانچا بل بل کر آپ میں
بات چیت کر رہے ہیں۔ کہ بھرت جی کا پریم اوشیل سچا اور پوتر ہے۔
سنت رام گن گرام سہا۔ بھروا ج مٹی برہیں آئے
دندیر نامو کرت مٹی دیکھے رہتی منت بھاگیہ رنج لکھے
شری رام چندر جی کے سندرانت گنوں کو سنتے ہوئے
بھرت جی مٹی سریشٹھ بھروا ج جی کے پاس آئے۔ بھروا ج جی نے
بھرت کو دندوت پر نام کرتے دیکھا۔ اور انہیں اپنا مورتی مان (مسم)
سو بھاگیہ سہا۔

دھائی اٹھائی لانی اڑ لیتے۔ دینے ایں کرتا تھ کینے
اسنو دینہ نائی نہرو سیٹھ۔ چہرت سچ گراں میو جی سیٹھ
انہوں نے دور کر بھرت جی کو اٹھا کر بھاتی سے لگا لیا۔ اور

رام جی کا بن باس میں جانا ہی سارے انترکھ کا مول ہے۔
جس کوئی کر سارے سنسار کو دکھ دھوا۔ بن باس بھی ہو تہا راج ہوا
انجان رانی تو بھلاوی کے دوش ہو کر یہ کج ل کر کے بعد میں پھیانی

تہنیو تہنہ رالپ ابرا دھو کہے سوا دھم ایان اسادھو
کر تہنیو تہنہ ہی نہ دوشو۔ دانی ہوت سنت سنسو شو
اس بات میں تہیں ذرا سا بھی الزام لگائے تو دہ نیچ ہے۔
مورکھ اور دشت ہے۔ اگر تم راج کرتے تو بھی تہیں کوئی دوش
نہ تھا۔ بلکہ شری رام چندر جی کو تو سن کر سنسو شو ہی ہوتا۔

اب اتی کینہیو بھرت بھل تہہ ہی اچیت مت ایہو
سکل سنگل مول جاگ رگھو بر چرن سیدہو

بے بھرت! اب تو تم نے بہت ہی اچھا کیا۔ تم کو ایسا
کرنا ہی اچیت تھا۔ شری رام چندر جی کے چروں میں برتی ہونا
ہی سنسار میں سارے سنسار منگلوں کی جڑ ہے۔

سو تہہ رادھو جیو نو پیرانا۔ بھوری بھاگ کو تہہ ہی سمانا
یہ تہہ رادھو جیو نہ تاتا۔ دسرکھ سنس رام پیرہ بھرتا
سورام پریم ہی تہہ راجیون دھن اور پران ہے۔
تہہ رے سمان سو بھگیا شالی (خوش قسمت) دوسرا بھلا
اور کون ہے؟ ہے ات! تہہ رادھو پریم کچھ اچرج کی باتیں
کیوں کہ تم دسرکھ جی کے پتر اور شری رام چندر جی کے پیارے
بھائی ہو۔

سہو بھرت رگھو بر من مایں۔ پریم پاترو تہہ سم کوڈ ناہیں
لکھن رام سیت ہی اتی پریتی۔ نسہ سب تہہ ہی سہریت سیتی
ہے بھرت سنو! شری رگھو ناکھ جی کے سن میں تہہ رے
سمان پریم کا پاترو اور دوسرا کوئی نہیں ہے۔ شری رام لکھن اور سیتا
جی کو وہ رات بڑی پریت سے تہہ رادھو سہریت کرتے ہوئے گندی
مانا مرنو نہات بریا گا۔ مگن ہو میں تہہ ریں انوراگا
تہہ پر اس سہو رگھو بر کے۔ سکھ جیون مگ جس جڑ نر کے

اور آشیر داد دے کر کرتا رکھ کیا تہی بھرت راج جی نے نہیں پہنچنے
کے لئے جس نے۔ بھرت جی سے نو کر اس طرح بیٹھے ناؤ بھاگ کر
سکوج کے گھر لچا کے گھر سنس جانا چاہتے ہوں۔

مہنی پو تھیل کچھو یہ بڑ سوچو۔ بولے شری لکھن سیکو سنکوچو
سنکوچو بھرت سم سب سہی پائی۔ بدھی کرتی کچھو نہ لید سائی
بھرت جی کے من میں یہ بڑی سوچ لگی ہوئی ہے۔ کہ مہنی کچھ
پھیں گے۔ تو میں کیا جواب دوں گا۔ بھرت راج جی بھرت کے سیں
اور بھگیا ہٹ کو دکھ کر بے۔ بھرت! سنو سم سب خیر پائے ہیں
بدھان کی کرنی پر کسی کا کچھ چارہ نہیں چلتا۔

تہہ گلائی جیاں جی کر سہو بھگیا ناؤ کر ٹوٹی
تات کیکی ہی دوسو نہیں گئی گرامتی دھو تی

اپنی ماتا کی کر توت کو یاد کر کے من میں سوچ مت کرو۔ ہے
تات! کیکی کا اس میں کوئی دوش نہیں ہے۔ سہو تی جی نے
اس کی بڑی کو پھیر دیا تھا۔

سہو کہت بھل کہہ ہی نہ کوڈ۔ لوکو بیڈ بدھ سمیت دوڈو
تات تہہ راج جیو گائی۔ پائہی لوکو سب بھرتا
ایسا کہتے پر بھی تو کوئی لوک میں بھلا نہ کہے گا۔ کیوں کہ لوک
اور وید دو دو کے مت کو ہی نہت لوگ مانتے ہیں۔ کشتو ہے تات
! تہہ رانرل لیش گا کر لوک اور وید دو دوں بھرتا پائیں گے۔

لوک بید سمیت سہو کہت۔ جیہی پتو دیہی راجو سہو لہٹی
راؤ ستیہ برت تہہ ہی بولائی۔ دیت راجو سکھو دھرمو بھرتا
کیوں کہ اس بات پر تو بید اور لوک دو دو متفق ہیں۔

کہ جسے پتا راج دیں۔ وہی راج پاتا ہے راج ستیہ برتی ہے
تم کو بولا کر راج دیتے تو سکھ دھرم اور بھرتا کی پراپتی ہوتی۔

رام گونو بن انترکھ مولو۔ جو سنس سکل سہو بھٹی سولا
سو بھلاوی لیں رانی ایانی۔ کری کچلی انتہوں پھچتانی

کا پرناپ روپی سوریہ آپ کے لیش روپی چندرما کی شوہا کو مل
نہیں کرے گا۔ یہ چند رات دن سب کے لئے سکھایا ہوگا
کیسکی کا کر تو ت روپی راہو اس کے لیش روپی چندرما کا کر اس
نہیں کرے گا۔

پورن رام پیریم بیہوشا۔ گر اومان دوش انہیں دوشا
رام بھگت اب انہیں اگھا ہوں۔ کینہہ سوہا سوہا ہوں
آپ کا نرل لیش روپی چندرما شری رام جی کے پریم امرت
سے پری پورن ہے۔ گر وہ اچان کا دوش بھی اس کو نہیں لگ
سکتا۔ اس لئے اب پتھوی پر بسنے والے جیوں (خاکا بندوں)
کے لئے بھی رام بھگت رس روپی امرت کے اتھاہ سمندر کو
سلہ کر دیا ہے۔

جھوپ بھالگتھ سر سری آئی۔ سمرت سکل سمنگل کھانی
دسرتھ کن برنی نہ جاپاں۔ ادھاکو کسا جیہی ہم جگناں
راہ بھالگتھ گنگا جی کو لائے۔ جس گنگا جی کا سمن سا سمن
منگلوں کی کھان ہے۔ دسرتھ جی کے گنوں کا درن انہیں
کیا جاسکتا۔ اُن سے بڑھ کر کوئی کیا ہوگا۔ اُن کے سمان بھی خسا
بھر میں کوئی دوسرا نہیں ہے۔

جاسو سینہہ سکوپ لیس رام پرگٹ پھئے آئی
جے ہرے نینی کپوں نرکھے نہیں اگھاتی
جن کے پریم اور شیل بھاء کے وش میں ہو کر بھگوان شری
رام چندر جی پرگٹ ہوئے۔ جن شری رام چندر جی کو اپنے ہر دے
کے نیتروں سے دیکھتے دیکھتے شری مہادیو جی کبھی نکلے ہی نہیں۔
اُن کو دیکھنے کی لالسا اُن میں برابر جی رہتی ہے۔ وہی رام دسرتھ جی کے
ٹھکر پتھوپ میں پرگٹ ہوئے۔ اس لئے دسرتھ جی کی براہی دوسرا
کون کر سکتا ہے؟

کیرتی بدھو تھہ کینہہ انو پیا۔ جہنہ لیس رام پریم مرگ روپا
تات کھانی کر مہیاں جاپاں۔ ڈر ہو درورہ پالاس پاپاں

پریم میں اُن کے ہاتے سنے مجھ پر یہ بھید کھلا۔ کہ وہ
قیوں تہارے پریم میں مکن ہو رہے تھے۔ مہارے ساتھ
شری رام چندر جی کو اتنی پریتی ہے۔ جتنی الگائی پریشوں کو سمندر
میں لیش و عشرت بھرے جیوں سے ہوتی ہے۔

یہ نہ ادھاک رکھو پیرائی۔ پرنت کینہہ پال رکھو رانی
تھہ تو بھرت مودت ایہ ہو۔ دھریں دیہہ جہو رام سفیر ہو
یہ شری رکھنا تھ جی کی بہت بڑائی نہیں ہے۔ کیوں کہ
شری رکھنا تھ جی تو شرتا کتوں کے پر یو رکھو پالنے والے ہیں۔
میری سمجھ میں تو ہے بھرت اتم شری رام چندر جی کی پریم مٹوئی

تھہ کہن بھرت کلنک یہ ہم سب کہن اپدیشو
رام بھگتی رس سدھی پرت بھایا بیو گنیشو
جے بھرت! مہادی سمجھ میں تو یہ کلنک ہے لیکن ہم
سب کے لئے تو یہ اپدیش ہے شری رام جی کی بھگتی رس کے نرت
یہ سماں بڑا ہی شیمہ ہوا ہے۔

نو پھو میل تات جہو تورا۔ رکھو برکت کر مڈ چکورا
اوت سدا نقیہ ہی کہوں نا۔ گھٹھی نہ جگ نہ دن دن دونا
ہے بھرت جی! مہار انرل لیش تو ایک ادبھت (نرالا)
چندرما ہے۔ اور شری رام چندر جی کے سیوک مانو کد اور چکوری
آکاش پر کے اور آپ کے نرل لیش روپی چندرما میں یہ انتہ ہے
کہ آپکا نرل لیش روپی چندرما کے آکاش پر کے چندرما کی بھانت
نہ است ہوگا۔ اور نہ کھئے گا ہی۔ بلکہ سمندر بھر میں دن پرتی دن
دوگنا ہوتا جائے گا جس سے رام جی کے سیوک گن روپی کد اور چکورا
کو سدا ہی آندر ہے گا۔

لوک بلوک پریتی اتی کریمہ۔ پرچھو پرتاپ پی مہی ہی ہری ہی
نہی دن سکھ سدا سب کا ہو۔ گر مہی نہ کیسکی کر تہو لہا ہو
نیوں لوک روپی چکر اس آپ کے لیش روپی چندرما پرتی
پریتی کرتا رہے گا۔ اور آکاش پر کے سوریہ کی بھانت پرچھو شری رام جی

تمہہ میری گیم کہنوں سنی بھاؤ۔ اگر انتہائی رکھو راؤ
موبی نہ مانو کرتی کر سوچو۔ نہیں رکھو جہاں جو جانی ہو جو
میں سچے بھاؤ سے کہتا ہوں۔ کہ آپ سرود کی ہیں۔ اور نہ ہی
رکھنا تھی کے ہر نہ کی سب کچھ ماننے والے ہیں۔ مجھے اپنی
مانا کی مری کر توت کا کچھ بھی سوچ نہیں ہے۔ نہ میرے سن میں اس
بات کا دکھ ہے کہ دنیا مجھے برا کہے گی۔

ناہن ڈرو بگڑی ہی پر لو کو۔ پیہو مرن کر موبی نہ سو کو
سکرت سچیں بھری بھوں سہاٹے۔ لیکن رام مرس مت پائے
نہی مجھے پر لوک بگڑنے کا ڈر ہے۔ پتاجی کے مرنے کا بھی
مجھے شوک نہیں۔ کیونکہ ان کے سندر گنیہ کرم اور اتم بکش
سنا بھریں شو بھا پار ہے ہیں۔ جنہوں نے شری رام اور لکشمن جیسے
پتر پائے۔

رام برہن تھی نہ تھیں بھٹ گوی۔ بھوب سوچ کر کون پر سنکو
رام لکھن سیا بنو پاک پن ہیں۔ کری مٹی بیش بھری بن بن ہیں
اور جنہوں نے شری رام چندر جی کے دیوگ میں اپنے کھشن
بھنگ شری کو تیاگ دیا۔ ایسے راجہ کی مری پر شوک کرنے کا کیا کارن
ہے؟ مجھے سوچ تو کیوں اسی ایک بات کا ہے کہ سیتا رام اور
لکشمن نے اپنے پاؤں مٹیوں کے کھیس بنائے بن بن میں گھومتے ہیں۔

جن لبس پھل اسن جی سٹین ڈاسی کس بات

بسی ترو ترنت سہت ہم اتپ برشا بات

وہ مرگ چھالا اور رہتے ہیں۔ پھلوں کا بھون کرتے ہیں۔ لکشا
کے اور تپوں کے بھونے پر سوتے ہیں۔ اور برکشوں کے نیچے فوس
کر کے ہر روز مری۔ گری۔ بادش اور آندھیل کو سہن کرتے ہیں۔

ابھی دکھ داہن جیہی دن چھاتی۔ بھوکہ نہ باسر نہ راتی
ابھی کروک کر او شدھو ناہیں۔ مسودھیلوں سکل لیسو میں مایں
میری چھاتی لکھا رامی دکھ کی صلیں سے جلتی رہتی ہے۔
نہ مجھے دن میں بھوک لگتی ہے۔ اور نہ ہی رات کو نیندا آتی ہے۔ میں

تم نے کیتی روپی اویم (لانی) چندرما کو سید کیا ہے جس
میں رام پریم ہرن کا روپ کئے بستہ ہے۔ ہے تات امن میں کسی
پر کا کی سوچ نہ کرو۔ پارک پا کر کنگالی کا ڈر کیسا؟

سنہو بھرت ہم چھوٹے کہیں۔ ادا میں تاپس بن رہیں
سب سادھن کر سچیل سہاوا۔ لکھن رام سیا در سنو پاوا

سے بھرت ہم ادا میں تپسوی اور بن میں رہنے والے ہیں۔
اسٹائٹ نہ کیش پر کرم یہ سچ سچ کہتے ہیں۔ کہ سیتا رام اور لکشمن کا
درن پا کر تم نے مانوس سادھنوں کا اتم پھیل پالیا ہے۔

تیہی پھل کر چھلو درن تمہارا۔ سہت پیاک پیھاگ ہمارا
بھرت دھنیہ نہ نہ جیو جیو۔ کہی اس پریم مگن مٹی بھینو
اس پھل کا بھی پریم پھل تمہارا درن ہے۔ پر پاک راج سمیت
ہمارا سو بھاگ ہے۔ جو تمہارے درن پائے۔ ہے بھرت اتم دھنیہ ہو۔
تم نے اپنے نیش سے جگت کو جیت لیا ہے۔ ایسا کہ کرمی بھرواج
پریم مگن ہو گئے۔

نشی کشتی بچن سہا سدر شے۔ سادھو سر ای سمن سریر شے
دھنیہ دھنیہ دھنی گن پیاک گا۔ مٹی سنی بھرتو مگن اتو را کا
بھرواج مٹی کے پچن نہ بھاسد سب پر بن ہوئے۔ ستیہ ہے۔
ایسا کہ کر سر اپنا کرتے ہوئے دیوگ بھول برانے لگے۔ ہر لاش اور پر پاک راج
دونوں میں دھنیہ دھنیہ کی دھن بن کر بھرت جی پریم میں مگن ہو گئے۔

بلاک گات ہمایاں رامو سیاسیل سرورہ نین

کری پترامو مٹی مندلی ہی بولے گد گد بین

پریم کے مادے بھرت جی کا شری پلکت ہے۔ ہر نہ میں
سیتا رام ہیں اور کس کے سمان سندر نیتوں میں آنسو بھرے ہوئے ہیں۔
وہ مٹیوں کی مندلی کو پر نام کر کے گد گد بین بولے۔

مٹی سما جو ارو تیرتہ راجو۔ سیا پھوں سیتہ اگھائی اکا جو
ابھی نقل جوں کچھو کہے نہائی۔ ابھی تم ادھاک نہ اگھ ادھائی
مٹیوں کا سامراج ہے۔ اور پر پاک راج تیرتہ ہے یہاں سچی سو گندھ کھانے
سے بھی بھاری ہانی ہوتی ہے۔ اس تیرتہ ستھان میں اگر کچھوٹ موٹ بات بنا کر
کہی جائے تو اس سے بڑھ کر آپ اور بیچ کرم اور کوئی نہیں ہے۔

جانی گروٹی گر گرا بہوری - چرن بندی بولے کر جوری

مٹی بھردواج کے بجنے نہ بھرت جی کے من میں یہ بڑا سوچ
ہوا کہ لے موقع ہی یہ کٹھن سنگوچ (پس پیشہ ہیکچا ہٹ)
اٹرا۔ پھر گرو بھردواج کی باقی کو پوجینہ جان کر ان کی چرن بندنا
کر کے ہاتھ جوڑ کر بولے۔

سردھری آیسو کرے تہارا۔ پریم دھرم یہو ناٹھ ہمارا
بھرت بجن مٹی بر من بھائے۔ سچی سیوک کش نکٹ بولائے
ہے ناٹھ! آپ کی آگیا سرا تھے پردھان کرنا ہی ہمارا پم
کرتیہ ہے۔ بھرت جی کے بجن مٹی سرٹ ٹھ بھردواج جی کے من کو
بہت بھائے۔ انہوں نے معتبر سیوک اور شاگردوں کو اپنے
پاس بلایا۔

جا ہے کینہی بھرت یہو نائی۔ کند مول پھل آنہو جانی
بھلیسی ناٹھ کی تہنہ بہر نہائے۔ پرہٹ پنج پنج کا ج رسدھائے
اور انہوں نے کہا کہ بھرت جی کی تھان لٹازی کرنی چاہئے
تم سب جا کر کند مول اور پھل لے آؤ۔ ہے ناٹھ! بہت اچھا۔
ایسا کہہ کر سب نے سر لوایا۔ اور پرین ہو کر اپنے اپنے کام کو چلے۔

مٹی ہی سوچ پائیں بڑی تہا۔ تسی پوجا جہائے جس دیوتا
مٹی اردھی سدھی انیادک آئیں۔ آیسو ہوئی سوکرہیں گو سائیں
مٹی بھردواج جی سوچ لے لکے کہ ہم نے بہت بڑے تھان
کو دعوت دی ہے۔ جیسا دیوتا ہو اس کی ویسی ہی پوجا ہونی چاہئے
یہ سن کر انیادک اردھی سدھیاں آگئیں اور بولیں۔ ہے سواری! جو
آپ آگیا دیں سو ہم کریں۔

رام برہہ بیا کل بھرت ساج سہت سماج
یہو نائی لری ہر مو شرم کہا مدت مٹی راج
مٹی بھردواج پرین ہو کر کہتے لکے کہ رام جی کے دیوگ من
بھرت جی اپنے چھوٹے بھائی شتر گھن دور سارے سماج سہت بیٹا

نے اپنے من میں سارے سنسار کو وچا کر دیکھ لیا ہے۔ کہ اس
جہا روگ کی کوئی دوائی نہیں ہے۔

مالو مکت بڑھی اگھ مولا۔ تہیں ہمار بہت کینہہ تیسولا
کلی کر کاٹھ کر کینہہ کجتر و۔ گاری اودھی پڑھی کٹھن گنتر و
مانجی کی بڑی چیت ٹاپوں کی بڑ بڑھی ہے جسے ہمار
بہت ارٹھ راج تلک روپی لبسولا بنایا۔ اس لبولے سے
کلیش روپی منوس لکڑی کاشری رام بن باس روپی بڑا جنتر
بنایا۔ اور چودہ برس کی میعاد روپی بڑا منتر پڑھ کر اس بڑے
جنتر کو کاڑیا۔

موی لائی یہو کٹھنا تو تہیں ٹھاٹھا گھالیسی سب جی بارہ باٹا
مٹی جو گورام پھری آئیں۔ لبستی اودھ نہیں ان اپائیں
میرے منت اس نے یہ سارا ٹھاٹھا باٹ سجایا جس نے
سارے سنسار کو تتر بہتر کر کے گھائل کر دیا۔ یہ بڑا ساج بھی مٹ
سکتا ہے۔ جب شری رام جی لوت آویں۔ اس کے بغیر اودھ
کے بسنے کا اور کوئی دوسرا اپائے نہیں ہے۔

بھرت بجن مٹی مٹی کھوپائی۔ سہیں کینہی یہو بھانتی بڑائی
تات کر مو جی سوچ لبسیکھی۔ سب دکھو میٹھی ام پانے یگھی
بھرت جی کے بجنے کٹھن مٹی بھردواج جی نے سکھ پایا۔ سب نے
ہی بہت پرکار بھرت جی کی بڑائی کی۔ اور کہا ہے تات از یادہ
سوچ نہ کرو۔ شری راجندر جی کے چرخوں کے درشن کر کے تمہارا
سارا کلیش مٹ جائیگا۔

کری پر بودھو مٹی بر کہو اتھئی پریم پر یہ ہو ہو
کند مول پھل پھول ہم نہہیں لبھی کری چھو ہو

اس پرکار بھرت جی کو سچا کہ مٹی سرٹ ٹھ کہنے لگے کہ ہے بھرت!
اب آپ سب ہمارے پریم پیارے تھان بنے۔ اور کند مول پھل
پھول جو کچھ ہم بھینٹ کریں وہ کرپا کر کے سو بیکار کر پئے۔

مٹی مٹی بجن بھرت ہیال سوچو۔ بھلیو گواوسر کٹھن سنگوچو

ہے۔ اُن کی بہانہ نوازی کر کے اُنکی نوک کاوٹ کو دوڑا کر دیا۔

رہی ہمدی ہمدی مٹی بربانی۔ بڑبھائی اچھو ہی اچھو مانی !
کہیں پر سپید سی سہو دانی۔ اُتلت تھتی رام لکھو بھائی
رہی ہمدی نے مٹی شریٹھ کے بچپوں کو اپنے سر پر دھر کر
اپنے آپ کو بڑا ہی بڑبھائی (خوش قسمت) سمجھا۔ سب سیدھیان
آپسین کہنے لگیں۔ کہ رام جی کے چھوٹے بھرتا بھرت ہمارے لانا
بہان ہیں۔

مٹی پر بند کی کرے سوئی کا جو۔ ہوئی سکھی سب راج سما جو
اس کی چھوڑ چھوڑ کر میرہ نانا۔ جیہی بلوکی لیکھا ہیں پیمان
اس لئے مٹی بھرتا راج جی کے چروں کی بندنا کر کے راج دہی
کھڑا کرنا چاہئے جس سے سارا راج سماج سکھی ہو جائے ایسا
کہہ کر انہوں نے بہت سندر گھروں کی رچنا کی جنہیں دیکھ کر
بہان بھی شرمندہ ہوتے تھے۔

بھوک بھوک بھوک بھوک اٹھے۔ دیکھت جنہی ہی امر بھیل اٹھے
دائیں دائیں سا جو سب لینہیں۔ جوگ ت ر پین نہیں منو دینہ
اُن گھروں کو طرح طرح کے عیش آرام کے سامان سے بھر
دیا۔ جن کو دیکھ کر دیوتاؤں کے منہ میں بھی پانی بھرا۔ داسی اور
سیدھو گن سب پرکار کا سا ج سامان لئے ہوئے دیکھتے رہتے
ہیں۔ کسی کو کس وقت کو تنسی و ستو کی ضرورت ہے۔

سب سا جو سب سبھی مل ماہیں۔ جے سکھ سر پر سینہ ہوں ناہیں
پر تھم ہی ہاں ایسے سب کینہی۔ سندر سکھ جتھا ر جی جیہی
سندھتوں نے بل بھریں ہی سب سامان سجا دیئے ایسی
عیش و آرام کی دستوئیں تو سینے میں بھی سو رگ میں دیکھتے ہیں
نہیں آئیں۔ پیسے تو جیسے کسی کی پسند تھی اس کو ویسا ہی سندر
اور سکھ ایک نو اس ستھان دیئے۔

بہوری پتر کن بھرت کہوں رشی اس آلیسو دینہ
بدھی لسمے دایکو بھو مٹی بربانی کینہہ

پھر رشی بھرتا راج جی کی آگیا انوسا پر لوار سمیت بھرت
جی کو نو اس ستھان دیا۔ مٹی سرٹھ نے اپنے تپ کی شکست
سے ایسا کھاٹ باٹ رچا کہ جسے دیکھ کر ہر ہمدی بھی حیران
ہو جائیں۔

مٹی پر بھارتا جب بھرت بلو کا۔ سب لکھو لکے لوک تپی لوکا
سکھ سما جو نہیں جانی بھائی۔ دیکھت برقی لسا ہیں گیبانی
بھرت جی نے جب مٹی کا پر بھارتا دیکھا۔ تو اس کے سامنے
انہیں لوکیا لوں کے لوک بھی پیچ دکھائی دینے لگے سکھ کے
سمان کا وزن نہیں کیا جاسکتا۔ جس کو دیکھ کر گیبانی پرش بھی رکت
بھارتا کو کھو بیٹھتے ہیں۔

اسن سین سبسن ستا نا۔ بن بانکا بہگ مرگ تانا
سر بھی پھول پھل امے سمانا۔ بل جلا سیے مہیدہ بدھانا
اسن پان سچی امے امی سے۔ دیکھی لوگ سکجات جی سے
سر سر بھی سر تر و سب ہی کیں۔ لکھی ابھیل شو سس جی کیں
اسن سچ۔ سندر ربتہ۔ چندو وے۔ بن باغیچہ پھول
نانا پرکار کے سنگھ دھت پھول اور امرت کے سمان پھل
کو اُن تالاب آدک نرل جل استھان بہت پرکار کے اور
امرت کے بھی امرت پوتر کھانے پینے کے پدارتھ تھے جنہیں
دیکھ کر سب لوگ و برکت وان پرنشوں کی طرح پیش پیش کر رہے
ہیں۔ کام دھینو اور کلپ برکش بھی کے گھروں میں ہی مسکو
دیکھ کر اندر اور اندرانی کے منہ میں بھی پانی بھرا۔

رٹو لیسنت بہت تری بدھ بیاری۔ سب کہوں سکھ پلادھ چلری
سرک چندن بنتا دک بھو گا۔ دیکھی پرش لسمے لیں لوگا۔

بسنست کا موسم ہے شیتل مند سکندھان تین پرکار کی
ہوا چل رہی ہے۔ دھم ادھت کام موکش چاروں پلادھ بھی کو
سکھ ہیں۔ مالا چندن استری آدک بھو لوں کو دیکھ کر بھی لوگ پرش
ہو رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ انہیں رشی انشرم میں نانا پرکار کے

دیوتاؤں کے گرو جی سہیتی دیوتاؤں کے یجن منکر مسکرائے۔
انہوں نے نزارتھیوں والے اندر کو بیڑگیان کی آنکھوں کے قابا۔ اور
کہا ہے دیوتاؤں کے سوامی! ایاتی شری رام چندر جی کے سیوک کے
ساتھ جو کوئی مایا (چھل) دھوکہ بازی کرتا ہے وہ اٹھ کر اپنے ہی آپ پر
اچڑتی ہے۔

تب چھو کینہہ رام رکھ جانی۔ اب کچالی کری ہو سہی ہانی
سنو سس رکھو ناٹھ سبھاؤ نچ اپرادھ رسائی نہ کاؤ
اس سے پہلے تو شری رام چندر جی کی مرضی پا کر کچھ کیا تھا۔ مگر
اب کوئی چھل کپٹ آدمی کچالی کی تو ہانی ہوئی۔ ہے دیوراج اندر
شری رکھو ناٹھ جی کے سبھاؤ کو سنو۔ جو کوئی ان کے ساتھ اپرادھ کرتا ہے۔
وہ اس پر غصے نہیں ہوتے۔

جو اپرادھو جھگت کر کرئی۔ رام روش پاوک سو جرتی
لو کہوں سید بدشا اتھاسا۔ یہ مہا جانیس ڈر باس
بھرت سرس کو رام سینی جو جوب رام اموجب جیدی
پر جو کوئی ان کے جھگت کے ساتھ اپرادھ کرتا ہے۔ وہ رام جی
کی کرودھ اگنی میں بھسم ہوتا ہے۔ لوک اور وید میں ایسی کھائیں
پر سدیں۔ بھگوان کی اس مہا گو دھرم ساجی جانتے ہیں۔ سادی
دینا شری راج چندر جی کو جیتی ہے۔ وہ شری رام جی بھرت کو بیٹے
ہیں۔ تو پھر ان بھرت جی کے سہان شری رام چندر جی کا پریمی
اور کون ہو گا۔

منہوں نہ آئے امرتی رکھو بر بھگت اسکا جو
اجسو لوک پر لوک دکھ دن دن سوک سما جو

ہے دیوراج! شری رکھو ناٹھ جی کے بھگت کو ہانی بیہانے کا
خیال بھول کر بھی من میں نہ لانا۔ اس سے لوک میں نندا اور پر لوک
میں دکھ ہوگا اور دن پر دن دکھ کی ساگری بڑھتی ہی جاگی
سنو سس اپدیسو ہم ارا۔ راجی سیوکو پریم پیارا
مانت سسکو سیوک سیوک کائیں۔ سیوک سیر سیر و ادھیکا میں
ہے دیوتاؤں کے سوامی ہمارا اپدیس سنو شری رام چندر جی کو اپنا

روپی شول غٹ گیا۔ اہتھات انہیں پریم پدی براپتی ہی ہوئی۔
یہ بڑی بات بھرت کی ناہیں۔ سمرت جی رامو من مایا میں
بارک رامو کت جاک جیدیو۔ ہوت ترن تارن تر تیدیو
بھرت جی کے لئے یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ جنہیں سہ شری رام
چندر جی اپنے من میں سمرت کرتے رہتے ہیں۔ جھگت میں جو بھی شمش
ایک بار "رام" کہہ دیتا ہے وہ بھی ترے اور ملنے والا ہو جاتا ہے۔
بھرتو رام پریمی! کچھ بھرتا۔ کس نہ ہوئی مگو مگل داتا
سدھ سا دھو شری برائن کہیں۔ بھرت ہی رکھی شری ہیاں کہیں
پھر بھرت جی شری رام چندر جی کے پیارے اور ان کے چھوٹے
بھائی ہیں۔ تنہ بھلا ان کیلئے راستہ منگل دینے والا کیوں نہ ہو۔
سدھ۔ سا دھو اور سریشٹھ مہنی جی ایسا کہتے ہیں۔ اور بھرت جی
کو دیکھ کر من میں بڑا پرست ہوتے ہیں۔

دیکھی پر بھاؤ سسلیں ہی سوچو۔ جو بھل بھلی پوج کہوں پوجو
گرتن کہنڈو کر پیے پر بھو سوئی۔ راجی بھرت ہی بھیت نہ ہوئی
بھرت جی کے پریم بھاؤ کو دیکھ کر دیوراج اندر کو سوچ ہوئی۔
بھلا پش کو سندھار رکھلا اور برے کو برا بھلا ستے لگتا ہے۔ اس
لئے گرو بر سہیتی سے کہا۔ ہے پر بھو آپ کوئی ایسا جتن کیجئے جس سے
شری رام چندر جی اور بھرت جی کا ملاب نہ ہو۔

رامو سنکو جی پریم بس بھرت س پریم بیو دھی
بنی بات بگرن جیتی کرے جتنو چھلو سودھی

شری رام چندر جی تو سنکو جی (شریلا سبھاؤ) اور پریم کے
دش میں ہیں۔ اور بھرت جی پریم کے سمندر ہیں۔ بنی بنائی بات جو بلا جاتی
ہے۔ (اندر کو ڈر ہے کہ کہیں بھرت جی اپنے پریم مل سے راج چندر جی کو واپس
نہ لوٹ لائیں۔ اور اس طرح دیوتاؤں کا گارہ پورا ہونے سے رہ جائے)
اس لئے کچھ جھیل ڈھونڈ کر اس کا جتن کیجئے۔
یجن منت سر گرو مسد کانے۔ سہس نین بنو لوچن جاتے
لوہانی سیوک سن مایا۔ کری تاں اگنی پری سر رایا

سیوک پر پیارا ہے۔ سیوک کی سیوا سے پرچھو سیکھ مانتے ہیں۔
اور سیوک کے ساتھ دیر کرتے سے بڑا بھاری دیر مانتے ہیں۔
جدی سم نہیں راگ نہ روشو۔ گہمیں نہ پاپ پو تو گن روشو
کرم پر دھان بسو کری رکھا۔ جو جس کئی سوتس بھلو چاکھا
اگرہ شری رام چندر جی سم بھاؤ رکھتے ہیں۔ اُن میں نہ راگ ہے
نہ غصہ۔ اور نہ وہ کسی کے پن پاپ اور گن دوش کو ہی گرسن کرتے
ہیں۔ انہوں نے سنسار کا کرم ہی سنسار کا پر دھان کر رکھا ہے جو
جیسا کرتا ہے۔ ویسا ہی پھل بھوکتا ہے۔

تدنی کر میں سم لشم بہارا۔ بھگت اچھگت ہر دہ انوسارا
اگن ابیپ امان ایک رس۔ رامو سگن بھگت پریم پس
تو بھی وہ بھگت اور اچھگت (جو بھگت نہیں) کے ہر دے
(منو بھاون) کے انوسار سم (یکساں) اور لشم (امتیازی) سیوکار
کرتے ہیں جو شری رام اپنے پرارکھ سروپ میں نرگن نرلیپ مان
رہتے اور ایک رس میں وہ بھگت کے پریم کے دوش میں ہو کر سگن
روپ میں اوتار لے کر پرگٹ ہوتے ہیں۔

رام سدا سیوک رمی رکھی۔ بید پران سادھو سر سادھی
اس جیل جانی تھو کٹلانی۔ کر مو بھرت بد پریتی سہائی
شری رام چندر جی سدا اپنے سیوکوں کی کامنا کی پوری کرتے ہیں
وید پران سادھو اور دوتا اس کے ساکشی ہیں۔ میں ایسا دتو اس کے
کٹلتا تھو ر دو اور بھگت جی کے چروں میں سچا پریم کرو۔

رام بھگت پر سمیت نرت پر دھک دھکی دیاں

بھگت ہر مونی بھرت تیں جی ڈور ہو سر یاں

ہے دیوتاؤں کے سوامی اندر رام جی کے بھگت دوسروں
کی بھلائی میں لگے رہتے ہیں۔ وہ دوسروں کے دکھ سے دکھی ہوتے
ہیں۔ اور نیکام بھاو سے دوسروں پر دیا کرتے ہیں پھر بھرت جی تو
بھگتوں کے سراج ہیں وہ آپ کی بھلا کیوں کر مانی کریں گے؟ اس
لئے اُن سے بالکل نہ ڈرو۔

سنی سر بر سر کر۔ بر بانی۔ بھا پر سو دوسن مٹی گانی
برشی پر سون ہرشی سر راؤ۔ لے سر ہم بھرت سبھاؤ
دو اندر اپنے گرو پر مہستی کی سرٹھ بانی ٹن کر ٹیہ پریت ہوئے
اُن کی ساری سوچ مٹ گئی۔ تب آندت ہو کر دو اندر پھلوں کی
برشتا کر کے بھرت جی کے سبھاؤ کی سرائی کرنے لگے۔

ایہی بدھی بھرت چلے مک جابل۔ دساد کھی مٹی سدا سہا پیں
جہیں رامو کی لہیں اُسا سا۔ اگت پریمو مہوں چھو پاسا
اس پرکار بھرت جی راگ میں چلے جا رہے ہیں۔ انکی پریم دشا کو
دیکھ کر مٹی اور سدا لوگ رشک کرتے ہیں۔ بھرت جی جب سرور آکھ
کر رام کہتے ہیں تبھی مانو چاروں طرف پریم اُٹھتا ہے۔

دو ہیں بچن مٹی کٹس پشانا۔ پر حرن پریمو نہ جانی بھانا
یچ باس کری جس ہیں آئے۔ بڑھی نیمرو وچن جل چھائے
بھرت جی کے ان دین بچنوں کو شکر بجز اور تھو بھی پھل جاتے ہیں۔
ایو دھیا کے نو سیوں کا پریم کہتے نہیں بتا۔ یچ میں مقام کرتے ہوئے
جنا جی کے جل کو دیکھ کر انکی آنکھوں میں آنسو بھرا آئے۔

رھو برن بلو کی بر باری سمیت سماج

ہوت لگن بار دھی برہ چڑھے میک جہاج

شری گھونا تھ جی کے شیاں رنگ۔ جیسے جتنا جی کے شیاں رنگ
والے جل کو دیکھ کر بھرت جی سمیت ساری سماج کے رام جی کے ویوگ
روپی سمندر میں ڈوبتے ڈوبتے ویاک روپی ہزار پر چڑھے بیٹھے۔
اگر تھات جتنا جی کے شیاں جل کو دیکھ کر جب لوگ شیاں دون شری

چھوڑ کر دوڑے آئے اور ان کے سذر روپ اور پرستی کو دیکھ کر اپنے ہم
کاچھل پا کر وہ سب بہت ہی پرست ہوئے۔

کہیں سپریم ایک ایک پاہیں۔ رام کو کھنکھو سکی ہو جس کے ناہیں
بے یو بزن روپو سوئی آلی۔ سیو سینہ ہو سہر س سم جانی
گاؤں کی استریاں ایک دوسری سے بڑے پریم کے ساتھ کہتی ہیں
ہے سکھی۔ دیکھو تو یہ رام لکھن ہیں یا نہیں۔ بے سکھی اراکی عمر۔
شریر اور رنگ روپ تو ان جیسا ہے۔ شیل پریم اور چال
سب ان کے سمان ہی ہے۔

بدیشو نہ سو سکھی سیانہ سذگا۔ آگس انی چلی چترنگا۔
ہیں پرست مچھ مانس کھیدا۔ سکھی ہن بدیشو ہوئی اہیں کھیدا
پرستو ان کے شریر پر ان جیسے بستر نہیں بیتابی ان کے ساتھ
ہیں۔ اور ان کے آگے چترنگھی سینا چلی جا رہی ہے۔ مچھ ان کے پرست
نہیں۔ ہن میں ان کے بڑا لکھ ہے۔ ان کھیداوں سے بے سکھی یہ
شک ہوتا ہے۔ کہ یہ وہ نہیں۔

تاسو ترک تیاگن من مانی۔ کہیں سکھ تیبھی سم نہ سیانی
تیبھی سہرا بانی پھری پوجی۔ بولی مدھر بچن نیا دوجی
اُس سکھی کی یہ دیں سبھی استریوں کے من میں بچ گئی سب کہنے
ایکس کہ اس کے سمان کوئی چتر نہیں۔ اُسکی پتر تا کی سہرا بنا کر کے کہ تہا دا
کہنا سچ ہے۔ اس پرکار اس کا ہر کر کے دوسری استری مدھر بچن بولی۔
کہی سپریم سب کھتا پر سنگو۔ جیہی بدھی رام راج رس ہنگو
بھرت ہی ہجوری سہرا ہن لاگی۔ میل سینہ سبھاے سبھاگی
شری رام چندر جی کے راج تک کا اس (مزا) جس پر کار بھنگ
ہوا تھا وہ سب کھتا کا پر سنگ اس نے پریم بہت کہا۔ بھر بھرت جی
کے شیل پریم اور سبھاگی کی پرستسا (تورف) کرنے لگی۔

چلت پیادیں کھات پھل پتا دینہہ۔ تخی راجو
جات مناو ن رکھو ہر ہی بھرت سہر کو آجو
ہے سکھی! دیکھو۔ بھرت جی پتا کے دیئے ہوئے راج کا تیاگ

رام چندر جی کے دیوگ کی پتر اسے ویاہل ہو گئے۔ اور یہ دجا کر کے
کہ جلدی ہی ان کے دشن ہوئے دالے ہیں۔ اُنھے من شانت ہوئے۔

جمن تیر تیبھی دن کری باسو۔ بھٹیو سمے سم سب ہی سبھا ہو
راتی ہیں گھاٹ گھاٹ کی ترنی۔ آئیں اگت جاہیں نہ برنی

اُس دن جن کے گھاٹ پر ہی مقام کیا۔ سمے انوسا سب
کیلے کھاتے پینے کی سہولیت ملی۔ رات ہی رات گھاٹ گھاٹ
پر ایک ناویں آگئیں جن کا وزن نہیں کیا جاسکتا۔

پرانت پار بھٹے ایک ہی کھیواں۔ تو شے رام سکھا کی سیواں
چلے نہائی ندی ہی سہر ناجی۔ ساتھ نشا دنا تھ دوو بھائی

پرانتہ کللی نہ تے ہی وہ سب ہی پوریں جمن پار ہو گئے اور رام
جی کے سکھا نشا دنا تھ کی اس سیوا سے سب ہی منتشت ہوئے۔
پھر جمن جی میں اشنان کر کے اور سہرا کر نشا دراج کے ساتھ دونوں
بھائی بھرت اور شتر بھگن نے کوچ کیا۔

آگس مٹی بر باہن آچھیں۔ راج سماج جانی سبھا چھیں
تیبھی چھیں دوو بندھو سیادیں۔ بھٹون سن مٹھی سادیں
سب سے آگے سذر سوار یوں پر شتر بھٹ مٹی ہیں۔ اُنچے چھے
ساارا راج سماج جا رہا ہے۔ اُن سب گے چھے بھرت اور شتر بھگن
بیدھے سادے بستر اور کہنے پہنچے ہوئے پیدل جا رہے ہیں۔

سیوک سہر دچو ست سا تھا۔ سمرت کھنوسیار گھو نا تھا
جہاں جہاں رام باس بشرما۔ تہاں تہاں کر ہی سپریم سیرنا
سیوک متہر اور منتر یوں کے پتر ان کے ساتھ ہیں سب لکھن
سیتا رام کا سمرن کرتے جا رہے ہیں۔ جہاں جہاں جاتے وقت شری
رام چندر جی نے مقام کیا تھا۔ وہاں وہاں وہ بڑی شردھ سے
پرنام کرتے ہیں۔

مک باسی نراری شتی دھام کام تخی دھائی
دیکھی مٹرپ سینہ سب مدت جنم پھلو پانی
راہیں رہنے والے گاؤں کے نرادی یہ سن کر گھر کے کام کاج

دلو لوگ سے تیرھ راج پر پاگ کی آسانی سے پراتی ہو گئی ہو۔
 سنگھل دیپ دوسرے کے کارن وہاں کے لوگوں کا پر پاگ راج
 میں آکر دشنام کرنا ممکن نہیں۔

راج کو سہت رام گن کا تھا۔ صنعت جاپی سمہرت رگھو ناتھا
 تیرھ مہی انترم مہر دھاما۔ بڑھی مچھیں کرہیں پرنا ما
 اس پر کار اپنے گن سمیت شری رگھو ناتھ جی کے گنوں کی کھن
 سننے ہوئے اور شری رگھو ناتھ جی کا سمن کرتے ہوئے بھرت جی
 جارہے ہیں۔ راستے میں کے تیرھوں میں اشان کرتے ہوئے مہی انترم
 دیو مندروں کو دیکھ کر پرنا م کرتے ہیں۔

میں میں من ماہیں پرنا م ہو۔ سیارام پدیدم سینہ ہو
 بلہیں کرات کول بن باسی۔ بیکھ لہس پڑو جیتی ادا سی
 اور من ہی من یہ وردان مانگے ہیں کہ شری سیتا رام جی کے
 پھر کملوں میں میری میرتی ہو۔ راستے میں بھیں کول وغیرہ بن ہیں
 رہنے والے اور بان پرستی برہجاری جیتی اور سنیا سی ملتے ہیں۔

کری پرنا م پڑو جیتی جیتی۔ کبھی بن لکھنوا موبید مہی
 تے پرنا م کا چار سب ماہیں۔ بھرت ہی دیکھی۔ علم پھلو ماہیں
 ان میں سے ہر ایک کو پرنا م کر کے پوچھتے ہیں کہ سیتا رام اور
 لکشمی کس بن میں ہیں؟ وہ پرنا م کے سب سما چار بھرت جی کو کہتے
 ہیں۔ اور انہیں دیکھ کر ہم کاہیں پاتے ہیں

جے جن کہیں کسل ہم دیکھے۔ لے پرنا م لکھن سم لیکھے
 اسی پرنا م پڑو جیتی جیتی۔ سنت رام بن باس کہانی
 جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے ان کو کسل پرنا م دیکھا ہے ان کو وہ
 رام لکشمی کے سمان ہی پیار سے جانتے ہیں۔ اس پرکار سب سے
 سند بانی سے پوچھتے اور شری رام جی کے بن جانے کی کھن سننے جاتے ہیں

تیرھی باس مہی پرات ہیں چلے مہر اور گھونا تھ

رام دریں کی لالسا بھرت مہر سب سا تھ

کر کے پیدل چلتے اور نہیں کھاتے ہوئے شری رام چندر جی کو منائے
 کے لئے جارہے ہیں۔ ان کے سمان دوسرا آج کون ہے؟

بھائی بھائی بھرت آپر نو۔ کہت سنت دکھ دوش ہر نو
 جو پھو کہ بھرت سکھی سوئی۔ رام بندھو اس کا چہ نہ ہوئی
 بھرت جی کا بھارتی بھائی بھکتی اور ان کا آچرن کہتے اور سننے
 سے دکھ اور دوشوں کے ہرنے والے ہیں۔ یہ سکھی اچھ بھی
 کہا جاتا ہے تھوڑا ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو؟ شری رام چندر جی کے
 بھائی جو تھوڑے۔

ہم سب سپا بھرت ہی بھیں۔ بھینہ دھینہ جیتی جیتی
 ڈان دیکھی دسپا بھتا ہیں۔ کیکی جیتی جو کو ستو نا ہیں
 ہم سب بھرت اور انہیں چھوٹے بھائی شری مہن جی کو دیکھ کر
 آج سو بھاگہ وان استروں کی گنتی میں آگئیں۔ اس پرکار بھرت
 جی کے گنوں کو اور انکی دشا کو دیکھ کر سب استراں پھتا ہیں۔
 اور جیتی ہیں۔ کہ یہ پتر کیکی جیتی مانا کے پورے نہیں ہے۔

کو کو کہ دوش رانی ہی ناہن۔ بھئی مہو کینہہ مہی جو داہن
 کہاں ہم لوگ بید بھئی ہینہی۔ لکھو تیا کل کر تو تی ملینی
 بہیں کدیس لگاؤں کیا ما۔ کہاں یہ دوشو تیرہ پرنا ما
 اس آندہ آچر جو پرتی کر ما۔ جنو مہو بھو کی کلپترو ویا ما
 کئی جیتی ہے کاس میں کیکی کا کوئی دوش نہیں۔ بدھا آج ہمار

انکوں اطلاتی ہیں جنہوں نے یہ جوگ کر دیا۔ کہاں ہم لوگ۔ دید
 دھئی ہر جو جنگی علاقے اور گنوار گاؤں میں سستی ہیں اور استروں
 میں ادھم استراں ہیں۔ اور کہاں پیر کر موں کا پرنا م سڑپ آکا
 درن۔ ایسا آندہ آچر جو پرتی کر ما۔ جنو مہو بھو کی کلپترو ویا ما
 برکش رتیلی رہیں اگ گیا ہو۔

بھرت دوشو دیکھت کھلیو ماگ لو کہ نہ کر بھاگو
 جنو سنگھل باس نہہ کھلیو بدھی لہس پرنا م
 بھرت جی کے دشن کرتے ہی راستے میں رہنے والے لوگوں
 کے بھاگ کھل گئے، مانگھل دیپ کے رہنے والوں کو

کئی ہی اکٹھی برہم سکھواہ تم ملن جنیشو
اس سے بھرت جی کا جیسا پریم تھا۔ اس کا وزن تیش جی
بھی نہیں کر سکتے۔ کوئی کے لئے تو اس کا وزن کرنا ایسے ہی جہاں
ہے جیسے اینکا را اور ممتا سے ملین چت والے منشوں کے لئے
برہم سکھ کی پراپتی۔

سکل سینہ پھل رکھو برکس۔ گئے کو س دئی دن کر ڈھریں
جلو تھا کو بھی بسے ہی بتیں۔ کینہہ گون رکھو ناٹھ پر تیش

شری رگوناٹھ جی کے پریم کے مارے پھل ہونے کے کارن
سورج غروب ہونے تک سب لوگ صرف دو کوئی ہی مل سکے۔ اور
اچھی جگہ اور بانی کا آرام دیکھ کر رات بسر کرنے کیلئے وہاں ہی ٹھہر گئے۔ رات
کے بیت جانے پر شری رگوناٹھ جی کے پریمی بھرت جی نے آگے کوچ کیا۔

اہاں رامو ر جتی او سیتھا۔ جاگے سیال ستین اس دیکھا
سہت سماج بھرت جنولے۔ ناٹھ بیوگ تاپ نن تائے۔

اُدھر شری رام چندر جی جب جاگے تو ابھی کچھ رات باقی تھی۔
رات کو سیتا جی نے ایسا پینا دیکھا ماو سماج سہت بھرت جی
وہاں آئے۔ وہ پر بھوکے ویوگ کی آگ میں جل رہے ہیں۔

سکل ملن من دین دکھاری۔ دیکھیں ساہو سن اٹو ہاری
سستی سیاپن بھرے جل لوچن۔ بھئے پوچ بس سوچ بھوچن

سب ہی من میں اُداس اور دین دکھی ہیں۔ سا سول کو دوسری ہی شکل
میں دین دکھی دیکھا سیتا جی کے پیسے کو من کر شری رام جی کی آنکھوں میں
آنسو پھر گئے سب کی فیتا کو دور کرنے والے بھگوان سویم چندا میں گمن
ہو گئے۔ دیکھو کیسی وجیزن کی لیلہ ہے۔

لکھن سین یہ نیک نہ ہونی۔ لکھن کچاہ سنائی کوئی

اس کہی بندھو سمیت نہانے۔ پوچی پراری سا دھو سناٹے
پر بھو شری لکشن جی سے کہنے لگے۔ کہ ہے لکشن اس پیسے کا پرنام
اچھا نہ ہوگا۔ کوئی بڑی فرسٹا نہ گا۔ ایسا کہہ کر بھائی سمیت شری رام چندر جی
لے اٹھان کیا۔ اور شوچی کی پوجا کی۔ اور سا دھوؤں کا آدرس نکال دیا۔

اس دن وہاں ٹھہر کر دوسرے دن سویرے ہی شری رگوناٹھ
جی کا سر من کرتے ہوئے چلے۔ ساتھ میں جانے والے سب لوگوں کو
بھی شری رام جی کے وزن کرنے کی اگھاٹا بھرت ہی کے سامان ہے
منگل سنگ ہو پیں سب کا ہو۔ پھر کپہیں سکھی۔ پلوچن باہو
بھرت ہی سہت سماج اچھا ہو۔ ملہیں رامو ممتا ہی دکھ داہو
سب کو منگل خان ہو رہے ہیں۔ مکھ دینے والے پرشوں کے
رائیں اور استریوں کے بائیں نیز اور بازو پھر کس رہے ہیں۔ سارے
سماج سہت بھرت جی کے من میں اتساہ (حوصلہ) ہے۔ کہ شری رام
جی کے ملنے سے سب دکھ درد مٹ جائے گا۔

کرت منور تھ جس جیاں جاگے۔ جہاں سینہ پریم سب کے
ستھل انگ پگ لگدی دھیں۔ پھل بچن پیچم بس بولہیں

جو جس کے من میں ہے وہ ویسا ہی منور تھ کرتا ہے۔ سب پریم
کی شراب میں متوائے ہوئے جا رہے ہیں سب کے انگ شتھل ہیں
اور راستے میں قدم دھرتے ہوئے ان کے پاؤں ڈنگا رہے ہیں۔
پریم کے دش ہوئے سب گد گد بچن بول رہے ہیں۔

رام سکھاں تنہی سے دیکھاوا۔ سب سرو منی سچ سہاوا
جا سو سمیت سہت پیٹے نیرا۔ سیاسمیت سچیں دووہیرا

نشا دراج گوہ نے اُسی سے پرتوں میں سراج بھاد سے ہی
سند کا مدگری دکھلایا۔ جس کے نزدیک ہی سینوئی ندی لے
کنارے سیتا جی سمیت دونوں بھائی تو اس کرتے ہیں۔

دیکھی کریں سب دند پر ناما۔ کہی جے خانگی جیون راما
پریم لگن اس راج سماجو۔ جنو پھری اور دھ چلے رکھو راجو

سب لوگ اس پرست کو دیکھ کر مات پر نام کرنے لگے۔ اور
جانگی جیون شری راج چندر جی کی جے ہو۔ ایسا بیکار کرنے لگے۔
معاذ راج سماج پریم میں لگن ہے۔ مانو شری رگوناٹھ جی ایدھیا
کو دلپس لوات چلے ہوں۔

بھرت پریمو ستھی سے جس تن کہی سکھی نہ سینیشو

بھٹاؤ کو من میں جان کر پرکھو شری رام چندر جی کا من بھرنے کیلئے
کوئی ٹھکانا ہی نہیں پاتا۔

سمادھان تب بھایہ جانے۔ بھرتو کہے ہوں سادھو سیانے
لکھن لکھن پیر بھوہرے بھبھارو۔ کہتے سمے سم پتی بچارو
تب یہ جان کر انہیں سادھان (نسلی) ہو گیا کہ بھرت سادھو

بھٹاؤ اور جڑ ہے۔ اور میرے کہنے میں ہے لکھن جی نے پرکھو شری رام
چندر جی کے من کو چنتا لگن دیکھا۔ تو وہ سمے کے اسوار پتی بھرتے

بچن کہنے لگے۔ سیدو گو سیانے۔ سیدو گو سیانے نہ ڈھیلو ڈھیلو
بنو بھٹاؤ کچھو کہ بیٹوں گو سیانے۔ سیدو گو سیانے نہ ڈھیلو ڈھیلو
تمہرے سرور گہ سوننی سوانی۔ اپنی بھٹی کہ بیٹوں انو کا می
ہے سوانی اس آپ سے پوچھے بغیر یہ کچھ کہنے لگا ہوں کیونکہ
سیوک کسی اپت کال میں ڈھیلو ٹھانی کرنے سے ڈھیلو نہیں سمجھا جاتا۔

ہے سوانی! آپ سرور گہ شرونی ہیں۔ میں تو اپنی بھٹی کے ٹوسا کرتا ہوں۔

ناٹھ سہر ڈھیلو سہر چت سیل سینہہ نہدھان

سب پر پرتی پرتی جیاں جانے اُپو سمان

ہے ناٹھ! آپ سب کا بھائی کارن پرہم ہمت کرنے والے ہیں۔

آپ سہل سبھاوشیل اور پریم کے بھنڈا رہیں۔ آپ کو سمجھی سے پریم
اور سمجھی پر رشواس ہے۔ آپ اپنے ہر دے میں سب کو اپنے سمان
جانتے ہیں۔

بھرتی جیو پائی پر بھو تائی۔ مورو مورو بس ہو میں جانی
بھرتو نیتی رت سادھو سجانا۔ پر بھو پیر پیرو سکل جگو جانا

لیکن رشتے بھوگو میں اسات مورو جیو پیر بھتا (سوانی پن)
پاکر مورو وش اپنے اصلی روپ میں نئے ہو جاتے ہیں۔ بھرت نیتی پن
سادھو بھٹاؤ اور مورت ہے۔ آپ کے چرنوں میں اس کا پریم ہے۔ اس بات
کو سارا سنا رہا تھا ہے۔

تیبو اُپو راج پدو پائی۔ چلے دھرم مر جادو مسٹائی
کس کسندھو کو اور سرد تاکی۔ جانی رام کن باس ایکا کی
گر کی مورتوں سبھی سما جو۔ اُنے کرے اُنکٹاک را جو

چند ستمانی سوننی بندی بیٹھے اُتر دسی دیکھت بھٹے
نہ دھوری لکھ مرگ بھوری بھاگے بگل پر بھو اُترم گئے
تسلی اُٹھے اولو کی کارنو کاہ چت سچکت رہے
سب سماچار کرات کو لہنی آئی یہی اور سر کہے

دیوتاؤں کا سمان اور سنی جنوں کو بند نا کر کے شری رام چندر
جی بیٹھ گئے اور اُتر دشا (شمال کی جانب) کی طرف دیکھنے لگے۔

آکاش میں دھول چھاری ہے۔ بہت سے لیشو بھی بھرتے
ہوئے پر بھو کے اُترم کی طرف بھاگے۔ ارہے ہیں۔ تسلی داس جی
کہتے ہیں کہ پر بھو یہ سب کچھ دیکھ کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور سوچنے لگے
کہ اس کا کیا کارن ہے؟ من میں وہ بڑے حیران تھے۔ اتنے میں
کول اور بھیلوں نے آکر سب سماچار سنایا۔

سنت سمنگل بین من پر مودن پلاک۔ بھرت
سور دھورہ نین تسلی بھرتے سینہہ جل

تسلی داس جی کہتے ہیں کہ سندر منگل بچن سُن کر پر بھو شری
رام چندر جی کا شری پکت ہو گیا۔ من میں بڑا اُتر نہ ہوا۔ اور موم سرا
کے گل کے سمان سندر نیت پریم جل سے بھرت گئے۔

بھوری سوچ بس بھے سیارو نو۔ کارن کون بھرت اُگو نو
ایک اُئی اس کہا بھوری۔ سین سنگ جیترنگ نہ بھوری
سیتا پتی شری رام چندر جی بھرت لگن ہو گئے کہ بھرت جی کے
سنے کا کیا کارن ہے؟ پھر کسی ایک نے آکر کہا کہ بھرت جی کی سادھ
بڑی بھاری جیترنگ سیتا پتی ہے۔

سونی رامی بھاتی سوچو۔ ات پتوت کج ات بندھو سوچو
بھرت بھٹاؤ سمجھی من رہیں۔ پر بھو چت بہت کھتی پاتو رہیں

پر بھو شری رام چندر جی بہت ہی سوچ کے وش ہو گئے۔
ادھر پتاجی کے بچنوں کا پلن اُدھر بھرت جی کا راج سنبھالنے میں
سکوچ ہونے کے کارن انہیں منانے کے لئے آنا۔ بھرت جی کے

کوئی پرکار کلیبی کسلائی۔ اُسے دل بھری دوو بھائی
 وہ بھرت بھی آج آپ کے ادھیکار کو پلک دھم کی مریدا
 جنگ کر کے چلے ہیں کھیل کھولے بھائی آپ پر بیت کال کاسے
 دیکھ اور یہ جان کر کہ آپ بن میں بغیر کسی مددگار کے اکیلے ہیں میں
 بڑا دھار کر کے سماج کو سجا کر آپ کو ٹھکانے لگا کر راج کو بے کھٹکے
 کرنے کے لیے یہاں آئے ہیں۔ اٹیک پرکار کے کپٹ اور کٹنا من
 میں لے کر سینا کٹھی کر کے دو فوں بھائی چڑھ دوڑے ہیں۔

جول جیاں ہوتی نہ کپٹ کچائی۔ کیہی سوہاتی رتھ باجی گجالی
 بھرت ہی دو سو دیئی کو جاییں۔ جگ برائی راج بدویا میں
 اگر اُنکے حق کپٹ اور کال نہ ہوتی تو رتھ گھوڑے اور مانتی کسے
 اچھے ملنے بھرت جی کو بھی کیا دوش دیا جائے۔ راج پدیا جانے پر سندسار
 میں سبھی مدیں اندھے ہو جاتے ہیں۔

حسی گروتیا گامی کھشوشو چڑھو بھو بھومی سر جان
 لوک سید تین مکھ بھا ادھم نہ بین سمان
 دیکھو! چندا مانے کرو گی استری سے بھوک کیا۔ راج نہش
 برہمنوں کی پالکی پر چڑھا۔ راجہ بن جیسا تو کوئی بیچ اور نہیں ہو گا جو
 لوک اور وید دونوں سے سمجھ ہو گیا۔

ہسبا سو سمر نا کھو ترہ سنکو۔ کیہی نہ راج مددینہہ کلنکو
 بھرت کینہہ یہ اچیت ایاؤ۔ رپورن رنچ نہ را کھب کاؤ
 سہسرا ہو، دیو راج اندر اور تری شنکو آدی کس کو راج کے
 گھنڈے کلنک نہیں کیا۔ بھرت جی نے یہ ایلے ٹھیک ہی کیا
 کیونکہ شرو اور قرضے کے کسی آتش کو بھی باقی نہیں رہے دیا جائے۔

ایک گنتی نہیں بھرت بھلائی۔ ندرے رامو جانی اسہائی
 بھھی پریدی سوو اسجو بسعشی۔ سمر سوش رام مکھو سیکھی
 بھرت جی نے ایک کام اچھا نہیں کیا۔ جو آپ کو بن میں بے یار و مددگار
 پا کر آپکا نرا دیا۔ جب وہ یدتھ میں آپکے کردہ سے بھر پور لکھ کو
 دیکھیں گے۔ تو وہ اس بیچ کرم کا مزہ بھی اچھی طرح سے چھ لیں گے

ایتنا کہت ننتی رس بھولا۔ رن رس بھولک مس بھولا
 پیر بھو پدیندی مس راج راکھی۔ بولے سیتھ سچ بلو بھاشی
 اتنا کہتے ہی نکشن جی میتی رس تو بھول گئے۔ اور یدتھ رس رپنی
 برکھن پکا دلی کے ہاٹے سے پھول اٹھا۔ ارٹھات (نتی کی باتیں)
 تو انہیں بھول گئیں۔ اور ویرت نے اندر ہی اندر جوش مارا پھر پھو
 شری رام چندر جی کے چروں کی مندا کر کے اُن کے چروں کی دھول
 سر پر رکھ کر اور اپنا سچا اور سچا وک بل کہتے ہوئے بولے۔

انوجیت ناٹھ نہ مانب مورا۔ بھرت ہم ہی اچکار نہ تھورا
 لکن کی سہے رہے مٹو مارے۔ ناٹھ ساتھ دھو ہاٹھ ہمارا
 ہے ناٹھ! میرا کہنا انوجیت (نامناسب) نہ مانے بھرت نے
 ہمارے ساتھ کچھ کم چھڑ خانی نہیں کی ہے۔ ارٹھات ہمارے ساتھ بہت
 زیادتی کی ہے۔ آخر کہاں تک من کو مارا کر انکی زیادتی سہتے جاییں کوش
 ہمارے ہاتھ میں ہے۔ اور ہے ناٹھ! آپ ہمارے ساتھ ہیں۔

چھتری جاتی رکھو کل جنمو رام انوک جگو جان
 لات ہوں ماریں جڑھتی سترنچ کو دھوری سمان
 کھشتری جاتی۔ رکھو کل میں خیم اور آپکا سیوک ہوں۔ سارا
 سندسار اسے جانتا ہے۔ پھر بھلا زیادتی کیسے سہن کرتا جاؤں۔
 دھول کے سمان بیچ اور کون ہے۔ پر نتولات مارنے پر وہ بھی مہر
 ہی چڑھتی ہے۔

اٹھی کر جوری رجا لیسو ماگا۔ مہنوں پیر رس سووت جاگا
 باندھی جٹا سر کسی کٹی بھا تھا۔ ساجی سر اسنو سائیو ہا تھا
 ایسا کہہ کر پڑے ہو کہ ناٹھ جڑ کر نکشن جی سے پھو سے آگیا
 مانگی۔ ناو ویر رس نیند سے جاگ اٹھا ہو۔ سر پر جٹا باندھ کر کس کوش
 کس کر اور دھش کو سجا کر باں کو ہاتھ میں لے کر کہا۔

اجو رام سیوک حسبو لیٹوں۔ بھرت ہی ستر کھاون دیٹوں
 رام نرا در کر کھلو پائی۔ سو دھوں سترنچ دوو بھائی
 ہے پھو! آج میں آپ کے سیوک ہونے کا پیش نوں گا۔

اور بدھ میں بھرت کو شکشاؤنگا۔ اہم کے نرادر کرنے کا بھل پا کر دونو
بھائی بدھ سے سچ پر میں سے سوئیں گے۔

اسی بنا بھل شکل سما جو۔ پر گٹ کر یوں رس پا بھل مہو
جیسی کمری نکر لئی مرگ را جو۔ بدی لپیٹی لوانجیسی با جو
تیسہ میں بھرت ہی میں سمیتا۔ سانج ندری تپا متوں بھیتا
جول سہاے کر سنگرو آئی۔ توں مار یوں رن رام دو پائی
اچھا جو ا ج سارا سماج اگھے ہو کر چڑھ آیا۔ آج میں پہلا
سارا کر بدھ پر گٹ کر مل گیا۔ جیسے ہاتھوں کے چھنڈ کو شیر کچل
سکتا ہے۔ اور ہلا لوانجیسی کو جیسے لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ ویسے ہی
بھرت کو ساری سینا سمیت اور شر و گھن بہت نرادر کر کے انہیں
بدھ میں پراست کر دوں گا۔ اگر خود شر و جی مہا راج بھی اُن کی سہا متا
کو نہیں تو تپے رام اپنی دو پائی میں انہیں بدھ میں مار دوں گا کبھی نہیں
چھوڑوں گا۔

اسی تروٹل ماکھے لکھنؤ لکھی سنی سپتھ پروان
سبھ لوگ سب لو کیتی جا بہت جھبھری مھکان
لکھن جی کو کرودھ سے لال پیدا ہوا دیکھ کر اور اُنکی سچی بڑیا کو
سُن کر سب لوگ ڈر گئے۔ اور لوگ پاں ڈر کے مارے گھرائے ہوئے

صانگ جاسے ہیں۔
جگو بھگت گنگ بھٹی بانی۔ لکھن باہول پل بھانی
تات پزناپ پر بھاؤ تمہارا۔ کو کھی سکئی کو جتان ہارا
سارا سندار ڈر میں گن ہو گیا لکھن جی کے پاد باہول (وقت
بازو) کی پرشنا کرتی ہوئی اکاش بانی ہوئی کہ ہے تات اتہا لے
پر تاپ کے پو بھاؤ کو کون کہہ سکتا ہے۔ اور کون جان سکتا ہے۔

انوجیت اچت کا جو کچھ ہوو۔ سبھی کیسے بھل کہہ سبو کو وہ
ہنسا کر ی پھیں کچھت ایں۔ کہیں بید بدھ تے بدھ ناپیں

پرتو جو کچھ بھی کرنا ہو۔ پیسے اُس کے سمندھ میں اچت انوجیت
(مناسب اودا مناسب) کا خوب اہی طرح سے ویا کرنا جائے
سوچا کچھ کر دیا پوروک جو کام کیا جائے اُسے بھی بھلا کہتے ہیں بد
اور پتہ نہ لوگ کہتے ہیں کہ جو ملہ بازی کر کے بعد میں پھتے میں وہ

بدھی مان نہیں ہیں۔

سنی سرجن لکھن سکی نے۔ رام سیاں سار سنماتے
کی تات تمہاری سہائی۔ سب میں کھن راج رڈو بھائی
دیوانی سُن کر لکھن جی لگا گئے۔ شری رام چندر جی نے اور کید سافہ
اُن کا سمان کیا۔ ہے تات اتم نے بڑی سندی تپتی کہی ہے۔ راج کا
بدھ (چھنڈ) سب سے کھن ہوتا ہے۔

جوا چونت نرپ ماہیں تہی۔ تاہن سار دھو سہا مہیں سٹی
سندھو لکھن بھل بھرت مہر لیا۔ بدھی مہر سچ میں سنانہ رڈو لیا
پر نتو راج کے مدکا آئیں کر کے وہی راجہ متوالے ہوتے ہیں۔
جنہوں نے سار وھوں کی بھکا کا سمت سنگا نہیں کیا۔ ہے لکھن
مٹو! بھرت جی کے سمان اتم پرش برہما جی کی رچائی ہوئی شری
میں نہ کہیں سنا ہے اور نہ کہیں دیکھنے میں آیا ہے۔

بھرت ہی ہوئی نہ راج مدو بدھی ہری ہری پانی
کبرھوں کہ کا کھی ریکر فی چیر سہندھوں سانی

ابودھیا کے راج کی تو بات کیا ہے۔ برہما و شنو اور شر و جی
کا پد پا کر بھی بھرت کو کبھی راج مذہن ہو گا۔ کیا کبھی کھائی کی
بوندوں سے کھشیر ساگر کھیل سکتا ہے۔

تھر و ترن ترنی ہی کو کھی۔ لگنو مگن کو میا مہیں مہی
گو پر چل بوڑیں گھٹ جونی۔ رنج چھما برو چھارے چھوئی

اندھیرا چاہے دوپہر کے سورج کو نکل جائے اکاش چاہے
بادلوں میں تل کر لین ہو جائے۔ اگست مٹی گائے کے کھر قنفذہ جیسی
میں بھلے ہی ڈوب جائیں۔ اور برہتوی چاہے اپنی بھلاؤک سہی
شیلنا (قوت برداشت) کو کھوڑے۔

مسکائی کو میر و اڑائی۔ ہوئی نہ نرپ مدو بھرت ہی بانی
لکھن تمہارا سپتھ پتھو انا۔ سچی سندنھو نہیں بھرت سمانا

تھر چاہے اپنی بھونک سے سیمرو پریت کو اڑا دے۔ یہ سب
نا ممکن ایں ممکن ہو سکتی ہیں۔ لیکن ہے بھائی! بھرت کو راج مذہن نہیں

جس کا وزن نہیں کیا جاسکتا۔ ادھر بھرت جی نے سارے سماج کے بہت مندائی کے پوتے میں اشتنان کیا۔

سرت سیمپ لکھی سب لوگا۔ مائی مانو گر سچو نیوگا
چلے بھرتو جہاں سیار گھوڑائی ساکھ نشا دناھو کو بھائی

ندی کے کنارے باقی سب سماج کو ٹھہرا کر مانا گویہ اور شری
کی آگیا پا کر بھرت جی شریو گھن اور نشا دراج کو ساکھ لے کر وہاں کو
چلے جہاں پر کہ شری سیتا جی اور شری رگھو ناکھ جی براجمان تھے۔

سبھی مانو کرتب سکچا میں۔ کرت کرتک کوئی من ماہیں
رامو لکھنوسیا سستی مم ناؤں۔ اٹھتی جی انت جہاں تھی ٹھاؤں

بھرت جی اپنی مانا کی کرتوت کو من میں یاد کو کے آگے بڑھنے
میں بیکھی تے ہیں۔ اور اپنے من میں کروروں کو ترک (اعتراض)
شک شبہات کرتے ہیں۔ اور سوچتے ہیں۔ کہ میرا نام من کر رام کشن
اور سیتا جی ستھان چھوڑ کر کہیں دوسری جگہ اٹھ کر نہ چلے جائیں۔

مانوتے مہوں مانی موہی جو کچھ کر رہی سو گھوڑ
اگھ اوگن چھپی آدر رہیں سمجھی اپنی اور

میری مانا کی کرتوت پر دیا کر کے اور مجھے اس کا بیٹا جان کر
وہ جو کچھ بھی میرے ساکھ کریں سو گھوڑا ہے۔ پر وہ اپنی طرف بھکر
ارھات مجھے اپنا چھوڑا بھائی اور سیوک مانا کر اس سمبندھ کی دشمنی
سے وہ میرے پاؤں اور دوستوں کو کشما کر کے میرا ہی آدر کریں گے

جوں پر میر ہیں ملن منو جانی۔ جوں نہا نہیں سیوکو مانی
موریں سولن راہی کی پن ہی۔ رام سوسوامی دو سب جن ہی

خواہ مجھ کو بلین من جان کر تیاگ دیں خواہ اپنا سیوکستان کر میر
سنان کر میں تو نا لکی جتیروں کی شرمن ہوئی۔ شری نام جی تو بڑے
اتھ سوامی ہیں۔ دوش تو سب دس کا ہی ہے۔

جگ جس بھاجن جا ملک جینا۔ نیم نیم راج جینن نہین
اس من گنت چلے ملک جانا۔ سگ سگین سگین سب گاتا
سنار میں لیں کے پاترو پیسے اور بھلی ہیں جو اپنے نام اور پریم کو

ہو سکتا۔ ہے لکھن میں تنہا ری اور پتا جی کی سوگند کھا کر کہتا
ہوں۔ کہ بھرت جی کے سامن کوئی پوتہ اور اتم بھائی سنسار میں

نہیں ہے۔
سگھو کھیر و اوگن جگھو تانا۔ ملئی لکھی پریمو بدھاتا

بھرت ہنس رہی ہنس تررا گا۔ جینی کینہہ گن دوشن بھیا گا
بشہ گنوں سے بیعت جل ان دونوں کو ملا کر بدھانا اس

در شہ جگت کی رچنا کرتا ہے۔ ارھات ساری شری گنوں اور
اوگنوں سے ملی چلی ہے بھرت جی لے تو سورج و نس روپی

عالماب میں ہنس روپ سے جنم لے کر گن اور دوشوں کو الگ الگ
کر رہا ہے۔
گئی گن لے جی اوگن باری۔ نچ جس جگت لینہی اجیاری

کہت بھرت گن سیلو سسھاو۔ پریم پیو دھی ملن رگھو راو
گن روپی دودھ کو گہرین کر کے اور اوگن روپی جل کا تیاگ کر

کے بھرت جی لے اپنے نیش سے سنسار کو روشن کر دیا ہے بھرت جی
کے گن شیل بھیا کو کہتے کہتے شری رگھو ناکھ جی پریم ساگر میں گن
ہو گئے تھنی رگھو برانی ببدھ دیکھی بھرت پر سہیتو

سکل سہا بہت رام سو پر بھو کو کر یا نکیتو
دینا لوگ شری نام چندر جی کی بانی من کر اور بھرت کے

تیں اٹھی پر تہی دیکھ کر سنا کر نے لکھے اور کہنے لگے۔ کہ شری نام
چندر جی کے سامن کر یا نہ جان پر بھو اور کون ہے؟

جوں نہ ہوت جاگ جنم بھرت کو۔ سکل دہرم دھرم دھرم دھرم کو
کئی کل اگم بھرت گن کا تھا۔ کوا تھی تہہ بنو رگھو ناکھ

اگر سنار میں بھرت جی کا جنم نہ ہوتا تو یہ بھو پر دھرم کی دھرم
کو کون دباری کرتا۔ ۶۔ کوئی سماج کے لئے بھرت جی کے گنوں کی
کھتا اگم ہے۔ (ارھات کوئی لوگ اس کا پاؤ نہیں پا سکتا ہے
رگھو ناکھ! آجے پیر سے دوسر کوئی نہیں جان سکتا۔
لکھن رام بیان لکھن شری بانی۔ اٹی سگھو اپنیو نہ جانی بھائی
اباں بھرتو سب سہت سہا ہے۔ چند انیس نیتیت نہا لے
لکھن رام اپنا سیتا جی نے دی ناؤں کی بانی من گویت ہی کہہ پایا۔

جیسے کہ کھپر کار کی آفت کے بچے سے ڈری ہوئی دکھی پرجا
 قینوں تاپوں (اڑھیا تاک اڑھی دلوک اور اڑھی جھونک) سے ٹپرت
 اور بڑے بھاری گرمیوں سے ستائی ہوئی کسی اُتم دلش اور اُکم راج
 میں جا کر ٹکھی ہو جائے بھرت جی کی ٹھیک دوسری اڑھا ہو رہی ہے دھرت
 زیادہ بارش کا ہونا۔ بالکل بارش کا نہ ہونا۔ جڑیوں کا بہت بڑھ جانا۔
 مٹی دل کا فصل کا صفایا کر دینا۔ طوطوں کا کھیتوں کو اجاڑ دینا۔ اور
 کسی دشمن کی فوج کا کھیتوں اور فصلوں کو برباد کر دینا۔ ان چھ آفتوں
 کو اپنی کہتے ہیں)

رام باس بن سیتی بھرا جا۔ ٹکھی پر جا جنو پائی سسرا جا
 پتھر کو بلیک کو نریسو۔ بین سہاوں پاؤں دیسو
 شری رام جی کے رہنے سے بن باس کی سیتی ایسی شو بھا پائی
 ہے۔ مالو اچھے راج کو پا کر پر جا ٹکھی ہو گئی۔ وہ ایک راج ہے۔ اور
 دیراگ منتری ستے۔ اور سندھ سہاؤ نان نو تر دلش ہے۔

بھٹ جم نیم سیل راجہائی۔ سناہی سیتی سچی سندھ رانی
 سکل انک سہاؤں سسراؤ۔ رام جرن اشتر پرت چاؤ

یہ کم (۱) انسا سیتی۔ ۱۔ ستے (چوری نہ کرنا)۔ بن سیتی اور پری
 گرہ (کسی دستور پر میرے پن کا بھیا نہ نہ کرنا) ۲۔ اور نیم (۱) شو ج یعنی
 پونتر سنو ش تپ۔ شاستروں کا پڑھنا پڑھانا۔ اور الیشور پر شر دھا
 اس راجہ کے شہر بودھا ہیں۔ پر بت راج دھانی ہے۔ شانی اور شرٹھ
 ابھی اس راجہ کی سندھ اور پونتر رانیاں ہیں۔ وہ سرٹھ راجہ راج کے
 سب انگوں سے پورن ہے۔ اور راجہ رام چندر جی کے جرنوں کے آخرت
 رہنے سے اس کے من میں بڑا بھاری اُلسا ہے۔

جلتی ہوئی پاؤں دل سمت میرا کھو لو
 کرتا الٹا لاجو پرت کھ سمپدا سکا لو

موہ روئی راجہ کو اس کی فوج سمیت جیت کر یہ دو یکا روپی
 راجہ بے کلکے راج کر رہا ہے۔ اس کے نگریں مکہ سیتی اور سکا (انام)
 کی بہتات و خوشی کا ہونا چھایا ہوا ہے۔

بن بولیں مٹی باس کھنیرے۔ جنو پرت کاکاؤں کن کھیرے
 پتھر پتھر بھاک مرگ نانا۔ پر جا سہاؤ راجہ جانی پھانا

نت نیا بنا رکھنے میں لہرس الہاس میں سوچے ہوئے بھرت جی راستے
 میں جے جا رہے ہیں۔ ان کے شری کے سب انگ منکوچ اور پریم کے
 مارے شعل ہو رہے ہیں۔

پھرتی مہوں مانو کرت کھوئی۔ چلت گئی بل دھیرج دھوری
 جب بھرت رگھو ناتھ سبھاؤ۔ تب پتھر پرت اُتل پاؤ
 ماتا کی بڑی کرتوت کو یاد کر کے ان کے پاؤں پیچھے کو ملتے
 ہیں۔ پر دھرج کی دھری کو دھارن کرنے والے بھرت جی اپنے
 بھگتی بل سے اس کے پڑھے جاتے ہیں۔ جب وہ شری رگھو ناتھ
 جی کے سبھاؤ کو سہن کرتے ہیں۔ تب راستے میں ان کے قدم
 تیزی سے اُٹھتے گتے ہیں۔

بھرت دھاتیہی اور کسی۔ جل پرو میں جل اتی گتی جیسی
 دیکھی بھرت کر سوچو سنیہو۔ بھاشا دتھی سے بد یہو
 اس سے بھرت جی کی دشا ایسی ہے جیسی جل کے پرواہ میں
 جل کے بھنور کی گتی ہوتی ہے۔ بھرت جی کے پریم اور چندا کو دیکھ کر
 اس سے نشا راج اپنے شری کی سدھ بدھ کھو بیٹھے۔

لکے ہون منگل سنگ سنی پنی کت نشاؤ
 مٹی جی سوچو سوئی پر شو پنی پرینام ریشاؤ
 منگل شنگ ہونے لگے۔ انہیں سن کر اور ان پر دیا کر کے نشاؤ
 راج کہنے لگا۔ کہ چندا دور ہوگی اور خوشی ہوگی۔ پر اخیر میں پھر دکھ ہوگا
 سیدو کج سنیہ سب جائے۔ اشتر منکٹ جانی نیا رائے
 بھرت دیکھ بن سیل سما جو۔ بدت چھ دھت جنو پائی سنا جو

بھرت جی نے سیدو کو وہ کے سب پن سچ جاتے۔ اتنے میں
 نہ اشتر منکٹ کے نزدیک جا بیٹھے۔ وہاں کے بن اور پریموں کے سلسلوں کو
 دیکھ کر تو بھرت جی اتنے پر سن ہوئے مالو کسی بھوکے کو لہ نہ بھرجن کی
 پرائی ہو گئی ہو۔

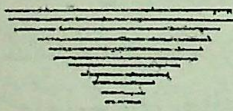
اپنی بھتی جنو پر جا دکھاری۔ قری بہت ناب پرت گرہ ماری
 جانی سراج سدا س سکھاری۔ ہو میں بھرت جی شری مانو باری

ان میں روپیہ برسات میں جو مٹی لوگوں کے آشرم میں۔ وہ مانو شہر
ننگی گاؤں اور کھیتوں کا سموہ ہے۔ بہت سے بڑے پتھر بھی جو
انیک پر کار کے وہاں دھرتے ہیں۔ وہ مانو پر جا لوگ ہیں جس کا
ورن نہیں کیا جاسکتا۔

لکھاک ہا کر ہی ہری باگھ بھاپا۔ دیکھی جی ہنسی برش سا جو سرا
بیر و بھائی جری میں ایک سنگا۔ جہاں تہاں منہوں سین جیتر نکا
گینڈا۔ ہاتھی شیر، باگھ، سور، بھینسے اور سیلوں کو دیکھ کر
راج کے اس سراج کی سرانہا کرتے ہی مٹی ہے۔ جو آپس میں دیکھا
چھوڑ کر ایک ساتھ ہی ادھر ادھر دھرتے ہیں۔ مانو جیترنگی سینا جو۔
بھرتا بھرتی مت گج کا جہیں۔ منہوں انسان پر بھی باگھ جہیں
چک چکو چپا نک سنگ پک گن۔ کو جت منجو مرال مدت من
پانی کے بھرتے جھرتے ہیں بھرت ہاتھی گرج رہے ہیں۔ مانو
انیک پر کار کے تھارے بج رہے ہوں۔ جیکو، جیکو سیسے۔
طوطا اور گولوں کے جھنڈ کے جھنڈ اور سندھ ہنس برن من ہو کر
کوٹ رہے ہیں۔

ایک گاونٹ ناچیت مورا۔ جنو سراج منگل چھو اور
بیلی ٹپ ترن پھل سمجھو لا۔ سب سما جو مد منگل مولا
بھونروں کے جھنڈ گنڈا کر رہے ہیں۔ مورنا ج رہے ہیں۔
مانو اس ویک روپی راہ کے سندھ راج میں چاروں طرف منگل
ہی منگل ہے۔ بیل و برکش۔ گھاس سب پھل اور پھولوں سے
لدے ہوئے ہیں۔ سب سراج آند اور منگل کا مول ہے۔

رام سیل سو بھانر کھی بھرت ہرے اتی پیمو
تاپس تب پھلو پانی جی شگھی ہریش نیمو
شری رام جی کے برت کی شو بھا دیکھ کر بھرت جی
کے ہرے میں بھرت ہی پریم اٹھا۔ جیسے کوئی
تیسوی تب کے نیم کے پورا ہو جانے پر تپ کا
پھل پا کر شگھی ہوتا ہے۔



ماس پارائن بیسواں و شرام نواہن پارائن۔ پانچواں و شرام

مانہوں تہاں روٹھے اسی۔ پرچی بدھی نیکی شماسی
اے تہاں بھرت سب گوسائیں۔ رگھو پرینٹی جہاں بھائی
جن سندھ برکشوں کے درمیان میں بڑکا وشال اور سندھ برکش
شو بھا پاندا ہے جس کو دیکھ کر من موہیت ہوتا ہے۔ اس بڑکے برکش
کے پتے نیلے رنگ کے اور گھٹے ہیں۔ اور اس میں لال پھل لگے ہوئے
ہیں۔ اس کا گھٹا سایہ سب ہوسوں میں سکھ دینے والا ہے۔ اس کا سایہ
ایسا ہے۔ مانو بدھاتے اندھکار اور لالی کی وادی (پھیر: غارتھی)

تب کیوٹ اوپنے چڑھی دھائی۔ کہیو بھرت میں بھائی اٹھائی
ناٹھ دیکھے ہی ٹپ پالا۔ پا کر جی جمبو رسال تھالا
تب نشاد راج کسی اوپنے شیلے پر چڑھ گیا۔ اور ناٹھ اٹھا کر
بھرت جی سے کہنے لگا۔ ہے ناٹھ یہ جو بڑے بڑے بھاری درخت
پا کر، جاسن ام اور نمال کے دکھائی دیتے ہیں۔
جنہ نرو برنہہ لدھتہ پوسو یا۔ منجولیاں دیکھی منو مو
نیل گھن پلو پھل لالا۔ ابرل چھانہ نہ سکھ سب کالا

نشاواراج بھی پریم کے بہت ہی وش ہو کر راستہ بھول گئے۔ تب
دوٹا لوگ سندر راستہ تنہا کر پھول برسائے گئے۔

نکھی سدا دھاک لڑا گئے۔ سہ سینہ ہو سہرا بن لاگے
ہوت نہ بھول بھاؤ بھرت کو۔ اچر سچر چرا چر کرت کو
بھرت جی کی پریم دشا کو دیکھ کر سدا اور سادھاک لو
بھی پریم میں مکن ہو گئے۔ اور وہ بھرت جی کے سچ بھاؤ پریم
کی سراہنا کرنے لگے۔ کہ اگر پتھوی تل پر بھرت جی کا ایسا پریم
بھاؤ نہ ہوتا تو جڑ کو چتین اور چتین کو جڑ کون کرتا۔

پریم امیتے منارو برہم بھو پو بھی کمبھو
دو متھی پر گلیو سدا دھاک پت کر پاندا دھو ر گھو بر

پریم امرت ہے۔ مندر ایل پریت شری رام جی کا دیوگ ہے
بھرت جی گہرے سمندر میں۔ کرپکے ساگر شری رگھو بر جی نے دیوتاؤ
اور سادھوؤں کی بھلائی کے لئے اس بھرت دیو کی گہرے سمندر کو
اپنے دیوگ روپی متھانی سے متھن کر کے اس پریم امرت کو پرگٹ
کیا ہے۔

سنگھ سمیت منوہر جوڑا۔ لکھنؤ لکھن سگھن بن اوٹا
بھرت دیکھ پڑھو آئیں مپاون۔ سنگھ سنگھ سدا سدا
نشاواراج جی کے ساتھ بھرت اور نشوونگن کی سدا جوڑی کو
گھٹے بن کی اوٹ کے کارن لکشمین جی دیکھ نہ سکے۔ بھرت جی نے پرہو
شری رام جی نے پوتر اور سارے سنگھوں کے بھندار سندر آئیں کو دکھا۔

کرت پریم مٹے دکھ داوا۔ جنو جو گیس پر مار تھو پاوا
دیکھ بھرت لکھن پرہو آگے۔ پوچھے کین کہت انوراگے
آئیں میں پریش کرتے ہی بھرت جی کی جبن اور دکھ مٹ گیا۔
جیسے یوگی کو پرانتھ تو کی پراتی ہوگی ہو۔ بھرت جی کیا دیکھتے
ہیں۔ کہ لکشمین جی پرہو شری رام جی کے آگے کھڑے ہیں۔ اور جو کچھ
پرہو شری رام چندر جی انہیں پوچھ رہے ہیں۔ اس کا وہ پریم کے
ساتھ اتر دے رہے ہیں۔

سب جی کی مٹی پٹ بانڈ ہیں۔ نوں کیس کر سدا دھنوکا ندھیں

رچ دی ہوئے سوامی۔ یہ بڑ برکش ندی کے نزدیک ہے۔
جہاں شری رام جی کی پتوں کی بنی ہوئی گلیا چھائی ہوئی ہے۔

نئی ترہ پر پیدہ سہاٹے۔ کہوں کہوں سیا کہوں لگاے
بٹ پھایاں بیدی کا بنائی۔ سیا بچ پانی سرج سہائی

وہاں تکی جی کے بہت سے پریشو بھا پار ہے ہیں جو کہیں
کہیں سیتا جی اور لکشمین جی نے لگا رکھے ہیں۔ اسی بڑ برکش کے سایہ
میں سیتا جی نے اپنے کرملوں سے سندر ویدی بنائی ہے۔

جہاں مٹھی مٹی گن سہت نہت سیا رامو سجان
سندھیں کھتا اتھاس سب اکھم۔ نگم پران

جہاں چتر شری سیتا رام جی مٹی جنوں کے ساتھ بیٹھ کر
ہر روز شاستر وید اور پران کی کھتا اتھاس سنتے ہیں۔

سکھا بچ مٹی بٹپ نہاری۔ اگلے بھرت بلوچن باری
کرت پر نام چلے دوو بھائی۔ کہت پریتی سارد سچائی

نشاواراج کے بچوں کو مکن کر اور برکشوں کو دیکھ کر بھرت جی
کے نیتروں میں آنسو اڑ آئے۔ دونوں بھائی پر نام کر کے آگے
چلے۔ مٹی پریتی کا وزن کرتے ہوئے شری سر سوتی جی بھی بچکپاتی
ہیں۔

ہر شہنیں نر گھی رام پدا نکا۔ ماہوں پارو پاٹھو ترکا
رج برہری ہیاں مینہ لاو ہیں۔ رگھو بر ملن برس سکھ پاویں
شری رام جی کے چروں کے نشانوں کو دیکھ کر دوو بھائی
ایسے پرین ہوئے۔ ماہو کسی کنگال کو پادس مٹی مل گئی ہو۔ وہاں کی
مٹی کو اٹھا کر وہ سر پر رکھ کر پھاتی اور اٹھو لے لگاتے ہیں اور ایسا
کرتے ہوئے وہ ایسا سکھ پاس ہے۔ ماہو خود شری رام جی سے ملے
ہوں۔

دیکھی بھرت گتی اکتھ اتیوا۔ پریم مکن مرگ کھگ جرجوا
سکھی سینہ پیس مگ بھولا۔ کہی سینہ سر شہنیں بھولا
بھرت جی کی ایسی ایوا کھتینہ (کہنے سے نہایت ہی باہری
حالت) دشا کو دیکھ کر لپٹو پکشتی اور جرجو بھی پریم میں مکن ہو گئے

پریم بھرے بچنوں سے لکشمں جی نے پہچان کیا اور من میں جان
لیا کہ بھرت جی پر نام کر رہے ہیں۔ ایک طرف تو بہت دنوں کے پھڑپھڑے
ہوئے بھائی کے ملنے کا پریم اُٹھ رہا ہے اور دوسرے اور سوچی کی....
سیوا کی بہت ہی پر بلتا (بہت ہی زور) ہے۔ نہ تو ملنے ہی بنتا ہے۔
اور نہ چھوڑتے ہی۔ کوئی شریٹھ کوئی ہی لکشمں جی کی اُس وقت کی پس
پیش کی حالت کا وزن کون کر سکتا ہے۔ آخر انہوں نے سیوا کو ہی ترجیح
دی۔ مانو پتنگ چڑھانے والے کھلاڑی نے پتنگ چڑھی ہوئی کو کھینچ
لیا ہو۔

کہتے ہیں پریم ناہی مہی ماٹھا۔ بھرت پر نام کرت رکھو ناٹھا
اُٹھو رامو سستی پیس ادمیرا۔ کہوں پٹ کہوں لٹنگ دھنوتیرا
لکشمں جی نے پریم کے ساتھ دھرتی پرستک ٹپاک کر کہا۔ ہے
رکھو ناٹھا جی! بھرت جی پر نام کر رہے ہیں۔ یعنی کشری رام جی پریم میں ہے
صبر ہو کر اٹھے۔ اُن کا بستر کہیں گر گیا۔ کہیں ترکش دھنشل اور بان
گر گئے۔

بریس لئے اُٹھائی اُڑ لائے کر یا ندھان

بھرت رام کی بلنی لکھی لہرے سب ہی ایاں
کر یا ساگر شری رام چندر جی نے زبردستی بھرت جی کو اُٹھا کر
چھاتی سے لٹا لیا۔ بھرت اور رام جی کے ملاپ کو دیکھ کر سب اپنی
سندھ بڑھ بھول گئے۔

بلنی پریتی کہی حبانی بھانی۔ کبی کل اکم کرم من باقی
پریم پیس پورن دوو بھائی۔ من مہی چت پریم اتی بسلرئی
اُن کے ملاپ کی پریتی کا کس طرح سے وزن کیا جاسکتا ہے؟
کوئی منڈی کے لئے تو وہ کریم من اور باقی سے اگو چرے شری رام اور
بھرت جی دونوں بھائی من بڑی چت اور امنکار کو بھلا کر پریم سے
پرئی پورن جو رہے ہیں۔

کہو پیس پرگٹ کو کرنی۔ کیہی چھایا کی متی اُوسرئی
کبی ہی ارٹھ اکھر بلو سا بچا۔ انوہری تال گتی ہی نونو ناچا
کہو اتم پریم کو کون پرگٹ کرے؟ کوئی کی بڑھی کس کی چھایا
کا اُوسرئی (پیر دی) کرے۔ کوئی کے پاس تو ارٹھ اور اکھشہر کی سچئی

بیدی پریتی سا دھو سا جو۔ بیا بہت راحت رکھو را جو
سر پر جتا ہے کم میں مینوں کے بستر برگ پھالا باندھی ہوئی
ہے۔ اس میں ہی ترکش باندھ رکھا ہے۔ ہاتھ میں بان اور کاندھ
پر دھنشل ہے۔ دیری پرستی اور سا دھو کی منڈی بھیٹی ہے۔
شری رکھو ناٹھا جی بھی سیتا جی سمیت وہاں ہی شو بھایا ہے، مہا۔

ملک لسن جٹل ننو سیاما۔ جنو منی بدیش کینہہ رتی کا ما
کر کلنی دھنو سا یو پھیرت۔ جے کی جرنی ہر تہی ہر ت
شری رام جی کے تن پر برگ چھالا ہے۔ سر پر جٹائیں ہیں۔ شریر
سا نولا ہے۔ وہ سیتا جی سمیت ایسے شو بھایا رہے ہیں۔ مانو رتی اور
کا دیو لیٹوں کا بکس دھارن کئے بیٹھے ہیں۔ وہ اپنے ہاتھوں
سے دھنشل بان پھیر رہے ہیں۔ اور اپنے ہنس تمکھ سے جس کی اور
بھی دیکھتے ہیں۔ اُس کے ہرے کی صین مٹ کر اُسے پر م شانی رل

جاتی ہے۔ (۲۰)
لست بنو منی منڈلی مارہیہ سیار رکھو چنرو
گیان سبھان جنو تنو دھریں بھگتی سچا نندرو

اُتم منڈلی کے درمیان میں سیتا جی اور شری رکھو کل کے چندر ما
شری رام چندر جی ایسے براج رہے ہیں۔ مانو گیان کی بھاس
بھگتی اور پریم سورتی بان جوئے شو بھایا رہے ہوں۔

ساج سکھا سمیت لگن من۔ بسرے ہرل سوک سکھ دکھ گن
پاری ناٹھا کبی پاری گوسا پٹ۔ بھوتل پرے لکٹ کی ناہیں

شری دھن اور نندا راج سمیت بھرت جی کا من پریم میں لگن ہوا۔
سب سکھ دکھ خوشی غمی بھول گیا۔ ہے ناٹھا! ترکھا کیجئے۔ ہے ناٹھا!
رکھنا کیجئے! ایسا کہتے ہوئے بھرت جی ونڈ کے سمان پر رکھو پر

گر پڑے۔
بچن پریم لکھن پہچانے۔ کرت پر نامو بھرت جیاں جانے
بنڈھو ستیہرہ سرس ابھی اورا۔ اُت سا مہب سیوا بس جورا
ملی نہ جاتی نہیں گدرت منڈی۔ سبکی لکھن من کی گتی بھینی
رہے را کھی سیوا پر بھارو۔ چڑھی چاک جنو کھنچے کھیلارو

بار بار پر نام کر لئے تھے۔ سینتا جی نے اُن کے بہنوں پر پیار کا ہاتھ پھیرا۔ اور پھر دونوں کو بٹھایا۔

سیاں اسیس دیتی من مایں۔ مگن سنہیں دیہر سدی ناہیں
سب بھی سا نو کو لکھی سینتا۔ جیسے نسوج اُر اُچڑ جھیتا
سینتا جی نے من ہی من میں آشیر واد دیا کیوں کہ وہ دونو
تو پریم میں ایسے مگن ہیں کہ انہیں اپنی دیہر کی جی سدا بھانہیں۔
سینتا جی کو سب پر کار سے اپنے انوکھ جان کہ بھرت جی کا سوج
جاتا رہا۔ اور اُن کے من کا ر سب دودھ ہو گیا۔

کوو چھو کھنٹی نہ کوو چھو پو چھا۔ پریم بھرا من رخ گئی تھی بھیا
تنبہی اوکر کیو دھیر جو دھیری۔ جوڑی پانی بن دت پر نامو کری
اُس سے نہ کو کوئی کچھ کہتا ہے۔ اور نہ کوئی کچھ پوچھتا ہے۔ من
پریم سے پری پوون ہے۔ اور سدا کھپ وکاپ سے رہت ہے
اس سے نشاد راج نے دھیرج دھکر اور ہاتھ جوڑ کر پر نام کیا اور
بنی کر کے کہا۔

ناکھ ساکھ مٹنی ناکھ کے ناٹو مکھل پیر لوگ
سیووک سینپ سچو سب آئے بیل بیوگ

ہے ناکھ! مٹیشور و سٹش جی اور اُنکے ساکھ سب ماتا میں
دگر کے لوگ و سیووک سینتا جی اور مٹنی آکے دیوگ سے واکل ہو کر
آئے ہیں۔ سیل سندھو مٹی گروہ کو نو۔ سیاسیمپ رکھے رچو دھو نو
چلے سدیگے اٹو تہی کا لا۔ دھیر دھرم دھرم دین دیا لا
گرو کا آنا سن کر شتر و گھن جی کو سینتا جی کے پاس جھوڑ کر شیل کے
سمندر۔ دھیرج وان دھرم دھرم دھرم اور دین دیاں پر جھوڑی رام
چندر جی بڑی تیزی کے ساکھ گرو جی کو لینے چل پڑے۔

گرو جی دیکھی ساکھ انورا گے۔ دند پر نام کرن پر بھولا گے
مٹنی برز دھانی لئے اُر لائی۔ پریم اٹلی کھنٹے دوو بھائی
گرو جی کو دیکھ کر لکشمین سہت شری رام چند جی پریم سے
دندوت پر نام کرنے لگے مٹنی سریشٹھ و سٹش جی نے دودھ کر انہیں

شکتی ہے۔ شتال کی گتی کے اگوسا ہی ناچتا ہے۔

اگر سنبہ بھرت رکھو برکو۔ جہاں جانی مٹو بدھی ہری ہری ہری
سومیں گتی ہوں کیہی بھانتی۔ باج ٹراک کہ گانڈر تانتی

بھرت جی اور شری رگھوناتھ جی کا پریم ورن میں کچھ عقل والا
بھلا کس طرح کروں کیا گھاس کی جڑ کی تانت سے بھی کہیں سندر
راگ بنا سکتا ہے۔

ملنی بلو کی بھرت رکھو برکی۔ برکن سٹھے دھک دھک ہنری
سمجھاٹے سرگر جوڑ جائے۔ برشی پرستون پرستون لاگے
بھرت جی اور شری رام جی کے ملاپ کو دیکھ کر دیو تہی بھیت
ڈر اگئے اور اُنکی جیاتی دھڑکنے لگی۔ دیو گرو بری پتی جی نے اُن کو
سمجھایا تب کہیں جا کر اُنکے ہوش ٹھکانے آئے۔ اور پھر تو پھول
برسا کر پھنسا کر لئے گئے۔

ملی پریم رچو سو دہنی کیو ٹو بھینیو رام
بھوڑی بھائی بھنیٹے بھرت چہن کرت پر نام

پھر شری رام چند جی بڑے پریم کے ساکھ شتر و گھن جی سے
لے اور اُن کے بعد نشاد راج سے ملے۔ تب بھرت جی لکشمین جی کو
پر نام کرتے دیکھ کر اُن سے بڑے پریم سے ملے۔

بھینیٹو لکھن لکھو بھائی۔ بہوری نشاد و لینہہ اُر لائی
بنی مٹنی کن دھول بھائی نہہ بند۔ اہمیت اسٹش پانی آندے
تب لکشمین جی بڑی اُمتاک کے ساکھ اپنے چھوٹے بھائی شتر و
گھن جی سے ملے۔ پھر انہوں نے نشاد راج کو ہر دے سے لگا لیا۔
پھر بھرت اور شتر و گھن نے مٹیوں کو پر نام کیا۔ اور من چاہی آشیر واد پر
پر تن ہوئے۔

ساکھ بھرت اگلی انورا کا۔ دھری ہر سیا پد پریم پرا کا
بنی پنی کرت پر نام اکھائے۔ سر کر مکمل پرسی۔ بیٹھائے
بھرت اور شتر و گھن دونوں بھائی پریم اُمتاکوں سے بھے
بہوئے سینتا جی کے چرن کملوں کی دھول ہر پردہ عارن کر کے

بھاتی سے لگا لیا۔ اور پریم اُنگوں سے بھرے ہوئے وہ دونوں
بھائیوں سے ملے۔

پریم بلی کیوٹ کہی نامو۔ کینہہ دوری تیں زندہ پر نامو
رام سبھاڑی برس بھینڈا۔ جو بھی لکھت سیتہہ سہیدشا
پریم سے پاکت ہو کر بھینڈا راج لے اپنا نام لے کر دور
سے ہی ویشٹ جی کو زندہ وٹ پر نام کیا۔ شری ویشٹ جی نے
رام چندر جی کا ہر جان کر انہیں زبردستی چھاتی سے لگا لیا۔ مانو
زمین پر بکھرے ہوئے پریم کو سیدھا لیا ہو۔

رگھو پتی بھگتی سمنگل مول۔ بھہرے سہرے سہرے پھولا
ایہی سمنگل نیچ کو دناہیں۔ بڑی ویشٹ سہم کو جگ ماہیں
شری رگھو ناتھ جی کی بھگتی سندھ سنگوں کی مول ہے۔ اس پر کار
کہہ کر سہرے ہاتھ لگے ہوئے دیوتا لوگ آکاش سے پھول برسا رہے
ہیں۔ اور کہنے لگے کہ دیکھو۔ کہ جگت میں اس کے سمان کوئی نیچ
نہیں۔ اور مہی ویشٹ جی کے سمان کوئی بڑا نہیں۔

جیہی لکھی لکھو تیں ادھاک ملے مدت مٹی راؤ
سوسیتا پتی بھجی کو پرگٹ پر تاپ پر بھیاؤ

جس نشاد کو دیکھ کر ویشٹ جی لکھن جی سے بھی زیادہ ہر
ہو کر اس سے ملے۔ تو یہ سب سیتا پتی شری رگھو ناتھ جی کے بھج
کا پرگٹ پر تاپ اور پر بھیاؤ ہے۔

ارت لوگ رام سہو جانا۔ کرونا کر سجان بھگوانا
جو بھی بھیاں رہا بھلا شری۔ تہی تہی کے تہی تہی رکھ رکھی
ساج ملی پل تہوں سب کا جو۔ کینہہ دوری دھو دارن داہو
یہ بڑی بات رام کے ناہیں۔ جیہی لکھت گئی ایک بی بھیاہیں

دیا کے بھنڈا رسو انتہا بانی بھگوان شری رام چند جی نے سب
لوگوں کو زمین دھکی اور اپنے دیوگ سے ویال جانا تک تو جس کی
جس بھاد سے پریم کو ملنے کی بھلا شاد (خدا شری) تھی۔ اُس اُس کا

اُس اُس پر کار رخ دیکھتے ہوئے لکھن جی سہت پل بھر میں
سب کسی کو مل کر اس کا دکھ اور مہا جان دور کرنا کوئی بڑی بات
نہیں۔ جیسے سورج کے لئے ایک پوتے ہوئے بھی کروڑوں گھروں
میں اپنی کروڑوں بھائیوں (پرانی بیبیوں) کو ایک ساتھ پرگٹ
کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔

بلی کیوٹ ہی اُگلی انوراگا۔ پھر سکل سہرا سہیں بھاگا
بھجیں رام دھکت جھنڈا رہیں۔ جو سب سب اولیں ہم ماریں
ایو دھیا تو اسی پریم اُنگوں سے بھرے ہوئے نشاد راج
سے مل کر اُس کے سو بھائی کی سہرا نہ کرتے ہیں۔ شری رام جی نے سب
ماناؤں کو دھکی دیکھا۔ مانو سندھ سبوں کی قطاروں کو گہرا لگیا ہو۔

پریم رام بھینڈی کی کسی۔ سہل بھائی بھگتی مٹی بھینڈی
پاک پری کینہہ پر بھو بھوہری۔ کال کرم بھائی سر دھری کھوری
سب سے پہلے شری رام چند جی کیکی سے ملے۔ اور اپنے سہل
سبھاو سے اور بھگتی بھاو سے اس کی بھج کو تر کر دیا۔ پھر اس کے
چروں میں گر کر کال کرم اور بدھاتا کو دوشی بھگت شری رام چند جی
لے اُسے دھیرج دیا۔

بھینڈی رگھو بر مانو سب کری پر بھو بھوہری تو شو
انہ ایس اویہیں جگہ کا ہونہ دھینے دو شو

پھر شری رگھو جی سب ماناؤں سے ملے۔ اور سب کو سمجھا کر
سندھٹ کیا۔ کہ ہے مانا! سارا وشو ایشو کے اہین ہے کسی
کو بھی دوش نہیں دینا چاہئے۔

گر تیا پد بندے دوو بھائی۔ سہت سہر تیا جے سنگ آئی
گنگا گوری سم سب سہما تی۔ دھیں ایشو سگت مردو بانی
پھر دونوں بھائیوں نے گرو ویشٹ جی کی پتی اور سہمنوں
کی استریاں جو ساتھ آئیں تھیں انکے چروں کی بندنا کی۔ اور ان
سب کا گڑگا اور گوری (بارتی) جی کے سمان آدرسنگار کیا۔ دھب
پریت ہو کر کرل بانی سے ایشو دلا دینے لگیں۔

گہی پد لکے سہتر انکا۔ جو بھینڈی سہتی اتی رنگا

سیتا جی نے سبھی کے چروں کی بندہ ناکر کے من بھائی آشرود
پائیں سب ساسوؤں کو دیکھ کر نازک سیتا جی نے ہم کر نکلیں

موند لیں۔ پریں بدھک بس نہوں مرالی۔ کاہ کینہہ کرتا رکچالی
تہنہہ سیا زکھی نیٹ دکھو پاوا۔ سو سوہو سہے جو دیو سہاوا
ساسوؤں کی ایسی ویا کل دشا ہے۔ مانو راج ہنسیاں شکری
کے وش میں ٹر گئی ہوں۔ وہ من میں سوچنے لگیں۔ کہ ہے دھاتا
تو نے یہ کچال (دکرتوت) کر ڈالی۔ ساسوؤں نے بھی سیتا جی کو
دیکھ کر ٹرا دکھ پایا۔ اور کہنے لگیں۔ کہ جو کچھ دھاتا کو منظور ہے
وہ سب سہنا ہی پڑتا ہے۔

جنگ ستا تبا دھری دھیرا۔ نیل نلن لویں بھری نیہرا
بلی سکل سائنہہ سیا باجائی۔ تہی او سر کر ونا ہی چھائی
ننب جانگی جی اپنے من میں دھیرج دھر کر نیل کس کے
سمان نیروں میں مل بھر کر سب ساسوؤں سے جا کر ملیں۔

اُس سے پرکھو پر کر ونا (رحم۔ ترس۔ دیا) چھا گئی۔
لاگی لاگی پگ سبتی سیا بھنڈتی اتی اواراگ

ہردے ایس میں پیم بس رہے ہو بھری سہاگ

سب کے چروں کو چھو چھو کر سیتا جی بہت ہی پریم کے
ساتھ مل رہی ہیں۔ اور سب ساسوئیں پریم وش ہو کر سچے ہردے
سے آشرود دے رہی ہیں کہ تیرا سہاگ اعلیٰ ہے۔

یکل نیہن سیاست راہیں۔ بھین سب ہی کہیو کر گیا نہیں

کہی جاگ گئی ایک مہنی ناٹھا کہے کچھا پر مارکھ گا تھا

سیتا جی اور سب رانیاں پریم کے مارے ویا کل ہو گئیں۔

تب لگائی گرد و شیشٹ جی نے سب کو میٹھ جانے کے لئے کہا۔

منیشوہے تھگت کی گئی کو ایک (اٹھتا جاگت بھیا ہے سیتہ

نہیں۔ یہ ایک سیتا کی بھانت ہے جو کول اگیان کے کارن ہی

بھاستا ہے۔ واستو میں اس کی ستیا کھ نہیں۔ رسی میں سانپ

کی بھانت یہ اُن ہوا ہی دکھ سکھ کا کارن بنتا ہے۔ اس لئے

پہنی مہنی چرتی دوو بھراتا۔ پریم سیا کل سب گاتا

سمتراجی کے چرن پوکر دوو بھائی اُس کی گودیں مایٹھے
ماو کسی مہا کنگال کو پاس مہی ہاتھ اگئی ہو۔ پھر دوو بھائی کوشلیا جی
کے چروں میں گر پڑے۔ پریم کے مارے اُن کے سب انگ نیا کل

ہیں۔ اتی اواراگ انب اُلائے۔ من سینہہ سلل انہو ائے
تہی او سر کر رش بٹا دو۔ کہی کی کہی ٹوک جی سوا دو
بہت ہی پریم سے مانے اُن کو بھاتی سے لگایا۔ اور اپنے
نیروں کے پریم جل سے دونوں بھائیوں کو ہٹا دیا۔ اس سے کے
ہرش اور بشاد (خوش اور غمی) کو کوئی کیسے کہے! جیسے گوگا سوا کو

کیسے بتانے! پو رھو راؤ۔ گرس کہیو کہ دھوئے پاؤ
مل جنتی تی سراج رھو راؤ۔ گرس کہیو کہ دھوئے پاؤ
پر جمن پانی مینیس نیو گو۔ جل تھل ملی اُتر یو لو گو
نتری رھو ناٹھ جی نے چھوٹے بھائی لکشن بہت کوشلیا جی
سے مل کر گرد و شیشٹ جی سے کہا کہ آپ آشرم پر پدھارے۔
منیشوہے شیشٹ جی کی اگیا پر نگر نوہی لوگوں نے جلی اور جی حنا
سٹھری جگہ کا آرام دیکھ جہاں تہاں ڈیرہ ڈال دیا۔

ہی ستر منتری مانو کر گئے لوگ لئے ساتھ

پاؤن آشرم کو ٹوکیا بھرت لکھن رھو ناٹھ

برہمن۔ منتری، ماتا، گرڈ اور چیدہ چیدہ لوگوں کو ساتھ
لے ہوئے بھرت جی و لکشن جی اور رھو ناٹھ جی پو تر آشرم کو چلے۔

سیا اہنی مہنی بریگ لاگی۔ انجیت ایس لہی من ماگی

گر وینتہی مہنی تہنہہ سمیتا۔ ملی پھو کہی جسا لی نہ جیتا

سیتا جی نے آکر مہنی سریشٹ و شیشٹ جی کے چرن چھوئے۔

اور میں اتنی اُچت اسیش پائی۔ پھر مہنی جنوں کی استر لول سمیت گرد

پتہی ارندھتی جی سے ملیں۔ اُس سے کے پریم کا وزن کیا نہیں جاسکتا۔

بندی بندی پاک سیاست ہی کے۔ آشرم کے لئے پریم جی کے

ساسو سکل جب سیاں نہا رہیں۔ موندے نیل سہمی سکھاریں

بہتیا ہے کہہ کر کچھ پیر مارنے کی باتیں کہیں۔

نریپ کر سُر سُر کو فوستاوا۔ سُنی رگھوناتھ دُسرہ دکھو پاوا

مرن ہینو رنج نیہو بجا دی سکھاتی بکل دھیر دھردھاری

اس کے بعد مینشور و شیشٹ جی نے راجہ دشرتھ کے چولوک کو

سدھارنے کا شوک سماچار سنایا۔ جس کو سن کر شری رگھوناتھ جی

نے دُسرہ دکھ پایا۔ اور یہ دُچار کر کہ میرے برقی جو ان کا پریم لکھا

دی انکی مرتیو کا کارن ہوا۔ دھیر دھردھارہ شری رام چندر جی ہا

ہو واکل ہو گئے۔

گائس کھٹور سُنٹ کٹو بانی۔ بلیت ٹھکن سیاسب رانی

سوک بکل اتی سکل سما جو۔ مانہوں راجو اکا جیو اس جو

بجر کے سامان کھٹور کر دی بانی من کر کشن جی سینتاجی اور سب

رانیاں دلاپ کرنے لگیں سارا سماج شوک سے ہا واکل ہو گیا۔

ہانوراج کی آج ہی مرتیو ہوئی ہو۔

مُنی برہموری رام سمجھائے۔ سہرت سماج سُسرت بنائے

پر تو نہرتی ہی دن پر کھو کینہہا۔ مُنی ہو کہیں جھوکا ہوں نہ لینہا

پھر شری شیشٹ نے رام جی کو سمجھایا تب انہوں نے ساری کھراج

کے ساتھ مندر کنی میں اٹھان کیا۔ اس دن پر کھو شری رام چندر جی

نے فرمل برت کی مُنی و شیشٹ جی کے کہنے پر بھی کسی نے پانی نہیں پیا۔

بھورو بھٹیس رگھوناتھ ہی جو مُنی اسیلینو دینہہ

شہر دھاکھی نہبت پر کھو سو سبھو سا درو کینہہ

دُسرہ دن سیرا ہونے پر شری رام چندر جی کو مُنی و شیشٹ جی

نے جو جو اگیا دی۔ شہر دھاکھی اور پریم کے ساتھ پر کھو شری رام چندر جی

نے اور کے ساتھ ان سب اگیاؤں کا پالن کیا۔

کر کی لپتو کر راہید جی برنی۔ جیسے نینت پاتک تم ترنی

جاسو نام پاوک اگھ ٹولا۔ شہرت سکل سمنگل مولا

سدھ سو جھکیو سا دھو سہمت اس۔ تیرتھ آواہن سہر سُر جی جس

سدھ بھٹیں دئی باسر بیتے۔ بولے گرسن رام بریتے

وید دھکی اٹو سار پتا جی کا کر یا کر م کر کے پاپ رُو پی اٹھوے کو

نشت کرنے والے سورج رُوپ شری رام چندر جی پوتر ہوئے جن کا

نام پاپ رُو پی رونی کے لیے اگنی ہے اور جن کا پون ساک شیشٹ

منگلوں کا مول ہے۔ وہ سہا دے ہی نیرتھ شہہ کھجوان شری رام جی بھی

شہہ ہوئے یہ لوگ اگنی ہے سا دھووں کا ایسا ست ہے کہ ان کا

شہہ ہونا ویسے ہی ہے۔ جیسے تیرتھوں کے آدھرن سے گنگا جی کا

شہہ ہونا (جیسے گنگا جی تو سہا دے ہی شہہ ہے ان میں جن

تیرتھوں کا آدھرن کیا جاتا ہے۔ وہ گنگا جی کو کیا شہہ کریں گے۔

اٹا اس کے سنگ سے وہ خود پوتر ہو جاتے ہیں۔ ایسے ہی برہمورام

چندر جی کا سنگ پا کر کر م پوتر ہو گئے) اس کے بعد اوقات شہہ

بیتے گئے تو دن بعد شری رام چندر جی گوجی سے پریم کے ساتھ بولے۔

ناکھ لوگ نسب نیٹ دکھاری۔ کندرمول پھلی اینوا باری

سماج بھر تو چو سب ماتا۔ دیکھی موہی پل جیسی جگ جاتا

ہے ناکھ سب لوگ یہاں پر نہبت ہی دھکی ہیں۔ کندرمول

پھلی کھا کر اور پل بی کر دن کاٹتے ہیں۔ بھائی شہر دھن اور بھرت

کو ومنتروں اور ماناؤں کو دیکھ کر کھجے ایک ایک پل ایک ایک ایک

کے سامان بیت رہا ہے۔

سب سمیت پیر دھاریسے پاؤ۔ آپو یہاں امراتی راؤ

بہت کہیںوں کیوں ڈھکھائی۔ اچت مونی تفس کرے گوسائیں

اس لئے آپ سب کو ساتھ لے کر اودھیا پوری کو لوٹ جائے

آپ یہاں ہیں۔ راجہ دیو لوک کو چلے گئے۔ اودھیا سونی ہے میں نے

بہت کچھ کہنے کی دھکھائی کی ہے۔ آپ عیسا اچت ہو ویسا کریں۔

دھم سینتو کرونا ستین کس نہ کہیو اس رام

لوگ دھکت دن دئی درس دیکھی لہو لہو لہو لہو

و شیشٹ جی نے کہا۔ یہ رام اٹم دھم کے سینتو دیں (ہو۔

دیکھ کے جھنڈا دھو۔ تم کھلا ایسا کیوں نہ کہو۔ اترتات تمہارا ایسا

کہنا بتا رہی ہے۔ لوگ سب دھکی ہیں۔ تو دن تمہارے درجن کر کے

شانتی لاچ کر لیں۔

شری رام جی نے نشاد راج پر کسی کرپا کی ہے جیسا راج ہے دیباہی
برتاؤ اس کے پرورد اور پرہا کا بھی ہونا چاہئے۔

یہ جیاں جانی سنکو جو تھی کرے جھوٹو لکھی نیہو
ہم ہی کرتا رہ کر ن لگی پھل ترن انکر لیکھو

ہرزے میں ایسا دھار کر سب پس پیش چھوڑ کر اور ہماری پرتی
کو دیکھ کر ہم پر کرپا کیجئے ہم کو کرتا رہ کر نے کے لئے ہی آپ پھل
ترن (ساک وغیرہ) اور انکر لیکھو۔

تمہ پر یہ پائے بن گودھائے سیوا جو کو نہ بھاگ ہمارے
دیپ کا ہم تمہ ہی کہ سائیں ایندھنوپاٹ کرات ستائیں

آپ جیسے پیارے جہان اس بن میں پلھارے ہیں ہمارے
سو بھاگ کہہاں کہ ہم آپ کی سیوا کرنے کو کہہ ہوں۔ ہے سوا ہی ہم
اپکو کیا دے سکتے ہیں جھیلوں کی دوستی تو بس لکڑی اور پتوں

تکسہ کا ہے۔
یہ ہماری اتنی بڑی سیوا کا تھی۔ لیکھیں نہ باں پس جو رانی
ہم جو جیو جو گن کھاتی۔ گن گنچائی کستی کھاتی
ہماری تو یہی سب سے بڑی سیوا ہے کہ ہم آپ کے
کپڑے اور برتن نہیں چراتے ہیں ہم لوگ موڑھ جیویں۔ اور
جیوؤں کے مار ڈالنے والے گنل کچالی موڑھ بڑھی اسیج جاتی

نک نہ کرت نہسی باسہ جا ہیں۔ نہیں پٹ کئی نہیں پیٹ لکھا ہیں
پنہ منوں ہم بڑھی کس کاؤ یہ رگھو مندن درس پر بھاؤ
ہمارے دن خاص پاپ کرتے ہی گزرتے ہیں نہ توں کو کھرا
ہلتا ہے اور نہ پیٹ ہی بھرتا ہے۔ ہم میں تو کھی پیچے میں بھی دھرم
دیا نہیں آتا یہ سب شری رام چندر جی کا ہوتا ہے۔

جب تیں پچھو بدیم ہمارے۔ منے دھم دھم دوش ہمارے
بچن نہنت پر جن انوراگے۔ تہنہ کے بھاگ سہرا بن لاگے

جب سے ہم نے پچھو کے چل سکوں کو دیکھا ہے تب سے
ہمارے دھم دھم اور پاپ صحت گئے ہیں۔ ان بھیلوں کے بچن

ن کر اور دھیا تو اسی لوگ ان کے پریم سے کھج گئے۔ اور ان کے
سو بھاگ کی سہرا بنا کر لئے۔

لاگے سہرا بن بھاگ سب انوراگ بچن سنا دہیں
بولٹی ملتی سیارام چرن سینہ پو لکھی کھو یا وہیں
نرنازی نذر ہیں نہ پو سچ سنی کوئل بھلنی کی گرا
نکسی کرپا رگھو پنس مٹی کی لوہ لے لو کا ترا

سب ان کے سو بھاگ کی سہرا بنا کر لئے۔ اور انہیں پریم
بھرے بچن سنا لئے۔ انکی بول چال میں ملاب کھٹھنگ
اور سیتا رام جی کے چروں میں انکی پرتی ان سب کو دیکھ کر دھیا
نویستی پرتی اپنے پریم کو دھکا دیتے ہیں۔ ارقاٹ یہ کہتے ہیں
کہ اٹکے مقابلہ میں ہمارا پریم کچھ ہے۔ تلسی دس جی کہتے ہیں۔ کہ
دیکھو! یہ شری رگھو پنس مٹی شری رام چندر جی کی کرپا ہے کہ کوہا ناؤ
کو اپنے اوپر لے کر تیر گیا ہے۔

بہر ہیں بن چھو اور پرتی دن پر مدت لوگ سب

جل جیوں دا اور مور بھئے بن یا وکس پر قلم

ہر روز سب لوگ بن کے چاروں طرف پر بن ہوئے کھوتے
ہیں۔ جیسے پہلی بارش کے جل سے مینڈک اور موز مٹے ہو جاتے
ہیں۔ اور پر بن ہو کر ناچنے کو دتے ہیں۔

پر جن ناری گن اتنی پرتی۔ باسہ جا ہیں پلاک سم سیتی

سیا سا سو پرتی بیش بتائی۔ ساد کرنی سرس سیوا کا تھی

ایو دھیا پر و اسی استری پیش سبھی پریم میں بہت ہی گن
مہر ہے ہیں۔ ان کے دن آکھ کی بھیاک کے سماں گذرتے جاتے
ہیں جتنی سا سو میں بخش سیاتھی اتنے ہی روپ دھارن کر کے
ان سب کی برابر ہی سیوا کرتی ہیں۔

لکھا نہ مر مور رام بنو کا ہوئی۔ نایا سب نیا مایا ماہو

سیا سا سو سیوا اس کی سیتی۔ تہنہ ہی کھ سکھ اس سیش دہی

شری رام جی کے غیروں کھید کر کسی نے نہ جانا سنا کی سب

مایا میں رکھیں اسیتا جی کی ہامایا میں ہیں سیتا جی نے ساری
سائنوں کو سیتا سے اپنے دل میں مکر لیا۔ انہوں نے سیکھ پا کر
شکشا اور آشیر داودی۔

لکھی سیتا سرل دوو بھائی۔ کٹل رانی پچھتانی اگھائی
اونی ہمیں جانتی کیسی۔ یہی نہ بچو بدھی میچو نہ دی
سیتا جی سیتا رام اور کشمن دونو بھائی کو سرل سیتا اور دیکھ
کر کٹل رانی کیٹی جی بھر کر پچھتانی۔ کیٹی دھرتی اور ایم راج سے
یا چنا کرتی (راگھتی ہے) ہے۔ لیکن دھرتی اپنے بیچ سما جانے
کے لئے اسے جگہ نہیں دیتی۔ اور بدھا آ موت نہیں دیتے۔

لو کہوں سیدیدت کی کہیں۔ رام مجھے تھلو نرک نہ کہیں
یہو سنسویو سب کے من مایاں۔ رام گو تو بدھی اور دھ کہ مایاں
لوک اور وید میں برستہ ہے۔ اور کوئی (عارف) بھی کہتے
ہیں کہ رام جی کے مجھے ہمایا جیو کو نرک میں بھی جگہ نہیں ملتی۔
سب کے من میں یہ شک ہے کہ جو بدھا نا شری رام واپس
ایودھیا کو اب جائیں گے۔ یا نہیں۔

کسی نہ بند نہیں بھوکھ ون بھر تو بکل سچی سوچ
بیچ بیچ مرنج مگن جس میں ہی سسل سنکوچ

بھرت جی کو نہ تو مات کو نیند آتی ہے اور نہ دن میں بھوک لگتی
ہے۔ وہ پوتر سوچ میں ایسے دیا کل ہیں۔ جیسے نیچے کے کچیلوں میں
ڈوبی ہوئی پھلی پانی سوکھ جانے سے دیا کل ہوتی ہے۔

کیہی ماٹو مس کال کچائی۔ اتی بھیتی جس پاکت سالی
کیہی پدی ہوئی رام بھیشکیو۔ موہی اوکلت ایاو نہ ایکو
بھرت جی سوچتے ہیں کہ مانا کو منت بنا کر کال لے تو مال (شری
رام کو بن میں بھیجے کا ایلانے) کی ہے۔ جیسے دھان میں نیچے سے
ایک (حصہ سے زیادہ بارش)۔ بالکل بد بارش جہاں جہاں ہوں وہاں ٹڈلی
پل کا ہے اور راجہ کی فوج کا ہے، کا ڈر ان گھرتا ہے بشری
رنگ کس پر کار ہو۔ مجھے تو ایسا کوئی ایسا نظر نہیں

آتا۔
اوسی بھرتی گمہ ایسو مانی۔ مٹی مٹی کہب رام مچی جاتی
مالو کیہو بھرتی رکھو راو۔ رام جی ہٹھ کر بی کہ کاو
گرو جی کی اگیا مان کر تو شری رام جی ضروری ایودھیا کو لوٹ
جس گے۔ لیکن گرو وشنٹ جی بھی تو شری رام جی کی مرضی جان کر
ہی کچھ کہیں گے۔ مانا کو شلیا جی کے کہنے پر کھی شری رکھو ناگھ جی
کی مانا کبھی ہٹ نہیں کرے گی۔

موہی انو جی کر کو تاک باتا۔ تیلہی میں کسمیو بام بدھا تا
جوں ہٹھ کر میوں تو نیٹ لگرو۔ ہر گری تیں گرو سیدیک دھرمو
مجھ دس کی تو گنتی ہی کیا ہے۔ میرے تو دن ہی گردش کے ہیں
تقدیر رکھتی ہے۔ اگر میں ہٹھ بھی کروں۔ تو یہ سب ہی بھرا کم ہو گا۔ کیوں کہ
سیدیک کا دھرم تو شوجی کے کیلاش پرست سے بھی بھاری ہے۔

ایکینو جگنتی نہ من کھڑائی۔ سوچت بھرت ہی رینی بہائی
پرات نہائی پھو ہی ہر نامی۔ بدھت پھٹے ریش۔ بولائی
بھرت جی کے من میں کوئی بھی کیٹی (تذہیر) نہیں کھڑتی۔

سوچتے سوچتے رات گذر گئی براہ کال ہمارا پھو شری رام جندرجی
کو نمسکار کیا۔ اُن کے پاس نمسکار کر کے ابھی وہ بیٹھے ہی تھے کہ انہیں
شری وشنٹ جی نے بلا لیا۔

گرہ دکل پیر نامو کرمی بیٹھے ایسو پائی
رہمیر جہاں سچو سب جڑے سبھا سد آئی

گرو جی کے جن لکھوں کو پر نام کر کے اُنکی لگیا یا کر بھرت جی
بیٹھ گئے۔ برہمن۔ جہاں منتری اُس سے سب سبھا سدرا کر اکٹھے ہو گئے۔

بولے مٹی برسمے سما نا۔ سنہو سبھا سد بھرت سچا نا
دھرم دھرم بھانو کل بھانو۔ راجا رامو سو پس بھو ا نو
مٹی شری وشنٹ جی وقت کے مطابق بولے۔ سب
سبھا سدرا! اور ہے پتر بھرت! سٹو سوو ریش کے سوو ریشی
رام جندرجی دھرم دھرم دھرم اور ہم سوو شری راجا د مطلق ا بھو ا نا

ہیں۔ سیتہ سندھ پالک شری سیتو رام جنمو جاک منگل ہدیو
گرہ پتو مانو بچن الف ساری۔ کھل دو دن دیو ہتکاری
وہ سچی پر گیا دالے اور وید مریدا کے رکھ شک (محافظ ہیں)
رام جی کا ختم ہی سندھ کے منگل کے لئے ہوا ہے۔ گرو پتاما تا کی
ایک انوسا دھینے والے ہیں۔ دشت راکشوں کے دلوں کا ناش
کرنے والے اور دیوتاؤں کی بھلائی کرنے والے ہیں۔

نیتی پرتی پر مارکتہ سوار تھو کوونہ رام سم جان جتھار تھو
یہی ہر ہر سوسی رنی دسی بالار۔ مایا جیو کرم کلی کالا
اہپ جپ جہاں لگی پر جھٹائی۔ جوگ سدھی سنگما گم گانی
کری بچار جیاں دیکھو تیکیں۔ رام رجاں کیس سب ہی کیں

نیتی۔ پریم۔ پر مارکتہ سوار تھو کوثری رام جی کے سمان تھار تھو
کوئی بھی نہیں جانتا۔ برہما۔ وشنو۔ شو۔ چندرما۔ سورج۔ دگ پاں
مایا، جیو، کل کرم اور کال۔ نیش جی اور سبھی راہ وغیرہ جہاں تاک
پر جھٹا (بڑا بن سواری بن) ہے۔ اور وید شاستروں میں لگی ہوئی
لوگ سدھیاں جو ہیں۔ اچھی طرح سے اپنے من میں دیکھو تو
اچھی طرح سے سمجھ جاؤ گے کہ شری رام جی کی آگیا سب کے ہر پرے۔

راکھیں رام رجاں رکھ ہم سب کرم ہت ہوئی
سبھی سیاتے کرے اب سب ملی سمت سوئی

اس لئے شری رام چندر جی کی مرضی اور ان کا رخ رکھنے میں
ہی (مدتھات انکی مرضی کو سب سے مقدم سمجھتے ہوئے) ہم سب
کی بھلائی ہے۔ اب آپ جتہر لوگ سب کی نیک صلاح سے جو کچھ
سمجھ میں آوے سو کرو۔

سب کہوں سکھ رام ابھیشیکو۔ منگل مود مول ماک ایکو
کیہی بھی ددھ چاہیں رکھو راو۔ کہو بھی سوئی کرے ایاو
شری رام جی کا راج تلک سب کے لئے سکھ ایک ہے۔ کلین
اور آفتد کاٹوں بس یہی ایک مارگ ہے شری و چندر جی کی کار ایو جیا
کو ایس لوٹیں؟ آپ سوچ سمجھ کر کوئی ایکے بتائیے۔ تاکہ ہم وہی آجائے

کریں۔ سب سادھی مٹی بر بانی۔ نیے پر مارکتہ سوار تھو سانی
اتروہ آلوگ۔ کھے بھوے۔ تب بر وانی بھرت کر جو رہے
مٹی شری شہ کی سندر بانی سب نے آہ سے سنی۔ جو کہ نیتی پر مارکتہ
اور سوار تھو سے ملی جلی تھی۔ پر کسی سے کوئی جواب نہ بن پڑا سب لوگ
مگدھ ہو چکے تھے۔ تب بھرت جی نے سر ہوا کر ہاتھ جوڑ کر مٹی کی۔

بھانو نہیں کھے بھوپ گھنیرے۔ ادھاک ایک تیل ایک بڈیرے
جنم ہدیو سب کہیں پتو ماتا۔ کرم سبھا سٹھ دیہی بدھاتا
سورج دنش ہیں بہت سے راہ ہو چکے ہیں۔ وہ سب ایک
سے ایک بڑے تھے سب کے جنم کے کارن ماتا پتا ہیں۔ اور شہ
اور شہ (نیک و بد) کہوں کا پھل بدھاتا دیتے ہیں۔

ولی دکھ سبھی سکھ کلینا۔ آس اسیں راشری جگہ جانا
سوگو سائیں کی یہی سہجھنیک۔ سکئی کوٹاری ٹیک جو ٹیک

یہ سارا جگت جانتا ہے کہ آپ کی آشیہ وادی ایک ایسی دستو
ہے جو دکھوں کا ناش کر کے کلین کا ساج سجا دیتی ہے۔ ہے سوئی
آپ نے ہر حاجی کے دھان کو بھی روک دیا تھا۔ آپ نے جو ٹیک
ٹیک دی (ارکھت جو ستم ارادہ کر لیا) پھر کھلا کر ان سے جو اسے

ٹال سکے۔
چوچھے موہی ابا و اب سوسب موہ ابھاکو
سستی سینہ مے بچن گرو ار امگا الو۔ را کو

اب آپ جیسے شکتی سبتین منیشور مجھ جیسے ادم سیک سے
ایاؤ پوچھتے ہیں۔ تو سمجھو کہ میرا در بھا گیا ہے۔ بھرت جی کے پریم بھرے
بچنوں کو سن کر گرو دشت جی کے من میں پریم اُٹھایا۔

آت بات پھری رام کر پاپیں۔ رام بھک ہدی سینے ہوں ناہیں
سیکھیں آت کہت ایک باتا۔ ادھہ چہیں بڈہ سرس جاتا
دشت جی کہنے لگے کہ ہے آت! جو کچھ تم نے کہا سب سچ ہے۔
پرنتو مجھے یہ سرف شری رام جی کی گرا ہے بلا ہے۔ رام جی کے بھک
ہو کر تو سینے میں بھی سچھلتا نہیں ہو سکتی۔ ہے آت! میں نہیں ایک

بات کہنا چاہتا ہوں۔ پیرس ویش میں بڑا ہوا ہوں۔ بدھیمان لوگ جب سارا دھن لٹکا دیکھتے ہیں تو اُدھا بانٹ دیا کرتے ہیں۔

تمہارے کانن کو نہو دوو بھائی پھیر پھیریں لکھن سیار گھوٹائی مٹی پنچن ہر شے دوو بھرتا۔ بھے پر مود پر پورن گاتا اُن کے بدلے تم دوو بھائی بن کو جاؤ تو لکھن سینتا اور شری رگھونا تھ جی کو ایو دھیا لوٹا دیا جائے۔ یہ سندر بن بن کر دونوں بھائی بھرت اور شتر دھن پر بن ہوئے۔ اُن کے سارے انگ اُٹھانند سے بھر پور ہو گئے۔

من پر بن تن تیجو براجا۔ جنو جیار او رامو بھے راہا بہت لالچ لوگ نہہ لکھو ہانی۔ سم دکھ سکھ سب روپیں رانی اُن کا من رتن ہو گیا۔ شری میں تیج شو بھاپانے لگا۔ مانو راہ دشر تھ زندہ ہو گئے ہوں اور شری رام چندر جی ایو دھیا کے راہ بن گئے ہوں۔ دوسرے لوگوں نے شری رام لکھن اور سینتا جی کے بدلے بھرت اور شتر دھن جی کے بن سنا رہے ہیں زیادہ لالچ اور کم ہانی سمجھی۔ پر تو ماماؤں کو دکھ سکھ سمان ہی تھے۔ (کیوں کہ اُنکے تو دونوں ہی صورتوں میں دو پتر بن میں رہیں گے۔ رام لکھن نہ رہی۔ ارتھات اُن کے دل کی طعن نہ مٹا) یہ جان کر وہ سب

روئے لکھن کہیں بھرتو مٹی کہا سو کہنے۔ پھلو جگ جو نہہ بھیمیت دینے کانن کریوں جنم بھری باسو۔ ابھی توں ادھاک نہ مو سیاسو بھرت جی نے کہا۔ کہ ہے ناٹھ! جو کچھ آپ نے کہا۔ وہ کیجئے۔ اس سے بھی جیوؤں کو شکست میں من جا ہی دستو دیے کا پھل ہوگا۔ میں تو جنم بھرن میں رہنے کو تیار ہوں میرے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی سکھ نہیں ہے۔

انتر جاتی رامو سیاتہ نہہ سر بگیہ سچان

جوں پھر کہو تو ناٹھ رنج کیجئے پچنو پروان

شری رام اور سینتا جی انتر جاتی ہیں اور آپ سر بگیہ اور پچنو ہیں۔ ہے ناٹھ! اگر سب اپنے بات پیچ کر گئی ہے تو اسے

سچی کر دکھلائیے۔ (ارتھات مجھے اور شتر دھن کو بن میں رہنے کی اڑگیا دیجئے اور شری رام سینتا اور لکھن کو ایو دھیا کو لوٹا دیجئے) بھرت بن مٹی دیکھی سینہ پھو۔ سبھا سہت مٹی بھجے بڑی ہو بھرت ہما ہما جل راسی۔ مٹی مٹی بھاڑھی تیرا بلا سی بھرت جی کے بن بن کر اور اُنکے پر کم کو دھک کر ساری سبھا سہت مٹی و شیشٹ جی اپنی دیہہ کی سُدھ مڈھ بھول گئے۔ بھرت کی جہاں ہما سندر ہے۔ اور مٹی و شیشٹ جی کی بڑھی اس کے کنارے پر نزل استری کے سمان بے بس کھڑی ہے۔

گاچہ پار تبنو ہمایاں ہیرا۔ پاوتی ناو نہ بوہتو ہیرا اور وکر یہی کو بھرت بڑائی۔ سہری سپی کی سُدھو سمانی وہ بھرت جی کی ہما روپی سندر کے پار جانا چاہتی ہے۔

ہرزے میں پار جانے کے انیک اپائے ڈھونڈھتی ہے۔ پیرا سنے نہ تو کوئی ناؤ ملی نہ جہاز اور نہ کوئی ہیرا ہی ملا۔ جب مٹی و شیشٹ جی کی بڑھی کا یہ حال اور بے بسی سے تو اُنکی بڑائی کرنے میں بھلا اور کھن کرنے میں سمر تھ ہے۔ اُلیک تلاب کی سیب میں کہیں سندر سنا سکتا ہے!

بھرتو مٹی ہی من بھیتہ کھائیے۔ سہت سمان رام نہیں آسے پیر کھو پیر نامو کری نہہ ہو اسٹو۔ بیٹھے سب مٹی مٹی الو صا سنو

مٹی کے من کو بھرت جی بہت ہی اچھے لگے۔ وہ ساری سمان سہت رام جی کے پاس آئے پیر کھو شری رام چندر جی نے اُنہیں پر نام کر کے بیٹھے کے لئے سندر آسن واپا مٹی و شیشٹ جی کی اڑگیا پا کر سب لوگ وہاں بیٹھ گئے۔

بوئے مٹی بڑو پچن بچاری۔ دیں کال او سر الو ہاری سٹھو رام سر بگیہ سچانا۔ دھرم ننتی گن گیان ندھانا

مٹی شری تھ دیش کال اور موقع کے مطابق دیا کر کے بن بولے۔ ہے سر بگیہ! ہے انتر جاتی! ہے دھرم ننتی گن اور گیان کے بھنڈا رام! (سنئے)

سب کے اُر انتر سہ ہو جا نہو بھناؤ کھناؤ

بہترین جہت بہت ہوتی سو کہنے آیا و

آپ سب کے ہر دے کے بھیتہ لیتے ہیں۔ اور سب کے اچھے گھرے بھیا کو جانتے ہیں۔ جن میں اور دھیا نو سیوں، ماماں اور بھرت کی بھلائی ہو وہی آپ کے بتلائے۔

آرت کہیں بچاری نہ کاؤ۔ سوچھ جیا رہی آہن دا کو مٹنی مٹنی کیت راکھو راؤ۔ ناٹھ تھارہی ہاکھ آپا و دھکی دھکی کبھی وچا کر نہیں کہتے۔ جوری کو اپنا ہی داؤسٹھتا ہے۔ مٹنی و شیشٹ جی کے بچن سنکر شری رکھنا کھ جی کہنے لگے۔ کہ ہے ناٹھ اسب آپاے تو آپ ہی کے ہاکھ ہے۔

سب کرہت رکھ راٹر را کھیں۔ اکیسویں مہرت پھر کھائیں پر قلم جو اکیسویں مہرت ہوئی۔ ناٹھیں مانی کروں کھ سوئی آپ کی مرضی انوسا آپ کی اکیا کو سچ کہہ کر بہن من سے بان کرنے میں ہی سب کی بھلائی ہے۔ پیسے تو جو بھے اکیا ہو میں اسی آپدیش کو سہا جتے پیر دھر کر کروں۔

مٹی جی بھی کہیں جس کہب گوساں سو سب کھاتی یہی سیو کاٹیں کہہ مٹنی رام ستیہ تھہ بھیا شتا۔ بھرت سنہیں بچاؤ نہ را کھا پھر ہے گوساں! آپ جس کو جیسا کہیں گے وہ سب طرح سے سیو میں لگ جائے گا۔ مٹنی و شیشٹ جی کہتے لگے۔ ہے رام! تم نے سچ ہی کہا ہے۔ لیکن بھرت کے پریم نے وچا کر رہنے ہی نہیں دیا۔

مٹنی تیں کہیوں بہوری بہوری۔ بھرت کھتی تیں مٹی موری موری جان بھرت رچی را کھی۔ جو کچھ سو سبھ سو سا کھی اس لئے ہی میں بار بار کہتا ہوں۔ کہ بھرت جی کی بھگتی کے دل میری بڑھی ہو گئی ہے۔ میری سمجھ میں تو جو کچھ بھی آپ بھرت جی کی رچی رکھ کر (پسند مطابق) کریں گے۔ وہ سمجھ ہی ہو گا۔ شوبی اس کے ساکشی ہیں۔

بھرت بنے سادہ سنے کرے بچاؤ بہوری کر ب سادہ صومت لوگ مت نہر پنے نام بچوری

پہلے بھرت کی بیتی آد کے ساتھ سنے پھر اس پر وچا کر کیجئے۔ تب سادہ صومت، لوگ مت و تاج بیتی اور ویدوں کا بچوڑ نکال کر اسی کے انوسا کر کیجئے۔

گر انور اگو بھرت پر دیکھی۔ رام پڑیاں آسنہ و۔ لیسیشی بھرت ہی دھکر دھندر جانی۔ پنج سیوک تن مانس بائی بھرت جی پر گرو جی کا پریم دیکھ کر شری را چندری کے ہر دے میں بہت ہی آسنہ ہوا۔ بھرت جی کو دھرم دھندر دھرجان کرا ورتن ان بچن سے اپنا سیوک جان کر۔

بولے گورائیں انو کو لا۔ بچن منہ و مردو منگل مو لا ناٹھ سپتہ تہو چرن دو ہائی۔ بھٹیونہ بھوئن بھرت سم بھائی شری رام چندری گرو کی اکیا انوسا سندھ کوں اور منگل کے مول بچن بولے۔ ہے ناٹھ! آپ کی سوگند اور پتا جی کے چروں کی ٹائی ہے۔ کہ دہشو بھرت کے سامان کوئی نیک بھائی ہو ہی نہیں۔ جے کر پرا پنج انور راگی۔ تے لو کہیوں ہیوں بڑ بھاگی راٹر جیا راس انور راگو۔ کو کہی سکئی بھرت کر بھاگو جو لوگ گرو جی کے چرن کسلوں میں پرتی رکھتے ہیں۔ وہ راگ دھٹی سے (دنیادی نکتہ نگاہ سے) اور ویدوں کی دھٹی سے (پرناٹھ کی دھٹی سے) بھی بڑ بھاگی (خوش نصیب) ہوتے ہیں۔ جس پر آپ کا ایسا پریم ہے۔ اس بھرت کے سو بھاگیہ کی کون سرتا کر سکتا ہے۔

لکھی لکھو نہ ہو بڑھی سچکائی۔ کرت بدن پر بھرت بڑائی بھرتو! ہمیں سوئی کیس بھلائی۔ اس کہی رام رہے ار گائی چھوٹا بھائی جان کر بھرت کے منہ پر اس کی بڑائی کرنے میں میری بڑھی سکوج (پس و پیش) کرتی ہے۔ بھرت جی جو کچھ کہیں۔ وہی کچھ کرنے میں بھلائی ہے۔ یہ کہہ کر شری رام چندری جب ہو رہے۔

تب مٹنی بولے بھرت سن سب سنکو چو جی تات کر یا بندھو میر بندھو سن کہو ہر دے کے بات تب مٹنی و شیشٹ جی بھرت جی سے بولے۔ ہے تات اسب

سنگوں جھوڑ کر پاس گرا اپنے پیارے بھائی سے اپنے من کی بات
سنی مٹی بچن رام رکھ پائی۔ گرو ساہب انوکول اٹھائی
لکھی اپنے سر پہ بھڑو بھارو۔ کہی نہ سبکیں کچھ کر میں۔ پکارو
مٹی کے بچن گم اور شری رام جی کی مرضی جان کر گرو اور سوامی
کو اپنے حق میں پاکر سدا بوجھ اپنے ہی سر پہ جان کر بھرت جی کچھ نہ
کر سکے۔ وہ وچار کرنے لگے۔

پگلی سر پہ سمجھاں بھے ٹھاٹھے۔ نیر ج نین تہہ صل باڈھے
کہہ مہر مٹی ناٹھ بنا با۔ ایہی تیں ادھاک ہوں میں کا با
پلکت شری پر ہو کر وہ سمجھاں کھڑے ہوئے کس جیسے سندر
نیتروں سے پریم اکسٹوں کی دھارا بہ نکلی۔ وہ بولے۔ ہے ناٹھ !
میرا کہنا تو مٹی ناٹھ نے ہی نباہ دیا ہے۔ اس سے زیادہ میں اور کیا
کہوں
میں جانیوں پنج ناٹھ سمجھاؤ۔ اپرا دھی ہو پر کوہ نہ کاؤ
مو پر کر پا سنا ہو بسیشی۔ کھیلٹ کھنڈن نہ کہوں دیکھی
میں اپنے سوامی کا سمجھا جانا ہوں۔ وہ اپرا دھی پر بھی کبھی
غصہ نہیں کرتے۔ مجھ پر تو ان کی اپار کر پا اور پریم ہے کھیل میں بھی
کبھی انہوں نے مجھ پر غصہ نہیں کیا۔

سرسوں تیں پر سر ہریوں نہ سنگو کہہ ہوں نہ کینہہ مہر من بھنگو
میں پچھو کر پارتی جیاں جوہی۔ ہار یوں کھیل جتا وہیں موہی
بال اوتھا سے ہی میں نے کبھی ان کا ساتھ نہیں چھوڑا۔
اور انہوں نے بھی کبھی میرے من کو نرا نہیں۔ میں نے پر بھی کی رہی کو اپنے
من میں اچھی طرح سے دیکھا ہے۔ وہ کھیل میں ہار کھا جانے پر بھی مجھے
جاتے ہیں۔

مہوں سہیہ سکوج لس سنگھ کہی نہ بین
در سن تر پتی نہ ہو لگی میم پیاسے بین
میں نے بھی پریم اور تبا کے دل ان کے سامنے آج تک
مہ نہیں کھولا۔ میرے پریم کے پیاسے نیر ان کے درشن کرتے کرتے
کبھی ترپت نہیں ہوئے۔

بدری نہ سکینہ سچی مور دلا۔ نیچ پچو جنتی مس پارا
یہو کہت موہی آجوں نہ سوکھا۔ سنس کچھی سادھو سچی کو بھا
بدھاتا میرے اس پریم کو سہہ نہ سکے انہوں نے نیچ ماما کو نشت
نبا کر میرے اور سوامی کے نیچ بہت فرق ڈال دیا ہے۔ یہ کہنا بھی
آج مجھ کو شو بھا نہیں دیتا۔ کیونکہ اپنی زبانی اپنے آپ کو نیک اور
پاک باز کہنے سے کوئی نیک اور پاک باز نہیں بن جاتا۔

مالومندی میں سادھو سچائی۔ ار اس آت کوئی کچالی
پیرٹی کہ کو دو بالی سھسائی۔ مسکا پر سو کہ سنباک کالی
میری ماما نیچ ہے۔ اور میں اچھے پال چلن مالا نیک پرش ہوں
من میں ایسا وچار کرنا ہی کر وروں نیچ کروں کے برابر ہے۔ کیا نیچ
کو دو نکلی بالی اتم نہ دھان کھل سکتی ہے۔ کیا کھونگی موتی پیدا کر سکتی ہے۔
سینہ ہوں دو ساک لیسو نہ کاؤ۔ مور اٹھاگ ددھی اوکا ہو
بنو بھیں نیچ اٹھ پر پی پا کو۔ جارا ہوں جانی تہی ہی کا کو
پکے میں بھی کسی کو درش کالیش نہ رکھی نہیں ہے میرا دھماگہ
(میں تقدیر) ہی اتھاہ سندر ہے۔ اپنے پاؤں کے انجام کو سمجھے بغیر
ہی میں نے ماما کو کڑوے کچن کہہ کر بھٹکایا ہوا ہے۔

ہڑاں ہری پار یوں سب اور لا ایک ہی بھائی سبھی کھل مور
گر گوساں ساہب سارا مو۔ لاگت موہی نیک پرینا مو
ہرے میں میں سب طرف ڈھونڈ ڈھونڈ کر ہار گیا ہوں۔
مجھے کوئی آیا ہے ناٹھ نہیں آیا۔ اب ایک ہی طرف سے لشیج ہی
(یقیناً) میرا بھلا ہوگا۔ وہ یہ کہ گرو جہاراج پریم زیلاو اور سرور
سامر تھ ہیں۔ اور شری سینا رام جی میرے سوامی ہیں۔ اس سے
مجھے جان پڑتا ہے کہ انت میں میرا ہی بھلا ہوگا۔

سادھو سمجھاں گر پر پھونک کہہ ہوں کھل سستی بھاؤ
پریم پر پچو کہ بھو تھ پھر جانی میں مٹی رکھو راؤ
سادھو کی سمجھاں گرو جی اور سوامی جی کے نزدیک اس پر

ایسے شری رگھوناتھ لکشن اور سیتاجی کو بھی جس کیلئے اپنے
دشمن سمجھا۔ اس کیلئے کے پتر چھوٹھوڑ کر بھانا دھکے اور کس
کو دے؟

سنا آتی بیکل بھرت برہانی۔ آرتی پریتی بنے نئے سانی
سوک گن سب سبھاں کھھا رو منہوں کس بن پر بو تسارو
بھرت جی کی سندھانی جو دیا کٹنا دکھ پریم نرمانیتی سے پری
پورن مٹی کو من کر سب لوگ شوک کے سمندر میں ڈوب گئے۔
ساری سبھاں ایسا لکیش چھا گیا، ماؤ مکمل کے بن میں کپڑے لگی ہو۔
کئی انریک بڑھی کھٹا پرائی، بھرت پرودھو کھنہ مٹی گیلانی
بولے اچیت مین رگھو سندھو۔ دن کر گئی کیورن جیت و
تنب گیلانی مٹی وسنٹ جی نے انیک پرکار کی پرائی کھٹا
کہہ کر بھرت جی کا سادھان کیا۔ (تسلانی تھنی کی) پھر سورہ مکئی ڈبی
کد بن کے کھلائیو اے چندرا شری رگھو سندھو اچیت مین بولے۔
تات جہاں جہاں کر سگلائی۔ ایں دھین جیو کتی جہانی
تینہنی کال تینہنی ستھو ریں۔ پنیہ سلوک تات تر نوریں
ہے تات اس میں تم ویرکھ ہی سوچ کر لے ہو۔ جو پر منتہ ہے۔
اس کی ساری گتی کو ایشور کے اگھین سمجھو۔ میرے مت میں تو بھوت
کھوشیہ اور ورتمان تینوں کالوں (ماضی متقبل اور حال) اور
پرکھوی سورگ، پاتال تینوں لوگوں کے سب پنیہ آمتا سکونی
لوگ تم سے نیچے ہیں۔

ارانت تمہو پر کٹلائی۔ جانی لوگو پر لوگوں کی
دوسو بہمن جی ہی جہر تہی۔ جہنہہ گرسا دھو جہاں سیٹی
من میں بھی تم پر کڑی برا کا دوش بھتو پنے سے یہ لوگ اور
پر لوگ دونو نشٹ ہو جاتے ہیں۔ مائا کیلئے کو دہی مٹو کہ لوگ وشی
کھڑا تے ہیں۔ جنہوں نے کڑو اور سادھوں کی سبھا کا بھی ست
سنگ نہیں کیا۔

میںہیں باپ پر پچ سب اکمل امنگل بھار

سٹھان میں مٹی پچے بھاؤ سے کتا ہوں۔ یہ پریم ہے یا پھل
ہے۔ جھوٹ ہے یا سچ ہے۔ اس کو مٹی وسنٹ جی اور شری
رگھوناتھ جی ہی جانتے ہیں۔

کھوتی مرنا بیہم بنو را کھی۔ جہنی کمتی جگتو سبوسا کھی
دیکھی نہ جہاں بیکل جہتاری۔ جڑیں دوسہہ جڑ پر نرناری
پریم برن کو تباہ کر پتاجی کا من ہوا۔ اس کو اور تاناکا پری
عقل کو سب جگت جانتا ہے۔ باتیں اتنی جھا دکھی ہیں کہ دیکھی
نہیں جاتیں۔ ایدھیا پوری کے استری پرش دسہہ تاپ کے
مارے جل رہے ہیں

میں سکل اثر کھ کر مولا۔ سوسوئی جی پھیلوں سب مولا
سنا بن کو لو کھنہہ رگھو نا تھا۔ کرئی مٹی پیش مین سیا سا تھا
بنو پانہنہہ پانہہ ہی پائیں۔ سنکو ساسی پھیلوں اسی گھاٹیں
بھوری انہاری نشاد سنیہو۔ کس مین ارکھیدو نہ سنیہو
میں ان سارے انکھوں کی جڑوں۔ ریں کر اور کھ کر مینے
سب دکھ سہن کر لیا ہے۔ یہ مین کہ شری رام چندر جی مٹی کا سا نہیں
دھارن کر کے سیتا کو اور لکشن کو ساتھ لے کر گئے باؤں پیدل ہی
بن کو مکمل دیئے شوجی ساکشی ہیں کہ ایسے گھاؤ سے مٹی میں زندہ
رہ گیا۔ کھر نشاد راج کا پریم دیکھ کر میرا جبر سے بھی سخت ہر دہ
چھٹ نہیں گیا۔

اب سبوا کھینہہ دکھیلوں آئی۔ جہنیت جیو جڑ۔ مٹی سپہائی
جنہہ ہی نہ کھی لگ سا پنیہ تھپی۔ پھول لشم لشمو تاس میں پھپی

اب جہاں اگر سب آنکھوں سے دیکھ لیا یہ جڑ جیو (یعنی
میں) جینا رہ کر سب کچھ سہن کر دینگا۔ جن کو دیکھ کر راستے کی سانی
اودھ بھی اتنی تیز ذہن کو تیاگ دیتی ہیں۔ اور غصے سے پھلکاری
ہوئی اپنے غصے کو چھوڑ دیتی ہیں۔

نہنہی رگھو سندھو لکھنویا انہت لاکے جہائی
تاسو نینہ تھی دوسہہ دکھ دیو سہادنی کاری

اس سے ڈر کر مجھے تمہارا لکچر ہے (تمہارے پریم کا ڈر۔ القہات
تمہارے پریم میں کوئی بادشاہ آجائے اس بات کا ڈر ہے)
اس پر بھی اگر کوئی نے مجھے آگیا دی ہے۔ اس لئے اب تم مجھ کو کہو
وہ میں، بیشیہ جی کرنا چاہتا ہوں۔

منو پرین کری سچ جی کہو کروں سوئی آج جو
ستیدہ سندھ رکھو نہ کج منی بھاسکھی سہا جو
تم من کو پرین کر کے اور سنکو ج کو تیاگ کر جو کچھ کہو میں
آج وہی کروں گا۔ ستیدہ برت دھاری شری رکھو بیر جی کے
بچن من کر سارا سماج کھکھی ہو گیا۔

سرگن سہت سہے سر را جو۔ سو جہیں چاہت ہوں لکا جو
منت ایا و کرت کچھو نا ہیں۔ رام سرن سب کے من مار ہیں
دیوتاؤں بہت دیورا ج اندر ڈر کر سو جیے کھے کہ اس اب
بننا بنایا کام بگڑا ہی چاہتا ہے۔ اچائے کرتے کچھ بنتا نہیں تب
تو وہ اپنے من سے شری رام چندر جی کی شرن گئے۔

یہواری بکاری پر سپر کہیں۔ رکھوئی بھکت جی بس ایہیں
سڈھی کوئی شیریش رہا بھا۔ بھے سر سر مٹی پھٹا خرا صا
بھیر سب دیوتا گن دھا کر کے کہہ سیں کہنے کے کہ شری
رکھو نا کہ جی تو بھکتوں کی بھکتی کے وش میں ہیں۔ امبریں اور دبا
کی یاد آئے ہی دیوتا اور دیورا ج اندر بالکل ہی نرزش (ناپوس)
ہو گئے۔

سے سر نہ ہو کال لیشا درا۔ نرہری کے پرگٹ پر ہلاوا
گی گی کان کہیں دھتی مافقا۔ اب سر کا ج بھرت کے ہاتھا
پہلے دیوتاؤں نے بہت کال تک کلیش سہے تب بھکت
شر مٹی پر ہلاوا لے کر نہ بھگوان کو پرگٹ کیا مافقا۔ سب دیوتا سہر
دھن کر کا ناچوسی کرتے ہی کہ اب دیوتاؤں کا کام بھرت جی کے
ہاتھ ہے۔

ان ایا و نہ دیکھے دیوا۔ مانت و اموسیسوک سیدوا
میاں پریم سر سب بھرت ہی۔ سچ گن سیل رام لسن کرت ہی

لوک سجو پر لوک سکھو سمرت نامو تمہارا
ہے بھرت تمہارے نام کا سمن کرتے ہی سب باپ،
اگیان اور سب امنگوں کا بھار (سب آفتوں کا بوجھ)
میت جاتے گا۔ اور لوک میں نیک نامی ہوگی اور پر لوک میں
سکھ کی ہر پاتی ہوگی۔

کہیںوں بھھاؤ ستیدہ سوسا کھی۔ بھرت بھوئی رہ راتری لکھی
نات کٹرک کر ہو جی جا ہیں۔ بیر پریم نہیں درنی ورائیں
ہے بھرت! شوجی ساکشی ہیں جس بالکل سچ کہتا ہوں
کہ یہ پرہوئی تمہارے ہی ستیدہ دھرم اور بھگتی بھھاؤ کے اثر سے ٹھہری
ہوئی ہے۔ ہے نات! تم دیکھو کو ترک نہ کرو۔ دیوا پریم بھجپانے
سے نہیں بھجپا سکتے۔

مٹی گن ٹرٹ ہاگ مرگ جا ہیں۔ بادھا ک بھک بلو کی پر ہیں
بہت انہت لیو پو پچھو جانا۔ ماش تنو گن گیان ندھانا
پیشو اور تھی بھی بے دھڑک مینوں کے پاس چلے آئے ہیں۔
پر ہنسا کرنے والے شکار یوں کو دیکھتے ہی وہ بھگا جاتے ہیں پیشو
پچھی دوست دشمن کو پہچانتے ہیں۔ پھر منش شریر کا تو کہنا ہی کیا!
وہ تو گن اور گیان کا ہندواری ہے۔

نات تہہ ہی میں جا مینوں نیکیں کرڈں کاہ سمنی حکیں
راکھیو را پرین ستیدہ مٹی تیاگی تیو پر پریم پن لالی
ہے نات! انہیں میں بھلی بھانت جانتا ہوں۔ پر کیا کروں۔
من میں بڑا سمجھس (پس پیش بھالت جب کہ دیوتاؤں میں سے
ایک کا بے ٹوک پیشو ہو جائے اس دشا کو آسمن جس کہتے ہیں)
ہے۔ واجہ نے مجھے تیاگ کر ستیدہ دھرم کا پالن کیا۔ اور اپنے پریم
کے پران کو نباہتے ہوئے پران تیاگ دیئے۔

ناسو جین میٹ من سو جو۔ شیدہ تیا (بھاک تمہارا سکو جو
تا پر گر موی اسیو دینہا۔ اوسی جو کہہ ہو جیوں سوئی گینہا
ان کے بچوں کو مٹاتے ہوئے میرے من میں سوچ ہوتا ہے۔ پر جو

ہے دیوگن اور اُنہی کوئی دکھائی نہیں دیتا۔ شری رام
جی اپنے اُم سیوک کی سیوا کو مانتے ہیں۔ اس لئے اپنے من
سے تجھے پرکیم بھاء سے اپنے گن شیل سے شری رام جی کو دشمن
کرنے والے بھرت جی کا سحر کر۔

سُنی سُرست سُرگر کہنیو کھل نہ ہار بڑ بھاء کو
سکل سمنگی ہول جاک بھرت چرن انور اگو

دیوتاؤں کے گرو پرستیتی جی اُن کے ایسے مت کوئن کر
کہنے لگے کہ ہے دیوتاؤں! تو خدا را بڑی سو بھاء گہ ہے جو تم
نے ایسا اچھا و چار کیا۔ بھرت جی کے چروں کی پرستی سندھار
میں سارے سندر مشکوں کاٹول ہے۔

سینتا تی سیوک سیوک کاٹی۔ کام دھینو سیے سرس سہائی
بھرت جی نہر میں من آئی۔ تجھو مسو چو بدھی بات بنائی
سینتا تی شری رام جی کے سیوک بھرت جی کی سیوا
سینکڑوں کام دھینوؤں کے سمان اُتم ہے نہ ہارے من
میں بھرت جی کے پرستی جو اب بھگتی بھاء پرکٹ ہو گیا ہے۔ سو اب
تم سوچ چھوڑ دو۔ یقین جانو کہ بدھاتا نے سب بات بنادی ہے۔
بھو دیوتی بھرت پر بھاء۔ سہج بھائی بس رگھو راڈ
من شکر کر ہو دیو دیو نہا ہیں۔ بھرت ہی جانی رام پر بھائی ہیں
ہے دیو راج اندر! بھرت جی کا یہ بھاء تو دیکھو۔ کہ

جن کے بھاء پرکیم کے وش میں شری رگھو ناٹھ جی ہیں۔ اپنے
من کو ستر کر ڈرو نہیں۔ بھرت جی کو شری رام چندر جی کی بھائی
(سایہ) جانو (جیسے سایہ شمس کے ساتھ ساتھ چلتا ہے)۔ اُسکی
مرنی کا اُنکھن نہیں کرتا ویسے ہی بھرت جی بھی شری رام جی
کی اچھا اوسا رہی چلیں گے۔ جو شری رام جی کی مرستی ہوئی
بھرت جی بھی وہ ہی کچھ کریں گے اور کہیں گے۔

سُنی سُرست سُرست سوچو۔ انتر جانی پر بھو سیو جو
نچ نہر بھارو بھرت جیاں جانا۔ کرت کوئی بدھی اُر الو مانا

دیوتاؤں اور جو گرو پرستیتی جی کی آپس میں بات چیت کو
سن کر انتر جانی پر بھو شری دام چندر جی کو بڑا سکوچ ہوا۔ جب
بھرت جی نے جان لیا کہ پر بھو لائے ساری ذمہ داری کا بھاء رگھو
پر ہی ڈال دیا ہے۔ اتھا میری اچھا کوئی پر دھال مانا لیا ہے
تو وہ اپنے من میں کروڑوں پرکار کے وچار کرنے لگے۔

کری بچارو من دینہی بھوکا۔ رام رجا لیس آپن نیکا
نچ پن جی راکھنیو پو مور۔ چھو سو پندھو کی نہر نہیں بھو
سب طرف وچار کر کے انت میں بھرت جی نے من میں
ہی فیصلہ کیا کہ شری رام جی کی آگیاں ہی میرا کلیان ہیں۔
انہوں نے اپنا پر بھو کر سہا پر بھو رکھا ہے۔ یہ ان کی بھائی
اپار گریا اور لکھاہ پرکیم ہے۔

کی نہر الو گرو امت اتی سب بھئی ستیا ناٹھ
کری پرنا موو لے بھو جو رکی صلج جاک باٹھ

سب پرکار سینتا تی شری رگھو ناٹھ جی نے بھو پر اپار گریا
کی ہے۔ یہ سب کچھ وچکر کے بھرت جی اپنے کس کے سمان
سندر ماتھوں کو جوڑ کر پر نام کر کے بولے۔

کہوں کہاؤں کا اب سوامی۔ گریا اٹھو نہی انتر جانی
گرہن ستر سا جیب الو گروا۔ مٹی ملن من کلپت سولا
جے گریا کے سندر! ہے انتر جانی! ہے سوامی! اب میں
کیا کہوں اور کیا کہاؤں۔ گرو دیو تجھ پر پرین ہیں۔ اور آپ
سوامی میرے الو گرو (حق ہیں) ہیں۔ یہ جان کر میرے من کی
کلپت ملن شیر مٹ گئی ہے۔

اڈر ڈرسوں نہ سوچ سھوں۔ ربی ہی دوسو دیو سی بھو لیں
سور اچھا گو مانو کف لانی۔ بھئی لشی م کال کھٹانی
یا ورونی سب ہی موی گھالا۔ پرستیاں پن آپن پالا
یہ نہی رہی نہ را شری ہوئی۔ لو کہوں بیدیت نہیں کوئی
میں تجھو لے ڈرے ہی دھیا تھا۔ میری سوچ کا کوئی کاو نہی

جو سینک سواری کو سنک پوچ میں (پس ویش میں) ڈالکر اپنی بھلائی کرنی چاہتا ہے۔ اس کی بدھی بیچ ہے سینک کا بھلا تو سواری کی سپور کرنے میں ہی ہے۔ وہ سپور سارے سینکوں اور اور لوہوں کو چھوڑ کر کرنی چاہئے۔

سوار تھوٹا کچھیریں سب ہی کا۔ کیسں رجائی کوئی بارھی نیرکا یسوار تھو پیر مار تھ سارو۔ سکل شکر ت پھل سکتی سنگارو

ہے نا تھ ایسکے ایو دھیا دایس لوٹنے میں تھی کا سوار تھ اور پیر مار تھ کا چوڑ ہے۔ اور سارے پیر کر موں کا بھل اور سند گیلو کا شرنکار ہے۔ (الکھات سب سے اوچھ گئی بھی ہے۔)

دیو ایک مینتی سنی موری۔ اچت ہوئی تس کرب بھری تھاک سما جو سماجی سبوا نما۔ کرے سچل پھو جوں ٹومانا ہے دیو! میری ایک مینتی سنی: پھر جیسا سب ہو ویسا ہی کر لینا۔ راج تھاک کا سارا سامان سجا کر لایا گیا ہے۔ یدری آپکا من ملنے تو سچل کیجئے۔

سماج پھٹنی موہی بن کیجئے سب ہی سنا تھ

نتر و پھیر تھیں باھو دو و نا تھ چلوں میں سا تھ

چھوٹے بھائی نتر و گھن سمیت آپ گھنے بن باس دیکھے او آپ ایو دھیا لوٹ کر سب کو سنا تھ (تبی کو دور کرنا) کیجئے نہیں تو ہے نا تھ! اکشن اور شتر و گھن دو تو بھائیوں کو لوٹا دیکھے میں آپکے سا تھ چلوں گا۔

نتر و جا میں بن تینو بھائی۔ بھوریئے سیا سہت گھو رانی

جھری بھی پھو پرتن من ہوئی۔ کرونا سا گر کیجئے سوئی

تاہم تینوں بھائی بن میں جا میں اور آپ ہے رگھو نا تھ جی! مینتا جی سمیت ایو دھیا لوٹ جائے۔ ہے پھو جھو جس پر کا بھی آپکا من پرتن ہو ہے دیا کے سمندر! آپ وہی کیجئے۔

دیون دینہ سبکو موہی اچھا رو۔ موری نینتی نہ دھرم بچارو

کہیوں جن سب سوار تھ سنیو۔ رہت نہ آرت میں جیت جیتو

نہ تھا! ہے دیو! یدری کوئی دشا بھوں جائے تو اس میں سورج کا کیا دوش ہے۔ میری بڑی نقد سیر و نا تھ کی کٹکتا بدھا تھ کی گئی اور کال کی کھٹتا ان سب نے بن کر پاؤں پھیلا کر فچے نشٹ کرنا چاہا تھا سو ہے پرتبال! شرن میں آئے ہوئے کی دکشا کرنے والے) سواری آپ نے اپنا پرن سناہ کر مجھے بچا لیا۔ یہ آپ کی کوئی نئی ریتی نہیں ہے۔ یہ لوک اور وید میں پرستہ ہے چھی ہوئی

نہیں ہے۔ جگوا بھل بھل بھو گوسائیں کہے ہوئی بھل کا سو بھلا میں دیو دیو تر و سرس سبھا و۔ سنکھ بھگہ نہ کا ہوئی کا و۔

سارا بھگت تیری گن اتھاک ہونے کے کادان گنوں اور ششوں سے سنا ہوا ہے۔ اس لئے پورن لوپ سے کوئی بھی زرخ نہیں ایک آپ ہی گن ایتھ ہونے کے کادان بھلے ہیں تو پھر آپ جیسے سواری کی شرن میں اگر اگر میری بھلائی نہ ہوتی تو اور کس کے دورا بھلائی کی جائے پرمیری بھلائی ہو سکتی تھی؟ ہے دیو! آپ کا بھلا و کلب برکش کے سامان ہے۔ وہ کسی کا کبھی شتر و ہے۔ اور نہ بہتر سب کے لئے سامان ہے۔

جانی ناکٹ پچانی ترو چھا نہ سمنی سب سورج

ماگت اکھیت پادجا راور زکو بھل پوچ

اس کلب برکش کو پچان کر جو اس کے پاس جائے۔ تو اس کا سایہ ساری چنتاؤں کو نا ش کر دیتا ہے۔ راجہ، کنگاں، بھلے بڑے سنسار میں سبھی اس سے مانگتے ہیں من چاہی و ستو پاتے ہیں۔

لکھی سب بھی کر سواری سنیو۔ سبھو بھو بھو نہیں من سنیو

اب کرونا کر کیجئے سوئی۔ جن بہت پھو چرت چھو بھو ہوئی

میں گرو اور سواری کا سب بیکار اپنے برتی بیکار شانت

چت ہو گیا ہوں من کی ساری واکٹا مٹ گئی ہے۔ سے دیا کے بھنڈار! اب آپ وہی کچھ کیجئے جس سے میری وجہ سے آپ کے

چت میں اشناقی نہ ہو۔

جو سب کو سب سب ہی سنکوی۔ جج بہت چھٹی تاسو متی پوچی

سینک بہت سب سب کو کائی۔ کرے سکل شکھ لوبھ بھائی

کیا کہتے ہیں۔ بن میں رہتے والے تیسویں لوگ میں یہ آشنا لکھ کر
کہ بھوکا بن میں رہیں گے بہت ہی پریشان ہونگے۔

چپ میں ہے رگھوناتھ سنگھوتی۔ برکھوتی لکھی سبھا سب سوچی
جنگ دوت تیری اور سرکے۔ مٹی۔ مٹی۔ مٹی۔ مٹی۔ مٹی۔ مٹی۔ مٹی۔ مٹی۔

شری رگھوناتھ جی سنگھوتی کے دوش ہوئے چپ ہو رہے ہیں۔
برکھوتی یہ دشا دیکھ کر ساری سبھا دج کے دشا ہو گئی۔ اسی سے
وہاں جنگ جی کے دوت آئے۔ اُن کا اُٹھنا کر مٹی و شیشٹ
جی نے انہیں فوراً بلالیا۔

کری پرانو تہہ رامو نہارے۔ مٹیو دیکھی بھینٹ دکھائے
دوتہ نہ مٹی برکھوتی باتا۔ کہو بدیر یہ بھوپ کسلانا

وہ دوت شری رگھوناتھ جی کو پرنام کر کے اور اُن کو مرگ
شالا اور ہے ہوئے دیکھ کر بہت ہی دھمی ہوئے مٹی شیشٹ
و شیشٹ جی نے دوتوں سے پوچھا کہو! راہ جنگ کشل تو ہیں!

مٹی سچائی نا ہی مہی ماتھا۔ بولے چر بر جوریں ہاتھا
لوکھب رائے سادر سائیں۔ کسل مٹیو سو بھینٹو گو سائیں

مٹی کے پرش کوں کر بڑے ادب سے لجاتے ہوئے دھرتی
پر متک ٹیک کر پاتھ جوڑ کر وہ شیشٹ دوت بولے۔ ہے سوامی!
ایکا ادر کے ساتھ کشل پوچھنا ہی ہے گو سائیں! کشل کا کارن ہو گیا۔

ناہیں تے کو سل نا تھ کیں ساتھ کسل گئی نا تھ

مہتھلا اودھ لیسیش تیں گوسب بھینٹو نا تھ

نہیں تو ہے نا تھ! گوشل تپ شری دشر تھ جی کے ساتھ ہی
گوشل جی گئی۔ اُن کے دیو لوک جانے سے سب جنگ ہی نا تھ ہو
گیا ہے۔ یزتو مہتھلا اور اودھ تو خاص کر بے اثر ہے ہو گئے۔

کوسل تپ گئی مٹی جنگورا۔ بھیسب لوک سوک لیں بورا

جیدیں دیکھتے تپ سیمے یزہو۔ نامو ستید اس لاگ نہ کیہو
کوشل تپ دشر تھ جی کی ترو کا سا جبار مں کر جنگ پڑوسی

ہے دیو! آپ نے سب اتمہ داری مجھ پر ہی ڈال دی ہے۔
برکھوتی نہ تو جیتی ہے نہ دھرم اور نہ دھاری ہے۔ جو بھی بچن کہو
رہا ہوں وہ سب سوار تھ کے لئے کہ رہا ہوں۔ دھمی کش کے
مں میں سوچ دھاری کشی نہیں رہتی ہے۔

اترود مٹی سنی سوامی جانی۔ سو سیوہ کو لکھی لار جانی
اس میں اوگن اُدھی اکا دھو۔ سوامی سنیہیں سرست سادھو

سوامی کی آگیا کوں کر جواب دیتا ہے۔ ایسے سیوک
کو دیکھ کر شرم کو بھی شرم آتی ہے۔ چہ نہ میں بھی آپ کو جواب دے
رہا ہوں۔ اس لئے ایسا ہی سیوک اوگنوں کا اتھاہ سمندر

میں ہی ہوں۔ ہے سوامی! آپ کا مجھ پر ایسا پریم ہے کہ آپ
پھر بھی مجھے سادھو پریش کہہ کر سری سران کرتے ہیں۔

اب کر پال مہی سو مت بھادا۔ سچ سوامی مں جائیں نہ پاوا
برکھوتی کہیں سنی بھادو۔ جنگ کشل پت ایک اُپاؤ

سے کر پالو! آپ تو مجھے دی بات مں کو بھاتی ہے جس
سے آپ کے مں میں کچھ نہ ہو۔ برکھوتی! آپ کے چوٹوں کی
سوگند ہے میں بالکل سچ کہتا ہوں۔ کہ جنگ کے کلیان

کے لئے ایک ہی اُپا ہے۔
پرکھوتی مں سچ جی جو بھی ایسودیب

سوہر دھری کر یہی سنیو مٹی انت اوریب
پرش مں سے سکوج چھوڑ کر ہے پرکھوتی! آپ جسے جو آگیا

دیں گے۔ اُسے سب لوگ ادر چروک سر ساتھ پر دھر کر کرینگے
اودھب اُپدرو اور اُچھیں مٹ جائیں گی۔

بھرت پرن پتی مٹی سر شے۔ سادھو سرائی مں سر شے
اسمجنس لیں اودھ لو اسی۔ پر طرت مں تالیں بنبا سی

بھرت جی کے سندر بن مں کر دیا لوگ پرش ہوئے۔ اور
"ٹھیک کہا ٹھیک" ایسا کہہ کر سران کرتے ہوئے پھول برسانے
لگے۔ اودھیا تو اسی سخت بے چین ہو گئے کہ دیکھیں اب شری راجندر

جاسوس اور دھیا کو چلے گئے۔ اور بھرت جی کا بھادو دیکھ کر اور اُنکی
اُم کرئی کو جان کر جیسے ہی بھرت جی چتر کوٹ کو چلے وہ متھلا کو صل

دیتے۔ اُمی بھرت کی کرنی۔ جنک سماج جھٹا متی برنی
سٹی لکھ پور بن سچو جی۔ سٹی بھٹے سب سچو متی سٹی اتی
جاسوسوں نے جنک پور اگر جنک سبھا میں اپنی بڑھی اتو
ساد بھرت جی کی اُم کرئی کا درن کیا۔ جس کو سکر گرو کٹھنھی منتری اور
راج سب سچو اور پریم کے ارے دیا کل ہو گئے۔

دھری دھیر جو کرئی بھرت برائی۔ لئے بھٹ سا مٹی بولائی
گھر پر لیس راہی رکھو ارے۔ پیے گئے رتھ ہو جان ہوارے
پھر جنک جی نے دھیر دھر کر بھرت جی کی بڑی پرسنشا کی اور
شریشٹھ بودھا اور سینا پتیوں کو بلایا۔ گھر نگر اور دیش میں رکھ شکوں
کو رکھ کر (گھر نگر اور دیش کی حفاظت کا پر بندھ کر کے) گھوڑے ہاتھی
رکھ وغیرہ بہت سی سواریاں تیار کیں۔

دھری سادھی چلے نت کالا۔ کئے لشر اُمونہ ماک ہی پالا
بھو پر اُم جو ہنائی پر یا گا۔ چلے جھٹو اُترن سبو لا کا
وہ دھڑ بامورت سادھ کر اُمی سے جلدیے۔ راستے میں
راج جنک نے کسی جگہ بھی مقام نہیں کیا۔ آج ہی سویرے پر یاگ
راج میں جہاں چلے ہیں۔ جب سب راج سماج جھٹا جی کے پار اترنے

لگا۔ خبری لین ہم بھٹے نا کھا۔ تنہہ کی اس ہی ناٹسو ما کھا
سا کھ کر اٹھ سا ناک دینہ۔ مٹی بڑ جرت بد اچر تینہ
تب ہے ناٹھ اہمیں خبر لینے کے لئے جھیا اہنوں نے ایسا کہہ کر
پر تھو پر متک ٹیکا۔ مٹی شریشٹھ وسٹھ جی نے چھ سات بھیلوں
کو ساتھ دے کر دوڑوں کو فوراً وراغ کر دیا۔

سنت جنک اگو نو سبو ہر شیو او دھ سما جو
رکھو نندن ہی سکو چو پتر سوچ سبیس سراجو
ایو دھیا کے لوگ جنک جی کے آنے کی خبر سن کر پریشان ہوئے

بھی لوگ شوک کے مارے پاکی ہو گئے۔ جنہوں نے اُس سے بد یہہ
راج جنک کو دیکھا ہے۔ وہ اس شک میں پڑ گئے۔ کہ ان کا بد یہہ
نام سچا ہے۔ (ارو کھات بر مہیہ راج جنک جی کو دیرہ اھیمان رتھ
ہونے کے کارن شوک ہونا نہیں چاہئے۔ تھا۔ لیکن دشر کھتی کے مرنے
کی خبر سن کر اُن کو آتما شوک ہوا۔ کہ لوگوں کو یہ شک لگزا کہ یہ
بد یہہ کہاں؟ ان کا بھوٹا ہی نام بد یہہ رکھ دیا ہے۔ کیونکہ بد یہہ
اھیمان رتھ بد یہہ کو شوک کیدا۔؟)

رانی کچالی سنت نر یا ہی۔ سوچھ نہ کچھو جس مٹی بنو یا ہی
بھرت راج رکھو بر دینا سو۔ بھٹھلیسہ ہی ہر دیاں ہر السنو
رانی لیکنی کی اس بڑی کرؤت کو سن کر راج کو کچھ نہ سوچھا۔
جیسے سانپ کو مٹی کے بنا کچھ نہیں سوچھتا ہے۔ پھر بھرت کو راج
جنگ اور شری راج چندر جی کو بن باس سن کر تو متھلا نریش جنک جی
کے من میں بہت ہی دکھ ہوا۔

نرپ بو بھیر بارہ سچو سما جو۔ کہہ ہو بچاری اُچت کا اُجو
بھھی او دھ ا سمنجس دو و۔ چلے کہ رہے نہ کہہ کچھو کو و
راج نے تب پنڈتوں اور منتریوں سے پوچھا کہ اب کیا کرنا
چاہئے؟ ایو دھیا جانا چاہئے یا نہ فیانا چاہئے۔ "من میں اس بات کا
کشیج کوئی ذکر نہ کا۔ اس لئے سب ہی پس و پیش میں پڑ گئے۔ اور اترنے
وے سکھنے کے کارن چپٹ رہے۔

نرپ نہیں دھیر دھری ہر دیاں بکاری۔ بھٹے او دھ چتر چر چا لری
بو بھھی بھرت سٹی بھا و بھا و۔ اب بھو سکی نہ ہوئی رکھا و

جب کسی نے کوئی بھی صلاح نہ دی۔ تو راج نے من میں دھیر
دھر کر اور سوچ سمجھ کر ایو دھیا کو چار جاسوس بھیجے۔ انہیں ہر دیاں
مٹی گئی کہ جا کر دیکھو او دھ بھرت جی کی شری رام چندر جی کے پرانی کیسی
کھانا ہے۔ وہ اُن کے سمینہ میں اچھا بھاد رکھتے ہیں یا جڑا۔ ایسا پتہ
کر کے جلدی لوٹ آنا۔ ایسا نہ ہو کہ تمہیں کوئی ایو دھیا میں پہچان لےوے۔
گئے او دھ چر بھرت گئی بو بھھی دیکھی کر توئی
چلے چتر کوٹ ہی بھرتو ہار چلے تر ہوئی

شری رام جی گوڑا سنکوچ ہوا۔ اور دیو راج اندر تو بہت ہی سوچ کے دش ہو گئے۔

گرتی گلانی کسٹل کیکیٹی۔ کاہی کہی دوشمنو دیشی
اس من اسنی مدت نرماوی۔ بھٹیو بھوی رہی دن چاری
کیکیٹی شرم کے ارے نہی جاتی ہے۔ کس کو کہے۔ اور کس کو
دوش دے؟ اولو دھیا کے استری پڑش میں یہ سوچ کر پشیمو
ہے میں کہ اب جنک جی کے اسنے پرمیر دو چار دن اور ٹھہرنے کا
موقع مل جائے۔

ایسی پرکار گت باسرسو و پیرات نہان لاگ سیو کو
 کرے مجھ تو جو ہمیں ترناری گنپ گوری ترناری تھاری
 اس پرکار وہ دن بھی بیت گیا۔ پیراتہ کاں گھ کر سب شہنا
 کوئے لگے۔ انسان کر کے سب استری پرش گنیش، پارتی، شہوچی
 اور سورو یہ چھوان کی یہ جا کر سینے لگے۔

رما من پد بندی بہوڑی۔ بہوڑیاں نچل نچل جوری
 را جا را موجب انکی رانی۔ آئندہ اودھی اودھ جیدھانی
 بس بسو پکری سہرت سہا جا۔ بھرت پی را موگر ٹوس ٹپ را جا
 ایہی سہاں سہی سہا کا ہو۔ دلو دلو بہوڑیاں جیون لاہو
 پھر لکشی کہ۔ رانی شری وشنو بھگوان کے چروں کی بندنا کر کے
 دونو ہاتھ جوڑ کر اور انچل پسار کر سہتی کرت ہیں۔ کہ شری رام چندر
 جی را جب ہوں اور جانی جی رانی ہوں۔ اور را جیدھانی اودھ آئندہ
 کی حد ہو کر سماج سہرت پھر سکھ اور شانتی سے بسے شری رام چندر
 جی بھرت جی کو یو را ج بنائیں۔ اور اس سکھ امرت سے پری پر بن کر
 کے میںے دو باہیں سنسار میں جیون کا لاجہ دیکھئے۔

گرمساج بھائی بہنہ سہت رام راجہ پیر ہمو
اچھت رام راجا اودھ سینہ گ سور

گرو سماج بھائیوں سمیت شری رام جی کا راج الودھیا
پیری میں ہوا اور رام جی کے راج ہوتے ہی ہم لوگ الودھیا تہذیب

سب کوئی یہی مانگتے ہیں۔

مستی سنہ ہر مئے بزمِ بانی - نندس جو کہ تہی منی گیانی
ایسہی بھئی ننتیہ کرم کری بزمِ بانی - راہی کرہاں پر نام مہلکی تن
اودھیا پیری کے لوگوں کی پرہم مئے بانی کو سن کر گیانی منی بھی
اپنے یوگ اور ویراگ کو اُن کے پریم کے مقابلے میں کچھ سمجھتے ہیں
اس پر کاراودھ تو اسی ننتیہ کرم کر کے پلکست شریہ جو کہ شری نام جی کو
پر نام کرتے ہیں۔

او پنج بیج درہیم نمراری۔ پوہیں در سو پنج بیج انوہاری
 ساودھان سب ہی نہا ایشیں۔ سکل سر اسرت کرانیدھا تیں
 او پنج بیج درمیانی سبھی جاتیوں کے استری پیش اپنی اپنی
 بھانا گئے انوسا رشری رام جی کا درشن کرتے ہیں۔ رشری رام جی
 ساودھانی (پورے عورت کے ساتھ) گئے ساتھ سب کا کرد کر
 تے ہیں۔ اور سبھی استری پیش کر پائے بھنڈا رشری رام چندراجی کی
 سہا جتا کرتے ہیں۔

لریکائی ہی تیں گئے برائی بات نیستی برتی پہچانی
سین سکریج بندھور گھوراؤ شمشک سکون سرل سیمھاو

کہ شہری رام چندرجی کی توہین سے ہی یہ عداوت ہے۔ کہ وہ پیر
کو چھین کر شہتی کا پائین کرتے ہیں۔ شہری دھو نانو تو شیل اور سنگوہ
کے سمند ہیں۔ سندڑ کوہ واسے، سندڑ نیرتزل والے اور سرل بھوا

نہایت رام کہ کن الزوار کے۔ سب بچ بھاگ سہرا بن لا گئے
ہم سہم مدینہ پہنچ جاگے تھوڑے۔ جلد پہ ہی شہر جانے لگی ہوئی
وہ سب رام کے کن گان کرتے ہوئے پیچ میں لگی ہو گئے اور
سب اپنے اپنے سوچا لگے کہ سہرا بنا کر تے دیں گے کہ ہمارے سلطان فیض
کی راشی جیڑت تھوڑے ہی ہوں گے۔ جن کو شہری رام چند بھی اپنا کیر
کے ہاتھ ہیں۔

برایم بنیاد شدنی است
سپهرت بجا بشهر آید و نور بی گسل و نرسد

آشتم سالگوسانت رس پورن پاؤن پانگو
سین چنہوں کر زنا سرست لیس جاہیں رگھو ناگھو

تہری رام چند جی کا آشتم سالگوسانت رس سے پری پورن
پتر مستند ہے۔ جنک جی کا سماج ماؤ کرنا کی (دکھ کی) اندی ہے
جس کو تہری رام چند جی اس شانت رس روپی سمندر میں ملائے
کے لئے ساتھ لئے جا رہے ہیں۔

پورنی گیان یہ لگ کر ارے بچن سوسوک ہلست نہ نالے

سچ اس سمیر ترنگا۔ دھیرج تلے تر و بر کر بھنگا
یہ کرنا کی ندی اپنی بارھ سے گیان اور ویراگ پی کٹا رہی
کوڑیوں جادی ہے شوک بھری کچن ندی اور نالے سے جو اسی
ندی میں ملتے ہیں۔ سمیر میں ہوا کی لہریں ہیں جو دھیرج روپی کی لہریں
پر کے آتم دھتوں کو توڑ مڑ رہی ہے۔

بشتم بشاؤ توراوتی دھارا۔ بھجے بھجے بھجور ابترت اپارا
کیوٹ بڑھ پدیا پری ناوا۔ سوسوک کھلی ایکس نہیں آوا

ہوا کھن ڈکھ ہی اس ندی کی دھارا ہے بھجے بھجے اس کے
یہ شمار بچر اور بھجور ہیں۔ دودھان لوگ ملا رہیں۔ دودھ ہی بڑی
ناو ہے۔ پرتو دھاشوک کے کارن ویاکٹ ہوئے وہ ملاج اس
دودھ روپی ناؤ کو کلام میں نہیں لاسکتے ہیں۔ ان کے ہوش و حواس
گم ہیں۔ انہیں کچھ سمجھتا ہی نہیں۔

بن جی کول کرات بچارے تھکے بلوکی بچھکے ہمایا ہارے
آشتم اوہی ملی جب جانی۔ سنہوں اچھسو بندھی اگھانی

بن میں وچرنے والے کول لہو بھیس بچارے یا تہری جاسنر
ہیں جو اس ندی کو دیکھ کر سن میں ہار دیا کر جنک کھتے ہیں۔ یہ کرنا
کی ندی جب آشتم روپی سمندر میں جا کر ملی۔ تو مانو وہ سمندر بھی
تریب اٹھا۔

سوک بکلی دودھ راج سماجا۔ رام گیا نوت۔ دھیرج جو لاجا
بھوپ پکٹن سیل سراہیں۔ روپی میں سوک نہ دھواو کار ہیں

اس سے سب پریم میں مگن ہو گئے۔ اتنے میں رام جنک جی
کے آنے کی خبر سنئی۔ سو ریر ویش روپی کس کے سور یہ تہری رام
چند جی ساری سماج بہت تیزی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

بھائی مسوگر پرجن سا کھا۔ اکیس گونو کینہہ رگھو ناگھو
گری بڑو کی جنک پی جب ہیں۔ کری پیر ناگھو تھ تیا کیو تب ہی
بھائی تہری گرو اور ایو دھیا واسیوں کو ساتھ لئے تہری رگھو
ناگھو جی جنک جی کا سواگت کرنے کے لئے آگے چلے جنک جی
نے جو بی پریتوں کے سرتاج کا مذاقہ کو دیکھا۔ توں پر نام کر
نے کے لئے انہوں نے دھتھ بھوگر سپدل چلا شروع کیا۔

رام درس لالسا اچھا ہو۔ تہر شرم لیسو کلیسو نہر کا ہو
من نہاں جہاں رگھو سر بید بھی پنوتن دن دھتھو مہدی کھدی
تہری رام چند جی کے درشن کی لالسا اور جیاد کے کارن کھی
کو راستے کی تھکان اور کلیش ذرا بھیر بھی نہیں ہے۔ من تو دھل ہے
جہاں تہری رگھو ناگھو اور جانی جی ہیں۔ پھر من کے بغیر تہری کے کھکھ
دکھ کا احساس کون کرے۔

اوت جگو چلے ابھی بھانی۔ سمیت سماج پریم مٹی ماتی
آئے بکٹ دیکھی اٹور اگے۔ ساد ملن پر سپر لاگے

جنک جی اس پرکار چلے آ رہے ہیں سماج سمیت انکی پیش
پریم میں متوالی ہو رہی ہے۔ نرویاک آئے دیکھ کر سب پریم
میں مگن ہو گئے اور آمد کے ساتھ آپس میں ملنے لگے۔

لگے جنک مٹی بن پیدن۔ رشنہ پرنامو کینہہ رگھو نندن
بھائی نہ بہت رامولی را جھری۔ چلے لوائی سمیت سماج جی

جنک جی مٹی جنوں کے چروں کی بندنا کرتے لگے تہری رام
چند جی نے جنک جی کے ساتھ میں آئے ہوئے شانتا ندی
جنک پڑوسی ریشیوں کو پر نام کیا۔ تہری رام جی سارے بھائیوں
سمیت جنک جی سے ملے اور ان کو سماج سمیت ساتھ
لے چلے۔

دونو راج سماج شوک کے مارے دیا کل ہو گئے ہیں۔ ان میں نہ
گیان دہانہ دھیرج ہی رہی اور نہ تاجا ہی رہی۔ راجہ دشتہ جی کے
روپ گن اور شیل سبھاو کی سرانہا کر کے رو رہے ہیں اور دکھ کے
سمندر میں غوطہ لگا رہے ہیں۔

اوگاہی سوک سمندر سوچیں ماری نوبیا کل ہما
وئے دوش سکل سروش لوہیں ہاں پڑھی کینہو کہہا
سرمدہ تالیں جوگی جن مٹی دیکھی سا بد بیہ کی
تلسی نہ سمرکتو کو جو تری سکے سہرت سیدہہ کی

شوک کے سمندر میں غوطہ لگاتے ہوئے استری پش ہا دیا کل
ہوئے سوچ رہے ہیں۔ وہ سب بدھاتا کو دوش دیتے ہوئے غصے
سے بھرے ہوئے کہہ رہے ہیں۔ کام بدھاتا (پرتیکول بدھاتا)
نے یہ کیا کیا؟ دیوتا سیدہ تیسوی دیوگی لوگ اور مٹی جنوں میں باہرہ
(راجہ جنک) کی دشادیکہ کر کوئی بھی سمرکتہ نہیں جو پریم روپی ندی
کو پار کر سکے۔ اور نکات وہ سب پریم روپی ندی میں ڈوبے ہی رہ گئے
کے اہت اپدیں جہاں تہاں لوگتہہ مٹی پر تہہہ
دھیر جو دھریئے نرلیں کہدیو شیشٹ بد بیہہ سن

جہاں تہاں شریٹھ مٹیوں نے لوگوں کو بہت اپدیش کئے
دشتہ جی نے جنک جی سے کہا کہ ہے راجن! آپ میں بھیج
دہان کیجئے۔

جاسو گیا نور بی بھوئی نا سا۔ بچن کرن مٹی کسل بکا سا
تہی کہ موہ متا نیا رانی۔ یہ سیارام سنیہہ بڑانی

جن راجہ جنک کے گیان کے سورج کے سامنے سنسار روپی
راتری اماناش ہو جاتا ہے۔ اور جن کی بچن روپی کر نیں مٹی روپی مکلوں
کو کھلا دیتی ہیں۔ ان کے نزدیک بھی کیا یہ موہ اور متا بھٹا سکتی
ہے! یہ تو شری رام چندر جی کے پریم کی ہما ہے۔

بشی سا دھاک سیدہ سیانے تری لکھو جیک بیہ بھانے
وام جنہہ سر من جب سو۔ سا دھو بھان بڑا اور تا سو
بھوگ داس کرنے والے نکت پش اور کٹی کی اچھا رکھتے

والے جکی سو پش یہ جکت میں تین پرکار کے جو دیدوں نے تہاں
ہیں۔ ان تینوں میں جس کا چت شری رام جی کے پریم سرور میں لگا
رہتا ہے۔ سا دھوؤں کی سماج میں اسی پش کا بڑا اور ہوتا ہے۔

سوہ نہ رام پریم بنو گیا نو۔ کرن ہاں بنو جی ہل جانو
مٹی بھو پڑھی بد بیہ بھانے۔ رام گھاٹ سب لوگ نہانے
شری رام جی کے پریم نیا گیان شو بھا نہیں پاتا جیسے تاج کے
کے پنا ناڈ پار نہیں ہو سکتی ہے۔ مٹی و شیشٹ جی نے بد بیہہ راج
جنک جی کو بہت سمجھا یا۔ اس کے بعد سب لوگوں نے رام گھاٹ پر

اکشان کیا۔ سکل سنکل نرناری۔ سو باسو و تبتیو بنو باری
پسو کھا گمر گتہہ کینہہ ہاں رو۔ پر یہ پش کن کر کون بپا رو
سب استری پش شوک سے بھر پور تھے وہ دن بنال بیان
کے ہی سمیت گیا۔ لپٹو، بچھی اور ہر لونگ نے بھی کچھ بھو جن نہ
کیا پیارے کٹھنہیوں کے شوک کا تو پھر کھکا نہ ہی کیا۔

دو سماج نئی راجو رگھو راجو نہانے پر ات
بیٹھے سب بہٹ پٹپ تہن ملین کر سن گات

دونو سماج سمیت نئی راج۔ جنک اور رگھو راج شری رام
چندر جی نے پر ات کال انسان کیا۔ پھر سب درخت کے نیچے
بیٹھ گئے سب کے شری رام اور من اداں تھے۔

جے ہی سمر دسرتھ پیر باسی۔ جے مٹھلا تی نگر نوا سہی
ہنس نہیں گر جنک پرودھا۔ چنہہ جاک کو پیرا تھو سو دھا
لکے کہن اپدیں انیک کا۔ سہت ہرم نیچے برتی مہیک
کو سبک کی کپی کھتا پیرا نیں۔ بھجانی سب سبھا سبانی
ایو دھیا پری کے رہنے والے سریشٹھ برہمن اور جنک پور کے

رہنے والے شریٹھ برہمن۔ سور یہ پش کے گرد و شیشٹ جی اور
جنک جی کے پرودہم شتا ند جی جنہوں نے اس سنسار میں پرودہ
مارگ کی جھان جن کدالی بھی وہ سب جنک برکار کے دہرم
نہو اور مارگ اور دھمک کے لئے اپدیں رہتے تھے۔ دشا شری

تھا شیش منہ اور سو گندہ تین پرکار کی سب کے لئے سہارا
ہوا چل رہی تھی۔

جانی نہ برنی منہ ہر تائی۔ جنو جی کرتی جنک پہونائی
تب سب لوگ نہائی نہائی۔ رام جنک مٹی آلیسو پائی
دھبی دھبی ترور نور اگے۔ جہاں تہاں پر جن اتون لاگے
دل پھل مول کندہ بھی نانا۔ پاؤں سند رسدھا سماتا

بن کی سندنا کا وزن نہیں کیا جاسکتا۔ ناؤ پر کھڑی
جنک کی مہمان نوازی کر رہی ہو۔ تب سب لوگ انسان کر گئے
رام چندر جی، جنک جی اور مٹی و شیش جی کی آگیا پر سندہ پر کشوں
کو دیکھ دیکھ کر پریم میں گن ہوئے۔ ادھر ادھر ڈیرہ ڈالنے لگے۔
پتے پھیل پھول و مول و کندہ انیکوں پرکار کے امرت کے مکان
پہنچے۔

سادر سب کہیں رام کر گئے بھری بھری بھاری
پو جی پتر ستر اتھتی کر گئے کرن پھیر مار
شری رام چندر جی کے گرو و شیش جی نے سب کو
بوجھ بھر بھر کر گئے آدر کے ساڈھ بھیجے۔ وہ سب پتر و گرو دیو
اور اتھتی پوجا کر کے پھل آہار کرنے لگے۔

ایہی باہی باسر بیتے چاری۔ رامونر کھی نرزاری سیکھاری
دھوسراج آئی رچی من مایاں۔ منوسیارام پھر پھل ناہیں
آں پرکار چار دن گذر گئے۔ سب استری پریش شری رام جی
کو دیکھ کر سکھی ہیں۔ دونوں طرف کے سماج کے من میں کسی اچھا
سے۔ کہ جیتا اور رام جی کے ایو دھیا جی کو داس لوت جاتے
کے بغیر ہمارا لوت جانا اچھا نہیں ہے۔

سیتا رام سنگ بیتا سو۔ کوئی امر پر سرس سپاسو
پر پھری لکھن رامو بیدہ سی۔ صدی گھر و بھیا ویا بدھی تہی
سیتا جی اور رام جی کے ساتھ بن میں لوز کرنا دیولوک کے
سکھوں سے کر دودن مٹی سکھ ایک ہے۔ لکشمی جی۔ رام چند
جی اور سیتا جی کو چھوڑ کر سب کو گھرا چھائے ناؤ بدھانا اگلے

نے سند بانی سے پرائی کھائیں کہہ کر سب سمجھا کو سمجھایا۔
تب گھوناٹھ کو سک ہی کہو۔ ناٹھ کالی جل پوسو پوسو
مٹی کہہ اچت کہت کھو رانی۔ گیتو بتی دن پر ادھائی
نب دگھوناٹھ جی نے دشوا متری سے کہا۔ بے ناٹھ! کل
سب لوگ بنا جل پاں کئے ہی رہے ہیں۔ اب کچھ آہار کرنا چاہئے
مٹی دشوا متری نے کہا۔ کہ ہے دگھوناٹھ جی! آپ نے ٹھیک ہی
کہا۔ آج بھی ادھائی پر دن بیت گیا ہے۔

رشی لکھ لکھی کہ تیر تیری راجو۔ ایہاں اچت نہیں سن انا جو
کہا بھوپ بھل سب ہی سو ہانا۔ پائی رجا لیسو چلے نہ ہانا
رشی دشوا متری کی کا رخ دیکھ کر جنک جی نے کہا۔ کہ یہاں
آن کھانا ٹھیک نہیں ہے۔ راجہ کے سند بچن سبھی کے منوں کو
اچھے لگے سب لوگ آگیا پر نہانے لگے۔

تہی او سر پھل پھول دل مول انیک پرکار
امی آئے بن چر پل بھری بھری کا نوری بھار
بن باسی کول بھیں ادھاک انیک پرکار کے پھول پھل پتے
مول آدی بہینگوں اور بوجھوں میں بھر بھر اسی سے لے آئے
کا مڈ بھے گری رام پرس دا۔ اولوکت اپہرت یشا دا
سر سیر تان بھومی بھیب گا۔ جنو اگت آئند انورا گا
شری رام چندر جی کی کرپا سے سب پر بیت سب کامناؤں
کی نورتی کرنے والے ہو گئے۔ وہ صرف دیکھنے مائر سے ہی دکھوں
کو بالکل پر لیتے تھے۔ وہاں کے تالابوں۔ ندیوں۔ بن اور پتھری
کے سبھی حصوں میں مانو آئند اور پریم اڈ رہا ہے۔

بنی تہب سب پھل سمجھولا۔ بولت کھل مرگ الی انو گولا
تہی لورین ادھاک اچھا ہو۔ تری بد سیر سکھ سب کا ہو
بلیں اور درخت سب پھل پھولوں سے لہ لہ گئے پتو پتو
اور کھونڈے انو گول بولنے لگے اس سے بن میں بہت آئند بھان

کو شلیابی نے اُن کا آور ستا لکھیا۔ اہم موقع کے مطابق اُنہیں
بیٹھے کو سندراس دیئے۔

سیکو سنہوہو سک دہو اورا۔ دروہیں دہی سنی کھس کھورا
پاک سٹھل تن باری بلوچن۔ جہی کھ لکھن گیس سب سوچن
دونوں طرفوں کے رنواس کے شیں پریم کو پکھکر اور
سُکر کھور کجہر بھی پکھل جاتے ہیں، شری پکھت اور پھل ہے۔
آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے ہیں۔ سب اپنے مانخوں سے
زمین کریدنی ہوئی سوچنے لگیں۔

سب رام پریتی کی کسی مورتی۔ جنو کرنا ہوا بلش بسورتی
سیا مانو کہہ دہی بھسی بانکی۔ جو پئے کھینو پھوپہی ٹانگی
سبھی مانو سینتا رام جی کے پریم کی مانو مورتی ہیں۔ یا پو
سمجھو کہ خود کرنا ہی بہت سے روپ دھارن کر کے لہو درہی
ہو۔ سینتا جی کی مانا کہنے لگی کہ بدھاتا کی بھسی بڑی بڑی ہے۔ جو
دودھ کے پھین جیسی دھاکو مل رنکو کو بکری ٹانگی سے پھوڑا رہا ہے۔

سُنتے سُنتے ہا دیکھیں گرل سب کرتوتی کرال

جہاں نہاں کاک اللوگ بکالتس مورت مرال

امرت تو کیوں سُنتے میں ہی آتا ہے۔ زہر عام دکھائی دیتا
ہے۔ بدھاتا کی سب کرنی ہی الٹی ہے اور الوکھی ہے۔ کوسے
آو بکے تو ادھر ادھر عام دکھائی دیتے ہیں پرتو ہنس تو کہیں
ایک مانسہ ور میں ہی ہے۔

سُنتی سسوج کہہ دی سُمتر۔ بڑی گتی بڑی سیریت۔ بکیترا
جو سہر جی پالٹی ہرئی بہوری۔ بال کیسی سم بھسی متی بھوری
یہ سن کر دیوی سُمتر آشوک کے ساتھ کہنے لگی کہ بدھاتا
کی گتی بڑی الٹی ہے اور الوکھی ہے۔ جو پہلے تو شری کی پیدائش
اور پرورش کرتا ہے۔ اور پھر نشٹ کر ڈالتا ہے۔ بدھاتا کی بھسی
تو لڑکوں کے پھیل کے سمان بھولی بھالی ہے۔

کوسلیا کہہ دوسو نہ کا ہو۔ کرم بید کھ کھ جھنی لا ہو

الٹ ہے۔ ہر سہو پوتی جب سب ہی۔ رام سمیت بسیے بن ب ہی
مندا کی جھو تہو سما لا۔ رام درشتو مد منگل مالا
آٹو رام گری بن تاپس قھل۔ اسٹو امیے سم کھنول پھل
سم سمیت سبت دئی ساتا۔ پھل سم ہوہیں نہ جھیں جاتا
جب بدھاتا سب کے حق میں ہو (جب قسمت اچھی ہو)

تب ہی شری رام جی کے پاس بن میں نو اس ہو سکتا ہے۔ تینوں قنت
مندا کی مدی میں اشتان کرنا اور آند اور منگل کا سموہ شری رام
جی کا درشن کرنا۔ شری رام جی کے کامنا کھ پربت اور بن اور قسینو
کی آشرموں میں گھومنا اور کھنول پھل جھول جو کہ امرت کے
سمان پٹھے پڑا کھوچ کرنے سے چودہ برس سکھ کے ساتھ پل
کے سمان گذرتے ہوئے معلوم بھی نہ ہوں گے۔

ایہی سکھ جو کہ نہ لوگ سب کہیں کہاں اس کھاگو
ہر سچ بھیاں سماج دہو رام چرن الو راگو

سب لوگ کہہ رہے ہیں۔ کہ ہمیں سکھ کے ہم لوگ یہ نہیں۔
ہمارا ایسا بھاگ کہاں جو ہمیں بن میں شری رام جی کے ساتھ رہنے
کا اور پراپت ہو۔ دونوں طرفوں کے سماج کا شری رام جی کے
چروں میں سبھاوک پریم ہے۔

ایہی بھسی سکھ منور تھ کریں۔ بچن سپریم سبت من ہر ہیں
سیا مانو تینہی سم پٹھا ہیں۔ داسیں دیکھی سواوسر و آیش
سب اس پرکار منور تھ کر رہے ہیں اُن کے پریم بھرے بچن
سنتے ہی من مورت ہو جاتا ہے۔ اسی سے سینتا جی کی مانا کی بھی ہوئی
داسیاں رانیوں کا فرصت کا سم دیکھا رہیں۔

ساوکاس سُنتی سب میا سا سو۔ ایلٹیو جنک راج رنوا سو
کوسلیاں سادر ستمانی۔ اسن دیئے سم سم دباتی
اُن داسیوں سے سن کر کہ سینتا جی کی ساری ساسویش
اس سے فرصت میں ہیں جنک جی کا رنواس اُن سے ملنے آیا۔

کھن کرم گتی جان بدھاتا۔ جو سبھ اسبھ سکل پھل داتا

کوشلیا جی نے کہا کسی کا کوئی دوش نہیں ہے۔ دکھ سکھ
لاکھ ہانی سب کرموں کے دوش ہے۔ کرم کی گتی بڑی کھن ہے
اسے تو بدھاتا ہی بھارتھ جانتے ہیں۔ جو سارے بھو اشبھ
(نیک و بد) کرموں کا پھل دینے والے ہیں۔

ایس رجا عیس سب ہی کیں۔ اتنی تختی لے لستھو امی کے
دیوی موہ لیں سوچئے بادی۔ بدھی پر پنچو اس چل انادی

ایشور کی آگیا سبھی کے سر پر ہے۔ پیدائش قیام اور فنا
امرت اور دوش سب اُسی کے آدھین ہیں۔ بے دیوی اگیان
دوش شوک کرنا دیر کھ ہے۔ بدھاتا کی سر شھی ایسی ہی چل اور
انادی ہے۔

بھوئی جیب مرب ارا مانی۔ سوچئے سکھ لکھی رنج بہت ہانی
سیا مالو کہہ سیتہ سانی۔ سگر تئی او دھیتی رانی
مہاراج (دھرم) کے مرنے اور جینے کی بات کوسن میں
یاد کر کے جو ہم چنتا کرتی ہیں وہ تو ہے سکھ! ہم اپنے ہی بہت کی
ہانی دیکھ کر (ارتکھات اپنی ہی غرض کے مارے) کرتی ہیں سیتا
جی کی مانتا کہنے لگی۔ آپ نے سیتہ اور اُتم کہا۔ آپ مینیوں کی حد
او دھیتی کی ہی تو رانی ہیں۔ پھر بھلا آپ ایسی اُتم بات کیوں
نہ کہو

لکھنورا مو سیاجا ہوں بن پھل پر نیام نہ پوچو
کہہ میری ہیاں کہہ کوشلیا مو ہی بھرت کر سوچو
دیکھ بھرے ہرے سے کوشلیا جی نے کہا شری رام لکھن
اور سینتا بن میں بھلے ہی جائیں۔ انت میں اس سے بھلائی ہی ہوگی
بدھاتا کی کرتی کوئی بھی بڑی نہیں ہوتی۔ مجھے تو ایک بھرت کی
چنتا ہے۔

ایس پر ساد اسیں تمہا ری۔ ست ست بد دیو مری باری
رام سینتہ میں کندی نہ کاؤ۔ سوکری کھٹیوں سکھی ستی بھاؤ
ایشور کی کرپا اور آپ کی آئینہ زاد سے میرے پتر اور پھول گنگا

جی کے جل کے سمان بزل ہیں۔ میں نے کبھی شری رام جی کی گوند
نہیں کھائی۔ سو بے سکھی! آج شری رام جی کی سو گند کھا کر بالکل
سچے بھاؤ سے کہتی ہوں۔

بھرت سیل گن نئے بڑائی۔ بھایا پئی تھو وس بھلائی
کہت سار دھو کر متی ہیچے۔ ساگر سیپ کہ جاہیں اُلچے
کہ بھرت جی کے نیل گن نترتا بڑائی بھارتی بھاؤ بھگتی
شر دھا اور نیکی کا وزن کرنے میں سر سوتی کی بدھی بھی پچھتی ہے۔
کیا سیپ سے سمندر خالی کئے جا سکتے ہیں۔

جانیوں سد بھرت کل دیا۔ بار بار مو ہی کہیو جی سیپا
کسیں کنگو مئی پارھی پاہیں۔ پُرش پر کھیسے سہیں دھاپیں
میں بھرت کو سد سے اپنے کل کا دیباک مانتی ہوں۔
ہمارا ج نے بھی بار بار مجھے ہی کہا تھا۔ سونے کے کھرے اور کھٹے
کی پہچان کسوتی پر کسے جانے پر سوتی ہے اور رتن کے اصل اور نقل
کی پہچان جوہری کے لئے پری ہوتی ہے۔

انوجت آجو کہب اس مورا۔ سوک سنہیں سیانپ تھورا
سستی سر سرتی مہم پاوتی بانی۔ بھٹیں منہ پر کل سب رانی
کننہ آج میرا ایسا کہنا بھی انوجت ہے۔ شوک اور موہ میں
وچار شکتی گھٹ جاتی ہے۔ کوشلیا جی کی گنگا جی کے سمان پوتر کرنے
والی بانی میں کرسب رانیاں پریم کے مارے دیا کل ہو گئیں۔

کوشلیا کہہ دھیر دھری سنہو دی مٹھلیسی
کوہیک بارھی بکھتی تمہی سکھی اپدلیسی
کوشلیا جی نے پھر دھیر دھیر دھکر کہا۔ ہے دیوی تھلیتوی!
سنتے۔ آپ گیان کے بھندار شری جنک جی کی تپتی ہیں۔ بھلا
آپ کو کون اپدیش دے سکتا ہے؟
رانی ملے سن او سر و پائی۔ اپنی بھانتی کہب سمجھائی
کھٹیں میں کھو بھرتو گونہی بن۔ جوں پرست مانے مہیپ من
ہے رانی! موقع پا کر آپ راہ کو اپنی طرف سے جہاں تک

کو تشلیا جی کے پریم کو دیکھ کر اور ان کے بڑے بھائی شکر جک
جی کی پیاری بیٹی نے ان کے پوتہ جرن پوٹے لئے ہے دیوی !
آپ دسھ جی کی بیٹی اور شری رام جی کی ماما ہیں آپ کی ایسی نرنا
اچت ہی ہے۔

پرکھو اپنے نیچو آدر ہیں۔ اگنی دھوم گری سر تن دھڑکیں
سیو کو راؤ کرم من بانی۔ سدا سہائے نہدیو بھوانی
پرکھو اپنے بیٹے سیو کوں کا بھی آدر کر لے ہیں اگنی دھوٹیں
کو اور پرست گھاس پھوس کو اپنے سر پر دھارن کرتے ہیں۔ بہائے
راجہ (جک جی) تو من بجن کرم سے آپ کے سیوک ہیں۔ نرنتو
سدا سہائے تاکر نے والے تو ایک ماتر شری شو جی اور پارٹی جی
ہیں۔

روڑے انگ جو کو جک کو ہے۔ دسپ سہائے کہ دن کر سوئے
راٹھو جانی بنو کری سر کا جو۔ اہل اودھ پر کر سہیں راجو
ایک سہائے (مدگار) ہونے یوگیہ سدا بھرتی بھلا اور کوں
ہے ؛ دیک سوڑج کی سہائے کرنے کا دعویٰ کر کے کہیں شو بھا پا
سکتا ہے ؛ شری رام چندر جی من میں جا کر دونوں کا کارج کرینگے۔
اور اس کے بعد اودھ پڑی میں جا کر اہل راج کریں گے۔

امرا ناگ نر رام باہو مل۔ سیکھ سید ہیں انہیں نہیں تھل
یہ سب جاگ جاگ ہی راکھا۔ دیوی نہ ہوئی مدھا مٹی بھا کھا
دیوتا، ناگ اور منس سب شری رام چندر جی کے جھانھل
کے آشرت اپنے اپنے لوگوں میں سکھ سے نواس کریں گے سب
یگیہ واک جی نے پہلے سے ہی کہہ رکھا ہے۔ ہندیوی ؛ مٹی کی
بات مٹھا نہیں پرستتی۔

اس کی پگ پری میم اتی سیا بہت بنے سٹائی
سیا بہت سیا تاو تپ ملی سوا سوسو پائی

ایسا کہہ کر بہت ہی پریم سے پاؤں پر کر سیتا جی کو اپنے ساتھ
لے نواس میں لے جانے کے لئے بیٹنی کی۔ اور کو تشلیا جی کی سدا آگیا
پاکر سیتا جی کو ساتھ لئے سیتا جی کی ماما اپنے نواس سٹھان کو ملی۔

ہوئے سچے سمجھ کر کہنا کہ مکشمن جی کو گھوڑے لیا جائے۔ اور بھرت
بن کو جائیں اگر یہ صلاح راجہ کے من میں بھیک بچھ جائے۔

تو کھل جتنو کر ب سچا پری۔ مھویریں سوچو بھرت کر بھاری
گوڑے ستیہ بھرت من ماہیں۔ یہی نیک موتی لاگت ناہیں
تو خوب دھار کر بھلی بھانت ایسا بن کر بن مجھے بھرت کی
بہت چنتا لگی ہوئی ہے۔ بھرت جی کے من میں گوڑے پریم ہے۔
ان کے گھر رہنے پر مجھے بھلائی نظر نہیں آتی (ایسا نہ ہو کہ پریم کے
مارے وہ اپنے پیراؤں کو ہی نہ نیک دریں)

لکھی سبھاؤ سنی سرل سبانی۔ سب بھٹی مگن کرن رس رانی
تھ پر سونگھری دھینہ دھینہ دھنی۔ سٹھل نہ نہیں سدا جوگی مٹی
کو تشلیا جی کا سبھاؤ دیکھ کر اور ان کی سرل اور مندر بانی کو سن
کر سبھی رانیاں کرو نارس میں مگن ہو گئیں۔ اکاش سے کھو لوں
کی بارش کی بھڑکی لگ گئی۔ اور دھنیہ دھنیہ کی دھن ہونے لگی۔
سدا تھوگی اور مٹی لوگ پریم کے مارے سٹھل ہو گئے۔

سیو نہو اسو تھکی لکھی رہیو۔ تب دھیر دھیر سٹھرا کہیو
دیوی دند جگ جانی سیتی۔ رام ماٹو سٹھنی اٹھی سپریتی
سارا روناس دیکھ کر سٹھل ہو گیا تب سمنتر جی نے دھیرج
دھیر کر کہا کہ ہے دیوی ! دو گھڑی رات بیت چکی ہے یہ سن کر
شری رام جی کی ماما کو تشلیا جی پریم پوروک اٹھی۔

بیگی پاؤ دھارے تھلے ہی کہہ ستنہیں ستی بھائے
تھہر میں توں اب اس گتی کے تھلے سہائے

اور بڑے پریم سے ستیہ بھاء سے پوری۔ اب جلدی تو کہ
سٹھان کو جائیے۔ ہمارے تو اب ایشوری گتی ہے (اور بھات
ہیں تو ایک ماتر ایشور کا ہی بھروسہ ہے) ماستھا انریش
جک جی سہا یک ہیں۔

تھکی ستنہ سٹھنی بجن سٹھنیا۔ جک پر یا کہہ پائے سٹھنیا
دی اچت اسی بنے تھاری۔ دسھ گھڑی تھاری۔ رام مہتاری

سماں اور اُتم دھرم کا دھار کر کے دھرم دھری۔

تالیں ہمیش جنک سیا دیگی۔ بھٹیو پیو پرتو شو۔ لیسیتی
پرتی پوتر کے کل دوو۔ سچس دھول جو کہ پیو کو و

سیتا جی کو پیسوی بھیس میں دیکھ کر جنک جی کو بڑا ہی پریم
اور سفتوش ہوا۔ تب وہ کہنے لگے پرتی! تو نے دو نو کل پوتر کر کے
تیرے اُتم لیش سے سالا سندھار اُقل ہو رہا ہے۔ سب کوئی ایسا
کہتے ہیں۔

جنتی ستر ستر کی تری توری۔ گو تو کینہہ بدھی اند کروری
گنگا اُقل تھل سینی بدیرے۔ یہیں کے سا دھو سماج گیتیرے

تیری کیری رُوی نندی دیو ندی گنگا جی کو جیت کر کر دوں
برہما ندوں میں بہہ نکلی ہے گنگا جی نے تو یہ لکھی پر تین ہی تھالوں
(ہر دار پر یاگ راج اور گنگا ساگر) کو بڑائی دی ہے۔ پر اس تیری
کیری موبی نندی نے بہت سے سنت سداج رُوی تیر تھوں کو بڑا
کیا ہے۔

نیو کہ سینہ سینہ سبانی۔ سیا سچ مصل منہوں سماں
جی پوتا تو لیت ہی اُرا لائی۔ سکھ اس سسٹن ہت نہی سہا جی
پتہ نہ تو پریم سے کبھی ہوئی سچی بانی کی پرتو سیتا جی اپنی
بڑائی س کر کھا گئی۔ پتا ماتا نے انہیں پھر ہر دے سے لگا لیا۔ اور
اسے سندھت بھری سنگستا اور اکسیر ادا دی۔

کہتی نہ سیا سچ من ماہیں سایہاں ریت جین بھل ناپیں
لکھی رُخ رانی جتا سورا و۔ ہر ستر ستر ایت سیل سبھا و
سیتا جی کچھ نہیں کہتی ہے۔ وہ پتا ماتا کو یہ کہنے میں پس پش
میں پڑی ہوئی ہے۔ کہ رات میں یہاں رہنا اچت نہیں۔ سیتا جی کی
ماتا نے اُن کا رخ دیکھ کر رام کو جتلا دیا۔ تب دونو اپنے ہر دے میں
سیتا جی کے شیل اور سبھا کی ستر ستر کر کے لگے۔

بار بار ملی بھینسی سیا بد کینہہ سمنانی
کہی سے ہر بھرت گتی رانی سبانی سبانی

پر پرتی پرتی ہی ملی بید بھی۔ جو چلی جو گوبھاتی تہی
تالیں ہمیش جانکی دیکھی۔ بھاسو بکل پتا د لیسیتی
سیتا جی اپنے پیارے پر پور کو جس یو گیتھ اُس کو سی
پر کار سے ملیں۔ سیتا جی کو پیسوں کے بھیس میں دیکھ کر بھی پر پور
دا لے جا دیا کل ہو گئے۔

جنک رام گروسو پائی۔ چلے مصلی سیا دیکھی اپنی
لینہی لائی اُرجنک جانکی۔ باہنی پا دن پریم پراں کی

جنک جی رام جی کے گود دشت جی کی اُگیا پکرا پنے ڈیرے
کو چلے۔ اور وہاں جا کر انہوں نے سیتا جی کو دیکھا۔ جنک جی نے اپنے
پوتے پریم اور پرانوں کی ہماں جانکی جی کو چھاتی سے لگا لیا۔

اُرا میکو اُمسو بھی اُورا گو۔ بھو بھو پتو نہوں پیا گو
میا سینہہ پتو با دھت جوا۔ تیر رام پریم سینہہ سو ما

اس سے راج کے ہر دے میں پریم کا سمند رُاڈ پڑا۔ راج کا
من مانو پر یاگ ہو گیا۔ اس سمند کے اندر انہوں نے سیتا جی کے
پریم رُوی کلب پر کش کو پرتے ہوئے دیکھا۔ اگل پر کش پر شری
رام جی کا پریم مانو بالاک رُوپ سے شو بھا پارہا ہے۔

چو جیوی مٹی گیان بکل جنو۔ جو رت ایدو بال او لمہنٹو
موہ مگن مٹی نہیں بدیرے کی۔ ہما سیا رکھو بر سینہہ کی۔

جنک جی کا پریم گیان مانو چریموی مار گندے مٹی میں۔
جو دیا کل ہو کر ڈرتے جاتے ہوئے اُس رام پریم موبی بالاک کا
سہارا بچو کر نکالے۔ بدیرے راج جنک جی کی پرتی موبی مٹی میں
نہیں ہے۔ یہ سیتا جی اور شری رکھو ناٹھ جی کے بالاک پریم کی چھا۔

سیا پتو ماتو سینہہ لیس بکل نہ سکی سنہاری
دھنی ستاں دھرو دھرو پتو سدا دھرو پاری

اپنے پتا کے پریم کے کار سیتا جی اسی دیا کل ہو گئیں کہ
اپنے پتے کو سنہا لے سکیں پرتو پرتو دھنی دھنی لکھا سیتا جی نے

ایسا کہہ کر شری رگھو ناتھ جی سکپا (سکڑ گئے یعنی لگا گئے)
گئے۔ ویشٹ جی ان کے شیل سمجھاؤ کو دیکھ کر آنند کے مارے
پلکت ہو گئے اور کہنے لگے۔ ہے رام! دونوں طرف کی راج
سماج کے لئے تمہارے بغیر سب سکھ کا سامان ترک کے سمان
دکھاناک ہے۔

پیران پران کے جیو کے جھوٹک کے سکھ رام
تمہارے جی تات سہات گرہ جنہیں تنہی بدھی رام
ہے رام! سب کے پیرانوں کے تم پیران ہو سب کی استاؤں
کے تم آتما ہو۔ اور سب کے سکھوں کے تم سکھ ہو۔ تمہیں چھوڑ کر
ہے تات! جس کو گھر اچھا لگتا ہے۔ بدھاتا اس کے برخلاف ہے
سکھ کو مودھرمو جری ہاؤ۔ جہاں نہ رام پدینج بھیاؤ
جو کو جو کو گیان اگیا تو۔ جہاں نہیں رام پیہم پردھانو
جہاں شری رام جی کے چرن کملوں میں پریم نہیں ہے۔
وہ سکھ کرم اور دھرم سب بھسم ہو جائے جس یوگ اور گیان میں
شری رام جی کے پریم کی پردھانتا نہیں وہ یوگ کج و گ اور گیان
اگیان ہی ہے۔

تمہارے جو سکھ سکھی تمہارے تنہی۔ تمہارے جانیو جیو جنہی کیہی
راٹر اسیو سب ہی کیں۔ بدت گراں ہی گتی سب ٹکیں
ہے رام! یہ سارا سماج تمہارے بنا دکھی ہے۔ یہ تمہارے

ہی پاس رہنے سے دکھی ہے۔ جو جس کے دل میں ہے۔ وہ سب
آپ جانتے ہی ہو۔ سب آپ کی اگیا کے آدھین ہیں ہے کر پاؤ!
آپ کو سب کی گتی اگھی طرح سے پرکٹ ہے۔

اپو انتم ہی دھرمیے پاؤ۔ بھیکوینہہ سستھل اُسنی راؤ
کرے پرناتوتیا مودھلے۔ شری دھرمی دھرمیک ہیں آئے
آپ انتم کو بدھارے۔ ایسا کہہ کر اُسنی راج ویشٹ جی
پریم کے مارے سستھل ہو گئے۔ تب شری رام چندر جی پرنام کر کے
چل دیئے اُسنی دھرمی دھرمی کر جنک کے پاس آئے۔

بھی نہیں تاکا ہے۔ ان کے سادھن اور سدھ ہی تو ایک مائر
رام جی کے چرنوں کا پریم ہی ہے۔ تجھے تو بھرت جی کا ہی ت
جان پرتا ہے۔

بھوڑیوں بھرت نہ پلیدیہیں منسہوں رام راجائی
کرے نہ سوچو سنیہ لیس کہیو چھو پ بلکھائی
راج جنک نے پریم سے گد گدانی سے کہا کہ بھرت جی تو
بھول کر بھی رام جی کی اگیا کو من سے بھی نہیں ڈالیں گے۔
اس لئے پریم کے وش ہو کر سوچ نہیں کرنی چاہئے۔

رام بھرت گن گنت سپرتی۔ نسی دیتی ہی پلک سم پتی
راؤ سماج پرات جگ جاگے۔ نہائی نہائی سر لوچن لاگے
اس پرکا رام جی اور بھرت جی کے گنوں کو پریم سے کہتے
کہتے راجہ دانی کورات پلک کے سمان نہ رکھی۔ دونوں راج
سماج سویرا ہوئے پر جاگے۔ اور اشنان کر کے دیو پوجا کرنے لگے۔

گئے نہائی کر نہیں رگھو رانی۔ بندی چرن بولے رکھ پانی
ناکھ بھر تو پیرجن ہمت اری۔ سوک پکی بن باس دکھاری
شری رگھو ناتھ جی اشنان کر کے گرو ویشٹ جی کے
پاس گئے۔ ان کی چرن بندنا کر کے اٹھا رخ پا کر بولے۔ ہے
ناکھ! بھرت نکر نواسی اور ماتائیں شوک سے ویاکل اور بن ہیں
رہنے سے دکھی ہیں۔

سہت سماج ہراؤ متھلی ششو۔ بہت دوس بھئے بہت کلیدشو
اچت ہوئی سوئی کیجئے ناٹھا۔ بہت سب ہی کر روڑیں ہاتھا
اپنی ساری سماج سہت متھل نریش جنک جی کو بھی دکھ اور
کشت پہتے بہت بہت دن بیت گئے۔ ہے ناٹھا! جو مناسہ ہو
وہ کیجئے۔ سب کی بھلائی آپ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

اس کی آتی سکے رکھو راؤ۔ اُسنی پلکے لھی سیلو سمجھاؤ
تمہارے رام سکھ ساہا۔ نرک سرس دھور راج سماجا

دش ہو کر بہت ہی ویاہلی ہو گئے۔ وقت دھار کر راجہ جنگ سے
دھیرج دھری اور وہ اپنی ساری ساج کے ساتھ بھرت جی
کے پاس آئے۔

بھرت جی آئی آگیاں بھی لیں۔ اُدھر سرس سوا سن دینے
تات بھرت کہہ تیر جی راؤ۔ تمہارے ہی بدلت گھو سیر بھارو
بھرت جی نے آگے بڑھ کر ان کا سواگت کیا۔ اور سوت کے
ملاپن انہیں بندھ کر رکھے۔ تب جنگ جی نے کہا۔ جے تات!
تم شری رٹھونا تھ جی کے بھارو کو جانتے ہو۔

رام ستیہ برت دھرم رت سب کر سیکو سینیہو
سنگت سہت سکوج بس کہتے جو آیسو دیہو

شری رام چندر جی ستیہ برت دھاری اور دھرم میں رمن
کر نیوالے اور سب کے شیل اور پریم کو رکھنے والے ہیں۔ اس لئے
سکوج دش سنگت مہر رہے ہیں۔ اب تم جو آگیا دوہی ان
سے کہا جائے۔

ستی تن پلکی نین بھری باری۔ بولے بھرتو دھیر دھری بھاری
پر بھو پر یہ لوچہ پیت سم آلو۔ کل گروم بہت ملے نہ باپو
پر جی کر بھرت جی کا شریر پلک ہو گیا۔ اُنکے تیزوں میں آنسو
اُمڈ آئے۔ وہ بڑی بھری دھیر دھر کر بولے۔ ہے پر بھو! آپ ہمارے

پتائی کے سالان ہیں۔ اور پو بنیہ ہو۔ اور کل گرو وشنٹ جی کے رمان
ہماری بھلائی کو چاہئے والا دوسرا کوئی نہیں۔ جتے کہ ماتا پتا بھی
نہیں۔ مہر مہی مہی سچو سمسا جو۔ گیان امبوندھی آہو آہو
سسو سیو کو آیسو انوکھی جانی موہی سکھ دیئے سوامی
دشواتر جی جیسے پر بھارو شالی نیوں اور مشروں کا یہ سلع
ہے۔ اور آپ گیان کے بھندار بھی آج موجود ہیں۔ ہے سوامی!
مجھے اپنا شاگرد سوک اور پتہ جان کر شکشا دیجئے۔

اب میں سراج قفل بھجب زائر۔ مون ملن میں یو لب باڑو
چھلے بدن کہنیوں بڑی باتا۔ چھمب ملت بھی بام بدھاتا
ایسے سراج اور تیرہ استھان میں آپ جیسے گیانی اور پوہ

رام جن گرو زپر ہی سنائے۔ ریل سینہ بھٹھائے سہائے
مہاراج اب کیجئے سوئی۔ سب کر دھرم سہت و جونی
گرو وشنٹ جی نے شری رام چندر جی کے شیل پریم سے
سہا و سے ہی چندر جن جنگ جی کو سنائے۔ اور کہا ہے مہاراج
اب آپ وہی کیجئے جس میں سب کا دھرم سمیت بھلا ہو۔

گیان دھان سجان سچ دھرم دھیر نہریال
نہرہ نو آسمن جس سمن کو سمرتہ ابھی کال

جے راجن! تم گیان کے بھندار۔ چتر پوتر اور دھرم اور
دھیرج دھارن کر نیوالے اس سے آپ کے سولے اس
دہا ریس دیس کی سی حالت۔ جب کر تو یہ اور اگر تو یہ کا
نشوونہ ہو سکے گا کو دور کرنے میں اور کوئی سمرتہ نہیں۔

سنی مہی جن جنگ انور اگے۔ لکھی گئی گیانو برا گوبرگے
رقتل سینہ گنت تن ہائیں۔ آئے یہاں کہینہ کھسل نہائیں
سنی وشنٹ جی کے بھی سُن کر جنگ جی پریم میں گن ہو گئے
اگلی دشا کو دیکھ کر ان کے گیان اور دیواگ کو بھی دیراگ ہو گیا۔ وہ
پریم کے مارے شعل ہو گئے۔ اور سنی ہی میں دھار کرنے لگے۔ کہ
بیال ہمارا نا ہی ٹھیک نہیں تھا۔

راہی ائے کہو جن جس نا۔ کہینہ پو پر یہ پیسم پر وانا
ہم اب بن تیں بن ہی پھٹائی۔ پر مدت پھر بیک بڑائی
راجہ وشنٹ جی نے سُن جاتے کے لئے آگیا دی۔ اور آپ
کو ان کے پریم پر بھارو کر دیا۔ ہم اب ان شری رام جی کو اس
بن سے بھی آگے کھنہ بن میں بھج کر اور اپنے گیان دھار سے
پر بن ہوتے ہوئے واپس لوٹیں۔ تو ہمارے ایسے گیان اور جینے

پر رقت سے۔
تاکیں مہی مہی سرنی دیکھی۔ بھئے پیسم بس بکل بسیش
سمیو بھی دھری دھیر جو راجا۔ جیلے بھرت اپس بہت سمسا جا
تیسوی سنی اور بر بن یہ سب کچھ سُن کر اور دیکھ کر پریم کے

اس پر کار پھیل کر کے دیوالی کی پالتا کیجئے۔

بہندہ پینے سنی دی سیانی۔ بولی سوسوانتہ جڑ جانی
موس اہل بھرت جی پھیرو۔ جونہیں نہ سوچھ سمیرو
دیوتاؤں کی فہرنا پراگھنا سن کر اور ان کو غرض کے اندھے
جان کر چتر سر سوئی جی بولیں یہ مجھ سے آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ کہ بھرت
جی کی بڑھی میں پھیروں! انفسوس تمہیں اپنی ہزار آنکھوں سے
بھی سمیرو نظر نہیں آتا۔

یہی ہری ہر مایا پری بھاری۔ سوڈنہ بھرت جی سکئی نہاری
سوئی ہوئی اہت کرہ ہودی۔ چننی کر کہ چنڈ کر چوری
ہرما وشتو اور ہارو۔ جی کی دیا پری بلوان ہے وہ بھی
بھرت جی کی بڑھی کی طرف آنکھ نہیں کر سکتی۔ آپ جگہ سے کہہ
رہے ہیں کہ میں بھرت جی کی بڑھی کو پیچی کر دوں۔ کیا چاندی کہیں
کرتوں والے سورج کو چرا سکتی ہے!

بھرت ہو چکے سیالام نواسو۔ تہاں کہ فکر جہاں ترقی پر کاسو
اس کی سالو گئی بدھی لوکا۔ پوہٹھ کل نسبی ماہنوں کو کا
بھرت جی کے ہرے میں سیتا رام جی کا نواس ہے۔ جہاں
سورج کا پرکاش ہے۔ وہاں بھی کہیں اندھیرا رہ سکتا ہے ایسا
کہہ کر سر سوئی جی برہم لوک میں چلی گئی۔ دیوتا لوگ ایسے دیا کل ہو
گئے۔ جیسے رات کو چکوا بیا کل ہوتا ہے۔

سوسوانتہ طین من کینہہ کمنٹر گھٹ لو
اچی پر پنچ مایا پر بھل بھے بھرم آرتی اچا لو
طین من دالے خود غرض دیوتاؤں نے بڑا دیا کر کے
بڑا گھٹ رچ دیا۔ بہت ہی بل شالی مایا جہاں رچ کر بھے
بھرم بھراٹھ اور اچاٹ یعنی اسی سب کے منوں میں پھری
کری کچالی سوچت سر راجو۔ بھرت ہاتھ سب کا جو کا جو
گئے جنکو رگھو ناتھ سمیپار سمنانے سب بی کل دیا

ایسی کچال (سری چال) کر کے دیو راج اندھ بھر سوچتے
لگے۔ کہ کام کا بگڑنا اور مینا تو سب بھرت جی کے ہی ہاتھ ہے
اور ہر راج جنک جی شری رگھو ناتھ جی کے پاس گئے سورج کل کے
دیکھ شری رام چندر جی نے ان کا اور سنگار کیا۔

سے سماج دھرم امیر ودھا۔ بولے تب گھوٹنس پودھا
جنک بھرت سمبھاؤ سنائی۔ بھرت کہاؤ کی کہی سہانی
تب رگھو کل کے پرہیت شری وشنٹ جی وقت سماج
اور دھرم کے مطابق بچن بولے انہوں نے پہلے جنک جی اور بھرت
جی کی آپس کی بات چیت سنائی اور بھرت جی کی کہی ہوئی سند بانی
کہہ سنائی۔ تات نام جس آلیسو دیہو۔ سو سبھو کرے مور مت ایہو
سنی رگھو ناتھ جی جگ پانی۔ بولے ستیہ سرل مسر دو پانی
وشتنٹ جی پھر بولے۔ ہے تات نام! آپ جیسی آگیا دیں ایسا
ہی سب کریں میری تو یہی صلا ہے۔ یہ سن کر شری رگھو ناتھ جی
دونو ہاتھ جوڑ کر ستیہ سرل اور کو بل بانی بولے۔

ودیا وان اپنی متھلیسو۔ مور کہت سب بھائی بھدلیسو
رائر رائے رجا بلیسو ہوئی۔ رائری پتھہ سہی سر سوئی
آپ کے اور پتھلا نریش جنک جی کی موجودگی میں بھے آگیا
دینے کے لئے کہنا انوکھٹ ہی ہے۔ آپ کی اور ہاراج جنک جی
کی جو آگیا ہوگی۔ میں آپ کی سو گندھ کھا کر کہتا ہوں۔ کہ ہم سب
کے لئے بڑے آرت سے قابل قبول ہوگی۔

رام سیتھ سنی مٹی جنکو شکیے سبھا سمیت
سکل بلوکت بھرتو مکھو سنی نہ اترودیت
رام جی کی سو گندھ سن کر ساری سبھا سمیت سنی وشنٹ جی
اور جنک جی پر سکت طاری ہو گیا کسی کو کچھ جواب دینے نہ بنا۔
سب لوگ جواب کے لئے بھرت جی کے منہ کی طرف دیکھنے لگے۔
سبھا سنی بس بھرت نہاری۔ رام بندھو دھری بھر جو بھاری
کسیو دھمی سینہو سبھا ارا۔ بڑھت بندھی جی گھٹج نوا ارا

بھرت جی نے ساری سبھا کو سکتے کی حالت میں دیکھا۔ انہوں نے بڑی بھاری دھیرج دھاروں کر کے بے موقع دیکھ کر اپنے بڑھتے ہوئے پریم کو تمام لیا۔ جیسے بڑھتے ہوئے بندھا چل است جی نے تمام لیا تھا۔

سوک کنک لوگن تہی چھونی۔ ہری مل گن گن جاگ جونی

بھرت بلیک براہ پسا لا۔ انایاس ادھری تہی کالا
شوگ روپی ہر نیا کشت نے سب نزل گنوں والی بھرت
کے پیدا کرنے والی بدھی روپی پر پھوی کو ہر لیا۔ بھرت جی کے
دو ایک روپی (گیان روپی) وصال براہ اتارے شوک بھرت
ہر نیا کشت کو نش کر کے بنا کسی سخت محنت کے ہی اس کا اڈھا

کرنی پر ناموس کہن کر خوب۔ رامورا اوگر سادھو نہور سے
چھمب اچھواتی اچھواتی مور۔ کہیوں بدن دروچن کھوڑا

بھرت جی نے پر نام کر کے سب کے آگے ہاتھ جوڑے
اور رام چندر جی، جنک جی، وشنش جی اور سادھو لوگوں
سے بنی گئی۔ اور بولے آج میں کوئل بکھ سے کھوڑا کر دے ا
بچن کہتا ہوں۔ اس نامناسب کر کے لئے مجھے کشتا کریں۔

ہے سمری سار داس سہائی۔ مانس تہیں ممکھ پنچ آئی
رمل بلیک ہر منے سالی۔ بھرت بھارتی منچو مرالی

انہوں نے ہر دے میں سندھ سر سوئی جی کا سمرن کیا۔ دھن
روپی مانس دور سے نکل کر ممکھ مل پر گئی۔ نرینا دو ایک دھرم نیستی
سے بھرت بھرت جی کی بانی سندھ نیستی ہے۔ جو گنوں کو دوش سے
الگ کر دینے والی ہے۔

نرکھی بلیک بلو چھنی سھل ستیہ سما جو
کری پر نامو بولے بھرت تو سمری سیار کھوڑا جو

بھرت جی نے اپنے گیان کے نیروں سے سب راج
سماج کو جب پریم کے مارے سھل دیکھا۔ تو سب کو پر نام کر کے
شری دھو ناٹھ جی کا سمرن کر کے بھرت جی بولے۔

پر پھوٹو ناٹھ سہر دگر سوامی۔ پوجیہ پریم ہمت انتر جانی
سرل سسا ہو سیل ندھا نو۔ ہر نیا کشت سر بکھ سچا نو

ہے پر پھوٹو! آپ پتا، ماتا، مہتر، گرو، سوامی پوجیہ پریم
ہتکاری اور انتر جانی میں، سرل سبھا و اتم سوامی، شیل کھنڈا
شرن پڑے کی رکھشا کرنے والے، سر و گیہ، چتر۔

سمتھ سہر ناگت ہتکاری۔ گن کا سھو او گن اگھ پارکی
سوامی کو سائیں ہی سرل گسائیں۔ موہی سماں میں سائیں دو ماں میں

سہ بیکتیمان۔ شرن میں آئے ہوئے کا کھلا چا بننے والے
گنوں کے کاگ اور دو شوں کو ہرنے والے ہیں۔ ہے گو ساٹھ
آپ کے سماں سوامی تو آپ ہی ہیں ارحقات آپ ہی ان
گنوں سے عیت ایک دھار سوامی ہیں۔ اور میرے سماں سھل
کے ساتھ دھو کر کرنے والا سیوک بھی میں ہی ہوں۔

پر پھوٹو بچن موہ پس سیلی۔ اینٹوں پر ہاں سما جو سیکلی
جگ کھیل پوچ اوچ اوچ اوچ۔ ایسے امرید ماہرو میچو

لام راجانی میٹ من ماہیں۔ دیکھنا کنتھوں کو دناہیں
سوئیں سب بھ کنتھی دھٹھائی۔ پر پھوٹو مانی سفیہ سیوکائی

ہے پر پھوٹو! میں آپ کی اور پتا جی کی آگیا کو بھنگ کر کے
سماج کو اکٹھی کر کے یہاں آیا ہوں۔ سسار میں بھلے بڑے اور بچ
اور بچ، امرت اور امرید (دیوتاؤں کا رتہ) دوش اور موت وغیرہ۔

ان میں سے کسی کو بھی میں سے آگیا کو بھنگ کرتے نہ دیکھا گیا
ہے۔ اور نہ سنا ہی گیا ہے۔ لیکن میں نے سب پر کار آگیا کو
مٹانے کی دھٹھائی کی ہے۔ اور پر پھوٹو! اس میری دھٹھائی کو
بھی پریم اندر سیدھا ہی سمجھ لیا ہے۔

کر یا کھلائی اپنی ناٹھ کینتھہ کھسل مور
دوشن بھ بھوشن سرل سچو چارو چھو اور

ہے ناٹھ! اپنے اپنی کر اور کھلائی سے میرا کھلا کیا جس سے میرے
دوش بھی گنوں کے سماں ہو گئے۔ اور چاروں طرف میرا سندھ ریش

بھگا گیا۔
راڑھی ریتی سبانی بڑائی۔ جگت بدت نیچا گم گاٹی
گروٹھل گھل گھنی کلنکی۔ نیچ نیشل نرلس نلکی
تینو سنی سرن ساموٹا آئے۔ سکرٹ پر نامو کہیں اپناے
بیکھی دوش کہوں نہ ار آئے۔ سنی گن سادھو سماج بھلنے

آپکی ایسی سندر ریتی اور سندر بانی کی بڑائی سندس میں پرگٹ
چے۔ اور ویدر شاستروں نے بھی اس کا گان کیا ہے جو گرو
(نر دیا) گٹھل، دشت، موڑہ پڑھتی، کلنکی، نیچ و شیل رہت۔
نڈر ہیں۔ انہیں بھی سامنے شرن میں آئے۔ بن کر ایک بار پر نام
کرتے پر ہی آپ نے اپنا لیا۔ ان کے دوش کو دیکھ کر بھی آپ اپنے
من میں سبیل کئے۔ اور ان کے گھوٹوں کو سن کر سادھو سماج میں
آپ ہی نے ان کا دشن کیا۔

گو ساہب سیکو ہی نیو اچی۔ آکھو سماج سماج سب سماج
نیچ گروٹی نہ سمجھ سہیں۔ سیکو سیکو سوچو اور اپنیں
سیک پر ایسی کر یا کرنے والا سوامی اور کون ہے جو آپ ہی
سیوک کا سارا سماج سامان سج دے۔ اور اپنی کرنی کا تو کبھی
سینے میں بھی خیال نہ کرے۔ کتنو سیکو کے سنگوچ (شر مسائی)
کا سوچ سدا اپنے من میں رکھے۔

سو گو سائیں نہیں دوسر کو پی۔ بھجیا اٹھائی کہیوں رو پی
پیشونا چیت سک پاٹھ پر سہیا۔ گن گتی نٹ پاٹھک آدھینا
ایسا سوامی آپ کے بنا اور کوئی دوسرا نہیں ہے۔ میں بھجا
اٹھا کر اور پران باندھ کر (بڑی درشت سے) کہتا ہوں۔ بندر
ادک پیشونا چیت ہیں۔ اور طوطے بھی سکھائے جانے پر بڑھتے ہیں
ماہر ہو جاتے ہیں۔ پر تو طوطے میں پڑھنے کا جو گن ہے۔ اور لہٹو میں
ناچنے والے کے بالترتیب آدھین ہے۔

یوں سدا دھاری ستمانی جن کئے سادھو ہر مور
کو کر پال بنو یا لیے ہر داوی ہر جور

اوس پرکار اپنے سیوکوں کی بڑی بات سدا دھار کر
اور اور سے آپ نے انہیں سادھوؤں کا ستر تاج بنا
دیا ہے۔ بے کر پاؤ! آپکے بنا اپنی درد داوی (گل کاش و
کیرتی) کا اور کون نہ بد رتی پالن کر لگا اٹھات کون زبردستی
اپنے ویش کے شیش و کیرتی بڑھاوے گا۔؟

سوگ سہینہ کہ بال سبھائیں۔ آئیوں لائی رہا لیسو بائیں
تہوں کر پال ہری نیچ اورا۔ سب ہی کھاتی بھل ماہو مور
میں شوک کے مارے یا پریم کے مارے یا اپنے بالک پن
کے سبھائے کے کارن پتا کی آگیا کو بھناک کر کے آپکے پاس چلا
ایا۔ تو بھی ہے کر پاؤ! آپ نے اپنی طاف دیکھ کر بھی پرکار سے
میر (بھلا ہی مانا) اٹھات میرے سبھی دوشوں کو بھی گن ہی کھا
دیکھیوں پائے شمنگل موللا۔ جانیوں سوامی سچ انو کو کرا
بریں سماج بنو کیوں بھاگو۔ بریں چوک صاحب انو را گو
میں نے آئے سندر سنگوں کے مول چروں کا دشن کیا۔
اور یہ بھی جان لیا۔ کہ سوامی مجھ پر بھاد سے ہی برن ہیں۔ اس
بڑے سماج میں میں نے اپنے سو بھائی کو دیکھا کہ اتنی بڑی بھادی
غلطی ہونے پر بھی سوامی کا بھیر پر کٹنا پریم (اور کر پا ہے)۔

کر پا انو گرو انکو اٹھائی۔ کینہی کر باندھی سب دھیکائی
راکھا مور دلا رگو سائیں۔ اپنے سب سبھائے بھلائیں
ہے کر باندھان! آپ نے مجھ پر سردانگوں سے پورن کر پا
اور دیا بڑھ چڑھ کر کی ہے۔ ہے سوامی! آپ نے اپنے شیل بھاد
اور بھلائی سے میرا لاڈ چاڑھی کیا۔

ناٹھ نیٹ میں کینہی ڈھٹھائی۔ سوامی سماج سکوت بھانی
ابنے بنے جتھا دھجی بانی۔ پھیمی ہی ڈیو اتی آرتی جانی
ہے ناٹھ! میں نے سوامی اور سماج کے سامنے سب
پرکار شرم، جیا چھوڑ کر غر گھوڑ جیسے بھی جی میں آیا کہہ دیا ہے
ہے دیو! مجھے بہت ہی دھمی جان کر یہ خلاف کرنا۔

اور ان کے پریم بھریے سبھاؤ کو دیکھ کر ساری سماج اور شری رگھوناتھ
جی پریم سے شعل ہو گئے۔

رگھو راؤ شعل سنیہہ سادھو سماج سنی پتھلا دھنی
من ٹھوں سر بہت بھرت بھاپ بھگتی کی ہما گھنی
بھرت ہی پر نسبت بیدہ برشت من مانس من سے
تلسی کی سب لوگ من سکے بن گم بن سے

شری رگھوناتھ جی، سادھوؤں کی سنہلی سنی وشت جی، اور
پتھلا نریش جنک جی پریم کے مارے شعل ہو گئے۔ وہ سب من میں
بھرت جی کے بھرتوی بھاد اور بھگتی کی چھب کی سراہنا کرنے
لگے۔ اور من سے بھرت جی کی تعریف کرتے ہوئے دیتا لوگ پھل
برسانے لگے۔ تلسی داس جی کہتے ہیں، کہ سب لوگ بھرت جی کے بن
من کر دیا کی ہو گئے۔ اور وہ ایسے سکڑ گئے جیسے رات کے آنے پر
کس نہ بھلا جاتے ہیں۔

دیکھی دکھاری دن دھو سماج نرمار سب
مگھوا تہا ملین منے ماری منگل چہت

اسی سے دونو راجاؤں کے سماج کے سب استری پرشوں کو
بن دھنی دیکھ کر ہمالین من والا اندر مرے ہوؤں کو مار کر اپنا
کلیان چاہتا ہے۔

کپٹ گپالی سما سر راجو۔ پراکاج پریرہ اپن کا جو
کاک سمان پاک رپو ریتی۔ پھلی ملین کہتوں نہ پر تیتی
دیوراج اندر کپٹ اور کپال کی جیسے اُسے تو اپنے لاکھ
سے ہی پیار ہے۔ دوسروں کی جیسے ہی بانی ہو جائے۔ اندر کا سبھاؤ
کو بے جیسا ہے۔ وہ پھل کرنے والا اور میلے من کا ہے۔ وہ کسی پر بھی
دشواں نہیں کرتا۔

پریم گمت کر کپٹ سنگیلا۔ سو اچا ٹو سب کیں سبر میللا
سر یا سب لوگ بھو ہے۔ رام پریم آتسید نہ بھو ہے
پیلو تو دیو اندر نے بڑا دھماکا کر کے کپٹ کا سارا سماج بھادیا

سہو رجمان سہا سب ہی بہت کہت ہی بھواری
ایسود میں دیو اب سلیٹی سداہاری موری

ہتکاری بدھیمان اور اتم سوانی سے بہت کہتے ہیں
بڑا دوش ہے۔ اس لئے ہے دیو! اب اب مجھے آگیا دیکھئے
آپ نے میری سب بگڑی ہوئی دشا کو سداہار دیا ہے۔
پر بھو بد پریم پراگ دو ہائی۔ سنیہہ سکت کھ سیمہ سہائی
سو کر کہتوں ہے اپنے کی رپی جاگت سووت سنے کی
ہے پر بھو! آپ کے چرن کلوں کی رچ جو سنیہہ بن اور کھ
کی سندھ ہے کی سوگن کھا کریں اپنے ہرے کی بات کہتا ہو
وہ یک جا گئے سوتے اور سنے میں بھی میرے من میں یہ اچھا بی

رہا کہ۔
سینہ سوانی سیدو کافی۔ سوار کھ پھل جاری بہائی
آگیا تم نہ سہا سب سیوا۔ سو پر سادھو جن یاؤ سے دیوا
کپٹ، خود غرضی اور دھرم ارکھ کام موکش چاروں
پھلوں کو چھوڑ کر سبھاؤ پریم سے سوانی کی سیدو کرتا رہوں
سوانی کی آگیا کا پالن کرنا ہی انکی سب سے بڑی سیدو ہے۔
سو آپ ہے دیو! مجھے وہی آگیا دینے کی کرا کریں۔

اس کہ پریم سب سب بھو بھاری۔ پلک سر پر بلوچن باری
پر بھو پیکرل گے اکلائی۔ سمنو سنیہہ نہ سو کہہ جانی
اے کہہ کہ بھرت جی بہت ہی پریم کے وش ہو گئے۔ شری
چلکت ہو گیا۔ اور انکھوں میں پریم آنسو کھڑے۔ انہوں نے واکل
ہو کر پر بھو شری رام چندر جی کے چرن مل پکڑ لئے۔ اس سے کے
پریم کا دھن کیا ہی نہیں جاسکتا۔

کریا سندھو سنہانی سبانی۔ بیٹھائے سبب گپی پانی
بھرت تے سنی دیکھی سبھاؤ۔ پتھل سنیہہ سبھا رگھو راؤ
کریا کے سندھ شری رام چندر جی نے سندھ بھوں سے بھرت
جی کا اور کے پکڑ کر انہیں اپنے پاس بٹھالیا۔ بھرت جی کی بتی سنگر

رامہی پتیوت پتر لکھے سے ۔ سیکوت بولت کچن رکھے سے
بھرت پرتی پتی نئی بنے ۔ بڑائی ۔ سنت کھربرت کھٹائی

سب لوگ پریم کے مارے موت کی بھانت شری رام چند
جی کی طرف دیکھ رہے ہیں ۔ وہ بجاتے ہوئے سکھائے ہوئے سے
بچن بولتے ہیں ۔ بھرت جی کی پریتی ، نرنا اور دے بھاو اور بڑائی سننے
میں تو سکھ دینے والی ہے پر کہنے میں کھن ہے ۔

جاسو بلو کی بھگتی لو لیسو ۔ پریم مگن مٹی گن مٹھلیسو
ہما تاسو کہے کمی تنسی ۔ بھگتی سبھاو ستمتی ہرہ ہسی

جن کی بھگتی کے تھوڑے سے انش کو دیکھ مٹی گن اور بھلا
نریش جنک جی پریم میں مگن ہو گئے ۔ اُس بھرت جی کی ہما کو میں
تمسی داس کیسے کہوں ! اُن کی بھگتی اور سندھ بھاو سے میرے
ہر دے میں (کوئی کے ہر دے میں) اچھی بڈھی کا داس ہو رہا ہے

اپو بھوٹی مہا بڑی جانی ۔ کبی کل کافی مانی سکپانی
کہہ نہ سکتی گن رچی ادھیہ کافی ۔ مٹی گتی بال بچن کی مانی

میری بڈھی چھوٹی ہے اور مہا بڑی ہے ۔ ایسا جان کر میری
بڈھی کوئی کس کی مراد کو مان کر سکیا گئی ۔ ارکھات اُسے اس ہما کا
ورن کرے گا جو ہل نہ ہوگا ۔ بڈھی کی گنوں میں رچی تو بڑھ چڑھ
کرے ۔ پر تو انہیں کہنے میں یہ اس قدر ہے ۔ بھگتی کی گتی بانک کے
بچوں کی طرح ہو گئی (ارکھات جیسے بانک تو قی زبان میں ہلات ہے
صاف صاف انہیں بول سکتا ۔ ایسے ہی بڈھی کی حالت ہو گئی ۔ صفا
کا ورن کہیں حرج کہے) ۔

بھرت بل چو میل بدھو مٹی چکور گماری
اوت بل جن ہرے بھاک نگ رہا نہلائی

بھرت جی کا نرلیش نرل چند ماس ہے ۔ وہ میری سند بڈھی
بل چو رہے ۔ جو بھگتوں کے نرل ہر دے آکاش میں اُس چند ما
(بھرت جی کا نرلیش نرل چند ما) کو چڑھا ہوا دیکھ کر نکلی نکلی
دیکھتی ہی رہ گئی ہے ۔ بھرت جی کا ورن کہیں حرج کہے !

نقا بھر وہ کپٹ سے پیدا ہوئی اُچاٹ سب لوگوں کے سر پر ڈال
دی گئی ۔ اب اس نے دیو یا سے سب لوگوں کو موبست کر دیا لیکن
پھر بھی شری رام چند جی کے پریم سے اُن کا بالکل ہی ویراگ نہیں ہوا
ارکھات اُن کے من میں شری رام جی کا پریم کچھ تو بجا ہی رہا ۔

بھے اُچاٹ بس من بھرت ناہیں ۔ جھن بن بڑی جین سدن سوہا میں
دبدھ مٹو گتی پر جا دھاری ۔ دہرت سندھو سنگم جنو باری

بھے اور اُچاٹ کے گادن کسی کاس نہ بھرت ناہیں ۔ مہن جین
بھرت تو رہنے کے لئے بن چھتا لکھتا ہے اور جین میں گھر کی یاد ہو کر
اچھے لگتے ہیں ۔ من کی اس دبدھ کے گادن پر جا بھگتی ہو رہی
ہے ۔ انندی اور سمندر کے سنگم کا جس بے ترور مو اُکھتا ہو ۔

دُپت کتھوں پر تپو شتھوہا میں ۔ ایک ایک سن مہو نہ کہیں
لکھی سہیسی کہہ کر پاندھا نو ۔ ہر سا سوان مگھون جب نو

دو طرف چپت کے بھٹکنے کے گادن انہیں درابھی سنتوش
نہیں ہوتا ۔ وہ سب ایک دوسرے سے اپنا اپنا بھید بھی نہیں کہتے ۔
اُن کے من کی وندا دیکھ کر کر پاندھا نو شری رام چند جی من میں نہیں
کر کہنے لگے ۔ کہ کہتے اندر اور کامی پرش کا ایک ہی سبھاو ہے ۔

بھرتو جھکو مٹی جن سکو سا دھو سچیت بہائی
لاگی دیو یا سبھی جتھا جوگو جنو پائی

بھرت جی ، جنگ جی ، مٹی جن ، سنتری اور گمان وان
سا دھو پرشوں کو چھوڑ کر دتی سب سنتری پرشوں پر اُن کے
اپنے سبھاو آدھتی کے اوسار ۔ دیو یا کا پر بھاو پڑ گیا ۔

کر پاندھو مٹی لوگ دکھاوے ۔ رنج سنبھہ شرتی چھل بھاک
سبھاو اڈ گڑھی شرتی ۔ بھرت مٹی سب کے مٹی جنتری

کر پاندھو شری رام چند جی نے لوگوں کو اپنے پریم اور
دیو راج اندر کے بھادی چھل سے دھکی پالا ۔ سبھاو راج جنگ ، گد
دشت جی ، برجن اور سنتری آدی بھی بڈھیاں بھرت جی کی بھگتی
کے اٹھ کا جنتری نہ گئیں ۔

بھرت سبھاؤ نہ سنگم گھڑوں۔ لکھوتی چاہتا کی چھوڑوں
کہت سنتی بھارت بھرت کو۔ سیام رام بدھونی نہ رت کو

بھرت جی کے سبھاؤ کا درن کرنا تو دیدوں کے لئے بھی آسان
نہیں ہے۔ اس لئے میری چھ بڑی کی ڈھنڈائی کی کوئی لوگ کشا
کریں۔ بھرت جی کے سدا بھاؤ کو کہتے سنتے کون ایسا نمٹس ہے جو میتا
رام جی کے چروں میں لوہین نہ ہو جائے۔

سمرت بھرت ہی پر پیو رام کو۔ جیہی نہ سیکھ تھی سرس بام کو
بیکھ دیال دسا سب ہی کی۔ مام سجان عانی جن جی کی

بھرت جی کا سمرن کرنے سے بھی جس کو رام جی کا پریم آسانی
سے پر اپت نہ ہوا ہو۔ مانو اس کے سمان اچھا لگا پرانی اور کون
ہے! دیا تو اور انتر بانی بھگوان شری رام چندر جی سب کی دشا
دیکھ کر اور بھگت بھرت جی کے ہر دس کی گئی جان کر۔

دھرم دھرم دھیر نیے ناگر۔ سینہ سینہ سیل سیکھ ساگر
دیسو کا لوکھی میو سما جو۔ نیتی پریتی پالک رکھو راجو
بولے کچن بانی سر سوسے۔ بہت پرینام سنت سسی سوسے

تات بھرت تمہہ دھرم دھرمنا۔ لوک بید بدیم پر سینا
دھرم دھرم دھرم دھیر نیستی میں ماہر، سینہ پریم ریشل، سکھ
کے سدا رہنمائی اور پریم کا پان کرنے والے شری رکھو ماما جی دیش
کال اور موقع اور سماج کو دیکھ کر ایسے کچن بولے جو انو بانی کا سارا
سرایا ہی تھے۔ انہوں نے کہا ہے تات بھرت! تم دھرم
دھرم نہ ہو۔ لوک اور وید دونو کو جاننے والے ہو۔ اور پریم کرنے

میں ٹکرے ماہر ہو۔ کرم کرم بل تمہہ سمان تمہہ تات
گر سماج لکھو سندھو کرم کی کہی جات

چہ بھرت! اس کچن کرم سے بزل تم اپنی مثال آپ ہی ہو
گر سماج میں اور ایسے بے وقت میں چھوٹے بھائی کے گنوں
کا دلن کس پر کار کیا جائے!
جاہو تات ترفی کل ریتی۔ ستیت سندھو تپو کیرتی پریتی

سمو سما جو لاج گر جن کی۔ ادا سین بہت انہت من کی
ہے تات انم سورج کل کی ریتی کو ست مندکاپ پتاجی
کی کیرتی اور پریم کو، سبے سماج اور گر جو جنوں کی لاج اور
ادا سین (نریکیش) ستر اور دشمن سب کے من کی بات کو جانتے ہو۔

تمہہ ہی بدیت سب ہی کر کر مو۔ اپن مو پریم بہت دھرم مو
مو ہی سب بھارت بھروس تمہارا۔ تادی کہیوں اور سرائو سارا
تم سب کے کر تو یہ کو اور اپنے اور پریم ہنکاری
دھرم کو جانتے ہو۔ اگرچہ مجھے سب پر کار سے تمہارا بھروسہ ہے
تو بھی موقع کے مطابق کچھ کہتا ہوں۔

تات تات ثوبات ہماری۔ کیوں کر وکل کر پان بھاری
نتر پر جی پرتک پر یو اورو۔ ہم ہی بہت سبتو ہوت گھیا
ہے تات! پتاجی کے بعد ہماری بات صرف کل کچھ شیش
جی کی کر پانے ہی بھال رہی ہے۔ ہمیں تو ہندو سماج ہمارا پر جا
کٹھن اور پرور سب ہی خود (ذیل) ہوتے۔

جوں بنو اور اکتھا ونیسو۔ جگ کہی کہو نہ ہوئی گلیٹ
تس اپات تات بدھی کینہا۔ منی مٹھلیس رکھی سب لکینہا
اگر سورج اپنے اصلی وقت سے پہلے ہی غروب ہو جائے
تو کوہ گیت میں کس کو گلیش نہ ہو گا! ہے تات! اسی پر کار پتاجی
کو بے وقت ہم سے سدا کے لئے فدا کر کے دھاتا نے غضب
ڈھایا ہے۔ لیکن منی وشیش جی نے اور جنک جی نے ہم سب کو
بچا لیا ہے۔

راج کلج سب لاج تپا دھرم دھرمی دھن دھام
گر پکھا و پالسی سب ہی کھیل جو سیتی پرینام
راج کا کام کاج۔ تاج عزت دھرم، دھرمی دھن اور دھرم
ابن سبھی کا لاس گھنڈی کا پر بھاد (دھانی بل) ہی کرے گا۔ اور
انت میں ہماری سب کی بھلائی ہی ہوگی۔
سبھت سماج تمہارا ہمارا۔ گھر کچن گر پر سدا رکھو اور
ماو پتا گر سوانی ندلیسو۔ سکل دھرم دھرمی دھرم سوسو

سبھا سکل سن رگھو بر بانی - پریم پیو دی مہیں جنوسانی
سختل سماج سینہ سما دھی - بھئی ساچپ ساد سادی
شری رگھو ناتھ جی کی بانی سن کر جو پریم ساگر سے نکلے ہوئے
امرت رس سے پری پورن تھی - سارے سماج پر کستہ سا طاری ہو گیا
سب کی پریم سماجی لگ گئی - انکی اس دشا کو دیکھ کر سوسنی جی نے
چپ سی سادھ لی -

بھرت ہی بھٹیو پریم سنتو شو - سینکھ سوئی ٹیکھ ڈکھ دو شو
لکھ پر سن من مٹا بٹا دو - بھیا جنو گونکے ہی گرا پر سادو
یہ سن کر بھرت جی بڑے منتشت ہوئے سوانی کے سامنے
ہوتے ہی ان کے سارے دکھ اور دوش منہ موڑ گئے - ان کے سن کا
کایش مٹ گیا - چہرہ پر سن ہو گیا - انوکسی گونکے پر سوسنی جی کی کرپا
ہو گئی جو - (اوتھات گونکے کو قوت گویا بی بی گئی)

کی نہ سپریم پر نامو بہوری - بولے پانی پینکر وہ جوری
ناتھ بھٹیو سکھو سا تھ گئے کو - اہمیں لاپو بھیا جنو بھئے کو
انہوں نے پھر بڑے پریم کے ساتھ شری رام چندر جی کو پرنام
کیا - اور اپنے مکمل کے سمان سندر ہاتھوں کو جوڑ کر بولے - ہے
ناتھ ! میں نے آپ کے ساتھ ہانے کا سکھ پراپت کر لیا ہے - اوتھات بن
میں آپ کے ساتھ جانے سے آپ کی سیوا کرنے سے مجھے جتنا سکھ ملنا تھا
اتنا ہی سکھ میں نے اب پراپت کر لیا ہے - اور میں نے سمناس
جنم لینے کا لاکھ بھی پراپت کر لیا ہے -

اب کرپاں جس آسٹو ہوئی - کروں جس دھر ساد سونی
سوا لمپ دیو موہی دی - اودھی پارو پاووں - صلی سیٹی
ہے کرپاؤ ! اب عجیبی بھی آگیا جو - اس کو سہا تھے پر رکھ کر کرپا
کے ساتھ کروں گا - آپ مجھ اب کوئی ایسا سہارا دیجئے جس کی سیوا
کر کے میں اس چودہ سال کی میعاد کو گزار سکوں -

دیو دیو اچھیشیکا بہت گراؤ سا سنو پانی
آنیو سب تیر تھ سب لو تہی کہشہ کاہ رہا جی

گھر میں اندر کن میں سماج سہت تہا رنی اور ہماری رکھشا
گر جی کی کرپا ہی کرے گی - مانتا پتا کرو اور سوانی کی انگلیا کا
پالن سارے دھرم روپی پر تھری دھارن کرنے میں شمس ناگ
جی کے سمان ہے -

سو تھ کرپو کر او مو مو ہو - مات تھرنی کل پالک ہو ہو
سادھک ایک سکل سادی دینی - کیرتی سکتی بھوتی مے - بینی
سے مات - تم مانتا پتا کی گرو اور سوانی کی انگلیا کا پالن
کرو اور مجھ سے بھی کرو او - اور سورج ونش کے پالنے والے ہو
یہ انگلیا پالن روپی سادھنا سادھک کے لئے سمیورن سبھیو
کی دتا ہے - اور کیرتی سادگتی اور دھن و مال ان تینوں کی یہ
تروہی ہے -

سو بچار سہ سنگھو بھاری - کرپو پر جا پر یو اور سکھاری
بانی سیتی سہیں موہی بھائی - تھہ ہی اوہی بھری بھٹھانی
لے دچا کر بھاری کشت سہ کرپہی پر جا اور پر یو اور سکھ کری
ہے بھائی ! میری مصیبت کو سبھی نے بانٹ لیا ہے - پر ان
سب سے بڑھ کر تمہارے لئے تو چودہ برس تک بڑی کھٹائی ہو
جان تمہہ ہی مردو کہنوں کھورا - کسٹے مات نہ انوچت مورا
ہو میں کھٹائے سبھن کھو سہائے - اور میں ہاتھ آسٹو کے کھائے
تمہیں نازک سیھا دھان کر بھی میں کھو رنجن کہہ رہا ہوں - ہے
تات ! مصیبت کے وقت میں ایسا کہنا میرے لئے نامناسب نہیں
ہے - پتا کال میں اتم بھائی ہی مددگار ہوتے ہیں - تلوار کے ٹھلک
دار کو ہاتھ ہی روکتے ہیں -

سیوک کریدین سے مجھ سو سا رہیو ہوئی
ٹنسی پرتی کی رتی سن سکھی سہا میں سونی

سیوک ہاتھ پاؤں اور آنکھوں کے سمان اور سوانی کی
کے سمان ہونا چاہئے - ٹنسی کہتے ہیں کہ سیوک سوانی کی ایسی پرتی
کی رتی کو سن کر شیشہ کوئی اس کی سہا ہن کرتے ہیں -

کی استغنی کر کے کلب پرکش کے پھول برسانے لگے۔

دھیند بھرت جے رام گوسائیں۔ کہت دیو ہرست بریا نہیں
منی مٹھلیس سمجھا سب کا ہو بھرت پن پن بھٹیو اچھا ہو
"بھرت جی دھیند ہیں" سوامی رام جی کی جے ہو، ایسا کہتے
ہوئے دیوتا لوگ بہت ہی پران ہو رہے ہیں۔ بھرت جی کے پن پن کر
منی دست جی، مٹھلیس نیش جنک جی اور ساری سمجھا میں سب
کسی کو بڑا ہی اُندھا ہوا۔

بھرت رام گن گرام ستیہ ہو۔ چاک پر سنست راؤ بدھیہو
سیوک سوامی سمجھا دھارون۔ نیو پیو اتی پاون پاون
جنک جی پلکت ہو کر بھرت جی اور شری رام چند جی کے گنوں
اور اُنکے آپس کے پریم کی تعریف کر رہے ہیں کہ سیوک اور سوامی دونوں
کا کیسا سندھو ہے۔ اور ان کے نیم اور آپس کا پریم پو تر تا کو
بھی ادھک پو تر کرنے والے ہیں۔

منی اوسا سر اہن لاگے۔ سچو سمجھا سب اُور اگے
نن ن رام بھرت سمجھا دو۔ دھو سماج ہیہ ہر شو بشتا دو
منتری اور سمجھا سد پریم میں مگن ہوئے۔ اپنی اپنی بدھی اُور
سار سارا ہنا کرنے لگے۔ شری رام چند جی اور بھرت جی کے
سنواد کو سن کر دونوں طرف کی سماج کو خوشی بھی ہوئی اور
غمی بھی ہوئی (بھرت جی کے سندھو اور پریم کو دیکھ کر خوشی
اور یہ جان کر کہ پرکھو واپس ایو دھیا نہیں دس کے غمی ہوئی۔

رام ناتو دھو سکھ سکھ جانی۔ کہن گن رام پر بودھی رانی
ایک کہیں رکھو۔ سیر بڑائی۔ ایک سہا بہت بھرت بھلائی
کوشلیا جی نے دھک سکھ کو برابر جان کر شری رام جی کے گنوں
کا وزن کر کے دوسری رانیوں کو سمجھایا۔ کوئی تو شری رام چند جی کی
بڑائی کرتی ہے۔ اور کوئی بھرت جی کی نیکی کی تعریف کرتی ہے۔

انتری کہیو بھرت سن سیل سمیپ سکھو پ
راکھئے تیرکھ تو یے تہنہ پاون ایئے انوپ

ہے دیو! آپ کے راج تنک کے لئے گرد جی کی آگیا پاکریں
سب تیرتھوں کا مل لینا آیا ہوں۔ اس کے لئے آپ کی کیا آگیا
ایکو منور تھ برسن ماہیں۔ سجھے سکوج جات کہن ناہیں
کہنوتات پرکھو اکیسو پائی۔ یو لے بانی ستیہ سہائی
ہے ناٹھ! میرے من میں ایک اور بڑی خواہش ہے۔ بھتے
اور کچا کے کارن وہ گئی نہیں جاسکتی شری رام چند جی نے کہا۔
ہے بھائی! کہو بھرت جی نے پرکھو کی آگیا پاکر پریم بھری سندھو بانی

سے کہا نہی کھتل تیرکھ ہی۔ کھاک مرگ سہری نرچہ گری گن
پرکھو بدانت ادنی بنیشی۔ اسیو ہوئی تو اُسوں دیکھی
بھرت کوٹ کے پو تر سمجھا، تیرکھ، بن، پکشی، لیشو، تالاب
بھر لے، اور پریتوں کے سلسلے اور خاص کر آپ کے چرنوں کے
نشان والی زمین ان سب کو دیدی آپ آگیا دیں۔ تو میں دیکھ اُنوں
اوی اتری اکیسو سردھو۔ تات بخت بختے کان جہ ہو
منی پر ساد ہو منگل داتا۔ پاون پریم سہارون بھرا نا
شہری گھو ناٹھ جی نو لے۔ ضرور اتری رشی کی آگیا سیر بھار
کرد۔ اور نر بھیر ہو کر بن میں کھو مو۔ اتری منی کی کراپے یہ بن سب
منگلوں کا دینے والا پریم پو تر اور سندھ ہے۔

رشی نایکو جہنہ اسیو وہیں۔ راکھو تیرکھ جھو کھتل تہیں
منی پرکھو پن بھرت شکھو پاوا۔ منی پد کمل بدت سبرو نادا
رشی راج اتری جی جہاں آگیا دیں۔ وہاں ہی تیرتھوں کا مل
جو تم لائے ہو۔ بھرت گن رکھ دینا۔ پرکھو شری رام چند جی کے پن سکھ
بھرت جی نے سمجھ پایا۔ اور پران ہو کر منی اتری کے چرن گنوں
میں سیر لایا۔

بھرت رامو سمجھا دو سن سکھ سکھ منگل مو
نر سوار کھتی سہا ہی کئی ہرست سہر تر پھول

بھرت جی اور شری رام چند جی کے سنواد (مکالمہ) باجست
سک کر جوسا دے سندھ منگلوں کا مول ہے۔ خود غرض دیوتا سورج و نشان

کوئیں کی مہاکہ کہ سب لوگ شری رگھوناتھ جی کے پاس گئے۔ اور شری رگھوناتھ جی کو اتری جی نے اس تیرتھ کے پُرن کے پر پھوٹو کو کہہ سنایا۔

کہت دھرم اتہاس سپریتی۔ بھیبو بھو ولسی سوسکھ بیتی
ننتیہ نباسی بھرت دوو بھائی۔ رام اتری کرہ یسو پائی
سہت سماج ساج سب سادیں۔ جے رام بن اٹن پیا دیں
کولن چرن چلت نبوچن ہاں۔ بھئی مرڈو بھوئی سکھ من میں
پریم سے دھرم اتہاس کہتے کہتے وہ سات شکھ سے گزر گئی۔
اور سوہا ہو گیا۔ بھرت اور شردھن دوو ننتیہ کرم کے شری ام چندر
جی کر و ششٹ جی اور اتری مٹی کی آگیا پاکر سماج سہت ساد
سازو سامان سے رام بن میں گھومنے کے لئے پیدل ہی چلے۔ اُن
کے نازک پاؤں ہیں۔ اور جوتے کے بنانے ہی چل رہے ہیں دیکھ
کر پتھوی من ہی میں شرمندہ ہو کر کول (نرم) ہوئی۔

گس کٹک کا ککریں کراہیں۔ کٹکو کٹھور کٹھنور دراہیں
ہی منجی مرڈو مارگ کینے۔ بہت سمیر تر بندھ سکھ لینیے
گٹا کانٹے، کٹکر اور کڑھوں آدی کر دی سخت اور بھتی
چیزوں کو پتھوی نے ہٹا لیا۔ اور اُن کے لئے سندر کول راستے بنا
دیے شیشل مند اور سنگندھن پر کام کی سکھو ٹک ہوا چلنے لگی۔
سمن برشی سر گھن کر بھاپاں۔ بٹپ بھول پھل ترن مرد تائیں
مرگ بلوک کھاک بول صبا نی۔ سیو میں سکھ لام پر یہ جانی

دوتہا بھول برسا کر بادل سایہ کر کے، درخت پھول پھل کر
گھاس کھوس اپنی کوتاہی سے بٹھو دھیکھ اور پھپی چھپا کر سبھی
بھرت جی کی۔ شری رام جی کا پیارا جان کر سب کو کرتے ہیں۔

سیکھ سیدھی سب پر اکرت ہو رام کہت جموات

رام پران پر یہ بھرت کہوں یہ مذھونی رٹھی بات

جب سادھارن منٹوں کو بھی جمائی لیتے سے رام کہنے سے
سب بدھیان آسانی سے ملی جاتی ہیں۔ تو رام چندر جی کے پران پیا کر

تب اتری جی نے بھرت جی سے کہا۔ کہ پرست کے نزدیک ایک
سندر کو اُن ہے وہاں اُس کوئیں میں پوتر لانی اور امرت جیسے
تیرتھ جل کو رکھو۔

بھرت اتری اوسان پائی۔ چل بھاجن سب دینے چلائی
ساج اپو اتری مٹی سادھو۔ سہت گئے جہنہ کوپ اکا دھو
بھرت جی نے اتری مٹی کی آگیا پاکر پانی کے سب برتن آگے
بھیج دیے۔ اور چھوٹے بھائی شردھن اتری مٹی اور سادھوؤں
کے ساتھ آپ وہاں گئے۔ جہاں کہ وہ اکھاء کو اُس تھا۔

پاون پاتھ پنیہ قفل رکھا۔ پر بھرت پیچم اتری اس بھاشا
تات ادا دی بندھ قفل اہو۔ لو پیو کال پادرت نہیں کیہو
تیرتھوں کے اس پوتر میں کو اُس کوئیں کی پنیہ بھوئی میں رکھ
دیا۔ پریم سے گن ہوئے اتری مٹی نے کہا ہے تات یہ سٹھان
سدا سے ہی بندھ ہے۔ کال چکر سے یہ چھپ گیا تھا۔ اس لئے
کوئی اسے نہیں جانتا تھا۔

تب پیو کہنہ سرس تھلو دیکھا۔ کینہہ سبھی بہت کوپ بستی
پدھی پس بھیبو اُسو اپکا لو۔ شنگم اگم اتی دھرم کچ ارو
تب بھرت جی کے سیدوں نے اُس میں سے سٹھان کو دیکھا۔
اور اس سندر میں کے لئے ایک فاصل کو اُس بنا لیا۔ دیو لوگ سے پتو
بھرا پکار (بھلا بھری) ہو گیا۔ دھرم کا دیار جو بہت ہی گھٹن ہے
اس کوئیں کی وجہ سے آسان ہو گیا۔

بھرت کوپ اب کیہ ہیں لوگا۔ اتی یادن تیرتھ جسل جوگا
پریم سینم بھجت پرانی۔ ہو یہیں میل کرم من بانی

اب آج سے اس کو لوگ بھرت جی کا کو اُس کہیں گے تیرتھوں
کے محل کے بلاپ سے تو یہ بہت ہی پوتر ہو گیا ہے۔ اس میں پریم
اور نیم پورک نہانے سے پرانی من پچن کرم سے شدھ ہو جائیں گے۔

کہت کوپ مہا سکھ گئے جہاں رگھو راؤ
اتری سنایو رگھو بری تیرتھ پنیہ پر بھیاؤ

دیکھ لیا بھگوان وشنو اور شوجی کے سفدریش کو کہتے سنتے وہ
دن بھی گزر گیا۔ اور شام ہو گئی۔

بھنور نے اس کے سبوترا سماج کو بھرت بھوئی کی تہنیتی راجو
بھل دن ابجوانی من ماہیں لہا کو کر پال کہت سکچا رہیں

اگلے دن سویرے نہا کر سب سماج بھرت جی، برہمن
اور راجہ جنک سہیت اکٹھا ہو گیا۔ آج یا ترا کے لئے شہر دن ہے
من میں یہ دجا کر بھی کر پاؤ بھگوان شری رام چندر جی کہتے ہوئے

بیکھاتے ہیں۔
گر نہ پ بھرت سبھا اولوکی۔ سچا رام بھراونی بلوکی
سبل شری سبھا سب سوجی۔ کہوں رام ہم سوامی منکوچی
شری رام چندر جی نے گرو وشنو، راجہ جنک، بھرت
اور ساری سبھا کو دیکھا۔ بھرت سکچا کر (شریلے بن سے) وہ بھتوی
کی طرف دیکھنے لگے۔ سب سبھا ان کے شیل کی سارہنا کر کے سوتی
ہے۔ کہ شری رام چندر جی کے سمان منکوچی (شریلے سبھا والا)
سوامی کہیں نہیں ہے۔

بھرت سبھا ان رام رکھ دیگی۔ اٹھ پریم دھرو دھیر لہیشی
کر دندوت کہت کر جوری۔ را کہیں ناٹھ سکل رچی موری

چتر بھرت جی رام چندر جی کے رخ کو دیکھ کر بڑی
دھیرج دھر کر پریم پوروک اٹھے دندوت پر نام کر کے دونوں
ہاتھ جو کر کہنے لگے۔ آپ نے میری سب اچھیاؤں کو پورن کیا ہے۔

موسی لاک سہو سہیں سندا پو۔ بہت بھانت دکھوا دیا پو
اب گوسائیں موری دیوور جانی۔ سیوون وودھ دی بھرجانی
میسے کارن سب نے بڑے دکھ ہے۔ اور آپ نے بھی بہت
پرکاسے دکھ پایا۔ اب ہے سوانی اٹھے آگیا دیکھئے تاکہ میں جا کر بچاؤ
برس تک ابوہیا نہری کا سیون کرؤں۔

جہیں آیا نے پئی پائے جنو دیکھے دیندیاں
سو سیکھ دیتے (وہی لاک کو سل پال کر پال
ہے دین دیاں ہے کر پائو ہے کوشل ناٹھ اچھ اپائے سے

بھرت جی کے لئے پر بھتوی آدک کا سفدر اور کول مارک بنانا اور بال
کا سایہ کرنا دیکھو اور لاک سدھویوں کا پر اپت ہونا کون سی بڑی
بات ہے۔

ایسی بھرت بھرت بن ماہیں۔ نیمو پو بھی مٹی سکچا میں
پتیریل آٹھ بھرتوی سبھا کا۔ کھک مرگ تر و ترن گری بن باکا
چارو بھرت پو تر بھیشی۔ پو بھت بھرتوی سب دیکھی
سٹی من شت کہت رشی راؤ۔ ہتو نام گن پنیہ پر بھواؤ

اس پرکا بھرت جی بن بن گھوم رہے ہیں۔ ان کے نیم اور پریم
کو دیکھ کر مٹی لوگ شرمندہ ہوتے ہیں۔ پو تر میل استھان، بھتوی
کے الگ الگ جتے ٹھپی، پشو، گھاس، پریت بن اور باغیچے ان
سب کو بہت ہی سفدر فرماتے، پو تر اور دوقہ دیکھ کر بھرت جی پوٹھتے
ہیں۔ دنی راج انری جی بن میں پرتن ہو کر ان سب کے کارن، نام،
گن اور اتم پر بھواؤ کہتے ہیں۔

کتھوں تھن کیتھوں پر ناما۔ کتھوں بلوکت سن ابھیراما
کتھوں پٹھی مٹی اکیسو پائی۔ سمرت سیاست دوٹھائی
بھرت جی کہیں انسان کرتے ہیں اور کہیں پر نام کرتے ہیں کہیں
دل کش تھوں کو دیکھتے ہیں کہیں مٹی کی اکیا پار بیٹھ کر سینا جی سہیت
شری رام اور لکشمین کا سمرن کرتے ہیں۔

دیکھ سبھا و سینھو سہو۔ یہیں سبیس بارت بن اولوا
بھرت جی گئیں دیوہر اوٹھائی۔ پر بھو پد کل بھوہیں آئی
ان کے سبھا کو پریم اور اتم سبھا کو دیکھ کر بن دیوتا پرتن
ہو کر اخیر وادیتے ہیں جوں گھوم کر اٹھائی پر دن گزر جانے پر وہیں
لوٹ پڑتے ہیں۔ اور اگر پر بھو شری رام چندر جی کے چرن کلوں کا
درشن کرتے ہیں۔

دیکھتے تھل تیرتھ سکل بھرت پانچ دن باجھ
کہت سمنت سری پر سہو گنیو دھو بھتی ساٹھ
ساوے تیرتھ استھانوں کو بھرت جی نے پانچ دنوں میں

کر دینے میں ہنس کے سمان سمھاوا دے بھرت جی کی بنی نگر
اُس کی سمجھی نے تعریف کی۔

تات نہاری موری پرچن کی چننا گری نہ رہی گھرن کی
ماتے پرکھ مٹی متھایسو۔ ہم ہی تہہ ہی سپینہون کلیسو
ہے تات اٹھارہ ہی میری اور پرور کی اور گھر کی اور بن کی ساری
چننا گرو وشتشٹ جی اور ہاراج جنک جی کو ہے جب تک
ہمارے سر پرکھ وشتشٹ جی اور مٹی وشتو متر جی اور پھلا جی
جنک جی کا سایہ ہے۔ ہیں اور تہیں پٹینے میں بھی کسی پرکار کا
دکھ نہیں ہے۔

مور تہا برہم پرشارتھو۔ سوارتھو سمجھو دھرمو پر مارتھو
پتھو ایسو پالہیں رتھو بھائی۔ لوک بیدھل بھوپ بھلائی
میرا تہا واسپ سے بڑا بڑا تھو، سوارتھو سندریش۔
دھرم اور پرمارتھ اتنا ہی ہے کہ ہم دو نو بھائی پتاجی کی اگیا کا
پالن کریں۔ پتاجی کے کلیان سے ہی (ارتھات اس پرکار اگلی
پرنگیا کو پرمان کر کے) لوک اور ویدرو نو میں بھلا ہے۔

گر تھو اتھو سوامی رکھ پالیں۔ جلیہوں کنگ پکتہ ہن کھالیں
اس جی سب سوچ بہائی۔ پالہو ادھ ادھی بھر جانی
گرو پتاما اور سوامی کی اگیا کا پالن کرنے سے اگر بھی راستے
سے بھٹک بھی جائیں تو بھی ہانی نہیں ہوتی۔ ایسا دیا کر کے سب
سوچ چھوڑ کر چودہ برس تک جا کر ادھ کا پالن کرو۔

دیسو کو سو پرچن پر یوارو۔ گر پیرہیں لاگ تھو بھارو
تہہ مٹی ماتو پچو سکھ مانی۔ پالہو تھو می پر جارجھانی
دیش۔ خزانہ کنگ بھی اور پر یوار ان سب کا بھارتو گرو جی
کے چروں کی راج ہے۔ تم تو مٹی وشتشٹ جی، مانا جی اور
منتر یوں کی شکھشمان کر پر جا اور راجدھانی کا چودہ برس
تک پالن کرتے رہنا۔

مکھیا مکھو سو چاہئے کھان پان کرہوں ایک

تات اس آپ کے چروں کا بھارتن کر سکے۔ چودہ برس کی سواد بھر
کے لئے بچے رہی اپدیش دیکھئے۔

پرچن پرچن پر جاگوسائیں۔ سب سچے سرستینہہ گوسائیں
وانر بیدی بھل بھو دکھ داہو۔ پر بھو نو باد پریم بد لاہو
ہے ناٹھ! ادھ بڑے نو سی، کنگھی اور پر جاسھی آپ کے
پوت پریم رت سے بھرتو آپ کے واسطے تو میرے لئے چرم
کی اگ میں جلتا بھی اچھا ہے اور ہے پر بھو! آپ کے بنا کئی کی
پر جاتی بھی ذریعہ ہے۔

سوامی سچا نو جان سب ہی کی۔ رچی لالسا رتی جن جی کی
پرست پالو پالہی سب کا ہو۔ دیو بھو جوسی اور نبا ہو
ہے سوامی! آپ انتر پائی ہیں سب کے ہر دے کی جانتے
ہیں۔ مجھ سیوک کے ہر دے کی رچی، لالسا اور رتی جان کر ہے
شرناکتوں کے سوامی! آپ سب کا پالن کریں گے اور ہے دیو! دونوں
طرفوں کی (دن کی بھی اور ادھ پری کی بھی) اور شاہ دیں گے۔
(ارتھات آپ چودہ برس بن میں رہ کر پتاجی کی اگیا کا پالن بھی
کریں گے، اور اپنی کرپا سے چودہ برس تک اور دھ پری کا سیون کرنے
میں بھی بچھ سکھ کریں گے)

اس موہی سب ہی بھو بھروسو۔ کیسیں بجا پور نہ سو چو کھروسو
ارتھ مور ناٹھ کر چھو ہو۔ دھوں ل کینہہ ریتھو کھو ہو

مجھے سب پرکار سے ایسا بھادی بھروسہ ہے دیا کرنے پر
تنکے کے برابر بھی سوچ نہیں رہ مانا۔ ہے ناٹھ! میری دینتا (بے
چارگی بے بسی) اور آپ سوامی کے پریم ان دہونے ل کر بچھے
زبردستی ڈھٹھ بنا دیا ہے۔

پر بردوش دور کر سوامی۔ رچ منکوچ سکھئے انوکائی
بھرت بنے سن پرتسی۔ کھیر تیر پیرن گتی ہنسی
ہے سوامی! اس جہا ایرادھ کو کشما کر کے اور منکوچ کو چھوڑ
کر آپ مجھ سیوک کو اپدیش دیجئے۔ وودھ اور بھل کو اکاب اکاب

پائی پوشی سکل انگ ٹنسی بہت بیک
ٹنسی داس جی کہتے ہیں کہ شری رام چندر جی نے کہا (مکھیا
(چوہری۔ مالک انگ کے سامان ہونا چاہئے۔ جو کھانے پینے کو
ایک ہی ہے لیکن وجہ کر سب انگول کا تھیا گیہ (جو جس قابل)
بال کرتا ہے۔

راج دھرم سر بسو اتینوئی جسے من مانہ منور تھ گونی
ہندو پر بودھو کہتے ہیں بھانتی۔ بنو ادھارن تو شو نہ سانی

راج دھرم تو بس اتنا ہی ہے۔ جیسے ایک ہی من میں سب
منور تھ جیسے رہتے ہیں شری رام چندر جی نے بہت پرکار بھرت جی
کو سمجھایا۔ لیکن بغیر کسی ادھار کی پراپتی کے ان کے من میں نہ منور
ہوا اور نہ شانی۔

بھرت جی کے پیریم اور گرو منتری اور سماج کی ماضی یہ کچھ
پر بھو کر کر پاپا نوری دینے ہیں۔ سادہ بھرت جیسے دھرم نہیں

بھرت جی کے پیریم اور گرو منتری اور سماج کی ماضی یہ کچھ
کر شری رگھو ناتھ جی سکوت اور پیریم کے دل میں ہو گئے (ارتھات
پر بھو شری رام چندر جی اور بھرت جی کے پیریم کو دیکھ کر انہیں ادھار کے
روپ میں اپنی کھڑاؤں دینا چاہتے ہیں۔ لیکن ایسا کہتے ہوئے وہ پھنسی
گرو اور سماج کے بڑے بوڑھوں کے سامنے شرم کھاتے ہیں۔ اس لئے
وہ پیریم اور سکوت جی کے دل میں ہو گئے) آخر پر بھو شری رام چندر جی نے
بھرت جی کو کھڑوں دے دیں۔ اور بھرت جی نے انہیں اور کے ساتھ
سر رکھ لیا۔

چون پٹھ گرو ناندھان کے۔ جنو جاک جاکت جابراں کے
سینٹ بھرت سینہ رتن کے۔ اکھ جاک جنو جیو جتن کے
کر پاندھان شری رام چندر جی کی دونوں کھڑاؤں ملوں پر جاکے
پران کی رکھنا کیلئے دوپہر دیا دیں۔ بھرت جی کے پیریم رومی دن کے
لئے ناؤ دیا ہیں۔ اور جیو دس کے سوکھش پائے کے لئے انورام
نام کے دو اکھش ہیں۔

کل کپاک کر کس کرم کے۔ میل نین سیوا سدھرم کے
بھرت مہت اولمب کہتے ہیں۔ اس کچھ جس میا دوسے ہیں

یہ دونوں کھڑاؤں رگھو کل کی رکھشا کے لئے ناؤ دونوں کو آ رہیں۔
سب اتم کرم کرنے کیلئے ناؤ دونوں ہاتھ ہیں۔ اور سیوا اور زہم کے
ناؤ دونوں گان کے جمل منتر ہیں۔ بھرت جی اس ادھار (کھڑاؤں)
کو لے کر بہت پر تن ہوئے انہیں ان کو سر پر دھارن کر کے اتنا
سکھ ہوا۔ جتنا کہ شری رام چندر دسیتا جی کے رہنے سے ہوتا۔

مالگیو پدا پر نامو کر رام لئے ار لائی
لوگ اچانے امرتی کشل کو او سر و پائی

بھرت جی نے پر نام کر کے ودان مالگی۔ نب شری رام چند
جی نے انہیں بھاتی سے لگا لیا۔ ادھر کشل دیو راج اندر نے پرا
وقت باکر لوگوں کے منوں کو اچاٹ کر دیا۔

سوکھال سب کہتے ہیں نیکی۔ اودھی اس سم جیو جی کی
نتر و لکھن سیارام و بوگا۔ بہری مرت سب لوگ کر وگا
دیو اندر کی وہ کچال (بڑی چال) بھی سب لوگوں کے لئے
سکھ مالک ہی ہوئی۔ جیسے چودہ برس کے بعد پھر بھو ان ایو دھیاں
پادھار کر ہم سب کو دشمن دیں گے۔ یہ آشنا لوگوں کا پران ادھار
تھی۔ ویسے ہی اندر کی یہ بڑی چال بھی لوگوں کے لئے جیو جی
(اکسپر) ہوئی۔ انہیں تو اگر ایو دھیا نو سیوں کے من میں اچاٹ نہ ہوئی
تو وہ کشمیں جی، سینا جی اور رام چندر جی کے دیوگ رومی چاروگ
سے ہائے کر کے تڑپ کر رہی مہ جاتے۔

رام کر لیا اور سب سدھاری۔ مہدھ دھار جی گند گوہاری
بھینٹ کچھ بھڑائی بھرت سو۔ رام پیریم رستو کہہ نہ پرت سو
شری رام جی کی کو پانے یہ اٹھن سکھا دی۔ دیوتاؤں کی سینا آئی
تو تھی لوٹ کر رہنے کے لئے۔ لیکن اٹا وہ ہنکا دی اور سہا مالک
اندھار دیں گئی۔ شری رام جی بڑے پیریم سے بھرت جی کو باؤ میں لے کر
بغل گیر ہوئے۔ رام جی کے ابرا پیریم رل کا وزن کیا ہی نہیں جاسکتا۔
تن جن نین انگ انورا گا۔ دھیر دھندھر دھیر جو تیا گا۔
بارج لوچن مہجنت باری۔ دیگی دسا سر سہا دھار ی

تن من بچن تینوں سے ایسا پریم اُٹھ بڑا کہ دھیر دھیر نہ دھڑکے
رام چندر جی نے بھی دھیر دھیر کو تیاگ دیا۔ اُن کے کمل مینڈروں سے
پانی کی دھار بہہ لگی۔ اُنکی دشا کو دیکھ کر دیوتاؤں کی سمجھا بہت دکھی

ہو گئی۔ مٹی کی گرد دھیر دھیر جگ سے۔ گیان ازل میں کیسیں کتک سے
جے پریم جی نہ لیب اُپائے۔ پدم پتھر جی جگ جل جائے
مٹی گن، گرو وشنث جی اور جگ جی جیسے دھیر دھیر نہ دھیر
جو اپنے منوں کو گیان اگنی میں سونے کے سمان کس چکے تھے داروفا
جیسے اگنی میں میا پین جل جانے کے بعد سونا کنڈن بن کر نکلتا ہے۔
ویسے ہی وہ من کی اسکنتی سوا وغیرہ میل کو گیان اگنی میں دگدھ کر
کے پریم دیراگی بن چکے تھے۔ جن کو برہما جی نے نہ لیب ہی پیا کیا۔
جو جگت میں جل میں پیدا ہوئے کمل کے سمان نہر اسکنت پیدا ہوئے
(جیسے کس پانی میں رہتے ہوئے بھی بھگتا نہیں۔ پانی سے سنگ
نہیں پاتا ویسے ہی جو جگت میں سب بیوا کر تے ہوئے نہ لیب تھے)

نمیدو بلوک رگھو پر بھرت پریتی انوپا پار
بھٹے مگن من تن بچن سہرت براگ بچا پار

وہ شری رام چندر جی اور بھرت جی کے لانا فی اپار (غیر
محدود) پریم کو دیکھ کر دیراگ اور وچا کے ہوتے ہوئے بھی تن
من بچن سے پریم میں لگن ہو گئے۔

جہاں جگ گرتی مٹی بھوری۔ پراکرت پریتی کہیں بڑی کھوری
برزت دھو پر بھرت بیو گو۔ سُن کھٹور کوئی جا نہیں لوگو

جہاں جگ جی اور گرو وشنث جی کی بھٹی کی گئی بھی بھولی
ہو گئی۔ اس انوکھ پریتی کو لوک مود کہتے پر بڑا دوش ہے شری
رگھو ناتھ جی اور بھرت جی کے دیوگ کا درنہ اگر میں کروں تو لوگ
مجھے پھردل کوئی کہیں گے۔

سوسکوج رسوا کتھ سباتی۔ سیمبو سیمبو سکر سکیانی
بھینٹ بھرتو رگھو پر بھٹے۔ پتی دیو دو نو ہرش مہیہ لائے
وہ سنگوج رس اکھیند ہے۔ اس لئے کوئی کی سندر بانی

اس سے اس کے پریم کا سحر کر کے شکلیا گئی (سکر گئی) بھرت
جی کو بل کر پر بھو شری رام چندر جی نے سمجھایا۔ پھر برتن ہو کر
شتر و گھن جی کو بھائی سے لگایا۔

سیوک سچو بھرت رگھو پانی۔ پنج پنج کاج لگے سب جانی
سُن زارن دھو دھو سوجا۔ لگے چلن کے ساجن سا جانا
سیوک اور مینڈروں نے بھرت جی کا رخ پا کر وداع ہونے
کی تیاری کرنی شروع کر دی۔ پریم کر دو نو ساجوں میں بڑا ہی دکھ
چھا گیا۔ وہ سب واپس چلنے کے لئے ساج سجانے لگے۔ ارجھات
سواریاں بالکیاں وغیرہ تیار کرنے لگے۔

پر بھو پریم ہندی دو بھائی۔ چلے سس دھیر رام راجانی
مٹی تاپس بن دیو ہنوری۔ سب نمان ہنوری بہوری
پر بھو شری رام چندر جی کے چرن کلوں کی بندنا کر کے
دو نو بھائی بھرت اور شتر و گھن اُن کی آگیا کو سر پر رکھ کر چلے۔
مٹی تپستوی اور بن دیوتا سب کا بار بار سنان کر کے بھرت جی
اور شتر و گھن جی نے اُن کی سنجی کی۔

لکھن ہی بھینٹ پر نامو کر سر دھیر سا بدھو
چلے سپریم سس مٹی سکل شمنگل موہر

پھر دو نو بھائی لکھشمن جی کو بل کر اور انہیں پر نام کر کے
اور سیتا جی کے چرنوں کی دھول کو سر پر دھان کر کے سمپورن
منکاوں کی مول نہ شیر داد پا کر بڑے سپریم کے ساتھ اودھیا جی
کو چل پڑے۔

ساج رام نہر ہی سرنائی۔ کینہی بہت بدھی بنے بڑائی
دیو دیابس بڑ دھو پائینو۔ سہرت سماج کانن ہی آئینو

چھوٹے بھائی لکھشمن جی سمیت شری رام چندر جی نے رام
جنگ جی کو سر نو اکر اُن کی بہت پرکار سے سنجی کی اور بڑائی کی۔ اور
کہا۔ ہے دیو! آپ نے ہم پر دیا کر کے بڑا دکھ اٹھایا۔ آپ سماج
سہرت بن میں آئے۔

پتا سے بل کر لوٹ آئیں۔ پھر پر نام کر کے سب ساسوؤں سے
سینا جی ملیں۔ اُنھی پرستی کا وارن کرنے کے لئے کوئی کے ہرے
میں جرات ہی نہیں ہوتی۔

سُنی سیکھ بھیت آسٹش پائی۔ رہی سیا دھو پرستی سمائی
رکھوتی ہو یا لکین منگاٹیں۔ کری پلو دھو سب مانو ترھائیں
اُن کی شکستہ سن کر سیتا جی نے من بھائی آشیر داد پائی۔

وہ دونو طرفوں کی یعنی سسرال کی طرف کی اور سیکے کی طرف کی پرستی
لگن ہو گئیں۔ پھر شری رام چندر جی نے پردہ دار یا لکین منگاٹیں۔ اور
سب مانوؤں کو دھیرج بندھا کر اُن پر چڑھایا۔

بار بار پٹی پٹی دھو بھائیں۔ ہم سینہ نہ جنیں پہنچائیں
مساجی باجی کج باہن نانا بھرت بھوڑے ل کینہہ پیانا
بار بار دونوں بھائی مانوؤں سے سمان پریم سے بل چلی کر
اُن کو دُور تک پہنچا کر واپس لوٹ آئے بھرت جی اور راجہ جنک
جی کی سماجوں نے گھوڑے ہاتھی اور بھانت بھانت کی سوار پنا
سجا کر کوچ کیا۔

ہر وہ رامو سیا لکھن سمیت۔ چلے جاہیں سب لوگ اچھتیا
لسہہ باجی کج لکھو ہیمہ ہاریا چلے جاہیں پرس من ماریا
سب لوگ اپنے اپنے ہر دوں میں شری رام سینا رام
اور لکشمین جی کو رکھ کر سکتے کی سی حالت میں چلے جا رہے ہیں
بیل گھوڑے ہاتھی اور لیشو من میں بارے ہوئے بھٹ سے اپنے
من کو مار کر چلے جا رہے ہیں۔

گر گر تیا پد بند دی پر بھو سیتا لکھن سمیت
پھرتے ہر شلے سمیت سہرتا لے پیرن نچیت

سینا جی اور لکشمین جی کے سمیت پر بھو شری رام چند
جی نے گروہ و شمشٹ جی اور گروہ پتی اور نہت جی کے چروں
کی بندنا کی اُن کو دُور سے کر کے وہ خوشی اور غمی کی ملی جلی حالت
میں پرل لکھی پر لوٹ آئے۔

پر بھو دھار پئے دئی ایسا۔ کینہہ ہر دھر کو نو ہمیا
مسی جی دیو سا دھو سمانے۔ بد لکے ہری ہرسم جانے

اب آشیر داد دے کر نگر کو پدھار پئے۔ یہ سن کر راجہ جنک جی
نے دھیرج دھر کر اپنے دیش کو پرستھان کیا (روا لگی کی ابھرتی
رام جی نے مٹی پر سمن اور سادھوؤں کا سمان کیا۔ اور انہیں بھگوان
شنو اور شوجی کا ٹروپا بچھتے ہوئے ادر کے ساتھ دُور سے لایا۔

ساسو سوچ گئے دو بھائی۔ پھر سے بندی پاک سسٹش پائی
کو سبک با ملو یو ج پالی۔ پیرجن ترجن سچو سچالی
تب شری رام جی اور لکشمین جی اپنی ساس کے پاس گئے اور
انہیں چروں کی بندنا کر کے آشیر داد یا کر لوٹ آئے۔ شری و شوا
پرتر بادلو اور جابالی اور سادھاری نگر دُور سے لکھن بھی اور شری
جھاجو کو کر بنے پرنا۔ بد لکے سب سانج رام

ناوی پرش لکھو مدھیر بد پرے۔ سب سمنائی کر پاندھی پھیرے
ان سب کو بھیا یو گئے سینی اور پر نام کر کے شری رام جی اور لکشمین
جی نے دُور سے لایا۔ پھر بھو لے دیلے ادر سے بھی اوتھناؤں
کے استری چروں کو اور شکار کر کے کرماندھان شری رام چند
جی نے دُور سے لایا۔

بھرتو مانو پد بندی پر بھو سچ سینہ مل بھیت
پد اکینہہ سچ پاک کی سچ سوچ سب میٹ

پھر بھرت جی کی مانا لکھی جی کے چروں کی بندنا کر کے بھو
شری رام چند جی پر تر پریم کے ساتھ انہیں لے۔ اُنکی شرمندگی
اور سوچ کو سب پرکار سے دُور کر کے یا لکھی سجا کر اُن کو بھی دُور سے
لایا۔

پیرجن مانو پت ہی مل سینتا۔ پھر پیرن پریم پریم سینتا
کری پرنا مو۔ بھندنی سب ساسو۔ پیرنی کہت کی ہیمہ نہ ہلا س
دہ سیتا جی جن کو شری رام چند جی پرانوں کے سمان پیار ہے
ہیں۔ ادر جہاں سے سجا پریم کرنے والی ہیں۔ اپنے کٹھنیوں ادر مانا

جی اپنی پیوں کی گتیاں ایسے براجمان ہیں انہو کھیتی گیان ورد پران
ساکار روپ دھارن کر کے شو بھاپا رہے ہوں۔

مئی مئی سرگر بھرت بھو آلو۔ رام برہ سبوسا جو بہا لو
پھوکن گرام گنت من مائیں۔ سب چپ چاپ چلے گئے
مئی جن، برہمن، گرو وشنٹ جی، بھرت اور راجہ جنگ
شری رام جی کے پریم میں بہت سارے سماج کے ہمدیا رکھی
ہیں۔ پھوکنے گنوں کا سن میں سمن کوٹے ہوئے سب لوگ چپ
چاپ راستے میں چلے جا رہے ہیں۔

جمنائیاں سبوسا بھیتو۔ سوباسر دینو بھو جن گیتو
اتر دیو سری دوسر باسو۔ رام سکھا صاحب نہہ سبوسا
پیلے دن سب لوگ جمنائیاں کر پار ہو گئے۔ دن بھر بھائے
ہی گذر کیا۔ دوسرے دن گنگا جی پار اتر کر شرننگ ویر پر ہیں مقار کیا۔
ہاں رام سکھا نشاد راج نے سب پرکار کے آرام کے سادھن پر

کر کے
سئی اتر کو متیں نہہائے۔ چوتھیں دوس اور دھڑا گئے
جناو ہے پر باسر چاری۔ راج کاج سب ساج سنہاری
پھر سئی اتر کر گومتی جی میں نہہائے اور چوتھے دن سب ایو دھیا
میری میں پہنچ گئے۔ جنگ جی ایو دھیا پری میں چار دن رہے۔ اور
راج کاج سمبندھی سب بند و بست کیا۔

سنو تپ سچو گر بھرت ہی راجو۔ تیرہتی چلے ساج سب ساجو
نگرناری نر کر سکھ مانی۔ بسے سکھیں رام رج دھانی
پھر منتری، گرو وشنٹ جی اور بھرت جی کو راج سنو
کر سنا اساز و سامان ٹھیک کر کے جنگ پر کو چلے نگر کے لوگ
گرو وشنٹ جی کی شکھشا دا گیا۔ ماں کر شری رام جی کی راج
دھانی ایو دھیا پری میں سکھ سے بسنے لگے۔

رام ورس لک لوگ سب کرت نیم اسیاس
ساج بھوشن بھوگ سکھ جنیت و دھکی کی اسی
رام جی کے دش کے منت سب لوگ نیم اور برت کہنے لگے۔

بد اکینہہ سخانی نشادو۔ چلیو ہر دہ پڑ پڑہ بشادو
کول کرات بھل بن چاری۔ پھر پھرے جو ہاری جو ہاری
پھر پڑے اور کے ساتھ نشاد راج کو دواغ کیا۔ وہ اپنے
ہرے میں شری رام جی کے دیوگ کی پیڑا کو ساتھ لے کر چلا۔ پھر
کول کرات بھیل وغیرہ بن میں دھیرے والے لوگوں کو دواغ کیا۔
وہ سب ابرار بندنا کر کے اپنے ٹھکانوں کو چلے۔

پر بھو میا لکھن ٹیڈی بٹ چھائیں۔ پر یہ تیر گن بھوگ بلکھا ہیں
بھرت سینہ نہہ سبھاؤ سبانی۔ پر یا راج سن کہرت بھگانی
تب شری رام چندر جی سینتانی اور لکشمین جی کے سایہ
میں بیٹھ کر پیارے پر یوار کے دیوگ میں تڑپنے لگے بھرت جی
مکے پریم سبھاؤ اور پریم بھری بانی کا بار بار وزن کر کے شری
ہام چندر جی لکشمین جی اور سینتانی سے کہنے لگے۔

پریتی پریتی تچن من کرنی۔ شری سکھ رام پریم پس برتی
تیبھی اور کھگ مرگ جمل بینا۔ چتر کوٹ چسرا جہر ملیدنا
من بچن کر م سے بھرت جی کے پریم اور وشواس کا وزن شری
رام چندر جی نے اپنے سکھ سے پریم وش ہو کر کیا۔ اس سے پیشہ بھی
اور میں کی بھیاں اور چتر کوٹ کے سبھی بڑھتیں، جو دھی تھکے۔

بریدہ بلوک دسا رگھو برگی۔ برش سن کہرت گئی گھر گھر کی
پر بھو پرنا مو کر نہہ بھو سو۔ چلے مدت من ڈرنہ کھو سو
شری رگھو ناتھ جی کی ایسی دشا بھیکر دیو نا لوگ بھولوں
کی بارش کر کے اپنے اپنے گھر کی دشا کہنے لگے۔ ارتھات اپنے
اپنے دکھ سے رونے لگے۔ پر بھو شری رام چندر جی نے ان کو پرنام کر
کے حوصلہ دیا۔ ان کے من میں نڈا سا بھی ڈرنہ رہا۔ پرسن من سے
وہ اپنے گھروں کو چلے۔

ساج میا سمیت پر بھو راجست۔ پر ن کٹیر
بھگتی کیا تو برہم رگھو سو بہت دھیریں سر پر
چھوٹے بھائی لکشمین جی اور سینتانی سمیت پر بھو شری رام چندر

وہ سب زبوروں اور بھوک ولاں کو پھوڑ کر اس آستار پر جی رہے ہیں۔
کہ چودہ برس کی سیخا دھم ہونے پر شرعی رام جی کے درشن ہوں گے۔

سیو سیو کو بھرت پر بودھے۔ رنج رنج کا ج پائے سکھ اودھے
پنی سکھ دہری بول لکھو بھائی۔ سوئی سکل ماتو سیو کاٹی

منتر لیں اور اتم سیو کوں کو بھرت جی نے سمجھایا۔ وہ سب
سکھ (بدایت) پا کر اپنے اپنے کام میں لاک گئے۔ پھر بھوئے
بھائی شتر و گھن جی کو بلا کر تشکشا دی اور سب ماتاؤں کی سیو اکا کام
انہیں بنھال دیا۔

بھو بھول بھرت کر جو رہے۔ کریر نام بیٹے پنے ہنورے
اودھ رنج کار جو بھل پو چو۔ آلیو دیب نہ کرب سنکو چو
برا کنوں کو بلا کر بھرت جی نے ہاتھ جوڑ کریر نام کیا۔ اور انکی
اوتھا کے اوسا ریتی اور بندنا کی کہ آپ لوگ جھپٹا بڑا بھلا برا کوئی
بھی کام ہو اس کے لئے مجھے آگیا دینے میں کسی پر کار کا سنکوچ (کتا)
بچکھاٹ، پس ویش) نہ کرنا۔

پر تھن پر جن پر جا بولائے۔ سما دھانو کر سب سبائے
سائج گے کر گئیہ بہوری۔ کر دندوت کہت کر جوری

پھر بھرت جی نے نمر ناسیوں کو اور پر وار کے لوگوں کو سب پر جا
کو بلا کر انکی دھیرج بندھائی اور ان کو سکھ نوردک لپٹنے کی سپو بیات
دی۔ پھر چھوٹے بھائی شتر و گھن جی سمیت وہ گرو جی کے گھر گئے اور دندوت
پر نام کر کے ہاتھ جوڑ کر مینی کی۔

اپس ہوئے تو رہوں سینما۔ بولے مئی تن پلک سیما
بھب بھب کرب تمہہ جونی۔ دھرم سارو جگ ہوئی سوئی
اگر آپ آگیا ہیں تو میں بھی نیم سے رہوں؟ یہ سن کر مئی
وشتش جی کا غم بریکت ہو گیا۔ اور وہ پریم کے ساتھ کہنے لگے۔ بے
نات! تم وہی سمجھو گے وہی کہو گے اور وہی کرو گے جو سنار میں
دھرم کا سار ہو گا۔

سن سکھ یاے اپس بڑگنگ بول دان سادھ

سنگھاسن پر پھو پاؤ کا۔ میٹھا رے نر ا پادھ
گرو جی کی تشکشا اور شری آستیر دیا پر بھرت جی نے جو تشیوں
کو بلایا اور شہن دن اور شہن ہورت سادھ کر پھو شری رام چند جی کی
کھڑاؤں کو بغیر کسی گھن کے سنگھاسن پر پراجت کر دیا۔

رام مات کر پیر سو نائی۔ پر پھو پد پٹیٹھ رہا پس پائی
نندی گرام کر پیرنا کٹیٹھرا۔ کینہہ نواس دھرم دھرم دھیرا
پر پھو شری رام چند جی کی ماتا کو شندیا جی کے اور گرو وشتش
جی کے چرنوں میں سر لو کر اور پر پھو شری رام چند جی کی کھڑاؤں
کی آگیا پا کر دھرم دھرم دھرم شری بھرت جی نے نندی گرام میں تپوں
کی کٹیا بنائی۔ اور اس کٹیا میں نواس کیا۔

جٹا جٹ سر مئی پٹ دھاری۔ جی بھن کس سانھری سنواری
اس سن باسن برت۔ بنما۔ کرت کھن شری دھرم سپر سیا
سریر جٹاؤں کا جوڑا بنالیا۔ مینوں کے سے مرگ بھالا آوک
بستر دھاران کئے۔ زمین کو کھوڑ کر کشا کا بھوٹا بنایا۔ بھوجن۔ بستر
برتن برت نیم ان سبھی باتوں میں پریم کے ساتھ رشیوں کے کھن دھرم
کا پالن کرنے لگے۔

بھوشن بس بھوک سکھ بھوڑی۔ من تن بجن تھے تن نورسی
اودھ راج سر راج سہانی۔ دسر تھ دھن ان دھند سحانی
یتھیں پر سبت بھرت نور گا۔ چنیر کب جے چمک باگا
رہ بلاں رام انو رالی۔ تھت من جے جن بڑ بھاک

بھرت جی نے گھنے کپڑے، بھوک اور سب سنکھوں کو سن
تن بجن سے تنکے کی طرح تیاگ دیا۔ جس اودھ کے راج کو دلور راج
اندھ بھی دیکھ کر رشک کرتے تھے۔ اور راجہ دسر تھ جی کی مال و دولت
کو من کر گئی بھی پانی پانی ہو جاتے تھے۔ اس اودھ پوری میں بھرت
جی دیکھت ہوئے بستے ہیں۔ مالو میسے جہا کے باغ میں بھونرا ستیا
شری رام چند جی کے پیارے بڑ بھائی بھگت کشی کے بھوک ولاں
اور دکن مال کوئے کی جانت تیاگ دیتے ہیں۔

رام نیم بھاتن بھرت ٹرے نہ ایہیں کر توئی

کاٹھ بن کر لے والا مانو سورج ہے

پاپ پنج کنجھر مرگ راجو۔ سمن سکل سنتاپ سما جو
جن رنجن بھنجن بھجو بھارو۔ رام ستیہہ سدھا کر سارو

ا بھرت جی کا آچرن پاپ رو پی ہاتھیوں کے بھنڈوں کو
مار بھگا لے والا سنگھ روپ ہے۔ سب دکھوں کے سماج کاٹھ
کرنے والا ہے بھگتوں کو شانتی دینے والا اور سندسار کے دکھوں
کو دور بھگانے والا ہے۔ اور شری رام جی کے پریم رو پی چندرا
کا سار (اب حیات) ہے۔

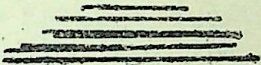
سیارام پریم پیش پورن ہوت جنم نہ بھرت کو
مٹی من اکم جیم سم دم شتم برت آپرت کو
دکھ داہ دارو دیکھ دوش جس مس اپہرت کو
کلی کال تلسی سے سٹھنہہ سدھ رام سنگھ کرت کو
اگر شری ستارام جی کے پریم امرت سے پری پورن بھرت

جی کا جنم اس سندسار میں نہ ہوتا تو جویم نیم اور شتم دم آدمی کھن
برت ہیں اور جن کا پان کرنا مٹی جنوں کے لئے بھی سچ نہیں۔
ایسے برقوں کا پان بھرن کون کرتا؟ اپنے سدھ لیش کے پہلے
دکھ سنتاپ دور اترنا آدمی دیکھ آدمی دوشوں کو کون ہرن کرتا؟
اور کلجک میں مجھ تلسی داس جیسے اچھ جیوؤں کو کون چھ پوروک
شری رام جی کی شرن میں لے آتا؟

بھرت چرت کر نیم تلسی جو سادہ سنہیں

سیارام پید پریم اوس تھے بھورس برتی

تلسی داس جی کہتے ہیں۔ جو بھرت جی کے چرت کو نیم سے
اور کے ساتھ (شر دھا پوروک) سنیں گے۔ اُن کو سندسار کے
تھو دوشے بھوگوں سے ویراگ ہوگا۔ اور شری ستارام جی کے
چرنوں میں پریم ہوگا۔



ماس پارائن۔ اکیسواں و شرام۔ ایو دھیا کاٹھ سماپت ہوا تلسی راہین انک حصہ اول سماپت ہوا

شریک بھگوت گیتا انک

پیر سالہ اول ۱۹۵۳ء کا سالانہ نمبر ہے۔ سنسکرت کے
شلوک بمعہ اوتھ اور مفصل تشریح درج ہے اس کا ترجمہ
پرو فیسر نرمل چند جی نے کیا ہے۔ اردو میں ایسی لا جواب
گیتا آپ بک نہیں مل سکتی۔ کا غذا علی سفید ۲ پونڈ مضبوط
جلد میں ملبوس، مبیوں تصاویر سے مزین قیمت جلد - ۵۰/۵۱
دفتر سالہ اول اندرون جمیری گیتا دہلی سے منگوائیں

مہا بھارت ارد (جلد با تصویر) جسکی مانگ پندرہ سال سے
جاری تھی، کارکنان اوم نے زکثیر خرچ کر کے اسکی بھی لکھی چھپوایا ہے مہا بھارت
ہندو سماجیتہ میں سنسکرت کا ایک اوجھت اوتھ اور ورتہ گرتھ ہے۔ اس کے
لگ بھگ ایک لاکھ شلوک ہیں جو اٹھارہ پروں میں بٹے ہوئے ہیں، مہا بھارت
جو پانچواں وید بھی کہا جاتا ہے اس گرتھ میں کیوں کو رو پانڈوں کے یہ
سما ہی ذکر نہیں ہے بلکہ اس میں دھرم اور مٹی کا ورتہ نہایت ہی دلچسپ
پیرائے میں مفصل کیا گیا ہے۔ اس گرتھ کی رچنا بھگوان ویدو یاس جی نے
کی ہے بھگوت گیتا جو کہ تمام سندسار میں پیرا ہے وہ بھی اسی مہا بھارت
کے بھیشم پرپ کا ایک حصہ ہے۔ ہر دھرم پر کی کو ضرور منگوانا چاہئے۔
جلد اول صفحات ۲۰، خوبصورت مضبوط جلد میں ملبوس قیمت - ۵۰/۵۱ روپیہ

شری رگھوناتھ چالیس

لیکھک کوی لوک ناتھ دل

نیل منی سدرش اجیارا
مکر کرت گندل اتی سندھ - زن برت منی کچھت منوہر

اڑیں گج مکتا ولی سوہے - گھٹنوں تک رتناولی سوہے
شہد و بھتی مال سہاویے - بڑکھ اندر کا دھنشن لجاوے

تک لٹا پشوہیا پاوے - جیوں اکاش یہ چندر سہاویے
شانی کھشما دیا کے ساگر - شہد گن اگر دشواو جاگر

مات پتا کے آگیا کاری - گوہر بن رکشاورتھاری
نار کا مار سہا ہو مارا - وکٹ لسا چر دل گھارا

سنگ شلا کے چرن چھو پایا - کی پروان ناری کی کایا
نرن سمان شو دھنشن اٹھایا - پرشورام کا مان مٹایا

رگھو کی پتی پشپ چڑھائے - ورن بھایا بن کو دھلے
کھپوٹ چلنا دھوئے ہر شاپا - بردھن نے درشن دھن پایا

اگن بان جب چلے تمارے - سنگھ سمان جب تم لکائے
کھشن میں کھرو کھشن گھارے - جے بن باسی راج دولارے

جب ایرج نے جال بھایا - راون نے ہری جہا مایا
کر پر بھگت کھگیس جلا یا - کرونا کر نچ دھام بھایا

جے شری رگھو کی مکت منی رگھو بندر گھوناٹھ
بسوہر دیہ میں جگہ میرا جنگ لگی کے ساٹھ

سکھ سہروپ الوپ پر بھو شکھ ساگر شکھ دھام
من واچھت پھل دیجئے رگھو پتی راجہ رام

جے جے جے رگھو وشن دلا رے - رگھو کی مکت منی اجیالیے
بھونڈھو سے تارن ہارے - بھگت جنوں کے پر سہاویے

جے جے جے شری رگھو کی بھون جانی ولہہ جانی جیون
جے جے ستر منی من رجن - بھو بھنے ہاری کھل دل رجن

جے جے مریدا پر شوتم - نارائن تریتی نروتم
رگھو کی شوہیا رگھو کی چندن - دشرت سوت دس دس کنڈن

جے رگھو ناتھ کنوراودھیشور - جے رگھو ویر پر یہ کریشور
جے سترتی ستر بھوپ منوہر - سندھ روپ الوپ منوہر

جے سیکیت پتی ستر نایک - جے سکھ ساگر جے سکھ ایک
جے پرن پالک بنو سہا ایک - تم رکھشاک ہم جن شرنایک

پنج سدر بن بن تہارے - کارے کجارے متوارے
دھرم منوہر ادبھت نیارے - گرو نارس برساون ہارے

ویدروپی سندھو منھنے سے۔ تم روئی کل میں روئی سم چکے
جے جے روئی کل کے اُجھالے۔ وندنیہ پیرہ اشٹ ہمارے

تم نے پیت جنوں کو تارا۔ دکھی جنوں نے تہیں بیکارا
کہت کوئی دل سانج سکارے۔ کیا کروں گھوٹوش دولا رے

دوا تینوں میں بس جائیے کو شلیش او دھیش
کرونا دشتی کیجئے کرونا ندھی کرو نیش

پسپا سریشوری تاری۔ مونی ویر سے بھینٹ تماری
کسکندھا سگر یو اُجھارا۔ سرتی ست بانی سنگھارا

بھگت بھیکش شرن میں آیا۔ سو تم کنیٹھے سے اُسے لگایا
یودھا کنیٹھ کرن کو مارا۔ جہا بلی راون کو سنگھارا

نیل نیل مہنوت کے سوامی۔ انگد جاتونت کے سوامی
تم ہو وندت ویدوں دوارا۔ تم دیوں کا پریم سہارا

آرتی

(لیکھک کوئی دے)

کوئل کرکملوں میں دھنش بان سا جے
شری متقلیش گماری دم انگ سا جے جے جے

دینا ناٹھ دیا پتی دینن ہست کاری
دین دیال دیا ندھی دالو سنگھاری جے جے

نینن ابھا گے چکورے چندر کی تم جیوتی
اچل میں بھلائے شردھا کے شہر مونی جے جے

نردھن کے اچل میں بھگتی رتن بھرو
کہت کوئی دل نشدن کرونا در ششی کرو

جے جے جے

جے رگھو ناٹھ ہرے۔ جے جے رگھو ناٹھ ہرے
نام کارن جو پیرے۔ بھو بندھو سے ترے جے جے

جے رگھو کل اُجھارے جے رگھو کل بھوشن
دشرتھ راج دولا رے کو شلیا نندن جے جے

راگھو بندر رگھو ناٹھ رگھو کل تناک مٹی
رگھو پتی رگھو ور رگھو یودھا۔ جیسوی جے جے

گینن کٹ سستو بھت رتن جٹت سندر
کانن کٹل ادھ بھت ارمالا من ہر جے جے

نینن کی شو بھا پر روئی ششی بلہاری
پیرہ مکھ کی پیرہ چھی پر کوئی مدن داری

آرٹھی کاند

ماندرا نند پयो د سوبھ گاتنوں پیتا مہر سندر
 باہو باہو شرا ستن کٹیل ستنو پیر مارے ورما
 راجی وای نلوچن دھرت جاتا جوتےن سنشوبھیت
 رستہا لکھن سنسوت پٹھنات رامابھیرام بھجے

॥ ۲ ॥

شلوک ۲

ساندر آند سیو د سو بھگ تنم پیتا مہر سندر
 یانوبان شرا ستن کٹیل ستنو پیر مارے ورما
 راجی وای نلوچن دھرت جاتا جوتےن سنشوبھیت
 رستہا لکھن سنسوت پٹھنات رامابھیرام بھجے

ترجمہ

جن کا شریر جل سہت گھنے میگھ کے سامان سندر اور آند
 گھن ہے۔ جو سندر پیتا مہر دھارن کئے ہیں جن کے ہاتھوں میں
 دھرت اور شرا ہیں۔ کہ اتم ترکش کے بوجھ سے شو بھا پارہا ہے
 کٹیل کے سامان و شال جن کے منہ میں مستک پر جاتا جوتےن
 کئے ہیں۔ اُن شو بھا ایمان خری سیتا جی اور لکھن جی سمیت مارگ
 پر چلے جاتے ہوئے آند دینے والے شری مہا چندر جی کو میں بھجنا ہوں
 سورٹھا

اُمارام گن گورھ پنڈت مٹی پاو ہیں برتی

پاویں مودہ موڑھ جے ہری میگھ نہ دھرم رتی

جے ہری شری رام جی کے گن گورھ ہیں پنڈت اور مٹی

مُول دھرم ترودو یک جلد دھیرہ پورن اتم آندوم
 ویرا گیتہ امج بھاسکر مہی اگھ گھن دھنواں تاپیم تاپیم
 مودہ ابھودھ پک پٹن و دھو سو سبھوم شکر م
 بندے برہم گھم کلنک شکر شری رام بھوپ پریم

॥ ۱ ॥

شلوک !

مُول دھرم ترودو یک جلد دھیرہ پورن اتم آندوم
 ویرا گیتہ امج بھاسکر مہی اگھ گھن دھنواں تاپیم تاپیم
 مودہ ابھودھ پک پٹن و دھو سو سبھوم شکر م
 بندے برہم گھم کلنک شکر شری رام بھوپ پریم

ترجمہ

دھرم برکش کے مُول۔ دیک روپی سمندر کی سنگ بٹھا
 والے پورن چندرما دھیراگ روپی کل بن کے کھلانے والے
 سورید دیو۔ پاپ سے اندھکار کا ناش کرنے والے تینوں تاپوں
 (ادھیا تمک آدی دیوک۔ ادھی بھوتک) کو ہرنے والے۔
 مودہ روپی۔ بادلوں کی گھٹاؤ کو چھین چھین کرنے کی کراہیں آکاش
 سے پیدا ہوئی۔ دایو سوپ برہما جی کی کل میں پیدا ہونے والے
 اور کلنک کا ناش کرنے والے مہاراج رام جی کے پیارے شری شکر
 جی کی میں بندنا کرتا ہوں۔

اتنی کر پال رکھو نایک سدا دین پر سینہ
دوہا تاس آئے کینہہ چل مورکھ اوگن گینہہ

دیکھو جو پریم کر پالو شری رکھو ناٹھ جی سدا ہی دین پھل
سے پریم کرتے ہیں۔ اُن سے بھی اُس دشمن کے بھنڈاں مورکھ
جینت نے اکر چھل کیا۔

پر برت منتر برہم سر دھاوا۔ چلا بھاج بائیس بھے پاوا
دھرج روپ گیسوت پاپیں۔ رام بکھ را کھا تہہ ناہیں
منتر سے پریم ہوا وہ برہم بان دڑا۔ گوا ڈرتا ہوا بھاگ
چلا۔ وہ اپنا اصلی روپ دھاواں کر کے اپنے پتا کے پاس
گیا۔ لیکن شری رام جی کا درودھی جان کر (مخالف جان کر)
دیوراج اندر لے آئے پناہ نہ دی۔

بھانرا اس اچھی من تر اسسا۔ جھٹھا چکر بھے رشی در باسا
برہم دھام سو پر سب لوکا۔ بھرا شرمیت باکل بھے سوکا
تب وہ نراش ہو گیا۔ اُس کے من میں بہت ڈر پیدا ہو گیا۔
جیسے رام اہر بکھ کو ستانے کے کارن دشمن بھوان کے چکر کے ڈر
کے مارے مٹی در باسا بھے بھیت ہوئے تھے وہ برہم لوک و
شولوک آدی سب لوگوں میں تھکا ماندہ بھے شوک سے چھا
ویا گل ہوا بھالگتا پھرا۔

کایوں بھین کہا نہ اوہی۔ را کھ کو سکئے رام کر دوہی
ما تو مرتیو پیتو۔ سمن سمانا۔ سدھا بھے لیش سٹوہری جانا
پرستو لسی نے اس کو بیٹھنے تک کو بھی نہ کہا شری رام جی
کے دروہی کو بھلا کون پناہ دے سکتا ہے۔ کاک بھند ٹی جی
کہتے ہیں ہے گرو: سٹئے۔ رام دروہی کے لئے اُس کی ماتا تو
موت بن جاتی ہے۔ اور پتا اس کا کال دیو دیمر راجا کے سمن
بن جاتا ہے۔ اور اس کے لئے امرت بھی نہ بن جاتا ہے۔

۳
متر گرسے سمن دیو کے کرنی۔ تال کہتہ مبدہ ندی بترنی

لوگ اُن گنوں کو سمجھ کر دیراگ پر اپت کرتے ہیں۔ جو بھگوان
سے بکھ ہیں اور جن کی دہرم میں پریتی نہیں ہے۔ وہ ہما ٹوڑھ
بھگوان کے گنوں کو سن کر سوہ کو پر اپت ہوتے ہیں۔

جوبانی

پر برت بھرت پریتی میں گاٹی۔ متی انور وپ انوپ سہائی
اب پر بھو چرت سہوتانی پادن۔ کرت جے بن ستر منی بھاون
میں نے اپنی بدھی کے اوسار پر واسیوں اور بھرت جی کے
لاٹانی اور ستر پریم کا گان کیا ہے۔ اب پر بھورام چندر جی کے برہم
پونر چرت کو سٹو جو وہ بن میں کر رہے ہیں۔ وہ چرت دیوتا۔ مٹش
اور مینوں کے من بھانے والے ہیں۔

ایک بار جن کسم سہائے۔ رنج کر بھوشن رام بنائے
سیتہ پیرائے پر بھو سادو۔ بیٹھے پھٹاک سٹلا پر سندر
شری رام جی نے ایک بار اپنے ہاتھوں سے سندر بھول
چن کر طرح طرح کے گہنے بنائے اور سندر شفاں شلا پر بیٹھے
ہوئے پر بھو نے بڑے پریم کے ساتھ وہ گہنے سیتا جی کو پہنا دیئے۔

۲
متر تی سٹ دھرا بائیس بدیشا۔ سٹھ چاہت گھوٹی بل دیکھا
جی پیللیکاسا کر بھنا ہا۔ جہاں سندر متی پادن چاہا
دیوراج اندر کے جہاں جینت نامی پتر نے کئے کا شریر
دھارن کر کے پر بھو شری رام چندر جی کے بل کی پرکشا کرنے کی کچیشا
کی (برا ارادہ من میں بھانا) جیسے جہاں مودھ چوٹی سمندر کا تھا
پانا جاتی ہے۔

۳
سیتا چرن چو رنجیت بھاگا۔ موڑھ سندر متی کارن کا کا
چلا در دھر رکھو نایک جانا۔ سندنک دھنش سا یک سندر جانا
وہ موڑھ سندر متی پر بھو کے بل کی پرکشا کر کے کیلئے بنا ہوا کو سیتا
جی کے چوڑوں میں چھج مار کر بھگا۔ جب خوں بہہ پھلا۔ تب شری رکھو ناٹھ
نے جانا اہر دھنش پر سندر کٹے کا بان چڑھایا۔

سب جگہ نامی اٹھو تے تاتا۔ چور گھو بیڑ بیکھ سٹھو بھاتا

اس کا بستر سینکڑوں دشمنوں کی سی کرنی کرنے لگتا ہے
اس کے لئے دیونڈی گنگا جی ایم پُر کی بہتری ندی کے سمان
ہو جاتی ہے۔ بے بھائی ! مٹنے جو شری رکھو ناگہ جی سے بلگھ
ہوتا ہے۔ اس کے لئے سارا جگت اگنی سے بڑھ کر واہ کارک
ہو جاتا ہے۔ (دوبا)

چم چم بھاجت شاکر ست بیاگل ارت دین
تھم تھم دھاواست رام شرپاچھے پریم پریم

جیسے جیسے اندرا کا بستر خفیت ہوا ویسا کل اور بہت
ہی دین دُکھی ہوا بھاگتا جاتا ہے۔ تیسے تیسے پریم پریم نام
پان اس کے پیچھے پیچھے لگا چلا آتا ہے۔

نارو ویگھا ریگی جینتا۔ لاگ دیا کو مل جیت سنتا
دور ہی تے پر گھو سٹھس سناوا۔ بھج جات بھو بدھی سجھاوا
نارو جی نے جینت کو تہا دیا کل دیکھا۔ انہیں دیا اگنی کیوں
سادھو سنتوں کے چت بڑے کو مل ہوئے ہیں۔ انہوں نے دور ہی
سے جینت کو شری رام جی کا سُریش کہہ سنایا۔ اور اُسے
بھاگتے ہوئے کو بہت پرکار سے سہرایا۔

پھو انترت رام یہیں تہا ہی۔ گیسسی پکار پرت بہت پار ہی
سُن مٹنی بچن نامے پدا تھا۔ آوا جھنہ کر پال رکھو ناگھا
نارو جی نے سمجھا کر اُسے انترت شری رام چندر جی کے پاس
بھیج دیا۔ اور اُسے سمجھایا کہ پکار کر کہنا کہ ہے شرناگتوں کے
رکھناک ! میں اپنی شرن میں آیا ہوں میری رکھنا کیجئے جینت
نے مٹی نارو کے بچن شکر سیس نوایا اور وہ وہاں آیا۔ جہاں کہ شری
رکھو ناگہ جی کر پالو بھگوان براجمان تھے۔

انتر سیجھ گیسسی پد جہائی۔ تڑی تڑی دیال رکھو رانی
انگت بل اہلت پر بھتائی۔ میں مٹی منہ جانی ہمیں پائی

بہت ہی دھنگی اور ڈرے ہوئے جینت نے جا کر شری
رام جی کے چرن پکڑ لئے۔ اور کہا۔ ہے دیا تو رکھو ناگہ جی !
رکھنا کیجئے۔ آپ کے بے پناہ بل اور بے پناہ پر بھگوان کو میں
مند بھدی جان نہیں پاتا تھا۔

راج کرت کرم جنت پھل پامیوں۔ اب پر بھو پائی شرن تاک میوں
سُن کر پال اتی کرت بانی۔ ایک تین کر تجا بھوانی
میں نے اپنی کرتوت کا پھل پالیا ہے۔ ہے پر بھو ! میں اپنی
شرن آیار ہوں۔ میری رکھنا کیجئے۔ ہے پار ہی ! کر پالو بھگوان شری
رام چندر جی نے اس کی دھک بھری نریا کو سُن کر اُسے ایک اگھ
سے کاناکر کے چھوڑ دیا۔

سور بھٹھا
کیننہ موہ لیس دروہ جدی گھبی کر بادھ اچت
پر بھو چھٹا کر بیکھ کر چھوہ کو کر پال رکھو بیڑ
اس نے اگیان وش پر بھو سے دروہ کیا تھا۔ اگر وہ اس
کو مار دینا ہی چاہئے تھا۔ تو مٹی پر بھو شری رام چندر جی نے کر پال
کر کے اُسے چھوڑ دیا۔ شری رکھو بیڑ جی کے سمان کر پالو اور کون بھگا۔

رکھو بتی جتر کوٹ لیس نانا۔ جرت کئے شرتی سدھا سمانا
بھو دی رام اس من اٹو مانا۔ سو نہیں بھیر سب ہی موہی جانا
جتر کوٹ میں وہ کہ شری رکھو ناگہ جی نے بہت سے جتر کئے
جو کانوں کو ٹسکھدا ایک اور امرت کے سمان پریم منوہر کھتے پھر
کچھ سے بعد شری رام چندر جی نے من میں دیا کیا۔ کہ تجھے سب لوگ
جان گئے ہیں۔ ابو دھیا نو اسی اور جنک یوری نو اسی ہی ہالے
ٹھکانے کو دیکھ گئے ہیں اس نے یہاں لوگوں کے آنے جانے
کے کارن بڑی بھیر دیا کر لی۔

سکلی مٹسنہ سن بد کرانی۔ بیتنا بہت چلے دوو بھائی
اتری کے اشرم جب پر بھو گیسو۔ سنٹ ہر مٹی ہشت بھیسو
اس لئے سب مٹیوں سے دواغ مانگ کر ستیا جی بہت
دوو بھائی وہاں سے چل دیئے جب مٹی اتری جی کے اشرم میں

آپ اتی انت شام سجد ہیں۔ بھوساگر کو متھن کرنے
کے لئے مندر اچل دوپ ہیں کھلے ہوئے کس کے سمان
آپ کے نتر ہیں اور آپ اپنا کارادی دوشوں کا ناش کرنا لے
ہیں۔

پر لمب باہو بکر م۔ پر بھو اپر مئے دھیکو م
نشنگ چاب سا نیگم۔ دھرننگ ترلوک نا نیگم
آپ کی نبی بھیاؤں کا بل اور آپ کا بدھی سے اگو چر
ایشوریہ (کھا کھا باکھ) ہے آپ ترکش دھنش بان دھان
کرنے والے تھینوں لوگوں کے سوا ہی ہیں۔

دھیش دھیش منند نم۔ دھیش چاپ گھند ٹم
منندر سنت رنجھم۔ سمراری برند کھنچنم
سوریہ دھش کو شولھا دینے والے اود شو جی کے دھش
کو ٹوڑنے والے ہیں۔ منیشوروں اور سنتوں کو آند دینے
والے اور دیوتاؤں کے شتروؤں کی سینا کا ناش کرنے
والے ہیں۔

منوج ویری وند تم۔ ابادی دیو سیو تم
دندھ بودھ وگر تم۔ سمست دوش تا یہم
کام دیو کے شترو شو جی آپ کی بندنا کرتے ہیں۔
برہما آدی سب دیوتا آپ کی سیوا کرتے ہیں۔ شندھ گیان
بھوشن ہیں اور سارے دوشوں کا ناش کرنا لے ہیں۔

نما می اندرا پتم۔ سیکھا کرم ستانگ گتم
بھگے ساشکتی سالو جھم۔ بھجی پتی پر یا نو جھم
ہے لکشمی پتی! ہے سکھوں کے بھندارا
ہے سیندریشوں کی گتی! ہیں آپ کو مسکارا ناہوں ہے سچی پتی اندر کے
چھوٹے بھائی! امن جی آپ کی انادی شکتی سیتا جی اور چھوٹے بھائی
لکشمی سمیت آپ کو میں بھجنا ہوں۔

پر بھو گئے تو ان کے آنے کی خبر سن کر ہا مٹی اتری جی بڑے
برسن ہوئے۔

پلک گات اتری اٹھ دھائے۔ دیکھ رام اترو چل آئے
کرت دندوت مٹی اڑلائے۔ پریم باری دوو جن انہو آئے
پلک شری پر کر اتری جی اٹھ دوڑے انہیں روٹے کتے
دیکھ کر شری رام چند جی بھی تیزی سے۔ دندوت پر نام کرتے ہوئے
ہی شری رام جی کو مٹی اتری لے چھانی سے لگا لیا۔ اور پریم آسوں
کے صل سے دونو بھائیوں کو تر بتر کر دیا۔

بھو رام چھپی نین جڑا نے۔ سادہ پچ آشرم تب آنے
کر پو جا کہہ نچن سہما ئے۔ دیئے مول پھل پر بھو من بھائے
شری رام جی کی شو بھا کو دیکھ کر مٹی جی کے نیتر شینس
ہو گئے۔ تب وہ ان کو آدھ سنگار کر کے اپنے آشرم میں لے
آئے۔ ان کی پو جا کر کے مٹی اتری لے مندر نچن کہہ کر پھو
کو کند مول پھل دیئے۔ جو پھو شری رام چند جی کے من کو بہت
بھائے۔

سور دھما
پر بھو آسن آسین بھو لوچن شو بھا نرکھ
مٹی بریم برین جو پر پانی استی کرت
پر بھو آسن پر بیٹھے ہیں۔ ان کی شو بھا کو جی بھو کر آکھوں سے
دیکھ کر پریم چتر منیشور۔ اتری جی ہاتھ جوڑ کر استی کرتے گئے۔

نما می بھگت و تسلیم۔ کرپالو شکیل کو ملم
بھجانی تے پد امبو جھم۔ اکا منام سو دھام دم
ہے بھگت و تس! ہے کرپالو! ہے کو ل سبھا دیں
آپ کو مسکارا کرنا ہوں۔ ہے نیش کام بھگتوں کو موکش پد
دینے والے! میں آپ کے چرن کلوں کو بھجنا ہوں۔

نما می شام سندرم۔ بھو امبو نا کھ مندرم
سرخیل کھنچ د چھم۔ مدادی دوش منو جھم

श्री राम स्तुति

नमामि भक्त वत्सलं । कृपालु शील कोमलं ॥
 भजामी ते पदाम्बुजं । अकामिनां स्वधामदं ॥ १ ॥
 निकाम श्याम सुन्दरं । भवाम्बुनाथ गन्दरं ॥
 प्रकुल कर्जं लोचनं । मदादि दोष मोचनं ॥ २ ॥
 प्रलंब बाहु विक्रमं । प्रभोऽप्रमेय वैभवं ॥
 निषंग चाप सायकं । धरं त्रिलोक नायकं ॥ ३ ॥
 दिनेश वंश मंडनं । महेश चाप खंडनं ॥
 सुनीन्द्र संत रंजनं । सुरारि वृंद भंजनं ॥ ४ ॥
 मनोज वैरि वंदितं । अजादि देव सेवितं ॥
 विशुद्ध बोध विग्रहं । समस्त दूषणापहं ॥ ५ ॥
 नमामि ईंदिरा पतिं । सुखाकरं सतां गतिं ॥
 भजे सशक्ति सानुजं । शची पति प्रियानुजं ॥ ६ ॥
 त्वदंघ्रि मूल ये नराः । भजंति हीन मतसराः ॥
 पतंति नो भवार्णवे । वितर्क वीचि सँकुले ॥ ७ ॥
 वविक्त वासिनः सदा । भजंति मुक्तये मुदा ॥
 निरस्य इन्द्रियादिकं । प्रयान्ति ते गतिं स्वकं ॥ ८ ॥
 तमेकमब्दुतं प्रभुं । निरीहमीश्वरं विभुं ॥
 जगद्गुरुं च शाश्वतं । तुरीयमेव केवलं ॥ ९ ॥
 भजामि भाव वल्लभं । कुयोगिनां सुदुर्लभं ॥
 स्वभक्त कल्प पादपं । समं सुसेव्यमन्वहं ॥ १० ॥
 अनूप रूप भूपति । नतो ऽहमु विजापति ॥
 प्रसीद मे नमामि ते । पदोब्ज भक्ति देहि मे ॥ ११ ॥
 पठंति ये स्तवं इदं । नरादरेण ते पदं ॥
 वजंति नात्र संशयं । त्वदीय भक्ति संयुताः ॥ १२ ॥

اوتھ رُپ بھو پتم۔ سوا پتم ارجو جا ہم
پرسیدے نمای نے۔ پدای بھکتی وہی سے

ہے لاتی رُپ والے! ہے پھولی کے سوا! ہے
سیتائی! میں آپ کو بنام کرتا ہوں۔ مجھ پر ہوں جو جیسے جس
ایکوندسکا کرتا ہوں۔ مجھے اپنے چرن کملوں کی بھکتی دیجیے۔

پھنتی یے ستونگ ادم۔ سوا رین تے پدم
برجنتی ناتر سفیشم۔ تو دئیہ بھکتی سینتہ
جو متش اس سنتی کو ادر کے سوا (شتر ہا یورک)
پرستے ہیں۔ وہ آپ کی بھکتی میں ہیں جوئے سندھید (لیفینا)
آپ کے پدم پر کو پراپت ہو جاتے ہیں۔

بنیتی کر مٹی نائے سر کرہ کر جوہر بہوری
چرن سرورہ ناھتہ جن کہوں تے متی موی
مٹی نے بنیتی کر کے اور پھر سر لڑا کر باھتہ جوڑ کر کہا۔ ہے
ناھتہ! میری بدھی آپ کے چرن کملوں کو کبھی نہ چھوڑے۔

انسو یا کے پد گئی سینتا۔ ملی بہور سبیل بنیتا
رشی تپنی من سکھ اوھیر گائی۔ اسش دینے نکٹ ہدیٹھائی
پھر سیشیل اور نمر تا سیمھا و سینتاجی اتری جی کی پتی سنتی
شرو منی انسویا جی کے چرن پکڑ کر ان سے ملیں۔ رشی کی پتی
انسویا جی کے من میں بڑا ہی آئندہ ہوا۔ انہوں نے سینتاجی کو
پیشکش دے کر اپنے پاس بٹھالیا۔

دوبہ لسن بھوشن پہرائے۔ جے نت نوٹن امل سہارے
کہہ رشی بدھ سس فرزربانی۔ ناری ادر ہم کچھو بیاج بکھانی
اور سینتاجی کو بہم لوک کے بستر اور گہنے پہنائے۔ جو
عت سے نرمل اور سندربے رہتے ہیں۔ اسکے بعد رشی پتی
انسویا جی میٹھی اور کول بائی سے سینتاجی کو نمرت بنا کر استری
دہم کا کچھ وزن کرنے لگیں۔

تو دھم مول یے آراء۔ بھجنتی ہیں مشراہ
پتنتی تو بھوا اناوے۔ وترک بیج سنکے
آپ کے چرنوں کو جو اگ حد رہت ہو کر بھجے ہیں
وہ ترک وترک (ایک پرکار کے شک) روپی ترنگوں
سے پورن سندھار روپی سمندر میں نہیں گرتے۔ (ارتھات)
وہ پدم بد کو پراپت ہو جاتے ہیں۔

دوکت واسنہ سدا۔ بھجنتی مکتے مہدا
نرسید اتری ادر کم۔ پریاتی تے گتم سوکم
جو ایکانت ماسی گوشہ نشین۔ تنہائی میں رہنے والے
پیش مکتی کے لئے پیرن من ہو کر اندریوں کو جیت کر آپ کو
بھجے ہیں۔ وہ اپنے آتم سروپ کو پراپت ہوئے ہیں۔

تم ایکم او بھو تم پر بھم۔ نریم ایشورم و بھم
جگد گمرم چا شا شو تم۔ نریم ایشورم و بھم
آپ ایک ری لاد بھوت چر کرتی سے پرے، پر بھو ہیں۔
سب مذکبوں سے رہت ماور سب کے سوا ہیں سرو دیا کی
اور بھکت کے گرو ہیں۔ ادر انت رہت و تینوں گنوں سے پرے
ارتھات نرین ہیں۔ اور آپ اپنی ہی مہا میں پر تشھت ہیں۔

بھججی دھا و و بھم۔ کیو گینام سدر بھم
سو بھکت کلپ یادیم۔ سمم سیسوکیم الوہم
آپ بھاؤ کے پیار کے ہیں (ارتھات آپ ستر دھا کے
بھکت کے ہیں) اور دس بھوکوں میں لین پرخوں کے لئے آپ کی
پراپتی سمبھو ہے۔ اپنے بھکتوں کے لئے ان کی سب
کامناؤں کی پوری کرنے والے کلپ برکش ہیں پکشتات رت
ارتھات۔ سم بھاو سے سب کو دیکھنے والے ہیں۔ اور سدا
شکھ اور دک سیوں کرنے لگے ہیں۔ ارتھات آپ کی بڑی
ہسانی سے سیوا کی جاسکتی ہے۔ آپ کو میں سدا بھجنا ہوں۔

اُسے اپنے پی کے علاوہ کسی دوسرے پرش کی پرستی کس طرح ہو سکتی ہے۔

مدھیم پرستی دیکھ کیسے۔ بھرتا پتا پتر رنج حبیب
دھرم بچار سمجھ کلی رہی۔ سونکر شت تریشرتی اس کہتی
مدھیم (درمیانہ درجہ کی) پرکار کی جی بڑا استری پرانے
پرش کو ایسے دیکھتی ہے۔ جیسے وہ اُس کے بھائی۔ پتا اور پتر
ہوں۔ ارتھات اپنے برابر کے پرشوں کو بھائی سمجھتی ہے اپنی
عمر سے کم والوں کو اپنے پتر کے سمان اور اپنی عمر سے بڑے پترشوں
کو اپنے پتا کے سمان سمجھتی ہے۔ تیسرے درجے کی جی بڑا استری
وہ ہے۔ جو دھرم کا دھار کر کے اور اپنے کل کی مراد نہ لوٹ جائے
اس جگہ کے کارن بھی رہتی ہے۔ وہ ان دو پرکار کی جی بڑا
استریوں سے گھٹنے درجہ کی استری ہے۔ ایسا وید کہتے ہیں۔

بنو اوسر جیسے تیس رہ جوتی۔ جانہوا اوسم ناری جگ سوئی
جی بچک پرستی رتی کرتی۔ رورونکر کلپ ست پرستی
جو استری من بچن کرم سے پتا کے چروں میں پریم نہیں کرتی
پرنتو موقع نہ ملے پر کسی پرکار کے جگہ کے کارن دوسرے پرشوں
کے سنگ سے بچ کر جی بڑا بنی رہتی ہے۔ وہ جگہ میں جی بڑا
استریوں میں سے سب سے گھٹیا درجہ کی استری ہے۔ جی کو دھوکہ
دینے والی استری جو پرانے پی سے شے آندہ لوتی ہے۔ وہ تو سو
کلپ تک روڈونکر میں پڑی رہتی ہے۔

چھ لاکھ جسم ست کوٹی۔ دھک نہ سمجھ ہی سم کو کھوٹی
ریشم ناری پریم گتی اہمی۔ جی بڑا پریم بھارتھیں کہتی
جو کہیں بکھر کے آندے لئے سو کوڈ جسم جتنا ترے دھوکوں
پر دھار نہیں کرتی۔ وہ استری سماج میں سب سے بچ استری ہے۔
چھوٹی چور کر کے لھار سے جی بڑا دھرم کو گرہن کرنے والی استری
بنائی کسی سخت محنت (جسپ۔ نپ۔ یوگ) کے موکش کو پرانت
کرتی ہے۔
جی بڑا پرستیکول جسم جہز جاتی۔ بدھوا ہوئے پائے تر و نانی

۳
مات تہا کرتا استکاری۔ امت پر و سب ستورا جگہ کی
امت والنا بھرتا بید رہی۔ اوجم سوزاری جو سیدو نہ تہی
ہے راجکاری! ماتا پتا اور بھرتا یہ سب تھوڑی دور
تک ہی بھلائی کر نیوالے پرنتو ہے جا کل! جی تو موکش
روٹی انت مسکھ دینے والا ہے۔ وہ استری بچ ہے جی کی
سیدو انہیں کرتی۔

۴
دھیرج دھرم پتر اور ناری۔ آپد کال پتر پتر چاری
برو دھاروگ لسن جڑون ہینا۔ اندھ بدھ کر دھی اتی دینا
دھیرج (استقلال) دھرم پتر اور استری پر چاروں
معیبیت کے وقت ہم ہی پرکھے جاتے ہیں۔ اگر جی بڑا
رہی۔ موکھ و کنگال۔ اندھ بھرو۔ کر دھی۔ اور بہت لاچار

بھی ہو کر کہیں اپنا نانا۔ ناری پاؤ جم پر دھک نانا
ایک دھرم ایک برت تیما۔ کایا بچن من جی بد پریم
تو ایسے جی کا بھی ایمان کرنے سے استری ترک میں اگر کو طرح
طرح کے دھک پتی ہے۔ من بچن اور عمر سے جی کے چروں میں بچا پریم
کر ناری استری کا ایک ماتر دھرم ہے۔ ایک ایک برت ہے۔ اور استری
کے لئے ہی ایسا نیم ہے۔ ارتھات جی کی سیدو کے بغیر استری
کے لئے اور کوئی کر تو نہیں)

۶
جگ جی بڑا چاہد بھی نہیں۔ بید پران بدت سب کہیں
انم کے اس لس من ماہیں۔ چھنے ہوں ان پریش جگ ناپیں
سنسار میں جی بڑا استریاں چار پرکار کی ہیں۔ وید پران اور ساد
مہا تا بھی ایسا ہی کہتے ہیں۔ انم جی بڑا استری وہ ہے جس کے من
میں سدا ایسا بھاؤ سا رہتا ہے کہ ہرے جی کے بغیر کچھ میں جی دھرم
پریش نہیں ہے (اس کامن تو سدا جی کے چروں میں پریم و ش ہیں
رہتا ہے۔ بھرتے دوسرے پرشوں کی پرستی کس طرح ہو۔ کیوں کہ من
ہی کی پرپرناستہ اندریاں اپنے اپنے دشنوں میں جیتی ہیں۔ اور
من ایک ہی ہے۔ اور وہ جی کے چروں میں لگدھ جو چلا ہے پھر

مجھ پر آپ سدا کر پا کرتے رہنا اور سیوک جان کر برتی
 زچھوٹا نا۔ دھرم : دھرم نہ ضریر کھو شری رام چندر جی کی بانی سن
 کر گیا نی مشنی پریم کے ساتھ بولے۔

جائے کر یا اج سے سبک دے۔ چیت سکل پر مار کھ بادی
تے تہمہ رام اکام پیارے۔ دین بندھو موزمین اُچارے
جن کی کر یا کو برہما شو اور سبک آری تنو دیا جاہتے
ہیں۔ سب رام جی! سو آپ لشکام پُرشوں کے بھی پیارے ادا
دین بندھو جھگو ان جھ سے اس پر کار کوئی نین کہہ رہے ہیں۔

اب جانی میں شری چترائی ۔ کچھ تہہ ہی ست دیو بہائی
 جیہی سمان اتنیہ نہیں کوئی ۔ تاکر سیل کس نہ اس ہوئی
 اب میں نے نکستی جی کی چترائی بھی ۔ جوں نے سب
 دیوتاؤں کو چھوڑ کر آپ کو ہی بھجا جس (آپ) کے سمان اتنا بڑا
 اور کوئی نہیں ہے ۔ ان کا ایسا شیل سو بھاؤ بھلا کیوں نہ ہو ۔

کیہہ بدھی کہوں جاں مواب سوئی کہہ ہونا تھہ ترہہ انتر جامی
اس کہہ پر چھو بلوک مٹی دھیرا۔ لوچن جل بہہ ٹیلک سریرا
ہے سوئی میں آیکو جانے کے لئے کس پر کار کہوں ؟
ہے نا تھہ آپ انتر جامی ہیں۔ آپ ہی کہئے ! ایسا کہہ دھیر مٹی
پر چھو کو دیکھنے لگے۔ اُن کا شہریر لیت ہو گیا۔ اور میتروں سے
پر کیم جل بہہ نکلا۔

پہنڈ

تین ایک زکھر بریکم پوران میں مکرھ پہنچ دیئے
من گیان گن گویت پڑھیں دیکھ جیت پ کا کئے
جب جگ دھرم سمودھ میں زکھ گیتی الزیم پاوئی
رکھو بیر حیرت پنیت نس دن دس نکسی گاوی

مُسنی اتری جی کا شریعہ ملکیت ہے۔ وہ پورن پریم پر نر بھر
ہیں۔ ارتھات وہ اتنی انت پریم سے پری پورن ہیں۔ اور نیتروں
کو شری رام جی کے منہ کس میں لگائے ہوئے ہیں مہنی من میں

مہارتی تہی کے پرتیکول چلتی ہے، درحقیقت تہی جو آگیا
وہ تہ ہے۔ اس سے بالکل الٹ کرتی ہے۔ سداہی تہی کی ہر گھبراہٹ کا
الٹ گھبراہٹ کرتی ہے، وہ جہاں بھی جا کر ختم لیتی ہے۔ وہیں پورے
جوانی میں وہ دھوا ہوا جاتی ہے۔

سورہ
سج اپاون ماری پتی سیورن سجھ گئی لہٹی
جس کاوت شرتی چارای اچھوٹ تھی کاہری ہی پتی
سجھا سے ہی اشدھ استری پتی کی سیوا کر کے سج ہی
اتم گئی کو پراپش کر لیتی ہے۔ پتی برت دھرم کا پالن کر نیکی
کرت ہی آج بھی تھی جی کھلوان کو پیاری ہے۔ چار وید اس
تھی جی کا لیش گاتے ہیں۔

کیرجی
پتی برتا میسی بھلی کافی کچل کر روپ
پتی برتا کے میس پرواروں کو ٹی سروب

سنو سینتا تو نام سمن ناری پتی برت کر لیں
تو ہی پران سپرہ رام گھنٹو کھٹا سنسار پرت
ہے سینتا، تمہارے نام کا سمن کر کے استر نای پتی برت
دھرم کا با بن کر پئی گی۔ تم کو تو شری رام چندر جی پرانوں کے سمان
پر یہ ہیں۔ یہ کھٹا تو تیرے بہانے میں نے سنسار کی بہلائی کے
لئے لکھی ہے۔

میں جانچیں ہرم کچھ پایا۔ سلا تاسو چرن سُرناوا
تب مٹی میں کہہ کر پانڈھانا۔ آسینو ہوئے جاؤں میں آنا
جانکی جی نے السویاجی کے ایدیش کو سن کر بہت ہی سکھ پایا
بڑے اور کے ساتھ انہوں نے السویاجی کو سہ لایا تب مٹی
اتری سے کر پانڈھان شری رام جی نے کہا کہ اگیا ہو تو دوسرے
جن میں ماٹوں۔

سنتتت موپر کر یا کر بیٹو۔ سیوک جیان تجھو جن نہیو
دھرم دھرم نہیو کے بانی۔ سنی سپریم بولے سنی گیانی

اور درگم (دشوار گذار) گھٹیاں سب اپنے مالک
شری رام چندر جی کی پہچان کر سہارا ستہ دے دیتے ہیں۔

جنہ جنہ جا ہیں دلوں دھو رہا۔ کہیں مسکے تہنہ تہنہ تھجھ بھایا
بلا اُسے برادھ ماک جاتا۔ اوت ہیں رگھو سیر نہاتا
جہاں جہاں شری رام چندر جی جاتے ہیں۔ وہاں وہاں
بازل آکاش پر چایا کر کے جاتے ہیں۔ برادھ نامی راکشش راستے
میں جاتے ہوئے بلا۔ سامنے آتے ہی بھگوان شری رام چندر جی نے
اُسے مار کر آیا۔

ترت ہیں رگھو پتہ ہیں پاوا۔ دیکھ دیکھی سچ دھام پھادا
ہی اُسے جہنہ مٹی سہر بھگوان سندراج جانی سدا
مرتے ہی اُس راکشش نے فوراً سندر دو تہ روپے حالان
کر لیا۔ اُس کو دیکھی دیکھ کر شری رام جی نے اُسے پر دھام کو بیج
دیا۔ پھر وہ چھوٹے بھائی نکشن جی اور جانی جی کے ساتھ شری بھگ
مٹی کے اشرم میں آئے۔

دیکھ رام مکھ سنج مٹی بر لوچن بھنگ
سادر پان کرت اتی دھینہ جنم سہر بھنگ
مٹی شریٹھ کے نیترو پی بھو نہ شری رام جی کے گھ
کمل کو دیکھ کر اس کا شر دھا سے پریم دس پان کر رہے ہیں۔ شری بھگ
مٹی کا جنم دھینہ ہے۔

کہی سُنو رگھو سیر کر پالا۔ سنکر مانس راج مرالا
جات رہیوں برنجی کے دھاما۔ سُنو شرون بن مہیں دام
مٹی نے کہا ہے کہ یا تو دھیکیر! ہے شوجی کے سن دگنی بالسر
کے راج ہنس! سُنو میں برہم لوگ کو جا رہا تھا کہ اتنے میں
کانوں سے سُننا کہ شری رام جی بن کو آویں گے۔

چتوت فیتھ دھووں دن راتی۔ اب پر بھو دیکھ جڑنی چھاتی
ناکھ سکل سادہاں میں رہینا۔ کینہی کر ایا جان جن دیشا

سوچ رہے ہیں۔ کہ میں نے ایسے کون سے جپ تپ کیے
ہیں جس کے پھیل سہروپ گھ گیان اور گنوں سے انیت پوچھو
کے دشن ہوئے منش اس لاشانی بھگتی کو جپ یوگ اور پرہم سُم
سے بات ہے شری رام چندر جی کے پوتر چتر کو دن رات نکسی
وہں گاتا ہے۔

دوا
کلی مل سمن دمن من رام سنجس سکھ ممول
سادر سہیں جے تہنہ بیر رام رہیں انوکول
شری رام چندر جی کا سندرش کجاک کے پاؤں کو ناش
کرنے والا دمن کو قالمی کر نے والا۔ اور کھ کا مول ہے۔ شری
رام جی اُن پر برتن رہتے ہیں۔ جو لوگ اور کے ساتھ اُن کے نزل
یش کو سنتے ہیں۔

کٹھن کال مل کوس دہرم نہ گیان نہ جوگ جپ
پرہر سکل بھروس رام ہی بھجیں تے چتر نہر
یہ کٹھن کل جاک کا سہاں پاؤں کا خزانہ ہے۔ اس میں نہ دہر
ہے۔ نہ گیان ہے۔ اور نہ یوگ اور جپ ہی ہے۔ سائے بھروس
کو چھوڑ کر اس کل جاک میں جو لوگ شری رام جی کا ہی ایک ماتر
بھجن کرتے ہیں۔ وہ لوگ ہی چتر ہیں۔

چپانی
مٹی پد کس ناٹے کر سیدسا۔ چلے بن ہی سُر مٹی ایسا
اگیں رام اچ چینی پاچیں مٹی بریش بنے اتی کا چہیل
مٹی اتری جی کے چرن مکلوں میں سیس نو اکرو تاؤں منشوں
اور مینیوں کے سوا ہی بن کو میل دیئے۔ اگے شری رام جی ہیں۔ اور
پچھے اُن کے چھوٹے بھائی نکشن جی ہیں۔ دونوں ہی مٹیوں کا
اُم بھیس بنائے بہت ہی شو بھایا رہے ہیں۔

اُکھینے سچ شری سو ہے کیسی۔ برہم جیونج مایا جیسی
سرتا بن گری اوگھٹ گھاتا۔ پتی پہچان دہمیں بر باٹا
ان دونوں کے بیچ سیتا جی اس پر کار شو بھایا رہی ہیں
جیسے برہم اور جیو کے بیچ مایا شو بھایا پاتی ہے۔ نہ کی بن پریت

بھگتی کا وردن لیا تھا۔

۲
رشی نگاہی مٹی بر گنتی دیکھی۔ مسکھی چھٹے رنج ہر دہ لہیشی
استی کر ہیں سکل مٹی بر نڈا۔ جتنی پرنت بہت کر دنا کنڈا
اس سقدان میں رہنے والے رشی سموہ نے شتر بھنگ مٹی
کی آتم گنتی کو دیکھا۔ وہ دیکھ کر اپنے ہر دے میں بہت ہی پرنت
ہوئے۔ ساری منڈی شری رام جی کی استی کر کے کہہ رہی ہے کہ
ہے! شتر انگڑوں کے ہتھکاری زیادہ کے بھنڈا پر چھو شری رام جی۔
آپ کی جے ہو۔

۳
پنی رگھو ناتھ چلے بن آگے۔ مٹی بر بریزدیل سنگ لاگے
استھی سموہ دیکھ رگھو رایا۔ پوچھی منہہ لاگ اتی دایا
بھیر شری رگھو ناتھ جی آگے بن میں چلے شری شیم مٹیوں کی
منڈی ان کے ساتھ ہوئی۔ وہاں ایک جگہ پر بڑیوں کے ڈھیر
کو دیکھ کر شری رام جی کو بڑی دیا آئی انہوں نے مٹی لوگوں سے
بڑیوں کے اس ڈھیر کی بات پوچھا۔

جانت ہوں پوچھنے کس مٹی۔ لگھم دسی تھرہ انتر جیامی
نتر نکر سکل مٹی کھائے۔ مٹی رگھو بریزن جل چھائے
مٹیوں نے کہا۔ ہے سواری! آپ تو جانتے ہی ہیں۔ بھیرم
سے کیا پوچھ رہے ہیں۔ آپ سب کچھ جاننے والے ہیں اور
سب کے ہر دوں کے گپت بھاؤ کو بھی جاننے والے ہیں۔ راکششوں
کے گرد ہوں نے ان مٹیوں کو کھا ڈالا ہے اور یہ انہیں مٹیوں کی
بڑیاں ہیں۔ یہ سنتے ہی شری رگھو بریزن کی آنکھوں میں دیا کے آنسو
آئے۔ (دوبا)

نسرچرین لکڑیوں جی بھج اٹھائے بن کینہہ
سکل منہہ کے آشرمن جلے جائے سکھ دنیہہ
شری رام چندر جی نے بھجا اٹھا کر پرت گیا کی کو میں پرتی
کو راکششوں سے فانی کر دیا گا بھر سب مٹیوں کے آشرموں میں
جاہا کر انہیں سکھ دیا۔

تب سے میں دن رات آپ کی راہ دیکھتا رہوں۔ آج ایکو
دیکھ کر میری بھاتی تھڈی ہو گئی ہے۔ ہے سواری! میں سارے
سادھنوں سے زین ہوں مجھے اپنا سیوک جان کر آپ نے
آج مجھ پر بڑی کرپا کی ہے۔

۳
سوچو دیو نہ موہی ہنورا۔ رنجین راگھو جین کن چورا
تب لک رہو دین بہت لاگی۔ جب لاک بلوں تہہ ہی تن تیاگی
ہے دیو! مجھ دین سیوک پر کرپا کر کے آپ نے اپنے پر
کا پالن کیا ہے۔ مجھ پر یہ کوئی احسان نہیں ہے۔ ہے بھگتوں کے
من کو چرانے والے! اب آپ مجھ دین کے بہت ارکھ تب
تک یہاں کھڑے جب تاک کہ میں اپنا شری چھو کر آپ کو نہ
آملوں۔

۴
جوگ جگ جپ تب بہت کینہہ۔ پرکھو کینہہ دیوی بھگتی نر لہینہا
ایہی جی سر جی مٹی شتر بھنگا۔ بیٹھے ہر دہ چھاڑ سب سنگا
یوگ۔ یگیہ۔ جب۔ تب اور جو کچھ بہت وغیرہ مٹی نے
کیا تھا۔ سب بھگوت اور بن کر کے اس کے بدلے میں بھگتی کا
وردن لے کر مٹی شتر بھنگ جتا کی رچا کر کے سب سے ساری
واسناؤں کا تیاگ کر کے اس جتا پر جا بیٹھے۔

۵
سینا رنج سمیت پرکھو نیل جلد تنو سیام
مہم تہیہ لہو نہر نتر سکھ روپ شری رام
جو بنیں میگھ کے سمان شام عشریر والے پرکھو ابے سنگھ
روپ شری رام جی! سینا جی اور چھوٹے بھائی لکشمین جی سمیت
آپ میرے ہر دے میں لو اس کیجئے۔

۶
جو بانی
اس کہہ جوگ اتنی تنو جارا۔ رام کرپا سکینٹھ سدھارا
تاتے مٹی ہر لین نہ بھینٹو۔ پرکھو ہیں بھگتی بر لیتو
ایسا کہہ کر شتر بھنگ مٹی نے یوگ اتنی سے اپنے شری کو
بھسم کر ڈالا۔ اور شری رام جی کی کرپا سے سکینٹھ کو چپے گئے۔ مٹی
بھگوان میں اس کا دن لین نہ ہوئے۔ کہ انہوں نے پیلے ہی بھید

آہا! سندھ مار کے بندھنی سے چھڑانے والے پر بھوکے کھکھڑے کو
بھکھڑے آج میرے نیتر سپھل ہوں گے۔ تھوچی کہتے ہیں۔ یہ بھوچی!
گیانی مٹنی پریم میں پوری طرح مگن ہیں۔ ان کی دشا کا درجن نہیں کیا
جاسکتا۔

۶
وہی اور وہی پنتھ نہیں سوچھا۔ کوئی چلیوں کہاں نہیں بوجھا
کہہوں کہ بھیر یا چہیں مٹنی جیانی۔ کہہوں کہ زرتیہ کرے گئے گائی
انہیں دشا بدشا اور راستہ کچھ بھی نہیں سوچتا ہے۔ میں کون
ہوں۔ کہاں جا رہا ہوں۔ اس کا بھی انہیں گیانی نہیں رہا۔ وہ بھی پیچھے
گھوم کر پھر آگے چلنے لگتے ہیں۔ اور کبھی پر بھوکے گئے گاتے گاتے پریم
میں مگن ناچنے لگتے ہیں۔

۷
اگرل پریم کھسکتی مٹنی پائی۔ پر بھوکے بھکھیں ترو اوٹ لگائی
السیہ پریتی دیکھو رکھو ہیرا۔ پیر گئے ہر دہرن بھو بھیرا
مٹنی نے گوڑھ پریم کھسکتی پیرت کر لی۔ پر بھوکے شری رام جی بھکھتی
کے متوالے مٹنی کی دشا درخت کی اوٹ میں کھڑے دیکھ رہے ہیں۔
انکی اتنی پریتی کو دیکھ کر جنم من سندھ مار حوکر کے بھوکے ہرنے والے شری
رکھو ناٹھ جی ان کے ہر دے میں پر گئے ہو گئے۔

۸
مٹنی راک باجھ اچل ہوئے بسیا۔ ایک سر پر نیس کھل جیسیا
تب رکھو ناٹھ ٹکٹ چل آئے۔ دیکھ دسا جی جن من بھائے
اپنے ہر دے میں سواری کے درشن پا کر مٹنی راستے کے بیچ ستھر ہو کر
بیٹھ گئے۔ کہیں کے کھل کے سمان ان کے شری میں روئیں کھڑے
ہو گئے۔ تب شری رکھو ناٹھ جی ان کے پاس چلے آئے اور اپنے
سیوک کے پریم کو دیکھا کہ وہ من میں بہت ہی خوش ہوئے۔

۹
مٹنی ہی رام ہو بھکھانت جگاوا۔ جاگ نہ دھیان جنت سکھ پاوا
بھوپ روپ تب رام دواوا۔ ہر دہ چتر بھگ روپ دیکھاوا
شری رام چندر جی نے پریم سادھی میں بیٹھ ہوئے مٹنی کو بہت
پرکار سے جگایا پر مٹنی نہیں جاگے۔ پر بھوکے دھیان میں انہیں اماند
آ رہا تھا تب شری رام جی نے اپنے راج روپ کو چھپا لیا۔ اور

۱
مٹنی اگست کر سیشہ سجاتا۔ نام بیچتھیں رتی بھگوانا
من کرم جن رام پد سیوک۔ سینے ہوں ان بھوکے نہ دیوک
مٹنی اگست جی کے ایک گیانی شیش خفے ان کا نام
سینتاکھشن تھا۔ اور انہی بھگوان میں پریتی تھی۔ من جن کرم
سے وہ رام جی کے جرنوں کے سیوک تھے۔ انہیں سینے
میں بھی بھگوان کے بغیر کسی دوسرے دیوتا پر بھروسہ نہ تھا۔

۲
پر بھوکے اگو نو شرون سن پاوا۔ کرت منور تھ اترو دھاوا
ہے ہندی دین نما ہو رکھو راکا۔ موم سے سٹھ پر کر مہیں دایا
جون ہی اگست جی کے شیش سینتاکھشن جی نے پر بھوکے
شری رام چندر کے آنے کی خبر کانوں سے سنی۔ توں ہی من میں
ایک پرکار کے منور تھ کئے وہ ویاکل ہو کر دوڑ پڑے۔ وہ من ہی
من میں کہنے لگے۔ سے بھانا کیا دین بندھو شری رکھو ناٹھ جی
مجھ سے اذہم پریش پر بھی دیا کریں گے۔

۳
سہت انج موہی رام گوساٹیں۔ بلہیں رچ سیوک کی نائیں
مولے جی بھوکے درٹھ نائیں۔ بھکھتی برتی نہ گیانی من مائیں
کیا چھوٹے بھائی سیمست شری رام جی میرے سوامی مجھ سے اپنے
سیوک کی طرح ملیں گے۔ میرے من میں تو پکا بھروسہ نہیں ہے کیونکہ
میرے من میں بھکھتی ہے۔ نہ ویراگ اور نہ ہی گیانی ہے۔

۴
انہیں ست منگ جوگ جب جاگا۔ نہیں درٹھ حرن کمں او راکا
ایک بانی کرونا ندھان کی۔ سو پر یہ جاگیں گتتی نہ ان کی
میں نے نہ کبھی ست منگ ہی کیا ہے۔ نہ کبھی یوگ جب یا یوگی
ہی کئے ہیں۔ اور نہ ہی بھگوان کے جرنوں میں میری درٹھ پریتی
ہے۔ ہاں دیا کہ بھندار پر بھوکا یہ ایک سمجھاو ہے کہ بھگوان کے
سوائے جیسا کسی اور کا سہارا نہیں ہے۔ وہ پریش بھگوان کو پیسارا
ہوتا ہے۔

۵
ہو نہیں سپھل رچ محم لوچن۔ دیکھ بادن پسک بھو موچن
بھوکے پریم مٹنی گیانی۔ کہہ نہ جائے سود سا بھوانی

انکے ہرے میں اپنا چتر کھینچ روپ پر گٹ کیا۔

مٹی اٹکائے اٹھاتے کیسے۔ بھلے ہیں مٹی پھنی برہمے
انکے دیکھ رام تن سیا ما۔ سینتا آج سہت کھ دھاما
پرکھو کے چتر کھ روپ کے درش کے مٹی کیسے دیا کل ہو کر
اٹھے۔ جیسے سرپوں میں سریشٹھ مٹی دھر سرپ سنی کے بنا ویا کل
ہو جاتا ہے۔ اپنے سامنے سینتا جی اور لکشمی جی بہت شام شری
لکھ نہاں پر کھو شری رام چندر جی کو دیکھا۔

پرکھو لکٹ او چر منہ لاگی۔ پرکھم گن مٹی۔ برہم بھگتی
بچ بھال گہ لے اٹھائی۔ پریم پریتی راکے اور لائی
پریم میں گن سوا گہ وان شری شام مٹی لکھ کی طرح کر کر
شری رام جی کے پریم میں لکے شری رام جی نے انہیں اپنے لیے
باروں سے بچ کر اٹھایا۔ اور بڑے پریم سے انہیں چھاتی سے لگایا۔

مٹی بھی ملت اس سوہ کربالا۔ کنک تروی جتو بھینٹ تمالا
رام بدین بلوک مٹی ٹھا ڈھلا۔ مانیوں چتر ماحہ لکھ کا ڈھلا
کرباؤ بھگدان شری رام چندر جی مٹی کو ملتے ہوئے ایسے
شوہا پائے ہیں۔ مانوسنے کے برکش سے تمال کا برکش لگ کر
بل رہا جو مٹی سکتے کی حالت میں سورتی بنے ہوئے شری رام جی
کے منکھار بند کو کھڑے دیکھ رہے ہیں۔

تب مٹی ہرے دھیر دھر گہ پد بار ہیں بار
آج انہیں پرکھو آں کر لوپ جا بھس پرکار
تب مٹی نے ہرے میں دھیر دھر کر پرکھو کے پریم کو
بار بار پکڑا۔ پھر پرکھو کو اپنے انہیں میں لاکر بہت پرکار ان کا چون
کیا۔ (چو اپنی)

کہہ مٹی پرکھو سنو سنو مٹی موری۔ سنتی کروں کون بھی توری
ہما امت موری مٹی پھنوری۔ رتی منکھ کھ لوت۔ انجوری
مٹی کہنے لگے! ہے پرکھو امیری بھیتی سننے میں کس پرکار

ایکی سنتی کروں۔ باب کی دہا کوئی پار نہیں، در میری بدھی کچھ ہے۔
بھلا منکر پٹی کھ مٹی سے سہت کے اپار پرکاش کا پار
کیسے پاسکتا ہے۔

شام تام دس دام شری رام۔ چھاٹک پریم مٹی چھرم
پانی چا پ سرکٹی تو نیہرم۔ نونی نر نتر شری رگھو بہرم
ہے نیلے کس کے سمان سند شام شری رام! ہے
جٹوں کا کٹ اور مٹیوں کے مرگ بھلا ادی بستر پہنے ہوئے
باختوں میں دھنش بان اور گرم میں ترکش ڈالے ہوئے شری رام جی!
میں آپکے سدا منکھار کرتا ہوں۔

موہ میں گن دہن کرشاناو۔ سنت ہر وہ کاٹ بھلاو
لشی چر کرری وروکھ ملک آج۔ ترات سدا لو بھو کھ گٹ پاچہ
آپ موہ روٹی (ایک ان مٹی) گھنے بن کو زگھ کرنے کیلئے
اگنی ہیں۔ سنت لکھتی کس بن کو کھلا ہٹے کے لئے سو رہ ہیں۔
رکش روٹی ہاتھوں کے دلوں کو لہو بھگاتے کے لئے شیر ہیں۔
اور ہم مرن سفسار رکت روٹی بھیجی کے مارے کے لئے باز ہیں۔
ہو پرکھو آپ ہماری سدا رکھشا کریں =

اُن نین راجیو سیشم۔ سینتا نین چکور نشیشم
ہر سردی مٹس بال مرالم۔ نومی رام ادا باہو لیشالم
ہے لال کس کے سمان سند مٹیوں والے سند بھیس
دھاری! سینتا جی کے مٹر روٹی چکور کے چندر ما! ہے شو جی کے
من روٹی مانسروہ کے بال مٹس و شال ہرے اور بھگوا والے
شری راج چندر جی! میں آپ کو منکھار کرتا ہوں۔

سند شری رام گرسن ادا گاد۔ شمن شکر کش ترگ بشارہ
بھو بھجن رجن مٹر لکھتھا۔ ترات سدا نو کر یا وروکھا
آپ شدا کا روٹی سرب کا گرس کرنے (کھاؤ) لئے والے
گرم جی ہیں اور داد و داد سے بڑھنے والے کلیش کا ناش کرنے
والے ہیں منساو کے جتم مرن روٹی کو کھاتے والے ہیں۔

آپ کو پاگے کھینچا اور سدا ہماری رکھتا کریں۔

بزرگ سنگن بستم بستم نویم۔ گمان گراگو تیت انویم
اعلم اعلیٰ انویم پادرم۔ نوئی رام بھجن ہی بھارم
پر کرتی کے گنوں سے آپ سدا سنگن رہتے ہیں۔ اسلئے
آپ بزرگ ہیں۔ بھگتوں کو شکھ دینے والے اور دشتہ اکشوں
کو دند دینے والے ہیں۔ اس لئے آپ (اشیازی سلوک کرنے
والے) ہیں۔ سادو اور دشت اوچے اور نیچے جو بھی آپکی شرمن
تیں اچھلے۔ ان سب کی رکھتا کرنے والے ہیں۔ اس لئے ستم
رُوب (یکساں رُوب) نہیں کیاں و باقی اور اندریوں سے تربت
ہیں۔ نرل۔ سمپورن دوش رہتے اور اننت ہیں۔ جے پر بھوئی
کا بھار اُتارنے والے شری رام جی ہیں آپکو منسکار کرتا ہوں۔

بھگت کلپ پادت آراہ۔ ترچن کرودھ لوکھ بد کاہہ
اتی ناگر کھیوساگر سیتو۔ تراٹ سدا دن کر کل کیتو
بھگتوں کے لئے آپ کلپ برکش کی بھلوڑی ہیں۔
کرودھ۔ فوچہ اہنکار اور کام کو بچھ دینے والے ہیں۔ آپ ہما
چتر ہیں۔ سندار روپی ساگر کے پاوترے کیلئے پل ہیں۔ سہ سواد
کل کی دھو جا شری رام چتر جی! آپ میری رکھتا کریں۔

اکرت بھج پر آپ بل دھامہ۔ کلی ل سیک۔ بھجن نامہ
دھرم ورم خود گن گرامہ۔ سندت شتم تنوٹ ہم رامہ
جہن گی بھیلوں کا یہ تاب لانا فی ہے۔ جو بل کے دھام
ہیں۔ جن کا نام کھنک کے بڑے بھاری پاؤں کا ناش کرنے والا
ہے۔ جو دھرم کے رکھتا ہیں۔ جن کے گن سمو آند دینے والے
ہیں۔ وہ شری رام جی سدا میرے کیاں میں اٹھا نہ کریں۔

جد پی برج ویاکپ۔ انباشی۔ سب کے ہرزد نرتر باسھی
تد پی انج شری بہت کھاری۔ بستو تسی ہم کاٹن چاری
پو پانی (اکر) آپ نرل، ویاکپ۔ انباشی اور سب کے
ہرزد ہی سدا لئی کر کے والے ہیں۔ تو بھگت ہے شری راجندر جی

آپ سیت جی اور بھجے بھائی کھنن سیت بن میں دچرنے والے
رُوب میں میرے من میں فوس کریں۔

جے جانہیں نے جانہو سوانی۔ سنگن ان اتر برامی
جو کو سعل تتی لاجو نیندا۔ کر نیو سووام ہرزد ہم اینا
آپ بزرگ ہیں۔ سنگن ہیں یا انتر بامی ہیں۔ ایسا کر کے جو
لوگ آپکو جانتے ہیں۔ وہ جانا کریں۔ بچھے اس داو ودا سے
کھ مطلب نہیں۔ جو اودھ تتی کل نرتر شری رام جی ہیں۔ سیر
ہرزد میں تو آپ ہی اپنا لواس ستھان بنائیں۔

اس اچھان جانے جی بھوئے۔ میں سہوک گھوتی تتی مورے
شکتی بھجن رام من بھائے۔ بہوڑی پٹی متی بر اڑ لائے
میں سہوک بھوں اور شری دھوناکھ جی میرے سوا جی ہیں۔
یہ اچھان میر کھنن نہ چھوٹے۔ ارکھات سدا بنا رہے۔ مہنی ٹے بھن
سج کر شری رام جی من میں بہت پرکٹ ہوئے۔ اور انہوں نے
پرکٹ ہو کر سیت ٹھ مکی کو چھلکی سے لگا لیا۔

پرکٹ پرکٹ جان منی موہی۔ جو برما گھوں دیوں سو تو ہی
منی کھہ میں برکھوں نہ جا جا۔ سمجھی نہ پرکٹ بھوٹھ کا سا چا
اور کہا۔ سہ شنی! میں تم پر بہت پرکٹوں ایسا جان کر جو درما
دہی میں نہیں دوں۔ مہنی شنی وشن جی نے کہا۔ میں نے تو دیکھی
ماٹکا ہی نہیں۔ نہ ہی مجھے معلوم ہے۔ کہ کون سا دھوٹا ہے اور کون
سا سچا!

تمہہ ہی نیک لاگے رکھو رانی۔ سو موہی دھو داس مھدا پٹی
ابرل بھگت برتی بیکانا۔ ہر ہر سیکل گن کیاں بدھانا
اس لئے ہے رکھوناکھ جی! آپکو جو اچھا لگے سہوکل
کے شکھ دانا! مجھے دھی وریجے شری راجندر جی نے کہا کہ تم
کو رکھ بھگت جو راکھ دکیان اور سمپورن گنوں اور گیان کے بھدا
ہو جی!

پرکھو جو دینہ سو برول پاوا۔ اب سو دھو موہی جو کھا وا

ہے ناگہ! اودھ جی شری دشرہ جی کے راجکمار خلکت کے اودھ شری
راجندر جی چھوٹے بھائی نکشن جی اور سیتا جی سمیت آپ سے
لے کے آئے ہیں جن کو ہے دلو آپ رات دن جیا کرتے ہیں۔

سُنٹ اگست تِرت اٹھ دھائے ہر بلوک لوچن مسل چھائے
مُنی پکسل پرے ہوو بھائی۔ رشی اتی پریتی لے اُڑائی
یہ سنتے ہی اگست رشی جی فوراً اٹھ دوڑے کھڑان کو
دیکھتے ہی ان کی آنکھوں میں پریم آنسو چھا گئے۔ دونو بھائی مُنی جی
کے چرن کملوں پر گر پڑے۔ رشی اگست نے بڑے پریم سے
انہیں چھاتی سے لگا لیا۔

سادر کسل پوچھ مُنی گیانی۔ اُس بُر بیٹھارے اتنی
پنی کر ہو پرکار پر چھو لو جا۔ موہی تم بھائی دنت نہیں دوجا
مُنی اگست جی نے بڑے اُڑ کے ساتھ اُنکی کشل پوچھ کر اُن کو
سندھ سن پر لا بٹھایا۔ پھر بہت پرکار سے پرچھو شری رام چندر جی
کی پوجا کر کے کہا۔ ہے ناگہ! آج میرے سمان سو بھائیہ وان
(خوش نصیب) اور وہ سارا کوئی نہیں ہے۔

جہنہ لاک رہے اپر مُنی برندا۔ ہر شے سب بلوک منکھ کندا
اگست اشمم کے اوز گرد جتنے مُنی رہتے تھے۔ وہ سب
مُنی گن شری رام چندر جی آنند کند کو دیکھ کر پر سن ہو گئے۔

مُنی سموہ ہنہ بدھیے سنمکھ سب کی اور
سر و اندون چیتو ماہنوں نکر چکور
مینشوروں کی مندلی میں شری رام چندر جی سب کی طرف
سا منے ہی براجتے ہیں۔ ایسا جان پرت ہے۔ مانو مسم سر لکے چندرما
کے منکھ کو چکوروں کے جھنڈ دیکھ رہے ہوں۔

تب گھو سیر کیا مُنی پاپا ہیں۔ تمہو مُن پرچھو دُراو چھو ناہیں
تمہو جانو چھی کارن اُنیوں۔ تاتے تات نہ کہہ سچھا شیوں،
تب شری رکھنا گھ جی نے مُنی اگست جی سے کہا۔ کہ ہے پرچھو

تب مُنی بولے۔ پرچھو نے جو دوران دیا۔ وہ تو میں نے پاپا
اب مجھے جو اچھا لگتا ہے۔ وہ دیکھئے۔

انج جانکی سہرت پرچھو چاپ بان دھرام
مہم ہیہ لگن اندواو لبھو سدا ہر کام
ہے پرچھو شری رام جی! چھوٹے بھائی نکشن اور جانکی
جی سہرت و ہنس اور بان دھارن کے آپ لشکر کام ہو کر سیر
ہردہ آکاش میں چندرما کی بھانت سدا دوس کیجئے۔

ایوم استو کر رما لو اس۔ ہر ش چلے کسبج رشی پاسا
بہت دوس گردن پائے۔ جھٹے موہی اہیں اشمم آئے
”ایسا ہی ہو“ یہ کہہ کر نکشنی نوس شری رام چندر جی پر تن
ہو کر اگست رشی کے پاس چلے تب سیکشن جی نے کہا۔ کہ گرو
اگست جی کے درشن کئے مجھے بھی بہت سہم گذر گیا ہے۔ جب
سے میں اس اشمم میں آیا ہوں۔ تب سے پھر ان کے پاس نہیں
گیا ہوں۔

اب پرچھو سنگھاٹوں کے پاس۔ تمہو کہنہ ناگہ نہورا ناہیں
دیکھ کر پاندھی مُنی چترائی۔ لے سنگ بہسے دوو بھائی
ہے پرچھو! اب میں بھی آپ کے ساتھ گرد جی کے
پاس چلتا ہوں۔ ہے ناگہ! یہ میں آپ پر کوئی احسان نہیں
کر رہا ہوں۔ کر پاندھان شری رام جی نے مُنی کی چتر تاد دیکھ کر
انہیں ساتھ لے لیا۔ اور دونوں بھائی شری رام اور نکشن جی ہنسنے

لگے۔
پنتھ کہت سچ بھگتی الوپا۔ مُنی اشمم پہنچے سرچھو پاپا
تِرت سیتھیں گہر نہیں گئیو۔ گردنوت کہت اس چھو
رہستے میں اپنی لانا فی بھگتی کا وزن کرتے ہوئے دوتو اؤل
کے راجہ شری رام چندر جی اگست مُنی کے اشمم میں پہنچے سیکشن
جلدی گرو کے پاس گئے۔ اور ڈنڈوت پر نام کر کے ایسا کہنے لگے۔
ناگہ کو سدا دھیس گھارا۔ آئے بان اگست اودھارا
رام انج سمیت بیدہ سہی۔ نس دن دیوہیت ہو سہی

سے یہ درنا گتا ہوئے کہ آپ میرے ہر دے میں شری سیتا جی
اور لکشمی سمیت لو اس کیجئے۔

۶
ابرل بھگتی برقی ست سنگا۔ چرن سرورہ پیرتی اچھنگا
جلدی برسم اکھنڈ اننتا۔ او بھو گینہ بھیس جیہی سننا
اننہی بھگتی ویراگ، صحت سنگ اور آپ کے جیروں
میں الٹ پریم ان سب کی جھکو پراپتی ہو۔ یدانی آپ پریم
اکھنڈ اور اننت ہیں۔ جو انہو سے جانے جاتے ہیں۔
اند جن کو سنت جن بھیجتے ہیں۔

۷
اس تو روپ بھانیوں جانوں بھو سگن پریم رتی مانیوں
سنت دین دیو بڑائی۔ تاتیں ہوئی پوچھو رکھو رانی
یدینی میں آپ کے ایسے روپ کو جانتا ہوں اور
اس کا درجن بھی کرتا ہوں۔ تو بھی لوٹ لوٹ کر میں آپ کے
اس سندر سگن روپ میں ہی پریم جانتا ہوں۔ آپ سد پر
اپنے سیوکوں کو بڑائی دیتے ہیں۔ اسی سے سب پر گھوٹا تھا۔ جی
آپ نے مجھ سے صلاح پوچھی ہے۔

۸
ہے پریم پریم منور ٹھاؤں۔ یادوں پنچ وٹی تہی ناؤں
دلک بن پنیت پریم کریمو۔ اگر ساپ مٹی برکر ہر
ہے پریمو پنچ وٹی نام کا ایک پریم منور اور پو تر سٹھا
سے۔ وہاں آپ نورس کر کے دلک بن کو پو تر کیجئے۔ اور سر سٹھ
مٹی کو تم جی کے گھوڑ شاپ کو دور کیجئے۔ دلک بن کو تم جی کے
شاپ سے سوکھ چکا تھا۔

۹
باس کر سو تہنہ رکھو کل ریا۔ کیجئے سکل منہ پر دایا
علی رام مٹی اسیو پائی۔ تر ت ہی پنچ وٹی نیارانی
سے شری رکھو ناگہ جی۔ آپ وہاں نو اس کر کے سب مینیوں پر
دیا کیجئے۔ مٹی جی کی آگیا پر شری رام چند جی وہاں سے چلے گئے
اور جلدی ہی پنچ وٹی کے نزدیک پہنچ گئے۔

زور

آپ سے کچھ چھپا ہوا نہیں اس لئے میں نے آپ سے سبھا کر کچھ
نہیں کہا۔

۲
اب سو منتر نہ بہہ پریمو موی۔ جیہی پرکار ماروں مٹی دروہی
مٹی مسکانے کن پریمو بانی۔ پوچھو ناگہ موی کا جانی
ہے پریمو! اب آپ مجھے ایسی صلاح دیجئے جس پرکار
میں مینیوں کے شتر و راکشوں کو ماروں۔ پریمو شری رام چند
جی کی بانی کن کر مٹی مسکرائے اور بولے۔ ہے ناگہ! مجھ دل کو کیا
سبھا کر آپ نے یہ پرشن کیا ہے۔

۳
تمہیں بھیج پریمو اگھاری۔ جانیوں ہما کچھک تمہاری
او منتر تو بساں تو مایا۔ پھل برہمانڈ انیک بنکایا
سے پاپ ناشک دیکھئے بھیج کے پریمو سے ہی میں
ایک کچھ تھوڑی سی ہما کو جانتا ہوں۔ آپ کی مایا کو لے کر بڑے
بھاری درخت کے سمان ہے۔ انیک برہمانڈوں کے سموہ
اس درخت کے پھل ہیں۔

۴
جیو پریمو جنتو سمانا۔ بھیتز نہیں نہ جانیوں آنا
تے پھل پھل کھٹن کرالا۔ تو بھی درت سا سو کا لا
سب پریمو جیو دروہ جلتے پھرتے ہیں۔ مثلاً ایشو
منش اوی۔ اجر درخت پھر اوی اس مایا روٹی کو کر کر کش کے
پھل کے اندر رہنے والے چھوٹے چھوٹے کیروں کے سمان ہیں
جو ان برہمانڈ روٹی پھل میں بستے ہیں۔ اور اس چھوٹے سے جکت
کے سوا دوسرا کچھ نہیں جانتے۔ ان برہمانڈ روٹی پھلوں کو کھاتے
والا کھٹن اور بھینڈر کاں ہے۔ وہ ایسا بل شالی کاں بھی آپ سے
سدا ڈرتا رہتا ہے۔

۵
تے تمہیں سکل لوک تپت سائیں۔ پوچھو پریمو موی منج کی ناپیں
یہ برما گئیوں کر پانیکتا۔ لبہ پریمو ہر دے شری اچھ سیتا
آپ وہ سارے برہمانڈوں کے سوانی ہو کر بھی مجھ سے
منش کی طرح پرشن کر رہے ہیں۔ ہے کر پاندھان! میں آپ

کچھ چھوڑ کر میں اپنی چمن رنج کا اکیلا سیر کرؤں۔ گیان دیواک
اور بایا کا پورا پورا وزن ہے۔ اور اس بھگتی بھابی وزن کیجئے۔ جس
کے کارن آپ بھگتوں پر مار کر لے ہیں۔

ایشور جیہ بھید۔ بھ سخل کہو سبھا سے
جائیں ہوئے چرن رنی شوک موہ کھیم جیائے
ہے پر کھو۔ جو ایشور اور جیو سی بھید ہے وہ سارا جوہر
کہئے۔ جس سے آئیکے چرنوں میں داس کا پیم ہو اور ہر دے کے
شوگ موہ اور کھیم کا ناش ہو۔

کھوڑی مہی مہنہ سب کھنڈیوں کھائی۔ ستھوات متی من چیت لائی
میں اوروہ تو رتیں مایا۔ جہیں پس کھنڈے جیو نکایا

شری رام جی لے کیا۔ ہے تات۔ ایس مختصر طور پر ہی آپ
کو سب سمجھا دیتا چوں۔ کسم من مہی اور حیت کو اچھا کر کے
سنو۔ میں اور میرا تو اور تیرا۔ یہی مایا ہے۔ جس نے جیو کو دلے
کو اپنے دل میں کر رکھا ہے۔ یہ سر شری دو پر کار کی ہے۔ ایشور
سر شری اور جیو سر شری میں اور تیرا تو اور تیرا۔ یہ جیو سر شری ہے۔ اسے
ہی مایا کہتے ہیں۔ یہ جیو سر شری ہی اچھا کا کارن ہے۔ اس کے علاوہ
جو سر شری ہے اسے ایشور سر شری کہتے ہیں۔ مثلاً یہ کھنڈی جیل
والو اور حیت منتر استری اتیادی سبھی چراچر حیت ایشور کے
سنگاپ دوا را رہا کیا ہے۔ اس لئے یہ سب ایشور سر شری ہے۔

ایشور سر شری میں کوئی چھٹکھ نہیں اور جب ہم ایشور سر شری
میں اہم بھاو کر کے میں اور میرے تو اور تیرے کی کلپا کر لیتے
ہیں تو یہ جیو سر شری ہی ہمارے لئے اچھا کا کارن بن جاتی ہے۔
ایشور سر شری سب کے لئے ایک جیسی ہے۔ لیکن جیو سر شری
ہر ایک جیو کے سنگاپ کے بھید سے الگ الگ ہے۔

مثال کے طور پر ایشور کے سنگاپ سے رچی ہوئی ایک
استری ہے۔ سب کو یہ وہ استری روپ سے پر تیت ہوتی
ہے۔ پر تیت کوئی اس میں یا تاکا اہم بھاو کر کے اسے اپنی ماما
کے روپ میں دیکھتا ہے تو دوسرا اسے ہن کے روپ میں
تیسرا اپنی کے روپ میں اتیادی اپنے اپنے سنگاپ کے

گیدھ راج سے بھنٹ بھنٹی ہو جی پرتی پرتی
گو داوری نکٹ پر کھو رہے پرن گریہ پھائی
وہاں گیدھ راج جٹا یو جی سے ملاقات ہوئی اس
کے ساتھ بہت پرکار سے پریم بڑھا کر گو داوری کے نزدیک
پر کھو شری رام چند جی پتوں کی کٹیا بنا کر رہنے لگے۔

جب تے رام کینہہ تہہ باسا۔ لکھی بھئے منی ہنتی ترا سا
گری بن ندیں مال پھی پھائے۔ دن دن پریتی انی ہوئی شہا
جب سے شری رام چند جی نے وہاں رہنا شروع کیا
تب سے منی لکھی ہو کر لکھی ہو گئے۔ پریت۔ میں تدی اور
تلاپ شویا سے چھائے۔ ابدن پریتی دن انکی شوکھ
پرتی ہی لگی۔

لکھ برگ بندا آندت ہیں سادھ پھر گنوتھی لہیں
سو تو برتی نہک ہی را جا۔ جہاں پر گٹ رکھو میر برا جا
پکشی اور لشیوں کے جھنڈ وہاں آند سے رہنے لگے۔
بھو ترے مٹھی مٹھی نکلی کرتے ہوئے شو بھالنے لگے۔ جہاں
شری رام تھک جی برا تہ رہے ہیں۔ اس جی کی شو بھال کا وزن
شیش تاک جی لکھی نہیں کر سکتے۔

ایک بار پر کھو سکھ آسیدنا۔ چچمن سکھ کے چھلی ہینا
سرن منی سچر اجہر سلاش۔ میں پر کھو سکھوں پر کھو سکھوں
ایک بار پر کھو شری رام جی سکھ سے بیٹھے ہوئے تھے اس
وقت پکشن جی نے ان سے سرن منی کہے۔ ہے وہ تاؤں نشو
اور منیوں اور چراچر کے سوامی! میں آجکے دن سوامی سمجھ کر
آپ سے پوچھتا ہوں۔

موٹی سمجھائے کہو سوئے دیوار سب ج کرل چرن راج سیدو
کہو گیان ہلک ارو مایا۔ کہو سو سکھتی کر جو نہیں زایا
ہے دیو! مجھے سمجھا کر ہی اپدیش کہئے جس سے سب

دیرا گیارہ دان ہے :

"مان اور اہلکار سے بہت۔ اہلکار، کشما، سرلدا، گروسیو
پوترا و ستھرتا (مستقل مزاجی) اپنے آپ کو قلوب میں رکھنا۔
(ضبط) انہیوں کے دشمنوں میں دیراگ اہم بھادو کا تیاگ و جہم
و موت پڑھایا اور بیماری ان چاروں میں بار بار دوش دیکھنا کلامنا
و بہت ہونا و بہتر استری گھر وغیرہ میں لیت نہ ہونا۔ اور ہانی اور لاکھ
میں کم چیت رہنا بھگوان میں انہیوں کے سے الٹ بھگتی و
ایکانت ستھان کا سیون لوگوں کی بھگت بھارت سے پرے رہنا۔
نیتہ آتما میں سستی اور نیت پرستی تو و چار کرنا۔ یہ سب گیارہ
ہے۔ (گیتا ادھیائے ساتشوک ۷ سے ۱۱)

ایا ایس نہ آپ کہوں جان کہیے سو جیو
بندھ موکش پر دسرب پر یا پریرک سیو

جہاں کو۔ ایشور کو اور نہ اپنے پرارکھ سوپ کو جانتے
اسے جو کہنا چاہئے، جو جیو کے اپنے اپنے کرم اٹھ سار بندھن
اور موکش کو دینے والا سب سے پرے اور یا کا پریرک
ہے۔ وہ ایشور ہے : چوٹی ۱

دہم میں برتی جوگ میں گیارہ۔ گیارہ موکش پر سید بھگنا
جائیں بیگ درووں میں بھائی۔ سو جیو بھگتی بھگت سکھانی

دہم میں رچی ہونے سے دیراگ ہونا سے اور لوگ ارتھات
شم دم نیم آسن اڑی اٹھنا گیارہ بھگتی کی اٹھ بھگت
اور کم کرم کرنا روپی کرم لوگ سے گیارہ ہونا ہے۔ بھگتی ہی بھگتی
دینے والا ہے۔ (بندھ گیارہ جنہ سے اس لئے اس کی نورتی
گیارہ سے ہو سکتی ہے۔ اور کسی اپنے سے نہیں۔ اور ہے
بھائی ! جس سے میں اس بہو پر ملدی ہی پرین ہو جاتا ہوں۔ وہ
میری بھگتی ہے جو بھگتوں کو سکھاتا ہے۔

سو شنترا و کمب نہ آنا۔ اٹھ بھگتی گیارہ بھگتی
بھگتی نات الو جیم سکھ مولا۔ بھگتی ہونیں الو کو لا
وہ بھگتی بالکل سو شنترا ہے۔ وہ اپنی سدھی کے لئے گیارہ

بھگت سے اس ایک ہی ایشور و رحمت سرشی میں گیارہ
منہ سے سرشتیاں بن گئیں اور اگر وہ استری مر جائے۔ تو جن کا اس
استری میں سید ہے۔ ان کا بھادو ہے۔ ان کو ہی شریک ہوگا۔ دوسروں کو
نہیں۔ اس لئے یہ نیرا اور نیرا بھادو ہی دکھ کا مول ہے۔ اور ہی
دیا ہے۔

گو گو چہرہ لگ من جانی۔ سو سب یا یا جانہو بھائی
تھی کر بھگت بھگت سوو۔ بھگت اہم اہم دوو
نہیں سب روپ میں گندھ اڑی جھانک اندھوں کے
دشے ہیں۔ اور جہاں تک من کی دڑ ہے۔ یہ بھائی۔ اس
سب کو یا جاننا۔ اس ملک کے بھادو اور اڑیا دو بھگت ہیں۔
ان بھگتوں کو بھی سنو۔

ایک شنت اٹھ روپا۔ جالس جیو پرا بھو کوپا
ایک چے جگ گن میں جالس۔ پر بھو پریرک میں بھگت تالیں
ایک (اڑیا۔ جیو سرشی) دوشوں سے بھگت ہے اور
بہت ہی دکھ روپ ہے۔ جس ملک میں پریرک جیو سنسار
روپی اندھیرے کو میں پریرک ہوا ہے۔ اور دوسری (دو یا۔
ایشور سنگھ یا شدھ یا) جس کے دوش میں گن ہیں اور جو
سارے بھگت کی رچنا کرتی ہے۔ وہ پریرک ہی پریرک ہی
ہے۔ اس کا اپنا بل کچھ بھی نہیں۔ (پریرک اس کے آدھا حشیٹا
ہیں اور وہ آدھہ حشیٹا ہے اور کچھ کرنے میں پریرک ہی پریرک
بغیر اس کے ہے۔

گیارہ مان جہنہ ایکٹو نامیں۔ دیکھ برہم سمان سب ماہیں
کچھ مات سو برہم برائی۔ برہم سدھی تین گن تیاگی
گیارہ وہ ہے جس کا منش میں پریرک ہونے سے وہ ہونگا
سے بہت ہو جاتا ہے۔ اور وہ سب کچھ چلا بھگت میں سمان
روپ سے برہم کو سرور پاک دیکھتا ہے۔ اس کی درشتی میں سب
کچھ برہم ہی برہم ہے۔ تات ! جس نے سب سدھیوں
اور تینوں گنوں کو تینے کے سمان تیاگ دیا ہے۔ وہ پریرک برہم

میرے گن گاتے وقت جن کے شریوں روٹھے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بانی گدگد ہو جاتی ہے۔ بغیروں سے آندھوں کی دھار نکلتی ہے۔ اور کام اہنکار اور پکھنڈ آدمی دیش جن میں نہیں ہیں۔ ہے بھائی میں ایسے بھگتوں کے سداوش میں رہتا ہوں۔

بچن کرم من مو گنتی بھجن کر میں نشکام
تندہ کے ہرے کمل مہنہ کرسیوں سدا بشکام
جو کرم دین اور من سے ایک ماتر میرے برائے ہو چکے ہیں۔ اور جو نشکام بھاد سے میرا بھجن کرتے ہیں۔ ان کے ہرے کمل میں میں سدا اناس کیا کرتا ہوں۔

بھگتی لوگ سن اتی سکھ پاوا۔ چھن پرکھو چرنہ سرونادوا
ایہی بھی گئے کھکھان بیٹی۔ کہت برک گیان گون بیٹی
اس بھگتی لوگ کو سن کر نکشن جی بہت مسکھی ہوئے۔ اور انہوں نے پرکھو شری رام چندر جی کے چرنوں میں سر نوایا۔ اس پر کار ویاگ گیان گون اور بیٹی کہتے ہوئے کچھ دن بیت گئے۔

سوپ نکھارا ون کے بہنی۔ دشت ہر دہ دارن جس اہنی
بچ وئی سو گئی اک بارا۔ دیکھ بک بھٹی جکل کمارا
شریپ نکھانامی را ون کی ایک بہنی تھی۔ وہ ناگن کے سمان ڈراونی اور دشت سبھا کی تھی۔ وہ ایک دفعہ بچ وئی میں گئی اور دونوں اچکاروں کو دیکھ کر کام اندھ ہو کر ویاکل ہو گئی۔

بھراتا پتا پتر ار گاری۔ پرش منو ہر نہر بھکت ناری
سوئے بکل سک من ہی نہ رو کی۔ جیسے رنی مئی نہ رو رنی ہی بلو کی
کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں! ہے گر جی! بھراتا، پتا اور پتر کے سمان ہی پرش چاہے کیوں نہ ہو۔ کام اندھ استری ایسے منو ہر پرش کو دیکھ کر بھی کام سے ویاکل ہو جاتی ہے اور من کو نہیں روک سکتی۔ جیسے سورہ کانت مئی سورہ کو دیکھ کر گھٹن جاتی ہے۔

وگیان مادی کسی جو سرے سا دھن کے سہارے کی ضرورت نہیں رکھتی اور گیان اور وگیان تو اس بھگتی کے آدھین ہیں۔ ہے نات! بھگتی انوکیم (جو اپنی مثال آپ ہے) اور کھکھ کی سول ہے۔ اور وہ بھی ملتی ہے جب بیوپر کسی سنت مہاتما کی کرپا ہوتی ہے۔

بھگتی کے سا دھن کہوں کھانی۔ سکھ نتیجہ موہی یا وہیں پرانی
پر تھم ہی ہیر چرن اتی پر تھی۔ نچ کج کرم نرت مہرتی ریتی
اب میں بھگتی کے سا دھنوں کا وزن کرتا ہوں بھگتی مارگ
سبے انسان مارگ ہے۔ جیسے سے جیو جھگہ آسانی سے ہی پراپت کر لیتے ہیں۔ پیسے تو دیدوان برہمنوں کے چرنوں میں بہت ہی پرستی ہو۔ اور دیدریتی کے انوسار اپنے اپنے درن انشرم دہرم کا پالن کرتا رہے۔

ایہی کر کھل سنی بشتے براگا۔ تب مم دھم اتج انوراگا
شرن دنک نو بھگتی درڈھا ہیں۔ مم لیلار تی اتی من مارا ہیں
اب کا پھل پھر دشتے بھوکوں سے ویراگ ہوگا۔ ویراگ سونے پر میرے دہرم میں پر تھی بڑھ جائے گی۔ تب شرن آدی نو برکار کی بھگتی درڈھ ہوگی۔ اور من میں میری لیلانوں کے پر تھی بہت پریم ہوگا۔ (شرن۔ کیرتن۔ دشتن سمن۔ چرنوں کی پوجا۔ ارچن۔ بندن۔ دین بھاد۔ مہرتی بھاد۔ آتم نویدن۔ یہ نو برکار کی بھگتی شریمد بھاکت میں کہی گئی ہے۔

سنت چرن نیچ اتی یہ میا۔ من کرم بچن بھجن درڈھ نیما
گرو تپو ماتو بندھو پتی دیوا۔ سب موہی کہنہ جلنے درڈھ سیوا
سنتوں کے چرن کمل میں جس کی بہت ہی پر تھی ہو اور من بچن کرم سے درڈھ نیم لپو دگ بھجن کرتا ہو۔ اور جو بھوکھی گرو پتا ماتا بھائی ماسوامی اور دیوتا سب کچھ جان کر سیوا میں درڈھتا ہے۔

مم گن گاوت پلک سر برا۔ لگد گرا تین بہہ نیمرا
کام آدمی مدد بھ نہ جاکیں۔ تات نرت تر بس میں تاکیں

اور دیکھاری (زنا کار) شہ گئی چاہے۔ دیکھی لیش چاہے۔ اور
بھیمیانی پریش چادوں پھل دھرم ارکھ کام موکش چاہے۔ تو یہ
سب پرانی آکاش کو دھ کر دودھ لینا چاہتے ہیں۔ (ارنھات
نامکس بات کو ممکن کرنا چاہتے ہیں)

میں پھر رام نکٹ سو آئی۔ یہ کچھ چھین ہیں بہوری پھائی
چھین کہا تو ہی سو برئی۔ جو ترن تو رلاج پر یہ برئی

وہ لوٹ کر پھر شری رام جی کے پاس آئی۔ یہ پھر شری رام جندر
جی نے اسے پھر لکھن جی کے پاس بھیجا۔ لکھن جی نے کہا۔ کہ
تمہیں وہی آدمی در پکا۔ جو اپنی طرح (شرم و جہا) کتے کی طرح
تیاگ دے گا (ارنھات تمہیں کوئی بہت ہی بے شرم بیاہ سیکے گا۔

تب کھسیانی رام ہیں گئی۔ روپ بھینکر سر گٹت بھی
سینتے بھینکر رگھو رانی۔ کہا اناج من شین بھائی

تب وہ کھسیانی ہو کر شری راجندر جی کے پاس آئی۔ آتے
ی اس نے بھینکر روپ پر گٹ کیا۔ سینتا جی کو بھی ہوئی دیکھ کر شری
رگھو ناگھ جی نے لکھن جی کو اشارہ کر کے سمجھا دیا۔

پچھن اتنی لاگھو سوناک کان بنو کیہنی!
تا کے کر راون کہنہ منو چنہنی (دینہنی)!!

پچھن جی نے بہت ہی پھرتی سے اس کے ناک اور کان
کھاٹ کر الگ کر دیئے۔ انو سو روپ کھانے ہاتھوں (کے ذریعہ)
راون کو چنہنی (تنبہنی، وارننگ) بھیج دی ہو۔

چو پانی
ناک کان بنو بھی بھارا را۔ جنو سو روپ گیارو کے دھارا
کھر دشن ہیں گئی رلیپا تا۔ دھگٹ دھگٹ تو پرش بل بھارا
ناک اور کان کے بغیر وہ بڑی بھیا ناک شکل کی ہو گئی۔

اس کے مکھ پر سے خون اس پر کار بھنے لگا۔ جیسے کالے پربت پر سے
لالی گڑ کی دھارا بہ رہی ہو۔ وہ چینی جلاتی کھر (اور دھو شین
اپنے بھائیوں) کے پاس گئی۔ اور بولی! ہے بھائیو! اللت
ہے تمہارے بل اور پڑ شاہ لکھ کو۔

رچر روپ ہر پھوٹیں جانی یہی چین بہت مسکائی
تمہہ سم پریش نہ سو سم ملدی۔ یہ جو کچھ بدھی رجا پاری

وہ سندروپ دھ کر نہ پھوٹ شری رام جی کے پاس آئی اور
بہت مسکرا کر چین بولی تمہارے سامان تو کوئی سندروپ پریش نہیں
اور میرے سامان کوئی سندری نہیں۔ بدھاتا نے خوب سوچا کھکر
میری ماور تھادی جڑی بنائی ہے۔

مم انو روپ پریش جاک ہاں۔ دیکھو بلی کھوج لوک تھو ناہیں
تاہیں اب لگ رہیوں گماری۔ من مانا کچھ تمہیں بھاری
میں نے تینوں لوگوں میں کھوج کر دیکھ لیا ہے میرے لوگ
وہ کھا جگت پھر میں نہیں ہے۔ اس کارن وٹ میں اب تک کنواری ہی
ہوں۔ اب تم کو دیکھ کر کچھ میرا من مانا ہے۔

سینتہ جیتے کھی پر کھو با تا۔ ابے کنوار مور لکھو بھراتا
گئی پھن روپو بھگتی جانی۔ یہ کھو لوک بولے مردو بانی
سینتا جی کی طرف دیکھ کر پھر پھرتی رام جی نے سر روپ
لکھا اسے یہ بات کہی۔ کہ میرا چھوٹا بھائی کنوارا ہے۔ تب وہ لکھن
جی کے پاس گئی۔ لکھن جی نے اسے شترو کی ہن سجھ کر اور پھر کھو کی
طرف دیکھ کر کوئی چین کہے۔

سندری سنو میں نہ نہہ کر داسا۔ یہ کہ جین نہیں تو رسیا سا
پر کھو سمر کھ کو سل پڑا جا۔ جو کچھ گڑاں انہ سب کھیا جا
ہے سندری اسنو میں تو ان کا سیوک بول کھ پر آدھین کے
پاس رہنے سے کچھ کھو آدم نہ لے گا۔ وہ پھر کھو اودھ پڑی کے راہ
ہیں۔ اور سو تھرا اودھ لکھ ہیں۔ وہ جو کچھ لکھی کریں۔ ان کے لئے سب
جانتے ہیں۔

سیوک کھچ چہ ان بھکاری۔ شینہنی دھن شہ گئی بھ چاری
لوکھی جس چہ چار گمائی۔ بھوڑی وہ دھ چہت اے پرانی
سیوک کھچ چاہے۔ کھکاری عرت سینی پریش دھن چاہے

راکششوں کی بھینکر فوج آرہی ہے خوب ہوشیار رہنا۔
یہ بھوشن راچندر جی کے بچن سن کر نکشمن جی اٹھتے ہیں ہنش
بان لئے شری سینتاجی سہت چلے۔

دیکھ رام راجو دل میں آوا۔ بہنسی کھن کو دند چڑھاوا
شری رام جی نے دشمنوں کی فوج کو چلے آتے ہوئے دیکھ کر
ہنس کر کھن ہنش کو چڑھاوا۔

بھنھن

کو دند کھن چڑھاوے ہر جٹ جٹ باندھت کیوں
مرکت سیل پر لڑتا اپنی کوئی سول جاک کھجک جیوں
کئی کس نشنگ پھال بھج گئی جاپ لے سکھ سدا کے
جیتوت نہول مرگ راج پر بھج گئے راج کھٹا ہمارے

کھن ہنش کو چڑھا کر سر پر جٹا کا جوڑا باندھتے ہوئے
شری رام چندر جی کیسے شو بھاپا رہے ہیں۔ مانو نیل منی کے پریت
پر جھپکتی ہوئی کر دڑوں نکلیوں سے دو سانپ لڑ رہے ہوں۔
کہیں ترکش کس کر لیسے باندھوں میں ہنش لے کر اور بان کو
سدا کے کر پر بھوشن راچندر جی راکششوں کی طرف ایسے
دیکھ رہے ہیں۔ مانو شیر منوا لے اٹھوں کے آتے ہوئے جھنڈ کو
دیکھ رہا ہو۔

سدا کے

آئے گئے باگ میل دھڑو دھڑو دھڑو دھڑو دھڑو
جھٹھا بلوک اکیل بال رتی ہی گھبیرت دینچو
"پکڑو پکڑو" کا شور مچاتے ہوئے راکشش یو دھوا
لے لگام ہو کر دوڑے ہوئے آئے۔ انہوں نے پر بھوشن
رام چندر جی کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ جیسے نکلے ہوئے
سورج کو اکینا دیکھ کر مندیہ نامی دینت کھیر لیتے ہیں۔

چوہان

پر بھوشن بلوک سر سکھیں نہ ڈاری بھگت بھٹی رجنی چودھاری
پیکو بلول بولے کھڑو دشمن۔ یہ کو دند پر بھوشن

تیبہیں پوچھا سب ہی بھائی۔ جات تھان سن سین بنائی
دھائے نسچر نکر بروکھا۔ جنو سپھ کچل گری جو کھا
ان کے پر پھتے پر اس نے سارا حال کہ سنایا سب کچھ
ن کر راکششوں نے فوج تیار کی راکششوں کے گروہ کے
گروہ چڑھ دوڑے انو بھج والے کاہل کے پہاڑوں کے سلسلے
دوڑے ہوئے آ رہے ہیں۔

نانا باہن نانا آکارا۔ نانا یڈھ دھڑو ابارا
سو پکھا اگیں کر لینہی۔ اسبھ روپ شرتی ناسا، سینی
راکشش طرح طرح کی سوار یوں پر چڑھے ہوئے ہیں۔
اور بہت طرح کی شکلوں کے ہیں۔ گنتی میں بے شمار ہیں۔ اور
بے شمار بھیا ناک ہتھیار لگائے ہوئے ہیں۔ انہوں نے ناک اور
کان کئی بڑی کل منوٹس سو روپ کھا کو آگے کر لیا۔

اسگن امت ہو میں بھے کاری۔ کہیں نہ مرے ہو سب سب باری
گر ہمیں ترچیں لگن اڑا ہیں۔ دیکھ کنگ بھٹ اتی ہر شاہیں
بے شمار بھینکر اشگن ہو رہے ہیں۔ پیرتوت کے شل ہوئے
وہ سب کے سب ان اشگنوں کو خاطر میں نہیں لاتے۔ وہ گرجتے ہیں۔
لدا کرتے ہیں۔ اور آکاش میں اڑتے ہیں۔ اتنی بڑی سینا کو دیکھ کر
یو دھا لوگ بڑے خوش ہوئے ہیں۔

کو دند بھینتھو دھو بھائی۔ دھوار ہو تیا لیہو چھڑائی
دھو پور نیچہ منڈل رہا۔ رام بکلائے ایچ سن کہا
کوئی کہتا ہے دونوں بھائیوں کو زندہ باندھ لو۔ ان کی اتنی
کو چھین کر انہیں مار ڈالو۔ آکاش منڈل گرد و غبار سے بھرا گیا۔
تب شری رام چندر جی نے نکشمن جی کو بلا کر ان سے کہا۔

لے جا بھی جا ہو گری کندر۔ آوا نسچر کنگ بھینکر
رہو سو بھجک سن پر بھوشن کے بانی چلے سہت شری سر دھنوا پانی
تم ہائی جی کو لے کر کسی پریت کی غار میں چلے جاؤ۔

دو ذیہ منگل موڑت شری رام جی کو دیکھ کر راکششوں
پر دھاوا لیا پر تیسرے چھوڑ سکے وہ سب شکلی لگاٹے۔ سکتے
کی حالت میں کھڑے انہیں دیکھنے لگے ہنسیوں کو بگاڑ کر کھر اور
دوشن لے کہا۔ یہ راجکھار تو منشوی کا شمر لگا رہیں۔

ناگ اُس سر نر منی جیتے۔ دیکھے جتے تھے ہم کہتے
ہم کچھ جنم سندھو سب بھائی۔ دیکھی نہیں اسی سندھو تانی
جتے بھی ناگ واسر و دیوتا منش اور منی ہیں۔ ان میں سے
ہم بے شمار دیکھے وجیتے اور مار ڈالے ہیں۔ پر ہے سب بھائیو
سو ہم نے جنم کھر میں ایسی خوبصورتی کہیں نہیں دیکھی۔

جدی بھگتی کینہی کر دیا۔ بدھ لایک نہیں پُرش انویا
دیہو ترنت نج ناری درائی۔ جیت بھون جا ہو دو و بھائی
اگرچہ انہوں نے ہماری بہن کو بد شکل کر دیا ہے تو بھی یہ رُو
نان لاثانی پُرش مار ڈالنے کے قابل نہیں۔ یہ اپنی چھپائی ہوئی پتلی
کو ہمیں دے دیں اور دونوں بھائی جیتے جی کھر لوٹ جاویں۔

میر کہا تمہارے ہی سنا و ہو۔ تاسو پک سن اتر آدھو
دو تنہہ کہا رام سن جانی۔ سنت رام بولے مسکائی
میرا یہ کہنا تم لوگ انہیں جا کر سنا دو۔ اور اس کا جواب
سن کر حلیہ میرے پاس چلے آؤ۔ دو توں نے جا کر شری رام چند
جی کو ان کا پیغام سنایا۔ اُسے سن کر شری رام چند جی مسکرا کر
بولے۔

ہم چھتری مہر گیا بن کر ہیں۔ تم سے کھل مرگ کھوت پھر ہیں
راپو بلونہ دیکھ نہیں ڈر ہیں۔ ایک بار کال پھون امر ہیں
ہم کھنتری ہیں۔ بن میں شکار کھیلے آئے ہیں۔ اور تھارے
جیسے بشت پشودوں کو ہم کھو جتے پھرتے ہیں۔ ہم طاقتور دشمن
کو دیکھ کر ڈرتے نہیں۔ ایک بار تو ہم کال کا بھی سامنا کر سکتے ہیں۔

جدی منج منج کل گھا لاک۔ منی پاک کھل ہلاک بالک
جوں نہ ہوئے بل کھر کھر جا ہو۔ سمر کھ میں ہتھوں نہ کا ہو

اگرچہ ہم منش ہیں۔ لیکن دنیوں کے کل کا ناش کرنے والے
ہیں۔ اور انیسوں کی رکھشا کرنے والے ہیں۔ ہم ہیں تو بالک۔ لیکن
دشٹوں کو دند دینے والے بالک ہیں۔ اگر تم میں شکتی نہیں تو کھر
کو واپس لوٹ جاؤ۔ لڑائی سے کھاگے ہوئے کو میں کھی نہیں مان

ہوں۔
رن پڑھ کر پے کیٹ چترائی۔ رپو پیر کر پیرم کد رانی
موتہ نہر جلے ترنت سب کھیو۔ سنی کھر دوشن اوراتی دیہو
رن میں چڑھ کر کیٹ چترائی کرنا اور دشمن پر دیا دکھانا
(ترس کھانا) تو بڑی بھاری بڑی ہے۔ دو توں نے لوٹ کر
ترنت سب باتیں کھر اور دوشن کو کہہ سنائیں۔ جسے سن کر ان کی
چھاتی جل اٹھی۔

بھند

اردھو کہیو کہ دھر ہو دھاٹے کٹ بھٹ رجنی چرا
سر جاپ تو مکتی سول کر پان پیر گھ پر سو دھرا
پیر کھو کینہہ ہنشن کھر سر کھم کھو کھو کھو کھو آو ہا
کھٹے بدھریا کل جاو دھان نہ گیاں تہی او سر ہا

کھر دوشن کا ہر وہ محل اٹھا۔ تب انہوں نے ملا کر کھا کر
پکڑ لو۔ بھیا ناگ راکشش بودھا۔ بان، دھنشن۔ تو مہر شکتی،
شٹول تلوار پر کھ اور کھر سادھارن کئے ہوئے دوڑ پڑے۔
پیر کھو رام جی نے پہلے دھنشن کا بڑا کھوڑا کھوڑا اور ڈراؤنا ٹکار
کیا۔ جسے سن کر راکشش لوگ ہیرے ہوئے واکھٹا کے کارن
انہیں کچھ بھی ہوش نہ رہا۔

دوہا

ساو دھان ہوئے دھاٹے جان سبل آرات
لاگے برشن رام پر استر شستہ ہو بھانست
پھر وہ شترو کو مہا بلوان جان کر ساو دھان ہو کر دوڑے
اور انیک پر کار کے استر شستہ شری رام چند جی پر برسانے
لگے۔

تنہہ کے آید تھ تل سم کر کاٹے لکھو ہیر
نان ہراسن شرون لاک پنی چھانٹے رنج تیر

اُن کی چھاتی، سر، کھنجا، ہاتھ اور پاؤں ادھر ادھر
پر تھوڑی پر گرنے لگے۔ بان نکلتے ہی وہ ہاتھی کی طرح چھٹھاڑ
ہیں۔ پہاڑ کے سمان کھاری دھڑاں کے کٹ کٹ کر گر رہے ہیں۔

بھٹ کٹ تن ست کھنڈ۔ یعنی اٹھت کر پا کھنڈ
نیچہ اُڑت بھو بھج منڈ۔ بنو مول مصاوت کھنڈ
راکش ویروں کے شرمیوں کے کٹ کٹ کر سینکڑوں
ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ وہ پھیرایا کر کے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔
اکاش میں بہت سی کھجائیں اور کٹے ہوئے سر اڑ رہے ہیں اور
بغیر سر کے دھڑ دھڑ رہے ہیں۔

کھگ کنگ کاک سرگال۔ کٹ کٹہیں کھن کرال
چیل اور کٹے آدی ٹھپی اور گیدڑ کھن اور بھینکر
کٹ کٹ شبد کہہ رہے ہیں۔
بھنڈ

کٹ کٹہیں جھبک جھوت پریت پساج کھری سنچہیں
بتیال بیر کپال تال بجائے جو گئی سنچہیں
رگھو بیر بان پرچھ کھنڈ ہیں کھنڈہ کے اُنچ سراج
جھنڈ تہنڈ پرپ اٹھ لڑ ہیں دھڑ دھڑ کر رہے کھنڈ گرا

گیدڑ کٹ کٹاتے ہیں۔ جھوت پریت اور چنداں کھوپریاں
بھڑ رہے ہیں۔ ریر بتیال ویروں کی کھوپریاں پر تال بجا رہے
ہیں اور گنیاں ناچ رہی ہیں شری رگھو بیر جی کے پرچند بان
یو دھاؤں کی چھاتیوں بھجائوں اور سروں کے ٹکڑے کر ڈالتے
ہیں۔ اُن کے دھڑا دھڑا دھڑ کر کر کھیرا کھٹے اور لڑتے ہیں۔ اور
"پکڑ لو پکڑ لو" کا بھینکر شبد کرتے ہیں۔
بھنڈ

اتساو ریں کہہ اُڑت گیدھ پساج کر کہہ دھسا ہیں
سنگرم پر باسی منہوں بھو بال گڑی اُڑا ویں
مارے پھارے اُڑ بدارے پس بھٹ کھنڈ پرے

اُنکے ہتھیاروں کو شری رگھو بیر جی نے تل کے سمان ٹکڑے
ٹکڑے کر کے کاٹ ڈالا۔ پھر دھنش کو کان تک تان کر اپنے تیر
چھوڑے۔
بھنڈ

تب چلے بان کرال۔ بھنڈرت جنو بھو بیال
کو پیو سمر شری رام چلے پسکھنڈت نکام
تب بھیاناک بان ایسے چلے مانو پھنڈا رتے ہوئے
بہت سے سر پر مبار ہے ہوں۔ یدھ میں شری رام چندر جی
بہت کرودھ میں ہو گئے۔ اور اُن کے دھنش سے بہت ہی زہریلے
بان نکلتے۔

اولوگ کھتر تر تیر۔ مڑ چلے نسچر بیر
بھٹے کرودھ تینو بھائی۔ جو بھاگ رن نے جانی
بھگوان کے تیز بانوں کو دیکھ کر کھنڈ ویر پھٹے دکھا کر
بھاگنے لگے۔ تب کھرا اور دوشن امد تریشرا تینوں بھائی
غلط ہو کر جوش سے بولے۔ کہ جو ویر پھٹے دکھا کر بھاگے گا۔

تیلہی بدھب، ہم نسچ پانی۔ پھرے مرن من جھنڈ کھانی
آیدھ انیک پرکار۔ سنگھو تے کر ہیں پر بار
اُس کو ہم اپنے ہاتھوں سے قتل کریں گے۔ تب من میں
مڑتا کھان کر راکھن بٹ پڑے۔ اور سامنے ہو کر انیک پرکار کے
ہتھیاروں سے شری رام جی پر بار کرنے لگے۔

ر پو پر م کو پے جانی۔ پر پھو دھنش سر سندھانی
چھانڈرے پسچل نا راج۔ لگے کھنڈ بکٹ پساج
شتر و گو کرودھ سے لال پساجان پر پھو شری راج چندر
جی نے دھنش پر بان چھھا کر بہت سے لوہے کے بان چھوڑے
جن سے بھیانک راکھن کٹ کٹ کر گرنے لگے۔

اُسیس۔ بھج کر چرن۔ جھنڈ تہنڈ لگے مہی پررن
چکر ت لاگت بان۔ دھر پریت کدھر سمان

شری رام چندر جی نے دیوتاؤں اور مہینوں کو کھے بھیت دکھا۔ پھر
ایا دی پرکھو نے ایک وچتر لیساراجی جس کے پرکھاؤ سے
راکشوں کی سینا ایک دوسرے کو رام روپ دیکھنے لگی اور پس
میں یہ کر کے کٹ کٹ مر گئی۔

دوا
رام رام کہہ تن تجھیں پاو پائیں پد نربان
کر اپا سے روپو باکے چھین ٹھنہ کر یا ندھان
سب راکش ایک دوسرے کو رام رام پکار کر مارتے
ہیں۔ (ارتھات یہ رام ہے۔ اسے ارد اس پر کاو) اور مرتے
ہیں۔ اس لئے نربان پد کو پراپت ہوتے ہیں۔ کر یا ندھان شری
رام جی نے یہ وچتر لیساراجی کے راکشوں کی فوج کو چھین بھریں مار
ڈالا۔

دوا
مہرشت برپائیں سمن مہر با جہیں لگن انسان
استنی کر کر سب چلے سو بھت بیدہ بمان
دیوتا پرتن جو کر بھول برساتے ہیں۔ آکاش میں نقاشے
نک رہے ہیں۔ پھر وہ سب استنی کر کے ایک پرکار کے بمانوں پر
سج و سج کر چلے گئے۔ جوائی

جب رگھو ناگھ سہر رو چیتے۔ مہر تر مٹی سب کے بھیتے
تب چھین سیتا لے آئے۔ یہ چھو پد پرت ہر ش اڑ لائے
شری رگھو ناگھ جی کے یڈہ میں شتر دوں کو جیت لینے
پر دیوتا مٹش امر مٹی سب کے بھیتے دھو چکے۔ تب لکشن جی سیتا
جی کو لے آئے۔ ان کو اپنے پاؤں پر بڑھاتے دیکھ یہ چھو شری رام
چندر جی نے پرتن جو کر اٹھا کر چھپائی سے لگا لیا۔

سیتا چتو سیام مردو کا تا۔ بیم پر کم لوچن نہ اگھاتا
بیچ وٹیں مٹی رگھو ناگھ ایک کرت چرت مٹی سگھ بڑا نک
شری رام جی کے شام کو شری رام کو پریم پریم کے ساتھ
سیتا جی دیکھ رہی ہیں۔ دیکھتے دیکھتے ان کے نیر ستشت ہی نہیں
ہوتے اس پرکار رخ وٹی میں رہ کر شری رگھو ناگھ جی دیوتاؤں اور

اولوگ پنج دل بیکل بھٹ تیسرا دی کھر دوشن بھرتے
راکش دیروں کی انتہوں کو گیدھ لے کر اڑتے ہیں
اور ان کے دوسرے سرے کو پڑ کر لیاج دوڑتے ہیں۔ مانو سنگرام
روٹی نگر کے رہنے والے بہت سے بالک تیز گ اڑا رہے
ہوں۔ بہت سے یو دھارے گئے ہیں۔ اور بہت سے پھارے
گئے۔ بہت سے یو دھا چھپاتی میں کھائے ہوئے زخم کی پتیرا
کے کارن دھرتی پر پڑے کر رہے ہیں۔ اپنے دل کو دیا کل
دیکھ کر تیسرا کھر اور دوشن آدی یو دھا شری رام جی کی طرف
مڑے

چھند
سرکتی تو مر پر سو سول کر یاں ایک ہی بار پائیں
کر کو پ شری رگھو ہمیر پر اننت شاپر ڈا رہیں
پرکھو نمش ٹھنہ روپو سرنو اڑیجا ردارے سائیکا
دس دس بسکھ اراجھ مارے کل نسچر نایکا

بان شکتی، تو مر، پھر سا، شول اور تلوار لے کر بہت سے
راکش غتے سے لال پیلے ہوئے جوش سے اٹھتے ہی شری
رام جی پر وار کرنے لگے۔ پرکھو نے چھین بھریں شتر دوں کے بان
کاٹ کر اور لکار کر ان پر اپنے بان چھوڑے سب راکش
سینا تیلیوں کے سینے میں پرکھو شری رام چندر جی لے دس دس
بان مارے۔

چھند
ہی بہت اٹھ بھٹا بھرت، مہر نہ کرت مایا اتی گھنی
سہر ڈرت چودہ سہس پریت بلوک ایک اوودھ دھنی
سہر مٹی سگھ پرکھو دیکھ مایا ناگھ اتی کو تاک کر بیٹو
دیکھیں پر سپر رام کر سنگرام روپو دل لہر مر بیٹو
یو دھا پرکھو پر کر پڑتے ہیں۔ پھر اٹھ کر لڑتے ہیں۔ مرتے
نہیں۔ بہت پرکار کی وچتر نایا کرتے ہیں۔ دیوتا لوگ یہ دیکھ کر
کہ راکش چودہ ہزار ہیں۔ اور شری اوودھ پتی اکیس ہیں۔ پرکھو

رو رو کر کہنے لگی کہ اسے دس کندھرا تیرے جیسے ہی کیا میری
ایسی بڑا ہونی چاہئے۔

چو پاتی

سنت بھاسا دے اٹھائی۔ سمجھائی کہہ بانہہ اٹھائی
کہہ لکھیں کہیں سنج باتا۔ کہہ نہ تو ناسا کان رہتا
سو روپ نکھانے کچن سنت ہی سمجھا سو روپ نکھانے کو کر اٹھے
انہوں نے بھیا پکڑ کر سو روپ نکھانے کو اٹھا کر اسے سمجھایا۔ لکھاپتی
راون نے کہا کہ اپنی بات تو بتا۔ کہ تیرے ناک اور کان کس نے
کاٹ ڈالے۔

۲
اور نہ پتی دھرتی کے چائے۔ پش سنگھ بن کھیلن آئے
سمجھ پیری ہوئی انہہ کے کرتی۔ رہت نہسا چو کرت میں دھرتی
وہ بلوی۔ اودھ کے راجہ دھرتی کے پتر ہیں جو پشوں میں
شیر بنے بن میں شکار کھینے آئے ہیں۔ مجھے تو ان کی کڑوت کو دیکھ کر
ایسے سمجھ پڑتی ہے کہ وہ پرتھوی کو راکشسوں سے خالی کر دیں گے
۳
چنہہ کر بھج بل پائے دسان۔ ابھے بھجے بھرت منی کانن
دیکھت بالک کال سما نا۔ پرم دھیر دھنوی گن نانا
ہے دش مکھ اجن کی بھیاؤں کا بل پاکر منی لوگ بن میں
نر بھے ہو کر دھرتی (گھو منے) لگے ہیں۔ وہ دیکھنے میں تو بالک
نظر آتے ہیں۔ پرمیں کال کے سمان۔ وہ پرم دھیرج وان
چتر اور انیاک گنوں سے بھرت ہیں۔

۴
اتلے بل پرتاب دوو بھراتا۔ کھل بدھ رت سمنی سکھ داتا
شو بھیا دھام رام اس نا ما۔ تہنہہ کے سنگ ناری اک سیاما
دونوں کھائیوں کا بل اور پرتاب لاثانی ہے وہ راکشسوں
کا بدھ کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اور منیوں کو سکھ دینے والے
ہیں۔ وہ شو بھاکے گھر ہیں۔ ان کا نام رام ہے۔ ان کے ساتھ ایک
جوان سند استری ہے۔

۵
روپ سنی بھی ناری استواری۔ رتی مست کوٹی تا سو بھاری
ناسا سنج کاٹے شرتی ناسا۔ سمن تو بھگنی کر ہیں پرمیہا ساسا

دھواں دیکھ کھڑوشن کھیرا۔ جانی سوپ نکھانے راون پیرا
بولی کچن کرو دھ کر بھاری۔ دس کوس کے شرتی نسلاری
کھڑوشن کو بھم ہوئے۔ دیکھ کر سو روپ نکھانے جا کر راون کو
مشعل کیا۔ نہ بہت غصے ہو کر راون کو کہنے لگی کہ تو نے تو دیش اور
خزانے کی سہ بھلا دی ہے۔

۴۰۵۰۲

کری بان سووی دن راتی۔ سدھ نہیں تو سر میر آراتی
راج منیتی بنو دھن بنو دھرا۔ پرمی سھر پے بنو ست کرما
بدیا بنو بیک اب بجا میں۔ شرم کھیل پرمی کھیل رو پائیں
سنگ تیں جی گنترتے راجہ۔ مان تے گیان بان میں لاجا
بجرتی پرنہ بنو مدے گنی۔ ناہیں بیک نیتی اس سنی
شراب کی کرست بھان دن رات پراسیا رہتا ہے۔ تجھے
سدھ ہی نہیں کہ دشمن تیرے سر پر اکھڑا ہے۔ نیتیا کے بناراج
دھرم کے بغیر دھن پر اپت کرنے سے، بھکوان کو اپن کے بغیر سب
شبھ کرم اور دو بیک مصل کئے بنا وڈیا پڑھنے سے انت میں بغیر
تھکا دلے (ماپوسی) کے اور کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ وشیوں کے سنگ
سے سنیا سی ربڑی صلا ح سے راجہ، مان سے گیان، شراب
پینے سے شرم نہ تا کے پنا پرتی اور بھیاں سے گن مان جلدی
ہی لغت ہو جائے ہیں۔ ایسی منیتی میں نے سنی ہے۔

۶
رکھو راج پاوک پرمیہو ابھی گنتے نہ چھوٹ کر
اس کہہ پیدھ ملا پ کر لاکر رو دن کرن
دشمن، روتک، اگنی، پاپ، سوامی اور سانپ کو کبھی
چھوٹا نہ سمجھنا چاہئے۔ ایسا کہہ کر سو روپ نکھا بہت پرکار سے
ولاپ کر کے روئے لگی۔

۷
سبھلا جھ پرمیہا کھل بہہ پرکار کہہ روٹی
تو ہی جھیت نس کندھ روٹی کہ اس گتی ہوئی
سمجھا کے سنج وہ ویا کھل ہو کر اور بڑے روز سے گر پڑی اور

بدھاتے اس استری کو ایسی روپ کی راشی بنایا ہے۔
کہ سوگر و رتی (کامدو کی استری) کی سندر تا بھی اس پر بھجا اور
ہے۔ انہیں کے چھوٹے کھائی نے میرے کان اور ناک کاٹ
ڈالے ہیں۔ انہوں نے مجھے تہاری بہن سمجھ کر کہا میرے ساتھ
یہ مذاق کیا ہے۔

۴
کھر دوشن سن لے بکالا۔ چھین مہنہ سکی لکھ نہ مال
کھر دوشن تیسرا کر کھاتا۔ سن دس سیں جسے صبا گاتا
میری پکار سن کر کھر اور دوشن سہاٹا کرتے آئے۔ میرا ہنوں
نے ساری فوج کو چھین بھر میں مار دیا۔ کھر دوشن اور ترشہرا کامرا
سن کر دادن کے سارے انگ جل اٹھے

دو
سو پ بھی سمجھائے کر لے لوسی بہہ بھانت
گیو بھون اتی سوچ بس نیر پرے نہیں رات

راون سو روپ نکھا کہ سمجھا کر اور بہت پر کار سے اپنے
بل کا وزن کر کے اپنے محل میں گلیڈ اسے بہت چنتا لگ گئی۔
اور اس چنتا کے کارن رات بھر اسے نیند نہ آئی۔

جوتی
سرنز اسر ناگ کھاگ ماہیں۔ سورے اوجھ کہنہ کوونا ہاں
کھر دوشن سو ہی سہم بلونتا۔ تیرنہ ہی کوکے ہیں بھگوتتا
راون سن ہی سن میں سپر رہا ہے۔ دیوتاؤں اور منشوں،
ناگوں اور چھپیوں میں (میرے سمان تو کیا) میرے سپو کوں
کے سمان بھی کوئی بلوان نہیں ہے۔ کھر اور دوشن تو میرے ہی
برابر کے بلوان بدھاتے تھے۔ انہیں بھگوان کے بغیر کون مار سکتا ہے۔

۲
سورنجن بھجن جی بھارا۔ جوں بھگوت لہنہ اوتارا
تو لے جاتے پیر بھگوت کر لیں۔ پیر بھگوت سریان بھجن بھوتروں
دیوتاؤں کو شکھ دینے والے اور پر کھوی کا بھارا آ رہے
وہ لے بھگوان نے ہی اگر اوتار دھارن کیا ہے تو میں جا کر کھ
کر کے ان سے دیر بڑھا کر لڑوں گا۔ اور پیر بھگوت کے بان سے فر
کر سدا سمندر سے پار ہو جاؤں گا۔

۳
ہو بھی بھجن نہ نامس دیہا۔ من کر مچ مہتر درڑھ ایہا
جوں نروپ بھگوت کوٹو۔ پیر بھگوت لاری جیت دن دوٹو
اس سہی شری سے پیر بھگوت کا بھجن تو جو نہیں سکے گا بس من
بجن کر م سے ہی اکا سب کچھ صلاح ٹھہری۔ اور اگر وہ منش روجپ
کوئی راج کمار ہوں گے، تو ان دونوں کو بدھ میں جیت کر ان کی
استری چھین لاؤں گا۔

۴
چلا اکیل جان چڑھ توواں۔ بس مارچ بندھوت جھواں
ایہاں رام جس جگتی بنائی۔ ستھوا اکا سو کھاسا سہائی
ایسا دھوا کر لکھ پیر اکیل ہی چڑھ کر راون وہاں چلا جہاں کہ
سمندر کے کنارے مارچ نامی راکشس رہتا تھا۔ شوجی کہتے
ہیں کہ سچ پارتی! اُدھر شری رام چند ہی نے جیسی جگتی بنائی
سو اس سہاوی کی کھاکو شکھو۔

۲
چھمن گئے بن میں جب لیں مول پھل کند
چنک ستاس بولے پیر ہی کوکے شکھ برند
لکھمن جی جب کند مول پھل خینے کے لئے بن میں گئے
تو کر یا اور شکھ کے کھنڈار شری رام چند ہی ہنس کر سیتا جی سے
بولے۔
ستھو پیر یا برت مچر سٹیل۔ میں کچھ کرب لبت کر لیل
تہہ پاوک مہنہ کر مہو لو اسیا۔ جو لگ کر دل اسیا پر ناسط
ہے جیاری! سچ ہی سرتا دھم کا بلن کرتے والی اور
سندر شیل والی! سنو۔ لہا اب کچھ منو کھنڈش لیل کر لیں گے۔
تم اس وقت تک لکھن میں ہو اس کرو جب تک کہ میں کشا
کا ناش کروں۔

۲
جہ میں رام سب کہا بھائی۔ پیر بھگوت بدھ سہ ایل سہائی
سچ کوئی بھگوت کھنڈ سہتیا۔ تیسے سیل روپ سہ سہتیا
یہ ہی شری رام جی نے سمجھا کر کہا۔ توں ہی سیتا جی پر بھو
کے چروں کا ہر دے میں دھیان دھکر کرنی میں سا گیش سیتا جی

تاسوں نات ہیر نہیں کیجئے۔ مارا کیئے جیائیں نیجئے۔
تب مارنے کے کہا۔ ہے دس مکھا سنسے وہ منش روپ میں
چراچر جگت کے بشور ہیں۔ ہے نات! اُن سے دشمنی نہ کیجئے
اُن کے مارنے سے جب جیو مرتے ہیں۔ اُنکے جلائے سے سب
جیو جیتے ہیں۔ (ارتھات جگت کی پیدائش اور لے کے
ایک مارتہ ہی سواری ہیں) (اُنکی اچھیا سے سنسار جتا اور

موتا ہے) ۳
مٹی لکھ راگن گیتو کمارا۔ بنو پھر سر رکھو جی موہی مارا
ست جوچن ایٹول جھن ماہی۔ تنہ نہ بن ہیر کس کس کھل ناہیں
ہی راج کمار مٹی و شرا متری کے بھیک کی رکشا کرنے گئے
تھے۔ اُس سے شری لکھنا تھی نے پنا بھلی کا بان مجھے مارا تھا۔
جس سے میں گھین بھریں سوچن کی دوری پر لگا۔ اُن سے ویر
کرنے میں بالکل بھلائی نہیں ہے۔

بھئی تم کیٹ بھڑاگ کی ناٹی۔ جہتہ تہ نہ بن کھیلوں ڈو بھائی
جول فرات تدی اتی سور۔ تنہ نہ بنی ہر دھی نہ آئیں پورا
میری رشا تو تب سے بھرنی نام کیڑے کے ٹمنہ میں پٹ
ہوئے جھینگا آؤ کیڑے کی طرح ہوئی ہے۔ اب میں جہاں
تہاں شہری رام اور کشمن کو دیکھتا ہوں۔ اگر وہ غفلت بھی ہیں تو
بھی ہے نات! وہ بہت شور مبر ہیں۔ اُن سے درودھ کے
کبھی گورا نہ پڑے گا (ارتھات اُنکا درودھ کر کے کبھی میاہی
نہوگی)

جیہیں تار کا سا ہو موت کھڑے نیوہر کو دند
کھر روشن تبسرا بدھیلو منج کہ اس پر بیت
جس نے تار کا اور سا ہو کو مار کر شوی کا دشمن توڑ
دیا۔ کھر روشن اور تریشرا کا بدھ کر ڈالا۔ بھلا منش بھی کہیں
ایسے پہاڑ پر چڑھ کر رہتے ہیں!
جاہو کھن کل کسل بھاری رشتت جہا دنیہ سی ہو کاری
گر جو جہا کھن کسی تم لڑا۔ کہو جگ مہی سمان کو جود با

لے اپنا ہی چھایا سورتی وہاں رکھ دی۔ بیتا جی جیسا ہی تیں
رُوب اور خیرتا بھاؤ اُس چھایا سورتی کا تھا۔

لکھن ہوں یہ سرم نہ جانا۔ جو کچھ چرت رچا کھگواتا
دس لکھ گیتو جہاں مار کیا۔ ناٹے ماٹھ سو رکھتے تیا
کھگوان کی اس لپٹ کو لکھن جس جی لے بھی نہیں جانا۔
راون وہاں گیا جہاں کہ ماتھ کھا، یج اور عرض کے اندھے
راون نے مارتھ کو سر نہ دیا۔

نون نیج کے اتی رکھ داتی۔ جے انکس دھن اور گ بلانی
بھے دیکھ لے کے پر یہ پانی۔ جے اکال کے کسٹم بھوانی
نیج کی مہر جی بھی ڈک دینے والی ہوتی ہے۔ جیسے آنکس
جھاک کر ہنسی کو داتا ہے۔ دشمن جھاک کر ہی نشاد داتا ہے
سانپ جھاک کر ہی کاٹتا ہے۔ اور ٹی جھاک کر ہی چوہے کو
چھتی ہے۔ رشتوں کے بیٹھے بیٹھے مچن ہیں بھے دینے والے
ہوتے ہیں۔ جیسے بغیر دم کے پھول۔

کر لو جہا مارتھ تب سادہ پوچھی بات
کون بیتو مہن بیگرائی اکسیر تہو تات
تب ماریج نے راون کی پوجا کر کے ترے اور کے ساتھ
اُن سے پوچھا ہے نات! اس آنا پریشاں کیوں ہے!
اور آپ اکیلے کیسے آئے۔
جہاں

دس لکھ سکل کھتا پھی آگس۔ کی بہت آجیان ابھا گس
ہو ہو کوپٹ رگ تہر پھل کاری۔ جیہی بدھی براتوں نری ناری
ابھا گے (بدھت) راون نے ابھیان کے ساتھ ساری
کھتا مارے کے سامنے کی اور اُس سے کہا کہ تم چل کر لے
والے کیٹ کے ہرن جو جس آؤ گے سے میں اور کے رام
رام کی تہی کو راؤں۔
تیں نہیں مٹی کہا سہو دس سہو۔ تے نہ سب برا جہا ایسا

اس لئے آپ اپنی اور اپنے کل کی کشتی (غیر) و جا کر گھر
لوٹ جائیے۔ یہ مین کرواؤں میں نہیں گیا۔ اور اُس نے اترے کو بہت
سی نکلیاں دیں۔ اور کہا، اسے موڑو کہ! تو کوڑی طرح مجھے اپدیش
دے کر سمجھاتا ہے؟ بتاؤ یہی! میرے سمان سفنار بھر میں کون
شود ویر ہے!

تب نامتو ہر دے انور مانا۔ نور ہی بروہیں نہیں کلیمان
سستری مری پہ کچھ ہوشی یہ بندہ کوی بھاس گئی
تب ایچ نے من میں ویا کیا کہ بھیا بند مری (راز والی)۔
گھر کا بھیدی (سوامی) ہو کر گھر (دھوان)۔ شید (حکیم) کچھٹا۔ کوی
اور سوٹیا۔ ان نویشوں سے دیر کرنے میں کلیمان تہیں ہوتا۔

ایک بھانت نہیکھا نچ مرنا۔ تب تا کیسی رگھو نایک بھرنا
 اترودیت ہوئی پڑھ بھاگیں۔ کس مڑوں گھوٹی بھر لاگیں
 دونو طرف ہی مار بچ کو اپنی موت دکھائی دی۔ تب اُس
 نے شری رگھو ناگھجی کی شرن میں جانے میں ہی بھلائی سمجھی اُس
 نے سوچا کہ اگر میں راوَن کا گھنا نہیں مانتا تو یہ ابھلا کا تجھے ابھی
 ارڈا لے گا۔ اس نیچ کے ہاتھ سے سرنے کی بجائے تو یہی بہتر ہے کہ
 شری رگھو ناگھجی کے تیر سے مڑوں۔

اے جیہ جان دسان سدا گا۔ چلا رام پد پر کیم ابھڑگا
من کی ہر ش جناو تہ سہی۔ آج دیکھو یوں پر م سہی
ہر دے میں ایسا وچار کر مار کج راؤن کے ساتھ ہو گیا۔
شری رام جی کے چرتوں میں اس کی اوٹ پرتی ہے۔ اُس کے
من میں بہت جی اُسنده ہے کہ آج میں دھینے ہوں جو اُسے پر م
پیارے کے درشن کرنے جاتھا ہوں پر تو اُس نے دل کی اُمتد
کو راؤن پر ظاہر نہیں ہونے دیا۔

چهند رنج یرم پرستم دید که لوچین پشعل کرسکه پا یتهول
شری سبت انج سمیت کر پا نحت بدن لا یتهول
زیر بان : ایک کرده جا کر بگفتی بس ہی بسکری
رنج پانی سر سندهانی سو موئی بدی ہی سکه ساگر مری

مارکیج سن ہی من میں سوچ رہا ہے کہ آج اپنے پیسہ پر تم کو دیکھ
 گرا لکھوں کو سپھل کر سکھ یاؤں گا۔ یہ تاجی اور دشمن سمیت شہری
 رام چندر کے چوڑوں میں من لگاؤں گا۔ جن کا کردہ دھمی مکتی
 دینے والا ہے۔ اور من کی بھتیجی اُن ستونتر پر جو کو بھی دش میں کرتے
 والی ہے۔ اب آج میں دھندہ نہیں کہ دہی سکھ سا گر لکھو ان اپنے
 ہاتھوں سے ان دھنڈ پر پڑھا کر میرا بدھ کریں گے۔

ہم یا بھیس دھڑ دھڑات دھڑی سراسن بان
 پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر
 میں اپنے پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر
 پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر
 کس کا ہے؟
 چوہائی

نیلہی بن نکٹ دسان گئیو رتب مالیرج کپٹ مرگ کھیمو
 اتی بجیتہ کچھ برنی نہ جانی کنک دیہہ ستی رچیت بنائی
 جہاں شری رگھوناتھ جی رہتے تھے۔ راولن اُس جہاں کے
 نزدیک پہنچی تب مارتھ کپٹ کا بہن بن گیا۔ وہ بہت ہی نوالا تھا۔
 ایسا بڑا لاکچر ورنن ہی نہیں کیا جاسکتا۔ اس کا شمار سنہری تھا۔ وہ
 مینموں سے جو کرنا یا ہوا تھا۔

سینا پر دم رچ مرگ دیکھا۔ انگ انگ سمٹو ہر سیکھا
 ستھو دیو رگھو سیر کر پالا۔ ایسی مرگ کرائی سندھیا لا
 سینا جی نے اس پر دم سندھ مرگ کو دیکھا۔ جس کے انگ
 انگ کا روپ اتنی انت منوہر (بے حد دلکش) تھا۔ وہ شری رام جی
 سے کہنے لگی۔ ہے دیو! یہ کرپالو رگھو میرا ستھ۔ اس مرگ کی
 چھال بہت ہی سندھ ہے۔

سیتہ سندھ پر کھو بدھ کر ایسی ۔ انہو جرم کہت بیدیری
تب لکھتی جانت سب کارن ۔ اچھے برش سر کاج سنوارن
جانکی بجائے کہا ۔ ہے سیتہ برت دہاری پر کھو جی ۔ اس
کو مار کر اس کا چمرا چھ لاد مجھے ۔ تب تیری رکھو ناخہ جی سب

پہلے اس نے زور سے پکار کر چھن کا نام لیا۔ اور پھر جن میں
شری رام جی کا سحر کیا پلان تیاگ کرتے تھے اس نے اپنا
راکشی شری پرگٹ کیا اور پریم اندر دھاکے ساتھ۔ شری رام جی
کا سحر کیا۔

انتر پریم تاسو پہچانا۔ مٹی در لہجہ گئی دینی سجانا
انتر پانی پر پھو شری رام جی نے اس کے ہر دے کے پتے
پریم کو بھان کر اسے وہ گئی دی جو مٹیوں کو بھی در بھپے۔

پہلے سحر شری رام جی پر پھو گئے گا نہ
انج پد دینہہ اسر کہنہ دین بندھو رگھونا تھ
دیوتا بہت سے پھول برسا رہے ہیں اور پھو کے گلوں کی
کھانسی گارے ہیں۔ کہ شری رگھونا تھ جی دین بندھو رگھونا تھ
اسر کو بھی اپنا پریم پد دے دیا۔

کھل پدھنرت پھے رگھو میرا۔ سونہ چاب کر کٹی تو نیسرا
ارت کر سٹھی جب سینتا۔ کہ پھن سن پریم بھیتا
دشت ارتھ کو کر کر شری رگھو میر جی فوراً لوٹ پڑے۔
اتھ میں دھنش اور کس ترکش شو کھادے رہا ہے۔ اور ہر جب
سینتا جی نے مرتے ہوئے مار پیچ کے ٹکڑے سے نگلی ہوئی آواز کا
لکشمی "سٹی تو بہت ہی ڈر کر لکشمی جی سے کہنے لگیں۔

چاہو بیگ سنگٹ اتی بھراتا۔ پھن جی کہی کہاسنو ماتا
بھرنی بلاس شری لے ہوئی۔ سینے ہوں سنگٹ پرے کہ سوئی
تم جندی جاؤ۔ تمہارے بھائی سنگٹ میں پڑے ہوئے نہیں
پکارتے ہیں۔ لکشمی جی نے ہنس کر کہا۔ ہے اتا مٹو جن کی بھوٹوں
کے اشارے سے ساری دنیا کی لے ہو جاتی ہے کیا وہ شری رام
چند جی بھی سینے میں بھی سنگٹ میں پڑ سکتے ہیں۔

مرم بگن جب سینتا بولا۔ ہری پریرت پھن جی من ڈولا
بن دی دیو سونپ سب کا ہو چلے جہاں راہی سسسی راہو

یکہ جانتے ہوئے بھی دیوتاؤں کے بہت اچھے پر سن ہو کر آئے۔

مرگ بلک کٹی پری کر بانڈھا۔ کر تل چاب رچہ سر ساندھا
پر پھو چھن ہی کہا بھائی۔ پھرت بین نسچر بہہ بھائی
ہرن کو دیکھ کر شری رام چندر جی نے کمر میں ترکش بانڈھا
اور لاکھ میں دھنش لے کر اس پر سندربان چڑھایا۔ پھر پھو
رام چندر جی نے لکشمی جی کو سمجھا کر کہا۔ کہ بے بھائی ابن میں
بہت سے راکش وغیرہ گھومتے ہیں۔

سینا گیری کر سٹور کھواری۔ بھئی بیک بل سمے یاری
پر پھو بی بیک چلا مرگ بھائی۔ دھائے رام سران سا جی
تم بھی اور دیوار پور دک وقت کو اور بل کو دیوار کرسیتا
جی کی رکھوالی کرنا۔ پھر پھو شری رام چندر جی کو دیکھ کر ہرن بھاگ
نکلا۔ شری رام چندر جی دھنش سینھال کر اس کے پیچھے دوڑے۔

نگم نکتی سور دھیان نہ پاوا۔ مایا مرگ پاپہیں سودھا وا
کہوں کھٹ مٹی دور پرائی۔ کہوں کہ پر گئے کہوں بھپائی
وہ جن کا پار نہ پا کر مٹی مٹی (یہ بھی نہیں یہ بھی نہیں) کہہ کر وہ
مہلتے ہیں۔ اور جن کو شو جی بھی دھیان سادھی میں نہیں پاتے۔
اور قات جو نہ بانی کاوشہ ہے اور نہ من اور نہ ہی کی وہاں تک پہنچ
جے۔ وہ شری رام لایا کے بنے ہوئے بھوٹے ہرن کے پیچھے دوڑے
جاسے ہیں۔ وہ ہرن بھی دور بھاگ جاتا ہے۔ کبھی ظاہر ہو جاتا

پر گشت دھرت کر تھیل بھواری۔ اپنی باہی پر پھو ہی گھوڑے دھواری
سب رام چھن سر مارا۔ دھرنی پر پھو کر گھوڑ پکارا
اس پر کار ظاہر ہوتا ہوا اور چھپتا ہوا۔ اور بہت سے پھل
گھاتا ہوا وہ ہرن شری رام چندر جی کو بہت دُور لے گیا۔ تب شری
رام جی نے نشاد تاک ایک لکھن بان مارا۔ وہ ہرن گھوڑ شہ کر کے
دھرنی پر گر گیا۔

چھن کر پھو لے نا ما۔ پاپہیں سحر سے من مہنہ لاما
پران بخت پر سے مٹی سنج دیہا۔ سحر سے سی رام سمیت سینہا

سنت چن دس سیں رسا نا۔ من مہنہ چن بندی سکھ مانا
جیسے شیر کی شیرنی کو ناچیز خرگوش چاہے ویسے ہی سو
راکشسوں کے لاج تو کال کے دوش ہو کر میری جاہ کر رہا ہے۔
یہ چن چن کر رادن بن بھن گیا۔ لیکن من میں اس نے سیتا جی کے چرنوں
کی بندنا کر کے بڑا سکھ مانا۔

کرودھ و نت تب اون لینہ سہی رکتھ بیٹھائے
چلا گئیں تھہ اتھ رکتھ ہانک نہ جائے

تب غصے ہو کر جوش میں آکر رادن نے زبردستی سیتا
جی کو اٹھا کر رکتھ پر بیٹھا لیا۔ اور وہ فوراً ہی آکاش مارگ سے
چلا۔ وہ ڈر کے مارے اتنا سہم گیا تھا کہ اس سے رکتھ ہانکا نہیں
جاتا تھا۔

چوہائی

ہاجک ایک بھر رگھو ریا گیا۔ یہیں امرا دھ بسا رہو دایا
آرت ہرن ہرن سکھ ایک۔ ہارگھو کل سمر وچ دن نایک
سیتا جی دلاپ کرتے لگیں۔ ہے جگت کے لاشنی ویشری
رگھو ناکھ جی! آپ نے کس امرا دھ کے کارن مجھ پر یا کرنا چھوڑ
دی ہے۔ رگھو پٹیر کے ہرنے والے شہزادگوں کو سکھ دینے والے
ہے رگھو کل روٹی کھل کے کھلانے والے سورج۔

ہاجکمن تہہارا نہیں دوسا۔ سوکل پائہیوں کتہہیوں رسا
بدب دھ پلاپ کرت بیدہی۔ کھو کر پاپ بھو دور سنہری
سبے لکشنس! تہہارا اس میں کوئی دوش نہیں ہے میں نے
کرودھ میں آکر تم کو بھی ڈرے بھنے نہیں کہے۔ سواش کا پھیل پالیا۔
ہائے پر بھو کی کر پاتہ بہت ہے۔ یہ تو وہ پر تہم پر بھو بہت
دور رہ گئے ہیں۔ شری جانکی جی اس پر کار بہت دلاپ کر رہی
ہیں۔

بیتی موری کو پر بھو ہی منداوا۔ پرود اس چہہ ما سکھ کھاوا
سیتا کے دلاپ سن کھاری۔ بھئے حراجہ جیو دکھاری
میری یہ دیتا (محببت) سواشی کو جوان جا کر سنا دے
پچھیکے سوم دس کو گدھا کھانا چاہتا ہے سیتا جی کے چہاری

لکشن جی کے چن سن کر سیتا جی ان سے چلے گئے
عند کہتے لگیں تب بھگوان کی پیرنا سے لکشن جی کا من بھی بھل
پہنکا۔ وہ سیتا جی کو بے اور دستاؤں کے دیوتاؤں کو سوئپ کر
وہاں چلے۔ جہاں کہ رادن روٹی چندرما کے لئے راہور دپ شری
رام جی تھے۔

سون پنج دس کنڈھر دیکھا۔ آٹھ انگٹ جتی کے بیدشا
جاگیں ڈر سر اسر ڈر ابیں۔ لہنی نہ نید دن آٹ نہ گھاپیں
منو دس سیں سوال کی تابیں۔ ات ات تھے چلا پھر سہا پیں
اے کینتھ پاک دیت کھگیا۔ وہ تہ تیج تن بدھی مل لیسا

جب رادن نے لکھا کو سوئی دیکھا۔ تو سنیا سی کے بھیس میں
وہ سینا جی کے نزدیک آیا۔ جس رادن کے دھ سے دیوتا اور دیوتا
کو ڈر کے لئے رات کو قیند آتی اور نہ دن میں وہ بیٹ بھر
ان کھاتے تھے۔ وہی دس بہروں والا رادن کتنے کی طرح ادھر
ادھر تار کر چیکے سے وے پاؤں چوری کے لئے چلا۔ کاک
کھینڈ جی کہتے ہیں۔ ہے گڑ جی! اس پر کار بڑی راہ پر پاؤں
رکتے ہی شری من نہ سج۔ تہہ جی اور نہ مل درہ کھیر بھی نہیں رہتا

آنا بدھی کر کھٹا سہا پائی۔ لاج نہیتی بھے پر پتی دیکھائی
کہہ سینا سونو جتی گوسائیں۔ پور لہو بچن دشت کی ناپیں
رادن نے بہت پر کار کی سندھ رکھائیں کہہ کر سیتا جی کو راج
نیتی۔ بھے اور پریم دکھلایا۔ سیتا جی نے سب کچھ سن کر کہا ہے
جتی گوسائیں! سونو تم تو دشتوں کے سے بچن بول رہے ہو۔

تب رادن پنج روپ دیکھاوا۔ بھئی بھجے جب نام منداوا
کہہ سینا دھز صیوچ کا ڈھوا۔ آئے گئے پر بھو پر کھل ٹھاڈھا
تب رادن نے اپنا اصلی روپ دکھایا۔ اذہ جب اس
نے سیتا کو اپنا اصلی نام کہہ سنا یا۔ تو وہ ڈر کے مارے سہم گئی۔ پھر
انہوں نے گہرا دھیرج دھر کر کہا۔ اذہ دشت! اذہ اٹھو تو تھی پر بھو
نکے۔

بھجے ہری پر بھو چھ دس چاہا۔ بھجے جی کمال میں نہ پھر ناما

دلاپ کو سن کر جڑ جیتن بھی جیو دکھی ہوئے۔

گیدھ راج سن آرت بانی - رکھو کل تلاب ناری پہچانی
اوشم نسا چر لینے جانی - جے ملیچھ پس کپلا گانی
گیدھ راج جٹاؤ نے سیتا جی کی دکھ بھری بانی سنی۔ اکی
لے پہچان لیا کہ یہ رکھو کل تلک شری رام چند جی کی تپنی ہیں
اُس نے دیکھا کہ بیچ راکشس اس کو زبردستی لئے جا رہا ہے جیسے
کوئی کپلا گائے کسی ملیچھ کے دیش پڑ گئی ہو۔

سینے پتیری گری جن تراسا - کر سٹیوں جا تو دھان کر ناسا
دھاوا کرو دھوت کھا گئیں - چوٹے پی پریت کہنے جیسیں
وہ بولا ہے سیتا پتیری! ڈرو نہیں - میں دشت راکشس
کا ناش کروں گا۔ یہ کہہ کر بھی جٹاؤ کرو دھ سے بھر کر راون پر
ایسے بھٹا جیسے پریت پر اندر کے ہاتھ سے چھوٹا ہوا بھر گرتا ہے

لے لے دشت ٹھٹھا کن ہوئی - نر بھلیسی نہ جانہی موہی
آرت دیکھ کر تانت سمانا - پھر دس کندھر کر اٹھانا
گیدھ راج جٹاؤ نے جوش میں آکر لدا کرتے ہوئے کہا۔
او دشت! بکھرا کیوں نہیں ہوتا؟ نذر ہو کر کیسے قیلا جاتا ہے۔
کیا تو مجھے نہیں جانتا جٹاؤ کو کم راج کے سہان آتا ہوا دیکھ کر
راون گھوم کر من میں سوچنے لگا۔

کی سیناک کہ کھاب تپ ہوئی - حم بل جان بہت تپ سوئی
جانا جڑ جٹاؤ ایہرا - مم کر تیر تھ جھان شری دیہا
کہ کیا یہ سیناک پر بہت میری طرف پکا آ رہا ہے۔ یا بھئی
راج گرٹ بڑھا کر ہے۔ پردہ گرٹ تو اپنے سودی دشنو سھت
میرے بل کو جانتا ہے۔ کچھ پاس آئے پر راون نے پہچان لیا۔
کہ یہ تو بڑھا جٹاؤ ہے۔ یہ آج میرے ہاتھ رہی تیر تھ میں اپنا
شریر چھوٹے گا۔

سنت گیدھ کرو دھ آترو دھاوا - کہ ستورا وں مور کھاوا
تج جانی ہی کسل گرہ جاہو - ناہیں تو اس ہو سہی ہو باہو

یہ سن کر گیدھ راج بڑے کرو دھ سے بھر کر شری تیزی سے دوڑا
اور بولا۔ راون! میری نصیحت کو سنو۔ جانکی جی کو چھوڑ کر کشتل
سے (خیر منا کر) اپنے گھر لوٹ جاؤ۔ نہیں تو ہے بہت بھجاؤں
والے! ایسا ہو گا کہ۔

۹
رام روش پاوک اتی گھورا - موہی سکل سلکھ کل تورا
اترو نہ دیت وسانن جو دھا - تب ہی گیدھ دھاوا کر کرو دھا
شری رام جی کے کرو دھ روپی بھیاناک اگنی میں تیرا سارا
کل (دش) پینگوں کی طرح بھسٹم ہو جائے گا۔ یو دھا راون کے
اس کا کچھ جواب نہ دیا۔ تب گیدھ راج کرو دھ کر کے راون پر
لیکے۔

۱۰
دھر کج بر تھ کینہہ ہی گرا - سیت ہی لاکھ گیدھ مینی پھرا
چوچینہ مار مارا رسی دہری - دندا یک بھٹی موہو جہا تہری
اس نے راون کے بال پکڑ کر اُسے لٹھ سے اُتار لیا۔ راون
زمین پر گر پڑا۔ گیدھ راج جٹاؤ سیتا جی کو ایک طرف بٹھا کر بھر
واپس لوٹا۔ اور چوچین مار مار کر اس کے شریر کو پھینک کر ڈالا۔ اس
سے گھڑی بھر کے لئے راون کو مور چھا ہو گئی۔

تب سکرو دھ لسنچ کھسیا نا - کاڈھیس ہی بریم کرال کر پانا
کاٹے سی کچھ پراکھٹ دھرتی - سمر رام کر او کھت کرنی
کھسیا نا ہو کر راون نے کرو دھ کے ساتھ ایک بہت ہی
بھیاناک کٹار نکالی۔ اور اُس کٹار سے مار کر کے جٹاؤ کے پیچھے
کاٹ ڈالے تب گیدھ راج جٹاؤ شری رام جی کی وچتر لیا کا
سمن کرتا ہوا پرتھوی پر گر پڑا۔

۱۱
سیت ہی جان جڑ تھائے ہوئی - چلا اٹا بل تراس نہ تھوئی
کرت بلاپ جات تھ سیتا - بیا دھ بس جنو مری سچھیتا
سیتا جی کو پھر لٹھ پر زبردستی چڑھا کر راون بڑی تیزی کے ساتھ
چلا وہ بہت ہی زیادہ کچھ بھیت تھا۔ سیتا جی دکاش میں دلاپ کرتے
ہوئے جا رہی ہیں۔ انہو شکاری کے دیش میں آئی ہوئی کوئی ہسی ہوئی

ہرئی پڑ۔

رگڑی پر بیٹھے کپتہ نہاری۔ کہہ بڑی نام نہ پٹ ڈاری
ایہی ہنسی سیت ہئی لے کیو۔ کین اسوک مہنہ راکھت بھینو
سیتا جی نے آکاش مارگ سے جاتے ہوئے پریت پر بیٹھے
ہو مے کچھ بندر دیکھے۔ اور ہری نام لے کر تتر ڈال دیا۔ اس
پر کارا دن سیتا جی کو لے گیا اور انہیں شوک باکس جا کر رکھا۔

مار پڑ کھل بھہر بھئی کھئے اور برتی دکھائی
تب اسوک پاو پتر تھسی جتن گرائی

وہ دشت سیتا جی کو بہت پرکاش سے بھے اور برتی
دکھا کر باران گیا تب سیتا جی کے رکبے کے بنے اس نے ایک
اشوک پر کش کے نیچے بند ولہیت کر دیا۔

نواہن پاراں چھاوشرام

آشرم دیکھ جائی سینا۔ بھے بھل میں پرکرت دینا
لکشمی جی سمیت پرکھو ہاں گئے۔ جہاں کہ گودا ہری کے
کنارے اُن کا آشرم تھا۔ آشرم کو جانگی جی سے خلی دیکھ کر وہ
سادھارن دنیاوی دین دیکھوں کی بھانت ویاہل سے ہو گئے۔

ہاگن کھان جانگی سینا۔ روپ سیل برت نیم سینا
چھمن سچھلے بھہر بھائی۔ پچھت پچھت پچھت پچھت پچھت
ہاگن کی کھان جانگی! ہا! روپ سیل برت اور نیوں
میں پتر سینا! لکشمی جی نے بہت پرکار سے سمجھایا۔ تب شری
رام جی ویاہل ہوئے سیلوں اور درختوں کی قطاروں سے سینا
جی کا پتہ پوچھتے ہوئے چلے۔

سچھلے مرگ بے مھک شری۔ تہہ دیکھی سینا مرگ نینی
کھنچنی شک کیوت مرگ مینا۔ مھپ نگر کو کھلا پر مینا
ہے لیتو پچھو ہے ہونوں کی قطاروں! تم ہے کہیں
مرگ نیتی سینا کو دکھا ہے۔ کھنچنی، طوطا، کھو تر، ہرن، کھنچنی
کھونوں کے گروہ اور سہری کوئی۔

کند کلی دارم دامنی۔ کسل سرو سسی اسہی بھائی

جیہی بری کیٹ کزنگ سنگٹھائے چلے شری رام
سوچھی سینا راکھ اُرتی رہت ہری تام
جس پر کار کیٹ کے ہری کے ساتھ شری رام جی ہوئے
تھے۔ بھگوان کی اسی شوکھا کو ہر دے میں دھارن کر کے وہ نام
نام لیتی رہتی ہے۔ جوہنی

دھو پتی لہج ہی اوت دیکھی۔ باہج چنتا کینہی۔ سیکھی
جنگ ستا پر پیر سہو اکیلی۔ اہیہو نات پچن کم سیلی
لکشمی جی کو آتے دیکھ کر شری دھونا تھ جی نے ظاہر داری کے
طور پر بہت چنتا کر کے کہا۔ ہے بھائی! تم نے جانگی جی کو اکیلی
پھوڑ دیا۔ اور میری آگیا کا انگھن کر کے یہاں چلے آئے۔

نہی نہ پھر ہیں بن باہیں۔ م من سینا آشرم ناہیں
گہ پد کس انج کر جواری۔ کہیو نا تھ کچھ موہی نہ ہواری
راکشوں کے گروہ بن میں گھسے پھرتے ہیں۔ میرے من
میں ایسا آتا ہے کہ سینا کٹیا میں نہیں ہے۔ بھگوان شری رام جی
کے چرن پڑ کر ہاتھ جوڑ کر لکشمی جی نے کہا ہے نا تھ! میرا تو کچھ
بھی دوش نہیں ہے۔

انج سمیت گئے پرکھو تھواں۔ گودا وری تھ آشرم جھواں

سادھارن جن سوداے کی بھانجیا پر تر کر رہے ہیں۔ آگے
جانے پر انہوں نے گیدھ راج جٹا کو دیکھا۔ پوٹری رام جی
نے چوڑوں کا سمرن کر رہا تھا۔

کر سروج سر پر فیکو کر یا سڈھو ر گھوڑ پیر
ہر گھ رام چھپی دھام بکھ نکت کھی سب پیر
کر یا ساگر شری رگھو دی جی نے اپنے ہاتھ کس سے گیدھ راج
کے سر کو چھوڑا۔ شوکھا کے دھام شری رام جی کا لکھ دیکھ کر اُن کی
سب پیشو مسٹ گئی۔ چیلٹی

تب کہ گیدھ بچن دھو دھیرا سٹھورام بھنجن بھو بھیرا
تاکھ دساتن یہ گتھی کینھی۔ بھنہیں کھل جنک تاسر لیشھی۔
تب گیدھ راج جٹا پونے دھیرج دھیر کر یہ بچن کہے۔ ہے
جتم من سندر کے بچے کا ناش کرنے والے شری رام جی! سٹھنے۔
ہے ناگھ! میری دشا داؤل نے کی ہے۔ اُسی دشت لے جانا جی
کو ہر لیا ہے۔ تلیق اتی کر سٹی کی نائیں
دس لال پٹھو ر اٹھیں پیرانا۔ چیلن ہیست اب کر یا ندھانا
ہے گوسائیں! وہ سیتا جی کو لے کر دشت کی اور گیا ہے کوچ
کی طرح سیتا جی دلاپ کرتی ہوئی عادی تھی ہے پر پٹھو دیں نے اپنے
دشت کرنے کے لئے پیراؤں کو روکے رکھا تھا۔ ہے کر یا کے بھنڈار باب
پران نکلا ہی چاہتے ہیں۔

رام کہانن راکھو تاتا۔ مٹھ مسد کاٹے کہی تیرہیں باتا
جا کر نام مرت مگھ آوا۔ ازھمٹو نکات ہے شری کاوا
شری رام چند جی نے کہا۔ ہے نات۔ اپنے شری کو قائم
رکھے۔ جب جٹا پونے لکھ سے مسکراتے ہوئے یہ بات کہی۔ کہ مرتے
سے جس پر بھوکا نام زبان پر آجائے سے بھاپا پی پُرتی بھی نکات
ہو جاتا ہے۔ ایسا دیکھ کر شریوں نے گایا ہے۔
پرست اس جہنم کے من بابیں۔ تنہ کہنہ جاس زرا بھ کچھ نائیں
تن بچت جات جاتو تم دھاما۔ بیٹوں کاہ تہہ پورن کا ما

برکے پاس منوج دھن ہنسا۔ کچ گہری بچ گشت پر ہنسا
شری بھل لکھ کبلی ہرشا بیں۔ نیک نہ منک سچ من ہا بیں
سو جانکی تو ہی بنو آج سچے سکل پائے جنورا ج
کندلی، ناز، بچلی، کمل، موسم سر کا چندرا، ناگنی،
برن کی بھانسی، کا دیو کا دھنش، ہنس، باھتی اور شیر سب
آج اپنی تعریف سن رہے ہیں۔ بیل، سونا اور کیلا پر سن ہو رہے
ہیں۔ اُن کے من میں ذرا بھر بھی شک اور شرم نہیں ہے۔ اُجائی
سٹو تہارے ہتارے سب آج ایسے پر سن ہیں۔ انوار کورا ج
بل گیا تو۔

اور یہی ان تین جویائیوں کا بھادار تھا یہ ہے کہ ہے جاگی!
تہاری آنکھوں کے آگے ہر گتھی کھلی کھل سب لگاتے تھے تہاری
ناک کے سامنے بھونے آواز کے سامنے کوئل دانتوں کے
سامنے کند کا کٹی اور آمار دانہ، رنگ اور تیج کے سامنے بچلی
و مٹھ کے سامنے کمل اور چندرا، بیل کے سامنے ناگن اور برن
کی بھانسی، بھوؤں کے سامنے کام دیو کا دھنش، چال کے سامنے
ہنس اور لکھتی کمر کے سامنے شیر سب شو بھیا ہیں لکھتے۔ اب
تمہاری غیر حاضری میں اپنے سمان اور کسی کی شو بھانہ دیکھو
آمنہ اور پر سن ہیں۔ ناؤ انہیں راج بل گیا ہو تمہاری موجودگی
میں تو کوئی انہیں پوچھتا نہیں تھا۔ لیکن آج یہ اپنی تعریف سن رہے
ہیں۔

کے ہنرجات انکھ تو ہی باہیں۔ پیر یا بیک پر گٹھیں کس ناہیں
ایہی پڑھی کھوجت پلچت سوامی۔ منہوں تہا بیری اتی کامی
ہے جاگی! تم سے سب کی شو بھ کیسے سہی جاتی ہے!
کیا کھے اُن کی شو بھانہ دیکھ کر حسد نہیں ہوتا ہے پیاری! تو جلدی
ہی بیکٹ کیوں نہیں ہو جاتی۔ اس پر کار سوامی شری رام جی سیتا جی کو
کھوجتے ہوئے دلاپ کرتے ہیں۔ ناؤ کوئی شری کے دیکھ سے اتی
انت دیکھی کا پیٹش ہو۔

پورن کام رام مسکھ راسی۔ مچ چرت کر آج اینا سی
آگیں پر اگیدھ پٹی دیکھا۔ سٹھرت رام جی جنہم رکھا
پورن کام، آمنہ کی راشی، اجنا اور اناشی شری رام جی

جی کے من میں سدا دوسروں کو بھلائی کرنے کا خیال رہتا ہے۔ ان کے لئے اس سند میں کچھ بھی ذکر نہیں ہے یہ بات احم اپنا اثر کر کے پیر کے ہمام کو جاؤ۔ میں تم جیسے پورے کام کو یاد کیا ہوں؟

سیتا پرست تات جی کہہ پوتا سن جانی
جوں میں رام توکل بہت کہی ہی دسان آئی

ہے تات! سیتا پرست کی بات تم جا کر پتا ہی سہی نہ کہنا۔ یہی تو وہم ہوں۔ تو دوش مکھ راون اپنے کل بہت دہاں آکر خود ہی اپنی زبان سے کہیگا۔
(چھانی)
گیدہ دیہہ بچ دھری روپا۔ جھوٹا بہہ پٹ پیت اٹو پیا
سیام گات اپنا لال بچ چاوی۔ استنی کرت تین بھیر باری
چٹاؤ لے گیدہ کا شری تیگ کر ہری روپ دھارن
کیا۔ اور بہت ہے وہ تیر گئے اور پیلے بستہ ہیں لئے قیام شری
ہے۔ وصال چار بھجیا میں ہیں بنیتروں میں آند کے آند بھر
کر وہ بھگوان کی استنی کرنے لگا۔
چھند

جے رام روپ اڑپ نرگن سگن گن پیریک سہی
دس سینیں باہو پیر چند چند سمرن دن مہی
پاکھو دکات سروج مکھ راجیو آیت لو جینم
نرت نومی رام کر مال باہو لساں بھو بھجے مو جینم
جے رام جی! یہی جے ہو۔ آپ کا روپ لاثانی ہے۔ آپ
نرگن ہیں۔ سگن ہیں۔ اور مایا کے تینوں گنوں (سنت راج ترم)
کے پیریک سروپ ہیں۔ دس سروپے راون کی پر چند بھجائوں کو
کھنڈ کھنڈ کرنے کیلئے پر چند بان دھارن کرنے والے اور پرتھی
کو سب جانے والے (اور کھات پرتھی کا بھاد دور کرنے والے)
جل بھڑے میگھ کے سمان سند شیا م شری دیاری، کس کے
سمان مکھ والے اور لال کس کے سمان نیتروں والے، وصال
بھجائوں والے اور جنم مرن روپی بھے سے چھڑانے والے کرپاؤ
شری لام جی میں آپ کو سدا منسکار کرتا ہوں۔

چھند - ۷ -

بلہم پریم انا دم اجم او یچتم اکیم اگو چرم
گو بندم گو پیر کو ندہ سر گیاں گن وھنی وھن
جھدام منتر حینت سنت انتت جن من لہ جھنم
نرت نومی رام اکام پیر یہ کام آوی کل دل جھنم

آپ اتھاہ (ایسم، غیر محدود) ملی والے ہیں۔ امانی،
اجناہ نراکار، اڈوتیہ (واحد لاشریک) من بدھی سے پرے
ہیں۔ آپ پیر پریم، اندریوں سے پرے۔ دکھ سکھ جہم مرن
آوی دونوں کو ہرنے والے۔ وگیان گن اور پرتھی کو دھارن
کرنے والے ہیں۔ جو سنت آپ کے نام کے نام منتر کا جاپ
کرتے ہیں۔ ان انتت سیدو کوں کے من کو آپ آندہ دینے والے
ہیں۔ آپ لشکا م بھگتوں کے پیارے تیک اور کام آوی دھنڈ
دوتیوں کے دل کو ناش کرتے والے شری رام جی کو سدا منسکار
کرتا ہوں۔ (چھند)

جیہی شرتی نرنجن برہم بیایک پر ج آج کہہ گا وہیں
کر دھیاں گیان برلک جوک انیک مٹی جیہی پا وہیں
سو پر گٹ کر ونا کند سو بھا برنداگ جگ موہ اکی!
مم ہرہہ پنچ بھرنگ ناگ اننگ بھہ چھپی سوہ اکی
جن کو ویدیکی شرتیاں۔ لایا رہت، برہم، ویایک نروکار،
اجنا کہہ کر گان کرتی ہیں۔ گیان ویراگ یوگ آوی انیک
سدا دھنوں کو انوشٹھاں کر کے مٹی جن جنہیں پراپت کرتے ہیں۔
وہی دیا کے دھام، شو بھا کے دھام پر گٹ ہو کر بڑ جیتن سدا
جگت کو اپنی لیلادوں دوارا مہرست کر رہے ہیں۔ میرے ہرے
کس کے بھونرا روپی انیک اننگ اننگ میں بہت سے کام یوں
کی سند شوبھا رہی ہے۔

جو اکم سنگم سبھا و نرمل اسم سم سیتل سدا
لشیتی جم جوگی جتن کر کرت من گو بس سدا
سورام راناو اس سنتت دس بس تری بھون دھنی
مم ارب سیو سو من سترتی جاس کیرتی پا و نی

جو بولی
کوئل چوت اتی دین دیالا۔ کارن نور گھونا تھ کر پالا
گیدھا دھم کھاک آتش بھولی۔ گتی دیتی جو حاجت جوگی
شری رگھو ناتھ جی بہت ہی کوئل (نرم) چیت والے
دین دکھیں پرندہ کرتے والے تین پنجیوں میں ادھم پنجی کو وہی
شبھ گتی دی۔ جسے یوگی لوگ مانگتے رہتے ہیں۔

سندھو املے لوگ ابھائی۔ ہری تھ ہو ہیں پشے نور اگی
پتی ہتھ کھوجت ہو بھائی چلے بلوکت بن بہتائی
شوخی کہتے ہیں۔ ہے بارتی استو۔ ان لوگوں کا کنتا
دو بھائیہ ہے جو بھگوان کو چھوڑ کر وشے بھوکوں میں پرہی
رکتے ہیں۔ پھر جو نو بھائی سیتا جی کو کھوجتے ہوئے آگے
چلے۔ وہ گھنے بنوں کو دیکھتے آگے بڑھے جا رہے ہیں۔

سنکل لٹا بٹپ گھن کاٹن۔ بھہ کھاک مرگ تہہ گچ پچاٹن
اوت پنتھ کبندھ نہا تا۔ تہہیں سب ہی ساپ کے باتا
گھنا بن بیلوں اور درختوں سے اٹا پڑا ہے۔ اس میں بہت
سے بھیچو، ویشو، ہاتھی اور شیر رہتے ہیں۔ راستے میں آتے ہوئے
بھگوان نام چندر جی نے کبندھ نامی راکشش کو مار ڈالا۔
اس نے اپنے شاہ بدو کا، کی ساری بات شری رام جی کو کہی۔

درباسا موہی دینہی سا پا۔ پر بھوید سپکھ مٹا سو پا پا
سنو گندھرب کہیوں میں توہی۔ موہی نہ سو ہائے برہم کل دروہی
وہ کہنے لگا۔ کہ دروہا ساجی نے مجھے شاہ دیا تھا۔ پر بھوکے
چرن کللوں کے ذریعہ کر کے وہ میرا پ مٹ گیا۔ شری رام جی
نے کہا۔ بے گندھرو! سنو میں تمہیں یہ جتلا دینا چاہتا ہوں
کہ ہم ہم دیتا برہمن کل سے ویر بھاؤ کر کے والا پڑش مجھے اچھا نہیں
لگتا ہے۔

دوبا
من کرم بچن کیٹ سچ جو کر بھو سر سیدو
موہی سمیت برنجی سولس تاکیں سب دیو

دو شے بھوئی پرشوں کسے، جو اگم ہیں اور (شر دھالو
بھگتوں کے لئے جن کی بارتی) سکھ ہے۔ نرل بھھاؤ ہیں
درختوں کو دھو دینا اور بھگتوں کی رکھنا کرنا۔ جن کا ایسا
مقیان سکھ کرنے کا بھھاؤ ہے) وہ بھم میں (اور شرنا گتوں
کے ساتھ بھلے ہی وہ اوجھل پھل یا بچ وادھم ہو یا شریشٹھ
سب کے ساتھ سمان بھھاؤ سے برتاؤ کرتے ہیں) اس لئے سکھ
ہیں (دراستو میں بھگوان فریب ہیں۔ سکھ نہ شی ہیں۔ اُنہیں
تو کسی سے دوستی ہے۔ جیسے انہی نزدیک اپنے بھگتے تھرتے
پیش کی سرور کو در کر کے اسے سکھ دیتے ہیں۔ اور جو سڑوں کو نہیں
اگر وہ اسے کسی سے دوستی ہے نہ کرتا اور جو اگلیاوش اس میں
گرمائی۔ اسے بھسم بھی کر دیتی ہے۔ یا جیسے جل پیا سے کی پیاں
بھاکر تریٹ کرتا ہے۔ اور اگلیاوش پر ہتی اس میں ڈوب کر
مر جاتے ہیں۔ سار روپ کے ان سارے کریموں کا کرتا حیوؤں کا
سبھاؤ ہے۔ اگنی اور مانی کا کوئی دوش نہیں۔ اور نہ ہی اس
امتیازی سلوک سے اگنی اور جل میں کسی پرکار کے امتیازی
(ایمانتا) سلوک کرنے میں کا دوش آتا ہے۔ ویسے ہی منش کے کریموں
کا کرتا اس کا اپنا سبھاؤ ہے۔ بھگوان تو اگنی اور جل کی بھانت
درختوں کو دھو اور بھگتوں کو اتند دیتے ہوئے سدا نرلیپ اور
سکھ ہی رہتے ہیں وہ کسی کے گن دوش سے سنگ نہیں پاتے جیسے
گرتیاں بھی خود بھگوان نے کہا ہے۔ پریشور بھوت پرانیوں
کے ذکر تریپ کو اور ذکر میں کو اور ذکر میں کے بھل کے سنجوگ
کو دوستوں میں جیتے لکھتے پرائیوں اور لوگوں کے کشورہ۔ رمانوں
شری رام جی سدا اپنے بھگتوں کے دوش میں رہتے ہیں۔ وہ بھگوان
میرے ہر دے میں فواں کریں۔ جن کی پوتر گیتی جنم مرل سنسار
چکر کا انت کرنے والی ہے۔

اہل بھگتی مالک برگیدھ گبیو سہری دھام
تہی کی کر یا جھو چیت رنج کر گینہی ہرام
انند بھگتی کا و مانگ کر گیدھ راج بھاکو برہم دھام
کو سدھار گئے۔ شری رام چندر جی نے دا حکرم سنسکارا دی اُنکی
سب کر یاں اپنے ہاتھوں سے کیں۔

من کچن گرم سے کپت چوہہ کر جو پیش دہرتی کے دیوتا ہر
دنیا براہمنوں کی سیوا کرتا ہے۔ وہ چھ سمیت برہما شتو اڑی
سب دیوتاؤں کو اپنے دوش میں کر لیتا ہے۔

کبھی دھرم تابی سمجھاوا۔ رنج یاد پریتی دیکھ من بھاوا
وٹھو پتی چرن کس سر دوانی۔ گیتو گگن اپنی گیتی پانی
شری رام جی نے بھاگو ت مہم اُسے کہہ کر سمجھایا۔ اُسکی
اپنے چروں میں پریتی دیکھ کر بھگوان شری رام جی اس پر بہت
پریشان ہوئے آخر شری دھرم گیتی کے چرن کسوں میں سر دوا کر
وہ اپنے گنہگار و سوپ کو پا کر اکاش میں چلا گیا۔

تابی دیتے گتی رام ادا۔ سیری کے استرم پاک دہارا
سیری دیکھ رام گرہ ائے۔ مٹی کے گچن۔ سمجھ جیہ بھائے
اُداد (نرا خیل) رام اُس کو شہوت گتی دیکھ شری کے استرم
میں بدھارے۔ شری رام جی کو گھریں آئے۔ دیکھ مٹی تنگ
کے بچوں کو پوہ کر کے وہ من میں بہت ہی پریشان ہوئی۔

شری بھلیتی تھی۔ وہ شیہ جاتی کی تھی۔ پر تو وہ بھگوان
کی شردھالو بھگت تھی۔ اس نے بہت سا سماں دُر دنگ
میں چھپ کر شیوں مٹیوں کی سیوا میں گزارا تھا۔ جدھر سے
رشی لوگ اشناں کرنے جاتے وہ جھارو لے کر رشیوں کے لئے
سے پہلے پہلے راہتہ اف کر دیتی۔ پتھری زمین پر ریت بچھا دیتی
تاکہ اُن کے چروں میں پتھر نہ چھو جائیں۔ جنگل سے لکڑی کاٹ
کر وہ رشیوں کے استرم میں چھوڑ آتی۔ بہت سا کال وہ رشیوں
مٹیوں کی سیوا کرتی رہی۔ آخر تنگ مٹی کو اس پر دیا آئی۔ اُنہوں
نے شری کو بھگوان کے نام کا اُپریش کیا۔ اور اُسے اپنے استرم
میں ٹھرنے کے لئے بلادے۔ پر ہم لوگ کو جانتے ہوئے رشی اگر
سے کہہ گئے کہ تو مہر سے اس استرم میں بھگوان کا بچھن کرتی رہا۔
بھگوان رام تیری گتیا پر بدھارویں گئے۔ اُن کے دشن پاکر تیری چہ
دھن کی بھانسی کسے جانتی۔ شری بھگوان کے چروں کے
پریم میں مگن ہو گئی۔ شری رام جی کا انتظار کرتے کرتے ہکا
بیت سا سماں بیت گیا۔ پر بھو اب آتے ہی ہوں گے۔

کس اُن کے پاؤں میں کانٹا نہ لگ جلتے۔ یہ سوچ کر شری ہر
روز استرم سے دُر دنگ راستہ جھارو لے کر صاف کرتی۔
اس پر پانی چھڑکتی۔ استرم کو ہر روز گوبو سے لیتی۔ اور مٹی گوبو
کی ایک سندر چوکی بھگوان کے بٹھنے کے لئے تیار رکھتی۔
جنگل میں جاتی۔ اور وہاں چکھ کر دیکھ کر مٹھے پھیل توڑ لاتی۔ پھر
اُنہیں دُروں میں بھر کر رکھتی۔ اسی طرح بہت سے دن بیت گئے
بھگوان کے دلوگ میں شری یا گلوں کی بھانت بھگوان کے
آننے کی انتظار کرتی رہتی۔ مٹی تنگ کے بچوں پر کہ بھگوان تیری
گتیا پر بدھارے گئے۔ اُسے پورن و شواس تھا۔ جہاں لوگ کہا
کرتے ہیں۔ کہ تیرا چھیا (انتہائی رغبت) اور صلی (کامیابی)
میں کوئی استر نہیں۔ شری بھگوان کے دشنوں کے لئے صلی ہی
ہیں کے سماں تڑپ رہی ہیں۔ انتہائی بھگوان یہ سب کچھ
جانتے تھے۔ انہوں نے سب شری کے انتہ کرن میں اپنے پریتی
پتھی پریتی اور دشن کی بے حد تڑپ دیکھی۔ تو وہ چھمن سمیت شری
کے استرم پر آئے۔

سمر سچ لوچن باہو بسا لا۔ جہا ملک سمر اور بن مالا
سیام گور سندر دوو بھائی۔ سیری پری چرن لپٹائی
کسل کے سماں پر بھو شری رام جی کے نیت تریں۔ لمبی
بھنجائیں ہیں۔ سر پر جٹاؤں کا ٹمکٹ ہے۔ ہر دے پھر بن مالا
ہینے ہوئے ہیں اُن سیام شری شری رام چندر جی کے اور گور شری
نکشن جی کے چرن میں شری لپٹ گئی۔

پریم گن گمک بچن نہ آوا۔ مٹی مٹی پر سروج سرنوا
ساد جل لے چہاں پکھارے۔ مٹی سندر آسن مٹی چارے
وہ پریم ہیں مگن ہو گئی۔ گمک سے کوئی بچن نہیں نکلتا۔ وہ بار بار
پر بھو کے چرن کسوں میں سر دوا رہی تھی۔ اپنی لے کر بڑی شردھ
اس لئے پر بھو کے چرن دعوے۔ اور بھو اُن کو سندر آسن پر بھلا لیا۔

کندوول پھل سوس اتی دیتے رام کپتہ آسن
پریم سہت پر بھو گناہ بار بار بھان

گر پادریج سب تو تیسری بھگتی امان
جو تھی بھگتی تم گن گن کرے گپٹ سج گان

ابھیان چھوڑ کر سرل بر دے سے گرو کے چرن کمپوں کی سیوا
کرنا تیسری بھگتی ہے۔ اور گپٹ چھوڑ کر میرے گن سمپوں کا گان
کرنا چو تھی بھگتی ہے۔ چوپائی

منتر جاپ ہم در دھ لپسوا سا پنچم بھگتی سوید پر کاسا
چھٹھم میل برتی برہہ کرنا۔ نرت نرنتر سجن دھرا
رام نام کا جاپ اور بھجیس در دھ دشواس یہ پانچویں
بھگتی ہے۔ جو ویدوں میں پرستہ ہے۔ اندریوں کو قابو میں کرنا،
نیک چلن ہونا، اور بہت کروں سے ویکٹ بھاؤ رکھنا اور لکنا
سجن (نیک دھرا) پرشوں کا سادہ ہم آچرن کرنا۔ یہ چھٹی
بھگتی ہے۔

ساتوں سم موسیٰ مٹھک دیکھا۔ موسیٰ سنت ادھک کر لکھا
اکھول چھا لایک سنتو ششا۔ سبے ہوں ہیں دیکھے پر دوشا
سارے سندارو سم بھاد سے میرا ہی روپ سمجنا۔ اور سنتوں
کا چھ سے بھی زیادہ اور ستا کار کرنا۔ ساتوں بھگتی ہے جو کچھ عجائے
اسی میں سنتش کرنا۔ اور سینے میں بھی دوسرے کے دوشوں کو
نہ دیکھنا۔ یہ آٹھویں بھگتی ہے۔

نوم سرل سب سن چھل ہینا۔ ہم بھروس ہمیدہ مش نہ دینا
نومہنہ اکیو جنہہ کہیں ہوئی۔ ناری پش سچرا چہ کوئی
سرل سجھاؤ ہونا اور سب کے ساتھ کیٹہ ریت پوتر
بڑاؤ کرنا۔ ہر دے میں میرا بھروسہ رکھنا اور کسی بھی اور سنتا میں
پرش (خوشی) اور دین بھاؤ (بیچاری) بے بسی و عاجزی کا نہ ہونا
یہ نویں بھگتی ہے۔ ان نو بھگتیوں میں سے جن کے پاس ایک
بھی ہوتی ہے۔ وہ چارچرا امتری پرش کوئی بھی ہے۔

سونی آتس پر یہ جہانی سوریں۔ سکل پرکا بھگتی در دھ فیریں
جوں ہرند در لہ گئی جوئی۔ پوہنہ اچ۔ سونے کی سونے

پھر اس نے بہت ہی میٹھے ریسے ذائقہ دار کندھوں اور کھن
لاکر شری رام جی کو دیئے۔ پر بھوشری رام چندرجی نے بار بار
انکی مرہنا کر کے پریم کے ساتھ کھائے۔

چوپائی
پان جوہر آگیں بھٹی کھا دھسی۔ پر بھوشی بلوک پتی اتنی باز دھسی
کیہی بدھی آگیں کڑوں تہہاری۔ اوم جانی میں بڑھتی بھاری
پھر شری ہاتھ جوڑ کر شری رام جی کے آگے کھڑی ہو گئی۔
پر بھوشے دشن کر کے اس کا پریم بہت ہی اٹھ بڑا۔ وہ کہنے لگی۔
میں کس پرکار کی استنی کروں۔ میں بچ جاتی اور بہت ہی موڑ
متی ہوں۔

ادھم تے ادھم ادھم اتی ناری۔ تنوہ مہنہ تیں متی مند لکھاری
کہہ لکھوتی سنتو بھامتی بانا۔ مانیوں ایک بھگتی کرنا تا

امتری ابھم سے بھی ادھم ہوتی ہے۔ ان ادھم سے ادھم
استریوں میں بھی میں اتی انت ادھم ہوں۔ اور ان میں بھی ہے پاپ
کے نشان کرنے والے پر بھوش میں مندھی ہوں۔ شری رکھنا کھا
جی بے کھا۔ ہے کھامنی! میری بات سنو۔ میں تو کیوں لایک بھگتی
مما ہی رشتہ رانتا ہوں۔

جات پانت گل دہرم پرائی۔ جھن بل پرچن گن چترائی
بھگتی پرین نرسو ہے گیسنا۔ پوجل بارو دیکھے جیسنا
ذات پات۔ کل، دھرم، بڑائی، دھن، بل پر پوار، گن،
حق مند۔ ان سب کے ہونے پر بھی بھگتی سے خالی منش
کیسا لکھتا ہے جیسے میں سے خالی بادل دکھائی پڑتا ہے۔

نودھا بھگتی کہتو تو ہی پاپیں۔ سادو دھان سنو دھروں ماہیں
پر بھگتی سننہ کر سنگا۔ دوسری رتی تم کٹھا پر سنگا

میں تجھ سے اب اپنی نو پرکار کی بھگتی کہتا ہوں۔ تو سادو دھان
ہو کر گن۔ اور اپنے من میں دارن کر سنتوں کا ستھک کرنا یہی
بھگتی ہے۔ میری کٹھاؤں کے پر سنگ میں پریم اور شروہا رکھنا یہ
دوسری بھگتی ہے۔

رام جی کے چروں میں پریتی کرو۔

جاتی ہیں اکھ جتم ہی مسکت گئی ہی اسی ناری
جہا مند من سکھ چہر سی ایسے پرکھو ہی بساری

جو نیچ جاتی کی اور پاپوں کی جتم بھومی تھی۔ ایسی استری کو
بھی جنہوں نے مسکت کر دیا۔ اسے ہمارے من اتو ایسے پرکھو
کو کھول کر سکھ جانتا ہے۔ ارلکھات تھے ایسے پرکھو کو
کھول کر کبھی سکھ نہ لے گا۔ چو پائی

چلے رام تیا گا بن سوو۔ اناکت بل نر کبیری دوو

برہی او پرکھو کرت بشاوا۔ کہت کتھا انیک سفیادا

شری رام جی اس بن کو کبھی چھوڑ کر آگے چلے دونوں

کھائیوں میں بے پناہ بل ہے۔ اور دونوں ہی منشوں میں شیر
ہیں۔ پرکھو استری کے دیوگ میں دھبی پرش کی طرح دلاپ کرتے
ہیں اور بہت طرح کی کتھائیں اور سواد (رکا لے) کہتے ہیں۔

پچھن دیکھ بہن کی شہو کھا۔ دیکھت کبھی کرن میں چھو بھا

ناری سہرت کھکھ مرگ بنڈا۔ ہانوں موری کرت ہنس تندا
ہے لکشمی بن کی شہو کھا کو دیکھو۔ اسے دیکھ کر کس کا
من بے چین نہ ہوگا۔ نکشی اور لپٹوؤں کے جھنڈ سب استریوں

سمیت ہیں۔ مانو وہ میری بند اکبر رہے ہیں۔

ہم ہی دیکھ مرگ نکر پرا ہیں۔ مرگ کبھی نہیں کہتہ بھے ناس

تمہہ آند کر مہرگ جائے۔ کچن مرگ کھو جن اے آئے

ہیں دیکھ جب ہرنوں کی ڈلیاں بھاگنے لگی ہیں تو

ہرنیاں ان سے کہتی ہیں کہ درو نہیں تم تو سادھان ہرنوں

سے پیدا ہوئے ہو۔ اس لئے تم آند سے دیرو یہ راجکار

تو سولے کے ہرن کو دھونڈے آئے ہیں۔

سنگ لائے کرنی کری لہیں۔ ہانوں موی سکھاو نو دیہیں

سا شریچنت پنی مئی دیکھ۔ بھوپ سیسوت بس نہیں لیکھ

سے کھائی! مجھے دیو پریم پیارا ہے۔ پھر تم میں تو تو
پرکار کی کھکتی درو ہے۔ اس لئے جو اتم کی یوگیوں کی
مندلی کو کبھی درو ہے۔ دیو آج تیرے لئے سکھ ہو گئی ہے۔

تم درن کھیں پریم اتو یا۔ جیہ پاؤنچ سہج سرو پا

جناک سکا کی سندھ کھائی۔ جان ہی گھو کری برگامنی

میرے بدن کا سب سے لائق پھل یہ ہے۔ کہ جیہ اپنے سہج

سروپ (اپنے اتم سروپ) کو پاپت ہو جاتا ہے۔ سے ہامنی!

اب اگر تو ہاتھی کی سی سندھ چال چلنے والی جاتی جی کی کچھ بڑے

سکتی ہو۔ تو تیا۔

پہنچا سہری جاو رگھو رائی۔ تہنہ ہو مئی سگر پستانا

سوسب کبھی دیو رگھو بیرا۔ جانت ہوں پو کھو مئی دھیرا

بار بار پرکھو پد سرو نائی۔ پریم سہت سب کتھا ستائی

شہری نے کہا ہے رگھوناہ جی! آپ پہا نامی سرو در کو جائے

وہاں جا کر آپ کی سگر پ (دوستی) ہوگی۔ سہ دیو! ہے

رگھو بیرا! وہ آپ کو سارا حال بتا دے گا۔ آپ سب کچھ جانتے

ہوئے بھی مجھ سے پوچھ رہے ہو۔ بار بار پرکھو شری رام جی کے

چروں میں ہرنو کر پریم کے ساتھ شہری نے سب کتھا ستائی۔

چھند

کہتہ کتھا سکل بلوک ہری مٹھ ہرہ پدینکج دھرے

نچ جوگ باوک دیہہ ہری پدین کھتی جہنہ نہیں کھئے

نر بید دھرم ادرم ہرمت سولک پرہ سب تیا ہو

لسو اس کر کہہ داس تنسی رام پد اتو را گھو

ساری کتھا کہہ کر کھگوان کے درن کر کے ہرہ میں اُنکے

چرن کلوں کا دھیان دھر کر اور دیوگ گئی سے اپنے شہر کر تیاگ

کر وہ کھگوان کے اُس پریم پد میں لیں ہوگی۔ جہاں سے کہہ اس

لوٹنا نہیں پڑے۔ تنسی داس جی کہتے ہیں۔ ہے منشو! بہت

طرح کے کریم و دھرم اور بہت سے مت منانتر یہ سب

شوگ دینے والے ہیں۔ ان کا تیاگ کردہ اور وشواس کر کے شہری

کوئی دھیرج دان پُرش ہی ان کو دیکھ کر موہنت نہ ہوگا۔

بہندہ بھانٹنے کے لئے نرور تانا۔ جنویانیت نے بہہ بانا
کہہ نہ کہ نہ سندرپ سہاٹے۔ جنوٹھٹ بگاک ہاٹھو چھٹے
لے شمار درخت طرح طرح کے پھولوں سے گھولے ہوئے
ہیں۔ انو علیحدہ علیحدہ وردی لینے ہوئے بہت سے تیر انداز
ہوں۔ کہیں کہیں مسندہ درخت شریکھا: سے رہے ہیں۔ مانو
یودھا لوگوں نے علیحدہ علیحدہ چھاوئی ڈال دی ہو۔

کو جت یک مانہوں گج گاتے۔ ڈھیکہ کوکھ اوٹٹ لہر لے
مور چکور کسیر سر باجی۔ پاراوت مرال سیٹھاگی
کوٹلیں کوکو کر رہی ہیں۔ مانو مست جنکی ہاتھی تنگھاٹ
رہے ہوں۔ ڈھیکہ اور چھوٹے چھپی مانو اونٹ اور چتر ہیں۔
مور۔ چکور۔ طوطے۔ کبوتر اور سنس مانو سب سندر گھوڑے ہیں۔

تیر لڑک پدھر جو کھٹا۔ کہنی نہ جائے منو ج کوکھٹا
لکھ گری سلاڑ نہ مہی گھیرنا۔ جیاتک بند کی گن گن۔ برنا
تیر اور پٹیر مانو پیدل سپاہیوں کی ٹولیاں ہیں۔ کامدی کی
سینا کا وزن نہیں ہو سکتا۔ پرتوں کی بلائیں رکھتے ہیں اور بھرنے
مانو نقارے ہیں۔ پتنگیے بھاٹ ہیں۔ جو کامدیو کے گل کے گن سموہ
کا وزن کرتے ہیں۔

مردھک بکھر بھیری سہنائی تری باہ بیاری۔ لسیٹھیں لہنی
چترنگی سین سنگ لپٹہ ہیں۔ زحیرت سب ہی چیتونی دینہیں
بھونروں کی گنکار مانو بھیری اور سہنائی ہے۔ شتیل مند اور
منگدھت تین پرکار کی ہوا مانو دوت بن کر آئی ہے۔ اس پرکار
چترنگی سینا کو ساتھ لئے کامدیو مانو سب کو چیتونی اطلاع خبر زاد
کرتا ہوا دیتا ہوا دیر رہا ہے۔

چچھیں دیکھت کام اینکا۔ ترہین پیر تنہہ کے جاک۔ لیکا
کھی لیں ایک پرمل ناری۔ تہی نیں اُس بھٹ سوئے بھاری
ہے کشنن! کام دیو کی اس سینا کو دیکھ کر پُرش دھیر بنے

باکھی تھنوں کو ساتھ لگا لپٹتے ہیں۔ مانو مجھے نصیحت کر
دے ہوں۔ لکھتری کو ہمیشہ ساتھ رکھنا چاہئے۔ خوبیاہی
طرح سے پڑھے ہوئے اور چارے پوٹے شاستروں کو بھی بار
باد دیکھتے رہنا چاہئے۔ اور اچھی طرح سے جس راجہ کی سیوا
کی ہو۔ اُس کو دشمن نہیں سمجھنا چاہئے۔

راکھنے ناری جدیدی اربا ہیں۔ جھبتی ساستر نرتی بس ناہیں
دیکھو تات بسنت سہاوا۔ پریا لپن موہی کھئے اچکاوا
استری کو چاہے سرے میں ہی کیوں نہ رکھا جائے۔ پرتو
نوجوان استری، شاستر اور راجہ کسی کے وش میں نہیں رہتے
ہے۔ بہت بددیکھو کسی سہاوتی بسنت ہے۔ پیادی استری
کے بغیر بسنت بھی مجھے ڈراؤنا معلوم ہو رہا ہے۔

برہ بکل بل ہیں موہی جانیسی نیٹ اکیل
سہرت بین مدھکر کھاک مدلن گیتھہ باکسل
جھے استری کے بڑگ سے دیا کئی، نرمل اور بالکی
اکیل (تن تنہا) جان کر کامدیو نے بن بھونروں پچھیوں
کو ساتھ لے کر جھے پڑتہ بول دیا ہے۔

دیکھ گیتھو بھرا نا سہنت تاسو دوت سن بات
ڈیر کینہو منہوں تب کٹاک ہٹاک من جات
پرتو جھت اس کے دوت نے یہ دیکھ لیا۔ کہ میں اکیلا
نہیں میرے ساتھ میرا بھائی بھی ہے تب اپنے دوت کی
بات سن کر کامدیو نے مانو اپنے لاؤٹ کر کو روک کر ڈیر ڈال
دیا ہے۔

جھوپٹی

پٹپ لساں لتا ارجھانی۔ بہندہ بتان نیے جوتانی
گدلی تال بر دھجیا پتا کا۔ دیکھ نہ موہ دھیر من جا کا
بڑے بڑے بھاری زرخٹوں میں سیلوں کے اکھاڑ
کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مانو طرح طرح کے خیمے لگا
دیئے ہیں۔ کیلا اور تار سندہ دھو جا او دپاکا کے سمان ہیں۔

ہوتے ہیں۔ (ارتھکات جن کا سن چنچل نہیں ہوتا جو ستیہ مارگ سے نہیں گزرتے) دنیا میں یوزھلوں میں انہیں کی عزت ہوتی ہے اس کا مدیہ کی فوج میں استری ہی سب سے جہاں یوزہ ہے۔ اس سے جو نچا جلتے۔ وہی شریٹھ یوزہ ہے۔

نات تین اتی پر بل کھل کام کروڑہ اردو لوکھ
مٹی بھیکان دھام من کر میں کش مہنہ چھو بھ
ہے نات اکام کروڑہ اور لوکھ یہ تین جہت ہی یوان
دھٹ ہیں۔ یہ رگیان کے دھام مہینوں کے من کو بھی بل بھر
میں چلا نمان کر دیتے ہیں۔

لوکھ کیس اچھا دیکھ بل کام کیس کیول نالی
کروڑہ کیس مہنہ بل مٹی برہمیں بھاری
لوکھ کو اچھا اور پاکھنڈر کا بل ہے۔ کام کو صرف استری
کا بل ہے۔ کروڑہ کو کڑوے بھینوں کا بل ہے۔ شریٹھ مٹی
وچا کر ایسا کہتے ہیں۔ چوٹائی

گنا تبت سچرا چہر سوامی۔ رام اما سب استری جامی
کا مہنہ کے دیکھتا دیکھائی۔ دھیر نہہ کیس من برتی ڈرہائی
شوہی کہتے ہیں۔ ہے پارتی استری رام چندر جی پر کرتی
کے تینوں گنوں ست راج تم سے پرے ہیں۔ وہ جڑ اور
چیتن جگت کے سوامی ہیں۔ اور سب کے ہر ذل کی جاننے والے
ہیں۔ انہوں نے جو۔۔۔ وناوی پریشوں کی بھانت استری
کے دیوگ ہیں ولاپ گیا ہے۔ اس سے انہوں نے یہ دیکھلایا
ہے۔ کہ کامی پریش استری کے مہو میں پڑھ کر کس قدر دھمی
اور بے بس ہو جاتے ہیں۔ اور اپنی اس لیلیا سے ندی (دیوار
وان) پریشوں کو یہ آپریش دیا ہے۔ کہ وہ من ہما اپنے دیرکت
بھاؤ کو درڑھ کریں۔ کیوں کہ انہوں نے دیکھ لیا ہے کہ کامی
پریش کی مہو کے کارن کیسی دگتی اور چالی ہوتی ہے۔

کروڑہ منوج لوکھ عارہایا۔ چھو بہمیں کل رام کی دایا
سو نر اندر جال نہیں بھولا۔ جا پر سوئے وٹٹ انوکولا

کروڑہ، کام، لوکھ، اپنکار اور مایا۔ یہ شری رام جی کی
دیا سے بھوٹے ہیں۔ (ارتھکات ابن سے جو بھی چھٹکارا
پاسکتا ہے۔ جب کہ اس پر بھکوان کی شیش کر یا ہو جس پرش
پر مایا دی بھکوان پرش ہو جاتے ہیں۔ وہ بھر مایا کے جال میں
نہیں بھٹکتا۔ (ارتھکات مایا اسے گمراہ نہیں کر سکتی۔

اما کیوں میں انوکھو اپنا۔ ست ہری بھجن جگت سب بھنا
پنی پرہو گئے سرور تیرا۔ پمپا نام سبھگ بھیرا
ہے پارتی میں اپنے تجربے سے بات کہتا ہوں۔ بھکوان کا
بھجن کرنا ہی ستیہ ہے۔ اپنی سب جگت سننے کی طرح بھتیا ہے
پھر یہ بھو پیا نامی سرور جو بڑا سڈر اور گمراہ تھا۔ وہاں گئے۔

سنت ہرنے جس نرل باری۔ باندھے گھاٹ منور چاری
جہنہ تہنہ یہ ہیں ہر مرگ نیرا۔ جنوادر گرہ جاپک بھیرا
اس سرور کا جس سنت جھاتاؤں کے لیش کے سامن نرل ہے
من کو مہنے والے چار گھاٹ اس پر بندھے ہوئے ہیں طرح طرح
کے پشور اور رادہ پانی پی رہے ہیں۔ مانو کسی جہادانی کے گھر بھکالیو
کی کھیر لگی ہوتی ہے۔

پریشنی سکھن اوٹ جل بیگ نہ پائیے مرہم
مایا چھین نہ زکھیے جھیسیں نرگن برہم

اس سرور میں گھنے کس کے پتوں کی اوٹ میں ملدی
جل کا یہ نہیں ملتا۔ جیسے مایا سے ڈھکے رہنے کے کارن نرگن برہم
نہیں نظر آتا۔ (دوبار)

سب میں ایک رس اتی اکادھ جال مایا میں
جھٹھا دھرم سیلنہ کے دن سکھ سچت جال میں
اس سرور کے بے حد گہرے پانی میں سب پھلیاں سدا یا۔
سدا سکھی ہوتی ہیں۔ جیسے ہر شیل پریشوں کے سب دن سکھ اور
شانسی سے گزرتے ہیں۔

کسے سر سچ نانا رنگا۔ دھرم گنوت بہہ بھرتنگا
یولت جل لگٹ کل ہنسنا۔ پر بھو بلوک جنوگرت پر ہنسنا

اس میں بھانت بھانت رنگ کے گلے کھلے ہوئے ہیں۔ جل کے سرخ اور داغ بنس ہوں رہے ہیں۔ ان پر کھو شری رام جی کو دیکھ کر ان کی استی کرتے رہے ہوں۔

چکر باک یک کھگ سوہانی۔ دیکھت بنے برنی ہمیں جانی
سندر کھگ گن گرا سہانی۔ جات تھک جنولیت لانی
چکر باک و چکے آدی پنچھیوں کے گروہ دیکھتے ہی جیتے ہی
اُن کا وزن نہیں کیا جاسکتا۔ سندر پنچھیوں کے گروہ کی بانی بڑی
سہانی معلوم ہوتی ہے۔ وہ وہ راستے میں جلتے ہوئے مسافروں
کو بلو رہے ہوں۔

۳
تال میسپ ہنتمگرہ چھائے۔ چوہر سی کانن ٹپ سہائے
چیک بکل کد مہ تمالا۔ پائل پنس پر اس رسالا
اس سرور کے پاس مٹی بوگوں نے اپنے رہنے کے لئے
آشہم بنا رکھے ہیں اس کے چاروں طرف بن کے سندر برکش ہیں
چھپا، بولسری۔ کد مہ و تمال و پائل کشیں و ٹہاک اور ام و فوہ
فریلو کسمت ترو نانا۔ پنچیریک سیٹلی کر گانا
سیتل مند سکندھ سہاؤ۔ سنتت ہے منور باؤ
بہت پرکار کے برکش نئے نئے پتوں اور پھولوں سے
لہے ہوئے ہیں۔ ان پر بھونروں کی ٹوئیاں گنجا رہی ہیں۔
سہاؤ سے ہی شیتل و مند اور سکھنت تین پرکار کی ہوا
چلتی رہتی ہے۔

۵
کوہو کوہو کو کل دھنی کرہیں۔ سن و سرس دھیان مٹی ٹہریں
کوہیں کوہو کوہو کا شبد کر رہی ہیں۔ اس کی سربلی آن کو سن کر
نیوں کے دھیان پھوٹ جاتے ہیں۔

پھل بھال مٹی ٹپ سب سے بھوئی نیارائے
پنا پکاری پرش جے نوہیں شمشست پائے
سب دخت پھل کے دھ سے جھک کر زمین پر لگ گئے
ہیں۔ جیسے پنا پکاری پرش سستی پر نمنا سے جھک جاتے ہیں۔

چوہانی
دیکھ رام اتی رچر تالاوا۔ جھو کیٹہ پر م س کھ پادرا
وکی سندر ترور۔ بر چھایا۔ بیٹھے انج سہت رگھو را یا
بہت ہی منور تالاب کو دیکھ کر شری رام چندر جی سے
اشنان کیا۔ اور پر م سکھ پایا۔ ایک سندر دخت کی چھایا دیکھ کر
شری رگھو ناتھ جی چھوٹے بھائی کشن جی سمیت بیٹھ گئے۔

تہنہ سنی سکلی دیو مٹی آئے۔ استنتی کر نچ رہا م سہائے
بیٹھے پر م پر سن کر پالا۔ کہت انج سن کھ رسالا
پھر ہاں سے سب دیوتا اور مٹی آئے اور پر بھو شری راجندر
جی کی استی کر کے اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ کربا و شری رام جی
پر م پر تن بیٹھے ہوئے چھوٹے بھائی کشن جی سے رسیلی کھائیں
کہنے لگے۔

۳
برہ و نت بھگونت ہی دیکھی۔ نارو من بھاسوچ۔ لسیکھی
سور ساپ کرانگی گارا۔ سہت لام نانا دکھ بھارا
بھگوان شری رام جی کو سیتا جی کے دیوگ میں دیکھ کر
ناند جی کے من میں بہت ہی سوچ ہوا۔ وہ من میں دیا کرنے لگے
کہ میرے شباب کو ہی لے کر بھگوان رام ناما پرکار کے دھوں کا
بوجھ اٹھا رہے ہیں۔

۶
ایسے پر بھوئی بلو کیوں جانی۔ مٹی نہ بنتی اس او سرو آئی
یہ کپار ناردر کر بنیا۔ کئے جہاں پر بھو سکھ آ سیدنا
ایسے دیا لو پر بھو کو جا کر دیکھوں۔ پھر ایسا موقع ہاتھ نہیں
آئے گا۔ ایسا دیا کر کے ناند جی ہاتھ میں لینے ہوئے وہاں گئے
جہاں کہ پر بھو رام جی سکھ اور آنت سے بیٹھے ہوئے تھے۔

گاوت رام جی رت ہر دو بانی۔ پر م بہت بہر بھانت بھاتی
کرت دندوت لئے اٹھائی۔ راکھ بہت بار ارا لانی
وہ پریم کے ساتھ کول باقی سے بہت پرکار دھن کر کے شری
رام جی کے چتر کا گان کرتے ہوئے چلے آئے ہیں۔ دندوت کرتے ہوئے

سوداگست پورہ پخت میٹھا رہے۔ چھپن سے اور چرن پکا رہے
برکھو نے نارنجی کی گشتل بوچھ کر پیتے پاس بٹھا لیا۔ اور بکشن
جی نے بڑے آدر کے ساتھ نارنجی کے چرن دھوئے۔

سفینہ و اداسی سچ رکھو ناٹک بندر اگم سکرم بردار ایک
 و بیہو ایک برما کیوں سو اسی۔ جدی جانت انتر جانی
 ہے سبھا سے ہی اڈار دل شری رکھو ناٹک جی! سنئے آپ
 بندر اور اگم (جن کا پار مشکل سے پایا جاتا ہے)۔ ہیں اور سچ ہی
 میں وردینے والے ہیں۔ ہے سو اسی! میں آپ سے ایک درما ملتا
 ہوں۔ وہ مجھے زیادہ کیجئے۔ اگر آپ انتر جانی ہیں، اور سب کچھ جانتے
 ہیں۔
 جابھو منی تمہہ مور سبھا و۔ جن سن کیوں کہ کروں درکرو
 کون استیو اس پر یہ مہی لائی۔ جو منی برنہ سکھو تمہہ مالی
 شری رام جی نے کہا۔ ہے منی! تم میرے بھائی کو جانتے ہی ہو۔
 میں بھگت جنوں سے کچھ بھی چھپا کر نہیں رکھتا ہوں، مجھے ایسی کون سی ہتھوڑ
 پیالائی ملتی ہے جو ہے منی شری ٹھہ! تم مجھ سے نہیں مانگ سکتے؟

جن کہوں کچھ ادریہ نہیں موریں اس بسواس تجو جہنی جھویریں
تب نار دلو لے ہر شائی۔ آن براگیوں کروں دھوٹائی
میرے پاس ایسی کوئی دستہ نہیں جو میں بھگت جنوں کو نہ
دے سکوں۔ ایسا دوش اس بھول کہی نہ جھوڑنا۔ تب نامو جی پرست
ہو کر پوے۔ کہ میں یہ در ماننے کی دھوٹائی کرتا ہوں
جہنی پر جھو کے نام ایتر کا۔ شرفی کہہ اچھا کہ پستیں اچھا
لام کل نام نہ تے ادھیکا۔ ہوٹا نکا اٹھک گن بدھیکا

لاکھا جتنی بھگتی تو رام نام بسوئے سوم
 اپر نام اڑکن میں لبھوں بھگت اربوم
 آپ کی بھگتی پورنماشی کی راتری ب۔ اس میں رام نام
 یہی پورن چندرما ہو کر بھگتوں کے تریل ہرزہ آکا شی میں تو اس
 کریں۔

اتی پرست رکھو ناگھ ہی جانی ۔ مٹی نادر بولے مہر دُ بانی
 رام جہیں پریر پڑج مایا ۔ مہیو موی سُنہر رکھو رایا
 شری رکھو ناگھ جی کو بہت ہی پرست جان کر شری نادر جی
 پھر کول بانی سے بولے ۔ ہے شری رام جی ! جب آپ نے
 اپنی مایا کو پریرست (ترغیب) کر کے مجھے مہرست کیا تھا ۔

۳
 ہوسو روپے دیکھ کر صرف بھوکا ہوا جھٹکتے ہیں اور
 کرڈل سارا تہہ کے رکھواری جسے ایک راہ ہے مہبت داری
 کہہ سوسو یک اہل اہی دہائی تہہ را کہے جتنی ار کاٹی

۳
 ہوسو روپے دیکھ کر صرف بھوکا ہوا جھٹکتے ہیں اور
 کرڈل سارا تہہ کے رکھواری جسے ایک راہ ہے مہبت داری
 کہہ سوسو یک اہل اہی دہائی تہہ را کہے جتنی ار کاٹی

روپی جن میں استری بسنت رت کے سمان ہے۔ جب تب
نیم سپورن جس کے ستھان ہیں جن کو گرجی بن کر استری پوری
طرح سکھا ڈالتی ہے۔

کام کرو دھ مد متسر بھیکا۔ انہی ہی ہرش پرورشا ایک
دربانہا کو سمدائی۔ تنہہ کہنہ سر سدا سکھائی
کام کرو دھ۔ ہزار حسد آوی دیند کہ ہیں۔ استری ایک
ماتر موسم برسات روپ ہو کر علی برساگر اتھیں پہن کر دے والی
ہے۔ وہ واسنائیں کمندوں سے بھنڈ ہیں۔ ان کو سدا سکھ
دینے والی یہ استری ہی مافو یہ سرور تھ ہے۔

دھم سکھ سر سیر وہ بھ نارا۔ ہوئے تم نہ ہی ہے سکھ ہندا
پیشی متا جو اس بھستائی۔ پکھنہ ناری سر سر رتو پائی۔
سارے دھم کھوں کے چھند ہیں۔ یہ رشتے بھو کوں کا چھن بھر
کا سکھ دینے والی استری جو ہم فراں ہو کر انہیں جلا ڈالتی ہے۔ پھر متا
روپی جو اساکا بن استری روپی سر دی کے موسم کو پا کر سر اچھل ہو جاتا ہے۔
تاپ لوک نکر سکھ کار دی۔ ناری نہر جنی اندھیاری
بھری بل سیل ستیہ سب میندا۔ بنسی سکھ تریہ کہیں پر پھینا
پاپ لوی اٹو وٹوں کے لئے یہ استری سکھ دینے والی
اندھیری کالی رات ہے۔ بھری بل شیں اور ستیہ یہ سب چھلیاں ہیں۔
انکے لئے یہ استری (بھانسنے والی) بنسی کے سمان ہیں۔ دھاروان
پیشی ایسا کہتے ہیں۔

اوگن ٹول سول پیر ویر حال سب دکھ کھان
تاتے کینہہ نوارن مٹی میں یہ جیہ جہان
جہان استری اوگن ٹول کا ٹول پیرا دینے والی اور سب
دکھوں کی کھان ہے اس لئے ہے مٹی! میں نے ایسا سن میں
دھار کر تم کو جاہ کرنے سے روکا تھا۔
یہاں استری جاتی کی زندا اور لکھنا کرنے کا کوئی کا۔
مطلب نہیں ہے۔ کوئی تو پر مارو مارگ گا ہی پڑشوں کے

میں سدا اٹھی ویسے ہی رکشا کرتا ہوں۔ جیسے ماں اپنے
ننگے بیٹے کی رکشا کرتی ہے۔ جب نغفا دھڑ کر آگ یا سانپ
کو پکڑنے جاتا ہے۔ تو ماما اسے زیر و تی الگ کر کے بچا دیتی ہے۔
پرودھ بھٹیں تھیں ست پر ماما۔ پرنی کرے نہیں پھیل با آ
مویں پرودھ تھیں سم گئیانی۔ بالک ست سم واس امانی
جب نتھا سیمانہ ہو جاتا ہے تو اس پر ماما پریم تو پہنچے ہی
کی طرح کرتی ہے۔ لیکن پھر وہ پیدہ بنی اس کی رکھوالی کرنے والی
بات نہیں رہتی کیوں کہ وہ اپنی رکشا آپ کرے لگتے گئے گیانی تو
میرے سارے پتر کے سمان ہے اور اچھیاں دھت بیوک میرے
ننگے پتر کے سمان ہے۔

جنہی مویں پنج بل تاسی۔ دھو کہنہ کام کرو دھ لکھائی
یہ پکار پڑت نہی بھجیں۔ پائپھول گیانی نہیں بھجیں
میرے بھگت کو تو میرے بل کا ہی سہا رہے۔ اور گیانی اپنے
اکم بل کے آچار پہنچے۔ پر کام کرو دھ روپی دشمن تو دوزخوں کے
لئے ہیں۔ (گیانی کے لئے یہ شکل ہے۔ کہ اے اپنے اکم بل سے
ان شترؤں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور بھگت کے لئے یہ آسانی
ہے کہ وہ سب کچھ کھگ ان پر چھوڑ دیتا ہے اور تھا اُسکے
دشمنوں کا سامنا خود کھاتا ان کرتے ہیں۔ اور اس طرح اس کی رکشا
کرتے ہیں۔) ایسا دھار کر کے مجھے پڑت لوگ بھجتے ہیں اور گیانی
پراپت کر لینے کے بعد بھی بھگت کو نہیں چھوڑتے۔

کام کرو دھ لویہ آوی مار پر بل موہ کے دھاری
نہنہ تھنہ اتی دارن دکھد مایا روپی ناری
کام کرو دھ لویہ اور اہنکار آوی اگیان کی بلوان فورج ہے
ان میں مایا روپی استری تو بہت ہی بھلیاں دکھ دینے والی ہے۔
ستو مٹی کہہ پیران شرتی سندتا۔ چو پائی
جب تب نیم صلی انترہ بھاری۔ ہونے کے شتم سوشے سب ناری
ہے بنسی باستو۔ وید پیران اور سنت کہتے ہیں کہ موہ

سنتوں میں سنتوں کے گن گنتا ہوں۔ چن گنوں کے کارن میں سنتوں کے دوش میں دہنتا ہوں۔

کھٹ بکا و جنت انگہ اکا ما۔ ایل انچن سچی سکھ دھاما
اربت بودھ انیہہ مت ہوگی۔ سنیتھ ساکنی کو پد جوگی
ساودھان ماندر مد ہینا۔ وہیر دھرم گتی پر م پر ہینا
وہ سنت کام، کرو دھ، لوجھ، موہ اور حسد۔ ان چھ
دوشوں کو جیتے ہوئے نشی پاپ، نشکام، شجیل مدھی سروتیاگی
و شریر اہرانتہ کرن۔ دونوں سے پوتر و شکوہ کے دھام و بے مد ہینا
نہو اچھا و کم خور سنیتھ کا پالن کرنے والا، کوئی دودان دیوگی
و ساودھان (مختاط) دوسروں کی عزت کرنے والا ادھار سے
بھرت و دھیرج دان (مستقل مزاج) دہرم اور چلن میں پھر
اور گیان دان۔

گن اکار سندار دکھ رہت بگت سندھ
تج عم چرن سرورج پریتھہہ کھنہ، وہنہ نہ گہہہ
گنوں کے گھو سندار کے دھنوں سے رہت اور
جس کی شتکا میں سب بٹ چکی ہیں۔ میرے چرن کھنوں کو
چھوڑ کر جسے نہ اپنے شریر اور نہ ہی اپنے گھر سے پریتی ہوتی ہے۔
تج گن ہنر و سنیتھ سکیا میں۔ پر گن سنت ادھاکہ ہر سایش
سم سنیتھ میں نیا گہہہ سنیتھ۔ سرل بھاو سب ہی سن پریتی
جو کانون سے اپنی تعریف سننے میں شرتاے ہیں۔ اور دوشوں
کے گن سننے سے جو بہت پتک ہو گئے ہیں۔ جو سم (شانت) اور
شیتس ہیں۔ اور کبھی کبھی انصاف کو نہیں چھوڑتے۔ جو سرل
سجھاو ہیں اور سبھی سے صفا و کھاؤ سے پریم کرتے ہیں۔

جپ تپ برت و سم۔ سنجیم نیا۔ گرو گوبند پر پد پریم
شر پھیا میتری دایا۔ مارتا م پد پریتی اما یا
جو تپ، جپ، برت، اندریوں کو قابو کئے ہوئے
سنیم اور نیم (شرعی پابندی) کے فوسار ورتے ہیں۔ گرو،

لئے دشتہ بھوگی کی خدا کرتا ہے۔ دشتہ بھوگوں میں سب پر بل
و شد استری کا سنگ ہے، اس لئے جو پیش دن رات کام اندھ
جوان استریوں کے ہی خواب دیکھ کرتے ہیں۔ کوئی ان کے لئے
یہ کلیان کاری اپدیش کرتا ہے کہ سدا چارگی گرسنتیوں کی بھانت
صرف پتر استیتی کے لئے استری کا سنگ کریں اور زیادہ سے
زیادہ برمجہ برت کا پالن کریں۔

کوئی تو کیوں دشتہ میں دوش بتلاتا ہے۔ استری جاتی میں نہیں۔
کیر جی کہتے ہیں۔

چلو چلو سب کوئی کہے پر لا چلتا کرے
اک لکاک اک کامتی و ر کم کھائی دوئے
ناری کی چھائیں پرت اندھا ہوت بھگت
کیر اترن کی کون گت جو نرت ناری کے سنگ

من دگھوتی کے چن سہائے۔ منی تن پک نہیں بھرائے
کبھو کون پر بھو کے اس ریتی۔ سبھوک پر ممتا ارو میریتی
شری رگھو نا تھ جی کے سندر جن من کو منی نارو کا شری
چلکت ہو گیا اور نیتروں میں پریم آنسو اڈ پڑے۔ وہ من ہی من
میں کہتے ہیں کہ کبھو تو کس پر بھو کی ایسی ریتی ہے جس کی
اپنے بھگتوں پر اتنی ممتا اور پریتی ہو۔

چے نہ پچھتے اس پر بھو پر نیاگی۔ گیان رنگ نرند ابھالی
پنی سادو پلے منی نارو۔ سنیتھ و رام بھیاں بھارو
جو شش پریم کو تیاگ کر پر بھو رام جی کا بھن نہیں کرتے
گیان کے کنگال اور اچھالے (بنا صیب) ہیں نارو من جی پھر
آر کے ساتھ بولتے ہے دگیان میں جی شری رام جی! سنیتھ!

سنیتھ کے چھوڑ کر بھو پریم۔ گرو ہونا تھ بھو چن بھیرا
سنیتھ سنیتھ کے گن گہہہوں رجنہہ تے میں گنیں بس رہو
سے دھو پریم! ہے جن من کے بھے کو دور کرنے والے سوا
اب آپ چھ سنتوں کے کش کہے شری رام جی نے کہا، ہے منی!

جو لوگ راون کے دشمن شری رام جی کے پوتیش کو گواہیں
گئے اور نہیں گئے۔ وہ ویراگ جب اور لوگ کے رہا ہی شری رام
جی کی درپردہ (انینہ) جھگڑی کو پراپت کرینگے۔

دب سکا ہم جیتی تن من جی ہوسی پتنگ
بجھی رام کج کام مد کر ہی سداست منگ
ہے من! جوان استرجوں کا شری ویک کی لو کے سمان
ہے۔ اس میں جسم جونے والا پتنگ نہ بن۔ کام اور اسکا کو کھچوڑ
کر شری رام جی کا بھن کر اور سدا ہو جاتا پرتشوں کا سداست
منگ کر۔

ماس پارین۔ بائیسوں و شرام
ارنیہ کاڈ سماپت ہوا
تیسر اسولین سماپت ہوا

ویرانت ویتا اور ویدوان برہمنوں کے چروں میں پریم رکبتے
ہیں۔ جن میں شریا و کشہلو میتری بھاو، دیا اور منقوش آدی
گن ہیں۔ اور جیہرے چروں میں سچا اور پتر پریم رکبتے ہیں۔
برقی میک بنے بگیا نا۔ بودھ جتھا رتھ سید پرا نا
دیکھ مان مد کر ہی نہ کاؤ۔ بھول نہ بھیں کمارگ پاؤ
رجن میں ویراگ، ویک، نمرتا، تنو گیان اور وید پران کا
سا روپ گیان رہتا ہے جو پاکٹھ، اچھیان، اسکا کہی نہیں
کرتے۔ اور کبھی بھول کر بھی بڑے مارگ پر قدم نہیں دھرتے۔
گاہ میں سنہیں سدا ہم لیللا۔ ستو ست پرست رت میللا
منی سنو سادھنہ کے گن جیتے۔ کہہ سکیں سادہ شری تے
جوسا میری ہی کھاؤں کو کاتے اور سنتے ہیں۔

خیال سے دوسرے کے بہت ہیں لگے رہنا ہی جن کا سہا ہے۔ ہے
منی استو سنتوں کے جتنے گن ہیں ان کو سر سوتی جی اور ویدکی
نہیں کہہ سکتے (سادہ کی دھا دید نہ جانے)

چھند

کہہ سکا نہ سادہ سیش نار دسنت پار سچ کہے
اُس دین بندھو کر پال اپنے بھگت گن کج مکھ کہے
سُرنا ہی بار میں بار میں بار جہنمہ برہم پر نار د گئے
تے دھنیہ تلسمی اس اس نہا ہے جو ہری رنگ ہے

سر سوتی جی اور شیش جی سنتوں کے گنوں کا وزن نہیں کر سکتے
یہ سن کو نار د جی نے لکھا وہ ان کے چون مکھ چوٹ لئے۔ دین بندھو
(غریب نواز) کر پاؤ پر کھو شری رام چندر جی نے اپنے مکھار بند
سے اپنے بھگتوں کے گنوں کا وزن کیا۔ بلکہ بھگتوں کے چروں
میں سرور کر نار د جی برہم لوک کو ملے گئے تلسمی اس کہتے ہیں کہ
وہ پرتش دھنیہ ہیں۔ جو سب اشاؤں کو کھچوڑ کر صرف پر کھو کے
رنگ میں ہی رہ گئے ہوتے ہیں۔

راون اری جس پاؤں گواہیں سنہیں جے لوگ
رام بھگتی درپردہ ہا میں نویراگ جب لوگ

چوتھا سوپان ! کیشکندھا کاند

ब्रह्मभोधि समुद्रं कलिमल प्रध्वंसने वाच्यं
श्रीमच्छम्भु मुखेन्दु सुन्दरवरे संशोभित सर्वदा
संसारमय भेषजं सुखकरं भी जानकी जीवन
धन्यास्ते कृतिनः पिवन्ति सततं श्री राम नामामृतम्

सुन्दरीवर सुन्दरावित नवी विक्रान्ति धामधुभी
शोभाढयो वरधन्विनी श्रुतिनुतौ गोविन्द चन्द्रप्रियौ
मायामानुष रुपिणौ रघुवरौ सद्धर्मवर्मा द्विती
सीतान्वेषण तत्परौ पविगतौ मन्वित प्रदो नौ हि नः

॥ १ ॥

برہم اچھو دی سمندر کالی مہا پھنسی
شریت شمشو اندو سندورے سنشو بھتم سرودا
سنسار امے بھیشم شکھ کرم شری جانی رگیو نم
دھنیہ آستے کرتند بیکتی ستتم شری رام نام امر تم
بید روپی سندور سے پیدا ہوئے، کھک کے پاؤں کو بالکل
نش کر دینے والے ادا نشی، شری شوجی کے سندور چدر لکھ میں
شو بھا پار ہے۔ جنم من روپی روگ کی دوائی، سب کو کھ لینے
والے اور شری جانی جی کے جیون شری رام نام امرت کا جو ترنتر
پان کرتے ہیں، رام سدا سیٹے ہیں، وہ پیہ آتسا پرکھ دھنیہ ہیں۔
شور ٹھا

ملکتی جہم ہی جانی گیان کھان اٹھ مانی گر
جھٹھ لیس کھم بھو جانی سوکا سی سیٹے کس نہ
اس کا شی جی کا سیون کیوں نہ کیا جائے؟ جو ملکتی کی جنم
کھوئی ہے۔ گیان کی کھان اور پاؤں کا ناش کر گیا لیا ہے۔
جاہل شو جی اور پارتی جی بستے ہیں۔
سور ٹھا

جوت سیکل ستر بند شتم گرل جہم پان کئے

کند اندی در سندور اقی بلو و گیان و حام اچھو
شو بھا دھنیہ در جھنو شری شری شری شری شری
مایا مانس رو پور کھو وندو سد و حرم ورمو ہتو
سیتا آویشن تہ پر و بھکتو بھکتی پر دو تو ہی نہ

کند بھیل کے سمان سندور گور وند لکشن جی اور نیل کس
کے سمان سندور شیان ورنی شری رام چندر جی جواتی انت (بے)
بلوان، و گیان کے و حام شو بھا کے دھنی و شری شتم و شمش
دھاری ہیں۔ وید جن کی پر شفا کرتے ہیں۔ گائے اور برہمنوں کے
سموہ کے پو کی ہیں۔ جی مایا سے منس رو پد و حارن کئے ہوئے
سمت و برہمن کی رکھنا کئے کو پچ روپ سمت کی بھوانی گرنیوالے
اور ایستاجی کی کھوئی ہیں لگے پر بے داء چلے مسافر، رگھو کی کے شری
شری رام اور لکشن جی دونوں بھائی نشی ہی ہمیں بھکتی دینے والے
ہوں۔

تنبہی نہ بھیجی من متد کو کر پال سُنکر مہر س

بس بھاری ہلال زہر سے سب دیتا گن جل رہے ہیں۔ اس کو جنہوں نے پی لیا۔ اے سورکھ من۔ تو اُن شہوچی کو کیوں نہیں بھجھتا؟ اُن کے سامان اور کر پال کو کون ہے؟

چو پالی ۲-۱

مگس چلے ہو جوری رگھو راپا۔ رشی مٹوک پریت نیا راپا
تہنہ رہو سہت سُنکر یوا۔ آوت دیکھا ایل سینوا
اتنی سمجھت کہنہ ہتھو مانا۔ ریش چکل بل روپ بندھانا
دھر پور روپ بھونیں جانی۔ کہہ دیو جان جہیشیں بھجھانی
شری رگھو ناٹھ پھر آگے چلے۔ رشی مٹوک پریت نزدیک آگیا۔

وہاں اپنے وزیر کے ساتھ شکر پورہ تھے۔ لاشانی بن کی حد شری رام جی اور لکشمی جی کو آتے دیکھ کر وہ بہت ہی ڈر کر منہواں جی سے کہنے لگے۔ ہے منہواں! سنو۔ یہ دونوں ریش بل اور روپ کے بھنڈا ہیں۔ تم بھجھانی کا بھیس بنا کر اُن کو جا کر دیکھو۔ اُن کے یہاں آئے کا کہیں پوری طرح اپنے من میں جان کر مجھے اشارے سے سمجھا کر کہہ دینا۔

پٹھنے بالی ہو میں من سیلا۔ بھاگوں توت بھول یہ سیلا
پیر روپ دھری تہنہ گئیو۔ ناٹھ مانے پوچھت اس بھلیو
اگر وہ بالی کے بھیجے ہوئے ہوں اور میرے ارادے سے یہاں آئے ہوں تو میں فوراً ہی اس پہاڑ کو چھوڑ کر بھاگ جاؤں۔ یہ سن کر منہواں جی بہمن کا بھیس بنا کر اُن کے پاس گئے۔ اور سیر لو کر اس پر کار پوچھنے لگے۔

کو تہنہ سیلا گور سیرا۔ چھتری روپ پھر ہو بن بہیرا
کٹھن بہو من کول پد گامی۔ کون بہتو پھر ہو بن سوامی
ہے سانا لے اور گورے شریو لے لے کھنتری روپ ہیں بن میں
پھر لے والے بہرو! آپ کون ہیں؟ ہے سوامی! سخت پھری زمین
پیر غارک پاؤں سے چلنے والے آپ کس کارن وشن بن میں بھوم ہے

مگر گول منوہر سہند گاتا۔ سہت و سہرین آتپ باتا
کو تہنہ تین دیو جہنہ گور۔ نر نارائن کی تہہ دوو
آپ کے سفد گول اور منوہر انگ ہیں۔ اور آپ بن کی ناقابل برداشت سخت دھوپ اور تیز ہوا کو سہن کر رہے ہیں۔ کیا آپ برہما و شتو بھیش ان تینوں دیوتاؤں میں سے کوئی ہیں۔ یا آپ دیوتاؤں اور نارائن ہیں۔

جگ کارن تارن بھو بھنجن دھری بھار
کی تہہ اکل بھون تی لینہہ منج اوتار

کیا آپ حکمت کے مول کارن اور مارتے لوگوں کے سوامی ہیں؟ جنہوں نے پرتھوی کے بھار کو نشٹ کرنے اور لوگوں کو سسار ساگر سے پار اتارنے کے لئے منش اوتار دھارن کیا ہے۔

کو سلیس دسرتھ کے جائے۔ ہم تو یکن مان بن آئے
نام رام جہمن دوو بھانی۔ شک ناری سُنکاری سہانی
شری رام چندر جی نے کہا۔ ہم کوشل راج شری دسرتھ جی کے پتر ہیں۔ اور پتیامی کی اُگیا کا پالن کرنے کے لئے بن میں آئے ہیں۔ رام اور جہمن ہم دونو کا نام ہے۔ ہم دونو بھائیوں کے ساتھ میں ایک سندر نازک بدن ہنتری بھی تھی۔

ایہاں ہری نسپر سیدی۔ یہ پھر میں ہم کھوت تہی
آپ جوت کہا ہم گامی۔ کہو پیر پچ کھت بھجھانی
یہاں اس ہری کشنی جانکی جی کو رکشش ملے ہو رہا ہے۔ جہ برہمن! ہم اسے ہی دھونڈتے پھرتے ہیں۔ ہم نے اپنا سارا حال آپ سے کہہ دیا ہے۔ ابنا ہے پتر ہیں۔ اپنی کتھا لکھت ہیں سمجھا کر کہتے۔

پیر ہو پچان ریشو کہہ چرنا۔ سو سکھ امانے نہیں برنا
پلکت من کھ آونہ پچنا۔ دیکھت رچر سیش کی دینا
یہو شری رام جی کی پچان کر منہاں جی ان کے چرن میں

گھر پر ہے، ہنومان کہتے ہیں کہ ہے بامرتی! ہنومان جی کے ہوت
کے شک کا وزن نہیں کیا جاسکتا۔ اُن کے ہنر کے روشن ہنر کے
ہیں مجھ سے بچ نہیں نکلتا۔ وہ پرکھو کے سندھو بھیس کی دچھا
دیکھ رہے ہیں۔

بہنی دھیرج دھراستی کنہی۔ ہنر ہر دھیرج ناٹھ ہی ہنہنی
موناو میں پوچھا سائیں۔ تہہ پوچھو کس نر کی نا میں
پھر ہنومان جی نے دھیرج دھر کر پوچھو کی استستی کی۔ اپنے
سواہی کو بچان لینے پر اُن کے من میں بڑی خوشی ہوئی۔ وہ شری
لام جی سے کہنے لگے۔ جے سواہی! آپ سے میں نے اگر یہ پوچھ لیا
کہ آپ کون ہیں؟ تو میں ایسا پوچھنے میں حق بجانب تھا۔ کیوں
کہ میں مانر جاتی اور بڑبڑ بھی ہنسنے کے کا دن اپنے سواہی کو بچان
دسکا۔ لیکن سداہارن منش کی طرح انتریاہی ہونے ہوئے تھے
کیسے پوچھ رہے ہیں۔

نوما یا لیس پھر سٹوں بھلانا۔ تاتے میں نہیں پر پوچھو بچانا
میں تو آپ کی اما سے موہت ہوا بھولا بھٹکا پھر تاروں
اس لئے میں آپ پر پوچھو نہیں بچان سکا۔

ایک میں مند موہ لیس کٹل ہرزہ اگپان
ہنہنی پوچھو موہی لسا ریدین بندھو بھگوان

ایک تو میں موہ بدھی، موہ سے موہت میں کامیلا گیا
جیو۔ بس پر ہے پرکھو! آپ زین بندھو بھگوان نے بھٹھے
بھلانا پھر میرا بھٹکا نہ کہاں ہے۔

جانی ناٹھ بہاؤ گنوں مریں۔ سیوک پر پوچھو کیسے جن بھویریں
ناٹھ جیو تو مایا موہا۔ سو سنترے تمہارے ہیں چھوٹا
ہے ناٹھ! اگر مجھ میں بہت سے اوگن (بڑی صفات)
ہیں۔ تو بھی آپ سیوک کو نہ بھولے۔ ہے ناٹھ! جیو آپ کی مایا
سے موہت ہے۔ وہ صرف آپ کی کراپ سے ہی ترسکتا ہے۔

تاہیں رگھو سیر دوانی۔ جانیوں نہیں کچھ بھجن پامی
سیوک ست پتی ملت بھویریں۔ ہے سوچ بنے پرکھو پوچھیں
اس پر ہے رگھو سیر! میں آپ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں
بھجن وغیرہ کچھ نہیں جانتا۔ پتر ماتا کے اور سیوک سواہی کے
بھروسے پر ہے فکر رہتا ہے۔ پرکھو کو سیوک کا پالن اور پوچھ
کونامی پرتا ہے۔

اس کہہ پر پوچھوں اگلائی۔ نچ نچ پگٹ پرتی ارجپانی
تب رگھو پتی اٹھائے اولاد۔ نچ لوچن حل سنہج جڑاوا
ایسا کہہ کر ہنومان جی تڑپ کر پرکھو کے چہ زبوں پر گر
پڑے۔ انہوں نے اپنا اصلی شریر دھارن کر لیا۔ اُن کے
ہرے میں پریم چھایا۔ تب انہیں اٹھ کر شری رگھوناٹھ جی
لے چھاتی سے لگا لیا۔ اور اپنے نیتروں کے حل سے پہنچ کر
ہنومان جی کو شانت کیا۔

سٹو کی جیہ لاسی پتی اوٹا۔ میں تم پر یہ کہیں تے دونا
سم نہنی موہی کہ سب کو پوچھو پر یہ انینہ گنی سوو
شری لام جی نے کہا۔ ہے کی! تم اپنے آپ کو من میں
پکھ نہ بھجو۔ مجھے تو تم گنہمن جی سے اگے پیار سے سب کو
مجھے سم دشی سب کو ایک نظر سے دیکھنے والے کہتے ہیں
پرکھو کو اپنا بھگت پیار ہے۔ کیوں کہ وہ ایک ماتر پکھ گوری
اپنا پریم سہارا مانتا ہے۔

دو ہا
سواننہ جاکیں اس مٹی نہ ترے عتو صفت
میں سیوک سچا چروپ سوانی بھگوانت

اور ہے ہنومان! انینہ گنی وہ ہے جب کہ سیوک کی
سدا ایسی دھلانا بنی رہتی ہے کہ میں سیوک کہوں۔ اور یہ
جڑ جین جگت میرے سواہی انتریاہی کا روپ ہے۔
دیکھ لوں ست پتی انو کو لا۔ ہرے ہنر میں سب سولا
ناٹھ سیل پر کی پتی رہا۔ سو سکر پوچھو اس تو اوہ کی

دونوں نے من میں کچھ بھی چھپا کر نہ رکھا۔ ایک دوسرے سے سچی پریتی کی۔ پھر لکشمی جی نے شری رام جی کا سارا چہرہ سرگرو کو کھینچنا یا سرگرو نے نیتروں میں پھر لکشمی کو کھینچ کر کہا کہ ہے ناٹھ! مٹھلیس کمار کی سیتا جی مل جائیگی۔

منتر نہ بہت ہاں ایک بار اٹھ بیٹھے مٹیوں میں کرت بچا رہا لگن نیتھ ویکھی میں جاتا۔ پیرس پری بہت ریلیا تا ایک دن اسی پریت پر میں اپنے منترپوں سمیت بیٹھا کچھ دھار کر رہا تھا تب میں نے میراے دل میں بڑی جھنجھتی چلاتی دلاپ کرتی رومی سیتا جی کو اکاش مارگ میں جلتے دیکھا تھا۔

رام رام ہارام پکارا۔ ہم ہی دیکھ نہ ہوٹ ڈاری ماگارا من تریت شیریں دینہا۔ پٹال لے سوچ اتی کینہا وہ "ہلام۔ ہلام" پکار رہی تھی۔ ہمیں دیکھ کر اس نے ایک لبتہ کر دیا تھا۔ شری رام جی نے لبتہ مارا۔ تب سرگرو نے فو اے کر دیا۔ لبتہ کو چاتی سے لگا کر پرکھو رام جی بہت ہی چنٹا میں بڑھ گئے۔

کھنکھو رو ستھو رگھو بیرا۔ جھو سوچ من اتھو دھیرا سب پرکار کر ہوں سیو کاٹی۔ جیہی بھی ملہی جانہی آئی سرگرو نے کہا ہے رگھو بیرا چنٹا چوڑ دیکھئے من میں دھیرج دھیرجے میں سب پرکار آجی سیو اکروں گا جس پاپے سے کہ جانگی جی آپکو آکر ملیں۔

سکھانگن من بہر شے کر یا بندھو مل سلیو کالک کون بس ہوون موہی کہہو سگرہو بل کی مدد اور کیا کے سمندر شری رام جی منتر سرگرو کے کچھ من کہ بہت پرین ہوئے اور اس سے پوچھئے گئے کہ ہے سرگرو! مجھے بتاؤ اتہا رہے ہیں میں رہنے لایا کھوں ہے۔

ناٹھ بالی اڑی دیو دھبھانی۔ پرتی رہی کچھ برنی نہ جیانی نے سٹ ملیاؤنی یہی ناؤں کو اسو پھو پھر ہی گاؤں

سواری کو پرین دیکھ کر پون سٹ ہنواں جی من میں بہت پرین ہوئے۔ انکی سب پریت مل گئی۔ وہ کہتے گئے۔ ہے ناٹھ! اس کہ بہت پر ہنواں راج سرگرو رہتے ہیں وہ بھی آپ کے سیدو ک

پرتی من تلکھ متہری کیجئے۔ دین جان نہ ہی اچھے کر سچے سو بیٹا کر کھوج کرانی۔ جہنہ اتہنہ ٹکٹ کوٹ بھانی اُس کے ساتھ مل کر آپ دوستی کیجئے اور اسے بے بس جان کر فریج کر دیجئے۔ وہ سیتا جی کی کھوج کر ادلیا۔ اور ادھر ادھر کر وہ دن بندوں کو کھوج کرنے کے لئے بھیج دیوے گا۔

لہری بھی بدل کھتا بھانی۔ لئے دو جن بیٹھ چڑھائی جب کھنکھو رام کہہ دیکھا۔ اتی شے جنم دھنہ کر لیکھا اس پرکار سب باتیں سمجھا کر شری رام اور لکشمی جی دونو کو منور مان جی نے اپنی بیٹھ پر چڑھالیا۔ جب سرگرو جی نے رام جی کو دیکھا۔ تو انہوں نے اپنے ختم کو بہت ہی دھنہ مانا۔

سارا دھنہ مانے پر دھنہ مانا تھا۔ کھنکھو راج سہت رکھنا تھا گنجی کر من بجا لہری ریتی۔ کہہ نہیں بدھی ہو کھانے پریتی پرکھو شری رام جی کے چروں میں منٹک ٹیک کر منگر لوجی ان سے ملے آدے سے ملے شری رگھو ناٹھ جی لکشمی جی سمیت بھی ان سے اپنی گیر کر لئے۔ سرگرو میں یہ دھار کر رہے ہیں کہ ہے بھاتا! کیا یہ مجھ سے پریم بڑھائیں گے؟ (میری دوستی قبول کریں گے۔)

تب ہنواں منٹ اچھے دسی کی بہت کھنا سٹانی پاؤں ساکھی شے کر جو رہی پریتی دیر رانی

تب ہنواں جی نے شری رام جی کی کھنا سرگرو سے اور سرگرو کی کھنا رام جی سے کہہ جانی۔ اور انکی دیو کی حضور کی میں دونو طرفوں سے پرتی کر داکر انکی دوستی کو دردھ (پرتی) کر دیا۔

کینہی پریتی کچھ بیچ نہ رکھا۔ چہن من پریت سب بھاکھا کہ سرگرو پرتی بھار باری۔ ملیہی ناٹھ مٹھلیس کمار کی

آنے سے روکا تھا تاکہ بے کھٹے راج کر تار ہوں)

سہم ہوا ماری اتی بھاری ۔ ہر لہجہ میں ہر لہجہ ناری
 تاکیں کچھ کچھ ہیر کرے یا لا ۔ سکل بھون میں کچھ بھول بہا لا
 اُس نے مجھے دشمن جان کر بہت مارا پیٹا ۔ ہیرا سب گھر بار اور
 استری بھی چھین لی ہے کہ پاؤں کچھ ہیر ! میں بانی کے بھتے سے تاک
 لوگوں میں بے حال ہو کر کھڑا رہا ۔

اباں سلاپ بس آوت ناہیں۔ تندی سمجھت سیویں مٹا دین
سُن سیوک دیکھ دین دیا لا۔ کچرک اٹھی دوٹے ٹھٹھا بے سالا
یہاں رشتی مُوک پرستہ پر بالی شاپ کے کارن نہیں آسکتا۔
تو بھی میں سن میں ہمیشہ اُس سے ڈرتا رہتا ہوں۔ دین دانی پر مجھ
شری رام چندرجی کی دُف و شال بھجائیں سیوک کے دیکھ کو سن کر
بھڑکنے لگیں۔

سنوٹ گریو مار پیٹھوں بالی ایکہیں بان
برہم رور سسز ناگت گئیں نہ اُیر ہیں پران

انہوں نے شکر گو کو دھیرج بندھانے سونے کہا۔ ہے سکر لیو !
سنو۔ میں بابی کو ایک ہی بان سے مارڈالوں گا۔ برہمہ اور رومر
کے پاس شترن لینے سے بھی اُس کے کیڑاں منہ سکیں گے۔

جے نہ مٹر دھکھ موہیں دھکاری ^{چوہائی} شنبہ سی بلکیت پانکس بھاری
راج دھکھ گیری سم راج کر جانا۔ مٹرک دھکھ سوچ منیہ و سمانا
جو لوگ مٹر کے دھکھ سے دھکی نہیں ہوتے، انکی شکل دیکھتے
سے بڑا بھاری پاپ لگتا ہے۔ دیکھتے تو پہاڑ سے دھکھ کو دھول
کے سمان جاتے، اور مٹر کے دھول کے سمان دھکھ کو سمیر پربت
کے سمان جاتے۔

جنہیں کہیں اس مٹی سے نہ آئی۔ نے سٹھ کٹ سٹھ کٹ مٹائی
 گیتھ تو اس سٹھ چلاوا۔ کن پر گئے او گنہنہ رُواوا
 جن پر رشوں کو بھاو سے ایسی بڈھی یرا پت نہیں ہوئی۔ وہ

مسکریوئے کہا۔ ہے ناٹھ! بالی ابر میں دو بھائی ہیں بچہ دونو
میں اتنا پریم تھا۔ کہ جس کا وزن نہیں کیا جاسکتا۔ ہے پر کھو! ایک
سے نے راتو کا ایک مایادی نامی پتر ہمارے گاؤں میں آیا۔

اردھ راتی پُر دوار پُکارا۔ بانی پو پو بل سہے نہ پارا
دھوا پایا دیکھ سو بھاگا۔ میں پئی گئیوں بندھو منگ لاگا
اس مایا دی نے آدھی رات کے وقت شہر کے دروازے پر آکر
لکڑا۔ بانی دشمن کے لکڑے اور بل کو برداشت نہ کر سکا۔ بانی
اُس کے مقابلے کے لئے دروڑا اُسے دیکھ کر مایا وی بھاگ کھڑا
ہوا میں بھی بھائی کے ساتھ ہر لہا۔

گری بر گہاں بیٹھ سو جائی۔ تب بانی ہوئی کہا بجھائی
پر کھیسو ہوئی ایک کچھو ارا۔ نہیں کہ اول تب جانیسو مارا
وہ بایا ہی ایک اتم پرست کی گچھا میں جا گھڑا۔ تب بانی
نے مجھے بھلا کر کہا کہ پندرہ دن یہاں بیٹھ کر میرا انتظار کرنا۔
اگر میں ان پندرہ دنوں میں گچھا سے باہر نہ آیا تو سمجھ لینا کہ میں
مرا دلا گیا۔

یارا لیا۔ ہاں دوش تہنہ رومیوں بھاری دکنسری رومہ دہارتہنہ بھاری
بالی، طیفی مومسی مایہی ائی۔ سہلانچے تہنہ چلیوں پیرانی
ہے شری رام جی : ایں جہینہ کچھ گھیا کے دوار پر بیٹھا رہا۔
تب اس گچھاس سے بڑی بھاری خون کی دھار بہنے لگی۔ تب میں
نے سمجھا کہ بابا دی نے میرے بھائی بالی کو مار ڈالا ہے۔ اب اگر
مجھے مارے گا۔ اس لئے میں اس گچھا کے دوار پر ایک بڑی بھاری
پتھر کی سہلا دکھ کر بھاگ آیا۔

منتہر نہ پہ پیر دیکھا جنو سائیں ۔ تہیتو موی اراج بری آئیں
 بلی تا ہی مار گرہ آوا ۔ دیکھ موی تہیتو بھید بڑھاوا
 منتہریوں نے نکلی کہ بغیر راہ کے دیکھا تو جھکو زبردستی راج دیدیا ۔
 بلی یا ماوی کو مار کر گھر آئینچا ۔ اس نے مجھے راہ بنا دیکھ کر پسین
 میں بھید بھاو بڑھا لیا ۔ در اھکات اُسے یہ شک گذرا کہ سگر یوں نے
 جان بھج کر راج کے لالچ سے گھیا کا دروازہ بند کر کے مجھے باہر

بچھاہت بل باڑھی پرتی - بانی بدھیا غمہ بھی پرتی
بار بار ناوٹی پد سیدسا - پر ہو ہی جان من ہر ش کپسیا

شہری رام جی کا اتھاہ بل دیکھ کر سگر لوی کی پرتی بڑھ گئی
اور انہیں دشو اس ہو گیا کہ پر ہو رام جی بانی کو مار سکیں گے۔ وہ
بار بار چوٹوں میں بہہ اٹھنے لگا۔ پر بھو کو بیچان کر سگر لوی میں بہت
پرین ہو رہے تھے۔

ایکا گیان یجن تب بولا ناٹھ کرپاں بھیبو اولولا
سکھ پتتی پر لیا بڑاٹی سب پر پیر کر ہوں سیو کاٹی
جب سگر لوی کے من میں گیان بڑھا تب وہ یجن بولے کہ
ہے ناٹھ آپ کی کرپا سے میرا من شانت ہو گیا ہے، شکھ، ہاداد
پر لیا اور عزت شہرت سب کا تیاگ کر کے میں صرف آپ کی
سیو اکو دل لگا۔

اے سب رام بھکتی کے باہک گہر میں سنت توید اور ادھاک
ستروتر شکھ دھک جگ ماہیں - مایا کرت پر مارکھ تاہیں
کیوں کہ آپ کے چوٹوں کی آرا دھنا کر نیوالے سنت
ہوتا تھا کہتے ہیں کہ یہ شکھ پتتی وغیرہ سب رام جی کی بھکتی
کے وردھی ہیں۔ دشمن ہتر شکھ دھک آدمی جگت میں جو دوند
ہیں وہ سب مایا کا کھیل ہیں۔ راستوں میں ان کی ستا نہیں ہے۔

۱۰
بانی پر مہانت جاسو پر ہاداد - بلہو رام تہہ سمن ایشادا
سینیں چلیں نہ ہوئے لڑائی - جلیں بھکت من سکپائی

۱۱
ہے شہری رام جی! بانی تو میرا پر مہنتشی (بڑا بھاری خیر خواہ)
ہے جس کی کرپا سے آپ شکھ کا ناش کرنے والے پر بھو چھ
بلے اور جس کے ساتھ سینے میں بھی لڑائی ہو۔ تو جاننے پر اس
کی یاد کر کے میں میں لجا ہو گی کہ سینے میں ناخوشی ہی اس سے لڑا۔

۱۲
اب پر بھو کرپا کرگو ہی بھائی - سب رچ بھجن کرؤں دل دانی
نہ براگ سنجت کسی بانی - بولے اہنسی رام دھشو پانی

۱
مورکھ ہترتا دوستی کرنے کا کیوں ناٹھ کرتے ہیں۔ ہتر کو برے
مارگ سے ہٹا کر اچھے مارگ پر چلانا اور اس کے گتوں کو بھیبنا
ہی ہتر کا کروتیہ ہے۔

۲
دیت لیت من سنگ دھری - مل الو مالن سداہت کورٹی
بہتی کال کوست گن سینہا شہری کہہنت ہتر گن ایہہا
دینے لینے میں میں شکار نہ رہے۔ اپنی شکتی کے مطابق
ہتر کا سداہت ہی کرتا رہے۔ بیتا کے سے تو ہتر سے پہلے ہی
سوگن پریم، ہمدردی کرتی چاہئے۔ دھرا ہتر کے کھن
ہیں۔ وید ایسا کہتے ہیں۔

۳
اگن کہ ہمدرد یجن سناٹی - باہہ ہی اہت من کٹلائی
جا کر جیت ہی گتی سم بھائی - اس کھتر پر پیر نہیں بھلائی
جو منہ پر کو دل یجن بنا بنا کر کہتا ہے۔ اور بیٹھ بچھے برائی کرتا ہے
ایہ من میں ہری بھانا دھکتا ہے۔ ہے بھائی! جس کا جیت سنا
گی جہاں کے سمان ٹیڑھا ہے ایسے ہتر کو چھوڑ دینے میں ہی بھلائی
سیوگ تھن پر کرپا کرپا کرپا - گہنی ہتر سول سم چاری
سکھ اسوچ تیا کہوں موریں - سب بھئی کھٹ کاج میں تو رہیں
مورکھ سیوگ، کنخوس راہ، بد چلن استری۔ اور کیٹی ہتر
جہاں شول کے سمان دھک دینے والے ہیں۔ ہے ہتر! میری
شکتی پر بھروسہ دھکو اور ساوکی چھتا کو چھوڑ دو۔ میں ہر طرح
سے تمہارے کام آؤں گا۔

۶
کوہ سگر لوی نہ ہو رگھو پیر - بانی جہاں اتی رن دھیرا
مہن بھی ستھنی تال دیکھ لے - پر ہو پر اس گھوناٹھ دھھہائے
سگر لوی نے کہا۔ ہے رگھو پیر! ستھنی بانی جہاں لوان اور بہت
جی بھادی لیدھا ہے۔ کچھ سگر لوی نے شہری رام جی کو دھننی نامی
راکشس کی بڑیاں اور تار کے پر کش دھلائے سگر لوی کی تسلی کے لئے
تھکو ان شہری رام جی نے ایک ہی بان سے ان سب برکشول
کو مٹ کر گرا دیا۔

بالی نے کہا۔ ہے ڈرو پک مارا باسو شری رگھو ناٹھ جی سم
دش ہی ہیں۔ (سب کو سمان دیکھنے والے) اور اگر وہ مجھے مار بھی
دیں گے تو میری گنتی ہو جائے گی۔

جوابی
اس کہہ چلا مہا ابھسائی۔ تزن سمان سکر یوہری جانی
بھیرے آجھو بالی اتی تر جا۔ مٹھکھا مار مہا دھنی گرجا
ایسا کہہ کر ابھجانی بالی سکر یو کو تنکے کے سمان تچہ سمجھتا
ہوا چلا۔ دو نو بھجانی کٹھم کٹھما ہو گئے۔ بالی نے سکر یو کو بہت
دھکایا۔ اور اس کے ایک گھونسا مار کر گر جا۔

تب سکر یو بیکل ہوئے بھگا گا۔ مٹھنی پیر مار بکر سم لا گا
میں جو کہا رگھو بیر کر یا لیا۔ بندھو نہ ہوئے مور یہ کالا
تب سکر یو گھبرا کر بھگا گھڑا ہوا۔ بالی کا گھونسا اسے
بکر کے سمان لگا۔ اس نے شری رگھو سیر جی سے اکر کہا۔ ہے
کر یا تو رگھو سیر میں نے آپ سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ بالی میرا
بھجانی نہیں۔ گنتو میرا کال ہی ہے۔

ایک روپ تہہ بھراتا دوو تہی بھرم تہی نہیں مار سوں سوو
کر پیرا سکر یو سیر میرا۔ تن بھگا کھس گئی سب پیرا
شری رام جی نے کہا۔ تم دونوں بھجانی ایک ہی شکل
دھورت جیسے ہیں۔ اسی بھرم کے کارن میں نے بالی کو
نہیں مارا (ایسا نہ ہو کہ اس کے بدلے دھوکے سے تم مارے
جائے) پھر شری رگھو ناٹھ جی نے سکر یو کے شری پر ہاتھ پھیرا جس سے
اس کا شری پر بکر چھپا ہو گیا۔ اور ساری پشیرا جاتی رہی۔

سکھ سٹمن گے مالا۔ کٹھو اٹھی بل دی بندا لا
پنی نانا باجھی بھٹی لڑائی۔ پٹپا وٹھ پھیں گھوڑائی
تب شری رام جی نے سکر یو کے گلے میں پھان کر کے
کے لئے پھولوں کی مالا بندا دی اور اسے بڑا بھاری بل دے کر
پھیرالی کے پاس بھیجا۔ پھر سکر یو اور بالی کی بہت طرح سے لڑائی
ہوئی۔ غری رگھو ناٹھ جی درخت کی اوٹ میں کھڑے دیکھ رہے تھے

ہے پر پھو ابا تو آپ اس پر کا کر یا کیجئے کہ سب کچھ چھوڑ کر
دن رات آپ کا بھون کرؤں۔ سکر یو کی دیراگ بھری بالی سن کر
ہاتھ میں دھنش نہارن کر نیوالے شری رام مسکراتے ہوئے بولے۔
جو کچھ کہو سیتے سب سوئی۔ سکھا بچن مم مرشانا سوئی
نت مرٹ اور ہی نچاوت۔ رام کھگس سیر اس کاوت
ہے ہتر تم نے جو کچھ کہا سب ٹھیک ہے لیکن میرا بچن چھوٹا
نہیں ہو سکتا (ارکھات بالی کے مارنے کی جومات جو میں نے کہی ہے
وہ ضرور پوری ہوگی)۔ کاک بھشندی جی گرٹھ سے کہتے ہیں کہ
ہے بھجی راج! کھگوان قلندر کے بند کی طرح سب کو بچاتے
ہیں ویر ایسا کہتے ہیں) ۱۳

لے سکر یو تنگ رگھو ناٹھا۔ چلے چاپ ساٹاک کہہ ہاتھا
تب رگھو پتی سکر یو سچا وا۔ گر جیسی جابے نکٹ بل پاوا
اس کے بعد شری رگھو ناٹھ جی ہاتھ میں دھنش باں دھارن
کر کے سکر یو کو ساتھ لئے چلے۔ تب انہوں نے سکر یو کو بالی کے
پاس بھیجا۔ وہ شری رام جی کے بل کے بھروسہ پر بالی کے نزدیک جا کر
گر جا اور اسے مدد کے لئے لٹکا رہا۔

سنت بالی کرو دھ اتر دبا وا۔ کہہ کر چرن ناری سمجھا وا
سنتو پی جھنہ ہی ملیہو سکر یو۔ تے دوو بندھو بیج بل سبوا
سنتے ہی بالی کرو دھ سے بھر کر تیزی سے دوڑا۔ اس کی بہتری
تار نے چرن بکر لکر اسے سمجھانا چاہا کہ ہے ناٹھ! سکر یو جن سے
مے ہیں۔ وہ دو نو بھجانی بیج اور بل کی مدد سے۔

کو سلبس سنت پھمسن لرا ما۔ کالہو جیت سکھیں سکر اھا
اووہ نریش دشر جی کے پتر جن سے سکر یو ملا ہے (رام اور
کھٹمن سکر ام میں کال کو بھی جیت سکتے ہیں۔

کہہ بالی سنتو بھیرو پیر یہ سم دسری رگھو ناٹھ
جوں کراچی مہری ماریں تو پتی مہوں سناٹھ

ہیں۔ شہر کی استری اور کنیا، یہ چاروں سہان ہیں جو انکی طرف مہری نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اس کو مار دینے میں کچھ بھی دوش نہیں ہے۔

۵
مورٹھ تو ہی اتنیہ اھیما نا۔ ناری سکھاوں کر سی نہ کا نا
حم بھج باں اشتر تہی جانی۔ مارا ہسسی ادھم اھیما فی
ہے مورٹھ۔ تجھے اپنے بل پر بے حد اھیما ہے۔ تو نے اپنی
استری کی بات بھی کان دھکر نہیں سنی۔ شگر کو میری بھجائوں
کے بل کی شرن میں آیا ہوا جان کر بھی۔ ہے بیج اھیما فی! تو نے
اس کو مارنا چاہا۔

۶
سٹھورام سوامی سن چل نہ چا تری مور
پرہو اچھوں میں پانی انت کال کتی نور

بالی نے کہا ہے شری رام جی سنئے۔ آپ سوامی ہیں۔ اس
لئے آپ کے سامنے میری خیرانی نہیں چل سکتی۔ ہے پرہو! انت
کال میں آپ کی شرن میں اگر بھی میں پانی ہی رہ گیا؟

۷
سنت رام قی کو مل باقی۔ بالی سس پرسیو رنج پانی
اچل کروں تن را کھو پیرانا۔ بالی کہا سنو کر پا بندھانا
شری رام جی نے بالی کی بہت ہی کو مل باقی سن کر اس کے
سہر پر اپنا ہاتھ پھیلا۔ اور کہا میں تمہارے شری کو اچل کر دیتا
ہوں۔ تم اپنے پرائوں کو نہ چھوڑو۔ تب بالی نے کہا۔ ہے
کر پا بندھان! سنئے۔

۸
جتم جنم مٹی جتن کر اہیں۔ انت لام کہہ آوت ناہیں
جاسو نام بل شکر کاسی۔ دیت سب ہی تم کتی اثا سنی
مٹی لوگ جنم جتنا تر انیک پرکار کے سادھن کرتے
رہتے ہیں۔ پھر بھی مرنے کے سے ان کے منہ سے رام نام نہیں
نکلتا۔ جن کے نام کے بل سے شری شوجی کاشی میں سب کو
سہان روپ سے مکتی دیتے ہیں۔ (۳)

۹
م دین گوچر سوئی آوا۔ پھوری کہ پرہو اس بھتی بناوا

۱۰
بہر چیل بل شگر یو کر سہہ مارا بھے مان
ملاو ابالی رام تب ہر وہ ماجھ سرتان

شگر یو نے بہت سے داؤ پیچ کئے۔ لیکن آخر کار وہ بھے
مان کر من میں ہار گیا۔ تب شری رام جی نے تان کر بالی کی چھاتی
میں بان مارا۔

۱۱
پرا بلی بھی سر کے لاگیں۔ بنی اکھ بیٹھ دیکھ پرہو اگیں
سیام گات سر جیا بنا میں۔ ارن نین سر چاپ جیر ہا میں
بان کے لگتے ہی بالی تڑپ کر پکھوی پر گر پڑا۔ لیکن پرہو
رام جی کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ کر بالی بھر اٹھا۔ پرہو کا سا بولا
شریر ہے سر پر جتا بنائے ہیں۔ لال نیتر ہیں اور دھنش پران
چڑھائے ہوئے ہیں۔

۱۲
پنی پنی جتے چرن جت دینہا۔ سچھل جتم مانا پرہو چنہا
ہر وہ پرتی مکھن کھو را۔ بولا جتے رام کی اورا
بار بار بالی نے شری رام جی کی طرف دیکھا۔ اور اپنے من کو
اٹکے چروں میں لگا دیا۔ پرہو کو پہچان کر اپنے جتم کو اس نے پھیل
مانا۔ اس کے ہر دے میں بھگوان کے پرتی پریم ہے۔ پرتی مکھ میں
کھوڑ بجن تھے۔ وہ شری رام جی کی طرف دیکھ کر بولا۔

۱۳
دہم ہتیو آوتر سہو گو سائیں۔ مارہو موہی بیادھ کی ناہیں
میں بیری شگر یو پیارا۔ اوگن کون ناٹھ موہی مارا
ہے سوامی! آپ نے دہم کی رکھشا کرنے کے لئے اوتار
لیا ہے۔ پھر مجھے شکاری کی طرح دہو کے سے چھپ کر کیوں مارا؟
مجھ میں کیا دوش ہے۔ جو آپ نے دشمن سمجھ کر مجھے مار ڈالا۔ اور شگر یو
کو اپنا مہتر سمجھ کر اس کی مدد کی۔

۱۴
انج بدھو بھگتی ست ناری۔ سنو سٹھ کنیا سم اے چاری
انہہ ہی کر ششی بلو کے جوتی۔ تاہی بدیں کچھ پاپ نہ ہوئی
شری رام جی نے کہا۔ ہے مورکھ! سنو جھوٹے بھائی کی بہتر

وہ بھی بھگوان رام شری رام جی کے چروں
سے درود پڑھتی کر کے بالی نے اپنے شری کو سچ ہی بتایا۔

چو پائی - ۲-۱

رام بالی رنج دھام ٹپھاوا۔ نگر لوگ سب بیاں دہاوا
نارائنی بلاپ کرتا را۔ چھوٹے کس نہ دیہہ سنبھارا
نارائنی دیکھ رکھو را یا۔ دیہہ گیان پر لیتا ہی مایا
چھت جیل پاوگ لگوں سمیرا۔ پنچ رچت اتی اذہم سریرا

شری رام جی نے بالی کو اپنے پریم دھام کو بھیج دیا۔ مگر
لوگ سب ویاکی ہو کر روٹے آئے۔ بالی کی استری تارا انیک
پتوکار سے ولاپ کرتی تھی۔ اُس کے بال بھرے ہوئے تھے۔
اور اُسے اپنے شری کی ذرا بھی سدا نہ بھتی۔

تارا کو شوک سے ویاکی دیکھ کر شری رکھو ناٹھ جی نے اُسے
گیان پدیش کر کے اس کے مودہ کو ڈور کیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ پرتھوی۔
جل۔ اگنی۔ اکاش اور ہوا ان پانچ تنوؤں سے یہ بہت ہی ناچیز
شریر چا گیا ہے۔

پرگٹ سنون کو اگے سووا۔ جیو نیتہ کسی لگ تمہرے رودا
ایجا گیان چرن تب لاگی۔ لینہیسی پریم بھگتی برماگی

وہ شری تو صاف غور پر تہارے سامنے سویا پڑا ہے۔ او جیو
اتما نیتہ اذاشی ہے۔ پھر تم کس کے لئے شوک کر رہی ہو (ارٹھا)
جس شری کو تم بالی سمجھ کر پی روپ سے دیکھتی تھتی۔ وہ پنچ
بھوتوں سے رہا ہوا ہے۔ وہ تو تیرے ہی سامنے پڑا ہے۔ پھر تم
کیوں روتی ہو؟ اور اگر اس شری کے سوا جیو اتما کو اپنا پتی
مانی ہو۔ تو جیو امر ہے۔ اس لئے بھی تمہارا رونا دھونا ویرکھ
ہے) یہ سن کر تارا کے من میں گیان کا پرکاش ہو گیا۔ تب وہ بھگوان
کے چروں میں گر پڑی۔ اور اُن سے پریم بھگتی کا وردان مانگ لیا۔

امادار و جوشنت کی نائیں۔ کسلی پادوت رام گو سائیں
نپ سنگر لوی آلیسو دینہا۔ مبرا کرم بھی نیت سب کینہا
شو جی کہتے ہیں۔ ہے پرتی سوا شری رام چندر جی سب

وہ بھگوان رام خود میری آنکھوں کے سامنے پرگٹ
ہو گئے ہیں۔ ہے پریم۔ کبر الیسا شہ او سر پاتہ نہ آئے گا

سونین گو چر حاسون گن نیت نیتنی کہہ شری گاویں
جیت پون من کو نرس کر منی دھیان کپھو ناک پاویں
موری جان اتی ابھیان پس پریمو کپھو را کھو شری ہی
اس کوں سٹھ ہٹھ کاٹ شری ترہ یا۔ کر شری ہی بھو ری
دیرتی نیتی (یہ بھی نہیں۔ یہ بھی نہیں) کہہ کر جن کا سدا گن
گان کرتے ہیں۔ منی لوگ یران من اور اندریوں کو بھت کر اور
دشیوں سے نرا سکت کر کے دھیان کرتے ہوئے کبھی بھاری
جن کی جھلاک پاتے ہیں۔ وہ ہی پریمو آپ ساکشات پریم
سامنے کھڑے ہیں۔ آپ نے مجھے بہت ہی شری بھیا جانی جان کر
کہا۔ کہ تم اپنا شری رکھو۔ کھلا ایسا کوں مودہ ہو گا۔ مٹھ سے کلپ
برکش کو اکھا کر اس سے بھو کا نٹے زار بھاری کے درخت کو
بار کرے گا۔

چھند

اب ناٹھ کر کرنا بلو کھو دیرہو جو پریمو مالکوں
جیو جیو جنمو کرم پس تہہ رام پالو را کیوں۔
یہ نیتہ ہم سم بنے بل کلیان پریمو دیرہو لکھے
کبر پانہہ سر نرناٹے اپن واس انگد کیجئے۔

سے ناٹھ! اب آپ مجھ پر دیر شری کیجئے۔ اور مجھے منہ مانگا
وردان دیجئے۔ کہ میں اپنے کرموں کے انوسار جس بھی نیتی میں ہم
لوں۔ وہیں میں شری رام جی آپ کے چروں میں پریم کروں۔
ہے کلیان کاری پریمو! یہ میرا مینا انگد ہے۔ جو نرنا اور بل میں
میرے سمان ہی ہے۔ آپ اسے سویکار کیجئے۔ اور اس کی باہنہ
پریمو کر اسے اپنا سیوک بنائے۔

لام چرن درودھ پرتی کرالی کینہہ تن نیاگ
دہا سمن مال جے کنٹھ نر گرت نہ جانے ناگ
جیسے ہتھی کو اپنے گلے سے بھوٹوں کی مالا گرتے سے

جو لوگ جانتے ہوئے بھی ایسے پرہیز کو تیاگ دیتے ہیں وہ
پھر کیوں مصیبتوں کے جال میں ڈھکے بیس؟ پھر رام جی نے
وٹنگے کو بلالیا اور انہیں بہت چکار سے راج نیتی کا ایش کیا۔

کہہ رہے ہو سکر یو ہر لسیا۔ پر نہ جاؤں دس چار ہر لسیا
گت کریم برشتا تو آئی یہ ہوں ٹھٹھ سیل پر چھائی
پھر رہو نے کہا۔ ہے بانو راج سکر یو سٹو میں چودہ
برس تک گاؤں میں انہیں جاؤں گا۔ موسم گرما ختم ہو گیا ہے اور
برسات کا موسم آگیا ہے۔ اس لئے میں تمہارے پاس اس پرست

پر کھڑوں گا۔ جو سنت پڑے دھڑو م کا جو
جب سکر یو بھون پھر آئے رام پریشن کر کے بر چھائے
تم آنگھ سمیت راج کرو۔ اور اپنے ہرے میں میرے
کام کا بھی سدا خیال رکھنا اس کے بعد سکر یو کھڑوٹ آئے تب
شری رام جی پریشن پرست پر جا بیٹھے۔

پر تھم ہیں دلونہ نہ گری کہا راکھو کر چرناٹے
رام کر پانڈھی کچھ دن باس کریں گے آئے
پہلے ہی دیوتاؤں نے اس پرست میں ایک سند رکھا بناٹی
ہوئی تھی۔ انہوں نے سوچ رکھا تھا کہ کر پانڈھان بھگوان شری
رام چندر جی کچھ دن یہاں آکر کھڑے ہو گئے۔

سندرن کسمیت آتی شو بھیا۔ گنجوت مہپ نر مہو لو بھیا
کنڈول پھل پتر سہائے۔ بھے بہت جب تے پرہو آئے
پھولوں سے لدا ہوا سندرن ٹری ہی شو بھیا یاد رہا ہے شہد
کے لایح سے بھونروں کی لولیاں گجار کر رہی ہیں۔ جب سے پرہو
اس بن میں آئے ہیں تپ سے بن میں سند کنڈول پھل اور پتے بہت
زیادہ پیدا ہو گئے۔

دیکھ منو ہر سیل الو پا۔ رہے تہنہ انج نہت سکر بھوپا
مہر کھگ مرگ تن دھر دیوا۔ کر میں سدھنی پرہو کے سیدوا

سندار کو کھٹیلی کی بھانت نکالتے ہیں۔ تب شری رام جی نے
سکر یو کو آگیا دی۔ تو اس نے اپنے بھائی کا ہر تک کام کیا۔

رام کہا انج ہی سبھائی۔ راج و ہو سکر یو ہی جانی
رکھو پتی چرن ناٹے کر ماٹھا جیسے کل پر پریت رکھو ناٹھا
تب شری رام چندر جی نے لکشمین کو سبھی کر کہا کہ تم جا کر
سکر یو کو کشتن دھا کا راج سنبھال دو۔ شری رکھو ناٹھ جی کی
آگیا پا کر سب لوگ ان کے چروں میں منٹا لوار کر چلے۔

پچھن نہرت بولائے پر جن بہر سماج
راج دینہ سکر یو کہتے انک کہتہ جب راج
لکشمین جی نے فوراً ہی سب نگر نوادیوں کو اور برہمنوں کے
سماج کو بلالیا۔ اور انکے سامنے سکر یو کو راج پد دیدیا اور انک کو
یو راج پد (جالنشین) دیا۔

جوبائی
اما رام سہر بہت جاگ مائیں۔ گروہت مات بندھو پرہو ناٹیں
شر نہر مٹی سب کے یہ ریتی۔ سواراٹھ لاگ کر میں سب پریتی
ہے پارتی شری رام چندر جی کے سمان بہت کرنے والا کرو،
پتا، مانا، بھائی اور سوامی اس سندار میں کوئی نہیں ہے۔ دیوتا پیش
اور مٹی سب کی یہی ریتی ہے۔ کہ مطلب براری کے لئے سب پریم
کرتے ہیں۔

۲
بالی تر اس بیگل دن راتی۔ تن بہہ برن چنتا جر چھاتی
سوئی سکر یو کینہہ کپی راؤ۔ اتی کر پال رکھو سیر سبھاؤ
جوبالی کے بھے سے دن رات پریشان رہتا تھا۔ جس کے
شر میں بہت سے زخم ہو گئے تھے اور جس کی چھاتی چنتا
سے جلتی رہتی تھی۔ اسی سکر یو کو انہوں نے بانروں کا راہ بنا دیا۔
شری رام چندر جی کا سبھاؤ تو بہت ہی کر پاؤ ہے۔

۳
جانت ہوں اس پرہو پرہو ہیں۔ کا ہے نہ پتی حال نہر پر ہیں
پنی سکر یو لینہہ بولائی۔ بہہ پر کار نہر پ نیتی سکھائی

منصور (لکھنؤ) اور لکھنؤ کی بہت کڑی دیکھ کر تو ناؤں کے
راہ شری رام جی اپنے چھوٹے بھائی لکھنؤ سے واپس پھر
گئے۔ دو دن بعد وہ اپنی بہنوں، بھائیوں، بھتیجیوں کے
شری زہارن کر کے پرچو کی سیوا کرنے لگے۔

منگل روپ بھٹیوں تب تک گیند نہ اس راہی جب تے
پھلک سلائی بیٹھ رہا تھا۔ کھانسیں تہاں دوڑھائی
جب سے لکھنؤ شری رام جی لے وہاں نو اس کیا۔
تب سے وہ بن منگل روپ ہو گیا وہاں ایک سندر چمک دار
پتھر کی سلاخی اس پر دونوں بھائی کھانسیں سے بیٹھ گئے۔

کہتے آج سن کہتا انیکا کھنکی برتی پرپ۔ نئی بلیکا
برشا کال میگھ نہ چھائے۔ گر جیت لاگت پر م سہاے
شری رام چندر جی بھگتی، ویراگ، راج نیتی اور گیان
سمبندھی انیکا پرکار کی کھنکھن لکھن جی سے کہنے لگے۔
برسات کے موسم میں آکاش پر بادل چھائے ہوئے ہیں۔ اور وہ
گر جیتے ہوئے بہت ہی سندر لگتے ہیں۔

پہلے دیکھو مورگن ناچت باد پیکھ
گر مہی برتی رت پرش جس لہنؤ کھنکھن کہنہ دیکھ
ہے لکھنؤ! دیکھو یہ مورگن بادلوں کو دیکھ کر کیسے خوشی
میں ناچ رہے ہیں۔ جیسے ویراگ، راج نیتی کسی دھن دھن
کو دیکھ کر پرش ہوتے ہیں۔

چو پائی ۱

گھن گھنڈ نہ گرجت گھوڑا۔ پر پائین ڈر پت من مورا
وامنی داک لہ نہ گھن ماہیں۔ کھل کے پریتی جتھا کھن ناہیں
آکاش میں بادل گھنڈ کر بڑے زور سے گرج رہے ہیں۔
ان کی اس گھوڑا گرجا کو سن کر پیاری سیتا جی کے زیر میرا من ڈر
دا ہے۔ چنچل کھلی چمک کر بادلوں میں کھنکھن نہیں۔ ارکھات ذرا
سی چمکتی ہے۔ پھر چھپ جاتی ہے۔ جیسے دشت سہاؤ منش

کی پریتی کھنکھن نہیں ہے۔

شری رام جی جلد کھنکھن نیا راہیں۔ جتھا کھنکھن بدھ بدھ پائیں
بونا لکھات آہیں گری گریں۔ کھل کے کھنکھن سہا سہا

بادل زمین پر جھک جھک کر بارش برسا رہے ہیں۔ جیسے
دو پائپر زوان کھرتا بھاؤ سے جھک جاتے ہیں۔ ٹوندوں کی
چوٹیں پر پت کیسے سہن کر رہے ہیں۔ جیسے کہ سنت لوگ دشتوں
کے مندے کھنکھن کرتے ہیں۔

چھدر ندیں بھر چلیں تو راہی۔ جس تہوڑیوں دھنکھل اتراہی
کھنکھن پر پت بھاڑھا بر پائی۔ جنو جیوی، مایا کپٹانی
چھوٹی ندیوں میں جل نہیں سمارا۔ وہ جل سے بھر بھر کر
اچھل کر اپنے کناروں کو ڈوبتی ہوئی بہ رہی ہیں۔ جیسے سست چپ
اند سر روپ شندھ جویا کے سناک سے میلا ہوا جاتا ہے۔

سمٹ سمٹ جل بھر پت ملاوا۔ جمے سگن سجن پہیں آوا
سرتا جل جل نہ بھی نہنہ جانی۔ ہوئے جل جمے جن ہر پائی
جل اکٹھا ہو کر تالابوں میں کیسے بھر رہا ہے جیسے شہ گن
(نیک صفات) ایک ایک کر کے نیک پرشوں کے پاس ملے
جاتے ہیں۔ ندیوں کا جل سمندر میں جا کر اس پرکار شانت ہو جاتا ہے۔

ہر ت بھوئی ترن سنکھل سمجھ پرش نہیں پنتھ
جمے پا کھنڈا تیں گیت ہو پیں سدا گر ننتھ

گھنے گھاس سے پرکھوئی ہری بھری ہو گئی ہے۔ کہ راستہ ہی
دکھائی نہیں پڑتا۔ جیسے پا کھنڈ مت کے پرچار سے ویدازک سچے
گر ننتھ چھپ جاتے ہیں۔

چو پائی

داور دھن چرو دسا سہا ہائی۔ بہید پرش جنو جیو سداہی
تو پلو کھنکھن ٹپ اینکا۔ سدا دھک من جس ملیں بہیکا
مینڈ کوں کی آواز چاروں طرف سے آ رہی ایسی سہا ہائی لکھتی
ہے۔ جیسے دیوار کھنکھن کے گرد وہ وید منتر پڑھ رہے ہوں۔ انیکوں

طرح طرح کے کیڑوں مکوڑوں سے بھر رہی ہوئی پرتھوی کیسے
شو بھاپا رہی ہے۔ جیسے اچھے راج کو پا کر سیاہ بڑھتی ہے (خوشحال
ہوتی ہے) بہت پانی کے بڑھنے سے مسافر لوگ ادھر ادھر تھک کر
کھڑے گئے ہیں۔ جیسے گیان دھار کے بڑھنے پر اندریوں کی ریشیوں کی
اور گئی رگ جاتی ہے۔

کبھوں پر مل رہا رت جہنم تہمتہ میسکھ ہلا ہیں
جہم کیوت کے اچھیں گل سا دھرم رتا ہیں
کبھی کبھی بڑے زور کی ہوا چلنے لگتی ہے اور بادل ادھر
ادھر غائب ہو جاتے ہیں۔ جیسے دُرا جا رہی پتر کے پیدا ہونے سے
گل کے تم دھرم گرم نشوٹ ہو جاتے ہیں۔

کبھوں دوس جہنم تہمتہ میسکھ پر کٹ تنگ
دو ہنسے اچھے گیان جہمے پائے کسٹاک سسٹاک !!
گھنے داروں کے کارن کبھی تو دن میں ہی گھور اندھرا چھا
جاتا ہے۔ اور کبھی سورج پر کٹ ہو جاتا ہے۔ جیسے بری صحبت
پاکر گیان نشوٹ ہو جاتا ہے۔ اور اچھی صحبت (سست سنگ)
پائے پر پیدا ہوتا ہے۔ چو پائی

برشا بگت سرور تو آئی۔ چھیں دیکھو پیرم سہرائی
بھولیں کاس کل جی چھائی۔ جتو برشا رت پر کٹ بڈھائی
ہے لکھن۔ دیکھو۔ برکھا رت جی گئی۔ اور پیرم سدر سرور
رت آگئی۔ بھولے ہوئے کاس سے ساری پرتھوی چھا گئی ہے۔
نالو برکھا رت نے کاس روپی سفید بالوں کو پر کٹ کر کے اپنے بڑھالے
کو جلا دیا ہو۔

اوت اگست تہمتہ جل سوشا۔ جیہ کو پھی سوشے سفتوشا
سہرنا سر نرمل جسل سوہا۔ سفت ہر دھ جس گت ماموہا
اگست (ستارے کا نام) نے آکاش میں بڑھتے ہی راستوں
کے جل کو ایسے مسکھا ڈالا جیسے سنتوش کو کھسکا ڈالتا ہے۔ ندیوں
میں اور تالابوں میں نرمل جل ایسے شو بھاپا رہا ہے۔ جیسے ہر کار اور

دختوں میں نئے نئے پتے نکل آئے ہیں جس سے وہ ایسے سہتر
ہو کر خوش نظر آتے ہیں۔ جیسے سادھک کاس گیان پراپت ہو جا
پر ہو جاتا ہے۔ ارجن سراج کھل اُرکیم گیموہ
کھوجت کبھوں نے نہیں زور کی۔ کر کے کرودھ جے دہرم ہی زوری
مدار اور جاس کے پتے جھڑ گئے ہیں۔ جیسے دہرانا راہ
کے راج میں دشوں کی سرگرمیاں جاتی رہتی ہیں۔ دھول تو کہیں
دیکھنے کو بھی نہیں ملتی۔ جیسے کرودھ دہرم کو زور کر دیتا ہے۔

سسسی سستین سوہم ہی کیسی۔ ایکاری کے سمیتی جیسی
نسسی تم کھن کھلوت پراجا۔ جنود بمبھنہ کر ملا سماجا
اتن سے ہری بھری دھرتی کیسے شو بھاپا رہی ہے۔ جیسے پر
ایکاری پیر کا دھن و مال رات کے کھنے اندھیرے میں جگنو
شو بھاپا رہے ہیں۔ نالو پاکھنڈیوں کا سماج اُجھا ہو۔

جہا برشا چل پھوٹ کیا اریں۔ جے سستین پھٹیں بگڑیں ناریں
کرشی نرا اریں جیتر کسانا۔ جے بڈھ جہیں سوہ مداماتا
بھاری بارش سے کھیتوں کی کباریں پھوٹ چکی ہیں جیسے
آزاد ہو کر استریاں بگڑ جاتی ہیں۔ جیتر کسان کھیتوں میں غلامی کر
کے گھاس بھوس کو فضل سے باہر نکال کر پھینک رہے ہیں۔
جیسے بدھیان لوگ سوہ ۱۰ ہنکار اور مان کا تیاگ کر رہے ہیں۔

دیکھیت چکر پاک کھاگ ناہیں۔ کلی ہی پائے جے دہرم پراہیں
اوشتر برشے ترن نہیں جاما۔ جے ہری جن ہیہ اتج نہ کاما
چکوا۔ چکوی نیچے تو کہیں دکھائی نہیں دے رہے ہیں۔
جیسے کھجک کو پا کر دہرم بھاگ جاتا ہے۔ جہاں بھی بارش ہوتی
ہے۔ پروہاں گھاس تک نہیں جتی۔ جیسے ایشور بھاکت کے ہر
میں کام پیدا نہیں ہوتا۔

بہیدہ جنتو سسٹکل ہی بھراجا۔ پر جابا ڈھ جے پائے سر اجا
جہنہ تہمتہ ہے پتھک تھک نانا۔ جیہ اندری گن اچھیں گیانا

اکیان سے بہت سنت ہاتھوں کا ہر ذرہ نریل ہوا سو ہوتا۔

اس میں سونے کی سرسریانی۔ متناہک کر رہیں جسے گیانی
جان سہو فراتو کھنچن آگئے۔ پائے گئے جسے شکر گت سہا گئے
مندیوں اور تالابوں کا جل دھیرے دھیرے سوکھ رہا ہے۔
جیسے گیانی پریش متا (موہ) کا تیاگ کرتے ہیں۔ سہو دتو کو جان کر
کھنچن چلی آگئے۔ جیسے وقت پانے پر پڑ کر م اپنا چل دیئے کیلئے
پر گٹ ہو جاتے ہیں۔

پنک نہ رہو سوہا س صہنی۔ مٹی پٹن ترپ کے صں کرنی
جل سنکو کو ج پل لکھیں عینا۔ ابدھ کٹھی جیے دھن ہینا
نہ کیپڑ ہے نہ دھول۔ دھرتی صاف سٹھری کیسی شو بھائی
ہے۔ جیسے مٹی میں ماہر راہ کی کرنی شو بھائی ہے۔ پانی کو سٹھتے
دیکھ کر چھلیاں ویا کل ہو رہی ہیں۔ جیسے کوئی مور کھ کر ہستی دین
کے بنا ویا کل ہوتا ہے۔

۵
نریل نریل سوہ اکا سا۔ تہر کن او بر میر سب آسا
کہنہ کہنہ بر شٹی سا دی تھوری۔ کو ویاک پاو بھگتی جسے موری
بغیر بادلوں کے صاف آسمان ایسا شو بھایا ہے۔
جیسے بیشور کا بھگت سب آسمانوں کو چھوڑ کر شو بھایا ہے۔
کبھی کسی سٹھان میں سہو سہم کی بھی تھوڑی تھوڑی بونڈا بندی
ہو رہی ہے۔ جیسے کوئی ہی در لائرش ہی بھگتی کو پاتا ہے۔

چلے پرش تچ ٹکر ترپ تاپس پنک بھکاری
جیے ہری بھگتی پائے شرم نہیں اشتری چپاری
موسم کھلا پا کر راہ لوگ فحیابی کے لئے، تپستوی تپ کرنے
کے لئے، بیواری بیواری کے لئے اور بھکاری بھگتا کے لئے اپنے
لپٹے ٹھکانوں سے برتن ہو کر جل دیئے۔ جیسے بھگتا ان کی بھگتی پا کر
چاروں اشترم والے اپنے اپنے اشترموں کے کھنچن سادھنوں کی تکلف
کو چھوڑ دیتے ہیں۔

سکھی میں جے نیرا گا دھا۔ جیے ہری شرن نہ اکیو بادھا

پھو لیں کمل سوہ سرکیسا۔ نرگن برہم سنگن بھٹیں جیسا

جو بھایاں اتھاہ جل (سمندر) میں ہیں۔ وہ سنگھی ہیں۔
جیسے بھگت شرن میں آ جانے پر ایک بھی دھک نہیں رہتا۔ کمل
کے پھولوں سے تالاب کیسے شو بھایا رہا ہے۔ جیسے نرگن برہم
سنگن ہونے پر شہو بھایا ہے۔

گوجت اندھکھ مکھر انو پا۔ سندھکھک رو نانا رو پا۔
چکر باک من دھکھنسی بیکھی۔ جسے دھن پر سمپتی دیکھی
بھرنے لانی شبد کرتے ہوئے گرج رہے ہیں۔ اور بھویوں
کی طرح طرح کی سندھ اور آ رہی ہے۔ چکر چکوری رات کو
دیکھ کر سن میں بہت دھکی ہیں۔ جیسے دھنٹ سبھاوش ڈوٹرل
کی خوشحالی کو دیکھ کر دھکی ہوتا ہے۔

چاتاک رٹ تر شاتی اوہی۔ جیے سکھ لہ نہ سنکر دروہی
سہو اتپ رسی ایہری۔ سنت درں جسے پاتاک ٹرنی

پیدہ پانی پی کی رٹ لگتا ہے۔ اسے ٹری بیاس ہے۔
جیسے شری شکر جی کے دروہی (مخالف) کو کبھی شکھ نہیں ملتا۔
وہ سکھ کے لئے چلتا ہے۔ رات کو چندر ما سہو دتو کے تاپ کو
ہر لیتا ہے۔ جیسے سننوں کے درن سے پاپ دور ہو جاتے ہیں۔

دیکھ اندھ چکور سمدانی۔ جیوین جسے تہر کن ہری پانی
مسک دتس بیتے ہم ترا سا۔ جیے دھن دروہ کیش کل مناسا
چندر ما کو دیکھ کر چور ٹڈنی اس پر کار ٹھکی لگائے اس کی
اور دیکھ رہی ہے۔ جیسے بھگتا ان کا بھگت بھگتا ان کے درن پا کر
ٹھکی لگائے ان کی اور دیکھتا ہے۔ چھر اور ڈانس سدی کے بھے
سے اس پر کار نشٹ ہو گئے۔ جیسے ویدوان برہمنوں کی ساٹھ
ویر کرنے سے کل کا ناس ہو جاتا ہے۔

بھومی جیو سنگل رہے گئے سہو دتو پائے
سہو گرو ملیں جا ہیں جسے سینسہ بھرم سمدائے

جیسے سچے گرو کے مل جانے پر سب شغ کا اور بھرم سموہ
کا ناش ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی برسات میں پرتھوی پر جو کٹرے
مکوڑے پیدا ہو گئے تھے۔ وہ سب سرد و تر تو کے آنے پر خشک
ہو گئے۔
کتیوں پر جو جوں حیوت ہوئی۔ تات ختن گرائیوں سوئی
شکر لڑیوں سدا مور لیساری۔ پاواراج کو س پڑناری
سینتاجی کہیں بھی ہوں۔ اگر وہ زندہ ہوئی۔ تو ہے تات!
میں کو شش کر کے انہیں ضرور لاؤں گا۔ راج خزانہ و راجدہانی
اور استری! اگر شکر لڑی نے بھی میری سدا بھلا دی۔

جیہیں سایک مارا میں بالی ۔ یہیں ستر تھوں مٹوڑ کہنے کالی
جاسو کرا چھوٹھیں مد موہا ۔ تاکہ نہ امانکہ سپنے سوں کو ہا
جس بان سے میں نے بالی کو مارا تھا۔ کل اسی بان سے اُس
مٹوڑھ سسکے ہو کو ماروں گا۔ شجوجی کہتے ہیں۔ ہے پار تیا! جن کی کرا سے
ابھیان اور سوہ جھوٹ جاتے ہیں۔ اُن بھگوان کو کہیں سپنے میں بھی
کرودھ نہیں موسکتا۔ یہ تو بھگوان کی نر لپا کا ایک چنکار ہے۔

عائیں یہ چہرہ منسی گیا نی جہنہ رگھو بیر جی رقی مانی
 چھس کرو دھونت پر بھج جانا۔ دھنس چڑھائے گھے کر بانا
 کھگو ان شری رگھو بیر جی کی اس لیا کو وہ منسی گیا نی لوگ جاتے
 میں جہنوں نے کھگو ان کے چرونوں میں پریتی جوڑ لی ہے۔ لکھمن جی
 نے جب شری رام چند جی کو غصے میں دیکھا۔ تو انہوں نے دھنس
 اٹھا کر بان ماتھ میں پکڑ لیا۔

تو کھانے کی بجائے گھاس پھوس کھا کر رہا تھا۔

تب دیا کی سیما (حد) شریار گھونا گھتی نے چھوٹے
 لکھن جی کو سمجھا کر کہا کہ ہے نات، ابتر شگریو کو صرف
 جھکا کر یہاں لے آؤ۔ (ارتھتات) اسے کوئی کشت نہ پہنچانا
 ان یوں بہت ترے سجایا۔ رام کا جیسے گیسو لویسا را
 جانے پر شہر بھر ناوا چاڑھو پھری پھری لکھی شہاوا

اُپر کیونکر اتنی ہنومان جی نے وچار کیا کہ سکر یو نے
 تری رام جی کے کام کو بھلا دیا ہے۔ انہوں نے سکر یو کے پاس
 جا کر چین میں ہرنوایا اور عبادوں پر کار کی نیت کہہ کر انہیں بھجایا۔
 مَن سکر یو پر دم بھجے مارا۔ بے مہر سپر لہو گبنا
 اب مارت تکت ہوئے سہو گیا۔ بھو جہنہ تہنہ بانر جو ہا
 ہنومان جی کے بچن مَن کر سکر یو بہت ڈر گیا اور کہنے لگا کہ
 وشیوں نے میرے گیان کو ہر لیا ہے۔ اب ہے یونکر مارا جہاں
 جہاں بانروں کے دل رہتے ہیں۔ وہاں دونوں کے سہو کو بھجو۔

کہو پاکہ ہینہ آونہ جوئی۔ موریں کرتا کر بارہ ہونی
 تب مہنو منت بولا ئے دوتا۔ سب کر کر سمان بہوتا !
 او سب بانروں کے دلوں کو کہلا چھجا۔ کہیندہ زن کے
 اندر اندر جو نہ آئے لگا۔ وہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگا۔ تب
 مہنومان جی نے دُوتوں کو لگا کر سب کا بہت ادر کیا۔

بکھے اُرو پرستی نیننی دکھائی جیسے شکل و رنگ نہ ہوں سہرنا ئی
 ایہی اور سر پہن پر آئے۔ کروڑھ دیکھو غنیمت تیرہ کپی دہائے
 اور انہیں بکھے۔ پرستی اور ننتی بھی دکھلائی، سبب دُرّت
 چرنوں میں سر لو کر جیسے اتنے میں نکشتمن جی بھی نگر میں آ پہنچے۔
 اُن کو غصے ہوا دیکھ کر بانو ارادہ ارادہ رکھا گئے۔

دھنش چڑھائے کہاتب جا کر ٹول میر چھپار
بیا کل نگر دیکھ تب آئیو بائی کہنار

لکھنؤ میں جی نے ہفت روزہ چھاپا کر کہا کہ نگر کو ہلا کر ابھی راہ
کے دیتا ہوں تب نگر کی گھبراہٹ دیکھ کر مالی پسر انگلی
اُن کے پاس آئے۔
جی رہائی

چرن نامے سر بستی کینہی تجھ میں اچھے بانہہ نہی دینی
 کرو دھو نہا چرسن کا نام کہہ کہیں اتی ہے اگلا نا
 لکشمی جی کے چروں میں سہوا کر انگ لے بستی کی تیب

پرست ہوئے چل دیئے۔ اور جہاں پر کہ شری رکھوناٹھ جی تھے۔
وہاں آ پہنچے۔ چو پائی

مائے چرن سر کہہ کر جوری۔ ناٹھ موہی کچھ ناہیں کھوری
اتر سید پر پل دیو تو مایا۔ چھوٹے رام کر مڑ جوں دایا
شری رکھوناٹھ جی کے چرنوں میں سر نوا کر اور ہاتھ جوڑ کر
سگر پونے کہا۔ ہے ناٹھ۔ میرا کچھ بھی دوش نہیں ہے۔ ہے دیو!
آپکی سوسنی بابا بہت ہی بلوان ہے۔ وہ بھی چھوٹی ہے جب آپکی
دبا درشتی ہو۔

۳۰۲
بستے بس سر تر منی سوامی میں پائو پشوی اتی کامی
ناری نین سر جاہی نہ لا گا۔ کھور کرودھ تم لسی جو جاگا
لوکھ پاس چلیں گرنہ بند پایا۔ سو تر تہہ سمان رکھو راپا
یگن سادھن میں نہیں ہوئی۔ تمہری کیا پاد سے کوئی کوئی
ہے سوامی! دیوتا متش، اور منی سمی دخیوں کے ادھین
ہیں۔ پھر میں تو پارلشو مہا پتھ مندر جاتی سبھا سے ہی کام اندھ ہوں
استری کا تیرنگہ جس کو نہیں لگا۔ اور کرودھ روپی بھینکر اندھیری
رات میں بھی جاگتا رہتا ہے۔ ارتھات جو کرودھ کے قابو میں نہیں
آتا۔ اور جس کے گلے میں لوکھ روپی پھانسی نہیں پڑی۔ ارتھات جو بھی
لوکھ کے دوش میں نہیں ہوا۔ ایسا منش تو پھر آپ کا ہی نوپ ہے
منش میں ایسا گن سا دھنوں سے نہیں ہو سکتا۔ بلکہ جس پر آپ کی
کریا ہوئی۔ وہ ہزاروں میں سے کوئی اسے پراپت کرتا ہے۔

تب لکھوتی لو لے مسکائی۔ تمہارے یہ ہو ہی بھرت جے بھائی
اب سوئے ختن کر مومن لائی۔ جہیں بھی سیتا کی سٹھ پائی
تب شری رکھوناٹھ جی مسکر کر بولے۔ جے بھائی! تم غلے بھرت جی کی طرح پیار ہو
خود کر کے دی اُپائے کرو جس اُپائے سے سیتا جی کی کچھ غم ملے۔

ابھی بدھی ہوت تب لی آئے بانر جوٹھ
دھا نا نا برن سکل دسی دیکھتے کیس بر جوٹھ
اس پر کار بات چیت ہو رہی تھی۔ کہ اتنے میں بانر دس

لکشمین جی نے بھجوا اٹھا کر کہا۔ کہ درود نہیں سگر پونے اپنے کانوں
سے لکشمین جی کو کرودھ بھرا سن کر در کے مارے ٹھہرا کر کہا۔

سنو ہنومت سنگ لے تارا۔ کر بنیتی سمجھاؤ کمسارا
تارا سہت جائے ہنونا۔ چرن بندی پر ہو جس بکھانا
ہے ہنومان! سنو۔ تم اپنے ساتھ تارا کو لے کر لکشمین
جی کے پاس جا کر بنیتی کر کے سلجھا بھجوا کر انہیں شانت کرو۔
ہنومان جی نے تارا سمیت جا کر لکشمین جی کے چرنوں کی بندنا
کی اور پر ہو شری رام جی کے سندریش کا وزن کیا۔

کر بنیتی مندر لے آئے۔ چرن کھالے پلنگ بیٹھا۔
تب کیس چرنہ سر نوا۔ کہہ بھج پھرس کنٹھ لگاوا
وہ دو نو بنیتی کر کے لکشمین جی کو راج محل میں لے آئے
ان کے چرن دھو کر انہیں پلنگ پر بیٹھا۔ تب سگر پونے لکشمین
جی کے چرنوں میں سر نوا کیا۔ بھجوا کر اسے لکشمین جی نے گلے لگایا

ناٹھ بے سیم مد کچھ ناہیں۔ گمنی من موہ کر ی چن ماہیں
سنت بنیت چن سکھ پاوا۔ چھین تپسی ہو بدھی سمجھاوا
سگر پونے کہا۔ ہے ناٹھ! اوشنے کے برابر اور کوئی مد نہیں
ہے۔ بوشنے تو چھن بھوس منوں کے من کو بھی موبت کر دیتا ہے
سگر پونے کے بنیتی بھرے بجنوں کو سن کر لکشمین جی بڑے پرست
ہوئے۔ اور ان کو بہت پرکار سے سمجھایا۔

یون تینہ سب کتھا سنائی۔ جیہی بدھی گئے دوت کڈائی
تب جس پر کار دوتوں کے سماء چاروں طرف کو بھیجے تھے۔ وہ
سب سماچار منومان جی نے لکشمین جی کو کہہ سنایا۔

ہرش چلے سگر پونے تب انگ اڈی کیسی ساٹھ
دوا رام انج آ گیں کر آئے جہنہ رکھو ناٹھ

تب انگ وغیرہ بانروں کو ساٹھ لے کر اور شری رام
چندر جی کے چھوٹے بھائی لکشمین جی کو آگے کر کے سگر پونے

تب سگر پو بولائے انگد نل ہمنو مننت

سگر پو کی آگیا پاتے ہی سب بانر ادھر آہر جاو ل طرفوں
میں چل پڑے تب سگر نے انگد نل اور ہمنو ان آڑی سگر
پودھاؤں کو بلوایا۔ چہائی

سمنو نیل انگد منو مانا۔ جام و ننتی دھیر سمنو
سکل سبھٹ مل وچن جاہو۔ سیتا سبھ پو کھیر سب کاہو
ہے دھیر دھن اور چتر نیل وانگد، ہمنو ان اور جاو ننت
شم سب شرنیتھ دیر رتن کی طرف جاو۔ اور جو جہاں لے سب
کسی سے سیتا جی کا پتہ پوچھو۔

من کرم بن سوچن بجا پو۔ رام چندر کر کاج ستوا پو
بھانویلیہ سیئے اُرا کی۔ سوئی ہی سب بھاگھل تیا کی

من بن اور کرم سے سیتا جی کا پتہ لگانے کا ہی اُپتہ سوچا
اس پر کار شری رام جی کے اس کام کو سچل کرنا۔ سورج کو بیٹے سے اور
اگنی کو سنانے سے سیون کرنا چاہئے لیکن سوئی کی سیوا تو چل چوڑ
کرم بن کرم سب طرح سے سچے بھاد سے کرنی چاہئے۔

تج مایا سیئے پیر لوکا۔ شہنیں سکل بھو بھو سوکا
دھیر دھیر کر کھل بھائی بھجھکام سب کام بھائی

سندھ کے دتے ہوگوں (از نیاد) شیش و حضرت کو چھوڑ
سوئی کی سیوا کرنا آڑی شہن ساھنوں کا اوستھان کر کے پو
گو سدا بارنا چاہئے جس سے ہم نرن رونی سندھ ساگر سے پہنچے
سنتاپ مٹ جائیں یہ بھائی! جنم لینے کا یہی اُتم ہیں۔ کہ
سب کامناؤں کو چھوڑ کر شری رام جی کا بھجن کیا جائے۔

سوئے لنگیہ سوئی بڑ بھائی۔ جو رگو بہرین انوراگی
ایس ماگ چرن سرنو نائی چلے شرن سمرت رگورائی
وہی گن دان ہے اور وہی سو بھائیہ دان (خوش قسمت)
ہے۔ جو تری رگو ناکھ جی کے ہر دن میں پرتی رکھتا ہے۔ اگیا مانگ کر
اور جوں میں سرگھا کر شری رگو ناکھ جی کا سمرنا کرتے ہوئے۔

گواہ کے گردھا گئے۔ وہ بہت ہی رنگوں کے تھے۔ اور جدھر دیکھو
سب دشاؤں میں بانروں کے دل کے دل دکھائی دینے لگے۔

بانر کاک اُمایش دیکھا۔ سو سورکھ جو کرن چہ لیکھا
آئے رام یدنا و میں ماتھا۔ نہ کہ بدن سب پو میں ساکھا
شو جی کہتے ہیں۔ ہے بارتی! بانروں کے اس اپارٹ کر کو
میں نے دیکھا تھا۔ اُس کی جو گنتی کرنا چاہے وہ مورکھ ہے سب
بانر آکر شری رام جی کے چروں میں سر جھکاتے ہیں۔ اور اُنکے
سندھ کو دیکھ کر اور اپنے آپ کو ان کی شرن میں محفوظ دیکھ کر
پر تن ہوتے ہیں۔

اس کی ایک نہ سینا ماہیں۔ رام کس جی پو جی ناہیں
یہ کچھ نہیں پر پو کے ادھیکا کی۔ پو روپ سیا یک رگو رائی
اگل لکر میں ایک بھی ایسا بانر نہ تھا جس سے شری رام جی نے
اُس کی گنتی نہ کی ہو۔ یہ پو شری رام جی کے لئے کچھ بڑی بات
نہیں ہے۔ کیوں کہ وہ دشو روپ اور سرو دیا یک ہیں۔ ارتھات
و دسب روپوں کا اور سب ستھاؤں میں موجود ہیں۔

بھادھ جینہ تہنائیں پائی۔ کہہ سگر پو سب ہی بھائی
رام کاج اُرو سور نہورا۔ بانر جو بھ جاہو چھوں اورا
سب بانر آگیا پکر اور دھ کھڑے ہو گئے تب سگر نے
سب کو سجا کر کہا کہ ہے بانر! تم سیتا جی کی سدھ کے لئے
جاو ل طرفوں میں جاو۔ یہ شری رام جی کا کام ہے۔ اور کچھ پر تم
لوگوں کا احسان ہے۔

جنگ ستا کہنہ کھو جھو جانی۔ ماس دیوس مہنہ آہو بھائی
اوہی میٹ جو نو سدھ پائیں۔ آوے سینی سو موہی مرائیں
جائی جی کی تلاش کرو۔ ہے بھائی! جینے بھر میں دیس بوٹ
آنا جو مینے بھر کی مینا گذار کر بنا چہ لگائے ہی لوٹ آئے گا اُسے
مردانا ہی پڑے گا۔
دوہا
بجن مننت سب بانر جہنہ تہنہ چلے تر مننت

انگ آوی ویر پرین ہو کر چلے۔

پاچیس پون تینہ سہروانا۔ جان کاج پر ہو بھٹ بھٹا
پر سا بیس سرورہ پانی۔ کر مہو کا دھبی جن جانی

سب کے پیچھے پون کمار شری ہنومان جی نے سرفرایا۔
شری رام جی نے کار کا وچار کر کے انہیں اپنے پاس بلوایا۔ اپنا
ہاتھ گل ہنومان جی کے سر پر رکھا اور انہیں اپنا سیدھا جان کر
لیٹے ہاتھ کی انگوٹھی اوتا کر دی

بہر پر کار سیت ہی سمجھا ٹیٹو۔ کہہ بل برہ بیگ تمہارے ٹیٹو
ہنومت جنم سچل کر مانا۔ چلیو ہر دسے دھکر کا بدھانہ
شری رام جی نے وراج کرتے وقت ہنومان جی کو کہا کہ تم
بہت پر کار سے نیستائی کو سمجھا۔ میرے بل کا دل کر کے انہیں
دھیرج دینا۔ اور اٹھ کر دیوگ ہیں جو ہری رشا ہوتی ہے۔ وہ بھی سب
کہہ دینا۔ یہ سب کام پورا کر کے جلدی اسٹا۔ ہنومان جی نے اپنا
جنم سچل سمجھا۔ اور کر یادھان پر ہو شری رام جی کا دھیان ہر دسے
میں دھاد کر کے چل دیئے۔

جیدی پر ہو جانن سب باتا۔ راج نیستی لاکھت ستر تراتا
دوتاؤں کے پیچھے دو کر کے واسے پر ہو انتہائی شری رام
چندرجی اگر وہ سب کچھ جانتے ہیں۔ تو یہی راج نیستی کی مراد
کا پالن کرنے کے لئے وہ ادھر ادھر بانوں کو بھیج رہے ہیں۔

چلے سکل بن کھوجت ستر تا ستر گری کھوہ
رام کا ج لیلین من بسرا تن کر پھوہ

سب بانرینا، ندی اور پرتوں کی غاروں میں نیستائی
کو کھوجتے چلے جا رہے ہیں۔ من شری رام جی کی سیدھا میں لولین
ہے دھندل ہے استغفر ہے کسی کو اپنے شری کی بھی وہ نتا
نہیں ہے۔

کستوں ہوئے سچر سے بھٹیا۔ پران لیس ہیں ایک ایک تپیشا
بہر پر کار گری کا لالہ میری۔ کوئی منی۔ لیتے تپائی سب ٹیکہ ہیں

راستے میں اگر کوئی رکشش مل جاتا ہے۔ تو ایک ایک
تپیشہ سے ہی اس کی جان نکال لیتے ہیں۔ پہاڑوں اور نوں کو
بہت پر کار کھوج رہے ہیں۔ کوئی منی مل جاتا ہے۔ تو اس سے
نیستائی کا پتہ پوچھنے کے لئے ٹیکہ لیتے ہیں۔

لاگی تر شا انیسہ اکلا نے۔ رے نہ جل گل گن بھلا نے
من ہنومان کینہہ انو مانا۔ مرل بہت سب جو بھل پانا
اتنے میں سب کو بہت ہی پیاس لگ گئی۔ پیاس کے
واسے سب تر پیچے لگے۔ جن کہیں انہیں ملتا۔ گھنے جنگل میں راستہ
بھول گئے ہنومان جی نے من میں وچار کیا۔ کہ پانی کے پنا
سب بانر ماری چاہتے ہیں۔

چڑھ گری سکر چھوٹی دیکھا۔ بھومی یہ ایک کوٹیک بیگھا
چکراک ایک تنکس اڑا ہیں بہت تک کھاک پر بہت ہی ماہیں
انہوں نے پہاڑ کی تھوٹی چڑھ کر چاروں طرف دیکھا۔ تو
انہیں زین کے اندر ایک گھما میں ایک اچنھا دکھائی دیا۔
اُسکے اوپر جکوسے، بگے اور تنکس اڑ رہے ہیں اور بہت سے
پنچھی اُس گھما کے اندر چلے جاتے ہیں۔

گری تے ستر پون ست اوا۔ سب کہنے سے بہر دیکھا وا
اکیں کے ستر منت ہی لینہا۔ پٹھے بہر پرنپ نہ کینہہا
پون کمار شری ہنومان جی بہت سے اتر آئے اور کھوسب
کو لے جا کر انہوں نے وہ گھما دکھلائی۔ سب نے ہنومان جی کو
آگے کر لیا۔ اور اُس گھما میں جانے میں ذرا دیر نہ کی۔

دیکھ جائے اپلن پر ستر بگست بہر سچ
دوا سندرا ایک رچر تہنتہ بیٹی ناری تپ پانچ

اندھا کر انہوں نے ایک سندرا باغیچے اور تالاب دیکھا۔
جس میں کہ بہت سے گل پھولے ہوئے ہیں۔ وہاں ایک سندرا
ہے جس میں ایک تپ کی راشی استری بیٹی ہے۔

چو پانی

دور تے تا ہی سنبھہ سیرناوا۔ پونچیس پنج بترانت سناوا
تیمیں تب کہا کر جو محل پانا۔ کھا ہو سس سندھ پھل نانا
دور سے ہی سب بازوں نے اسے سیرنایا اور اس کے پوچھنے
پر اپنا سارا حال کہہ سنایا۔ تب اس نے کہا کہ تم سب جل پان کرو
اور طرح طرح کے سندھ اور میٹھے پھل کھاؤ۔

جن کینہہ دھڑ پھل کھائے۔ اس ٹکٹ پنی سب جل آئے
تیمیں سب اپنی کتھا سنائی۔ میں اب جا رہا ہوں اور رانی

سب نے اشنان کر کے میٹھے پھل کھائے۔ تب سب پھر
اس کے پاس چلے آئے۔ تب اس نے بازوں کو اپنی ساری کتھا کہہ
سنائی اور کہا کہ میں اب شری رگھوناتھ جی کے پاس جاؤں گی۔

مود ہونین بہر تاج جاسا ہو۔ سیہو سیت ہی بن چھتا ہو
نین مودہنی دیکھیں بہیرا۔ ٹھاڈھے کل بندھو کے تیرا
تم لوگ اپنی آنکھیں بند کر لو۔ اور گھٹا کو چھوڑ کر باہر جاؤ۔
بھمت نہ مارو۔ تم سیتا جی کو پاجاؤ گے۔ انہوں نے آنکھیں بند کر لیں
اور جب کھول کر دیکھا۔ تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ وہ سب سمندر کے
کنارے پر کھڑے ہیں۔

سو پنی گئی جہاں رگھونا کتھا۔ جائے کس پدنا سے سی ماتھا
نانا کھانت پتے تیمیں کینہہ۔ ان پانی پھگتی پیر جھو دینہی
وہ خود شری رام جی کے پاس گئی۔ اس نے جا کر پیر پھو کے
چرن کھلوں میں سیرنایا۔ اور بھت طرح سے نینتی کی۔ پیر جھو
شری رام چندر جی نے اسے اپنی اچل جھگٹی دی۔

بدری بن کہنہ سو گئی پیر جھو اگیا دھڑ سس
دونا اور دھرام چرن جگ جے بندت اج اریس
پیر جھو کی اگیا کو سر پر دھر کر اور شری رام جی کے دونوں چرنوں
کا دھیان ہر دے میں دھر کر جن چرنوں کی بندنا بہرہ اور شوچی
بھی کرتے ہیں۔ وہ بدھا آشرم کو چلی گئی۔

چوٹی

ایہاں بجا رہیں کی من ماریں۔ سیتی اوڑھی کاج کچھ ناہیں
سب مل کہیں پیر سیر باتا۔ بنو سہ لٹیں کرب کا بھرتا
ادھر بانو عیار کر رہے ہیں۔ کہہ دینہ تو فتم ہونے کو آیا۔
پیر کام کچھ بھی نہیں ہوا۔ سب مل کر آپس میں بات کرنے لگے
کہ ہے بھائی! اب تو سیتا جی کا کچھ پتہ لگا ہے لیفر لوٹ کر بھی کیا
کریں گے۔

کہہ انگد لوچن بھر باری۔ دھوں پر کاڑھی مترو ہماری
ایہاں نہ سہ سیتا کے پانی۔ اہاں کشیں ماہی پنی رائی
انگد نے آنکھوں میں آنسو بھر کر کہا۔ کہ دونو طرح ہی
ہماری موت ہے۔ ادھر تو سیتا جی کا کچھ پتہ نہیں چلا۔ اور
واپس جانے پر سگر ویا رڈا لیں گے۔

پتا بدھے پیر مارت موی۔ را کھارام نہور نہ ادھی
پنی پنی انگد کہہ سب پاہیں۔ مرن بھٹیو کچھ سفسیہ ناہیں
سگر ویا تو پتا جی کے مارے جانے پر ہی مجھے مارڈا لنتے۔
پیر مترو شری رام جی نے میری رکھشاکی ہے۔ اس میں مجھ پر سگر و
کا کوئی احسان نہیں ہے۔ انگد بار بار سب سے کہہ رہے ہیں۔ کہ اب
مرنا ہی ہو گا۔ اس میں کچھ شک نہیں ہے۔

انگد بچن سبت کی۔ بہیرا بول نہ سگھیں نین بہہ نہیرا
چھن باب سوچ مگن ہوئے رہے۔ پنی اس بچن کہت سب بھٹے
انگد کے بچن مگن کر سب بازو پر چپ رہ گئے۔ کچھ بول نہ
سکے۔ چھن بھر کے لئے سب چنتا میں مگن ہو گئے۔ پھر سب ایسا
بچن کہنے لگے۔

ہم سیتا کے سہ لٹیں بنا۔ انہیں جہیں جبراج پیر دنیا
اس کہہ لون بندھوٹ جانی۔ سیتے کی سب دیھ ڈ سانی
ہے قابل پیراج ہم لوگ سیتا جی کی تلاش کئے بنا دیس
نہیں لوٹیں گے۔ ایسا کہہ کر سب نکلیں سمندر کے کنارے پر جا کر گشتا

چمک کر بیٹھ گئے۔

جامونت انگد دکھ دیکھی۔ کہیں کتھا ایلین بسیکھی
تات رام کہنہ نرجن مانہو۔ نرگن برہم اجت اج جانہو
جامونت انگد کو دکھی دیکھ کر اُسے بہت کتھا اور ایلین
کہنے لگے۔ ہے تات اشری رام جی کو تم سادہان منش نہ سمجھو۔ وہ
نرگن اچے (ناقابل تسخیر) اعدا جنما برہم ہیں۔ ایسا سمجھو۔

ہم سب سیوک اتی بڑھائی۔ سنت ست سکُن برہم اُوراگی
ہم اُن کے سیوک ہیں۔ یہ ہمارا بڑا ہی سو بھاگیا ہے۔
کہ ہم سدا اُن کے سکُن روپ شری رام جی میں پرینی رکھتے ہیں۔
رنج اچھا پرہو اوترے سر جی گودوج لاگ
دوہا سکُن اُپاسک سنگ تہہ رہیں مچھ سب تیاگ

اپنی اچھیا سے پرہو۔ دیوتاؤں، برہمچو لگائے اور برہمنوں
کے ہرمت ارتھ اوتار لیتے ہیں۔ وہاں سکُن اُپاسک سب پرکار
کے موکھش سکھ کو تیاگ کر سدا اُن کی سیوا کے لئے ساتھ رہتے ہیں۔

ایسی بدھی کتھا کہیں بڑھائی۔ گری کندرا سنی سمپاتی
باہیر ہوئے دیکھ بہو کیسا۔ سوہی اُپار دینہہ جگد یسا

اس پرکار جامونت بہت پرکار سے کتھائیں کہہ رہے ہیں
انہی سب باتیں سمپاتی نے پہاڑ کی غار میں سنیں۔ باہر نکلی کر اُس نے
بہت سے بازو دیکھے۔ تب انہوں نے بھگوان کا دھنیا دیکھا۔ کہ جنہوں
نے اُسے بیٹھے بٹھائے کو ہی گھر پر کھانے کے لئے بھوجن بھیج دیا۔

آج سب ہی کہنہ بھجن کرؤں۔ دن بہ چلے اہار بتو مروں
کہوں نہ بل بھرا اور اہارا۔ آج دینہہ بدھی اچھیں یارا
آج ان سب کو کھا جاؤں گا۔ بھو کے مرتے بہت دن گزر
گئے۔ پیٹ بھر کر کبھی کھانا بھی نصیب نہ ہوا۔ آج بدھاتا نے مجھے
ایک بار ہی بہت سا بھوجن دے دیا۔

ڈرپے گیدھ بچن سکُن کا نا۔ اب بھانرن ستیہ ہم جانا
پکی سب اٹھ گیدھ کہنہ دیکھی۔ جامونت من سوچ بسیکھی
گیدھ کے بچن کانوں سے سنتے ہی سب بانوڑ گئے۔ کہ اب
سچ جی ہی موت آگئی۔ اُس سمپاتی گیدھ کو دیکھ کر باز سب اٹھ
کھڑے ہوئے۔ جامونت کے من میں بہت سوچ ہوا۔

کہہ انگد بچار من ماریں۔ دھنیہ جٹا یو سسم کوؤ ناہیں
رام کاج کالن تن تیاگی۔ ہری پر گئیو برہم بڑ بھائی
انگد نے من میں وجار کر کہا۔ اُپا! جٹا یو کے سمان کوئی
بھی دھنیہ نہیں ہے۔ شری رام جی کے کاریں سیوا کرنا ہوا
اپنا شر پر چھوڑ کر وہ بھاگیا۔ شالی بھگوان کے یرم دھام کو
چلا گیا۔

سُن کھلک ہرش سوک جت بانی۔ آوا بٹ کینہہ بھے مانی
رتہہ ہی اچھے کر پچھسی جانی کتھا سکل نتہہ تاہی سنانی
خوشی اور غم سے بے جملے بچنوں کو سُن کر سمپاتی بھی بازو
کے نزدیک آیا۔ باز سب ڈر گئے۔ اُن کو تسلی دے کر اُن کا ڈر
دور کر کے اُس نے اُن سے جٹا یو کا سارا حال پوچھا تب انہوں نے
ساری کتھا اُسے کہہ سنانی۔

سُن سمپاتی بندھو کے کرنی۔ رگھوتی مہا بہو بدھی برنی
بھائی جٹا یو کی اُتم کرنی کو سُن کر سمپاتی نے بہت پرکار
سے شری رگھو ناٹھ جی کی مہما کا وزن کیا۔

موہی لے جاہو بندھو ترٹ دیوں تلا بجلی تاہی
بچن سہائے کرنی میں پرہو کھو جہو جاہی
اُس نے کہا۔ کہ مجھے تم سمندر کے کنارے لے جاؤ تاکہ
میں اپنے بھائی جٹا یو کو تلا بجلی دیدوں۔ اُس سیوا کے بدلے میں
تمہاری مدد کروں گا۔ جس سے سینا جی کو پا جاؤ گے۔

چوپائی

ہے تات دنیاس کوئی بھی ایسا مشکل کام نہیں جو کم نہ کر
سکو۔ تہوار تو اتنا ہی شری رام جی کے کاریہ کے لئے ہوا ہے
یہ سن کر منو مان جی پرست کے سمان بڑے بھاری شری رام ہو گئے۔
کنک برن تن تیج برابا۔ مانتھوں اپر گر منہہ کر راجا
سنگھ ناوکر باریں یارا۔ لیلہیں ناگھیں مل بھی کھارا
اُن کا منہ زنگ ہے۔ شری پر تیج شو بھا پارا ہے۔
مانو دوسرا برتنوں کا راجہ سپر دھو۔ منو مان جی نے بار بار شبر
کی گرجا کر کے کہا۔ میں اس کھارے سمندر کو کھیں ہی میں پار
کر سکتا ہوں۔

سہت سہاے راون ہی ماری۔ آئنیوں ہاں تر کوٹا پاری
جامونت میں پونچھیں تو ہی۔ اُچت سکھاوان دیچھو مو ہی
اند راون کو اُن کے حایتوں سمیت مار کر تر کوٹ پرست
کو یہاں اُٹھا کر لاسکتا ہوں۔ ہے جامونت! میں تم سے پھتا
ہوں کہ تم مجھے کوئی واجب نصیحت کیجئے۔ کہ مجھے کیا کرنا چاہئے۔
ایتنا کر موت تمہرہ جائی۔ سبت ہی کیلک کہہ سو سدا آئی
تیرنج کھج بل راجو بننا۔ کو تک لگ سنگ پی سینا
جامونت نے کہا۔ بیتات! تم تو فقط اتنا ہی کام کرو۔
کہ سینا جی کو دیکھ کر لوٹ کر اُن کا پتہ دو۔ تب اپنی بھانوں کے
بل سے کس نیر شری رام جی خود ہی راکشسوں کا خاتمہ کر کے
سینا جی کو لے آئیں گے۔ بانوں کی سینا تو اُن کے ساتھ صرف
کھیں تراشہ کے لئے ہوگی۔

چھند

کی سین سنگھار لچر رام بیت ہی آئیں
تسے لوک پاوان جس نرمنی نار دادی کھا نیہیں
جوسنت کاوت کہت جت پریم پد نر پاوئی
رگھو بیر پد پاتھوج مدھارک اس تنکسی گاوئی
بانوں کی فوج ساتھ لے شری رام جی راکشسوں کا سنگھار

چلا گیا۔ تب اُن بانوں کے سن میں تعجب ہوا۔ سبب بانرا اپنا
اپنا بل کہنے لگے۔ پرستندرا پار جانے میں جس نے پس و پیش کیا۔
جرحہ کھینوں اس کی کھچسا۔ نہیں تن رہا پر ختم بل سینا
جہیں تری پریم جیسے کھاری۔ تب میں ترن رہیوں بل بھاری
یہ کچھ راج جامونت کہنے لگے۔ میں اب بڑھا ہو گیا ہوں۔
شری میں وہ پہلے ہی طاقت انہیں رہی جب شری رام چندر جی نے
باس اتنا دیا تھا۔ تب میں جوان تھا۔ اور مجھ میں بہت بڑا بل تھا
بل مانتھت پر ہو پاؤں صیوسوان برنی نہ جائے
وہ اُچھے کھری مہند نہ میں سات پر وہیں وہائے

راجا جی کو باندھے وقت جب پر ہونے اپنے شری کو اتنا بڑھا
کہ جس کی حد کا بیان نہیں کیا جاسکتا۔ تب میں نے وہی کھری میں
کھانوں کے اس شری کی سات پر کرنا (اور گور گھ منا) کر لیں تھیں
انگد کہے جاؤں میں پارا۔ جیہ ستسے کچھ بھرتی پارا
جامونت کہہ کر سب لا لگ۔ چھپے کہ سب ہی کرنا لگ
انگد نے کہا۔ میں پار تو چلا جاؤں گا لیکن واپس لوٹنے
میں مجھے کچھ اپنے بل پر شک ہے۔ جامونت نے کہا۔ کہ تم ہم سب کے
سواری ہو۔ اس لئے ہم سیوک اپنے جیتے ہی آپ کو کیسے بچھ
سکے ہیں۔

کے یکے پتی ستو منو مانا۔ کاچپ ساوہ منو یلیو نا
پون تمہیل پون سما نا۔ بادھی بیلیک بگیان نہ بانا
دیکھ راج جامونت نے منو مان جی سے کہا۔ ہے منو مان!
ہے ہا بلوان! سنو۔ تم نے یہ کیا چپ ساوہ رکھی ہے؟
تم پون کے میٹر ہو اور بل میں پون کے سمان جو۔ بدھیان،
دچاروان اور گیان کے بھنڈا رہو۔

کون سوک کھن جگ اہیں۔ جو نہیں لٹے تات تمہ پاریں
لام کل لگ تو اتنا راسنت ہیں کھو پرست آکارا

کو ترشیرا رکشس کے ستتر و شری رام جی پورا کریں گے۔
سورکھا

نیل اتیل تن سیام کام کوٹی شو بھا ادھاک
ستنے تاس گن گرام جاس نام اگھ کھگ بدہک

نیل کمل کے سمان شیام جن کا شری ہے کروڑوں
کامدیوں سے بھی بڑھ کر جن کی شو بھا ہے اور جن کا نام پاپ
روپی بچھی کے ملنے کے لئے شکاری کے سمان ہے۔ ان شری
رام جی کے گنوں کے سموہ کو ضرور سننا چاہئے۔

— — — — —

کر کے پیتا جی کو لے آئیں گے۔ تب دیوتا اور مٹی ناروادی تیل
لوگوں کو تر کرنے والے بھگوان کے سندرش کا درن کریں گے
جس کو جن کر، گاکر، اور کہہ کر اور سمجھ کر منش موکش کو پاتے ہیں
اور جس کو شری رام جی کے چرن کملوں کا بھونرا سیوک مٹی داس
کاتا ہے۔

بھو بھیشج رگھوناتھ جس سنہیں جے نرا رونا ری
تہہ کر سکل منورکھ سدھ کر ہیں تر ساری
شری رگھوناتھ جی کا سندرش جنم من روپی روگ کی اسیر
دوائی ہے۔ جو پرش اور استری اسے نہیں گئے۔ اُنکے سب منورکھوں

ماس پارین تیسواں و تلام۔ کشندھا کاند سماپت۔ چوتھا سوپان سماپت ہوا

پنجم سوپان سندرکاند

شانت، سنا تن (جو سدا سے ہو) و پرناؤں سے
پرے، پاپ رہت، موکش روپ۔ پریم شانتی دینے والے
برہما شو اور شیش جی جن کی سدا سیوا میں رہتے ہیں۔
ویدانت و اکیوں سے جانتے یوگیہ سرو دیا پاک، رام کہلانے
والے، جگت کے سوامی، دیوتاؤں میں سب سے بڑے مایا
سے منش روپ دھارن کرنے والے سب پاپوں کے
ہرنے والے، دیاندان رگھو کمل میں سریشٹھ اور راہاؤں
کے سرتاج شری رام جی کی میں بندنا کرتا ہوں۔

शान्तं शाश्वतम् प्रमेयसम् निर्वानं सान्नि प्रदं
ब्रह्मा शम्भु फणीन्द्र सेव्यमनिशं वेदान्त वेगं विमुक्त
समाख्यं जगदीश्वरं सुर गुरं बाया मनुष्यं हरिं
बन्धुहं कल्याणकरं रघुवरं भूपाल चक्षुमण्डलम्

॥ १ ॥

شانت شاستو تم اپریم انگھم نروان شانتی پریم
برہما شمشو اند سیو تم انشرو ویدانت پریم و پنجم
راما پنجم جگدیشورم سرگرم مایا امنیشم پریم
بندے اہم کرونا کریم رگھو ور م بھوپال چو رام پریم

جو بے پناہ بل کے جھنڈا میں سوئے کے قربت کے
سمان چمکتا ہوا جن کا شریر ہے۔ راکشس روپی بن کو بھسم
کرنے کے لئے جو پر چند لگنی روپ ہیں، گیارہوں میں جن کی
سب سے پہلے گنتی ہے۔ جو سارے گنوں کے خزانہ ہیں۔
بازروں کے سوا ہی ہیں۔ اور شری رکھونا تھ جی کے پر یہ بھگت ہیں
ان شری ہنومان جی کو میں پر نام کرتا ہوں۔

جاموننت کے یجن سہارے۔ جن ہنومنٹ ہرے اتی بھائے
تب لگ ہی پر بھو تہہ بھائی۔ سہہ دکھ کندو ل بھل کھائی
جاموننت کے سندھ جی سن کر ہنومان جی من میں بڑے پر سن
ہوئے۔ وہ کہنے لگے ہے بھائی! تم لوگ دکھ سہہ کر اور کندو ل بھل
کھا کر تب تک یہاں رہ کر میری انتظار کرنا۔

جب لگ آؤں سینے دیکھی۔ سہو پھی کاج موی ہر شری لیکھی
یہ کہہ نائے سہہ کہہ نہ ماکھتا۔ چلیو شری سہہ دھر رکھونا تھکا
جب تک میں سیتا جی کو دیکھ کر لوٹ۔ آؤں میرے من
میں بڑا آندہ ہو رہا ہے۔ اس لئے یہ کھن کام ضرور پورا ہوگا۔ یہ کہہ کر
اور سب کو مستک لڑا کر من میں شری رکھونا تھ جی کا دھیان
کر کے شری ہنومان جی پر سن ہو کر چلے۔

سندھو تیر ایک بھو دھ سندھ کو تک کو چڑھ بیٹو تا او پر
بار بار رکھو بیر سنہ بھاری۔ ترکو یون نیندہ بل بھاری
سندھ کے کنارے پر ایک سندھ پر پڑا تھکا۔ ہنومان جی
آسانی سے ہی کو کر اس کے اوپر چڑھ چکے۔ پھر بار بار شری رکھو
جی کا سمن کر کے مہا بلوان یون کمد پڑا کے اوپر سے بڑے
زور سے اچھلے۔

جہیں گری چرن نے ہنومنٹا۔ چلیو سوگا پاتاں تر منٹا
جہم اموگھ رکھو پتی کر بانا۔ یہی بھانت چلیو ہنومان
جس پرست پر چرن دھر کر ہنومان جی کو دے وہ فوراً ہی پاتاں
میں دھنن گیا۔ جیسے شری رکھونا تھ جی کا اموگھ بال چلتا ہے۔

ناتھیا	سودھا	رہو پتے	ہدایہ
ساتھ	وہامی	ب	بھوان
بھکتی	پریچھ	رہو	پوچھ
کاسا دی	دو پرہیت	کوک	مانس

شلوک

نازیا سپہر بار رکھو پتے ہر دے اسمہ پیتے
سینم بدائی چا بھوان بھل اتتر آتتا
بھکتی پر بچھ رکھو نیکو تر بھرام
کام اوری دوش رہتم کرو مانسم چا

ہے رکھونا تھ جی! میرے ہر دے میں اس کے علاوہ اور
کوئی اچھا نہیں ہے۔ میں بالکل سچ کہتا ہوں۔ اور آپ بھی سب
کے اتتر آتتا ہونے کے ناطے سب کچھ جانتے ہی ہیں۔ وہ اچھا یہ
ہے۔ کہ ہے رکھو نیکو شری شری! تجھے اپنی پورن بھکتی دیکھئے اور میرے
اتتر کرن کو کام آدی روشوں سے بہت کیجئے۔

اتر لیت	بھل بھام	ہم	شیتا م دھ
دنوج	بن	کھشانو	بھانینا مہا گار
سکھل	گور	نیدھان	بھانینا مہا گار
رہو	پتی	پریچھ	بھانینا مہا گار

11-3 II

شلوک

اتر لیت بل دھاتم ہم شیل آ بھد ہم
وہج بن کر شام گپانی نام اگر گنیم
سکل کن نہ دھاتم یا تر نام ادھیشم
رکھو پتی پر یہ بھکتی وات عیا تم نما می

اسی تیزی کے ساتھ ہنومان جی چلے۔

جل بڑھی رکھتی دوت بکاری تیں میناک ہو ہی شرم ہاری
شری رام جی کے دوت کو پہچان کر سمندر لے اپنے اگلے پہنچے
والے میناک نامی بریت سے کہا کہ ہے میناک! تو ہنومان جی کی
تھکاوٹ دور کرنے والا ہو۔ ارحمات انہیں اپنے اوپر آرام
کرنے دے۔

ہنومان تلپی پر سا کر نی کینہہ پر نام
رام کا ج کینہیں بنو موہی کہاں لبشرام
ہنومان جی نے اسے ہاتھ سے چھو کر بنام کر کے کہا۔ ہے
بھائی! شری رام جی کے کام کو پورا کئے بغیر مجھے آرام کہاں۔

جات پون مست دیونہہ دیکھا۔ جانیں کہنہ بل بھی بسیکھا
سرسا نام انہہ کے ماتا۔ پھنہہ آئے کی تہیں باتا
دیوتاؤں نے پون کمار شری ہنومان جی کو جلتے ہوئے دیکھا۔
اُنکے ہمال اور بڑھی کی بکھ کرنے کے لئے انہوں نے سرس نامی
سایلوں کی ماتا کو بھیجا۔ اُس نے اگر ہنومان جی سے یہ بات کہی۔

اُج سر نہہ موہی دنیہہ ہمارا۔ سنت یجن کہہ پون کمارا
رام کا ج کر بھر میں آووں۔ سینا کی سدھ پر ہو ہی ستاووں
آج دیوتاؤں نے مجھے آباد (ہو جی) دیا ہے اُس کے یجن میں کر
پون کمار شری ہنومان جی نے کہا۔ شری رام چندر جی کا کام کر کے
میں لوٹ آؤں۔ اور سینا جی کا پتہ پر بھوکو بتا دوں۔

تب تو بدن پیٹھوں آئی۔ سینتہ کہیں موہی بن دے مائی
کو نیوہوں جتن دیئے نہیں جانا۔ کر سسئی موہی کہیو ہنومان
تب میں آکر تمہارے منہ میں گھس جاؤں گا۔ تم مجھے شوق سے
کھا لینا۔ مے ماتا! میں بالکل سچ کہتا ہوں۔ مجھے اب جانے دے
وہ ہنومان کو کسی بھی آپائے سے جانے نہیں دیتی۔ اور ہنومان جی
اُس سے پرارتھنا کر رہے ہیں کہ مجھے نہ کھا۔ اور مجھے اپنا کام کرنے

دے۔ جو جن بھرتیلی بدن لیسارا۔ ہسکی تین کینہہ دگن بستارا
سورہ جو جن کھنہیں کھٹیو۔ نرت پون مت بتیس بھٹیو
اُس نے چار کوس میں اپنا منہ پھیلا دیا۔ تب ہنومان جی نے
اپنے شریر کو دگنا یعنی آٹھ کوس بڑا کر لیا۔ پھر اُس نے سولہ یجن
بھر کھکھ پھیلا دیا۔ ہنومان جی فوراً بتیس یجن کے ہو گئے۔

جس جس سرسا بدن بڑھاوا۔ تاس دون کی روپ بچھاوا
ست جو جن تہی اسن کینہما۔ اتی لکھور روپ پون ست کینہا
جوں جوں سرسا کھ کو پھیلاتی گئی۔ ہنومان جی بھی اُس سے
دگنا بڑا روپ کر دکھ لاتے گئے۔ آخر اُس سرس نے سولہ یجن بھر کھ
پھیلا دیا۔ تب ہنومان جی نے جہت ہی چھوٹا روپ بنا لیا۔

بدن پیٹھ مینی باہیر آوا۔ ماگا بداتا ہی سرناوا
موہی سر نہہ پی لاگ پکھاوا۔ مہی بل مر م تو میں پاوا
اور اس کے منہ میں گھس کر فوراً ہی باہر نکل آئے۔ تب اُسے
سرفرو کر دواغ مانگی۔ اس نے کہا جس کام کے لئے مجھے دیوتاؤں
لے بھیجا تھا۔ سو وہ میں نے تمہارے بڑھی بل کی پرکشا کر لی ہے۔

رام کا ج سب کر دیو نہہ بل بھی بدھان
اسسش دیئے گی سوہر ش چلیو ہنومان
ہے بل اور ابھی کے بھنڈار ہنومان! تم شری رام جی کا سب
کام پورا کرو گے۔ یہ اشیہر داد دے کر وہ چلی گئی۔ تب ہنومان جی
پرسن ہو کر آگے چلے۔

شچر ایک منڈھو نہہ رہی۔ کر مایا نہہ کے کھگ کہی
جیو نہہ جے لگن اڑا ہیں۔ جل بلوک تنہہ کے پر چھاپیں
کہے چھانہہ ساس سونہ اڑی۔ راہی باہی سارا لگن چر کھائی
سوئے پھل ہنومان کہنہ کینہہ تاس کیٹ کی ترٹ میں چینیہا
اس سمندر میں ایک راکشی رہتی تھی۔ وہ مایا کر کے آکاش میں
اڑتے ہوئے پھیل کو پکڑ لیتی تھی۔ آکاش میں جو چیز ہنوتاڑتے تھے۔

کج باجی خچر نگر پد چرتھ برو کھنہ کو گئے
بہر روپ نشچر جو کھانی بل سین برنت نہیں بنے

سونے کی پار دی اری عجیب وغریب رتنوں سے جڑی ہوئی
ہے۔ اس کے اندر بہت سے سندھ گھر ہیں۔ چوراہے، بازار، ٹرکس
اور گلیاں بہت ہی سندھ ہیں۔ سندھ گھر بہت پر کار سے سجایا ہوا ہے۔
باقی گھر ڈے خچروں کے جھنڈ پیدل چنے والوں اور رتھوں کے
سموہ کی گنتی نہیں کی جاسکتی۔ طرح طرح کے شکلوں کے راکشوں
کے گروہ ہیں۔ جہاں لوگ راکشی فرج کا وزن نہیں کیا جاسکتا۔

چھند

بن باگ ایبن باٹکا سر کوپ بائیں سوہ ہیں
ترناگ سر گندھرب کنیا روپ منی من موہ ہیں
کہنہ مال دیہہ لیسال میل سمان اتی بل گر جہیں
نانا اکھار لیتہ بھڑا ہیں بہرہ بدھی ایک کنینہ تر جہیں
بن، بارغ، باغیچے، کھلو اڑیاں، تالاب، کوٹیں اور باؤلیاں
شوہ بھا پار ہی ہیں۔ ٹنٹش، ناگ، دیوتا اور گندھرو جاتی کی کنیاؤں
اپنی خوبصورتی سے مٹیوں کے من کو بھی موہ رہی ہیں۔ کہیں
پہاڑ جیسے بھاری شہر پر والے بڑھے ہی بلوان پہلوان گرج رہے
ہیں۔ وہ انیکوں اکھاڑوں میں اپنی کمین گشتیاں کر رہے ہیں اور
ایک دوسرے کو لاکار رہے ہیں۔

چھند

کر حتن بھٹ کوٹنہ بکٹ تن نگر چھنہ دسی چھپیں
کہنہ ہمیش مالش دھینو گراج کھل لیسال چھپیں
ابھی لاگ تلکسی دس انہہ کی گھنا کچھ ایک ہے کہی
لکھو تیر سر و تیر کہ شری نہرہ تیاگ گتی تیر ہیں سہی

وکرال شہر پر والے کر ڈروں پر دھا جو کہنے ہو کر عیادوں طرف
سے لڑاکا رکھائی کر رہے ہیں۔ کہیں ڈنٹ راکشس بھینسوں
منشوں، گائیوں، گدھوں اور بکروں کو کھا رہے ہیں۔ تلکسی دس
جی بے راکشوں کی تھوڑی سی کھانا اس لئے نہیں ہے کہ یہ

وہ عمل میں ان کے بکس کو دیکھ کر بڑا لیتی تھی۔ جس سے وہ بھی پھر اڑ
نہ سکتے تھے اور عمل میں گر جاتے تھے۔ اس پر کار وہ عمل چر اڑنے
والے چھپوں کو سا کھا یا کرتی تھی۔ اس نے ہنومان جی سے بھی وہی
چھپس کیا۔ ہنومان جی نے فوراً ہی اس کے کپٹ کو جان لیا۔

تاہی مار مارٹ سنت سیرا۔ بار دھی پار گیسو متی دھیرا
نہاں جائے دیکھی بن شو بھا۔ گنٹ چنچریک مادھو لو بھا
اس کو مار کر یوں کمار دھیر بھمی دیر ہنومان سمندر کے
پار چلے گئے۔ وہاں جا کر انہوں نے بن کی شو بھا دیکھی۔ شہد کے لاپچی
بھونے لگنا کر رہے تھے۔

ناترو پھل پھول سہائے کھاگ برگ بزر دیکھ من بھا
سیل سال دیکھ ایک آگس۔ تا پر دھارے چھپو بھے تیا گس
طرح طرح کے درخت پھل پھلوں سے لدے ہوئے شو بھا
پار رہے ہیں۔ چھپوں اور لیشوں کی ٹولیوں کو دیکھ کر ہنومان جی بہت
پر سن ہوئے۔ سامنے ایک بھاری پہاڑی کو دیکھ کر ہنومان جی بے
دھڑک اس پر ڈر کر جا پڑے۔

اُمانہ کچھ کی کے ادھیکائی۔ پر بھو پر تاب جو کال ہی کھائی
گری پر چڑھ لڑکا تھیں دیکھی۔ کہنہ نہ جائے اتی درگ لیسیکھی
شوہی کہتے ہیں۔ سہ پار ہی! اس میں ہنومان جی کی کچھ بڑائی
نہیں۔ یہ پر ہو شری رام چندر جی کا ہی پر تاب ہے۔ جو کال کو بھی
کھا جاتا ہے۔ پرست پر چڑھ کر ہنومان جی نے لڑکا دیکھی۔ بہت ہی بڑا
قلعہ ہے۔ جس کا وزن نہیں کیا جاسکتا۔

اتی سنگا جیل بندھی جہمہ پاسا۔ کٹاک کوٹ کر یرم پر کا سا
موت قلو بہت ہی اچھا ہے۔ چاروں طرف سے سمندر سے گھرا
ہوا ہے۔ اس کے ارد گرد سونے کی چار دیواری کا بہت ہی پرکاش
ہو رہا ہے۔

چھند

کٹاک کوٹ بچتر منی کرت سندھ آیتنا کھنا
چوٹنٹ ہرٹ سینٹ متھیں چار پر بہرہ بدھی بنا

ہونے والا ہے۔ یہ تات امیر بہت ہی پیسہ ہیں جو میں اپنی آنکھوں سے آپ کو یعنی شری رام جی کے روت کو دیکھ رہی ہوں۔

تات سورگ امیر گ سکھ دھریئے تلہ ایک انک
نول نہ تابی سکل بل جو کہ لوست سنگ

ہے تات سورگ اور مکتی کے سب سکھوں کو ترازو کے ایک پڑے میں رکھا جائے تو وہ دوسرے پڑے میں لکھے ہوئے چھین بکھر کے بھی ست سنگ سے ملے ہوئے سکھ کی برابری نہیں کر سکتے۔ چوہائی

پیرس نگر کچھ سب کا جا۔ ہئے را کہ کو سل پر راہیا
گرل سدا ہار لو کر میں متائی۔ گوید سندھو اتل سستلائی

اپنے ہرے میں اودھ زیش شری رام جی کا دھیان (دھر کر) تم لکھائیں داخل ہو کر سب کام کرو۔ اس پرش کے لئے زہر امت بن جاتی ہے۔ دشمن مہتر کرتے لکھتے ہیں۔ اور سندھو لکھتے لکھتے کے برابر مہتر جاتا ہے۔

گر گرسیمیر نہ تو سم تہی۔ رام کر یا کر جیتو ا جاہی
اتی لکھو روپ ہر دیو ہنو مانا۔ پیٹھا نگر سکھ کھگوانا

کاک بھٹنڈی بی کہتے ہیں۔ ہے گڑ جی! اس کے لئے سمیر و پریت مٹی کی کت کر کے سمان ہو جاتا ہے۔ جسے شری رام جی نے ایک بار کر یا کر کے دیکھ لیا (اوکھات جس پر ایک دفعہ کر یا کر شی کی) تب ہنومان جی نے بہت ہی چھوٹا روپ دھار کر لیا۔ اور بھگوان شری رام جی کا سمن کر کے لکھائیں داخل ہو گئے۔

مندر مند رپتی کر سووہا۔ دیکھے جہنہ تہرہ اگنت جو دہا
گیٹو سمان مندر مار ہیں۔ اتی بچتر کہ جات سونا ہیں

انہوں نے ایک ایک محل کی تلاش کی۔ وہاں بے شمار یوہا دیکھے پھر وہ داؤن کے محل میں گئے۔ وہ بہت ہی نرالا تھا جس کا بیان نہیں ہو سکتا۔

میل کیں دیکھا کچھ سیلہری۔ سندھو تہرہ نہ دیکھ میری ہن

شری رام جی کے ہاں روپی تیرھتھ میں اپنے شریوں کو تیا گ کر بھگوان پائیں گے۔

پیر گھوارے دیکھ بہہ لپی من کینہہ بچار
اتی لکھو روپ دھروں نسی نگر کروں سیسیار

نگر کے اور گہر پہرے داروں کی اتنی بڑی تعداد کو دیکھ کر ہنومان جی نے دیا کر لیا۔ کہ بہت ہی چھوٹا سا روپ دھار کر کے رات کے وقت لڑکائی میں داخل ہو جاؤں

سک سمان پ لپی دھری۔ انک ہی چلیو سمیر نہ ہری
نام لکنئی ایک نسیجری سو کہ چلیسی موہی رندری

پھر کے سمان چھوٹا سا روپ دھار کر کے ہنومان جی شش روپ دھار کر لئے والے بھگوان شری رام جی کا سمن کر کے لکھ کو چلے۔ لکھا کے بڑے دروازے پر لکنئی نام کی ایک راکشی دھتی تھی۔ چوہوئی۔ تم کون ہو جو مجھ سے پوچھے بغیر بڑھے چلے جاوے

جاہنئی نہیں مرم سٹھ مور۔ مور بار جہاں لک جورا۔
مٹھیکا ایک تہا کی ہنئی۔ رو دھرت دھرتی دھنمنی

ہے نور کہ! تو نے میرا کھید نہیں جانا۔ جہاں تک جتنے بھی چور ہیں۔ وہ سب میرا بھوجن ہیں۔ ہا کی ہنومان جی نے اس کے کس کر ایک بنگا مارا۔ وہ خون کی اسی کرتی ہوئی دھرتی پر گر پڑی۔

پنی سنہار اٹھی سنو لوکا۔ جور پانی کر پئے سندسکا
جب راون ہی پر کم بردینہا۔ چلت بری کہا موہی چینہا

پھل ہوتی ہیں کپی کے ماریں۔ تب جانسیو نسیج سگھاے
تات مور اتی پیسید بہوتا۔ دیکھوئوں نین رام کر دوتا

یہ لکنئی راکشی پھر پھر کھل کر اٹھی اور ڈرتی ہوئی ہاتھ جوڑ کر ہنومان جی سے سبتی کرتے تھی۔ اور کہنے لگی کہ جب برہما جی نے راہن کو ڈر مان دیا تھا۔ تب جلتے وقت انہوں نے مجھے کہا تھا۔ کہ راکشسوں کے ناش گئے وقت کی پہچان یہ ہے کہ جب تو بندر کے درخت سے نیچے ہو جائے تب تو ملان لیندہ راکشسوں کا ناش

کے درخت سے نیچے ہو جائے تب تو ملان لیندہ راکشسوں کا ناش

اور کہا کہ ہے برہمن! اپنی کتھا سمجھا کر کہئے۔

کی تمہارے ہری دھنہ منہ کوئی۔ مورے ہری پریتی اتی ہوئی
کی تمہارے رام دین اتوراگی۔ ایٹھو موہی کرن بڑ بھائی
کیا آپ کوئی بھگوان کے بھگت ہیں۔ کیوں کہ آپ کو دیکھ
کر میرے ہرے میں بہت پریتی بڑھ رہی ہے۔ یا آپ کو دیکھیں
کے پریمی خود شری رام جی ہیں۔ جو مجھے گھر بیٹھے بھائے کو
کرتا رکھ کر نے آئے ہیں۔

تب ہنومان جی نے شری رام جی کی ساری کتھا کہہ کر اپنا
نام بتایا جسے ہی دونوں کے شریوں کے رو میں کھڑے ہو گئے۔
اور شری رام جی کے گنوں کا سمرن کر کے دونوں کے من پریم میں لگن
ہو گئے۔
چو پائی

سنہو لوہن ست رہی ہماری۔ جسے دھنہ منہ چھیدہ بچاری
تات کہو موہی جان انا تھا۔ کر یہیں کر پکھا نوکل نا تھا
ہے پون کمار میرے دین سہن کے ڈھنگ کو سنو۔ میں یہاں
لنکا میں ایسے ہی رہتا ہوں۔ جیسے دانٹوں کے بیج بکاری جیہے ہتی
ہے۔ تات! مجھے انا تھا جان کر کیا کبھی سو ریہ کل کے سوانی
شری رام چندر جی جہر پر کر پکریں گے۔

تاس تن کچھ سادھن نا ہیں۔ پریتی نہ پر سروج من مار ہیں
اب موہی بھا بھروس ہو منتا۔ بنو ہری کر پکھا نہیں سنتا
میرا راکشس شری ہے۔ جس سے مجھ سے کچھ سادھن نہیں کیا جاتا
اور د شری رام جی کے چرن لکوں میں پریم ہی ہے۔ لیکن ہے
ہنومان! اب مجھے بھروسہ ہو گیا ہے۔ کہ شری رام جی کی جہر پر کر پکریں
ہوگی۔ کیونکہ آپ جیسے سنتوں کے دشمن بناؤں کی کرپا کے نہیں
ہوتے۔

جول رکھو میر انو گرہ کینہا۔ تو تمہارے موہی دس ٹھہ دینہا

بھون ایک اپنی دیکھ سہاوا۔ ہری منہ تر تہنہ بھون بناوا
ہنومان جی نے محل میں راووں کو سوئے ہوئے دیکھا،
لیکن محل میں جانگی جی نہیں دکھائی نہ دی پھر ایک سندر
محل دکھائی دیا۔ اس محل میں بھگوان کا ایک الگ سندر بناوا
تھا۔

رام اب دھارت گرت گرو سو بھا برتی نہ جائے
نو تلسیک کا برت تہنہ دیکھ ہرش کی پی رائے

اس محل پر شری رام جی کے جھنش بان کی تھویریں ٹھکی
ہوئی تھیں۔ ان کی شوبھ کا ورن نہیں کیا جاسکتا۔ وہاں سے نئے
تلسی کے لگے ہوئے بہت سے پودوں کو دیکھ کر کپی راج شری
ہنومان جی بہت پریت ہوئے۔

لنکا لشیر نکر لو اس۔ اہاں کہاں تین کر پکریں
من ہنہ ترک کریں کپی لاگا۔ تہیں سمے بھیشنو جھا کا
لنکا تو راکشسوں کے سموہ کا نو اس سٹھان ہے (ارتھات
لنکا راکشسوں کی بستی ہے) یہاں بھگوان کے بھگت کی رہائش
کہاں۔ ہنومان جی اس پر کار و دل بازی کرنے لگے۔ اسی سمے
بھیشن جی جاگ پڑے۔

رام رام یہیں سمرن کینہا۔ ہرے ہرش کی سجن چدینہا
ایہی سن کچھ کر یہیوں پچانی۔ سادھو تے ہوئے نہ کارج ہاتی
بھیشن نے رام نام کا سمرن کیا۔ ہنومان جی انہیں سادھو
پریش جان کر بڑے پریت ہوئے۔ ہنومان جی من میں دھاو کرنے لگے۔ کہ
ان سے میں ضروری جان بچان کرؤں گا۔ کیونکہ سادھو پریش سے
کار یہ کی کبھی ہانی نہیں ہوتی بلکہ اٹا لاہہ ہی ہوتا ہے۔

بیر روپ دھرم سنائے سنت بھیش اٹھ تہنہ آئے
کر پر نام پونچھی کلائی۔ ہر پر کہو سوچ کتھا بچھائی
برہمن کا روپ دھکر ہنومان جی نے انہیں پکارا۔ بھیش
جی سنتے ہی اٹھ کر وہاں آئے۔ پر نام کر کے ان کی گتس پوچھی۔

جی نے کہا۔ ہے بھائی سنو۔ میں ماما جانگی جی کے دشمن کرنا چاہتا
ہوں۔ بھیشن سکل ستانی۔ چلیو لون ست بدرا کرانی
کر سوتے روپ کیوئی تہواں۔ بن اسوک سیتا وہ جہواں
بھیشن نے ہنومان جی کو سینا جی کے دشمن کا ڈھنگ بتلا
دیا۔ تب ہنومان جی ودارع ہو کر چلے۔ پھر وہی پہلے کا سا چھرتنا چھوٹا
روپ دھر کر وہاں گئے۔ جہاں اشوک بن میں سینا جی رہتی تھیں۔

دیکھ تھی ہنہ کینہہ پر ناما۔ بھیشن سیتا جات لسی جا ما
کر سن تیس جتا ایک بینی۔ جیتی سوتے رکھتی گن شری
سینا جی کو دیکھ کر ہنومان جی نے انہیں من ہی من میں پر نام
کیا۔ انہیں میٹھے میٹھے بات کے چاروں پہر سیت جاتے ہیں۔ شری بہت
دُلا ہو گیا ہے۔ سر پر جٹاؤں کی ایک لٹ ہے۔ ہر دے میں شری رکھو
نا تھ جی کے گن گنوں کا سمرن کرتی رہتی ہیں۔

راج پارنیں دیس من رام پد کس لین
پر دم دکھی بھاپون ست دیکھ جانی دین
شری جانگی جی اپنی آنکھوں کو اپنے چہروں میں لگانے ہوئے
ہیں (ارمات ستر چھکانے نیچے کو دیکھ رہی ہیں) اور اُن کا من شری
رام جی کے چرن کملوں میں لین ہے۔ جانگی جی کو بے بس دیکھ کر
پون پتر ہنومان جی بہت ہی دکھی ہوئے۔

ترو پلو مہنہ رما لکاٹی۔ کرے پکار کروں کا بھائی
تیلہی اور ساراون تہنہ آوا۔ سنگ ناری بہہ گیس بناوا
ہنومان جی درخت کے تنوں میں چھپ کر بیٹھے رہے۔ وہ
وچار کرنے لگے کہ ہے بھائی کیا کروں؟ اتنے میں راوون وہاں
آیا۔ اُس کے ساتھ بہت سی استریاں ہار شنگار کئے ہوئے تھیں۔

بہہ بھدی کھل سیتے سمجھاوا۔ سام دان بھے بھیند دیکھاوا
کہہ راوون سنو سمکھی سیانی۔ مندوری آدی سب راتی
تواو چری کر میوین مورا۔ ایک بار بلوک مم اورا

سنو بھیشن پر بھوکے رتی۔ کرہیں سدا سیوک پر سرتی
جب شری رکھنا تھ جی نے مجھ پر کرایا کی ہے۔ تبھی تو
آپ نے مجھے گھر بیٹھے بھٹائے کو اپنی مرضی سے آکر دشمن کیے۔
ہنومان جی نے کہا۔ ہے بھیشن جی! سنو۔ پر بھوکے رتی یہ ہے۔
کہ وہ اپنے سیوک سے سدا ہی پر تپتی کیا کرتے ہیں۔

کہو کون میں پر م کلینا۔ کپی چلیں سلہیں بادھی سینا
پر ات لیے جو نام ہمارا۔ سیدی دن تاہی ملے آہارا
بھلا کیے! میں کو نسا اتم پرانی ہوں جاتی کا چیل سبھاو
بانراو سب پر کار سے نیچ ہوں۔ صبح سویرے جو ہم بانروں
کا نام بھی لیتا ہے۔ اُسے سارا دن روٹی نصیب نہیں ہوتی۔

اس میں ادم سکھا ستو موہو پر رکھو بیر
کینہی کر پائے گن بھرے بلوچن تیر
ہے بہتر سنو۔ ایسا نیچ میں بانر ہوں پر شری رکھو بیر
جی نے تو مجھ پر بھی کرایا کی ہے۔ بھگوان کے گنوں کا سمرن
کرتے ہی ہنومان جی کی آنکھوں میں آنسو اُٹھ اُٹھے۔

جانتہوں اس سونی بساری۔ پھر ہیں تے کاہے بہ ہوں دکھاری
ایہی بدھی کہت رام گن گراما۔ پادا انروا چیہہ بشراما
جو ایسے کر پائے شری رکھنا تھ جی جیسے سوامی بھلا کر سنسار
میں دشتے بھوگوں کے بچے بھٹکتے پھرتے ہیں۔ پھر بھلا وہ کیوں نہ
دکھی ہوں! (ارمات اُن کا دکھی ہونا سبھاوک ہی ہے) اُن
پر کار شری رام جی کے گن گنوں کو کہتے ہوئے ان دونوں نے ایسا
دوہرہ سکھایا جس کا وزن کرنے میں زبان اسمرکت ہے۔

پنی سب کتھا بھیشن کہی۔ جیہی بادھی تہا تہنہ رہی
تب ہنومت کہا سنو بھرا تا۔ دیکھی چیتوں جنانگی ماما
شری جانگی جی جس پر کار لکھا میں اپنے دن کا شتی تھیں وہ
سب سما جا رہے بھیشن جی نے ہنومان جی کو کہہ سنایا۔ تب ہنومان

ترن دھروٹ کہت بیڑھی - سکر اودھ پتی پریم سینیہی
اُس دُشت نے سیتا جی کو بہت پرکار سمجھایا - سام،
دان، بچے اور بھید دکھلایا - راون نے کہا - ہے سندر مکھی!
ہے چتر سندر! مندو دری وغیرہ سب رانیوں کو میں تمہاری ہی
بناؤں گا - یہ میری پڑیگی ہے - تو ایک! ریشی طرف دیکھ تو سہی!
تب شک کی اوٹ کر کے جانی جی لے اپنے پریم ازہ نریش شری
رام چندر جی کا سمن کر کے راون سے کہا -

سندر! کھکھ لوت پرکاسا - گہووں کہ نیلینی کرے بکاسا
اس من سچ کہت جانی - کھل سندر! نہیں رکھو سیریاں کی
ہے اس مکھی! جس جگہ کی روشنی سے کیا کبھی کدنی کھل سکتی
ہے! تو اپنے لئے بھی ایسا ہی من میں سمجھ لے - جانی جی لے پھر
کہا - ہے دُشت! تجھے شری رکھنا کتہ جی کے بان کی خبر نہیں -

سندر! سو نہیں ہر! منہ ہی موی - اودھم تلج لاج نہیں تو ہی
ارے پانی! تو مجھے کہی دیکھ کر ہر لایا - ارے بیچ بے شرم!
مجھے شرم نہیں آتی -

اب ہی سُن کھ لوت سمن را مہی بھانوسمان
پریش پچن سُن کا ڈھاس بولا اتی کھسیان

اپنے کو جگنکھ کے سمان اور شری رام جی کو سورج کے سمان
سُن کر اور سیتا جی کے جگر تراش بچوں کو سن کر راون تلوار نکال
کر شرمندہ ہوا بڑے غصے ہو کر سیتا جی سے بولا -

سیتا تیں مم کریت اپنا نا کھٹوں تو سہ کھٹن کر پانا
ناہیں تو سپد مان مم یانی - سکر مروت نہ تاجیوں ہانی
سیتا! تو نے میری بے عزتی کی ہے - میں اس کھو تلوار سے
تیرا سر کاٹ ڈالوں گا - نہیں تو جلدی میری بات مان لے - ہے سندر
مکھی! نہیں تو تیرے جیون کی ہانی ہوگی -

سیام سورج دام سمن سندر - پر پو بھج گری کر سمن دکنڈھر
سورج کھٹن کہ تو اسی کھو را - سندر! سندر! اس پروان پن مورا
سیتا جی نے کہا - ہے دکنڈھر! پر بھج کی بھج کس کی مالا
کے سمان سندر اور ہاتھی کی سونڈ کے سمان بڑی اور طاقتور ہے
یا تو وہ بھجیا ہی میرے گلے میں پڑیگی یا تیری بھیانک تلوار -
ہے دُشت! اس - یہ میرا سچا پران ہے -

چندر! اس ہروم پری تا پم - رکھو پتی برہ انل سنجاتم
سیتا نسبت ہسی بردھارا - کہہ سیتا ہروم دھک بھارا
سیتا جی تلوار سے کہتی ہیں - ہے تلوار! شری رکھنا کتہ جی
کے ویوگ کی انہی سے پیدا ہوئی میری جلیں کو تو دھک کر دے -
تیری دھار بڑی شیتل اور چکدار اور سریشٹھ ہے - تو میرے دھک کے
بوجھ کو ہر لے -

سنت کچن مینی مارن دہاوا - میتیاں کہہ نیتی کھبوا
کہیسی سکل نشیر نہی بولانی - بیت ہی بھہدی تران جانی
سیتا جی کے کچن سنتے ہی راون مارنے کو ڈرانتب بے دانو
کی پڑی مندو دری نے نیتی کہہ کر راون کو سمجھایا - تب راون نے
راکشسیوں کو بلوا کر کہا کہ جاکر سیتا کو بہت پرکار سے بچے دکھلاؤ -
ماس دوس مہنہ کہا نہ مانا - تو میں مارب کا ڈھ کر پانا
اگر یہ ایک مہینہ میں میرا کہنا نہ مانے گی - تو میں تلوار نکال کر
اس کو مار دوں گا -

کھوون گینو دس کندھرا ہاں پسپا چنی برند
بیت ہی تران سُن کھیا وہیں ہر پاپ بھہمند
یہ کہہ کر راون راج محل کو چلا گیا - یہاں راکشسیوں کی
مندلی بہت سے ڈراؤنے روپ دھکر سیتا جی کو ڈرانے لگی -
ترجیا نام راچھی ایکا - رام چرن رتی پچن بییکا
سینہ بول سنائے سی سپنا - بیت ہی سیٹے کر مروت اپنا

اصیبت کی ساختی ہے۔ جلدی ہی کوئی ایسا آپسے کر کہ جس سے
میں اپنے شریک چھوڑ سکوں۔ برہنہ کا وہ گت اب مجھ سے بہن
نہیں کیا جاسکتا۔ یہ اسبہ (ناقابل برداشت) ہو گیا ہے۔

آن کاٹھ راج چتا بنائی۔ مات ایل مئی دیوی لگائی
سیتہ گری تم پیرتی سیانی۔ سیتہ کو شریں مول سم بائی
لکڑیاں لا کر چتا بنا کر سجا دے۔ ہے مانا! پھر اس چتا میں
آگ لگا دے۔ میرے تئیں جو تیری پیرتی ہے۔ اس کو سچا کر دکھا
راون کے شول کے سمان دکھا۔ ایک بچنوں کو کانوں سے کون
سننے۔

سنت بچن پر گہر سچا بیسی۔ پر پھو پرتاب مل سچس سناٹسی
نسی نہ ایل مل سٹو سسکاری۔ اس کہہ سوچ بھولن سیدھاری
سیتا جی کے بچن کن کر تر جٹا لے ان کے چن پر کر سچا یا اور
پر پھو شری رام جی کا پرتاب دہل اور سٹو لٹس سٹایا۔ اس نے کہا۔ ہے
نازک بدن سیتا سٹو۔ رات کے وقت آگ نہیں مل سکتی۔ ایسا
کہہ کر وہ اپنے گھر گئی۔

کہہ سیتا بھئی چھا پر تیکو لا۔ بلیہی نہ پاوک مٹھی نہ سولا
دیکھت پر گٹ لگن انگارا۔ اڑن نہ اوت ابکیو تارا
سیتا جی سن ہی سن کہنے لگیں۔ بھانا ہی اٹھ ہو گیا۔ نہ آگ
دلیگی اور نہ یہ برہ پیرا سٹے گی آکاش میں انگارے صاف دکھائی
دے رہے ہیں۔ پرتو زین پر ایک بھی تارا نہیں آتا۔

پاوک مٹے سسسی سوت نہ لگی۔ ماہوں موہی جان بہت لاگی
سٹھی بٹے تم پیرپ اسو کا۔ سیتہ نام کر و ہر دم سو کا
اگنی مٹے چندرما بھی مجھے قیمت کی ماری جان کر آگ نہیں
برساتا۔ ہے اشوک کے دختو! میری پرارتھنا سٹو۔ میرا شوک ہر لو۔

اور اپنا اشوک (شوک سے ریت) نام سچا کر کے دکھلاؤ۔
نوتن کسلے اعل سہانا۔ دیوی اگنی جن کر ہی نارانا
دیکھ پر ہم ہر مال سیتا۔ سوچیں کی ہی کلپ ستم بیتی

اس راکشی منڈی میں تر جٹا نام کی ایک راکشی تھی۔ وہ
شری رام جی کے چرنوں میں پریم رکھتی تھی۔ اور گیان دان تھی۔
اس نے سب راکشسوں کو بلا کر اپنا سیتا سٹایا۔ اور کہا کہ تم
سب سیتا جی کی سیوا کر کے اپنا کلیان کر لو۔

سینس مانر لنکا جاری۔ جات دھان سینا سب ماری
کھرا دھنن دس سبسا۔ سٹت سر کھنڈت۔ سچ پسیسا
ایہی بدھی سوچن دسی جانی۔ لنکا منہوں بھیشن پائی
نکر کھری رکھو میر دوہائی۔ تب پر پھو سیتا بول پھائی
سٹو۔ سیتے میں شری رام جی کے بھیجے ہوئے ایک ہندلے
لنکا جلاؤ ایل اور راکشسوں کی ساری فوج کو مار دیا۔ راون میر
منڈے ہوئے اپنی بیس بھیا کٹائے اگل ننگا گدھے پر سوار ہوا
دکھن (میر پیری کی طرف) کو جارا ہے۔ لنکا کا راج بھیشن نے
پالیا ہے۔ نگر میں شری رام جی کی دوہائی پھر گئی۔ تب پر پھو سیتا
کو بلا لیا۔

یہ سینا میں کہنوں پکاری۔ مہر ہی سیتہ گئیں دن چاری
تاس بچن سن تے سب ڈریں۔ جتا مٹا کے چننہ پڑیں
میں دھوی سے کہتی ہوں۔ کہ میرا یہ سیتا چند دنوں کے بعد
سچا ہو کر رہے گا۔ اس کے بچن سن کر سب راکشسیاں ڈر گئیں۔
اور سب جانکی جی کے چرنوں پر جا گریں۔

چہتہ تہنہ گئیں سکل تنب سیتا کر من سوچ

ماس دوسن بیتیں موہی ماری شچر پوچ

تب وہ راکشسیاں ادرہ ادرہ علی گئیں سیتا جی میں
سوچ کرنے لگیں۔ کہ ایک ہینڈ لگا دے جاتے پرتج راکشس مجھے مار دینگا۔

تر جٹا سن بولیں کر جوری۔ مات بدتی سنگنی تیں موری
تجوں دیہہ کرویک اپائی۔ دسہہ برہ اب نہیں سہہ جانی
ہاتھ چڑ کر سیتا جی تر جٹا سے کہنے لگیں! ہے مانا! تو میری

(سورجی) بچہ کی سر دے کجا وینہ مار کا ڈاڑ تہب
جن اسوک انگار و ہتہ مرش اٹھ کر کہہ دے

چونکہ چوتھوں کی پوری پیمانی ہر شے کے ساتھ دہریں اعلیٰ

جیمیدار کو سکے اچھے رکھو کرائی۔ مایا تیس اس رنج نہیں جانی
سیفستان سبچار کرنا۔ دھڑن پو لیسو تنہو مانا

جہاں دُور گری سے کبھی یہ وزیر انوکھ کھٹی بنائی نہیں جاسکتی سیتا جی میں ایک
کے کھانے کے جہاں گری رہی ہے۔ اتنے میں ہونا جی میں ہے کبھی نہ ہے

میں نے اس سے کہا کہ میں نے اپنے لیے کبھی سنا ہی نہیں ہے۔

کہی۔ یہ بھائی! وہ تو پرکٹ کیوں نہیں ہوتا۔ تیب منوان (ج) یا کہ چلے
گئے۔ انہیں دیکھ کر سیتا جی پیٹھ دیکر ہیرھ گئیں۔ اور (ہندو کو دیکھ کر) اُس نے

میں ہیں ڈراؤ شیعہ ہوا۔
 آرام و رست میں مات جانکی۔ تیتہ سیتہ کروا نہ وہاں کی

ہوں۔ شری رام جی نے آپ کے لئے بطور نشانی کیجھی ہے۔
نیربان نہ رہی سنگ کہو کیسیس کہی کہتا کھی سنگتی جیسیں

کچی کے چمن سپریم سنن اکیجا من پسوا اس
جہان نام گرم چمن یہ کر لہ سندھو کرد اس

پرتی حین بیان پرتی اتی گاڈھی - سچل نین میکا ولی یادھی
بولت برہ جلدھی ہنوماننا - کھے مونات موکھنہ جل ہاننا

اُسے جھکوان کا سیوک جان کر سیتابی کو اُس پر بہت کُراہیم ہو گیا۔
نیتروں میں آنسو اُڑا دیئے۔ اور نہریہ بے حد رنج و غم سے سیتابی نے کہا۔

ہے تاں تہ منوان! ارام کے ویلگ روپی سمندر میں ڈوبتی ہوئی ٹھیکو

بہنو کسل جاؤں بلہاری - ایت نہد تہ کجوں کھاری
کول پت کر پال رکھو رانی - کی لہی ہتھو دھری نمھرائی

میں بلواری عاتق ہوں۔ اب انجمن جی سہرت چٹکے کے، ہمام گھر کے
شتر و شری رام جی کی کشل کچھو شری رکھونا تھی تو نرم دل اور کرباؤ میں

پھر کیا وجہ ہے کہ انہوں نے مجھ سے اتنی سنگدلی اختیار کر لی ہے۔
 سچ یا بی بیویک مسکھ و اٹک کہہ دوں گے حضرت کرت کھونا یا گ
 کہہ کر ان کے حشر میں راتا رہا ہوں نہ کہ سدا و وہ گاتا

بہوں میں نام سبیل تانا سنا ہو۔ میں نے سبیل کو سبیل کا نام دیا۔
وہ اپنی سبیل کو عادت سے ہی سبیل کو سبیل کے نام سے پکارتے ہیں۔
گیا سبیل کو سبیل کے نام سے پکارتے ہیں۔ گیا سبیل کے نام سے پکارتے ہیں۔

پہلے ہی میں نے یہ سنا تھا کہ وہ ایک بڑی بڑی عورت تھی۔
 ابھی اُن کے کول گنوں کو دیکھ کر میری آنکھیں کھل گئی تھیں۔

بینہ اولین بھر کے باری۔ اہلہنہ ماہ ہوں بیت یساری
یکھ پریم بہرہا کل سیتا۔ بولائی ہرود مکین بنیتا

مُتَدَبِّرٌ فِيهِمْ لَا يُفْلِكُ ۝ نَحْنُ نَكْتُبُ مَا نَشَاءُ لَهُمْ فَلَيْتَ نَذِيرُهُمْ ۝

پڑے۔ وہ بڑے بڑھ سے بولیں۔ مانا تھو! آپ نے مجھے بالکل ہی
بھلا دیا سیتا جی کو برہ سے ہوا دکھی دیکھ کر ہنومان جی نرا اور
کوئل بچن بولے۔

مات کسل پر بھو نچ سمیتا۔ تو دکھ دکھی شکر پانچیتا
جنی جننی مانہو جیہ اوتا۔ تمہارے پر بھو رام کی دوتا
ہے مانا بر سندا کر پا کے دھام پر بھو شری رام جی کشن
سمیت شری سے تو کش ہیں لیکن آپ کے دکھ سے دکھی ہیں ہے
ماتا! تو اپنے من میں اپنے آپ کو چھ نہ سمجھ شری رام جی کے ہرے
میں آپ سے دونا پریم ہے۔

رگھو جی کر سندا لیں اب سناو جننی دھیر دھیر
اس کہہ کپی گد گد بھائیو بھیرے بلوچن ریسر
ہے مانا! اب حوصلہ رکھ کر شری رگھونا تھ جی کا سندا لیں سناو
ایسا کہہ کر شری ہنومان جی گد گد ہو گئے اُن کے تیزوں میں پریم کے
استو بھیر آئے۔

کہیو رام بیوگ تو سیتا۔ مو کہنہ سکل بھئے ہیریتا
نوترو کسے منہوں کر سا نو۔ کال ہناسم لسی سلسی بھیا نو
ہنومان جی بولے کر شری رام جی نے کہا ہے۔ ہے سیتا! تمہارے
دو گ میں میرے لئے سبھی پڑا رکھا اُلٹ ہو گئے ہیں۔ برکشوں کے
نرم چے مانو اگنی کے سمان واہ کارک ہو گئے ہیں۔ رات کالی راتنی
کے سمان اور چند ماسوریہ کے سمان ہو گیا ہے۔

بھئے بن کنت بن سمر سا۔ بار دپیت تیل جن برسا
جے ہمتا ہے کرت تیتھی ہیرا۔ ارگ سواسم تری بدھ سیرا
کسل کے بن بھالوں کے بن کے سمان ہو گئے ہیں۔ بادل
مانو کھولتا ہوا ہیں برساتے ہیں۔ جو بھلائی کرنے والے تھے۔ وہ
اب دکھ دینے لگے ہیں۔ تین پرکار کی شیتل منداور سنگندھت
وہ یو سانب کے مکھ سے لکھے ہوئے نہر پیرے اور گرم سانس کے
سمان ہو گئی ہے۔

کہیو تیں کچھ دکھ گھٹ ہوئی۔ کجا ہی کہوں نہ جان نہ کوئی
تتو پریم کر م ارو تو را۔ جانت پر یا ایک من مورا
کہنے سے بھی دکھ کچھ گھٹ جاتا ہے۔ پر میں کس سے کہوں!
یہ دکھ کوئی دوسرا جانتا نہیں۔ ہے پیاری! میرے اور تیرے پریم
کے تتو کو ایک صرف میرا ہی من جانتا ہے۔

سو من سدا رہت تو ہی پائیں جان پرتی رُس اتے ہی مائیں
پر بھو سندا لیں سندا سندا سندا سندا سندا سندا سندا سندا سندا
اور میرا وہ من سدا تیرے ہی پاس رہتا ہے۔ بس میرے پریم کا
سنا راتنے میں ہی جان لینا۔ پر بھو کے سندا لیں کو شکر شری جانکی جی پریم
میں مگن ہو گئیں۔ اور انہیں اپنے شری کی بھی سندا نہ رہی۔

کہیو پرتے دھیر دھرو مانا۔ سمر رام بیوگ سکھ داتا
ارا انور گھو جی پر بھیتا نی۔ سن مگن بھو کد رانی
ہنومان جی نے کہا ہے مانا! میں جو صلہ رکھتا اور بھکتوں
کو سکھ دینے والے پر بھو شری رام جی کا سحر کر دو۔ اپنے ہرے میں
شری رگھونا تھ جی کی بڑائی کو یاد کر کے اور میرے بچن شکر رونا دھونا
چھوڑ دو۔

نسپر نکر تنگ سم رگھو جی بان کر سان
جننی ہر وہ دھیر دھرو جبرے لسا پرت جان
شری رگھونا تھ جی کے بان اگنی روپ ہیں اور راکشسوں
کے دل اس اگنی میں بھسم ہونے والے ہیں۔ ہے مانا! آپ
میں میں دھیر ج رکھو اور راکشسوں کو بھسم ہوا ہی سمجھو۔

جول رگھو ہیر ہوت سندا پانی۔ کرتے نہیں بلنب رگھو رانی
رام بان رُبی ایش جی شکی۔ تم بروکھ کہنہ جات نہانگی
شری رام چندر جی اگر تمہارے یہاں ہونے کی خبر پائی ہوتی تو
وہ کبھی دیر نہ کرتے۔ ہے جانکی جی! شری رام جی کے پاس روپی سورج کے
طلوع ہونے پر راکشسوں کی فوج روپی اندھرا کہاں رہ سکتا ہے!

اب میں ماتیں جاؤں لوائی۔ پر بھوکا نہیں رام دوہائی
کچھک دیں جیتی دھرو دھیرا۔ کچھ نہ بہت آئیں رہیں رہیں
ہے ماتا! میں تو ابھی آپ کو یہاں سے لے جاؤں لیکن رام جی
کی قسم مجھے اُن کی ایسی آگیا نہیں ہے۔ ہے ماتا! کچھ دن اور صدمہ
رکھو۔ بانو فوج لے کر شری رام جی یہاں آویں گے۔

بہن سحر مار تو پی لے جہیں ہیں۔ ترہنہ پر تار لٹاؤ کی جس گہیں
میں سنت کی سب تمہاری سمانا۔ جات دھان اتی بھٹ بلوانا
اور راکشسوں کو مار کر آپ کو لے جاؤں گے ملہ آدمی رشی مٹی
تینوں لوگوں میں اُن کا ریش گان کر رہ گئے سیتا جی نے کہا۔ ہے بہتر
سبب بانو تمہارے ہی سمان چھوٹے چھوٹے ہوں گے۔ اور راکشس تو
بڑے بلوان دیوہائیں۔

میں ہوں پرم سندھیا۔ سن کی پرگٹ کنبھی تچ دیہا
کنک دھرا کالہ سمریرا۔ سمر بھنگر اتی بل رہیرا
اُس نے میرے ہر دے میں یہ بڑا بھاری سفید پیر ہے کہ
تم بانو راکشسوں کو کیسے جیت سکو گے۔ یہ سن کر ہنومان جی نے
اپنا اصلی شرم پر پرگٹ کیا۔ سونے کے پر بہت جیسا چمکدار زکراں پوشا
شریر تھا۔ جو دھڑ میں بھنگر اور جا بلوان اور دیر تھا۔

سیتا بھروس تب بھیسو۔ پٹی لکھو روپ پون ست لیٹو
تب سیتا جی کے من میں تسلی ہو گئی۔ پھر ہنومان جی نے مہر اپنا
چھوٹا سا روپ دھارن کر لیا۔

سنو ماتا سا کھا مر نہیں بل بدھی بسال
پر بھوکا پر تپ تپ کر رہی کھائے پرم لکھو بیال

ہے ماتا! سنئے ہم لٹو بانو جاتی میں بل اور بدھی نہیں ہوتی۔
لیکن بھوکا اُن کے پتاپ سے چھوٹا سا ناچیز سانپ بھی گر کر کھکا
سکتا ہے۔ ارکھتات نر بل بھی جا بلوان کو مار سکتا ہے۔

چو پانی

اجرا مر گن بدھی سنت ہو ہو۔ کرہوں بہت کھونا یک چہ ہو
کرہوں کرہا پر بھوکا اس سن کا نا۔ نہ بھر پریم مکن سہو مانا
ہے بہتر! تم اجرا مر اور گتوں کے خزانہ ہر شری دھونا کھ
جی تم پر بہت کرہا کریں۔ پر بھوکا تم پر بہت کرہا کریں۔ یہ سن کر
سے سن کر ہنومان جی بے حد (انیند) پریم میں مکن ہو گئے۔

بار بار نائسی پد سیسا۔ بلولکین جوہر کر کیسا
اب کرت کرتیہ بھوں میں ماتا۔ اسش تو انوگھ بھجیا تا

ہنومان جی نے بار بار سیتا جی کے چروں میں سہر لایا۔ اور پھر
بالکے جوڑ کر کہا۔ ہے ماتا! اب میں کرتا رکھ ہو گیا۔ آپ کی آئینہ وا۔
اٹل ہے یہ بات پر سد ہے۔

سنو ماتا موہی اتسیر بھوکھا۔ لاگ نہیکھ سندھ پل روکھا
سنو سنت کرہن ہن رکھوا دی۔ پرم سمیٹ رحتی چر بھاری
ہے ماتا! سنو۔ ان سندھ پل والے درختوں کو دیکھ کر مجھے بہت
ہی بھوک لگ گئی ہے۔ سیتا جی نے کہا۔ ہے بیٹا! سنو اس بن کی
بڑے بڑے بھاری راکشس جو دھار کھوا لی کرتے ہیں۔

ترہنہ کر بھے ماتا موہی ناہیں۔ جوں تہہ سکھ ماہومن ماہیں

ہنومان جی نے کہا۔ ہے ماتا! اگر آپ پر سن ہو کر مجھے آگیا دیں
تو ان راکشسوں کا نو مجھے ذرا بھر بھی ڈر نہیں ہے۔

دیکھ بدھی بل پلن کی کہیو جب آئیں جب آہو
رکھوتی چرن ہرہ دھرتات مدھر پھل کھا ہو

اُن میں سے کچھ یودھاؤں کو تو ہنومان جی نے مار دیا۔ کچھ کو مسل ڈالا۔ اور کچھ کو لاتوں سے دھول میں بلادیا۔ کچھ نپکے کچھے روتے پیٹتے ہوئے جا کر پھر راون سے فریاد کرنے لگے۔ کہ ہے سوامی! بندر بہت ہی بلوان ہے۔

مُن شست باندھ لنگیس رسا نا پٹھے سی میگھ تاو بلوا تا مار سی جی شست باندھ سیو تہی۔ دیکھتے کی کہاں کر اُسی پتر کا منان کر راون غصے سے لال پیلا ہو گیا پھر اُس نے اپنے ہمال بلوان پتر میگھ ناد کو بھیجا۔ اور اس نے کہا کہ ہے بیٹا! اس بانر کو مارنا نہیں بلکہ باندھ کر لے آنا۔ تاکہ ہم دیکھ سکیں کہ وہ کہاں کا بانر ہے۔

چلا اندر جیت اُلت جود ہا۔ بندھو نہن سن اُپجا کرو دھا کی دیکھا دارن بھٹ اُوا۔ کٹکٹاٹے گر جا اُرو دھا وا اندر کو جیتنے والا لانا نی یودھا میگھ ناد چلا۔ اپنے بھائی کے مارے جانے کی خبر سن کر وہ بہت کراہا۔ مہمان جی نے دیکھا کہ اب تو بڑا بھاری بھیاناک یودھا آیا ہے۔ تب وہ کٹ کٹا کر (ہیچ مارکر) گریے اور دوڑے۔

اتی بساں تر و ایک اُپارا۔ برتھ کینہہ لنگیس کمارا سبے ہا بھٹ تاکے سنگا۔ کہہ کہہ کی فرمے رنج آنگا انہوں نے ایک بڑا بھاری درخت اُٹھا لیا۔ اور اُس سے دار کر کے میگھ ناد کو بغیر رکھ کے کر دیا۔ (دار بھات اُس کا رکھ توڑ ڈالا۔ اور رکھ کے گھوڑے مار ڈالے) اس کے ساتھ جو بڑے بڑے یودھا تھے اُن کو ہنومان جی نے پکڑ پکڑ کر اپنے شریر سے مسل ڈالا۔

تہہ ہی نہات تا ہی سن یا جا۔ پھر کے گل ماہوں گج راجا مگھیا کا اُپر پھا تر و جاتی۔ تا ہی ایک گلن مہور جھا اُتی اُن سب کو مار کر پھر ہنومان جی میگھ ناد سے بھڑ گئے۔ مانو وہا ملی ہاتھی لڑ رہے ہیں ہنومان جی نے میگھ ناد کے زور

ہنومان جی کو بھی اور میں ماہر جان کر جانکی جی نے کہا۔ ہے مات۔ جاؤ۔ شری رکھنا کھنہ جی کے جہڑوں کا ہرے میں بھیان کر کے پیٹھ پھل کھاؤ۔ جوبائی

چلیو نہٹے سہو پھینو باگا۔ پھل کھاٹسی تر و توریں لاگا ہے تہاں بڑھٹ رکھوارے۔ کچھ مار سی کچھ جائے پکارے ہنومان جی نے سیتا جی کو پر نام کیا اور پھر باغ میں جا گئے۔ پھل کھانے لگے۔ اور پٹروں کو توڑنے لگے۔ وہاں بہت سے یودھا رکھو اے تھے۔ اُن میں سے کچھ تو ہنومان جی نے مار دیے اور جو بچے بچے۔ انہوں نے جا کر راون سے فریاد کی۔

ناکھ ایک سو اکی بھاری۔ تہہ میں سوک باٹکا اُجاری کھاٹسی پھل اُلو بٹپ اُپارے۔ رچھاک مرد مرد جی ڈارے ہے ناکھ! ایک بڑا بھاری بندر آیا ہے۔ اس نے اشوک باٹکا کو اُجاڑ دیا ہے۔ اُس نے پھل کھا کر درختوں کو اکھاڑ پھینکا ہے اور رکھو الوں کو مسل مسل کر کے زمین پر ٹک دیا ہے۔

سن راون پٹھے بھٹ نانا۔ تہہ ہی دیکھ کر جیو ہنومان سب رحمنی چرکپی سنگھارے۔ گئے پکارت کچھ ادھ مارے یسن کر راون نے بہت سے یودھا بھیجے۔ اُن کو دیکھ کر ہنومان جی گریے۔ انہوں نے سب راکٹسوں کو مار دیا۔ کچھ ادھو اُلوں نے جا کر روتے ہوئے پھر فریاد کی۔

پنی پھیو تہیں اچھ کمارا۔ چلا سنگ لے سھٹ اُپارا اوت دیکھ ٹپ کہہ تر جا۔ تا ہی نہاتی ہما دھنی گر جا پھر راون نے اپنے پتر اکٹھے کمار کو بھیجا۔ وہ اپنے ساتھ بہت سی گنتی کے یودھاؤں کو لے کر ملا۔ اُسے اتنے دیکھ کر ہنومان جی نے ہاتھ میں ایک درخت اُٹھا کر لڑنے کے لئے لٹکارا۔

کچھ مار سی کچھ مرد سی کچھ ملیسی دھر دھور دھا کچھ پی جائے پکارے پر بھو مرٹ مل بھور

راج دربار میں زور سے آئے ہنومان جی نے جا کر راون کا دربار دیکھا۔ جس کے کھٹاٹھ باٹھ کا وزن نہیں کیا جاسکتا۔

کر جیوں ستر و سبب بنیتا۔ بھرکڑی بلوکت سکل سبھیتا دیکھ پرتاپ نہ کپی من سنگا۔ جھے ہی گن نہنہ گنڈا سنگا ناکھ جوڑے ہوئے سبب نہ گیل ارتھات اندر درون کبیر آدی سبب دیوتا بڑی مورتا کے ساتھ سہمے ہوئے راون کی جنبش ابرو کو دیکھ رہے ہیں۔ اس کا ایسا پرتاپ دیکھ کر بھی ہنومان جی کے من میں ڈر بھی ڈرنہ ہوا۔ وہ ایسے نڈر اور بیدھڑک ہو کر راج دربار میں کھڑے ہیں۔ جیسے سانپوں کے گروہ میں گرڑی نڈر ہوتے ہیں۔

کپی ہی بلوک دساٹن بھسا کہہ در باد
دوبا سنت بدھ سترت کیہو پی پکا ہر دے بشاد

ہنومان جی کو دیکھ کر راون گالیاں دیتا ہوا خوب ہنسا۔ پھر جب اپنے پتر اکٹھے کمار کی اس کے ہاتھوں میں ترسیر ہو جانے کی یاد آئی۔ تو اس کے ہرے میں بہت کھیش بڑھا۔

چوپانی

کہہ لشکس کون تیں کیسا۔ کہی کس بل گھاسی بن کھیا
کی دھوں شروں سنہی نہیں موی۔ دیکھوں اتی سنگ سٹھ قوی
لڑکا تی راون نے کہا۔ اوسے بندر! بتا تو کون ہے۔ کس کے بل پر تو نے بن کو اجاڑ کر ویران کر دیا۔ کیا کہی تو نے میرا نام نہیں سنا! میں تجھے بہت ہی نڈر دیکھ رہا ہوں۔

مارے لہو کپہیں اپرا دھا۔ کہہ سٹھ تو ہی نہ پیران کی بادھا
ستوراون برہما نڈر نکا یا۔ پائے جاس بل بر جتی مایا
کس ایرادھ سے تو نے راکشسوں کو مارا؟ اوسے سورک!
بتا کیا تجھے اپنے پرافوں کا پڑ نہیں ہے؟ ہنومان جی نے کہا۔ یہ راون اسن جن کا بل پا کر دیا انت کوئی برہمانڈوں کے سموہوں کو رہتی ہے۔

سے ایک گھونسا ملا۔ اور کو ذکر درخت پر چاڑھے میگھ ناکھ کو کچھ ذرا سی دیر کے لئے سر جھکا گئی۔

اٹھ ہور کی کینجیسی بھہ مایا۔ جیت نہ جائے پر بھجن مایا
نور جہا سے اٹھ کر میگھ ناد نے بہت سی مایا رچی لیکن
پرون کمار ہنومان جی کسی پر کار بھی جیتے نہیں جاتے۔

برہم استر تہیں ساندھا کپی من کینہہ پکار
جوں نہ برہم سہرا تہیوں جھانٹے اپار

انت میں میگھ ناد نے تنگ اگر برہم استر جلائے کا
نشہ کر لیا تب ہنومان جی نے من میں وچار کیا کہ اگر میں برہم استر کو نہ مانوں تو اس کی آیار ہمارے جانیگی۔

برہم بان کی گتہ تہیں مارا۔ پیرت ہوں بارکٹ سنگھارا
تہیں دیکھا کپی مو جھپت کھینڈو۔ ناگ پال بانرہیسی لے گینڈو
اُس نے ہنومان جی کو برہم بان مارا۔ جس کے ٹکے ہی وہ زمین پر گر پڑے۔ لیکن گرتے ہوئے بھی انہوں نے بہت سی سینا مار ڈالی۔ جب اس نے ہنومان جی کو سوچت ہوئے دیکھا۔ تب وہ اُن کو ناگ پاش میں باندھ کر اپنے پتاراون کے پاس لے گیا۔

جاس نام جب سنہو کھوانی۔ بھونہن کا تہیں نرگیا نی
ناس دوت کہ بندھ نرو آوا۔ پر بھوکا رچ لگ کپی میں بندھاوا
شہوجی کہتے ہیں۔ یہ پارتی سنو جس سوامی کا نام جب کر گیا نی لوگ دھا کھن بندھن رومی سنسار سے جھوٹ جاتے ہیں۔ اُس سوامی کا دوت بھلا کیسے کسی کے بندھن میں آسکتا ہے۔ ہنومان جی نے تو اپنے آپ ہی پر بھوکے کا رید کے لئے اپنے آپ کو بندھا لیا۔

پکی بندھن سن نشہر دھا۔ کو ناگ لاگ سبھا سب آئے
دس ٹکھ سبھا دیکھ کپی جاتی۔ کہہ نہ جاتے کچھ اتی پر کھتاتی
بندر کا بندھا جانا سن کر راکشس لوگ ترشہ دیکھنے کیلئے

جاکیں بل برنجی ہری ایسا ۔ پالت سہر جبت ہرت دس سببسا
جابل سسین دھرت سہہ ساسن دانڈ کوس سمیت رگری کاتن
ہے راون ! جن کے بل کے آڈا پر ہر ہما وشنو ہمیش
سشری کی پیدایش ۔ پیرورش اور فنا کرتے ہیں جن کے بل پر
ہزاروں مکھ والے شیش ناگ جی پرست اور نول سمیت برہمانڈ
کو اپنے سر پر دھارن کرتے ہیں ۔

دھبے جو ببد دیہہ ستر تراتا ۔ گمہہ سے سٹھنہ سکھاؤں واتا
ہر کووند گھن جیہ میں بھنجی تہی سمیت نرپ دل مد گنجا
کھڑوشن تر سہرا اڑو بالی ۔ بدھ سے کل آلمت بل سانی
جو دیوتاؤں کی رکشا کے لئے طرح طرح کے شریر دھارن
کرتے ہیں ۔ اور جو تمہارے جیسے پورکھوں کو نصیحت دینے والے
ہیں جنہوں نے شوجی کے مہاکھن وشنو کو توڑ ڈالا اور اس کے
ساتھ ہی سارے راجاؤں کی منڈی کا غرہ بھی توڑ ڈالا جنہوں نے
کھڑوشن تر سہرا اور بالی کو مار ڈالا ۔ چو لاشانی بلوان یو دھا کتے ۔

جا کے بل لو لیس تیں جتہو پیرا چر جھاری
دوہا تاس دوت میں جا کر سہرا سہو پیرہ تاری
جن کے بل کے تھوڑے سے انش کو پیر تم نے جلا چکیت
کو جیت لیا ہے ۔ اور جن کی پیاری پتی کو تم ہر لائے ہو ۔ ہے ۔
راون ! میں انہیں کا دوت ہوں ۔
چو پتی

جانیٹوں میں تہرا پیر جھاتی ۔ سہس باہو پیری لرائی
سمربالی سن کر جیس پاوا ۔ سنی کی چن بہسی بہراوا
میں تہباری شہرت اور بڑائی کو خوب جانتا ہوں ۔ سہباہو
کے ساتھ تہرا ایدھ کر کے جیسا کچھ لیش کر کے تم نے بپایت کیا
تھا ۔ وہ میں سب کچھ جانتا ہوں ۔ مہوان جی کے ان طنز
بچوں کو سن کر راون نے ان کی بات کو ہنس کر ٹال دیا ۔

کھاٹیوں پھل پھول لگی بھوکھا ۔ کپی سمجھاتی تو سہیوں روکھا
سب کیں دیہہ پریم پریم سوانی ۔ مار ہی ہوئی کمارگ گامی
جنہہ موہی مارنے میں مارے ۔ تہی پر باندھنیوں تہہ تہہ مارے
موہی نہ کچھ باندھے کی لاجا ۔ کینہہ چوٹوں بچ پھو کر کاجا
ہے راکشس راج ! مجھے بھوک لگی تھی ۔ اس لئے میں نے پھل
کھائے ۔ درختوں کو توڑنا اور مردوں کا سبھاؤ ہی ہے ۔
اس لئے میں درختوں کو اپنے جاتی سمجھاؤ سے پرورش ہو کر توڑا ۔
ہے راکشسوں کے راجا ! اپنی دیہہ سبھی کو پیاری ہوتی ہے ۔ بد چلن
راکشس جب مجھے مارنے لگے تب انہوں نے مجھے مارا ۔ ان کو میں
نے بھی مارا ۔ اتنے میں تہہ مارے پیر سیکھ مانے مجھے باندھ لیا ۔ مجھے
اپنے بندھے جانے کی ذرا بھر بھی شرم نہیں ہے ۔ کیوں کہ جس طرح
بھی ہو میں تو اپنے سوانی کا کام کرنا چاہتا ہوں ۔

جینتی کر نیوں جوری کر راون ۔ گنہو مان بچ مور سکھاؤں
دیکھو تہہ بچ کل ہی پجاری ۔ بھرم بچ بھوکھت بھے ہاری
ہے راون ! میں ہاتھ چوڑ کر تم سے جینتی کرتا ہوں تم ایمان
چھوڑ کر میری نصیحت کو سنو ۔ تم اپنے اتم و نش کا وچار کر کے دیکھو
اور بھرم کو چھوڑ کر بھگتوں کے بھے کو مذکر کرنے والے بھگوان
شری رام جی کا بھجن کرو ۔

جاکیں ڈراتی کال ڈیرائی ۔ جو سہرا سہرا چر کھائی
تاسوں پیر وکھوں نہیں کیجئے ۔ مورے کہیں جانی دیکھئے
دیتا ۔ راکشس اور جتین سارے جبت کو کھا جانے والا
کال دیکھی جن کے بھے سے ڈرتا ہے ان سے کبھی ویر نہ کرنا چاہئے
میرا کہنا مانو اور سینا جی شری رام جی کو دے دو ۔

پرستپال رگھو نایک کرونا سندھو کھاراری
دوہا گئیں سرن پر کھو را کھیں تو ایرادھ بسا راری
کھر کے شتر شری رگھو نا کھ جی تو دیا کے سمندر میں ۔ اور
شتر ناتوں کے پالک ہی اسی شرن میں جانے پر وہ تہیں تہارا

قصہ صاف کر کے شہر میں رکھ لیں گے۔

رام چرن سنگھ اور دھرم پور۔ لڑکا چل راج تمہارے گھر ہو
رشی پست جس بسل پست کا۔ تیری سستی نہنہ جی ہو ہو کلنکا
شہری رام جی کے چرن گلوں کو اپنے پرے ہیں دھارن کرو۔
اور لڑکا کا چل راج کرو۔ آپ کے پور وچ رشی پست جی کا لیش ترل
چند ما کے سنان ہے۔ تم اس چند رہا میں کلنک نہ ہو۔

لام نام بتو گرا نہ سو ہا۔ دیکھ بچار تیاگ مہو ہا
بس پتی تیس سوہ سمراری۔ سب بھون بھوشت پر ناری
لام نام کے بنا بانی شو بھا نہیں پاتی۔ ابھیان اور موہ کو تیاگ کر
وچار کر دیکھو ہے دیوتاؤں کے دشمن سب گہنوں سے جی ہوئی
استری بھی کپڑوں کے بنا شو بھا نہیں پاتی۔ ویسے ہی رام نام کے
بنا بانی بھی شو بھا نہیں پاتی۔

لام بکھ سمپتی پر بھستائی جاے رہی پانی پانی
سجی مول چنہ منتر نہ نا پس۔ برش گیس پنی نہ نہیں سکھا پس
لام بکھ پرنش کی بڑائی اور جھن مال رہا ہوا بھی چلا جاتا ہے۔
اس کا پانا نہ پانے کے برابر ہے۔ چن ندیوں کے چھچھے کوئی بل بندھی
نہیں ہے۔ یعنی جو صرف بارش کے پانی سے ہی بہہ نکلتی ہیں۔ وہ
برسات کے خاتمہ پر فوراً ہی پھر سوکھ جاتی ہیں۔

سندھ دس کنٹھ کہیوں پن رٹی۔ بکھ رام ترانا نہیں کو پی
شکر سہس پستجو اچ توہی۔ سکھیں نہ را کھ لام کر دروہی
پے وٹ بکھ اٹنو۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ رام بکھ کی
رکھ شاکر نے والا کوئی بھی نہیں ہے۔ شہری رام جی کے ساتھ دیگر
کرنے والے تم جیسوں کو ہزاروں شکروں پر شکر اور برہما بھی نہیں
پاسکتے۔ (پھر یہ راکشس سینا تو بھلا کس گنتی میں ہے۔)

موہ مول بہر سول پرڈ تیا گہو تم ابھیان
جو یا بکھو رام رگھو نایک کر پاستھو بکھو ان

د موہ ہی جس کی جڑ ہے۔ ایسے بہت دھ دینے والے اندھکار
مئے ابھیان کو تیاگ دو۔ اور رگھو گوی کے سوامی کر پاندھان بکھو ان
شہری رام جی بکھ بکھن کرو۔

جد پی ہی کپی اتی بہت بانی۔ بکھ گتی بیک برتی نے سانی
بولاہہ سستی مہسا ابھیان۔ ملا ہم ہی کپی گر پتر گیا نی
اگر ہونہ مان جی نے بہت ہی بھلے کی بات کہی۔ جو بکھ گتی۔
رگیان۔ ویراگ اور نیتی سے پری پورن تھی۔ تو بھی مہا ابھیان۔
راون بہت ہنس کر بولا کہ میں یہ بندر بڑا ہی گیانی کر دہا ہے۔

منو پکٹ اتی کھل توہی۔ لاگسی دھم سکھا دن موہی
الٹا ہو پھی کہہ مہو مانا۔ متی بکھم تور پر گٹ میں جانا
جے دشت! تیری موت نزدیک آ پہنچی ہے بیچ مجھے
نصیحت دینے لگا۔ مہو مان جی نے کہا کہ میری موت نہیں کنتو
تیری ہی موت آئی ہے۔ تیری بدھی ٹھکانے نہیں رہی مجھے تو
ایسا ہی جان پڑتا ہے۔ اسی لئے تم الٹا سمجھ رہے ہو۔ موت کا
سامان تو خود کئے بیٹھے ہو اور دوسروں کو موت کے نزدیک پہنچا
ہوا بھلا تم ہو۔

سُن کپی چن بہت کھسیانا۔ بیگ نہ ہر موٹو ڈھ کر پانا
سنت اتسا چہ مان دھائے۔ سچو نہ بہت بھیشن آئے

ہونہ مان جی کے چن سنکر راون بہت ہی کھسیانہ ہو گیا۔ وہ
جوش میں راکشسوں کو مخاطب ہو کر بولا۔ اس کا اس موٹو ڈھ کی
جان جلد ہی ہی کیوں نہیں نکال لیتے۔ سنتے ہی راکشس اُسے
مارنے دوڑے۔ اتنے میں منتریوں کے سمیت وہاں بھیشن جی پہنچے۔
ناتے سمیس کرتے بھوتا۔ نینتی برودھ نہ مارے دوتا
ان دنڈ چھ کرے گوسائیں۔ سبھیں کہا منتر بھیل بھائیں
انہوں نے سہرنا کر بہت ہی نہر بھاو سے راون سے کہا۔
کہ دوت کو جان سے مارتا نیتی کی مریدا کے خلاف ہے۔ ہے
سوامی! اسے کچھ اور سہرا دینی چاہئے سب نے کہا ہاں ہمارا ج!

یہ صلاح اچھی ہے۔

سنت ہمیں بولا، سکتہ ہر۔ انگ بھنگ کر ٹھٹھے بندر
یہ سنت ہی راون ہنس کر بولا۔ ٹھٹھا بے بندر کو اس کا کوئی
انگ کاٹ کر واپس بھیج دیا جائے۔

کبھی کبھی متا پونچھ پر بھی کھدیوں سمجھائے
تیل بورپٹ باندھنی پاوک دیو ننگائے
میں تم سب کو سمجھا کر کہتا ہوں کہ بندر کی متا پونچھ پر ہوتی
ہے (ارتقاات بندر کو اپنی پونچھ بیاری ہوتی ہے)۔ اس لئے تیل
میں کپڑا بھگو کر اس کی پونچھ پر باندھ کر کھرا لگاؤ۔

پونچھ بین بانر تہنہ جاٹھی۔ تب ٹھٹھے ناٹھی لے آٹھی
جنہ کے کینہہ سی بہت بڑائی۔ دیکھیوں میں تہنہ کے پر بھٹائی
جب یہ بانر اپنی پونچھ کے بنا اپنے سوامی کے پاس جا لگا
تب یہ سو رکھ اپنے سوامی کو ساتھ لے آئے گا۔ چن کی اس نے
بہت بڑائی کی ہے۔ میں بھی ان کے سامنے کو دیکھوں گا۔

بچن سنت کبھی من مسکا نا۔ کھٹے سہائے سارو میں جانا
جاٹ دھان سن راون بچنا۔ لا گئے ہیں موڑھ سوئے رچنا
ہنومان جی یہ بچن سن کر مسکرا دیئے اور من ہی من میں کہتے
لگے کہ میں جان گیا۔ کہ سہوئی دیوی راون کے منہ چڑھ کر ایسے بچن
کہلو کر میری مدد کا رہوئی ہے۔ راون کے بچن سن کر راکشس مڑھ
لوگ پونچھ کو آگ لگانے کی تیاری کرنے لگے۔

رہانہ نگر بسن گھرت تیل۔ بادھی پونچھ کینہہ کی کھیللا
گو تیک کہنے آئے پر باسی۔ مار پی چرن کر میں بچہ ہانسی
ہنومان جی نے ایسا کھیل کیا کہ وہ اپنی پونچھ کو بڑھاتے گئے
حتی کہ لپٹے لپٹے نگر بھٹ سارا کپڑا اور تیل ختم ہو گیا۔ نگر ہی لوگ
تھاں دیکھنے آئے۔ وہ اپنے پاؤں سے ہنومان جی کو ٹھوکر مارے یہی
اور اسی بہت ہنسی اڑاتے ہیں۔

بچہ ہنول نہیں سب تارے نگر پونچھ پر چاری
پاوک جرت دیکھ ہنومان۔ کھٹیو پریم کھوڑا پ نرنتا
ڈھول بچتے ہی سب لوگ تالیاں بجا رہے ہیں۔ سارے نگر
میں گھما کر ہنومان جی کی پونچھ کو آگ لگا دی گئی۔ آگ جلنے لگی کہ
ہنومان جی فوراً ہی پھوٹے روپ کے ہو گئے۔

نٹیک چڑھٹو کی لنگاٹا ریس۔ کھٹیں سمجھتے ہنومان جی
اس طرح بہم باش سے لے کر ہنومان جی سونے کی ڈاریوں
پر جاٹھے۔ ان کو دیکھ کر راکشسوں کی دستریاں ڈر کے مارے ہم
نٹیں۔

دوہا
ہری پریرت تھی اوسر چلے مرٹ انچاس
اٹھاس کر گر جا کبھی بڑھ لاگ اکاس
بھگوان کی پریرت سے اس سے انچاس ہواٹیں چلتے لگیں۔
ہنومان جی بڑے زور سے تہنہ لگا کر گرے۔ اور بڑھ کر اکاش
سے جا گئے۔

چروانی
دیر ہر سال پریم ہرو آئی۔ مند تیں مند چڑھ دھائی
جرے نگر بھلاؤک لیے حال۔ بھٹ لپٹ بہ کوٹی کرالا
پھر وٹال روپ ہو کر بڑی پھرتی سے وہ ایک مکان سے
دور کر دوسرے مکان پر چڑھ جاتے ہیں۔ سارا نگر جلی رہا ہے۔ لوگ
بے حال تڑپنے لگے۔ کروڑوں آگ کی پھینک لپٹیں بھڑکھڑا رہی ہیں۔

مات مات ہانسنے بیکارا۔ ایسی اوسر کو ہم ہی آبارا
ہم جو کہا یہ کب نہیں ہوئی۔ بانر روپ دھری سر کوئی
جادوں طرف ہا کار بج گئی۔ ماتات ہا ہانسیا اسوت
کون نہیں بچا دے گا۔ ہم نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ یہ بندر نہیں ہے۔
بندر کے روپ میں کوئی دیوتا ہے۔

سادھو او گیا کر کھپل ایسا۔ جرے نگر انا تھ کر جیسا
جارا نگر نرس ایک ماریں۔ ایک بھٹیش کر گرہ ناہیں

سادہ ہو کے انادہ کرنے کا یہ پھل ہے۔ کہ سارا نگر اس پر کا
جل رہا ہے۔ جیسے کہ اس کا کوئی مالک نہیں ہے ہنومان جی نے
چھن بھر جس ہی ساری لٹکا جلا ڈالی۔ ایک بھیشن کا گھر بچا دیا۔

ناکردوٹ اتل جھپٹا سر جا۔ جرات نہ سوتھی کارن گری
الٹ پلٹ لڑکا سب جاری۔ کو پراپتی بندھو جھپٹا
شہو جی کہتے ہیں۔ ہے پارتی جس پر پھرنے لگنی کی رچنا
گی۔ بھلا ان کے وہ ہنومان جی خود کیسے لگتی سے جلتے
الٹھات انہیں: راہر سینگ نہ لگا۔ ہنومان جی نے الٹ پلٹ
کر سب لٹکا جلا دی۔ اور خود پھر سمندر میں کود پڑے۔

پونچھ جھپٹا کھوٹے شرم دھر لکھو روپ بہو
جنگ ستا کے اگسٹھاڑھ بھینو کر چوہ
پونچھ کی لگنی بھا کر تھکاوٹ کو دور کر کے اور چھوٹا سا
روپ دھارن کر کے ہنومان جی شری جانی کے آگے ہاتھ جوڑ کر
کھڑے ہو گئے۔

مات موہی دیکھے کچھ چھینہا۔ جیسے گھونٹا نک موہی دیتھا
چوڑا منی اُتا رتب دیٹو۔ ہر ش سہیت پون ست لیٹو
(ہنومان جی نے کہا) ہے ماتا! جیسے یہاں آتے سے
شری رکھنا تھ جی نے مجھے آپکے واسطے نشانی کے طور پر انگوٹھی دی
تھی۔ ویسے ہی اب یہاں سے جاتے سے آپ بھی اُن کے لئے
اپنی کوئی نشانی دیں۔ تب سہیتا جی نے ہاتھ سے اُتار کر چڑھائی
دی۔ ہنومان جی نے پرست ہو کر اُسے لے لیا۔

کھیو ات اس مور پر نانا۔ سب پرکار پر پھو پوٹن کا ما
دین دیال بر د سنبھاری۔ ہر ہونا تھ تم سنگٹ بھاری
ہے مات! جا کر میرا اُن سے پرنام کہنا۔ اور یہ بھی کہنا کہ آپ
تو سب پرکار سے پوٹن کام ہیں۔ لیکن تو بھی دین دیکھو پوٹن دیا کرنے
میں ہی آپ کی شان ہے۔ اس لئے ہے نا تھ اپنے دین دیال سمھاو
کے کارن آپ میرے سنگٹ کو دور کیجئے۔

نات مسکرت کتھا سناٹھو۔ بان پرتاپ پر پھوٹی سمجھاٹھو
ماس دوس ٹھنہ نا تھ نہ آوا۔ تو پتی موہی سہیت نہیں پاوا

ہے مات! پران نا تھ کو جا کر اندر کے پرتے انت کی گھٹنا
(واقعہ سنا نا اور پھو کو اُن کے بان کے پرتاپ کی یاد دہانی دینا)
اگر پران نا تھ ایک ہینے میں نہ اٹھ گئے تو پھر مجھے صحتی نہ دین گئے۔
کہو کی کہی بدھی را کھوں پرانا۔ تھ مات کہت اب سنا
تھری دیکھ سہیت بھٹی چھاتی۔ جی مو کھنہ سوئی دن سوراتی
ہے ہنومان! کہو میرے جینے کا کیا سہارا ہے۔ نہیں دیکھ کر
چھاتی کھنڈی ہوئی تھی۔ پرتو اب تم بھی جانا چاہتے ہو میرے لئے
پھر وہی غم کے دن اور اہ بھریں راتیں۔

جنگ ست ہی سمجھاٹے کر بہ بدھی دھیرج دینہ
چرن کل سرفناٹے کی گونو رام پھیں کینہہ
ہنومان جی نے جانی جی کو سمجھا کر بہت پرکار سے تسلی دی۔
اور پھر اُن کے چرن کلوں میں پرنام کر کے شری رام جی کے
پاس چلے۔

چالت ہماٹھی گر جی بھاری۔ گر کھ سرتیں س سنجھناری
ناکھ بندھو ابھی پار ہی آوا۔ سید کل کلا کپہہ سناوا
چلتی بار ہنومان جی اتنی بڑی بھاری آواز سے گر جے۔
کہ اُس گرج کو سن کر راکشوں کی استریوں کے گروہ گرنے
لگے۔ سمندر لانا تھ گروہ اس پار آئے۔ اور انہوں نے بازوؤں کو
کل کلا سہ سنا یا (خوشی کا شہ)

ہر شے سب بلوک ہنونا نا۔ نو تن جنم کپہہ تب جانا
مسکھ پرتن تن تیج برا جا۔ کینہہ سی رام چندر کر کا جا
ہنومان جی کو دیکھ کر سبھی باز پرست ہو گئے۔ سب نے دینا
نیا جنم سمجھا۔ ہنومان جی کا چہرہ پرست ہے۔ شری میں تیج شوکھا پار
ہے سب نے سمجھا لیا۔ کہ ہنومان جی رام جی کا کار پھیل کر آئے ہیں۔

رام جی کی کرپا سے ہیں پرکھو کے کاج میں بڑھ کر کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

ناکھ کاج کینہیو ہنو مانا۔ راکھے سکل کینہہ کے پرانا
نن سگر کو پوری تہی ملیہو۔ کینہہ بہت لکھتی ہیں چلیو
ہے ناکھ! ہنومان جی نے ہی سب کارہ سچیں کیا ہے اور اس
پر کارہ سچیل کر کے ہم سب بانوں کو جیلن دان دیا ہے۔
پن کر لکھ کر پھر ہنومان جی سے ملے۔ اور پھر بانوں سمیت شری
رکھو اٹھ جی کے پاس چلے۔

رام کینہہ جب آوت دیکھا۔ کیس کلج من ہرش بسیکھا
پھٹک رہا بیٹھے دو بھائی۔ پر سے سکل کپی چرنہہ جانی
شری رام جی نے جب دیکھا کہ بانر کالو کو سچیں کئے پری
ہوئے چلے آ رہے ہیں۔ تو انہیں بڑا آندھوا دونوں بھائی پتھر
کی شفاف مثلاً پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہاں سب بانر ماکر انکے
چرنوں پر گر پڑے۔

پر پتی سہت سب جھپٹے رکھوتی کر ونا۔ کج
یو پھی کسل ناکھ اب کسل دیکھ پد کج

دیا کے بھنڈا شری رکھو ناکھ جی پریم کے ساتھ انہیں
گلے لگا کر لے اور انکی کشل پو پھی۔ بانوں لے کہا ہے ناکھ!
آپے چرن کملوں کو دیکھ کر سب کشل ہے۔

جامونت کہہ سنو رکھو رایا۔ جا پر ناکھ کر ہو تمہہ دایا
تا ہی سدا سبھ کسل ترنتر۔ ستر تونی پر سن تا اوپر

جامونت نے کہا۔ ہے رکھو ناکھ جی! سنئے۔ جس پر آپ
درا کرتے ہیں۔ اس کے لئے سدا ہی شہہ کلیان اور منگل ہے۔ دینا
منش اور ہی سبھی اس پر پر سن ہو جاتے ہیں۔

سوئی کجی نئی گن ساگر۔ تاس سچس ترے لوک ا جاگر
پرکھو کی کر پاجھو سب کا جو۔ جنم ہمار سچیل بھبا آ جو

ہے سکل اتی جھے سکھائی۔ پنہت بن پا وچے یاوی
چلے ہرش رکھو ناکھ پاسا۔ پو پھت کہت نول اتھا سا
انکھ کر سب بانر ہنومان جی سے ملے اور وہ بہت ہی
سکھی ہوئے۔ انرجل کے بغیر تری پھلی کو پانی مل گیا ہو سب
پر سن ہو کر راہ میں نئے نئے اتھاں کہتے سنئے وہ شری رام جی کے
پاس چلے۔
تب مدھون بھتیر سب ائے بانگ سمت مدھو پھل کھائے
رکھو اے جب برجن لاگے۔ مٹھی پر مار منت سب بھاگے
تب سب لوگ مدھون میں آئے۔ انگد کی صلاح سے
سب میٹھے میٹھے پھل کھانے لگے جب انہیں بن کے رکھوالوں
نے روکا تو ان کو سکتے مارا کر بھاگا دیا۔

جائے پکارے تے سب بن ا جملہ جی وراج
نن سگر کو پوری تہی کر آئے پرکھو کاج

سب رکھوالوں نے جا کر پد راج سگر کو سے فریادی
کہ پورا ج انگد نے سب بن ا جا رو دیا ہے۔ یہ نن کر سگر کو جی
بڑے پر سن ہوئے۔ انہیں یہ تسلی ہو گئی کہ بانر پرکھو شری رام
جی کا کارہ کر آئے ہیں۔

جوں نہ ہوت میتا سٹھ پانی۔ مدھون کے پھل سچیں کھائی
ایہی بدھی من بجا کر راجا۔ لے گئے کپی سہت سما جا
اگر انہوں نے سیتا جی کا پتہ نہ پایا ہوتا تو کیا وہ مدھون کے
پھل کھ سکتے تھے؟ اس پر کارا چہ سگر کو من میں دیا کر ہی ہے
تھے کہ اتنے میں ہنومان جی سماج سہت وہاں آ پہنچے۔

اے سبنہہ ناوا پد سیسا۔ ملیو سبنہہ اتی پریم کیسیا
پو پھی کسل کسل پر دیکھی۔ رام کہہ بھبا کاج بسیکھی

سب لے آ کر سگر کو جی کے چرنوں میں سر نوایا۔ بانر راج
سگر کو سب سے پریم کے ساتھ ملے۔ ان کی کشل پو پھی۔ انہوں نے
کہا کہ ہے ناکھ! آپ کے چرنوں کو دیکھ کر سب کشل ہی ہے شری

وہ فاتح ہے وہی عظیم و عزم سمیٹا د (تمنا والا) ہے۔
اور وہی گتوں کا سمندر بن جاتا ہے۔ اُس کا مندریش (برائی
غفلت) تینوں لوگوں میں روشن ہوتا ہے۔ پرکھو کی کرپا سے سب
کار یہ پھل ہوتا۔ اور ہمارا بھی جسم پھل ہو گیا۔

ناکھ پون سنت کینہہ جو کرتی۔ سہسوں مکھ نہ جائے سو برنی
پون تینہ کے چرت سہائے۔ جامونت رکھوتی ہی سناے
ہے ناکھ! پون کمار ہنومان جی نے جو کارنا حے کئے ہیں۔ اُن
کا بیان تو ہزار زبان سے بھی نہیں ہو سکتا۔ جب جامونت جی نے
شری رکھو ناکھ جی کے سندر چرت سناے۔

سنت کہ پاندی من اتی بھائے۔ پنی ہنومان ہر ش ہبیہ لائے
کہہ ہوتا کینہہ پھانتا جانکی۔ رحمت کرت رہتا سو پران کی
تو اُن کے چرتوں کہ شری رام جی من میں بہت ہی پرس ہوئے
انہوں نے برتن ہو کر ہنومان جی کو پھر چھاتی سے لگا لیا اور کہا۔
سے تات! کہو۔ جانکی جی کس پر کار رہتی ہیں۔ اور راکشسوں
کے گروہوں کے بیچ کس پر کار اپنی جان کی رکھنا کرتی ہیں۔

نام پائرو دوش نشی دھیان تمہار کپاٹ
لوچن کج پاد چنرت جا ہیں پران کیہی باٹ

ہنومان جی نے کہا۔ کہ آپ کا نام رات دن پیرہ دینے والا ہے۔
اور آپکا دھیان ہی گوار ہیں بیتوں کو اپنے چرتوں میں لگائے
رہتی ہے۔ مانو ہی قتل ہے۔ پھر پران اس راستے سے نکلیں؟

چلت ہو ہی چڑا منی منی۔ رکھوتی ہرے لائے سو لیتھی
ناکھ جگن لوچن بھر باری۔ نہن کہے کچھ جیناک کمار
چلتے سے جانکی جی نے مجھے چڑا منی اتار کر دی۔ شری رکھو
ناکھ جی نے اُسے لیکر سرو سے لگا لیا۔ اور پھر دونوں آنکھوں
میں آنسو پھر کر جانکی جی نے مجھے نہن کہے۔

اچ سمیت کہہ ہو پرکھو چرنا۔ دین نہ ہو پرنتارتی ہرنا
من کرم نہن چرن انوراگی۔ کہیں اپرا دھناکھ ہوں تیاگی

چھوٹے بھائی لکھن جی سمیت پرکھو کے چرن پھر کر مہری
طرف سے کہنا۔ کہ آپ دین بندھو ہیں۔ اور شرمن میں آئے ہوؤں
کے دکھ کو دور کرنے والے ہیں۔ میں من کرم سے آپ کے چرتوں
سے پریم کرتی ہوں۔ پھر ہے سوامی! آپ نے مجھے کس اپرا دھ
کے کارن تیاگ دیا ہے۔

اوگن ایک مور میں مانا۔ بچرت پران نہ کینہہ پیا نا
ناکھ سو نینہہ کو اپرا دھا۔ نہرت پران کہہ ہیٹھ بادیا
ہاں! اپنا ایک دوش میں اتی ہوں۔ کہ آپ کے ویرگ ہوتے
ہی میرے پران کیوں نہ نکلی گئے۔ ہ کنتو ہے ناکھ! پندو آنکھوں
کا دوش ہے۔ جو آپکے پھر دشن کرنے کی آشا میں سٹھ کر کے پرتوں
کو نکلنے سے روک رہی ہیں۔

براہ الگنی تن تول سمیرا۔ سوال جسے چن ماہیں سریرا
نین سرور میں جل تیج بہت لاگی۔ جس نہ پاو دیہہ بر ہاگی
برہ (ہجر) الگنی ہے۔ شریر روتی ہے اور سانس دایو ہے۔
اس پر کار ہوا روتی اور الگنی کا میں ہو جانے پر شریر تو جھن بھر ہیں ہم
ہو سکتا ہے۔ پرتو نیت۔۔۔۔۔ اپنی آشا کو
پوری کرنے کے لئے اپنی بھلائی کی خاطر اسو برساتے رہتے ہیں۔
جس سے برہ الگنی بھی شریر کو جلانے میں اسرکتا ہو جاتی ہے۔

سیتا کے اتی پتی بسا لا۔ نہنیں کہیں بھل دین دیا لا
سیتا جی کی مصیبت بہت ہی بڑی ہے اُس کا بیان نہ کرنا
ہی بہتر ہے۔ سننے سے آپ بہت دکھی ہوں گے۔

نمش نمش کرونا نہ ہی جا ہیں کلپ سم بیت
بیگ چلیے پرکھو آئے کج بل کھل دل بیت
ہے دیانہاں پرکھو! اُن کا تو ایک ایک سکینڈ کلپ کے
سمان گذرنا ہے۔ اس لئے ہے سوامی! جلدی چلیے اور اپنی بھیا
بل (قوت بازو) سے راکشسوں کے لشکر کو جیت کر سیتا جی
کو لے آئیے۔

انگوں کو دیکھ کر ہنومان جی بہت ہی برتن ہوئے اور پریم کے مائے
وفا کل ہوئے۔ ہے پرکھو میری رکھشا کر دے، میری رکھشا کر دے۔
ایسا کہتے ہوئے ان کے قدموں پر گر پڑے۔

بار بار پرکھو چھے اٹھاوا۔ پریم مگن تھی اٹھاپ نہ بھاوا
پرکھو کر پینچ کپی کیں سیسا۔ ستر سو دسا مگن گوریا

پرکھو شری رام جی بار بار ہنومان جی کو اٹھانا چاہتے
میں۔ پرنتو پریم میں ڈوبے ہوئے ہنومان جی اٹھنے کا نام ہی نہیں
لیتے۔ پرکھو کے ہاتھ مکمل ہنومان جی کے سر پر ہیں۔ اس پریم دشا
کو دیکھ کر شری رام جی پریم مگن ہو گئے۔

ساودھان من کر پئی سنکر۔ لاگے کہن کھتا اتی سندھ
کی لٹھ پرکھو ہر دے لگاوا۔ کر گہ پریم مکھٹ بیٹھاوا

پیر من کو سنبھال کر شری رام جی ہر راج بہت ہی سندر کھتا کہنے لگے۔
ہنومان جی کو اٹھا کر پرکھو جی نے چھاتی سے لگا لیا۔ اور ہاتھ پکڑ کر
انہیں اپنے پاس بٹھا لیا۔

ہے ہنومان! بتاؤ جس لڑکا کی رکھشا راون جیسے ہوا
کرتے ہیں۔ اس قلو نماسندھ لڑکا کو تم نے کس طرح جلا ڈالا۔ ہنومان
جی پرکھو کو برتن ہوا جان کر اچھیاں سے رہت ہو کر گن بولے۔

ساکھا مرگ کے پڑ منساٹی۔ ساکھا تیں ساکھا پر جانی
ناگھ سندھو ہاٹک پڑ جارا۔ پینچر گن بدھ بین ارجارا

ہے سوامی! سنئے۔ بندر کا ایک شاخ سے کود کر دھسری
شاخ پر چلے جانا ہی سب سے بڑا پریشا رکھ ہے۔ سمندر کو بھانڈا
لڑکا کو جلا کر خاکستر کرنا، راکشسوں کو مار کر باغ اور بن کو آجلانا۔

سو سب تو پر تاپ لکھو رانی۔ ناٹھ نہ کچھ مور پر بھکتا تی
یہ سب جو کچھ مجھ سے کرنی ہوئی ہے۔ سو سب رکھو ناٹھ جی!

یہ تو ایک ہی پرناپ ہے۔ اس میں میری بڑائی تو کچھ بھی نہیں ہے۔
(اٹھنا تیں ناچیز بانرا ایسے مہان کار نامے کیسے کر سکتا
ہوں)۔

ہن سیتا دکھ پرکھو سکھ آئنا۔ بھراے مل راجو نینا
بچن کا یا من م گتی جا ہی۔ سینے ہوں چھپے پتی کی تا ہی

سیتا جی کے دکھ سندھ سکھ زحام پرکھو شری رام جی کے مکمل
میتروں میں آنسو بھراے۔ وہ بولے کہ من بچن اور کرم سے جس کا
ایک تیر میں ہی آشرہ ہوں۔ اُسے کیا کبھی سینے میں بھی مصیبت
ہو سکتی ہے۔

کوہ پرمنت پتی پرکھو سوئی۔ جب تو سمن بچن نہ ہوئی
کیتنگ بات پرکھو جلالت دان کی پرکھو جیت۔ انہی جی جانی
ہنومان جی نے کہا۔ ہے پرکھو! مصیبت تو تب ہی ہے۔

جب کہ آپ کا بچن سمن نہ ہو۔ ہے پرکھو! راکشس بھارے
تو کس گنتی میں ہیں۔ آپ شتر کو جیت کر جانی جی کو لے آئے۔

سنو کی تو ہی سمان اپکاری۔ نہیں کوو ستر نرمنی تن دھاری
پر تی اپکار کروں کا تو را۔ سنکھ ہوئے نہ سکت من مورا

بھگوان کہنے لگے۔ ہے ہنومان! سنو تیرے سمان میری
بھلائی کرنے والا دیوتاؤں و منشیوں اور منشیوں میں کوئی بھی شری
دھاری نہیں ہے۔ میں تمہارے اس احسان کا بدلہ کس طرح
چکاؤں۔ میرا تو من بھی تیرے سامنے نہیں ہو سکتا۔

سنو ست تو ہی مارن میں ناہیں۔ دیکھیوں کر بچار من ماہیں
پنی پنی کپی ہی جتو ستر تراتا۔ لوچن شیر پلک اتی گاتا

ہے پیر! میں نے اپنے من میں خوب ابھی طرح سے دھاکر
دیکھ لیا ہے۔ کہ تیرے احسان کا قرضہ میں کبھی بھی ادا نہیں کر سکتا
دیوتاؤں کی رکھشا کرنے والے پرکھو بار بار ہنومان جی کو دیکھ رہے
ہیں۔ ان کے میتروں میں آنسو بھراے ہوئے ہیں۔ اور شری بے حد

بلکنت ہے۔

ہن پرکھو بچن بلوک مکھ گات ہرش ہنومن
چرن پر سیو پر میا کل ترا ہی ترا ہی بھ گونت

پرکھو شری رام جی کے بچن من کر اور ان کے چہرے اور

تا کہ نہ پرچھو کچھ اکم نہیں جا پر تمہہ ان کوں
تو پر بھاو پڑو اہل ہی جا رسکے کھل تول

ہے پرچھو جس پر اپنی دیا دڑی ہو۔ اس کے لئے کچھ بھی
کھٹن نہیں ہے۔ آپکے پر بھاو سے رونی جیسی ناخیز و ستوجو فوراً
جس اٹھتی ہے بھی بڑو نل (سندھ کی آگ) کو لپیٹ ہی جلا سکتی
ہے۔ ارتھات آپ کے پر تاپ سے ناممکن بھی ممکن ہو سکتا ہے
نا تھ بھگتی اتی سکھائی۔ دیہو کر یا کر انہا مینی
سُن پرچھو پر م سہل کی بانی۔ ایوم استوتب کہیو بھوانی
ہے سوامی! مجھے ہا اُنند دینے والی اپنی انیتہ بھگتی
کر یا کر کے دیجئے۔ مہومان جی کے بہت ہی سیدھے سادھے
بچنوں کو شکر شری را جھند جی نے کہا۔ کہ ایسا ہی ہو۔

اُمارام سُبھاو جیہیں جانا۔ تا ہی چھن تچ بھاو نہ اُنا
یہ مہیاد جاس اُر اوا۔ رکھوتی چرن بھگتی سو پاوا
ہے یارتی! جس نے شری رام جی کے سُبھاو کو جان لیا۔
اُسے اُن کا بھی چھوڑ کر دوسری کوئی بات بھی اچھی نہیں لگتی۔
یہ مہومان جی اور شری رام جی کا مواد جس کے سرے میں آ گیا۔
انو وہی شری رکھو نا تھ جی کے چرنوں کی بھگتی کو پا گیا۔

سُن پرچھو کچھ کہیں کی برتا۔ جے جے کر یاں سکھ کنڈا
تب رکھوتی کی پتی ہی بولاوا۔ کہا چلیں کر کر موبست وا
پرچھو کے کچن سُن کر بار دل کہنے لگے۔ ہے کر یا پو اُنند کنڈ
شری رام جی! آپ کی جے ہو۔ جے ہو۔ جے ہو۔ تب شری رکھو نا تھ
جی نے کبی راج سنگر یو جی کو بلوایا اور کہا۔ کہ چلنے کی تیاری

کر۔ اب بلتھہ کیسی کارن کیجئے۔ تر ت کینہہ کہنہ اہلیس دیجئے
کو تابک دیجئے سمسن بہہ ہرشی۔ بندھن بھون چلے سر ہرشی
اب دیر کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ بانروں کو جلدی کوچ کا
حکم دو۔ بھگوان کی اس لہ لاکو دیکھ کر اکاش سے پھول برسائے

ہرے دیوتا لوگ سن میں پر سن ہو کر اپنے اپنے لوگ کو ملے۔

کبی پتی بیگ بولا لے آئے جو کھتب جو کھ

نانا برن اتل بل بانر بھال بروکھ

بانر راج سنگر یو نے جلدی ہی بانروں کو بلایا۔ وہ جھنڈوں
کے جھنڈ اُگئے۔ بانر اور بھاوؤں کے جھنڈ طرح طرح کے رنگوں
کے ہیں اور ان میں بے حد شگتی ہے۔

پرچھو پد پچ نا وہیں سیسا۔ گرہیں بھال ہا بل کسیا
دیگی رام سکل کی سینا۔ چنے کر یا کر راجو نیتا
وہ سب پرچھو شری رام جی کے چرنوں میں سر جھکاتے
ہیں۔ جہا بلوان بھاو اود بانر گرج رہے ہیں۔ شری رام جی نے
بانروں کے لاڈلے کو دیکھا۔ تب اپنے کس نیتروں سے اُن پر
کر یا دڑی کی۔

رام کر یا بل پائے کیندا۔ بھئے کچھت مہوں گرندا
ہر شرام تب کینہہ پیانا۔ سگن بھئے سندھ سُبھاو نا نا
شری رام جی کی کر یا کا بل پا کر بانر ایسے بلوان معلوم ہوتے
ہیں۔ مانو پردوں والے سمیڑو برست ہوں۔ تب شری رام جی نے
پر سن ہو کر کوچ کیا۔ طرح طرح کے سندھ اور سُبھاو منگل ہونے لگے۔

جاس سکل منگل مئے کیتی۔ تاس پیاں سگن یہ نیتتی
پرچھو پیاں جانا بید یہیں۔ پھرک بام انگ جن کہہ دیہیں
جن کی کیرتی سب منگلوں سے پری پودن ہے۔ اُنکی رانگی
کے وقت شہ شگنوں کا ہونا تو کیوں لیا تا رہی ہے۔ پرچھو کے کوچ
کرنے کو شری جانی جی نے بھی جان لیا۔ اُنکے بائیں انگ پھرک پھرک
کر مانو انہیں پرچھو کے آجانے کی اطلاع دے رہے ہوں۔

جوئے جوئے سگن جانی ہی ہوئی۔ اسگن بھئی وادن ہی سوئی
چلا کٹ کو برنے پارا۔ گرہیں بانر بھال ابارا
جانی جی کو جو شگن ہو رہے ہیں۔ رادون کو دوی دوی اشگن

ہو رہے ہیں سینا چلی۔ اس کا وزن کوئی نہیں کر سکتا۔ بے شمار
بانر اور بھاؤ گرنگ رہے ہیں۔

نکھائیڈھ گری یاد پ دہاری۔ چپے لگن ہی اچھا چاری
کیہری نادھالو کپی کر ہیں۔ ڈنگا گریں دگ گچ چکر ہیں
ناخن، پریت اور درخت ہی اُنکے ہتھیاں ہیں۔ وہ اپنی مرضی
مطابق آکاش میں اور پرتھوی پر چلتے ہیں۔ شیعہ کے سمان بانر گرنگ ہے
ہیں۔ انکی گرجاں گردشاؤں کے ہاتھی ڈنگا کر جنگھاڑ رہے ہیں۔
چکر ہیں دگ گچ ڈول نہی گری لول ساگر کھر کھرے
من ریش سبھ گندھرب مہر مٹی ناگ کپتر دھک ٹرے
لکٹھ ہیں مرکٹ بھٹ بھٹ ہر کوئی کوٹھنہ دھکاؤں
جے رام بیل پرتاپ کو سل ناٹھ گن گن گاؤں ہیں

دشاؤں کے ہاتھی جنگھاڑ رہے ہیں پرتھوی ڈول رہی
جے پریت چنیل ہو گئے (کاٹھنے لگے) سمندر میں کھلبی بچ گئی۔
گندھرو دیوتا، مٹی، ناگ اور کپتر سب من میں پر سن ہوئے کہ
اب دکھوں کا انت رتو ہی چاہتا ہے۔ بے شمار دکرال بانر
یو دھا کٹکٹا رہے ہیں۔ اور گردوں ڈول رہے ہیں۔ وہ کوشل پتی
شری رام جی کے چرتاپ اور بل کے گن گن گان کر رہے ہیں۔ اور
ان کا بے کار بار ہے ہیں۔

سہہ ساک ر بھار اوارا ہی پتی بار بار ہیں موہ ای
گنہ دین مٹی مٹی کٹھ پٹھ کٹھو سو کے سوہ ای
دکھو سیر فرچر یہ بیان پر ستھتی جان پر م سہاؤنی
جن کٹھ کھر پر مہر راج سوکھت اپیل پاؤنی

اُدار دل سیش ناگ بھی بانر سینا کا بوجھ برداشت نہ کر
سکے۔ وہ بار بار گھبرا اٹھتے ہیں۔ وہ بار بار کھپ کی کٹھو پیٹھ کو دانوں
سے بچنے ہوئے ایسا شو بھادے رہے ہیں۔ مانو شری رام چندر جی
کی سندر وائی کو پر م سندر جان کر اس کی ایل پتھر کٹھا تا سچ
جیندیک وغیرہ کو شیش جی کھپ کی پیٹھ پر لکھ رہے ہوں۔
ایہی بدھی جائے کر یا مہی اترے ساگر تہیر

جہنہ تہنہ لاگے کھان کھل بھال پس کپی بریر
اس پر کار کپا ندھان شری رام چند جی سمندر کے کنارے پر
جا کر سینا سمیت اترے بے شمار بندر اور بھاؤ ادھر ادھر پھیل
کھاتے لگے۔

اہاں نسا چر یہ ہیں سمست کا۔ جب نہیں جا گریو کپی لنکا
نخ گچ گرہ سب کر ہیں بچارا۔ نہیں نسچر کل کیر اُبارا
جب سے ہنومان جی لنکا کو جلا کر گئے تپ سے لنکا میں
رہنے والے راکشس سہم گئے۔ وہ سب اپنے اپنے گھروں میں
دیار کرتے ہیں کہ اب راکشس کُل کے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں رہی۔
جاس دوت بل برنی نہ جانی۔ تہی اٹھیں پر کون بھلائی
دوتنہ سن مں پر جن بانی۔ مندو دری ادھاک اکلانی

جن کے ایک دوت میں ہی بے پناہ بل ہے کہ جو میان نہیں
کیا جاسکتا۔ وہ سوامی جب خود لنکا پر چڑھ دوڑیں گے۔ تو پھر ہمارا
کیا ٹھکانا؟ نگر کے لوگوں کی اس سہمی رموی حالت کو جاسکوں
سے مں کر راون کی پٹ رانی مندو دری ویاکل جوا لکھی۔

رہی جی جو کر پتی پگ لاگی۔ بولی بچت۔ ننتی رس پاگی
کنت کرش ہری سن پر سیر ہو۔ سور کہا اتی ہمت ہر دھر ہو

وہ ایکانت میں ہاتھ جوڑ کر پتی کے حیران پیر کرنتی سے
پیری پورن کچن بولی۔ ہے پتی دیو! شری ہری سے دشمنی چھوڑ دو
اور میرے کہنے کو بہت ہی بھلا کر نے والا جان کر اپنے من میں
بھادان کیجئے۔ (ارکھات اپنے من میں یہ نشیو کر لیجئے کہ میرے
کہنے کے مطابق چلنے سے ہی آپکا کلیان ہو گا۔)

سبجٹ جاس دوت کی کرنی۔ ستر وہیں گر کھر رجنی چر گھرنی
تاس ناری نخ سچو بولائی۔ بھو کنت جو چہر ہو بھلائی
جن کے ایکس دوت کی کرنت کو یاد کر کے ہی راکشسوں کی
استر بول کے گر کھر جاتے ہیں اُنکی استری کو سے ناٹھ اپنے استری
کو جلا کر اس کے ساتھ اپس بھیجی کیجئے۔ اس میں ہی انکی بھلائی ہے۔

تو کل کس بین دکھ رانی۔ سیتا سیت نسام سنی
سٹھوناٹھ سیتا بنو دیتے۔ بہت تھنار سمجھو ج کینے
آجے کل رومی کس کے بن کو دکھ دینے والی سیتا جاڑے
کی راتری کا روپ ہو کر کئی ہنہ ہے ناٹھ! منہ سے سیتا جی کو
دلیس بھیے غیر شرجی اور برہما جی کے لیے بھی آپ کا بھلا
نہیں ہو سکتا۔

لام بان اہی گن سرس نکر لسا چر بھیک !
جب لگ گرت نہ تب لگ جتن کر توج ٹیک

شہری رام جی کے بان سمانوں کے گردہ کے سمان میں۔
اور راکشسوں کے دل بندک کے سمان ہیں جب تک
وہ رام بان رومی سانب راکشس رومی بندکوں کو ٹرپ
نہیں کر لیتے تب تک آپ بچہ (ضمد) چھوڑ کر بچاؤ کا کوئی
اپائے کر لیجئے۔

شرون سٹھ تار کر بانی۔ بہسا جگت پارت ابھی جانی
سجے سٹھاوناری کر سا چا۔ منگل ہنہ بھئے من اتی کا چا
مورکھ اور دنیا کا مشہور ابھی جانی راون اپنے کانوں
سے مندو دری کی بانی سن کر ہنسا اور کہنے لگا کہ استری
جانی کا سمجھا و سچ ج ہی ڈر ہوک ہوتا ہے۔ امند منگل میں بھی یہ
ڈرتی ہیں۔ مندو دری! تھنار ازل تو بہت بھوڑا ہے۔

جوں آدے مرکٹ کٹکائی۔ جیہیں بچارے نسچر کھائی
کہیں لو کہپ جا کہیں تر اسنا۔ تاس ناری بھیت بڑا سا
اگر یہاں بانوں کی سینا آئے گی۔ تو بچارے راکشس
انہیں کھا کر اپنا جیون برباد کریں گے۔ جس کے ٹڈ کے مارے
لوکیاں تک کا پتے ہیں۔ اس کی ناری ڈرتی ہو یہ بڑی ہنسی
کلیات ہے۔

اس ہی بہس تہا ارا لائی۔ چلیو سٹھا متا اڑھکاٹی
مندو دری ہرے کر چنتا۔ بھٹیو کنت پر بھی بھیریتا

راون ایسا کہہ کر ہنسا اور مندو دری کو چھاتی سے لگا لیا۔
پھر وہ دربار کو چلا گیا۔ اس کے من میں بہت ہی اہنکار تھا۔ مندو
دری ان میں سوچ کرنے لگی کہ میرے بی دیو کا ستارہ گردش میں ہے۔
بھٹیو سٹھا خیر اس بانی۔ مندو ہوا بار سینا سب آئی
لو بھٹیو سٹھا بھت مدت کہہ ہو۔ تے سب ہنسی مٹ کر رہو
راون جو بھی دربار میں جا کر بیٹھا۔ اسے خبر ملی کہ سمند کے
اس پار بار سینا آگئی ہے۔ اس نے اپنے وزیروں سے مشورہ پوچھا
تب وہ سب ہنسی اور کہنے لگے کہ چپ ساوہ کر بیٹھے رہو۔

جیتھو ستر ستر تہا ناپاں۔ نہا بنز کیہی لیکھ ماہیں
آپ نے سچ میں ہی دیوتاؤں اور راکشسوں کو جیت لیا۔
یہ بیجا ہے منش اور تھو بندر تو بھلا کس گنتی میں ہیں۔

سچو بید کرو تین جوں پر یہ لو کہیں بھئے اس !
راج دھرم تیں کر موئے بیگ ہیں ناس

وزیر، دہار اور گرو یہ تینوں اگر کسی بھے یا لو کہہ کے کارن
راہ، روگی اور شاگرد کو بالترتیب ان کی من سہاوی بات کہیں۔
مارتھات ان کے بھارکھ ہمت کو نہ دیکھ کر ان کو خوش کرنے
کے لئے اگر تینوں میٹھی میٹھی چالیسی کی باتیں کریں تو سمجھو راجہ
کے راج کا، شاگرد کے دھرم کا اور روگی کے شریو کا جلد ہی
ناش ہو جاتا ہے۔

سوئے راون کہنہ جی سہائی۔ سنتی کر میں مہنائے سٹانی
اوسر جان بھیشن آوا۔ بھرتا چرن سیں تہیں ناوا

راون کو بھی ایسے ہی خوشامدی منتر یوں سے واسطہ پڑا ہوا ہے
جو اس کے سامنے اسے سنا سنا کر اس کی توفیق کرتے ہیں۔ اتنے میں
موقع غنیمت جان کر بھیشن جی راج دربار میں آئے۔ انہوں نے
بڑے بھائی راون کے چروں میں مہر لوبا۔

پنی سہو نامے بٹھ سچ اسن۔ لولا جن بائے اوساسن
جوں کر پاں پوچھو ہو ہی باتا۔ متی اوروپ کہیوں بہت تاتلا

کی بھلائی کرتے کے لئے ہی مائش شریر دھارن کیا ہے۔ ہے
بھلائی! سنئے۔ وہ بھگتوں کو آئندہ دینے والے، موشوں کے دلوں
کا ناش کرنے والے اور زید مریدا کی دکھشا کرنے والے ہیں۔

تاہی بیرو تچ نا بیٹے ماٹھا۔ پرنٹ آرتی بھجن لکھو ناٹھا
دیہوناٹھا پرکھو کہنہ بیہی۔ بھجھو رام بنو سنہیو سنہی
ہے ناٹھا! ویر تیاگ کر کے انہیں ہر بھگت کر دندوت پر نام
کیجئے۔ وہ شری رام جی شرناتوں کے دکھوں کا ناش کرنے والے ہیں۔
آپ جانگی جی کو انہیں سوپ دیکھئے۔ اور شکام بھاؤ سے پریم کرنے
والے بھگوان شری رام چندر جی کا بھجن کیجئے۔

سہن گئیں بھگوان ہونہ تیاگا۔ بسودرہ گرت لکھ جیہی لاگا
جاس نام ترے تاپ لہنا دن۔ سوئے پرکھو پرگٹ سچہ جیہی را دن
جیسے ساری دھیا سے درودہ (غذاری و دشمنی) کو نے کا باب
لگا ہے بھگوان کی شرن میں آئے ہوئے ایسے پارمیرانی کا بھی تیاگ
نہیں کرتے جن کا نام ادھی بھوناک ادھی دلوک اور ادھیاناک
تینوں تاپوں کا ناش کرنے والا ہے۔ وہ ہی پرکھو شری رام جی کے
لوپ میں پرگٹ ہوئے ہیں۔ ہے بھلائی! ایسا سن میں تچہ کیجئے۔

بار بار یہ پد لاکھو پئے کرؤں دس سبیس

پر یہر مان موہ مد بھجھو کو سلا دھیس

ہے دس مکھ! میں بار بار کہئے پاؤں خیر ناہوں اور پراکھنا
کرتا ہوں کہ آپ ابھیماں اپنا کار، موڑھن کو چھوڑ کر ادھ پتی
شری رام چندر جی کا بھجن کیجئے۔

مٹی پست تچ شیشیہ سن کہہ چٹھی یہ بات

توت سویں پھو سن کہی پائے سوا اوٹرتات

مٹی پست جی نے اپنے خاکر کے ہاتھ یہ بات کہلا جی
ہے۔ اور مونی غنیمت جان کر وہی میں نے شریماں جی سے کہہ
دی ہے۔

مالیہ و نت اتی سچو سیانا تیا سن پچن اتی مکھ مانا

دوسری بار سر نوکر وہ اپنی جگہ چاہیئے اور آگیا پاکر نہ چن
بولے۔ ہے کر پاؤ! جب آپ نے مجھ سے صلاح پوچھی ہے تو
ہے مات! میں اپنی بڑھی کے مطابق آپ کے بھلے کی بات کہتا

ہوں۔
جو آپن چاہے کلب نا۔ سچھ سکتی سچھ گتی سکھ نا نا
سو پر ناری بلار گوسائیں۔ تچھو جیوتھ کے چند کی نائیں
جو پرش اپنا کلیان، برائی، شدھ بڑھی و شھ گتی اور طرح
طرح کے سکھ چاہتا ہے۔ ہے سوامی! اچھے چاہئے کہ پرانی
استری کے سکھ کو دیکھنا چوتھ کے چندرما کی طرح دوشست سچھ کر

تیاگ نہ۔
چودہ بھون تیاگ پتی ہوئی۔ بھوت درودہ نشے نہیں سوئی
گن ساگر ناگر نر جو و۔ الپ لوک بھل کہے نہ کو و
چودہ لوگوں کا بھی بھلے ہی کوئی راہ کیوں نہ ہو۔ وہ بھی
جیوؤں سے ویر کر کے رہ نہیں سکتا ہے۔ جو منش گول کا سمندر
اور پتر ہو۔ اسے اگر تھوڑا سا بھی لالچ ہو جائے تو بھی اسے کوئی بھلا

نہیں کہتا۔
کام کرودہ مد لوکھ سب ناٹھ نرک کے پنٹھ

سب پر ہی ہر گھو پیری پھو بھجھیں جیہی منت
ہے سوامی! کام کرودہ، اپنا کار اور لالچ یہ سب نرک کے
دوار ہیں۔ ان سب کو چھوڑ کر شری رکھو ناٹھا جی کا بھجن کرنا چاہئے
جن کا بھجن کر جاتا پیش کرتے ہیں۔

تات رام نہیں نر بھو لا۔ بھو نیشور کا ہو کر کالا
بہم انا مئے لکھ بھگوانتا۔ بیا یک اجت انادی انشتا

ہے تات! شری رام چندر جی منشوں کے راہ ہی نہیں ہیں۔
پاکر وہ سارے لوگوں کے ایچور اور کال کے بھی کال ہیں۔ وہ نہوکار
اجتا، ویا یک، ہے، انادی اور اننت پریم ہیں۔

گو دوج دھینو دیو تیکاری۔ کر پانڈھو مائش نن دھاری
جن رنجن بھجن کھل برتا۔ سید پریم رچیک سنو بھرتا
کر یا ساگر بھگوان نے دہرتی، برہمن، گائے اور دیوتاؤں

نات انج تو نیتی بھوشن . سو اور دھر ہو جو کہت بھیشن

راون کا ایک مالہ دان نامی بہت ہی بدھی مان نتری
تھا بھیشن جی کے بچن کن کر وہ بہت پر تن ہوا . اس نے راون
سے کہا . ہے نات ! آپ کے پھولے بھائی تو عدل اور انصاف
کے کہنے ہیں . جو کچھ بھیشن جی کہہ رہے ہیں . اُسے آپ ہر دے
میں دھارن کر لیجئے .

وہ پوچھ کر کہت سٹھ دوو . دور نہ کر ہوا ہاں ہے کوو
عالیہ و نت گرہ کیو ہو ری . کہے بھیشن پنی کر جوری

راون نے کہا . ارے مور کھوٹم . دونوں میرے سامنے
میرے دشمن کے پر تاپ اور بل کے کن گان کر رہے ہو یہاں
کوئی ہے ؟ جو انہیں میری آنکھوں سے دور کر دے . تب
یہ ستر مالہ دان تو اپنے گھر چلے گئے . اور بھیشن جی پھر باقہ
جوڑ کر کہنے لگے .

سمتی کنتی سب کیں اُرد یہیں . ناتھ پُراں نکم اس کہیں
جہاں کنتی نہ نہ سمیتی مانا . جہاں کنتی نہ نہ میتی ندانا

سے ناتھ ! دید اور پراونوں کا ایسا امت ہے کہ اچھی بدھی
اور بُری بدھی سب کے سروے میں رہتی ہے . جہاں اچھی بدھی ہے
وہاں تو طرح طرح کے سچ کے ساز و سامان ہوتے ہیں اور جہاں بُری
بدھی ہے وہاں انت میں دکھ ہی دکھ ہوتا ہے .

تو اُرد کنتی بسی رہی سیتا . بہت اُرد نہت مانہو رو پر تیا
کال رات نہچر کل کیوری . تبھی سیتا پر سرتی کھنیری

آپ کے ہر دے میں اُردی بدھی بس گئی ہے جس سے آپ
دوست کو دشمن اور دشمن کو دوست سمجھ رہے ہو . جو سیتا راکن سو
کے لئے کال کے سامان ہے . اُس سیتا پر سرتی کی بُری پریتی ہے .

نات چرن کہہ ماکھیوں را کھو مور دُلا ر

سیتا دیو رام کہتہ بہت نہ ہوئے تمہارا

سے نات ! میں آپ کے پاؤں پڑ کر آپ سے پراٹھا کرتا
ہوں . کہ آپ مجھ بالاک کی ضد کو مان لیجئے . سیتا کو شری رام جی کو
سونپ دیجئے . بس اسی میں ہی تمہاری بھلائی ہے .

بدھ پُراں شرتی سمت بانی . کہی بھیشن نیتی بکھانی
سنت دسان اٹھا رسانی . کھل تو ہی کٹ فریو اب آئی

پنڈتوں و پراونوں و دیدوں کا جو مانا ہوا امت ہے . وہ سبھی
نیتی بھیشن جی نے دستار سے کہی . پر اُسے سن کر آگ بگولا ہو کر
راون اٹھا اور بولا . ارے دُشٹ ! تیری موت نزدیک آ رہی ہے .

جسے سارا سٹھ مور جیاوا . رو کر کچھ مور دھ تو ہی بھاوا
کہیسی نہ کھل اس کو جاک ماہیں . نہچ بل جا ہی جتا میں ناہیں
سے مور دھ ! تو میرا اٹ کھا کر جیتا ہے . اور دشمن کی طرف نداری
کرنا ہی مجھے اچھا لگتا ہے . ارے دُشٹ ! بتا تو سہی جگت بھریں
ایسا کون ہے جس کو اپنی قوت بازو سے میں نے نہ جیتا ہو .

مہ پر بسن تپستہ پر سرتی . سٹھ مل جلے تنہ کہہ نیتی
اس کہیسی چرن پر مارا . انج کہے پدیا رہیں مارا

بتا تو میرے گھر میں ہے اور پریتی کرتا ہے تمہیوں سے !
مور دھ کہیں کا . جا انہیں سے جا بل اور اُن کو جا کر سی نیتی کا ایش
کر . ایسا کہہ کر راون نے بھیشن کے ایک لات ماری لیکن بھیشن
نے مار کھا کھئی بار بار راون کے چون پکڑے .

اُما سنت کی راہ بُرائی . مندرت جو کرے بھلائی
تمہ پت سرتی بھیشن ہو ہی مارا . رام کھیں بہت ناتھ تمہارا

شہ جی کہتے ہیں . ہے پارتی ! سنت کی یہی ہماری کہ وہ
بُرائی کرنے والے کی بھی بھلائی کرنے میں بھیشن نے کہا . آپ
میرے پنا کے سامان ہیں . اچھا کیا جو آپ نے مجھے مارا . لیکن ہے
ناتھ ! شری رام جی کا بھجن کرنے میں ہی آپ کی بھلائی ہے .

سچو سنگ نے نہ پتہ کیو . سبھی سائے کہت اس بھیشو
اتنا کہہ کر اور اپنے منتری کو ساتھ لے کر بھیشن جی پر اپنی

مارگ میں گئے اور سب کو سن کر وہ ایسا کہنے لگے۔

رام سنت منکھ پر بھوسبھا کال بس توری
میں رکھو بیر سرن اب جاؤں دیہو جن کھوہری

شری رام جی سنت منکھ پر بھوہیں اور ہے راون !
تمہاری سبھا کال کے دش ہے۔ اس لئے میں اب شری رکھوناٹھ
جی کی شرن میں جانا ہوں۔ مجھے دوش نہ رہنا۔

اس کہہ چلا بھیشن جہیں۔ اُپوہین بھٹے سب تہیں
سادہ ہوا و گیا ترٹ بھوانی۔ کر کلیان کھل کے ہانی

ایسا کہہ کر جوں ہی بھیشن جی چلے توں ہی سب راکشسوں
کے سر پر موت منڈلانے لگی بشوجی کہتے ہیں۔ ہے پارٹی! سادہ ہو
کاکی گیا اناور سارے کلیان کا ناش کر دیتا ہے۔

راون جہیں بھیشن تیا گا۔ بھٹو بھوہنو تہیں ابھا گا
چلیو ہرش لکھونا یک پاہیں۔ کرت منور کھ بہ من ماہیں

جب سے راون نے بھیشن کو تنگ دانت سے وہ ابھا گا
ایسور سے پن ہو گیا۔ (ارکھات اُس کی ساری نشان و شوکت
جاتی رہی) بھیشن پر تن ہو کر شری رکھوناٹھ جی کے پاس چلے۔
راستے میں وہ من میں طرح طرح کے منور کھ کرتے آتے ہیں

دیکھو ہوں جائے چرن جل جاتا۔ ارن مرنل سیکو سکھ دانا
جے پد پر سن تری رشی ناری۔ دنڈک کانن پاون کاری

وہ من ہی من کہہ رہے ہیں۔ کہیں جا کر بھوہن کے کوئل کوئل
کے سمان شدر لال رنگ کے اور بھگتوں کو سکھ دینے والا اُن
چروں کے درن کرؤں گا۔ جن کے چھوٹے سے ہی رشی ناری اہستہ
ترگئی اور جنہوں نے دنڈک بن کو پوتر کر دیا۔

جے پد جنک ستار لائے۔ کپٹ کرنگ سگ دھڑائے
ہر ادر سر سرج پد جیٹی۔ اہو بھیا گیں بھوہوں تیرہی

جن چروں کو جاجی جی نے اپنے ہرے میں دھارن کر

رکھا ہے جو کپٹ کے ہرن کے ساتھ زمین پر بھاگے تھے۔ جو
چرن شری بشوجی کے ہرے سر روپی سرور کے کمل ہیں میرا بھینہ
بھاگ ہے کہ آج میں اہتم راکشس جاتی اُن چروں کے درن
کرؤں گا۔

جنہہ پانینہ کے پاؤ کھہ بھرت ہے من لائے
تے پد آج بلو کھنوں انہہ نیہنہ اب جائے
جن چروں کی کھڑاؤں میں بھرت جی نے من لگا رکھا
ہے۔ وہ چرن میں آج جا کر ان اُنکھوں سے دیکھوں گا۔

ایسہی بھری کرت سپر کم پچا را۔ اہیو سپر بندھوا۔ مہیں پارا
کپنہہ بھیشن اوت دیکھا۔ جانا کوڑو پو دوت بسیدشا
اس پر کار پریم کے ساتھ دیا کرتے ہوئے بھیشن جی
جاری ہی سمندر کے پار آگئے بازوں۔ نے بھیشن کو آتے دیکھا
تو انہوں نے جانا کہ یہ کوئی دشمن کا جاسوس ہے۔

تاہی راکھ کپس ہیں آئے۔ سما چار سب پاپی سنائے
کہہ سگر لو سنہو ر کھو راجی۔ اوا ملن دسانن بھائی
انہیں پہرے داروں کے پاس سونپ کر وہ سگر تو کے
پاس آئے اور انہیں سب سما چار کہہ سنایا۔ سگر تو نے شری رام
جی کے پاس جا کر کہا۔ ہے رکھوناٹھ جی! سنئے۔ راون کا بھائی
آپ سے ملے آیا ہے۔

کہہ پکھو سکھا پو بھینے کا ہا۔ کہہ کپس سنہو تر ماہا
جانی نہ جائے نسا چر مایا۔ کام روپ کیسہی کارن آیا
پر بھو شری رام جی نے سگر تو سے کہا ہے تر اتہا را گیا
خیال ہے کہ بھیشن کس لئے یہاں آیا ہے۔ بار راج سگر تو نے
کہا ہمارا ج! سنئے۔ راکشسوں کی مایا دھرت ہوتی ہے۔ اُس
کا حاتمہ بڑا کھن ہے۔ اپنی اچھا سے طرح طرح کے روپ
بدلنے میں سامرکھ یہ کیٹی راکشس نہ معلوم کس کارن یہاں آیا ہے۔
بھید ہمارا لینا سٹھ آوا۔ راکھئے باندھو ہی اس کھاوا
سکھا جی تہہ نیک پچا را۔ تم بہن سنا گتے بھائی

مجھے کپٹ چلیں اور جھڈ ریا لک نہیں کھائے۔ اگر اسے
راون نے بھید لینے کے لئے بھی بھیجا ہو۔ تو بھی ہے بانو راج!
اُس کے لئے میں کچھ بھی اور بانی نہیں۔

جگ مہنہ سکھانسا چر جیتے۔ لچھمن ہنہ منش مہنہ تے تے
جوں بھیت آوا سر نہانی۔ رکھیتوں ہی پران کی نائیں
ہے بتر اسدا بھر میں جتنے ہی راکشس ہیں لکشن جی
اُن کو لچھمن پھر میں مار سکتے ہیں۔ اور اگر وہ در کا مارا ہوا میری
شرن میں آیا ہے۔ تو میں اُسے پراؤں کے سمان رکھوں گا۔

ابے بھانت تھی آ نہو ہنس کہہ کر با نیکیت
بے کر پال لکھی چلے انگد ہنو سمیت

کرپا کے دھام شری رام جی نے ہنس کر کہا وہ شرن میں آیا
ہو۔ دونوں حالتوں میں اُسے یہاں لے آؤ۔ تب انگد اور ہنومان
جی کو ساتھ لے سکر لوٹی "کرپا شری رام جی کی جے ہو" ایسا جے
کار کرتے ہوئے چلے۔

سار تھی آ گئیں کر بانو۔ چلے جہاں رکھوتی کر ونا گر
دور ہی تے دیکھے دوو بھرتا۔ نینا مندوان گے داتا
شری بھیش جی کو آگے کر کے اُن کا بڑا آدرستگار کرتے
ہوئے سار بھرواں چلے۔ جہاں دیا کے بھنڈا شری رکھوٹا لکھی
تھے۔ انکھوں کو سکھ دینے والے دونوں بھائیوں کو بھیش جی
نے دور ہی سے دیکھا۔

بہوری رام چھپی دھام بلوکی۔ رتھ ٹھاک ایک ٹاک یاں روکی
بھج پر لمب کنجا رن لوچن۔ سیال کات پرت بھے موجن
پھر شو بھا کے دھام شری رام جی کو دیکھ کر تو ٹھٹک کر
ٹھٹکی لگے دیکھتے رہ گئے اُن کے لیے بازو ہیں لال لال کس
کے سمان سند نہتر ہیں۔ اُن کا سناولا شر ہے۔ جو شری گتوں کے
چھکاش کرنے والا ہے۔

سنگہ کن دھ آیت اُر سوا۔ امن امت مدن من مو با

مجھے تو ایسا جان پڑتا ہے۔ کہ یہ موزک ہماری سبنا کا بھید
لینے کا ہے۔ اس لئے میری رائے ہے کہ اُسے بازو کر رکھا جائے
شری رام جی نے کہا۔ ہے مگر اتم نے نیتی تو اپنی دجاری ہے۔ پرتو
شرن میں آئے ہوؤں کے بچے کو دور کرنا یہ میرا ستان پرتن ہے۔

سرن پر بھوکچن ہرش ہنومان۔ سرن گت بچکل بھگوانا
پر بھوکچے بچن من کر ہنومان جی بڑے بڑے ہوئے۔ وہ سن ہی
من میں کہنے لگے۔ کہ پر بھو شرن گتوں پر پتا کے سمان پیار کر سنے

وایک ہی وقت جے۔ تمہیں رنج ا نہت انومان
تے نہر مار پاپ مئے تنہہ ہی بلوکت جان
شری رام جی پھر بولے کہ جو منش اپنی ہانی کا دجار کر کے
شرن میں آئے ہوئے کا نیاگ کر دیتے ہیں۔ وہ منش پاپی اور پار
ہیں۔ ایسے پرتوں کو دیکھنے میں بھی ہانی ہے۔ (ارتھات ایسے
پرتش کا رشت بھی نہ کرنا چاہئے)

کوٹ پیر نہ لکھیں جاہو۔ میں سرن تجھوں تہیں تاہو
سنکے بوئے جیو موہی جہیں۔ جتم کوٹ اکھ ناہیں تہیں
جیسے کہ رتھوں پر جنوں کے مارنے کا پاپ لگا ہو۔ شرن میں
آئے ہیں اُسے بھی نہیں تیاگتا۔ جو جوں ہی میرے سنگھ (سنگ)
ہو جاتا ہے۔ تو ہی اُس کے کر وڑوں جنوں کے پاپ نشٹ

ہو جاتا ہے۔
پاپ نہت کر سچ سیھاؤ۔ بھجن مو ترسی بھا ونہ کاؤ
جوں پے دشت جے سوئے ہوئی۔ مو ریا سنگھ آو کہ سوئی
پاپی کا یہ سچ بھاؤ ہوتا ہے۔ کہ اُسے میرا بھجن بھی اچھا
نہیں لگتا۔ اگر بھیشن سچ پے دشت ہر دے کا ہوتا۔ تو کیا وہ
میرے سامنے آ سکتا تھا؟

نرل من جن سو موہی پاوا۔ موہی کپٹ چھیل چھدر نہ بھاوا
کھیل لیں پٹھو اوں سیسا۔ تہہوں دچھ بھے ہانی کیسیسا
جو پرتش شدھ من والا ہوتا ہے۔ وہی مجھے پراپ کرتا ہے

نہیں نیر پلکت اتی گاتا۔ من دھردھیر کی مرد کو باتا
اُن کے کندھے شیعہ کے کندھوں کے سامان ہیں۔ چوڑی
چھاتی بہت شو بھادے رہی ہے۔ چہرہ بے شمار کا مدلیو کے
من کو مو بہت کرنے والا ہے۔ اُن کے دُوب کو دیکھ کر بھیشن جی
کی آنکھوں میں پریم کے آنسو اُٹ اُٹے اور شری کے رون کھڑے
ہو گئے۔ پھر من میں دھیرج دھر کر بھیشن جی کو مل بچن بولے۔
ناکھ دسان کر میں بکھراتا۔ لہجہ تنیس جتھم ستر تراتا
سج پاپ پریتا مس دیہا۔ جتھا لُوک ہی تم پر نیہا
سنا تھا! میں دس مُکھ راون کا چھوٹا بھائی ہوں ہے
دیوتاؤں کی رکشا کرنے والے پرکھو! میرا جتھم راکشس کل میں
رُٹا ہے۔ میرا شری تو گن مٹے ہے۔ اور سمجھاؤ ستم ہی تجھے بُرے
کاموں سے رخت ہے۔ جیسے اُتو کو اندھیرے سے سمجھاؤ کہ
پریم ہے۔

شرون سچس سُن آئیوں پرکھو۔ بچن بھو بھیر
ترا ہی ترا ہی اُتی ہرن سرن سُمکھ رگھو بھیر
سے پرکھو! آپ جتھم من کے بھے کا ناش کرنے والے
ہیں۔ آپ کے اس سُنندیش لکناؤں سے شکر میں آیا ہوں۔
سے دین دھبوں کے دُکھوں کو دُور کرنے والے اور شرنا گتوں
کو مُکھ دینے والے شری رگھو بھیر جی! میری رکشا کیجیے۔ میری
رکشا کیجیے۔
اس کہہ کر دُندوت دیکھا۔ تروت اُٹھ کرکھو ہرش بسیشا
دین بچن سُن پرکھو من بھاوا۔ بچن بسال کہہ ہر دے لگاوا
بچن کہہ کر بھیشن جی نے پرکھو شری رام جی کو دُندوت
پزام کیا۔ شری رام جی اُن کو دُندوت پزام کرنے دیکھ کر بہت
پریم ہو کر فوراً اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اُن کے دین بچن پرکھو کے من کو
بہت ہی بھائے۔ اُنہوں نے اپنی وصال بھجاؤں سے انہیں پکڑ
کر اپنی چھاتی سے لپٹا لیا۔

اچ سہت بل ڈھاگ بھاری بولے بچن بھگت بھے ہاری
کہو لکھیس سہت پر لیا را۔ کُسل کٹھا ہر پاس تمہارا

چھوٹے بھائی لکھن جی سمیت شری رام جی بھیشن کو گلے
لگا کر لیے۔ انہیں اپنے پاس بٹھا کر بھگتوں کے بچے کو دُور کر نوالے
پرکھو شری رام جی یہ بچن بولے۔ کہ ہے لکھاتی! پر لیا را کی اُردھ اپنی
کُسل کہو۔ بڑی تکلیف دہ جگہ پر تہاری رہائش ہے۔
کھل مند لیں لہجہ دُن راتی۔ سکھا دھرم بنے کبھی بھانسی
میں جانیو تہاری سب ریتی۔ اتی نے بچن نہ بھاوا نیتی
تم دن رات دُشٹوں کی منڈلی میں بستے ہو ہے ہتر! کہو۔
تم اسی بُری صحبت پر کیسے اپنے دھرم کا پالن کرتے ہو؟ میں تمہارے
رہن سہن اور چلن کو سب جانتا ہوں۔ تم بے حد دھرم پر اُٹن ہو۔ اور
ادھرم سے تمہیں سخت نفرت ہے۔

برو کھل پاس نرک کرتا تا دُشٹ سنگا جن دے بدھا تا
اب پادکھ کُسل رگھو رایا۔ جوں تہہ کینہ جان جن دایا
ہے تا تا! نرک میں رہنا دُشٹوں کے سنگ میں رہنے سے
کہیں بہتر ہے۔ بدھا تا کسی کو دُشٹوں کی صحبت نہ دے۔ بھیشن جی
نے کہا۔ ہے رگھو نا تھا! اب آپ کے چرناؤں کو دیکھ کر کُسل ہوں۔ جو
آپ نے مجھے اپنا سیوک جان کر کربا کی ہے۔

تب لگ کُسل دچہو کہہ سنے ہوں من بشرام
جب لگ بھیت نہ رام کہہ سوکھام تہج کام
تب تک جیو کی نہ تو کُسل ہے اور نہ ہی اُس کے من کو سپنے میں
بھی کبھی شانتی مل سکتی ہے۔ جب تک وہ دُکھ کے گھروٹے دھنا
کو چھوڑ کر ہے رام جی! آپ کا بچن نہیں کرتا۔

تب لگ ہرنے بہت کھل نا نا۔ لوکھ موہ چھتر مار نا نا
جب لگ رنہ بست رگھو نا تھا۔ دھرن چاپ سایک کٹی بھا تھا
جب تک آپ دُھنشل بان اور کر میں ترکش دارن کئے چوچے
جیو کے ہر دے میں نہیں بختے۔ تب تک ہے رگھو نا تھا جی! لوکھ موہ۔
حسد۔ اُکھیاں، اہنکار آدی ایک پر کار کے دُشٹ جیو کے ہر دے
میں ڈیرہ لگائے بستے ہیں۔

مناشرن تمی اندھیاری راگ دولش اُنوک مسکھ کاری
تب لگ بےست جموین ماہیں۔ جب لگ پر چوڑیا پائی ناہیں

جنگت کا دیری بھی ہو اگر وہ بھی اپنے باپ سے درگرمی ترن
میں آجئے۔

تج ماروہ کپٹ چھل نانا۔ کروں سادیہ سہی ساہو سمانا
جننی جنک بندھو ست دارا۔ تن دھن بھون تھر و پرلوار
اور اہل کا دھو اور طرح طرح کے کپٹ چھل کو تیاگ دے۔
تو میں اُسے بہت ہی جلدی سا دھو کے سمان کر دیتا ہوں۔ لاپتا،
بھائی پتر، استری، شری، دھن، گھر، مہر اور پرلوار۔

اب میں کسل مٹے بھے بھارے۔ دیکھ رام پد کمل تمہارے
تمہارے کمر پال جا پر او کو لا۔ تاہی نہ بیاپ تری بارہ بھو سولا
ہے شری رام جی! آپ کے چرن کملوں کو دیکھ کر میرے
بھادی بچے دُور ہو گئے ہیں۔ اب میں کسل سے ہوں۔ ہے کراہو!
جس جیو پر آپ دیا درشتی کرتے ہیں۔ وہ تینوں پرکار کے منسارک
دھوں (ادھی بھونک، ادھی دیوک اوہیا تمک) سے چھوٹ

سب کے محتا تاگ بھوری۔ مہ پرن ہی بانڈہ برٹوری
سکھ درسی اچھا کچھ ناہیں۔ ہرش سوک بھے نہیں میں ناہیں
ان سب کے محتا روپی تاگوں کو اکٹھا کر کے (سیٹ کر)
اور انکی ایک ووری بنا کر جو اس بھری سے اپنے من کو میرے چرنوں
میں بانڈہ دیتا ہے۔ جو تم درشتی ہے۔ جسے کچھ خواہش نہیں ہے۔
اور جس کے من میں خوشی غمی اور ڈر نہیں ہے۔

جائے۔ میں اچھا اتی ادھم بھھاؤ۔ بھھاؤ چروا کینہہ نہیں کاؤ
جائے روپ نئی دھیان۔ آوا۔ تہیں پر بھو ہرش ہرے موہی لاوا
میں مہانچ بھھاؤ کارا کشس ہوں۔ میں نے کبھی بھی
کوئی اچھا کام نہیں کیا جن کے روپ کو مٹی لوگ دھیان لگا کر
بھی نہیں دیکھ پاتے ان پر بھو شری رام جی! آپ نے مجھے پرست
ہر کر چھاتی سے لہا لیا ہے۔

اس سجن مہ اربس کیسیں۔ لکھی ہرزہ بسے دھن جسیں
تمہارے سار کیے سنت پر پوریں۔ دھروں نیہہ ہیں آن ہوریں
ایسا نیک ہرش میرے ہر دے میں ایسا بستا ہے جیسا کہ لاگی
کے ہر دے میں دھن بستا ہے تمہارے جیسے سنت ہی مجھے پیارے
ہیں ایسے سنتوں کے پریم کے کارن ہی میں شری دھارن کرتا ہوں۔
اس کے علاوہ میرے شری دھارن کرنے کا اور کوئی مطلب نہیں ہے۔

اہو بھاگہ مہ امت اتی رام کر پات کھ پنچ
دھئیوں نین برکھی سو سجدہ جگ پد کچ

سکھ اپاسک پر بہت نرت نیتی در رھ نیم
تے نریران سمان مہ جھنہ کیں دوج پد پریم
جو بریم کے سکھ روپ کے اُپاسک ہیں۔ دھروں کی بھلائی
کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ دھرم اور نیم کا پوری طرح پالن کرتے ہیں۔
جنہیں دھرم نہیں برہمنوں سے پریم ہے۔ وہ منش مجھے پانوں کے سنا

ہے کرپا اور سکھ کے کھنڈا شری رام جی! میرا کتنا بڑا دھنہ
بھاگ ہے۔ جو میں نے آپ کے دونوں چرن کملوں کے درشن
پائے جن چرن کملوں کی کہ برہما اور شوچی سدا سیوا کیا کرتے ہیں۔
سنہو سکھا نچ کہیوں بھھاؤ۔ جان بھٹندی سمبھو گریجاؤ

رام بچن مں بانر جو کھٹا۔ سکھ کہیں جے کرپا برودھتا
سٹو لکھیس سک گن تو ریں۔ تاتیں نمہ اتسیہ پر یہ موریں

جو نر ہوئے چرا چر دروی۔ آوے بھے سرن تاک موہی
ہے برٹا سٹو۔ اب میں نہیں اپنا بھھاؤ لبتا ہوں۔ جسے
کاک بھٹندی، شو اور یاری جی جانتے ہیں۔ جو کوئی منش جرنین

جہت بھیشن را کھہو دینہو راج اکھنڈ

راون کا کردہ مانو گنی ہے اور بھیشن کے بھوکے سے اس کے بہت ارکھ نکلے ہوئے ہیں مانو ہوا ہے جس سے ان کی پرچند جولا میں جلتے ہوئے بھیشن کو پرکھو شری رام چندر جی نے بچا لیا وہ انہیں لکھا اکھنڈ راج دیا۔

جو سمیتی سوراون ہی دینہو دے دس ماتھ

سوئے سپید بھیشن ہی کچ دینہو رگھو ناٹھ

جو سمیتی (جائداد) شوجی نے راون کو اپنے دسوں ہروں کا بلیدان کر لے پر دی گئی۔ وہی سمیتی بھگوان شری رگھو ناٹھ جی نے بھیشن کو بہت شراتے ہوئے دی۔

اس پرکھو چھان چھیں جے انا تے نرلپو بنو پو کچ بٹانا

بچ جن جان تا ہی اپنا وا پرکھو سبھا کی کل من بھاوا

ایسے پرکھو پرکھو شری رام جی کو چھوڑ کر جمنش دوسرے دوتاؤں کو بھیجتے ہیں۔ وہ پنا سینک اور پوچھ کے پٹنہ ہیں۔ اپنا سیوک جان کر شری رام جی نے بھیشن کو اپنا لیا سب بانوں کے من کو پرکھو کا سبھا بہت ہی اچھا لگا۔

پنی سرنگیہ سرب اڑ باسی۔ سرب پ سرب بہت ادا سی

بولے کچن نیتی پر تی پا لاک۔ کارنا منج دج کل گھالاک

پھر سب کچھ ملنے والے سب کے ہروں میں نواس کرنے والے سب روؤں میں ظاہر ہونے والے اور سب سے نرلیپ آسین پر پوچھنوں نے بھگوان کی رکشا کرنے کے منت گمنش شری دھاران کیا ہوا ہے اور جو راکشسوں کی کل کا ناش کرنے والے ہیں۔ وہ شری رام جی مراد پر شتو تم یہ کچن بولے۔

سٹو کپیس لکھا پتی سیرا۔ کپہی بھٹی تریٹھ جلدی گمبھیری

سٹکل کڈرگ بھیش جاتی۔ اتی اکادھ دتر سب جانتی

ہے بانراج سگرؤ اور لکھا پتی بھیشن اسنو اس گہرے

ہے لکھا پتی اسنو۔ یہ سب گن تم میں ہیں۔ اس لئے تم مجھے بے حد پیار ہے۔ شری رام جی کے بچن سُن کر سب بانوں کہنے لگے۔ ہے کرپا کے بھنڈا رخی رام جی! آپ کی جے ہو۔

سنت بھیشن پرکھو کے بانی۔ نہیں لکھا شروں امرت جانی پد انبج گہہ بارہیں بارہ۔ ہرے سمات نہ پر کم اپارا

پرکھو کی بانی کاؤں کے لئے امرت جان کر بھیشن جی سنتے سنتے تریٹ ہی نہیں ہوتے ارکھات اُن کا من بھرتا ہی نہیں۔ انکی بانی سننے کی خواہش اُن کی بڑھتی ہی جاتی ہے (وہ بار بار پرکھو کے چرن کلوں کو پکڑتے ہیں۔ اور اُن کے ہرے میں اپر پریم سماتا نہیں ہے۔

سٹو دیو سچرا سوامی۔ پرنت پال اتر جانی ارکھ پر تم باسنا رہی۔ پرکھو پد پرنتی شرت سو پھی

بھیشن جی نے کہا۔ بے دیو! ہے جڑ جیتن جگت کے سوامی! ہے شراگتوں کی پانا کرنے والے اور سب کے ہروں کے جاننے والے پرکھو! سنئے میرے ہرے میں پہلے کچھ واسنا گئی۔ وہ پرکھو کے چرنوں کے پریم روپی دریا میں بہہ گئی۔

اب کرپال رنج بگتی پاؤنی۔ دیو سودا سو من بھاؤنی

ایوم سٹو کہہ پرکھو بان دھیرا۔ ماگا شرت بندھو کر نہیرا

اب تو ہے کرپا! مجھے اپنی پتر بھگتی دیجئے جو سودا شوجی کے من کو پیاری گئی ہے۔ "ایسا ہی ہو" کہہ کر رن دھیر پرکھو شری رام جی نے فوراً سمندر کا من لالنے کو کہا۔

جد پی سکھا تو اچھا ناہیں۔ سوہو دس اموگھ جگ ماہیں

اس کہہ لام تلک تہی سارا۔ سمن یر شٹی بھجھی اپارا

اور بھیشن جی سے یوں کہنے لگے۔ کہ ہے مہترا! اگر مہترا کوئی خواہش نہیں ہے تو کبھی سیرا دشن کیا شپھل نہیں جاتا۔ ایسا کہہ شری رام جی نے اُن کو راج تلک کر دیا۔ آکاش سے اُسی وقت بھگوان کی بھاری بارش ہوئی۔

راون کر دھ اٹل رنج سو اس سمیر پرچند

سنت ہر کسی بولے رکھو میرا۔ ایسے ہی کرٹ ہر مہین دھیرا
اس کہہ پر چھو اچھی سہائی۔ سندھو سب گئے رکھو رانی

یہ کر شری رکھو میری نہیں کر بولے ہے بھائی! من میں دھیرا
رکھو ایسے ہی کیا جائے گا۔ ایدر کہہ کر چھوٹے بھائی کو بھلا کر شری رکھو
ماٹھ جی سمندر کے نزدیک گئے۔

یہ تھم پر نام کہینہ سرور نامی۔ مٹھنے پنی تھ در بھڈ سانی
جھوٹین تھیش پر چھو ہیں آئے۔ پاپہیں راون دوت پٹھائے

انہوں نے پہلے سر بھکا کر پر نام کیا پھر کنارے پر کٹھا بکھا کر بھگے گئے
اور جھوٹین تھیش جی شری رام جی کے پاس آئے تھے۔ توں ہی راون نے
ان کے پیچھے بڑھاسوں بھیجے تھے۔

سکل چرت تھنہ دیکھ دھس کیٹ کیسی دیہہ

پر کھو کن ہرے سر اہیں سرناگت پر نہیہ

دھو کے سے بانر روپ دھارن کر کے انہوں نے بانر سینا کی
سب لیلایش دیکھیں۔ وہ اپنے سن میں پر بھگے گئوں کی اُستنتی اور ترناگت
کے تئیں ان کے پریم کی سرانگہ کرنے لگے۔

پر گٹ بکھا نہیں رام سبھاؤ۔ اتی سپریم گا بسر در او
رلو گے دوت گپنہ تب جمانے۔ سکل بانر دھ کیس ہیں آنے

بھوہ کھئے عام بھی بہت پریم کے ساتھ شری رام جی گئے سبھاؤ
کی بڑائی کرنے لگے۔ وہ پریم میں اتنے مکن ہو گئے کہ اپنے اصلی رکنش
سر روپ کو چھپا نہ سکے۔ انہیں کیٹ کے بھیس کی یاد ہی نہ رہی۔ تب
بانر دھ نے ان کو دشمن کے جاسوس سمجھ کر بانر دھ لیا اور سرگرو
کے پاس لے آئے۔

کہہ سرگرو سنہو سب بانر۔ انک بھنگ کر بھو ہو لسنچر
سن سرگرو کین گپی دھاٹے۔ بانر دھ کٹک چو پاس پھارے

سرگرو نے کہا سب بانر دھ سنو رکنش جاسوئوں کے
انک بھنگ کر گئے لٹکا کو بھج دو سرگرو کے بچن کن کہہ بانر دھ لے۔

سمندر کو کس طرح پار کیا جائے یہ تو بڑے بڑے مجھ و سانپ اور
چھیلیوں آدمی انیک بھانت کے جل جیوؤں سے بھرا پڑا ہے۔
یہ اٹھا سمندر پار کرنے میں سب پرکار سے کھن ہے۔

کہہ لکھیس سنہو رکھو نایک۔ کوئی سندھو سو شک تو سائیک
جدی تری نیتی اس گاٹی۔ بنے کر یے ساگر من جانی

تب بھیش جی بولے کہ ہے رکھو ماٹھ جی! سنئے یوں تو
ایکا بان ہی ایسے کروڑوں سمندروں کو سکھا دینے کی شکتی
رکھتا ہے۔ تو بھی نیتی ایسی کہی گئی ہے کہ پہلے جا کر سمندر سے
پرارتھا کی جائے۔

پر کھو تھار کل کر صدھی کہہ ہی اُپاے بجار

رہو پر اس ساگر تریہی سکل بھالو کیسی دھار

ہے پر بھو! سمندر راہ سگر کے پتروں کا کھودا ہوا ایک کھل گرو
ہے۔ وہ دھار کر آپ کو پار جانے کا کوئی ڈھنگ بتلا دیکھا تب
رکھو اور باتوں کی ساری فوج بنا کسی محنت کے سمندر کے پار
اُتر جائے گی۔

سکھ کہی تھہ نیک اپائی۔ کر یے دیو جوں جوئے سہائی
منتر نہ یہ چھین من بھاوا۔ رام بچن سن اتی دھ پاوا

شری رام جی نے کہا۔ ہے منتر اتم نے اچھا ڈھنگ بتلایا۔
اگر یہ جانا بدکار ہوں تو ہی کیا جلائے۔ یہ صلاح لکشمی جی کے
من کو د بھائی شری رام جی کے بچن سن کر تو وہ بہت ہی بے چین

ہوئے۔
ناٹھ دیو کر کون بھروسا۔ سو شئے سندھو کیے من و سا
کا ورن کہتہ ایک ادھارا۔ دیو دیو آسسی میکارا

لکشمی جی نے کہا ہے ناٹھ! بدھ جانا کا کیا بھروسہ ہے۔
آپ من میں کرودھ کیجئے۔ اور سمندر کو سکھا ڈالیے۔ دیو بدھ جانا
یا قسمت کے آدھیں تو وہ ہوتا ہے۔ جو کاسر ہو اور اس میں
کام کرنے کی ہمت نہ ہو کہ اہل آدمی ہی قسمت قسمت کی لگا کر
کیا کرتے ہیں۔

دس مندر راویں نے اُن سے سنس کر بات پوچھی اسے شک
اپنی کشت کیوں نہیں کہتا؟ پھر اُس بھینش کا حال چال مناد جسم کی
سوت بہت نزدیک آئی تھی ہے۔

کرت راج لڑکا سٹھ تیاگی۔ سہمی جو کر کیٹ ابھالی
پنی کہہ بھالو کیس کر کاٹی۔ کچھن کال پر ریت جل آئی
مورکھ نے راج کرتے ہوئے لڑکا کو تیاگ دیا۔ اب وہ بھی ریکھ
بانروں کے ساتھ بھنڈی بھنڈی کا کڑا بنے گا۔ (ارتھتات میسے جو
کے ساتھ گھن بھی پس جاتا ہے ویسے ہی ریکھ بندروں کے ساتھ
وہ بھی مارا جائے گا۔ کہو! بانروں اور ریکھوں کی فوج کا کیا حال ہے۔
جو بھیا نک سوت کے گھیرے ہوئے یہاں چلے آئے۔

جنہ کے جیون کر رکھو ارا۔ بھیکو مہر دل حیت سندھو کپارا
کہ تپسہنہ کے بات بہوری۔ جنہ کے ہرے ترس اتی موری
اور جن کے جیون کا محافظ نرم دل سمندر بیچارہ بن گیا ہے
(ارتھتات اسبانک راکت سوں نے اس بانرینا کو ڈکارنا تھا۔
اب تک جو وہ جیتے ہیں تو سمندر کی مہربانی سے۔ کیونکہ سمندر کی
وکاٹ کی وجہ سے راکشس نہیں کھانا سکے) پھر اُن دونوں تپسوں
بھائیوں کا حال چال سناؤ جن کے من میں دن رات میرا بڑا
ہی ڈر بنا رہتا ہے۔

کی بھٹی بھینٹ کہ پھر کئے شردل سنجیس سن مور
کھسی نہر پودل تیج بل بہت چکیت چت تور

اُن سے نہاری بھینٹ ہوئی باوہ کاؤں سے میرے
پر تاپ کو سن کر ہی لوٹ گئے تو دشمن کی فوج کے تیج اور بل کا
سما چار کیوں نہیں کہتا۔ تیرا چت تو گھر آیا ہوا جان پڑتا ہے۔
ناٹھ کر یا کر لو بھیکو مہر۔ مانہ کہہ کرودھ تیج تپس
بلا جائے جب ان تپس را جا تپس رام نکات تپس سارا
جاسوس نے کہا۔ ہے ناٹھ آپ نے جیسے کر پار کے پوچھا
ہے۔ ویسے ہی کرودھ کو شانت کر کے میرے بچوں پر دھواں

جاسوس کو بانہ کر اپنی فوج کے چاروں طرف اُن کو گھمایا۔

بہر پرکار مارن کبی لاگے۔ دین بکارت تدپی نہ تیاگے
جو ہمارا ہر تاسا کاٹا۔ تپھی کو سلا دھیس کے آنا
بانروں جاسوسوں کو بہت طرح مارنے لگے۔ گر کر مرنے
پر بھی بانروں نے اُن کو چھوڑا نہیں تب جاسوسوں نے بیکار کر کہا۔
جو ہمارے ناک کان کاٹے گا۔ اُسے ادوہتی شری رام جی کی
قسم ہے۔

من لکھمن سب نکٹ بولائے۔ دیا لاک منس تر ت ہور لے
راون کر دیجھو یہ پاتی۔ لکھمن بچن باج کل کھاتی
پینگر لکھمن جی نے اُن سب کو اپنے پاس بلایا۔ انہیں اُن
جاسوسوں کی حالت زار دیکھ کر بڑی دیا آئی۔ منس کر انہوں نے
بانروں کے ہاتھوں سے اُن جاسوسوں کو چھڑا دیا۔ اور انہیں کہا
کہ لڑکائیں جا کر تم راون کے ہاتھ میری یہ جھٹی دے دنا۔ اور کہنا۔
ہے کئی کاٹش کرنے والے! لکھمن کے بچوں پر وچا کر و۔

کیرو مٹھا کر موڑھ سن مم سندھیس اُدار
سیتا دیئے بلھو نہ تو آوا کال تہہ ر

اور اپنی زبانی بھی اُس موڑھ سے میرا یہ بہت بھرا
پیغام کہ دینا کہ سیتا جی کو دے کر شری رام جی سے صلح کر۔
نہیں تو سمجھو کہ تمہاری سوت آئی تھی۔

ترت ناٹے لکھمن پر ماٹھا۔ چلے دوت برت گن گاٹھا
کہت رام جس لڑکا آئے۔ راون چرن سیس تپنہ ناٹے
لکھمن جی کے چروں میں سر بھکا کر شری رام جی کے گن
کان کرتے ہوئے جاسوس لڑکا کو چلے۔ شری رام جی کی باتی کرنے
کرتے وہ غڑ میں پہنچے۔ اور انہوں نے راون کے چروں میں اکر مٹھا
بہس دسان پوچھی باتا۔ کہس نہ شک اپنی کسلاتا
چی کہہ بھنر بھیش کیری۔ جاہی تر تو آئی اتی میری



No. 1286

सेत वनधन

S. S. Brijbasi & Sons
Bombay-3

یہ سب بانریل میں سگرلو کے سمان ہیں اور گنتی میں ان جیسے کروڑوں ہیں۔ ان بے شمار بانروں کی گنتی بھلا کون کر سکتا ہے۔ شری رام جی کی گریا سے ان بانروں میں اٹھارہ مل ہے۔ وہ لٹکا تو کیا تینوں لوگوں کو تنکے کے سمان چھہ سمجھتے ہیں۔

اس میں سناشرون و سکندھہ پدم اٹھارہ جوتھپ بندر ناٹھ لٹکا ہنڈہ سوکھی نارہیں۔ جو نہ تھہ ہی جیتے رن ماہیں ہے و سکندھہ میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے۔ کراٹھار پدم تو ایک بے بندروں کے سینا تھی ہیں۔ ہے ناٹھ! بانر سینا میں ایسا ایک بھئی بندو نہیں جو آپ کو یدھ میں نہ جیت سکے۔

پدم کروڑھہ چھہ سب ہاٹھا سائیس پے نہ مہیں گھو ناٹھا سہو مہیں ہنڈہ سہت جھٹس بیلا۔ پوہیں نہ تو بھر کدھر لیسالا بانر پڑے کروڑھہ سے پاتھ مل رہے ہیں کہ شری رگھو ناٹھ جی ہمیں اگیا نہیں دیتے جو اگیا پادیں تو اس سمندر کو پھلیہ لسانوں سمیت جھکھا دایں یا بڑے بڑے پرتوں سے اس سمندر کو بھر کر پور دیوں۔

عمر و گرد و ملو ہیں اس میں سب کیسا ایسے بچن کہیں سب کیسا گنہ جہیں تر جہیں سہج اسدکا۔ مانہوں گرسن جہت ہی لٹکا اور راون کو مسل کر خاک میں ملا دیں گے سب بانر ایسے ہی بچن کہہ رہے ہیں سب سبھاو سے ہی نہ رہیں۔ گرجتے ہیں لٹکارتے ہیں۔ مائو مچھی لٹکا کو لٹکا ہی جانا چاہتے ہیں۔

سہج سوکھی بھیا کو سب پنی سر پر پو بھو رام راون کالی کوئی کہہ نہ جیت سکے سگر رام سبب بانر اور رچھہ سبھاو سے ہی شور و دیر ہیں۔ کھیرنے سر پر شری رام چندر جی ہیں۔ ہے راون! وہ یدھ تی کروڑھا کالوں کو بھئی جیت سکتے ہیں۔

رام تیج پل بدھی پٹلائی۔ سیش سہت سبھیں گائی سک سرائیک سوش ست ساگر۔ تو پھارت ہی پو پھوٹے ناگر

جب ایک چھوٹا بھائی بھینش شری رام جی سے جا کر بلا۔ تب اس کے پیچھے ہی شری رام جی نے اس کو لٹکا کا راج ٹاپ کر دیا۔ راون دوت ہم ہی سکن کا نا۔ کینہہہ باندھ دینے دکھ نا نا شرون نامکا کاٹس لا گئے۔ رام سہتھہ دینہیں ہم تیا گے۔ جہنمی بانریں نے سنا کہ ہم راون کے ماسوں ہیں۔ توں ہی انہوں نے ہمیں جکر کر طرح طرح کے کشت فیٹے۔ پھر وہ ہمارے ناک اور کان کاٹنے لگے۔ آخر شری رام جی کی قسم دلا لے پر انہوں نے ہم کو پھوڑا۔

پو پھوٹے ناٹھ رام کٹکاٹی۔ بدن کوئی ست برن نہ جانی نا نا برن بھلاو کپی دہادی۔ یکٹاٹن لیسال بھے کاری ہے ناٹھ! آپ نے شری رام جی کے لشکر کا حال پوچھا۔ سو وہ تو سو کروڑوں راووں سے بھی بیان نہیں کیا جاسکتا طرح طرح کے زخموں کی بھالوؤں اور بانروں کی غوج ہے جو بڑے ڈراؤنی شکل والے اور زکال شریرو والے ہیں۔

جیہیں پور سہو سہو ست تو را۔ سکل کینہہہ ہنڈہ تہی بل بھورا امن نام بھٹ بھٹ کھٹن کرالا۔ اہمت ناگ بل پیل لیسالا جس بانر نے لٹکا جلائی تھی اور آپے پتر اکھٹے کمار کو ملاٹھا وہ تو سب بانروں میں بھوڑے بل کا بند رہتے۔ مینہار نام والے بڑے ہی وکراں بھیا تک اس سخت جالنا پودھا ہیں۔ ان میں بے لٹکا پو پھوٹوں کا بل ہے۔ اور سب ہی بڑے بڑے قدر آور ہیں۔

دو بد میند نیل تل انگد گرد بھٹا سس زوہی کھ کھیری کھٹھ کھ جا موٹ پیراس

دو بد، میند، نیل، تل، انگد، گرد، بھٹا، سس، زوہی، کھ، کھیری، کھٹھ، کھ، جا، موٹ، پیراس، اے کپی سب سگر پو سمانا۔ انہہہ ہم کو سہہہ گنے کو نا نا رام گریا اٹھت بل تہہہ ہیں۔ ترن سمان تے لوک ہی نہیں

راون نے ہنس کر اس جھٹی کو بائیں ہاتھ میں لے لیا۔ اور منتری کو ہلا کر وہ مورکھ اسے پڑھوانے لگا۔

باقی رہے من ہی رہا ہے سٹھ جن گھاسی کل کھیس

رام برو دھنہ ابرسی شرن لٹنو ارج ایس

اس جھٹی میں لکھنمن جی نے راون کو لکھ بھیجا تھا۔ کہ اے مورکھ! باتوں باتوں میں ہی من میں پھول کر تو اپنے گل کا ستیا ناش نہ کر۔ شری رام جی کا ورودھ کر کے تو تو برہما و شبنو اور شو جی کی شرن گئے بھی نہیں بچنے پائے گا۔

کی تیج مان ناچ او پر کھو پرنیج بھرناک

ہو ہیں کہ رام سرائل کھل کل سہت پتنگ

یادو ابھیان چھوڑ کر اپنے چھوٹے بھائی بھیشن کی طرح پرہو شری رام جی کی شرن میں آکر ان کے چرنی کتلوں کا بھونرا بن جا۔ اور نہیں تو ہے دشت ارام جی کی بان روپی پر چند جوالا میں اپنے پیروار سمیت بھسم ہونے والا پتنگا بن جا۔

سنت سہے من کھ مسرکانی کہت سان سب ہی سنائی

کھومی برا کر گہت اکا سا لکھو تاپس کر باگ بلا سا

جھٹی کے مضمون کو سنتے ہی راون من میں ڈر گیا۔ لیکن ظاہر مسکراتا ہوا وہ اپنی سبھا کو سنا کر کہنے لگا۔ کہ جیسے کوئی پرکھو دیو پر پڑا ہو اس کا کش کو باتوں سے ڈینگیں مار کر سیکڑنا چاہتا ہو ویسے ہی چھوٹا تپہ دیوی "چھوٹا منہ بڑی بات کرتا ہے۔"

کہہ ساک ناٹھ سیتہ سب بانی۔ سمجھو ہمارے پر کرت ابھیانی

سنو بجن کم پر ہر کرودھا۔ ناٹھ رام سن پھو ورو دھا

شک جاسوس نے کہا۔ یہ ناٹھ! جو کچھ جھٹی میں لکھا ہے۔ سب سچ ہے۔ آپ اپنے سبھا کو ابھیان کو چھوڑ کر اس پر اچھی طرح سے دیکھ لیجئے میرے بجن سننے اور کرودھ کو تیاگ دیجئے

یہ ناٹھ! شری رام جی کے ساتھ دیر کرنا چھوڑ دیجئے۔

انی کو مل رکھو پیر سبھاؤ۔ جدنی کھل لوک کر راو

شری رام جی کے تیج اور بل بدھی کی مہا کا ورن تولاکھوں شیش جی بھی نہیں کر سکتے۔ وہ ایک ہی بان سے ایسے سیکڑوں سمندر کو خشکھا سکتے ہیں۔ پیر مراد اپر شو تم شری رام جی نے مراد کی رکھنا کے لئے آپ کے بھائی بھیشن جی سے پوچھا۔

تاس بجن سن ساگر پار ہیں۔ ماگت نہتہ کر پامن ما ہیں

سنت بجن بہسا دس بیسیسا۔ جو اس متی سہا کرت کیسا

بھیشن جی کے بجن سن کر شری رام چندر جی سمندر سے راستہ مانگ رہے ہیں۔ ان کے من میں بڑی کرپا ہے جس کے کارن وہ سمندر کی مستی کو ملایا میٹ کرنا نہیں چاہتے۔ جاسوس کے بجن سن کر راون خوب قہقہے لگا کر ہنسا اٹھ کہنے لگا۔ کہ جب انکی ایسی بدھی ہے تبھی تو بانروں کو اپنا ساتھی بنایا ہے۔

سہج بھیرو کر بجن در رھائی۔ ساگر سن کھانی چھلائی

مور دھ مرشا کا کرسی بڑائی۔ روپول بدھی تھام میں پائی

سبھاؤ سے ہی بانرول بھیشن کے بجنوں پر وشواس کر کے انہوں نے سمندر سے بالکوں کی طرح ہٹھ کر کے راستہ مانگا ہے۔ ارے موٹھ! چپ رہ۔ فضول کیوں انکی بڑائی کرتا ہے! بس میں نے دشمن کی بل اور بدھی کو جان لیا ہے۔

سچو بھیت بھیشن جاکیں۔ بچے بھوئی کہاں جگت تاکیں

من کھل بجن دوت رس بادھی۔ سمے بجائے ستر کا کا دھی

جس کا بھیشن جیسا ڈر پوک منتری ہو۔ اسے دنیا میں فتح و نصرت کہاں! دشت راون کے بجن سن کر جاسوس کو کرودھ بڑھ آیا اس نے موقع غنیمت جان کر بجن جی کی جھٹی نکالی۔

راما ناچ دیہی یہ پاتی۔ ناٹھ بجائے بڑا و مو بھاتی

بہسی بام کر لینہی راون۔ سچو بول سٹھ لاگ بجاون

اور اس جھٹی کو راون کے حضور میں پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہے ناٹھ! یہ رام جی کے چھوٹے بھائی لکھنمن جی نے آپ کو

چھٹی بھیجی ہے۔ اسے پڑھ کر اپنی بھاتی ٹھنڈی کیجئے۔

(ارکھات جڑ جیوڑ کے مارے ہی پریم کیا کرتے ہیں نہیں تو
کسی کو خاطر میں نہیں لاتے۔)

پچھمن بان سراسن آ نوو سوشتوں بار بھی بسکھ کر دسا نوو
سٹھن بنے کٹل سن پریتی۔ سچ کرین سن سندر نیتی
ہے لکشمین! میرا دھنشن بان لاؤ۔ میں اگنی بان سے
ابھی سمت در کو سکھا ڈالوں گا۔ سورکھ سے بنیتی، کٹل سے بریتی،
سبھاؤ سے ہی کچھ ٹھس کو فراخ دی کا اپدیش دینا۔

مہارت سن گیان کہانی۔ اتی لوکھی سن برتی بھکانی
کر دھی ہی تم کامی ہی ہری کھتا۔ اوسریج بنیں پھل تھتا
موہ مہتا میں ڈو بے ہوئے پریش سے گیان اپدیش کرنا۔
مہالاجی سے تیاگ کی باتیں کہنا۔ کر دھی سے شانتی کا اپدیش کہنا۔
اور کامی پریش سے بھکان کی کھتا کہنا یہ سب بھر کھیت میں نیج
ڈالنے کے سمان نشہ پھل مانتے ہیں۔

اس کہہ رکھو تپ چاپ پڑھاوا۔ یہ مت پچھمن کے من بھاوا
سندھا نیو پریمو بسکھ کر لا۔ اٹھتی اودھی ارا انتہر جوالا

ایسا کہہ کر شری رکھوناکھ جی نے دھنشن جڑھایا۔ یہ بات لکشمین
جی کے من کو بہت بھائی۔ جو ہی شری رام جی نے دھنشن پر اگنی
روپ بھدیا ناک بان چڑھایا۔ تو ہی سمت در کے ہرے میں اگنی کی

جوالا اٹھتی۔ مکرارگ دھنشن گن اکالانے جرت جنتو ہل ناہی جب جانے
کنکب تھا رکھبر منی گن نانا۔ پیر روپ اٹھتیو تیج مانا
تجھ۔ رمانپ اور مچھلیوں کے گردہ ترپ اٹھے جب سمت در

لے اپنے ہر دے میں بسنے والے جیوڈوں کو اگنی سے جلے ہوئے دکھا۔
تب وہ سونے کے کھال میں طرح طرح کے رتنوں کو بھر کر ہنکار
چھوڑ کر برہمن کا روپ بنا کر شری رام جی کے پاس آیا۔

کا نہیں بے کدری پھرے کوٹ جتن کوو۔ نیج
نئے زمان کھلیس سٹوٹا نہیں پئے نو نیج
ساک بھنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے گر جی سٹھ۔ چاہے کوئی کر ڈال

ملت کر یا تمہ پر پر بہو کر مہی۔ ارا پرا دھنا اکیو دھن پر ہی
اگر چہ شری رکھو بر جی سارے لوگوں کے ایشور ہیں۔ تو بھی
انکا سٹھاو بے حد نرم ہے۔ ملے ہی پر جھو آپ پر کر پا کریں گے۔
اور اپنے من میں آپ کے ایک اپرا دھ کو نہیں رکھیں گے۔

جنگ ستار گھوناکھ ہی نیجیے۔ اتنا کہا موہ پر بہو کیجے
جب تھیں کہا دین بید تھی۔ چرن پر بار کینہہ سٹھ تھی
جانکی جی کو شری رکھوناکھ جی کو دے دیجیے۔ ہے پر جھو
میری اس بنیتی کو مان لیجیے۔ جب اس جاٹوس نے جانکی جی کو دینے
کو کہا۔ تب دشت راون نے اس کو لالت ماری۔

ناتے چرن بہو چلا سو تھان۔ کر پانہ پھور کھوناکھ جی ہاں
کر پر نام نیج کھتا سٹائی۔ رام کر پا اپنی گتی پائی
وہ راون سے ٹھو کریں کھا کر پھیشن کی طرح اس کے
چروں میں سر جھکا کر وہاں چلا جہاں شری رکھوناکھ جی تھے۔ ان کو
پر نام کر کے اس نے سب اپنی کھتا سٹائی۔ اور شری رام جی کی گپیا
سے اپنے پودو جہنم کے مٹی کے سڑپ کو پا کر اتم گتی پائی۔

رشی اگست کیں ساپ بہوانی۔ رچھس بھو یو مانہنی گیانی
بندی رام پد بار ہیں یا را۔ مٹی نیج انتہر کہنہ پگ ہارا
شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! وہ جاٹوس گیان وال
مٹی تھا۔ اگست رشی کے مشاپ سے راکشس بن گیا تھا۔ بار بار
شری رام جی کے چروں میں پر نام کر کے وہ دوبارہ مٹی ہو کر اپنے
انتہر کو چلا گیا۔

جنے نہ نانت جلد ہی جڑ گئے تین دن بریت

بولے رام سکوپ تب کچھ نہو جوئے نہ پریت

ادھر سمت در سے راستے کے لئے پورا تھنا کرتے بھکان
شری رام جی کو تین دن گذر گئے۔ لیکن جڑ سمت در بنیتی نہیں مانتا۔
تب شری رام جی غصے سے بول اٹھے کہ ڈر کے بغیر برتی نہیں ہوتی۔

پارہتر مانے کی۔ لیکن اس میں میری کوئی بڑائی نہ رہیگی۔ تو بھی ہے
پر بھو آجی لگیا اٹل ہے۔ ایسا دیر کہتے ہیں۔ اب آج جو اچھا
لگے۔ میں خود ہی وہی کروں۔

سنت بنیت پنچن اتی کہہ کر پال مسکاٹے
جیہی پدی اترے کی کٹک مسو کہہوا پائے

سمندر کے ایسے آرت پنچن کی کر کر پادو شری رام جی نے مسکا کر
کہا۔ ہے تات! جس طرح بازوں کی فوج پار اتر جائے وہ ڈھنگ

تلاشے۔ ناگھ نیش نل کی دو ڈو بھائی۔ لہر کاٹش شری رام شش پائی
تہنہ کیں پس کٹش گری بھائی۔ ترہیں جلد ہی پرتاپ تہاٹے
سمندر نے کہا۔ ہے سوٹی نل اور نل دو بانہ بھائی ہیں۔

انہوں نے پنچن میں ہی شری سے آئیر تادیا یا بھائی۔ وہ جس بھی
بھاری سے بھاری پہاڑ کو چھوڑ دیں گے وہ آپ کے پرتاپ سے

سمندر پر تر جائے گا۔ کیرہ پٹیل الو مان سہاٹی
میں پی آر دھیر پھو پھٹائی۔ کیرہ پٹیل الو مان سہاٹی
ایہی بھی ناگھ پھو پھٹائی۔ جہیں پٹیل الو مان سہاٹی

میں آجی ہما کو اپنے ہرے میں دھارن کر کے اپنی شکستہ الو سار
آجی جہاں تک ہو سکے سہاٹا کروں گا۔ اس پر کار ہے ناگھ! اس سمندر
کے اوپر ہی بندھو ایسے۔ جس سے تینوں لوک میں آپکا سندلش گایا جاوے۔

ایہیں سرخم اترت باسی۔ ہتھو ناگھ کھن نر اگھ راسی
سن کر پال ساگر من پھیرا۔ نرت ہیں ہری رام رندھیرا

اس بان سے میرے دھننی کنارے پر بسنے والے پاپوں کے
راشی دشت منشوں کا ناش کیجئے کرنا کو بھگوان رندھیر شری ام
جی نے سمندر کے من کی پیرا کو من کر اسے فوراً ہی ہر لیا۔

دیکھ رام بل پور ش بھساری۔ شش پیوڑھی بھیشو سکھاری
مسکل چرت کہہ پر بھو سناوا۔ چرن بندی پاتھو دی سدیھاوا

شری رام کے بھاری بل اور پر اکرم کو دیکھ کر سمندر بہت ہی پر سن ہو گیا۔
ان منشوں کا سارا حال پر بھو کو دکھا کر انکے چرنوں میں پر نام کے مندر گیا۔

پائے کر گئے کیلے کے پیر کو سینچا پھرے لیکن وہ تو کاٹے
پری بھلنا چھوٹا ہے۔ بیج بنتی نہیں مانتا۔ وہ تو ڈھٹے سے
ہی جھکتا ہے (ارکھات سختی کر لے پری ہی سیدی راہ پرکاتا ہے)

بھہ نہ بھو کہ پیر ہو کیے۔ چھہو ناگھ سب لگن میرے
لگن سمیرا نل جسل دھرنی۔ انہرہ کی ناگھ سہج جڑ کرنی

ڈر کے مارے سمندر نے پر بھو کے چرن پکڑ کر کسا۔
ہے ناگھ! آکا ش! ہوا! اگتی جبل اور پر بھوئی۔ ان پانچوں

ہما بھو توں کی کرنی تو سبھاڈ سے ہی جڑ ہے۔
تب پریرت مایا اچھاٹے۔ شہرٹی ہتیو سب گرتھن گائے

پر بھو! لیس جیہی کہہ جس اہی۔ شہرٹی بھاتی راسی مسکا لہی
آجی پریرت مایا نے ان پانچوں بھو توں کو پیدا کیا ہے۔

اور یہ پانچوں ہی جڑ شری کے کارن کہے گئے ہیں۔ ایسا ہی
گرتھن کا مت ہے جس کے لئے آجی جیسی آگیا ہر وہ کسی
پرکار رے کر ارجات آجی آگیا الو سار اپنا جیون گذارتا ہوا مسکا

باتا ہے۔ پیر بھو پھل کینہ موہی کھ دینہی۔ مہاواپنی تمہری کینہی
ڈھول گنوار سوورہ لیسو ناری۔ سکل تارٹا کے ادھیرکاری

پر بھو نے اچھا کیا جو مجھے شکستہ دی لیکن ہے پر بھو!
جیوڈں کا سبھا دھنی تو آپ کا ہی بنایا ہوا ہے۔ ڈھول۔ گنوار

شورہ پشو اور استری یہ سب سنا کے ہی ادھیرکاری ہیں۔
بہت سے شخص جو اس چو پائی کے اصلی معنوں پر دھیان

نہیں دیتے۔ تکی داس جی پر ناری بھاتی کا ایمان کرنے کا دوش
لگاتے ہیں۔ لیکن یہ ان کا دوش لگانا دیرکھ ہے۔ کیونکہ اس چو پائی

سے کوئی اپنی آریہ سمجھتا کا مت پر گٹ نہیں کرتے بلکہ وہ تو
جڑ سمندر کے کھ سے یہ بات کہتے ہیں یعنی مڑھ جاتیوں کا ایسا
مت ہے۔ آریہ جاتی کا نہیں۔

پر بھو پرتاپ میں جاب سکھائی۔ اترے ہی کٹک نہ موری بڑائی
پر بھو! لیس شری گائی۔ کروں سو بیک جو تہہ ہی سو بھائی
پر بھو کے پرتاپ سے میں مسو کہہ جاؤں گا۔ اور آجی فوج

شکاکین کا ناش کر نیوالے ہوو کلیشوں کو دور کر لے والے شری گھوٹا
جی کے سموہ کو ہے مہر کھ من! تو سب آشا اور کھوسے کو کھجور کر
سدا کا اور سن۔

سکلی سٹنگل دایک رگھو نایاک گن گان
سادر ہمیں تے ترپیں کھویندھو بنا جل جان

شری رگھو ناٹھ جی کا گن گان سارے سندرتنگوں کا داتا ہے۔ جواسے
آذر کے ساتھ سینکے وہ بنا کسی جہاز کے ہی جنم من سندس ساگر سے ترپائینگے۔

نچ کھون گرتیو رندھو شری رگھو پتی ہی پرست کھاسیو
یہ جرت کلی لہر جرتھامتی داس سٹنگلی گائیو
سکھ کھون سٹنگیہ من حون لساو رگھو پتی گن گان
تج سکلی اس کھروس گاوی سن ہی منتت سٹھ منا
سمند اپنے گھڑا گیا۔ شری رگھو ناٹھ جی کو اس کی صلاح
بہت اچھی لگی۔ یہ جرت کھٹک کے پاؤں کو ہرنے والا ہے۔ اسے
ٹنگی دوس نے اپنی بڑھتی کے انوسار گایا ہے۔ سکھ کے دھام،

ماس پارا این چو بیسواں و شرام پانچواں سوپان سماپت ہوا۔ سند رکا نڈ سماپت!

چھاسوپان لنکا کاند

شنگھ اندرو ہم اتیو سندرتنم شاروول چرم امبرم
کال دیال کراں عجبوشن دھرم گنکا ششناک پریم۔
کاشی ایشیم کلی کلسوٹھ شمنم کلیان کلپد رمم
نومی ایدر ہم گریجا پتھم گن ہارم گندریو ہم شنکر م
شنگھ اندر چندر مکی چاک کے سمان بہت ہی سندرتنم
والے شیر کی گھال کا لبتز دھارن کرنے والے کمال کے سمان
ڈراوٹھ سانیول کو گھنوں کی طرح پہنے والے، گنکا اور چیت دوا
کے پریمی۔ کاشی کے سوامی۔ کل یگ کے پاؤں کے سموہ کا ناش
کر نیوالے۔ کلیان سے کلیپ کرش، منتتی کرنے یوگیہ، پارتی جی کے
بتی۔ گنوں کی کھان۔ کام دیو کا ناش کرنے والے شری شوجی
جہاراج کو میں منسوار کرتا ہوں۔

رام کام ادی سویم کھو بھے ہرتم کال میتیہ شنگھم
یوگیندر م گیان گتسم گن بندھام اجتم ترگتم نرو کارم
مایا تیتھ سریشتم کل بدرھ نرتھ بریم ورتدیکدوم
بندر لے گند او داتھ سرچ نیتم دیوم ارویش رویم
کام دیو کے شندر شری شوجی جن کی سیوا کرتے ہیں۔ جو بھی کو
ہرنے والے ہیں۔ کال روپ متوالے ہاتھی کے لئے شیر روپ، یوگیوں
کے سوامی، گیان سے جاننے والے گنوں کی کھان، لے برگن
نردکار، مایا سے پرے۔ دیوتاؤں کے ایشور، راکشسوں کے نکھار
میں لگے ہوئے برہمن منڈلی کے ایک ماتر دیوتا بنیل گئے کے سمان سند
سروپ کل سے نیر والے اور پرتھوی کے راج کے روپ میں پریم دیو شری
ہام جی کی ہیں بندنا کرتا ہوں۔

یہ دو اتی ستام شہو کیو لیم اپنی در لمبھم
کھلا نام دنگرت دیوسو شنگرہ شتم تنوت نے

جو سیتہ پشوں کو بہت کھٹتا سے پراپت ہونے والی
کیو لیم مکتی تاک کو دے ڈالتے ہیں اور جو دشمنوں کو دنگرت دینے
والے ہیں وہ شہو جی کلیان کاری میری شانتی کو بڑھائیں۔

لو نمیش پر مانو جگاک برشما کلپ سرچیت
بھجسی نہ من تہی رام کو کال جاس کو دنگ

لو د کال کی بہت تھوڑا مازا چھن (نیش) انکھ بھکتے تک
کا کال) برما نو جگاک اور کلپ جن کے پر جہان ہیں اور کال جن
کا دشمن ہے۔ بے من! تو ان شری رام جی کا بھجن کیوں نہیں کرتا؟

سندھو تچن سن رام سچو بول پر بھو اس کہہو
اب بلمب کیہی کام کر سیتو اترے کٹاک

سمندر کے بچے شکر پر بھو شری رام جی نے متروپوں کو بلا کر کہا۔
کہ دیکھیں لے کر رہے ہو پیل تیار کرو۔ تاکہ فوج پار اترے۔

سندھو بھانو کل کیشو جامونت کر جو رکہ
ناکھ نام تو سیتو ترچہو بھو س اگر تر ہیں

تب جامونت نے ہاتھ جوڑ کر کہا ہے رکھو کل کی کیرتی بڑھانے
والے پر بھو! منٹے۔ ہے ناکھ! پل تو آپکا پوتر نام ہے جس پر چڑھ
کر منش جنم من روپی سنار سمندر سے پار ہو جاتا ہے۔

یہ لکھو جلد ہی تر ت گنت بارا۔ اس سن نیجا کہہ یوں کمارا
پر بھو مینا پ بڑھ ائی بھاری سندھو یو بھتم میوندھی باری

پھر بھلا یہ چھوٹا سا سمندر پار کرنے میں بھلا کیا دیر لگے گی؟
ایسا سن کر پھر ہوتا ان جی نے کہا کہ پھر بھو کا پڑا پ بھاری بڑا سن
(سمندر کی آگ) ہے جس نے پہلے ہی سمندر کے بل کو کھادیا ہے۔

تو روپناری ردن چل دھارا۔ پھر سچو بھو تہیں کھارا
سن اتی اکتی یوں منت کیری۔ ہر شے کی رکھتی تن ہامیری

لیکن یہ سوکھا ہوا سمندر آپ کے دشمنوں کی استروپوں کے لڑکوں
کی دھارا سے پھر بھر گیا۔ اسی لئے یہ کھارا کھن ہو گیا۔ ہنومان جی
کے اس ارتھ انکار کو سن کر بانر شری رکھو ناکھ جی کی طرف دیکھ کر
پریشان ہو گئے۔

جامونت بولے دو بھائی۔ نل نیل ہی سب کھٹا سناٹی
رام پرتاپ سمر من ماہیں۔ کر سیتو پراس کچھ ناہیں
جامونت نے نل اور نیل دونو بھائیوں کو بلا کر انہیں
ساری کھٹا کھٹا سناٹی۔ اور کہا کہ من میں شری رام جی کے پرتاپ کا
سمبرن کر کے پل تیار کرو۔ ہنہیں کچھ تکلیف بھی اٹھانی نہیں پڑیگی۔

بول لے کی نکر بہوری۔ سکل شہو سیتی کچھ موری
رام چرن پنچ اردھر ہو۔ کو تک ایک بھالو کی کر ہو
پھر انہوں نے بانروں کے گروہ کو بلالیا اور کہا کہ آپ سب
لوگ میری کچھ سیتی سن لیجئے۔ اور اپنے من میں شری رام جی کے چرن
کلوں کا دھیان دھر لیجئے۔ اور سب رکھو اور بانرا ایک تماشہ لیجئے۔

دھاو ہوم کٹ بکٹ یرو تھا۔ انہو بٹ پر نہر کے جو تھا
سنی کی بھالو چلے کر ہو ما۔ جے رکھو بیر پرتاپ سمو ما
ہے وکٹ بانروں کے بھنڈو۔ آپ سب دوڑ جاؤ اور درختوں
اور پرتوں کو اکھاڑ لاؤ۔ یہ سن کر بانرا اور بھالو شری رکھو ناکھ جی کے
پرتاپ سموہ کی جے پکارے ہو ہا کرتے ہوئے چلے۔

اتی انتنگ گری پاد پیل ہیں لہیں اٹھائے
آن دیہیں نل نیل ہی رہیں تے سیتو بنائے

بانرا اور بھالوں کے گروہ بھٹ پٹ کھیل تماشے کی طرح
درختوں اور اوپے پرتوں کو اکھاڑ کر اٹھا لیتے ہیں اور نل نیل کو
دیتے ہیں۔ وہ انہیں اسی طرح ترتیب دے کر سدر رکھ بناتے ہیں۔

نیل بسال آن کی دیہیں۔ کنگ اول نیل تے لہیں
دیکھ سیتو اتی سندر رچنا۔ ہمسی کراندرھی یو لے بچنا
بانر بڑے بڑے بھاری پر بہت لا کر دیتے ہیں۔ اور نل نیل گیند

سیرے لوک کو جھانٹیں گے۔ اور جو لنگا کاٹھ لاکر اس پر چڑھائیں گے۔
وہ منٹش مجھے ابھن بھاؤ سے پرانت ہو جائیں گے۔

ہوئے کام جو پھیل تاج سیبھی بھگتی موری تھی اسکر دیہی
م کرکرت سینو جو درسن کر یہی۔ سو جو شرم بھو ساگر تر یہی
جو لشکر کام بھاؤ سے چھل کپٹ چھوڑ کر سندھ من سے شری
رامیشور جی کی سیوا کرینگے۔ انہیں شنکر جی میری بھگتی دیں گے۔
اور جو میرے بنائے ہوئے پل کا درشن کریگا۔ وہ بنا کسی محنت کے
جہنم من سندھار ساگر سے باہر ہو جائے گا۔

رام پن سب کے جیہ بھائے۔ مٹی برج خج آشرم آئے
گر جہار گھو مٹی کے یہ ریتی۔ سنتت کر س پریت پریریتی
شری رام جی کے پن سب کے من کو بھائے۔ اس کے بعد مٹی شری شٹھ
سب اپنے اپنے آشرموں کو لوٹ آئے (شو جی کہتے ہیں) ہے
پارتی باشری رگھو مانکھ جی کی پریتی ہے۔ کہ وہ سدا شری گتوں سے
پریم کرتے ہیں تو نیل نل ناگر۔ رام کر یا جس بھٹیو ا جاگر
بور ہیں آن ہی بور ہیں جھٹی۔ بھٹے ایل بوہت ستم تیبھی
ماہر فن تل اور نیل لے پل بانڈھا۔ شری رام جی کی کرپا سے اٹھا
پہ نرل لیش سب جہر پھیل گیا۔ جو پتھر خود ڈرتے ہیں۔ اور دو سرول لکھی
ڈبو دیتے ہیں۔ (ارکقات جن کا سمھاوک خاصہ ہی ڈوبنا اور ڈوبنا
ہے) وہ پتھر جہاز کے سماں ہو گیا۔ جو کہ خود تیرتا ہے اور دو سرول کو
بارے جاتا ہے۔ دیکھو بھگوان کی کیسی وجہ تیرتا ہے۔

ہما یہ نہ جلدھی کی برنی۔ یاہن گن نہ کپنہہ کی کرنی
یہ تو نہ سمندر کی بڑائی کہی گئی ہے۔ نہ پتھروں کا گن ہے
اور نہ ہی بانروں کی کوئی کاریگری ہے۔

شری رگھو پیر پرتاپ تے سندھو ترے پاکھان
تے مٹی مسند جے رام تاج بھیں جاسے پھووان
شری رگھو مانکھ جی کے پرتاپ سے پتھر بھی سمندر کی سطح پر

کی طرح انہیں پکڑ لیتے ہیں۔ پل کی بے حد سند بناوٹ کو دیکھکر
کر یا ندھان شری رام چندر جی منس کر پن بولے۔

پریم رمیہ اٹھ یہ دھرنی۔ مہانت جائے نہیں برنی
کر سہیوں ایہاں سہم بھو تھا پتا۔ موئے ہر دے پریم کلپتا
یہاں کی زمین بڑی ہی سند ہے۔ اس کی بے حد بڑائی کا
بیان نہیں ہو سکتا میرے ہرے میں ایک بڑی بھاری آرزو ہے۔
کہ میں یہاں شو جی کی ستھا پنا کرؤں۔

من کیسے اہم دوت پھائے۔ مٹی برکل بول لے آئے
لنگ تھا پ بھی دت کر لوچا۔ سو سماں پر یہ موہی نہ دوچا
یہن کر بانر راج سکر لو نے بہت سے دوت بھیجے۔ وہ سب
چیدہ چیدہ مٹیوں کو لے آئے بشو لنگ کی پوجا کر کے وہی اوسا
اس کا پوجن کیا۔ اور بھگوان شری رام جی لے کہا۔ کہ شو جی کے
سماں مجھے دوسرا کوئی پیارا نہیں ہے۔

سو دروہی تم بھگت کہا و ا۔ سو تر سینے ہوں موہی نہ پاوا
سکر مجھ بھگتی چہر موری۔ سونا کی موڑھ متی تھوری
جو شو جی سے دیر بھاؤ رکھتا تھا میرا بھگت کہلاتا ہے۔ وہ
سینے میں بھی مجھے نہیں پاسکتا شو جی سے بھگت ہو کر جو میری بھگتی
چاہتا ہے۔ وہ ترک کا مٹی اور تھوڑی عقل کا مالک ہے۔

سنگ پریم دروہی سو دروہی مم داس
تے ترک ہیں کلپ بھر گھو ترک مہنہ پاس

جن کو شو جی پریم ہیں اور مجھ سے دیر بھاؤ رکھتے ہیں یا جو میرے
سیوک ہیں اور شو جی سے دیر بھاؤ رکھتے ہیں۔ ایسے منٹش کلپ بھر گھو
ترک میں پڑے سڑتے ہیں۔

جے رامیشور ورگن کر نہیں۔ تے تن تاج نم لوک سدھ میں
جو لنگا جل آن چڑھا تیبھی۔ سو سا جھجیہ مکتی ترپا تیبھی
جو منٹش اس رامیشور جی کا درشن کرینگے۔ وہ شری پھوڑ کر

پر کھجور شری رام جی کی آگیا یا کر بانر سینا چلنے لگی۔ بانر سینا
کی لیے شمار تعداد کا وزن کون کر سکتا ہے۔

سینتو بندھ لکھے بھیرانی کی تہہ چھ اڑا رہیں
ایر جل جبر نہر اوپر چڑھ چڑھ یا رہی جا رہیں
پل پر پڑی بھاری بھیر ہو گئی۔ اس لئے کچھ بانر آکاش میں
اڑنے لگے۔ اور دوسرے کتنے ہی بانر بڑے بڑے بھاری شری
والے جل چر جیروں کی پیٹھ پر چڑھ چڑھ کر پار جا رہے ہیں۔
اس کو ناک بلوک دوڑ بھائی۔ ہنسی چلے کر پال رکھو رانی
سینتو بہت اچھے رکھو بھیرا۔ کہہ نہ جائے کی جو تھپ بھیرا
کر پال بھیرا شری رکھو ناٹھ جی اپنے بھائی لکشمین جی
سمیت یہ تماشا دیکھ کر سنتے ہوئے چلے۔ شری رکھو بھیرا سینتو
سمیت پار ہو گئے۔ بانر ڈل کے یو دھاؤں اور سب سالاروں کی اتنی
بھیر بھاڑ ہے کہ جس کا بیان نہیں کیا جاسکتا۔

سندھو پار پر بھو ڈیرا کینہا۔ سکل کینہہ کینہہ آلیس دیتھا
کھا ہوئے کھل مٹول شہاٹے یفت کھا کو پی جہنہ تہہ دہلے
پر کھجور شری رام جی نے سمندر کے پار ڈیرے ڈال دیے۔
کچھ سب بانروں کو آگیا دی کہ جاکر سمندر کھل کھول کھاؤ۔ سینتو
ہی رکھو بانر ادھر ادھر کو دوڑے۔

سب تر و پھرے رام بہت لاگی۔ رات اور کیرت کال گتی تیاگی
کھا رہیں کھل کھل پلاویں۔ لکشمی سب کھل چلا دیں
شری رام جی کی کھلائی کا خیال کرتے ہوئے سب سخت
موسم بے موسم وغیرہ وقت کی چال کو چھوڑ کر کھل کھل کھلوں
سے لڑ گئے۔ بانر ڈل جیسے کھل کھا رہے ہیں۔ اور درختوں
کو ہلا رہے ہیں اور پتوں کے بڑے بڑے ٹکڑوں کو لڑکا لگی
طرف پھینک رہے ہیں۔

جہنہ کینہہ کیرت لکشمی چلا دیں۔ کھل کھل ناچ ناچ رہیں
سینتو کھاٹ ناٹھ کا ناٹھ۔ کہہ پر کھجور شری رام جی نہیں تب جانا

نہ گئے۔ ایسے شری رام جی کو چھوڑ کر کسی دوسرے سوامی کو
جا کر کھجوتے ہیں۔ وہ سو رکھ رہے ہیں۔

باندھ سینتو اتنی سدر رہ بناوا۔ دیکھ کر ناٹھ ہی کے من بھاوا
چلی سینتو کچھ برتی نہ جانی۔ گر جہیں مرگٹ بھیت ہمدانی
نل اوڑیل نے پڑا ہی مضبوط پل باندھا کر باندھا لکشمی شری رام
جی اسے دیکھ کر بڑے برتن ہوئے۔ سینتو پل پر چلنے لگی۔ اس کا
کچھ وزن نہیں کیا جاسکتا۔ بانر پودھاؤں کے ڈل کے ڈل کر راج
رہے ہیں۔ سینتو دھاک چڑھ رکھو رانی۔ چتو کر پال رہی رکھو بہتانی
دیکھیں کہ نہ پر کھو کر ونا کیندا۔ پرگٹ بھیت سب جل چر ہوندا
کر پال شری رام جی سینتو (پل) بندھ کے کنارے پر چڑھ کر سمندر
کی پھیلاؤ کو دیکھنے لگے۔ دیا کے ٹول پر کھجور رام جی کو دیکھنے کیلئے
سب جل میں رہنے والے جیہ جیتوں کے گروہ جل کی سطح پر آکر
پرگٹ ہو گئے۔

مکر نکر نانا جھش بیلا۔ سب جو تین تین پر م بسا لانا
السیٹو ایک تہہ ہی جے کھا رہیں۔ ایک تہہ کس ڈرتے پی ڈیرا رہیں
بہت طرح کے مکر چھ، گھڑیاں، چھلیاں اور سانپ تھے۔
جن کے سنو وچن کے بہت بڑے وصال شری تھے۔ کچھ ان میں ایسے
بھی جل چر تھے جو ان کو بھی کھا جائیں۔ کسی کسی کے ڈر سے تو یہ بھی
ڈر رہے تھے۔

پر کھجور ہی بلو کہیں ڈر رہیں ناٹھے۔ من شری سب بھتے سکھاتے
تہہ کی اوٹ نہ دیکھئے بالادی۔ مگن بھتے ہری روپ نہاری
وہ سخت پر کھو کے دشمن کر رہے ہیں۔ ہٹانے سے وہ ہٹتے نہیں
سب کے من برتن ہیں۔ اور سب ہی سکھی ہو رہے ہیں۔ وہ اتنی
بڑی تعداد میں جل کی سطح پر چلائے ہوئے ہیں کہ ان کی اوٹ میں
جل دکھائی نہیں دیتا۔ وہ سب بھوکاں کا روپ دیکھ کر آنند
میں مگن ہو گئے۔

چلا کٹاٹ پر کھجور آلیس پاٹی۔ کو کہہ سک کی دل پسندی

اور صراحت کر دیتے اگر ان کو کوئی راکشس مل جاتا ہے تو وہ
اُسے سارے بل کر کھیر کر خوب مارچ بچاتے ہیں۔ دانتوں سے اُسکے
کان اور ناک کاٹ لیتے ہیں۔ اور جب وہ شہری رام جی کی بڑائی کا
واسطہ دیتے ہیں تب ان کو چھوڑ دیتے ہیں۔

جنہے کو تاسا کان نہ پاتا تہنہ راون ہی کی سب پاتا
سنت شرفن بارو ہی بندہ مانہ۔ وس مکھ لول اٹھا اکلانا
رجن راکشسوں کے ناک اور کان کاٹ ڈالے گئے۔ انہوں
نے ہمارا راون سے سب حال کہہ دیا۔ سمندر میں پل بندھ
جانے کی خبر کانوں سے سن کر راون ترپ اٹھا۔ اور اپنے دسوں
مکھوں سے بول اٹھا۔

بانڈھو کین مارھی میر نہرھی جلدھی بندھو بارش
سیتہ تو سندرھی کیتی اودھی پیو دھی بندھو
بن نہرھی، میر نہرھی، جلدھی، سندھو بارش، تو بندھو
کیتی، اودھی، پیو دھی بندھو (یہ سب سمندر کے نام ہیں) کو
کیا سچ بچ ہی بانڈھ لیا۔

رچ بکلتا بچ بار پوری۔ ہنسی گئیو گرہ کر کھے ہوری
مند وری سنو پر کھو۔ کو نہیں پاتھو دھی بندھو
پھر اپنی دیا کلتا پر و چار کرنا ہوا بظاہر بندھا ہوا اور نیچے
کو کھلا کر راون محل میں گیا۔ جب مند وری نے سنا کہ پر کھو
شہری رام چندر جی آگئے ہیں۔ اور انہوں نے ہنسی کھیل میں ہی
سمندر پر پل بانڈھ لیا ہے۔

کر کہتی ہی بھول رچ آئی۔ بولی پریم مندو ہر باقی
جیون نلے سروا پکل روپا۔ سنو بچن سپا پر ہر کوپا
تب وہ ہاتھ پکڑ کر اپنی کو اپنے محل میں لاکر پریم مندو ہر
بچن بولی۔ جیون میں سر کھکا کر اس نے اپنا آئینل پھیلا دیا۔
اڑھات دہن پھیلا کر بیتی کر لے لگی اور کہا۔ سچ پزان ناٹھا
کر وہ کو چھوڑ دیتے۔ اور میرے بچنوں کو سنیتے۔

ناٹھ میر و کیجے تا ہی سون۔ میرھی بل سیکھے جیت جا ہی سون
میرھی رگھو پتی استر کیسا۔ گھل کھدویت دن کر ہی جیسا
ہے ناٹھا! دشمنائی اُس سے کرنی جا ہے جسے بدھی اور طاقت
سے جیت سیکھیں۔ آپ میں اور شہری رگھو ناٹھا جی میں اتنا ہی
فرق ہے جتنا کچھ جگنو اور سورج میں۔

اتی بل رگھو کھنڈھیں مالے بہا پر دتی مسکت سنگھارے
جھنڈیں بل بانڈھ سہس نہر کھج مارا۔ سوئے و ترلو پر ن ہی کھارا
جنہوں نے وشنو روپ میں بہا باندھان ماٹھو اور کیشو دنتیوں
کو مارا۔ بارہ اور نہر کھج روپ میں دتی کے پتھوں پر نیا کش اور
ہر نہر کشتپ کا سنگھار کیا۔ اور باس روپ میں اوزار کے جھنڈوں نے
راہر ملی کو بانڈھا۔ اور پرشورام کے روپ میں ہسیر باجو کو مارا۔ وہ
ہی کھکاواں پر کھوئی کا کھار وور کر لے کے لئے شہری رام چندر جی
کے روپ میں پرگٹ ہوئے ہیں۔

تاش ہرودھ نہ نیچے ناٹھا۔ کال کرم جو جا کیں ناٹھا
ہے ناٹھا! جن کے ہاتھ میں کال کرم اور جیو ہیں۔ ان ایشور سے
دروہہ کیجئے
رام ہی سونپ یا نکی نائے کسل پد ماٹھا
سنت کہنڈا رچ سرب بن جائے کھجئے رگھو ناٹھا
شہری رام جی کے چرن کھلوں میں سر کھکا کر جانکی کو ان کے
حوالے کر دیکھئے اور پتر کو راج دے کر خود جن میں جا کر شہری رگھو ناٹھا
جی کا بچن کیجئے۔

ناٹھ دین دیال رگھو رانی۔ باکھسو سنگھ گیش نہ کھائی
چاہے کر لے سو صوب کہہ بیتے۔ تہہ ستر ستر چرا چر جیتے
سے پزان ناٹھا! شہری میں گئے ہوئے کو تو بانڈھ بھی نہیں
کھاتا۔ پر کھ شہری رام چندر جی تو دین دیال ہیں۔ وہ ضرور آپ کو
کشتہ کریں گے۔ جو کچھ آپ نے کرنا تھا۔ وہ صوب کچھ کر لیا۔ آپ نے
سب دیو راکشس اور جڑھتین سبھی کو جیت لیا ہے۔

سنت کہیں اس نیتی دسان۔ چوتھے میں جا بھی نہ پکان
تاس بھج کر کیجئے تہنہ بھرتا۔ جو کرتا پاک سنگھرتا
ہے جس مکھ! جہاں لوگ ایسی نیتی کہتے ہیں کہ بڑھاپے میں
راجہ کو راج چھوڑ کر میں چلا جانا چاہیئے۔ بے پران ناگھ۔ وہاں
بن میں آپ بھگوان کا بھجن کیجئے۔ جو کہ سر شری کو پیدا کرتے ہیں۔
پالتے ہیں۔ پھر خود ہی ان کا سنگھار کرتے ہیں۔

سوئی رگھو بیر نیت انوراگی۔ بھجھو ناگھ متا سب تیاگی
مٹی بر متین کر ہیں جیہی لاگی۔ بھوپ راج تچ ہو ہیں براگی
بے ناگھ۔ انہیں شرتا گتوں کے پریمی رگھو بیر جی کا بھجن آپ
سب متا چھوڑ کر کیجئے جن کے لئے سریشٹھ مٹی جب یوگ
اڑک سا دھن کرتے ہیں۔ اور راجہ راج کو چھوڑ کر ویراگی ہو جاتے ہیں۔

سوئی کو سلا دھیس رگھو راجا۔ آئیو کرن تو ہی پر دایا
جوں پیا مانہو مور بھاون۔ شمس ہوئے تہنہ پرائی پاوان
وہی ادھ بتی شری رگھو ناگھ جی آپ پر دیا کہنے آئے ہیں
بے پران ناگھ! اگر آپ میری اس نیتی کو مان لیں گے۔ تو تینوں
لوگوں میں آپ کا پریم پوتر اور سندرش پھیل جائے گا۔

اس کہہ نین نیر بھیر گہسہ پر کمپت گات
ناگھ بھجھو رگھو ناگھ ہی اچل ہوئے ہی وات

ایسا کہہ کر مندوری نے آنکھوں میں آنسو بھر کر تپ کے چرن
پکڑ کر لپٹے ہوئے شری سے کہا۔ ہے سواہی! اگر آپ شری رگھو ناگھ
جی کا بھجن کریں۔ تو میرا سہلک اٹل ہو جائے۔

تب راون نے سنا اٹھائی۔ کہے لاگ کھل پنج پر بھتائی
سنتوں میں پر یا بر تھا بھے مانا۔ جاگ جو دھا کو موہی سمانا
تب راون نے مندوری کو اٹھایا۔ اور وہ دشت بھیر اس
سے اپنی بڑائی کہنے لگا۔ ہے پیاری! میں تو ویر ناگھ ہی ڈرتی ہے۔
سفسار میں میرے جان کوئی بھی یو دھا نہیں ہے۔

بُرن کبیر یون جم کالا۔ بھج بل جنتیو سکل دگ پالا
دیو پنج نرسب بس موریں۔ کون سنیو اچا کیجے تو دیں
ورن۔ کبیر یون، بیم اور کال ان سبھی دگیالوں کو میں نے
اپنی قوت بازو سے جیت لیا ہے۔ دیوتے، دینت و ممتش
سب میرے وش میں ہیں۔ پھر تہارے ڈرنے کی کیا وجہ ہے۔
نانا بدھی تہی کہیتی بھجائی۔ سبھا ہوری بھجھ سو جانی
مندوری ہر دے اس جانا۔ کال بسیہ اچا ابھی مانا
مندوری کو بہت پرکار سمجھا کر راون بھیر راج دربا
میں مار کر بیٹھ گیا۔ مندوری نے ہر دے میں نشی کر لیا۔ کہ
کال کے وش ہونے سے مٹی کو ابھیان ہو گیا ہے۔

سبھا اس کے منتر نہہیں پوچھا کہ کون باری پوئے پوچھا
کہہ میں سچو سنو کشن نا ما۔ بار بار پر پو پو چھو کا ہا
راج دربار میں جا کر راون نے وزیروں سے صلاح
مشورہ پوچھا کہ دشمن کے ساتھ کس طرح لڑائی کرنی چاہئے۔
منتری کہنے لگے۔ ہے راکشس راج! ہے پر بھو! سنئے۔ آپ
بار بار کیا پوچھتے ہیں۔

کہہو کون بھ کرے بچارا۔ نہ کی بھالو اہار ہارا
کہئے بھلا ایسا کون سا پڑاڑ ہے جس کے کارن کہ
ہم وچار کریں ممتش، بندر اور ریچھ تو ہمارا بھوجن ہیں۔

سب کے بچن شرون سن کہہ پر سہست کر جو روری
نیتی برو دھ نہ کرے پوچھو منتر نہہ متی اتی تھوری
کانوں سے سب منتر یوں کہے بچن سن کر راون کا پتر سہست
ناگھ جوڑ کر بولا۔ ہے پر بھو! نیتی کے بر خلاف کچھ بھی نہیں کرنا چاہئے
یہ وزیر بہت ہی تھوری عقل کے نالاک ہیں۔

کہہ میں سچو سنو کشن نا ما۔ بار بار پر پو پو چھو کا ہا
بارہی ناگھ ایک کی آوا۔ تاس چرت من نہہ سب گاوا

[illegible]

لذکا کھڑا اور آگارا۔ اتنی بکیر تہہ ہوئے اگھارا
 بیٹھ جائے تہیں مندر راویں۔ لالے کتر گن گن گاویں
 لذکا کی جوٹی پرا یک بہت ہی نرالا محل تھا۔ بان پاجے کا

سو بھاگیا۔ وہاں اٹکے اور نہرو مان پر کھڑے کے چرن کھلوں کو
بہت طرح سے بارہے ہیں۔ کشمش جی کمر میں ترکش کسے اور
ہاتھ میں کشمش بالی لئے بہار داند نشان سے پر کھڑے شری رام جی
کے پیچھے پیٹھے ہیں۔

اسی ہی پر بھی گریا روپ گن دھام رام اسیں
دھنیہ لئے شریہیں نہیاں جے بہت سدا لئے لین
اس پر کار دیا، روپ اور گنوں کی کھان پر کھڑے شری رام
جی براجمان ہیں۔ وہ پُرش دھنیہ ہیں۔ جو پر کھڑے اس روپ
میں سدا نو لگاٹے رہتے ہیں۔

یورب دوسا بلوک پر کھڑے دیکھا اوت میننگ!
کہت سب ہی دیکھو سسسی ہی مرگ تپ سرائنگ
یورب کی طرف پر کھڑے شری رام جی تے چاند چڑھا ہوا دیکھا۔
تب وہ سب سے کہنے لگے۔ چندرا کو تو دیکھو۔ کیسے شیر کی طرح
لے دھڑک ہے۔

یورب دسی گری کہا نو اسی پریم پر تاب تیج بل راسی
مریت ناگ کم کینہہ بیداری۔ سسسی کیسری گنگن بن چادری
یورب دشارووی پریت کی گنہا میں رہنے والا یہ چندرا
پریم پر تاب وان، تیج اور بل کی راشی ہے۔ اندھکار روپی
اسست ہاتھی کے مستک کو کلاٹ کر یہ چندرا روپی شیر کا کش
روپی بن میں لے دھڑک گھوم رہا ہے۔

تھکے تھکے کٹا ل تارا۔ سسسی شندری کیر سنگارا
کہہ پر کھڑے سسسی مہمہ میکتا ہی۔ کہہ ہو کاہ تیج تیج متی بھانی
اکاش میں جوتا دگن ازہر ادھر کھڑے جڑے ہیں۔ یہ مانو
مٹیوں کے سمان ہیں۔ جوتا دگن روپ سندرا ستری کا شنگار ہیں
شری رام جی نے کہا۔ لہا نیو! ایسی اپنی یادھی کے انوسار وچار کر
کہو کہ جو یہ چندرا میں سیاہی نظر آ رہی ہے۔ وہ کیا ہے؟
کہہ کر دیکھو۔ گھوڑا گھوڑا آئی۔ سسسی جہنہ ریگت بھومی کے جہانی

سارا کھڑا لکھا تھا راون اس محلی میں جا کر بیٹھ گیا۔ کتر ان کے
محلی گن جان کرنے لگے۔
باجیں تالہ کھنک ج مینٹ۔ نہرتیہ گریں اچکھرا پر مینا
تال مرنگ اب زمین بج رہے ہیں۔ ناتج گھر میں جتر کیسریاں

آج رہی ہیں۔
سنا سیرست سیرس سو سخت کرے بلاس
پریم پریم ل روپ سسسی پر تری سوچ نہ تراں
وہاں ہوسدای سینکڑوں اندریوں کے سمان کھوک
ولاس کرنا رہتا ہے۔ اگر یہ اس کے سر پر خا بلوان دشمن کھڑا
ہے۔ تو بھی نہ تو اس کو کچھ چھتا ہے اور نہ ہی کچھ ڈر ہے۔
اباں سنبیل سبیل رگھویرا۔ اترے سین مہیت اتی بھیرا
سکھراپ اٹنگ اتی دیکھی۔ پریم لامیہ سم سچھر لیسیشی
ادھر سنبیل پریت پر شری رگھو ناٹھ جی بڑی بھاری سینا
کے ساتھ اترے، پریت کی ایک بہت اونچی ومنوہر ہموار اور
صاف چوٹی دیکھ کر۔

تہنہ ترو کسلے سمن شہائے۔ لکھیں بلج باٹھ ڈسائے
تا پر دچر مدول مرگ چھالا۔ تیجیں اسن اسسین کر پالا
وہاں کشمش جی نے برکشوں کے نرم نرم تے اور سندرا
پھول اپنے ہاتھوں سے سنوار کر بکھا دیے۔ ان پر سندرا اور نرم
نرم مرگ چھالا بچادی۔ اس اسن پر پر کھڑے شری رام چندرا جی
بیٹھ گئے۔
پر کھڑے سسسی سسسیں اچھنگا۔ بام دین دسی جاپید نشنگا
دھوکہ کر گمل سدا صاوت بانا کہہ لکھیں منتر ناگ کانا
شگرو کی گدیں پر کھڑا اپنا سر رکھے ہوئے ہیں۔ بائیں طرف
دھنش اور دائیں طرف ترکش رکھے ہوئے ہیں۔ اپنے ہاتھ کھلوں
سے اپنے ہاتھوں کو سولا رہے ہیں۔ او دھنش ان کے کانوں سے
گگ کر بہتہ آ رہا کوئی مشورہ کر رہے ہیں۔

پر کھیا کی اٹکد ہنونا نا۔ چرن کی چاپت بدھی نانا
پر کھو پانچیں لکھیں سیرا سن۔ لکھیں شنگ کر بان سراسن

بشن بھت کر نکھر پساری۔ جارت برہ ورت تزاری
پر بھو شری رام جی نے کہا۔ زہر چندرا کا بہت پیارا
بھائی ہے۔ اس لئے چندرا نے زہر کو اپنی چھاتی میں جگہ
دے رکھی ہے۔ وہ زہر سے بھی ہوئی اپنی گرتوں کے سموہ کو
پھیلا کر دیوگ سے ستائے ہوئے استری اور پریش کو جلاتا
رہتا ہے۔

کہہ ہنو منت سنہو پر بھو۔ مسسسی تنہا زاپرید اس
تو مورت بار بھو اربست سوئے سیامتا ابھاس

ہنومان جی نے کہا۔ ہے پر بھو! چت رما آپ کا پیارا
بیوگ ہے۔ آپ کی سندر سونوی مورتی چندرا کے ہرے
میں لپی ہے۔ وہی سانے رنگ کی جھلک چندرا
میں نظر آ رہی ہے۔

ہر پورا ہو۔ مسسسی ہی کہہ کوئی۔ ارہنہ پری سیامتا سوئی
شکر کوئے کہا ہے۔ سو رکھو ناتھ جی۔ سنئے چندرا میں پر بھو کی ساریہ
دکھائی دے رہا ہے۔ کسی نے کہا۔ چندرا کو راہو نے مارا دکھا۔ وہی
چوٹ کا کالا داغ اس کی چھاتی پر پڑا ہوا ہے۔

کوؤ کہہ جب بدھی رتی کچھ کینہا۔ سار بھاگ مسسسی کر ہر لینہا
چھو رسو پر گٹ اندرا راہیں۔ تنہی گٹ بھئے بھ پر چھاپیں
کوئی کہتا ہے، کہ جب کام دیو کی استری کے ہرے کو برہما
جی نے بنایا۔ تب انہوں نے چندرا کے اتم جھٹے کو نکال لیا۔
جس سے رتی کا ٹکٹہ تو سندربن گیا۔ لیکن چندرا کی بھاتی میں
سوراخ ہو گیا۔ وہ سوراخ چندرا کی چھاتی میں اب تک ہے۔
اور اس کے نیچے میں سے آکاش کی کالی چھایا نظر آ رہی ہے۔
پر بھو کہہ گرل بن بھو مسسسی کیرا۔ اتی پرید بچ ارنہہ سیرا

نواہن پارائن سالوں شرام

کہت بھیشن مسسہو کر پالا۔ ہوئے نہ تڑت نہ بارد مالا
لنگا سکھر اُپر آگارا۔ تہنہ نہ کندھر دیکھ اکھارا
بھیشن بولے۔ ہے کر پالو پر بھو! سنئے یہ نہ تو بھلی ہے
اور نہ بادلوں کی گھٹا ہے۔ لنگا کی چوٹی پر ایک محل ہے۔ وہاں دس
مگھ راون اکھاڑا دیکھ رہا ہے۔

چھتر میگھ ڈمیر سہر دہاری۔ سوئی جنو جلد گھٹا اتی کاری
مندو دری شرون تا تنکا۔ سوئی پر بھو جنو دامنی و منکا
ہے پر بھو! راون نے سر پر جو نیلا جھنڈا بن کر رکھا ہے۔ وہی
مانو بادلوں کی نہا کالی گھٹا ہے۔ مندو دری کے کرن بھول کانوں میں
بل رہے ہیں۔ مانو وہی بھلی چک رہی ہے۔

یون تہنہ کے بچن سن ہنسے رام سجان
وچہن دس اولوگ پر بھو بولے کر پاندھان
پن گمار ہنومان جی کے بچن سن سر گیتہ شری رام جی ہنسے پھر
بچن کی طرف دیکھ کر کہتا پاندھان شری رام جی بولے۔
دیکھ بھیشن وچہن سنا۔ بچن گھمنڈا منی بلا سنا
مندر مدھر گریجے گھٹا کھورا۔ ہوئے بڑی جن اپل کھورا
ہے بھیشن! دیکھو۔ بچن کی طرف گھنے اداں کیسے لکھے
ہوئے ہیں۔ اور بھلی چک رہی ہے۔ بادلوں کی گھٹا کھوڑ گھٹاں سیٹھ
سیٹھ سر سے گرج رہی ہیں۔ کہیں کھوڑ اولوں کی برشا نہ ہو۔

سین کر سوچ سوچ کر رہ جاتی۔ گونے بھون سکل سر نامی
مند و دری سوچ ارب سو۔ جب تے ترون پر مہی کھسیو
سب اپنے اپنے گھروں میں جا کر آرام کرو۔ یہ سن کر سب نے
سر جھکا کر اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ جب سے کانوں کے
کرن پھول کٹ کر زمین پر گر پڑے تھے تب سے مند و دری کے
من میں بہت چنٹا ہو گئی۔

سجل نین کہہ جاگ کر جوری۔ سنہو پران پتی بہنٹی موری
کنت لام برودھ پر مہر ہو۔ جان منج من پٹھ من دہر ہو
آنکھوں میں آنسو بھر کر اور دونوں ہاتھ جوڑ کر راؤن سے
کہنے لگی۔ ہے پران ناٹھ! میری پرا تھنا سنٹے۔ ہے پتی دیو!
شری رام جی سے دیر بھاو کر نا چوڑ دیجئے۔ انہیں سادھا دن
منش سمجھ کر من میں فضول بٹھ نہ کیجئے۔

لسو روپ رگھو تبس منی کر مہوچن بسوا سن
لوک کلپنا سید کر انگ انگ پر تتی جاس
میرے ان بچوں پر یقین کیجئے۔ کہ رگھو کل کے سرتاج شری
رام جی دشو روپ بھگوان ہیں۔ ویرا ان کے سمبندھ میں یہ
کلپنا کرتے ہیں۔ کہ سب لوگ ان کا ایک ایک انگ ہے۔
پدیا تال سیس اچ دھا ما۔ اپر لوک انگ انگ بشرا ما
بھری بلاس بھینکر کالا۔ نین دوا کر کچ گھن مالا
باتال اس ویاٹ بھگوان کے چرن میں برہم لوک سر
ہے۔ اور نیچ کے لوگ ان کے درمیان کے حسب انگ ہیں
مہا بھینکر کال ان کی جنبش ابرو ہے سورج انکی آنکھ ہے
باروں کا سمو ان کے بال ہیں۔

جاس گھران اسونی کمارا۔ لشی ارو دوس نمیش اپارا
شرون سادس سید بکھانی۔ مارت سواسن گم نیچ باننی
اشونی کمارا ان کی ناک ہے۔ رات اور دن مانو انکی نیکوں کا

با جہیں تال ہر دنگ الوپا۔ سوئی رو مدھر سنہو سر بھو پا
پر بھو مسکان سمجھ بھیمانا۔ چا پ چڑھلے بان سندھانا
ہے دیوتاؤں کے سوامی! اس اکھارے میں جولا تانی
مال اور ہر دنگ نچ رہے ہیں۔ وہی مانو بادلوں کی مٹھی مٹھی گرج
ہے۔ راؤن کا ابھیمان سن کر پر بھو مسکرانے انہوں نے دھنش
سنہال کر اس پر بان چڑھا لیا۔

چھتر مکٹ تانک تب ہتے ایکہیں بان
سب کے دھیت جہی پرے مرم نہ کوو جان
بھگوان نے ایک ہی بان سے راؤن کے چھتر مکٹ اور
مند و دری کے کرن پھول کاٹ ڈالے۔ سب کے دیکھتے دیکھتے
وہ زمین پر آ پڑے۔ لیکن اس کا بھید کسی نے بھی نہیں جانا۔
اس کو تنگ کر رام سر پر بیدو آئے نشناک
راؤن سمجھا سسناک سب کچھ ہمارا سن بھناک

ایسا تماشہ کر کے شری رام جی کا بان پلٹ کر ترکش میں
آگن گھسا۔ راؤن کی ساری بھارنگ میں بھناک دیکھ کر سہم گئی۔
کمپ نہ بھونی نہ مرت بسیشا۔ اتر سسندر کچھ نین نہ دیکھا
سوچیں سب سوچ ہرے مہاری۔ اسگن بھینو بھینکر بھاری
نہ تو زمین کا پی اور نہ آدھی ہی ملی آنکھوں سے نہ کسی اتر
شستہ کو ہی دیکھا۔ پھر چھتر مکٹ اور کرن پھول کیسے کٹ کر گر پڑے۔
سب اپنے اپنے ہر دوں میں سوچ رہے ہیں کہ بڑا بھینکر اشگن

ہو گیا ہے جس کو دیکھ سچا ہے پانی۔ جس میں کچھ جھکتی بنائی
دس مکھ دیکھ سچا ہے پانی۔ جس میں کچھ جھکتی بنائی
سہر سو گرے سنٹ سچا ہے جانی۔ مکٹ پرے کس اسگن تادی
سینھا کو سہی ہوئی دیکھ کر دس مکھ راؤن ہنسنا اور کیتی روج
کر یہ بچن کہنے لگا۔ کہ جس کے لئے سدا ہر دں کا کٹ کر کرنا بھی
شجھ ہوتا رہا ہے۔ بھلا اس کے لئے مکٹ کا کرنا کیسے اشگن
ہو سکتا ہے۔

بارے میں سب سچ ہی کہتے ہیں کہ آٹھ دوش ان کے ہر دے میں
سدا رہتے ہیں۔

ساہس انہیں چیلتا مایا۔ بھے ابھی ایک اسوچ ادا یا
رہو کر روپ کل میں گوا۔ اتنی لہساں بھے موہی مٹاوا
بھٹھ، جھوٹ، چھلنا، کیٹ، ڈر، اکیان ناپاک ہیں۔
نردیتا (بے رحمی) یہ آٹھ دوش ہیں جو استری کے سمھاوا میں
سدا بنے رہتے ہیں۔ تو نے دشمنوں کا دوش روپ گایا ہے۔
اور مجھ کو سنا کر بڑا بھاری ڈر دکھایا ہے۔

سوسب پر یا سرج لیس موہیں۔ سمجھ پرا پر سدا اب تو میں
جانیوں پر یا توری چترانی۔ ابھی بھی کہو موری پر بھٹائی
ہے پیاری۔ یہ سب چراچر دشتو تو سمھاوا سے ہی میرے
دش میں ہے تیری کرپا سے مجھے اب جان پڑا ہے۔ ہے پر یہ!
میں تیری چترانی کو جانتا ہوں۔ تو نے اس پر کار میری مہا کا دشمن کیا

تو بت ہی گورھ مرگ لو چنی۔ سمجھت کھد منت بھے موہنی
مندو دری من مٹھ اس ٹھیکو۔ پیاسی کال بس متی بھم بھیکو
ہے مرگ نبی! تو نے بہت ہی گورھ بات کہی ہے۔ جو چار
نے پر کھد دینے والی اور ٹھنے پر نڈر بنا دینے والی ہے مندو دری
نے من میں لقین کر لیا کہ کال کے دش میں ہو کر پٹی دیو کی عقل ماری
گئی ہے۔

ابھی بھی کرت بنو دہ پرات پر گٹ دس کندھ
سرج اسٹک لٹاک پتی سمھا لیکو مد اندھ
اس پر کار کر پڑا کرتے کرتے راوون کو سویرا ہو گیا۔ تب سمھاوا
سے ہی نڈر اور اہنکاری راوون سمھائیں گیا۔

کھولے پھرے نہ میت جدی سدا برہمیں جلد
مور کھ ہرے نہ میت جوں گورھ میں برہمیں سم
جیسے بادلوں کے امت روپی جل برسا نے سے بھی میت کا پیٹر
پھلتا پھولتا نہیں۔ ویسے ہی برہم جیسے مہا گیتی گرو کے گیسان

کھولنا اور موندنا ہے۔ جس اطراف ان کے کان ہیں۔ وہر اٹکی
بانی ہے۔ والو سانس کا آنا جانا ہے۔ ایسا وہر کہتے ہیں۔

ادھر لوکھ جم دین کرالا۔ طایا پاس باہو دگپالا
آنن امل امیو پتی جیہا۔ استیتی پالن پر لے سمیہا
لاچ ان کا ہونٹ ہے۔ یکم راج ان کے بھیا ناک دت
ہیں۔ مایا ان کی ہنسی ہے۔ دگپال بازو ہیں۔ اگنی ان کا گھم ہے۔
دورن جیہ ہے پیدایش و پرورش اور فقا یہ ان کی کرپڑ ہے۔

روم راجی اسٹا دس بھارا۔ استھی پیل ستر تانس جارا
اور اوڈھی ادھگو جاتنا۔ جگ مٹے پر بھوکا بھرہ کلہنا
اٹھارہ قسم کے بے شمار نباتات ان کے روم ہیں۔ پریت
ان کی بڑیاں ہیں۔ اندیاں ان کی انتریاں ہیں۔ سمت در پیٹ ہے
نرک جنگی نیچے کی اندریاں ہیں۔ یہ ریشوا نر بھگوان کی اننت
کلہنا ہے۔

اہنکار سویدھی آج من سسی چت مہان
منج باس سچر اچر روپ رام بھگوان
شوجی جن کا اہنکار ہے۔ برہما بدھی ہے چندرمان ہے
وشنو چیت ہے۔ انہیں جڑ چتین روپ بھگوان شری رام جی
نے منش روپ میں نواس کیا ہے۔

اس کی استویران تپ پر بھوسن بیرو بہا ہے
پریتی کرہور گھو بیرو پر دم ہی وات نہ جائے
ہے پران ناٹھ اسٹے۔ ایسا وچا کر پر بھو شری رام جی سے
ویر کرنا چوڑ دیجے۔ اور ان کے چرنوں میں پریم کیجے۔ تاکہ میرا
سہاگ بنا رہے۔

بہنسا ناری پن سن کا نا۔ اہو موہ مہا بلوانا
ناری سمھاوا وختیہ سب کہیں۔ اوگن لٹھ سدا اڑتہ ہیں
اپنی پیاری شینی کے پنجن کانوں سے سن کر راوون ہنس کر
کہنے لگا۔ اہو موہ کی مہا بڑی بلوان ہے۔ استری کے سمھاوا کے

انگڈ اٹھا۔ اور کہنے لگا۔ ہے شری رام جی! آپ کی جس پر کر پاپ ہو
وہی گنوں کا سمندر ہو جاتا ہے۔

سو کم سیدھ سب کا ج ناٹھ ہو چکی اور دوسرو
اس بچار جُپ راج تن پکست ہر شرت سیدھ

ہے ناٹھ! آپ کا کام تو اپنے آپ ہی سیدھ ہے۔ مجھے تو
آپ آدرے رہے ہیں ایسا دھار کر پوراج انگڈ میں پرست
ہو گیا۔ اور اس کا شری رام کے پکست ہو گیا۔

بندی چرن اردھر پیکھتانی۔ انگڈ علیو سب ہی سہرو نانی
پر پکھو پرتاپ ار سہج اسنکا۔ دن باکر ابالی شت بانکا

چرن کی بندنا کر کے اور پکھو کی جہا کو ہر دے میں دھارن
کر کے باقی سب کو سہرو نوکر انگڈ لنکا کو چلے پر پکھو کے پرتاپ کو
ہر دے میں دھارن کئے ہوئے دن دھیر بائی کمار بانے ویر کی طرح
سے ندرتیں۔

پرت پکھت راون کر بیٹا۔ پکھلت پاسو ہو گے کھیلٹا
بات ہیں بات کرش پرتھو آئی۔ جھگ اکل بل پیتی تر نانی

جب انگڈ جی لنکا میں داخل ہوئے تو انہیں راون کا کوئی
ایک پتر کھیلٹا ہوا اتفاقاً بل گیا۔ باتوں باتوں میں دونوں
جھگڑا ہو گیا۔ دونوں ہی لاشانی بلوان تھے۔ اور ساتھ ہی دو نو
ہم عمر جوان تھے۔

تہیں انگڈ کہنے لات اٹھائی۔ کہہ پرت پکھو پکھوئی بھووانی
شچر نکر دیکھ بھٹ بھاری۔ جہت تہت چلے نہ سکھیں پکاری

اُس نے انگڈ کے مارنے کو لات اٹھائی انگڈ نے اس کا دھیر پیر پٹ
کر زمین پر اس کو پٹک کر مار گرایا۔ راکش سوں کے گروہ بھاری
پودھا کو دیکھ کر ادھر ادھر بھاگ گئے۔ دُر کے مارے کسی نے شہر
بھی نہ بچایا۔

ایک ایک سن مرم نہ کہیں۔ سچہ تاسو مدھ پٹپ کر رہیں
پکھو کلاہل نکر محساری۔ اوڑکی لنکا پھیں جاری

اُپدیش کرتے پر بھی موڑکھ کے ہرے میں گیان نہیں ہوتا۔

اہاں پرات جاگے رگھو رانی۔ پو پھامت ست سچو پو لانی
کہو سیک کا کرے اُپائی۔ جامونت کہہ پد سہرو نانی

ادھر سبیل ریت پر صبح ہونے پر شری رگھو ناٹھ جی جاگے اور
سب منتر یوں کو بلا کر صلاح مشورہ پو پھنے لگے۔ کہ جلدی کیا
اپنے کیا جائے؟ جامونت نے شری رام جی کے چرنوں میں
سہجہ کا کر کہا۔

سنتو سہر پکھت سہکل اربا سہی۔ بڑھی بل تیج دھرم گن راسی
منتر کہنوں بچ منی انوسا۔ دوت پکھائیے بالی کمارا

جے سہر وگہ سہرو انتربانی پر پکھو! ہے بڑھی بل تیج دھرم اور
گنوں کی راسی! سنتے ہیں اپنی بڑھی کے مطابق صلاح دیتا جو۔
میری بڑھی یہ کہتی ہے۔ کہ بالی کمار انگڈ کو اپنی طرف سے دوت
بنا کر راون کے زیوار میں بھجیا جائے۔

رنیک منتر سب کے من مانا۔ انگڈ سن کہہ کر پاندھاتا
بالی تینہ مہی بل گن دھاما۔ لتکا جا ہو بات حم کا نا

جامونت کی نیک صلاح سب کے من کو اچھی لگی۔
تب کر پاندھان انگڈ سے کہنے لگے۔ ہے بل بڑھی اور گنوں
کے بھنڈار بالی کمار! ہے بات! تم میرے کام کے لئے لنکا

چاؤ۔ بہت بھلے تمہاری کا کہیوں پریم جیت میں جانست ایہوں
کا ج ہمارا تاس بہت ہوئی۔ ز پوسن کر پھو پت کہی سوئی

بہت سمجھا پکارا کہ نہیں کیا کہوں! یہ جانستوں کہ تم بے حد
چیت ہو۔ تم جا کر راون سے وہی بات کرنا۔ جس میں کہ اس کی بھلائی
ہو اور ہم را کا ر یہ سیدھ ہو۔

پر پکھو اگیا دھیر سب چرن بندی ہی انگڈ اٹھیلو

سوئی گن ساگر ایس رام کر باجس اپر کر ہو

پر پکھو کی آگیا کو سہرہ کر اور اُن کی چرن بندنا کر کے

کوئی ایک دوسرے کو اصلی بھید نہیں بتلاتا۔ راؤن کا
پتھر مل پھوٹا جان کر ڈر کے مارے سب چپ سادھ لیتے
ہیں۔ لنگا بھر میں شور و غل مچ گیا کہ جس بندر نے لنگا بھلائی تھی
وہی پھر آگیا ہے۔

اب دھوں کہا کر یہی کرتا رہا۔ اتنی بھیت سب کر ہی بکیرا
نہو پونچھیں مگ دھیں دیکھائی۔ جیسی بلوک سوئی جائے بھلائی
ڈر کے مارے سہے ہوئے رکشس و چار کر رہے ہیں۔ کہ
نہ جانے بدھاتا۔ اب کیا گل کھلائے گا۔ وہ بنا یوچھے ہی انگڑ کو
راستہ بتلا دیتے ہیں۔ انگڑ جس کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھتے ہیں
وہ ڈر کے مارے سوکھ جاتا ہے۔

گیتو سبھا دربار تب سحر رام پر کچ
شکھ کھنوں ات ات چتو دھیر سیر بل پچ
شری رام جی کے چرن کمبلوں کا سمن کرتے ہوئے انگڑ
راؤن کے راج دربار کے دوار پر پہنچے۔ اور وہ دھیر ویر اور بل
کے راشی انگڑ شیر کی طرح بجا درانہ نشان سے ادھر اُدھر پھرنے
لگے۔

ترت لسا چر ایک پھٹاوا سما چار راؤن ہی جتاوا
سنت ہنسی بولا دس سبسا۔ اہنہ بول کہاں کر کیسا
نورا ہی انگڑ نے راؤن کے پاس ایک رکشس کو بھیج کر
اپنے آنے کی اطلاع کر دی۔ سنتے ہی راؤن ہنس کر بولا۔ اُسے بلا
لاؤ۔ دیکھیں وہ کہاں کا بندر ہے۔

اکیس پائے دوت بہہ دھائے۔ کی کھڑی بول لے آئے
انگڑ دیکھ دسان و سیریس۔ بہت پران کچل گری جیسیں
راؤن کی آگیا باکر بہت سے دوت دوڑے اور ہاتھی کے
سے بل والے بندر انگڑ کو بولا لائے۔ انگڑ نے راؤن کو ایسے سیٹھے
پھوٹے دیکھا۔ جیسے کہ جیتا جاگتا سرے کا پہاڑ ہو۔

بھگیا ٹپ بہر سرنگ سما نا۔ رومانی لتا جنو نا نا
مکھ ناسا کین اُرو کا نا۔ گری کندرا کھوہ انو نا نا

گیتو سبھا میں نیگ نہ مرا۔ بالی تنہی اتی بل بانگرا
اٹھے سبھا سبھی کہنہ دیکھی۔ لاواں اُرجا کرودھ لسیشی
ہا بلوان دیرانے بالی گمرا انگڑ جی درابھی نہ جھکے۔ وہ
بے دھڑک راؤن کے دربار میں جیسے گئے۔ بانر کو دیکھ کر ساری
سبھا اُٹھ کھڑی ہوئی۔ یہ دیکھ کر راؤن کے من میں بڑا کرودھ
ہوا۔

جھماکت گچ جو تھ فہنہ نی نی پل چلے
رام پرتاپ سحر منا ملٹھ سبھا سر و ناٹے
جیسے مست ہاتھیوں کے گرد میں شیر بے دھڑک ہو کر
چلا جاتا ہے۔ جیسے ہی شری رام جی کے پرتاپ کا من میں سمن
کوکے بے دھڑک ہو کر انگڑ سیر کر راج سبھا میں پہنچ گئے۔
کہیں کنڈھ کون میں بندر۔ میں رکھو سیر دوت دسکندھر
حم جنک ہی تو ہی رہی متائی۔ تو بہت کارن آئیوں بھائی
راؤن نے کہا۔ ارے بندر! تو کون ہے؟ انگڑ نے کہا۔
ہے دسکندھرا میں شری رکھو سیر جی کا دوت ہوں۔ میرے پتا
اور تمہاری آپس میں دوستی تھی۔ اس لئے ہے بھائی! میں
تمہاری ہی بھلائی کے لئے آیا ہوں۔

اتم کل پست کر ناتی۔ سو برنجی پوجیو بہر بھانتی
برپا سیکو کینہ سب کا جا۔ جتیتو لو کپال سب راہ
تمہارا اتم کل ہے۔ پست رشی کے تم کو ترے ہو۔ شوبی
اوہ برہما جی کی تم نے بہت پرکار سے پوجا کی ہے۔ ان سے
وردان پا کر سب کا یہ سبتھ کر لئے اور سب لو کپالوں اور راہوں
کو تم نے جیت لیا ہے۔

نرپ اھیمان موہ لیں کمبا۔ ہر نہو سیتا جگد مبا

انگد تہیں بالی کر بالک۔ اچھی ہوئی کل گھاگ
گر کھنہ گھو ویرتھ تہہ جاسیہو۔ کھنہ تاپس دوت کہا سہو
ارے انگد کیا تو ہی بالی کا پتر ہے؟ ارے کل کا ناش
کرنے والے۔ تو تو اپنے کل روپی بانس کو بھسم کرنے کے لئے
اگنی روپ پیدا ہوا۔ تم اپنی ماما کے گھر میں ہی کیوں نہ نشٹ ہو گئے؟
تو تو ویرتھ ہی جتنا جو اپنے مہ سے تپستویوں کا دوت کہلانے
میں فخر محسوس کرتا ہے۔

اب کہہ کسل بالی کہتہ اسی۔ ہنسنی کھن تب انگد کہیٹی
دن دس گئیں بالی ہیں جانی۔ پوچھو کسل کسل سکھا اڑ لائی
اب بالی کی کسل تو بتا؟ وہ آج کل کہاں ہے یہ کھن بن کر
انگد نے ہنس کر جواب دیا چند روز بعد تم بھی بالی کے پاس
جا کر رہیں گلے لگا کر انکی کسل پوچھ لینا۔

وام بروہہ کسل جس ہوئی۔ سو سب تو ہی ساٹھی سوئی
سنو کھنہ کھنہ من تالیں۔ شری گھو میرے نہیں جالیں
شری رام جی سے ویر کرنے پر جیسی کسل ہوتی ہے وہ سب
حال بالی نہیں خود سنا دے گا۔ ارے سورکھ! سنی دشمن کے
دلوں میں پھوٹ ڈالو اور راج کرو کی بھید بنتی اس شخص پر اپنا
پرکھاؤ ڈالتی ہے۔ جس کے ہرے میں شری رکھو ویر جی نہ ہوں۔

ہم کل گھاگ ستیتہ تہہ کل بالک ہن سہیں

اندھیو بادھرنہ اس کہہ میں نین کان تو ہیں

سج ہے۔ میں تو کل کا ناش کرنے والا ہوں اور ہے راون!
تم کل کے رکھشک ہو یہ بات تو اندھے اور بہرے بھی نہیں کہتے۔
تہا بے تو ہیں انکھیں اور میں کان ہیں۔

سویرچی سرنی سمدانی۔ چاہت جاس چرن سیدو کاٹی
ناش دوت ہوئے ہم کل بورا۔ ایسہ ہوں متی اربہرہ تو را
شوبھی، برہما جی اور مونیوں کی منڈلیاں جن کے چوڑی کی سیو

اب کھنہ کھنہ تہہ مور۔ سب اپرا وچھی پر ہو مور
راج کے اھیان سے یا گیان ویش ہو کر تم جگت ما
یستاجی کو ہر لائے ہو۔ اب تم میری نیک صلاح سنو! اس کے
مطابق چلنے سے پرکھو شری رام جی تہارے سب تصوروں کو
محاف کوڑیں گے۔

دن گھو ترن کھنہ کھناری۔ یہ کھن بہرہ سنگدج ناری
سادر جنک سٹاکر آگئیں۔ ابھی بھی چلیو سکل بچے تالیں
واتوں میں تنکا کڑ کر گئے ہیں کھناری ڈال کر اور اپنے سار
پر پورا اور رانیوں کو ساتھ لے کر آدر کے ساتھ جانگی جی کو آگے
کر کے سب بچے پھر ذکر شری رام جی کے پاس چنوں۔

پر نقیال رکھو ہنس متی ترا ہی فری لب موہی
اوت گرا متت پرکھو اچھے کرے تو نہی

اُن کے پاس جا کر دین دکھوں کی طرح بنتی کرو۔ کہ ہے
شرنگوں کے بالک رکھو ہنس کے سراج میری رکھشا کیجئے۔ درو
بھری فریاد سن کر پکھو شری رام جی تمہیں تر بچے کر دیں گے۔

رے کپی پوت بول سچاری۔ موکھ نہ جانی ہی موہی سراری
کہنہ نام جنک کر کھانی۔ کبھی تالیں مانیتے متانی
راون نے کہا ارے بندر کے بچے! اٹھ سنبھال کر بول۔

ارے سورکھ! کیا تو مجھ دیوتاؤں کے شتر کو نہیں جانتا۔ ارے
کھانی اپنا اور اپنے باپ کا نام تو بتا۔ تو کس سمندھ سے میرے
ساتھ راستی جلاتا ہے۔

انگد نام بالی کر مٹا۔ تاسول کہوں کھنہ ہی بھجیا
انگد کھن سنت سکپا نا۔ رہا بالی باتر میں جانا
انگد نے کہا۔ میرا نام انگد ہے۔ اہ میں بالی کا پتر ہوں۔
اُس سے کبھی آپ کی ملاقات ہوئی تھی! انگد کے چن بن کر راون
کے شرا گیا۔ اور لالباں مجھے یاد ہے بالی نام کا ایک بندر تھا۔

جنی جلیسی جبر جنتو کی سٹھ بلوک مم باہو

لوکیال بل پیل سسی گر سن ہیو سب راہو

راون نے کہا۔ ارے جبر جنتو بند ایک ایک
ذکر۔ ارے مورکھ! میری ان بھجاول کو دیکھ۔ یہ
سب لوکیالوں کے ہا بل روپی چندرا کو گر سننے
کے لئے راہو ہی ہیں۔

جی نہ سرمم کر نہ کملنہ پر کر باس

سو بھت بھیسو مرال او سمبھو بہت کیلا س

کیا تو نے سنا نہیں کہ آکاش ٹوپی تالاب میں میری
ان بھجاول روپی کلوں پر رہ کر شوجی سہو کیلاش تھیں
کی طرح شوجھ کو پراپت ہوا تھا۔

تمہرے کٹاک ماچھ سنو انگل۔ موس بھری کون یو دھا پند

تو پھونکھو نارہ برہ بل ہینا۔ انج تاس دکھ دکھی طینا

ارے انگل! سن۔ بتا تیری فوج میں ایسا کون سا

یو دھا ہے۔ جو میرے ساتھ ٹکڑے سکے کا تیرا سوامی

تو نے اس کے دیکھ میں اپنا بل کھو چکا ہے۔ اور اس کا

چھوٹا بھائی اس کے دکھ کو دیکھ کر دکھی اور اس ہے۔

تمہرے سگریو گول درم دوو۔ انج ہمار بھیر واتی سوو

جاہونت منتری اتی بورھا۔ سوکھو سب سمراروڑھا

تم اور سگریو تو دونوں ندی کے کنارے کے رخت جو۔

میرا چھوٹا بھائی بھیشن جو ہے وہ تو سبھاؤ سے ہی

ڈرچوک ہے منتری جاہونت بہت بوڑھا ہو گیا ہے۔ وہاں

کرنا چاہتی ہیں۔ اُن کی دوت ہو کر میں نے اپنی کل کو ڈوبو یا!
ارے ایسی بُدھی ہونے پر تیرا ہر وہ بھٹ کیوں نہیں جاتا۔

سن کھوور بانی پکی کیری۔ کہت دسانن نین تیری

کھل تو کھنن کچن سب کہیوں۔ نیتی دہرم میں جاہنت اہلیوں

انگد کے کھوور بچوں کو سن کر راون انکھیں تر بھی

کر کے کہنے لگا۔ ارے دشت! میں تیرے سب کھوور

بچن اس لئے سہہ رہا ہوں کہ میں نیتی اور دہرم کو جانتا ہوں۔

(دوت کو مارنا راج نیتی میں دوش مانا گیا ہے۔ اس لئے

راون کہہ رہا ہے کہ نیتی کا لحاظ کرتے ہوئے میں تمہاری
سخت کلامی کو سن کر برداشت کر رہا ہوں۔ اور تمہیں کچھ
ڈنڈ نہیں دیتا۔

کہہ پکی دھرم سیتا توری۔ ہم ہوں سنی کرت پر تیرا چوری

دیکھی نین دوت رکھواری۔ یوڑ نہ مر دہرم برت دھاری

انگد نے کہا۔ میں بھی تمہاری دہرم شیتا سن رکھی

ہے۔ تم نے پرانی استری کی چوری کی ہے۔ بس یہی تمہاری

دہرم شیتا ہے۔ اور دوت کی رکشا کی بات تو میں نے

اپنی آنکھوں سے دیکھ لی ہے۔ تم ایسے دہرم برت دھاری
ڈوب کر مر کیوں نہیں دیتے!

کان ناک بنو بھگنی نہاری۔ چھا کینہہ تہہ دہرم بھاری

دھرم سیتا تو جگ جانی۔ پاوا دس مم ہوں بڑ بھائی

اپنی ہن کے ناک اٹھ کلان کئے ہوئے دیکھ کر بھی

تمہ نے دہرم کا وچار کرتے ہی تو سہل کر دیا تھا۔ تمہاری

دہرم شیتا تو سنسار بھری مشہور ہے۔ ہم بھی خوش
قبہت ہیں جو ایسے دہرم اتما کے درشن پا گئے۔

(नोट) ये मन्त्र्योन्मत्तक ६५४/६५५

● भगवान शिव से प्रार्थना ●

नमामीश मीशान निर्वाण रूपं ।

विमु व्यपकं ब्रह्म वेद स्वरूपं ॥

निजं निर्गुणं निर्विकल्पं निरीहं ।

चिदाकाश माकाश वासं भजे ५ हं ॥ (१)

निराकारमोकार मूलं तुरीयं ।

गिराञ्जन गोतीत मीशं गिरीश ॥

करालं महाकाल कालं कृपालं ।

गुणानार संसार प्राप्तिं नतो ५ हं ॥ (२)

तुषाराद्रि संकाश गौरं गंधीरं ।

मनोभूत कोटि प्रभाश्री शरीरं ॥

स्फुरन्मौलि कल्लो लिनी चारुगंगा ।

तसद्वाह बालेन्दु कंठे भुजंगा ॥ (३)

चलत्कुण्डलं भ्रू सुनेत्रं विशालं ।

प्रसन्नाननं नील कंठं दयालं ॥

मृगाधीश चर्माम्बरं मुण्डमालं ।

प्रियं शंकरं सर्वनाथं भजामि ॥ (४)

प्रबलं प्रकृष्टं प्रमूर्धनं परेशं ।

अर्धहं अर्धं भातु कोटि प्रकाशं ॥

प्रथः शूल निमूर्धनं शूलपाणिम ।

भजे ५ भवानी पतिं भावगन्धं ॥ (५)

कलातीतं कल्याण कल्याणकरी ।

सदा सज्जनानन्दं दंष्ट्रा पुरारी ॥

चिदाज्ञानं सन्दोहं मोहापहारी ।

प्रसीद प्रसीदं प्रमो प्रमथारी ॥ (६)

न यावद् उमानाथ पादारं बिन्दं ।

भजतीह लोके परे वा नाराणं ॥

न तावत्सुखं शान्तिं सन्ताप नाशं ।

प्रसीद प्रभोसर्व भूताधि वासं ॥ (७)

न जानामि योगं जपं नैव पूजां ।

नतो ५ सदा सर्वदा शम्भु पुण्यं

जरा जन्म दुःखौघ तात्पर्य मानं ।

प्रभो पाहि आपन्ननामीश शंभो ॥ (८)

طانی میں ڈٹ کر کھڑا نہیں ہو سکتا۔

سب کرم جانیں نلی سیلا - ہے کئی ایک مہا بل سیلا
اوپر تھم تھم جیہیں جارا - سنت بچن کہہ نالی کسارا
نلی اور نلی جو دو نو مہا جی ہیں - وہ نہ صنعت کار ہیں - بھلا وہ
رنا کیا جانیں ؟ ہاں جو بار یہاں پہنچے اگر دکھا جلا گیا ہے وہ ضرور
مہا بلوان ہے - یہ بچن سنکر بالی کار را نگر بولے -

ستیت بچن کہو کہو پھر تانا - سا پچھیں کیس کیس پیر واپا
راون نگر الپ کپی وہی - سن اس بچن ستیت کو کیس
ہے راکش راج اسکی بات کہو - کیا اس بامنے پیر
ہی نکا کو جلا دیا ؟ راون جیسے مہا بل کی لٹکا کو ایک تھم بندر نے
جلا دیا اس بات کو کوئی بھی ماننے کا
جوانی بھٹ مسرا سہو راٹن - سو سکر لیکر لکھو دھادن -
چلے بہت سو بیر نہ ہوئی - پچھو انجیر بن ہم سہوئی
ہے راون اس بند کو تم بہت بل تالی بودھا مان کر اس
کی مستی کر رہے ہو - وہ تو سکر لیکر ایک جھوٹا سا دور کر جئے والا
ہر کار ہے وہ جلتا تو خوب ہے لیکن وہ بودھا نہیں ہے اس کو تو ہم
نے صرف ستیا جی کی خبر لانے کے لئے بھیجا تھا -

ستیت بچن کہو کہو پھر تانا - سا پچھیں کیس کیس پیر واپا
پچھو کہو کہو پھر تانا - سا پچھیں کیس کیس پیر واپا
کیا سچ سچ ہی پچھو کی آگیا پائے بغیر اس بامنے لٹکا کو
جلا دیا ؟ شاہو پیر کا رن ہے کہ وہ واپس لوٹ کر سکر لیکر کے پاس
نہیں گیا اور نہ اسے مارے گئے ہیں چھپ گیا -

ستیت بچن کہو کہو پھر تانا - سا پچھیں کیس کیس پیر واپا
کو تو تم ہماری لٹکا اس تو سن کر ت جو سوہ
ہے راون ! تم نے سب کچھ سچ ہی کہا ہے - تمہارے بچن
نک کر جیسے کچھ بھی غصہ میں ہے - دراصل مہا بلی فوج میں کوئی بھی ایسا
بودھا نہیں ہے - جو تمہارے ساتھ لڑائی کر کے شوہا پائے -

پر تانی بڑو دھ سمان سن کر یے تیتی اس اسی
جون مرگ تپی بدھ مید کہن بھل کہے کو تو تانی
پر تانی اور دیر مہا بل راون سے ہی کرنا چاہئے تیتی اسی ہی ہے

شیر اگر منیدک کو مارے تو کیا اسے کوئی بھلا کہیگا -
جہاں بھٹا رام کہتے تو ہی بدھیں بڑو دھش
تیتی بھٹن و سنگھ سکو چھتر جاتی کر دوش
الرج تمہارے مارنے میں تیری رام جی کی کسر شان ہے - اور
بڑو دھش ہے - تو بھی ہے راون ! سکو کھتری جاتی کا کرودھ بڑا
کھن تہا رہے -

بکراتی دھن بچن سر سردے دہو رلو کیس
پر تانی اتر سر سبتہ ہنو کا دھت بھٹ و سس
طیر ہے ترچے کھن روپی دھش سے بچن روپی ہاں مار کر
نے راون کی بھائی کو جلا دیا - بودھا دس ٹکھ راون انگ کے بچن روپی
بالوں کو اپنی بھائی سے ترگی بترگی جواب روپی جھوٹا رکین نکھٹے کاؤڈا
سے مانو نکال رہا ہے -

بھنس بولینو دس مول ت کی کا ٹر گن ایک
جو پرتی پائے تائیں بہت کرے پائے انیک
تب دس ٹکھ راون بھنس کر بولا - بندر میں ایک قری انوکھی صفت
ہے کہ جو اسے پاتا ہے - اس کی بھلائی کے لئے وہ بے شمار دوش
کرنا ہے -

دھنیہ کیس جو پرتی پچھو کا جیا - جہاں تہہ ناپے پر سر لاجب
ناج کوڈ کر لوگ رہ جاتی - تہی مت کہے نہرم نینا جی
بند دھنیہ ہے - جو اپنے پچھو کے کام کے لئے دیہا روبر
شرم دھیا چھوڑ کر آ جتا ہے - نایج کوڈ کر لوگوں کو خوش کرنا ہے اپنے
سوامی کی بھلائی کرنا بندر کے دہرم کی جڑانی ہے -

انگ سوامی بھکت تو جاتی - پچھو گن کس نہ کہی اسی بھانتی
بچن گن کا کہت پریم بھجنا - تو کھٹ رتی کھڑیں نہیں کھنا
ہے انگ تیری جاتی سوامی بھکت ہے - پھر بھلا تو اس خلق
سجھا کے کالہ کیوں نہ اس پر کار اپنے سوامی کے گن گائے ؟ میں
گن کی قدر کرنے والا ہوں - اور بے حد سجدہ رموں - اس لئے تیری
جی کٹی باتوں پر بالکل دھیان نہیں دیتا ہوں -

کہہ کئی تو گن کا کہت تانی - ستیت بچن سرت موی سنانی
بن بدھنیہ ست بدھ پر جارا تانی نہ تہیں کچھ کرت اچکارا

لنگہ نے کہا۔ تمہاری ٹونڈ کی قدرانی تو مجھے سومان جی نے سچ
کہہ سنائی تھی۔ اس نے شاک بٹھا کر اچار دیا اور تمہارے پیر کو مار
پھر نکال دیا۔ لیکن تم ایسے گنوں کے قدران نکالے کہ اپنے من میں یہی سمجھتے
رہے کہ سومان نے تمہاری کچھ بھی مانی نہیں کی ہے۔
سوئی بچار تو برکرتی سہائی۔ دیکھو صبر میں کہنی دھستھائی
دیکھو نیوٹ آئے جو کچھ کی بھاشا۔ تمہارے لاج نہ ریش نہ مالکھا
تمہارے انیسے سندھ سجھا دو کو دھار کہی ہے راون! میں
نے دھستھائی کی ہے جو کچھ سومان جی نے مجھے کہا تھا۔ اسے میں نے
اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ تم میں نہ جیل ہے۔ نہ غنہ ہے اور نہ
بچھنا دہی ہے۔

جوں اس مٹی پت کھائے کیسا۔ کہ اس بچن سہاویں سیسا
پت ہی کھائے کھا نیٹیل پتی تھی۔ اب میں سمجھ پرا کچھ موہی
جب تیری ایسی برھی ہے۔ تبھی تو تو اب کھا گیا ایسا
بچن کہ راون بھنا ساٹھ نے کہا۔ پتا تو کھا کر تمہیں جی کھا اٹا لیکن
اب کچھ اور ہی بات میرے من میں آگئی ہے۔
بالی میل جس بھا جن جانی۔ ہتھیسوں نہ تو ہی اوہم ابھی مانی
کہو راون راون جگ کہتے۔ میں بچ شروں سے کھنوں جیتے
میرے پتا کے رل پیش کو تو پتا ہے راتھات جب تک
تم زندہ ہو۔ تب تک میرے پتالی کی یہ بڑائی سوئی ہی رہی گی اس
راون کو بلی نے برسوں اپنے قید میں رکھا۔ تمہاری وجہ سے میرے باپ
کا نام مشہور ہے، اس لئے میں تمہیں نہیں مانتا۔ اسے بیچ بھیجی
راون! یہ تو بجا کہ جگت میں کتنے راون ہیں، میں نے جتنے راون اپنے
کالوں سے سن رکھے ہیں۔ اتنے ہی مجھ سے سن لے۔

بلی ہی جتن ایک گیتو پتا لا۔ راکھینو بانڈہ سہنہ نے سالا
کیسہ میں بالک مار میں حائی۔ وہ بالاک بلی دہنہ چھوڑانی
ایک راون راجہ بلی کو پاناں میں جیتے گیا تھا۔ ہاں بچوں نے اسے
پکھو کر صطل میں بانڈہ دیا تھا۔ بالک کہتے تھے اور جا جا کر اسے
ٹھوکر مار تے تھے۔ راجہ بلی کو اس کی اس دگر دشا برنوں آیا تب
آہوں نے اسے چھوڑ دیا۔
ایک بہو دی سہنہ بچ دیکھا، دھامے دھرا جے جلتو ہمیشا

کو تک لاگ بھون لے آوا، سو پلٹ مٹی جانے چھوڑاوا
پھر ایک راون کو سہسہر بانڈہ نے دیکھا۔ اس نے دوڑ کر اسے
ایک عجیب و غریب جالہ سمجھ کر پکڑ لیا۔ تماشے کے طور پر وہ اسے
دکھلا دے کے نئے گھر لے آیا۔ تب پلٹ مٹی نے اسے جاکر پکڑ لیا
ایک کہت موہی سیج اتی رہا بالی کی کانکھ
انہم نہنہ راون میں کون سہنہ بدھی سیج ناکھ
ایک راون کا چتر نکھنے میں مجھے شرم آتی ہے۔ وہ بہت دونوں
تک بالی کی کانکھ میں رہا۔ ان میں سے تم کون سے راون ہو غنہ
چھوڑ کر سچ سچ کہو۔

سٹو سٹو سوئی راون بل سیلا۔ سرگری جان جاس۔ بچ لیا
جان اما پتی جاس سٹرائی۔ پوچھو جیوں جیوں سرمن چڑھائی
راون نے کہا۔ اسے موکھ! اسن میں وہی بلوان راون ہوں
جس کی بھباؤں کی سیلا کو کیلاش پر بت جاتا ہے جس کی شور دیتا
کو شوجی جانتے ہیں۔ جن کو اپنے سر کاٹ کاٹ کر پھوٹوں کی طرح
چڑھا کر نہیں دے جاتا تھا۔

سر سر ورج بچ کر نہہر آنا رسی۔ پوچھو امیت باز تر پراسی
بچ بچم جا نہیں دگ باللا۔ سٹو آجھوں جنہہ کیس آہر سالا
اپنے سر زپی کھوں کو آنا کر اپنے ہاتھوں سے آنا آنا کر
میں نے بے شمار دفعہ تر پراسی شوجی کی بھیت کر کے پوچھا ہے
اسے موکھ! میری قوت بازو کو دیکھال بھی جانتے ہیں۔ جن کے
ہر دے میں اب تک بھی ان کی وجہ سے پیرا سہو ہی ہے۔ آہ
جا نہیں دگ گچ آر کھٹھانی۔ جوب جب بھوٹوں جے برکیالی
جنہہ کے دس کرالی بچھوٹے۔ اگر لاکٹ ٹوٹک اوٹوٹے
دشاؤں کے پاتھی میری چھاتی کی کھوڑا کر جائے ہیں جب
کبھی میں زبردستی ان سے جا ملتا ہوں۔ تو ان کے جیسا کہ دانت
جو بھر سے علی نہ ٹوٹیں۔ میری چھاتی میں گتے اسی وہ موٹی کی طرح
لوٹ گئے۔

جاس چلت دولتی ام دھرتی، چڑھت دت گج جے چھو ترنی
سوئی راون جگ بدت پز پالی۔ سہنہ ہی نہ شروں ایک پز پالی
جس کے چٹنے سے دھرتی اس پر کار کا پتی ہے جیسے مست

ہاتھی کے چڑھنے چھوٹی ناؤ کا نہتی ہے۔ میں تو وہی شہرہ آفاق
ملوان راون ہوں۔ اسے چھوٹا بنو اس کرنے والے ایک تو نے
اپنے کانوں سے میرا نام اور کارنامے کبھی نہیں سنے؟
نہیں راون کہہ کھسی نہ کر کر مہی بھان
رے کسی بربر کھرب بھل ایسا جانا تو گیان
اُس ملوان اور شہرہ آفاق کو تو تو چھوٹا کہتا ہے
اور اس کے مقابلے میں ایک منٹش کی بیٹی کرنا ہے اسے دوشٹ

نا چیز جنگلی بہت کم اب میں نے تیرا گیان جان لیا۔
 سن انجی سکوپ کہہ باقی۔ لول سنھارا دھم ابھیہانی
 سہیا ہو چھ گہن ابارا۔ دھن اتل سم جاس کٹھارا
 جاس پوسا کر کھڑ دھارا۔ پوڑے پپ اگت پھر بارا
 تاس گرب جیہی دھت بھاگا۔ سوز کیوں دھن سیس ابھاگا
 رادن کے بچن سنکر دھڑا کر دھ کے ساتھ بولے۔ ارے
 نیچ ابھیہانی! منہ سنھال کر لول جن کی کٹھار رکھا ہا (سب ہو
 کی پرل بھادون روپی بن گو جلاوینے کے لئے پرچہ اگنی کے
 سمان تھتی۔ جن کے کھارہ روپی سمندر کی دھار میں بہے شمار
 راجے بہت بار ڈوب گئے۔ اُن پر شورام جی کا غور جو جس دیکھتے
 ہی بھاگ گیا مارے ابھاگے دس مکھ بارہ کیا مٹیا ہیں۔
 رام منج مکس رے سٹھ بنگا۔ دھوی کام ندی پٹی گنگا
 پوسا دھویو کاپرو روکھا۔ اُن دان ارو رس پوسٹ
 ارے مور کھارے سٹ۔ اشری رام چندر جی کیا مٹیا ہیں؟
 گنگا جی کیا ندی ہے؟ کام دھویو کیا تپتو ہے؟ کلیہ برکش کیا
 درخت ہے؟ اُن کیا دان ہے؟ امرت کیلوس ہے؟ راتھات
 اُن دان کیا سادھارن دان کے سمان ہے یا امرت کیا
 سادھارن رسول کے سمان ہے)

بیلتہ کھگ اسی سہرہ سالن۔ چنتا مٹی مٹی ایل دسانن
 ستو مٹی مند لوک۔ سینٹھا۔ لایہ کہ رکھو پتی بھگتی کنٹھا
 گرہ جی کیا پنھی ہیں۔ شیش جی کیا سرپ ہے؟ چنتا مٹی
 گیا پیغہ ہے؟ ارے مڑ رکھ دس مکھ۔ اسینٹھا ہی کیا لوک ہے؟
 اور شری گھوڑا تھ جی کی اکھ۔ پھگتی بھی کیا کوئی ویا دی لایہ جینا

لاکھ ہے۔

سنین سہرت تو مان مستن بن اُجبار پر حصار
کس نے سٹھ سٹھ مان کپی گئی جو تو نشت مار
سینا سمیت تیرے ابھی مان کو چور کر کے اٹھ کر اُجبار
کر لٹکا کر جلا کر خاک سیاہ کر کے اور تیرے پیر اکٹھے کر کے
مار کر بھی جو صحیح سلامت لٹکا سے صاف نکلی گیا۔ کیا وہ سٹھ مان
مندر ہے ؟

سنو راون پر ہر چیز اٹھی۔ بھلیسی نہ کر پاس نہ دھو گھوڑائی
جوں کھل کھلے مرام کو دیکھی۔ برسم رُودوسک راکھ نہ توہی
ارے رادو! چڑائی چھوڑ کر سن۔ کہ پاس اگر ہو گوان شری
رام جی کا تو بھیج کیوں نہیں کرتا۔ اسے دُشت! اگر تو شری رام جی کا
ویری اسی بنا رہے گا۔ تو تجھے برسم! اور گرد بھی نہیں بچا سکیں گے
مُور دھو برقعہ! جن مانسی کا لا۔ رام نہیں اس ہو مٹی حبالا
تو سر کھ کھینچہ کے آگے۔ پرہیں دھرنی رام سر لا گیں
ہے مُور دھ! کیوں فضول ڈینگیں مانسی ہے، شری رام جی کے
سافہ دیر کرنے سے تیرا ایسا حال ہو گا کہ تیرے سارے سر شری
رام جی کا بان لگتے ہی بندر لڑ کے آگے دھرنی پر گر پڑیں گے۔
تے تو سر کھ کھ کسم نانا کھیلہ ہیں بھی تو ایسے مچرگانا
جبہیں سر کو پیسی دگھو نایک چھو نہیں اتنی کرال توہی سبایک
تیرے ان انیوں سروں سے زنجیر اور باز لگیندی طرح
چوگان کی بازی کھیں گے۔ جب شری رگھو ناتھ جی یو تھیں کر دھ
کرس گے۔ اور لکن کے بہت سے جہا کرال بان چھوٹیں گے۔

نہ کہ جلیبی اس گال تمہارا۔ اسی بجا رنجور ام آید ارا
سنت چن راون پر چرا۔ جوت نہاں جن بھرت
تب تیری ساری پیچی کر کر ہی ہو جاے گی۔ ایسا وچا کر کر بالہ
پر چھو تیری رام جی کا بھین کرانگ کے چن سکر راون بہت ہی حل
بھن گیا۔ بالو جلتی ہوئی اگنی میں گھی کی آہوتی پر گئی ہو۔

منہ پر اگر م نہیں مستند ہے جیوں پر اگر جھار
وہ لوہا سے ہو کہ اکٹھہ کرں جنیا مہا لی شیر اہلی ہے

اندکا دشمن مشہور ملکنڈا وجیہا بل شالی میرا بیٹا ہے۔ اور میرے
پر اکرم کو توڑنے سنا ہی نہیں۔ جس نے کوسارے جڑ چٹین سند
پودے جاتی ہے۔

سختہ سا گھبراہٹ جو رہا ہائی۔ باندھا بندھو یہی پر پھٹنا
تاکھیں کھٹک انیک بار لیا۔ سورہ ہو میں نے سوسب کیسا
وے دشت بندوں کی مدد سے رام نے سمندر پر
باندھ لیا پس یہی اس کی بڑائی بنے۔ سمندر کو بے شما۔ چھی بھی
پار کر جاتے ہیں۔ پراتنے ہی سے وہ بوندہ نہیں ہو جاتے۔
مارے موٹکہ بند سن!

مہم بچ سا گر بل جل پورا۔ جہتہ پورے بہر سر زسورا
بیس پودھی اکا دھاپارا۔ کو اس ہیر جو پانی بھی پارا
میرا ایک ایک بازو بل روپی جل سے بھرا ہوا بھر پور
سمندر ہے۔ اس بل بھر پور سمندر میں بے شمار پودھا۔ دیوتا
اور منٹ ڈوب چکے ہیں۔ بتا! ایسا کون سا پودھا ہے جو ان
اتھاہ اور اپار میں سمندر کا پار پاسکے۔

دگیا لہنہ میں نیر بھراوا۔ بھوب بھوس کھل موی سدا
جوں پے سمر سمٹھٹ تو نا تھا۔ پنی پنی کھسی جاس گن گانھا
ارے دشت! دگیاں تو میرا پانی بھرتے ہیں اور تو مجھے
ایک نش راہ کی بڑھائی سنا رہا ہے۔ اگر تیرا سوامی جہا کے گن

باد بار کار ہا ہے میدان جنگ میں لڑنے والا پودھا ہے۔
تو بس یہ پھوٹ گئی کا ہا۔ ریک سن پریتی کرت نہیں لاجا
ہر گری متھن زکھ مہما ہو۔ پنی سمٹھٹ پنی پنی سدا
تو پھر وہ دوت کس نے بھیجتا ہے۔ کیا دشمن کے ساتھ
پریتی کرنے سے اسے شرم نہیں آتی پہلے کیلاش پریت کو بلونے
داسے میرے ان بازوؤں کی طوت نگاہ کر۔ پھراے موڑکھ
بند اپنے سوامی کی تفریق کرنا۔

پور کون راون سرس سو کر کاٹ چھپیں بیس
منے اٹاتی ہرش بہرہ بار سا کھ گور بیس
راون کے سمان شور ویر کون ہے جس نے اپنے
ہاتھوں سے اپنے سر کاٹ کاٹ کر بار بار پرستھا سے لگنی

ہیں موم دیئے متوجہ اس بات کے گواہ ہیں۔

جوت بلو کینوں چھپیں کیا لا۔ بدھی کے لکھے انک بچ بھالا
نرکس کر آپن بدھ باپھی۔ مہنیو جان بدھی گرا بیا پھی
مستکوں کے جلتے وقت جب میں نے اپنی پیشانی
پر بدھانا کے لکھے ہوئے کھتر دیکھے۔ کہ مڑ کے ہاتھ میری
موت ہوگی یہ پڑھ کر بدھانا کی جھوٹی تحریر پر مجھے بڑی ہنسی
آئی۔

سوو من سمجھ تراں نہیں ہو دیں۔ لکھا برنجی جو طھمتی ہو دیں
آن ہیر بل سمٹھ مہم آ گیں۔ پنی پنی کھسی لاج پنی تیا گیں
برہما کے لکھے ہوئے ایسے اکھتوں کو یاد کرنے بھی
میں ذرا نہیں درتا۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ پورے برہمنے غلطی
سے ایسا لکھ دیا ہے۔ ارے موڑکھ! تو میرے سامنے دھر
ویر کی ویرتا کے بار بار گن گاتا ہے۔ ایسے کرتے ہوئے
تجھے ذرا شرم و جیا نہیں آتی۔

کہہ اندک سلج جاک ماہیں۔ راون تو ہی سمان کوڑا ہیں
لا جوت تو سنج سجھاؤ۔ رنج مکھ رنج گن کھسی گن کاؤ
انک نے کہا۔ ارے راون! تیرے سمان جے شرم سندھ
بھر میں کوئی نہیں ہے۔ شرم و جیا تو تیرے سجھاو میں داخل ہے
تو اپنی زبان سے اپنے گنوں کی تفریق کر کے اپنے منہ میں لٹھو
کبھی نہیں بنتا۔

سیرا و سیرل کتھا چت رہی۔ تاتے بار میں نہیں کھی
سو بھج مل را کھیتھوار کھلی۔ جیتھو سہنا موٹلی بابلی
سرکاٹے اور کیلاش اٹھانے کی ایک کھتھیا سے من
میں باقی رہ گئی تھی۔ سو تو نے سیرل بار اس کی ڈینگ ماری ہے
اپنی اس قوت بازو کو تو نے ابھی تک اپنے من میں چھپا رکھا
ہے۔ جس قوت بازو سے کہ تو نے سہا ہو ملی اور بابلی کو جیتا
تھنا۔

سنو ملتی مند دیہی اب پورا۔ کا میں سیرس کو موئے سورا
اندرا جال کھتھ کھیتھ نہ ہیرا۔ کاٹے رنج کھسک سیریرا
اے موڑکھ متی اسن۔ اب اس سرکاٹے اور پریت

ایسا تمنا نہ کرتا۔

تو ہی بیک ہی سین بہت چوٹ لڑنو گاؤں /
تو جیتنے سمیت سٹھ جنگ سنت ہی سے جاؤں
کہ تجھے زمین پر شک دیتا۔ تیری فوج کو مار دیتا تیرے
نکو کو خاستر کر دیتا۔ تیری جوان راہیل سمیت جانی جی کو
سے جاتا۔

جوں اس گروں ندی نہ بڑائی۔ مٹی بھی بدھیں نہیں کچھ منسانی
کول کام پس کرین مجھو دھا۔ اتنی دور وہی اتنی بوڑھا
سدا رنگ پس سنت لڑو ہی۔ لشنو مجھ شرفی سنت دروہی
نن پوشک نندک لگھ کھانی۔ جیوت سو سم چودہ پرانی
لیکن ایسا کرنے میں بھی میری کوئی بڑائی نہ تھی کینیں
کہ مرے ہوئے کو مارنے میں کچھ بہادری نہیں ہے۔ بام مارگی
کاجی کچھ مٹس، موڑھ، ہا کنگال، بدنام، بہت بوڑھا داکم
الرفیق۔ ہر وقت کرو دھ سے بھرا ہوا۔ بھگوان وشنو سے بھگ
دید اور ہمتاؤں کا مخالف، بیٹو۔ نندا کرنے والا اور اپوں
کی کھان ارتھات ہا پاپی یہ چودہ پرانی جیتے ہی مرے ہوئے
کے سمان ہیں۔

اس بچا رکھل پھیلوں نہ تو ہی، اب جن رس اپجادی موی
سسی سکوپ کہہ شیر ناکھ۔ ادھر دن میں نیت ہاتھا
ارے وشنو! ایسا دھار کر کے میں تجھے نہیں مانتا
لیکن اب تو مجھ میں کرو دھ پیدا نہ کر لینی مجھے غصہ نہ پڑھا۔
راکشس راج راون انگد کے بن بچوں کو سن کرو اتھوں میں
ہونٹ کاٹتا اور ہاتھ لٹکا ہوا کرو دھ سے بولا۔

رے سی ادھم مرن اب چھوٹے بدل بات بری ہی
کٹ چلی چوکی بل جائیں۔ بل پرتاب بھٹی تیج نکائیں
ارے تیج بندر! تو اب مرن ہی چاہتا ہے۔ چھوٹے
منہ بڑی بات کرتا ہے۔ ارے موڑکھ ہند! اوجن کے بل
بوتے پڑ چلی گئی جو اس کر رہا ہے۔ اُن میں بل، پرتاب بھٹی
تیج بھی نہیں ہے۔

اُن امان جان تینہی دینہ ہر پتا بن باس

ایسے کے قصہ کو ختم کر سہکاٹتے ہیں کوئی بہادری نہیں ہے
اندراجال کا تماشا کر نیوالے اپنے ہی ہاتھوں اپنے سارے تشریر
کو کاٹ کر دکھا دیتا ہے۔ اسے کوئی بہادر نہیں کہتا۔

جو میں پتنگ موہ پس بھار بہیں کھ پونند
تے نہیں سو رکھا وہیں سمجھ دیکھو متی مت
ارے بے عقل! ذرا سوچ کر تو دیکھ پردانے الٹی پر
موت ہو کر اُس میں جل مرتے ہیں۔ لگھوں کے گروہ بوجھ
اٹھا کر چلتے ہیں۔ پر ان گنوں کے کارن وہ بہادر نہیں کہلاتے۔
اب جن بت بڑھا دھل کہی۔ سنو من بچن مان پر پھری
دس لکھ میں نہ بیٹھیں آئیں۔ اس بچا رکھو پرتھو بیوں
ارے وشنو! زیادہ بات کو مت بڑھا۔ میرا بچن
سن اور ہیکار کو چھوڑ دے۔ ہے دس لکھ! میں دوت بن کر
نہیں آیا ہوں۔ شری رکھو ناٹھ جی نے ایسا دھار کر مجھے بھیجا ہے
بار بار اس کہے کر یا لا۔ نہیں لگا جس بدھیں سرکالا
من ہنہ سمجھ بچن پرتھو گیرے، سہیل لکھو بچن سٹھ تیرے
کر پاو شری دام جی بار بار ایسا کہتے ہیں کہ لکھو دے
مارنے میں شیر کی مٹان نہیں ہے۔ ارے موڑکھ! پرتھو کے
ان بچوں کو یاد کر کے ہی میں نے تیری جلی کٹی باتوں کو
برداشت کیا ہے۔

ناہیں تو کہ لکھ بچن تو را۔ لے جائیں سیتھی برجور
جائیں تو بل ادھم شراری۔ سنو میں ہری آن ہی پر نادری
نہیں تو میں تیرا منہ ٹوڑ دیتا اور زبردستی یہاں سے
سیتھی جی کو لے جاتا۔ ارے تیج! دیوتاؤں کے دشمن! تیری
بہادری تو مجھ پر تبھی ظاہر ہو گئی جب تو پرانی استری کو اکیلی
پاکر چوری سے اٹھا لایا۔

تیں شیر تیری گرب ہوتا۔ میں رکھو نی سیدک کرو دوتا
جول نہ رام ایمان ہی دروں۔ تو ہی دیکھت اس کو لکھوں
تو راکشوں کا ہا ہیکاری راجہ ہے۔ میں شری رکھو ناٹھ
جی کے سیدک لکھو لکھو دوت ہوں۔ اگر مجھے شری رام جی
کی آگیا بھٹک کرنے کا ڈر نہ ہوتا۔ تو میں تیرے دیکھنے دیکھتے

لگے۔ بے بدھاتا کیا دن میں ہی تارے ٹوٹنے لگے ہا کیا
را دن نے غصے ہو کر چار بحر چلائے ہیں۔ جو بڑی تیزی سے

چلے آ رہے ہیں۔
کہہ پر بھوئیں جس ہر سے دیر ہو لو کہ اس کشتہ ہنس را
اسے لڑیٹ و سکندھ کر کے۔ آوت بالی تینہہ کے پر سے
پر بھوئے ان سے ہنس کر کہا۔ من میں درد نہیں۔ یہ نہ
تو تار فل کا ٹوٹنا ہے نہ بحر ہی ہے۔ اور نہ ہی کٹیو یا را ہو ہے
یہ تو را دن کے سر کے ٹھکٹ ہیں۔ جو کہ بالی کما و انگد نے ہماری
طرف اٹھا کر پھینک دیئے ہیں

ترک پون ست کر ہے آن دھرے پر بھو پائیں
کو تھک و پھیں بھو لکھی دن کر سر پر کام
سہمان جی تے اچھل کر ان مکھل کو پکڑ لیا۔ اور پھو
شری رام چند جی کے آگے لا کر دھر دیئے۔ ریچھ اور باز تہا
دیکھنے لگے۔ ان کا پرکاش سورج کے پرکاش کے سمان تھا۔
اہل سکوپ و سافن سب سن بہت رساے
دھر موی کپی ہی دھر مار موی سن انگد مسکاے

اوپر دربار میں گرد و دھ سے جل بھن کر را دن نے لٹکار کر
کہا۔ کہ بند کو پکڑ لو اور پکڑ کر مار ڈالو۔ یہ سنکر انگد مسکا دیئے۔
ابھی یہ بھی بیگ بھٹک رہا تھا کہ کھانچو کھی کھی جتنہ جتنہ یاد ہو
سرکٹ ہیں کر موی بھی جانی بہتیت ہر موی نالیں و دھ بھائی
را دن پھر لولا۔ اس پر کام سب پودھا فوراً بدرد اور جہاں
بھی اوپر اوپر ہر بند روں سے خالی کر دو۔ اور جا کر ان دونوں تپیلوں
کو زندہ پکڑ لو۔

یہی سکوپ پو لیلو جب راجا۔ گال بجاوت تو سی نہ لاجا
مزدگر کاٹ تلج کل گھاتی۔ بل بلوک بھت نہیں چھاتی
یو راج انگد را دن کے ہن سنکر کر دھ سے پھر لو ہے۔
ارے بے سترم! تجھے دینگ مارے تے شرم کیوں نہیں آتی ارے
بے جیبا ارے کر گھاتی با خود کشی کر کے مر جا۔ میرے بل کو
دیکھ کر بھی تیری چھاتی نہیں پھٹتی۔
ارے تریا چور کمار گ کامی۔ کھل مل راسی مند متی کامی

سو دیکھ اورو جھبتی برہ پئی نسی دن مم تر اس
اُسے گن ہیں (صفات سے عاری) اور بے آبرو سمجھ
کر ہی تو تپانے بن باس ویدیا۔ اُسے ایک تو وہ بن باس کا
دیکھ ہے دوسرے جولان استری کے ویوگ کی پٹرا ہے۔ اور
تیسرے رات دن اُسے میرا بھٹے کھائے جا رہا ہے۔
جتنہہ کے بل کر گرب تو ہی ایسے متج انیک
کھا ہیں لاپرواہ و س نسی موڑھ سمجھو تھج ٹیک
جن کے بل کا تجھے کھنڈ ہے۔ ایسے بے شمار
منتقل کو تو راکشس دن رات کھایا کرتے ہیں۔ ارے موڑھ!

سہم چھوڑ کر و جا کر۔
جب تینہیں کینہہ رام کے نندا۔ کرودھ و نت اتی بھو کیندا
ہری ہر نندا نے جو کانا۔ ہونے پاپ کو گھات سماتا
جب اُس نے شری رام جی کی نندا کی۔ تب تو کپی انگد غصہ
سے لال پیلے ہو گئے۔ کیوں کہ شاترا یا کہتے ہیں۔ کہ جو
کوئی بھوگان و شواور شوجی کی نندا اپنے کانوں سے سنتا ہے
اُسے گنو بدھ کے سمان پاپ لگتا ہے۔

گنگا ن کی کھجور بھاری۔ دھو موی بھج و تھمک مہی ماری
ڈولت و دھنی سبھا سبھ۔ چلے بھاج بھجے مالت کرے
باز مر شیط انگد نے بہت زور سے کٹ کٹ شبہ کیا۔

اور زور سے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر دسے مارے زمین کانپنے
لگی۔ راج و درباری اپنی اپنی کرسیوں پر سے گر پڑے اور درباری
سوا سے گرسٹ ہو کر یعنی بہت ڈر کے مارے بھاگ گئے۔
گرت منجھار اٹھا و سکندھ۔ بھو تل پر سے ٹھکٹانی سندھ
کچھ تپیں لے بچ سر نہ سنوارے۔ کچھ انگد پر بھو پائیں ہمارے
را دن گرتے گرتے منجھل کر اٹھا۔ اُس کے سنندھ ٹھکٹ

زمین پر گر پڑے۔ کچھ تو اُس نے اٹھا کر سروں پر سنوار کر رکھ لئے
اور کچھ انگد نے اٹھا کر بر بھو رام جی کے پاس پھینک دیئے۔
آوت مکٹ دیکھ کپی بھاگے۔ دھنیں لوگ پرل بھی لگے
کی را دن کر کوپ چلائے۔ کھس چار آوت اتی دھاے
مکھٹوں کو آتے دیکھ کر ڈر کے مارے باز بھاگے اور کہنے

سنیہ پات چلیسی در بادا۔ جھٹے سی کال بس کھل منبادا
 ارے استری جود ارے برے راہ پر چلنے والے!
 ارے دشت، باپ کی راشی ارے مندیدی! تو سر سام
 کارو کی مٹا کیا کچا اس کر رہا ہے۔ ارے دشت لاکش!
 تو موت کے دوش ہو گیا۔
 یا کو بھیل پاو، سیکو آگیا۔ باز بھاؤ چینیہ لاگیا
 رام منج پوت اس بانی۔ گر میں نہ تو رستما اچھیا
 اس کا بھیل تو آگے پائے گا۔ جب باز اور زچھوں کے
 گھونٹے تیرے مجھ پر لگیں گے۔ رام منش ہیں؟ ایسے چن کتے
 ہوئے ارے نیچ اچھیا! تیری زبان نہیں گرجاتی؟
 گر یہیں رستما سنیہ ناہیں۔ سر نہہ سمیت سمر ہی ہاں
 زبان تو گرے گی ہی۔ اس میں کچھ شک نہیں لیکن یہ
 بھومی میں یہ سروں کو ساتھ لئے کرے گی۔

سو کر پوں و سکندھ بانی بھٹیو چھیں ایک سر
 بیسہ لہو چن افدہ دھگ تو ختم کیتا جی جوط
 ہے دیکھو اچھ نے ایک بان سے ہوا بلوان بانی کو
 مارڈالا وہ منش کیسے ہو سکتے ہیں؟ ارے بد ذات جاہل!
 میں آنکھیں رکھتا ہوا بھی تو اندھا ہے۔ دھکار ہے تیرے ختم
 لینے پرا!

تو سمیت کیس پیاس تر دشت رام سا یک ٹکر
 تجیو تو ہی تپہی تر اس کٹ چلیک پیچر اوہم
 شری رام جی کے بان سموہ تیرے خون کے پیاسے
 ہیں۔ اس لئے اس دے کے مارے کہ ہیں وہ پیاسے نہ رہ جائیں
 میں تجھے ارے کڑوا جو اس کرنے والے یہاں چرک کشن!
 چھوڑنا مٹوں۔

ہیں تو دس نور ہے لایک۔ آگیاں ہو ہی نہ جمنہ رکھو نا یک
 اس دس ہوت پوٹھ نوروں۔ لنگا ہی سمندر مہمہ لوروں
 تیرے داغت توڑنے کی مجھ میں شکتی ہے پر کیا کرؤں؟
 مجھے شری لکھنا تھی کی ایسی آگیا نہیں ہے۔ مجھے غمہ تو ایسا
 آ رہا ہے کہ تمہارے دسوں کھوں کو توڑ دوں۔ اور تیری لنگا کو

یکڑ کر سمٹ رکی نہ میں ڈروں۔

گو کر بھیل سمان تو لنگا۔ لیٹھو مدھیہ تھو جھٹو اسنکا
 ہیں باز بھیل کھات نہ بار۔ آگیاں دینہ نہ رام آوارا
 میرے لئے تیری لنگا تو گور کے بھیل کے سمان ہے۔
 اس لنگا روپی گور کے بھیل میں تم سب ناچنے کیڑے مکوڑے
 بس رہے ہو۔ میں بند رہوں۔ اس لئے اس لنگا کی گور بھیل
 کو کھانے میں مجھے کیا دیر تھی؟ لیکن دیاسا گری ملے گی

نے مجھے ایسا کرنے کی آگیا نہیں دی۔
 جھٹکی تھت راون مسکا۔ موڑھ سکھی کتہ بہت جھٹکی
 بانی نہ کہوں کال اس مارا۔ ملی تپہنہ نہیں جھٹے سی لنگا
 انکے اس کھن کو سکر راون مسکا یا اودو لارے
 موڑھ! بہت جھوٹ بولنا تو نے کہاں سے سیکھ لیا؟ بانی
 تو کبھی ایسی شہجی نہ گھانا تھا۔ تو تپہنہ لوں سے بن کر جھوٹا
 ہو گیا ہے۔

سا چنیوں میں لہار بھج بیہا۔ خون نہ ابار مٹوں تو دس جیہا
 سمجھو رام پرتاب پری کو یا، سمجھا ماتھو پری کر پدرو پا
 انکے نے کہا۔ ارے میں باز دس دن دے راون! ہیں
 سچ جی ہی جھوٹا مٹوں۔ کیوں کہ میں نے تمہاری دس زبانیں ہیں
 اٹھا کر ڈالیں۔ شری رام جی کے پرتاب کا سمن کر کے انکے
 غصے سے لال پیلے ہو گئے۔ انہوں نے بھرے دربار میں بیٹگیا
 کر کے بڑی مضبوطی سے زمین پر اپنے پاؤں کو کاڑ دیا۔

خون ہم جیون سکھی سٹھ ماری۔ پھر میں رام سنیہ میں ہادی
 شہو سٹھ سب کہم دس سنیہ۔ پد جہو دھرتی پچھا رگو کیسا
 اور کہا۔ ارے مٹو کہ! اگر تیری لنگا بھر میں کوئی بھی میرے
 اس پاؤں کو مٹا دیوے تو شری رام جی فوج سمیت لوٹ جائیں
 گئے۔ میں سنیہ کو مار گیا۔ راون نے کہا۔ یہاں رو بسو۔ اس دھٹھ

نہر کے پاؤں پکڑ کر اسے زمین پر پکڑ دو۔
 اندر جیت آؤک بلوانا۔ سرش اٹھے جہنہ تھنہ ٹھٹا
 جھپہیں کر بل بھیل آجانی۔ پرنہ ٹھے جھپہیں سر دانی
 میٹھ نا دادی ہمت سے بلوان لودھا او ہر دہرے

شو بھا جاتی رہی۔ وہ ایسا پھیکا پڑ گیا۔ جیسے دوپہر کے وقت

حیدر شاہ بھاہیں دکھائی دیتا ہے۔ مانتوں سمیٹی سہل گنوائی
منگھا من بھینٹو سیر مانی۔ مانتوں سمیٹی سہل گنوائی
جگہ آتما پران پتی رام۔ تانس جھکھکھے لے بشراما
وہ سر جھکا کر سنگھامن پر جا بیٹھا۔ مانتوں سمیٹی سہل گنوائی

کر بیٹھا ہو شری رام حیدر جی کو سندار کے آتما اور پرافوں کے سوامی ہیں
پھر ان سے جھکھکھے رہے۔ والا کیسے شانی کو پراپت کر سکتا ہے ؟

امارام کی بھرتی بلاسا۔ ہوئے لبو پٹی پاوے تاسا
ترن تے کس کس ترن کرنی۔ تانس دوت پن کہہ کھے ٹرنی
شو جی جتے ہیں۔ ہے پارتی اجن شری رام حیدر جی کی جنش
ابو سے سندار پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر تانس کو پراپت سہتا ہے
جو تھے کو بھر اور بھر کر تانس بنا دیتے ہیں۔ کہو! ان کے دوت کا
پران کیسے مل سکتا ہے ؟

بہی کہی کہی مینی بدھی ناٹا۔ مان نہ تاسی کال سیاوانا
رپو مل متھو پھو جھنٹو مانیو۔ یہ کہہ چلیو پالی نربا جاپو
بھراٹھ نے بہت پرگھارے راون کو مینی کلا پھنٹو کیا
لیکن اس کے سر پر تو موت مسٹلا رہی تھی۔ اس لئے وہ نہ مانا
دشمن کے اطمینان کو چکنا چور کر کے اور پھر شری رام حیدر جی کی
سندھو مہا نسا کو پالی کلا رانگہ یہ کہہ کر چل دیا۔

بستیوں نہ کیست کھیلائے کھیلائی۔ تو ہی کہیں کا کروں پڑائی
پر تھمہیں تانس تینہ کپی مارا۔ سو سن راون بھینٹو دکھلا
کہ پہلے سے ہی اپنی پڑائی کیا کروں۔ دن بھومی میں نچے
خوب کھیل کھیلا کر ماروں گا۔ وہ بار کو جاتے سمجھاٹھ نے راستے
میں راون کے جس تھر کو مارا تھا۔ اس کی موت کی خبر سن کر راون
بہت دکھی ہو گیا۔

جہا تو دھان انگرہن دھکی۔ جتے بیاکل سب بھنے بھنٹی
انگرہ کے پران کو کامیاب دیکھ کر سب راکشس دور کے
مار سے بہت ہی دیا کل ہو گئے۔

رپو مل دھرش پٹی پالی تینہ بل پرنج
میک سر پرنجین چل کے رام پرنج

پر سن ہو کر اٹھے۔ وہ طرح طرح کے ڈھنگ کر کے اس کے پاؤں
پر جھپٹے۔ لیکن انگرہ کا پاؤں نہ ہلا سکے۔ تب سب کھیا نے ہو کر
سر جھکا کر بیٹھ گئے۔

بہی کہی کہی مینی بدھی ناٹا۔ مان نہ تاسی کال سیاوانا
رپو مل متھو پھو جھنٹو مانیو۔ یہ کہہ چلیو پالی نربا جاپو
بھراٹھ نے بہت پرگھارے راون کو مینی کلا پھنٹو کیا
لیکن اس کے سر پر تو موت مسٹلا رہی تھی۔ اس لئے وہ نہ مانا
دشمن کے اطمینان کو چکنا چور کر کے اور پھر شری رام حیدر جی کی
سندھو مہا نسا کو پالی کلا رانگہ یہ کہہ کر چل دیا۔

بستیوں نہ کیست کھیلائے کھیلائی۔ تو ہی کہیں کا کروں پڑائی
پر تھمہیں تانس تینہ کپی مارا۔ سو سن راون بھینٹو دکھلا
کہ پہلے سے ہی اپنی پڑائی کیا کروں۔ دن بھومی میں نچے
خوب کھیل کھیلا کر ماروں گا۔ وہ بار کو جاتے سمجھاٹھ نے راستے
میں راون کے جس تھر کو مارا تھا۔ اس کی موت کی خبر سن کر راون
بہت دکھی ہو گیا۔

جہا تو دھان انگرہن دھکی۔ جتے بیاکل سب بھنے بھنٹی
انگرہ کے پران کو کامیاب دیکھ کر سب راکشس دور کے
مار سے بہت ہی دیا کل ہو گئے۔

رپو مل دھرش پٹی پالی تینہ بل پرنج
میک سر پرنجین چل کے رام پرنج

بہی کہی کہی مینی بدھی ناٹا۔ مان نہ تاسی کال سیاوانا
رپو مل متھو پھو جھنٹو مانیو۔ یہ کہہ چلیو پالی نربا جاپو
بھراٹھ نے بہت پرگھارے راون کو مینی کلا پھنٹو کیا
لیکن اس کے سر پر تو موت مسٹلا رہی تھی۔ اس لئے وہ نہ مانا
دشمن کے اطمینان کو چکنا چور کر کے اور پھر شری رام حیدر جی کی
سندھو مہا نسا کو پالی کلا رانگہ یہ کہہ کر چل دیا۔

دو دشمن کے بل کو توڑ کر جن کی راشنی بالی پڑا لنگھنے پر ہر ہر
شری رام جی کے چرن کل اگر پکڑ لیتے۔ اُن کا شرع آئے کے مارے
چکست ہے۔ اور آنکھوں میں پریم آنسو بھرے ہوئے ہیں۔
سانجھ جان و سکندر بھر بھون گئے بلکھائی
منہ دی دی راتوں کی بھوری کہا سجھائی
شام کا وقت تھا جان کر سکندر راون بہت ہی اداس ہو
کر محل میں گیا۔ منہ دی نے راون کو سبھا کر بھرا کیا۔
گنت سچ من چھو کنٹھی تھی۔ سوہ نہ سمر تھہری رکھوتی تھی
راما جی لنگھو ریکھو کھپائی۔ سوہ نہیں نا کھپو لہو منسا
بران ناتھ! من میں سوچ سبھ کر اپنی اُٹی بڑھی کو چھوڑ بیٹھے
شری رگھو ناتھ جی سے پتہ کر کے آپ شو بھا نہیں پاتے ہر مان کے
چھوڑ کے سجھائی نے سیتا ہرن کے وقت ایک بڑا سی بیکر بچ دی تھی۔
آپ اس بیکر کو بھی نہیں لنگھ سکے تھے سبھی تو آپ کی مر دانی ہے
پتا تھہر تھی جنت سکر اما۔ جا کے دوت گیری یہ کہا
نور تھک نہ ہو نا تو انا۔ آئیو کی گیری اس
ہے پراں چار سے اتن کے دوت کے ایسے کارے
ہو۔ کیا آپ انہیں یہاں جیت سکے؟ بکھل میں ہی سمجھ
پیدا کر شیر کے سمن بولن باور ہومان ہے دھڑک آپ کی دھ
میں آگھٹا۔
دکھوار سے ہمت ہن اُٹھا۔ دیکھت تو ہی اچھو تھیں ہارا
جبار سکل پر کینہی جیبار۔ کہیں رہا لیا گر سب گھبرا
رکھواروں کو مار کر افروک ہن کو اُٹھا ڈالا۔ آپ کے دیکھتے
دیکھتے ہی اس نے اسے کٹا رو مار ڈالا۔ لنگھ کو جلا کر خاک کر دیا
ہنس سے آپ کے بل کا ابھیان کہاں چلا گیا تھا۔
سب تھی مر شا کال جن مار ہو۔ مور کہا کچھ ہر دے ہوا ہو
تھی رگھو تھی ہی زرتی جن ماتھو۔ اک جگت ناتھو ال لیا جاتھو
ہے سوامی! اب فضل شیخی نہ لکھا رہے میرے کہنے پر
کچھ من میں دچا کیجئے۔ ہے تھی آپ شری رگھو ناتھ جی کو صرف
راجہ کی سبھی جلا ابھی سکندر جگت کے سوامی اور بے پناہ
پریشانی جانتے۔

ہاں پرتاپ جان مار بھا۔ تاش گیا نہیں مانیہی نیچا
جنگ بھا گنت بھو پالا۔ رہے گھنوں بل اتل ہسلا
شری رام جی کے ہناب کو قہر ج مار تاج بھی جانا تھا۔
لیکن آپ نے تو اس کا کہنا ہی نہ مارا۔ جنگ کی سبھا میں بے
شمار راجہ ہمارا جمع تھے۔ وہاں لانا ہی ہون آپ بھی موجود تھے۔
بھنچ دھنن جاتی مپا ہی۔ تب سکرام جینھو کن تا ہی
سرتی ست جانے بل مقھو۔ راکھا جیت لنگھ گئی بھو
وہاں شو جی کے وحش کو توڑ کر شری رام جی نے جانی کو
بیا مارا۔ اس وقت آپ نے جھ کر کے انہیں کیوں نہ جیت لیا۔
اند کا پتر جے انت ٹن کے بل کو مقھو اتھو جانا ہے۔ شری
رام چند جی سے لے کر پکڑ کر اس کی ایک آنکھ نکال دی اصفندہ
چھوڑ دیا۔
سکھپ لکھا کے تھی چھو دیکھی۔ ندی ہر سے نہیں لاج میشتی
سورم پ لکھا کی حالت تو آپ نے دیکھ ہی لی ہے۔ تو
جی اُن سے ڈانی کا وارہہ کرتے ہوئے آپ کو ذرہ شرم نہیں آتی
بڑھ بڑھ کر دوشن ہی لیسلا سبھو کبندہ
بالی ایک سر مار تھو تھیں جانور سکندہ
جی رام نے ملا دھ اند کر دوشن کو مار کر لیسلا سے ہی کبندہ
کو جی ملدیا۔ او سبک ہی تیر سے بال جیسے جانی کو ہلاک کر دیا
ہے سکندر وارہہ مٹش کیسے ہو سکتے ہیں؟ آپ اُن کی ہما کو اتے
جی میں جانی ناتھ نہ جاتھو ہلا۔ اتر سے ہر بھو دل بہت سببلا
کار نیک دن کر کل کیستو۔ دوت پٹھا تھو تو بہت ہتھو
ہنوں نے بکھل ہی میں سمند پر پل ہاند لیا مارو جو رہتھو
اپنی فوج کے ساتھ سبھلا پٹا پاتھ۔ سورہ کل کی مٹش کن
شری رام جی نے جو دیکھ سکندہ جی۔ آپ کی بھلائی کے لئے
دوت بھیجا۔
سبھلا جی جیسے تو بل مقھا۔ کر بڑو تھہن مرگ تھی جنتا
لنگھ مہر مٹت او پھر جا کے۔ دن بانکھ میرانی بانکھ
جی نے جی سے ہار دئی آپ کے بل کو ایسے جھجھو
کر دیا۔ جیسے پانیوں کے جھنڈ میں شمس کر شہر نہیں نہر کر دیا

ہے۔ احمد اور منہمان جیسے رن بانگے بلوان بدھماجن کے بیوک ہی
تنبہی کہنے پیا پکی پٹی زکھنہو۔ مدھما مان ممتا مدھبہو کو
اسہہہ گنت کرت رام بدوہا۔ کال پس من آنج نہ بدوہا
ہے پتی اُن کو آپ بار بار منش کہتے ہیں۔ مان دھما لہہہکار

کو فضول تھا اپنے آپ لادے پھرتے ہیں۔ ہے پرتیم! آپ
نے شری رام جی سے دشمنی کر لی ہے۔ موت کے دشمن ہونے کے
لئے آپ کے من میں کچھ بھی گیان پیدا نہیں ہوتا۔

کال دند کہہ کا ہونہ مارا۔ ہرے دھرم بل بدھی بچا را
نیکٹ کال جیسی آوت سلٹیں۔ تیبہی بھرم سونے تھہا رہی تا میں
کال ماتھ میں دند اے کہ کسی کسی کو نہیں مارتا۔ وہ جس کو
مارنا چاہتا ہے۔ اُس کا دھرم بل بدھی اور گیان کو ہر لیتا ہے۔
ہے ماتھ جس کی موت نزدیک آ جاتی ہے۔ اسے آپ کی طرح
ای بھرم ہو جاتا ہے۔

دوئے شت مے دیو پرا جہوں چو پیا دیہو
کہ پاسندھو رگھو ناتھ بھیج ناتھ پھل جس لیہو
آپ کے دو پتر مارے گئے۔ لنگا آپ کی جل گئی۔ اب
جی سمجھ جائے۔ اور دوز کے مور ہے۔ ان انگلوں کو ختم کیجئے
رسمی سمیتا کو شری رام کو دے کر اُن سے شرتا کر لیجئے اسے ناتھ!
کہا کے سمندر شری رگھو ناتھ جی کا بھجن کر کے سندار میں اُتم
بڑائی حاصل کیجئے۔

تا دی پچن من لبکہ سمانا۔ سہا گینو اٹھ موت بہانا
بیٹھ جائے تگھن من پھولا۔ اتی اہمیان تراں سب پھولا
استری کے بان کے سمان بچنوں کو سنکر راون صبح ہونے
بھا اٹھ کر دوبار میں چلا گیا۔ اور ہا اہمیان کے کارن سب
ٹھک کو جھلا کر سنگھاسن پر پڑی اینٹھ سے جا بیٹھا۔

اپن رام انگد ہی بلوا۔ آنے چرن پچ سسرو ناوا
اتی اور سمیپ ہیمپاری۔ پو لے ہنس کر بال کھرا لری
اوپر سببہ پرت پرتی رام جی نے اٹھ کر بڑیا۔ انہوں
نے آکر شری رام جی کے چرن گلوں میں سر جھکا یا بہت ہی آد کر
کے پھر شری رام جی نے انہیں اپنے پاس بٹھایا۔ پھر کھر کے

دشمن شری رام چند جی ہنس کر کہنے لگے۔
بالی تنہہ تو تک اتی مہسی۔ تا ت متبہ کہو پو جیہوں تو ہی
راون جا تو دھان کل ٹیکا۔ بھج بل اتل جاس جگ لیکا
ہے بالی کمار! مجھ کو آشچرچ ہے۔ ہے تا ت! اسی لئے
میں تجھ سے پوچھتا ہوں۔ سچ کہنا جو راون راکشش کل کا شرتا
ہے۔ جس کے ناتانی قوت باز کا لوہا دینا مانتی ہے۔

تاں مکت چیں رچلائے۔ کہتو تا ت کوئی بدھی پائے
سنو سر جگہ پرت تکھ کاری۔ مکت نہ ہوں جھوپ گن چاری
اُس کے چار مکت تم نے ہمدے پاس پیٹکے تھے۔ بتاؤ۔
تم نے کیسے حاصل کئے تھے۔ اٹھنے کہا۔ ہے سرویہ۔ ہے
شرنگوں کو سکھ دینے والے! سنئے وہ مکت نہیں ہیں۔ بلکہ
راجاؤں کے چادر گن ہیں۔

سام دان اردو دند بھیدا۔ زپ ار بھیں ناتھ کمہ بیلا
نیتی دھرم کے چرن سنائے۔ اس جیہ جان ناتھ ہیں آئے
ہے ناتھ! دید کہتے ہیں کہ سام۔ دن۔ دند اور بھیدہ
چار راجاؤں کے من میں بستے ہیں۔ یہ نیتی دھرم کے چار سندھ
چلن ہیں۔ چونکہ راون میں دھرم ہی نہیں ہے۔ تو دھرم کے چار سندھ
چلن اُس کے پاس کیسے وہ سکتے تھے۔ ایسا من میں دچلا کر کے
وہ چار اہل چلن آپ کے پاس چلے آئے۔

دھرم میں پڑھو پدھکھا کال جس دھرم میں
تیبہی پر سر گن آئے سنہو کو سلا دھمیس کو
ہے لودھ پتی! دس تکھ راون دھرم سے ریت۔ آپ کے
چروں سے تکھ لودھ موت کے دشمن ہیں ہے۔ اس لئے وہ جی ٹھک
چھوڑ کر آپ کے پاس چلے آئے۔

پرم پرت شرون من ہنسے رام اوار
سما چار پچا سب کہے گڈہ کے بالی کمار
اٹھ کر بے حد شرتا کافوں سے سنکر کہ پو رام ہنس پڑے
پھر بالی کمار نے لگا میں جو کچھ ہوا تھا۔ وہ سارا حال پر مجھ کو کہہ
سنایا۔

رپو کے سہا چار جب پائے۔ رام سچو سب نیکٹ بولا

لنکا بانگے چار دوارا۔ کیسی بدھی لاکیسے کر ہو چکا را
دشمن کے سارے سما چار کو سن کر نثری رام چند جی
نے سب ہنتر لوں کو اپنے پاس بلایا اور ان سے کہا۔ کہ لنکا کے
چار وکٹ دھواڑے ہیں۔ ان پر کس پر کار چڑھائی کی جائے ؟
اس پر سب دجا کر دے۔

تب کیسیں جنہیں بھیشن۔ سمر ہر دے دن کر کل بھوشن
کر چار تھنہ ہنتر دوڑھاوا۔ چار لانی کیسی کٹک بناوا
تب باز راج سگر یو درجیہ راج جاموت اور بھیشن نے
اپنے منوں میں سورج کل کے سرتاج پر بھوشن نثری رام چند جی کا
سمن کر کے دجا کر کیا۔ انہوں نے دجا کر کے پختہ قبیلہ کر لیا
بازوں کی فوج کے چاروں بناے۔

جب تھا جوگ مینا پائی تھیں۔ جو تختہ نکال بول تب لینے
پر بھو پرتاب کہ سب سمجھائے۔ سن کی سنگھ ناد کر دھائے
اور ان کے لئے قابل سپہ سالار مقرر کئے پھر سب

سینا پیتوں سپہ سالاروں کو بلا کر پر بھو پرتاب کہہ کر سب
کو سمجھایا۔ جس کو سن کر بازو شیر کے سمان گرج کر چڑھ دوڑے
ہرشت رام چرن سرناوہیں۔ کہہ گری بھو پرتاب دھاویں
گر جہیں توڑ جہیں بھاؤ لاکیسیا۔ جسے رکھو پیر کو سیلا دھیسیا
وہ پرسن ہو کر نثری رام جی کے چروں میں سر جھکائے
ہیں۔ اور پرتاب کے بڑے بڑے ٹکڑے ہلے کر سب دیر لنکا
کی طرف دوڑتے ہیں۔ اور دھو پرتاب رکھو پرتاب کی جے پکارتے
ہوئے بھاؤ اور بازو دھا کر جتے ہیں اور لڑنے کے لئے راکشوں
کو لکارتے ہیں۔

جہانت پر دم درگ اتی لنکا۔ پر بھو پرتاب کی چلے استگا
گھٹا لوپ کر چہنہ دسی گھیری۔ مکھ میں لسان بجاوہیں بھیری
لنکا کو ناقابل تسخیر جانتے ہوئے بھی بازو سینا پر بھو نثری رام
جی کے پرتاب سے بید ہڑک ہو کر چڑھ دوڑی۔ بادلوں کی گھٹاؤں کی
طرح بازو سینا نے لنکا کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اور بازو منہ سے
ہی نقارے اور نثری بجائے لگے۔

جتنی رام جے نہیں جے کیسیں سگر یو

مگر جہیں سنگھ ناد کی بھاؤ مہا بل سینوا
لنکا میں بھاری کھلبلی برپا ہوئی۔ مہا سنگھاری بادلوں نے
بازوں کی چڑھائی کی خبر سن کر کہا۔ بازوں کی ڈھٹائی تو دیکھو۔ یہ
کہتے ہوئے جنس کر اس نے لاکش فوج کو بلایا۔
آگے کیسیں کال کے پریرے۔ جھجھکا دانت سب سپر میرے
اس کہہ اٹھاس سٹھ کیسہا۔ گرہ بیٹھے آہار بدھی دیہا
اور ان سے جوش بھرے شبہ دل میں کہنے لگا۔ کہ موت
کے گھیر ہوئے بندر یہاں آگے ہیں۔ میرے راکش سبھی بھوکے
ہیں۔ دھاتا نے کھر بیٹھ جھائے راکشوں کو خوراک بیج دی ہے
ابا کہہ کر نوکرہ راو ن قہقہہ لگا کر سنہا۔

سبھٹ سگل چار ہول دسی جاو۔ دھو دھو بھو کھائیں سب کھائیں
اما راو ن ہی اس ابھیما نا۔ جسے بیٹھ کھانے سوت انا نا
اور لکھا کر بولا۔ کہ سب یو دھا چاروں طرفوں میں جاو اور
ترجہ بازو سب گو پکر پکر کر کھاؤ ر شوجی کہتے ہیں) سچہ پار بنی راو ن
کو ایسا ابھیما تھا۔ جیسے شہری جانور ادا پر کو پاؤں کر کے سولہ
مانوہہ آکاش کو فقام سے گا۔

چلے فاجو آئیں ماگی۔ کہہ کر بھنڈ پال پرتابی
تو مرد گر پرتاب پر چبڑا۔ سول کر پان پر گھر گری کھنڈا
آگیا مان کر اور اپنے ہاتھوں میں گونچیں۔ برجی، توڑ۔ مارگر
تیز کھارے۔ سول، تلوار بنگو اور پرتابوں کے ٹکڑے لے کر راکش

چلے
جسے اُن اہل نگر نہاری۔ دھاویں سٹھ کھٹک مانس ہاری
چوینچ بھنگ کھتہ نہ ہی سو جھا۔ تمہے دھائے منو جاو ابو جھا
جیسے مانس کھانے والے پھنجی لال پھروں کو خون سے
لغزے ہوئے گوشت کے ٹکڑے سمجھ کر ان پر ٹوٹ پڑتے ہیں
ابیں سو جھنڈا ہی ہیں کران لال پھروں پر چوینچ لگے سے چوینچ
ٹوٹ کر ہمارے لئے دکھ کا باعث ہوئی۔ دیسے ہی دیسے سمجھ
راکش دوڑے۔

نانا یدھ سر جاپ دھو جاو دھان بل بیر
کوٹ لنگور تھہ چڑھ کے کوٹ کوٹ رندھیرا

طرح طرح کے اختیار و بخش بان دھانڈل کے کر دھول بٹلن
 دھیر رکشس پودھا تلے کی چاد پوری کے بڑوں پر چڑھ گئے۔
 کپ گنوں سمیٹا ہوا ہے۔ میرہ کے سرنگی جن گھن و پسے
 باجیس ڈھول بسان چھاؤ۔ سن دھن موئے بھنہ من چھاؤ
 چاد پوری کے بڑوں پر رکشس کیسے شو بھا پار ہے یہ
 ملا سیمہ پر ہنٹ کی جھٹ پر بادل چھائے ٹھکے ہیں۔ چھاؤ ڈھول
 اور نقارے بج رہے ہیں۔ جن کی آواز سسکے پودھاؤں کے من میں
 جوش بڑھتا ہے۔

ہا جیس بھیری کی پھیرا پادا۔ سن کا مدار جا میں دوانا کا
 دیکھتے ہائے کپنہ کے ٹھکا۔ اتی بیل تڑ بھاؤ سٹھٹا
 بے شمار نفیری اور نقارے بج رہے ہیں۔ جنہیں سنکڑ دھول
 کے ہر دے چھٹ جاتے ہیں۔ رکشسوں نے جا کر بڑے بڑے
 وکال شریوں ولسے ہا پودھا باز اور پھیل کے دل دیکھے۔
 دھاؤں میں گنیں نہ اوگٹ گھٹا۔ بد ہنٹ بھو ر رہی کہ اٹا
 کٹا ہیں کو ٹھنہ بھٹ گر جیس۔ دن لوٹھ کا نہیں اتی تر جیس
 دیکھ بازو ڈرتے ہیں۔ اونچی اونچی دھواؤں گھٹا ٹھن کو کچھ
 نہیں گئے۔ پر بت کاٹ کاٹ کر راستہ بنا لیتے ہیں۔ کر دھول پودھا
 کٹا رہے ہیں اور گری رہے ہیں۔ دھنوں سے ہونٹ کاٹتے ہیں
 اور لگاتار ہیں۔

انت راون انت رام دھائی۔ جے تی جے تی جے پری لائی
 پچھ پچھ سہوہ دھواؤں ہیں۔ کو دھو رہی کی پھیری چھاؤں ہیں
 اودھ راؤں اور اودھ شری رام کی دھائی بیل جانی ہے
 جے۔ جے۔ جے کو دھن ہوتے ہی ڈھائی چھوٹی۔ رکشس پہاڑوں کے
 کنگورے اوپر سے گراتے ہیں۔ بندرا چھل کر انہیں پکڑ لیتے ہیں اور
 واپس انہیں کی طرف پھینک دیتے ہیں۔

دھو کر دھو کر کھٹ پر چنڈ مرکٹ بھاؤ کر دھول پودھا
 جھپٹ جھپٹ چنڈ ٹھک ٹھک ہی بچ چلتا ہوا ہے
 اتی ترل ترل پتاپ تر جیس تک گھوڑے پڑھ پڑھ
 کی بھاؤ چڑھ منڈنہ چھٹ تہہ رام کی گھٹ جھٹ
 پہاڑوں کے ٹکڑے لے لے کر کچھ اور پچھ باز قات پر

ڈالتے ہیں۔ وہ رکشسوں پر چھپتے ہیں اور ان کے ہاتھ پکڑ کر انہیں
 زمین پر ٹپک کر بھاگ جاتے ہیں۔ اور پھر ٹھکرتے ہیں۔ چل
 اور بڑے تیجی ہا باز اور کچھ بڑی پھرتی سے اچھل کر قطر پر چڑھ
 گئے اور پھر اودھ منڈ دھول پر چڑھ کر شری رام کی کالیں گنت گئے۔
 ایک ایک نیچر کہ چٹا کی چلے چلے پڑائے
 اور آپ ہمیشہ بھٹ کر رہے ہیں دھرتی پر آئے
 چھو ایک ایک رکشس کو پکڑ کر وہ بندھوڑ چلے۔ اور آپ
 اور نیچے رکشس پودھا اس پر کار دھ چاد پوری پر سہا میں پڑا
 گئے ہیں۔

رام پر تاپ پر بل کی جھٹا۔ سر دھول نیچر بھٹ بڑھتا
 چڑھے ڈگ پٹی تہنہ تہنہ باز۔ جے رکھو بھیر پتاپ دو لکر
 شری رام چندر کی کے پتاپ سے ہما بیلان ہاتھوں کے
 دل رکشسوں کے دلوں کو مصل رہے ہیں۔ باز پھر اودھ قہوہ
 جا چڑھے اور سہی کے سہا پتاپ وان پر پھو شری رام کی کی جے
 پھار لے گئے۔

چلے نسپر نہر پرائی۔ بدیل پھن جے گھن سمدائی
 ہا کا بھٹو پتاپ بھاری۔ رو دھول بالک آتر نارہ
 رکشسوں کے گردہ دیکھے ہی بھاگ گئے۔ جیسے بادلوں کی
 گری گھٹا نہیں تیز ہوا کے چلنے سے تیز تر ہو جاتی ہیں۔ سنگا میں بھاری
 کھرام بچ گیا۔ بالک ہسٹرل دیال مکر رونے لگیں۔

سب راویں راویں ہی گائی۔ راج کرت اپس میں تری ہنٹ
 بچ دل بچل سہی تیسری گانا۔ چھیر بھٹ نکیس رساوا
 سب بل کر راؤں کو گالیاں دے رہے ہیں کر راج کے کہ کو تے
 اس نے اپنے آپ موت کو دعوت دے دی ہے۔ راؤں نے
 جب اپنی فوج کو گھرا کر جگتی مہنی سنا۔ تب وہ بھاگتے ہوئے
 پودھاؤں کو لوٹ کر غصے سے کہہ کر بولا۔

جو دن بھگھ سنا میں گانا۔ سو میں تہب کرال کر پانا
 سر سٹو کھا سٹو گ کر نانا۔ سکر بھو می بھٹے بھٹے پرانا
 مار میں نہ اپنے کالوں سے بھٹے سے پیٹھ دکھا کر بھٹکٹا
 سن دیا تو اسے خدا میں بھانک تھوڑے ماروں گا۔ میرا سب کچھ

اُس کا سرفروغ اس کے ساری کو کد گرایا۔ پھر مگر ناد کو
دیکھ جان کر اُسے رختہ میں ڈال کر دُعا گھر لے آیا۔

انگد سنا بہن سست گڑھ پر گئیو اکیلے
رن بانگر ابالی سست تک چڑھتی کی کھیل
اوہر انگد نے سنا کہ پن کمار سنا جی ایسے ہی تندرے
ہیں۔ تو رن میں بانکا ابالی کمار کھیل کی طرح اچھل کر قلعے پر چڑھ گئے
جھڈ جڑو دھ کر دھ دو بندر۔ رام پتاپ سر آرا انتر
راون جھون چڑھے دو ڈو دھائی۔ کہیں کو سلا دھیس دھائی
دو لون بازیدھا کہ دھ میں سبر کر دھنوں کے مقابلے میں لڑنے
کے لئے شری رام جی کے پتاپ کو ہر دے میں سمن کر کے راجن کے
محل پر چڑھ دھئے اور شری رام جی کی مدد مانے بولنے لگے۔
گھس بہت گھ جھون دھوا۔ دیکھ نہا چرتی بھے پاوا
ناری برنڈ کر پیٹ ہی چھاتی۔ اب دو کچی آئے اتھاتی
قہ کلش بہت پکڑ کر مل کر گرانے لگے۔ یہ دیکھ کر راکشس
راج راجن سہم گیا۔ سب استریاں ہتھوں سے چھاتی پٹینے لگیں۔
اور کہنے لگیں کہ اب کی دفعہ دو اتھاتی (راچھہ کرنے والے) بندر گئے۔
کچی بسلا کر تنہا ہی ڈیرا دیں۔ رام چندر کر سچس سنا دیں
پتی کر گھنچن کے گھسہا۔ کہنسی کر نیسے اچھاتی آ رہیا
وہ گھر کیل سے کر انہیں دھاتے ہیں۔ اور شری رام چندر کی
اکم ہما سنا تے ہیں۔ پھر سونے کے گھسوں کو ہتھوں سے پکڑ کر بس
میں کھتے ہیں کہ اب اپو نو کرنا شروع کیا جائے۔
گرچ پر سے روپ کٹک مچھاری۔ لاگے مڑے بھیج مل بھاری
کاٹو کی لات چھپنہ کیسہو۔ بھونو رام ہی سو پھل لیسو
وہ دو نو گرج کر دشمن کی فوج کے درمیان کو کد پڑے اور اپنی
بھاری قوت بازو سے راکشسوں کو کھینچنے لگے۔ کسی کو لانی کسی کو
نھپتار تے جوئے کہتے ہیں۔ کہ جو تم نے شری رام جی کا بھن نہیں
کیا سو اب اُس کا پھل بھگتو۔

ایک ایک سول مرد ہیں تو ر چلا وہیں منڈ
راون آگیاں پر ہیں تے جی بھو نہیں دھھی لکھ
ایک کو دوسرے سے رگڑ کر ان کے سرفروغ کو پھینکتے ہیں وہ

کھایا طرح طرح کے گچھے اُنکے سب دن بھر ہی میں نہیں پان
مید سے ہوتے ہیں؟

گرچن سمن سکل ڈیرا نے۔ چلے کر دھ کر سچٹ لٹالے
سنگر مرن پیر کے سو بھا۔ تب تنہا تھا پر ان کر لوبھا
راون کی سخت کامی سنگر ب دیر ڈٹے مٹر مند ہو کر لٹے
جی سبر کر دھ پیر لٹ چلے۔ رٹائی میں روشن کے سامنے ڈٹ کر لٹے
لٹنے مٹھانے میں ہی دیر کی تن سے۔ یہ سونج کر انہیں نے
پانوں کی مٹا چھڑ دی۔

پیر آدھ دھ سچٹ سب جھریاں پکار پکار

جیا کی گئے بھا کو کچی پر گھڑ نو تنہا

بہت سے ہتھیاروں سے مٹیج ہر کر راکشس یو دھالکار
لکار کباز سینا سے جا بڑے انہوں نے پر گھوں اور ترشوں
سے ہار مار سب بانوں اور بھا توں کو ہال کر دیا۔

میں آ کر کچی بھاگن لا گئے۔ جی انا جیتیں آگے
کو کد کہ کہنہ انگد سہو حفت۔ کہنہ لیل ڈیرا بونست
شوری کہتے ہیں۔ سہ پادتی ابا زہے کے مار سے دیا کلا
جوئے بھاگنے لگے۔ اگرچ آگے چل کر دھ اسی فتح پائیں گے۔ کوئی
کہتا ہے۔ انگد سناں کہاں ہیں؟ طوان تل نیل اور دھو کہاں ہیں۔
سچ نول کل سنا سنا ہونا مانا پچھم دوار رہا۔ پلو انا کو
میکھ ناد تنہہ کر سے لٹائی۔ کوٹے نہ دوار پر مٹھائی
سناں جی نے جب اپنے دل کو گھرایا تھا سنا۔ اس وقت

وہ طوان قلعے کے مغربی دروازے پر قلعے۔ دھال ان سے میگھ ناد
پیتھ کر رہا تھا۔ وہ دروازہ بڑا کھن تھا۔ اس لئے ٹوٹنے میں نہیں آتا۔
پون تنہا بھااتی کر دھوا۔ گر جیتھو پر بل کال سم جودھا
کو کد لنگ گڑھ اوپر آوا۔ کہہ گری میگھ ناد کہنہ دھوا
تب پون کمار سناں جی کے من میں بڑا بھاری کر دھ تھا۔ وہ
کال کے سمنان بھینکر یو دھ بڑے زور سے گر جا۔ اور کو کد لنگ کے
قلعے پر جا پڑھا۔ اور چار اٹھائے میگھ ناد کی طرف دیکا۔

بھنچیتھو رختہ ساری نیا تا۔ تابی ہڑے ہنڈا لیسو لاتا
دوسری موت کل تیری جانا۔ سیندن کھل ترت کرہ آنا

سرکار دھن کے سامنے گر کر ایسے پٹتے ہیں۔ جیسے دھن کے کونڈے
بھٹ رہے ہیں۔

جہاں ہاں مکھیا جے پاوڑی۔ تے پدگہ پر بھو پاس جیلاوڑی
کے جیہیش تہنہ کے ناما۔ دھیں رام تہنہ ہر پچ دھاما
جن بڑے بڑے پرمھان یو دھاؤں کو دہ پکڑتے ہیں۔ ان
کے پاؤں پکڑ کر مہ شری رام جی کے پاس پھینک دیتے ہیں۔ جیہیش
جی ان کے نام بتاتے ہیں۔ نو شری رام چندر جی دیا کر کے انہیں
پرم پد دیتے ہیں۔

کھل منہ دو جا بھیش بھوگی۔ پاوڑی گتی جو جا چت جوگی
اگر رام ہر دو چت کر دتا کر۔ بیڑ بھاو سرت مہی نیچر
مہا دھت راکشس برہمن کا مانس کھانے والے بھی مہا نام
گتی پاتے ہیں۔ جو یوگیوں کے لئے بھی نہ بھو۔ شری جی کہتے ہیں
جے پارٹی شری رام جی بڑے ہا کو دل ہت اور دیا تو ہیں۔ صحت
ہیں کر راکشس نے بھی میرا سر نہ کیا ہے۔ ویر جہا سے ہی بھی
خردھا سے نہ ہی۔

وہیں پر گتی سو جیہ جانی۔ اس کے پال کو کہو بھوانی ہ
اس پر بھو شری رام جیہ پرم نامی۔ نرمی مند تے پرم ابھی
ایسا ہر دے میں دھار کر کے نہ انہیں بھی پرم گتی دھجی
جے پارٹی کہو تو۔ ایسے کہو اور کون ہیں؟ پر بھو کے ایسے کہو بھو
کو بھی سن کر جو مہ چھوڑ کر ان کا بھن نہیں کہتے وہ ہا مہا
بد قسمت پراتی ہیں۔

انگرا اور منونت پر مہیا۔ کینہہ درگ اس کہ اور دھیا
لکا دو وکی سو ہیں کیس۔ متھیں منہ مہو دھے منہ جیہیں
شری رام جی کہنے لگے۔ کہ انگرا اور منہان تلے میں داخل
ہو گئے ہیں۔ دونوں باز لکا کو لٹ بھرت کرتے ہوئے ایسے
شو بھا پار ہے ہیں۔ مانو دھت دراجل سمندر کو جو رہے ہوں۔

بھج بل مہو دل دل مل دیکھ دو س کرانت
کو دے بھج بھت شرم آئے جہنہ بھو
اپنی قوت بازو سے دشمن کے دلوں کو کھیل کر ادھ دیکھ
کر کو دین ختم ہو گیا ہے۔ منہان اور انگرا دونوں کو دھڑے۔ اور

تھکاوٹ اُتار کر دہاں آ گئے۔ جہاں کہ شری رام جیہ جی براجن تھے۔
پر بھو پد کھل سیں تہنہ نامے۔ دیکھ بھٹ گھوٹی من نہا
رام کر پا کر جگ نہا سے۔ بھت بھت شرم پرم سکھارے
انہیں نے پر بھو کے چروں میں سر جھکایا۔ دونوں ہا پر بھو
کو دیکھ کر شری رام جی میں بڑے ہر حق ہوئے۔ شری رام جی نے
ان دونوں پر دیا مہی کی۔ جس سے وہ تھکاوٹ بہت اور بھو
سکھی ہوئے۔

گئے جان انگرا منہ مانا۔ پھر سے بھاو مہرٹ بھٹ نانا
جہا تو دھان مہو دل پاتی۔ دھائے کر دس سیں دو دہانی
اگر منہان جی کو گئے جان کر سب باز بھاو یو دھاو
لٹ پڑے۔ شام کی تاریکی کا ٹاڑہ اٹھا کر دھو کا دھے کر راکش
فوج پرم بازو میں پر جہو مہری اور دھان کی دھانی بولتے لگے۔
نیچرانی دیکھ گیا پھر سے۔ جہنہ تہنہ کھٹائے بھٹ بھٹ
مہو دل پر بل پچا پچا دی۔ لٹ بھٹ نہیں مانس ہادی
راکشسوں کی فوج چر مہی آتی دیکھ کر بازو ٹوٹ پڑے اور
وہ راکشسوں سے کٹ کٹ شہد کرتے ہوئے گتھ گتھ
گتھ مہو دھان دل کے یو دھا ہا بھوان ہیں۔ وہ ایک دوسرے
کو لٹنے کے لئے لٹکاتے ہیں۔ لٹتے لٹتے کوئی بھی ہا
نہیں ماننا۔

جہا پر نیچر سب کاٹے۔ نانا برن ہا مہو جہا دے
سب بھج بل سم بل جہو دھا۔ کو تھک کر تلت کر کو دھا
بھی راکشس یو دھا ہا بھوان اور سیاہ رنگ کے ہیں۔ اور باز
بڑے بڑے بھاری شروں والے طرح طرح کے ٹھیلے کے ہیں۔
وہ تو طرف کی سنی بھوان اور یو دھا برابر کی مگر کے ہیں۔ وہ کھیل
تھا شے کرنے طرح طرح کے کرتب دکھاتے ہوئے بڑے
اکرو دھ سے لٹتے ہیں۔

پرابھ سر دھیں گھنیر سے۔ لٹتے مہو دل مہو دل
انپ اکھن اور اتی کا یا۔ بھجلیت میں کینہہ مہو دھا
دھان طرفوں کے یو دھا میں لٹتے ہوئے ایسے مہو
ہوتے ہیں۔ جیسے کہ برسات اور موسم سرما کے بہت سے

بھاگتے ہوئے راکشس یودھاؤں کو باز اور تھک چکر پڑ کر پتھری
 ہٹک دیتے ہیں اور حیران کن کرتب دکھاتے ہیں۔ اُن کے
 پاؤں پڑ کر سمندر میں پھینکتے ہیں۔ وہاں مگر عجب۔ ساپ اور بھیلیاں
 انہیں پکڑ پکڑ کر کھاتے ہیں۔
 کچھ مارے کچھ گھائل کچھ گرہ چڑھے پرانے
 گر چھیں بھاؤں کی ٹھک رچھ دل بل بھیلانے
 کچھ مارے گئے۔ کچھ زخمی ہوئے۔ کچھ جاکر قتلے پر
 چڑھ گئے۔ رچھ اور سمندر دشمن دل کو اپنے بل سے جھکا کر گئے
 رہے ہیں۔

نسا جان کی چار نیوانی۔ آئے جہاں کو سلا دھنی
 رام کو پا کر چتا آسہی۔ بھٹے بگت شرم باز تہی
 رات پڑی سہی جان کر باز سینا کے چاروں دل وہاں
 آئے۔ جہاں کو دھتھی شری رام چندر ہی تھے۔ شری رام جی نے
 سب پر کر پادشہ کی۔ جس سے سب باز تازہ دم ہو گئے۔
 اہل و سائن سچو سنکارے۔ سب سن کیسی بھٹ جھکا
 آہا کٹک کپنہ سنگھار۔ کہو بیگ کا کر بیجے بجارا
 اوہرے میں دس مکھ راون نے اپنے سب منتریوں کو
 بلایا۔ اور جو جویہا ملے گئے تھے۔ وہ سارا حال انہیں کہہ
 سنایا۔ اُس نے کہا کہ باز سینا نے آدھی راکشس خوج کھنایا
 کر دیا ہے۔ اس لئے آپ لگ جلی دھار کیجئے۔ کہ اب کیا اُمانے
 کیا جائے۔

مالیہ دنت اتی جڑھ نیا چر۔ راون مات پتا منتری
 بولا چن نیاتی پاون۔ سنہوتات کچھ موہکھادون
 مالیہ دنت نام کا ایک بہت ہی بوڑھا منتری تھا۔ وہ
 راون کی مانا کا پتا (مانا) تھا۔ شری رام منتری تھا۔ وہ بہت ہی
 پوتر منتی جوئے بھی بولا۔ کہ سچے تات! کچھ میری بات بھی
 سنو۔

جب تے تمہرے سینا سرانی۔ اسلگن ہو ہیں نہ جا ہیں بکھالی
 بید پڑان جاس جس لکاپو۔ رام مکھ کا ہوک نہ سکھ پالو
 جب سے تم سینا کو ہلائے ہو۔ تب سے اتنے

باہل ہم اسکے پرے ہوئے لڑ رہے ہیں۔ اکپن اور اتی کا پانی
 راکشس سینا کے دو سینا پتی تھے۔ انہوں نے جب دیکھا کہ راکشس
 سینا کے دل ہو گئی ہے۔ تو انہوں نے باز سینا کو بچھاڑنے کے
 لئے ایک مایا رچھا۔
 بھینو نمش جہنہ اتی اندھیار۔ برشتی ہوئے دوہر اہل جھارا
 ملی جہر میں وہاں سخت تاریکی چھا گئی اور خون سپرد دل اور
 خاک کی بادش ہوئے گی۔

دیکھو نمش ترنم دسوں دس کیسی دل بھینو کھبھار
 بکھیسی ایک نہ دیکھی جہنہ نمش کر ہیں بیکار

دس طرفوں میں سخت اندھیرا دیکھ کر باز سینا میں بھگا کر
 پٹھنئی۔ ایک کو دھرا دکھائی نہیں دیتا۔ سب ادھر ادھر چھوٹ چکا۔

کر رہے ہیں۔
 کل سرم رنہ تاک جانا۔ لئے بول انگر سہو مانا
 سما چار سب کہہ سمجھائے۔ سنت کوپ کی کچھ بھٹے
 منتری انھوں نے سب بید کو جان لیا اور انھوں نے
 جہنہ کو جاکر سب بات سمجھا دی تھیں۔ ہی دس کے سمان بل
 ملے کی شریٹھ انگر اور جہنہ لیش کھا کر دوڑے۔

پتی کر پال شس چاٹ چڑھاوا۔ پاک سایک سپر جھاوا
 جھینو پرکس کہوں تم ناہیں۔ گیان اُسے جے سنہ جاہیں
 مہر کر پاو سگو ان شری رام جی نے جس کر جش چھا کر
 خدہ چن بان چھاوا۔ جس سے چاروں طرف روشنی ہو گئی۔ کہیں اندھیرا
 نہ رہا۔ جیسے گیان کے پراکش ہونے پر سب شعلہ میں مست
 ہاتی ہیں۔

مجاو بل مکھ پائے پرکسا۔ وحدے شرن بگت شرم ترنم
 سہو ملن انگر ان گاہے۔ مانک سنت جہنہ چر جھاوے
 رچھ اور سمندر دشمنی پاک تازہ دم اور بے خوف ہو کر پرست
 ہو کر دوڑ گئے۔ شہان اور انگر ان میں جوش سے گرج اُٹھے۔

اُن کی آواز سنکر راکشس سینا بھاگ کڑی ہوئی۔
 جیہا گت بھٹ ٹیکن ہر دھنی۔ کر ہیں بھاو کی اوجھت گنی
 کہہ پڑا ہیں ساگر ماہیں۔ مگر آگ جش خدہ چھرا ہیں

لما کہ کر باندھان شری رام جی اب راون کو مارنا ہی چاہتے ہیں
سو اچھے گھنٹو کہتے دُور بادا۔ تب سوکھ پو لہو گھنٹا دوا
کو تک پرات اچھے ہو مورا۔ کہ پھوٹتی بہت اہوں کا فقرا
وہ راون کو دیکھ کر کہہ کر اٹھ کر چلا گیا۔ تب میگھ ناد جوش
میں آکر لولا۔ سویرے میرے ہاتھ کا کرتب دیکھنا۔ نہیں بہت
کچھ کر دے گا۔ جو کچھ بھی گلی کو کرنے دے گا راونوں کا نہیں
ورن کر دے وہ غصہ اٹھ گا۔ اور تختات میں اتنا کچھ کر دے گا
کہ میرے بیان سے باہر ہے)

نن ست پن جو سا اواس پریتی سمیت انکھ میٹھا
کرت پچار بھینو بھینو سا۔ لگے گی پتی چہوں دوارا
پتر کے پتی سنکر راون کو اپنی پنج کا یقین ہو گیا اُس
نے پیہم کے ساتھ میگھ ناد کو گود میں بٹھایا۔ دھار کر لے
کر لے ہی سویرا ہو گیا۔ باز سینا پھر چاروں دروازوں پر اُٹھ
کو پ کینہہ ڈر گھٹ کر گھیرا۔ نگر گلائی بھینو گھنٹا
بہیدہ آیدھ کر پھر دھاتے۔ گڑھے تے پرست بکھر دھاتے
بازوں نے طیش میں آکر دھکم دھک کر گھیر لیا۔ نگر بھریں
کہرم پچ گیا۔ راکش بہت طرح کے ہتھیارے کر دھکے
اور انہوں نے قلعہ پر سے پادوں کے ٹکڑے باز سینا پر لگائے
دھاتے ہی دھکے کر گھیر کر گھنٹا بہیدہ بدھی گولا چلے
گھنٹا پت گھنٹا ہی پات کر جت جن پر سے کے ہاتھ
مرگٹ پکٹ پکٹ جٹ کٹ نہ لست تن جڑ جڑ بے
گھنٹا ہی گھنٹا پر چلا دیں جھٹھ سو تھنہ نیچر بے
انہوں نے پرتوں کے کر دھوں ٹکڑوں کو گرایا بھات
بھات کے گئے چلے گئے وہ گئے پھٹ کر ایسے گئے ہیں
جیسے جلی گریڑی ہو۔ یو دھا ایسے گرج رہے ہیں۔ پھر لے
کال سے بادل میں۔ وکٹ باز یو دھا وٹ کر دھننے ہی کٹ
جاتے ہیں۔ اُن کے کچھ چھنی ہو جاتے ہیں۔ لیکن پھر بھی
وہ حوصلہ نہیں ہارتے۔ وہ ہار اٹھا کر قلعہ پر چبکتے ہیں۔ مگر
پہاڑوں کے نیچے آکر جوتا کٹس میں جگہ پر ہوتا ہے وہی
نکر دھا ہوتا ہے۔

اشکل حمد ہے ہیں کہ جن کو بیان نہیں کیا جاسکتا۔ وہ یاد پافوں
نے جن کی ہما کو گایا ہے۔ اُن شری رام جی سے مجھے ہر کہ بھی
بکس نے سکے نہیں پایا ہے۔

ہر نیچہ بھرتا نہست مدھو کیٹھو ہوان
جیسے مادے سوئی اور تر ہو کر پاسد ہو ہو
جنہل نے ہر نیچہ بہت ہر نیچہ کو اور ہوان
مدھو کیٹھو کو ملا تھا۔ وہ ہی کہ پاس کے سمندر ہو گا اُن شری رام
جی کے روپ میں اُتنا دھار کہ پر گٹ ہوئے ہیں۔

ماس پارائن

پچیسواں و شرام

کل روپ کھل بن دھن گنا گھن بودھ
سو برہمی جیسی سو ہی تاسوں کون بودھ
وہ لال مدھو دھت روپی بن کو جسم کرنے دے
گھنٹے کے بھٹ اور دھن گھن ہیں۔ شوجی اور برہما
جی ہی جن کی سیوا کرتے ہیں۔ اُن سے دشمنی نہیں
پہ ہر برہم و دیو جو بدھ ہی۔ بھو جو کہ باندھی پریم سینی
تا کھن بنان سم لگے۔ لکھی آٹھ کر جا ہی بھاتے
ایں نے اُن کے ساتھ ریکنا چھوڑ دو۔ اند جانکی
جی کو اُن کے حوالے کر دے۔ پھر کر پا کے بھٹا پریم پیارے
شری رام جی کا بھن کر دے۔ مالیدنت کے بن راون کو بن کی طرح
لگے۔ وہ لولا۔ ارے بدھیب! منہ کالا کر کے یہاں سے چلا جا
پور جیسے ہی نہ تو مرتیوں تو ہی۔ اب جن میں دیکھا کسی مری
تینیں لینے من اس انومانا۔ بدھیبو بہت ہی کر باندھانا
تو دیکھا ہو گیا ہے۔ نہیں تو تجھے ہی مار داتا۔ اب
میری آنکھوں کے سامنے سے دھڑ بھڑا۔ مجھے اپنا نہ نکھا
راون کے بن دھن کو مسکر مالیدنت نے من میں یقین کر

میگھ نادرس شرون اس گڑھ پی چھینکا آئے
انچو پیر دگ ہیں سیکھ چلیو بجا آئے

میگھ نادرس جب اپنے کانوں سے سنا کہ بانوں نے
بھرتھ کو گھیر لیا ہے تو وہ ہار پودھا تلخ سے آڑا اور ڈنکا بجا
کر ان کے سامنے چلا۔

گھٹ کو سنا دھیس دھو بھڑا دھنوی کل لوک بھگیا نا
گھٹ تل نیل دھ سگر لیا اچھو منست تل سبھیا
میگھ نادرس نے پکار کر کہا بشہر آتے دھنوی دھاری
اور دھتی دھ بھائی کہاں ہیں؟ تل نیل دھو سگر لیا اور بل کی حد
انگ اور سہمان کہاں ہیں۔

کہاں بھیش بھڑا نا در دھتی۔ آج سب ہی بھڑا ناں ہیں اسی
اس کہ بھٹن بان میں چلے۔ انچھو کر دھ شرون لگ نلے
بھائی سے غداری کرنے والا بھیش کہاں ہے؟ آج میں سب
کو اور اس دھٹ بھیش کو تو ضرور ہی ماروں گا۔ ایسا کہہ کر اس نے
دھٹ بھٹن بان چڑھا کر جوش میں آکر اسے کان تک کھینچا۔
سسر سسر سو چھاڑے لاگا۔ جن پھٹ دھا وہیں پھٹ ناگا
جھٹھ تھٹھ پھٹ دھیتھ ہیں باز سسر پھٹ پھٹ تھتھ اور سسر
وہ ایک ساتھ بہت سے بان چھوڑتے لگا۔ وہ بان کیا
تھتھ۔ ہاڑ پھٹ سے پھٹنل داسے سانب دھڑے جارہے ہوں۔
اور اودھر باز گھٹ کل ہر کر اور مر کر گرتے ہوئے دکھائی دینے لگے اس
وقت کوئی بھی باز پودھا میگھ نادرسا سمانہ کر سکا۔

جھٹھ تھٹھ بھاگ چلے کی رچھا۔ لیسری سب ہی بھڑا کے ایچھا
سو کی بھاٹو نہ دن تھٹھ دھیتھ۔ کینس جھیتی نہ پراں او سیش
ریچھ اور باز اور اودھر بھاگ نکلے۔ سب کو بھڑا کرنے کی
خواہش بھول گئی۔ دن بھو میں ایسا کوئی باز اور تھچھ دکھائی نہ
پڑتا تھا جس کو میگھ نلہ کے بانوں نے قریب المرگ نہ کر دیا ہو۔

دس دس ہر مارے سی پر سے بھو می کپی پیر
لنگھ نادری گر جا میگھ نادریل دھیر

پھر اس نے سب کو دس دس بان مارے۔ باز پودھا
لنگھ کر زمین پر گر پڑے بلوان اور دھیر میگھ نادری کی طرح گرجے

لگا:

دیکھ پون مست لنگ بہالا۔ کرودھ دھت جن دھائیو کالا
جھاکیل ایک ترٹ اپارا۔ اتی دس میگھ نادری پر ڈارا
ساری باز فوج کو دیا کل دیکھ کر پون مست سہمان ہی
کرودھ میں بھر کر ایسے دھڑے مانو کال پڑھا آ رہا ہو۔ انہوں نے
فوراً ہی ایک بڑا بھاری بھاڑ لکھاڑا اور بڑے طیش میں بھر کر
اسے میگھ نادری پر پھینک دیا۔

آوت دیکھ گھٹو نہج سوئی۔ رختہ سارختی ترگ سب کھوئی
بار بار پچھا۔ سہو مانا۔ نیکٹ نہ آو مر دم سو جانا
بھاڑ کو آتا دیکھ کر میگھ نادری خود تو آکا ش میں اڑ گیا لیکن
اس کے رختہ سارختی اور گھوڑے چور چور ہو گئے۔ سہمان جی اسے
بار بار قنت آذانی کے لئے لکارتے ہیں۔ لیکن وہ نزدیک
نہیں آتا۔ کیوں کہ وہ سہمان جی کے بل کے بھید کو جانتا تھا۔
رگھو پتی نیکٹ گھٹو گھٹن ناوا۔ نانا بھانت کر کے سی دھباوا
استر ستر آیتھ سب ڈارے۔ کو تک میں پر بھو کاٹ نوارے
تب میگھ ناخدر شری رگھو ناخدر جی کے پاس گیا اور طرح طرح
کی گالیاں بگنے لگا۔ اس نے ان پر طرح طرح کے استر ستر اور
انیک پرکار کے ہتھیار چلائے۔ لیکن پر بھو نے کھیل میں سب کو کاٹ
کر پھینک دیا۔

دیکھ پرتاب موڑھ کھسیا نا۔ کرے لاگ مایا بدھی نا ناوا
جھے کو کرے گڑھ کھسیلا۔ ڈر پائے گھ سونپ سپیلا
شری رام چندر جی کے پرتاب کو دیکھ کر میگھ نادری کھسیا نا
ہو گیا۔ پھر وہ بھانت بھانت کی مایا کرنے لگا۔ جیسے کوئی شخص
سانپ کا چھوٹا بچہ ہاتھ میں لے کر گڑھ کو ڈرا کر ان سے کھیل کرے

جاس پر بل مایا لیس سو بر پچی بڑھوٹ
تاہی دکھاوے لشیج مایا متی کھوٹ
شو جی سے لے کر بہا جی تک جتنے بھی بڑے بڑے
اور چھوٹے سے چھوٹے پرانی ہیں۔ وہ سب جن بے بھر کی ہا
بلوان مایا کے دھش میں ہیں۔ نیچ بڑھی میگھ نادریں پر بھو کو بھی
اپنی مایا دکھلاتا ہے۔

پر بت کے سمان چپکتی مٹا کر سے رنگ کا شریر ہے جس میں کچھ لال
میں ملی نہئی ہے۔ ادھر راون نے بھی بڑے بڑے سے یو دھائی بھیجے۔
جو بہت سے استر ستر لے کر دوڑے۔

مجموعہ نیکو بٹپ آید دھاری۔ دھائے کی ہے آدم نگاری،
بھڑے سکل جو یہی سن جوری۔ ات اُت ہے اچھا نہیں تھوڑی
بازا حقوں میں پہاڑ اور درخت نئی ہتھیار لئے اور تیز

ناخنوں سے مسلہ ہر کو شری رام چند جی کی جے پکارتے ہوئے مٹے
بازو اور گنٹس ایک سے ایک گتھم گتھا ہو گئے۔ ادھر اوہر دونوں

میں اپنی اپنی فتح کی بڑی زیورست خواہش بنی ہوئی ہے۔
مٹھکنہ لاتنہ دانتہہ گامیس۔ کی جے سیل مار پی ڈاٹھیں
مارو مارو دھرو دھرو دھرو مارو۔ بیس تو رہے بھٹیا اپارو
بازمکوت اور لائوں سے مارتے ہیں۔ دانتوں سے کاٹتے ہیں۔
دے شیل باز انہیں مار کر پھڑاٹتے ہیں۔ مارو۔ مارو۔ پکڑو۔ پکڑو پکڑ
کر مارو کو۔ سر نوڑو۔ اور بازو پکڑ کر اکھاڑو الو۔

اس زور پوری رہی نو کھنڈا۔ دھاویں جھٹھ تھنہ رند پر چنڈا
دیکھیں کو تک نہجہ سر برندا۔ کبھو نک بسے کبھوں انندا
نو کھنڈوں پر ایسی آواز گونج رہی ہے۔ پر چند دھڑا دھڑا
دور رہے ہیں۔ آکاش میں دیناؤں کے گروہ یہ لڑائی کا تماشا دیکھ رہے
ہیں۔ انہیں کبھی تو دکھ رجب راکشس قابو پاتے ہوئے نظر آئیں اور
کبھی آندر رجب بازوں کا پلڑا بھاری دکھائی دے (ہوتا ہے۔

دھڑھکار بھر بھر جمبو اوپر دھڑو اڑائے
جن انگار را سنہ پر مرنک دھوم رہو جھائے
خون سے گڑھے بھر گئے۔ اور اس پر دھول اڑا کر پڑی ہے
وہ دردناک منظر ایسا ہے۔ مانو انگاروں کے دھیر پر موت کا دھواں
چھا رہا ہو۔

گھائل بیر برا جہیں کیسیں۔ کسمت کینک کے ترو جہیں
پچھن میگہ نادر دو جو دھا۔ بھر ہیں پر سپر کراتی کرودھا
گھائل ہوئے یو دھا پرتھوی پر پڑے ہوئے شوبھا پار ہے
ہیں۔ جیسے پھوٹے ہوئے لسیو کے پیر ہوں۔ لگشمن اور میگہ نادر دو
بہادر ویش میں آکر ایک دوسرے سے بھڑتے ہیں۔

نہجہ چڑھ برش بیل انگار۔ مہی تے پرگٹ ہو ہیں جل مھارا
ٹاننا بھانت پپاچ لپاچی۔ مارو کاٹو دھنی ہو نہیں ناچی
آکاش میں اڑتے چڑھ کر مہبت سے انگار سے برسے

لگا۔ پرتھوی سے جل کی مھارائیں پرگٹ ہونے لگیں۔ بھانت بھانت
کے بھوت اور بھوتنیاں مارو کاٹ ڈالو، کی آواز کرنے لگیں۔

شیشا پور رو دھڑکچھاڑا۔ برشے کسمپھوں ابل بھہ چھاڑا
برش دھوڑی کینہہ سی انڈھیا۔ سوچھ تہ اپن ہاتھ لپارا
وہ کبھی تو دشت درگندل پیپ، خون بال امد مہیاں برساتا

نفا اور کبھی بہت سے پتھروں کی بارش کرتا تھا۔ پھر اس نے دھول
برک کر ایسا اندھیرا کر دیا کہ اپنا ہاتھ پار بھی نہیں سوچھتا تھا۔

کی کی اکلانے پایا دیکھیں۔ سب کر مران بنا ایہی لیکھیں
کو تک دھوڑا مٹسکاٹے۔ جھٹے سبھیت سکل کی جہانے

مایا دیکھ کر یاز فوج دل چھوڑ بیٹھی۔ سبھی سوچنے لگے کہ اس طرح
میگہ نادر کی مایا جیتی رہی۔ تو اس حساب سے تو سب کی موت ہوئی
سمجھو۔ یہ تماشہ دیکھ کر شری رام چند جی مکر لے۔ انہوں نے جان
لیا۔ کہ بازو دل دے مارے سہم گئے ہیں۔

ایک بان کا پی سب مایا۔ جیسے دن کے ہر تھر نکایا
کر پا دھڑکی کی بھاٹو بھوگئے۔ جھٹے پر بل رن رہیں شرو کے

تب شری رام جی نے ایک ہی بان سے مایا کاٹ ڈالی۔ مانو مٹج
نے مہا اندھکار کو لٹٹ کر دیا ہو۔ پھر انہوں نے بازو اور بھاٹوں پر

کر پا دھڑکی کی جس سے وہ ایسے پر بل ہو گئے۔ کہ لڑائی سے روکنے پر بھی
نہیں دکتے تھے۔

اس ایش ماگ رام ہیں انگار آدمی کی سناٹہ
پچھن چلے کرودھ ہوئے بان سر اسن ہاتھ

شری رام جی کی آگیا مانگ کر پچھن جی کرودھ میں بھر کر ہاتھوں
میں دھنش بان لئے ہوئے انکا اور دوسرے بازو دھواؤں کو ساتھ

لے کر چلے۔
چھتچ نہیں اکر باہو بسالا۔ ہم گری نیچہ تو کچھ ایک لالا

اہل دسانن سبھٹ پچھائے۔ نانا استر ستر کھہ دھائے
اُن کے لال نیر ہیں۔ چھاتی چڑی ہے۔ اور بازو ایسے ہی پہاڑ

ایک ہی ایک سکے نہیں جیتی۔ نسیج چھل بل کرے انتہی
گروہ و دھرت تب بھیلو انتہا۔ بھیلو رتھ سار تھی نرمتا
ایک دوسرے کو حیت نہیں سکتا۔ میگھ ناد بہت واہ
پتہ اور دھرم و دودھ کرنی کرتا ہے۔ تب شری لکشن جی بہت جوش
میں بھر گئے۔ انہوں نے میگھ ناد کے رتھ کو فدا توڑ ڈالا اور ساتھی
کو مار دیا۔

نانا پدھی پر مار کر سیشا۔ راجپس بھیلو پران اوسیشا
راون رتھ پنج من اٹو مانا۔ سنگھ بھیلو سر بھی مہم پرانا
لکشن میگھ ناد پہلے طرح کے دار کرنے لگے۔ بھیلو سے میگھ ناد
قریب المگ مہلیا۔ تب میگھ ناد نے اپنے من میں سوچا کہ اب تو
میرے پران ہی لے گا۔ بڑا چھاری سنگھ آن چنیا۔
میر گھانسی چھار بیسی سہائی۔ تیج پتھ لکھن اور لاگی کو
مور چھار بھی سکتی کے لاکھیں تب چلی گئیو نکٹ بھیلو نکٹ
تب میگھ ناتھ نے ویر گھانسی رہا دروں کو ہلاک کر نیوال
شکتی لکھن پر دے ماری۔ وہ تیج پورن شکتی لکھن جی کی چھاتی میں لگی۔
شکتی کے لکھتے ہی لکھن جی کو مور چھا آگئی۔ تب میگھ ناد بیدھر کر
اُن کے نزدیک چلا گیا۔

میگھ ناد سم کوٹ سہت جو دھار ہے اٹھائے
جگت آدھار سیش لکھتے اٹھے چلے کھیلے

لکھن جی کے شریر کو سوکر وڑ میگھ ناد کے سمان بلوان یو دھا
اٹھانے لگے۔ لیکن جگت کے آدھار سر و پ شری لکشن جی اُن سے
کیسے اٹھائے جاسکتے تھے؟ تب وہ ہار مان کر شرمندہ ہو کر چلے
گئے۔

سنو گر بجا کر دھڑا اٹھ جاسو۔ جاسو بھون جادی دس آسو
سک سنگرام جیت کو نا ہی۔ بیلو میں سر نراگ جگ جابی
شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! سنو جن کی کر دودھ گئی جو وہ لوگوں
کو ایک آن جس بھسم کر دیتی ہے۔ اور جن کی سیوا پوتا منش اور سب
جڑ چن پرائی کرتے ہیں۔ اُن لکشن جی کو بھلا سندار میں کون حیت
سکتا ہے۔

یہ کو تو پہلے جانے سوئی۔ جا پر کر پام رام کے ہوئی

سندھیا بھی پھر دودھ باہمی۔ لگے سنبھارن پنج پنج مانی
اس لبل کو وہی جان سکتا ہے۔ جس پر کہ شری رام جی کی
کر پا ہو۔ شام ہونے پر دو طرفت کی سینا داپس لوٹ پڑی۔ اور
دونوں طرفت کے سینا پتی اپنی اپنی سینا کی دیکھ بھال کرنے لگے۔
بیابک برہم اجت بھو نیشور لکھن کہاں بوجھ کر ونا کر
تب لگ لگے آئینو سنو مانا۔ اُنچ دیکھ پر بھو اتی دیکھ مانا
دیابک، برہم، اے، برہنڈ کے سوامی اور دیا کے بھڈل
شری رام چند جی نے پوچھا لکشن کہاں ہے؟ تب تک سنو مان جی
انہیں اٹھا کر لے آئے۔ چھوٹے بھائی کو اس مردہ حالت میں دیکھ
کر پر بھو بہت ہی دکھی ہوئے۔

جامونت کہہ سید سیشا۔ لنگار ہے کو پٹھنی لکینا
وہر لکھو رپ گنیو سنو منٹا۔ آئینو بھون سمیت تھرتا
جامونت نے کہا۔ کہ لنگا میں سکھین نامی ویر تھ ہے اس
کو یہاں لانے کے لئے کسی کو بھیجنا چاہئے۔ سنو مان جی چھوٹا رڈپ
دھر کر گئے اور سکھین ویر کو سمیت اُس کے گھر کے نور اُسی اٹھا لائے
رام پدار بند سبر نائیدو آئے سکھین۔

کہا نام گری اوشدھی جا موہ لون ست لین
سکھین تیج آتے ہی شری رام چند جی کے چرن لکوں میں
سر لوایا اور کہا۔ کہ ہے سنو مان! اور ونا چل بربت پر سے سنجیوئی بوئی
لینے جاؤ۔

رام چرن سر سرج اور رکھی۔ چلا پو بھون ست بل بھاکھی
اہاں دوت ایک مر م جنادا۔ راون کال نبی گروہ آوا۔
شری رام جی کے چرن لکوں کا ہر دے میں دھبان کر کے
پون کمار سنو مان جی اپنی طاقت کا سب کو یقین دلا کر چلے۔ آدھر
کبھی جاسوس نے راون کو یہ اطلاع پہنچا دی۔ تب راون کال نبی
کے گھر آیا۔

دس لکھ کہا مر تہی سنا۔ پٹی پٹی کال نبی سر و دھنا
دیکھت تہی ہی بھر جہیں جارا۔ تاش پتہ کو روکن پارا
راون نے اُس کو سارا حال کہہ سنایا۔ کال نبی سنو سبر
پٹینے لگا۔ اُس نے راون کو کہا۔ کہ آپ کے دیکھتے دیکھتے جو ہوا ویر

اہاں بھیس میں دیکھیوں بھائی۔ گیان دشتی بل موہی ادھیکیائی
وہ بولا۔ راون اور رام میں بڑا گھسان کارن پڑا ہے۔ بلا شک
دشہ شری رام جی ہی جیتیں گے۔ میں یہاں بیٹھا ہی سبب یہ دھکا حال
دیکھ رہا ہوں۔ ہے بھائی! مجھ میں دودھ دشتی کی بڑی شکتی ہے۔
ماگا جل تھپیں دینہہ کھٹل۔ کہہ کبی نہیں اکھاؤں مخوہ میں جل
سرمنج کر آتہ آوہو۔ دھچھا دیٹوں گیان جیہیں پاوہو
سہمان جی نے اُس سے جل مانگا۔ تو اُس نے کھٹل دے دیا۔

سہمان جی نے کہا کہ اتنے تھوڑے جل سے میری پیاس نہیں بجھے
گی۔ تب وہ بولا۔ تالاب میں نہا کر خورایاں چلے آؤ میں تب تمہیں
گر منتزدول گا۔ جس سے تم گیان کو پراپت کر لو گے۔

سرمنجھٹ کسی پد پھا مکر میں تب اکھاؤں
مادی سودھرو دیہ تن چلی گنگن چڑھ جان
تالاب میں پاؤں رکھتے ہی ایک مچھلی نے سہمان جی کے
پائوں کو کھڑ لیا۔ تب تو سہمان جی گھبرائے سہمان جی نے اُس مچھلی کو کہ
ڈالا۔ تب وہ دھبہ شرپہ پار بھان پر چڑھ کر آکاش کو چلی۔

کبی تو درس مچھلیوں تشاپا۔ مٹانات منی بر کر سا پا
منی نہ ہوئے نہ نیچر گھورا۔ مانہو سنیتہ پچن کبی مورا
اُس نے کہا۔ ہے سہمان! آپ کے درشن سے میں پاپ بہت

مہ گئی۔ ہے تات! منی شرنیٹ کا شاپ مٹ گیا۔ ہے بازاریہ
منی نہیں ہے۔ بلکہ ایک بھیانک راکشس ہے میرا بچ سچ مانو۔

اس کہہ گئی اچھرا جیہیں۔ نیچر نکٹ گئیو کبی تنہیں
کہہ کبی منی گر دھچھا کیٹھو۔ پاچھیں ہم ہی منتزہہ دھوہو

ایسا کہہ کر وہ اسپراجونی کے سراپ سے مچھلی بنی ہوئی
نخی۔ اپنے اصلی روپ کو پار چلی گئی۔ اُس وقت سہمان جی راکش

کال منی کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ کہ ہے منی! پہلے گر دھکنا
لے لیجے اور پیچھے مجھے گر منتزدیجے۔

سرمنجھٹ کیٹ پھارا۔ رخ تن پر گئی مرقی بارا
رام رام کہہ چھا طیبی پراتا۔ سن من ہرش چلیٹھ سہمانا

سہمان جی نے اُس کے سر کو اپنی پونچھ میں لپیٹ کر اسے
مار دیا۔ مرتے وقت اس نے اپنا اصلی راکشس روپ پکڑ

لکا کوجلا کر صاف نکل گیا۔ اُس کا راستہ کون روک سکتا ہے ؟
بھی رگھوپتی کروہیت اپنا۔ چھاڑوہ ناٹھ مرشا جلیپنا
نیل کچ تن سندھ سیاما۔ ہر دے راکھ لوچن ابھیراما
اس لئے شری رگھو ناٹھ جی کا بھجن کر کے اپنا کلیان کرو۔
ہے ناٹھ! جھوٹی لک بک چھوڑ دو۔ آنکھوں کو شکہ دینے والے
نیل کل کے سمان سندھ شام شریہ کا اپنے ہر دے میں دھیان

دھرو۔
میں تیں مور موڑھتا نیاگو۔ مہاموہ نسی سونت جھاگو
کال۔ بیاں کر بھچھٹ جوتی۔ سینے ہوں سمر کر جنتیے سوئی

انتہکار، ممتا، موہ کو تیاگ دو۔ گیان روپی رات میں سو
رہے ہو۔ سو جاگ اٹھو۔ جو کال روپی ساف کو بھی ٹرپ کرنے

والا ہے۔ کیا کبھی وہ خواب میں بھی لڑائی میں جیتتا جاسکتا ہے ؟
سن دس کٹھ دسمان اتی تنہیں من کیٹھہ پچار
رام دوت کر مڑوں برو یہ کھل رنٹ مل بھار

کال منی کی ان باتوں کو سنکر راون آگ بگولا ہو گیا۔ تب
کال منی نے من ہی من میں دھچا کر کیا کہ دشتی تو مہا پاؤں میں دوبا

تھا ہے۔ اس لئے اس کے ہاتھوں سے مرے کی بجائے تو یہ کہیں
بہتر ہے۔ کہ شری رام جی کے دوت کے ہاتھوں مارا جاؤں۔

اس کہہ چلا جیسی لک مایا۔ سرمنجھٹ بر باگ مٹا پا
مارت سٹ دیکھا شتھ آشرم۔ منی ہی بوجھ حل پڑیں جائے شرم

وہ من میں ایسا دھار کر کے چلا۔ اور راستے میں مایا راجانی۔
تالاب مندر اور سندھ باغ بنایا۔ سہمان جی نے سندھ آشرم دیکھ

کر سو جا کر منی سے پوچھ کر حل بی لوں جس سے شکاٹ دودھو جائے
راچیس کیٹ پیش تنہہ سوہا۔ مایا پتی دوت ہی چہہ موہا

جائے پون بہت ناٹھو مانٹھا۔ لاگ سو کہے رام گن گھا فقا
راکشس وہاں کیٹ سے مٹی کا بھیس بنائے شتھو بھارہا

تہ۔ وہ مود کہ اپنی مایا سے مایا کے سودھی شری رام جی کے دوت کو
موہ میں ڈالنا چاہتا تھا۔ پون کمار سہمان جی بنے اُس کے چہروں میں

جاکر سر جھکایا۔ وہ گئی شری رام جی کے گھٹوں کی گھٹا میں کہنے لگا۔
ہوت مہارن راون رام میں جتہیں رام نہ سنیتہ یا مہیں

کیا۔ اور رام رام کہہ کر پران تیاگ، نیچے راس کے منہ سے رام رام
کاستھ بدھن کر ہونامان جی بہت پرسن ہوئے۔ اور آگے چل پڑے
دیکھا سیل نہ اوٹھ دھچکینہا۔ سہسا کپی اپار گری لینہسا
گھہ گری لشی نہم دھواوت بھینو۔ اور دھ پڑی اوپر کپی گینو
ہونامان جی ورونا چل پریت پرینچے۔ لیکن سنجیونی بوٹی کو
نہ بچان سکے۔ تب انہوں نے ایک دم پہاڑ کو ہی اکھاڑ لیا۔ پہاڑ
کو لے کر ہونامان جی رات کو ہی آکاش مادلگ سے دودھ کر چلے۔ اور
ایودھیا پوری کے ادھر پہنچ گئے۔

دیکھا بھرت لیسال اتی نیسچر من الومان
نہو پھر سہایک مار سیتو چاپ سترون لگت بان

بھرت جی نے آکاش میں بہت ہی بڑے بھاری شریہ
دھاری کو دیکھا۔ تب انہوں نے من میں سوچا۔ کہ یہ کوئی راکش
ہے، اُنہر نے کانن تک دھنش کو کھینچ کر بنا چیل کا ایک
بان مارا۔

پرسیتو مورچھ ہی لاگت سہایک سمرت رام رام رکھو نایک
سمن پریچن بھرت تب دھائے۔ کپی سمیپ اتی آتر گئے
بان لگتے ہی ہونامان جی رام رام کہہ کر بے ہوش ہو کر زمین
پر گر پڑے۔ رام رام کے پیارے بچپن کو سنکر بھرت جی دوسرے
اور بڑے بے قرار ہو کر ہونامان جی کے پاس آئے۔

لیکل بلوک لبیس ار لاوا۔ سہاگت نہیں بہم بھانت جگا
مکھ ملین من بھٹے دکھاری۔ کہت بچن بھر لوچن باری
ہونامان جی کو دیا کلن دیکھ کر بھرت جی نے انہیں چھاتی
سے لگا لیا۔ انہوں نے بہت طرح سے ہونامان جی کو جگا یا لیکن
وہ سہاگت نہ تھے۔ تب بھرت جی کا چہرہ اداس ہو گیا۔ وہ من میں
بڑے دکھی ہوئے۔ اور نہیروں میں آنسو بھر کر یہ بچن بولے۔

جیہیں پدھی رام مکھ موسی کینہا۔ تہیں نیی یہ وارن دکھ دینہا
جول مورین من نیچ ارد کا یا۔ پریتی رام پد کسل اما یا
جس برھانا نے جیسے شری رام جی سے مکھ کیا۔ انہوں نے
ہی اب یہ بھرتا قابل برداشت دکھ دیا ہے۔ اگر من بچن اور شریہ
سے شری رام جی کے چرن مکھوں میں میرا شکام اور سچا پریم ہے۔

توں کپی ہو وکبت شرم سولا۔ جوں موپر رکھوتی اٹو کو لا
سنت بچن اٹھ بیٹھ کپیا۔ کہہ جے جے تی کو سلا دھینا
اور شری رکھو ناتھ جی چہر پر پرسن ہوں تو یہ بانہ پیرا سے
رہت ہو کہ تازہ دم ہو جائے۔ یہ بچن سنکر ہونامان جی اور دھ پتی شری
رام چندر جی کی جے ہو۔ جے ہو اسکتے ہوئے اٹھ بیٹھے۔

لینہم کپی ہی ار لائے پلکت تن لوچن سبیل
پریتی نہر روئے سمائے سمر رام رکھو کل تلک
بھرت جی نے ہونامان جی کو چھاتی سے لگا لیا۔ ان کا شریہ
پریم کے مارے پلکت ہو گیا اور آنکھوں میں آنند کے آنسو چھلک
پڑے۔ شری رکھو ناتھ جی کا سمرن کر کے بھرت جی کے ہوسے میں
پریم اچھل اچھل پڑتا تھا۔

تات کسل کہو مکھ تلھان کی۔ سہرت اچ ارو مات جانکی
کپی سب چرت سہاس بکھانے۔ بھٹے دکھی من ہنہ بھتھانے
بھرت جی بولے۔ ہے تات بالکشن جی اور جانکی جی سمیت
سکھ نہان شری رام چندر جی کی کسل کہو شری ہونامان جی نے
سب حل مختار کہہ سنایا۔ بھرت جی سنکر بہت دکھی ہوئے
اور من میں بھتھانے لگے۔

اہم دیو میں کت جگ جانیوں۔ پر بھو کے ابھو کاج نہ انیوں
جان کو او سمرن دھرو دھیرا۔ نیی کپی سن بولے بل پیرا
بادیو میں جگت میں دیرتھ ہی پیدا ہوا۔ جو پر بھو شری
رام جی کے ایک بھی کام نہ آیا۔ پھر روئے دھونے کا ذلت نہ
جان کر من میں دھیرج دھکر کہا ہونامان بھرت جی بولے۔

تات گھر موٹیلھی تو ہی جاتا۔ کاج نسائی ہی ہوت پر بھانا
چڑھ مم سہایک سیل سمیتا۔ پھو وں تو ہی جہنہ کر پانکتیا
ہے تات انہیں جانے میں دیر ہو جائے گی۔ اور سورج
نیکتے ہی کام بگڑ جائے گا۔ اس لئے تم پریت سمیت میرے
بان پر چڑھ جاؤ۔ میں تمہیں کہ پا کے دھام شری رام جی کے پاس
پہنچائے دیتا ہوں۔

سن کپی من لکجا ابھیمانا۔ موریں بھارت جیہی کے بانا
رام پر بھاد بچا رہو ری۔ بندی چرن کہہ کپی کر جندی

بھرت جی کی یہ بات سنکر سہمان جی کے من میں اطمینان پیدا ہوا کہ میرے بوجھ سے یہ بان بھلا کیسے چلے گا، لیکن پھر شری رام جی کی ہمارا دھار کر کے انہوں نے بھرت جی کی چرن بندنا کر کے ہاتھ جڑ کر بیٹھ گئے۔

تو پرتاب اُر راکھ پر بھو جھینوں مانتر ترنت اس کہہ ایس پائے پد بندی جلیقہ سہومت ہے ناخدا! ہے پر بھو! میں آپ کے پرتاب کا ہر دے میں دھیان دھر کر غوراً چلا جاؤں گا۔ ایسا کہہ کر اور بھرت جی سے آگیا پارک ان کی چرن بندنا کر کے سہمان جی چلے۔

اماں رام لکھن ہی نہاری۔ بولنے بچن منجے اٹو ساری ادھر رات گئی کبھی نہیں آئو۔ رام اٹھائے اچ اچ اور لاٹو اوپر لکھن جی کو دیکھ کر شری رام جی سادھا دن نشوں کی طرح بچن بولے۔ آدھی رات گزر گئی۔ ابھی تک سہمان جی نہیں آئے۔ یہ کہہ کر شری رام چندر جی نے چھوٹے بھائی لکھن کو اٹھا کر چھائی سے لگا لیا۔

سکھونہ دھکت دیکھ مومسی کاؤ۔ بندھو سد اٹو مردل سمجھاؤ مم بہت لاگ تجھو پت ماما۔ سہیتو بین ہم اتپ باتا اور بولے۔ ہے بھائی اتم مجھے کبھی دکھی نہ دیکھ سکتے تھے۔ تمہارا بڑا ہی کامل سمجھاؤ تھا۔ میرے شکھ کے لئے تم نے ماما پتا کو چھوڑا اور بن میں جا کر گمی اور تیز ہوا سب کچھ برداشت کیا۔

سو اٹو راگ کہاں اب بھائی۔ اٹھو نہ من مہم بچن بکلائی جوں جنتیہ بن بندھو بھو۔ پتا بچن خنتیو نہیں اوٹو ہے بھائی! اب دھ پریم کہاں گیا؟ جو میرے دکھ بھرت چنوں کو سنکر اٹھتے نہیں۔ اگر مجھے پہلے ہی سے پتہ ہوتا کہ بن میں بھائی کا بھوڑہ ہوگا۔ تو میں پتا کے بچنوں کو بھی نہ مانتا۔ سنک نہت ناری بھون پر لوار۔ ہو میں جا میں جگ ہا میں بار اس بجا جیم جاگھو تاتا۔ طے نہ جگت سہو دھرتا پتر دھن، استری، گھس، پر لوار یہ بار بار سنار میں ہوتے ہیں اور جاتے ہیں۔ لیکن دنیا میں ماں جاتے

بھائی نہیں ملتے۔ ہر دے میں ایسا دھار کر رہے تات! جاگو۔ جنتھا پنگھ بندھو کھگ اتی دنیا۔ منی بو پھنی کری بر کرہینا اس مم جیون بندھو نمو توہی۔ جوں جڑو لوی جیوے مہی جیسے پردوں کے بغیر بچھی، منی کے بغیر ساپ اور سوڈ کے بغیر مٹھی بہت ہی دین دکھی ادھے بس ہو جاتے ہیں ہے بھائی! اگر مٹھہ قسمت مجھے بھی زندہ رکھے تو تمہارے بغیر میرا جیون بھی ویسا ہی دردناک ہوگا۔

جھینو اودھ کون ٹھٹھ لائی۔ ناری سہیتو پر یہ بھائی گنوائی ہو ابچس سہیتوں جگ ماہیں۔ ناری مانی ہمیش چھت پائی استری کے لئے پیار ہے بھائی کو کھو کر میں اودھ پوری میں کون سا منہ لے کر جاؤں گا؟ ہے بھائی! ایسے سے تو سیتا جی کے چھن جانے کی بدنامی سہن کرنا میرے لئے نہیں اچھا اور آسان تھا۔ کہوں کہ استری کے چھن جانے کی مانی تمہارے جدا ہو جانے کی مانی کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔ اب آپ لوگ سوک سوت تورا۔ سہم ہی نمھو کھوڑا مور ا نچ خننی کے ویک کسارا۔ تات تاس نمھ پران اودھا ہے بھائی! میرا بے رحم اور کھوڑا ہر دہ یہ بدنامی اور تمہارے دیوگ کا دکھ دونوں ہی سہن کرے گا۔ لیکن ہے تات! اتم اپنی ماما کے ایک ہی پتر اور پران اودھا ہو۔

سو چلیسی مومسی نمھ ہی گہ پانی۔ سب بادھی سکھ پرست جانی اٹو کاہ دیہیتوں تبھی جانی۔ اچھ کن مومسی سکھاؤ ہو بھائی سب پرکار سے مجھے سکھ دینے والا لعد میری بہت ہی بھلائی کا خیال کر کے انہوں نے تیرا ہاتھ پکڑ کر مجھے سونپا تھا۔ میں اب جا کر انہیں کیا جواب دوں گا۔ ہے بھائی! اتم اٹھ کر مجھے کیوں نہیں سمجھاتے۔

ہم بادھی سہیت سوچ ہوچن۔ سروت سل راہو دل لوچن، اما ایک اکھنڈ رکھو رانی۔ نرگنی بھگت کر پال دیکھائی جن کا سمرن کر کے سب جنتا دور ہو جاتی ہے۔ جہ جنتا کو چھڑانے والے پر بھو بہت طرح سے سوچ کر رہے ہیں۔ ان کے کمل کی مٹھوں کے سمان سنڈ نیروں سے شوک کے

آنسوؤں کی دھارا بہہ رہی ہے۔ شوجی کہتے ہیں۔ ہے پار تہی بشری
رگھو ناتھ جی ایک واحد اور اکھنڈ ہیں۔ بھگت پر کر پار کرنے والے
بھگوان نے بھلا کر سکے منش کی حالت دکھائی ہے۔

پر بھو پر لاپ سُن کان بکل بھٹے باز نیگو
اسے گھیکو ہنومان جیسے کرونا جھنڈہ سیر رس
پر بھو کے لیلانا تو سے کئے گئے در لاپ کو کانوں سے سنکر
باز مل دیا گل ہو گئے۔ اتنے میں ہنومان جی آئیے۔ مادر رس احد
و پاتے پرسنگ میں وینا کا پرسنگ آگیا ہو۔

ہر شرام بھٹیو ہنومان۔ اتی کرنگیہ پر بھو پر م سبھانا
ترت بیدنب کینہہ اپائی۔ اٹھ بیٹھے چھن ہر شانی
شری رام جی پر تن مہ کر ہنومان جی کو گلے لگا کر لیے۔ پر بھو
پرم چتر اور بہت ہی احسان مند ہیں۔ تب فوراً ہی سکھیں
ویدنے دوائی تیار کر کے لکشن جی کو بھائی۔ وہ فوراً ہی پر تن ہو
کر اٹھ بیٹھے۔

ہر وہ لانی پھو بھٹیو بھرانہ ہر شے سکل بھالو کی براتا
کچا پنی بید تہاں پہنچا وا۔ جیہی بدھلی تہیں تا ہی لے آوا
پر بھو شری رام جی لکشن جی کو چھاتی سے لگا کر لیے۔ بھالو
اور ہنومان کے دل سب پر تن ہو گئے۔ پھر ہنومان جی جس طرح
پیلے سکھیں دید کو لٹکا سے لائے تھے۔ اُس پر کارا سے وہاں
پہنچا آئے۔

یہ برتانت دسانن سینو۔ اتی لبتا دینی پنی سر دھینو
بیا گل کنبھ کرن پہیں آوا۔ بر بیدھ جتن کرتا ہی جسکا داما
یہ سما جا رجب راون نے سنا۔ تو وہ کلش کے مارے بار
بار سر پٹینے لگا۔ وہ گھبرا ہوا کنبھ کرن کے پاس آیا۔ اور بہت سے
اپائے کر کے اس نے اس کو نیند سے جگایا۔

جاگا لپچر دھکے کیسا۔ مانہوں کال دیہہ دھرہ بیسا
کنبھ کرن تو جھا ہو بھائی۔ کاسے تو ماکھ رہے سکھائی
کنبھ کرن اٹھ بیٹھا۔ وہ ایسا دکھائی دیتا ہے۔ مانو کال
محسوس ہو کر بیٹھا ہو۔ کنبھ کرن نے راون سے پوچھا۔ کہو
بھائی۔ تمہارے مکھ کیوں سوتھ رہے ہیں۔

کنبھ کہی سب تہیں ابھیمانی۔ جیہی پر کار ستیا ہر آنی
نات کینہہ سب نیچر مارے۔ مہا مہا یو دھانگھارے
ابھیمانی راون نے ستیا جی کے ہرن سے لے کر اب
تک کی ساری کنبھ کہہ کر سنائی۔ اور کہا۔ ہے نات ابھل
نے سب راکشس مار ڈالے۔ بڑے بڑے ٹکھیا یو دھانگھارے
بھی ہلاک کر دیا۔

دور مکھ سر دیو منج اہاری۔ بھٹاتی کا یہ اکین بھادی
اپر ہودر آدک سیرا۔ پرے سمر ہی سب رندھیرا
دور مکھ، دیوانک، زراتک، اتی کا یا۔ اکین اور ہودہ
وغیرہ مشہور مشہور دیر سبھی یڈھ میں کام آچکے ہیں۔

سُن دسکن ہر پچن تب کنبھ کرن بلکھان
جگد مہا ہر آنی اب سٹھ جاہت کلیان
تب راون کے پچن سٹھ کنبھ کرن تڑپ کر بولا۔ ارے
مورگھ! جگت مانا جانے جی کو چھین کر اب تو اپنی بھلائی چاہتا ہے
مصل نہ کینہہ تہیں لیچر ناہا۔ اب مہوی آئے جگا یہی کاہا
اجہوں نات تیاگ ابھیمانا۔ بھو رام مہو شہی کلیانا
ہے راکشس راج! تم نے اچھا نہیں کیا۔ اب مجھے بھگنے
سے کیا مطلب؟ ہے نات! اب بھی ابھیمان چھوڑ کر شری رام
جی کا بھجن کر دے۔ بس اسی میں تمہارا کلیان ہے۔

ہیں دس سب منج رگھو نایک۔ جا کے ہنومان سے پایک
اہمہ بندھو تہیں کینہہ کھوٹائی۔ پر پختہ ہیں مہو شہی سہی آئی
ہے دس مکھ اجن کے سہمان جلیسے سیوک ہیں۔ وہ کھونٹھ
جی کیا منش ہیں؟ ہائے بھرتا! انہوں نے بہت بُرا کیا۔ پہلے ہی آکر
یہ سارا حال مجھے کیوں نہ بتایا؟

کینہہ پھو پر بھو برو دھنہی دیوک سو برنجی سر جا کے سیوک
نار دھنی مہوی گیان جو کہسا۔ کنبھ تو ہی سے نہ رہا
ہے سوامی! تم نے اس پر دیتا سے دشمنی سہی ہٹی ہے
جس کے شہو بہا آوی دیتا سیوک ہیں۔ نار دھنی نے مجھے
جو گیان کہا تھا۔ وہ میں تجھے سنا تا۔ لیکن اب تو دقت ہی
ہاتھ سے نکل گیا۔

اب بھرا نک بھینٹ مہری بھائی۔ لہجہ میں کروں میں جانی
سیام گات سر سیر وہ لوجہن۔ دیکھوں جائے تاپ تے لوجہن
سچ بھائی اب تو آخری بار مجھ سے بغلیہ ہو کر ملے ہیں
جا کر اپنے نیتھیں کروں تینوں تاپوں کو چھڑانے والے مشیام شریکل
نیتھیں بھائی ان شری رام جی کے جا کر روشن کروں۔

رام رُوب گن سمرت مگن بھینٹو چھین ایک
راون مانگیٹو کوٹ گھٹ مدد و ہمش انیک
شری رام جی کے رُوب اور گنوں کا سمرن کر کے وہ دل بھر کے لئے
اُن کے پریم میں مگن ہو گیا۔ پھر اُس نے راون سے کہہ دوں شراب کے بھرے
ہوئے گھڑے اور بے شمار بھینٹے منگوائے۔

ہمش کھائے کر مدد پایا نا۔ گر جا بجا گھات سمانا
کنبھہ کرن ڈر د رن رنگا۔ چلا دو گ تچ سین نہ سنگا
بھینٹے کھا کر اور شراب پی کر وہ بھیلی کے سمان کر کا۔ وہ لڑائی
کے نشے میں بدست ہو کر قلعہ چھوڑ کر چلا۔ اُس کے ساتھ فوج نہ تھی۔
دیکھو بھینٹن آگیا۔ پریو چرن پنج نام سنا مینو
ایچ اٹھائے ہر وہ تھی لائیو۔ رگھو پتی بھکت جان من بھائیو
کنبھہ کرن کو دیکھ کر بھینٹن جی آگے آئے اپنا نام بتلا کر وہ اُن کے
چہروں پر گر پڑے۔ چھوٹے بھائی کو اٹھا کر کنبھہ کرن نے چھائی سے لگایا اور
شری رگھو ناتھ کا بھکت جان کر وہ اُن پر بہت پریشان ہوئے۔

تات لات راون مہری مارا حکمت پریم ہمت منتر بچا را
تیبھیں گلائی رگھو پتی پریس آئیوں۔ دیکھ دین پر بھو کے من بھائیوں
ہے تات! میں نے راون کو نیک صلاح دی تھی۔ لیکن اُس نے
میرے لات مای۔ اسی ہانی کے مارے میں شری رگھو ناتھ جی کے پاس آیا۔
مجھے دین دیکھ کر بھوکھو مجھ پر بہت پریشان ہوئے۔

سٹو سہست بھینٹو کال بس راون۔ سوکر مان اب پریم سکھان
وحنیہ وحنیہ بھینٹن وحنیہ بھینٹن۔ مجھے ہوتا تیسیر کل بھوکھن
کنبھہ کرن نے کہا۔ ہے بیٹا! راون تو کال کے وش ہو گیا ہے۔ وہ

اب کسی کی نصیحت کیا مانے گا اور نفات اُس کے سر پر موت نابج ہی
ہے اس لئے اگر کوئی اسے بھلے کی بات کہتا ہے۔ تو وہ اُسے بھی معلوم ہوتی
(ہے) ہے بھینٹن ابو دھنیہ ہے۔ وحنیہ ہے۔ ہے تات! تو راکش کل

مستاج ہو گیا۔ بھینٹن میں کنبھہ جا کر۔ بھینٹو رام سو بھاس سکھ ساگر
بندھو بھینٹن میں کنبھہ جا کر۔ اپنے کل کو چار چاند لگا دیئے۔ جو شو بھا اور
سکھ کے سمندر شری رام جی کے بھین میں لگ گیا۔

بچن کرم من کیٹ جج بھینٹو رام رن دھیر
جاہو نہ پنج پر سوچو مہری بھینٹوں کال بس پیر
من بچن اور کرم سے کیٹ چھوڑ کر رن دھیر شری رام جی کا بھین
کرد۔ ہے بھائی! اب تم چلے جاؤ۔ میں کال کے وش نہیں۔ مجھے اپنا
پر اپا اس وقت کچھ نہیں سوچتا۔

بندھو بچن بھینٹن۔ آئیو جہنہ ترے لوک بھوکھن
ناتھ بھوکھو دھرا کار سریرا۔ کنبھہ کرن آوت رن دھیر
بھائی کے بچن میں کن بھینٹن جی بوٹ گئے۔ تینوں لوگوں کے مترج
شری رام چندر جی کے پاس آ کر انہوں نے کہا۔ ہے ناتھ! پریت کے
سمن وکرال شری ردا لالاکا ویر کنبھہ کرن آ رہا ہے۔

ایتنا کنبھہ سنا جب کا نا۔ کل کلائے دھائے بلواتا
لئے اٹھائے ٹپ اڑو بھوکھو دھرا۔ لکٹا تے دار میں تا اوپر
بازروں نے جب کنبھہ کرن کے آنے کی خبر سنی تو وہ سب بازو دھا
پرست ہو کر دوڑے۔ رخت اور پہاڑ انہوں نے اکھاڑ کر اٹھائے اور
کر وہ دھ سے دانت پس کر کنبھہ کرن کے اوپر بھینٹے لگے۔

کوٹ کوٹ گری سکھ پر ہارا۔ کرپ بھوکھو کی ایک ایک بار
مریٹو من مین مریٹو نہ مارنیو۔ بھگے گچ اورک بھینٹن کو مارنیو
ریچھ اور بازروں نے ایک ساتھ ہی کر ٹوڑوں پہاڑوں کے شکھروں
اور توڑوں کو کنبھہ کرن پر پھینکا۔ لیکن کر ٹوڑوں واروں سے نہ تو من میں وہ ذرا
گھبرا یا اور نہ ہی شری سے ڈر گیا۔ وہ بازو اور بھوکھو کے واروں کو کچھ
خیال میں نہ لاتے ہوئے برابر بڑھا بھلا آ رہا ہے۔ جیسے کہ سونج مگھ بھوکھو
کی مار سے مست ہاتھی پر کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔

تب مارت سٹ مٹھیکا مہنیو۔ پریو دھرنی بیکل سر دھینو
پنی اٹھ تیبھیں مارنیو سٹو منٹا۔ گھر مینٹ بھوکھو پر نیو تر نتا
تب سٹھان جی نے کنبھہ کرن کے ایک زور سے گھونسا مارا۔ جس سے
ویاکل ہو کر وہ پر بھوکھو پر گر پڑا پھر کنبھہ کرن نے سنبھل کر سٹھان جی کو مارا۔

ہندان جی چکر کر کے کر دینا پر گڑھے۔

بنی تل تل ہی اتنی بچھا رہی تھی۔ جتنی تھنہ ٹپک ٹپک ہمارے کسی
چلی بلی ٹھک سسین پرانی۔ اتنی بچھڑت نہ کو دھمکائی
پھر اس نے تل تل کو بلی دھرتی پر دے مارا۔ اور دوسرے بے شمار
بازو اور بھائیوں کو ٹپک ٹپک کر زمین پر گرادیا۔ بازو جھگ
چلی۔ اس کے پیچھے کے مارے سب ڈر گئے۔ کوئی ساخنہ نہیں بھڑتا۔

انگڑی آدمی کی مورچیت کر سمیت سگر پو
کانکھ داب کی راج تھنہ چھا اہست بل سینو

بے حد ہلانے کرنے لگے۔ مورچیت انگڑیوں پر بازو دھان کو
مورچیت کر دیا۔ اور پھر سگر پو کو اپنی بلی میں دبا کر وہ لگا کو چلا۔

اگر تیرے گھوڑے تیرے بلیا۔ گھیلے گڑھے ہی میں جیلا
مگر کئی جھنگ ہو گاں ہی کھائی۔ تیری کسے تیرے لیسے لائی
شو جی کچھ تیرے۔ ہے پاری اتنی رگھو ناخن جی دیتے ہی تیرے
بیدا کر۔ ہے ہیں۔ سب سے گڑھا سونوں کی ڈیلوں میں میں کر کھاتا ہوں جو بھوکا
اپنی جھنڈی آبرو دھانوں کے اشارے مارتے سے کان کو جس دھار جاتے ہیں۔
انہیں کہیں کسی رٹائی شو کھا دیتی ہے۔

جگ بادنی کیرتی بستر ہیں۔ گائے گائے بھونڈی زرتج ہیں
مورچیا گئی مارت مت جاگا۔ سگر پو ہی تب کھو جن لاگھا
نچو ان میں طرح زبیدا کر کے سندھ کر پڑ کر نے والی اپنی
کیرتی رٹائی بچھتا ہے ہیں جس کو گاگا کر مٹل سندھ ساگر سے پار اتر
جائیں گے۔ ہندان جی کی مورچیا کھل گئی۔ جاگ کر وہ سگر پو کو پھونڈے لگے
سگر پو پھر کے مورچیا بیستی۔ نیک گھیتو تیرے ہی مرنک پریشی
کاٹے ہی دین نامکا کاٹا۔ گرج آکاش چلیو تیرے جہانا
سگر پو کی بھی مورچیا کھل گئی۔ کنبھو کرن نے تو انہیں مراٹھا ہی جانا

تھوہ مرقہ یا کر بھل سے کوڑ گئے۔ انہیں نے اپنے دانتوں سے سنبھو کرن کی
ناک اور کان کاٹ ڈالے۔ تب گرج کر آکاش کو چلے۔ تب کنبھو کرن نے جانا۔
گھیلو پھر نہ بھونڈی بچھا را۔ اتنی لاگھو اٹھ پی تیرے مارا۔
تھی آہیتو پر جھو پھیں پوانا۔ ہے تی ہے تی ہے کر پانہ جانا
اس نے سگر پو کے پاؤں پکڑ کر اسے زمین پر ٹپک دیا۔ بڑی
پھر سے اٹھ کر سگر پو نے اس کو پھر مارا۔ تب پوان سگر پو پر بھوکے پاس

آئے اور بولے کر پانہ جان پریشی ہے ہو۔ ہے ہو۔ ہے ہو۔

ناک کان کاٹے جیم جانی۔ پھر کر دھو کر بھنی من گائی
ہج جیم جی پو شرتی نامسا۔ دیکھت کی دل اچھی ترسا
جب کنبھو کرن نے اپنے ناک اور کان کاٹے ہوئے دیکھے۔ تو وہ
بڑا کھیلا تھا۔ وہ غصے میں بھڑک پھر بازو سینا کی طرف لوٹا۔ ایک تو اس
کی شکل قدرتی ہی ڈراؤنی تھی۔ لیکن ناک اور کان کاٹ جانے سے تو وہ
بہت ہی ڈراؤنی شکل کا ہو گیا۔ جس کو دیکھ کر بازو دل ڈر کے مارے
سسیم گئے۔

جے جے جے رگھو بنس منی دھاسے کچی دے ہیں

ایک ہی بازو اس پر چھا نہ کر گری ترزو جوہ

رگھو کھل کے سرتاج شری رام جی کی ہے ہو ہے ہو۔ ہے ہو۔

ایسا بھار کر تم جو کر کے بازو ڈرے۔ اور سب نے ایک ہی ساتھ

اٹھ کر بہت سے پہاڑوں کے شہروں اور درختوں کو گھٹا کر گرایا۔

کنبھو کرن دن رنگ بر دھا۔ سمنکھ چلا کال جن کر دھا

کوٹ کوٹ کچی دھو دھو کھائی۔ جن ٹیٹیری گری کھال کھائی

ڈائی کے نشے میں ہست کنبھو کرن بازو سینا کے مقابلے کے

لے یوں بڑھا۔ مانو پیش میں آکر خود کال ہی بڑھا چلا دھاسے۔ وہ کر ڈر

کر ڈر ہندوں کو ایک ساتھ ہی پکڑ پکڑ کر کھانے لگا۔ بازو اس کے دھان کھ

میں ایسے گھس رہے ہیں مانو بہت کی کچھا میں ڈیاں گھس رہے ہیں۔

کوٹینہ نہ شری شری سن مر ورا۔ کوٹینہ بیج ملو ہی گردا

کھکھ ناس شرو منہ میں باٹما۔ نسریرا میں بھاٹو کچی ٹھٹھا

گروڑوں بازو دل کو پکڑ کر اس نے شری سے ہی مل دیا۔ کھٹوں

کو ہاتھوں سے بچھ کر دھرتی کی خاک میں ملا دیا۔ پیٹ میں گئے ہوئے

بازو دھان اس کے منہ ناک اور کانوں کے چھدوں سے نکل نکل کر

بھاگ رہے ہیں۔

دن دمست لسا چر دیا۔ لہو گر ہی جن ابھی بدھی اوپا

مرے سے بھٹ سب پھر میں پھر سے۔ سوچہ نہ میں ٹیٹوں ٹیٹوں

ڈائی کے نشے میں رہت راکش اس پر کار دھتھا

سے گر جا مانو دھاتا نے سارا امتیاد ہی اس کے کھانے کے

لے اوپ کر دیا ہو۔ سب یو دھا بھاگ گئے وہ لگے گئے

لے اوپ کر دیا ہو۔ سب یو دھا بھاگ گئے وہ لگے گئے

نہیں روئے۔ انہیں آنکھوں سے کچھ سجھائی نہیں پڑتا اور نہ ہی پکارنے پر کچھ ہنسنے ہیں۔

کنہجہ گرن کچی فوج بڈاری۔ سن دھانی رتنی چر دھاری
دیکھ رام بگل گنگائی۔ رپو انیک نانا بدھی آئی
کنہجہ گرن نے باز فوج کو تتر بتر کر دیا۔ یسٹنڈ راکش فوج
بھی چڑھ دوڑی۔ شری رام چندر جی نے جب دیکھا کہ باز سیدھا حوٹل
چھوڑ بیٹھی ہے۔ اور دشمن کی بھانت بھانت کی فوج چڑھ دوڑی ہے
سنو سگر پو بھیش اچ سنہیا رہو سہن
میں دیکھتا ہوں کھل بل دل ہی بولے راجوین

تب کل نیر شری رام چندر جی بولے۔ ہے سگر پو بھیش
اور لکشمی بانو۔ میں تو دھٹ کنہجہ گرن سے طاقت آزمائی کرتا ہوں
اور تم سب بل کر راکش فوج کو سنہیا لو۔

کر سا رنگ ساج کٹی بھاگتھ۔ اری دل دل چلے رگھو ہاتھ
پر تھم کنہجہ پر بھو دھنش منکورا۔ رپو دل بدھ بھنڈو سن سورا
ہاتھوں میں مشا رنگ دھنش اور کمر میں ترکش کس کر شری
رگھو ناتھ جی دشمن دل کو کچلنے چلے۔ پر بھونے پہلے تو دھنش کا ٹھکانہ
کیا جس کی ڈاؤنی آواز سنئے ہی راکش دل بہرہ ہو گیا۔

سنہ سندر چھانڑے سر لچھا۔ کال سرپ چن چلے سلیچھا
جہنہ تہنہ چلے بگل نادا چا۔ لگے لگے بھٹ بھٹ پسا چا
سیتہ بیت دھادی شری رام چندر جی نے ایک لاکھ بان چھوڑے
تھ بان ایسے چلے مانو بنگو داسے کال بونی سانپ چلے ہوں۔ اوہ اوہ
بیت سے بان چھوڑے جس سے جہا بکٹ راکش دل سکے پودھا
کھٹے پلو

کنہجہ جرن اور سر بچ دندا۔ بہتنگ بیر ہو ہیں ست کھنڈا
گھرم گھرم کھائل مہی پر ہیں۔ اٹھ سنہیا ر سبھٹ پی لڑ ہیں
ان کے پاؤں دھاتی۔ سر اور بے بازو کٹ رہے ہیں۔
بیت سے جہا حوٹل کے سوسو ٹکڑے مہ جاتے ہیں۔ زخمی سر پر پودھا
چکرا چکر اند میں پر گند ہے ہی ملن میں سے شرٹھ پودھا پھر سنبھل
کر آئیے اور لڑتے ہیں۔

واگت بلن جلد جے گا جہیں۔ بہتنگ پو کھنچن سر بھا جہیں

رند پر چند منڈ بنو دھا دیں۔ دھڑ دھڑ مارا دھننی گا دیں
بان لگتے ہی وہ بادل کی طرح گرتے ہیں۔ بہت سے تو کھنچن
بانوں کو دیکھ کر بھاگ جاتے ہیں۔ پنا سر کے پر چند دھڑ دھڑ رہے
ہیں۔ اور پکڑ پکڑ لو، مارو، مارو کا شہ بد کرتے ہوئے چلا رہے ہیں۔
چھن مہنہ پر بھونکے سما کچنہ کاٹے بکٹ پشچ
پنی رگھو میر شنگ مہنہ پر بے سب ناراج
چھن بھریں ہی پر بھونکے بانوں نے راکشوں کو کاٹ
کر گرا دیا۔ پھر وہ سبھی بان لوٹ کر شری رام جی کے ترکش میں گھس گئے
کنہجہ گرن من دیکھ بھاری۔ بہت چھن ماجو نسا چر دھاری
بھاتی کر دودھ مہا بل، میرا۔ گئیو مرگ نایک ناد کھم بھیرا
کنہجہ گرن نے من میں دھار کر کے دیکھا کہ چھن بھریں ہی
شری رام چندر جی نے راکش سینا کو مار ڈالا۔ تب وہ جہا بی پودھا غصے
میں آگ بجو لاہو گیا۔ اور دھا ڈر شیر کے سمان گر جہا۔

کو پ ہی دھڑلے اپا ری۔ ڈارے جہنہ مرگٹ بھٹ بھاری
آوت دیکھ سبل پر بھو بھارے۔ سر نمہر کاٹ رچ سم گڑا رے
دہ کر دودھ میں بھر کر پھاڑا کھاڑ لایا۔ اور جہاں بھاری بان پودھا
تھے۔ وہاں اسے گرا دیا۔ شری رام جی نے بڑا بھادی پر بت اتے دیکھ
کر اسے اپنے بانوں سے چور چور کر کے مٹی بنا کر زمین پر گرا دیا۔

پنی دھن نان کو پ رگھو نایک۔ چھاڑے اتی کرال مہ سايک
تن مہنہ پر بسی نیر سر جہا ہیں۔ مجھے دھنی کھن ماجو سما ہیں
رگھو ناتھ جی نے پھر غصے میں بھر کر دھنش کو تان کر بیت سے
بھیا نک بان چھوڑے وہ بان کنہجہ گرن کے شریر میں گھس کر ایسے
ٹیکل جاتے ہیں۔ جیسے کہ بجلی بادل میں چھپ جاتی ہے۔

سوریت سروت سوہ تن کارے۔ جن نجل گری گیر دینارے
بگل بلوک بھا کو پکی دھلے۔ ہنسا جہیں نکٹ کی آئے
اُس کے کالے شریر سے خون نچلن مہا ایسے شو بھا پارا
ہے۔ مانو کاجل گے پیارے لال گرو گے پر نالے بہہ رہے ہوں۔
اسے دیا کل دیکھ کر کھاڑا اور بازو دوڑے جب وہ اس کے نزدیک
آئے۔ تب وہ ہنسا۔

جہا ناد کر گر جاکوٹ کوٹ گہ کیس

کے ٹکڑے کٹ کر پھنوی پر گرے۔ اُن کے نیچے بہت سے بھانڈے
باز اور راکشس دب گئے۔ کنبھ کر کے شری سے نیچے نکل کر پھو
شری رام جی کے ٹکڑے میں سما گیا۔ یہ دیکھ کر دیوتا اور مٹی لوگوں کو بہت
بڑا اچھا ہوا۔

سُکھ و بھینس بھاد میں ہر شہیں۔ اُنتنی کر ہیں سمن بہر پر شہیں
کو مینتی سر سکل سدا دھائے۔ تیلہی سے دیو رشی آئے
نقادے بجا بجا کر دیوتا خوشیاں مناتے ہیں۔ اور پرہو
شری رام کی تعریف کرتے ہوئے پھولوں کی برت کرتے ہیں۔ مینتی
کر کے سب دیوتا چلے گئے۔ رتنے میں دیویشی نار دھئی آگئے۔

لگن آپر ہری گن گن گائے۔ رچیر میرس پر پھو مین بھائے
بیگ ہتھو کھل کہ مٹی گئے۔ رام سحر ہی سو بھت بھتے
آکاش پر سے اسی نار دھئی نے پر پھو شری رام جی کی دینا
کے سند گن گائے۔ جسے مٹی پر پھو برتن ہوئے۔ مٹی یہ کہہ کر
چلے گئے کہ جلدی دھنٹ را دن کر مارے۔ اس وقت شری رام
چند جی دیو پھو مین میں آکر شہیا پائے لگے۔

سنگرام پھو می براج رکھوتی آئی بل کو سل دھنی
شرم مندھو مکھ راجو چون اژن تن سونیت کئی
جھج جھل پھرت سراسر اس بھالو کھی چو دیو کھی
کہہ واسن تلی کہ نہ سک چو ستر جی ہی آتن گئے

لانا دیو دھا اور دھیتی شری دھتو ناقد جی مل پھو می میں براج
رہے ہیں۔ مکھ پر سینے کی بوندیں ہیں۔ کسل کے سمان نیتروں میں کچھ
لالی آئی ہے۔ شریر پر خون کے قطرے ہیں۔ اپنی دو دھیاؤں میں
وہ دھنٹ بان گھٹا رہے ہیں۔ اُن کے چاروں طرف زچھ اور باز
سے کھڑے ہیں۔ تلی داس جی کہتے ہیں کہ جن کے ہزار مکھ ہیں۔ ایسے
شیش جی بھی پر پھو کی اس شو بھا کا دھن نہیں کر سکتے۔

نیشچر ادھم ملا کر تا ہی دینہ پنج دھام
گرتی جی تے نہ مند متی جے نہ بھجیں شری رام
شوجی کہتے ہیں۔ ہے پادتی اجو کنبھ کر کے نیچے راکشس اور
پاپوں کی کھان تھا۔ اُسے بھی رام جی نے پر دھام سے دیا۔ اس
لئے ہر تیش بہت ہی مٹھ متی ہیں جو ان شری رام جی کو نہیں بھتے۔

دن کے اتت پھریں وہ دھانی۔ سمر جی سچھہ شرم شرم گئی
رام کر پائی دل بل باو دھا۔ ججے ترن پائے لاک آئی دھوا
دن ختم ہونے پر دونوں فرسوں کو پھریں آئے۔ کنبھ میں
یو دھا لوگ بہت ہی تھک گئے۔ لیکن باز شوج تو شری رام جی کی
کر پائے پھر تروتازہ ہو گئی۔ ادا ان کا بل بڑھ گیا۔ جس پر کا گھاس
پھوس ڈالنے سے انہی بہت بڑھ جاتی ہے۔

چھپ چھپ نسیر ون اُو اُتی۔ رچھ مکھ گھسی مگر ت جی ہی بھاتی
پوہ ہلاپ و سنی صھر کرئی۔ بندھو مینس پئی پئی اور دھتی
جس پر کارا نے مٹے سے اپنے نیک کر موں کی بڑائی کرنے
سے نیک کر موں کا بل گھٹا ہے۔ ویسے ہی راکشس دن رات گھٹتے جاتے
ہیں۔ را دن بہت دلاپ کر رہا ہے۔ اور بار بار کنبھ کر کے ہر کو
اپنی چھاتی سے لگاتا ہے۔

روبو میں ناری ہر سے ہمت پائی۔ تاس تیج بل میل بھانی
میگھ ناد تپھی اور سر آ مینو۔ کہہ پھ کھتا پتا سمجھ یو
اُس کے تیج اور بل کو یاد کر کے استریاں دو متھہ مارا د
کر چھاتی پٹتی ہیں۔ اتنے میں میگھ ناد آیا۔ اُس نے بہت سی
کھانیں کہہ کر را دن کو سمجھایا۔

دیکھو کھل موری مٹائی۔ اہمیں بہت کاکروں بڑائی
اشٹ دیو سے مل رتھ پائیں۔ سوبل نات تو ہی دیکھا یوں
وہ کہنے لگا۔ کل کو میری مردانگی کے جوہر دیکھنا با بھی پہلے ہی
بہت بڑائی کیا کروں۔ میں نے اپنے اشٹ دیو سے جو بل اور رتھ
پایا ہے۔ وہ بل اور رتھ ابھی تک آپ کو بھی میں نے نہیں دکھایا۔
ابھی پدھی چلیت بھینہ بھانا۔ چھنہ دو ار لاگے کپی نانا
انت پئی بھالو کال سم بیزا۔ ات جتی ہر اتی رندھیرا
اس پر کا شہی بھاتے ہوئے سو رہا پو گیا۔ لاکا کے

چاروں دروازوں پر پھیر بانرول ڈٹ گیا۔ اور دھ کال کے سمان ہاتھ
بوندھا بانر اور بھالو ہیں اور اُدھر رندھیر راکشس ہیں۔
کر میں پھٹ پچ پچ جے تہینو۔ مٹی نہ جائے سمر کھگ کیتو
دونوں طرف کے ہاتھ اپنی اپنی فتح کے لئے رڑ رہے ہیں۔
سہ گڑ ان کے بیٹھ کا بیان نہیں کیا جا سکتا۔

وہ جو بان چھوڑتا ہے وہ سانپ ہو کر پھو کے شریر میں لگتے ہیں۔

بیال پاس میں بھٹے کھاری۔ سو بس انت ایک ابیکائی
نٹ اوپر چرت کرانا۔ سدا سونتر ایک بھگوانا
جو بھگوان سونتر (مختار مطلق) انت ایک اور نوکار
ہیں۔ وہ کھر کے دشمن شری رام چندر جی ہی ناگ پاش (زنجیر) میں بند
گئے۔ شری رام جی نو سدا سونتر اور ادو تیر (واحد) بھگوان ہیں۔
وہ مابادی کی بھانت طرح طرح کی بیلاد کھا رہے ہیں۔

دن سو بھا لگ پر بھو ہی بندھا یو۔ ناگ پاس دیونہ بھی پا یو
یڈھ کی شو بھا بڑھانے کے لئے پھو شری رام جی نے
اپنے کو ناگ پاش میں بندھا لیا۔ پھو کو ناگ پاش سے بے
بس دیکھ کر دیوتا لگ سہم گئے۔

گر بچا جاس نام جب منی کا نہیں بھو پاس
سو کہ بندھ کر آو سے یا یک بسو نو اس

(شو جی کہتے ہیں) ہے پاربتی! جن کا نام جب کر منی مسند
کے جنم رن کے بندھن کو کاٹ ڈالتے ہیں۔ وہ سرو ویا پک اند
جگت نو اس پر بھو شری رام جی کیا کبھی کسی بندھن میں بندھ سکتے ہیں
چرت رام کے سنگن بھوانی۔ ترک نہ جا ہیں بڑھی بل بانی
اس پچار جے تنگیہ براگی۔ رام ہی بھجیں ترک مسبتنگی
ہے بھوانی! شری رام جی کی سکھ بیلادوں کو بڑھی ادبانی
کی شکتی سے ترک و ترک ردیل بازی۔ بحث مباحثہ کر کے نہیں
جانا جاسکتا۔ ادھتات اُن کی بیلادی مہا بھو ادر بانی کی شکتی
سے باہر ہے۔ وہ تو کیول شردھا سے ہی سمجھ میں آسکتی ہے ایسا چار
کر کے تو دیتا اور دیر ایہ دان پرش سب ترک و ترک کو چھوڑ کر شردھا
سے اُن کا بھجن ہی کرتے ہیں۔

بیال کل لکھ کینہہ کھن نادا۔ نی بھا پرگٹ کہے ورا بادا
جا مونت کہ کھل رہو ٹھاٹھا۔ سن کر تا ہی کرو وھاتی باوٹھا
میگھ ناد نے باڑ سین کو دیا کل کر دیا۔ پھر وہ ظاہر ہو گیا
اودا گیاں بکھنے لگا۔ اس پر جا مونت نے کہا۔ ارے دشت! ا
گھڑ اور۔ یہ سنگھ میگھ ناد کو ہنسائی کر دھو چٹھا۔

میگھ ناد مایا میں رہے چڑھ گئیو اکاس
گر جیو اشہاس کر جیے کچی کٹکھی تر اس
میگھ ناد اسی مایا میں رہے چڑھ کر آکاش میں چلا گیا اور
بڑے زور سے تھم لگا کر گرجا جس سے باڑ سینا ڈر گئی۔
سکتی سول تر وار کہ پانا۔ استر ستر کھیں آیدھ نانا
دار سے پرش پر گھ پاشا۔ لائیو کر شتی کرے پھر پانا
وہ شکتی بشکی، تلوار کر پان وغیرہ استر شتر اور بجر
وغیرہ بہت سے ہتھیار وغیرہ سے باڑ سینا پر وار کرنے لگا۔ اور
بہت سے بانوں کی بارش کرنے لگا۔

وس وی سچہ بان بھو چھائی۔ ماٹوں مگھا میگھ بھو لائی
وہ وھ مار سیکھ دھن کانا۔ جو مارے تیبھی کو وٹہ جانا
دھن طرفوں میں آکاش میں بان چھا گئے۔ مالا مگھا نکھشتر
کے بادلوں نے چھڑی لگا دی ہو۔ پکڑو، پکڑو۔ "مارد، مارد" کی
آوازیں کاٹوں سے سنائی دے رہی ہیں۔ پر جو مار رہا ہے۔ وہ کسی
کو نظر نہیں آتا۔

گہ گری تر و آکاش کبی وھا میں دیکھیں تیبھی نہ وکھت پھر دیں
انگٹ کھاٹ باٹ گری کندر۔ مایا بل کینہیسی سر پچھر
بھاڑوں اور درختوں کو لے کر باڑ آکاش میں دوڑتے ہیں
لیکن اُسے دیکھ نہیں پاتے وہ پھر دکھی ہو کر نا کام لوٹ آتے ہیں سو شرا
گنار کھاٹوں، راستوں اور پر تہل کی غاروں تک میگھ ناد نے اپنی مایا
کی شکتی سے بانوں سے بھر دیا۔

جا ہیں کہاں بیا کل بھنے بندر۔ سر تری بندی یسے جن مسند
مارت مت ازنگ نل نیلا۔ کینہیسی کل کل بل سیلا
باز گھرا گئے۔ کہیں جانے کو راستہ نہیں ملتا۔ مانو پر بت اندر
کی قید میں پڑے ہوں۔ ہوشان۔ انگ، تل، نیل وغیرہ سبھی مگھ باز
یو وھاؤں کو میگھ ناد نے دیا کل کر دیا۔

نی لچھن سنگ پوجیشن۔ سرنہر مار کینہیسی جرجر قن۔
نی لکھوتی سے جو جے لاگا۔ سر جھانٹے ہوئے لائیں ناگا
بجیر اس نے لکھوتی جی پر سنگ پوجیشن کو بان مار کر اُن کے
شریر کو چھلنی کر دیا۔ پھر وہ شری رگھو ناٹھ جی سے ملنے لگا۔

لے چلا گیا۔

اہاں ہمیشہ شتر بچا رہا۔ سنہو ناٹھ بل اٹل اودا
میکھ نادکھ کرے اپاون۔ کھل مایادی دیوستانوں
ادھر ہمیشہ نے صلاح و جا کر شری رگھو ناٹھ ہی سے کہا ہے
ناٹھ! یہ لانا فرخند پر بھو اسٹھ۔ دیوتاؤں کو ستانے والا مایادی
ڈشٹ میکھ ناد ایک اپو تریکہ کر رہا ہے۔

جوں پر بھو سیدھ پھٹے سو پانی ہی۔ ناٹھ میگ پنی جیت نہ جانی
سن رگھو پنی اتھسہ سکھ مانا۔ بولے انگد اودی پنی نہنا
ہے ناٹھ! اگر وہ یوپیہ سپورن ہو گیا۔ تو ہے پر بھو! پھر میگھ ناد
پر فرخ پانا آسان نہیں ہوگا۔ یہ سن کر شری رگھو ناٹھ جی نے بہت ہی سکھ
مانا اور انگد وغیرہ بہت سے بازوں کو کہا کر کہا۔

لچھمن سنگ جابو سب بھائی۔ کر بھو بدھن جس جگہ کر جانی
نغمہ لچھمن مار میو رن امی۔ دیکھ بھٹے ستر وکھ اتی موہی
ہے بھائی! تم سب یودھا لکشن جی سے ساتھ ماو اور جا
کر میگھ کر ڈالو۔ ہے لکشن! یہ کھ میں تم میگھ ناد کو مارنا۔ دیتاؤں
کو سبے ہوئے دیکھ کر مجھے بہت دکھ ہو رہا ہے۔

مار میو شہی بل بدھی اپائی۔ جہیں چھپے نیچر سنو بھائی
جامونت سکر یو بھیشن۔ صہین سمیت رہیو تینو جن
ہے بھائی! سنو۔ اس کو اس طرح بل اور بھو سے مارنا جس
سے کہ اس ڈشٹ راکشن کا ناش ہو۔ ہے جامونت! سکر یو اور
بھیشن! تم تینوں فوج کو ساتھ لے آؤ گے ساتھ رہنا۔

اجوب رگھو پیر و نیمہ اوساسن۔ کئی نشنگ کس سراج سر اسن
یو بھو تاپ ار دھر رندھیرا۔ بولے لکھن اور گرا لکھن
اس پر کار جب شری رگھو ویر جی نے آگیا دی۔ تب کہ میں گرن
کس کر لید وشن بابوں کو سنبھال کر دن دھیر لکشن جی پر بھو کے پرتاب
کو ہر دے میں دھال کر کے بادل کے سمان گرج کر یمن بولے۔

جوں جیہی آج بدھیں پتھ آفوں۔ قول رگھو پنی سبوک فہ کہاؤں
جوں ست سنکر کہیں سہانی۔ تندیہ ہنیوں رگھو پیر و ہائی
اگر میں اسے آج بنارے آؤں۔ تو شری رگھو ناٹھ جی کا سبک
دکھاؤں۔ اگر سینکڑوں مہادیو بھی اس کی مدد کو آئیں تو بھی ہے رگھو ویر!

بوڑھان سٹھ چھانڑیوں توہی۔ لاگے سی اوہم بچار سے مہی
اس کہ ترل ترسول چلائیو۔ جامونت کر کہہ سٹھ دھائیو
ارے مود کہ! میں تجھے بوڑھان کر چھوڑ رہا تھا۔ اب تو
مجھ کو ہی لٹکارنے لگا ہے! ایسا کہہ کر میگھ ناد نے چپکا تھا ترسول چلا یا
جامونت اسی ترسول کو ہاتھ میں لے کر وڑے۔

مار سے سی میگھ ناد کے چھاتی۔ پر بھو می گھر سٹھ سٹھ گھاتی
پنی رسان کہہ چرن بھرا بھو۔ ہمہ چھا بچ بل دیکھ بھرا بھو
اور اسے میگھ ناد کی چھاتی میں مارا۔ میگھ ناد جیکر اکر زمین
پر گر پڑا۔ جامونت نے پھر کر دھ میں بھر کر اس کے پاؤں پکڑ کر
اسے کھلایا اور زمین پر پک کر اسے اپنا بل دکھلایا۔

بر پر سادوسو سے نہ مارا۔ تب کہہ پد لٹکا پر دارا
ایاں دیو رشی کر کہ پٹھا بھو۔ رام سمجھ سیدھ سو آئیو
لیکن اپنے انڈرٹ دیو کے پائے ہٹے دردن کے پرتاب
سے وہ مارے نہیں مرتا۔ تب جامونت نے اس کے پاؤں پکڑ
کر اسے لٹکا کر دے مارا۔ ادھر دیو رشی نار دجی نے گڑجی کو
بھیجا۔ وہ فوراً ہی شری رام جی کے پاس پہنچے۔

کھگ پتی سب دھر کھائے مایا ناک برونڈھ
مایا بکت بھٹے سب ہر شے باز جو بھو
پنچھی راج کر ڈجی سب مایا کے ساہن کے دلوں کو پکڑ
کر کھائے گئے۔ تب سب بانروں کے بھٹ مایا سے رہت ہو کر
پر تن ہو گئے

کہہ گری پاو ب ایل نکھو دھائے کیس رسائے
چلے تھی چر بکلی تر گڑھ پر چڑھے پر اسے
پر بت و دھوت، پھر اور ناخن دھان کئے باز آگ بھلا سکر وڑے
راکشن بہت ہی دیا کل ہر کہ بھگ گئے۔ اور تو پر چڑھ گئے

میگھ ناد کے ٹوڑ چھا جانی۔ پت ہی بلوک لاج اتی لائی
ترت گنیو گری بر کنڈرا۔ کہوں اجے مکھ اس من دھرا
میگھ ناد کی مود چھاؤٹی۔ تب پتا جی کو اپنے سامنے دیکھ کر اسے
بڑی شرم آئی۔ وہ من میں ایسا دھار کر کہہ کر گئی کہ میں ایسا بل پالت
کہوں کہ مجھ کوئی بھی نہ جیت سکے۔ پر بہت کی گھبراہٹ میں پکڑ کر نے کے

آپ کی قسم کھاتا ہوں کہ آج میں اسے ضرور مار ڈالوں گا۔

گھوٹی چرن ناکے سر و چلیو ترنت ترنت

انگد نل معینڈ نل سنگ سچھٹ منو منت

شری رگھو ناتھ جی کے چرنوں میں سر جھکا کر سیش انداز شری لکشن
جی فہر آجیں دینے۔ اُن کے ساتھ انگد نل، معینڈ نل، منومان و غیرہ گنتی
کے بازو دھاتے۔

جائے کینہہ سو دیکھا ہینسا۔ آہوتی دیت رو دھارو بھینسا

کینہہ کینہہ سب کچھ بدھنسا۔ تہتہ نہ اٹھے تب کر ہی پرستسا

بازوں نے چا کر دیکھا کہ میگھ ناد بیٹھا ہوا۔ خون اور بھینوں

کی آہوتی دے رہا ہے۔ بازوں نے سب یگی نشٹ کر ڈالا۔ لیکن میگھ ناد

نہ اٹھا تب باز اس کی تریف کرنے لگے۔

تدینی نہ اٹھے دھرم نہہ کج جہائی۔ لاتنہہ بہت بہت چلے پرائی

نئے ترسول دھارو اپنی بھاگے۔ آئے جہنہ راجا ج آئے

جب وہ پھر بھی نہ اٹھا۔ تب بازوں نے اس کے بال پکڑے

اور لاتوں سے مار مار کر بھاگنے لگے۔ پھر میگھ ناد ترسول سے کروڑا تب

بازوڑ کر لکشن جی کے پاس آگئے۔

آوا پر م کرو دھ کر مارا۔ گرج گھوڑو بار میں بارو

کو پ مروت مست انگد دھگا۔ بہت ترسول اور دھرنی گرائے

وہ آگ بجھ لاہو کر آیا اور بھینکر شبہ کر کے گرجنے لگا۔ منومان جی

اور انگد کر دھ کر کے اس پر پکے۔ اس نے اُن کی چھاتی میں ترسول مار

کر انہیں دھرتی پر گرادیا۔

پر پچھو کہشہ چھٹے ہی ترسول پر چڑھا۔ سرست کرت انت انت جگ کینڈا

اٹھا جہوری ماروت جتیب راجا۔ تہہیں کو پ نہیں گھاؤ نہ باجا

پھر اس نے لکشن جی پر پچھو ترسول دے مارا۔ لکشن جی نے بان

مار کر ترسول کے دھڑکڑے کر دیئے۔ انگد اور منومان اٹھ کر جوش میں بھر کر

اسے مارنے لگے۔ لیکن میگھ ناد پر ان کی مار کا ذرا بھی اثر نہ ہوا۔

پھر سے پیر پوکرے نہ مارا۔ تب دھاوا کر گھوڑ چکاوا

آوت دیکھ کر دھو جگ کاللا۔ کچھن چھاڑے لبکھ کرالا

میگھ ناد ہمارے نہیں مڑتا۔ یہ دیکھ کر سب بازو دھاوا پوس ہو کر

وٹ گئے۔ تب وہ گھوڑ گرجا کر کے دھرا۔ اسے کال کے سمان طیش میں بڑھا

آتا دیکھ کر لکشن جی نے بھیا نک بان بھجھوڑے۔

دیکھیںسی آوت پریم بانا۔ ترنت بھینڈو کھل انترو دھانا

بھیدو بیش دھر کرے لرائی۔ کھونک پر کٹ بھونک درجائی

جب اس نے بحر کے سمان باتوں کو اپنی طرف آتے دیکھا۔

تب وہ دشت ترنت ہی غائب ہو گیا۔ پھر وہ طرح طرح کے رعب

دھارن کر کے گرنے لگا۔ وہ کبھی خا سر ہو جاتا تھا۔ اور کبھی چھپ جاتا تھا

دیکھا جسے پوڑو پے کبھسا۔ پریم کر دھرتیب بھینڈو ہنسیسا

کچھن من اس منتر دھاروا۔ ایہہ پاپی ہی میں بہت کھیلوا

دشن کو نا قابل فتح خیال کر کے بازوڑ گئے تب سیش انداز شری

لکشن جی آگ بگولا ہو گئے۔ انہوں نے اپنے من میں یہ فیصلہ کر لیا کہ اس

پاپی کو میں اب بہت کھلا چکا۔ اب زیادہ دیر اسے زندہ نہ رہنے دیا جا

سیر کو سلا دھرتیش پرنا یا۔ سرست دھان کینہہ کر داپا

چھاڑا بان ماجھو ار لاگا۔ مرنی بار کپٹ سب تیاگا

اور دھرتی شری رام جی کے پرتاب کا سمن کر کے لکشن جی نے

اپنی بہادری پر ناز کر کے میگھ ناد کے بان مارا۔ وہ بان اس کی چھاتی میں

لگا۔ مرتے وقت اس نے سب کپٹ اور دیکھا دھجھوڑا۔

واما ج کینہہ رام کینہہ اس کہہ چھاڑے سی پران

دھنیہ دھنیہ تو جھنی کہہ۔ انگد منومان

رام کے چودے بھائی لکشن کہاں ہیں؟ رام کہاں ہیں؟ ایسا

کہہ کر اس نے پران چھوڑ دیئے۔ انگد اور منومان جی کہنے لگے تیری مائو دھنیہ

ہے۔ دھنیہ ہے (جس نے ایسا نیز کیا کیا جس کے منہ سے مرتے سے

رام کا مشہد نکلا)

بھو پر یاس منومان اٹھا تیلو۔ لنگا دوادر اکھنچی آئی سو۔

تاس مرن من سرگندھروا۔ چڑھ بھسان آئے نہج سورا

منومان جی نے بڑی آسانی سے میگھ ناد کو اٹھا لیا اور اس کی

لاش کو لنگا کے دروازے پر رکھ کر ٹوٹ پڑے۔ اس کے مرنے کی خبر

سن کر دیوتا اور گندھرو سب بھانوں پر چڑھ کر آکاش میں آئے۔

نیرش سمن دند بھیس بجا وہیں۔ شری رگھو ناتھ بھل جس گا وہیں

جے انتت جے جگد اوھارا۔ تمہہ پر بھوسب دیو نہہ نستا

وہ پھیل برسا کر نقارے مچاتے ہیں۔ اور شری رگھو ناتھ جی

بہتر ہے وہ پہلے ہی یہاں سے بھاگ جاسکے۔ اگر یہ وہ ہیں جا
کر کوئی بھاگا۔ تو پھر اچھا نہ ہو گا۔ میں نے اپنی قوت بازو سکھانے سے
پر دشمنی بڑھائی ہے۔ جو دشمن لنگا پر چڑھا آیا ہے۔ میں اچھی طرح اُسے
مزا چکھاؤں گا۔

اس کہہ کر رتھ سا جا۔ باجے سکن چھاؤ باجھا
چلے پیر سب اُٹلتی۔ بی۔ جن نے اُس کے آندھی چلی
ایسا کہہ کر اُس نے ہوا کی طرح تیز چلنے والا رتھ تیار کیا۔ لڑائی
کے باجے بجنے لگے۔ سب لڑائی یو دھا بازو سنا کی طرف ایسے چلے
مالو کا جل کی آندھی چلی آ رہی ہو۔

اسکُن اُمت ہو ہیں تیری کالا۔ گئے نہ بچنے کی گرب لال
اُس وقت بیشمار اشک ہونے لگے۔ لیکن چونکہ راون کو
اپنی قوت بازو پر بڑا ناز تھا۔ اس لئے وہ کسی بھی اشک کو خاطر میں
نہ لایا۔

اتنی گرب گئے نہ سکن سکن سرور ہی آیا جو ہاتھ تے
بھٹ گرت رتھ تے باجی گچ پکرت بھاگتے ہیں تھتے
گو مانے گیدہ کرا ل کھڑو سوان بولہیں اتنی کھنے
جن کال دوت لوگ بولہیں جن پریم بھنے آونے
اپنے گھڑے کی بل میں چڑھ راون سکن اشک کی پروا نہیں کرتا۔
ہتھیار ہاتھوں سے کر رہے ہیں۔ یو دھا رتھ سے گرتے ہیں۔ ہاتھ اور
گھوڑے سے ساتھ چھوڑ کر چھپھارتے ہوئے بھاگ جاتے ہیں۔ گیدہ
گیدہ۔ کوئے اور گھڑے متوسلہ کر رہے ہیں۔ اُن کو تو ایسے ڈرائی آواز
میں بول رہے ہیں۔ مافوق کے دوت اُس کی موت کا سندیش دے
رہے ہیں۔

تاہی کہ سمجھتی سکن سمجھ سکنے میں میں سمجھتا ہوں
بھوت درودہ رتھ واپس رام بھگوان کی کام
جو جیدوں کو نہانے میں ہی لگا رہتا ہے۔ جو اکیان میں اندھا ہو کر
شری رام جی سے دشمنی کرتا ہے۔ اور جو دھتے چھوڑوں میں اندھا ہو چکا
ہے۔ اُس کو کیا کبھی خواب میں بھی خوشحال اچھے شگون اور من کی شانتی
مل سکتی ہے۔

چلیو نہا چر گنگ اپارا۔ پتر گنی اتنی بہت دھارا

کے نزل نش گاتے ہیں۔ ہے انت انت ہے جگت کے آدھا را کہ پکی
جے جو ہے جو۔ ہے پر بھو آپ نے سب دیوتاؤں کا کلیان کیا ہے
انتی کر سر سیدھ سدا ہے۔ لچھمن کر پاسندھو ہیں آٹے
ست بدھ سنا دسان جن ہیں۔ مورت چھت بھینو پر لوی بھی تب ہیں
دیوتا اور بدھ انتی کر کے چلے گئے۔ تب کشن جی کر پاساگر
بھگوان شری رام جی کے پاس آئے۔ راون نے جب میگھ ناد کے
مرنے کی خبر سنی۔ تب وہ بے ہوش ہو کر پرستوی پر گر پڑا۔

مندووری راون کر بھاری۔ اُٹا رن بہہ بھانتی پکاری
مگر لوگ سب بیاگل سوچا۔ سکل کہیں دست دھر پوجا
مندووری بہت دیا گل ہو کر رونے پٹینے لگی وہ بار بار چھاتی
کو پٹتی ہے اور سخت آہ وزاری کرتی ہے۔ لنگا کے لوگ شوک کے
مارے دیا گل ہو گئے۔ سبھی راون کو نیچ کہنے لگے۔

تب دس گنتھ بیدہ بدھی سمجھا میں سب نار
نور روپ جگت سب کھنڈ ہو رہے ہچار
تب راون نے سب استریوں کو طرح طرح کے اپدیش کر
کے سمجھایا۔ کہ یہ سب سنا رناشوان روپ ہے ہر دے میں چلا
کر دیکھو۔

تینہ ہی گیان اپدیش راون۔ اپن مند کھنڈ سہہ راون
پرواپن کسل بہتیرے۔ جے آچر ہیں تے نہ نہ گھنیرے
راون نے اُن کو گیان کا اپدیش کیا۔ وہ خود تو نیچ ہے۔ لیکن
اُس کی کھنڈ اپدیش (شعبہ اور پوتر ہے۔ دوسروں کو اپدیش کرنے
میں تو بہت سے لوگ ماہر ہوتے ہیں۔ لیکن اُس اپدیش کے مطابق
خود مل کرنے والے دنیا میں بہت ہی کم ملتے ہیں۔

ایسا میراں بھیشو بھینو ارا۔ لگے بھا لوگی چار بھوں دوارا
سمجھٹ بولا سے دسان بولا۔ لال سمنکھ جب کر من ڈولا
دات گذر گئی۔ سو پر اسہ گیا۔ ریچہ اور بارن دل لنگا کے دروازوں
پر آڈٹے۔ یو دھاؤں کو بھا کر دس مکھ راون نے کہا جس کا من دشمن کے
سامنے لڑنے سے ڈرتا ہو۔

سوا ہیں رواد جاؤ پدائی۔ سنگ بکھ بھیش نہ بھدائی
بج بھج بل میں بیرو بڑھاوا۔ وہیں اُتر جو رپو چڑھا آوا

کہہ کر اُس نے اپنے ساتھ آئینہ آئینہ اپنی فوج کو کوچ کرنے کو کہا۔
 یہ سب کچھ سنا کر کہیں جیب پائی۔ دھانے کر رکھو سیر و دہائی
 جب بازو دے راؤن کی فوج کے آگے کی خبر سنی تب وہ
 شری رکھو ورجی کی شہم کھا کر دوسرے۔

دھانے لہال کر ال مرکٹ بھنا کو کال مسمان دتے
 مانہ مول پہنچو آ رہی ہیں بھو دھر برندا نا بان تے
 لکھو دھن مٹی جھا دم آید جہل سنگ نہ مانہیں
 چکر رام راؤن کی مرگ راج سجس بجھا نہیں
 وہ شال لہر کال کے مسمان جھینڈا بندر اور بھی لہو دھسے جانو
 پکھو دھالے پر توں کے سہلے اڑ رہے ہیں۔ وہ طرح طرح کے مٹھا دے ہیں۔
 تاجن، دانن، پیرت اور بھاری درخت ہی ان کے منتھار ہیں۔ دم
 بلان ہیں اور من میں تھوہی راؤن تو پی مست ماضی کے لئے تیر
 دھپ شری رام جی کی جے پکار تے ہیں۔ اور ان کی جھانے گن گانے ہیں۔

وہ بھو دھسے جے گا دگر راج راج بجوری جھان
 جھوٹے پیرانت رام جی ات راؤن ہی بھان
 وہ لہو دھسے جہاں اپنے اپنے سوامی کی جے پکارتے ہوئے
 اور بازو شری رام جی کی بڑائی اور اھو راکش راؤن کی بڑائی کے گن
 گاتے ہوئے اپنی اپنی ٹکر کے پودھاؤں سے گھٹم گھٹا ہو گئے۔

راؤن دھتی برنڈو رکھو سیرا۔ ویکو جھیشن بھیدو لادھیرا
 ادھک پرتی من بھانڈا بھانڈا۔ ہندی جرن کہہ سہت سیہان
 راؤن کو دھو پر سوار اھو شری رام کو دھتے کے بوز دیکھ کر جھیشن جی
 پرتان ہو گئے شری رام جی میں ادھک پریم ہونے کے کاہن ان کے
 من میں یہ شک گذرا کہ پھو بنا رتھ کے دھتے پر سوار راؤن کا کیسے مقابلہ
 کریں گے شری رام جی کے چرنوں کی ہندا کر کے وہ پریم کے ساتھ کہنے لگے۔

تاقتہ نہ دھتہ نہیں تن پد ترانا۔ کیسھی بدھی جنتب سیر بلوانا
 منہو سکھا کہہ کر پاندھانا۔ جھیشن جے ہوئے سو سینڈن آنا
 سہا ناقتہ آپ کے پاس نہ چھو کر لٹنے کے لئے رتھ سہا نہی
 شری پر کوچ ازرا بکتر اسے اور نہ پاؤں میں جو تے ہی ہیں۔ آپ اس
 مہا پوان راؤن کو کس طرح جتیں گے کہ پاندھان بھگوان شری رام جی
 بولے۔ سہا سکھا! سنو جس رتھ پر سوار ہو کر فتح ہوتی ہے۔ وہ رتھ دھکی

بببب بھانت ہا من رتھ جانا۔ بیل برن تہاک صوج ناتا
 لکھنوں کا بڑا بھاری لشکر چلا۔ پتر گنی سینا کے بھت سے
 دل میں طرح طرح کی سواریاں اور رتھ ہیں۔ اور بہت سے نشان اور طرح
 طرح کے جھنڈے ہیں۔

چلے مت راج جو رتھ بھیر ہے۔ پر لہو دھسے جہاں پریر ہے
 بھن بھن بھدیت نکا پاو۔ سیر سورا جھین بھسہ راپا
 مست بھیدوں کے بہت سے جھنڈا چلے۔ مانو موم برسات
 کے کالے بادل ہمارے آڑے تھوہلے چلے جا رہے ہیں۔ رنگ برنگ
 ہادی پہنے ہوئے سواریوں کے دل بڑھ چکے آ رہے ہیں۔ بھولنے میں
 بہت لڑکے لڑکھنڈے ہمارے دائرے میں جاتے ہیں۔

اٹنی بھیر باہمی برا جی۔ سیر لہنڈت بھین جہاں سیرا جی
 چلت نکا بھل بھو دھو نہیں۔ پھو دھت ہو دھکی لکھنڈے نہیں
 جھنڈے ہی زالی راکشس فوج فو بھیا بارہی سہ۔ مانو دیر لہنڈت
 نے خود اپنے ہاتھوں سے اس فوج کو آگ لگا دی ہو۔ جب سیر لہنڈت
 دھانڈے کے ماضی کرنے لگے۔ سمندر میں تلام آگیا اور بہت لکھانے
 لگے۔

اٹھی رتھو رتی گنیو جھپانی۔ عرتت جھکت لہدھا اگلی
 نیو لہان لکھو رو با جھیں جہ کے سے کے گھن جہاں گاہیں
 اتنی دھول اٹھی کہ سورج کا منہ ڈھک گیا۔ جواختہ گئی برتھو
 گاہپ گئی۔ دھول اور لٹا رہے ایسی طرح وہ آواز سے زار رہے ہیں۔
 مانو قیامت کے بادل گرج رہے ہیں۔

بھیری پھیر راج سہا جی۔ مانو دھک بھکت سکھائی
 کھیری ناد سیر سہا کر ہیں۔ راج راج بل پور شش اچر ہیں
 بھیری اھو سہی راج راج ہیں۔ سہا جہاں ہیں سے پودھاؤں کو
 جوشی دھتے مانو دھک راج راج رہے ہیں۔ سب بہر شری طرح گرج
 رہے ہیں اور اپنی اپنی مردائی توڑھ چڑھ کر بیان کرتے ہیں۔

گچے دسان سہو جھکتا۔ ہرو دھو جیوا کو کھینڈ کے ٹھٹھا
 لہول مار جھوں بھو پھو پھو پھو۔ اس کہہ سکتے فوج دھینگائی ٹو
 راؤن نے کہا۔ سہا لانی بہا رو با سہو مان دھک لہر بازوں
 کے لشکر کو کھیل ڈالو اور تیر خود دونوں راجی بھیا نہیں کو ماروں گا

سودج و صیرج تہی رتھ چاکا۔ سنیہ سبل و دھو دھو جا پتا کا
بل بیک م پر بہت گھوڑے۔ چھما کر پامتا راج جوڑے
پداوی استقلال اس رتھ کے پیچھے ہیں۔ سچائی اور نیک چین اس
کاشانہ اور جھوڑا ہیں۔ شکنجہ، وجہ، اندریوں بہتا لو اور پراپکار رتھ خلق خدا
کی بھلائی پر چار اس رتھ میں بیٹھے ہوئے گھوڑے ہیں۔ یہ چار مل گھوڑے
کشاہ رتھان کرنا کر پادور رتھان رتھان رمو رتھان رتھان سے اس رتھ میں
جوتے ہوئے ہیں۔

ایں بھجن سا رتھ بنجانا۔ برت چرم سنشوشن کر پانا
ولن پرش بدھی سکتی پر چنڈا۔ برگیات کھن کو وندنا
الینہ کا بھجن اس رتھ کا بدھیان سا رتھ ہے۔ دیر گہ ڈھال ہے
دور سنشوشن (صبر) نوار ہے۔ دانہ پر سا (کھانا) ہے۔ بدھی پر چنڈ
شکتی ہے برتھ و دیان رتھ تو کا صبح گیان (کھن و کھن) ہے۔
اٹل اچل من تر دن سمانا۔ سچ چرم سلی مکھ نانا نو
کوچ اجیہ میر گر پوچا۔ ایہی سچ بجے پائے نہ دوجا
شعہ اور بھر من تر کش کے سمان ہے رتھ (من کو تالو میں کرنا)
یم راہنا۔ سنیہ چری نہ کرنا۔ یعنی کسی کاشن نہ چرانا۔ من چن کر سے برہم
چریہ برت دھان کرنا۔ اپری گہ یعنی شریر بناو سکھ بھوگ سا لکری
جج نہ کرنا۔ نیم راہ اور اند کی صفائی۔ سنشوشن یعنی صبر و قناعت۔ برت
آدی تپ، سوا دھیائے یعنی ویدانت سا سنشوشن کا پڑھنا۔ البتھور پتی دھان
یعنی البتھور اپنی رتھ (یہ بہت سے بان ہیں۔ برہمنوں اور گرو کی پوجا پوٹہ
زیر کرتے۔ اس کے بغیر فتح کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔
سکھا دھرم مٹے اس رتھ چالیں۔ جیتیں کہ نہ کہتوں رتھ تالیں
ہے رتھ ایسا دھرم مٹے رتھ چل کے پاس ہے۔ اس کے لئے
جیتے لو کہیں دشمن ہی نہیں ہے۔ عار شہات جو سب دشمنوں پر فتح پاچکا ہے

عہا بے سنسار رتھ جیت سکے سو میر
جائیں اس رتھ ہوئے و دھو دھو سکھا متی دھیر
ہے دھیر دھو دھو رتھان رتھان مستقل مزاج دوست اسنو
جی کے پاس ایسا صغیر وادرا پاتا رتھ ہوئے۔ وہ بہادر و ایں رتھ میں سنسار
جیسے بھلائی دشمن کو بھی جیت سکتی ہے جس پر فتح پانا بہت ہی کھن ہے
من پر چنڈو بھجن بھجیشن ہر رتھان سے پڑ کچ

ایہی مس موسیٰ ایہی سہو رام کر پامتا سچ
بر بھو کے چن سنشوشن بھیشن برے پر تن ہوئے اور انھوں نے
ان کے چرن کل پکڑ لئے اور کہنے لگے۔ ہے کر پادور اند کے جھنڈا شری
دل چنڈی آپ نے اسی بنائے مجھے اٹل اپریش دیلے۔

اٹ پچا و سکندھرات انگد ہومان
رست لپاچ بھالو کی کر بچ بچ پر چنڈو آن
اوسر تو راون لکار رہا ہے امداد پر سے انگد اور ہومان لکاٹے
ہیں۔ راکش اور باز اسنے اپنے سوامی کی قسم کھا کر لڑ رہے ہیں۔

سر برہم آدمی سہو مٹی نانا۔ دیکھت دن نہ چڑھے بھانا
ہم شو آما ہے تینہیں سنگا۔ دیکھت رام چرت دن رنگا
برہما دی دلوتا اور بہت سے سہو اور مٹی بھالوں پر چڑھ کر
اکاش ہے یوہ دیکھنے لگے۔ بھوجی کہتے ہیں سب پارتی! میں بھی اسی منڈی
کے ساتھ ہنڈا اور شری رام جی کے یوہ کی رنگ لیسدا کچھ رہا تھا۔

صنٹ سر رتھ جو دھو مٹے۔ لپکی جے سبل رام ملی تاتے
ایک ایک من بھر ہیں پچا رہیں۔ ایہی منہ ایک مردھی پار ہیں
دو نو طرف کے یوہ دھارانی کے نشے میں مٹا لے ہو رہے ہیں۔

بازوں میں تو شری رام جی کے پرتاب کا بل ہے۔ اس لئے وہ جیت
رہے ہیں۔ ایک دوسرے سے کھن کھن ہوتے ہیں۔ لڑنے کے لئے
لگا رہے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو کھن کھن کر رہیں پر ہیک دیتے ہیں۔

مارہیں کامہیں مھر ہن کچا رہیں۔ سیں تو سنیہ سن مارہیں
اوسر دھار مل بھجنا آپا رہیں۔ لکھ پداوتی ٹیک بھٹا رہیں
وہ مار تے ہیں لکھ تے ہیں۔ پکڑتے ہیں اور پکڑتے ہیں۔ رتھ توڑ

کر انہیں نروں سے دوسرے کو ہار تے ہیں۔ پیٹ پھاڑتے ہیں۔ بازو
کھٹاڑتے ہیں۔ اور یوہ دھار کے پاتھ پکڑ کر انہیں دھرتی پر ہیک دیتے ہیں
نیشچر بھٹ ہی گا رہیں بھالو۔ اور دھار دھار میں بہتے پاتھ
بیمیر مٹی سکھ یوہ برودھے۔ دیکھت سبل کال جن کر دے

بھا تو دیر راکش یوہ دھار کو زمین میں گاڑ دیتے ہیں۔ ان کے
اوپر بہت سی دینت ڈال دیں۔ بازو دھار اپنے دشمن کے خلاف
نکٹے میں ہرے جوڑے کے ایسے دکھائی دیتے ہیں۔ مالو کر دھو ہے

لال انکھیں کے جوڑے بہت سے ہیں۔

مکرو دھو کر نہایت سمن کی تن سروت سوت رہیں
مرد ہیں نہا چکر کنگ بھٹ بھونٹ گئے جسے گا جہیں
مار ہیں چھینٹنے ڈاٹ و انتہہ کاٹ لانتہہ میں جہیں
چیکر ہیں مرکٹ بھاؤ بل کر میں جہیں کھل چھیں
یم کے سمان غصے میں لال پیلے ہوئے بازو دھاخن بیتے
ہوئے شریر دل سے شو بھا پارہے ہیں۔ وہ مہا بلوان بازو دھاخن
فوج کو کہتے ہیں اور بادلوں کی طرح حوش میں بھرے ہوئے گرتے ہیں
تھپڑ مارتے ہیں۔ ڈانٹتے ہیں۔ دانتوں سے کاٹتے ہیں۔ اور لاتی مار
کر انہیں مسل ڈالتے ہیں۔ بھاؤ اور بازو جھٹھارتے ہیں۔ اور ایسے داؤ
پیچ کرتے ہیں جس سے دھنٹ رکشس نشٹ ہو جائیں۔

دھڑکال بھاڑ میں اربدار میں گل انتادری میں
پر ہلا دیتی تہن بیدہ تن کو دھڑکال ننگن کھینچا ہیں
دھڑکال کاٹ پھیلا کھو کر اننگن میں بھر رہی
جھڑام جھڑن تے کھیں کر کھیں تے کر تھل ہی
وہ رکشسوں کے گال پکڑ کر پھاڑ ڈالتے ہیں۔ پیٹ چڑاتے
ہیں ماٹن کی انٹریاں نکال کر گئے ہیں ڈال لیتے ہیں۔ مانو پر ہلا دے سوامی
زسٹھ بھگوان بہت سے شریر دھارن کر کے دن بھومی میں کھیں
رہے ہوں۔ پکڑ مارو کاٹو اور پھاڑو وغیرہ گھور شبوں سے آکاش اور
پر بھوئی کو گرج اٹھی شری رام چندر جی کی جے ہو۔ جو پچ مچ تھکے جسی کچھ
اور نبل وستو کو بھر کے سمان شکتی شالی بنا دیتے ہیں۔ اور بھر جی
شکتی شالی وستو کو تھکے کے سمان تیچہ اور بل بن بنا دیتے ہیں۔

بچ دل بچلت دیکھیں بیس بیچا دس چاب
وختہ بچڑ چلیو دوسان بچھو بچھو کر دایب

اپنے لشکر کو بھاگتے دیکھ کر میں بازوؤں میں دس دھنٹ لے
کر دھڑ بھاروں رے انکار سے اپنی فوج کو ڈانٹتا ہوا کہتا ہوا
کہ "لوٹو لوٹو" ڈانٹنے کے لئے آگے بڑھا۔

دھا تو بھرم کرو دھڑ دھڑ ستم کھیلے ہوئے بندہ
گجہ کر پادپ ایل پہارا۔ ڈارینہ نہا پر لیکھیں بارانہ
راہن آگ بولا ہو کر دوڑا۔ بازو ہڑکرتے ہوئے اس کاغذ
کرنے کے لئے بڑھے انہوں نے ہاتھوں میں درخت، پتھر اور پہاڑ

سے کرادوں پر ایک ہی بار ڈال دیئے۔
لاگھیں سیل بحر تن تاسو۔ گھنڈ گھنڈ ہوئے پھوٹیں آسو
جلائے اچل رہا رنڈ روٹی۔ دن دھڑ رادوں اتنی کوئی
داون کے بچر جیسے شریں لگتے ہی برہت ٹکڑے ٹکڑے
ہو کر پھوٹ جاتے ہیں۔ مہا کرودھی لڑائی کے نشے میں بدست
رادن اپنے رنڈہ کو روک کر اچل کھڑا رہا۔

ات ات جھپٹ جھپٹ کی لودھا اڑے لاک بھینٹنی کرودھا
چلے پراسے بھاؤ کیسی ناتنا۔ ترہی ترہی انکھ نہ مانا
مہر کرودھ میں بھر کرادہ ہر جھپٹ جھپٹ کرودھ باز
یودھاؤں کو کھینچے لگا۔ ہے انگ۔ ہے سنہان اساری رکشا
کہ۔ ہماری رکشا کر۔ پکارتے ہوئے بہت سے بازو اور بھاؤ
بھاگ کھڑے ہوئے۔

پاہی پاہی رگھو بیر گوسائیں۔ یکھل کھائے کال کی نائیں
تیبہیں دیکھنے کی سکل پرانے۔ دھمپوں چاب ایک سندھانے
ہے رگھو بیر! ہے گوسائیں! "ہمیں بھاؤ" "ہمیں چاؤ"
یہ دھنٹ کال کی طرح جھیں کھا رہا ہے ماس نے دیکھا کہ سب بازو
بھاگ چلے۔ تب دسوں دھنٹوں پر اس نے بان چڑھائے۔

سندھان دھن سنکر چھاڑ بیسی اڑک جے اڑا نہیں
رے پور سردھنی ننگن دسی بدی کہہ کیسی بھاگ نہیں
بھینٹنی کو لال بل کی بھال بھالو نہیں آترے
رگھو بیر کو ناسندھو آرت بندھو سن رچیک ہرے
اس نے دھنٹوں پر چڑھا کر بہت سے بان چھوڑے۔

وہ بان ساپوں کی طرح چھاتی میں جا گئے ہیں۔ دھڑکی اور آکاش
میں دسوں اطراف میں بان پھر رہے ہیں۔ بند بھاگ کر کہاں جا رہا
کہرام مچ گیا۔ بازو اور بھاؤ دل گجہ کر پکارنے لگے۔ ہے رگھو دیو!
ہے دین نہا ہوا ہے بھگت کی رکشا کر نوا ہے بھگوان!

مچ دل بکل دیکھ کسی کس نشٹک دھن ہاتھ
لچھن چلے کرودھ ہوئے نامے رام پد ماتھ
اپنی سینا کو دیا بل دیکھ کر میں ترکش کس کرادو ہاتھ میں
دھنٹ لے کر شری رام جی کے چروں میں متک ٹیک کر کشن جی دھنٹ

از کھیل تماشہ میں ہی کوڑ کر لگا ہوا چہرے اور بید ہر کھیل
کے کھیل میں غصے سے جواب انہوں نے دیا کہ کوئی گتے دیکھا تو انہیں بہت
ہی غصہ آیا۔

رن تے بچے بھاگ کر آوا۔ اہاں آئے بک دھیان لگاوا
اس کہہ انکھ مارا لانا۔ چھو نہ سٹھ سواراقتہ من رانا
انہوں نے کہا کہ اسے ادب شرم انہوں نے بھی سے بھاگ کر
گھر آکر بھاگت بن کر دھیان لگا کر بیٹھ گیا ہے، ایسا کہ کہہ انکھ نے
لات ماری، لیکن راون اپنے دھیان میں مست رہا۔ وہ اپنے سولہ تھکے
دوبا ہوا تھا، اس نے ہاتھوں کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔

تھیں چھو تھو بکر کو پکپی کہہ دین اتنہہ ملو پیں
دھیر کسین ماری نگارنی باہر تے اتنی دین پکار میں
تیب اٹھیشو کر وہ کر تانت سم کہہ چرن باز ڈوانی
ایہی بیج کپہہ دھنسن کیرت مکھ دیکھ من ٹھنڈا رانی
جب راون نے اپنے دھیان کو بھنگ نہ کرتے ہوئے ان کی طرف

نہ دیکھا تو غصے میں بھر کر اسے وہ دانتوں سے کاٹنے لگے اور دانتوں سے مارنے
لگے۔ اس کی داڑھی کے بال پکڑ کر وہ گھر کے باہر نکال دئے۔ وہ بہت سی
دکھی ہو کر فریاد کرتے تھیں۔ تب راون کال کے سمان آگ بگولا ہو کر اٹھا۔
اور باروں کو پاؤں سے پکڑ کر کر زمین پر ٹپکنے لگا۔ اتنے ہی ہی باروں نے
یکجہ کو بھٹک کر دیا۔ یہ دیکھ کر راون اپنے من میں ناامید ہو گیا۔

جگہ پر دھنسن کسل کی آئے رگھو پتی پاس
چلیوٹا چر کر وہ موٹے تھاک جیرے کے اس
یکجہ کو ٹنڈ کر کے سبھی چیز یا تو شری رکھو نا تھ جی کے پاس آگئے

تبدادن زندگی کی امید چھوڑ کر غصے میں گر جلا۔
چلت ہو میں اتی اسچہ جھینکر۔ پیٹھ میں گیا ہڈاڑائے سر نہہ پر
بھیشو کال بس کاٹو نہ جانا۔ کہیسی بجا ہو جو جدھ نانا
اُسے کو نوج کرنے کے وقت بہت سے انگلی ہونے لگے اس
کے سر پر چلیں منڈلانے لگیں۔ چونکہ وہ موت کا گھیر ہوا تھا۔ اس لئے
اُس نے کسی بھی انگلی کا دھاڑ نہیں کیا۔ اور اُس نے کہا یہ کھڑا کھڑا بجاؤ۔

چلی تھی جیرانی ایا را۔ بہہ گچ رتھ پداتی اسوارا
پر چھو سٹھیک دھائے کھل کسین۔ سٹھیک سٹھیک اٹل کپہہ جیسین

بھیا نک برہم شکتی آکاش کے چلی گئی۔ بکشن جی پھر دھنسن بان سے کر دھڑے
لہو لکھا تیزی سے دھنسن کے تھکے آکر ڈٹ گئے۔

آکر ہو رہی تھیں جھینسن شوت بہت ہی اگلی کپٹو
گر او دھرنی دھنسن ہر تھانہ بان است پر دھنسن جھینسن
سار تھی او دھنسن کھال رتھہ جی شرت وکھائے کپٹو
رگھو میرنہ چھو پتھنا پتھنا پتھنا پتھنا پتھنا پتھنا
پھر انہوں نے بڑی پھرتی سے راون کے رتھ کو چڑھ کر دیا اور

اُس کے ساتھ ہی کو مار دیا۔ راون کو بھی بھٹک دیا۔ سو بانوں سے
راون کی چھائی کو دھنسن کر دیا جس سے وہ دیا کھل ہو کر زمین پر گر پڑا۔ تیب دھنسن
ساختنی اُسے رتھ میں ڈال کر خود ہی لٹکا کر لے گیا پتھنا پتھنا کے بعد
شری رگھو میر جی کے چھائی بکشن جی نے پھر شری رام جی کے چھوٹوں میں
پرنا کر کیا۔

اہاں دھانن جاگ کر کرے لاک کپہہ جگہ
دم برو وہ بچہ چھوٹھ مٹھ لکھاتی اگہ
اور لکھا میں جب راون ہو چلا ہے جاگا۔ تو وہ ایک جگہ کرے
لگاؤ دھنسن اور لکھاتی اور دھنسن شری رام جی سے دھنسن کر کے ٹن پر فٹ
پانا چاہتا ہے۔

ایہاں بھیشن سب سٹھ پائی۔ سپد جانے رتھہ جی ہی سٹھائی
نا تھ کرے راون ایک جاگا۔ سٹھ بھیشن نہیں کرے ہی لکھا جاگا
اور بھیشن کو یہ سب خبر نہ تھی۔ انہوں نے فوراً ہی شری رام چند
جی کو سارا حال کہہ سنایا کہ سٹھ راون ایک جگہ کر رہا ہے۔ اس کے
یکجہ کے نزدیک ہون پر دھنسن پر وہ بھیشن آسانی سے نہیں مرے گا۔

پٹھو ہونا تھہ بیگ بھٹا ہند۔ کر میں بھنسن آوا دھنسن دھنسن
پدات ہوت پر چھو سٹھ پٹھائے۔ سٹھو دھنسن آوا دھنسن دھنسن
سٹھ نا تھ اجلا ہی ہی باز دھنسن کو بھیشن جی کو ہاکر لکھ کر بھٹک
کر دیں۔ تاکہ راون طوائی کرنے کے لئے کھٹے میدان میں آئے۔ سو برا ہوئے ہی
پر چھو شری رام جی نے ہمار بازو دھنسن کو بھیشن۔ سٹھان اور نا تھ دھنسن
گھنسن کے بازو دھنسن دھنسن۔

کو تیک کوڑ چڑھے ہی لٹکا۔ پیٹھ راون بھون استکا
جگہ کرت جھیں سو دیکھا۔ سٹھ کپہہ بھا کر وہ لکھ لکھا

بھگوان کی شہزادہ کی طرح کرتا پست ہو کر چھل برسائے اند
خوبصورتی اور گنوں کے دھام کر پاندھان پر بھڑکی رام کی ہے جو ہے
ہو۔ ایسا جیگر کرنے لگے۔

ایہیں ہیچ نہ چڑائی کسم سات آئی اتنی گنتی
دیکھ چلے سنگھ کی مچھتا۔ ہرے کال کے جن گھن گھٹا
اتنے میں ہی راکشوں کا بھاری لشکر بھڑکی کے عالم میں
آگے بڑھ آیا اس کو دیکھ کر ہار دھا اس پر کھڑے آگے چلے۔ جیسے تیانہ
کے باروں کی گھٹا میں ہوں۔

پھر کر بان تر واد چکھیں۔ جن وہ دوسری دامن دیکھیں
چلے ترنگ چکا دھوڑا۔ گو جہیں منہوں ہلاک گھوڑا
بہشت سے کیاں اور تو اس پر چکے تھیں۔ مازوں میں طواف میں بھیں
چمک رہی حمل۔ اتنی رات اور گھوڑوں کی کھوڑا اور اسی معلوم ہوتی ہے۔
ماؤ بادل کرک رہے ہوں۔

کسی سنگور پہل منہ چھائے۔ منہوں اندر دھن اٹھے مہائے
اٹھے دھوڑا منہوں جلد دھار۔ بان بندھے برشتی اپارا
بانوں کی بہت سی سی سی سی آکاش میں چھائی ہوئی ہیں۔
ماؤ سندھ اندر دھن پر گت ہو گیا جو۔ دھول ایسی اٹھ رہی ہے۔ مازو
جل کی دھار اور اس میں سے بان روئی نوں کی موسلا دھار بارش ہو رہی۔
دھول دھکی پرست کر میں پر ہارا۔ بھڑپات جن بار میں بار
رگھوپتی کوپ بان جھری لائی۔ گھائل بھے سچر سمدائی
دو طرف کے بودھا ایک دوسرے پر پرست گراتے ہیں۔ مازو
بھلی بار بار دھکی ہے شری رام چندر جی نے جوش میں آکر بان کی چھری لگا
دی جس سے راکش فوج زخمی ہو گئی۔

لاگت بان میر چکر ہیں۔ گھڑم گھڑم جہنہ تہنہ مہی پر ہیں
مہر میں سیل جن پر جھرجھری، سونت سز کا درجے کاری
بان لگے ہی بہاؤ چلا کر ادھیکر کھا کھا کر ادھر ادھر زمین پر گر پڑے
ہیں ران کے شریوں سے خون ایسے نکل رہا ہے۔ مازو پر تروں سے بھاری
چشموں میں ہے جل بہا ہے خون کی یہ بہتی ہوئی مذی بڑوں کے من کو خوف
زدہ کر رہی ہے۔

کادھینکر دھوڑ سرتا سیلی پر م اپادنی

راکشوں کا بے شدہ لشکر چلا۔ اس میں بہت سے دامن رتہ
پیل اور گھوڑا ہیں۔ وہ دھن پر بھڑکی کے ساتھ گھسٹ رہے۔ مازو
گنی کی طرف تھکے پکے پلے آرہے ہیں۔

اب دینہ ستی کینہی۔ واروں پیتی ہم ہی دھیں دھنی
اب جن رام کھلا دھوڑا ہے۔ اتسیرہ گھٹا موت بیدھی
ادھر دھوڑاؤں نے استی کی کہ ہے ہوا میں ارادوں نے ہم کو بہت
نکھی کہ کھلے اب آپ اسے زیادہ رکھ لائیے۔ ادھر جا لگی جی جی

بہت لکھی ہوئی ہیں۔
دینہ کینہی پر بھڑکی مسکانا۔ اٹھ رگھویر سدا رہے باٹا
جنا جوٹ دھار ہا دھیں ہاتھے۔ سو میں تین تین پچ گاتھے
وہ تانوں نے جن سنگھ پر بھڑکی رام جی سنگھ لائیے۔ پھر اٹھ کر
انہیں نے بان سنبھا لیے انہوں نے جانوں کے جڑے کو شک پرکھی
کر باڑھ لیا۔ اس کے بیچ میں گز رہے ہوئے چھل شہا پار ہے ہیں
ان میں بارون سیما۔ اکل لوک لوچن ابھی سارا
کٹی تھ پری رگھویشنگا۔ کر کو دھن گھن سارا نگاہ
ان کے مال نیر ہیں۔ بادلوں کے سمان شام شری ہے۔ وہ صوب
لوگوں کی آنکھوں کو کھو دینے والے ہیں۔ پر بھڑکی کر میں پھینکا اور زکش
باڑھ لیا اور دھن میں کھوڑا رنگ دھن لے لیا۔

سارا رنگ سندھ رنگ سی مکھا کر کٹی کٹی
بھج وڈھین منہ ہریت اور دھار شری لائی
کہہ داس تھی جہیں پر بھڑکی چا پ کر پھینکے
برہما نڈ دگ گج کھٹھ ایسی ہی بندھو بھو دھوڑا
پر بھڑکی سندھ رنگ دھن لائیے لیا اور میں بان کی
کھن سندھ رنگ بانہ لیا۔ ان کے بازو لیے ہیں۔ چھائی منہ اور چوڑی ہے
اس پر برہمن بھڑکی کے چروں کے نشان شہا پار ہے ہیں۔ تھی داس
جی کہتے ہیں کہ جل دی پر بھڑکی دھن میں کو ہاتھوں میں سے کر کھانے لگے۔ ان
ہی برہما نڈ دھنوں کے ہاتھوں کچھپ سیش جی پر تھوڑی سندھ اور پرست
سبھی دنگانے لگے۔

شہزادہ دیکھ کر شری سر پرست سمن
جے جے جے کرونا دھکی چھلی بل گن آٹھار

تیج تیج رتہ دویہ افویا۔ ہر شس چڑھے کوسل پڑھو یا
چنچل ٹرک منور چاری۔ اجرام مناسم گتی کارتی

اُس نالک ابہ مثال اور تجھے رتہ پر اندھ پڑی کے راجہ ام
جنرل پرستن جو کہ رتہ پر پڑھے اُس رتہ میں چاند سندرہ اجرام اور من

گتی کے سمان تیز گام تھوڑے چٹے ہوئے تھے۔
رتہ اور دھڑکھو ناخنہ ہی دیکھی۔ دھانے کپی کر پائے بیسی
اسی نہ جانے کیچہ کے ماری۔ تپ دھن مایا بستاری
شری رگھو ناخنہ جی کو رتہ پر سوار دیکھ کر بانوں کے حوصلے دنگے ہو
گئے۔ وہ بڑ کر پڑے ان کی مار برداشت نہیں کی جاتی۔ تب راتوں نے

مایا چیدون۔
سویا یا رگھو میری باپھی۔ لچھن کینہہ سوامی سا بچی
دیکھی کینہہ چرائی۔ ایچ بہت بڑے کوسلا دھنی
مروت رگھو ناخنہ جی ایسا مایا کے جھیکہ جان پائے۔ باقی
سب بانوں نے جو رکشیں جی نے بھی لے کر لے لی تھیں۔ بانوں نے
رکشیں فروج میں بہت سے رام رکشیں دیکھے۔

بڑے رام لچھن دیکھ کر کٹ بھانوں من اتی اڈرے
جن جتر نکلت سمیت لچھن جہنہ تو تھہ پڑی کھرے
بچ بدین جات پور کشیں سر چاب کوسل دھنی
مایا ہری ہری کشیں ہنہ شری سکل مرگٹ اتی

بیت سے رام کشیں دیکھ کر باز اور بھانوں من میں اس مایا سے
بہت ہی ڈر گئے۔ دھانکشن جی سمیت جہان تھے وہاں ہی تھوڑی سی جات
لچھن دھرت کھڑے کھتے رہ گئے اپنی سیدیا کو مایا سے موہت دیکھ کر کھول
کو ہرنے والے بھانوں شری رام جی نے ہنس کر دھن پر بان چڑھایا اور پل

بھر میں ساری مایا ہرل۔ بانوں بڑی پرسن ہوئی۔
بھوری رام سب فن چیتے بولے لچھن لچھن
دوند دھڑکھو سکل شری منہ اتی بھر
بھر شری رام چند جی سب کی طرف دیکھ کر گھبر (سجیدہ) لچھن
لے۔ ہے بہادر نام سب راتے راتے بہت شک گئے ہر بان نے
سب ہرل اور دن دھڑکھو دیکھو۔

اس کہ رتہ رگھو ناخنہ چلاوا۔ ہر چرن تیج سورو ناوا

تب نکلیں کرو دھار چھاوا۔ اگر جت تر جت سنگھ دھلوا
ایسا کہ کر شری رگھو ناخنہ جی نے ہر بانوں کے چرن سوں میں ہرل
کر رتہ آگے بڑھایا تھہ راتوں کی چھاتی کرو دھ سے جلی اٹھی دھڑکھو گر خباہ

لکھار تا سوا پر بھو کی طرف کو بڑھا۔
جیتھہ سب جے جٹ سنگھ مایا۔ سنو تاپس میں تھہ سہ سہ نامیں
راون نام جگت جس جانا۔ لوکپ جانیں مندی خانہ
اور جوش میں آکر بلا۔ ہے تپتوی اسن تم نے یہ میں آج تک

تھنے بودھ راتوں کو جیتا ہے۔ مہر بان مہیا نہیں تھیں۔ مہرام ماہنہ
تھیا ماری میرا لہا ہانتی ہے۔ سوار سے لوکیل سر سے تھیا خانہ میں پڑھو
کھر دوشن بر لودھ ٹھہ مارا۔ جھپٹو بیادھ اور بالی بھار
لچھن کھنچٹ سنگھ لچھن۔ کینہہ کن لچھن ناو ہی مار چھو
تم نے کھر دوشن اور براوہ کو مار ڈالا۔ اور پچارے سے بالی کو تھکاری
گاہن دھڑکے سے اور دیا۔ بڑے بڑے رکشیں دھروں کو ہار کر ڈالا

کھنچ کر کن اوٹنگھن کو کھنچ مارا۔
آج سیر و سکو لچھن سب مایا۔ جتوں دن بھوپت بھاج نہیں جانی
آج کر لکھن کھن کال حوالے۔ ہر پھو لچھن راتوں کے پائے
ارے لاجہ اگر تم یہ تھیں ڈرے رہے لہجہ جاک نہ کھڑے
تھوئے۔ تو آج میں سب کا بدن نکل لوں گا۔ آج میں یقیناً تمہیں کم
کے حوالے کر دوں گا۔ آج تمہیں راتوں جیسے سخت ام لچھن یہ حوالے
واسطہ پڑا ہے۔

سُن دین کال لچھن جانا۔ ہنسی لچھن کہہ کر پانہ لہا نا
تھہ تھہ سب تو پڑھتالی۔ جاپی جی جن دیکھا ڈھنسانی
راون کے دن دھنوں کو سنگھ شری رام جی نے اس کو سوت کے
دش میں جانا۔ تب کہ پانہ دھن پر بھو ہنس کر بولے۔ تمہاری ساری بڑائی
بھیا کہ تم نے کہا ہے۔ بالکل ٹھیک ہے۔ یہ فضل یک یک نہ کرو اپنی
مردانگی کے جوہر دکھاؤ۔

جن جھپٹا کر سبجس نا ہی سنتی میں ہی کر ہی چھہا
سنسار رتہ تھہ پڑش تری بدھ پائل رسال نہیں سکا
ایک سُن ترو ایک سُن بھیل ایک بھیک سُن لکھیں
ایک لکھیں لکھیں لکھیں لکھیں لکھیں لکھیں

میرے نائب ملک کر کے اپنے سسرال میں کاناںش ذکر و بیان کرتا۔ میں تعجب نہیتی
کہتا ہوں۔ بس تو اسناد میں کتاب آتم گشت کی طرح ہیں طرح کے پڑھیں تو تھے
ہیں۔ کتاب صرف چھوٹی دیتا ہے نہیں آتم گشت بھی اور چھوٹی دونوں
دیتا ہے۔ اندر کہا میں صرف چھل ہی لکھتے ہیں۔ اس پر کار یا یکساں کا کہنے پڑش
نمودہ ہوتے ہیں جو صرف کہتے ہیں بد کہتے نہیں۔ وہ مگر قلم کے وہ ہیں جو
کہتے بھی ہیں، ادا کہتے بھی ہیں۔ وہ تیسری قسم کے وہ ہیں جو کام کر کے و ادا
دیتے ہیں۔ زبان ان کی نہیں دانتے۔

راقم الحسین ہنسنا ہو ہی حکماء سے کیا
 حیرت کہ نہیں تبت سے اس کا لکے پر بیان
 شری رام جی کے بھی سنگ راویں خوب ہنسنا اور بولنا بھی کیا
 سکھ سے ہوا دشمنی کہ نہ تو وہ اس کا لکے پر بیان کیا

کچھ دیکھ کر کہہ دے کہ میں نے
 تانا کا کہل لکھ دیا ہے۔ وہی انور بھی لکھ ہی چھا ہے
 وہی کہ کہہ دے کہ میں نے انور کے سامنے ایک بال چھوڑ دیا
 لگا کر طرح طرح کے بان ڈھڑھے اور شاہ شایچے اور سب بلکہ انور
 سے چھائی۔

پاک نر چھاندریو گھوڑ میرا۔ چھین تھنہ جو سے لہا چر تیرا
چھل سیسی تھیں سرتی کھینا می۔ بان سنگسہ بھو بھیر چھالی
شری گھوڑی جی سے گنی بان تھوڑا۔ راون کے مدد بان بھم
ہو گئے۔ تب اس نے کھینا ہو کر بہت ہی بھیا نکشتی چھوری۔ جسے
شری رام جی نے بان سے بندھ کر اپس بھیج دیا۔

خود بہہ چکر ترسول پہاڑ سے ۔ نہ پور یا س پر بھگو کاٹ اور اسے
 نچیل پھر میں راہوں سر کیسیں ۔ کھل کے کھل منور نقہ جیسیں
 اُس نے کہ ٹوں چسکا ۔ تو سول چلا کے لیکن پر بھگو شری رام جی
 نے لڑی آسانی سے ان کو کاٹ کر یا ۔ جیو نہ ٹٹ پڑش کے سبب منور نقہ
 نچیل ہو کر جاتے رہی ۔ دیسے ہی راہوں کے سبب ہاں لٹھیل گئے ۔

تبست بطن سارفتنی مارشیں سپر پیچھے مجھوں می جے رام پکار میسی
 دام نہ پکار سوت اچھا دا۔ تب پر سو پریم کہ دو دو کہتے پاوا
 تب اُس نے شری رام کے سارفتنی کو سونان دے سے۔ وہ شری

امام علی کی سچے بیکار کرنے میں پھر پڑا بشری امام جی نے کہ پاکر سادھی کو اٹھا یا تب
پھر بشری امام جی سخت طیش میں آگئے

بجھنے کرو وہ ہمدرد بودہ رکھتی تھیں سائیکس
کو وہ دشمن تھی جیسا کہ منشا است مارت گری
منہ دوری اگر کمپ کیتی تھی جو ہمدرد تھی
چکر پیراں گچ و من گہ ہی دیکھ کو تک سر ہنے

یہ جہ میں دشمن کے حملات پر سبھو تری رام جی بہت پیش میں آ گئے۔ ان کے ہاں ترکش سے باہر آنے کے لئے رٹنے لگے۔ ان کے دھن کی تصویر ٹھکانے پر فٹن آ رہی راکشس سہم گئے۔ منہ دھری کی چھاتی دھڑکنے لگی۔ سبھو راجپوت اپنی اہلیہ بہت ڈر گئے۔ دشتاؤں کے ہاتھی زمین کو دبا کر چھوٹے چھوٹے گڑھے بنائے۔ یہ اچھوٹا دیکھ کر دلتا لوگ سننے -

تاشیو چایپ شردن لگ چها شتر سئید کرا
دام مارکن کن چله لاهان جن بیال

توبہ شری رام جی نے دھنڑ کو کانٹوں تک پہنچ کر بیٹھا لیکن
 چھوڑ دے۔ اُن کے بن ایسے چلے والے تھے ہڑے سانپ جا رہے تھے۔
 چلیو بان پستھہر جی اُر گا۔ پر پھوہیں ہینو س رھتی ترگا
 ریتو بیجھت کینو پت کا۔ گر جاتی انتر بل تھکا کا۔
 بن ایسے چلے۔ والے نیکھ دے سانپ اڑ رہے تھے۔ اُنوں نے

پہلے سارنخی اور گھوڑے کو مار ڈالا۔ پھر رتھ کو چوڑے کر کے نشان اور جھنڈے لٹا دیا۔ رتھ کو دیا۔ تنب را دن جوڑ دیا۔ لیکن میں وہ تنگ جھکا تھا۔
نزلت آن رتھ چڑھ کھیا نہ۔ - استر شستر چھڑا بیسی بدھی نانا
بھول چھڑا نہیں سب اڈم تاکے۔ - ججے پر درودہ نرت مسنا کے
وہ کھسیا نہ۔ پھر پھر دوسرے رتھ پر سوار ہو کر طر حن کے استر
شستر چھڑا کر کے کئی کوششیں ضائع ہو گئیں جیسے دھڑے کی برائی
میں نے دیکھی تھی۔ ساری کوششیں ناکام ہو جاتی ہیں۔

تب راون دس سول چلاوا۔ باج چارہی مار گراوا۔

ترباؤں نے دس ترسول چلائے۔ اور شری رام چند جی کے
چاادوں مہر کے گھوڑوں کو بھڑوسی پر مار گرایا۔ گھوڑوں کو اٹھا کر شری گونونا
جی نے جوش میں آکر دھنک کھینچ کر بان چھوڑ دئے۔

سیوت پتھے پتھے سرورہ جیے نہت نہت فوٹن مار
پر پتھر دام جیسے جیسے اس کے سرورہ کو کاٹتے ہر دیکھے ہی دیے
وہ بے شمار بڑھتے جاتے ہیں۔ جیسے شے بھوک کر نہ سے کام چٹا
دن بیکار دن نئی سے نئی بڑھتی ہی جاتی ہے۔

وس ٹکڑے دیکھ کر سرورہ کے باؤھی۔ پس سرورہ کی سرورہ کاٹھی
گر جیوٹو ٹوڑھ جہاں بھیسانی۔ دھانڈو دھانڈو سرورہ کی
سرورہ کو بڑھتے ہوئے دیکھ کر راون کو اپنی موت بھول گئی۔ وہ
کرودے آگ لگتا سرورہ۔ پھر ہوا بھیسانی ٹوڑھ کر جا اور دھانڈو
کو تان کر دھار۔

سرورہ کی سرورہ دھار کر پتھر۔ پتھر بان لگھوٹی رتھ توڑھ
وٹھ ایک رتھ دیکھ نہ پتھر۔ جن نہار رتھ دن کر دھار۔
دن بھوٹی ہیں راون جوڑھ سے بھگیا راون نے بانوں کی بادش
کر کے شری لگھوٹا جی کے رتھ کو دھک دیا۔ ایک لگھوٹی تک رتھ نہیں
نظر نہیں آیا۔ نا لگھوٹی سرورہ چھپ گیا جو۔

ہا ہا کار سرورہ جو بھگیا۔ تب پتھر کو پتھر کارنگ لینا
سرورہ کو پتھر کے سرورہ کاٹے۔ تے دھو بیسی لگھوٹی ہی پاٹے
جب دھو تانے لگھوٹا کارنگ کیا۔ تب پتھر شری دام جی
نے کرودہ کر کے دھنٹا اٹھایا۔ راون کے بانوں کو چاکر انھوں نے پھر
اُس کے سرورہ اور ان سرورہ کو کاٹ کر ان سے دھانڈا شایچے اوپر
سب جگہ دھک دی۔

کاٹے سرورہ مارگ دھار دی۔ جیسے جیسے لگھوٹی پتھر
لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر۔ لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر
کاٹے ہوئے سرورہ کاش کے کدستوں میں رات نہ ہیں۔ ماو بے جے
کی اوچی آواز کر کے بھید کرتے ہیں۔ لکشن اور باہر راج سنگر کو کہاں ہیں
اور اور دھرتی لگھوٹی پتھر کہاں ہیں۔

لگھوٹی رام کہ سرورہ دھارے دیکھ کر کٹ چلے
سندھان دھنٹا لگھوٹی پتھر میں پتھر سرورہ سے بھگے
سرورہ لگھوٹی کارنگ لگھوٹی پتھر پتھر پتھر پتھر
کرودہ سرورہ پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر
دام کہاں ہیں؟ دیکھ کر سرورہ کے سرورہ دھارے انھیں دیکھ کر بان

راون سرورہ بن چاکی۔ چلی لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر
وس دس بان بھال اس پتھر۔ لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر
راون کے سرورہ کی کل بن میں دھرتی کے شری لگھوٹا جی کے
بان لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر
دس دس بان مارے۔ سرورہ کے آریار ہو گئے اور راون کی دھار پتھر لگھوٹی۔
سرورہ لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر
تیس تیس لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر
خولتا پتھر ہوئے مہالی راون دھار۔ پتھر نے پھر دھنٹا پتھر پتھر
انھوں نے تیس بان چھوڑے اور راون کے دھنٹا سرورہ تیس بانوں کو
کاٹ کر بھوٹی پتھر لگھوٹی۔

کاٹھیں پتھر لگھوٹی پتھر۔ رام پتھر لگھوٹی پتھر
پتھر لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر
سرورہ لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر
اور سرورہ کو کاٹ کر باہر اس طرح پتھر لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر
کاٹے۔ لیکن ہر اس کٹ کر دھنٹے پتھر لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر
پتھر لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر
رہ چھانے پتھر لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر
پتھر لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر
شری رام جی رتھ ما دھار دی ہیں۔ آکاش میں سرورہ لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر
ناو بے شمار رات اور لگھوٹی پتھر۔

جن رات لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر
لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر
ایک ایک سرورہ لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر
جن کو پتھر لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر
ناو بے شمار رات اور لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر
میں دھرتی پتھر لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر
نہ نہ بن پتھر لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر
پتھر لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر
کے سرورہ کی کہ نہیں اور لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر
جیسے جیسے پتھر لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر لگھوٹی پتھر

دولہو دھا آکاش میں راتے ہوئے جوش میں بھر کر ایک دھڑکے مارنے لگے :

سوہیں نمبر چیل بل ہمارے میں۔ کجیل گری سیمو جن رہیں نوہ
 ماحولی بل نیچر پرے نہ پارلو۔ تب مارت ست پر بھو سنبھار لو
 دولہو دھا داؤ پیچ کرتے ہوئے آکاش میں راتے ایسے شو بھایا
 رہے ہیں۔ مانو کاجل کا پہاڑ اوس سینو پربت لڑے ہوں۔ جب بھی اوس
 بل سے راون گرتے : گرا۔ تب شری ہو ملن جی نے پر بھو شری رام چند جی
 کا سمن کیا۔

سنبھار شری رگھو پر دھیت بھاری کسی راون ہنیر
 مہی پت پئی اٹھارت دیونہ بھل تھنہ جسے بھینو
 جنونست سنگٹ دیکھ کرٹ بھالو کر دھاتر چلے
 ملن مت راون سنگٹ بھٹ پر چنڈ بھل دل تلے

شری رگھو دہر جی کا سمن کر کے دھیر سہ ملن جی نے لکار کر راون
 کو مارا وہ دھو زمین پر گر پڑے۔ ادا لکھ کر پھڑٹنے لگے۔ دیوتاؤں نے دھو
 کی بھادی کی وادی میں شہن جی کو سنگٹ میں دیکھ کر بازار بھالو لٹو
 میں دیکھ کر مہر دھڑکے۔ لیکن لٹائی کے نقشے میں منو سے راون نے سارے
 بازار بھالو دھواؤں کو اپنے پر چنڈ باندھوں کی شکستی سے بھل کر میں ڈالا۔

تب رگھو پر دھیت بھاری دھاتے کیس پر چنڈ
 کچی بل پر بل دیکھتے ہیں کینہہ پر گٹ پاشنڈ

تب شری رگھو دہر جی کے لٹکانے پر مہا جوان بازو دھڑکے بازوں
 کے بھادی بل کو بچھ کر راون نے مارا جانی۔

انتر وصال بھینو چھن ایک۔ پئی پر گٹ کھل روپ انیکا
 رگھو پئی کنگ بھالو کی جتنے۔ جتنہ تھنہ پر گٹ ساخن تے تلے
 بل بھر کے لئے راون غائب ہو گیا۔ پھر اس دھٹ نے اپنے
 بہت سے ٹپ پر گٹ کئے شری رگھو ناتھ جی کے لشکر میں جتنے ریچھ باز
 تھے۔ اتنے ہی راون۔ ارون طوف ظہار ہو گئے :

دیکھ کر بہت امت میں سیسا۔ جتنہ تھنہ بھجے بھالو اورو کیسا
 مہا کے بازو دھڑکے دھیرا۔ تراسی تراسی بھینو دھو مہیرا
 بازوں نے بے شمار دھن مکھوں دے راون دیکھے۔ بھالو اورو باز
 اورو اورو دھڑکے ماسے بھالے۔ جتنے۔ وہ ایسے بھالے کہ دھیر جی ہی نہیں

دھرتے ہیں اور پکارا تے جاتے ہیں۔ کہ سب کشتن : ہے رگھو دھیرا میں بھائی
 وہ وی وصال میں کونہہ راون۔ گڑھ میں گھوڑ گھوڑ جتنے ارون
 ڈرے سنگٹ سر چلے پائی۔ جسے کے اس تھنہ اب بھائی
 دھن اطراف میں کر دھن راون دھڑکے ہیں۔ اورو کھوڑ اور کھوڑ
 بھیا ک گرتا کرتے ہیں۔ ڈر کے مارے سب دیوتا یہ کہتے ہوئے بھال
 چلے کہ ہے بھائی : اب فتح کی امید نہ رکھو۔

سب سر جتنے ایک سکندھر : اب ہمارے بھجے ہو کر گری گند
 رہے ہیں بھجھو مٹی کیسائی۔ جتنہ جتنہ پر بھو مہا کچھ جانی
 ایک ہی راون نے سب دیوتاؤں کو جیت لیا تھا۔ اب تو ہنیر
 راون ہو گئے ہیں۔ اس لئے ہے بھائی : اب کہیں پہاڑوں کی غادوں میں پناہ
 لو۔ پر بھاجی، شری اور گیانی مٹی جو پر بھو شری رام جی کی مہا کو جانتے ہوئے
 ڈٹے رہے۔ وہ فرما نہ گھبرائے۔

حانا پرتا پتے رہے تو بچے کینہہ بھالے پھڑے
 چلے بھل سنگٹ بھالو سنگٹ کربالی پائی جسے اڑے
 سہونست انگنیل لٹائی بل لرت ملن بانٹو
 مردہ ہی دھن گٹ کوٹ کوٹ نہہ کپٹ بھو بھٹ انکڑے
 جو شری رام جی کی مہا کو جانتے تھے۔ وہ بیدھ سنگٹ ڈٹے رہے۔

بازوں نے تو ان مایا کے راون کو پیچ کے راون جانا۔ اس لئے ڈر کر
 سلسلے بازار بھالو گھبرائے اور ہے کپا او شری رام جی : ہمیں بچاؤ
 اس بھالے سے۔ ناکل مہر بھال کھڑے ہوئے لیکن مہا جوان ملن کے
 بانٹے دھرتو مان اٹھائے، ٹیل راتے ہیں اور کپٹ بھو مہی سے پورہ ملن کی
 بھانت پیدا ہوئے۔ کر دھول کر دھول اورو دھا راون کو کھتے ہیں۔

سر بازو دیکھے بھالو کینہہ کو سلسلہ دھیش
 سچ سارنگ ایک سر تھنہ سنگٹ دھیش
 دیوتاؤں اور بازوں کی گھبراہٹ دیکھ کر اورو پتی شری رام چند
 جی سنہ۔ اوسا رنگ دھیش پر ایک بان چڑھا کر ان مایا کے ملن
 کو مار ڈالا۔

پر بھو چھن مہنہ مایا سب کاٹی۔ جسے بھئی اٹھیں جانی تم بھائی
 راون ایک دیکھ سر سر تھنہ۔ چھوئے سمن بھو پر بھو
 چھن بھرتیں پر بھو شری رام جی نے سب مایا کاٹ ڈالی۔ جیسے

موند چھاؤں ہوئے پر سب بھاؤ اور بات پر پھوٹ شری رام جی
کے پاس آئے مابوہر سب راکشسوں نے خوف زدہ ہو کر راون کو
گھیر لیا۔

ماس پارین

چھبیسواں و شرام

تین ہی سہی ستیا جی جانی۔ ترچھا کہہ سب کتھا سنائی
میرے بچے پاؤں نہٹ پکیری۔ ستیا جی تراں گھیری
اُسی رات ستیا جی کے پاس جا کر ترچھا نے دھک ساری
کتھا کہ سنائی شرف کے سر میں آدھ پاؤں کے بار بار بٹہنے کی خبر
شکر ستیا جی کے من میں بڑا ڈر ہوا۔

مکھ میں اچھی من چیت۔ ترچھا سن بولی تب ستیا
ہنسی کہا کہ سنائی ماتا۔ کہی بدھی موہی سو وکھدا
ستیا جی کا چہرہ آداس ہو گیا۔ اُن کے من میں بہت فکر ہوا
وہ ترچھا سے بولیں۔ ہے ماتا! تباہ اب کیا ہوگا؟ ساری دنیا کو
دھک دینے والا ظالم راون کس طرح مرے گا؟

دکھتی سر سر کھول نہ مرنی۔ بدھی سیریت چرت سب کٹی
مورا بھالے جیوات انہی۔ چھبیس ہوں ہری پکلیں چھوڑی
شری رگھوناتھ جی کے بالوں سے سر کٹنے پر بھی یہ دشت نہیں
مرتا۔ بدھاتا ساری بیل لہم سے اٹ ہی کر رہا ہے۔ میری بدھیتی
ہی راون کو زندہ رکھے ہوئے ہے۔ اور اس نے ہی مجھے پرہو کے چرن
کھلوں سے ہدا کر رکھا ہے۔

چھبیس کرت کپٹ سنگ مرئی چھٹا۔ چھوٹا ہو چکی ہر دھٹا
چھبیس بوجی ہوئی دھک دھک سہاٹے۔ لچھیں کھنڈ کٹ چن کہاٹے
اس میری چھوٹی تقدیر نے ہی کپٹ کا جھوٹا سون مرگ
نہایا تھا۔ ہی اب تقدیر بھی جھوٹا ہی ہوئی ہے جس بدھانا نے
مجھے ناقابل برداشت دھک دے اور میری بے چھیں جی کو کر دے

تب کر دھ میں آکر راون نے اچھیں کر اُن دھک کو پکڑ لیا جب
وہ انہیں ہاتھوں سے پرستھی پر ٹپکنے لگا۔ تب وہ دھک اُس کے
بانڈوں کو مڑ کر چھٹ کر بھاگ گئے۔ پھر اُس نے دسوں دھنش
لئے اور بانڈوں کو بانڈوں سے مار کر زخمی کر دیا۔
موند آوی موند چیت کر بند۔ پائے پر دھنش ہر دھنش دھنش
موند چیت دھک دھک کھی بھرا۔ چامونت مھا چوٹن دھیرا
سہماں بغیر سب بازو دھانوں کو بے ہوش کر کے اور
شام کا وقت دیکھ کر راون پر سن ہوا۔ سارے بانڈوں کو ہوش دیکھ
من دھیر چامونت دوڑے۔

سنگ بھاؤ چھوٹھو دھک دھک مارا۔ مارا گئے چھوٹی چھائی
بھینو کر دھ راون بھونا۔ گھیر ہی گئے بھٹ تانا
چامونت کے ساتھی بھاؤ بوجھ پر بت لودر کشوں کو لٹا
کو لکار لکار کر راون کو مارنے لگے۔ مہا بھوان راون جوش میں بھر
کر اُن کے پاؤں پکڑ کر انہیں زمین پر ٹپکنے لگا۔
دیکھ بھاؤ تپتی بج ول کھاتا۔ گوپ ماجھ اڑا لے سی لاتا
اپنے دل کا کھات ہوتا دیکھ کر چامونت نے غصے سے
بھر کر راون کی چھائی میں دھک ماری۔

اولات کھات پر چٹ لاکت کل رتھ تے ہی پر
گھو بھالو بھیت ہوں کر منہوں کھنڈ لے نہی دھکرا
موند چیت بھوک ہوئی بدھت بھاؤ تپتی بھوٹیں لودر
نسی جان سینڈن کھال تے ہی تپت چٹ کرت بھوٹ
چھائی میں دھک کی زبردست چوٹ کھا کر راون دیال ہو
کھنڈ سے زمین پر گر پڑا۔ اُس نے اپنے بیس ہاتھوں میں بھالوں
کو پکڑ رکھا تھا۔ مالومات کے وقت بھوڑے کھلوں میں ٹھہرے
ہوئے ہوں۔ گے بے ہوش دیکھ کر اُس کی چھائی میں ایک
اولات مار کر بھاؤ راج چامونت پر بھوٹ شری رام جی کے پاس گئے
رات کا وقت دیکھ کر سارنھتی نے راون کو رتھ میں ڈال لیا۔ اور
لٹکا کر لے جاتا تھا۔ اُسے ہوش میں لے سکی تھیر کرنے لگا۔

موند چھٹ بھٹ بھاؤ کھی سب اُسے پر بھوٹ پاس
لیچر کل راون ہی گھیر رہے اتی تراں

بچا ہوا ہے۔

رنگھوڑی برہمن سرکاری۔ تاکہ تاکہ مار بار بہتے ماری
ایسوں کو کہ جو راکھ مہم پرانا۔ سوئی بدھی تا ہی جسیا و نہ آنا
جو شری رگھوناتھ جی کے دیوگ رہی بڑے سے نہریئے تیروں سے
مک تک کر مجھے بار بار مار رہا ہے۔ اور اتنے کشتے دینے پر بھی مجھے
غزوہ و کھلا ہے۔ وہی دھاتا اس مادیوں کو زخمہ لکھ رہا ہے۔ وہی دھاتا
اس راون کو زخمہ لکھ رہے ہوئے ہے۔ وہ سر کوئی نہیں۔

بہت بدھی کر بلاپ بھائی۔ کہ کر شریٹ کر پانہ بھائی
کہ تر جیسا سنو راجا بھائی۔ اور سر لاگت سر سے سراری
جانی جی کر پانہ شان شری رام جی کی یاد کر کے بہت جھپ کر رہی
ہیں۔ تر جیسا نہ کہا۔ ہے راجا بھائی اسنو۔ دینا توں کا دشمن راون ہر دے
میں بان بھئی ہی مر جائے گا۔

پہلے تارے اڑتے نہ تھے۔ ابھی کے ہر دے بستی بیسی
لیکن پر جھو اس کے ہر دے میں اس نے بان نہیں مارتے۔
اس کے ہر دے میں آپ بھائی جی بستی ہیں۔

ابھی کے ہر دے میں جانی جانی رام باس ہے
مہم اند تھو اس ایک لاگت بان سبکداس ہے
من بھین ہر شیشا دمن مانی دیکھ نہی تر جیسا کہا
اب سر سے ہی پڑو لہی بدھی اس تھو لہی بدھی
اس کے ہر دے میں جانی کا تو اس ہے اور جانی کے

ہر دے میں میرا شری رام جی کا تو اس ہے اور میرے ہر دے
میں ایک برہمن ہیں۔ اس نے راون کے ہر دے میں بان مارتے ہی سب
برہمنوں کا ناش ہو جائے گا۔ اس نے پر جھو اس کے ہر دے میں بان
نہیں مارتے۔ یہ سنکر ستیا جی کے من میں آند بھی مہا اور دیکھ بھی مہا۔ دیکھ
کر تر جیسا نہ پھر کہا۔ ہے سندھی اس بڑے بھاری بھرم کو چھوڑ دو اب
جی طرح دشمن سر سے گا۔ وہ بھی سنو۔

کاٹت سر مہی بھائی بھوٹ جائے ہی تو دھیان
تب راون ہی ہر دے میں مہم مہم رام سجان
برہمن کے بار بار کشتے سے جب راون دیکھ ہو جائے گا اور
اس کے ہر دے میں میرا دھیان چھوٹ جائے گا۔ تب آخر جانی رام

راون کے ہر دے میں بان ماریں گے۔

اس کہ بہت بھانت بھانتی۔ نہی تر جیسا بھون سیدھائی
رام سبھا و سب سب سبھی۔ ابھی بڑے بھائی تھی
ایسا کہ کر اور بہت طرح سے ستیا جی کو سبھا کر تر جیسا پھر
انچے کھڑی گئی۔ شری رام جی کے سبھا کو یاد کر کے ستیا جی کو بہت ہی
شری رام جی کی جدائی کا دکھ تھا۔

نسی ہی سبھی ہی شری رام جی کے بہت ہی سہاوی۔ تاکہ سم بھئی سہاوی نہاتی
کہ تہ بھاپ من ہی من بھاری۔ رام بڑے جانی کو دکھ مانی
بہت طرح وہ رات کو اور چند رات کو پٹھانے لگی۔ رات ایک کے
برابر ہی مہم گئی۔ ختم ہونے میں نہیں آتی۔ شری رام چند جی کی جدائی
سے دکھیں ہو کر جانی جی من ہی من میں ولپ رگیدہ مانی کر رہی ہیں۔
جب اتنی بھئی بڑے اڑا ہوا۔ پھر کھٹو بان مہن اڑو باہو
سنگن بچا ر دھری من دھیرا۔ اب نہیں کر پال رگھو پیدا
جب جدائی کے مارے ان کے ہر دے میں بہت جلن بھئی۔
تب ان کی بانیں آنکھ اور بائیں بازو پڑک اٹھے۔ سنگن (اچھی علامات)
سمجھ کر ستیا جی نے من میں دھیر دھری کر کہ پالو شری رگھو دیر غرض
جلدی ملیں گے۔

اباں اور دھنسی راون جاگا۔ پنج سار سنی سن کھین لاکھا
سٹھ دن بھوئی پھر لے تے سی مہی۔ وہاں بھگت مہم منتی تو ہی
ادھر لنگائن آدمی رات کو راون جاگا۔ اور سنی کو بھجھا کر کہنے
لگا۔ مارے مہم کہ انہوں نے دن بھوئی سے مجھے کہیں الگ کر دیا۔ اسے
پنج امودھ بھی! پنج پرانت ہے۔ نعت ہے۔

تیبیں بدگم بہم بدھی سمجھاوا۔ بھو بھیش رتہ چڑھنی دھلاوا
سن آکو نو دس سن کیرا۔ کبی دل کھر بھو بھیش کھنیرا
سار سنی نے پاؤں پڑ کر راون کو بہت طرح سے سمجھاوا۔ سو یا
مہم سنی وہ رتہ چڑھ کر پھر دھلاوا۔ راون کے آنے کی خبر سنکر باوئل
میں کھلی مہم گئی۔

جہم تھم بھو دھو بھو بھو بھو بھو بھو بھو بھو بھو بھو بھو
بازو دھلاوا ہر دے پر بہت اور پھاڑ کھاڑ کر دھیش میں بھر
کر کٹ کٹ کرتے ہوئے دوڑے۔

جیسے بگل باز بھانڈو - بچی لاکس برٹشے بالو
باز بھاگ کر جہاں بھی جاتے ہیں۔ وہاں آگ جلتی دیکھتے
ہیں۔ باز بھانڈو دیا کل ہو گئے پھر ان کے اوپر گرم دیت برسنے

جہنم تہہ تنگت کر کیس۔ گر جیہ ہوری دس سیس
چکھن کیس سمیت۔ بچنے سکل ہیرا چیت
بازوں کو اور اڑھریا سے مہبت کر کے داؤن پھر گرا
لکشن جی اور سنگر سمیت سب با دھابہ مہوش ہو گئے۔
پارام پار گھوٹا تھا۔ کہہ بیٹھتے تھے
اوپر پلٹی سکل کی قدر۔ تھیں کینہہ گہٹ بھوڑ
ہوام۔ ہار گھوٹا تھا کہہ کر ہون لیدھا تھا تھے ہیں۔ اس
پہر سب کی طاقت کو کٹ کر کے داؤن نے پھر مہری مایا
رہائی۔

پر گئے سی سکل ہونان۔ دھابے گئے پاشان
تھیں رام گھیرے ہائے۔ چھنہ وی بروٹھ بنائے
پھر اس نے بہت سے ہونان پر گٹ کئے جو پھرے کر
دھسے۔ انہوں نے چاروں طرف اکٹھے ہو کر شری رام چند جی کو
جا گھیرا۔

مار جو دھرو جو جن جائے۔ لیکٹھیں پو پھر اٹھائے
دھنہ دس مسکوز براج۔ تھیں دھنہ کو سسل راج
وہ پو پھر اٹھا کر کٹ کٹ کرتے ہوئے پکار رہے تھے۔
"مارو" مارو" پکڑو" جانے پادوے" ان کی پونچھ دھنوں وراثتوں
میں براج ہی ہے مارو ان کے بیچ میں اودھ پتی شری رام چند جی
تھیں دھنہ کو سسل راج سندھو بیام تن سو بھا لہی
جن اندر دھنش ایک کی مبارک تھیں الہی
پو پھر دھنہ شیشا دار سر دت راج جے جگرمی
گھنہ پیر لیکھیں تیر کو پ گھنہ مایا مہری
ان مایا کے بہت سے مہنوں کے گھیرے میں اودھ پتی شری
رام جی سندھو بیام شری دھدی ایسے شو بھا پار مہری جیسے تھیں کا
درخت بے شمار اندر دھنوں کے سندھو گھیرے میں گھیرا تھا شو بھا

دھلے جو مرکٹ بکٹ بھا لہو کڑاں کر پھر دھرا
اٹی کو پ کر میں پر اڑا دت پچھ چلے رہتی تھیں
پھانڈے دل بہت تھیں نہ تھیں شری راؤن لیکٹو
چھنہ دس کی پچھنہ مار گھنہ ہار دت بکٹ بکٹ
مہنوں اور دکرال باز اور بھا لہو دھابہ مہوش میں بہت
لے نہ لے دھسے۔ وہ غصے سے آگ لگا کر دھار کرتے ہیں۔ ان
کی مار سے داکش بھاگ کر پھرے ہوئے۔ مہنوں ہانڈوں نے داکش
فوج میں کھلی ڈال کر پھر داؤن کو گھیر لیا۔ چاروں طرف سے پھر مار
مار کر اور تیز ناخنوں سے اس کی کھال کاٹ کاٹ کر اسے دیا کل
کر دیا۔

دیکھ مہامر کٹ بدل راؤن گھنہ مہیہ
انتر بہت ہوئے گھنہ گرت مایا پتار
مہنوں بازوں کو دیکھ کر داؤن نے دھابہ کیا۔ پھر اس نے
چھپ کر لی مہریں مایا پچھ لائی۔
جب کینہہ تھیں پاشٹ۔ بچے پر گٹ جاتو پر چھنٹ
بیتال بھوت پاشج۔ کر دھنہ دھن تاراشج
جب اس نے مایا جی۔ تب مہنہ جی پر گٹ ہو گئے۔
بتیال، بھوت اندل پاشج دھنوں میں دھنش ان لے دن بھو جی میں
پر گٹ ہوئے۔

جو گئی گھیں کر پال۔ ایک ہاتھ منج کپال
کر سدی سونت پان۔ تاچھیں کر میں بھ گان
کال جو گئیں ایک ہاتھ میں تھار اور دھسے ہاتھ میں دھنش
کی کھوڑی لے سارہ خون پی کر ناچے انہیں اور طرح طرح کے بھتے
گرت گھنہ گھیں۔

دھنہ مار پو لہیں گھوڑ۔ دھنہ پو پھر دھنہ اود۔
مکھہ پائے دھادہ کی کھان۔ تب گھنہ کیس پران
دھنہ پکڑو۔ مایا دھنہ دھنہ دھنہ دھنہ دھنہ دھنہ دھنہ
طرفیں لہی دھنہ دھنہ دھنہ دھنہ دھنہ دھنہ دھنہ دھنہ
کو دھنہ ہیں۔ تب باز بھا گئے تھے
جہنہ جا میں مرکٹ بھاگ۔ تھنہ بہت دھنہ ہیں آگ

آگے۔ اہل ان کے عرش میں گھس گئے۔ یہ دیکھ کر دیوتاؤں نے نقارے بجائے۔

تاس تیج سمان پر بھو آئن۔ ہر شے دیکھ سنبھو چتر آئن
جے جے دھن لہری برہمندا۔ جے رگھو سیر پرل بھنج وندا
رادن کا تیج پر بھو کے مکھ میں آکر سما گیا۔ یہ دیکھ کر شوجی لہر
چتر مکھ برہما جی بڑے پرست ہوئے۔ برہما ند بھر میں جے جے کی
دھن جھانگی لمبی اور ہماں شکتی شال بھجاؤں داے شری رگھو ورجی
کی جے ہو۔

برہمنہیں سمن دیو مئی برندا۔ جے کرپال جے جے تی مکندا
دیوتا اور مہیش کے سماج پھول برسانے لگے اور جے کار
کرنے لگے۔ کرپال بھگوان آپ کی جے ہو۔ دے مکنتی کے دینے
والے پر بھو آپ کی جے ہو۔ جے ہو۔

جے کرپال مکندا دیو نہر سمن سکھ پر بھو
کھل دل بدارن پر دم کارن کارنیک سدا بھو
سمن برہمن ہر شے اسنکل باج وندھی گہر گہی
سنگرام انگن رام انگ انگ بھ سو بھا ہی
ہے کرپالے ٹول! ہے مکھش وانا! ہے مکھ دکھ جمنہن
آدی دیوتاؤں کے ہرنے والے۔ ہے شرناتول کو سکھ دینے
پر بھو! ہے دشتول کے دل کو کھینے والے۔ ہے سرو دیالیک آپ
کی جے ہو۔ دیوتا پرست ہوئے پھول برسانے میں گھس گھن نقارے
بج رہے ہیں۔ دن بھومی میں شری رام جی کے انگوں راعفاؤں نے
بہت سے گادیوں کی شو بھا پر اپت کی۔

سبر جٹا مکٹ پر سون تیج تیج اتی متوہرا جہیں
جن نیل گری پزوت پٹل سمیت اوگن بھرا جہیں
بھنج دند سیر کو دند پیرت روہر سن تن اتی سنے
جن دے منیس نمل پر سٹھیں نیل سکھ آپنے

سبر جٹاؤں کا مکٹ ہے۔ اس کے تیج تیج میں بہت ہی
منوہر پھول شو بھا دے رہے ہیں۔ مانو نیل گری پہاڑ پر جلیوں کی ٹولی
سمیت تاراگن شو بھا پا رہے ہیں شری رام جی اپنی لمبی بھجاؤں سے
ان اور دھن پھرا رہے ہیں۔ شری کرپال دل خون کے چھینے کیسے مند

چھنے گی۔ زمین ہٹے گی۔ بادل، خون، بال اور دھول برسانے لگے اتنے
زیادہ اہنگل ہونے لگے کہ جن کا وزن نہیں کیا جاسکتا۔ ان بے شمار
اپندوں کو دیکھ کر اکاش میں دیوتا دیا لگے سو کہ شری رام جی کی جے ہو۔ ہے
مہا بھار اٹھے۔ دیوتاؤں کو سمجھ ہوئے دیکھ کر کرپال بھگوان شری
رام جی کی دھن پر بان چڑھانے لگے۔

کھینچ سراسن شروں لگ چھاڑے سراسنیکتیں
رگھو نایک سارایک چلے نامہوں کال پھنیں
کانوں تک دھن کتوان کر پھو شری رام جی نے اکتیں بان چھوٹے
یہ شری رگھو تانہ جی کے بان کال رڈی سانپ ہو کر چلے۔

سارایک ایک نامہ سوسو شا۔ اپر لگے بھج مسر کر روتا
لے سربا ہو چلے نا دا چھا۔ سرب بھج ہیں رڈی نا چھا
ایک بان نے رادن کے نامہ کی کھنڈ کے امرت کو شیکھا ڈالا
دوسرے تیس بان کر دودھ کر کے اس کے سروں اور بازوؤں میں لگے بان
سروں اور بھجاؤں کو ڈاکر چلے۔ سروں اور بھجاؤں کے بغیر دھڑ زین
پر نا چنے لگا۔

دھرنی دھن دھوا پر چٹا۔ تب سرت پر بھو کرت وٹے کھنڈا
گر جیو سرت گھو رو بھاری۔ کہاں رام دن ہتوں پچھا رہی
دھڑ بہت تیزی سے دڑا جس سے زمین دھننے لگی۔ تب
پر بھو نے بان چھوڑ کر اس دھڑ کے دھڑکے کر دیئے۔ سرتے دھن
رادن بڑے جوش سے گرج کر بولا۔ رام کہاں ہیں؟ میں انہیں لکار کر
پر دھن ماروں گا۔

ٹولی بھومی گرت دسکندھر چھبھت مندھو سر دگ گج بھو دھڑ
دھرنی پر پھو دو کو کھنڈ برھائی۔ چاپ بھو کر کٹ سدا تی
رادن کے گرتے ہی زمین کا نیپ گئی۔ سمیت درندیاں، دشتاؤں
کے ہاتھی اور پہاڑ دیا لگے ہو گئے۔ رادن دھڑ کے دھڑکوں کو پھیلا کر بھو
اور بازوؤں کے دھڑ کو اپنے نیچے دھاتا ہوا زمین پر گر پڑا۔

مندھو دی آگیں بھج سیسا۔ دھڑ سر چلے جہاں جگدیا
پر لے سب نشنگ فہنہ جانی۔ دیکھ سرت سرت دھن جہاں
رادن کے بازوؤں اور سروں کو مندھو دی کے آگے رکھ کر
شری رام جی کے بان جہاں برکھت البتہ شری رام جی دھڑ جی تھپاں

لگتے ہیں۔ لانا تمناں کے پیر پر بہت سندھڑ چڑھیں اپنے ہما آفتد
میں ڈوبی ہوئی بیٹھی ہوں۔

گر با در شطی کو بر شطی پر بھٹوا بھیجے کئے سر بر بند
بھٹو کبیس سب ارشے جے سکھ دھام مکھنڈ

کیو پاد شطی کی بارش کر کے پر بھڑ شری رام جی نے سب دیو
سمراج کو زبے (بے خوف) کر دیا۔ ہار ابر بھٹو پر سن ہو گئے۔
اور سکھ کے دھام مکھنڈ داتا پر بھٹو آپ کی بے ہو۔ ایسا پکارنے
لگے۔

پتی سر ویکھت مند و دری۔ مو چھت نکل دھرتی کس پری
جھلتی بر بند رووت اٹھ دھائیں۔ تپھی اٹھ کے دن پتیا نہیں
پتی کے سر کو دیکھتے ہی مند و دری و بالکل اور نو چھت ہو
کر دھرتی پر گر پڑی۔ دوسری استریاں روتی ہوئی اٹھ دوڑیں اور

اُسے اٹھا کر اُن کے پاس لے آئیں۔ کس نہیں پیش سنبھارا
پتی گنتی دیکھتے تھے کہ ہیں پکارا چھوٹے کس نہیں پیش سنبھارا
اُترتا کر ہیں بدھی نانا۔ رووت کر ہیں پرتاپ کھانا
پتی کی دشت دیکھ کر وہ رونے پٹینے لگیں۔ بال کھل گئے
شریر کی کچھ سٹھ نہیں رہی۔ تھ بہت طرح سے چھاتی پٹیتی

ہیں اور اُن کے پرتاپ کو یاد کرتی ہیں۔ سر سسی زنی
تو بل ناتھ ڈول نبت دھرتی۔ تیج ہین پاوک سسی زنی
سیش کیمٹ سہمہ نہیں بھارا۔ سو تن بھو می پر یو بھر چھپا
وہ کہتی ہیں ہے ناتھ! تمہارے بل سے دھرتی سدا
کانپتی رہتی تھی۔ اگنی، چندرما اور سورج تمہارے تیج کے
سامنے تیج ہیں ہیں سیش ناگ اور کچھ پ بھی آپ کے جس
شریر کا بھار سہ نہیں سکتے تھے۔ یہی تمہارا شریر آج زمین پر
مٹی سے تھڑا ہوا پڑا ہے۔

ہن کبیر سر سیمب۔ من سکھ دھرم کا مہل نہ دھیرا
بھیل جتہ ہو کال جم سائیں۔ آج پر بھو انا تھ کی ناہیں
ورن کبیر اندر اور والو۔ ان چاروں دیووں میں سے
کسی نے بھی آپ کے سامنے دن میں دھیرج دھان نہیں کیا۔
ارتقاں کئی بھی آپ کا مقابلہ کرنے کا حوصلہ نہ کر سکا۔ ہے سدا ہی!

آپ نے اپنی قوت ماندو سے کال ادمیم راج کو بھی جیت لیا تھا
آج مہمی آپ بے یار و مددگار زمین پر پڑے ہوئے ہیں۔

جگت بدت تمہاری پر بھٹانی۔ رست تیرجن بل کی نہ جانی
رام کچھ اس حال تمہارا۔ رہا نہ کو کو دل روون ہارا
مونا بھر میں آپ کی عظمت کا ڈنکا بجاتا تھا۔ آپ کے
پیل اور پر یو کر کے ہماروں کے بل کا قہ بیان ہی نہیں ہو سکتا
آپ کی یہ بد حالی شری رام جی کے ساتھ دشمنی کرنے کی وجہ سے
ہوئی ہے۔ کہ آج آپ کے خاندان میں کوئی روتے والا بھی
نہیں رہا۔

تو بس بدھی پر پنج سب تھا۔ سبھی سب پ نبت نام میں ماننا
اب تو سر بھی جھپٹ کھا ہیں۔ رام کچھ یہ انا نبت ناہیں
ہے ناتھ! برہما کی سادی شری آپ کے آدھن تھی۔ لوک
پال دس کے مارے سدا آپ کے آگے ماتھا رکھنے تھے۔ اب
آپ کے سروں اند ہاروں کو گھنڈ کھا ہے ہیں۔ شری رام جی کا
دودھ کہ کے ایسی جبری حالت ہوئی ہی تھی یہ کوئی غیر خدا تھی
بات نہیں ہے۔

کال بس پتی کہا نہ مانا۔ اک جگت ناتھ منج کر حسابا
ہے پتی اکال کے دوش ہونے کے کارن آپ نے بیڑا ہا
نہ مانا۔ اور جتہ جگت کے انیور شری رام جی کو منش ہی جانا
جانیو منج کر دینج کانن دین پاوک ہری سیم
جینہی نخت سو برہما دی سر نیہ جینہی نہیں گناہیم
آج نہ تھے پروردہ رت پاوک کھٹے تو تن اہیم
تمہہ ہو دیو پنج دھام رام نامی برہم زائیم
راکشس ڈوبی بن کو بھسم کو دیو اے اگنی سر وپ خود شری
بھوگان کو آپ نے سادھارن منش سمجھا۔ شو اور برہما آدی۔
دیوتاؤں کے سرتاج بھی جن کو نمسکار کرتے ہیں۔ ہے پر تہم!
اُن دیا نے بھوگان کو آپ نے نہیں بھجا۔ جنم سے لے کر ہی
آپ کا شریر دوسروں کی بُرائی کرنے میں لگا رہا اور عمر بھر آپ
کا شریر پاؤں کا اڈہ بنا رہا۔ لیکن پھر بھی جن نرو کا بھوگان شری
رام جی نے آپ کو پریم بد دیا۔ اُن کو میں نمسکار کرتی ہوں۔

اہ ناتمہ رکھو ناتمہ سم کہ پاس نہ ہو نہیں آن
 جو کہ بڑا در لکھ گئی تو ہی دین ہی بھگوان
 ہا ناتمہ اشتری رکھو ناتمہ جی کے سمان کہ پاک سندر اور
 دوسرا کوئی نہیں ہے۔ جن بھگوان نے آپ کو وہ اتم گئی دی۔
 جو لوگوں کے سماج کو در لکھ ہے۔
 مند و در ی کچن کانا۔ مہر منی سہلہ بسنہ سکھ مانا
 آج ہمیش ناز و سندر کا دی۔ جے منی برہما رنخ باوی
 مند و در ی کے چن کالوں سے سنک دیوتا مٹی اور سندر
 سبھی نے سکھ مانا، برہما، اشو نارد اور سنک آوی اور بھی
 تود تیا منیشور تھے۔

مچھری لوچن رکھوتی ہی اہساہی، پر ہم کو سب بھٹے سمجھا رہا
 کہ میں کرتا ہوں سب نامی۔ مجھ کو بھیشن من وکھ بھاری
 تہ سب انہیں بھر کر پھو کے دشن کر کے پریم میں
 مگن ہو گئے۔ ادب بہت ہی پرستن ہوئے اپنی گھر کی سب استروں
 کو روتی پٹیتی دیکھ کر بھیشن جی من میں بہت دکھی ہوئے مادر
 اُن کے پاس گئے۔
 بن جھو ورا بلوک کھ کیتہا۔ تب پر جھو انج ہی ایس وینہا
 لچھن تہی اہم بدھی سمجھا تہ۔ بہوری بھیشن پر جھو ہیں آئیہ
 انہوں نے بے بھائی کی حالت دیکھ کر بہت دکھ
 پایا۔ تب پر جھو شری رام چندر جی نے چھوٹے بھائی لچھن جی کو
 آگیا دی نکشن جی نے انہیں بہت طرح سمجھایا۔ تب بھیشن
 پر جھو کے پاس لوٹ آئے۔

کس یا دوستی پہنچنا ہی بلوگا۔ کہ تو گریا پر ہر سب سوکا
 جینہہ گریا پر چھو آئس مانی۔ بدھی وت ویس کال جیہ جانی
 پر چھو تری رام جی سے بھجیشن کو گر پادشٹی سے دیکھا اور دکھا۔
 کہ شک جیہ کہ راجن کے مرتکب شریکا کا اتم سنکا کر دے پر چھو
 گئی آگیا پا کر اود میں ہیں ویش اور کال کا وچا کر کے بھجیشن جی نے
 بدھی پر رک سب گریا لی۔

منہ و دہی آدمی سب دیتے تھانہ خلی تہا ہی
بھلن گیسر گھوڑی گن گن ہرنت من ماہی

من و دوی و غیرہ سب استریشاں راوں کو تھلا خلی دے کر امد
من میں شری بھونانہ جی کے گن گان کرتی ٹھوٹی محل کو گئیں۔
آئے بھیشن پی سبر نالو کہ پاسندھ پتہ راج بولایو
تمہہ کیسے ننگہ تل نیلا ۔ جامونت ماری کے سیلا
سب مل جا بھیشن سنا تھا ۔ سارے پتہ تلک کہہ رہے تھے
پتا بچن میں نگر نہ آؤں ۔ آپ سرس کی اچھ پھلوں
سب کر یا کر م کر کے بھیشن نے آکر پھر شری رام جی کو سر نالو
تب کر پاس کر بھگو ان نے لکشن جی کو بتایا امد کہا کہ تم باز راج نگر
انگہ تل نیلا ۔ جامونت اور سہواں سب نیستی کار لوگ مل کر بھیشن
کے ساتھ تھائے اور انہیں لے کر راج تلک کر دو ۔ پتا جی کے بھین کی
وجہ سے میں آبادی پر نہیں جا سکتا ۔ اس لئے اس پتہ پر جہان باز
اور چھوٹے بھائی لکشن جی کو بھیجتا ہوں۔
تت جیسے کئی سون پر چھوڑ چھوڑا ۔ بھیشن جی اسے تلک کی رچنا
سارے شمشیر بھیشن رمی ۔ تلک سارے ستی اتھو ساری
پر بھوئی آگیا یا کر باز فرما چلے اور جا کر راج تلک کا سارا انتظام
کیا ۔ اور کے ساتھ بھیشن جی کو تخت پر بٹھا کر ان کا راج تلک کیا۔
اور پھر انکی تشریف کے گئے ۔

جو ریائی ہمیں سر نہائے۔ سہلست ہمیشہ پر چھوٹے ہیں آئے
 تب رگھو شری رام کی بیعتیے۔ کہہ یہ یوگین سب کیلئے
 سبھی نے مانتے جوڑ کر لکھائی ہمیشہ جی کو سونایا۔ اس کے
 ساتھ ہمیشہ جی کے ساتھ سب پر چھوٹے شری رام جی کے پاس آئے۔
 تب پر چھوٹے شری رام جی نے سب بازو کو بلوایا اور پیار سے پیارے
 یوگین کہہ سب کو سکھی کیا۔

کہے تھکھی کہہ باقی سدا کسم بل تمہارے روبرو ہو
 یا لہو بھیش راج تہہ پر جس تمہارے نیت نیت
 ہو ہی سہت سچ کیرتی تمہاری برہم پریتی جو گامیں
 سنسار سندھو ایا بار پر یاس بندہ نہ پائے ہیں
 اور ت کے سمان میٹھے سخن کہہ کر عجبو ان نے سب کو تھکھی
 کیا اور کہا کہ تمہارے ہی دل سے ہیں نے راو جیسے جہاں بل دشمن پر فیتہ
 پائی ہے اور بھیش نے راج پایا اس کے کامل تمہاری طرائق تینوں

لوگوں میں بت نہی رہی۔ جو لوگ شہوہا کے ساتھ میرے ساتھ
تمہاری شدہ بڑائی کے ہونے لگے۔ وہ اس جہاں سوار گرجیم
مرن روٹی سنا۔ کو سچا میں ہی پار کر جائیں گے۔
پر بھوکے بچن نشروں حسن نہیں اگھائیں گی پیچ
بار بار سنا وہ ہیں کہیں شکل پید
پر بھوکے بچن سن سن کر بار بار تڑپت ہی نہیں ہوتے
وہ سب بار بار سر جھکاتے ہیں اور پر بھوکے بچن کموں کو پکڑتے
ہیں۔

بچی پر بھوکے بول لیٹے ہونے لگا۔ لڑکا جا ہوا کہیں بھگوانا
سما چار جانکی ہی سنا دیکھو۔ تاس کشل سے تھک چل آدھو
پر بھوکے شری رام جی نے پھر سونامان جی کو بلایا لڑکا کہا کہ تم
لڑکا میں جاؤ۔ اور سنیاجی کو سب حال سناؤ اور ان کی خیریت
کتنی سے کر چلے جاؤ۔

تب سونامنت نے لڑکا دیکھا آئے۔ سن لیکری لپا چوہاٹے
پھر پر کا تھنہ پو جا کہیں تھی۔ جنک ستا دیکھتے ہی تھپی
تب سونامان جی نے لڑکا میں آئے۔ ان کے آنے کی خبر سونامان کا
سواگت کرنے کے لئے راکشس راکشیوں سمیت دوڑے۔ انہوں نے
بہت طرح سے سونامان جی کی پوجا کی۔ اور پھر انہیں شری جانکی جی کے درشن
کرنے۔

وہ ہی تھے پر نام کی کہیں تھاپا۔ رگھوپتی دوت جانکی چنیہا
کہہ جات ت پر بھوکے پانینیا۔ کسل راج کہیں سمیت
سونامان جی نے دوسرے ہی سنیاجی کو پر نام کیا۔ جانکی جی
نے پہچان لیا۔ کہ یہ وہی شری رگھو ناتھ جی کا دوت ہے۔ انہوں نے
پوچھا ہے تات اکہو۔ کہ پکے دھام پر بھوکے لکشن جی اور بار فوج
سمیت خیریت سے تو ہیں؟

سب دھکی کسل کو سلا دھینسا۔ مات مگر جیتو دس سیسا
اچھل راج بھیشن پالو۔ سن کہی بچن ہرش ارچھا پو
سونامان جی نے کہا۔ ہے ماتا اور دھتی شری رام جی ہر
طرح سے خیریت سے ہیں۔ انہوں نے یڈھ میں دس گھر رادھ کو
جیت لیا ہے۔ اور بھیشن نے لڑکا کا اچھل راج پایا ہے۔ سونامان

جی کے بچن سنیاجی کا ہر وہ آند سے بھر پور ہو گیا۔
انی ہرش سن سن قن ملک لڑکی میں کہی بچی ہما
کا دھیکوں تھپی ترے لوک تھنہ کی کہی نہیں بانی ہما
سونامان میں پانینیا کھل جگ راج آج نہ سنیسم
لن جیت رپو دل بندھو جیت لپسامی رام نامیم
شری جانکی جی کا من خوشی سے بیل اچھل پرامان کے شری کے
روٹے کھڑے ہو گئے۔ انکھوں میں پریم اور آند کے آند بھرتے
وہ بار بار سونامان جی سے کہتی ہیں۔ ہے سونامان! میں نہیں کیا دوں؟
اس سنا چار کے برابر تو تینوں لوگوں میں کچھ ہے ہی نہیں! سونامان جی
نے کہا۔ ہے ماتا! میں نے لندھہ (براشک و شہ) آج ساری
دینا راج پایا ہے۔ جو میں یڈھ میں دشمن کی فوج کو جیت کر لکشن
سمیت نزد کار پر بھوکے شری رام جی کے درشن کر رہا ہوں۔

سونامنت سدا گن شکل تو سر وہ لکھن سونامنت
سنا لڑکوں کو سدا پانینیا سمیت اننت
جانکی جی نے کہا۔ ہے پیر اسنو۔ سادے گن تمہارے ہر وہ
میں تو اس کر میں! اور ہے سونامان! اسیش اوتار لکشن جی سمیت اودھ
تھی پر بھوکے پر سدا پر سن رہیں۔

اب سونامنت جتن کر تھ تھاتا۔ دیکھوں نہیں سام مڑو گاتا
تب سونامان رام پھیں جانکی۔ جنک ستا کے کسل ستانی
ہے تات! تم اب وہی جتن کرو۔ جس سے میں اپنی آنکھوں
سے پر بھوکے کو مل شیم شری کے درشن کروں۔ تب سونامان جی نے
شری رام جی کے پاس جا کر جانکی جی کی خیریت کی خبر سنائی۔

سنی سدا ریش بھالو کل بھوشن۔ لول لے جب راج بھیشن
مارت لست کے سنگ سدا دھو تھو۔ سدا وہنک ستا لے آدھو
سونامنت کے سرتاج شری رام جی نے۔ سنیاجی کا پیام سن
کر لول راج اڈھو دھیشن کو بل کر کہا۔ تم سب سونامان جی کے ساتھ جاؤ
اور جانکی جی کو آؤر کے ساتھ لے آؤ۔

نرت میں شکل گئے جھنہ سنیاجی۔ سید میں سب لیکری سنیاجی
بیگ بھیشن تنہی سکھا تھو۔ تنہی بھجی بچن کروا تھو
وہ سب فوراً ہی سنیاجی کے پاس گئے۔ سب راکشیاں

پر بھوکے بچن کو سر پر دھارن کر کے من بچن کرم سے پوزیتا
جی بولیں۔ ہے لکشن! اس تہی برت دہرم کی پرکینا میں تم میرے
مددگار بنو۔ اور جلد ہی آگ تیار کرو۔

سن لکھن سیتا کے بانی۔ برہ بیگ دھرم نیتی سانی
لوچن سچل جود کر دوؤ۔ پر بھوکے کچھ کہہ سکتے نہ آؤؤ

سیتا جی کی بانی سن کر جود لوگ، وچار دہرم اور نیتی سے پری
پودان مٹی۔ لکشن جی کے نیتروں میں شوک کے آنسو بہہ نکلے۔ وہ دونو
ہاتھ جوڑے کھڑے رہے۔ اور پر بھوکے شری رام جی سے کچھ کہہ نہ سکے۔
دیکھ رام رکھ لکھن دھارے۔ پاؤں پر گٹ کاٹھ بٹھ لائے
پاؤں پر مل دیکھ سیدی ہی۔ ہر وہ ہر شے نہیں بچے کچھ تہی
بھیر شری رام جی کا رخ دیکھ لکھن جی دھارے اور آگ جلا کر بت
سی لکڑیاں لا کر اسے خوب پر چند کیا۔ آگ کی تیز لپٹیں دیکھ کر جا لگی
جی کے من میں بڑا آندھوا۔ وہ ذرا بھی نہ ٹڈیں۔

جول من بچن کرم مرم آرم ہیں۔ سچ رکھو جیر آن گتی ناہیں۔
تو کرسان سب کے گتی جانا۔ موٹھنہ ہوؤ ستری کھنڈ سمانا
سیتا جی بولیں۔ ہے گنی دیو! تو سب کے من کی گتی کو جانتا
ہے۔ اگر من بچن کرم سے میرے ہر دے میں شری رکھو ناقد جی کے بغیر
کوئی دوسرا آدھار نہیں ہے۔ ارضیات من، بچن کرم سے ایک ماتر
میرا شری رکھو ناقد جی ہی آشرہ بنے رہے ہوں۔ تو ہے گنی دیو تو میرے
لئے چندن کے سمان شتیل ہو جا۔

شری کھنڈ سسم پاؤں پر پریس گنیو ستر پر بھوکے مینٹلی
جے کو سلیس مہیں بدنت چرن بتی اتی نرمل
پر بتی بمب آدو لوگ کلنک پر چند پاؤں ٹھنڈے جڑے
پر بھوکے جرت کاٹھوں نہ لکھنے نیچے سر سید مٹی دیکھیں کھرے

جن پر بھوکے چرنوں کی بندنا شری بہا دیو جی کرتے ہیں۔ اور جن
کے چرنوں میں سیتا جی کا شہدہ اور سپا پریم ہے۔ ان پر بھوکے شری رام جی کا
سمرن گھڑے اور ان اودھ تہی شری رام جی کی جے بول کر جا لگی جی نے
چندن کے سمان شتیل ستر مٹی میں پرولش کیا۔ سیتا جی کا عکس روپ
رماہائے سیتا۔ چھایا مورتی، اور ان کے سعبندھ میں مہو بنوالی لوک چرچا
دونو گنی کی لپٹوں میں بھسم ہر گئے پر بھوکے اس لیل کو کوئی نہ سمجھا۔ دیوتا

نہتر سے اٹھی سیو اگر ہی نہیں۔ بھیشن جی نے جلد ہی ہی راکشسیوں
کو سمجھا دیا انہوں نے بہت اچھی طرح سیتا جی کو اشنا کر لیا۔
بہم پر کار بھوشن پہن کر۔ سید کا رچر سباج پنٹی لیاٹے
تا پر ہر شے چڑھی سیدی ہی۔ سمر رام ٹسکھ دھام سیتا
بہت پر کار سے سیتا جی کو گئے پہنائے گئے۔ تہ بھیشن
جی ایک سندھ پاکی سجا کر لے آئے سیتا جی سکھ کے دھام پر نیرم
شری رام جی کا سمرن کر کے پرتن جو کر پاکی پر سواٹھ گئیں۔

بہت پانی رچھک چہم پاسا، چلے سکل من پر م ہلاس
دکھیں بھالو کھیں سب آئے، رچھک کوپ لوادن دھارے
پاکی کے چاروں طرف ہاتھوں میں چھڑی لائے رکھشک (مخاند)
چلے۔ سب کے من آٹھوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ بھالو اور باز
سب سیتا جی کے درشن کرنے کے لئے آئے تب راکشس کرو دھ کر
کے انہیں پیچھے مٹانے لگے۔

کہہ رکھو میر کہا تم مانہو۔ سیدت ہی سکھا پیا دیں انہو
دیکھو ہوں کپی جننی کی ناہیں۔ بہہسی کہا رکھو ناقدہ کو ساس میں
جگت کے سوامی شری رکھو ناقدہ جی نے منہ کر کہا۔ ہے مڑا
میرا کتنا مالو اور سیتا کو پیدل لے آؤ۔ ناکر باز ماتا کے سمان ان
کے درشن کریں۔

سنن پر بھوکے بھالو کپی ہر شے۔ نہہ تے ستر نہہ سنن بہم ہر شے
سیتا پر ختم اٹل مٹھنہ راکھی۔ پر گٹ گنی ہی چہم انتر سملی
پر بھوکے شری رام جی کے بچن ٹسکھ بھالو اور باز بہت پر سن ہوئے
اکاش سے دیوتاؤں نے بہت سے بھولوں کی بارش کی۔ سیتا ہرن کے
وقت چونکہ اصلی سیتا گنی میں پرولش کر گئیں نہیں اس لئے لیلہ کے
بھوگان نتر ہی اصلی سیتا کو پر گٹ کرنا چاہتے ہیں۔

تیسہی کا دن کرونا دھ جی کے کچھک در باد
سنت جالو دھانیں سب لاکھیں کرے لبتاؤ

اسی کارن دیا کے بھنڈا شری رام جی نے لیلہ ماتر سے سیتا جی
کو کچھ کر دے بچن کہے جنہیں سکر سب راکشسیاں بہت ہی دکھی ہوئیں
پر بھوکے بچن سیس دھرم سیتا۔ بولی من کرم بچن مینیتا
لکھن ہوؤ دھرم کے نیکی۔ پاؤں پر گٹ کر ہو کہہ بیکی

بدھ لودھی آکاش میں کھڑے ہو کر پھوکی اس بیلا کو دیکھ رہے ہیں۔
 دھروپ پاؤں پانی گہری ستیہ شرتی جگ بدت جو
 ججے چھیر ساگر اندر لاجی سمزتی آنی سو
 سو رام بام بھیجاگ راجتی رچراتی سو بھیجاگ
 نو نیل نیرج نیکٹ مانہوں کنک بیج کی کلی
 تب لکھی دیو نے شری دھارن کر کے دید اور جگت میں پرندہ

اصلی ستیا جی کا ہاتھ پکڑ کر انہیں شری رام جی کے ویسے ہی حوالے کیا۔ جیسے
 کسرا کشیر نے دشمنو بھیگان کے حوالے شری لکشی جی کو کیا تھا۔ وہ
 ستیا جی شری رام چند جی کے بائیں پسکو میں شوبھا پانے لگیں۔ ان کی
 سند شوبھا بہت ہی منور ہے۔ مانو نے کھلے ہوئے نیل گل کے
 پاس سنہری گل کی لکھی شوبھا پارہی ہو۔

برہمنیں سگن ہر شس سر با جہیں لگن نان
 گا وہیں کتر سر با جھو نا جہیں چڑھیں بھان
 دیو پرستن ہو کر پھول برسانے لگے۔ آکاش میں تقارے بچے
 لگے۔ کبر مانے لگے۔ دیو استریاں بانوں پر چڑھ کر ناچنے لگیں۔

جنگ ستاسیت پر پھو شوبھا اہنت اپاد
 دیکھ بھالو کبی ہر شے ہے رکھو تپ سکھ اپاد
 شری جانی جی سمیت پر پھو شری رام جی کی انت اور اپا شوبھا
 کو دیکھ کر بھالو اور باز بہت پرستن ہو گئے۔ اور سکھ کے سارو پ
 شری دیکھو ناتو جی لگے جے پکار تے لگے۔

تب رکھو تپ اوسا سن پائی۔ مائل چلیو چرن سر نانی نو
 آئے دیو سدا سوار بھتی نو۔ بچن کہیں جن پر مار بھتی نو
 تب شری رکھو ناتو جی کی آگیا پاکر اندر کا سار بھتی مائل اپنے رتھ
 کو لے کر پھو کے چروں میں سر جھیک کر چلا گیا۔ اس کے بعد سدا کے سوار بھتی
 (غرض کے بندے) دیوتا آئے۔ وہ ایسے بچن کہنے لگے۔ ماتو تو گیا نی ہوں۔

جوین بندھو دیال رکھو راپا۔ دیو کیتھ دیو نیسہ پر دایا
 لیو دروہ و ت یہ کھل کامی۔ راج اکھ گیتو کمار گ کامی
 ہے جوین بندھو ہے دیو شری رکھو ناتو جی! ہے دیوتاؤں
 کے دیو! آپ نے دیوتاؤں پر بڑی دیا کی۔ دنیا کی برائی میں لگا کر ہار دینا
 کام اندھ اور گراہ را دن اپنے ہی پاؤں سے نشٹ ہو گیا۔

کبھی دیرتہ نہیں ہوتی اور دیا شے ہیں۔
 بین کھٹھ سو کر تر ہری۔ بامن پر سو رام بچو دھری
 جب جب ناخو سر منہ دکھ پالو۔ نانا تن دھرتھ نالو
 آپ نے مجھ کچھ، سور، زوسنگھ، بامن اور پرشورام کے شری
 دھارن کئے۔ ہے ناخو جب جب دیوتاؤں نے دکھ پایا۔ تب تب
 بہت سے شری دھارن کر کے آپ نے ہی ان کے دکھ کا ناش کیا۔
 یہ کھل بلن سدا سروروسی۔ کام لوبھ مذت اتی کو ہی
 اوہم سروروسی تو پد پالو۔ یہ بھری من لبے آوا
 راون و شٹ، انین من والا، دیوتاؤں سے سدا دشمنی کرنے
 والا۔ کامی، لوبھی، امیکاری اور مہاکرودھی تھا۔ ایسے بچوں کے سرتاج
 مہا بچ راون نے بھی آپ کا پر م پد پایا۔ یہ دیکھ کر سہارے من میں بڑا
 آشچرچ ہے۔

ہم دیوتا پر م ادھیکاری۔ سوار خرت پر پھو بھگتی لہاری
 بھو پرواہ سفنت ہم پرے۔ آپ پر پھو پائی سرن اوتو سرے
 ہم دیوتا پر م پد پانے کے اتم ادھیکاری ہیں۔ لیکن غور غری
 میں اندھے ہم کہ ہم آپ کی بھگتی کو بھلا بیٹھے ہیں۔ اس لئے جنم مر
 روی سنار کے اناوی پرواہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ اب ہے پر پھو
 ہم آپ کی شرن میں آ پڑے ہیں۔ ہماری رکشا کیجئے۔

کر مینتی سر سدا سب ہے جتھ تہنہ کر جوہر
 اتی سپریم تن پلک بدھی استھتی کورت ہور
 ایسی ستیتی کر کے دیوتا اور سدا مذت اور ہر مہا جٹ
 کر کھڑے رہے۔ تب بہت ہی پریم کے ساتھ پلکت شری ہو کر
 برہما جی شری رام جی کی استی کرنے لگے۔

جے رام سدا سکھ دھام ہے۔ رکھو نایک سائیک چاپ دھری
 بھو بارن وارن سنگھ پر پھو۔ گن ساگر ناگر ناخو بھو

مختارن کارن کاچ بوم۔ من سمجھو وارن دوش ہرم
آپ دین دیکھوں پر بنا کارن ہی دیا کرنے والے ادا
کی کھ مانی کرنے والے ہیں۔ شہر سہا کے بھٹار ہیں۔ میں شری
جیانی جی سمیت آپ کو نکسار کرتا ہوں۔ آپ جنہر من رو پی سفار
ساکر سے پار اتار دے والے ہیں۔ کارن پر گتی اور کاویہ جگت
ودلو سے پرے ہیں۔ من میں پیدا ہونے والے بھیناٹک و دشوں
کو ناکش کرنے والے ہیں۔

سرخاپ منور تر دن دھرم۔ حلی جہان لہو جن بھوپ بوم
سکھ ممت رمدار شری رستم۔ مہا نادر مدھا ممت انتم
آپ سندھ و عشق بان اور ترکش دھان کرنے والے
ہیں۔ لال گل جیسے سندھ سہانے آپ کے فیر ہیں۔ راجاؤں کے
سرتاج ہیں۔ سکھ کے دھام ہیں۔ آپ سندھ میں اور شری
نکشمی جی کے پران پیارے ہیں۔ اسکا کار کام اور جھوٹی ممت کو
ناش کر نوازے ہیں۔

انودیہ اکھنڈ نہ گوچر گو۔ سب روپ سب ہوئے نہ گو
اتی بید بندنی نہ ذمت کنتھا۔ زنی اتی بھتم بھتم جھٹھا
آپ بے داغ ہیں۔ اکھنڈ ہیں اور اندریوں کے دشنے
نہیں ہیں۔ اپنے مایا سے سب روپوں میں پرگٹ ہو کر بھی اپنے
پرمارتہ سروپ میں آپ نرا کار ہی ہیں۔ ایسا دیوں کا ممت ہے
یہ کوئی کپول کھنڈا نہیں ہے۔ جیسے سورج اور سورج کی روشنی الگ
الگ ہیں اور نہیں بھی ہیں۔ ویسے سب نام روپ جگت کے
آپ ادھار سروپ بھی ہیں۔ اور ان سے الگ بھی ہیں۔

کریت کریم بھوپ سب بانولے۔ نہ کنتی تو آئن سادارے
دھاک جیون دیو سر پر ہے۔ تو بھگتی بنا بھو بھول پرے
ہے سر دیایک پر بھو ایہ سب باز دھنی ہیں جو شروھا
کے ساتھ آپ کے مٹھا بند کو دیکھتے ہیں۔ اور ہمارے ان دیو
شریوں کو دھاک ہے۔ جو آپ کی بھگتی بھول کر سندھ کے
بذعن میں پڑے ہوئے ہیں۔

اب ویندیاں دیا کرے۔ مننی موہ بھید کرے ہریش
جیہی تے پیریت کرے۔ دیکھ سونکھ مان ٹکھی چرے

ہے متیہ سکھ کے دھام اور دیکھوں کے ہرنے والے ہری
ہے دھنش دھاری شری رگھو ناتھ جی۔ آپ کی جے ہو۔ ہے پر بھو جنہر من
رو پی ہستی کو بھاڑنے کے لئے آپ شیر کے سمان ہیں۔ ہے ناخدا
آپ گنوں کے سمندر اور بگڑا روپ ایک ہیں۔

تن کام انیک انوپ چھپی۔ گن گاوت سبھ منندر کبی
جس پاون راون ناگ مہا۔ کھگ ناگھ جھٹھا کر کوپ گہا
آپ کے شری کی لاناٹی شہر ہے بے شمار کا دیوؤں کے
سمان ہے۔ سیدھ منیشور اور کوئی آپ کے گن گاتے رہتے ہیں
آپ کا پیش پوتر ہے۔ راون رو پی بھینک ناگ کو گر کی طرح کر دھ
کر کے آپ نے پکڑ لیا۔

جن رنجن بھجن سوک بھتم۔ گت کر دھ سدا پر بھو بوہہ خیم
اوتار اوار اپار گنم۔ جی بھار بھجن گیان گنم
ہے پر بھو جگت جنوں کو آپ آئندہ دینے والے ہیں
شوگ اور بے کناش کر نوازے ہیں۔ کر دھ سے دھت ہیں اور
سدا گیان سروپ ہیں۔ یہ آپ کا اوتار جہا اتم اور اٹھا گنوں والا
پر بھو کا بھار دھو کرنے والا اور گیان کا بھٹار ہے۔

اج بیاکیم ایکم انادی سدا کر ونا کر رام نسامی دیا۔
رگھو نیش بھو جن ووشن مہا۔ کر ت بھو پت بھیشن دین رہا
اوتار کے کر بھی آپ اپنے واسنوک سروپ میں اجنا
دیایک ایک اور انادی ہیں۔ ہے دیا کے بھٹار شری رام جی! میں
پرست ہو کر آپ کو نکسار کرتا ہوں۔ ہے رگھو نیش کے سرتاج! ہے
راون کے بھائی دوشن کو مارنے والے! بھیشن دین ٹکھی تھا۔ آئے آپ
نے ناکا کار اب بنا دیا۔

گن گیان ندھان امان اجم۔ نت رام تمامی بھتم برجم
بھج دند پر چیت۔ پرتاپ مہا کھل پر بھند جہا گنم
آپ گیان اور گنوں کے خزانہ ہیں۔ مان رہت ہیں۔ اجنا ہیں
دیایک اور نکسار ہیں۔ میں آپ کو سب ایسی نکسار کرتا ہوں۔ آپ
کی لمبی بھیاؤں کا پرتاپ اور بل بہت تیز ہے۔ دوشوں کے لشکر کو
ناش کرنے کے حق میں آپ بہت ہی ماہر ہیں۔

نہ کا سن ویندیاں منتم۔ چھپی دھام مٹھی راکشتم

تاتے اُما مویچہ نہیں پائیں۔ دشرتہ بھگتی من لائیو
شری رگھو ناتھ جی نے پتا کے تیش پئے پریم کو دجار گرتا
کی طرف دوڑ پڑشتی سے دیکھ کر ہی انہیں اپنے سڑپ کا دھڑ
گیان کرادیا۔ جسے پاربتی بدشرتہ نے بھید بھگتی میں اپنا من لگایا
مقا۔ اس لئے انہوں نے موکش پد نہیں پایا۔

سگن آپا مسک مویچہ نہ لہیں۔ ننہہ کہنہ رام بھگتی من لہیں
بار بار لہ پھو ہی پرنا ما۔ دشرتہ ہرش گئے سڑ دھاما
بھگوان کے سگن روپ کی آپا سا کرنے والے بھگت
موکش پد کی اچھیا بھی نہیں کرتے۔ ان کو شری رام جی اپنی بھگتی دیتے
ہیں۔ پر بھو شری رام جی کو بار بار پرنام کر کے دشرتہ پر سن ہو کر دیو لوک
کو چلے گئے۔

انج جانی سہت پر بھو کسل کو سلا دھیں

سو بھا دیکھ ہرش من استنتی کر سرائیں
چھوٹے بھائی کشن جی اور جانی جی سمیت پریم کسل پر بھو
ادھرتی شری رام جی کی شو بھا کو دیکھ کر دیو راج اندر پر سن ہو کر
اپنے من میں استنتی کرنے لگے۔

جے رام سو بھا دھام۔ وایک پدنت لشرام
دھرت ترمن بر سر چاپ۔ بھجے دند پرل پرتاپ
سے شو بھا کے دھام! شرنا گوت کو سکہ آرام دینے والے
سندر دھنشان اور ترکش دھان کئے ہوئے۔ مہا شکتی شلال
پرتاپی لمبی بھجائوں والے شری رام چند جی آپ کی جے ہو۔
جے دوشن اری کھاری، ہرون لہ چہ دھاری
پر دوشٹ مار پو ناخ۔ بھئے دلو سکل سناخ
جے کھ اور دوشن کے شتر اور راکش دل کو ناش کرنے
والے! آپ کی جے ہو۔ ہے ناخ اس مہا دوشٹ راون کو مار کر
آپ نے سب دیوتاؤں کو بچوت اور محفوظ کر دیا۔

جے من دھرتی بھار۔ مہما اُدار ایار
جے رامن اری کر پال۔ کئے جانو دھان بہان
ہے دھرتی کا بھاد دھرتی کرنے والے! ہے ایار ادا اتم

ہے وسند بال! اب دیا کیجئے۔ اور اپنے آپ کو پھو سے
جھا بھنے والی جو میری بھجی ہے جس بھجی سے میں اُٹے کر م کرتا
میں۔ دگھ نہی سنا ملک دشتے بھوگوں کو ہی سکہ اور انہی کے
سادھن مان کر ان میں لین رہتا ہوں۔ ایسی میری اُٹھی بھجی کو ہر
لیجئے۔

کھل کھنڈن منڈن رومیہ چھا۔ پد پک سیوت سمبھو اُما
نرپ ناپک دے رومان ملد۔ چرن اجنچ پریم سدا بھدم
آپ دشتوں کو چور چور دگھتے والے اور پرتھوی کاسندر
سزنگا رہیں۔ شو جی ہر پاربتی جی آپ کے چرن کسلوں کی سیرا
کرتے ہیں۔ ہے راجائوں کے سرتاج! مجھے یہ رومان دیکھئے کہ
آپ کے چرن کسلوں میں سدا میرا سچا پریم ہو۔

بنے کینہہ چتر آسن پریم پلک اتی گات

شو بھا سندھو بلوکت لوچن نہیں اگھات

اس پر کار برہما جی نے پلکت شری پریم کو پریم بھری بیتی
کی۔ شو بھا کے دشرتہ شری رام جی کے دوشن کرتے کرتے اُنکی آنکھیں
تھکتی ہی نہیں۔

تیہی اور دشرتہ تہنہ آئے۔ تینہ بلوکت نین جل چھائے
انج سہت پر بھو بنن کینہا۔ آسیر باد پتا تب وینہا
اسی سے دشرتہ جی دہاں آئے۔ شری رام جی کو دیکھ کر
ان کی آنکھوں میں پریم آنسو ڈھڑ بڑا آئے۔ چھوٹے بھائی کشن جی
سمیت پر بھو شری رام جی نے ان کی بندنا کی۔ اور تب دشرتہ جی نے
ان کو آشیر واد دیا۔

تات سکل تو پینہ پر بھاد۔ جینیتوں ا جے نسا چر راؤ
مہا است پچن پریشی اتی بادھی۔ نین سلیل رومادولی مھا اُدھی
ہے تات! یہ سب آپ کے پینہ گرموں کا پر بھاد ہے
جو میں نے راکش راج راون جیسے ناقابل فتح دشمن پر فتح پائی ہے
پھر گئے ہیں سکہ دشرتہ جی کا پریم بہت ہی بڑھ گیا۔ ان کی آنکھوں
میں پریم جل چھلکایا اور شری رام جی کے رونے لگے ہوئے
رگھو جی پر بھتم پریم اوماننا۔ چتے پت ہی دھپٹیل دھڑھکیا

اور اتم بھیا والے! ہے رادن کے شتر و اور کر پاؤ بھگوان آپ
کی ہے پر پاپ نے راکشس دل کو بے حال کر دیا۔

لکھیں اتنی بل گرب۔ کئے لیسہ سرگت صرب
مٹی سیدھ زکھگ ناگ۔ سچھ پنچھ سب کیں لاگ
لکا پتی رادن کو اپنی طاقت کا بہت ہی گھنڈ تھا۔ اس
نے دیوتا اور گندھو سب کو ہی اپنے آدھیں کر رکھا تھا۔ اور وہ
مٹی سیدھ، منش، پنچھی اور ناگ وغیرہ سب کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ
گیا تھا۔

پروردہ رت اتنی دشت۔ پامو سو پھیل پا پشٹ
آپ سنہو دین دیال۔ راجیو نہیں لبال
وہ سدا دوسروں کی بڑائی کرنے میں لگا رہتا تھا۔ اور جہاں دشت
تھا اس پانی نے دیا ہی پھیل پایا۔ ہے دین دیال! سنئے۔ ہے
کل کے سمان بڑے نیتروں والے بھگوان! میری جیتی سنئے۔
موہی را اتنی ابھی سمان۔ نہیں کوؤ موہی سمان
اب دیکھ پر بھو پد کج۔ گت مان پر و دکھ پنچ
مجھے بہت ہی ابھی سمان تھا کہ میرے سمان دوسرا کوئی
نہیں ہے۔ پر اب آپ کے چرن کلوں کو دیکھ کر دکھوں کو دینے
والا میرا وہ ابھی سمان جاتا رہا۔

کوؤ برہم زگن دھیاد۔ او بکت جیہی شرنی گاد
رہی بھاد کو سل بھوپ۔ شری رام سکھ شروپ
کوئی ان زگن برہم کا دھیان کرتے ہیں۔ جنہیں دیر زکاہ
کے ہیں۔ لیکن ہے شری رام جی! مجھے تو ادھرتی شروپ آپ کا
سکھ روپ ہی بھاتا ہے۔

بید ہی اسی سمیت۔ مہر وہ کر ہو نیکیت
موہی جانے سچ واس۔ دے بھگتی رما تو اس
شری جاگی جی اور چوٹے بھائی لکشمی جی سمیت میرے
میں کو آپ اپنا تو اس ستھان بنائے۔ ہے لکشمی تو اس! مجھے
اپنا سبک سمجھ کر اپنی انیہ بھگتی دیجئے۔

دے بھگتی رما تو اس تو اس ہن من سکھ ایم
شکھ دھام رام نہامی کا نام نیک چھی رگھو نام

مہر برہم زگن ووند بھجن منی تن اتکت لم
برہما آدی سدا سبب رام نہامی کرنا کو ظم
ہے لکشمی تو اس! ہے شرن گتوں کے سچے کو دور کر کے نہیں
سکھ دینے والے پر بھو مجھے اپنی بھگتی دیجئے۔ ہے شکھ کے
دھام! ہے ہن من سکھ کا دیوئوں کی شو بھا والے شری رگھو ناتھ
جی! میں آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔ ہے دیو سمان کو سکھ دینے
والے! ہے دکھ، شکھ، جنم مرں روپی ووندوں کو ناش کرنے والے
منش شری دھاری لانا فی طاقت والے پر بھو! برہما اور شو جی بھی
آپ کی سبوا کرتے ہیں۔ ہے دیا سنئے! ہے لعل بھاد دالے
میں آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔

اب کر کر پا بلوک موہی آسین دیوہو کر پال

کاہ کر دل سن پر نہن لائے دین دیال
ہے کر پاؤ! اب مجھ پر کر پا درشتی سے دیکھ کر آگیا دیجئے۔
کہ میں آپ کی کیا سیوا کروں؟ انہ کے پیارے چن سکھ دین
دیاں پر بھو شری رام جی بولے۔
سکو سر رہی کھی بھاؤ ہمارے۔ پر ہے بھو می لسیچ نہہ جے مارے
مہر مت لاگ بجے انہ پرانا۔ سل جیواؤ سر لیس سچانا
ہے دیوانہ! سنئے۔ ہمارے بھاؤ اور باز جنہیں راکشسوں
نے مار ڈالا ہے۔ مرزہ حالت میں زمین پر پڑے ہیں۔ انہوں نے
میری بھلائی کے لئے ہی اپنے پران تیاگ دیجئے ہیں۔ ہے ہما چر
دیو راج! ان سب کو پھر سے زندہ کیجئے۔

سکو کھگیس پر بھو کے یہ بانی۔ اتی اکا دھ جا نہیں مٹی گیلانی
پر بھو سک تری بھون مار جانی۔ کیول سکری وینہہ بڑانی
ہاک بھٹ ندی جی کہتے ہیں۔ ہے گرجی اسٹھ پر بھو
شری رام جی کے یہ چن بہت ہی گورھ ہیں۔ ان کو گیانی مٹی ہی سمجھ
سکتے ہیں۔ پر بھو شری رام جی تین لوگوں کو مار کر زندہ کر سکتے ہیں
باز اور بھاؤ کو زندہ کرنے کے لئے انہ کو آگیا دے کر تو انہوں نے
صرف دیو راج انہ کا بلان بڑھایا ہے۔ ہر ش آٹھ سب پر بھو ہوں گے
سدا ہا برش کھی بھاؤ جیائے۔ ہر ش آٹھ سب پر بھو ہوں گے

سدا بکشتی بچے دُجو دل اوپر۔ جیسے بھاؤ کبھی نہیں رہتی چر
اندھ نے امرت برشا کر کے باز مل اور بھاؤوں کو زخمہ
کر دیا۔ وہ سب پرسن ہو کر آٹھے اور پر بھو شری رام جی کے پاس
آئے۔ امرت کی بارش دلوں دلوں پر سہی لیکن رنجیہ باز رہی ہندو
ہوئے۔ راکشش نہیں۔

راما کار بھیسے تنہم کے من۔ مکت بھیسے چھوٹے بھو بندھن
سُر انب سب کبھی اور چھیا۔ جسے مکمل رکھوتی کی پچھیا
شری رام چیت بندھی سے دیو بھاؤ رکھنے کے کارن راکشوں
کے من میں ہر وقت شری رام جی کی مودت بسی رہتی تھی۔ اس
لئے سنار بندھن سے چھوٹ کر وہ سب مکت ہو گئے۔
اور باز دیناؤں کے انش روپ رہتے۔ انہیں قودو تہ بھوگوں سے
ہی پریتی تھی۔ اس لئے شری رکھننا خدجی کی اچھیا سے وہ سب
زندہ ہو گئے۔

رام سرس کو دین چکاری۔ کہنے مکت نسا چر جھاری
کھل مل دھام کام رت ملن۔ گنتی پائی چوٹنی بر پادین
شری رام جی جیسا دین کو کھیلوں کا ہمدرد بھلا اور کون
ہو سکتا ہے؟ جنہوں نے سارے راکشوں کو مکت کر دیا۔
دُشت پاپوں کا گھر کام اندھ راجن نے بھی وہ اتم گنتی پائی جو
ہنیشدھن کے لئے دُر لکھ ہے۔

سمن برش سب سر چل چڑھ چڑھ رہا بھیمان

ویکھ سو اور سر پر بھو پھیں اٹیو بھو سہجیان
بھو نوں کی بارش کر کے اپنے اپنے سندا بھانوں پر
چڑھ کر سب دیوتا دیو لوگ کو چلے۔ تب شیمو موقع جان کر
چوڑ شو جی پر بھو شری رام چندر جی کے پاس آئے۔

پر م پریتی کر جو ر جگ نلن نین بھر باری

مکت تن گد گد گرا بنے کرت تر پاری
پر م پریم سے ہاتھ جوڑ کر کل نیتروں میں آنسو بھرا کر
مکت شری اور گد گد بانی سے تریاری شو جی پر بھو سے شیمو

کرنے لگے۔

مام ابھیر کشیدہ رکھو کل نایک، دھرت بر چا پھڑک سارک
موہ مہا کھن ٹپل پر بھنجن۔ سنیہ بن اقل سر رجن
بے شری رکھو نا تو جی! ہاتھوں میں سندا دھنشان
دھارنے کے ہوئے آپ میری رکھتا کیجئے۔ آپ بھانگیان
رُدی گھنے بادلوں کی گھاؤں کو اڑانے کے لئے آندھی ہیں
شکناؤں کے بن کو بھسم کرنے کے لئے اگنی ہیں۔ اور دیناؤں
کو آندھ بنے واسے ہیں۔

اگن سگن گن مندر سندر۔ بھرم تم پرل پرتاب دوا کر
کام کر دو دھار گنج پنجا نین۔ لبھو زنتر جن من کا نین
آپ زخم ہیں۔ سگن بھی ہیں۔ سندر گنوں کے بھڑا

ہیں۔ پر م سندر ہیں۔ اگیان رُدی اندھیرے کو ناش کرنے
واسے نیجوسی اور پرتابی سہیہ ہیں۔ کام کر دو دھار بھیمان مڈی
ہاتھیل کا ناش کرنے کے لئے آپ شیر کے سمان ہیں۔ یہ
پر بھو! آپ اس سبک کے من رُدی بن ہیں سدا نواس کیجئے۔

لشے منور بھٹہ گنج بن۔ پرل تشار اوار بار بار من
بھو بار دھی مندر پر م در۔ بار پئے تاپے سترنی دستر
دشے کامناؤں کے سمرہ رُدی کل بن کا ناش کرنے کے
لئے آپ کڑا کے کا جارا ہیں۔ آپ اوار دل اور من کے من
شکتی سے پر م ہیں۔ سنار سندر کو مخفن کر کے لئے

آپ مندر اچل پربت ہیں۔ آپ ہمارے جنم مران رُدی بھاری
بھو کو دُر کیجئے۔ اور اس مہا کھن رُدی سنار ساگر سے پار
کیجئے۔

سیام گات راجیو ملو جن۔ دین بن بھو پرتا رتی مو جن
آج جانتی سہت زنتر۔ لبھو مام نرب مام ارا ختر
مٹی رجن ہی منٹل منٹل۔ تلسی واس پر بھو تر اس بھٹن
ہے شیمو شری رام! ہے مکمل نیترا ہے دین بندھو اور

نتر ناگوں کو دکھ کے جال سے چھڑانے واسے! ہے اہو رام چند
جی! آپ لاکشمن اور جانی سہیت سلامیہ ہر دے کے
اندر نواس کیجئے آپ سبوں کو سکھ دینے واسے ہیں۔ اور

کے کوئل بچن سنسک دیندیاں پر بھو شری رام جی کے وصال میتوں
میں آٹو ڈبڈب آئے۔

تو کوس گرہ مور سب ستیہ بچن سنسک بھارت

بھارت دسا سمرت مومئی بخش کلپ سم جات
شری رام جی نے کہا۔ ہے بھارتا۔ سنسکے میں بالکل سچ
سچ کہتا ہوں۔ تمہارا خزانہ اور گھر سب میرا ہی ہے۔ لیکن موت
کی حالت کو یاد کر کے مجھے ایک ایک پل ایک کے برابر گزار رہا
ہے

تائیں ستیش کات کرس جیت زرنشتر مومئی

دیکھوں ایک سچ جن کو دیکھا نہ ہوئیوں مومئی
تیسری کے بھیس میں کزند شری سے بھرت سد امیرانام
کا جپ کر رہا ہے۔ ہے مٹر اتم کوئی ایہ اپائے کہ جس
سے میں بھرت کو جلدی دیکھ سکوں۔ اس کام کے لئے میں
تمہارا بہت ہی مشکور ہوں گا۔

ہیتیں اوڑھی جاؤں جوں جلیت نہ پاؤں پیر

سمرت آنچ پرتی پر بھو مومئی پیک سریر
اگر میں چودہ برس کی میا د ختم ہو جانے کے بعد ایک
دن کی بھی دیر کر کے جاؤں تو بھرت کو زندہ نہ پاؤں گا جھوٹے
بھائی بھوت جی کے سچے پیر کا سون کر کے شری رام جی کے
شریر کی رو میں بار بار دکھڑی سو رہی ہیں۔

کر مہو کلپ بھراج تمہارے مومئی مومئی مومئی

نئی موم دھام پا بھوج جہاں سنت سب جہاں
شری رام جی نے پھر کہا۔ ہے ہمیشہ اتم کلپ بھر
راج کرنا۔ میں میں سد امیرا سمن کرتے رہنا۔ پھر تم میرے
اُس پر دم دھام کو پا جاؤ گے۔ جہاں کہ سب سنت ہاننا
جاتے ہیں۔

پرستوی منڈل کے شرنکار میں تیسری داس کے سوامی ہیں۔ اور جنم
مرن روپی بھاری بھے کو چور چور کرنے والے ہیں۔

ناخہ جیس کوسل پرس ہو سہی تلک تمہار

گر پارسہ مومئی آئد دیکھن جرت اوار
ہے ناخہ اجب ایو دھیا پری میں آپ کا راج تلک ہوگا
تب ہے کر پا کے سندھ! میں آپ کے اوار جرت کو اُس وقت
دیکھنے کے لئے آئیں گا۔

کرنیتی جب سمجھو سہ جاتے۔ تب پر بھو نکت بھیشن آئے
تائے چرن سرکہہ مروت پانی۔ بنے سنہو پر بھو سارنگ پانی
جپ بتی کر کے شری جپے گئے۔ تب ہمیشہ جی پر بھو
شری رام جی کے پاس آئے۔ انہوں نے پر بھو کے چرنوں میں
سر جکا کر میٹھی بانی سے کہا۔ ہے شرننگ دھنش دھاری
پر بھو امیری پر ارتھنا ستے۔

سکل سکل پر بھو لادن مارو۔ پادن جس نری بھون لبتارو
دین بلین بین متی جہا تی۔ ہو پر کیا کینہہ بہم بھاشتی
آپ نے کل پر لوار سمیت اور فوج سمیت لادن کو
ہاک کر دیا۔ اور تینوں لوگوں میں اپنے پوتیش کو پھیلا دیا مجھ
جیسے۔ دین پانی، بھو بین اور نیچ رکش پر آپ نے بہت
کر پائی ہے۔

اب جن گرہ پیت پر بھو کیجے۔ مومئی کر پیتے شرم چھو
دیکھو کوس سندھ سمبدا۔ ویمو کر پال کینہہ کہتہ مڈا
اب ہے ناخہ آپ اس سنیک کے محل کو پوتر
کیجئے۔ اور وہاں جا کر اشٹان کر کے بڑھ کی ساری خط کاٹ
کو دھ کیجئے۔ خزانہ مال دمتاخ پر کر پاد رشی کیجئے۔ اور ان کو
پرسن مہ کر اپنی مرضی انو سار بانوں میں بانٹ دیجئے۔

سب دھمی ناخہ مومئی اپنا تیے۔ مومئی مومئی سہت اور دھ پر جی
سنت بچن مروت دین و یا لا۔ سچل بھٹے دودھن لبلا
ہے ناخہ! مجھے سب طرح سے آپ اپنا سیک
بنالکے۔ مجھے دھانڈ لے کر ایو دھیا پری کو پر دھاسے پھینک

مہی کر پا کے سمندر شری رام چندر جی باز دل کے ساتھ طرح طرح کے کھیل تماشے کر رہے ہیں۔

اما جوگ جب وان تپ نانا مکھرت نیم

رام کر پا نہیں کر ہی نہیں جس لشکیل پریم

شوجی کہتے ہیں۔ ہے پارٹی! بہت طرح کے لوگ

جب، دان، تپ، یگیہ، رت اور نیم کر لے پر بھی شری رام چندر جی ویسی کر پا نہیں کرتے جیسی وہ انیہ (بچو) پریم سونے پر کرتے ہیں۔

بھالو کہنہ پٹ بھوشن پامے بہ بہر رگھو نئی پہیں آئے
نانا جلیں دیکھ سب کیسا۔ پتی نی مہنت کو سنا دھیا
بھالو اور باز دل نے کپڑے پائے اور گئے پہنے
تب وہ گئے کپڑوں سے سج دھج کر شری رگھو ناتھ جی کے
پاس آئے۔ بہت سی جاتیوں کے بازو کو دیکھ کر ادھ
پتی رام بار بار منہ دے رہے ہیں۔

چتے سنبھہ پرکھنہ ہی دایا۔ لبے سول پن رگھو دایا
تمہریں مل ہیں راول مار پتو تلک بھیشن کہنہ نی سنا پتو
شری رگھو ناتھ جی نے سب کو کر پا درشتی سے دیکھ
کر سب پر دیا کی۔ پھر وہ کو مل پن لے ہے باز اور بھالو کو دھاؤ
تمہاری طاقت سے ہی میں نے دن کو جینا اور مارا ہے اور

بھیشن کو انکا کاراج تلک کیا۔
ریخ گویہ اب تمہ سب جاؤ یہ سمر بہو موسی طہو جن کامو
صنات پن پریمیا کل بانر۔ جو پانی بڑے سب سداور
اب تم سب اپنے اپنے گھر جاؤ۔ سیرا سمن کرتے
برہنا۔ کسی سے ڈرنا نہیں۔ یہ پن سنکر باز پریم کے مارے

دیا کل ہو گئے اور ہاتھ جوڑ کر بڑے ساد سے بولے۔
پر بھو جوئے کہہ پتو تمہ ہی سب سوا۔ ہمیں ہوت پن جن موہا
دین جان کی کئے سنا تھا۔ تمہ تر سے لوک ایس رگھو ناتھ
ہے پر بھو آب جو کچھ بھی کہیں۔ وہ سب آب کو سنا
ہے۔ لیکن آپ کے پن سنکر ہم کو وہ مہتا ہے۔ ہے رگھو ناتھ

سنت بھیشن پنچن رام کے، ہر ش گہرید کر پا دھام کے
باز بھالو سکل ہر خا نے، گہر پر بھو پنچن پنچن بھالو
شری رام چندر جی کے پنچن سنتے ہی بھیشن نے
پرستہ ہو کر کر پا کے دھام شری رام چندر جی کے پاؤں پر
لئے۔ سبھی بھالو اور باز پرستہ ہو گئے۔ اور پر بھو کے پاؤں
پر گڑ کر ان کے سند گنوں کا گان گانے لگے۔

بھو جی بھیشن بھون سدا ہو۔ منی گن بن بمان بھرا پو
لے لپٹیک پر بھو آ گئیں راکھا۔ ہنس کر کر پا سندھو بھالو
بھیشن جی راج محل کو گئے۔ اور دنوں سے بھر کر اور
لمبروں سے بھر کر لپٹیک بمان کو پر بھو شری رام جی کے سامنے
لا کر رکھا تب کر پا کے سندھو شری رام چندر جی نے ہنس
کر کہا۔

چڑھ بمان سندھو سکھا بھیشن۔ گن جانے شہر پٹ بھوشن
نچہ پر جانے بھیشن تب ہی۔ برش دیے منی امبر سبھی
ہے متیر بھیشن! سندھو۔ نم بمان پر چڑھ کر آکاش
میں جا کر لمبروں اور ان رتنوں اور گنوں کو برسا د۔ پر بھو کی
آگیا پاتے ہی بھیشن جی نے بمان پر چڑھ کر آکاش سے
سب منی اور لمبروں کی بارش کر دی۔

جئے جئے من بھاو سوئی لہیں۔ منی مکھ میل ڈا کیسی یہیں
ہنے رام شری اچ سمیتا۔ پریم کوئی کر پا نکیتا
جس کے من کو جو پسند آتا ہے۔ وہ مہی لے لیتا ہے
مینیوں کو مہ میں ڈال کر اور پھر یہ جان کر کہ یہ کوئی کھانے کی
چیز نہیں۔ باز زمین پر بھینک دیتے ہیں۔ یہ تماشا دیکھ کر
پریم بابادی کر پاندھان پر بھو شری رام جی لکشن جی اور دین
جی سمیت ہنسنے لگے۔

منی جیہی دھیمان نہ پاہی منتی منتی کہہ بید

کر پا سندھو سوئی کہنہ سن کرت انیک بندو
دھیمان بگ کر کے بھی منی جن جن بھگوان کہیں
پاتے۔ دیر جن کو منتی منتی (یہ بھی نہیں یہ بھی نہیں) کہتے ہیں

اُن کے انتہائی پریم کو دیکھ کر شری رگھو ناتھ جی نے اُن سب کو بھان پر چڑھا دیا۔ اس کے بعد من ہی من میں برہمنوں کے چرفن میں سر نو کر اُن کی طرف بھان کو چلا یا۔
 چلت چلت بھان کو لابل ہوئی۔ ہے رگھو بیر کے سب کوئی سنگھاسن اتنی اچھی منہ پر۔ شری سمیت پر چھو بیٹے تاپر بھان چلتے ہوئے پراشور دخل ہوا۔ سب کوئی شری رگھو دیر جی کی ہے کہہ رہے ہیں۔ بھان میں ایک بہت ہی ادبنا منہ پر سنگھاسن تھا۔ اس پر شری رام چند جی سبتیا سمیت بیٹھ گئے۔

راجت رام سمیت بھامنی۔ میر و سرننگ جن گھن دامنی رچہ بھان چلیو اتنی آترو۔ کیہنی سمٹن برشتی ہر شے سر یتنی کے ساتھ شری رام جی ایسے خوبھا پارہے ہیں۔ مانو سمیو پرست کی چٹنی پر بھل کے ساتھ نیلا بادل براجمان ہو سندا بھان بڑی تیز رفتا رہے چلا۔ دلی تاپرس ہو کر پھیل برسانے لگے۔ پریم سنگھ چل نری بدھ ہادی۔ ساگر سر سرنل باری سنگھ ہو ہی سندر چہنہ پاسا۔ من پر سن نزل نہجہ آسا تین پر کار کی رشتیل، مند، سکھدھت، پریم سکھ دینے والہ ہوا چنے لگی۔ سمٹ راتالاب اور ندیوں کا جل نزل ہو گیا۔ چاروں طرف سندر سنگھ ہوئے ہنگے۔ سب کے من پر سن ہیں۔ ساکاش اور اطراف نزل ہیں۔

کہہ رگھو بیر دیکھ رن سبتیا۔ لچھن اہاں ہتیو اندر جمیتا خنڈ مان انگد کے مارے۔ رن مہی پر سے لیا چہ بھارے شری رگھو دیر جی نے کہا۔ ہے سبتیا ا دیکھو۔ یہاں اس جگہ رن جھومی مہی کشن نے اندر کو پٹنے، اسے میگہ ناد کو مارا ہتا ہنومان اور انگد کے مارے ہوئے یہ بڑے بڑے بھاری آکا دالے راشس بودھان جھومی مہی پڑے ہیں۔

کنبھ کرن راون دوو بھائی تہ۔ اہاں ہتے سرمئی دکھدانی دیوتاؤں اور مہیوں کو دکھ دینے والے کنبھ کرن اور راون دوو بھائی یہاں مارے گئے۔

اہاں سینو پانڈھیوں اور تھاپیوں سو سکھ دھام

جی! آپ تینوں لوگوں کے ایشور ہیں۔ ہم بانوں کو دین دکھی جان کہی آپ نے ہم سب کو نو نہال کیا ہے۔
 من پر چھو بجن لاج ہم مرہیں۔ مسک اچوں کھگ پتی ہت کہیں دیکھ رام رنج باز دیکھ۔ پریم مگن نہیں گرہ کے اچھا ہے پر چھو! آپ کے بجن سسن کر ہم شرمندگی کے مارے مر رہے ہیں۔ کیا کبھی تاجیز مجھ بھی پکشی راج گرڈ کا کچھ آپکار کر سکتا ہے؟ اسنے اندر پر شری رام جی کو پرسن دیکھ کر باز اور بھانوں پریم میں مگن ہو گئے۔ وہ پر چھو کو چھوڑ کر بالکل گھر نہیں جانا چاہتے۔
 پر چھو پریرت کہی یہاں سب رام روپ اُر راکھ

ہر ش بٹ دہت چلے بنے بیداد بھی بھاش لیکن پر چھو کے سمجھانے پر سب باز اور بھانوں شری رام چند جی کے روپ کا ہر دے میں دھیان دھر کر اور بہت طرح سے نیچ کر کے خوشی (اس لئے کہ ہمیں بھگوان کی سپرا کرنے کا شہد موقع ملا تھا) اور غم اس لئے کہ اب ہم بھگوان سے جدا ہو رہے ہیں) کے ملے جلے جذبات کے گھر کو چلے۔
 کہی پتی نسل دیکھ پتی انگد نل ہنومان

سمت جھیشن اپر ہے جو ختیب کہی بلوان باز راج سگر دیو نیل، جامونت، انگد نل اور ہنومان اور جمیش سمیت اور بھی سو جو ہنومان باز سینا پتی ہیں۔

کہہ نہ سکیم کچھ پریم بس بھر بھر لوچن بارسی

سنگھ چنہ میں رام تن میں نمیش فواری نو پریم کے مارے دو کچھ بول نہ سکے۔ ان کے منہوں سے دو گ کے آئندوں کی جھڑی ٹک رہی ہے۔ وہ سب ٹکلی لگے لگے کی حالت میں شری رام جی کے ٹکھ کی طرف دیکھ رہے ہیں۔

اتنیہ پرتی دیکھ رگھو رانی۔ لینے سکل بھان چڑھائی من مہنہ پرچن سرنالو۔ اترو کی ہی بھان چلا یو

سب کیشوں کو دھڑکتی ہے۔ اور برہم لوگ کو سہ جانے کے لئے
سیڑھی کے سہمان ہے۔ پھر برہم پوتر ایدھیا پڑی کو دیکھو۔ جو
اودھیا تک، اودھی دلیک، اودھی بھو تک تینوں پرکاد کے کھیل
اور جم مرن روگ کا ناش کرنے والی ہے۔

سیتا سہت اودھ کھنڈ کینہ کربال پر نام

سچل بنن تن ٹلیکت ہی پٹی ہر شت رام
پھر سیتا جی سمیت شری رام چند جی کو پالو پھوٹے
اودھ پڑی کو پر نام کیا۔ نیزوں میں آنسو بھر کر ٹلیکت شری ہر شری
رام جی اور چھ پڑی کو دیکھو کہ بار بار پرستن ہو رہے ہیں۔

پٹی پر پھوٹے آئے تری جینی ہر شت مجھو کینہ

کینہ سہت ہر شت ہر شت ہر شت ہر شت
پھر تردینی میں آکر پرستن مہر پر پھوٹے شری رام جی نہائے
اور بازوں سمیت برہمنوں کو طرح طرح کے دان دیئے۔

پر پھوٹے ہر شت ہی کہا بھائی۔ دھڑکے دھڑکے پھوٹے بھائی
بھرت ہی کس سہادی سنائیو۔ سما چارے تہم پیل آئینہ
اس کے بعد پھوٹے شری رام جی نے سہمان جی کو سبھا کر کہا کہ
نم برہمچاری کا جسیں بنا کر ایدھیا پڑی کو جاؤ۔ بھرت جی کو سہادی
خیریت کا پتہ لے کر جلدی چلے آنا۔

نرت پون ست گورت بھینو۔ تب پر پھوٹے ہر شت ہر شت
نانا جی مٹی پوہا پھینو۔ مہنتی گرتی آئینہ دینہنی
پون گمار شری سہمان جی شری رام جی کی آگیا پاکر فدا دارانہ
ہو پڑے۔ تب پر پھوٹے شری رام چند جی بھر دواج مٹی کے پاس
آئے۔ مٹی نے بھگوان شری رام جی کی بہت طرح سے پوچھا کی۔ اور پھر
ابھیں آشیراد دیا۔

مٹی بد بندی جھگڑ کر جوری۔ چڑھ بھان پر پھوٹے بھو
اباں نشاد سنا کہ پر پھوٹے آئے۔ نادنا وکھنڈ لوگ بولا تھے
دو لوہا نہ جڑ کر شری رام جی نے مٹی بھر دواج کے چروں
میں پر نام کیا۔ پھر بھان پر پھوٹے آگے چلے۔ اور جب نشاد دواج

سیتا سہت کہ پاندھی سمجھو ہی کینہ پر نام
میں نے یہاں سمیت در پر پل بندھوایا۔ اور کھکے دھام
شری شری جی کی عورتی کی سٹھان کی راس کے بعد کہ پاندھان
شری رام جی نے سیتا سمیت شری جی کو پر نام کیا۔

جہاں جہاں کہ پاسندھو بن کینہ بابل شری رام

سکل دیکھائے جانی ہی کہ سہنہ کے نام
بن میں جہاں جہاں کہ پاس گ شری رام جی نے رہائش آرام
کیا تھا وہ سب جگہیں پر پھوٹے جانی جی کو دکھائیں اور سب کے
نام بتلائے۔

نرت بھان تہاں پیل آوا۔ ڈنڈک بن جہنہ پر م سہاوا
کبھی آدی مٹی نایک نانا۔ گئے رام سب کیوں سٹھانا
بھان جلدی ہی وہاں پھوٹے جہاں کہ پر م سٹھان ڈنڈک بن
مخا۔ اور وہاں گشت آدی بہت سے پیشور دہتے تھے۔ شری رام
سب مٹیوں کے شریوں میں گئے۔

سکل رشنہ سن پائے اسیدا۔ چتر کوٹ آئے جگہ لبا
تہنہ کہ مٹھنہ کیر سٹھو سٹا۔ چلا بھان تہاں تے چو کھا
سب رقیوں سے آشیراد پاکر جگت کے سوامی شری رام جی
چتر کوٹ پہنچے۔ وہاں اپنے ورشن سے سب مٹیوں کو شنت کر
کے پھر بھان پر وہاں سے آگے تیری کے ساتھ چلے۔

بھوری رام جانی ہی دیکھائی۔ جن کالی مل ہر نی سہائی
پٹی دیکھی ہر سری نیت۔ رام کہا پر نام کہو سیتا
پھر رام جی نے کھجک کے پائوں کو ناش کرنے والی سندھ
جنا جی کے سیتا جی کے سیتا جی کو درشن کر آئے۔ پھر پوترنگا جی کے
دش کے شری رام جی نے کہا۔ ہے سیتا انگا جی کو پر نام کہو۔

تیر مٹھتی پٹی دیکھو پر یاگا۔ نہ کھت جنم کوٹ ابھ بھاگا
دیکھو پر م باونی پٹی بھینی۔ ہر نی سوگ ہری لوگ لسانی
پٹی دیکھو اودھ پڑی اتی باونی۔ تری بدھناپ بھو لوگ لسانی
پھر تیر مٹھتی پر یاگا کو دیکھو جس کو دیکھنے سے کہو لوگ
جنوں کے پاپ بھاگ جاتے ہیں۔ پھر پر م پوتر تردینی جی کو دیکھو جو

نہ سنا کہ پھوٹا گئے۔ تب اُس نے سب لوگوں کو بلا کر ناؤ
تیار کرنے کو کہا۔

سرسری ناکہ جان تب آلو۔ اتر تیرت پر پھوٹا ایسے پالو
تب ستیا پوجی سرسری۔ بہہ پرکا مہنی چرننہہ پری
اتنے میں ہی بھان گنگا جی کو پھر کر آیا۔ پر پھوٹا آگیا
پاکر بھان کنارے پر اترا۔ تب ستیا جی نے بہت پرکار گنگا جی کی
لہجہ جی اور گنگا جی کے پاؤں پر گر پڑیں۔

وینہہ اسیں ہرش من گنگا سندری تو اسی وان ابھنگا
سنت گھا دھا میو پریمیا کل۔ آتیدیکٹ پریم سکھ سنکل
گنگا جی نے پر تن سو کر ستیا جی کو آشیرادہ دیا۔ بے سندی
تمہا واسہنگ اٹل ہو بھگوان کے کنارے پر اترنے کی خبر سن کر
نشا دراج گوہ پریم میں بے قرار ہو کر دوڑا۔ پریم آنند میں بھرتی ہو
کر پریم کے پاس آیا۔

پریم پوجی بہت بلوک سیدی ہی۔ پر نیوا فنی تن سدھ نہیں تھی
پر تھی چوم بلوک رگھو راجی۔ ہرش رگھو راجی لٹو اور ملائی
اور نری جانکی جی سمیت پر بھو رام چند جی کو دیکھ کر وہ
آنند میں مگن تھا زمین پر گر پڑا اُسے شریک کچھ سدھ نہ رہی شری
رگھو ناتھ جی نے اُس کے انتہائی پریم کو دیکھ کر اُسے اٹھایا اور اپنی
چھاتی سے لٹایا۔

لیٹو ہرے لائے کہ پاندھان سُبھان رائے پانی
بھیچار پریم سمیپ بوجھی کسل سو کر جنتی
اب کسل پدینچ بلوک پریمی سوسیمہ جے

سکھ دھام پورن کام رام نما می رام نما می تے
کہ پاندھان چٹروں کے سرتاج اکشمی تھی بھگوان شری
رام جی نے گوہ کو اپنی چھاتی سے لگایا۔ اور بالکل اپنے پاس بٹھا کر
اس کی غیرت پوجی۔ وہ بلیوں کرنے لگا کہ آپ کے جن چرن مکلوں کی
سیوا برہما جی اور شری جی کرتے ہیں۔ اُن کے درشن کر کے میں جہا آنند
میں نہیں۔ ہے ستیہ مشکب سکھ کے دھام شری رام جی! میں

آپ کو فکر کرنا نہیں۔ غمناک رکھنا نہیں۔

سب بھانت او حتم نشا دسوہری بھرت جیوں اُرا پو
متی متی تسی داس سو پر پھوٹو موہ بس بس پھوٹو
یہ راون اری چرترا یاون رام پد رتی پد سدا
کام آدمی ہر بگیان کر سر سدھ مہنی گا دہیں مہدا
سب پرکار سے پنج اُسن نشا دراج گوہ کو بھرت جی کی
طرح پر بھو شری رام جی نے سینے سے لگایا۔ تسی داس جی
کہتے ہیں کہ مجھ پنج بڑھی نے اگھان کے وش سو کر اُس پر بھو کو
بھلا دیا ہے۔ راون کے دشمن شری رام جی کا پوتہ کرنے والا چتر
سدا ان کے چرلوں میں پریم پیدا کرنے والا ہے۔ یہ وشے دناٹ
کو دور کرنے والا اُند تو بوجھ کر اپنے والا ہے۔ دیوتا سدھ اُندنی
پر تن ہو کر بے گتے ہیں۔

سمرنجے رگھو بیر کے چرت جے سنہیں سُبھان
بیکے بیکے بھو فنی نت تنہہ ہی دیہیں بھگوان
جو چتر پرش شری رام جی کی راون پر نچ پانچکی میلا کو
نشتے ہیں۔ اُن کو بھگوان سدا فتح گیان اور ملل و مستد متی
ہیں۔

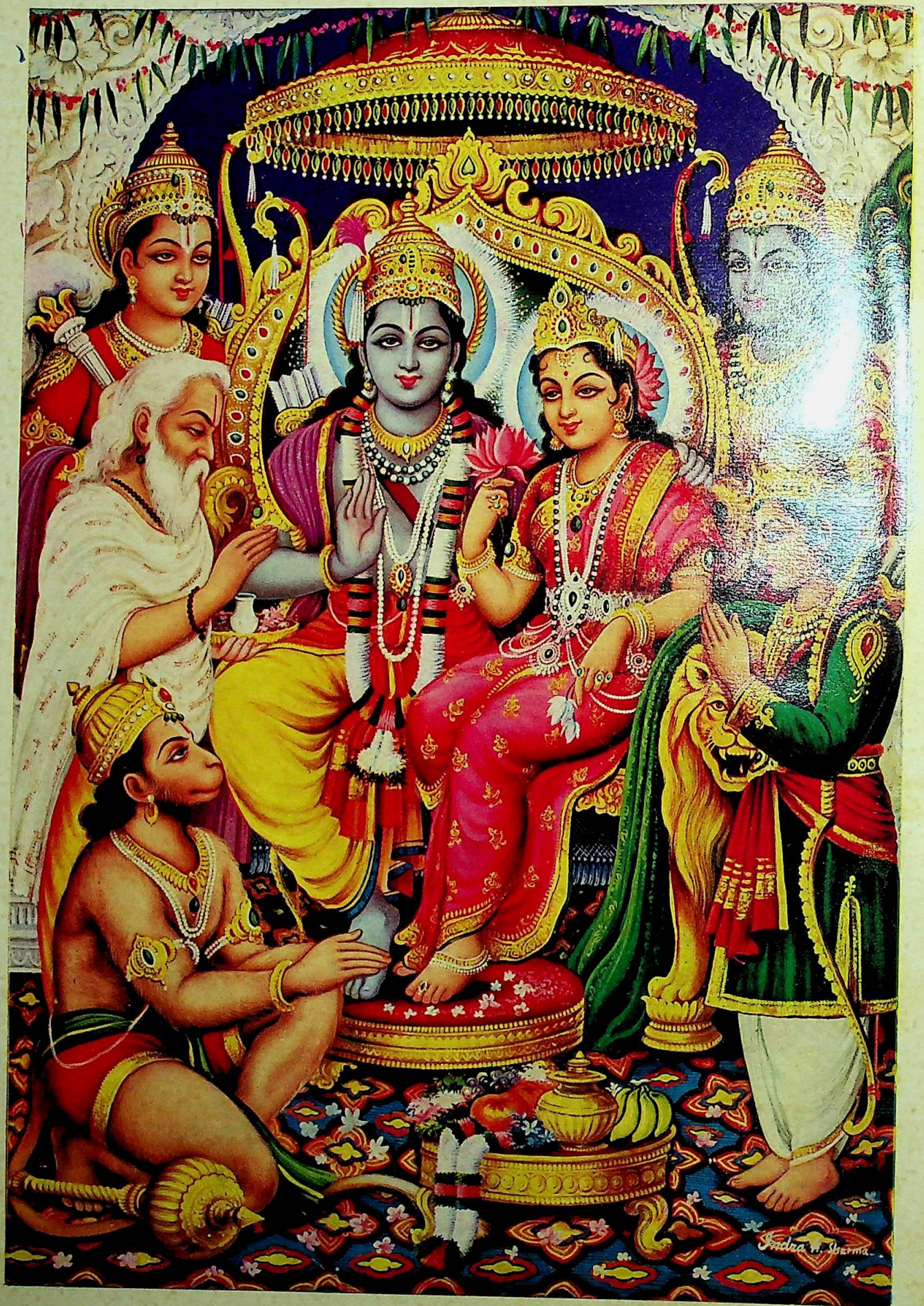
یہ کلی کال ملائیتن من کر دیکھو بچار نو نو

شری رگھو ناتھ نام تیج نامن آن آدھار
ارے من اتو دھار کر کے دیکھو۔ یہ کلکٹ پالوں کا
گھر ہے۔ اس کلکٹ میں شری رگھو ناتھ جی کے نام کو چھو کر
اُن پالوں سے خلاصی پانے کا دوسرا اور کوئی سہارا نہیں ہے

ماہل پارائن۔ ستا نیپواں و شرام

چھٹا سو پان سہا پت ٹھا

لٹکا کا ٹھ سمپت ٹھا



اترکات

ساتواں سوچان

شلوک

کیکی کنڈھ اچھنیلم سرور پست پیر پا۔ انج چہتم
شوبھا دھیم بیت و نترم سر سچ بنیم سرور اچھنیلم
پانو نارایح چاکم کپی نچر نیم بندھنا سبھو یما نم
نومی ایدھیم جانی ایشم رگھو ورم ایشم ایشک اودھ رام

موم کی گردن کی چمک کے سمان شیاں رنگ، دیوتاؤں میں
سریشٹ، برہمن بھرگو کے پاؤں کے نشان سے شوبھا پام ہی سندر
چھاتی والے شوبھا سے بھر پور، پیلے و نتریم، مکمل تیر سدا پریم پرین
ہاتھوں میں دھنش اور بان دھارن کئے ہوئے، بانہوں کی ٹولی کو
ساتھ لئے ہوئے، لکشن جی جن کی سیوا کرتے ہیں، تو ریف کے قابل
جانی جی کے سوامی، رگھو مکمل کے متراج سریشک بھان پر چڑھے ہوئے
شری رام چندر جی کو میں سدا نمسکار کرتا ہوں۔ ۱۔

کو سلینڈر پد نچ منچلہ، کو مل امج ہمیش بند تو
جانی کو سرورج لالیتو، چندتگیہ من بھرنگ سنگسنو
اودھ پوری کے سوامی شری رام جی کے سندر اور کو مل دو نو
چرن مکلوں کو برہما جی اور شو جی پر نام کرتے ہیں۔ اور جانی جی اپنے
مکلوں کے سمان سندر ہاتھوں سے جن کی سیوا میں آتی ہیں۔ دھچرن

کسل ان کا سرن کر نیوالے بھگتوں کے من روپی بھونرے کے سدا
کے ساتھی ہیں۔ ارتھات سمن کر نیوالے بھگتوں کا من روپی بھونرا
سدا ان چرن مکلوں میں بسا رہتا ہے۔ ۲۔
کنڈ اندو در گور سندر، امبکا نیم اچھیشٹ بندھم
کارو نیک کل کچ کوچیم، نومی شنکر مانتک موچیم
کنڈ کے پھول، چندر ما اور شنکھ کے سمان سندر گورے رنگ
والے جگت مانا شری پادتی جی کے تپی، من چلے پھلوں کے
دینے والے، دین دیکھوں پر دیا کر نیوالے، سندر مکمل کے سمان
نیروں والے اور کامدیو سے چھڑانے والے بھگوان شوبھی مہاراج
کو میں نمسکار کرتا ہوں۔

دوہا

رہا ایک دن اودھی کراتی آرت چھلوگ

جہنہ تہنہ سوچیں ناری نر کر س نن رام ہوگ

چودہ سال کے پورا ہو جانے میں حب ایک دن باقی رہ
گیا۔ تو بھگوان شری رام جی کے اودھیا پدھار نہکی کوئی خبر نہ پا کر
اودھیا کے لوگ بہت سبے چلین ہو گئے۔ شری رام جی کے
دیوگ میں دے ہوئے اودھیا کے نراری اودھ اور دھر سوچ میں

مکن ہیں۔

سنگ میں سندرسل من پر سن سب کیر

پر پھو آگن جتاو جن نگر دمیہ چہنہ پھیر
انہیں ہی سب سندرسل ہونے لگے اس کے من پر سن
ہو گئے یاو دھیان پوری بھی چاروں طرف سے پریم سہارنی ہو گئی
یاد یہ سب علامات پر پھو کے پدھارنے کی خبر دے رہی ہیں

کو سلیا آدی مانن من آند اس جوئے
آپو پر پھو شری آج جنت کہن جہت اپا

کو شیا آدی سب ماناؤں کے من میں ایسا آند ہو رہا ہے
جیسے اب کوئی آکر سیتا جی اور لکشمی جی سمیت پر پھو شری رام چندر
جی کے پدھارنے کا شہدہ سندیش کہنا ہی چاہتا ہو۔

بھرت نین بھج دھین بھرت بارہی بار

جان سنگ من ہرش اتی لاگے کرن بجار

بھرت جی کی دانتیں آنکھ اور دانتیاں بازو بار بار پھیرک رہے
ہیں اسے شہدہ سنگن جان کر من میں پر سن ہو کر بھرت جی دھار کرنے لگے

چو پانی

رہیو ایک من او دھی لوہدا ، سمجھت من دکھ بھو ایا را
کارن کون ناخہ نہیں آئیو ، جان کٹل کھول موہی لہر ائیو

آہا لکشمی جی بڑے دھنیہ اور خوش نصیب ہیں جو شری
رام چندر جی کے چہرہ بند سے کبھی الگ نہیں ہوئے۔ مجھے تو کبھی
لو کرکل جان کر پھو اپنے ساتھ نہیں لے گئے۔

جوں کرنی سمجھے پر پھو موہی ، نہیں تہا رکھت مٹ کوری
جن اوگن پر پھو مان نہ کاؤ ، دین بندھوئی مریول سبھاؤ

اگر پھو میری کرنی (عملوں) پر دھار کریں تو سو کروڑ کھپوں
نہک بھی میرا چکارہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن مجھے صرف اسی ایک بات کا
بھروسہ ہے کہ دین بندھو لو بے حد نرم ہو جائے دالے پر پھو اپنے
سے گول کے چھوٹی کی طرف نہیں دیکھتے۔

مور سے جیہ بھروسہ ڈھکھٹنی ، ملیس رام کن سنجھو ہوئی
بتیش ادھی رہاں جوں پرانا ، لوہم کون جگ موہی سما
کیونکہ شہدہ سنگن ہو رہے ہیں۔ اس نے مجھے پکا دھوس ہے کہ
شری رام جی عزو دیس گئے۔ لیکن اگر میعاد پوری ہونے پر بھی پر پھو
ملے اور میں زندہ رہا۔ تو دنیا میں میرے برابر کچ لوہ کون ہو گا؟

رام پرہ ساگر نہنہ بھرت سنگن من ہوت

پریم روپ دھرتی من آئے گویو جن پوت

شری رام جی کے دیوگ روپی سمت در میں بھرت جی کا من
دوب رہا تھا۔ اسی سے من کا رنری منہاں جی برتن کاروب
بنائے وہاں اس پر کار آگئے۔ مالو انہیں وہ بے سے بچانے کے لئے
کشتی آگئی ہو۔

میٹھے دیکھ کر اس جٹا مٹ کر س گات

رام رام رکھوئی جہت سردت نین جل جات

منہاں جی نے دیکھا کہ بھرت جی کشاں پر بیٹھے ہیں۔ سو پر
جٹاؤں کا مٹ ہے، شری پر دلا ہو گیا ہے۔ وہ اپنے منکھ سے رام رام
رکھوئی کا جپ کر رہے ہیں اور کل کے سمان سندر آکھوں سے
پریم آندہا ہے ہیں۔

چو پانی

دیکھت منہاں اتی مشہو ، ٹیک گات لوچن جل برشید

من مہنہ بہت بھانٹ کھائی ، بولینو شروں سدھا سم پائی

انہیں دیکھتے ہی منہاں جی بہت پر سن ہو گئے۔ ان کا شری
ٹیکٹ ہو گیا اور نیتوں سے پریم آندہ بننے لگے۔ من میں بہت پرکار

سے شکھ مان کر وہ کانوں کے لئے امرت کے سمان میٹھی پانی پوے

جاس برہ سوچو دین رانی ، رنہو رنتر گن گن پاننی

رکھو کل تلک سجن سکھانا ، اپو کھل دیو مہنی ترانا

جن کے دیوگ میں آپ دن رات گھل رہے ہیں اور جن کے
گن گن کی قطاروں کو آپ سدا رننے رہتے ہیں۔ مہ سجن پرشوں کو

سکھ دینے والے اور دیوتاؤں اور مٹی جنوں کے رکھشک (محافل)
 رکھو کل کے ستر تاج شری رام چندر جی خیریت آگئے ہیں۔ ۲
 رگپن جیت سچس سرگادت، سیتا سہت آج پر بھوگادت
 شست پنچن لبر کلب دوکھا، نر نراونتی جیسے پائے پویشا
 موشن کویدھ میں جیت کر سیتا جی اور شمس جی سمیت پر بھو مری لم
 جی آئے ہیں۔ دیوتاؤں کے سندرش کا گان کر رہے ہیں۔ یہ سن کر بھرت
 جی کے من کا سا مستاب مٹ گیا۔ مانو کسی پیاسے پرش کو امرت
 مل گیا ہو۔ ۳

کو تہہ نات کہاں تے آئے، موہی پریم پر یہ پنچن سنانے
 مارت ست میں کی ہنونا، نام موہو کھو کر پاندھانا
 بھرت جی نے پوچھا۔ ہے نات اتم کون ہو اور کہاں سے
 آئے ہو؟ تم نے مجھے بہت سی پیارے آئندہ چلے گئے ہیں سنا۔
 ہنونا جی نے کہا ہے کہ پاندھانا آئے، میں چون کا پتر ہوں اور
 جاتی کا پاندھوں، میرا نام ہنونا ہے۔ ۴
 دین بندھو رکھو جی کر گنکر، شست بھرت پٹیلو اٹھ سادر
 طیت پریم نہیں ہر دے سماتا، نین بھوت حل پیکت گاتا
 دین بندھو شری رکھو ناتھ جی کا نین میوک ہوں۔ یہ سن کر بھرت
 جی کو مل کر تار پریم بٹھا کہ ہر دے میں سماتا ہی نہیں تاکھوں سے
 پریم اور آئندہ کے آئندہ کی جھڑی لگ گئی اور شری رکھو شری ہو
 گئیں۔ ۵

کسی تو درس سکھ دکھ بتیے، بلے آج موہی رام پریتے
 بار بار کو بھی کلاتا، نو کو تہہ دیوں کا ہسنو بھارتا
 بھرت جی نے کہا۔ ہے ہنونا ناتھ سے دشن کر کے میرے
 سہیے کیش مٹ گئے ہیں۔ مانو مجھے آج شری رام جی مل گئے بھرت جی
 نے بار بار ہنونا جی سے شری رام جی کی خیریت پوچھی اور کہا ہے بھائی
 سنا، اس منگل سندرش کو سنانے کا عہدہ ناتھیں کیا دونوں ۶
 ابھی سندیس سرس جگ ماہیں، کر چار دیکھیوں کچھ ناہیں
 ناہن نات ارن میں توہی، اب پر بھو چرت سنا ہو موہی
 اس سندرش کا عہدہ دینے کے لئے اس کے برابر دینا میں
 کوئی بھی پارٹہ نہیں ہے میں نے یہ چار کر دیکھ دیا ہے۔ اس لئے

چند
 رنج واس جیوں رکھو نینس بھو شش کہوں مہ سرن کر پو
 سن بھرت پنچن نیت اتنی کی پیکت پنچن چہر نہنہ پر پو
 رکھو دیو رنج مکھ جاس گن گن کہت اک جگ ناتھ جو
 گکھے نہ ہوئے نیت پریم پنچنیت سد گن سندھو سو
 رکھو شش کے ستر تاج شری رام چندر جی اپنے پیوں کی طرح
 کی رکھی میرا من کیا کرتے ہیں؟ بھرت جی کے ناتھ اتنی شاکت بھرے
 بھنل کو شن کر سوناں جی کے شری کے روئے کھڑے ہو گئے اور وہ بھرت
 جی کے چروں میں گر پڑے۔ وہ من ہی من میں کہنے لگے کہ جو جہر بھکت
 کے سوامی ہیں۔ وہ شری رکھو دیو جی بھی اپنے مکھا بند سے جن کے گن گنوں
 کا وزن کیا کرتے ہیں؟ وہ بھرت جی ایسے کو مل سہوا، پریم پو تو سچے
 گنوں کے بھند رکھوں نہ ہوں؟

دو

رام پران پر یہ ناتھ تھیں ستین پنچن مہ نات
 پنچنی طیت بھرت سنا ہرش نہ ہر دے سمات
 ہنونا جی نے کہا ہے ناتھ! آپ شری رام جی کو برائی کے
 سناں پیارے ہو۔ ہے نات ارن بائیں بائیں سچ کہتا ہوں۔ یہ سنکر
 بھرت جی بار بار ہنونا جی کو گلے مگاتے ہیں۔ ان کے ہر دے میں
 آئندہ سماتا ہی نہیں دارفات دہ خوشی کے مارے پھوٹے نہیں
 مہاتے ۲

اودھ پوری پر بھو آوت جانی، بھئی سکل سو بھا کے کھانی
 بھے مہا دن تری بدھ سمیرا، جھٹے سر جو اتی نرمل نیرا
 پر بھو کو آنے جان کر اودھیا پوری سپورن شو بھان کی
 کھان ہو گئی تینوں طرح کی دشتیل مند گھنٹ (سند واپسے)
 لگی سر گھنٹی کا جل بہت ہی نرمل ہو گیا۔ ۵

دو ہا

بہشت گر پوچھن اچ بھو سر پرند بھیت

چلے بھرت من پریم اتی سنمکھ کر پانکٹ
 گرو شنت جی کٹھی جھوٹے بھائی شرتو گھن اور برجن خٹل
 سمیت برتن ہو کر بھرت جی انتہائی پریم بھرے من سے کیا بھان
 شری رام چند جی پیشوائی کے لئے چلے۔ ۲

بھنگا چڑھیں امار نہ پڑھیں لگن بھان

دیکھو مہر سر بہشت کر ہیں منگل گان

بہت سی استریاں چو ہادیں پر چڑھی ہوئی اکاش میں بھان
 دیکھ رہی ہیں اور اُسے دیکھ کر خوشی کے مارے مچھلے سندھو گھنٹ
 منگل گیت گارہی ہیں۔ ۳

راکاسی رگھو پتی پر سندر دیکھو بھان

بڑھو کو لالہ کرت جن ناری ترنگ سملن

شری رگھو ناتھ جی پورنماشی کے چند مال ہیں۔ اودھ لوہ
 سمندر ہے۔ جو اگل پورن چند مال کو دیکھ کر خوشی کے مارے شور
 غل کرتا تھا اس کی اور بڑھ رہا ہے۔ اوپر اوپر دھڑکتی ہوئی منس بھک
 استریاں مانو اس سمندر کی لہریں ہیں۔ ۳

چھاپتی

اہل بھانو کل کسل دو اگر، کینہہ دیکھاوت نگر منوہر
 شری بھیس انگر لسنکیسا، پادون پوری مچر یہ دیسا
 اوپر سورج کل روپی کلوں کو بھلانے والے سورہ شری رام چند
 جی بھان برسے بانوں کو منہر نگر دیکھلا رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ ہے

سٹھا
 بھرت چرن مرنے تخت گوی کی رام پس
 لگی کسل سب جائے ہرش چلیو پر بھو جان چڑھی

بھرت جی کے چروں میں سر جھکا کر نہان جی فوراً ہی شری
 رام جی کے پاس واپس لوٹ آئے اور جا کر بھرت جی کی خیریت کی
 خبر کہ سنائی تب پر بھو پرش ہو کر بھان پر سوار ہو کر چلے۔

چھاپتی

ہرش بھرت کو سل پورائے، سماچار سب گرو ہی سنائے
 پنی مند نہ بات جانی، آوت نگر کسل رگھو را تی
 اوپر بھرت جی پرش ہو کر اودھیا پوری میں آئے اور انہوں نے
 گوجی کو سب شہ سماچار کہ سنا یا۔ پھر راج محل میں شہر بھرت جی کہ
 شری رام جی بخیریت اودھیا پوری میں بدھا رہے ہیں۔

سنت سکل جینی اٹھ دھائیں، کہہ پر بھو کسل بھرت بہائیں
 سماچار پر باسنہ پائے، نراؤ ناری ہرش سب دھائے
 یہ منگل خبر سننے ہی سب ماتا میں اٹھ دھڑیں بھرت جی نے
 پر بھو کی خیریت کہہ کر سب کو سمجھایا۔ اودھیا پور کے واسیوں نے
 جب یہ سماچار پایا۔ قصب استری پرش پرش ہو کر دوڑے۔ ۲
 دھئی دربار دین مچل مچولا، تو تسی دل منگل موٹا
 بھر بھر ہم تنھار بھامنی، گادوت چلیں سندھو گامنی
 شری رام چند جی کا سواگت کرنے کے لئے دی، دُوب
 گورچن بھیل، بھیل اور منگل کے مول نئے تسی دل وغیرہ منگل
 مئے دستوریل کو سون کے محالوں میں بھر بھر کر سواگت استریاں ہنٹی
 کسی مست چال سے گرت گاتی ہوئیں چلیں۔ ۳

جے جیسے تیسیں اٹھ دھائیں، بال پردھو کہنہ سنگ لاو ہیں
 ایک ایک نہ کہنہ کہنہ بھائی، نہ نہ دیکھے دیال رگھو را تی
 جو جس حالت میں غفا و اسی حالت میں اٹھ دوڑا دیو ہو
 جانے کے دوسرے بھیل اور بڑھوں کو کوئی اپنے ساتھ نہیں لے
 جا رہا ہے۔ وہ ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ ہے بھائی اتم
 نے دیا تو شری رگھو ناتھ جی کو دیکھا ہے؟ ۴

مازلہ لگ سگرو، لنگھ اور لنگھتی جھینجھن، سنو، لہری بڑی پونہ ہے
اور یہ پیش بڑا منور ہے۔

چلی سب یکنگھٹ بھانا، بید پران بدت جگ جانا
اور لہری کی سم پر نہیں ٹوٹ، یہ پر سنگ جانے کو کو کو
اگرچہ سب نے بکنگھٹ کی تعریف کی ہے، وہ پران بھی ایسا
ہی کہتے ہیں اور دنیا بھی ایسا ہی مانتی ہے۔ لیکن ایدھیا پوری کے
سمان بچے بکنگھٹ بھی پیارا نہیں ہے۔ اس بھید کو کوئی کوئی گیانی
لگ ہی جانتے ہیں۔

جہنم بھومی مہم پوری سہاونی، اتروی پیر جو پا وانی
جاگوں تے نہیں پیر پاسا، مہم سبب زپا دہیں پاسا
یہ سہاونا مگر میرا جہنم استھان ہے۔ اس کے شمال کی
طرف پوز کر نیوالی سر جو ندی بہہ رہی ہے۔ جس میں اشتان کرنے
سے منتر بنا کسی محنت کے سامیہ بکیتی (جس میں جیو کا بھید جادو بنا
رہتا ہے) لیکن اسے بھگوان کے پاس واس کرنے کی اتم گنتی ملتی ہے
کو پراپت ہو جاتا ہے۔

اتی پیر مہمی اہاں کے باہی، مہم دھاد پوری سکھ راسی
ہر شے سب کچی سن پر بھو بانی، دھنیا اور دھو جوام بھگوان
یہاں کے رہنے والے بھی مجھ کو بہت پیارے ہیں۔ یہ پوری
نکھ کی راشی ہے اور میرے پر مہم کو دینے والی ہے۔ پر بھو کے
بچن سون کر سب ہان پر تین ہو گئے اور کہنے لگے کہ دھنیا بنگر ایدھیا پوری
ہے جس کی بڑائی خود بھگوان اپنے مکھار بند سے کر رہے ہیں۔

دوا

آوت دیکھ لوگ سب کہ پاسا سنو بھگوان

نگر نکٹ پر بھو پیر مہمی اتروی بھومی بھان
جب کر پا کے سمت دھگوان شری رام چندر جی نے سب
لوگوں کو آتے دیکھا۔ تب پر بھو کی مرضی پاکر بھان نگر کے نزدیک
زمین برآز آیا۔

اتر کھیو پر بھو پیشک ہی تمہ کھیو نہیں جاگو
پر بھرت رام چلیو سو ہر ش بر بھو الی تا ہو

بھان سے اتر کر پر بھو شری رام جی نے پیشک بھان سے کہا
کہ تم کھیو کے پاس جاؤ۔ شری رام جی کی پریرنا سے وہ چلا۔ اُسے اپنے
سوامی کھیو کے پاس جانے کی جی خوشی ہو رہی تھی اور دوسری طرف
بھگوان شری رام جی کے دیوگ کا دکھ بھی بہت تھا۔

چو بانی

آئے بھرت سنگ دلب لوبا، کپس تن شری رگھو بربوگا
باد یو شیشٹ مہی نا پیک، دیکھے پر بھو مہی دھرم نایک
بھرت جی کے ساتھ سب لوگ آئے، شری رگھو دیر جی
کے دیوگ سے سب کے شریو دے تپے ہو رہے ہیں۔ جب پر بھو
شری رام جی نے منشیور باد یو اور ویشٹ جی کو آتے دیکھ تو

اپنے دھنیش بان پر بھو پیر بھو
دھان سے دھمے گرجن سرودہ، اتر بھرت اتی پیک تنو
بھنیشٹ کسل بھو مہی رایا، ہر مہی کسل بھو مہی دایا
اور چھوٹے بھانی مکشم جی سمیت دور کر گود جی کے چرن

کل پڑنے پریم سے ماسے اُن کے شریو دے کھڑے ہو رہے ہیں
مہی راج ویشٹ جی نے اُن کا کہہ نہیں لگے لگایا اور اُن کی کسل بھو
پر بھو شری رام جی نے کہا کہ آپ کی دیا میں ہی ہمدی کسل (حیرت) ہے
سکل و جہنم تل نا تو ماسٹ، دھرم دھرم دھرم گھوٹل نا تھا
کہے بھرت پنی پر بھو بد بیکج، نعمت جہنم ہی شری سنگراج

دھرم دھرم دھرم گھوٹل کے سوامی شری رام چندر جی نے پیر سب
برجمن سے مل کر انہیں دندوت پرنام کیا۔ پیر بھرت جی نے پر بھو کے
چرن کل پڑے۔ جن چرن سکوں کو دیوتا مہی بھو جی اور برہما جی سدا
نکسا کرتے ہیں۔

پیر سے بھومی نہیں اٹھت اٹھائے، بر کر کر یا ہندھو اڑ لائے
سیال گات رام بھوٹھائے، نوراجو نہیں جل پاؤٹھ
بھرت جی پر بھو کے چرنوں پر پر بھو پیر پڑے میں اٹھانے
سے اٹھتے نہیں۔ تمہ کہ پاس گ شری رام چندر جی نے انہیں زبوتی
اٹھا کر سینے سے لگا لیا۔ اُن کے ساتھ شریو کے روٹے کھڑے
ہو گئے اور دونو بھائیوں کے کل نیرول میں سے پریم آنسوؤں کی دھارا
بہ نکلی۔

چند

راجو چون سروت جل تن ملت پکا ولی بنی

اتی پریم ہر دے لکائے اچ اسی طے پر بھو تری بھون دھنی
پر بھو ملت اچ اسی سہ موہیں جانی نہیں ایہا کہی

جن پریم اوسنگا رتن دھڑ ملے بر شمشا ہی

کمل کے سمن سندھنیتوں سے پریم آتو بہ رہے ہیں دونو
کے سندھنیت شریوں میں پریم کے مارے کھڑی ہوئی نہ نہیں شو بھا
پوری ہیں تینوں لوگوں کے بھو تری رام چندر جی چھوٹے بھائی بھرت
جی کو اتھائی پریم سے سینے لگا کر لے چھوٹے بھائی بھرت جی سے ملے
ہوئے پر بھو تری شو بھا پارے ہیں جس کی اچھا دھن بہت اچھے سے
کھی نہیں جانی۔ نامہ پر بھو تری بھو تری دھان کر کے ملے رہے ہیں
اور اتم شو بھا پارے ہیں۔

بوجت کہ پاندھی کسل بھرت ہی چن بیگ نہ آوی

سنو سوا سوکھ چن من تے بھن حسان جو پاوی

اب کسل کو کسل ناخدا آرت جان جن درسن دثو

بگورت برہ باریس کر پاندھان موہی کر گھہ لپو

کر پاندھان شری رام چندر جی بھرت جی سے ان کی خیریت
پوچھتے ہیں۔ لیکن آنت کے ملے بھرت جی کے ٹکھ کے چن جلدی
نہیں نکلتے۔ ہے پارٹی اسکو بھرت جی کے اس وقت کے آندکا
کیا ٹکھانہ وہ پریم سکھ من اور چن سے پرے ہے۔ اسے تو ذی
حاشا ہے جو اسے پاتا ہے، بھرت جی نے کہا۔ ہے اودھتی !
آپ نے مجھے دکھی دین جان کر دشمن دیئے۔ اس نے آپ سب طرح
سے طریت ہی ہے۔ دیوگ کے سمند میں وہ تہہ ہونے لگا اس
کو آپ کر پاندھان پر بھو تری اچھا پکا کر بھایا۔ ۲

بنی پر بھو ہر ش ستر دھن بھنے ہر دے لکائی

لکھن بھرت ملے تب پریم پریم وود بھائی
پھر پریم ہو کر پر بھو تری راجندر جی شتر دھن جی کو لکے
سے لگا کر بھلیکے ہوئے۔ تب لکھن جی اور بھرت جی دونو بھائی
پریم پریم سے بھلیکے ہوئے۔ ۵

بھرت اچ لکھن بنی بھنے، راجندر جی سمجھو دکھ ملے
سندیا چرن بھرت سیر نادا، اچ سمیت پریم سکھ پاوا
پھر لکھن جی شتر دھن جی بھلیکے ہوئے اور اس پر کار مل کر
دیوگ سے ناقابل برداشت دکھ کو دور کیا۔ پھر شتر دھن جی سمیت
بھرت جی نے سندیا جی کے چوٹوں میں سر نوایا اور دونو بھائیوں نے
پریم سکھ پایا۔ ۱

پر بھو بھوک ہوئے پریم یاسی، بھرت پریم بھتی سب نامی
پریم آرت سب لوگ نہاری، کو تیک کہہ کر پال کھادی
ایو دھیا پوری کے لوگ پر بھو تری رام جی کے درشن کر کے بہت
بھت پریم ہوئے۔ ان کے دیوگ سے پیدا ہوئے ان کے سب لکھن
میل گئے سب لوگوں کو پریم سے تڑپنے ہوئے دیکھ کر کے دشمن
کر پاندھان شری رام جی نے ایک بھنجا کیا۔

امت روپ پر گئے تھی کالا، جتنھا جوگ ملے سب ہی کر پالا
کر پاندھن شری رگھو بیر بھو کی، کئے نکل زنا ری سبوی
اسی وقت کر پاندھن شری رام چندر جی نے اپنے آپ کو بہت
سے دیوہوں میں پر گٹ کیا اور سب سے ایک سلفہ تیتھا دیوگ لے۔
شری رگھو بیر جی نے کر پاندھن شری سے دیکھ کر بھرت جی کے سب ستریوں میں
کو ٹوک سے بہت کر کے پریم سکھ دیا۔ ۳

چھن جی سب ہی ملے بھو تری، امارم یہ کا ہوئے نہ جانا
ابھی بدھی سب ہی لکھی کر راما، آگلیں چلے سبیل گن دھما
بھو تری چھن بھرت سب مل کر فارغ ہو گئے۔ ہے پارٹی !
اس بھید کو کسی نے نہیں جانا۔ اس پر کار سب کو لکھی کر کے شیل
اور گنوں کے دھام پر بھو تری رام چندر جی کے ٹکے پڑے۔ ۴

کو سب آوی مات سب دھائی، نہ کھ چھو تری دھنیو لوانی
کو شلیا دی سب ماتائیں بھو تری دیکھ کر اس طرح بے قرار ہو

دوڑیں، جیسے نئی بیاہی ہوئی گائیں اپنے پھروں کو دیکھ کر دوڑی ہوں۔ ۵
چست۔

جن دھبوں بالک کچھ جگرہ جن بن پر بس گسبیں
دل انت پر رکھ سروت تھن ٹھکار کدھات بھٹیں
آتی پریم پر لکھو سب رات بھٹیں تھن مرود ہو بدھی کہے
نئی بستم ہتی بزرگ بھٹو تھن ہر شش سکھ اگت ہے
ناتھنی بیاہی ہوئی گائیں پر ادھین ہو کر لپٹ چھوٹے چھوٹے
پھروں کو گھر پر چھوڑ کر تنگ میں گھاس چستہ لکھی ہوں اور شام کی وقت
پھروں سے ملنے کے لئے تھن سے دو دو گاتی ہوئی ٹھکار کر کے تنگی
طرف دوڑی ہوں پر بھٹو نے انتہائی پریم سے سب ماماؤں سے مل کر
اُن سے بہت پرکار کر کے کل بچوں کہے۔ یہ لوگ سے پیدا ہوا تھا گلش
دور ہو گیا اور سب نے بھٹو ان کو مل کر بے حد شکوہ ادا کیا۔

دو

بھٹو تھن ستران رام چرن رتی حسان
رام ہی ملت کسکی ہرے بہت سکھیاں
ستران اپنے تیز کشن جی کی شری رام چرن جی کے چروں
میں پر تھی جان کر ان سے ملیں شری رام جی سے ملنے وقت کی گئی
انچہ من میں بہت شرمندہ ہوئی۔ ۶

لچھن سب مانتھن مل ہر شش اسٹش پائی
کیکئی کہنے پئی پئی ملے من کہ چھوڑ بھونہ جانی
لکشمی جی سب ماماؤں سے ملے اور ان کا آشیرود پا کر بڑے
پر تن ہوئے وہ کیکئی سے بار بار ملے۔ لیکن ان کے من کا غصہ نہیں
جانا۔ ۷

چوپائی

سائنہ سجن ملی بیدھی، چمنہ لاک پرش اتی تھی
وہیں اس کے کچھ کھانا، ہوئے اہل ٹھکار اہی واتا

جانی جی سب ماسٹروں سے ملیں اور ان کے چروں میں
لگ کر انہیں بہت سی خوشی ہوئی۔ سب ماسٹروں میں ان کی خیریت پوچھ
کر انہیں آشیرود سے رہی ہیں کہ گھارامہنگ اُل ہو۔ ۱
سب رگھو پتی ٹھکار مل بھو گسبیں، منگل جان بن جل رو کہیں
کنک کھار اتی اتار رہیں، بار بار پر بھٹو گات نہا رہیں
سب ماماؤں شری رگھو ناتھ جی کے شکوہ گل کو دیکھتی ہیں ان
کی آنکھیں پریم سوسٹل سے بھری ہوئی ہیں۔ لیکن منگل سے جان کر وہ
آنکھوں کو آنکھوں کے اندر ہی اندر روکنے ہوئے ہیں۔ سوسٹل سے
آتی آتاتی ہیں اور بار بار پر بھٹو کے سندھیام شری کو دیکھتی ہیں۔ ۲
نانا بھاننت بھٹو ادھی کر ہیں، پرمانت مل ہر شش کر بھٹیں
کو سلیمانی پائی رگھو جیر ہی، جیوت کر باسندھو ندر بھوکی
اور ایک باکری کی سندھو سندھو گھنا، کپڑا، منی آدی من پر
بھٹو ادھر رہی ہیں۔ سب کے ہر دوں میں پریم آسنہ اندھو شری بھڑی ہے
کو سلیمانی جی بار بار کر پاس کر رگھو شری رگھو دیر جی کو دیکھ رہی ہیں۔ ۳
ہر دے بجا رہی بار بار، کون بھانت، لکنا پتی بار بار
اتی سکھ رگھو مہرے بار سے، لچھن بھٹو مہا بل بھار سے
وہ بار بار من میں وجا کرتی ہیں کہ انہوں نے لکنا پتی راو کو
کیسے بار مہرے یہ وہ لکنا بالک نازک بون ہیں اور راکشش تو بڑے
بھاری مہا بلوان بوجھاتے۔ ۴

دو

لچھن ارو سبتا سہست پر بھٹو ہی بلوکت مات
پرمانت من مچی پئی پئی پائی گات
لکشمی جی اور سبتا جی سمیت پر بھٹو شری راجندر جی کو گولیا
جی دیکھ رہی ہیں۔ ان کا من پریم آسنہ میں ڈوبا ہوا اور شری بار بار
پلکت ہو رہا ہے۔ ۵

چوپائی

لکنا پتی بھٹیں مل نیلا، جامونت انگد سبھ میل
ستو آدی سب باز بھرا، دھڑے دھڑے ہر منج سربرا
لکنا پتی بھٹیں، بازراج سگڑو، نیل، جامونت انگد

مہمان و غیرہ سبھی اتم سوچا و اے بازو و رعل نے منتقل کے منہ پر شری
معاصل کو گئے۔ ۱

بھرت سینہ میل برت نیما، سدا و سب پر نہیں اتی پر بھا
دیکھ نگر باسنہ کے ریتی، سکل سر لہیں پر بھو پندر پتی
وہ سب بھرت جی کے پریم، برت اور نیوں کی بڑی
شرعہ ادب سے حد پریم سے ترفیف کر رہے ہیں۔ اور نگر لوہی لوگوں
سکھ پریم ادا نکھاری کو دیکھ کر اور پر بھو کے جڑوں میں اُن کے پریم کو

دیکھ کر وہ اُن کے شکیل کی سراپا کر رہے ہیں۔ ۲
یہی رگھو پتی سب سکھا لائے، مٹی بدل لاکھو سکل سکھائے
خود بلند کل پوجیم ہمارے، انہ کی کر پا دینج رن مارے
بھرت شری رگھو ناتھ جی نے سب سکھاؤں کو بلایا اور سب کو نصیحت
کی کہ مٹی و شیش جی کے جڑوں میں نمسکار کر۔ یہ گورو شیش جی ہمارے
کل کے پوجیہ گورو ہیں مان کی کر پا سے ہی یہ ہیں ہم نے انکھوں کو لگا کر اپنے
اے سب سکھا شہو مٹی میرے، بھگت میرے سار کہ نہ میرے
مہم بہت لاگ جسم انہ ہاؤ سے، بھرت تہو تہو مٹی اہک پیارے
شری رام جی نے گورو و شیش جی کو مخاطب ہو کر کہا ہے مٹی
شریشٹھ اپنے سب میرے سکھا ہیں، میرے لئے یہ گورو مٹی سکندر سے بار
لکھنا لے جہاد ہیں، میری بھلائی کے لئے انہوں نے اپنا جیون ناپ کر دیا ہے
یہ مجھے بھرت سے بھی بڑھ کر پیلا ہے۔ ۳
مُن پر بھگت مَن سب مجھے، بخش بخش اچھت سکھ نے
پر بھو کے بچن سکھ سب پریم مَن ہو گئے اس طرح اپیل میں
نئے سے بنا سکھ بڑھو ہے۔ ۵

دودھا

کو سلیبا کے چرنہ نہ پتی تنہ نہ نائیو ناٹھ

سبش دینے ہر شتم پریم جسے رگھو ناٹھ

پھر اُن لوگوں نے کو شلیا جی کے جڑوں میں ڈھو دت پر نام
کیا کو شلیا جی نے پرتن ہو کر انہیں آشیراودی کرتے ہوئے رگھو ناٹھ جی
کے سہان پیارے جو۔
سمن پر شری نہ سکھ کل بھون چلے سکھ کند

چڑھی ٹاٹا نہہ دیکھیں نگر ناری نہر بند
جب آنند کند بھگوان شری رام چندر جی اپنے محل کو چلے
اکاش بھو لوں کی بادش سے بھر گیا ہستری پرستوں کے گردہ کے گردہ
چہاروں پر چڑھ کر شری رام جی کے درشن کر رہے ہیں۔ ۸

چوپائی

کنچن کلن پیر سنوارے، بہیں دھر سچ پنج پنج دوارے
مبندن دار پتیا کا کٹیو، سب نہ بناے منگل مہنیو کا
نگر میں پر داسیوں نے آنند سے جان کر طرح طرح کے سندھ
کش سجا سجا کر اپنے اپنے گھروں کے دواڑوں پر رکھے سندھ پتوں
کی جھالیں، اُن تان اور جھنڈے سب لوگوں نے منگل کے لئے بنا کر
لگائے۔ ۱

بیتھیں سکل سکندھ رنچائیں، گچ مٹی رنچ بہ چوک پرائیں
نانا بھانت سمنگل سا جے، ہر ش نگر تان بہہ باجے
خوشبو دار تیل، گچ مٹی تان سے سجا کر بہت سے چوک پرانے
گئے بھانت بھانت کے سندھ گل سا جھلے گئے اور خوشی و آنند
کے ۸ سے نگر میں بہت سے نقادے بن گئے۔ ۲

چہ نہ نہہ ناری بچھاوری کر میں، دیہیں ایس پرش اُپر بھریں
کنچن تھار آرتی تانا، جبتیں سبجیں کہیں تھو گانا
ادھرا دھرا ستریاں اپنے دواڑوں پر سندھ و متوں میں بچھا کر
ہر ہی میں سہاگن ستریاں سون کے نقادوں میں بہت طرح سے آرتی سجا کر
خوشی اور منگل سے سندھ گیت گارہی ہیں۔ ۳

کر میں آرتی آرتی ہر کہیں، رگھو کل مَن و نگر کہیں
پر سوبھا سمپتی کلیانا، نغم سیش سارا بکھانا
لوگوں کے ناشاک اور سنج کل روپی کل بن کو کھلانے والے
سندھ شری رام چندر جی کی آرتی کر رہی ہیں، نگر کی شوبھا، خوشحالی
اور کلیان کا دین ہے شیش جی اور مٹی جی کرتے ہیں۔
تبیو یہ چرت دیکھ ٹھگ رہیں۔ اُمانا س مَن ز کے کہیں،
تو وہ بھی نگر کی وجہ شوبھا کو دیکھ کہتے کی حالت میں ہو جاتے
ہیں، رنچو جی کہتے ہیں، یہ پارتی، ابھیر بھلا سجا رہ منش تو ان گھنٹ
کابیان کیسے کر سکتا ہے؟ ۵

ناری کندہ میں اووہ سر رکھو پتی برہ و نیس

است بھٹیں بگت بھٹیں نرکھ رام را کیس

اووہ کی استریاں کندہ ہیں۔ ایوہ صیا تالا ہے۔ اور
شری رکھو ناتھ جی کا دیوگ سورج ہے۔ اس دیوگ روپی سورج
ہے۔ اس دیوگ روپی سورج کی اگری سے وہ استری روپی کندہ تھجا
گئی تھیں۔ اب اس دیوگ روپی سورج کے غریب جوئے پر شری
رام روپی چندرما کو دیکھ کر وہ پھر کھل اٹھیں۔ ۹

مہر میں سنگ شمشید بہرہ دیگی با جہیں گن زبان

پُر زندی سناؤ کہ بھون چلے بھگوان
طرح طرح کے شمشید سنگ جو ہے ہیں۔ آکاش میں نکاتے
نچ رہے ہیں۔ ان کے استری پڑشوں کو نو نہال کر کے بھگوان شری
رام چند جی محل کر چلے۔ ۱۰

چوپائی
پریچو جانی کیسی لبانی، پر ختم تاس گر گئے بھوانی
تاہی پر بودہ بہت شکوہ دینا، پتی نچ بھون گون ہری کینا
شوجی کہتے ہیں، ہے یا پتی! یہ جان کر کیسی اپنے من میں
نام ہے، پر پو پیل اس کے ہی محل میں گئے اور اسے سجا کر بہت
شک دیا۔ اس کے بھگوان اپنے لوح محل کو گئے۔

کو پانندھو جب مندر گئے، چر زناری سکھی سب بھنے
مگر نیشٹ دوچ لئے بولائی، آج سُدھری سدل سمدا
کہ پاسا کہ بھگوان شری رام جی جب اپنے محل کو گئے تب
لگ کے استری پرش سب سکھی جوئے اس سے گرہ و شمشٹ جی
لے بہرہ میں کو کہ لیا اور کہ لک آج شمشید گھری شمشدون وغیرہ شمشید لگ

۶۔ ۷۔

سب دیوچ دیو پرش الواسن رام چندر پھیں سنگھاسن
میں نیشٹ کے بچ سہائے، سنفٹ کل بہرہ نہ اتی بھائے
اس لئے آپ سب براسن پر حق ہو کر آگیا دیکھئے۔ تاکہ شری
رام چند جی تخت پر بیٹھیں۔ مٹی و ش۔ بٹ جی کے سہاؤ نے بچ سہائے

ہی سب برہمن مٹلی پر تن ہو گئی۔ ۳۔

کہیں بچن مردو پیر انکا، جگ بھیرام رام ابھیشیک
اب مٹی پر بنسب نہیں ٹیجے، نہ راج کٹھن تلک کرتے
برہمن سماج کو مل بچن نہ لگی کہ شری رام جی کاراج تلک
ساری دنیا کو آخند و خند والا ہے۔ ہے مٹی راج اب دیر نہ کیجئے
اور جلدی ہی ہمارا شری رام جی کو راج تلک کیجئے۔ ۴۔

دوا

تب مٹی کیوہ سمنتر سن سنفٹ چلیوہر شائے

رخد انیک بہہ باجی گج نرت سنوارے جائے
تب سنفٹ جی نے سمنتر جی سے کہا، وہ مٹتے ہی پرش
ہو کر چلے، انہوں نے ہا کر فدا ہی بہت سے مقد و گھوڑے اور ہتھی
سجائے۔ ۱۰

جہنہ تہنہ دھاون چٹھے پتی منگل دیہر گئے

ہر ش سمیت سنفٹ پدی سرنائیو آتے
اورادھر اودھر دوق کو بھیج کر منگل سنفٹ میں لگا کر پیر
پرش ہو کر گرہ و شمشٹ جی کے جہوں میں آکر سہر نوا یا۔ ۱۰۔

نواہن پارائن

آٹھواں بوشرام

چوپائی

اووہ سری اتی رچہ سنائی، دیوہر من پرشی بھولائی
رام کہنا سچو کہنہ بکلائی، پر پھم کہنہ انہو ادھو جانی
ایوہ صیا پودی بہت ہی سنفٹ بھائی گئی، دیوناؤں نے
صہوں کی بارش کی چھری لگا دی، شری رام چند جی نے پیر کو ل
لگا کر کہا کہ تم پہلے میرے ستروں کو استنان کر لو۔
سنفٹ بچن جہنہ تہنہ جن دھائے، شکر لودھی سرت انہو

پنی کو دنا نہ جی بھرت نہ نکارے ، رنج کر رام جیہا فریڈ آرے
 یہی جنت ہے سیوک ادھر اور در درے اور کئی کو نشان
 کرایا۔ پھر دیا کے جھڈا شری رام چند جی نے بھرت جی کو بکویا اور
 اُن کی جڈاؤں اپنے انھوں سے کھولا ۲۰
 انھوں نے پر جھو تینید بھائی ، بھگت پھیل کر پال گھوڑائی
 بھرت جی کا گیارہ جھو کو ملانی ، میش کوئی ست نہیں لگائی
 اس کے بعد بھگت و نسل دھوکوں سے بیوں کی طرح پیار کرنے
 والے ، کر پانچو پر جھو شری رگھوناتھ جی نے تینوں بھائیوں کو استن کرایا
 سو کر دیشی جی بھرت جی کی خوش قسمتی اور پر جھو شری رام جی کی طامنت
 کو بیان نہیں کر سکتے ۲۱
 پنی رنج جیہا رام میرا ہے ، گراؤ ساسن ماگ نہا ہے
 کر جین پر جھو جھوٹن سا ہے ، انگ انگ دیکھ ست لاجے
 پھر شری رام چند جی نے اپنی جڈاؤں کو کھولا اور گورو جی سے
 آگیا مانگ کر استن کیا۔ نشان کر کے پر جھو نے کہنے پہنچے اُن
 کے شری کی ٹو جی کو دیکھ کر سینکڑوں کا دیو بھی شرم کے مار پانی
 پانی ہو گئے ۲۲

دوا

سا سنگھ سادہ جانی ہی محنت نرت گرائے

وہیر بسن پر جھوٹن انگ انگ سبے بنائے

رئوس میں سا سوؤں نے جانی ہی کو آدر کے ساتھ فوراً نشان
 کرایا اور اُن کے انگ انگ میں وہیر بسن اور سند گئے بہت اچھی
 طرح سے پہنا دیے ۲۳

رام بام دسی سو بھتی رماروپ گن گھان

دیکھ مات سب ہر شیں جنم پھیل رنج جان

گلوں اور روپ کی گھان شری ستیا جی شری رام چند جی کے
 انجی طرف شو جیہا رہی ہیں انہیں دیکھ کر سب مانا میں اپنے جنم کو پھیل
 جان کر پرسن سو بیج ۲۴
 سندھ کھلیں تھی او سر برہما سو منی برند

چڑھو بھان آئے سب سر پہن سکھ کند
 کاک جھنڈی جی کہتے ہیں ، ایسے نکستی گر کر پانی سے اس وقت
 برہما جی ، خود جی اور شیوں کا سماج اور سب دیوتا ہی انھوں پر چڑھ کر
 آئندہ جھو ان شری رام جی کے درشن کرنے کے لئے وہاں آئے ،

پر جھو بلوک منی من اورا کا رنرت وہیر سنگھان ماگا ،
 رنی سم رنج سو برن نہ جانی ، پھر رام دھرم سرنامی
 پر جھو شری رام جی کو دیکھ کر منی دیشنت جی کے من میں
 پریم اُٹ گیا۔ انہوں نے جھٹ پیٹ وہیر سنگھان منگوایا۔ جس کا صورت
 کے سمان تیج تھا اس تیج کی سندھ کا بیان نہیں کیا جاسکتا ۔
 برہمنوں کو پر نام کر کے شری رام چند جی اُس پر براجمان ہو گئے ۔
 جنک متا سمیت رگھوڑائی ، پیکھ بہر شے منی سندھائی
 بید منتر تب دوجنہ اچکارے ، پھر سر منی جے جتی پکارے
 شری جانی جی سمیت شری رگھوناتھ جی کو دیکھ کر شیوں کی
 منڈلی بہت ہی برتن ہوئی ۔ تب برہمنوں نے وہیر منتر میں کا اچھان
 کیا ۔ اکاش میں دیوتا اور منی سبے ہو ، جے ہو ایسا جکار کرنے لگے
 پر پھرم تلک بسنت منی کہنیا ، پنی سب برہمنہ اُس دینہا
 ست بلوک ہر شیں مہت اری ، با جاد آرئی اُناری
 پھر برہمن منڈلی کو تلک لگانے کی آگیا دی ۔ پھر کر دیکھ کر
 سب مانا میں برتن ہو کر بار بار آئی اُناری ہی ہیں ۲۵
 وہیر نہر وان بیدہ دھرم دیتے ، جاکھ نکل اچھوٹ
 سنگھان پر ترستی جھوٹن سائیں ، دیکھ نہر نہر دھرم جھوٹن
 انہوں نے برہمنوں کو طرح طرح کی قیمتی دستوبیں وان میں دیں
 اور بھکاریوں کو اتنا دان دیا کہ وہ مالامالی ہو گئے ۔ انہیں پھر مانگنے کی باکل
 ضرورت نہ رہی شری رام جی کو سنگھان پر براجمان دیکھ کر دیوتاؤں
 نے نقد سے بجائے ۲۶

چھند

نہج دند جھیں با جیں پیل گندہر بکتر گادی

نا جیں اچھو اچھو پرمانند سر منی پاد میں

الگ الگ سب دیتا سنتی کر کے اپنے ٹھکانوں کو
چلے گئے۔ تب بھاٹوں کا روپ دھان کر کے وید شری رام جی
کے پاس آئے۔ ۱۲

پوچھو سر و کیہ کہیںہ اتی اور کر پانڈھان
لکھنؤ نہ کاہوں مرم کچھ لگے کھن گن گان
کر پانڈھان شری رام چند جی سو کیہ جگہ ان ہیں۔ انہوں نے
دیہوں کو بھاٹوں کے روپ میں پہچان لیا۔ ان کا بڑا اور کیا۔ اس
بھید کو کسی نے بھی نہ جانا۔ وید گن گان کرنے لگے۔ ۱۲

پہنند

جے سگن نرگن روپ انوپ بھوپ سرو منے
دسکندھرا دی پر چند پھر پرل کھل بھیج بل ہنے
اوتار نرسنار بھار بھیج وارن دکھ دے
جے پرنتپال دیال پر بھو سنجکت سکتی نما مہے
سے سگن اور نرگن روپ، ہے اوتیم یق دھن روپ
کا ثانی اور کوئی نہیں ہے) ہے راجاؤں کے سر تاج آپ نے
اپنی قوت بازو سے رادن جیسے پر چند دھما بلوان دشت
اکشس مارا۔ اسے منش شری میں اوتار لے کر آپ نے سنا
کے بھار کو دشت کر کے بھاری دکھوں کا ناش کر دالا ہے۔
شرناگوں کی رکتا کر میا ہے دیا کو پر بھو آپ کی جے مو شکتی
سروپ سنیا جی سمیت ہم آپ شکتیان پر بھو کو پناہ کرتے ہیں۔
تو لبشم مایا بس سر اسرناگ نراگ جگ ہے
بھو نیتہ بھر مت امت دوسلنی کل گرم گن بھرے
جے ناتھ کر کو نا بلو کے تری بلدی دکھ تے نہ ہے
مھو کھیل چھیل دی چھ سم گنہار چھ رام نما مہے
ہے ہری آپ کی پرل مایا کے دوش سب دیتا

مہرت آدمی انچ بھیش انکھ ہنوا دی ہیت

کہیں چیترا چتر منجن دھن اس چرم سکتی لہجے

اکاش میں بہت سے نقارے بج رہے ہیں گندھرو اور
کنتکار رہے ہیں، اسپروں کی ٹولیاں کی ٹولیاں ناچ رہی ہیں۔ دیتا اور
منی پریم آند پارہے ہیں۔ مہرت انھن بشتو گن بھیش انکھ
سومان آدمی سمیت سب چتر چتر، پنکھا، دھنشل تلوار، ڈھال اور
شکتی لے لے ہوئے شو بھاپا رہے ہیں۔ ۱۰

شری مہرت دن کر بنس بھوشن کام بھجھی سدرہی

نوا مہر دھرم گات امبریت سر من موہنی

مکٹ انکھ آدمی پچتر بھوشن انکھ پنہ پرتی سبھے

ابھوج نین ببال ارجی دھنیہ نر نر کھنتی جے

شری ستیا جی سمیت سورج دتھ کی شو بھا سے چھانے

ہوئے ہیں، نئے پانی بھرے بادلوں کے سمان سسکند شری

پر پیلے دشترا سی شو بھا پارہے ہیں، مکٹ کو دیکھ کر میں کے من

بھی مہ میں پڑا ہے۔ مکٹ، اوتار بند وغیرہ عجیب غریب

نیلوروں سے شام شری کا انکھ بھام ہے، کل کے سمان سسکند

غیر ہیں، چوڑی چھاتی ہے۔ ایسی بھجھی میں ہے، دھنشل دھنیش ہیں

جنہوں نے اس سے پہلے شری رام جی کی شو بھا کو دیکھا ہے۔ ۲۰

دوا

وہ شو بھا سماج سکھ کہت نہ بنے کھلیس

بر نہیں سما سسکند شری سورس جان بھیش

کچھ بھجھی راج کر دھی اوہ شو بھا، وہ سماج اور وہ سکھ کہتے

نہیں بنتا۔ سرووی جی بشتی جی اور وہ سدا اس کا دشت کرتے

میں۔ اور اس کا سدا شو بھا ہی اچھی طرح جانتے ہیں۔ ۱۲

بھن بھن استنی کر گئے شری راج دھم
بندی بھیش بید تب آئے چند شری رام

راکشس، ناگ، منٹ اور جڑ جتن بھی کال کرم اور گنوں سے
 صبرے ہوئے دن رات کبھی نہ ختم ہونے والے آواگن کے
 چکر میں بھٹک رہے ہیں۔ بے ناغہ! ان میں سے جن کو آپ
 نے کرپا درشتی کر کے دیکھ لیا وہ ادھیاتمک، ادھی واپک اور
 ادھی بھوتک تینوں پرکار کے دکھوں سے چھوٹ گئے۔ بے
 جنم مرن کی کشیشوں کا ناش کرنے میں کشل، ماہر، شری رام جی
 ہماری رکشا کیجئے۔ ہم آپ کو نکار کرتے ہیں۔ ۲

جے گیان مان بہت تو بھوہرن بھکتی نہ آوری
 تے پائے سرور لہو پاد پل پر تہم دیکھت بری
 بسواس کر سب آس پر ہر اس تو جے ہوئے رہے
 جب نام تو بنو شرم نہ میں بھونا نغہ سو سمر ہے
 جو پیش کو رہے گیان کسا بھیمان میں مست ہوا
 سند بندھن سے چھڑانے والی آپ کی بھکتی کا آدھن کرتے
 رہے ہری! جو گیان پیدو پوتاؤں کو بھی ڈر لہو ہے اس کی بار
 کر بھی وہ اس ادھیہ سختی سے نیچے گرتے دیکھے گئے ہیں۔ لیکن
 جو سب آشاؤں کو چھوڑ کر آپ پر دروہ و فواس کر کھا ایک
 ماتر آپ کے جہول کا داس ہو رہے ہیں۔ وہ آپ کے نام
 کا ہی سمرن کر کے بنا کسی کرم یا سنا آدی گھٹن سادھن کے
 سندس گر سے پار ہو جاتے ہیں۔ ایسے آپ کا ہم سمن
 کرتے ہیں۔ ۳

جے چرن سواج پوجیہ درج سبھ پرس منی پتی تری
 نکھ نرگتا منی بند تا ترے لوک پاوئی سمری
 وھوج کلش انکس جت بن بھرت کٹنگ کن لہے
 بد کنج دوند مکندر ام زمیں نتیہ بھیا مہے
 ہمہ جی اور تنو جی جن جہول کی پوجا کرنے میں جن
 جہول کی شہد وھول کو چھوڑ کر تم رشی کی پتی اہیا تر گئی۔ جن

چروں کے ناخون سے وہ پریم پوتر دیو ندی گنگا جی بہہ نکلیں۔
 جن کی منی بند تا کر تے ہیں اور جو تینوں لوگوں کو پوتر کرنے والی
 ہے۔ جو چرن وھوجا نشان، بھر زبلی، انکس اور کل ان
 آشاؤں سے بیکت ہیں۔ جنہو چرن میں بن میں گھومتے وقت
 کانٹے چھنے سے گھٹے پھٹے ہیں۔ سبھی منگتی داتا! ہے رام!
 بے سنیانہ! ہم آپ کے اہی دو بہن کسلوں کو نت بھکتے
 رہتے ہیں۔ ۴

او بکت مولم اتادی تر و تو پر جاری نگما گم بھنے
 شپ کندھ سا کھا پنچ میں انیک پرن سمن گھنے
 چھل جھل بدھی کٹ مدھن بل اگیل جھبی آشر ت ہے
 پھول پھولت نول نت سندسار بٹپ نما ہے

ویدت ستروں میں کہا ہے کہ سندسار ایک برکش ہے
 پرکتی اس برکش کی چھال کی چار تہیں، جاگرت، سوپن، سستی
 تریا ہیں۔ چھوٹے (چھوٹا) بیاس، جنم، مرن، دیکھ لینی شوک
 اور روگ) ہیں۔ پچیس تھوڑا بھوت، اسکار، بدھی، آد بکت
 دس اندباں، من، پارخ اندلیں کے وٹنے۔ اچھا ویش، سکھ
 وکلا، سنگھات، گتین اور وھرتی) اس برکش کی شاخائیں ہیں
 روکھو بھوت گتیا ادھیاتے ۱۲ اشوک ۵ و ۶) اس کے پتے شمار
 نیتے اور بھول میں جن میں کڑھے اھہ چٹھے دو پرکار کے ہیں
 لگے ہیں جن پر ایک ہا بیل ہے (سودھاد کرم روپی سنسکار)
 جو اسی کے آشرے رہتا ہے جس میں ست نیتے اور
 پھول نکلتے رہتے ہیں۔ ایسے سندسار برکش سروپ کو ہم نمکلا
 کرتے ہیں۔ ۵

جے برسم اجم ادوتیم الو بھو گمبہ من پردھیا دیں
 تے کہہوئل جانہول ناتھ ہم تو سگن جس نیت گا دیں
 کر ونا تہن پر بھوسد گتا کر دیو یہ برما گمبہ
 من بچن کرم بکار تیج تو چرن ہم الو را گمبہ

برہم اچھا ہے، اور بیت (لانی، وحدت) ہے من
 اور جو سے ہی جاتا جاتا ہے اور من سے پہلے ہے جو برہم
 کے لیے سرور کا دھیان کرتے ہیں وہ ہی ایسا کہیں اور
 جانیں۔ لیکن ہے نا تھرا ہم تو آپ کے گھر وہ آپ کی بڑائی
 کے ہی کن گتے ہیں۔ ہے دیا کے جھنڈا پر بٹھا ہے
 مد گنوں کی کھان، اچھے دیو برہم آپ سے یہ در مانتے ہیں کہ
 من بچن اور کر م سے دکھوں کو چھوڑ کر آپ کے چروں میں
 ہی پریم کریں۔

دو
 سب کے دیکھت بید نہ بنتی کینہہ اوار

انتر دھان بھٹے بنی گئے برہم اکالہ
 دیوں نے سب کے بھٹے دیکھتے یہ اوار اوار
 وثریشٹ، بنتی کی۔ پھر وہ چھپ گئے اور برہم لوک کو
 چلے گئے۔ ۱۳

بیتہ منو سمجھو تب آئے تہنہ دکھو میر

بنے کر ت گد گد گر اورت بلک میر
 لاک بھٹندی جی کہتے ہیں۔ ہے گر گرجی! سنئے تب
 شوجی شری رام چندر جی کے پاس آئے۔ اور گد گد بانی سے
 ہستی کرنے لگے۔ پریم کے مارے ان کے شر کے ساری
 وہیں کھڑی ہو گئیں

چوپائی

جسے ام رار منہ سمجھ، بھو تاپ بھیا کل پاپی جنم
 اور دھیں شریس میں بھو، سرنا گت، ناگت پاپی پر بھو
 ہے رام! ہے کھنٹی پتی! ہے جنم من کے ستاپ کا
 ناش کرنے والے آپ کی ہے جو سنار کے بھاری ہے
 سے دیا کل اس سیوک کی کھنٹی ہے۔ ہے اور جوتی ہے
 رما پتی! ہے دیا پاک پر بھیا ہے دیوتاؤں کے سوا ہی آپ
 کی شریں میں آیا بھل اور آپ سے ہی مدد مانگتا ہوں کہ ہے

پر بھو! میری رکشا کیجئے!
 دس سہیں بناسن پاپی بھیا، کر ت وعدہ ماہی بھو بھو
 دھنی چو برہم تینگ رہے، سر پاوک تیج پر چڑھے
 ہے دس سوں اور میں بھیاؤں والے راون کا ناش کر
 کے پر بھو! کا بھاری بھو وہ دکنے دلے اور پر بھو کے ہما
 رگوں کا ناش کرنے والے شری رام جی! اکشسل کے دل
 پنگے تھے۔ وہ سب آپ کے بان دیو پاپی کی تیز پٹیل میں مہم
 ہو گئے۔ ۲

مہی منڈل منڈن چار ترن، دھرت ساکت چاب ترنگ
 مد موہ ہما ممتا، دھنی، گم تیج دوا کر تیج اتی ۱۱
 آپ پر بھو! مدل کا سندھ ترنگا میں۔ آپ مریشٹ
 بان، دھنش اور ترکش دھان گئے مہمے ہیں۔ ہما امکار،
 موہ اور ممتا رینی اندھکار کے ناش کرنے کے لئے آپ موہ

کی روشن اور تیز کرلوں کے سموہ ہیں ۳
 من جات کر ات نہات کئے امرگ لوگ بھوگ سرین
 ہست ناٹھ ناٹھن باہی ہر سے، لاشیا بن بالور بھول ہے
 کام دیو دیو کر ات راجل شکاری، انے منٹش رونی بڑوں
 کے سینوں میں کھوگ رہے بھگ ولاس، رونی تیرا کر کہیں
 مارا گیا ہے۔ ہے ناٹھا ہے ہری! دوشہ رونی بن میں بھولے
 ٹھیکے ان پامر دھیا تیج، پرائیوں کی رکشا کیجئے۔ ۴
 لہو لوگ ہو گئے لوگ مہے بھو، انکھ نرادر کے کھلے
 بھو سندھو انکا دھیر سے نہتے اپد تیج پریم نہ جے کرتے
 لوگ بہت سے رگوں اور کھنٹیوں کے مارے مہے

ہیں۔ یہ سب آپ کے چروں کا اکر نہ کرنے کا بھیل ہے۔ جو
 منٹش آپ کے چرن کھوں میں پریم نہیں کرتے وہ گہرے سندھ
 سمندر میں غوٹے کھا رہے ہیں جو ۵
 اتی دین بلین دیکھی نہت ہیں، جنہ میں پلنچ پر تپتی نہیں
 اور مہم بھو نہت کھنٹی جنہ میں، پریم نہت انت سر تپتی
 جنہیں آپ کے چرن کھوں میں پریم نہیں ہے وہ ساری
 جہاد کھی، لاچار اور ادا اس رہتے ہیں جنہیں آپ کی بیدار کھنٹیوں

کامی ایک ماز سہارا ہے۔ اُن کو سنت جہان اور بھگوان سدا پیارا
کئے ہیں۔ ۶

نہیں راگ نہ لوہ نہ مان مدا، تنہ کے سم میوہ واپسدا
ایہی تے تو سیوک ہوت مدا، منی تیاگت جوگ بھروس سدا
اُن میں نہ وشے واسنا ہوتی ہے۔ نہ لایح ہی ہوتا ہے
اور نہ وہ اپنی بڑائی ہی چاہتے ہیں۔ اور نہ ہی اُن میں ابھیان ہوتا
ہے نہ کو اور نہ کے اُن کو یکساں ہیں۔ ہی سنے منی دوگ کٹھن دوگ
آدک سادھنوں کا سہارا چھوڑ کر بڑے پر سن جو کر آپ کے سیوک
بن جاتے ہیں۔ ۷

مکر پریم نہ تر نیم بیسیں، بدینچ سیکوت سدھ بیسیں
سم مان بزاد اور ہی، غب سنت کٹھنی پچرت نہی
وہ پریم کے ساقہ نیم پوروک (باقاعدہ طہر) پورے
فہط سے) سدا شدھ من سے آپ کے چرن کھوں کی سدا کرتے
رہتے ہیں۔ مان ایمان دعزت بے عزتی، کو یکساں سچ کر دوسب
سنت مہاتما کٹھنی جو کر پتھوی پر دھرتے ہیں۔ ۸

منی مانس پنچ بھرت گھجے، رگھو بیر جہانہ پیرا جے
تو نام جپامی نامی ہری بھور وگ جہانہ مان اری
ہے منیوں کے من بڑی کٹھنی کے بھو سے۔ ہے ہا، نہ جہانہ
اے (جو جہانہ جائے) شری رگھو دیر جی! میں آپ کو بھجتا ہوں
ہے ہری! میں آپ کا نام جپتا ہوں اور آپ کو دندوت پر نام کرتا
ہوں۔ آپ جنم من رومی دوگ کی اکیر دوا ہیں۔ ادا مہنکار خودی
کے آپ دشمن ہیں۔ ۹

گن سبیل کہ پیرم پریم، پر نامی نہ تر شری مہ
رگھو نہ نہ نکند یہ دودھ لکھن، ہی پال پال کیسہ دین جسم
آپ گن سبیل (سندر سوچا) اور کہ پاس کے پریم دھام میں
میں آپ کو سدا پر نام کرتا ہوں، ہے رگھو نندن! آپ جنم من، رگھو
دوگ، راگ دولیش آوی دودھوں کے تھوہ کا ناش کیجئے۔ ہے پتھوی
کی پانا کرنے والے پر بھو! اس دین سبیل پر بھی کو پادشہ کیجئے ۱۰

دوہا
بار بار برما گیتوں ہر شری مہ شری سنگ

پد سروج اپنا مہنی بھگتی سدا مت سنگ
میں آپ سے بار بار ہی دوران مانگتا ہوں کہ مجھے آپ کے
چرن مکھ میں انہی بھگتی اور آپ کے بھگتوں کا سدا مت سنگ
پر اپت ہو۔ ہے لکشی تہی! پر سن جو کر مجھے یہ دند کیجئے۔

برن امانی رام گن ہر شری گئے کیلاش
تیب پر بھو گنہند دوائے سب پر دھمی بھو پرباس
شری رام چندر جی کے گنوں کا درون کر کے پر سن جو کر شری شری
کیلاش پریت کو چلے گئے۔ تیب پر بھو شری رام جی نے ہا نہ لھائوں کو
آرام دہ دیر سے راتیں کے سنے دلا دینے۔ ۱۱

جہاں
منو گھگتی یہ کٹھا پافنی، تری بدھ تا پٹھے بھے داونی
جہا راج کر سبدا اجیشیکا، سنت لہیں تر پریت بیجا
ہے گنہ جی سنے۔ یہ کٹھا سب کو پوز کر کے والی ہے یہ
ادھیانک، اُدھی دلوک۔ اُدھی بھوتک تینوں پرکار کے دکھوں
کناش کرنے والی اور جنم من کے بھے سے چھڑانے والی ہے۔
جہا راج شری رام چندر جی کے شہد راج نلک کی کٹھا سن کر منش دیوگ
اور گیان کو پر اپت کرتے ہیں۔ ۱۲

جے سکام نہ تر نہیں جے گا دہیں، رگھو پتی نا نا بھمی باہیں
شرو رگھو سکھ کر جاگ، ناہیں، انت کال رگھو تہی پر جاہیں
اور جو منش من میں کسی سدا راک پادشہ کی آشا تے ہوئے
سکام بھاو سے بھی اس کٹھا کو سنتے اور گاتے ہیں۔ وہ طرح طرح
کے سکھ اور مال و دولت پاتے ہیں۔ وہ سنا میں دیوتاؤں کو بھی
منش سے حاصل ہونے والے سکھوں کو بھگتہ کر سنا کے بعد شری

رگھو ناخجی کے پریم دھام کو ہاتھ میں۔ ۱۳
منہیں بھگتی پریت اُدھی، لہیں بھگتی سبیتی نشی
کٹھا تہی رام کٹھا میں برنی، سو متی پلاس تر اس دکھ کرنی
ہے سو جیون مکت، دیر لگیہ دان اور۔ بھوگی سنتے ہیں وہ
بالترتیب بھگتی بھگتی اور نہ تے نہ تے بھگت ولاس پاتے ہیں۔ ہے
بھمی راج! میں نے شری رام جی کی کٹھا اپنی بھمی کی تہیج کے مطابق

سنائی ہے یہ کتنا جہنم کے جیسے اور وہ کو مٹانے والی ہے ۳
 ہستی ہمیکسختی و درڑھ کرنی، موہ مذی کہنہ سندر نئی،
 نیت نو منگل کو سس پوری، ہرشت رہیں لوگ سب لڑی
 یہ ویراگ، گیان اور بھگتی بھاؤ کو درڑھ کر سنے والی ہے اور
 موہ رومی مذی سے پاسے ہانے کے لئے سندرنا ہے۔ اور دھیا پوری
 میں نیت نئے منگل ہونے کے سبھی دونوں کے لوگ لکھی رہتے تھے ۴
 نیت نئی پرستی رام پر چنگ، سب گیس جنہ ہی نیت سوئی اج
 منگل بہ پرکار پھر اسے، جو جنہ ان نانا بدھی پائے
 شری رام جی کے جن چن مکھوں میں شری، منیشور لوگ اور
 برہما جی سدا سر جھکاتے ہیں۔ ان میں اور دھیا پوری کے لوگوں کی
 نیت نئی پرستی ہو رہی ہے، بھکادیوں کو بہت طرح کے شراہہ زید
 پہناتے گئے اور برہمنہ نے بھی طرح طرح کے دان پائے ۵

دو

برہما نند منگن کی سب کس پر بھوید پرستی

جات نہ جانے وہ س تنہہ گئے ماس تھ متی
 باز سب برہم آنند میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ سب کی پچھ
 شری رام جی کے چرنوں میں پرستی ہے دن گزرتے انہیں معلوم ہی نہ
 ہوئے۔ بس اسی طرح باتوں ہی باتوں میں چہ باہ گزر گئے۔ ۱۵

چوبانی

بسرے گرہ سپنے ہوں سدا ناہیں، جھکے پردہ منت من میں
 تب رکھو پستی سب سکھا لولا تے، آئے منہ نہ ساد و سرفا تے
 انہیں اپنے گھر بھول ہی گئے۔ سپنے میں ہی ان کی یاد نہیں آتی
 جیسے سنت جہاتوں کے دل میں کبھی بھی دوسروں کی بُرائی کرنے کا
 خیال نہیں آتا۔ تب شری رکھو ناخہ جی نے سب باز سکھا دل کو بلایا
 وہ سب آئے اور شروہا سے پر بھو کو ڈھڑت پر نام کیا۔
 پریم پرستی سمیپ تبھی رے، بھگت سکھا دھرم و دین لکھا رے
 تمہ انی تکیہنی موری سیوکائی، منکھ پریمی بدھی کر دل بُرائی
 شری رام چند جی نے ان کو بُرے پریم سے اپنے پاس
 پٹھایا اور بھگتوں کو سکھ دینے والے کو مل میں کہہ کہ تم لوگوں نے بری

بڑی سیوا کی ہے۔ تمہارے منہ پر نہیں کس طرح تھدی بُرائی کر دے ۲
 تاتے موری کہہ اتی پر یہ لاکے، تم بہت لاگ بھون لکھ تیا گے
 اچھ راج سمیتی بید ہی، اور ہر کہہ پر یار سبھی
 سب ہم پر نہیں کہہ ہی سمانا، میرا نہ کہیں موریہ بانا
 سب کس پر یہ سیوک یہ نیتی، موریں اور کھٹ اس پر پستی
 میری بھلائی کے لئے تم لوگوں نے اپنے کھوں کے کھوں کو
 تیاگ دیا۔ اس لئے تم لوگ مجھے پریم چارے لگ سہہ نہ۔ جھوٹے
 بھائی لاج، مال و مندرج، جائی، اپنا شری گھر پر یار اور شری سب
 تجھے پیاسے ہیں۔ پر تو تم ان سے بھی بڑھ کر پیاسے ہو۔ جھوٹ کہنے
 کی عادت نہیں ہے۔ سیوک سبھی کو پیاسے تھے ہیں۔ یہ نیت ہے۔
 پر پرانو اپنے سیوکوں پر بھلاک ہی بہت سدا نہاد پریم ہے۔ ۴

اب گرہ جا ہو سکھا سب بھوید پرستی

سدا سر بگت سب بہت محل کر ہو اتی پریم

ہے مترو اب آپ سب اپنے اپنے گھر جاؤ۔ بڑے
 درڑھ نیم سے مجھے بھتے رہنا۔ مجھے سدا سر و دیاک اور سب بکا بہت
 کر نیو لا جان کر مجھ میں بہت فداہہ پرستی کرنا۔ ۱۶

چوبانی

سن پر بھوید منگن صوب بھتے، گو ہم کہاں بسر تن گئے
 ایک ٹک رہے جو ر کر آگے، انہیں نہ کچھ کہہ اتی لکھا گئے
 پر بھو کے چن سکھ سب پریم میں منگن ہو گئے۔ ہم کون ہیں۔
 اور کہاں ہیں، ایسی دیہ کی کسی کو بھی سوش نہ رہی۔ وہ پر بھو کے
 سلسلے ہاتھ جوڑ کر کھلی لکھتے دیکھ رہے ہیں۔ بہت نہ ہی پریم کے کلن
 وہ کچھ کہہ نہیں سکتے۔ ۱

پریم پریم تنہہ کر پر بھو دیکھا، کہا بدھ بدھی گیلن بدیشا
 پر بھو سکھ کچھ کہن نہ پالیاں، کسی نئی جملن سروج نہاد ہیں
 پر بھو نے اپنے تئیں جب ان کی پریم پرستی دیکھی تب بہت
 طرح سے انہیں گیان آپدیش کر کے سمجھایا پر بھو کے سلسلے وہ کچھ کہ
 نہ سکے۔ بار بار پر بھو کے چلن مکھوں کو دیکھ رہے ہیں۔ ۲

تب پر بھوکھو شش من مگائے ، نانا ناگ انوپ سسہائے
 لنگریو ہی پر بھوکھو ہی پر ائے ، من بھرت پنج ہاتھ بنائے
 تب بھوکھو نے طرح طرح کے رنگوں کے لٹائی سند گئے
 اور کڑے منوائے ۔ سب سے پہلے لنگریو کو بھرت جی نے اپنے ہاتھوں
 سے بنا سوار کر دیا سوار گئے پہناتے ۔ ۲
 پر بھوکھو پر ریت لچھن پیرائے ، لنگریو ہی لکھوتی من بھائے
 انگہ بنیو رہا نہیں ۔ دو لہ ، پریتی دیکھ پر بھوکھو نا ہی نہ لولا
 پیر بھوکھو شری رام چند جی کی آگیا پارکشتن جی نے لنگریو
 بھیش کو گئے کڑے پہناتے ، جو شری لکھو نا جی کے من کو بہت ہی
 بھلے سا انگہ لکھ لے جس و حرکت میٹھے رہے ۔ ان کے پریم کو دیکھ کر
 پر بھوکھو نے ان کو نہیں بلایا ۔ ۳

دوا

جامونت نیل آدی سب پیرائے لکھو نا تھ

میر دھرم رام انوپ سب چلے نائے بد ماتھ
 جامونت اور نیل وغیرہ دھاروں کو شری لکھو نا تھ جی نے
 خدا اپنے ہاتھ سے گئے کڑے پہناتے ۔ وہ سب اپنے پریم میں شری
 رام چند جی کے روپ کا دھیلن دھوکے ان کے چہروں میں دھوت
 پر نام کر کے چلے ۔ ۴

تب انگہ اٹھو نا ئے سر و سچل نین کر جو رہ

اتی بنیت بولتو بچن منہوں پر پریم کر س بول
 تب انگہ اٹھے ۔ انہوں نے پر بھوکھو کے چہروں میں سر جھکایا
 انکھوں میں آنسو بہانے جوئے ہاتھ جوڑ کر بے حد ماتحت بھرے
 ہوئے اور پریم دس میں ڈوبے ہوئے ہیں بولے ۔ ۵

چو پانی

منو سر و گیار کر پانکھ بندھو ، دین دیا کو آرت بندھو
 مرنی بیر نا تھ مہی بالی ، گلیو تمہارے ہی انکھوں لکھائی
 ہے سر و گیار ہے کو باور لکھو کے سمندر ہے دین دیکھوں
 پر دیا کرنے واسے دیا کو دین بندھو بھوکھو ان امرتے وقت میرا نپا

بالی مجھے آپ کی گود میں ڈال گیا تھا ۔

اس من سرن بڑو سبھاری ، مہی جی تھو بھوکھو تھو بھوکھو
 مہو میں تھو پر بھوکھو گڑ پٹ ماتا ، جادوں کہاں پر پد چلی جاتا
 اس لئے ہے بھوکھو کے تنکاری پر بھوکھو ! میں نے پناہ نہیں
 لے لی پناہ کو پناہ دینا آپ کا نیم ہے اپنی اس نیم کی ریتی کو
 یاد کر کے مجھے نیا گئے نہیں جیکو تو سوامی گرو جی ماتا اور سب کچھ
 آپ ہی ہی ہے پر بھوکھو ! میں آپ کے چہروں کو چھو کر لکھوں

چاؤں ۔ ۲

تھو ہی بچا کر بھوکھو زنا ہالہ ، پر بھوکھو پنج بھوکھو کا ج مہم کا ہا
 بالک گیان مہی بل مہی ، راکھو سرن نا تھ جن دینا
 سہ مہاراج ! آپ ہی دھار کر کہیں کہ آپ کو چھو کر لکھوں
 عیا کیا کام ہے ہے نا تھ ! میں مہی گیان اور دل سے ہیں بالک
 ہوں ۔ اس دین سیکو کو اپنی شرن میں رکھئے ۔ ۳

پنج تھل گرہ کے سب کرہ ہوں ۔ پد پنج بھوکھو تھو بھوکھو
 اس کہ چہروں پر بھوکھو پا رہی ، اب جن نا تھ کہہ کرہ جا ہی
 میں لکھو کی اونٹنے سے اونٹنے سیوا کروں گا ۔ اور آپ کے چہروں
 کھوں کے روشن کر کے سنار ساگر سے پار ہو جاؤں گا ۔ ایسا کہہ کر
 وہ شری رام جی کے چہروں میں گر پڑے اور بولے ہے پر بھوکھو ! میری
 لکشا کیجئے ۔ ہے نا تھ ! اب مجھے لکھو جانے کو نہ کہئے ۔ ۴

دوا

انگہ بچن بنیت سن لکھو تھی کر دنا سینو

پر بھوکھو اٹھائے ارا لٹو سچل نین راجیو
 انگہ کے عاجز بچن سیکو دیا کی حد شری لکھو نا تھ جی نے
 ان کو اٹھا کر چھاتی سے لگایا پر بھوکھو کی آنکھوں میں پریم آنسو
 لکھ آئے ۔ ۵

نچ ارا مال سن منی بالی تینہ پیرائے

دیکھو بھوکھو ان تب بھوکھو پر کار سمجھائے
 تب بھوکھو ان سے اپنے ہر دے کی مالا دستہ اور زن جڑت

زیورات بالی کمار انگ کو پہنا کر اور بہت پر کار سے سمجھا کر ویراں کیا۔ ۱۸

چو پائی
بھرت انچ سو مٹر سمیت، پھٹون چلے بھگت کرت جیتا
انگد ہر سے پریم نہیں فقور، پھر پھر چتہ رام گیس اورا
بھگت کی کرنی گویا دم کے بھرت جی چوٹے بھائی لکشن
جی اور شتر گن سمیت انگ کو کچھ دور تک چھوڑنے چلے۔ اگلے کے
من میں بے حد پریم ہے۔ وہ پھر پھر کشری رام جی کی طرف دیکھتے

ہیں۔ ۱۹
بار بار دھڑ دھڑ پرنا ما، من اس رہن کہیں موسیٰ راما
رام بھون بون چلنی، مسر مسر سوچت، سہس ملنی
اور بار بار دھڑ دھڑ پرنا م کتنے ہیں۔ من میں ان کے بار
باد یہ خیال آتا ہے کہ شری رام جی اب بھی مجھے یہاں رہنے کو کہ
ہیں۔ وہ شری رام جی کی کہ پادشاهی سندربانی اسنور چال اور
نہیں کر شے کی ریتی کو یاد کر کے دیگ کا خیال کر کے دکھی ہو رہے

ہیں۔ ۲۰
پریمو سنج ویکھنے پریم بھائو، چلیں ہر وہ پد پد رگھی
اتی اور سب کی پہنچا ئے، بھیا نہیں بہت بہت پی لکھے
لیکن پریمو کا رخ دیکھ کر بہت سے عاجز ہو گئے کہ کر اور
ہر سے میں پریمو کے چرن کھوں کا دھیان دھر کر وہ چلے۔ بڑے
آد کے ساتھ بارہل کو کچھ دیر تک پہنچا کہ بھائیوں سمیت بھرت

نجد واپس آئے
ترت شکر پوچرن کہہ تانا، بھیا نت سنج کہینے ہونو مانا
ن دس کر لکھوتی پد پدوا، پنی توچرن دیکھو ہوں دلوا
تب ہونا جی نے شکر پوچر کے چرن پڑ کر ایک ہر کار سے
بھتی کی اور کہا، سجد پوچر دن شری رگھو ناتھ جی کے چروں کی
سجوا کر کے پھر میں آکر آپ کے چروں کے صفتن کو لوں گا۔ ۲۱
پہنچے سنج تمہارے پوچرن کہہ بار، سجد ہو جائے کو یا آکارا
اس کہہ پکی سب چلے تونہا، انگد مجھے سجدو سجدو منیتا
سنگ پوچر نہا سہ پوچرن کہہ بار، سجدو منیتا کہہ چہرہ
جا کر کیا دھان شری رام جی کی سجدو سب بارہا ایسا کہہ کر دوا

چل پڑے۔ تب انگ نہ کہا۔ ہے ہنمان ہسنو۔ ۵

دوا
کہیںو دندوت پر بھو سیں تمہارے ہی کیشن کو جوہر

بار بار رگھو نایک اسی سرت کر اپو موہ
میں تم سے ہاتھ جوڑ کر کہتا ہوں، پریمو سے میرا دندوت
پس نام کہنا اور شری رگھو ناتھ جی کو تم میری یاد کرتے رہنا۔ ۱۹

اس کہہ چلیںو بالی ستہ پھر انیو ہونمت
تاس پوتی پریمو سں کی مگن بھگت
ایسا کہہ کر بالی کمار انگ چلے، تب ہونا جی والہیں
ایو دھلاوٹ آئے اندا کہ پریمو سے انگ کے پریم کا ورن کیا ہے
سنگ بھگوان پریم میں مگن ہو گئے۔ ۱۹

کاہسو چاہ کھٹور اتی کو مل کسسم ہو چاہ
چیت کنگیس رام کر سمجھ پر سے کہو کا
لاک بھت ہی جی بھتے ہیں۔ ہے کر گرجی اشری رام جی
کاچیت نخر سے جی کھٹور ہے اور پھول سے بھی نرم ہے تب
کہتے۔ دیکس کی سمجھ میں آسکتا ہے؟ ۱۹

چو پائی
پنی کمریال لیلول نشادا، دیتے بھوشن لب پر سدا
جاہو بھون کم سمن کہہ پو، من، کرم، بچن، پریمو سہو
پھر کیا تو پریمو شری رام چندر جی نے نشاد راج کوہ کو بکا
لیا ملو سہ کہنوں ماو بکوں کے ختے دیئے۔ اور کہا کہ تم بھی گرجو
وہاں میرا سون کرتے رہنا اور میں بچن اور کم سے دہرم کے نشاد

کر تو یہ کا پان کرتے رہنا۔ ۱
تمہو م سگھا بھرت سم بھرتا، سدا رگھو پکاہت سہاتا
بچن سگھا بھرتا سگھا بھرتا، پریمو چرنی بھرتا چرن باری
تم میرے متو ہوا دھرت کے سمان میرے عزیز ہوا
ہو۔ ایو دھیاں کہیں بھی سدا آتے جاتے رہنا۔ بچن من نشاد راج کو

بڑا جہادی سگھ نہوا۔ نیتروں میں آفت اور پریم کے آئندہ اٹھ آئے
 اور وہ پرچھو کے چرون پر گر پڑا۔ ۲
 چرن نمن اُردھر گرہ آدا، پرچھو سبھاؤ پرچھنہ نہاوا
 رگھو پتی حیرت دیکھ پر باہمی، پتی پتی کہیں دھنیہ سگھ راسی
 پھر بھگوان کے چرون کا دھیان ہر دے میں دھر کر دھ گھر
 آیا ادا کر اپنے پر ویا راتوں سے پرچھو کے سہو شیر اور سبھاؤ
 کی آمنتی کر کے ستانی، شرن دھنا غوجی کے اس چرن کو دیکھ کر ادا
 پر دوسی بار بار کہتے ہیں۔ کر سگھ کے جھنڈا شری رام چندر جی دھنیہ
 ہیں۔ ۳
 رام راج پچھیں ترے لوکا، ہر شت بھتے گئے سب سوکا
 بیڑ نہ کر کا ہو سس کوئی، رام پتا پب بشتا لھوئی
 شری رام چندر جی کے شخت پر شینے سے تینوں لوگ پر سن
 ہو گئے۔ ان کے سارے دکھ اور فکر مٹ گئے۔ کوئی کسی سے دشمنی
 نہیں کرتا۔ شری رام پچھ جی کے پتا پ سے قرب کے دونوں سے
 بھید بھاؤ مٹ گیا۔ ۴

دوا

بہن آشرم پنج دھرم نرت بید پتھ لوگ

چلہیں سدا پاویں سکھ سی نہیں بھے سوگن روگ

سب لوگ اپنے اپنے دن اور آشرم میں دیر مایا لے
 مطابق اپنے اپنے کرتویہ کا پالن کر کے لکھ پاتے ہیں۔ نہ کسی کو
 کوئی دکھ ہے نہ ڈر ہے اور نہ ہی کوئی روگ ہے۔ ۲۰

چوپائی

دیوک دیوک بھوتک تاپا، رام راج نہیں کا ہو ہی بیاپا
 سب نر کہیں پر سپر پرتی، چلہیں سو دھرم نرت مرنی پتی
 رام راج میں شاریرک رشر میں کوئی روگ وغیرہ جو ملنے
 سے جو دکھ ہوتا ہے، دیوک رانتھانی گرمی، مردی، بارش و
 بھونچال وغیرہ سے جو دکھ ہوتا ہے، ادا بھوتک (سامپ، شیر،
 دشت سبھاؤ فتنوں اتیادی دوسرے شریروں کی وجہ سے جو دکھ ہوتا
 ہے) تمیل تاپ کسی کو بھی نہیں سکتاتے، سب منش آپس میں شیو

شکر ہیں اور ویدر نبادا کے مطابق اپنے اپنے کرتویہ کا پالن کرتے

ہیں۔

بیا رتھو چرن دھرم جگ ماہیں، پور رہا سینے مہل اگھ نامیں،
 رام بھگتی رت نراؤ نامی، سکل پر ممتی کے ادا بھکاری
 ستیہ (سچائی) ششخ (اندا اور باہر کی صفائی) دیا اداوان
 ان چاروں چرنوں سے دھرم سمند میں پری پوزن سمور ہا ہے،
 سینے میں بھی پاپ لکھنے میں نہیں آتے۔ پُرش اور استری بھی شری
 رام جی کی بھگتی میں ہیں، اور سارے ہی موش پد کے ادا بھکاری ہیں
 الپ حرتیو نہیں کو تپو پیرا، سب سمدھ لپ برج حرتیو پرا
 نہیں ورتو کوئی دکھی نہ دینا، نہیں کوئی ادا بھ نہ لچیں جھینا
 چھوٹی عمر میں کسی کی موت نہیں ہوتی۔ نہ ہی کسی کو کوئی پیرا
 ہوتی ہے سبھی کے شریہ تندرست اور سندر ہیں۔ نہ کوئی غریب
 ہے۔ نہ کوئی دکھی ہے۔ مادہ نہ ہی کوئی لاجلہ ہے۔ نہ ہی کوئی مورکھ
 ہے۔ اور نہ ہی کوئی گھوٹ سے عادی ہے۔ ۲

سب نردھم دھرم رت پتی، نراؤ ناری جیتر سب گئی
 سب کن گھبٹ سب گیلنی، سب کر گھیک نہیں کیت دینی
 کوئی پا بھنڈی نہیں ہے۔ سب دھرم پالن اور پتیہ آتھ
 ہیں۔ پُرش اور استری بھی جیتر اور گن دان ہیں۔ سبھی لوگ گنوں کو
 جاننے والے (ارتھات ستیہ اسیتہ کارنہ سے کرنے والے) نڈت
 اور گیسان دان ہیں۔ سبھی احسان مند ہیں۔ رما اور دھوکے باز کوئی
 نہیں ہے۔ ۴

دوا

رام راج نبھ گیس سنو سچا چر جگ ماہیں
 کال کرم سبھاؤ سبھاؤ گن کرت دکھ کا ہو ہی نہیں
 کاک بھٹڈی جی کہتے ہیں۔ بے پنھی راج گڑا ستیہ شری
 رام جی کے راج میں جتنے جڑ جیتیں جو سندر میں ہیں۔ ان میں سے
 کسی کو بھی کال، کرم، سبھاؤ اور گنوں سے بیدار ہونے دکھ نہیں سکتاتے
 چوپائی
 بھومی پدت ساگر مچھلا، ایک بھوپ رگھو پتی کو سلا

جھون انیک روم پر پی جاسو، یہ پر جھٹا کچھ بہت نہ تاسو
اودھ پتی شری گھو ناخچہ سات سمندر کی روہنی۔

اگر بندھ والی پھنوں کے ایک مانز راہر ہیں۔ اُن کے ایک ایک دم
میں یہ شمار برہماٹ ہیں۔ پھر اگر وہ سات دویوں کے راہر ہیں تو اس
میں اُن کی کونسی جڑائی ہے بلکہ اُن کی کسر شان ہے۔

سوہما جھٹ پر جھو کیری، یہ برنت ہینا گھنیری
سوہما گھنیریں جہنہ جانی، پھر انہیں چرت تہہ پتی جانی
جھگان شری رام جی کے وراث سونپ کی مہا کو سمجھ کر یہ کہنا کہ

وہ سات دویوں والی تو جین کرنے کے برابر ہے لیکن ہے بھی راج!
جہن نے وہ ہما جان بھی لی ہے۔ وہ بھی شری رام جی کی سنسارک

راج لیسلا میں بڑا پریم مانتے ہیں۔ ۲

سوہما جانے کر پھل پر لیسلا، اہیں مہا مئی بروم لیسلا
رام راج کر شکھ سمیلا، مہا مہن نہ سکے پھنیں ساروا

گیو نا اسی مہا کا پھل پر لیسلا ہے، جیتنے یہ مئی راج الیا
کہتے ہیں ریش اور مروتی جی بھی رام جی کے شکھ اور سمیتی خوشحالی
کو جان نہیں کر سکتے۔ ۳

مرتب اور سب پر اپکاری، اوسپر چرن سینگ نرناری
ایک ناری برت سب جھانسی، تے من پنج کرم پتی تنکاسی

سچی نرنار ناری خراڑ ہیں۔ سچی پر اپکاری ہیں۔ دیدان اور
بھیمان برہمنوں کے چرنوں کے سب اس میں۔ منتس سماج میں

سب ایک تپنی برت دہرم والے ہیں رادھات اپنی استری کے
بجیر کسی دوسری استری پر من، بچن بکر سے کبھی بھی کام درشی نہیں

کرتے اس پر کار استریاں بھی من، بچن اور کرم سے اپنے پتی کا بہت
کرتے وال ہیں۔ ۴

دوہا

وڈ جتنہ کہ جھید جہنہ نرتک زرتیہ سماج

جیتنہ من ہی سننے اس راچند کس راج

شری رام چند جی کے راج میں وڈ لہوت سنیا سیں کے
ہاتھ میں ہے اور جھید ناچنے گانے والوں کی منڈل میں ہے جیت

کاشید صوف من کے جیتنے کے لئے ہی سنائی دیتا ہے راج
نیتی میں بکشی دشمن پر فتح پانے کے لئے، صام رو دشمن کو خوش

کر کے صلح کر لینا، دان رکچہ دے کر قابو کر لینا، جھید دشمن کے
نول میں جھوٹ پیدا کر کے اسے قابو میں کر لینا، اور وڈ راج اور

کونی آپا تے نہ رہے تب بالآخر اسے طاقت سے دبا دینا، یہ
چار آپا تے بتلائے گئے ہیں رام راج میں کونی دشمن ہی نہیں

ہے۔ اس لئے جیتنا شبد صوف من جیتنے کے ہی معنی ہیں استعمال
ہوتا ہے۔ کونی اپرا دھلی چور اور ڈاکو ہے ہی نہیں۔ اس لئے وڈ کا

شبد سنیا سیں کے ہاتھ کے وڈ سے کے معنی ہیں استعمال ہوتا
ہے سچی پر جادیل سے شری رام جی کی مدد ہے۔ اس لئے جھید

شبد کا استعمال نایچ اور گانے والی منڈلیں میں سرستال کے جھید
کے لئے ہی استعمال ہوتا ہے۔ ۲

چروانی

جھو لہیں پھر میں سدا تر و کانن، رہیں ایک سنگ گچ پنچان
کھگ مرگ سچ ویر سب رانی، سنبہ پر سپر پرتی ٹھکانی

نوں میں درخت سدا جھوتے پھتے ہیں، مہا مئی اور شیر ایک
ساقہ دیتے ہیں۔ پتھر اور پتھر سبھی نے اپنے اپنے بھاوک ویر بھاوک

کو چھوڑ دیا ہے اور سب آپس میں پریم بھاوک سے رہتے ہیں۔ ۱
گو جہیں کھگ مرگ ناتا برندا اور پھر چر میں بن کر ہیں انندا

سنبیل سر بھی پون بہر مند، مہا مئی کی لے چل مکرندا
پنچھی چھو جاتے ہیں۔ پتھروں کی ٹولیاں کی ٹولیاں بن ہیں بے

خوف آئند سے گھومتی ہیں۔ سنبیل مند اور گھڑت تین پر کار
کی جوا چلتی رہتی ہے، جھوڑے پھولوں کے رس کو لے کر چلتے ہوئے

گنبار کرتے ہیں۔ ۲

لتا ہٹب مانگیں مدھو چو میں، من بھاوک تو دھینو پر مدھو
سسی شمتیں سدا رہ دھرنی، تریا جھتے کرت جگ کے کرنی

مانگنے سے ہی میلیں اور بکشی شبد پد دیتے ہیں۔ بکا تیں
من چا ہا دودھ دیتی ہیں۔ زمین ہری بھری لکھیتی سے سر سبز رہتی ہے

تریا جگ میں ست جگ کی کرنی ہو گئی۔
پگھیں گرنہر ببدھ مئی کھانی، جگد انما جھوٹ جگ جانی

بہتر ہاں سہل ہوں بر باری، سنیل اہل سواد سکھ کاری
سارے جگت کے آتا جگدن شری رام چندر جی پتھوی
کے داج ہیں۔ یہ جان کہ پرتوں نے طرح طرح کی منیوں رتنوں کی
کانیں تل ہر کردیں۔ نریوں میں نام شیشیل، نریل اور سکھ دینے والا
میلا بل بنے گا۔

ساگر پنج مر جاواں رہیں، واہ میں رتن تشنہ نہ رہیں
سر ج سنیل نکل تڑاگا، اتنی پرین دس دسا جیسا گا
سندھیاچی مر پانچا (جہ) میں رہتے ہیں۔ وہ کت دوں پر
دتن پھینک دینے میں جنہیں منشاٹھا لیتے ہیں۔ سارے تالاب
کلوں سے بھر لے رہے ہیں۔ دسوں طواف کے ملکوں میں بے حد خوشی
اور شنتی ہے۔ ۵۔

پدھو جی پور میو کھنہ رتی نپ جینتہ کاج
ماگیں بارو دلہیں جل راج چندر کیں راج
شری رام چندر جی کے کاج میں چندو اپنی امرت مٹی کرکوں
سے پرتھوی کو امرت سے بھر کر دیتا ہے۔ سورج ضرورت کے
مطابق گرم دیتا ہے اور پائل مانگنے سے ہی جل برسا دیتے ہیں۔ ۲۱
چپائی کو تہہ باجی میگو پرتھو کہنے، دان انیک وجہ تہہ دینے
شری پتھو پالک دھرم دھرم دھرم، گن انیت اندھوگ پندر
پرتھو شری رام چندر جی نے کرکوں میں انوشیدھ چھ کئے اور
پرتھو کو بہت سادان دیا۔ شری رام چندر جی دیباگ کے پائے
والے دھرم دھرم دھرم۔ پرتھو کی کتیں گنوں سے بے اور غریب
رہتے تھے سرگ کے راجہ اندر جیسے سکھ بھو گئے ہیں۔ ۱۰

پتی انوکوں سدا رہ ستیا، سو بھاکھان سنیل بنایتا
جانت کر پانندھو پرتھو، سبوت چرن سل من لائی
سو بھاکھان، سوشیل اندھوگ المراج ستیا جی سدا اپنے جی
کی مرضی کے مطابق چنتی ہیں۔ وہ کرپا ساگر گن شری رام جی کی مہا کو
جانتی ہیں۔ لکھن من لکھن کے چیل کلوں کی سیوا کرتی ہیں۔ ۲
جدی گرہ سیوگ سیوگنی، پیل سدا سدا جی پتی
نچ کر گرہ پر سچر جا کتے، رام چندر لکھن لکھن

اگر چہ گھر میں بہت سی داس داسیال ہیں۔ اور وہ سب سیوا
کرنے میں ماہر ہیں۔ تو بھی شری ستیا جی گھر کی سدا سیوا اپنے ہی
ہاتھوں سے کرتی ہیں اور شری رام چندر جی کی آگیا کا پالن کرتی ہیں
جیسی بدھی کر یا سندھو سکھ مانے، سولی کر شری سیوا بدھی جانے
کو سلیا دی سناٹس گرہ ماہیں، سیوگ سے سمنہ مان بدناہیں
جن پر کار شری رام چندر جی کو سکھ دے ستیا جی مہی کچھ کرتی
ہیں۔ یکم کر وہ سیوا کے ڈھنگ کو جانتی ہیں۔ گھر میں کو شلیا وغیرہ
سب سادوں کی شری ستیا جی سیوا کرتی ہیں۔ ان میں اچھا اور
اسکار نام کو بھی نہیں۔ ۴

اگارا بار ہما دی بندتا، جگدھیا سمنت منندتا
شوجی کہتے ہیں، ہے پاتیتی! برہما آدی دیوتا جن ستیا جگدھیا
رجکت کی ماما جی کی بندتا کرتے ہیں۔ وہ ستیا جی سدا آندھوگ پتی
ہیں۔

دوا۔ جاس کرپا کٹ چھ سر چاہت جیت نہ سوئے
وام پدا بند رتی کرت سبھا وہی کھوئے
جن آوتھن ستیا جی کی کرپا شری کو برہما دی آدی دیوتا چاہتے
رہتے ہیں۔ لیکن وہ ان کی طوت، دھنیں بھی نہیں۔ وہ ہی جانی جی اپنے
اس سبھا کو جیو کر شری رام چندر جی کے چیل کلوں میں سدا پرتی
کرتی ہیں۔ ۲۲

چوپائی، سیوہیں سالو کول رب بھائی، رام چرن رتی اتی ادھیکانی
پرتھو مکھ مکھ مل پلکت رہیں، کھنوں کرپال ہم ہی کچھ ہیں
سبب بھائی شری رام جی کی مرضی موافق ان کی سیوا کرتے ہیں۔
شری رام جی شے چرن میں ٹوٹ چوہ کران کا پریم ہے۔ وہ سدا بھو
کے مکھ جیسے سندھو مکھ کی طرف دیکھتے رہتے ہیں کہ کرپا شری رام جی
ہمیں سیوا کرنے کی آگیا دیں۔

دامک ہم بھر آتنہ پر پرتی، نانا بھانت سکھا میں ننتی
ہر شت رہیں نگر کے لوگا، گر میں سکھ لکھ لکھو
شری رام چندر جی بھی بھائیوں پر بڑی پرتی کرتے ہیں۔ انہیں
طرح طرح کی نیتی کا اپدیش کرتے رہتے ہیں۔ نگر کے لوگ سدا پرتن

رام جی کے گنوں کی کتھائیں پوچھتے ہیں۔ اور منہ مانا جی اپنی سندھ
مبھی سے ان گنوں میں اپنے آپ کو گھوڑا کران کا درن کرتے ہیں۔
شری رام چندر جی کے نزل گنوں کو سنکر وہ تو بھائی بہت ہی
پریشان ہوتے ہیں۔ اور منہ مانا جی سے بار بار پوچھتی کر کے ان گنوں
کی مہما کو سنتے ہیں۔ ۳

سب کس گروہ کو ہمیں پُرانا، رام چرت پالہ، بدھی نانا
نوا منہ داری رام گن کا نہیں، کہہ نہیں دے کسی جاہ جانی نہیں
مگر میں گھر گھر میں پلنگ اور بھگوان کی طرح طرح کی پوزیٹ لائوں
کی کتھا جوتی ہے۔ پرش اور استری سبھی شری رام چندہ جی کا گن گان
کرتے ہیں مادہ سب آسند میں اتنے مگن رہتے ہیں کہ دن رات
گزرتے انہیں معلوم نہیں ہوتے۔ ۴

دہا :- اودھ پوری باسنہ کر کے سمیٹا استہاج
سہس شیش نہیں کہہ سکیں جتنہ نرب رام برج
جہاں بھگوان شری رام چندہ جی خود راہ ہو کر سو بھا پاسے
ہیں ماس اودھ پوری کے نو اسیل کے سکھ اور ستھالی کا دفن تو
ہزاروں شیش بھی نہیں کر سکتے۔ ۲۶

چوہائی :- ناروادی سکندادی منٹیا، اور سن لاگ کو سلاو دھیا
دن پرتی سکل اچو دھیا آدھیں، دیکھ کر گھر آگ لہوڑ ہیں
ناداد اور سنک آدی منیشور سب اودھ پرتی شری رام جی کے
درشن کے لئے ہر روز ایو دھیا آتے ہیں اور اس دیہ نگری کو دیکھ کر
ویراگہ معمول جاتے ہیں۔ ۱

حیات روپ منی ارجت اباں نانا رنگ مگر کچھ دھاریں
پرچہ چنہ باس کوٹ انی سندھ، ارچے کو گھوڑا رنگ رنگ
زننل سے جڑی جوتی منہ ہی اٹا باں ہیں۔ ایک رنگ اور
خو بھدتی کے دھانچے میں دھل مہنی ان کی چھتیں ہیں۔ کے چاروں
طرف سندھ چار دیواری ہے جس پر سندھ رنگ رنگے برج ہیں۔ ۲۰
نو گرہ نکھانیک نانی - جن گھیری امر روتی آئی
ہم ہی پھر رنگ رچت کچھ ناچا - جو بلوک منی برمن ناچا
مانو تو گروہوں نے بھابھادی لاؤٹا اکٹھا کر کے آکر امر روتی کو
گھیر لیا ہو۔ زمین پر مٹروں میں طرح طرح کے قیمتی پتھروں کے خریش

رہتے ہیں اور دیو تال کر جی کھنڈ سے پراپت ہونے والے بھوگن کو
بھوگتے ہیں۔ ۲

اھنسی بدھی ہی منوات ہمیں شری رگھو بیر جی کی تحسین
دو مے رت سندھ سینا جہے، لوگس بید پلانہ گانے
وہ دن رات بہا جی سے پراپت کرتے رہتے ہیں اور ان سے
شری رگھو ویر جی کے جہاں میں پرتی جاتے ہیں۔ نو اور گن دو پتر
سینا جی کو بید ہونے - جن کا دیل اور پڑاؤں نے دل کیا ہے۔
دو دو بجتی بجتی گن سندھ، امر جی کی جب منہ انی سندھ
دو مے رت سندھ پرتی گے، ایسے روپ گن میل گھنیرے
وہ دو فہی مشہور فارح، منکر المزاج اور گنوں کے گھر ہیں اور
بے حد خوبصورت ہیں سالو بھگوان کے ہاں کس سوپ میں باقی بھائی
کے جی مدہ پتر بید ہونے جو پتر ہی سندھ گن دان اور نیک سجھا
تھے۔ ۴

دہا :- گیان گرا گو تیت اراج بابا من گن پار !
سو مے سچا اند گھن کر زچرت اوار

جو بدھی، بابی اور اندریوں سے پرے ہیں۔ اجنا ہیں بابا
میں اور گنوں سے پرے ہیں۔ وہ سچا اند گھن بھگوان اتم منش لیا گوتی
بید پراں لیشٹ بھانے۔ منی رام پد پدی سب جانیں
پرا تہ کال سرچو کر مچن - بیٹھیں سچا سندھ دروج مچن
مچج سوری سے جو ندی میں اشٹن کر کے برہمن اور نیک
پرشوں کے ساتھ بھگوان سبھا میں بیٹھے ہیں گورو دشخت جی وید
اور پڑاؤں کی کتھائیں کہتے ہیں اور سب کچھ جانتے ہوئے جی سرگیا
مریا دا پر تو تم را مہیلا تر شر دھاسے سنتے ہیں۔ ۱

انجھہ سچت بھوجن کر میں، دیکھ سکل جنہیں سکھ ہیں
بھرت سرو من دو تو بھائی، بہت پون ست پون جانی
جو بھیں بیٹھ رام گن لگا ہا، کہہ ہونک سستی او کا ہا
سنت کل گن انی سکھ پادیں، بھو دی بھو دی کر نے اہل میں
شری رام چندہ جی کو ساتھ لے کر بھوجن کرتے ہیں۔ انہیں دیکھ
کر سب مانتا ہیں آسند سے بھر پور جہاں ہیں۔ بھرت جی اور شر گن
جی دو بھائی منہ مانا جی کے ساتھ باہمچل میں جا کر اور وہاں بیٹھ کر شری

لکھے ہوئے ہیں۔ جنہیں دیکھ کر سریشٹھ منیڈل کے من بھی سو ہے جاتے ہیں۔ ۳

دھول دھام اور پنجو جیت کلس منہوں ربی سسی ٹی نڈ
بہر منی رچت جگر لکھا بھلا نہیں، گرہ گرہ برتی منی دیت کر اہیں
اہل محل تھے اُن کے ہیں کر اکاش کو کچم رہے ہیں۔ محلوں پر
کے کاش اپنی سندرنا سے ڈانڈو پر چند ما کے پر کاش کا بھی زور
کر رہے ہیں۔ بہت سے ترق جڑت جھرو کے شو بھا پار ہے میں اور ایک
گھر میں مینوں کے ذیک شو بھا پار ہے ہیں۔ ۴

چند۔ منی دیپ را جہیں بھون بھرا جہیں ہر میں بدو پرچی
منی کھنڈ بھیت ریچی برچی کنگ منی مرکت پھی
سندر منور مند را جت اجڑ چو بیٹک رہے
پرتی دوار دوار کیا پٹ پٹ نہتے بہر بھر نہر کھنڈ
گھروں میں مینوں کے ذیک شو بھا پار ہے ہیں۔ ٹوٹوں کی
بنی ہوئی دیوڑیں چیک رہی ہیں۔ تھوں سے جڑی ہوئی سونے کی دیوڑیں
ایسی سندر ہیں مانو خود بید ہا جی نے اپنے ہاتھوں سے بنا سندر کر
رجانی سہل، محل سندر اور منور میں۔ سندر سنگ مرمر کے بنے ہوئے
آج ہیں۔ ہر ایک گھر کے دروازے پر بہت سے تراشے ہوئے
ہیروں سے جڑے ہوئے سونے کے کوڑے ہیں۔

دوا۔ چار چتر سال گرہ پر پتی، لکھے بنائے
رام چرت ہے زکھ منی تے من لہیں چکرائے
گھر گھر میں سندر چتر شا لائیں (تصویر گھر) ہیں۔ جن میں
شری رام جی کے چتر برہمی سندرنا کے ساتھ سنوار کر بناے ہوئے
ہیں۔ جو دیکھنے پر منی لوگوں کے چت کو لپی لیتے ہیں۔ ۵
چو پانی۔ سمن بائیکا سہیں لگانیں، بیدہ بھانت کہ جتن نہاں
نات لیت بہر جات سہاں ہیں، پچھ لیں سدا بہنت کرنا ہیں
سبھی لوگوں نے الگ الگ قبول کی پچھو لڑیاں بنا کر سنوار کر لگا
رکھی ہیں۔ جن میں بہت سی سمن کی سندر منور ہیں سدا بہنت کی
طرح پھولتی رہتی ہیں۔

گنجت دھکر مکھ منور، مارٹ تری بدھ سدا بہر سندر
نا نا کنگ بالکنہ جیا تے، بولت مدھرا تات سہائے

جن پر منور شبد سے بھونے کنگار کرتے ہیں۔ سدا مینوں پر کار
کی سندر دایو جتی تتی ہے۔ بچوں نے طرح طرح کے پتھیں پال رکھے
ہیں۔ جو پتھیں ٹر سے چھپاتے ہیں۔ ادا جب اڑتے ہیں تو بہت
ہی سندر لگتے ہیں۔ ۶

مونس سارس پاراوت، بھون پر سو بھاتی پاوت
تہنہ تہنہ دیکھیں بچ چھپا لیں، بہر بدھ کی کھنڈ زت کر اہیں
مونس سارس اور کبوتر گھروں کے اوپر بڑی ہی شو بھا پاتے
ہیں وہ پتھیں اور ہر اکھ شراف پھنتوں اور دیوڑوں میں جب اپنے
سایہ کو دیکھتے ہیں تو وہ بہت پرک سے میٹھی تان سے چھپاتے ہیں لہ
خوشی میں ناچتے ہیں۔ ۷

سک سار کا پڑھا وہیں بالک اکھو دام رکھوتی جن پاک
راج دوا لکل بدھ چارو، بیٹھیں چوٹ چوٹ چوٹ چوٹ
بالک طوطے اور مینا کو پڑھاتے ہیں کہ کہو۔ "رام" رکھوتی
جن پاک سدا راج دوا سب پر کار سے سندر ہے۔ لکھیاں چوڑا ہے
اوسا زار سبھی سندر ہیں۔ ۸

چیت
باچار پر نہ بنے برنت بستو بنو گتھ یا بے
جہنہ بھو پ رانا اس تہنہ کی سمیدا کے گائیے
بیٹھے بجا ج مراف بنک انیک منہوں کسیر تے
سب سبھی سب سچرت سندر ناری ز سندر جڑ کھجے

بازار تے سندر ہیں کہ اُن کی سندرنا کا دفن کرنے نہیں
نتا۔ وہاں چیزیں بخیر ہی دام کے بل جاتی ہیں۔ جہاں خود دکشمنی تتی
بھگوان شری رام چندر جی راہ محل وہاں کی سمیتی کا دفن کس طرح
ہو سکتا ہے۔ ہزارہ صرف وغیرہ جو پاری بیٹھے تھوئے ایسے جان
پڑتے ہیں۔ نا بہت سے کسیر محل، استری و پرتش، نیچے اور
بڑے جو بھی ہیں۔ وہ سب سندر، سدا چاری اور سکھی ہیں۔

دوا۔ آتر وکسی مسر جو بہر نزل جل کجھیر
باندھے گھاٹ منور سولپ پنگ نہن تیر
آتر کی طرف مسر جو ندی بہر رہی ہے جس کا جل نزل اور
گہرا ہے اُس پر منور گھاٹ بنے ہوئے ہیں۔ کناروں پر ذرا بھر

بھی کیجیٹہ دیکھنے میں نہیں آتا - ۲۸

چو پانی :- دوڑ پھر اک رچر سو گھاٹا چہنہ چن چن جی گچھا
پچی گھٹ پر مٹھنہ سرنانا، تھال پرش کر میں اسنا
کچھ دوری پر ایک الگ سڈر گھاٹ ہے۔ جہاں گھوڑوں
اور اٹھیلوں کے جھنڈ کے جھنڈ پانی پیا کرتے ہیں۔ جل بھرنے
کے لئے بہت سے الگ سڈر گھاٹ ہیں۔ جو دیکھنے میں بڑے
ہی منظر ہیں۔ وہاں پرش نہاتے ہیں - ۱

راج گھاٹ سب بدھ جی سڈر برا چھین تھال پرل جادو
پتھر تیر دیونہ کے مندر پرش پچی گھٹ پرش
راج گھاٹ سب پرکار سے سڈر اور اتم ہے۔ جہاں چار
دروں کے پرش اٹھان کرتے ہیں۔ سر جو کے کنارے دیونہ

ہیں جن کے چاروں طرف سڈر باغیچے ہیں - ۲
گھٹہ گھٹہ سرنانا تیر اوکسی، بھین گیان رت جی سنیاسی
تیر تیر تیر کا سہائی، بوند بوند بوند بوند لکائی
کھین کھین سر جو کے کنارے پراداسین، گیان وان،
مینی اور سنیاسی رہتے ہیں تلی کے بہت سے سڈر پودے
میں سے کنارے پر لگا رکھے ہیں - ۳

پرشو پھا کچھ بیلن نہ جانی، باہر پرش پرش پرش
دیکھت پیری اٹھل لکھ بھاگا، بن امین یا پکا نراگا
ننگ کی شوبھا تو کھی ہی نہیں جاسکتی۔ لکھ کے باہر ہی بہت

سڈر تھاپے۔ اس ٹوری کے درشن کرتے ہی سارے پاپ بھاگ
جانے ہیں۔ وہاں بن باغیچے باقیال اور تالاب شوبھا پار ہے
چھند :- باپیں نراگ انوب کوپ منور ہریت سو ہمیں
سو بان سڈر نیر نزل دیکھ سڈر مینی مو ہمیں
بہر رنگ کچ انیک لکھ کو جہیں مدھپ کجاریں
آرام رمیہ یک دی لکھ رو جی پتھک تنکا ہیں

بے مثال سڈر بانو لیاں، تالاب اور کنوئیں شوبھا ہے
رہے ہیں۔ جن کی سڈر پٹھیلوں اور نزل جل کو دیکھ کر دینا اور مینی
بھی موہت ہو جاتے ہیں۔ انیک رنگ کے کل تالابوں میں
کھلے ہوئے ہیں۔ بہت سے چھپ چھپا ہے۔ اور بھونکے کجارج

کور ہے ہیں بے حد دکش باغیچے کوئل وغیرہ چھیلوں کی سند
آواز سے مانو لکھروں کو بلار ہے ہیں -

دو :- رہا نا تھ جہنہ راجا سو پیر بلن کہ جلیے
انیما وک شک سمیدار میں اووہ سب چھا
خود لکشی کے سوامی جہاں کے راجہ ہوں۔ اس ننگی
شوبھا کا درشن کس طرح کیا جاسکتا ہے؟ انیما آدی سڈھیاں

اور سب سکھ سمپتی الودھیا میں چھا رہی ہے - ۲۹
چو پانی :- جہنہ تھنہ نرا گھٹ مینی گن گاویں، ہویہ سب پرش
بھونک پرش کینی پالک رام ہی شوبھا بل روپ گن رامی
لوک اور ادر شری رگھو نا تھ جی کے گن گانے میں اووہ
کر آپس میں ایک دوسرے کو مہی نصیحت کرتے ہیں کہ شرن گھٹوں
کی پالنا کرنے والے ہوں ان شری رام چند جی کا بھجن کرو۔ شوبھا
شیل روپ اور گھٹوں کے پھل شری رام جی کو بھجو -

جلج بل جی بیا مل گات ہی، ایک نین اووہ لک ہی
دھرت سر پر جیاب لو نیوی، سنت نچ بن لی رتھ پری
کھل نین شنیام شری شری رام جی کا بھجن کرو۔ جو پر بھونکوں
کی اس طرح رکشا کرتے ہیں۔ جس طرح کہ پلکس آنکھوں کی،
ان شری رام جی کا بھجن کرو۔ سنت روپنی کھل بن کے لئے سورہ
روپنی رندھیر شری رام جی کا بھجن کرو - ۲

کھل کھال بیاں لکھ گات راجی نکت رام کام مھنہ جی ۴
لو بھ موہرک جو تھ کرانت ہی، من سج کی ہری گن کھلا ہی
کال روپنی وکال سانپ کو کھا ڈالتے والے شری رام روپنی
گر جی کو بھجو، لکھ کام بھاو سے پر نام کرتے ہی ممتا کا ناش کرنے
والے شری رام جی کو بھجو، لو بھ، موہر روپنی لپٹوں کی لویوں کے
ناش کرنے والے شری رام روپنی بھیل کو بھجو۔ کا بدلو روپنی ہاتھی کے
لئے شری روپ اور بھگتوں کو سکھ دینے والے شری رام جی کو بھجو - ۳

سنگیہ سوک نیر تھ بھا لوسی، وچ گھن گھن دھن کر سالی
جنگ شنیام شری رام جی کا بھجن کرو۔ بھونک بھونک ہی
شوبھا اور شوبھ روپنی بھانڈا حکار کو ناش کرنے والے سورہ
سروپ شری رام جی کو بھجو۔ راکشش روپنی کھنے بن کو بھونک کرنے

بھانت بھانت کے کرم گن، کمال اور سبھاؤ پر چکرو
ہیں۔ جی شری رام رُپنی سوویہ کے پرکاش میں کبھی ٹککھ نہیں پاتے
حد، مان، مود اور اسکا رُپنی چوروں کی رام رُپنی سوویہ کے
پرکاش میں دل نہیں گنتی۔ ۳

دھرم تر ڈاگ گیان بگیانا، اے چنچ کے پرچھی نانا
سکھ سنشوش براگ بیک، بگنت صول اے کوک انکا
دھرم رُپنی تالاب میں گیان دگیان رُپنی طرح طرح
کے کھل کھل گئے۔ سکھ سنشوش، دیراگیہ اور دیکھ رُپنی بہت
سے چکے شک، رہت مر گئے۔ ۴

دو:۔ یہ پرتاب رُپنی جاگیں اور جب کوے پرکاش
پہلے باو حصیں پر ختم جے کہے تے پام میں ناس
جمن کے ہرے میں یہ شری رام پرتاب رُپنی سوویہ
پرکاش کرتا ہے۔ اُن کے ہرے میں دھرم، گیان، دگیان،
سکھ سنشوش دیراگیہ اور دیکھ بڑھ جاتے ہیں۔ اور پہلے کہے
ہوئے اودیا، پاپ، کام، کرو دھو، کرم، کال، گن، سبھاو
حد، آدی لٹھ ہو جاتے ہیں۔ ۵

چوپائی:۔ بھرتنہ بہت رام ایک بار، سنگ پریم پریم کھلا
سندرا میں دیکھیں گئے۔ سب کو بہت پوتے
ایک بار بھارتی بہت شری رام چندر جی پریم پیلے پین
کمار شری جمنان جی کو ساتھ لئے سندرا باغیچہ دیکھتے تھے وہاں
کے سارے درخت چھلے ہوئے تھے اداں میں نئے نئے
پتے اور کوئی بھی ہوئی تھیں۔ ۱

جان سے سنگ اوک آئے، تیج تیج گن میل سہاے
برہما نند سدا لے لیتا، دیکھت پالاکھ کالیا
موقع غنیمت جان کر شک آدی منی آئے۔ جوتیج کے
ڈھیر سدا گن اور شیل وائے ہیں۔ وہ سدا برہما نند
دوبے دہتے ہیں۔ دیکھنے میں تو وہ بالک ہی جان پیتے ہیں
لیکن وہ بڑی عمر کے ہیں۔ ۲

رُپ دھرم جمن چار پو بیدا، سدا رسی منی بگنت جیوا
آسا نسن میں یہ غنہ ہیں۔ دیکھو تہی چرت تہی تہ ہیں۔

وائے اگنی رُپ شری رام جی کو بھو جمن مران کے بھے کو نانش
کرنے وائے شری جانکی جی سمیت شری رُپنی ویر جی کا بھجن کہیں
نہیں کرتے ہم۔

بہرہ باسنا مسک ہم رسی ہی سدا ایک رس اچ انبا ہی ہی
منی رُپن بھجن ہی بھاری، تلمسی داس کے پرچھو سی اوار ہی
بہت سے داسا رُپنی مجھوں کے نانش کرنے وائے شری
رام رُپنی رن کے ڈھیر کو بھو، سدا ایک رس اجنا اواناشی، بھو شری
رام جی کو بھو منیوں کو آند دینے وائے ادا دھرتی کے بھار کو دور کرنے
وائے شری رام جی کو بھو تلمسی داس کے دیا تو پرچھو شری رام جی
کو بھو۔ ۵

دو:۔ ایہی بدھی نگر ناری نر کہ میں رام گن گان
سافو گول سب پر رہیں سنت کر پاندھان
اس پر کارنگ کے استری پرنش شری رام جی کے گن گان
کرتے ہیں۔ اور کر پاندھان شری رام جی سدا سب پر رہے حد رہن
رتے ہیں۔ ۲۰

چوپائی:۔ جب تے رام پرتاب کیکیسا، اوت بھو پرتی پرل بنیلا
پور پرکاش رہیہ اوتل لوکا بہنہ سکھ بہن من سوکا
کاک بھنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے پنجھی راج گڑ جی! جب
سے لیم پرتاب رُپنی جہان تیجوی سوویہ ملکوں سوا ہے۔ غب
سے تیجوں لوگوں میں پورن چرکاش بھر گیا ہے۔ اس سے
بہت سے جیوؤں کو سکھ اور بہت سے جیوؤں کے من میں شوک
تھا۔ ۱

جمنہ سوک تے کہیں بھانی، پر ختم اید باسنا لانی
اگھ اوک جوتہ تہہ گانے راکام کرو دھ کیرو چانے
جن جیوئل کو شوک ہوا، اُن کا بیان کرنا میں۔ چاروں
طریف پرکاش بڑھتے سے پہلے تو اگیان رُپنی اندھیری رنگت کا
نانش ہوا۔ پاپ رُپنی اتو بھرا دھر چپ گئے۔ ادا کام کرو دھ
رُپنی مکھیاں مڑھیاں تھیں۔ ۲۰

بیدہ کرم گن کال سبھاؤ، اے چکرو کہیں نہ کاو
منسرا مان مود مد چرلا، انہر کھنر نہ کو نھل اورا

اُن کا رُوب کیا ہی سندر ہے۔ بالو چاندل وید ہی سنش
شریو جھارن کے ہوئے ہوں۔ وہ مٹی کسم پشی ہیں۔ ادا لک کا بھید
بھیدو بالکل دُر ہو گیا ہے۔ اُن کا جو پر بھو پر دشاں ہے۔ مانو ہی
اُن کے بستر ہیں۔ جہاں شری رگھو ناتھ کی لیسلاؤں کی سندر کتھا ہوتی
ہے۔ وہاں جا کر وہ اسے منہ دے رہی تھیں ہیں۔ بس ایک مازان کو بھی
نفل رہتا ہے۔ ۳

تہاں رہے سنگ آدی بھوانی، جہنہ گمٹ سمجھوٹی برگیانی
رام کتھا مٹی پر بہہ برنی، گیان جونی پاوت جے آدی
پتھو جی کہتے ہیں۔ ہے بھوانی ایک سے سنگ آدی مٹی اگت
مٹی کے تھرم میں رہتے تھے، سریشٹھ مٹی اگت جی نے شری رام جی
کی لیسلاؤں کی پرت ہی کتھا نہیں کہی تھیں ماری لکڑی کے سمان گیان
رہی لکٹی کو پیدا کرتی ہیں۔ ۴

دو باہ۔ دیکھ رام مٹی اگت ہرش وندوت کیلئے
سو اگت پچھ پیت پٹ پر بھو جی کہتے دیکھے
سنگ آدی مٹیوں کو آتے دیکھ کر شری رام چند جی نے برتن
موگر وندوت کی اور اُن کا سو اگت کر کے اُن کی خیریت پر چھ کر بھو
نے بٹھنے کے لیے اپنا بیتا مہر بھیا دیا۔ ۵

چو پائی تینہ وندوت تینہ بھائی، بہت پل سنت سیکھ اویہ کائی
مٹی رگھو پتی بھی اہل بلوکی، بھٹے ملن سکے نہ روکی
پھر مہان جی سمیت تینوں بھائیوں نے وندوت کی سب
کو طرافد ہو رہا ہے، مٹی رگھو ناتھ جی کی بے مثال شوبھا کو دیکھ
کر اسی میں ملن ہو گئے جوہ من کو روک نہ سکے۔ ۶

سبیل گات سروہ لوچن، سندر تا مہندر بھو جی
ایک ٹک رہے بخش نہ لافیں، پر بھو کر جو دیں سیں لافیں
سندر وندھن سے چھڑانے والے شام شری کل نین سندر تا
کے وہاں شری رام چند کو مٹی ٹکٹ کی لکے سکے کی حالت میں کھڑے
دیکھتے رہ گئے وہ آنکھوں کی پلک بھی نہیں ہارتے اور پر بھو ہاتھ جوڑ

کر سر بھجھا کر رہے ہیں۔ ۷
تہنہ کے دسا دیکھ رگھو پیر، سروت نین جل پلک سر برا
کر کچہ پر بھو مٹی پر بھیا رکے، پر مہر مہر بن اچا دے

اُن کی پریم ملن دشا کو دیکھ کر شری رگھو ناتھ جی کی آنکھوں سے
پریم آنسو بہنے لگے۔ اور اُن کا شری ریکٹ ہو گیا۔ اس کے بعد بھو
نے ہاتھ پکڑ کر سریشٹھ مٹیوں کو بھیا یا اور پر مہر مہر بن گئے۔ ۸
آج دھنیہ میں مہو مسکرا، پتھو پل دس جاہیں لکھ بھیا
بڑے بھاک پاپ پرت نکا، ہنہیں پر یاس ہرین بھو بھنگا
ہے مٹھو روا سنئے۔ آج میں دھنیہ میں آپ کے وشن کر
کے میرے سارے پاپ نشٹ ہو گئے ہیں۔ بہت سنگ بڑے
ہی اچھے بھاگ سے ہوتا ہے۔ جس سے بنا ہی دیگ آدی سخت مٹھوں
کے سندر بندھن چھوٹ جاتا ہے۔ ۹

دو باہ۔ سنت سنگ اپسریگ کر کامی بھو کر پتھو
اچھیں سنت کی کو بد شری بران سد رنٹھ
مٹھوں نکا ست سنگ مٹی کا مارگ ہے اور کامی پتھوں کا
سنگ جن مہر کے بندھن میں ڈالنے والا مارگ ہے۔ سنت کوئی
پنڈت اور وید بران سد رنٹھوں کا ایسا ہی سنت ہے۔ ۱۰
چرپائی۔ مٹھن پر بھو جی ہرش مٹی جاری، پلکت نل اسی اوساری
جے بھو گت اگت انا مٹھ، انکھانیک ایک کر دنا مٹھ
پر بھو کے پچن مٹھ کر چاروں مٹی پرتن مہر کر پلکت شری پتھو اُن
کی اگت کر کے لگے۔ ہے بھو ان آپ کی جے ہو آپ اگت
نرو کار نشاپ، انیک رنٹھوں میں پر گٹ ہونے پر بھی ایک اور
دیا مٹھ بھو ان میں۔ ۱۱

جے بڑن جے جے گن ساگر، سیکھ مہندر رنڈاتی ناگر
جے اندرا مٹھ جے بھو دھر، الوہیم اچ انا دی سو بھا کر
ہے رنٹھ آپ کی جے ہو اے بھو گن کے سندر آپ کی جے ہو،
جے ہو آپ ملک کے گھر سندر اور ہا چر ہیں۔ ہے پتھو مٹی آپ
کی جے ہو ہے پر بھو کو دھارن کرنے والے پر بھو آپ کی جے
ہو آپ مٹھانی، اجتا، انا دی اور بھو بھا کے خزانہ ہیں۔
گیان مہا ہانی امان مان پرد، پادوں سچن مہان مہر بد
نیکھ مٹھ مٹھ اگتیا بھنجن، نام انیک نام سچن
آپ گیان کے بھٹا رہیں، بال کے مہر پرت ہیں مٹھوں
کو طرائی دینے والے ہیں۔ وید اور مہان آپ کے پتھو سندر

آپ و شے بھوک کی کا مٹا، بھٹے اور حسد وغیرہ بڑے بھادوں
کو بڑھانے والے ہیں۔ سبے راجاؤں کے متراج! ہے پر بھڑکی کے
شرنگا دشمنی رام جی! جہنم میں کے انامی پرواہ روپی ندی کے
لئے تادڑ روپ اپنی بھگتی ہمیں دیجئے۔ ۳

منی من مانس تپس برنتر، چرن کل بندت آج منکر
رکھو کل کیتو سنبو شرنی چھک، کال کر م بھادو گن چھک
ہے منیوں کے منا روپی مانس روپ میں سداؤ اس کر نیو لے
سہل روپ پر بھو برہما اور شوجی بھی آپ کے چرن لکھوں کی
بندنا کرنے ہیں آپ رکھو کل کے کیتو اور دید مر بادا کی رکشا کرنے
والے ہیں۔ کال، کر م، سبھا اور گن آدی بندھنوں کا ناش کرنے
والے ہیں۔ ۴

تارن ترن ہرن سب دوش، تلسی واس پر بھو پر بھون بھون
آپ ترن تارن و خود ترے ہوئے اند و سروں کو تار نیو لے
ہیں اور سب دوشوں کو روک دینے والے ہیں۔ آپ تلسی واس جی کے
پر بھو ہیں اور تینوں لوگوں کا شرنگار ہیں۔ ۵

دوہا: بار بار استستی کر پریم سہیت سرونائے
برہم بھون رنگ آدی بے اتی بھینٹ برہمے
پریم کے ساتھ بار بار پر بھو کی استستی کر کے اور سر لو کر لور اپنا
من چا ہا دروان پاکر سنگ آدی منی برہم لوک کہ گئے۔ ۳۵
چوپائی رنگ آک چھو لوک سداہئے، بھو اکھن رام چرن سروائے
لوچیت پر بھو ہی شکل سجا ہیں، جیتو میں سب مارت ت میں
رنگ آدی منی برہم لوک کو جب چلے گئے تب بھائیوں
نے شری رام جی کے چرنوں میں سر لوائے، سب بھائی پر بھو سے
پوچھتے ہوئے بچکچائے ہیں۔ اس لئے سب نہ مان جی کی طرف
دیکھ رہے ہیں۔ ۱

منی چھو کے بانی، جو من ہوئے شکل بھرم ہانی
انتر جامی پر بھو سمجھ جانا، لوچیت کہو کاہ سداہ مانا
وہ پر بھو کے نکھار بند سے کچھ سننا چاہتے ہیں جسے منکر
سارے بھرموں کا ناش ہو جائے۔ انتر جامی پر بھو شری رام جی ان
سب کے دل کی بات جان گئے اور مہومان جی سے پوچھنے لگے

نیش کان کان کرتے ہیں آپ تو کے جانے والے ہیں دوسروں
کی سدا کا بدلو چکانے والے ہیں۔ اگیان کو ناش کرنے والے ہیں
ہے مایا اتیت! آپ کے انت نام ہیں۔ لیکن واسنوں میں آپ

سب ناموں سے پرے ہیں۔ ۲
ہمرب سرب گت سرب گرائے، بس سی سداہم کہنہ بریالے
دوند بیتی بھو بھند بھننے، ہر دی بس رام کام مد گنجے
آپ دشتو روپ ہیں۔ سرو روپ ایک ہیں۔ اور سب کے ہرے
آکاش میں بسے والے انتر جامی پر بھو میں آپ ہماری رکشا سمیٹے۔

سکھ، سکھ، جتم مرن، لالچ، ہانی آدی دھنوں کے پھندے کو کاٹ
ڈالنے اور ہمارے ہر دلوں میں بس کر کام اور اپنا رکاش کر دیجئے
دوہا: پرمانند کر پامنین من پرتی پودن کام

پریم بھگتی انیا تینی دیہہ ہم سی شری رام
آپ پرمانند سروپ، کر پالے سکھ اور من کی کامناؤں
کو پورا کرنے والے ہیں۔ ہے شری رام جی! ہم کو اپنی سچھ اور دوجھ
پریم بھگتی دیجئے۔ ۳۲

چوپائی دیہہ بھگتی رکھو تینی پادینی، ندی بدھناپ داپ لسانی
پرنت کام سرو دھینہ کپترو، ہوئے پرنت دیجئے پر بھو برہم
ہے رکھو مانجھ جی! آپ ہمیں بہت ہی پوز کرنے والی اور تینوں
پرکار کے تاپوں سے چھڑانے والی اور سداہم بھادو کو لٹٹ کرنے
والی بھگتی دیجئے۔ ہے شرنگوں کی کامناؤں کو پورا کرنے والے
سکام دھینو روپ اور سکپ برتس سروپ پر بھو! پرنت سو کر آپ
ہمیں یہ دردان دیجئے۔

بھو بار دھمی سکھ رکھو مایک، سیدت سکھ سکھ لکھ لکھ
من سکھ واران دھم دارے، دین بندھو سداہ تائے
ہے رکھو مانجھ سداہ سار کو سکھا ڈالنے والے آپ
لگت منی میں سدا کرتے ہیں آپ سکھ میں اور سب سکھوں کے
دینے والے ہیں۔ ہے دین بندھو! من میں سداہم سے بھادی دکھلا
کا ناش کیجئے اور ہمارے انتہ کرن میں سم درشتی کے بھادو کو بڑھائے
اس تر اس پر شادی لوارک، نیوے یک برنی لٹارک
بھو پ مہلی منی مثلن دھرنی، دیہی بھگتی سنسرتی سرتی

کہ ہنومان کیا بات ہے؟
 جو ریانی کہہ کر تب ہنومان، ہنودیندیاں بھگونتا
 ناتھ بھرت کچھ پوچھیں، یہیں پرین کورت میں کچھت یہاں
 تب ہنومان جی نے ہاتھ جوڑ کر کہا ہے دین دیال بھگون!
 مہینے، ہے سوامی! بھرت جی آپ سے کچھ پوچھنا چاہتے ہیں لیکن
 پرین گئے ہوئے آپ کے سامنے لجاتے (شرماتے) ہیں۔ ۳
 تھم جاہو کی مور سبھاؤ، بھرت ہی موری کچھ انتر کاؤ
 سن پر کچھ نچن بھرت کہے جانا، ہنودیندیاں بھگونتا ری ہرنا
 بھگون ان شری رام جی نے کہا ہے ہنومان! تم میرے سبھاؤ
 کو جانتے ہی ہو۔ مجھ میں اور بھرت میں کچھ بھی بھید نہیں ہے پھر
 کے جن سے بھرت جی نے ان کے چرن پڑے اور کہا ہے ناتھ
 ہے شرناتوں کے دکھوں کو مٹانے والے! مہینے۔
 دواہ۔ ناتھ نہ موری سندھیم کچھ کہنے میں سورت مومہ
 قبول کر یا غنہا دہی کر یا نند سندھ
 ہے ناتھ نہ تو مجھ کوئی شنکا ہے اور نہ ہی کبھی مہینے ہیں
 بھی شوک اور مومہ ہے۔ ہے کر یا اداسنا کے بھدر! یہ صرف آپ

کی کر یا کا ہی میل ہے۔ ۲۶
 چوپائی: یگر مہین کر یا ندھی ایکٹھ مہائی، میں سیدک تھم جن بھدائی
 ہنودیندیاں کے بھدر کھورائی، بہم بدھی بید پرانہ گائی
 تو بھی ہے کر یا ندھان! میں آپ سے ایک بات پوچھنے کی
 گستاخی کرتا ہوں میں سیدک موم اور آپ سیدک کو سکھ دینے والے
 ہیں۔ ہے رگھو ناتھ جی! وید اور پرائوں لے سنتوں کی مہما بہت

طرح سے کافی ہے
 شری مہم مہین کی ہنودیندیاں، ہنودیندیاں بھگونتا
 سنا چھو پھونہ کر کچھن، کر یا ندھو گن کیاں پچھن
 آپ نے بھی اپنے شری مگھ سے ان کی بڑائی کی ہے اور ہے
 پر مہان پر آپ کا پریم بھی بہت ہے۔ ہے سوامی! میں ان کے
 مگھ (صفات) سننا چاہتا ہوں آپ کر یا کے سمندر میں اور گئی
 اور کیاں میں ماہریت ہیں۔ ۲
 سنت ہنودیندیاں بھگونتا، پریندیاں موری کچھ بھنائی

ہنودیندیاں کے کچھن سنو بھرا نا، اگنت شری پرائن بھنائی
 ہے شرناتوں کی پائ کرنے والے، سنت اور اسنت دونو
 کے بھید الگ الگ کر کے مجھے سمجھائیے۔ شری رام جی نے کہا ہے
 بھائی! سنتوں کے گن لے شمار وید اور پرائوں میں کہے گئے ہیں۔ ۳
 سنت ہنودیندیاں کے اس کرنی، جیسے کچھ چنڈن اچرنی
 کاٹے پرسن ملے سنو بھائی، راج مگھ مہینا
 سنتوں اور سنتوں کی کرنی ایسی ہے جیسے کھارے اور چنڈن کا
 آچرن (عمل) ہوتا ہے، ہے بھائی سنو! کھارے اپنے کچھ بھدر کے
 کارن چنڈن کو کاٹتا ہے۔ لیکن چنڈن اپنے سادھو بھدر وشن اس
 کھارے کو اپنا گن دے کر اس کے بھی خوشبو لگا دیتا ہے۔ ۴
 دواہ: تانے مہرب ہنودیندیاں چٹھت چٹھت شری کھنڈ
 اہل داسی پدیت کھن ہیں پرین بدن یہ دند
 اسی گن کے کارن چنڈن دیندیاں کے مہروں پر چڑھتا
 ہے۔ اور سب کو پیارا لگتا ہے اور شری کھنڈ کہلاتا ہے اور کھارے
 کے مہ کو یہ دند ملتا ہے کہ اس کو آگ میں تپا کر پھر گھنوں سے پیستے

ہیں۔ ۵
 چوپائی: لیشے لیشٹیل گنا کر، پر دھو دھو دھو دھو دھو
 سم بھوت رپو بھدیراگی، لو بھار شری شری بھنائی
 سنت ریشیوں میں بہت نہیں ہوتے شیل اور شیل گنوں
 کی کھان ہوتے ہیں۔ وہ دھروں کے دھو سے دھو اور دھروں کے
 شیل سے شکی ہوتے ہیں۔ وہ سب ہی سمان بھو سب پر کرتے
 ہیں۔ وہ کسی کو اپنا دشمن نہیں سمجھتے ان میں اہنکار نہیں ہوتا۔ وہ دھوت
 ہوتے ہیں۔ لوبھو، کرودھ، ہر ش اور ڈر سے بہت ہوتے ہیں!
 کو مل چیت دیندیاں پر دیا، من یج کرم مہ بھگتی لایا
 سب ہی جان پر آپ مائی، بھرت پرائن کرم نے پرائی
 وہ بڑے نرم سبھاؤ ہوتے ہیں۔ دین دھین پر دیا کرتے
 ہیں۔ من، یج اور کرم سے شرو دھار کھتے کہتے وہ میری بھگتی کہتے
 ہیں۔ سب کی عزت کرتے ہیں۔ لیکن خود مان اور بڑائی سے بہت
 ہیں۔ ہے بھرت! ایسے سادھو پرائن مجھے پرائوں کے سمان
 پیارے ہیں۔ ۶

ہوتے۔ وہاں میں غلطی تعداد میں ہوں گے۔ لیکن گھجک میں تو
 اُن کے گردہ کے گردہ ہوں گے (ارضیات اُنکی اکثریت ہوگی؟)
 چوپائی: یہ بہت سرس مہرم نہیں بھلائی۔ یہ پیرا اسم نہیں بھلائی
 نر نہ سکل پُران بید کر (لکھنیل نانت جا نہیں بذر
 ہے بھلائی، اور مردوں کی بھلائی کرنے کے برابر کوئی دہرم
 نہیں ہے اور دوسروں کو دکھ پہنچانے کے برابر کوئی دہرم نہیں ہے۔
 ہے نانت! سارے دیدوں اور پرائل کا یہ بخور ہے۔ اس بات کو
 نیند نہ لوگ جانتے ہیں۔

نر سر پر دھرجے پر پیرا، اگر نیت نہیں مہا بھو بھیرا
 کہ میں مودہ بس نہ لکھتا تا، سوار تھرت پر لوک لسانا
 منش نریر دھارن کر کے جو لوگ دوسروں کو ستاتے ہیں وہ
 بڑے بھاری نرک کے عذاب کو سہتے ہیں۔ اگیان کے وش میں ہو کر
 خود غرضی ہیں اندھے مہے منش بے شمار پاپ کرتے ہیں جس سے
 اُن کا پر لوک نشٹ ہوا رہتا ہے۔ ۲
 کال روپ تہنہ کٹھن میں بھرتا، بھو ارو انجھ کر بھل دانا
 اس بچار کے پریم سیانے، بھجی ہیں مہر سنی دیکھ جانے
 ہے یصال! ہیں اُن کے لئے کال روپ میں اور اُن کے
 اچھے برے کر موں کا بھل دینے والا میں۔ البیاد میں دکر پر چتر
 لوگ سنسار کے پردہ کو اُفتہ اور دکھ روپ جان کر ایک مارتیل
 ہی بھجن کرتے ہیں۔ ۳

تیا نہیں کریم تھو اشہو دانک، بھجی مہر سنی نر نر ناک
 سفت اُفتہ کے گم میں بھاشے تے پر میں بھجی تھو لکھ
 اس لئے وہ تھو اشہو اچھے اور برے) بھل دینے والے
 وہ نر کار کے کر موں کا تیا کر دیتے ہیں۔ اور دیونا منش اور
 مٹیوں کے سوامی چہ کہی ایک مارت بھجتے ہیں۔ اس پر کار میں تے
 سفوں اور سفوں کے گم کہے ہیں۔ جن لوگوں نے ان گھوں پر
 اچھی طرح سے دھار کر کے سوچ سمجھ لیا ہے۔ وہ جنم مرں کے
 چکر میں نہیں پڑتے۔ ۴

دو ہا: جنہو منات مایا کرت گن ارو ووش انیک
 گن یہ آجھے نہ دیکھتے ہیں دیکھے سوا بیک

لو بھو ہی اُن کا اور دھتا ہے اور لو بھو ہی اُن کا بھجنا ہے۔
 لپتوئی کی طرح جدج کرنے اور پٹ بھرنے کا ہی انہیں ایک
 مارت شکل رہتا ہے۔ نرک بھی اُن سے خوف کھاتا ہے وہ نرک کی
 سزا جزا سے نہیں ڈرتے جب کہ کسی کی بڑائی میں پاتے ہیں۔ تو
 ایسی سواہ بھرتے ہیں۔ مانو بخار جڑھ آیا ہو۔

جب کا مہر کے پچھ میں پتی۔ ٹھکھی بھٹے مانتوں جگ نر پتی
 سوار تھرت پر لو بھو دھتی، لکھت کام لو بھو اتی کر دھتی
 جب کہ کسی پر حیثیت آتی ہوئی دیکھتے ہیں۔ تو ایسے خوش
 ہوتے ہیں۔ مانو جیکر دنی را جہ بن گئے ہیں۔ وہ پٹو اپنے ہی سوار تھ
 میں لگے رہتے ہیں۔ انہیں اپنے ہی خوش و آرام سے کام ہے پر لو
 جھائے بھارت میں۔ انہیں پر لو بھو سے دھرت بھی سہو دی نہیں ہوتی۔
 کام اور لو بھو میں دھرتے ہیں اور نہ کر دھتی ہوتے ہیں۔

مات پتا کر پر نہ مانتیں، آپ گے اور گھالیں آ نہیں
 کر میں مودہ بس وروہ پر لو، اسشت رنگ کر ہی کھتا بھھاوا
 وہ مانتا پتا کر اور بھو کسی کو بھی نہیں مانتے۔ آپ تو گئے
 گذرے ہی ہیں۔ لیکن دوسروں کا بھی ناش کرتے ہیں۔ اگیان ہیں
 اندھے ہوئے دوسروں کی بُرائی میں لگے رہتے ہیں۔ انہیں سنوں کی
 صحبت اور بھو اُن کی کھتا نہیں بھاتی۔ ۵

اوگن نہ بھو متی کامی، بید بدوشک پر دھن سوامی
 پسر وروہ پر وروہ بے شیا، او مہر کپ چہر میں بے شیا
 وہ اوگنوں کی رچی صفات کے سمندر منہ بھو اد کامی ہوتے
 ہیں۔ وہ دھوول کی بند کرنے والے ہوتے ہیں اور دوسروں کے مال
 و فناء پر زبردستی قبضہ کیا جلتا ہے۔ تو یہی تو وہ ہر کسی سے ج کرتے
 ہیں۔ لیکن دہرم مارگ دکھلانے والے دیدوان برہمنوں سے تو
 انہیں خاص چر ہوتی ہے۔ اُن کے امتہ کرن ہیں تو پاکھنڈ اور
 دغا بازی ہری مہتی ہے لیکن ظاہر داری کے لئے سندر بھس دھارن

کئے رہتے ہیں (وہ بھٹکے لباس میں بھٹرتے جوتے ہیں) ۶
 دو ہا۔ ایسے اوٹھ منج کھل کرت جگ نر تیا نا میں
 دو اپر کھجک برہم مہر مہر میں کھجک۔ نا میں
 ایسے پنج اور دشت منش مت یک اور تریا نا میں

نورتن بھو بار مٹی کھول میرا سسکھٹا ٹٹ اندر کر میرا
 کھن دھار ساگر در در ناوا ، فکھ لکھ ساچ صلیج کر پاوا
 اس سنا ساگر کو یاد کرنے کے لئے یہ منٹش شریہ پڑا ہے
 میری کر یا اس کی مطابق سمیت کی ہمارا ہے ۔ پچھے گوروا اس مضبوط بڑے
 طارح ہیں ۔ اس پر کار ایسا دلچسپ سا زور مان جیو کہ بھگوت کر پا ہے سچ
 ہی میں بن گیا ہے ۔

دوہا : جو تیرے بھو ساگر تر سماج اس پائے
 سو کرت نندک منہ مٹی آتما میں گنتی جہا تے
 سو منٹش ایسے سا زور سامان کیا کر بھی اس سنا سنا کر کو پا کر ہیں
 وہ احسان فرما دیش اور منہ مٹی آتما گنتی کی گنتی کو پر لپٹ مہنا ہے ۲
 چوپائی بھون پر لوگ ان سکھ چھوڑ ، من مچن سرورہ در در گھوڑ
 سکھ سکھ مارگ یہ بھگتی بھگتی پراں شرتی گمانی
 اگر اس لوگ ہیں اور پر لوگ میں سکھ چاہتے ہو ۔ تو میرے بچن میں
 کر انہیں در در غنا سے ہر سے میں دھار کر دو ۔ یہ میری بھگتی کا راستہ آسان
 اور سکھ انک ہے ۔ دید اور پر انوں نے اس بھگتی مارگ کا درن کیا ہے ا
 گیان اکم پر تپوہ انیکا ۔ سا دھن کھن نہ من کو نہ ٹیک کا
 کرت کشت پیرا دے کوڑ ۔ بھگتی پیرا دے پیرا پیرا سو
 گیان مارگ در گم (دشوار گزار) ہے ۔ اس میں انیک دھن (خل
 رکاوٹیں) ہیں ۔ اس کے سا دھن بھی مہا کھن ہیں ۔ اس میں من کو ایسا کر
 کرتے کے لئے کوئی مہار نہیں ہے بڑے کشت اٹھا کر کوئی نہ دلا پرش
 اس مارگ سے بھی نہ جاتا ہے تو بھی بھگتی رہت ہونے سے وہ مجھ
 کو پیرا نہیں مہتا ۔ ۲

بھگتی جتن شریک سکھ کھانی ، بنو سبت سنگ پا د میں پرانی
 پیسہ پیرا بنو لکھیں نہ سسٹنا ، ست سنگتی سسٹرتی کر انتا
 بھگتی سسٹرتی ہے اور سب سکھوں کی کھان ہے ۔ لیکن ست سنگ
 کے بنا جیو اسے نہیں پاسکتے ۔ اور پیسہ سکوہ رہت سے جنم جہا نتر کے
 پئی کر جب ایک سا فکھ بیل میں لگیں (کے بنا سنوں کا سنگ نہیں
 بلتا ہے ۔ ست سنگ سے ہی جنم نرن چکر کا انت مہتا ہے ۔ ۳
 پیسہ ایک جاگ نہیں نہیں دوجا ، من کر مچن پیرا پیرا پوجا
 سا کو کوئل تیری پر مٹی دلیا ، جو تیرے کپڑے دوج سبوا

جگت میں کچھ ایک ہی ہے ۔ دو کبر انہیں ۔ دو یہ ہے کہ من
 کرم اور بچن سے مدوان اور گیان ران پیتوں کے چرفن کی پوجا کرنا
 ر پر من شریک تشریح ہم پہلے کر چکے ہیں ۔ جو پہلے بھاوا اور شریک
 سے برہمن کی سیداکر ہے اس پر ہی مٹی اور دینا پر من مہتا ہے ۴
 دوہا : اور تو ایک گیت دت سب ہی کہیں کر جو ر
 سنکر بچن پناز بھگتی نہ پاوے مہور

اور مٹی ایک مارگ ہے جو پرورہ راز میں ہے ۔ اس سے میں سب
 سکھ جہا کر کہتا ہوں ۔ وہ بیکر شریک کے بچن مہا منٹش میری بھگتی
 نہیں پاتا ہے ۔ ۲۵

چوپائی : کہ بھگتی پتھ کون نریا سا ۔ جو گت مکھ جوتیہ اپو اسما
 سرل سجھاو نہ من گٹ لائی ۔ جتھا لائی لکھتو شری سدا مٹی
 کہو تو بھگتی مارگ میں کون سی بات مشکل ہے ۔ اس میں نہ
 تو لوگ کی شرم دم ، پرا تا نام آدی کھن سا دھنا ہے ۔ نہ گیہ ، نہ پ
 اور کھن بون کی ضرورت ہے ۔ اس میں تو فقط یہی کرنا پڑتا ہے
 کہ سبھاو میں سا دگی ہو ۔ من میں کسی پر کار کی گٹ لائی (دھو کہ بازی
 ریاکاری) نہ ہو ، اور جو کچھ ملے اسی پر قناعت کرے ۔

مور داس کہاٹے نرا سا ، کرے تو کہو کہو کہا لیاو سا
 بہمت کہیں کا کتھا بڑھائی ، ایہی آجرن بسے میں بھائی
 میرا بھگت کہا کر بھی جو پر کرت منٹش کا آسرا تاکتا نہتا ہے
 تو تم ہی کہو ۔ اس کا کیا دشواس ہے ؟ (ارغناٹ سبھا بھگت نہ سی
 ہے ۔ جو اپنی جیون یا ترا میں شریکیت پر بھو پر ہی اٹل دشواس رکھے
 اور کسی بھی دنیاوی جیو پر بدو کے لئے تکیہ نہ لگا سکے بیٹھے) (دیاد بات
 بڑھانے سے کیا حاصل ۔ ہے بھائیو ! میں تو ایسے در در خواہی
 بھگتوں کے دش میں ہوں ۔ ۲

بیر نہ بکرہ آس نہ نرا سا ، سکھ مے نہا ہی سدا سب
 انا مہا انیکیت امائی ، انگھ اور چھ دھچک گیا نی
 جو نہ کسی سے دیر کرے نہ لڑائی جھگڑا کرے ۔ نہ کسی کی
 آشا اور نہ ہی کسی کا ڈر رکھتے ۔ اس کے لئے سبھی اطراف سکھ ہی سکھ
 ہے ۔ جو پیل کی اچھٹیا سے کرم نہیں کرتا ۔ جو گھر بار کی متا سے
 رہت ہے (ارغناٹ ان میں اہم بھاو نہیں کرتا) (جو اپنی لڑائی

مشتی بہت جگہ جگہ اسی نمونہ تھا سوک اساری
سوار غنیمت نکل جگہ ماہیں، سینیٹوں پر پڑھنا
ہے راکٹوں کے فتنہ و سنار میں انتقام بھاد سے بھلائی
کرنے والے یا تو آپ ہیں اور یا آپ کے سولک۔ باقی تو سمجھیں
کے بندے ہیں۔ ان میں تو اپنے میں ہی پر مار تھ بھاد
نہیں ہے۔ ۳

سب کے چمن پریم رس سنے، سُن رگھو ناندھو دھرتی کے
بچ بچ کر گئے آئیں اپنی، برکت پر بھوت بھی سہائی
سب کے پریم رس سے بھر پور چمن سسک شری رگھو ناندھو
من میں بہت پریم ہوئے۔ تب سب آگیا پا کر اور پڑھو شری
رام جی کی سند رات چیت کی تریف کرتے ہوئے اپنے
اپنے گھروں کو گئے۔ ۴

دوہا:- انا اودھ باسی نزاری کرتا رتھ روپ
برہم سچا اندھن گھو ناندھو نایک جتنہ بھوپ
شوجی کہتے ہیں سبے پارتی! اودھیا تو ہی کے دھنڈے
سب استری پرش تو نکت روپ ہی ہیں۔ جہاں کر خود پیدا
تند گھن برہم شری رگھو ناندھو جی راہ ہیں۔ ۵
چو پائی: ایک بار سٹھ مٹی آئے، جہاں رام گھو دھام سہا
اتی اور رگھو نایک گینہا، پیکھا یادو کو لینہا
ایک دفعہ مٹی وشت ٹی سسک گھو کے دھام شری
رام چندر جی کے پاس آئے شری رگھو ناندھو جی نے اُن کا بہت ہی
اودھیا اُن کے چرن دھو کر چرن امرت لیا۔ ۱

رام شہو مٹی کہہ کر جوری، کر پانڈو مٹی کچھ مودی
دیکھ دیکھ آجرن تھا را، ہوت مودہ م م ہونے اپارا
مٹی نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔ ہے کر پاس کر پڑھو امیری کچھ
بنیتی سُنئے۔ آپ کی مٹی لائوں کو دیکھ دیکھ کر میرے من میں
بے حد مودہ اور بھرم ہوتا ہے۔ ۲

مہما امرت پید نہیں جانا، میں کہی بھانت کہیوں بھوانا
اپرو پھنیہ کرم اتی مندرا، بہدیر ان سہمئی کرنت
ہے بھوان! آپ کی مہما کی کوئی حد نہیں۔ وہ بھی اسی

ایہ تریف میں چاہتا۔ باب ہیں ہے، کرودھ نہیں کرتا۔ بھگتی کرنے
میں چتر اور وکیان دان ہے۔ ۳

پریتی سدا سچن سسک گا، زن سیم نشے سورگ اپرگا
چنگی بچہ بچہ نہیں مٹھائی، مودت ترک سب مٹھائی
جوسنتوں کے رنگ سے سدا پریتی رکھتا ہے ادا اس
ملک ادا سورگ کے بھوک حے کہ بھگتی کے سامنے موکش سکھ بھی
تنگے کے سمان سمجھتا ہے، جو بھگتی مت کی نور و شور سے تریف
کرتا ہے لیکن دوسرے متوں کے کھنڈن کی مٹھائی نہیں کرتا،
جو فضول بحث مباحثے کو تیاگ چکا ہے۔ ۴

دوہا: ہم گن گرام نام رت گت ممتا مد موہ
نکار سکھ سوئے جانے پرمانند سندوہ
جو ممتا، مد اور مودہ سے بہت ہو کر ایک مائت میرے گن

گنوں اور میرے نام پر ہی رک چکا ہے، اس کا سکھ دہی
جانتا ہے۔ جو پریم آنند راسنی پریم سکھوں کے دھیر کو راتھات
پرمانند سے ایک روپ ہو کر جو آنند ممتا ہے اسے پریم آنند
کہتے ہیں۔ ۵

چو پائی:- برکت سدا ہم چمن رام کے، گے سین پد کر یا دھام کے
جننی جنک گربندھو سہا، کر پانڈھان پران تے ہار
شری رام جی کے امرت کے سمان چمن مٹن کر سب نے گریا
کے گھر شری رام جی کے چرن پکڑ لئے اور کہا ہے کر پانڈھان! آپ
ہمیں پران مٹی سے بھی بڑھ کر پیارے ہیں۔ ہمارے سب کچھ ماتا
پتا گورودھائی آپ ہی ہیں۔ ۱

تن دھن دھام رام بھکاری، سب برہمی نمونہ پرتانی ہاری
ایں سکھ نمونہ سہو بیٹے نہ کوڑ، مائت پتا سدا رتھ رت اوو
ہے شرتا گنوں کے دکھوں کو ہرنے والے پڑھو اہمارے تن

دھن، گھر بار سب کچھ ایک مائت آپ ہی ہیں اور ہمارے سب
سے بڑھ کر بھلائی کرنے والے بھی آپ ہی ہیں۔ الیا امرت مٹے
اپریش آپ کے فیور اور کوئی نہیں دے سکتا۔ مائت پتا تک بھی سوار تھ
میں دو بے رہتے ہیں۔ اس لئے وہ بھی پریم بھکاری نہیں اور نہ ہی
ایسی امرت مٹی شکت دے سکے ہیں۔ ۲

پار نہ پاسکے۔ پھر میں اسے کس پر کارہم مکتا ہوں؟ پر دست کا پیشہ
بہت ہی نیچا ہے۔ دیکھ پُران اور سہرتی گرنہ بھی اس کی نسبت
کرتے ہیں۔ ۳

جب نہ لیں میں تب بھی ہوئی، کہا لاہور آگسٹ نوبی
پر ناخدا برہم زرد پیا، ہوئی رگھو کھول بھوش بھو
میں اس پر دست کے پیشے کو لیتا نہیں تھا۔ تب بہا
جی نے مجھے سمجھا کر کہا کہ ہے بیبا! آگے چل کر نہیں اس سے لاہور
مورگا۔ خود پرمانی برہم منش مشیر میں اتارے کر رگھو کل کے
سرتاج لاہور ہوں گے۔ ۴

دو ہا۔ تب میں سرورہ بچارا جوگ جگہ برت مان
جاگتہ کرے سو پیتھل دھرم نہ ابھی سم آن
تب میں نے اپنے من میں دچا کیا کہ جس بھگت پر اپنی
کے لئے ہاگھن لوگ، جگہ، برت اور دان کئے جاتے
ہیں۔ اگر ان التیور کو میں اس پر نہ تانی کے کر کے سچ میں ہی
پا حادوں تو اس کے چار دوسرا کوئی دھرم نہیں ہوگا۔ ۵
چربانی۔ جب تب نیم جوگ رنج دھرم، شرفی سمجھنا پتھر گرا
گیان دیادوم تیرتھ مچن، جہنم لکھم کت شرفی مچن
اسم لکھم پُران انیکا، پر پھیل سننے کر پھیل پھو ایکا
تہ پیل پیل پر پتھی، زرتھر، سب سا دھن کر پھیل سندا
جب، تپ، نیم، لوگ اپنے اپنے دن آشرم کے دھرم
ویدیں کہے ہوئے انیک شجہ کر، گیان، دیا، دم، اندریوں پر
تا کو پانا اور تیرتھ اشنان وغیرہ وغیرہ جہاں تک دید اور جہانت
لوگوں نے دھرم کہے ہیں اور ت ستروں، ویدوں اور پرائوں آدمی
انیک کر تھنل کو پڑنے سننے کا پھیل ایک ہی ہے اور سب
سا دھنوں کا بھی ہی ایک سند پھیل ہے کہ آپ کے چرنوں میں

سدا پریم بنار ہے۔ ۶
چھپے مل کر مل ہی دھوئیں، گھرت کہ باد کو سے پانی پانی
پریم بھگتی جل جو رگھو پرائی، ابھینتر مل نہیں نہ جانی
میل کے ساتھ دھونے سے میل دور نہیں ہوئی، جل کو تھننے
سے کبھی گھی نہیں مل سکتا۔ اسی پر کار ہے رگھو ناخدا آپ کی پریم بھگتی

رہی نزل جل کے بغیر اندہ کرن کی میل کبھی دور نہیں ہو سکتی۔ ۷
سوئی سر پتھ گیکھ سوئی پڈت، سوئی گن گرہ گیان کھڈت
دچو کل پھن جت سوئی، ہا میں پر سورج رتی ہوئی
مہی سر دیہ (سہ دان) ہے۔ مہی ترو پتیا رتی شناس ہے
اور مہی پڈت ہے۔ مہی گھول کا بھندار اور کھنڈ گیان والا ہے
مہی چتر اور سب سندر گھنوں والا ہے جس کا کہ آپ کے چرنوں
میں بے حد پریم ہے۔ ۸

دو ہا۔ ناخدا ایک برہم گھو رام کر یا کر دیہو
جہنم جہنم پر پھو پھل کھول کھلے جن نہ ہو
ہے ناخدا ہے شری رام جی! میں آپ سے ایک دزدان
مانگتا ہوں کہ پکار کے دیجئے۔ ہے پر پھو! جہنم جہنم میں ہی
میرا پریم آپ کے چلن کھل میں کبھی نہ گئے۔ ۹
اس کہ منی لیشٹ گرا آئے، کر یا سندا دھو کے من اتی بھا
سہو مان بھت اوک بھرتا، سنگ لے سیوک سکھانا
ایسا کہ کر مٹی پڈت جی اپنے گھر آئے۔ پر پھو شری رام جی
اُن پر پڑے پر تن ہوئے۔ پھر سیوکوں کو سکھ دینے والے شری رام جی

نے سہو مان اور بھرت وغیرہ سب بھائیوں کو ساتھ لیا۔ ۱
یعنی کر یا پیر باہر گئے، فتح رتھ ترگ مگدیت بھئے
دیکھ کر یا کر سکل سرا ہے، دیئے ایت جہنم جہنم ہی چاہے
اور کر یا کر شری رام جی نگر کے باہر گئے۔ وہاں انہوں نے باغی
رٹھ گھوڑے منگوائے کہ پر یا دشتی سے دیکھ کر پھو نے سب کی
سراہنہ کی پھر جس نے جو مانگا۔ منا سب سمجھ کر اس کو دے دیا۔ ۲
ہرن سکل شرم پر پھو پائی۔ گئے جہاں شینل امرانی
بھرت دینہ رچ لہن دوسانی، بیٹھے پر پھو میں سب بھائی
سب دینہ بھر کی تھکا دیوں کو دور کر نیا ہے پر پھو شری رام جی
نے تھکا وٹ محسوس کی۔ تب وہ شینل احوں کے باغیے میں گئے
وہاں بھرت جی نے اپنا بستر بچھا دیا۔ پر پھو اس پر بیٹھ گئے

اور سب بھائی اُن کی سبوا کرنے لگے۔ ۳
مارت شت تب مارت کئی، ایک شیش اور چل جی جی
سہو مان سم نہیں پڑ بھائی، نہیں کو دور مارت اور کئی

اُس سے پون کمار شری سہان جی پر جھو کو بچھا کرنے لگے
اُن کا شریر لیکٹ جھگڑا اور اسکھوں میں آئندہ ڈبا آئے سہان
جی کے سہل نہ تو کوئی خوش قیمت ہے اور نہ ہی کوئی شری رام

جی کے چروئل کا پر پی ہے۔
گر بجا جاس پر پتی سید کاٹی، بار بار پر جھو کو بچھا گاٹی
ہے پار پتی اجن کے پریم اور سیا کی سرامنا خود بار بار پر جھو
شری رام جی نے اپنے شری منکھ سے کی ہے۔ ۵

دو ہا۔ تہیں اوسر منی نارد آئے کرتل بین
گا دن لگے رام کل کیرتی سدا بین
اتنے میں نارد جی ہاتھ میں بن لئے دھال آئے اور شری رام
جی کی نیت نئی رہنے والی کیرتی کے گن گان کرنے لگے۔ ۵۰
چوپائی، سام اولو کیہ پنج لوچن، کربا بلو کن سوچ بھوچن،
نیل تام رس مایام کام اری، اہرہ کچھ مکوندھ جی
ہے کربا ورتشی سے ہی سوک کو منانے والے کل شیر پھو
مجھ پر بھی کربا ورتشی کیجئے۔ ہے ہری! آپ نیل کل کے سہان
شام شری اور کام دیو کے دشمن شوجی کے ہر دے کل کے پریم
رس کو پاں کر نیو اے بھو نرے ہیں۔ ۱

جانو دھان بھو بل بھجن، مہنی مسجن رجن اکھ جن
مجھو مہر سسی نو ہر بلاک اسرن سرن دین جن گاہک
آپ راکشسوں کی سینا کے بل کو چھوڑ کر میناے ہیں۔

منیوں اور سنت مہانوں کو آئندہ دینے والے اور پالوں کو
ناش کرنے والے ہیں۔ برہمن ہدی کہتی (دھان) کے لئے آپ
نئے بادل کی گھاٹی ہیں۔ شرمن میں آئے ہرول کو ہرن دینے
والے اور دین دیکھوں سید کل کے آپ گاہک ہیں۔ ۲

بھج بل بھار مہی کھنڈت، کھروشن براوہ بدھ پٹ
راول اری شکھ روپ بھوٹ کجے ورفہ کل مکھ مدھا کر
اپنے قوت بازو سے پٹھوی کے بڑے بھادی بھار کو چور
چور کر نیو اے ہیں۔ کھروشن اور درادھ کو مارنے میں چتر وراون
کے دشمن، راعاؤں کے سرد تاج، آئندہ روپ اور دشرٹھ جی نے
کل روپی مکھ کے چند مال شری رام جی! آپ کی جے ہو۔

سجس پیران بدت نگم، گادوت سُر سنی سنت سہاگم
کارنیک بیدیک سد کھنڈ، سب جی کل کو سلا منڈ
آپ کا سندریش وید اور پراون آدی شاستروں میں پڑھ
ہے۔ دیتا، مہنی اور سنت جن بل کر گاتے ہیں۔ آپ دیا کرنے والے
اور جھوٹے مد کا ناش کر نیو اے ہیں۔ آپ نسب پر کار سے سہو
ہیں۔ اور ایدھیا پودی کے شرنگار ہیں۔ ۴

کل مل متھن نام مہا من، تہسی واس پر جھو پتی پرتھن
آپ کا نام کلک کے باپوں کو متھ ڈلنے والا ہے اور متا
کا ناش کرنے والا ہے، یہ تہسی واس کے پر جھو! شرناگت جن
کی رکشا کیجئے۔ ۵

دو ہا۔ پریم سہمت منی نارد برلن رام گن گرام،
سو بھانیدھو ہرے دھر گئے جھل بھجی صام
پریم کے ساتھ شری رام جی کے گن گنڈ کا منن کر کے منی
نارد جی شو بھا کے سمند پر جھو شری رام جی کا ہر دے میں
دھیان دھر کر برہم لوک کو چلے گئے۔ ۱۰

چوپائی: گوتھیا سہو لہر دیکھا، میں سب کھی مہی متی جتھا
رام جیوت ست کوئی اپارا، شرتی ساروانہ برے پارا
شوجی کہتے ہیں۔ ہے پار پتی! سنو۔ یہ زل کہتا میں نے
اپنی مہی کے مطابق کہی ہے۔ شری رام جی کے چتر اربل ہیں
بلکے کے شمار ہیں۔ جن کا ورن وید اور سر سق جی بھی نہیں
کر سکتے۔ ۱

رام اننت اننت گنی، جنم کرم اننت نامانی،
جل ہی کر مہی راج گن جاپیں، رگھو پتی جت نہرل مہا ہیں
پر جھو شری رام جی اننت ہیں، ان کے گن بھی اننت ہیں
ان کے جنم، کرم نام بھی اننت ہیں، جل کے قطرل اور پٹھوی
کے ذول کی گنتی کرنا نامکن ہو سکتا ہے، لیکن شری رگھو ناتھ جی
کے چتر ورن کرنے سے ختم ہی نہیں ہوتے۔ رنقات ان کا
ورن کرنا نامکن ہے۔ ۲

کل کہتا ہری بد واپی، بھگتی سہے سن انیا مہنی
اما کہیں سب گتھا سہانی، جو بھگتی کلک تپنی سانی

یہ نزل کھٹا کھٹا گان کے پر دم کو دینے والی ہے۔ اس کے
سنسنے سے درڑھ بھگتی کی پراحتی ہوتی ہے۔ ہے پارتی میں نے
شری رام جی کی انت کھٹا کھٹا میں سے مسند رکھنا کہی ہے
جو کاک بھٹندی جی نے پیچی راج گرجی کو سنانی تھی - ۳
کچھل رام گن کبھیوں کھٹانی، اب کا نہیں سو کہہو بھوانی -
نن بھو کھٹا انا ہر شانی، بولی اتی تہیت مرؤ بانی
میں نے شری رام جی کے غور سے سے ہی گنوں کا درن کیا
ہے۔ ہے پارتی! کہو۔ اب امد کیا سنا جاتی ہو، شری رام جی
کی شجہ کھٹا کھٹا کھٹا جی بہت پر تن ہو میں اور بڑی بیتی
کتی ہوئی کوئی بانی بولیں - ۴

دھنیہ دھنیہ پی دھنیہ پیری، سنسوں رام گن بھو ہے اری
ہے تر پیری! میں دھنیہ مہل، دھنیہ مہل، دھنیہ مہل
جو میں نے جنم من کے بھے کا ناش کرنے والے شری رام جی
کے گن سنے - ۵

دو ہا۔ تھری کر پا کو پائین اب کرت کرت نہ مودہ
جانیوں رام پنناپ پر بھو جدا سند دودہ
ہے کر پا کے گھر! اب آپ کی کر پا سے میرے سب
منہ نہ سچیل ہو گئے اور میرا سدا بھرم دودہ ہو گیا۔ ہے پر بھو
میں سدا اند گھن پر بھو کے پنناپ کو جان گئی - ۵۲
ناختہ تو ان سسی سرور کھٹا سکھا رکھا گھویر
نشرول پتھ من پان کہ نہیں اگھا متی دھیر
ہے ناختہ! آپ کے مکھ چندر ماسے جو شری رام کھٹا کھٹا
امرت برستا ہے اس کو کافوں کی راہ سے پی کر میرا من نریت
ہی نہیں ہوتا ہے - ۵۲

چو پائی۔ رام جی جے سفت لکھا میں، اس پیش جانا تہہ نہیں
جیوں مکھت ہما سنی جیو، مہری گن نہیں زنتہ تہو
شری رام جی کے چر زو گن سن کر جو اکا جاتے ہیں بھو
نئے اس کے اصلی رس کو جانا ہی نہیں۔ جیوں مکھت ہما سنی ہیں وہ
بھی بھو گان کی لیل سنا سننے دیتے ہیں - ۱
مہو سا گر جہ پار جو پاوا، رام کھٹا نا کھٹا درڑھ ناوا

بشنہ کھٹا کھٹا ہری گن گاما، شرول سکھا دمن ابھرا
جو جہم من دینی سندار سندار سے پار اترتا چاہتے ہیں ان
کے لئے شری رام جی کی کھٹا مضبوط ناو ہے۔ شری ہری کے گون
گنوں کی کھٹا تو وہ شے بھو کی پریش کے لئے بھی کافوں کو سکھ
دینے والی اور من کو آند دینے والی ہے - ۲
شرول دنت اس کو جگ ماس۔ ہما ہی رگھو ننی چرت میں
تے جرجو جگ اٹک کھٹا، جہنہ ہی رگھو ننی کھٹا سوانی
سندار میں کان والا ایسا کون پرش ہے جیسے شری رگھو ننے
جی کی لیل لکھنا اچھی نہ لگتی ہو۔ جنہیں شری رگھو ننے جی کی کھٹا
اچھی نہیں لگتی۔ ان اچھا کے جڑ (مردک) جیوں کو آتم ہتیا دے
ہی جانا چاہئے - ۲

بہری چرت ماس نہہ گادا، سن میں ناختہ امت سکھا پاوا
نہہ چو کہی یہ کھٹا سہانی، کاک بھٹندی گرجی گائی
ہے ناختہ یہ جو شری رام چرت ماس آپ نے کہا۔ اسے سن کر
ہے ناختہ میں نے بڑا ہی سکھ پایا۔ آپ نے جو یہ کہا کہ یہ سندار
کھٹا کاک بھٹندی جی نے گرجی سے کہی تھی، ۲
برست گیان گیان درڑھ رام چرن اتی تہہ
بالس نن رگھو ننی بھگتی مہی پر سندہیم
سودہ کوئے کی یونی پا کر بھی دیرا یہ کہان امدو گیان میں
دودہ ہیں ان کی شری رام جی کے چرلن میں بے حد پر تہی سدا
انہیں شری رگھو ناختہ جی کی بھگتی بھی حاصل ہے۔ ایک کوئے
میں یہ سارہ کہان۔ اس بات کی مجھے بھاری شکر ہو رہی ہے ۵۳
زہہ ہر ہر سوا براری، کوو ایک سہے ہر ہر بر ہادی
دھرم میل کوٹک مہہ کوئی بھٹے بھو راک رت ہوئی
ہے تر پیری! سنسنے۔ ہر امد منوں میں کوئی ایک دولا
ہی دھرم برت دھادی ہوتا ہے اور کڑوں دھرم سبیل پرش
میں کوئی دولا ہی ایک دوشے بھو گان کا تیل اور دیرا کسبہ دان
ہوتا ہے - ۱

کوٹ بکت مدھ شری کھٹا، سیک گان سکوت کھٹا
گیان دنت کوٹک مہہ کوو، جیوں مکھت بکت بکت سکوت

شرقی کھتی ہے کہ کر وٹوں وریکت پرشوں میں سے کوئی ایک
ویرا پرش ہی سچا گیان دان ہوتا ہے اور کر وٹوں گیان دان پرشوں
میں سے جگت میں کوئی ویرا ہی جیون مکت ہوتا ہے۔

تینہ سہسہر مشرب کھکھانی، ویرا بھرم برہم لین بگمپانی
وہر مشیل برکت اُردو گیانی، جیون مکت برہم پر پرانی
سب نے سوڈر لکھ سہرا یا، رام بھگتی رت گت ماما
سوہری بھگتی کاگ کے پانی۔ بیوناٹھ موری کہو بھجانی
ہزاروں جیون مکتوں میں بھی سب سکھوں کی کھان برہم

میں لین و گیان دان پرش اور جی ویرا بھرم ہیں۔ وہر مشیل ویرا گیان
گیانی جیون مکت اور برہم لین ان سب میں بھی ہے۔ مہادیو جی
وہر پرش ویرا بھرم ہے۔ جو انکار اور مایا سے رمت ہو کر شری رام جی
کی بھگتی کو کوٹے نے کیسے پایا، مجھے سب سمجھا کر ہے، ۴

رام پرائن گیان رت گنا گارنتی دھیر
ناٹھ کہو کہی کارن پانیو کاگ سریر
ہے ناٹھ اچھے۔ ایسا شری رام جی کا بھگت گیانی گنوں
کا دھام اور دھیر بھرم ہو کر اُس نے کوٹے جیسے اوصم شری

کو کس کارن دیش پایا؟
پیر بھو جوت پوتر سہاوا، کہو کر پال کاگ کہنہ پاوا
نمہ کہی بھانت سنا داری، کہو موی اتی کوٹک بھاری
ہے کہ پاوا! بتائیے اس کوٹے نے پر بھو کا یہ پوتر ادا
سندر چتر کہاں سے پایا۔ اور یہ کا دیو کے شتر و! یہ بھی
بتائیے آپ نے اسے کس پر کا سنا مجھے اس بات پر بڑا بھاری

انچرچ مہا ہے۔
گرہ مہا گیانی گن راسی، ہری سیوک اتی نکٹ نوہی
تیبی کہی ہیبتو کاگ سن جانی، سنی کھتا منی نگر ہسانی
گرہ جی تو مہا گیانی اور گنوں کے گھر ہیں بھگوان کے بھگت

اندان کے بالکل ہی نزدیک رہنے والے ہیں۔ انہوں نے منی
سماج کو چھوڑ کر کسی کارن دیش کوٹے کے پاس جا کر یہ ہری کھتا
سنی؟ ۲

کہو کون بدھی بھیا سنا دوا، ویرا ہری بھگت کاگ ارکاوا

گوہی گرا من سرل سہانی، بولے سہ سادو سکھ پانی
کہئے۔ کاگ بھٹندی اور گرٹان و تو بھگت بھگت کی
بات چیت آپس میں کس پر کار ہوئی؟ پاربتی جی کے سرل اور سندر
بچنوں کو سندر شوجی بڑے پرش ہوئے۔ اور وہ بڑے کور کے
ساختہ بولے۔ ۳

دھنیستی پادو متی توری، رکھوتی چرن پرتی نہیں تھدی
سہو پر م نیت اتھاسا، جوتن شکل لوگ بھرم ناسا
ہے سنی اتو دھنی ہے۔ نہاری بڑی ہی پوتر بھرمی ہے

رکھو ناٹھ جی کے چرنوں میں ہی تھا اسے حد پریم ہے۔ باب دہ
پریم پوتر کھتا سنئے، جسے سن لینے سے سادو سے لوگ کے بھرم
کا ناش ہو جاتا ہے۔ ۴

اچھے رام چرن لبوا سا، بھو ندھی تر تر نہیں پریا سا
اور شری رام جی کے چرنوں میں و شوکس پیدا ہوتا ہے،
اور منش بنا ہی کسی کڑے سادوھنوں کے سنا ساگر سے
تر جاتا ہے۔ ۵

ایسے پرش بہنگ تہی کیہنہ کاگ سن جانی
سنو سب سادو کہہ نہیں سنو انا من لانی
چنچی راج گر جی نے بھی کاگ بھٹندی جی کے پاس جا
کر ایسا ہی سوال کیا تھا۔ ہے پاربتی! میں وہ سب شردھاکے

ساختہ کہوں گا۔ تم غور سے سنو۔ ۵
میں جگے کھتا منی بھو موچنی، سو پر سنگ سنو مکی سوجنی
پر ختم وچہ گرہ نو آو تارا، سنی نام تب رہا تھا
اس سنا بندھن سے چھڑانے والی کھتا کو جس پر کار

میں نے سنا ہے۔ ہے سندر مکی اور سندر نیروں والی پاربتی!
وہ پر سنگ سنو۔ پہلے تھا راجنم پر جاتی دکش کے گھر مہا تھا۔ اور
تھا رانا متی تھا۔

دچہ جگہ تو بھیا ایکسا نا، تمہ اتی کرو دھتے تب پرانا
مم اتو پر نہ کیہنہ کھتہ بھوگا، جا مہو مہ سوکل پر سنگا
دکش کے یگی میں تھا رانا رادو مہا تھا۔ تب تم نے کرو دھ
میں آکر اپنے پران تیگ دیجے تھے، اور تب میرے گنوں نے

دیکھو کون سے) لگیے کو نشٹ کر دیا تھا۔ وہ سارا برنگ تم جانتی
ہی ہو - ۲

تب اتنی سوخ بھینو من ہو رہی، دکھی بھینوں یوگ پر تھیں
سندربن گری سرت نرا کا، کو تک دیکھت پھر یوں ہیرا کا
تب میرے من میں بڑی چنتا ہوئی - ہے پر یہ! تب تھا ہے
دیوگ میں میں بہت دکھی ہو گیا - میں درکت خواہ سندربن،
پھاڑ، ندی اور تالابوں کے منظر دیکھتا ہو لکھو مت پھرتا تھا -
گرمی تھیں اتر دوس دوری، تھیں پہل ایک سندربن جھڑی
تھا سو تک مٹے پھر مٹا، چار چار سوے من بھائے
سمیٹو پھرت کے دکھن کی طرف بہت دور ایک بہت
ہی سندربن بہت ہے مٹھی کی سندربن مٹے (سہری) چوٹیاں
میں - ان میں سے چار سندربن چوٹیاں میرے من کو بہت ہی
چاری لگیں - ۳

تھنہ پر ایک ایک بٹپ لبلا، بٹ سپر پاگرمی رسالا
سیل اپر سر سندربن سوہا، مٹی سوہان دیکھ من حوہا
ان چاند چوٹیوں میں ایک چوٹی پر بڑکا، دوسری پر پین
کاتھیری پر پاگرمی اور چوٹی پر آم کا ایک بھاری درخت ہے
پر بہت کے اوپر ایک سندربن تالاب شو بھا پارہا ہے جس کی منی
جڑت پھر چوٹیوں کو دیکھ کر من حوہت ہو جاتا ہے - ۵
سنیل اکل مدھر جل جل جل پھل بہت رنگ
کو جت کل رو سنس کن گنجوت منجل بھرنک
اُس کا جل سنیل، نرمل اور مٹیٹھا ہے اور اس میں رنگ
بڑنگے گل کھلے ہوئے ہیں - سنس کن مٹیٹھے سر سے بول رہے ہیں

اور بھونرے سندربن گھار کر رہے ہیں - ۵۶
تھیں گری پھر لیسے کھگ سنی، تھیں تھیں تھیں تھیں
مایا کرت گن دوش انیکا، موہ منوج آدی ابیکا
رہے بیاب سمیت جگ تھیں، تھیں گری نکٹ تھیں تھیں
تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
اُس سندربن بہت پر دہی چھٹی کاگ بھٹندی رہتا ہے
پرے کال میں بھی اُس کا ناش نہیں ہوتا - مایا سے رچے ہوئے

بے شمار گن دوش، موہ، کام آدی اگیں جو سارے جگت میں چھا
رہے ہیں - اُس پہاڑ کے نزدیک کبھی چٹک تک نہیں سکتے -
وہیں رہ کر جس پر کار وہ کاگ بھگوان کا بھجن کرتا ہے - ہے انا!
اُسے خروہا کے ساتھ سنو - ۲۰۱

تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
آم چھا تھیں گرا سنس لپوہا، حج ہری بھجن کا ج نہیں دہوا
وہ پہل کے درخت کے نیچے دھیان کرتا ہے، پاگرمی
کے نیچے جب لگیے کرتا ہے - آم کی چھایا میں مانسک پوہا کرتا
ہے بھگوان کے بھجن کے بغیر اُسے اور کام نہیں ہے - ۲
برتر کہہ ہری کھٹا پر سنگا - آدہیں تھیں انیک بہنگا
رام جوت بھرت بدھی نانا، پریم سہت کر سوار گانا
بڑکے درخت کے نیچے وہ شری ہری کی کھٹوں کا
پر سنگ کرتا ہے - وہاں بے شمار بھجنی آکر ہی کھٹا سنتے ہیں -
شری رام جی کی سندربن لکھو وہ بہت طرح سے پریم کے ساتھ
شر دھان سے گان کرتا ہے - ۴

تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
جب میں جائے سو گونگ بھیا، اور اچھا آند بے شاعر
سب نرمل بوجی والے سنس جو اُس تالاب پر سوار تھیں
اُسے سنتے ہیں - جب میں نے جا کر یہ اچھا دیکھا - تب میرے
من میں بڑا آند بڑھا - ۵

تب کچھ کال مرال تھیں دھرت تھیں کینہہ نواس
سار سن رگھو تھیں گن تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
تب میں سنس کا روپ دھارن کر کے کچھ دقت دہاں تھیں
اور شری رگھو ناتھ جی کے گنوں کو آدے کے ساتھ سن کر پھر واپس کیلاش
کو چلا آنا - ۵۷

گر بھیا کینہہ سو سب انہا سا، میں چھٹی کے کینہہ کھگ پاسا
اب سو کھٹا سنہو چھٹی ہینو، گنوں کاگ تھیں کھگ کل کینو
ہے پارتی! میں نے وہ سب اتھاں کہا کہ جس وقت میں
کاگ بھٹندی کے پاس گیا تھا اب وہ کھٹا بھی سنو جس کا گن کہ
کاگ بھٹندی کے پاس چھٹی کل کے کینو گڑھی گئے تھے - ۱

جب گھوڑا تھکے نہ رہا کر پڑا، سمجھت چرت ہوتی رہی بڑا
 اندر جیت کر آپ بندھا لیا، تب ناروٹی گر پڑا پچھلا
 مجھے بھگوان کی اس بیٹھیل کی یاد آتے ہی بڑی تبتا آتی ہے
 جب انہوں نے اپنے آپ کو میگنار کے ہاتھوں سے بندھا لیا
 تب ناروٹی جی سے گڑجی کو بھیجا - ۲
 بندھن کاٹ گئی اور گدا، اچھا بڑے چھینڈ پڑا
 پر بھونڈے سمجھت بھجھنتی، کرت بچار گ آراتی
 ناگ پھانٹ کو کاٹ کر سانپوں کے بھٹک گڑجی جب
 گئے تب ان کے من میں بڑا بھاری کلیش بڑھا پر بھونڈے بندھن
 کو پکڑ کر کے سانپوں کے دوشن گڑجی بہت طرح سے دھا کر کے
 گئے - ۳

بیاپک پر ہم برج پاگیا، مایاموہ بار پر ہم ایسا
 سو اوتا نہ تھوڑا جگ ماہی، دیکھتوں سو پر بھاؤ کچھ ناہیں
 جو دیاپک، بندکار، اپنی کہتی اور مایاموہ سے اتیت
 پر ہم پریشوہ میں نہیں نے سنا تھا کہ انہوں نے ہی شری رام جی
 کے سوپ میں اوتا رہا ہے۔ پر میں نے ان کا پر بھاؤ تو کچھ
 نہیں دیکھا - ۴

بھونڈے تھے چھوڑے ہیں نہ جب حبا کر نام
 کھرب بند چرنا نہ بھونڈے ناگ پاس سوئے رام
 جن کا نام جب کر منش سارے بندھن سے چھوٹ
 جاتے ہیں ان شری رام جی کو ایک ناچیز کشش نے ناگ بندھن سے
 بانہ لیا - ۵

نانا بھانت منہی سمجھاوا، پر گٹ دیگیان ہر بھرم چھلوا
 کھینکھن من ترک بڑائی، بھونڈے ہیں مہرے ہی نانی
 گڑجی نے بہت طرح سے من کو سمجھاوا، لیکن ان کے من
 میں گیان پر گٹ نہ ہوا بلکہ گیان اور بھونڈے کشاکش کے اس دکھ سے
 دیکھی ہو کر من میں دلیل بازی کر کے وہ تمہاری ہی طرح بھرم دوشن
 ہو گئے - ۶

بیاپک گئی دوشی پاہیں، کہی جو سنبھلے من ہاہیں
 من مالدو ہی ناگ آتی ڈایا، سٹو کھک پر مل لوم کے مایا

دیاپک ہو کر وہ دوشی ناروٹی کے پاس گئے۔ ان کے من میں
 جو شکا تھی۔ وہ انہوں نے ناروٹی کو کہہ سنا۔ یہ من کر ناروٹی کو ان
 پر بڑی دیا آتی وہ کہنے لگے۔ سبھی گڑا سنئے شری رام جی کی
 مایا بڑی ہی بھوان ہے

جو گیا تھم کر چت اپرائی، برییا میں بھوہ من کرنی
 جیسی بھ بار پنا دا موہی، سوئی بیانی ہنگ تہی توہی
 جو گیا نہیں کے چت کو بھی اچھی طرح بہرتی ہے۔ اور ان
 کے من کو بروستی بھرم میں ڈالتی ہے، جس نے مجھ کو بھی بہت دھنچ
 پنا یا سبھی راج ابھی مایا تم پر چھا گئی ہے - ۳
 ہما موہ اپجا آر توہیں، مینی نہ بگ کہیں کھک میں
 پتر آسن نہیں جا ہو کھلیا، سوئی کر تھو جی ہوئے مذلیا
 ہے گڑتیر سے انتہ کرن میں بڑا بھاری موہ پیدا ہو گیا ہے۔

یہ میرے سمجھانے سے جلدی دور نہ ہو گا۔ تم بہا جی کے پاس جاؤ اور
 جیسی وہ آگیا ہیں۔ ویسا ہی کرنا - ۴

اس کہہ چلے دیو شری کرت رام گن گان
 ہری مایا بل برنت نی پنی پر م سحجان
 ایسا کہہ کر پر م پتر دیو شری ناروٹی رام جی کے گن گاتے
 اور بھگوان کی مایا کی مہاشکتی کا دھن کرتے ہوئے چلے - ۵
 تب کھک تہی پر پچی ہیں گئیو، رخ سندھیر منوت بھونڈے
 سن برنجی رام ہی سہرناوا، سمجھ پناپ پر م اتی جھلوا
 تبت تھی راج گڑ برہما جی کے پاس گئے اور انہوں نے
 اپنی تشکا برہما جی کو کہہ سنا۔ اسے من کر برہما جی نے شری رام جی
 کو سہرناوا اور ان کے پناپ کو سمجھ کر ان کے ہرے میں بے حد
 پریم چھا گیا - ۱

من مہنہ کرے پچار بدھانا، مایا بس کی کو پگیا
 ہری مایا کر امنت پر بھاوا، میل باہیں موہی پناوا
 برہما جی میں ہی من میں دھا کرنے لگے۔ کہ کوئی پنت
 اور گیانی سمجھا مایا کے دوش میں ہیں۔ شری بھگوان کی مایا کا پر بھاوا
 بار ہے جس نے مجھ کو بھی بار بار ناخ پنا ہے - ۲
 اک جگ مٹے جگ ہم اپراجا، نہیں سمجھ مود کھک راجا

تب بولے بھی گرا سہائی، جان ہمیں رام پر بھٹائی
یہ سدا جڑتیں سنار میرا چایا تھا ہے۔ جب مجھے بھی
بدل با لانا چاہتی ہے تب اگر کچھ راج کر کو موہ لگیا تو اس
میں چرائی کی کیا بات ہے تب بوجھا جی سندھ باقی بوسے کہ
شری رام جی کی ہما کو شری مہادیوی ہی جانتے ہیں۔
بنیمتہ سنگ پر ہیں جا ہو، تات انت پوچھو جن کا ہو
تہہ نہ ہو نہ ہی کو سنہ ہانی، چلیو تہنگ سنت باجی بانی
ہے گڑا تم شوجی کے پاس جاؤ۔ ہے تات اور کس سے نہ
پوچھنا۔ تمہاری سب شکاؤں کا ناش وہیں ہو گا۔ بہما جی کے جن
سنتے ہی گڑا جی چل دیئے۔

پرم آئے بہنگ تھی آئیو تب موہاس
جات رہیوں کیر گرہ رہیو آنا کیلاس
تب بڑی بے تابی سے پیچھی راج کر میرے پاس آئے۔
ہے انا! اس دفت میں کیر جی کے گھر جا رہا تھا۔ اور تم کیلاش
پڑھیں۔ ۴۰

تہی مہادیو سدا سدا، نیا اپن سندھ سدا
نن تار تہی مرہو بانی، پرم ہنت میں گھنیں بھوانی
گڑا جی نے آمد کے ساتھ میرے چروں میں ہر جھکا یا اپنے
دل کی شک کہ سنائی۔ اُن کی بنیتی اور کول بانی کو سکر میں نے پرم
کے ساتھ اُن سے کہا۔

پلیو گڑا مارک خٹہ موہی، کون بھانت سمجھا مدل توہی
نہیں ہوئے سب سنہ بھنگا، جب پھر کال کرے ست سنگا
ہے گڑا! تم مجھ راستہ میں ملے ہو۔ راستہ میں میں نہیں کس
طرح سمجھاؤں، سب شکاؤں کا ناش تو تب ہو جب بہت دلت
سنگ کیا جائے۔ ۲

سنتے تھاں ہری کھٹا سہائی، نا نا بھانت منہ جو گائی
چھی منہ آدی مدھیہ اوسانا، پوچھو سیتی یا دیو رام بھوانا
امد اس ست سنگ میں سندھ ہری کھٹا سئی جائے جے
منیشروں نے بہت طرح سے گایا ہے۔ اور جس طرح کے شروع
درمیان امد آخیر میں بھوان شری رام جی ہی دچارے یوگیہ پوچھیں۔

نہ ہری کھٹا موت خٹہ بھائی، پٹھووں نہاں سنہ تہہ جانی
جاہی کھٹا سنگ سنگ سدا، رام چران مرہی اتی نہی
ہے بھائی! جہاں ہر روز شری رام جی کی کھٹا موتی ہے۔ تم
کوہاں بھجتا ہوں۔ تم جا کر اُسے ستر، اُسے سنتے ہی تمہارا سب
بھرم دور ہو جائے گا۔ اور شری رام جی کے چروں میں بے حد پرم ہو
جانے گا۔ ۳

بنوست سنگ نہ ہری کھٹا تہی بنو موہ نہ بھاگ
موہ گئیں بنو رام پد ہوئے نہ دھڑا نوڑا گ
ست سنگ کے بغیر سنتے کوہری کھٹا نہیں ملتی امد اس کے
سنتے بغیر موہ دگر نہیں سہنا۔ موہ کا ناش موہ نے بغیر شری رام جی کے
چروں میں سچا پرم نہیں ہوتا۔ ۴۱

پلیس نہ لکھو تھی تو اوراگا، کیئیں حوگ تب گیان براگا
اتر دس سندھ کرہی نیلا، تہندہ کاک بھندنی سنہلا
چاہے جتنے بھی یوگ، تب گیان اور وراگ کر دیکھیں پرم
کے بغیر شری گھو نا تہہ جی نہیں جتے اتر کی طرف ایک سندھ نل پرت
ہے وہاں پرم سوشیل کاک بھندنی جی رہتے ہیں۔ ۱

رام بھگتی سنتہ پرم پر بنیا، گیانی گن گرہ بہہ کالین
رام کھٹا سوکھے نہ نتر، سادہ نہیں بہد بہنگ بر
وہ رام جی کی بھگتی کے مارگ میں چتر اور ناہر ہیں۔ وہ گیان
وان اور گنوں کے گھر ہیں اور بہت لمبی عمر کے ہیں۔ وہ ہر روز گنا
شری رام جی کی کھٹا کہتے ہیں۔ جسے طرح طرح کے سندھ بھی شروا
سے سنتے ہیں۔ ۲۰

جائے سنہ تہہ ہری گن بھوری، ہو تہی مو جنت لکھوری
میں جب سنہ ہی سب کہا بھائی، چلیو پرتش مہ پرتش نانی
وہاں جا کر شری ہری کے گن گنوں کو سکھو۔ تمہارا موہ سے
پیدا ہوا کلشن مٹ جائے گا۔ میں نے جب سب کچھ سمجھا کوئے
کہا تب وہ میرے چروں میں سر جھکا کر ریش ہو کر چلا گیا۔
تائے امانہ میں سمجھاوا، دگھوئی کر پا مرم میں پاوا
مہمہی کیہ نہ کہوں ابھیانا، سوکھوئے چہ کر پا دھانا
ہے پرتی امیں نے اس کو اس لئے نہیں سمجھا یا کہ میں

شہری رگھوناتھ جی کی گرباسے جمید جان گیا تھا۔ گرنے کبھی
 بھینک کیا ہوگا۔ جس کو کہ کھبا کے بعد شہری رام جی دھڑکنا چاہتے ہیں۔
 کچھ تپتی تپتی میں نہیں رکھا، سچے کھگ کھگ ہی کے بھاکھا
 پر بھو مایا بھوت بھوانی، جاہی نہ موہ کون اس کیانی
 اور دوسرے اس کارن بھی میں نے اسے اپنے پاس نہیں
 رکھا کہ نیم بچھی ہی کی بولی سمجھتے ہیں سہے پاربتی! پر بھو شہری رام
 جی کی مایا بڑی ہوان ہے۔ ایسا کونسا لیکن دان ہے جس کو یہ موہ
 نہ ہو؟

گیانی بھگت سرومنی تری بھون پتی کر جان
 تاہی موہ مایا نہ پامر کہیں گھٹان
 سو گرجی گیانی بھگتوں میں کس کے سزاج اور تینوں لوگوں کے
 سوامی شہری بھگوان کا داسن ہیں۔ ان کو بھی مایا میں ڈال دیا۔ اسے
 دیکھ کر بھی پامرش اپنی چٹائی پر گھسٹ کرنے سے نہیں ٹھٹھتا۔

ماس پارائن

اٹھا اٹھو اور شرم

سو برہمی کہنہ موہے کو ہے میرا آن
 اس جیہ جان بھجھیں منی مایا پتی بھگوان
 یہ مایا جب برہما جی اور شہری کو بھی موہ لیتی ہے۔ تو دوسرے
 جیوٹوں کا تو کہنا ہی کیا۔ من میں ایسا جان کر ہی منی لوگ مایا کے
 سوامی بھگوان کو بھجا کرتے ہیں۔ ۶۲
 گنہ گنہ گنہ لے بھگت، منی اٹھو میری بھگتی اٹھو
 دیکھ بیل پر تن من بھجیو، مایا موہ سوتج سب گنہ
 گرجی تب تیز رھی والے انیہ بھگت بھگت کاک بھگت
 کے پاس گئے۔ اس پر بت کو دیکھ کر ان کا من پر تن ہو گیا اور سب
 مایا اور جینا مٹ گئی۔

کرنا اک محقن جل پاما، بٹ سگر گنہ ہر وہ ہر شہنا
 پردہ پردہ ہنگ تہا آئے، سنے رام کے چرت سہانے
 تالاب میں اشنان اور جل پی کر وہ من میں پر تن ہو کر بڑے
 درخت کے نیچے گئے۔ وہاں شہری رام جی کے سندھ چتر سننے کے
 لئے ٹوٹے ٹوٹے کڑھے پکشی آئے تھے۔ ۶۱

کھٹا آرنیہ کرے سوئی چاا، تیہی سے گنہ کھگ ناہا
 آوت دیکھ کل کھگ را جا، ہر شہری باس سہت سما جا
 کاک بھگت کھٹا شروع کرے ہی لگے تھے گڑا تھے جی

پنچھی راج گر دہاں جا پنچھے پنچھیں کے راہہ گر جی کو آتے دیکھ کر
 کاک بھگت سمیت سارا پنچھی سماج پر تن ہو گیا۔ ۶۳
 اتنی آد کھگ پتی گنہ لہیا، سواکت پوچھ سو آس دینہا
 کر پوچھا سمیت او راگا، مدھن جن تب بولینو کاگا
 انہوں نے پنچھی راج گر جی کا بہت ہی آد کیا۔ ان کی
 خیریت پوچھ کر بھٹنے کے لئے سندھ آس دیا پھر پریم سہت ان
 کی پوچھا کر کے کاک بھگت جی منٹھے شمدل میں بولے۔ ۶۴

ناٹھ کتا رہتھ بھجیو میں نو دس کھگ راج
 آئینہ دیکھ سو کروں اب پر بھو آجھو کہی کا ج
 ہے ناٹھ! ہے پنچھی راج! آپ کے دشمن کو کے بن کر دھڑ
 ہو گیا ہوں ہے پر بھو اب جو آپ کی آگیا ہو۔ فہی کروں آپ
 کس کا یہ کہ لئے یہاں تشریف لائے ہیں؟ ۶۵

سدا کرتا رہتھ روپ تمہ کہہ میرو دین کھگ
 جیہی کے استنتی سدا رنج مکھ گنہ مہا پس
 پنچھی راج گر جی نے کوئل جن کہے۔ آپ تو سدا ہی کرتا رہتھ
 روپ ہیں۔ جن کی بڑائی خود شہری شہری مہاراج نے آد کے ساتھ
 اپنے مکھ سے کی ہے۔ ۶۶

سنو مات جیہی کارن آئیوں، سو سب بھجیو دس نو بائوں
 دیکھ پریم پادین تو آشرم، گنہ موہ گنہ نا نا بھرم
 ہے تاں استنتی جن کارن سے آیا ہوں وہ تو سب
 کے پریم پوڑ آشرم کو دیکھ کر ہی میرا موہ، شکا اور طرح طرح کے
 بھرم سب دھڑ ہو گئے۔ ۱

اب شری رام کتھا اتی پاونی، سدا سکھ سکھ پتر پتر لٹ ہونی
 سادہ زمانہ سنو دھڑکھڑکھ، بار بار پھر پھر پھر پھر
 اب سہتے تات اب شری رام جی کی بہت ہی بڑی کرنیوالی اد
 سدا سکھ دینے والی اور دکھوں کے سموہ کا تاش کرنے والی کتھا چھ
 کو شروہا کے ساتھ سنائیے۔ سہے پھر پھر پھر بار بار آپ سے
 پراختنا کرتا ہوں۔ ۲

شعبت گڑ کے گراہیتا، سرل سپریم سکھ پستیتا
 جھوٹا سلسل من پریم اچھا لالاک کہے رکھوتی گن گاہا
 گڑ جی کے ملاعت بھرے، سرل، سند، سکھ دینے
 ولے اور بے حد پڑ پڑ پڑ پڑ کو سنتے ہی کاک بھٹکتی جی کے من میں
 بڑا بھاری آتماہ (سوحلا) ہوا، اور وہ شری دھرم ناتھ جی کے گنوں
 کی کتھا کہنے لگے۔

پر پھمیں اتی آتماگ بھائی، رام چرت سرل سہی بھائی
 پٹی نارو کر موہ ایا را، کیسی پوری راون اوتارا
 ہے پاربتی! پہلے تو انہوں نے بڑے ہی پریم سے شری
 رام چرت مائے وکادن کیا۔ پھر نارو جی کے اپار موہ کی کتھا کہی
 اور پھر راون کے جہم کا حال کہ سنایا۔ ۳
 پر پھر اوتار کتھا پٹی گائی، تب سوجھت کیسی من لائی
 پھر شری رام جی کے اوتار لینے کی کتھا گار سنائی پھر بڑی
 شروہا اور پریم سے من لگا کر شری رام جی کی بال میدا کا دن کیا۔

بال چرت کہ بیدھ بڑھی من ہنہ پریم اچھا
 رشتی آگون تھیں پٹی شری رگھو دیوہ سہا
 بڑے آتماہ بھے من کے ساتھ انہوں نے بہت
 پرکار سے پھر شری رام جی کی بال ایلا کی کتھا کہی پھر رشتی
 وشوا مترجی کے ایوہیا میں آنے کا پر سنگ کہہ کر شری رگھو دیوہ
 جی کے بیہ کا من کیا۔ ۴

بھوری رام اچھیشک پر سنگ، پٹی نرپ پکن راج رک بھنگا
 پربا سنہ کر رہ لٹا، کیسی رام بھجن سنبا
 پھر شری رام جی کے راج ننگ کا پر سنگ کہہ پھر راجہ مروتہ
 کے بچن سے رنگ میں بھنگ پڑ جانے کی کتھا کہی۔ پھر نرگوا میں

ساشری رام جی کے دیوگ کا خیال کر کے بکھی مہرنے اور ونے
 پٹینے کا حال کہ سنایا اور پھر رام اور لکشن کی آپس میں جویا ت جیت
 ہوئی وہ سادی کتھا کہ سنائی۔ ۱
 بین گون کیوٹ انوراگھا، سرسری پاتر فاس پر یاگا
 بالیک پر پھر ملن بکھانا، پھر کوٹ جے مے بھگوانا
 شری رام جی کا بن میں جانا لٹ راج کا ان کے پرتی پریم
 لگا جی سے پار تر کر پر یاگ راج میں مقام کرنا، والیک اور
 پھر شری رام جی کا ملاپ اور ان کی اکیا سے جیت کوٹ میں جس پر کیو
 بھگوان جی کا بھرتا ہوا۔ یہ سب پر سنگ کہ سنایا۔

سچو آگن نگر نوب مرنا، بھرت آگن پریم بھرتا
 کر نرپ کر یا منگ پر یا منی بھرت گے جہنہ پریم سکھ راسی
 منتری سمتر جی کا شری رام جی کو بن پنیہا کر واپس ایوہیا آنا
 اور ان کے رام جی کے پتی بے حد پریم کا مدنی کیا پھر بھرت جی نے
 راجہ دشرہ کی انتیجی کر یا کر کے نگر واپسیوں کو ساتھ لے کر جس پر کار
 سکھ کے دھام پر پھر شری رام جی کے پاس روانگی کی حق۔ دھب
 حال کہ سنایا۔

پٹی رگھوتی بھرتی سمجھانے، لے یاد کا اودھویر آئے
 بھرت دھن شری پتی ست کرنی، پھر پھر اوتاری بھیت پٹی پتی
 پھر شری رام جی کے بہت طرح سمجھانے بھانے پھر اڑل
 لے کر بھرت جی کے واپس لوٹ آنے کا پر سنگ کہا۔ بھرت جی
 کا مندی گرام میں نپ کا جیون بسر کرنا۔ اند پتر جے انت کی بیج
 کرنی اور پھر شری رام جی اوتاری منی کا ملاپ۔ یہ سارا پر سنگ
 بیان کیا۔ ۲

کہہ برادھ بڑھ چھپی بھدی دیہ پٹی سر بھنگ
 من سیتھیں پر پٹی پٹی پھر بھوگت ست سنگ
 پھر جس پر کار برادھ مارا گیا مادہ شری بھنگی جی نے شری تیلاگ
 کیا۔ دھر سنگ کہ سنایا پھر پتی بھشن جی کے پریم کا دن کر کے
 پھر شری رام جی اور اگت جی کے ست سنگ کا سارا حال
 کہہ سنایا۔ ۳۵

کہہ دنگ بن پاون تانی، گیدھ متیری پٹی تھیں گائی

جس پر کار بالی کہلاوان پودھا وقت بن کر گئے وہ کہتا ہے ۶
 لہجہ کیس لڑائی پر تھی سب سے پرکار
 کنبہ کرتا گھنٹا دگر بل پر شش سنگھار
 پھر راکشوں اور ہاروں کی لڑائی کا نیک پرکار سے
 ورنہ کر کے کنبہ کس اور میٹھنا کے بل ماسختہ اور ان کے مرنے
 کی کھٹا بھی - ۳۷

نیر پھر مرن پڑھی نانا، رگھو تھی راون سر بھانا
 راون بدھ مندوری سوکا، راج بھیش دیو اسو کا
 پھر راکشوں کے لشکر کا مرن اور شری رگھو ناتھ جی اور
 راون کے ایک پرکار کے یہ کہادرن کیا راون کا مرن اور مندور
 کا شوک میں ولاپ کرنا۔ بھیش کاراچ گدی پر بیٹھا اور دیوتاؤں
 کا شوک رحمت ہو جانا یہ سار پرنگ کہا - ۱
 سیتا رگھو تھی ملن ہو رہی، سر نہہ کنبہ استنی کو جوری
 جی لپٹیک پھر کنبہ سیتا، اور وہ چلے پھر کر پانکیت
 پھر سیتا جی اور شری رگھو ناتھ جی کے غلاب کا پرنگ
 کہا۔ اور جس پرکار دیوتاؤں نے ہاتھ جوڑا استنی کی اور پھر ہاروں
 سمیت جس پرکار لپٹیک بہان پر چڑھ کر کربا نڈھان پھر جو اور وہ
 پوری کو چلے۔ وہ ماری کھٹا بھی - ۲

جیہی پڑھی رام نگر پنج گئے، بالیں لہجہ جوت سب گئے
 کہیں ہو رہی رام ابھیشیکا، پھر برت پر پ تینی انیکا
 پھر جس پرکار بھگوان رام اور وہیا میں آئے۔ وہ سب انتم
 کھٹا کاک بھٹندی جی نے دستار سے کافی پھر شری رام جی کے
 راج تلک کی کھٹا بھی۔ اور ایو دھیا پوری کا اور ایک پرکار
 کی راج نیتی کا دین کیا - ۳

کھٹا سمیت بھٹندی بھانی، جو ہیں ٹھہر سن کہی بھوانی
 سن سب رام کھٹا کھٹا ناچا، کہتے ہیں من پریم اچھا
 بنو جی کہتے ہیں۔ یہاں پہنچا اس پرکار بھٹندی جی نے
 گر جی کو وہ ساری کھٹا کہہ سنائی۔ جو نہیں نے تم سے کہی تھی
 ساری رام جی کی کھٹا کو سنکر چھو راج گر جی من میں بہت
 پر سن ہو کر بن کہنے لگے - ۴

گیو ہو سند پھر بھٹندیوں سکلی رگھو تھی جوت
 بھٹی رام پد پتھہ پو ساد بالیں تلک
 شری رگھو ناتھ جی کی مدی ملی گئی کھٹا میں نے سنی
 جس سے میری شکایتیں مٹ گئیں سہے کاک شرجی آپ کی
 مہرانی سے شری رام جی کے ہون میں میرا پریم ہو گیا - ۴۸
 موہی بھٹیواتی جوہ پھر بندھن دن ٹھہر کر
 جدا نہ سندوہ رام جی کی کارن کون!
 پھر جو شری رام جی کو ناگ پھنس میں بندھا تھا دیکھ کر
 مجھے بے حد موہ ہو گیا تھا۔ کہ شری رام چند جی تو سچا نہ گھن
 ہی۔ وہ کیوں دیا کل ہیں - ۴۸

دیکھ جوت اتی نرا لوسادی، بھٹیو سڑم سنی بھاری
 سولی بھرم اب بہت کر میں نانا، کنبہ لکڑہ کر پانڈھانا
 سادھارن مفتوں جیسا بھگوان کا آچرن دیکھ کر میرے
 من میں بڑی بھاری شکایت ہو گئی تھی۔ یہ شکا داستوں میں میری
 بھلائی کے لئے ہی ہوئی۔ میں ایسا سمجھتا ہوں۔ کہ پانڈھان
 پر بھٹوںے دیر سے من میں شکا پیدا کر کے اور اس کے ذہن
 اور خد آپ کے حکم سے سری چتر رگھو نے کاسو بھاگ پر اپت کر کے
 مجھ پر بڑی بھاری کر پائی ہے - ۱

جوانی آتپ بریا کل ہوئی، ترو چھایا سکھ جانے سولی
 جوں نہیں بہت موہ اتی موہی، ملتیوں تات کون بھی تپا
 جو دھوپ سے سخت دیا کل ہو جاتا ہے۔ وہی درخت
 کے سایہ کے سکھ دیرام کو جاتا ہے۔ رہے تات! اگر مجھے اتنا بڑا
 موہ نہ ہوتا۔ تو میں آپ سے کس پرکار ملتا؟ ۲

شکلوں کے ہری کھٹا سہائی، اتی بھٹری بہہ جی تھہ گائی
 نگم گم بران مرت ایسا، کہیں سبھی نہیں بندیا
 اور تلک پر اوہت سندھری کھٹا سنا۔ جو کتاب ہے
 بہت پرکار سے گا کر سنا ہے۔ وید، شاستر اور برافوں کا یہی تھی
 ہے اور سدا دھنی بھی ہی کہتے ہیں۔ اس میں دنا جو بھی شک نہیں
 سنت لہجہ ملن پر تھی، جیو میں رام کر پانڈھان
 رام کر پانڈھان سنھو، تو پر ساد سب سنیہ گیو

موہ نہ اندھ کیہ نہ کبھی کیہی ، کو جگ کام نچا نہ جیہی
ترسناں کبھی نہ کیہ نہ لہا ، کیہی کہ ہر وہ کردہ نہیں واہا
اُن میں سے اس موہ نے کس کس کو موہت نہیں کیا ؟
جگت میں ایسا کون ہے جس کو کام نے نہ نچایا ہو ، ترشٹانے
کس کو پاگل نہیں بنایا ، کردہ اگنی نے کس کے ہر دے میں جلن
بیدا نہیں کی ؟

کیا بانی تاپس سور کبھی کو بد گن آگاہ
کیہی کے لوبھ بد مہنا کیہ نہ ایہیں سنسار
گیانی ، پیسوی ، شور ویر ، کوئی ، پڈت اور گنواں رگنوں کا
مبھڈار (ایسا کون ہے جس کا لوبھ نے خاک نہ اڑایا ہو ۔۔۔)
شری مد بکر نہ کیہ نہ کبھی پر بھنڈا بدھ نہ کاہی
برگ لوچن کہ نہیں سر کو اس لاگ نہ جاہی
دولت کے گھنڈے نے کس کو بد مزاج نہیں بنایا ، حکومت
کے نشے نے کس کو بہرہ نہیں کیا ، ایسا کون ہے جسے مرگ نینی
(چشم آسو) سندھری کے نیربان (تیرنگاہ) نے زخمی نہ کیا ہو ،
گن کرنت سنیہ پات نہیں کیہی ، کو نہ بان بدھ سنیہ نیلیہی
جون جو کہی نہیں بلکا دا ، ممتا کیہی کر جس نہ لسا دا
گنوں کا کیا نوا ، سر سام کسے نہیں تھا ، ایسا کون نہیں ہے جسے
مان اور مد نے بغیر اپنی لاگ لگا کے کورا چھوڑا ہو ۔ جوانی کے بھار نے
کس کو جوش نہیں دلایا ، اور ممتا نے کس کے لیش (مان عزت) کا
ناش نہیں کیا ؟

مجھ پر کاہی کلنک نہ لا دا ، کاہی نہ سوک سمیر ڈھ لا دا
چیتا سا نہی کو نہیں گھایا ، کو جگ جاہی نہ بیانی مایا
حصہ نے کس کو کلنک نہیں کیا ، شریک روئی مہا نے کس
کے من کو ڈالواں ڈول نہیں کیا ، چیتا روئی ناگن نے کس کو نہیں کھا
لیا ، سنسار میں ایسا کون ہے جس پر اپنا نہ چھپائی ہو ؟
کیٹ منور تھ دا رو سریرا ، جیہی نہ لاگ گھن کو اس دھیل
سنت بت لوک ایشنا مینی ، کیہی کے متی انہر کرت نہ مینی
منور تھ گھن کا کھڑا ہے ۔ اور شریر روئی لکڑی کو یہ منور تھ
روئی گھن نہ لگا ہو ، پتر دھن اور شہرت ان تینوں پر ل اچھیاں

سچے سنت مہاتما اس پرش کو ہی ملتے ہیں جس پرک
شری رام جی کی کرپا دھٹی ہو ، شری رام جی کی کرپا سے آپ کے درشن
مہرے اور آپ کی کرپا سے میری ساری شنگھاٹ گئی ۔
سُن ہنگ پتی بانی مہت بنے اوراگ
پلک گات لوچن سچل من ہر شوقاتی کاگ
پکشی راج گر جی کی ملاعت اندریم بھری بانی سُن کر کاگ
بھٹندی جی کا مثر پلکت ہو گیا ۔ آکھوں میں پریم آسو ڈبڈبا
آئے ۔ اور وہ من میں بہت پرستن ہوئے ۔ ۶۹
شر ذنا سمنی سکیل سچل کھتا ربک ہری داس
پائے امانی گہیم اپنی سچن کر ہیں پر کا کس
ہے پار تہی ! مہاتما پرش جب سندھ بدھیاں سوئیل
اوپر تر تھتا سے پریم کرنے والے ہری سیک کو پاتے ہیں
تو سب کے سامنے نہ پرکٹ کرنے والے گورھ رہے کو بھی وہاں
پر پرکٹ کر دیتے ہیں ۔ ۶۹

بولیو لاک بھٹندی بھوری ، نہ ہنگ ناخہ پر پرتی نہ تھوری
سب بدھی ناخہ پوجیہ مہر ، کیا تاہر رگھو ناک کیے
ناک بھٹندی جی بھر لے ۔ پچھی راج گر جی پران کا بھو
پریم تھا ہے ناخہ ! آپ سب پر کار سے میرے پوجیہ ہیں
اور شری رگھو ناخہ جی کے کر بلاتر ہیں ۔
تھہ ہی نہ سنیہ موہ نہ پایا ، موہ ناخہ کیہ نہ تھہ دایا
پچھے موہ میں کھگ تہی توہی ، رگھو تہی دہیہ بر ملائی موہی
آپ کو نہ کوئی شنگا ہے نہ موہ ہی ہے ۔ اور نہ ہی مایا ہی ہے
ہے ناخہ ! آپ نے تو محمد پر دیا کی ہے ۔ سہ پنجی راج ! موہ کا بہانہ
گر کے آپ شری رگھو ناخہ جی کے بھیجے ہو مے میری عزت افزائی
کے لئے یہاں آئے ہیں ۔ ۲
تھہ راج موہ کی کھگ سائیں ، سو نہیں کچھ آچر ج گوسائیں
نارو بھو بر جی سنگ آدی ، جے مٹی ناک آرم بادی
ہے چھپی راج ! آپ نے اپنا موہ کہا ۔ سو ہے گوسائیں !
کچھ آچر ج کی بات نہیں ہے ۔ نارو جی ، شر جی ، برہما جی اور
سنگ آدی جی تو توتیا ہیں ۔

نہ کس کی بڑھی کو نہیں بگاڑ دیا؟ ۳

یہ سب مایا کر پر لپارا، پرل امت کو برنے پار
سو خیر ان جہاں دیرا ہیں، اپر چو کہی لیکھے ماہیں
یہ سب مایا کا اتنا طاقتور کھنڈ ہے کہ جس کی اپار شکنی کا
ورن نہیں کیا جاسکتا۔ رتو جی اور برہما جی تک بھی اس سے ڈرتے
ہیں۔ تب دوسرے جیوں کی گنتی ہی کیا ہے؟ ۴

بیاباں دھنچو سنسار مہنت مایا کٹک پر چنڈ
سینا پنی کام آوی بھٹ دھو کپٹ پاکھنڈ

مایا کی پر چنڈ سینا سنسار میں چھائی ہوئی ہے، کام،
کر دھو آدی اس کے سینا پنی ہیں اور دھو کپٹ اور پاکھنڈ جہا
بلوان پودھا ہیں۔ ۵

سو داسی رگھو پیر کے سمجھیں متھیا سو پنی

چھوٹ نہ رام کر پا بنو ناخو کہیو پد روپی

وہ مایا شری رگھو دیر جی کی داسی ہے اگرچہ دھار کرنے پر
تو وہ متھیا ہی ٹھہرتی ہے لیکن سُرُوپ سے متھیا ہونے پر بھی
رام جی کی کر پاتا اس سے چھٹکارا نہیں ملتا۔ ہے ناخو! یہ میں پڑ گیا
کر کے کہتا ہوں راجہات دعویٰ سے کہتا ہوں! ۶

جو مایا سب جگ ہی بخاوا، جاس جوت لکھ کاموں نہ پاوا
سوئی پر پھو بھو بلاس کھل لجا، ناخو نئی اور مہنت سماجا
جو مایا ساری دنیا کو بچاتی ہے اور جس کے چرتوں کو کوئی
بھی نہیں دیکھ پاتا ہے، ہے چھپی راج گڑھی! مہی مایا شری
رام جی کی جھنڈ آبرو ہی سے اپنے سماج سیت نش کی طرح
ناچتی ہے۔ ۷

سوئی مسجد اندھن رانا، راج بگیان رُوپ بل دھاما
بیابک بیابا پیم اکھنڈ انٹا، اکھل امو کھنڈ شکنی بھگنٹ
شری ملیم جی مہی مسجد اندھن ہیں۔ جو اجنما، وگیان سُرُوپ
رُوپ ادبل کے گھر ہیں۔ وہ مایا پک، دھو رُوپ، اکھنڈ،
انت، سپورن، امو کھنڈ شکنی (جس شکنی کا بھی وار خالی نہ جائے)

یکت بھگوان ہیں۔ گن ادھر گراگو نیتا، سب درسی اتو دیا جیتا

نوم نراکار، نر موہا، نیتہ نرمن سکھ سندوہا،
وہ نرگن ہیں، سب سے بڑے ہیں۔ بانی اور اندیوں
سے پرے ہیں۔ درشیہ جگت کے ایک ماتر درشتا ہیں، نر دوش
اے، مہتا سے رمت نراکار، گیان سُرُوپ، انیتہ، مایا انیتہ
سکھ کی راشی ہیں۔ ۲

پر کرتی پار برھو سب ارباسی، برہم نرہم برج اناسی
اہاں موہ کر کارن ناہیں، ربی سنگھ نم کہوں کہ جاہیں
وہ پر کرتی سے پرے ہیں۔ سب کے ایک ماتر سوامی
ہیں اور سب کے ہر دوں میں بستے ہیں۔ وہ اچھا دھت، نر دکار
اوناشی برہم ہیں۔ اُن شری رام جی میں موہ کارن نہیں ہے۔ کیا
تاہی کی گکٹا میں کبھی سورج کے سامنے ٹھہر سکتی ہیں۔ ۳
بھگت مہنتو بھگوان پر بھو رام دھو نیش بھو
کئے چرت پادن پر پر کرکرت نر انو رُوپ
بھگوان پر بھو شری رام جی نے بھگتوں کے ہت ارفد راہ

کا شری دھان کیا اور ساودھان منسل کی طرح پر پو تر جرتے،
جھنڈا انیک بلش دھو نرنتہ کر کے نٹ کوٹے
سوئی سوئی بھوا دیکھا دسے اپن مہے نہ سوئے
جیسے کوئی ایکڑ ہت سے بھیں دھان کر کے ناخو کرتا ہے
اور تیسے ہی تیسے بھوا دکھاتا ہے۔ جیسا کہ اس کا سُرُوپ بنا ہوا تھا
ہے اگر وہ راہ کا بھیں دھان کرتا ہے تو چر کا پاٹ ادا کرتا ہے پر
اور اگر چر کا بھیں دھان کرتا ہے تو چر کا پاٹ ادا کرتا ہے پر
آپ اپنے اصلی سُرُوپ میں تو وہ ویسے کا دلیا ہی بنا رہتا ہے اس
کے اصلی سُرُوپ میں تو کوئی انتر نہیں ہوتا۔ ۴

اس رگھو پنی لبلا اگراسی، دوج نموس جن سکھ کاری
جے متی ملن بٹے لبس کامی، پر بھو پر موہ دھو پنی مہی
ہے گڑھی! شری رگھو ناخو جی کی مہی ایسی ہی لبلا ہے جو
راکشوں کو موہ میں ڈالتی ہے اور بھگتوں کو سکھ دینے والی ہے۔
ہے سوامی! جو مزہ تھی لبلا ہے اندھ کامی پُرش ہیں مہی
پر بھو پنی لبلا کا آسپ ردوش انکارا کرتے ہیں۔ ۵

نیمنا دوش جا کہنہ جب مہی، سیت بل سکی کہنہ مہی

مجھے ہیں۔ ۲۴-۷

”جس پر کارسیدھ سارے لوگ کی آنکھوں میں ہوتا تھا ابھی لوگوں کی آنکھوں سے باہری روش سے پتہ نہیں ہوتا، اسی پر کارسیدھ کیلے آتا سب بھوتوں کا انتر آتا ہوتا تھا ابھی بھوتوں کے باہر تھی دکھوں سے پتہ نہیں ہوتا“ ۲۰-۵-۱۱- کھٹھ ۲۰، ۱۱، ۵

”ایک ہی دیو سب بھوتوں میں گورٹھ و سرودیا پانی اور سب کا انتر آتا ہے۔ وہ ہی کموں کا ادھار سب پرانیوں میں بسا ہوا سب کا ساشی، سب کو چشتا دینے والا اور سب آپا دھیں کے دوشوں سے رہت شدھ اور زرگن ہے“ شونیا شوترا پندر ۱۱-۷

زرگن روپ سلجھاتی سنگن جان نہیں کوئے
سنگن نا نا چرت سن منی من بھرم ہوئے

بھوکان کا زرگن روپ تو سچ ہی میں سمجھ میں آ جاتا ہے۔ لیکن سنگن روپ کو کوئی نہیں جانتا۔ سنگن روپ دھان کر کے بلانا ز سے بھوکان نا نا پر کار کے ایسے سچ اور گھٹن چرت کرتے ہیں کہ جن کو سن کر مشیوروں کے من کو بھی بھرم ہو جاتا ہے۔

سنو کھلیس رکھوتی پر بھتانی۔ کہیوں جتنا منی سمجھا سہائی
جیہی بدھی موہ بھتیو پر بھوتو مہی، سو سب سمجھا سناؤں توہی
سچہ بھتی راج کر رچی اشری گھٹونا تو جی کی مہا سنئے میں
اپنی پر بھی کے مطابق یسندر کھٹا کہتا ہوں ہے پر بھوتو بھتے جس

پر کار بھرم ہوا۔ وہ سب سمجھا میں آپ کو سناتا ہوں۔ ۱
رام کر پیا بھی تھی تھمہ تاتا، سہری گن پریتی ہوئی کھڈاتا
تاسے نہیں کچھ تھم میں ڈراؤں، پریم کر سہیو سرگاؤں
سچے تات! آپ شری رام جی کے کر پیا کے بات میں ہنری

بھوکان کے گوں میں آپ کو پریم ہے۔ سو گن کہ کھٹھ کو سنگن سنئے
دلے ہیں۔ بھوکان کے گوں میں آپ کی پریتی کو دیکھ کر میں آپ
سے کچھ بھی سمجھ نہیں کھٹا۔ اور گورٹھ بھیدی باتیں آپ کو لگا کر تانوں
منہو رام کر سچ سمجھاؤ، جنہا ابھیہاں نہ رکھیں کاؤ
سندر تات! سنو کر پانا، سنگل سوک، ایک ابھیہاں

شری رام تپند جی کا سچ سچا د سنئے! اور اپنے بھوتوں
میں کبھی بھی ابھیہاں نہیں رہتے۔ کیونکہ ابھیہاں جنم من دیلی

جب جی دس بھرم ہوئے کھلیسا، سو کہتے ہیں آتو ونیسا
جب کسی کو نتر دوش رخل بھارت، بیتان وغرو
ہوتا ہے۔ تب وہ چندرا کو پیسے رنگ کا ہوتا ہے، پیسے بھی
راج کرٹا جب کسی کو دشا کا بھرم ہو جاتا ہے۔ تب وہ کہتا ہے
کہ سورج بچیم سے نکلا ہے۔ ۲

تو کار وڈھ چلت جگ دیکھا، اچل موہ بس آپ ہی لیکھا
بالک بھر جیس نہ پھر میں گرا دی، کہیں پریم منیسا با دی
ناؤ چڑھا ہوا پرش جیسے موہ دشا اپنے آپ کو تو سمجھتا ہوں
سجھتا ہے اور دنیا کی دوسری چیزوں کو چلتی ہوئی (متحرک) دیکھتا
ہے۔ بالک گھومتے ہیں۔ پگھر وغیرہ نہیں گھومتے۔ پردہ ایک دوسرے
کو چھوٹا نظر دیتے ہیں۔ ۳

ہری بشیک اس موہ ہنگا، سینے میں نہیں اگیان پر سنگا
مایا بس منی مند ابھائی، ہر کے چنگا بھم بدھی لاگی
ہے گرجی! بھوکان کے دشنے میں موہ کی کھلیسا بھی ایسی
ہی ہے۔ بھوکان میں تو اگیان کا پر سنگ سینے میں بھی نہیں ہے
لیکن جو مایا کے دشن، مند بدھی بدھی بھیب ہیں اور جن کے ہرے
میں طرح طرح کے اگیان روپ پر دے پڑے ہوئے ہیں۔ ۴

تے سچہ مہم بس سنسہ کر پیا، رنج اگیان رام پر دھر ہیں
وہ موہ کو کھٹھ کے دشن ہو کر ایسی شنگا کیا کرتے ہیں اور اپنا
اگیان شری رام جی پر دھرتے ہیں ر جیسے دشن تو ان کی اپنی آنکھوں
میں ہے۔ لیکن وہ دن کو ہی انھیں ہی رات مانتا ہے) ۵

کام کر دودھ مد لوہ رت گرہ اسکت دکھ روپ
تے کے جا نہیں رکھوتی ہی موڑھ پیسے تم کو پ
جو کام کر دودھ، دار لوہ میں پریتی لگا سے ہوئے ہیں اور
دکھ روپ گرہست میں سینے ہوئے ہیں۔ وہ شری رکھونا تھ جی
کو کیسے جان سکتے ہیں؟ وہ موہ کہ تو انھیں کھڑے کھڑے میں پڑے
ہوئے ہیں۔ ۷

جیسے گیتا میں جی بھوکان سے کہا ہے: سہ ار جی اگیان
لوگ میرے پریم اور ناشی اور مردا تم کہا کو نہ جانتے تھے مجھ
انندی مان رٹاکار) کہ منش شریو میں آیا ہوا مورتی مان (ساکار)

جیسے گیتا میں جی بھوکان سے کہا ہے: سہ ار جی اگیان
لوگ میرے پریم اور ناشی اور مردا تم کہا کو نہ جانتے تھے مجھ
انندی مان رٹاکار) کہ منش شریو میں آیا ہوا مورتی مان (ساکار)

سنگار کا مولیٰ کا وہن ہے اور طرح طرح کے کھینٹوں اور سببوں کو
 رخ و غم کا دینے والا ہے۔ ۳

ماتے کرین کر پانڈھی دُوری، سیوک پر مہنتا قی بھیدی
 جسے سسُون برن ہوئے گوسائیں، مات چھاو کھٹن کی نائیں
 جو نہ بھگتوں سے شری رام جی کو بہت ہی پریم ہے اس
 لئے کہ با عہاں بھگوان شری رام بھگتوں کے اس دُکھ داک بھیمان
 کو دُور کر دیتے ہیں۔ یہی سوامی! جیسے جب بچے کے شریر میں پھوڑا
 ہو جاتا ہے تو ماما اُس پھوڑے کو تیز نشتر سے جڑا لیتی ہے بظاہر
 مانا کی یہ کرنی پڑی کھٹو مظلوم ہوتی ہے یہ پرتو یہ بالک پر اس کے سجد
 پریم کے کارن اُس کی بھلائی کے لئے ہی ہوتی ہے۔ ۴

جدی پر ختم دُکھ پاوے رووے بال ادھیر
 بیاو بھی ناس بہت جتنی گنت نہ سو سوسو پیر
 اگرچہ نشتر لگتے وقت بچہ دُکھ پاتا ہے اور بے حال ہو کر
 روتا پٹیتا ہے۔ تو بھی اُس روگ کو ناس کرنے کے خیال سے ماما
 بچے کے رونے پٹنے کی طرف بالکل دھیان نہیں دیتی اور پھوڑے
 کو چیر ڈالتی ہے۔ ۵

تجے رکھوتی بیج واس کر ہر میں مان بہت لاگ
 تلمسی واس ایسے پر بھگتوں کی گنت نہ بھگت بھگت
 اس پر کا شری رکھو ناتھ جی بھگتوں کے بہت اذیت اُن کے
 ابھیمان کو ہر لیتے ہیں تلمسی واس جی کہتے ہیں کہ ایسے پر بھگت کو سب مہ

سے بہت مہر کر کیوں نہیں بھجتے؟ کہ
 رام کر پاپ اپنی حوٹ مائی، کھینٹوں کھینٹوں من لانی
 جب جب ام منج من دھریں بھگت پتو لیلہ بہہ کر ہیں
 بے نیچی راج کر گرجی! اس شری رام چندر جی کی کر پا اور اپنی
 مود کھنا کا بیان کرتا ہوں۔ من لگا کر سنے جب جب شری رام چندر
 جی منتر شری دھارن کرتے ہیں اور بھگتوں کے بہت اذیت بہت
 سی لیلہ کرتے ہیں۔

تب تب اوکھ پیری میں جلاں، بال جرت بلوک ہر شائل
 جنم مہا اتو دیکھتوں جانی، برش باج تہہ رتوں دھانی
 تب تب میں اوکھ پیری جاتا ہوں اذیت کی لیلہ کو دیکھ

کہ بہت ہوتا ہوں میں وہاں حاکم شری رام جی کا جنم اتو دیکھتوں مہا اذ
 بھگوان کی بال لیلہ کو دیکھنے کے لئے لایا ہوا پانچ برس تک اُن
 رہتا ہوں۔ ۲

انشٹ دیو م بالک راما، سو بھا پیش کوٹ ست کا
 بیج پر بھو بلن مہاری مہاری، لور جین سچل کر لار گاری
 یہ لور جی! اچن کے منتر میں لوروں کا دیو لور کی شہو بھا ہے
 اُن بالک رام اپنے انشت دیو پر بھو کا کھٹو دیکھ کر میں اپنے نیروں
 کو پھیل کرتا ہوں۔ ۳

لکھو بالیں پو دھو ہری سنگا، دیکھتوں بال جرت بھند کا
 جھوٹے سے کوٹے کا شریر دھو کر اور بھگوان کے مسافہ
 مسافہ پیر میں اُن کی طرح طرح کی بال لیلہ اُن کو دیکھتا ہوں
 لریکا میں جہنہ جہنہ پھر ہیں تہنہ تہنہ سنگ اڑوں
 جو بھگتوں پر سے اچر مہنہ سوا لٹھائے کر کھاؤں
 بال اوستھا میں بھگوان رام جہن جہاں پھر تہہ میں وہاں
 وہاں وہاں میں ماں کے مسافہ مسافہ اڑتا ہوں اور اُنک میں ماں
 کے کھانے کی جو بھگتوں اور ہر ہر پڑی جہتی ہوتی ہے۔ وہ میں
 اٹھا کر کھاتا ہوں۔ ۷

ایک بار انسیہ سب جرت کے رکھو دیو
 سمیرت پر بھو لیلہ سوئے بھگت بھگت شری
 ایک بار شری رکھو دیو جی نے سب بال لیلہ اتھلی
 حوٹی سے کی۔ پر بھو کی اُس لیلہ کا سرن کر تہہ ہی پریم کے دے
 کا کہ بھگت شری جی کی شری کی رو میں کھڑی ہو گئیں۔ ۸
 کہے بھگت شری کھگ تانک، رام جرت سیوک بھگت لک
 نوپ مہندر سندھ سب بھانٹی، بھگت نک مئی نانا جاتی
 بھگت شری جی کہنے لگے۔ بے نیچی راج! سنے شری
 رام جی کی لیلہ سیوکوں کو کھج دینے والی ہے۔ اوکھیا کا راج
 محل سب پر کار سے سندھ ہے جس سودن محل میں طرح طرح
 کی جنتوں کے رتن چڑے ہوئے ہیں۔ اگر کھیل میں تہہ تہہ جاتی

برن نہ جامے راجر انکائی، جہنہ جہنہ میں تہہ تہہ جاتی
 بال نو د کرت رکھو رانی، پجرت راجر جنتی شکتی

اُس محل کے سند آگن کا درجن نہیں کیا جاہکتا جہاں
پر کہ چاروں بھائی ہر ہفتہ کھیتے ہیں۔ شری رگھو ویر جی مانا کو کھنڈ
دینے والی پال کر لیا کرتے ہیں۔ اور آگن میں وچر گھوم رہے

ہیں۔^۲
مرکت پرول کلیور سیاما، انگ انگ پر تھی بھی ہم کاما
لوراجیو ارن ہروو چرنا، پرجہو پر کھنڈ سسی دت ہرنا
نیل منی کے سمان سند چھکلا نازک شیا م شریہ۔
جس کے انگ انگ میں بہت سے کادریوں کی شو بھا چھائی
ہوتی ہے۔ نئے کھلے ہوئے مکمل کے سمان لال لال نازک پاؤں
میں۔ سند لگیاں ہیں اور بعض اپنے تیج سے چند مال کی چمک

کو ہر تے ہیں۔^۳
بلت انگ کس آدک جاری، نو پر چار دھروو کاری
چار پٹ منی رچت بنائی، کٹی کٹنی کل مگر سہائی
تیلوے میں بجر، انکش، دھو جا اوکل، یہ چاروں سند
رکھا ئیں ہیں، جیوں میں میٹھا شبد کر نوالے سند ز پر پاؤں
کا ز لید) ہیں۔ رتنل سے جڑت سند سون کر دھنی کا شبد
بہت ہی سہنا ناگ رہا ہے۔^۴

رکھا ترے سند اور نا بھی بد پر گھیر
اور آجیت بھراجت بیدھی بال بھوشن چیز
چھاتی پر سند تین رکھا ئیں ہیں۔ نا بھی سند اور
گہری ہے۔ چھاتی چڑی ہے اور اس پر انیک پر کار کے چوٹ
کے زلیور اور بستر شو بھا بار ہے ہیں۔^۵

اُرن پان نکھو کرن مننہ سر، با ہو لبال بھوشن سند
کندھ بال کیرہی در کر لیا، چار چمک آن جھپی سیوا
لال مکمل کے سمان سند ہاتھ ہیں۔ ناخن اور انگلیاں
من کو مونہ والی ہیں اور لمبے بازوؤں پر سند ز لید سجے ہوئے
ہیں۔ بشیر کے نیچے کے سمان سند اور د شمال کندھ ہیں۔ اور
شکم کے سمان کھنڈ ہے۔ ٹھوڈی سند اور چہرہ تو شو بھا کی

حدی ہے۔^۱
کل بن بچن اور اُرنارے، فٹے فٹے دن لید بر بالے

لبت کیول منو ہرنا سا، مکلی سکھ سسی کر سم ہا سا
توتلے بچن ہیں۔ ہونٹ لال لال ہیں، صاف، سند
اور چھوٹے چھوٹے اور پونچھ دو دو دانست ہیں۔ سند
منو ہر گال ہیں۔ منو ہرناک ہے اور سب سکھوں کو دینے والی
چند رنا کی کرؤں کے سمان سند شکر اسٹ ہے۔^۲

نیل کچ لوچن بھو موچن، بھراجت بھال نلک گور جن
یکٹ بھرنی سم شرون سہلے، نچت پر چمک بھی چھائی
نیل مکمل کے سمان سند تیر ہیں جو جنم مرن دو پی بندھن
سے چھڑانے والے ہیں۔ ماتھے پر گو لوچن کا تلیک شو بھا بار ہے
بھو میں ٹھہری ہیں۔ کان دو نو ایک جیسے اور سند ہیں۔ کالے
کھنڈا لے بالوں کی شو بھا چھار ہی ہے۔

پیت جھین جھکی تن سوہی، کلک جتوں بھاوت مہی
روپ ماسی نرپ اجر بہاری، ناچ ہیں بچ پرتی تب نہا ہی
پیلے رنگ کا اور باریک کرتہ شریہ پر شو بھا بار ہے ان
کی کلکاری اور جتوں تو میرے من کی بہت ہی بھاتی ہے راج محل
میں وچرتے ہوئے روپ کے بھندار شری رام جی اپنی چھائیں
کو دیکھ کرنا چتے ہیں۔^۳

موہی سن کر ہیں بیدھ بھری کر لیا، برنت موہی موت اتی بر لیا
کلکت موہی دھرن جب دھام میں، چلیوں بھاگت کو پھیا ہیں
اور مجھ سے بہت پر کار کے کھیل کرتے ہیں۔ جن کا درجن
کرتے مجھے لجا آتی ہے، کلکاری مار کر جب وہ مجھے پکڑنے دوڑتے
تب میں بھاگ جانا۔ یہ دیکھ کر بھو مجھے میٹھی پوری دکھاتے
تھے۔^۵

آوت نکٹ سنہیں پر بھو بھاجت دون کر ہیں
جاؤں سیو پ گن بد بھیر چھتے پراھم ہیں
میرے نزدیک آنے پر بھو بھنتے ہیں اور بھاگ جانے
پر دوڑتے ہیں۔ اور میں جب ان کے چروں کو چھونے کے لئے
پاس جاتا ہوں۔ تب وہ پچھلے پاؤں میری طرف دیکھتے ہوئے
بھاگ جاتے ہیں۔^۷

پرا کرت سند اور لید لادیکھ بھینو موہی موہ

کون چتر کرت پھو سچا نہ سند سند
سادہ حال میں پتوں جیسی اُن کی لیسلا کو دیکھ کر مجھے شکر
مہوئی کہ سچا نہ گھن پھو کے ان چتروں میں کیا بڑائی ہے؟
ایتنی من آنت کھلک رہا، رگھوپتی پریرت بیانی مایا
سومایا نہ کو کھد موی کاہیں، اُن جیواؤں سیرت ناہیں
ہے بچی راج! من میں اس شکر کے اُٹھے ہی شری رگھو ناٹ
جی کی پریرنا سے پریری مہوئی مایا مجھ پر چھا گئی۔ لیکن وہ مایا مجھے
نہ تو کھد اُنک جان پڑی اور نہ ہی دوسرے جیوں کی بھانت مجھے
جسم من سنسار بندھن میں ڈالنے والی مہوئی کیوں کہ میں امر من
نامتھا اہل کچھ کارن آنا، سنسار سوسا دھان ہری جانا
گیان اکھنڈ ایک ستیا بر، مایا پسہ جیو سچا اہم
ہے ناٹھا! یہاں کچھ اور ہی کارن ہے وہ سنسار بھو ان
کے واسن گر راجی! اُسے ایگا گمن مہ کر سنئے۔ ایک ستیا پتی
شری رام جی اکھنڈ گیان سروپ ہیں۔ اور سب جڑ چن جیو
ہیں۔ وہ مایا کے آدھین ہیں۔ ۲

جول سب گیس نہ گیان ایک دس، الیو جیو ہی بھو کھو کس
مایا پسہ جیو اہمیا نی، ایس پسہ مایا گن کھانی
اگر سب جیو کس کہ اکھنڈ گیان رہے تو تباؤ پھر جیو اور
الیو میں بھید ہی کیلہ گیا، اہمیا نی جیو مایا کے دس میں ہیں
اور تینوں گنوں کی کھان مایا الیو کے دس میں ہے۔ ۳
پریس جیو سوس بھو گنتا، جیو انیک ایک شری کنتا
مدھا بھید چھپی کرت مایا، بنو مہری جائے نہ کوٹ اپایا
جیو پر نتر ہے اور بھو ان مونتتر ہیں۔ جیو انیک ہل امہ
گنتی تہی بھو ان رام ایک ہیں۔ اگر چہ جیو اور بھو ان میں یہ بھید
مایا کی آیدھی کی وجہ سے ہے اس لئے است ہے تو بھو ان
کے بھین بنا کر دودل اپانے کرنے پر بھی یہ آپا دھی کرت بھید
نہیں ہوتا۔ ۴

رام چندر کے بھین بنو جو جہر بد بنو بان
گیان و ن ت ابی سونر لیو بنو لیو پھو نشان
شری رام چندر جی کے بھین بنا جو موش پد چاہتا ہے وہ

میش گیان دان سونے پر لیو پھو لیو کے بغیر ہے۔ ۵
راکاتی شوترس آیتھیں تارا گن سم دانی
سکل گر نہ دو لائے بنو لیو رات نہ جانی
سولہ کلا سچو دن چندر سب ناراؤں گی مہنڈی کے ساتھ
چڑھ جائے اور سب پریتوں میں داوا اہل بڑی بھیانک بن کی
آگ (رگادی جائے۔ تو بھی سورج کے چڑھے بغیر رات نہیں
بہی جاسکتی۔

ایس میں ہری بنو بھین کھلیا، مٹے نہ جیو نہہر کیر کلپیا
ہری سیک ہی نہ بیابا بدیا، پر بھو پریرت مایا پتی بدیا
ہے بچی راج! اسی پر کار شری ہری کے بھین بنا جیو
کا کلش نہیں مٹ سکتا۔ ہری بھگتوں پر ادویا کا کچھ پر بھاؤ
نہیں پڑتا۔ کیونکہ پر بھو کی پریرنا سے اُن پر ادویا کا پرکاش
ہو جاتا ہے۔ ۱

بھو ان نے گنتا میں بھی کہا ہے۔ جو بھگت جن پریم
پودوک سارا مہ بھین کرتے ہیں۔ میں انہیں وہ مدھی لوگ دیتا
ہوں۔ جس سے وہ مجھے پہنچ جاتے ہیں۔ اُن کے بہت ارتھ
میں ادویا سے بڑھے مہے اندھکار کو آتم بھاو میں سخت ہوا
جگمگاتے گیان ویک سے ناش کرتا ہوں۔ ۱۰-۱۱

تاتے ناس نہ مہوئے داس کر، بھید بھگتی باڈھے ہنک
بھرم نہیں جکت رام موی دیکھا، ہنئے سونو مچوت لبیشا
ہے بچی راج! اس لئے داس کا ناش نہیں ہوتا اور بھید
بھگتی بڑھتی ہے۔ شری رام جی نے جب مجھے مہ سے بلان
دیکھا۔ تب وہ ہنئے۔ وہ ادبھت جڑ تر سنئے۔ ۲

تہی کوتاک کر مرم نہ کاموں، جانا انج نہ مات پتا موں
جان پان دہائے موی دھنا، سیال گات اُن کر جانا
اس تہا شے کا بھید کسی نے نہ جانا۔ نہ تو جھوٹے
بھائیوں کو کچھ پتہ چلا ادا نہ مانتا پتا کو ہی۔ زانو اور مہنوں کے
بل و شام شری لال لال ہاتھ اند پائوں داس پر بھو شری رام
مجھے پکڑنے کو دوسرے۔ ۳

تب میں بھاگ کلپوں ارگاری، رام ہن کہنے بھیا لپاری
۳

کر دوس برسہا جی اور شہر جی، بے شمار تارنگن، سورج
چند رہا، بے شمار لوکیال، ہم اور کال، بے شمار پرست اور
دھرتی، سمندر، ندی، تالاب اور اپاہ بن اور اس کے علاوہ
بھی انیک پرکار کی برشتی کا پھیلاؤ دیکھا، دینا، منی، بدھ
ناگ، منش اور کتر اور چاروں پرکار کے سویدج اندر،

اور بھی دھرتی جیوتن جو دیکھے۔ ۲۰۳
جو نہیں دیکھا نہیں سمجھا جو منہوں نے نہ سمجھے
سو سب ادبھت دیکھیں پہل کون بدھی جا
جو نہ کبھی دیکھا تھا۔ اور جس کامن میں خیال بھی نہ آ
سکتا تھا۔ وہ سب عجیب غریب دنیا میں نے دیکھی اس کا
دور کس پرکار کیا جائے۔ ۲۰۴

ایک ایک برسہا نہ کہ برسہا برسہا برسہا ایک
ایسی بدھی دیکھت پھر میں اندک گاہ انیک
میں ایک ایک برسہا میں ایک ایک سو برس تک

رہا۔ اس پرکار نہیں بے شمار برسہا برسہا کو دیکھتا پھر ۸۰
لوک لوک پرتی جس برہما تا، جس بشو سو مندوس ترانا
ترگند صرب جھوت بیتا لا، کتر شیپر کھک بیلا
ہر ایک لوک میں الگ الگ برسہا۔ الگ الگ دشنو
منو، دگیال، سر، منش، گندھرو، جھوت، دتیاں، کتر، راکش
لشو، پھلی اور سانپ تھے۔

دلو و سچ گن نا نا جانی، اسکل جیوتنہ آن ہی بھانتی
مہی سرسگر سرگری نا نا، سب پرینخ تہہ آنے آنا
اور وہاں بہت سی جاتیوں کے دیوتا اور دینت تھے بھی

جیو وہاں دوسری ہی طرح کے دیکھے، بہت سی جھو میاں، ندیاں و
سمندر، تالاب، پرست وغیرہ شری کی رچنا اور سی بھانت کی دیکھی
اندکوس پرتی پرتی رچ روپا، دیکھیں جنس انیک انوپا
اور دھرتی پرتی جھون نیناری، سر جھون بھن نو ناری
ہر ایک برسہا میں میں نہایت بدھ دیکھا بدھ شیارے
مثال چیزیں دیکھیں۔ ہر ایک جھون میں الگ الگ اور بدھ گویا
الگ الگ سر جھون اور الگ الگ جھون کے نہاری تھے۔

جسے جسے دور اور اول کا سا، تہہ سچ ہر دیکھیں سچ پاسا
بے سانیوں کے دشمن گڑھی، تب میں بھاگ چلا۔ شری
رام جی نے مجھے کپڑے کے لئے بازو بڑھایا۔ میں جیسے جیسے
دور اکاش میں اڑتا گیا۔ ویسے ہی ویسے شری ہری کے بازو کو
اپنے نزدیک پاتا تھا۔ ۲

برسم لوک لگ گئوں میں جھٹوں پاچھ ارات
جگ انکل گزریج سب اہم سچ ہی مہی نات
میں برسم لوک تک گیا اور اڑتے اڑتے جب میں پہنچے
کل طرف دیکھتا تو بے نات! شری رام جی کے بازو اور مجھ
میں صرف دوسری آنکھ کا فاصلہ تھا۔ ۹

سیتا سیتا بھید کر جہاں لگیں گئی موری
گیوں تہاں پر جھو سچ نرکھ بیاگل بھٹیوں پوری
ساتوں پردوں کو چھید کر کے جہاں تک کہ میری گئی
تھی۔ وہاں تک میں گیا۔ پردوں بھی پر جھو کے بازو کو دیکھ کر
میں بیاگل ہو گیا۔ ۹

دو دیوں میں ترست جھٹوں، پتی جھوت کوسل دیکھیں
سوی بلوک را، مٹکا جھیں، بہت ترست گئوں تھیں
جب میں اڑ گیا۔ تب میں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔
پھر آنکھیں کھول کر دیکھی۔ تو اپنے کو اودھیا میں پہنچا ہوا پایا۔
مجھے دیکھ کر رام مسکرانے لگے۔ ان کے ہنسنے ہی میں فوراً ان
کے منہ میں گھس گیا۔ ۱

اور ماجھو سٹو اندر ج راپا، دیکھیں برسہا برسہا نکا یا
انی پچتر تہہ لوک انیکا، رچنا اودھک ایک تے ایک
ہے پچھی راج! میں نے ان کے پیٹ میں بہت سے بہانے
کے سموہ دیکھے۔ ان برسہا میں میں بے شمار نرالے لوک تھے
جن کی رچنا ایک دوسرے سے بڑھ کر تھی ۲

کو تہہ پتر آن گور لیا۔ اگت اگن رنی رجنیا
اگت لوکیال جم کاللا۔ اگت جھو دھرتی لیا
ساگر سر سہن اپارا۔ نا نا بھانت سر شری ستارا
سر منی بدھ ناگ ترست۔ چار پرکار جیو سچا چر

وہاں پھر میں نے سر دیکھ لیا یا پتی کر پاؤں جھکان شری رام جی کو دیکھا۔ ۳۔

کر پٹوں بچا رہو رہی بہو رہی، مودہ کل بیامیت متی مودی اُجھے گھڑی مہنہ میں سب دیکھا، بھینٹ بھرت متی مودہ بھینٹا میں بار بار جارا کرتا تھا۔ میری بوجھ مودہ دینی دلیل میں پھنس گئی تھی۔ یہ سب کچھ میں نے وہی گھڑی میں دیکھا من میں بے حد مودہ کے کارن میں تھک گیا۔ ۴۔
دیکھ کر بال بکل مودی بھنٹے تیب رکھو میر بھنٹہ میں مکھ باسیر آئیوں سنو متی دھیر مجھے دیا کل دیکھ کر تیب کر پاؤں شری رکھو دیر جی میں پڑے ہے دھیر دھیر گھڑی! سنئے، اُن کے ہنسنے ہی میں منہ سے باہر نکلا آیا۔ ۵۔

سوئی لڑکیاں کی مومن کرن لگے پتی رام کوٹ بھانسی سمجھا دیتوں میں نہ لے لے لے شری رام جی پھر میرے ساتھ وہی پہلے کا سا رکھیں کرنے لگے۔ من کو میں کر دوں طرح سے سمجھاتا تھا، لیکن وہ نشانی نہیں پاتا تھا۔ ۶۔

دیکھ جیت یہ سو رہی تھی، سمجھت دھیر دسا بسراںی دھران پر پٹوں مکھ آدہ نہ ہانا، تراہی تراہی آرت جن ترا تا یہ بال بیلا دیکھ کر اور اُن کے دتو سر پ کی مہا کو یاد کر کے میں شری کی سہ پہل گیا۔ میرے منہ سے کوئی بات نہ نکلتی تھی، ہے دین دیکھوں کے رشک امیری رشک کیجئے۔ میری رشک کیجئے، ایسا کہتا تھا میں دھرتی پر گھوڑا۔ ۷۔

پریمیاں پر پٹوں مودی ملوکی، رنج مایا پر پٹنا تب روتی کر سروج پر پٹوں مودی دھرتی، دین دیال سہل دیکھ ہر پٹو مجھے اس طرح پریم سے دیا کل نہ دیکھ کر پٹو شری رام چن دھرتی نے اپنی مایا کو رک لیا، اور میرے سر پر پٹو نے اپنا ماتھ کمل رکھا، اور اس طرح دین دیال بھکان شری ام جی نے میرے سارے دیکھ کو مٹا دیا۔ ۸۔

کیہنہ رام مودی بھرت مودی با۔ سیکھ سکھ کر با سند دھا

بیرنٹھ کو سلیا سنو تانا، جہر دھو پ بھرت اولک بھرتا پرتی برہما ندرام اوتارا، دیکھو ہال بنود اپارا! سہنات! سنئے، دسرتھ، کو شیدا اور بھرت جی وغیرہ بھائی بھی جہا جہا شکوں کے سنئے۔ میں ہر ایک برہما ندرام اوتارا اُن کی ایار بال کر پڑا کو دیکھتا پھرتا رہا۔ ۹۔

بھرت بھرت میں دیکھ سب اتی بھرت مری جان اگرنت بھرت بھرتوں پر پٹوں رام نہ دیکھو اُن ہے مری دامن! میں نے سبھی کچھ جدا جدا اور بے حاجت غریب دیکھا۔ میں بے شمار برہما ندرام میں گھوٹا پر شری رام چندر جی کو میں نے دھرتی طرف نہیں دیکھا۔ ۱۰۔

سوئی سبھرتوں سوئی سوئی سوئی کر پال گھوڑی بھرت بھرتوں دیکھت بھرتوں پر پٹوں مودی سبھرت سب جگہ ہی لڑکھن، وہی شو بھا اور وہی کر پال شری رکھو دیر۔ اس پر کار مودہ دینی ہوا کی پریم سے میں بھرت بھرتوں میں (لوک لوک میں) دیکھتا پھرتا تھا۔ ۱۱۔

بھرت مودی برہما ندرام، بیٹے مہوں کھسرت ایسا پھرت بھرت پنج آشرم آئیوں، تنہا ہی رہ کچھ کال گھوڑیوں ان بے شمار برہما ندرام میں گھوڑتے گھوڑتے مجھے بالادیک سوکھ گھوڑ گئے۔ پھرتا پھرتا میں اپنے آشرم میں آیا اور کچھ کال وہاں رہ کر گزارا۔ ۱۲۔

رنج پر پٹوں جنم اودھ پتی پائیوں، نہ پھرت پریم ہر ش اٹھ دھرتیوں دیکھو جنم مہو شرجانی، جیہی برہمتی پر پٹوں کہا میں گائی میر جب میں نے اپنے پر پٹوں شری رام جی کے اودھ لوری میں جنم لینے کی طر بائی۔ تب پریم نے بھرت لوری مویا میں پریم مہو کر اٹھ دوڑا۔ جا کر میں نے جنم آتو دیکھا۔ میں کا میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ ۱۳۔

رام اور دیکھو جنم جگ نانا، دیکھت نہتے نہتے بھرتا تنہا پتی دیکھو رام سمجھا، مایا پتی کر پال بھرتو انا شری رام جی کے پیٹ میں میں نے بہت سی دنیا میں (مخلوق) دیکھی۔ جو دیکھتے ہی بنتی ہیں۔ کہنے میں نہیں آسکتی

بھجن میں سکھ کوئے کا جا۔ اس بچار بولیوں کھگ لجا
جیسے نمک کے بغیر بہت طرح کے بھوجن کے پادھ
پھیکے ہیں۔ دلیس ہی بھگتی کے بغیر سب گن اور سب سکھ بے فز
ہیں۔ بھجن کے بغیر سکھ کس کام کا ہے؟ جسے پیچھی راج! یہ دھوار
کر میں بولا۔

خوں پر بھو ہوئے پرین بر دہو ہو ہو کر ہو کر یا اور نہ ہو
من بھادت بر مائیوں سوامی بھسدا دار اور اسز جامی
ہے پھو! اگر آپ پرین ہو کر مجھے در دینا چاہتے ہیں
اور مجھ پر کر یا اور پریم کو تے ہیں۔ تو ہے سوامی! میں اپنا من چلا
ور دان مانگتا ہوں۔ آپ تو بڑے اور اہر دے کے بھیت
کی جانے والے رہتے ہیں۔

ابرل بھگتی لکھتے تو تیرتی پران جو گاؤ
جیہی کھوجت جو گیس می رہتو پر ساد کو دیاؤ
وید اور پران آپ کی جس گھٹی اور سکھ بھگتی کو گاتے ہیں
جسے یو گیشو سنی کا ش کرتے رہتے ہیں اور ان میں سے بھی
پر بھو (آپ) کی کر یا سے کوئی ہی پاتا ہے۔
بھگت کلپتہ پرنت ہست کر یا سے جو بھو دھام
سوئی بھگتی سوئی پر بھو دہو دیا کر رام
ہے بھگتوں کو سب من ہر ہے پادھ دینے والے
کلب برش روپ پر بھو! ہے شرما گھٹ کے ہنکاری! ہے
کر پاس گرا ہے سکھ کے دھام شری رام جی! مجھ پر دیا کر کے مجھے
وہی بھگتی دیکھو۔

الوم اسٹو کہہ رکھو کل نایک! بونے جن پریم سکھ انک
سنو بایس میں سچ سیانا، کا ہے نہ ماگ سی اس دروانا
"ایسا ہی ہو" کہہ کر شری رکھو! اتھ جی پریم سکھ دینے
والے جن بولے ہے کاگ! ان کو سہاد سے ہی چرے
پھر ایسا دروان کہیں نہ مانگتا؟

سب سکھ کھان بھگتی نہیں ماگی نہیں جگت تو ہی سم بھگتی
جو مٹی کوٹ جتن نہیں لہیں، جے جب جوگ ان میں
توئے سب سکھوں کی کھان بھگتی مانگ لی۔ تمہارے برابر

پر بھتا پر بھتم بچار بچاری۔ من مہنہ مہنہ ہر شرتی بھاری
سیدو گل کے سکھانا اور کر پا کے بھنڈا شری رام جی نے
مجھے بالکل مود سے چھڑا۔ باران کی پیلے والی ہوا کو دھار کر میرے من
میں بڑا بھاری آنند ہوا۔

بھگت بھگتا پر بھو کے دیکھی! اچھی مہم ار پرتی لبیشی
سجل نین پلکت کر جوری، کینہوں تہہ بدھ ہی نے ہو ری
بھگتوں کے تیش پر بھو کے پریم کو دیکھ کر میرے من میں بے
حد پریم بڑھا۔ پھر آنکھوں میں پریم کے کتا فو بھیر کر آمد ملکیت شری
موکھ میں نے ہاتھ جوڑ کر بہت طرح سے بنیتی کی۔

من سریم مہم بانی دیکھ دین بچ داس
بجن سکھ گھیر مہو بولے رمانو اس
تب پریم کے ساتھ میری بنیتی کو سن کر اور اپنے بیوک
دین دیکھ کر نکشی تو اس شری رام جی سکھ انک گھیر اور کو مل بجن بولے
کا ک بھگتندی ماگ براتی پرین موہی جان
انما وک تبدھی پر دھوی موچھو کل سکھ کھان
ہے کا ک بھگتندی! تو مجھے بے حد پرین جان کر دروان
مانگے۔ انما اوک آٹھ بدھیاں روھیاں اور سمپورن آنندوں
دشنتی کی کھان موکش لے۔

گیان بیگ برتی بگیا نا، مہنی در لکھ گن جے جگ نانا
آج دہوں سب سنیہ ناہیں، ماگ جو تو مہی بھاد من باہیں
گیان، اور چار، دیرا گہ، تو تین اور وہ انہوں گن جو بیوں
کو بھی کھنتا سے ملتے ہیں۔ یہ میں تجھے آج سب دوں گا۔

اس میں سنیہ نہیں، جو تیرا دل چاہے وہ دروان مانگ لے
من پر بھو بجن ادھک اور انہوں، من انہوں کرن نہ انہوں
پر بھو کہہ دین سکھ سبھی، بھگتی اپنی دین نہ کہی
پر بھو کے بجن سن کر میں پریم سے بہت ہی بھر پور ہو
گیا۔ تب میں اپنے من میں سوچنے لگا کہ پر بھو نے سب
سکھوں کے دینے کی بات کہی ہے۔ یہ تو سب ٹھیک ہے
لیکن اپنی بھگتی دینے کا ذکر نہیں کیا۔
بھگتی ہیں گن سب سکھ ایسے، اور نا بھہ بجن جیسے

ایک تپا کے چہت سے پتر ہوتے ہیں۔ اور ان کے گن بھاد
اور آچار الگ الگ ہوتے ہیں، کوئی پلٹتے سے تو کوئی تپتوی ہے
کوئی گیان دان ہے تو کوئی دھنواں ہے، کوئی مٹو دیر ہے تو
کوئی دان دیر ہے کوئی سب دویاؤں کا گیتا ہے تو کوئی دہراتا
ہے پتا کی سب پر ایک جیسی ہی ہوتی ہے۔ لیکن ان میں سے
اگر کوئی من، انجین، کرم سے تپا کا ہی بھگت ہے اور ان کی سیوا
کرنے کے علاوہ اپنے میں بھی کوئی دوسرا دھرم نہیں جانتا۔ ۱۰
سو سوت پر یہ ریت پر ان سمانا، جی پی سو سب بھانت اپانا
ایہی بدھی جو چوچر جے تے، نری جگ دیو زاسر سیتے
وہ پتر تپا کو پرائوں کے سمان ہی پیارا ہوتا ہے۔ چاہے
وہ سب پر کار سے اگیا ہی ہو ماسی پر کار پتو پچھی، دیو، مٹش
اور راکشوں سمیت بھگتے بھی جڑ جیتن پیو ہیں۔ ۱۱

اکھل لپو یہ مور اپا یا۔ سب پر موی براری دایا
تہہ مہنہ جو ہر مد مایا۔ بھگے موی من پنج اڈو کا یا
یہ سب سرشتی میری ہی پیدا کی ہوئی ہے اس لئے سب
پر میری برابر دید ہے۔ لیکن ان میں سے جو اٹھکار اور دایا کو چھوڑ
کر من انجین اور شریر سے ایک مائر میرا ہی بھجن کرتا ہے۔ ۱۲
پیش نپسک ناری دایا جو چوچر جے کوئے
سرب بھاد بھج کپٹا ج موی پر پر یہ سوتے
وہ پرش ہو یا مٹش ہو، انتری ہو یا جڑ جیتن کوئی بھی چو
ہو، کپٹ چھوڑ کر سچے بھاد سے جو بھی جیل بھجن کرتا ہے، وہی بھتے
پر پیارا ہے۔ ۱۳

ستتہ تپتوں کھگ تو ہی سچ سیدک م پران پر یہ
اس بیچار بھجو موی پر ہر اس بھروس سب
سچ بچھی میں تھکے سچ کہتا ہوں کہ سچا سیدک بھتے
پرائوں کے سمان پیارا ہے۔ ایسا دیا چار کر سب آتھ بھروس چھوڑ
کر ایک مائر میرا ہی بھجن کر۔ ۱۴

کہوں کال نہ بیاب ہی تو ہی۔ مٹش بھجیو زنتھر موی
پر بھجو بھجن امرت من نہ اٹھاؤں۔ مٹش پلکت من تی ہر شاول
تھکے کبھی مرتو نہیں ستا بگی راتھات تو امرت ہے گا ادا

میرا سرن اور بھجن کرتے رہنا۔ پر بھجو کے امرت بھروسے بھجن سکرمیں
ترپت ہی نہیں مہتا تھا۔ میرا شر پلکت تھا اور من میں میں بہت
ہی پرست ہو رہا تھا۔ ۱

سو سکھ جانے من اڈو کا نا۔ نہیں رسنا نہیں جلتے بھکانا
پر بھجو سو بھیا سکھ جاتیں نہیں۔ کہہ کے کہیں تھنہ ہی نہیں بیٹا
وہ سکھ من اور کان ہی جلتے ہیں۔ جیو سے اس کا
بیان نہیں کیا جاسکتا۔ پر بھجو کی شہ بھانے اس سکھ کو آکھیں ہی
جاتی ہیں۔ لیکن وہ اس سکھ کا وزن کیسے کر سکتی ہیں، کیونکہ وہ بولنے
میں سارے نہیں کھنٹیں۔ ۲

بھو بدھی موی پر لودھ سکھ دیو، لگے کرن سکھ کو تک تپتی
سجیل میں کچھ سکھ کچھ کر دیکھا، چتے مات لائی اتی بھجو کھا
مجھے بہت پر کار سے اچھی طرح سمجھا کر اڈو سکھ دے کر
پر بھجو شری رام جی بھروسے بال لیل کر کے خیروں میں جیل بھکر
اور کچھ مٹھ کر دیکھا سا بن کر وہ مانا کی اور دیکھنے لگے۔ مانو اشارے
سے سمجھا رہے ہوں کہ بہت بھوک لگی ہے۔ ۳

دیکھ مات اڈو سکھ دھانی۔ کہہ مروت بھجن لئے اڑ لائی
گووراکھ کر اد پئے پانا۔ رکھوتی جرت ملت کر گانا
یہ دیکھ کر ماتا خور اڈو دوی اور سچے نیٹے بھجن کہہ کر انہوں
نے پر بھجو کو چھاتی سے لپٹ لیا۔ گوو میں ڈال کر دودھ پلانے لگی

اور شری رکھو ناٹھ جی کی منور لیل میں لگے لگیں۔ ۴
جیو ہی سکھ لاگ پراری اس بھجیش کرت سکھ
اودھ پوری نرنارائی تپتی سکھ مہنہ سنت مگن

جس سکھ دانند کے گوہر سے سب کو سکھ دینے والے
شری شوجی نے اٹھل مٹے بھجیں دھارن کیا۔ اس سکھ میں اودھ
کے نرنارائی سا مگن رہتے ہیں۔ ۵

سوئی سکھ کو لیس جتھ باورک سینوول لہیہ
تے نہیں گون ایس کھیس پر سکھ ہی بھجن سکھتی
اس سکھ کے انش باز کو بھی جھوں نے ایک بار اپنے میں
بھی حاصل کر لیا۔ یہ سچھی راج اودھ سندر بدھتی والے نیک پرش
پر سکھ لوک کے سکھ کو بھی اس کے مقابلے میں کچھ نہیں گنتے۔ ۶

میں نئی اودھ سنبھال کر کھڑا ہوا، دیکھیں بال بنو درسا لا
 طام پر ساو بھگتی برپا بنوں، پرچھو پندری رنج آشرم آئیں
 میں کچھ غفوری دیر اور اودھیا لڑی میں رہا اور شری رام جی
 کی دل بھانے والی بال میلٹیں دیکھتا رہا۔ شری رام جی کی کرپا سے
 نہیں نے بھگتی کا درد ان پاپا آخر پر بھو کے چرنوں میں دنگوت
 کر کے نہیں اپنے آشرم میں آگیا۔

تب تے مہرے نہ پہانی پایا، جب تے رگھو نایک اپنایا
 یہ سب گیت چرت میں گاوا، ہری پایا جی مہرے بچاوا
 اس پر کار جب سے شری رگھو ناتھ جی سنو مجھے اپنا
 سیوک قبول کر لیا۔ تب سے آج تک مجھ پر کبھی بھی پایا کا پر بھاؤ
 نہیں پڑا۔ جیسے جیسے شری ہری کی پایا نے مجھے ناشر بنجیا۔ وہ
 سب گیت چرت پر امیرا کہانی) میں نے کہا۔ ۲

رنج انو بھو اب کہیں کھلیسا۔ بنو ہری بھجن نہ جاہیں کھلیسا
 رام کر پاپا بنو سنو کھنگ رانی، حانی نہ جاتے رام پر بھگتی
 ہے پیچھی راج گرڈ! اب میں آپ سے اپنے ذاتی بڑے
 کی بات کہتا ہوں۔ کہ شری ہری کے بھجن کے بغیر کبھی کلنیش نہیں
 مٹنے، ہے پیچھی راج! سنئے شری دھرم جی کی کرپا کے بغیر ان کی مہما
 نہیں حانی جاتی۔ ۳

جانی بنو نہ مہرے پرنتی، بنو پرنتی مہرے نہیں پرنتی
 پرنتی بنا نہیں بھگتی دھوہائی، جھے کھگ پتی جل کے چکناٹی
 ہے پیچھی راج! جھما کو جانے بغیر ان پر دوشواس (اعتقاد)
 نہیں جتنہ بنا دوشواس کے پر بھو کے چرنوں میں پریم نہیں ہوتا۔
 مود پریم کے بغیر بھگتی ویسے ہی ستر نہیں ہوتی۔ جیسے کہ چکناٹی
 پر نہیں بھڑتا۔ ۴

بنو کہ مہرے کہ گیان گیان کہ مہرے براگ بنو
 گا و مل بید پران سکھ کہ لہیے ہری بھگتی بنو
 گودے بغیر نہیں گیان ہو سکتا ہے؛ ادا گیان نہیں دیرا
 کے بغیر ہو سکتا ہے؛ اسی طرح دید اور پیرا کہتے ہیں۔ کہ شری
 ہری کی بھگتی کے بنا کیا کبھی سکھ مل سکتا ہے؟ ۵
 کو دوشواس کہ پاوتات، رنج سنو شری بنو

چلے کہ جل بنو ناو کوٹ جتن تیج تیج مرے
 ہے تات! اسکاٹ سنو شری کے بغیر کیا کوئی آرام پا سکتا
 ہے؟ جاسے کہ دروں جتن کر کے تیج تیج مرے (خون پسینہ
 ایک کرے) پھر بھی کیا کبھی جل کے بغیر ناو چل سکتی ہے؟
 بنو سنو شری نہ کام لب ہیں۔ کام اچھت سکھ سینے ہوں نہیں
 رام بھجن بنو مہرے کہ کا نا۔ بھل بہن تر و کیہوں کہ جہا
 سنو شری کے بغیر کا نا کا ناں نہیں ہوتا۔ اور کا نا کے شے
 بغیر کبھی سینے میں بھی سکھ نہیں ہو سکتا اور شری رام جی کے بھجن
 بغیر کا نا نہیں کبھی نہیں مل سکتی۔ جیسے کہ پر مہرے کے بغیر
 نہیں آگتا ہے۔

بنو بھجن کہ سمتا آوے۔ کو دواو کاں کہ نمہ بنو پادے
 شر دھیا بنا دھرم نہیں ہوئی۔ بنو مہی گندھ کہ پادے کوئی
 تو گیان کے بنا کیا کبھی بھید بھاد میٹ کر سمتا آ سکتی ہے
 اکاش کے بنا کیا کوئی اواکاش (جلا) پاسکتا ہے؟ شر دھاکے
 بغیر کوئی گندھ پاسکتا ہے؟ ۶

بنو تیج کہ کوہ ستارا۔ جل بنو رسل کہ مہرے سنسارا
 رسل کہ مل بنو بڑھ سیدو کاٹی۔ جھے بنو تیج نہ روپ گوسائیں
 تیج کے بغیر کیا کبھی تیج بڑھ سکتا ہے؟ جل جتو کے
 بغیر کیا سنسار میں دس ہو سکتا ہے؟ بدھیا لوں کی سیدو بغیر
 کیا سدا چار پر پت ہو سکتا ہے؟ ہے سو امی! جیسے تیج کے
 روپ نہیں ہوتا ہے روپ کا ادھشتری دیوتا اگنی ہے اگنی
 تلو کے بغیر سنسار میں روپ نہیں ہو سکتا۔ ۷

رنج سکھ بنو مین مہرے کہ قھیرا، پرس کہ مہرے بہن سیرا
 کو مہرے سدھی کہ بنو لبواسا، بنو ہری بھجن نہ بھو بھجنا سا
 آتم سکھ کے بغیر مین نہیں بھڑتا۔ واکو تلو کے بغیر ہرش
 (چھوٹ) نہیں ہو سکتا۔ دوشواس اور شر دھیا بغیر کوئی سدھی نہیں
 ہو سکتی۔ اور شری ہری کے بھجن کے بغیر جنم مرل روپی سنسار
 کے جھے کا ناں نہیں ہو سکتا۔ ۸

بنو لبواسا بھگتی نہیں تہی بنو دروہیں نہ رام
 رام کہ پاپا بنو سینے میں جو نہ لہر شری رام

و شواہد و شواہد کے بغیر بھیجتی ہیں ہوتی بھیجتی کے بغیر
شری رام جی پرست نہیں ہوتے۔ اور شری رام جی کی کرپا کے بغیر جیو
سپنے میں بھی شانتی نہیں پاتا۔ ۹۰

اُس بھارتی دھرم کے کٹرک سنہ سکل
بھجورام رکھو دیر گردنا کر سندر تھکھ
ہے دھرم بھی! ایسا دھرم کہ سب شنگاؤں اور کٹرک
(فضول واد واد) کو چھوڑ کر دینا بڑھان سندر اور تھکھ دینے والے
شری رکھو دیر جی کا بھجن کیجئے۔ ۹۰

بج متی سرس ناتھ میں گائی، پر بھو پرتاپ ہما لکھائی
کھینو نہ کچھ کر بھیجتی بیشی، یہ سب میں بج متی میں دیکھی
ہے سوامی! میں نے اپنی بوجھی کے مطابق پر بھو شری
رام جی کے پرتاپ اور ہما کا گان کیا ہے۔ ہے بھجی راج! میں
نے سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہوا کہ ہے۔ میں نے
کوئی بات دلیل بازی سے بڑھا چڑھا کر نہیں کی ہے۔ ۱

ہما نام روپ گن کا تھا، سکل امت انت رگھو ناتھ
بج متی مٹی مٹی مٹی گاد میں، نگم شیش سو پار نہ پاد میں
شری رگھو ناتھ جی کی ہما، نام، روپ امد گنوں کی تھا
سبھی انت اور اتھا، ہے مٹی لوگ اپنی اپنی بوجھی کے مطابق
شری ہری گان گان کرتے ہیں۔ دید شیش اور شری جی بھی اُن کا
پار نہیں پاسکتے۔ ۲

تمہاری آدمی کھگ مسک پر خنتا۔ نیہ اڑا میں نہیں پاؤں میں اتنا
تھکھو متی ہما ادا گا۔ تات کھنوں کو دیا کو کھن
آپ سے لے کر پھر تک خنتے پچھی اکاش میں اڑتے
ہیں اُن میں سے کوئی بھی اکاش کا انت نہیں پاسکتا۔ اسی پر کار
ہے تات! شری رگھو ناتھ جی کی ہما اتھا ہے۔ کیا کبھی کوئی
اُس کی تھاہ پاسکتا ہے؟

رام کام ست کوٹ بھگتن۔ دُرگ کوٹ امت اری مرون
سکر کوٹ ست سرس بلاسا۔ نیہ ست کوٹ امت ادا کا سا
شری رام جی کا شری رام جی کا دیوؤں کے سمان سند ہے
وہ انت کوٹ واد دیو کے سمان وادوں کا ناش کر نیلے ہیں۔

ارہوں اندر دس کے سمان اُن کا بھوگک الشوریہ ہے۔ ارہوں اکاش
کے برابر شری رام جی کا پھیلاؤ ہے۔ ۲
مرت کوٹ ست سکل سکل بی ست کوٹ پیکاس
سسی ست کوٹ شیتل سمن سکل بھو تر اسس
ارہوں پون دیس کے سمان اُن میں نہاں بل ہے ارہوں
شوریہ دیو کے سمان اُن کا پیکاش ہے۔ ارہوں چندر ہاس کے
سمان وہ شیتل اور سنسار کے سارے جگے کا ناش کرنے
والے ہیں۔ ۹۱

کال کوٹ ست سرس اتی و شری وگ ورنٹ
وہوم کھنوں ست کوٹ سم وادھش بھو نت
ارہوں کال کے سمان وہ ہما کھنوں، دُرگم وادھش وادھش
اور ہما پر چنڈ ہیں۔ وہ بھوگن ارہوں پھیل ساروں کے سمان
بھینکر ہیں۔ ۹۱

پر بھوگا دھست کوٹ تپالا۔ سمن کوٹ ست سرس کرالا
تیر تھامت کوٹ سم پاولن۔ نام اکل اکل کوٹ لساو
ارہوں پانال کے سمان پر بھوگا اتھا، ہیں سلا دیوؤں کی راج
کے سمان بھینک ہیں سمان کوٹ تیر تھاموں کے سمان وہ پوتر
کرنے والے ہیں۔ اُن کا نام سمپوون پالوں کے سمودہ کا ناش کرنے
والا ہے۔ ۱

ہم گری کوٹ اچل رگھو دیر جی رگھو کوٹ ست سم گھمبیرا
کام دھنوں ست کوٹ ہما۔ سکل کام وادک بھوگنا
شری رگھو دیر جی گردوں ہمالیہ پر بت کے سمان اچل میں
وہ ارہوں سمندروں کے سمان گہرے ہیں۔ بھوگن ارہوں کام
دھنوں کے سمان سب میں جا ہے پدارتھوں کے دینے والے ہیں۔ ۲
سار کوٹ امت چترائی۔ بدھ ست کوٹ ست شیش پانی
شیشو کوٹ سم پالین کرتا۔ دُرگ کوٹ ست سم سنگھرتا
وہ انت کوٹ کوٹ سمپوون کے سمان چتر ہیں۔ ارہوں برہما کے
سمان شری کی رچنا کرنے میں ماہر ہیں اور ارہوں واد کے سمان
شری کی پرستہ کرنے والے ہیں۔ ۳
دھند کوٹ ست سم دھنونا، مایا کوٹ پینچ نڈھانا

بوجھتا ہوں۔ ہے کہ پاکہ سندر آپ مجھے اپنا سیوک جان کر پریم
لوٹوں کہئے۔ ۹۲۔

تمہ سر جگہ نگیہ تم پارا۔ ستمی سوسیل سرل آجارا
گیان برنی بگیان نو اسار۔ لکھو نائک کے تمہ پر یہ داسا
آپ سب کچھ جاننے والے ہیں۔ تو دیتا ہیں اور اگیان سے
پرے ہیں۔ اتم بھلی والے۔ سوسیل لود سرل آجارا والے ہیں بگیان
ویراگہ اور تو گیان کے بھنڈا رہیں اور شری رکھو ناتھ جی کے پیارے
سیوک ہیں۔

کارن کون دھیہ یہ پانی۔ تات سکل موہی کہو نہ کھائی
رام جرت سندر سوامی۔ پانیہو کہاں کہو نہ گامی
پھر کسی کاں وش آپ نے کوئے کا شریہ پایا، ہنات!
سب کچھ سمجھا کر کہئے۔ ہے سوامی! ہے اکاش میں اڑنے والے!
یہ سندر رام جرت مانس آپ نے کہاں سے پایا۔ سو کہئے۔ ۲
ناتھ سنا میں اس سوہا میں۔ مہا پرلے مچل ناس تو ناہی
مدھا بجن میں السور کہی۔ سو تو موریں من سنہی اسہی
ہے ناتھ! میں نے شوجی مہاراج سے سنا ہے کہ مہا پرلے
میں بھی آپ کا ناش نہیں تنہا۔ شوجی کے یہ بچن کبھی جھوٹے نہیں ہو
سکتے۔ اس لئے میرے من میں سندھیہ ہے کہ۔ ۳

اگ جگ جیو ناگ نر لپا۔ ناتھ سکل جگ کل کلیا
اند کٹاہ امت لے کاسی۔ کال سداؤ نکر م بھاری
ناگ، ز اور دیوتاؤں کو جتنے بھی جڑ جتن جیو ہیں۔ اعد دیو
آؤں جتنے بھی لوک ہیں وہ سب موت کا نوالہ میں بے شمار رہا ہوں
کا سنگھار کرنے والا کال بڑا ہی وکراں ہے۔ اس کے بچے سے
کوئی بھی نہیں چھوٹ سکتا۔ ۴

تمہ ہی نہ بیایت کال اتی کال کارن کون
موہی سو کہو نہ کر پال گیان پر بھاد کہ جوگ بل
ایسا وہ بھابھنیکہ کال بھی آپ پر کچھ پر بھاد نہیں ڈال
سکتا۔ اس کا کیا کارن ہے؟ ہے کہ پالو! مجھے بتائیے یہ گیان
کا پر بھاد ہے یا یوگ کال ہے؟ ۹۳
پر بھو تو آشرم آئیں مور موہ بھسوم بھاگ

کارن کون سو ناتھ سب کہو نہ سہت انوراک
ہے پر بھو! آپ کے آشرم میں آتے ہی میرا سب موہ
اور بھرم بھاگ گیا۔ اس کا کیا کارن ہے۔ ہے ناتھ! یہ سب

پریم کے ساتھ کہئے۔ ۹۴
عز گر اس پر شینو کاگا۔ بولینو انا پریم انوراکا
وہنیہ وہنیہ تو منی ار گری۔ پرسن تھلہ موہی اتی پیاری
شوجی کہتے ہیں۔ ہے پارتی! اگر شوجی کی بانی سن کر کاک
بھٹندی جی بڑے پرسن ہوئے اور بڑے پریم سے کہنے لگے۔ ہے
سارنوں کے دشمن گر شوجی! دھنیہ ہے، آپ کی بھھی دھنیہ ہے
آپ کے پرشن رسوال! مجھے بہت ہی پیارے لگے ہیں۔
شن تو پرسن سیریم سہائی۔ بہت جنم کے بعد موہی اتی
سب کچھ کھتا کہیوں میں گائی۔ تات سندر سادہ من لائی
آپ کے سندر پریم بھرے پرشنوں کو سن کر مجھے اپنے
بہت سے پہلے جنوں کی یاد آگئی ہے۔ میں آپ کو دتار سے اپنے
سب جنوں کا کھتا کہتا ہوں۔ ہے تات! اشروہا سے من لگا کر سنئے۔ ۲
جپ تپ مکر دم برت دانا، برت بیگ جوگ جیانا
سب کر چل رکھو شپا پریمیا۔ تھی پنو کو نہ پاوے جھیا
انیک جپ، تپ، ایگہ شرم دم (من لعدا ندی نگر) برت
دانا، ویراگہ، گیان، چار لوگ، اتم تو کا گیان ان سب کا ہیں
شری رکھو ناتھ جی کے جرنار بندوں میں پریم مہنا ہے اس کے بغیر
کوئی کلیان نہیں پاسکتا۔ ۳

ایہیں تن رام بھگتی میں پانی، تاتے موہی مننا اوھکانی
جیہیں میں کچھ جی سداؤ نہئی، تھیہی پرمتا کر سب کوئی
مہنا نے اسی کو سے کے شریہ میں شری رام جی کی بھگتی
پائی ہے۔ اس لئے مجھے اس دھیہ پر بڑی مہنا ہے جس سے اپنا کھ
مطلب بدھ ہو۔ اس پر بھی مننا کہتے ہیں۔ ۴

پنگاری اس نیتی شری سکت سجن کہہ ہیں
آتی نیچو سن پریتی کیے جان نچ پریم ہمت
ہے سارنوں کے دشمن گر شوجی! دیدوں میں ایسی نیتی ہے
اور مہانتا پرش بھی کہتے ہیں کہ اپنا پریم ہمت جان کر پنج سے بھی

جو پیرا یا دھن ٹھپ کر جائے نہی پڑنا جاتا ہے جو جھوٹ
 ہوتا ہے اور مردوں کا مذاق اڑاتا ہے۔ کلچنگ میں دہی گھوٹا سمجھا

جاتا ہے۔ ۳
 نرا آچار جو شرفی پنچہ تیاگی، کلچنگ سوئی گیا نی سویراگی
 جا کیس نکھارو جٹا بالالا، سوئی تاپس پر سڈھ کل کلا
 کلچنگ میں جو دیو مارگ کا نیاگ کو کسے بے عمل ہو کر نکلتے
 بھیڑ رہتے ہیں دہی گیا نی اور دیو رائے دان پُرش سمجھے جاتے ہیں۔ جس کے
 بلے بے ناشن اور بڑی بڑی جٹا تیں ہیں۔ کلچنگ میں دہی تپسوی
 کہلاتے ہیں۔ ۴

اسیچہ بٹش جھوشن دھریں بھٹچہ اچھو جھکھائیں
 تپتی جو گئی تپتی سڈھ نو کو جیہ تے کلچنگ ماہیں
 جو اسٹکل جیس اور اسٹکل جھوشن رزور فنی کنڈل آدی دھان
 کرتے ہیں اور کھانے کے قابل اور کھانے کے ناقابل سب چیزیں
 ٹھپ کر جاتے ہیں۔ دہی پوگی اور سڈھ کہلاتے ہیں اور کلچنگ میں
 ایسے پُرشوں کا مان اور پُرجا ہوتی ہے۔ ۵

جے اچکاری جیار نہنہ کر گورو مانیہ تپتی
 من اکرم انجن لبار تپتی بکتا کلی کال مہنہ
 پرائی مائی کنا ہی جن کاشیوہ ہے۔ اُن کی ہی برسی عزت
 ہوتی ہے اور دہی پُرجیا مانے جاتے ہیں۔ جو من، انجن، کرم سے
 جھوٹ بوسنے والے ہیں۔ دہی کلچنگ میں اچھے مقرر سمجھے جاتے ہیں
 ناری مجلس نرسکل گوسا میں۔ ناچہیں نٹ مرکٹ کی ناہیں
 سڈھ درو جھنہ ایدیں گینا۔ میل جھنیو لیہیں کڈانا
 ہے گوسا میں اسجی مردوزن مرید ہوتے ہیں اور بازیر کے
 بندر کی طرح عورتوں کے اشارے پر ناسچتے ہیں۔ برہمن کو شوق
 گیان اپدیش کرتے ہیں اور گلے میں جیو ڈال کر دان کو دان لیتے ہیں
 سب نر کام لوچہ رست کر دھنی، دیو پُرش شرفی سنت بردھی
 من میند سند پتی تیاگی، بھجپیں ناری پُرش اچھاگی
 مینج پُرش کام اور لالچ میں اندھے اور کر دھنی ہوتے ہیں، دیوتا
 برہمن، دیو سنت مہاتماؤں کے مخالف ہوتے ہیں۔ یہ فیص
 استریاں گھوٹ کے گھر سند پتی کو چھوڑ کر دوسرے پُرشوں کا چنتن

پوری میں رہے گا۔ وہ مرد ہی شری رام جی کا بھگت ہو جائے گا۔ ۲
 اودھ پر کھیا وجان تب پرائی۔ جب اُر لہیں رام دھنو پائی
 سوکھی کال کھٹن اُر گاری۔ پاپ پرائن سب نرناری
 اودھ کا پیر پیرا پرائی تپتی جانتا ہے۔ سب ہاتھوں میں
 دھن دھان کرنے والے شری رام جی اُس کے ہر دے میں لپتے
 ہیں۔ سہکڑی! وہ کلچنگ بڑا کھٹن تھا، اُس میں بھی نرناری
 پاپوں میں ہی لین رہتے تھے۔

کلی مل کر سے دھرم سب پُشت پھٹے سڈھ گرتے
 دھن دھنہ پنج منی کلچنگ کر پُشت کئے بھم غنہ
 کلچنگ کے پاپوں نے سب دھرموں کا ناش کر دیا وہ
 آدی سڈھ گرتے سب چھپ گئے۔ یا کھنڈی، چالاک لوگوں نے
 اپنی منہ کلچنا سے بہت پُشت پُشت کر دیے۔ ۶

بھٹے لوگ سب مودہ بس لوچہ کر سے سڈھ کرم
 شلوہری جہان گیان ندھی کھنڈل کچھک کلی دھرم
 سب لوگ اگیان میں اندھے ہو گئے دھارچ نے سب
 غنہ کر موں کا ناش کر دیا۔ ہے گیان کے بھٹا شری پری کے
 دھن گرتی! پیر کلچنگ کے کچھ دھرم کہتا ہوں۔ ۷

بھن دھرم نہیں آشرم چادی شرفی برودھرت سڈھ ناری
 دوج شرفی بیگ جھوپ پر جان۔ کوہ نہیں مان نگم اوسا سن
 کلچنگ میں نہ دل دھرم ہی رہتا ہے اور نہ برہمچریہ آدی

کھلد آشرم ہی رہتے ہیں۔ سب استری پُرش دیووں کی مخالفت
 کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ برہمن دیووں کو بیچنے والے اور راجہ پر جا
 کو ٹھپ کرنے والے ہوتے ہیں۔ کوئی بھی دیو یا دیو نہیں مانتا۔

مارگ سوئی جا کہنہ جوئی بھاوا۔ پڈت سو جو کال کچاوا
 جتھیا آونجہ دھرت جوئی۔ تا کہنہ سنت کہے سب کوئی
 جو جس کو اچھا لگے دہی مارگ ہے۔ جو بڑھ پڑھ کر شیخی

بگھاڑے دہی پڈت ہے۔ جو متھیا اور میر جتا ہے اور پاکھنڈ
 کرنے میں لگا رہتا ہے اُس کو ہی سب کوئی سنت کہتے ہیں۔ ۸

سوئی مہان جو پیر دھن ہاری۔ جو کر دھن سو بڑا چھاری
 جو کہ جھوٹا منجری چھانا۔ کلچنگ سوئی گن دنت کھانا

دکھلاتے ہیں - ۹۹

پرتیریا لپٹ کیٹ سیانے، موہ دروہ ممٹا لپٹانے
 تیشی ابعید بادی گیانی نر، دیکھ میں چو تر کلجنگ کر
 جو پرائی استری کے موہ میں آسکت، کپٹ کرنے میں ماہر
 اور گیان دولش ردوسوں سے نفرت) اور ممٹا میں ڈوبے ہوئے
 ہیں۔ وہ ہی ممٹا ابعید بادی گیانی (روحیت کا پرچار کرنے والے)
 مانے جاتے ہیں۔ میں نے اُس کلجنگ نامی لپٹ میں یہ چو تر دیکھا
 آپ گئے آؤ تنہو گھا لیں۔ جے کھنہ سمت مارگ پرتی پالیں
 کلپ کلپ بھرا ایک ایک نرکا۔ پر میں جے دوشیں شرتی کر ترکا
 آپ تو خود گئے گزرے ہی ہیں۔ پرتو جو کیں سمت مارگ
 پر چلتے ہیں وہ اُن کو بھی لٹٹ کر دیتے ہیں۔ جو ترک کر کے دیدیں
 کی بند کرتے ہیں۔ وہ لوگ کلپ کلپ بھرا ایک ایک نرکت میں
 پڑے رہتے ہیں - ۱۰

جے برن ادھم تیل کھارا۔ سو تیر کرات گول کھوارا
 ناری موٹی گرہ پیتی ناسی۔ موٹو مٹھڑا مے موہیں سفیاسی
 تیل، کھارا، چنڈال، بھیل، گول اور کھوار وغیرہ چھوٹے من
 کے لوگ استری کے مرتے پر یا زو دھن ہو جانے پر سر مٹا کر

سفیاسی ہو جاتے ہیں - ۱۱

تے میر نہنہ سن آپت تچا وہیں، اُجھے لوک پنج ہاتھ لسا وہیں
 پیر نر چھڑ لولپ کامی، نرا چار سمٹ برشلی سوامی
 وہ برتوں سے اپنی پوجا کرتے ہیں۔ لوگ اور پر لوک کو
 اپنے ہاتھوں سے ہی لٹٹ کرتے ہیں۔ کلجنگ کے برہمن ان پڑھ
 لوبھی، کامی اور بے عمل ہوتے ہیں۔ اور موڑ کھ اور نیچ جاتی کی باہن

استری کے پتی جوتے ہیں - ۱۲

سو در کر ہیں جب تپ برت نا نا، مٹیہ براسن کہیں پٹانا
 سب نر کلپت کر ہیں آچھارا، جاتے برن انتی ایا را
 شورو طرح طرح کے چپ دتپ اور برت کرتے ہیں اتم
 آسن پر مٹیہ کر پُران پڑھتے ہیں۔ سب ممٹا من مانا آچھار کرتے
 ہیں۔ کلجنگ کی اس اپار انتی (ادھرم) کا درن نہیں کیا جاسکتا
 جھٹے برن سنکر کلی حلقن سچو سب لوگ

کرتی ہیں -

سویا گنیں پھو شخص مہینا، بدھو نہہ کے سنگا ر نہینیا
 گرو شیش پھر اندھ کا لیکھا، ایک نہ سنے ایک نہیں دیکھا
 مہا گن استریاں ہارسنگا سے رہت ہیں، اور بدھو انیں
 مت نئے ہار شنگا کرتی ہیں مگر وہ اور شیش کا انور سے بہرے کا
 صاحب ہوتا ہے مگر وہ تو دید شاستروں کو نہ جاننے کے کارن
 گیان چکھنڈ سے رہتا اندھا ہوتا ہے۔ اور چیلاندر دھالے
 رہت ہوئے کے کارن گرو کی کسی بات پر کان ہی نہیں دیتا۔

اس لئے وہ بہرہ ہے - ۱۳

ہرے شیش دھن سوک نہرتی، سو گرو گھور نرک مٹھ پرتی
 مات پتا بالکھہ بولا وہیں، اور بھرے سوئی دھرم سکھا وہیں
 جو گرو اپنے چیلے کا دھن تو پڑپ کرے لیکن کس کے ہرے
 کے ستاپ کر گیان اپدیش سے دور نہ کرے۔ وہ گرو گھور نرک
 میں گرتا ہے۔ مانا پتا اپنے بچوں کو بکا کر دھرم اپدیش دیتے
 ہیں جس سے کہ پیٹ بھرے (ارغفات پیٹ بھرا نا ہی دھرم
 ہے ایک ماتر اُن کو بھی دھرم سکھلاتے ہیں) - ۱۴

برہم گیان بنو ناری نہ کہیں نہ دوسری بات
 گور کی لاگ لوبھ لیں کر ہیں پیر گرو کھات
 سب استری چرتش داچک برہم گیانی ہیں۔ وہ برہم گیان
 کے بنا دوسری کوئی بات تو نہیں کرتے لیکن عمل اُن کا ایسا ہے کہ
 پالچ میں اتھے ہو کر چھ گور کی لئے برہمن اور گرو کو مار دالتے
 ہیں - ۹۹

باد میں شور و دو جنہ من سم نہم تے کچھ گھاٹ

جاتے برہم سو پیر بر آکھ دیکھا وہیں ڈاٹ

شور برہمنوں سے نوح مباحث کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ
 ہم تم سے کس بات میں کم ہیں۔ جو برہم کو جانتا ہے وہی اتم برہمن
 ہے۔ انصاف اُنہیں کوئی نرکیان تو ہوتا نہیں۔ زبانی جمع حرج
 کو کے کچھ اور دھرم کے شکوک بول کر اپنے آپ کو برہم گیانی کہلاتے
 ہیں۔ اور ابعیدمان میں بھر کر کہتے ہیں کہ ہم برہم گیان جانتے ہیں اس
 لئے ہم برہمن ہیں (ایسا ڈاٹ ڈپٹ کرتے ہوئے وہ اُنہیں انھیں

وہ گئی ہے۔ جو دیدار پر انہوں کو نہیں مانتے۔ کھجک میں وہ ہی الشیور محبت

اور سچے بہا تما کہلاتے ہیں۔
 کہیں بر باد اور دنی نہ سنی۔
 کہیں دوشک برات نہ کہیں گئی
 کہیں باد میں بار و کال پرے۔
 کہیں جو آن دکھی سب لوگ مرے
 شاعر لوگوں کے تو گڑب گڑے۔
 پر و اتا لوگوں کی

تو کہیں آواز ہی سنائی نہیں دیتی۔ گٹوں میں دوش لگانے والے تو بہت ہیں، مگر گٹوں کوئی بھی نہیں ہے۔ کلچرک میں بار بار فحش پڑتا ہے، مگر سب لوگ اُن کے بنیاد کھی مکر پڑان چھوڑتے ہیں۔ ۵۔

سنو کھائیس کلی کپٹ سٹو و میو و فیش پاکسٹ
مال موہ مارادی بد بیاپ سے برہما ندو
ہے بھئی راج گرٹ! سنئے۔ کھٹک میں کپٹ سٹو، متفیا چاری
حسد پاکسٹ، مان، موہ، استہاراد کام کردہ آدی دنگوں سے
برہما ند چھا گیا۔

تالیس دہرم کر ہی نہ چیت پرت مکھ وان
 دلوی نہ بر نہیں دھرم میں پئے نہ جا نہیں دھان
 سب لوگ جب، تب، برت، یگیہ اددان نامی
 بھاو سے کرتے ہیں نہ پینا پر خوشی پر جل نہیں برساتے اور بولیا تھا
 اناج پیدا نہیں ہوتا ۔ ۱۵

[illegible]

اور کرنی نہیں رہا۔ ان کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا۔ وہ دھن سے
خالی ہیں۔ سادہ بہت طرح کی ممتا کے کائنات کو اکٹھا کرتی ہیں۔ وہ
جو کہ سکھ جانتی ہیں لیکن دھرم میں پرتی نہیں رکھتیں۔ ان کی
بڑھی بہت نفوذی ہے۔ سبھاؤ کوٹھور ہے۔ نئی نام کو نہیں ۱۰

نہ بڑا رت رنگ نہ بھگ کہیں۔ ایسے میں ہر دھڑا کار نہیں
 ہو جیو جنہیں صنبت بیخ دسا۔ کلہانت نہ اس کمان آسا
 روگ سے ہریش دیکھی ہی نہ کہہ کا نام دلشن نہیں ملتا

بغیر کا دن کے ہی البجیلان اور عروہ و قسطنطنیہ (کوتے ہیں) پانچ دس
ہجری کا (حیدر علی کا) قہر اسامیوں سے اگے نظر آتا ہے

کر ہیں یا پ یاد ہیں دیکھ بھئے راج سوک ہوگ

کلمہ میں سب لوگ درن سنگر (حرام کی اولاد) اور وہ
مرد و اسے الگ ہو گئے ہیں۔ وہ پاپ کرتے ہیں اور ان کے نتیجے
کے طور پر دکھ، سجنے، ہلکے، شوک اور پیاری دستوریں سے جُدا
پاتے ہیں۔

شرقی سمت ہری بھگتی تپہ منجبت برقی بھیک

تیمیں نہ چلیں نہ روہ لیں کلہیں نہ پتھر انیک

دیدوں میں کہا ہوا اور اگے اور گین سے ٹیکت تجرانیو رہتی
 کا مارگ ہے۔ اگیاں وشن منش اُس مارگ پر تو چلتے نہیں اور طرح
 طرح کے بیٹے سے نئے موت منہ منہوں کی کھینا کرتے ہیں۔ ۱۰۰

بہرہ دام منقول ہیں وھام حتیٰ البشیر کہیں نہ تھی برستی
تبسی دھن دنت دروگر ہی، کل کو نکات نان نہ حیات ہی
سینا سی لوک بہت دھن عرض کر کے گھر سمٹے ہں۔ اُن

میں دیر گزیر نہیں رہا۔ اُسے ریشید نے چھین لیا ہے۔ بیٹھوئی لوگ تو کھٹک میں دھن دان ہیں اور گہستی لوگ کنکال ہیں۔ بے تات کھٹک کی عجیب ایسا کچھ نہی نہیں حافی۔

کُلّ و نشتی نکار میں زاری تھی۔ گر آہ انہیں چیر رہی زبانی گنتی
سُست مانہیں مانتے تھے تپا تپا تپا۔ ایلان دیکھ نہیں جب نول
کُلّ و نشتی اور سستی بہتری کو دُش گھر سے نکال دینے ہیں اور

دجیا کو چھوڑ کر داسی کو گھر میں ڈال لیتے ہیں۔ پھر مانا پتا کو بھی تنک مانتے ہیں۔ جب تنک کے استری لہو وچہ، بیوی کی شکل نہیں دیکھی۔ ۲۔
مستشاری بیادی کی جہت تھیں۔ رگو رگو کے گھمبھہ تھیں۔

سری پائیں کی بیک میں ۔۔۔ پورے چپ پٹہ کے پائیں
نرپ پاپ پرائن و ہرم نہیں ۔۔۔ گردن پٹہ کے پاپ پرائن نہیں
جب سے سسرال سے پیار بڑھا ۔۔۔ تب سے کٹی ہوئی دشمن
محب ہو گئے ۔۔۔ راجے باب آجادی ہو گئے ۔۔۔ اُن میں دوسرے نہیں رہا ۔

وہ پر جا کوکت آئے وہ سنا تھے ہیں امدان کی بھنی ڈالتے ہیں
دھن و نت کلین ملین اپی - وون چنہر جلیو اگھار تھی
نہیں ملن گمان نہ عید ہی جو - ہری سچوک سفت سہی گام

و دھنوں خانہ دانی مانے جاتے ہیں خواہ وہ مہینہ چھلے برہمنوں
کی پیمان صرف جیو مانتر ہی وہ گیا ہے۔ اس کے بدن تشوہوں کی پھیل

سنت میگ، ترتیا اور دو وار میں جو اتم گنتی پوچھا گیا اور ایک
سرا فصل سے ملتی ہے۔ وہی اتم گنتی کلجنگ میں صرف بھوگان کا
نام سمرن سے ہی ڈنگ یا جانتے ہیں۔ ۱-۲

کرت جگ سب جو گئی گئیانی نہ کر سہی دھیان تر میں بھو پرانی
ترتیا بسدھ جگہ نہ کر میں۔ پوچھو ہی سب کرم بھو تر میں
سنت میگ میں سب لوگ اتم دیتا سوتے ہیں۔ اس میگ
میں بھوگان کا دھیان کر کے سب پرانی سنسار گر سے تر جاتے
ہیں۔ ترتیا میگ میں لوگ طرح طرح کے بگیہ کرتے ہیں اور ان کو
پر بھو کے ارین کر کے سنسار ساگر سے پار ہو جاتے ہیں۔ ۱

دو وار کر رکھو پتی پھر پوچھا۔ نہ بھو تر میں آپاٹے نہ دوہا
کلجنگ کیوں ہری گئی گاہا۔ گاہوت نہ یاد میں بھو تھا
دو وار میں لوگ شری رکھو ناخفہ جی کے چروڑ کی پوجا کر کے
سنسار ساگر سے پار ہو جاتے ہیں۔ دوسرا کوئی آپاٹے نہیں ہے
اور کلجنگ میں تو صرف شری رکھو ناخفہ کے گنوں کی کنفاؤں کا گان
کرتے ہیں۔ ۲

اس سنسار ساگر کا پار پا جاتے ہیں۔ ۲
کلجنگ جوگ نہ جگیہ نہ گیانا۔ ایک آدھار رام گن گانا
سب بھو دس حج جو بھو رام سی۔ یہیم میت گان گن گرام ہی
کلجنگ میں نہ تو لوگ ہے نہ بگیہ ہے اور نہ ہی گیان ہے۔

شری رام جی کے گن گان کا ہی ایک ماتر سہارا ہے۔ سب بھو دسوں
کو چھوڑ کر ایک ماتر جو شری رام جی کا بھجن کرتا ہے اور یہیم کے ساتھ
ان کے گن گنوں کا گان کرتا ہے۔ ۳

سوئی بھو تر کچھ سسنبہ ناہیں۔ نام پر تاپ پر گٹ کلی ماہیں
کلی کر ایک ہییت پر تاپا۔ مانس پنبہ تر میں نہیں پایا
وہی بھو ساگر سے تر جاتا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں
کلجنگ میں نام کی ہمار پر گٹ ہے اور کلجنگ میں ایک پو تر بڑانی
اور بھی ہے۔ وہ یہ کہ پیش من میں اگر پنبہ کرموں کا چٹن کرتا ہے
تو اس کا اُسے نہ بھو پنبہ ملتا ہے۔ لیکن اگر پاپ کرموں کا چٹن
کرتا ہے تو اُسے پاپ نہیں گنا رارخصات مانسک پنبہ تو

ہوئے لیکن مانسک پاپ نہیں ہوتا
کلجنگ سم جگ ان نہیں جوں نہ کر لہو اس

ہے۔ مانو پرے کال میں بھی ان کا نش نہیں ہوگا رینخ دسا کا رتھ
بچا س سال بھی نہ سکتا ہے۔ یعنی پچاس سال تھوڑی سی عمر ہے لہا
ارتھ ہوگا۔ پینو بھو مار تھ میں کوئی انتر نہیں ہے
کلی کال بہال کئے مٹھا۔ نہیں مانت کو انجا تنخا
نہیں تو ش پچار نہ سیتلشا۔ سب جاتی کجگنی بھنے مکتا
کلجنگ نے سب لوگوں کو بے حال کر دیا ہے نہ کوئی بہن
کو مانتا ہے نہ بیٹی کو۔ لوگوں میں نہ تو صبر ہے نہ گیان ہے اور نہ ہی
من میں شانتی ہے۔ ذات اور بے ذات سب مانگنے والے
ہی ہو گئے۔ ۳

ارٹھا یرو شا پھر پو لیتا۔ بھر پو رہی سمتا بکتا
سب لوگ میوگ لہو کٹھے۔ برن آنشرم دھرم اجبار گئے
دھرم سخت کلامی احمد لاپج سنسار میں چلے گئے ہیں بہت
(سب کو پر بھو ناوا اور دیشی ارجی گئی ہے۔ سب لوگ دیوگ
بے حد شوک سے مرے پڑے ہیں۔ اور ان آنشرم دھرم سمبندھی
سب آچلا مٹ گئے۔

وم وان دیا نہیں جانی۔ برطما پر پینچنا اتی گھنی
نن پوشک ندی تو اسکی ہے۔ برنندک جے جگ مو بگے
وم (اندروں پر تاپا پانا) وان، ادیا اور بھو داری کسی میں نہیں
مہی۔ محمد بن احمد دوسروں کو ٹھکانا بہت ہی بڑھ گیا ہے انری
اور پیش سارا وقت شری کے پان پوشن رارخصات پرٹ کے
دھندل میں، میں ہی لگاتے ہیں۔ دوسروں کی نندا کرنے والوں
کا ہی سنسار میں بول بالا ہے۔ ۵

ستو بیال ادی کال کلی حل او گن آگار
گنٹو بہت کلجنگ کر جو پر یاس نستاو
ہے ساینوں کے دشمن کر گئی اسنے کلجنگ پاپ او گنوں
کا گھر ہے۔ لیکن اس کلجنگ میں ایک ساڑا بھاری گن بھی ہے۔
وہ گن یہ ہے کہ اس کلجنگ میں اگر کسی محنت کے سنسار بندھن سے
بکٹی بل سکتی ہے۔ ۱-۲

کرت جگ ترتیا دو وار پوچھا مکتھ اور جوگ
جو گن ہوئے سو کی ہری رام گننے پاو میں لوگ

بازیر کا کیا ہو ایک چتر (جادوگری، اندر حال) بڑا ہی کھٹن
ہوتا ہے۔ لیکن وہ دیکھنے والوں پر ہی پر بھاؤ ڈالتا ہے۔ بازیر
کے اپنے سیدک پر وہ بازیر کی جادوگری کوئی اثر نہیں ڈالتی
ہری مایا کرت دوش گشت بندہ ہستی بھین نہ جاہیں
بھیسے رام بیج کام صاب اس بیچارہ من ماہیں
ایسے ہی شری ہری جی کی مایا کے رجائے ہوئے گئے
اور دوش ہری بھجن کے بغیر نورت نہیں ہوتے من میں ایسا دھار
کر کے سب کا منائیں کہ چھوڑ کر سچے ہر دے سے شری رام جی کا
بھجن کرنا چاہئے۔ ۱۰۳

تینہیں کلی کال برش بہر بے بیٹوں اور دھواں
پر بیٹو کال بتی بس تب میں گئیوں بدیس
ہے بچھی راج گڑا میں اس کا کجک میں بہت سال الودھیا
میں رہا۔ ایک بار سخت تھک پڑ گیا۔ تب میں مصیبت کا مارا کسی
دوسرے دیش کو چلا گیا۔ ۱۰۴

گئیوں اجینی سنوار گاری۔ دین ملین ودر دھواں
گشت کال کچھ سمجھتی بائی۔ تہنہ پنی کر غولی سمجھو گیو کالی
سے سہنوں کے خوشن گڑ جی! سننے میں لاچار اداں
کنکال اور دھکی سہر اجین نگری میں آیا۔ کچھ ذہنت گذر جانے
کے بعد کچھ دولت بائی۔ وہاں پھر میں دہی شری شو جی مہاراج
کی سیوا کرنے لگا۔

پیر ایک بیدک سو لو جا۔ کرے سد اتھی کا ج نہ دو جا
پر مصادھو پر مار تھ بندک۔ سمجھو اپارک نہیں ہری بندک
وہاں ایک دیدہ ریتی اوسار شو جی کی پوجا کرنے والے
برہمن رہتے تھے۔ انہیں شو پوجا کے بغیر اور کوئی کام نہیں تھا۔ وہ
بہت ہی نیک اور پر مار تھ تھو کو جاننے والے تھے۔ شو جی کے
اپاسک تو تھے لیکن شری ہری کی نندا کرنے والے نہ تھے۔ ۱۰۵

تہی سیوئل میں کپٹ سمیتا۔ دوج دیالی اتی نیتی نکیت
بارج نردیکھ موسی سا میں۔ پیر مصادھو پیر کی نیا میں
نہیں کپٹ کے ساتھ اس برہمن کی سیوا کرتا تھا۔ برہمن
ٹسہی رحمل اندیتی کے گھر تھے۔ ہے سوامی! ظاہر طور پر

گائے رام گن گن بھل بھو تر نہیں پر یاس
اگر منش و نساں کرے تو کھجک کے سمان دوسرا کوئی
میں ایک نہیں کیونکہ اس یک میں شری رام جی کے نزل گنوں کا گن
کرنے سے ہی سنا رسا کرتا جاتا ہے اور لوگ، تب آدی کھٹن
سدھن نہیں کرنے پڑتے۔

پر کٹ چار بدھرم کے کلی مٹھ ایک پردھان
جین کین بدھی دینے دان کے کلیان
ستہ، دیا، تب اور دان دھرم کے چار چرن پر سدھ میں
جن میں کھجک میں ایک دان رڈی چرن ہی پردھان ہے خواہ وہ
کسی طرح کیا جائے۔ دان کلیان ہی کرتا ہے۔ ۱۰۶

نت کجک دھرم ہو میں سب کیرے، ہر وہ رام مایا کے پریرے
شدھ ستو سمیتا بنگیا نا۔ کرت پر بھاؤ پر تن من جانا
شری رام جی کی مایا کی پریرنا سے سب کے ہر دے میں
سمجھ گئیوں کے دھرم نت ہوتے رہتے ہیں۔ شدھ ستو گن سمیتا
مکین اور من کا شانت ہوتا۔ یہ ست یک کا پر بھاؤ جانے
ستو بہت سچ کچھ دتی کرما۔ سب بدھی سکھ تر تینا کر دھرم
بہر رج سولپ ستی کچھ تاس۔ دوا پر دھرم ہرش بھگے مانس
سنو گن کی زیادتی ہو۔ کچھ رج گن کا انش ملا ہوا ہو۔ کچھ گنوں
بھی ملا ہوا ہو۔ من میں آند بھی ہو اور اس آند کے چھن جانے کا
مد بھی ہو۔ یہ دوا پر کا دھرم ہے۔ ۱۰۷

تاس بہت شو گن غنور۔ کل پر بھاؤ پر دودھ چہتہ اورا
بھجک دھرم حال من ماہیں۔ تیج اور دھرم دہی دھرم کر اہیں
غنور بہت ہر رج گن غنور ہو۔ چاروں طرف دیو دودھ
میں پھیلا ہوا ہو۔ تو اسے کھجک کا بد بھاؤ سمجھنا چاہئے۔ بدھیمان
لوگ ہر ایک یک کے الگ الگ دھرموں کو من میں پہچان کر
ادھرم کا تیاگ کرتے ہیں اور دھرم سے پریم کرتے ہیں۔

کال دھرم نہیں دیا نہیں تاسی، رگھو تھی جین پریتی اتی جاہی
نٹ کرت کٹ کٹ کھک دیا، نٹ سیوک ہی نہ بیالے مایا
جس کا شری رگھو نا تھ جی کے چروں میں بے حد پریم ہے
اس پر ان گئیوں کے دھرموں کا پر بھاؤ نہیں پڑتا ہے غمی لاج

دشت لاکٹے کی طرح دوسرے ہی تیاگ دینا چاہئے۔ میں دشت
مخدر میرے سردے میں کپٹ اور کٹت بھری تھی۔ اس لئے
اگرچہ گرجی مجھے میری بھلائی کے لئے ہی نصیحت کرتے تھے۔
لیکن وہ مجھے اچھی نہیں لگتی تھی۔ ۸۔

ایک بار سرد سردیت رہیوں سو نام
گرو تیرے اچھیاں تے اٹھ نہیں کینہہ پر نام
ایک بار میں شومند میں شرجی کے نام کا سرن کر دیا تھا
کہ اتنے میں گرجی وہاں آئے لیکن اچھیاں کے مارے میں نے
ٹھکر گرجی کو پر نام نہ کیا۔ ۱۰۶۔

سو دیال نہیں کہہ کرچہ آرنہ روش لو لیس
اتی اٹھ گرا کیمتا سہہ نہیں سکے نہیں
گرو جی دیا لوتھے۔ اس لئے انہوں نے نہ تو کچھ کہا اور نہ ہی
اُن کے سردے میں اُنش مارتھی کرو دھتھا۔ پر گرجی کے اچھیاں
کے اس مہاپاپ کو شوجی سہہ نہ سکے۔ ۱۰۷۔

مندرا مچھ بھٹی نہہ بانی۔ رے ہن بھاگیا گیم اچھیاں
جدی تو کرکس نہیں کرو دھتھا۔ اتی کر پال چیت سمیک لودھتھا
تدی نساپ سٹھ دیوئل تو ہی۔ نتی برو دھتھا سو ہائے نہ مچھی
خول نہیں دنگر دل کھل تو را۔ بھر شٹ ہوئے شرتی مادگ مورا
من میں آکاش بلنی ہوئی۔ اسے بدنت مودھ لچھیاں
اگرچہ تیرے گرو کو تیری اس کر توت پر کرو دھتھا نہیں ہے، وہ بچو
رچھل میں۔ اور بھتا رتھ گیان دان میں۔ تو بھٹی ہے مودھ!
نچھو میں شاپ دھل گا۔ کیونکہ دھرم مہا داکا وودھ مجھے منظور
نہیں ہے۔ ہے دشت اگر میں تجھے سزا نہ دھل۔ تو میرا دیک
مارگ بھر شٹ ہو جائے گا۔

جے سٹھ گرو سن ایرشا کر میں۔ رو ورنک کوٹ جگ پر میں
تری جگ جی پی دھرم میں سر۔ ایت جنم بھراہ میں میرا
جو مودھ گرو ہے کینہہ رکھتے ہیں۔ وہ کرو دھل مچھل تک دودھ
نک میں پڑے رہتے ہیں۔ پھر وہاں سے نکل کر وہ لپٹ بھٹی
ادک تریک لپٹیوں میں دیہہ دھال کرتے ہیں اور دس ہزار
جنم تک دکھ بھو گتے رہتے ہیں۔

بیٹھ رہیسی اجگر او پانی۔ سر پتھری کھل دل منی بانی
مہا بپ کو تر مٹھ جانی۔ رہو او حکم او حکم او حکم جانی
اگرچہ بانی انوکھ کے سامنے آدھ کے کی طرح بیٹھا
رہا پر دشت اتیری بدھی پر سانپ کے سبھا دینے غلبہ
پایا ہے۔ اس لئے تو سانپ مہا جادو سے مہا بیج، البانی
کی پی ٹونی کو باکرسی پڑے بھاری درخت کی کھوہ میں جا کر
ہا ہا کر کینہہ گرو وارن من جو ساپ
کیت مومہی بلوک اتی اٹھ اچھا پرناب
شوجی کے اس بھیا نک شاپ کو شکر گرو جی ہا ہا کلا
کرنے لگے۔ مجھے کانپتا تھا دیکھ کر اُن کے سردے میں بچو
کلیش بڑھا۔ ۱۰۸۔

گرد و دوت میریم دوج سو سٹھ کرچہ
چنے کرت گد گد شتہ سچھہ چھو رتھی مورا
پریم کے ساتھ دندوت کر کے وہ برہمن شری شوجی
مہاراج کے سامنے ہاتھ جوڑ کر میری بھتیگر گئی کو دھاد کر گد گد
بانی سے بنی (پر دھتھا) کرنے لگے۔ ۱۰۹۔

نچا میش میشاں نروان رویم۔ بھیم دیا پچم برہم دیو سو دھم
نچم برہم نرو پچم۔ نرو پچم۔ چدا کا شتم آکاش واسم بھجے اسم
ہے مکتی روپ، دیاپیک، برہم اور دیو سو پ۔ الٹان
ویشا کے الیور اور سب کے مالک شری مہا دیو جی، انہاں آپ
کو تمسکا کرتا ہوں۔ آپ سو تھو را زو دیا (پیدا) ہیں۔ رنگن میں
نمو کلپ رچھیا دھتھا، اچھا دھتھا، چدا تند سو پ آکاش
میں۔ آپ آکاش میں بھی دیاپیک ہیں۔ آپ کو میں بھجی مہل
نرواکارم او نکار مولم کریم۔ گرا گیان کو تیتھم ایشیم کریشیم
کرالم جہا کال کالم کر پالم۔ گنا گار سمار پارم تھو اچھم
نرواکار او نکار کے مہل، تینوں گنوں سے پرے، بانی
گیان اور اندریوں سے پرے، یاداش کے سوامی، ویکر ال (بھیا نک)
مہا کال کے بھی کال، کرپانو گول کے گھر سٹھاپا سے پرے
آپ الیور کو میں تمسکا کرتا ہوں۔ ۱۱۰۔
نشار اور سنکا ش گوم کیم جیم۔ جھو بھوت گئی پر بھا شری شرم

سب جیوڑوں کے ہر دھڑے میں نواس کرنے والے پر بھو اچھو

پر پرستن جو جانیئے۔
 نہ جانیامی لیکم جیم غویا جیام۔ نواہم سدا سر و اشتمک تھیم
 جہرا جیم دیکھو گھنا پتیم اسم۔ پر بھو پانی آہیں نما می اشتمک
 میں نہ تو یوگ جانتا ہوں نہ جیپ ہی جانتا ہوں اور نہ
 پوجا ہی جانتا ہوں۔ ہے شمشو! میں تو سدا ہی آپ کو غم کا کرتا
 ہوں۔ ہے پر بھو! بڑھاپے اور جہنم کے دکھ سمجھ سکتے ہوئے
 مجھ دین دیکھی کی دکشا کیجئے۔ ہے الشید! ہے شمشو! میں آپ کو
 نسکار کرتا ہوں۔

دور اٹھ اوم پر پرستن و پرین ہر تو شمشو
 یہ پھنسی ترا بھکتیا تیشتم شمشو پرستیت
 بھگوان رکور (شنگو) کی پرستنا کے لئے یہ آٹھ چھند بھجیں
 میں ناک بھٹندی کے پور دھنم کے گور برہمن نے ہے ہیں۔ جو
 منش بھگتی بھاد سے اسے پڑھتے ہیں۔ ان پر بھگوان شمشو پرست
 ہوتے ہیں۔ ۹

ہ گن ہنسی سر جیم سدا دیکھو میرا نور الگ
 نیسی مندر نہجہ بانی بھٹی دوج بر کر ماگ
 سر دیہ بنوجی مہاراج نے برہمن کی بیٹی سنی اور ان کے سپے
 پریم کو دیکھا۔ تب مندر میں آکاش بانی ہوئی کہ ہے اتم برہمن! وروان
 مانجو۔ ۱۰۸

جول پرستن پر بھو مو پر ناتھ دین پر نہیں
 رنج پد بھگتی دیٹی پر بھو بی دوسر بر دیو
 برہمن نے کہا۔ ہے پر بھو! اگر آپ مجھ پرستن میں اور مجھ
 دین پرکپ کا پریم سمجھتے تو ہے ناتھ! پہلے اپنے چرنوں کی بھگتی دے
 کر پھر دوسرا وعدہ لیں کیجئے۔ ۱۰۸

تو مایا لیس جیوڑ سنتت پھر سے بھگلان
 تہی پر کر دھ نہ کر بیٹے پر بھو کر پاندھو بھگلان
 ہے پر بھو! آپ کی مایا کے دلش ہو کر یہ جڑ جیوڑ بھگلا
 بھگلا بھرتا ہے ہے کر پاسا بھگلان! اس پر کر دھ نہ کیجئے۔ ۱۰۸
 منکر دین بال اب ایسی پر ہو ہو کہ بال

سچترن مولی کھولتی چاروں گنگا، سدا بھال بال آفر گھنٹے بھجنگا
 جو ہمالیہ پرست کے سمان گورے رنگ کے اند گھیر میں
 جن کے شریر میں کر ڈوں کا دیوڑوں کی چمک صیک ہے۔ جن کے
 سر پر سدا ندی گنگا جی راجتی ہیں۔ جن کی پیشانی پر بال تینر مار دوج
 کا چنر مارا شوبھا یاد ہے۔ اور گنگے میں سائیل کے ہار ہیں۔ ۱۰
 چلت کٹم بھگتینرم و شلم۔ پرین انتم نبل گھنٹم دیالم
 مرگ آدھیش چرم لہرم منہ عالم۔ پریم شرم سر و اٹم بھگتی
 جن کے کانوں میں گڈل بھول رہے ہیں۔ بھوین سدا میں اور
 بڑی بڑی آنکھیں ہیں۔ جو پرستن مکھ ابل گھنٹہ اور دیا لو میں۔ شیر کے
 چپڑے کے کپڑے اور منڈ مالا پہنے ہوئے ہیں۔ ان سب کے
 پیارے اور رب کے الشیر شری شکر جی کو میں بھجتا ہوں۔ م
 پرچند پر کر ٹم پر بھگتہ پریشتم۔ اکھنڈم اجم بھانو کوئی پرکاشتم
 ترے شول ترے شول شول پالم۔ بھگتہ اسم بھوانی پریم بھلا لہیم
 دور روپ اتم نیچوئی پریشور، اکھنڈ، اجم کر ڈوں سدا میں
 کے سمان پرکاشن تینوں پرکار کے منداب کو جڑ سے اکھاڑنے
 والے، تر شول ہانفوں میں دھارن کئے، شرو دھا اور سچ پریم
 سے ملنے والے پارٹی جی کے جی شری شکر جی مہاراج کو میں
 بھجتا ہوں۔ ۵

کلا انیت کھیاں کلپ انٹ کاری۔ سدا سخن آند وانا پر ادھی
 چدانند سندو موہ اپساری۔ پر پید پر پید پر بھو منتمھاری
 کلاؤں سے پرے، کھیاں کرنے والے، پرے کے نیوالے
 نیک پر شول کو سدا سکھ دیتے۔ واسے۔ تر پر دینیت کے شتر و اسچا
 تند گھن، موہ کا ناش کرنے والے اور من کو متھن کرنے والے
 کام دیو کے شتر و شری چھا دیو جی! مجھ پر پرستن ہو جائیے۔ پرستن

ہو جائیے۔ ۶
 نہ یاد وانا ناتھ پادار وندم۔ بھجنیتہ لو کے پرے وازانام
 نہ تاوت کھ شامتی مہا پاشم۔ پر پید پر بھو سر و بھوٹ ادھی واکم
 جب تک آپ پارٹی جی کے جی کے چرن کھوں کو
 منش نہیں بھجئے۔ تب تک انہیں لوک اور پر لوک میں نہ تو سکھ
 اور شامتی ہی ملتی ہے۔ اور نہ ان کے کھیشوں کا ناش ہوتا ہے

ساب انوکھ تھوئے جس میں ناختہ خنور ہیں کال
ہے دیندیاں بھگوان شکر جی اب اس پر کر پا کیجئے جس
سے ہے ناختہ! خنور ہے ہی وقت میں شاپ کے پر بھاڑ سے
پر چھوٹ جائے۔

ابھی کر سوئے پریم کلیانا۔ سوئی کر سو اب کر پاندھانا
بیر کر امن پرست سانی۔ ایوم استوائتی بھٹی نہجہ بانی
ہو کر پاندھان! اب آپ دہی کچھ کیجئے جس سے اس
کاریم کلیان ہو۔ دوسروں کی بھادنا سے پری پورن برہمن کے بچپن

کو منکر پھر آکاش بانی ہوئی "ایسا ہی ہو" ۱
جی کی کینہہ ایس دامن پایا۔ میں بنی دینہ کوپ کر سہا پا
نہی کر تمہارا دھنا دیکھی۔ کہہ پڑا ابھی پر کر پاندھانی
اگر چہ اس نے بڑا بھاری پاپ کیا ہے۔ اور میں نے بھی
کرودھ کے مارے اسے مشاب دیا ہے۔ تو بھی تمہاری نیکی کا خیل
کرتے ہوئے میں اس پر بہت زیادہ کر پا کر ڈل گا۔ ۲

چھریاں بے پر اچکاری۔ تے فوج موہی پر یہ جنتا کھاری
موثر اپ فوج میر تھ نہ جائی۔ جسم سہس اوسیر یہ پانی بھی
ہے برہمن! جو لوگ گناہ دے اور دوسروں کی بھلائی کرنے
دلے ہوتے ہیں۔ وہ مجھے کھر کے دشمن شری رام جی کے سمان پیارے
ہوتے ہیں۔ ہے برہمن! میرا شاپ و نیت نہیں جاسکتا۔ میرا رحم
تو فروری پائے گا۔ ۳

جنت مر ت دھم دھم ہوئی۔ ابھی سو لپو نہیں بیاب ہی سوئی
کو پوئل جنم شے ہی نہیں گیا سانا۔ من ہی سو دھم جنم پر وانا
میں جنتے اور مرتے وقت جو ناقابل برداشت دھم ہوتا ہے
اس کو وہ دھم دھم بھی محسوس نہ ہوگا۔ اور نہ ہی کسی جنم میں اس کا گین
ہوگا۔ ہے شور دھم سے برائے جنم کو سن۔ ۴

رگھو جی مجھ میں جنم تو بھینو۔ پنی میں مہم سیوا من دہو
بدری پر بھاوا انوکھ موریں۔ رام بھگتی اکی ہی اور تو ریں
ایک تو تیرا جنم شری دھم ناختہ جی کی نگری میں ہوا پھر تو
لے میری سیوا میں لگایا۔ ایو دھیا پوری کے پر بھاوا دھم دھم کر پا
سے تیرے پر دھم میں رام جی کے متیں بھگتی دھم دھم ہوگی۔

سنو من مین ستیاب بھائی۔ ہری تو شن برت فوج سیو کانی
اب جن کہی میرا پسانا۔ جانی سہ سہت انت سہما تا
ہے بھائی! اب میری سچی بات سن۔ بھگوان کو پرست کرنے
کے لئے برہمنوں کی سیوا ہی سب سے اتم سادھن ہے۔ اب کبھی
برہمنوں کی تنہک نہ کرنا۔ سنو من کو انت بھگوان کا ہی مد پ سمجھنا۔ ۵
اندر کھس مہم سول لبالا۔ کال دند ہری چسک کر الا
جہا نہ کہ مارا نہیں مرے۔ ہیر درودہ پاوک سو جہرے
اندر کہے بھرا اور میرے دیشال تر شول، کال کے ڈنڈ اور شری
ہری کے سدرشن چکر کے مارے بھی جو نہیں مڑتا۔ وہ بھی برہمنوں سے

ذیر کرنے کی انی میں دیکھ ہو جاتا ہے۔ ۶
اس میں یک راکھ سو من ماہیں۔ تمہ کہہ جگ دھم کچھ ناہیں
اور وایک شش موری۔ اپرت انت گتی ہو پھی تو ری
من میں ایسا دھار کھنا۔ پھر تمہارے لئے دنیا میں کچھ بھی
دھم نہیں ہوگا۔ میرا ایک اور بھی آشیراد ہے کہ تجھے ہر جگہ ہی کامیابی
ہوگی! اپرت بہت شہد کے وارنہ میں "سجے" اور "نذر دکانا"
اس واسطے یا تو یہ ارتھ ہو سکتا ہے کہ ہر جگہ تیری جے ہوگی یا یہ کہ تو
ہر جگہ بے روک ٹوک جاسیگا!

سنو من مین ہرش گرو ایوم استوائتی بھاش
مہر پر پودھ گیتہ گرو بھو چرن اور راکھ
شوجی کی اس آکاش بانی کو سنکر گرو جی ہمارا ج پستن ہو گئے
اور اب ہی ہو۔ کہہ کر مجھے بہت سہجی کر اور شوجی کے چروں کا دھیان
ہر دے میں کرتے ہوئے اپنے گھر گئے۔ ۱۰۹

پر برت کال بندھ گری جائے بھو من سال
پنی پر یاس تو تن بھو من گیتہ کچھ کال
کال کی پر پرتا سے میں بندھ جال میں جا کر سانپ بند پھر
کچھ کال کے بعد بغیر کسی تکلیف کے میں نے دھم سانپ کا شریہ
چھوڑ دیا۔ ۱۰۹

جوتی تن دھم بھو من بھو من پنی انا یاس ہری جلال
جئے تو تن پٹ پھر سے پھر سے پھر سے پھر سے پھر سے
ہے دھم بھو من کے دامن گرو جی! میں جو بھی شری دھان

جب میرے پتا اور ماما کی مرتبہ ہو گئی۔ تب بھی بھگتوں کے
رکشک بھگوان شری رام جی کا بھجن کرنے کے لئے میں چلا گیا۔
جہاں جہاں میں میں میں منیشور کو پاتا۔ وہاں وہاں ان کے آئینوں

میں جا کر سر جھکا تا۔ کہیں سنو ہر شت کھگ ناما
کو جھینوں تہنہ ہی رام گن گا۔ کہیں سنو ہر شت کھگ ناما
سنت بھرتیوں ہری گن الواداء ایسا ہت گئی سمجھو پر سدا
ہے گڑ جی ان سے میں شری رام جی کے گنوں کی کھتا میں

پوچھتا۔ وہ سنتا ہے اور میں پرسن ہو کر سنتا ہوں اس پر کار میں سدا سب
جگہ شری ہری کے گنوں کی کھتا میں پوچھتا۔ وہ سنتا ہے اور میں پرسن
ہو کر سنتا ہوں۔ اس پر کار میں سدا سب جگہ شری ہری کے گنوں کی
پڑائی سنتا پھرتا۔ شری جی کی کرپا سے میں ہر جگہ بے روک ٹوک جا
سکتا تھا۔ ۶

چھوٹی تری بدھ المینا کا دھتی۔ ایک لالسا اراتی با دھتی
رام چرن بار ج جب دیکھوں۔ تب سچ جنم سچیل کر لیکھوں
میری دھن، پتر اور شہرت تینوں پر کار کی گھٹی داسنا میں
مٹ گئیں اور ہرے میں ایک ہی لالسا بے حد رخصی ہوئی تھی۔ کہ
جب شری رام جی کے چرن گنوں کو دیکھوں۔ تب اپنے جنم کو

سچیل سمجھوں۔ ۷
جیہی پوچھتوں سوئی منی اس کہنی۔ الیوز سر پت مت مئے اہتی
نرگن مت نہیں مہی سو ہائی۔ سگن برسم ہتی ارادھ کاٹی۔
جن سے میں پوچھتا۔ وہ سب منی ایسا کہتے کالیور سب
جیوڈ میں دیا پاک ہے یا سب دنیا الیور سرب ہی ہے۔ یہ نرگن
مت مجھے اچھا نہیں لگتا تھا۔ میرے ہر دے میں تو سگن برہم کے
تیش بے حد پریم بڑھ گیا تھا۔ ۸

گرو کے پنج ہرست کر رام چرن من لاگ
رکھو تپن گھس گاوت پھرتوں چھن چھن نو الو لاگ
گرو کے بھنوں کو پاؤ کے میرے من شری رام جی کے چرنوں میں
لگ گیا۔ میرے من میں چھن چھن میں پر بھو شری رام جی کے پریم کی
نئی نئی ترگیں اٹھتی۔ اور میں ان کا سندرش گانا پھرتا۔ ۱۰
میرے دھرتی چھایا منی لومس اسین

کرنا۔ کسے بنا کسی کشت کے دلیسے آسانی سے چھوڑ دیتا ہے جیسے
منش پرانے کپڑوں کو تیاگ کر نئے کپڑے پہن لیتا ہے۔ ۱۰۹

سور کھٹی شرتی تیتی اڈو میں نہیں پایا کھیس
ابہری بدھتی دھرتیوں پر دھرتی گیان نہ گنیو کھیس
شرو جی نے دیر مرایا کی رکشا کی اور مجھے کوئی دکھ نہیں ہوا۔

اس پر کار سچھی راج! میں نے بہت سی یونیاں دھارن کیں لیکن
میرا سر کوئی میں ہی گیان بنا رہا۔ ۱۰۹

تری جاگ دیو نرجوئی تن دھرتیوں تہنہ تہنہ رام بھجن الو سرتوں
ایک شول مہی سبر نہ کاو، گرو کر کوں سبیل سبھاؤ
پتہ پتہ، دلپتا یا منش جس کوئی میں بھی میں گیا۔ اسی اسی شری

میں میں شری رام جی کا بھجن کرنا رہا۔ لیکن میرے ہر دے میں یہ جین
لگی رہی کہ کوں سوشیل سبھاؤ گرو کا میں نے ایمان کیا۔ ۱

چرم دیہہ ووج کے میں پائی۔ سرت ورنہ پراں شرتی کاٹی
کھیلوں تھوں بالکھنہ مہیلا۔ گروں سکھ لکھو نا ایک لیل
میں نے آخری دیہہ برہمن کی پائی۔ جیسے دیوتا اور پراں دیہہ

تلاتے ہیں۔ میں اس برہمن شری میں جب بالکوں میں مل کر کھیتا۔ تو
شری لکھو تھ جی کے ہی چتر کیا کرتا۔ ۲

پر و دھتیں مہی پتا پڑھاوا۔ سمجھوں سنو گنوں نہیں بھاوا
من تے سکھ باسنا بھاگی۔ کیوں رام چرن لے لاگی

میرے پتا سنا ہونے پر مجھے پڑھانے لگے میں سمجھتا
سنتا اور دھارتا تھا۔ لیکن مجھے وہ پڑھائی اچھی نہیں لگتی تھی میرے

من سے ساری واسنا میں بھاگ گئیں۔ صرف شری رام جی کے ہی
چرنوں میں لوگ گئی۔ ۳

کہو کھیس اس کون ابھاگی، کھری سیدو سرتو دھنیو ہی نیلاگی
پریم مگن مہی کچھ نہ سو ہائی۔ ہارن پتا پڑھاے پڑھاٹی

ہے پتھی راج! کہتے ایسا کون بدھت پانی ہو گا۔ جو کام دھنیو
کو چھوڑ کر گھسی کی سبھاؤ کرے گا۔ پریم میں مگن ہونے کے کاں مجھے

کوئی بھی بات اچھی نہ لگتی تھی۔ پتا جی پڑھا پڑھا کر ہار گئے۔ ۴
مجھے کال بس جب پتو ماما۔ میں بن گیا بھجن جن ترانا

جہنہ جہنہ میں منیشور پاؤں۔ آئینہ جانی جانی سرتو لووں

میں کوئی بھید نہیں ویسے ہی تیرے آتما اور برہم میں کوئی بھید نہیں
تو آتم سرور سے وہ برہم ہی ہے۔ ۲۰۱۔ ۲

بیدار بھانت میں سمجھا دے۔ نرگن مت ہم ہر وہ نہ ادا
پیشی میں کہیں نانی پادسیسا۔ سگن اپاسن کہو میکیسا
منیشور نے مجھے بہت طرح سے پادش کر کے سمجھا نا چاہا۔

لیکن یہ نرگن مت میری سمجھ میں نہیں بیٹھا میں نے پھر مٹی کے چولوں
میں سر جھکا کر کہا۔ ہے منیشور! مجھے سگن برہم کی اپا بنا کا پادش کیجئے
رام بھگتی جل مم من مینا۔ کے بلکا مٹی میں بیٹھا
سوئی اپا بیس کہو کر دایا۔ پنج منیشور دیکھو رگھو راپا
میرا من شری رام جی کی بھگتی رگھو جی کی بھلی ہے۔ ہے پتھر
منیشور! پھر میں کیسے ان سے الگ ہو سکتا ہے۔ آپ کر یا کر کے
مجھے وہی پادش کیجئے۔ جس سے کہ میں شری رگھو نا تھ جی کے درشن
اپنی آنکھوں سے کر سکوں۔ ۵

پھر لو جن بلوک ادھیا۔ تب منیشور نرگن اپا
منی منی کہہ رہی تھیا لویا۔ کہند گن مت گن نر و پا
پہلے اپنی آنکھوں سے جی پھر کر شری اودھیا نا تھ کے درشن
کرد۔ تب نرگن برہم کا پادش سنوں گا۔ منی نے پھر بے مثال ہری
کھنکا ہی اور گن مت کا کھنڈن کر کے نرگن مت کا منڈن کیا۔ ۶
تب میں نرگن مت کر دوسری۔ سگن نر و پوں کر سٹھ بھو مری
اتر پرتی اتر میں کہیں ہا۔ منی تن بھئے کر دودھ کے چھنیا ہا
تب میں نرگن مت کا کھنڈن کر کے سگن مت کا منڈن
کرنے لگا۔ میں نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ اس سے منی کے شریہ

میں کر دودھ کے چھنیا (نشانیاں) پیدا ہو گئے۔ ۷
سنو پر بھو بہت اولگیا کیس۔ اپن کج کر دودھ گیا نہنہ کے بیٹیں
اتی سنگھن جوں کر کوئی۔ اٹل پر گٹ چندن تے ہوئی
ہے پر بھو! سٹھے بار بار ایمان کرنے پر گینوں کے من میں
بھی کر دودھ پڑھاتا ہے۔ مار کوئی چندن کی لکڑی کو بار بار رگھو نا تھ
جائے تو اس سے بھی اتنی پرگٹ ہو جاتی ہے۔ ۸

بار بار سکو پ منی کر سے نر وین گیان
میں اپن من بیٹھ کر کول بیٹھ لوان

دیکھ چرن سر و نا یو جن کہو اتی دین
میر و بہت کی چوٹی پر بڑ کے سائے تلے تو ش نامی منی
بیٹھے تھے۔ انہیں دیکھ کر میں نے ان کے چوٹیوں میں سر جھکا یا اور مٹی
ادھیا سے دین چن کہے۔

نن مم من بنیت مر و منی کر یا ل کھگ راج
موسی سادو پو پخت بھئے دوج اہو کیسی کاج
ہے پتھر راج! میرے بے حد اجزانہ اور ملا تھت بھرے
یو جن سکر پالو منی منو سے بڑے اور کے ساتھ پو چھنے لگے۔ ہے رجن!
آپ یہاں کس مطلب کے لئے آئے ہو؟ ۱۰

تب میں کہا کر یا ندھی تمہیں سر جھک سجان
سگن برہم اور دھن موسی کہو بھگوان
تب میں نے کہا۔ ہے کر یا ندھان! آپ سب کو چھ جانے
والے ہیں۔ اور پتھر ہیں۔ ہے بھگوان! آپ مجھے سگن برہم کی ادھیا کا
پادش کیجئے۔ ۱۱

تب میں سگن گن کا تھنا۔ کہے کھک سادو کھگ نا تھنا
برہم گیان مت منی بگیا۔ موسی پر ادھیا کا ری جانی
لاگے کرن برہم اپدیا۔ راج اودیت گن ہر دیا
اکل انیہ نام ارد پا۔ اودھو گمیا بھنڈا لویا
من گو تیت امل ابنا سی۔ نر و کا نر و دھی سکھ راسی
سون میں تاسی تو ہی نہیں بھیا۔ باری بیج اد کا وہیں بیدا
تب ہے پتھر راج! منیشور نے مجھے شری رگھو نا تھ جی کے
گنوں کی کچھ کھنٹیاں شرو دھا کے ساتھ کہہ سنائیں۔ پھر وہ برہم گیان میں
لبین تھو دیتا منی مجھے آتم ادھکا ری جان کر برہم گیان کا پادش کرنے
لگے کہ وہ برہم اجنہ، اودیت (واحد لاشریک) نرگن اور ہر سے کا
سوامی ہے۔ کلا اتیت راتھات کسی بھی مذہبی آدمی کلا سے اس کا
پار نہیں پایا جا سکتا) کا منہ بہت، نام بہت، رُپ بہت یعنی
زاکار، اودھو سے جانے بول گیا، اکھنڈ اور بے مثال ہے۔ وہ
من اور اندلیوں سے پر ہے۔ من اور اندا ناشی ہے نر و کا
سیما بہت (غیر محدود) اور سکھ کا گھر ہے۔ دیدیا سہتے ہیں
کہ ایک مائو وہ برہم ہی تیرے آتما ہیں۔ چھپے سمند اور اس کی لہر

منی کرو دھ کے ساتھ تلخی کی حالت میں بھی (بار بار مجھ کو
گیان سمجھانے لگے۔ تب میں بیٹھا بیٹھا اپنے من میں طرح طرح کے
خیالی بلاؤں کرنے لگا۔ ۱۱

کرو دھ کہ دوست بدھی ہو دوست کہ ہو اگیان
مایا میں پرکھیں جو چھو کہ ایس سمان
کہ بنا دوتی کے خیال کے کرو دھ کیسا اور اگیان کے بغیر دوتی
کا خیال کیسے ہو سکتا ہے؟ مایا کے دوش رہنے والا جو اور کچھ جیو
کیا کبھی انشور کے برابر ہو سکتا ہے؟ ۱۱

کبھی تو کہو کہ سب کہ بہت نکالیں سبھی کہ دیور پر منی جاکیں
پر دیور ہی کی ہو میں لسنکا۔ گامی نئی کہ رہیں اگیان کا
سب کی جھبلائی کرتے داسے کو کیا کبھی دھ ہو سکتا ہے؟
جس کے پاس پاس منی ہو اس کے پاس کیا کبھی کنگالی عطر سکتی ہے؟
دوسروں سے دیر بڑھانے والا کیا کبھی نڈرا دے دھڑک رہ سکتا ہے؟
اور کام میں اندھا کیا کبھی بے داغ رہ سکتا ہے؟

بنس کہ رہ دو ج انتہ گیندیں۔ کرم کہ ہو میں سورویہ سی جینیں
کا ہو سکتی کہ کھل سنگ جامی۔ سبھ گنتی پاؤ کہ پر تر یا گامی
برہمن کا برا کرنے سے کیا کبھی دوش رہ سکتا ہے۔ کیا آتم گیان

ہو جانے پر کاموں میں رغبت رہ سکتی ہے؟ بدوں کی محبت سے
کیا کبھی کسی کی آتم بدھی ہوئی ہے؟ کیا پرانی استری کے پاپوں کام نہ کر
سکے جانے والا کبھی آتم گنتی پا سکتا ہے؟

مجھو کہ پر میں پرمانا بندک۔ کبھی کہ ہو میں کہوں ہری نندک
راج کہ رہتی نینتی ہو جانیں۔ اگھ کہ رہیں ہری جرت کھانیں
پرمانا کے سر دیو کو جاننے والا کیا کبھی جنم مرن سلسلہ

میں پڑ سکتا ہے؟ کیا کبھی ان کی نیند کرنے والا پرش کبھی رہ سکتا
ہے؟ کیا نینتی کو جانے بغیر راج ہو سکتا ہے؟ جھوٹن کی بیداری کی اعتبار
کا دین کرنے پر کیا کبھی پاپ نزدیک چٹک سکتا ہے؟ ۱۲

پاؤں جس کہ پیسہ ہو ہوئی۔ ہو اگھ جن کہ یاد سے کوئی نہ
لاچہ کہ کچھ ہری کھجی سمانا۔ جیہی گا د میں شرفی سنن پانا
نیا پرن کرم کٹے کیا کبھی پویش بل سکتا ہے؟ نیا پاپ نے
بھی کیا کوئی بدنام ہو سکتا ہے؟ شری ہری کی بھگتی کے برابر جس کی

ہمہا کہ دید سنت اور بیان کانے ہیں۔ کیا کوئی دوسرا لاج بھی ہے؟
مانی کہ جگ اپہی سم کچھ بھائی۔ بھجیجے نہ رام ہی زرتن پانی
اگھ کہ لپنتا سم کچھ آنا۔ دہرم کہ دیو سمرس ہری جانا
منش جنم پا کر بھی شری رام جی کا بھجن نہ کرنا کیا اس کے برابر
بھی دنیا میں کوئی دوسری مانی ہے؟ چلی کرنے کے برابر کیا کوئی دوسرا
پاپ ہے؟ اور ہے رشتہ جگوان کے واسن! دیا کے برابر کیا کوئی

دوسرا دھرم ہے؟ ۱۵
اپہی بدھی اہت جگتی من گینوں۔ منی اپدیس نہ ساد سبھوں
نی دیو سبھ میں ہو یا۔ تب منی دیو سبھ میں ہو یا
اس پرکار من میں نہیں بے شمار دیو سبھ چھانتا تھا اور شری
کھ ساتھ منی کے اپدیس کو نہیں سنا تھا۔ بار بار میں سگن بخش کامنن

کرتا تھا تب منی کرو دھ کے ساتھ بھجن ہوئے۔ ۱۶

مٹھ مٹھ پر م سبھ دیو سبھ نہ نانس۔ آتر پرتی آتر بہنہ انس
ستنیہ بھن لبوا اس نہ کر ہی۔ بالیں او سب ہی نے شری
ارے مٹھ! میں تجھے سب سے آتم اپدیش دیتا ہوں۔ تو

بھی تو کسے نہیں مانتا بہت سی بلیں چھانتا ہے اور ترکی نہ ترکی جواب
دیتا ہے، میرے ستیہ بھن پر دشواس نہیں کرتا۔ کوٹے کی طرح بھی
سے دیتا ہے۔ ۱۷

بھٹو سبھ تو سر وہ لبسالا، سپد ہو ہتی کچھی چنڈالا
پینہ شراب میں پس چڑھائی، تہیں کچھ بھجے نہ دینیا۔ آئی
ارے مٹھ! تیرے ہرے میں اپنے بکس کا بڑا بھاری

سبھ ہے راتھات تو اپنے رت کو بندھ کرنے کے لئے بڑا
بھاری سبھ کر رہا ہے؟ اس لئے تو جلدی چنڈال بھی کو آہر جا پئی
نئے منی کے شاپ کو آند کے ساتھ سر پر چڑھا ہیا۔ مجھے نہ تو

کچھ بھجے تھا اور نہ ہی اس شاپ کا کوئی دھ تھا۔
زرت بھٹیوں میں گانگ تب نی منی پد سرونائی
سم رام رگھو منس منی پرشت چلیوں اڈائی

تب میں خود ہی کو آہر گیا۔ پھر منی کے چرنوں میں سر جھکا
کر اور دھو کل کے سر تاج شری رام جی کا سمن کر کے میں پرست ہونکر
اٹھ چلا۔ ۱۸

مٹی نے کچھ وقت تک مجھے اپنے پاس رکھا۔ تب انہوں نے
شری رام چرت مانس مجھ سے کہا۔ بڑے آدھے کے ساتھ مجھے یہ کہنا
سنائی۔ تب پھر مٹی بندرانی بولے۔ ۵

رام چرت سرگیت سہاوا۔ سمجھو پر ساد ظلت میں پاوا
نہی ہی بجھکت رام کر خانی۔ تانیں میں سب مٹیل بکھانی
ہے تانت ایسند اور گیت رچا سار۔ رام چرت مانس
میں نے شری شوجی کی کرپا سے پایا تھا۔ تجھے شری رام جی کا
بجھکت جان کر ہی میں نے تمہیں اس کی کھتا و ستار سے کہہ سائی ہے
رام بھگتی جنہ کس ارنائی میں۔ تمہیں نہ تانت کیسے نہ تہہ پا میں
مٹی موسیٰ بیدہ بھانت سمجھاوا۔ میں سپریم جی پد سبر و ناوا
تے تانت اجن کے ہر دے میں شری رام جی کی بھگتی
نہیں ہے۔ ان کے سامنے اسے سمجھی بھی نہ کہنا۔ مٹی نے مجھے بہت
طرح سے سمجھایا۔ تب میں نے بڑے پریم کے ساتھ مٹی کے

چروں میں سر نہایا۔ ۶

بج کرمل پرین مم سیسا۔ سر شبت اسیش دینہہ مٹیا
رام بھگتی ابرل اور نوریں۔ بسہی سدا پر سدا اب مودیں
مٹی نے اپنے کمل کے سمان سند رہا غفل کو میرے
سر پر پھرا اور پرست ہو کر مجھے آئندہ وادی کہ اب میری کرپا سے
نیرے ہر دے میں شری رام چند جی کی گودھ بھگتی سدا پنی رہی۔ ۸

سدا رام پریم ہو ہو ہو تمہے سمجھ گن بھون امان

کام روپ اچھا مرن گیان براگ بدھان

تم سدا شری رام جی کے پیار سے ہو دو اور شہج گنوں کے

دھام اور مان رہت ہو دو یا پنی مرضی مطابق روپ دھارن کرنے

میں شکتی والے۔ اپنی مرضی سے اپنا شرپ چھوڑنے والے اور گیان

دیرالیک کے بھندار ہو دو۔ ۱۱۳

جیہیں آئندہ تم غمہ لبب نہی سمرت شری بھگت

بیاب ہی تمہے نہ ابدا جو جن ایک پر جنت

جس استھان میں تم بھگوان کا سمن کرتے ہوئے ہا کر دگے

اس استھان میں جبار کس کی دوزی تک نایا اور مودہ نہی بھگ

سکین گے۔

آبا جے رام چرن رت بگت کام ند کر دودھ

بج پر بھوئے دیکھیں بگت کی پنی کر ہیں برودھ

بشو جی کہتے ہیں۔ ہے بارتی! جنہیں شری رام جی کے چروں

میں بھوم ہے اور کام، انکار اور کرودھ سے جو رہت ہیں۔ جو

جگت کو بھگت سروپ ہی دیکھتے ہیں۔ پھر وہ کس سے کرودھ

کر ہیں۔ جب کر کوئی دوسرا ہے ہی نہیں۔ ۱۱۶

سنو کھکس نہیں کچھ شری روشن۔ ار پریرک گھوئیں بھوئیں

کر پانیدھو مٹی مٹی کر بھوری۔ لینہی پریم پرچھا موری

ہے چھپی راج اسنے۔ اس میں شری جی کا کئی دوش نہیں ہے

رگھوئل کے سرتاج شری رام جی سب کے ہر دوں میں پریتا کرنے

والے ہیں۔ کیا پاس کر بھگوان شری رام نے مٹی کی بھجی کو بھولا کر دیا

اور اس طرح پریم کی پرکھتا را دنا نہیں ہے۔ ۱

من بج کر م مٹی بج جن مانا۔ مٹی مٹی پنی بھیری بھگوانا

پنی مہمت سبکتا دیکھی۔ رام چرن کسب اس بپیشی

من، بچن اور کم سے جب بھگوان نے مجھے اپنا سچا

سویک جانا۔ تب انہوں نے مٹی کی بھجی کو بھولٹ نہیا۔ ریشی نے

جب میری اتنی بڑی بہن شیت ہو غفل اوقت برداشت اور شری

رام جی کے چروں پر میرے حد ہتواس دیکھا۔ ۲

اتی بسے پنی پنی بھجنا۔ سدا مٹی مودی لینہہ بولائی

مہم پریتوش بیدھ بھجی کینہا۔ سر شبت رام شرت تب دینہا

تب تو ان کو بڑا دکھ ہوا۔ انہوں نے بار بار بھجنا کہ مجھے آند

کے ساتھ اپنے پاس بلا لیا۔ بہت طرح سے میری دھیر ج بدھائی

اور پرین ہو کر مجھے رام شرت دیا۔ ۳

بالک روپ رام کر دھیا نا۔ کہیو موسیٰ مٹی کر پاندھنا

سندھ شگھد موسیٰ اتی بھاوا۔ سو پرچھیں میں تمہے ہی سناوا

مید کر پاندھنا مٹی نے بالک روپ شری رام چند جی کا

دھیان کرنے کو کہا سندھ اور سکھ دینے والا شری رام جی کا یہ دھیان

مجھے بہت ہی اچھا لگا۔ وہ میں پہلے ہی آپ کو سنا چکا ہوں۔ ۴

مٹی موسیٰ کچھک کال نہتہ رکھا۔ رام چرت مانس تب بھلاکھا

سدا و مٹی یہ کھتا سنائی۔ پنی بولے مٹی کر اسٹھان

کال کرم گن دوش سجادہ کیچھو کوکھ تھم ہی نہ پاپ ہی کاؤ
 رام دھیر لبت پری نانا گیت پر گٹ اتراسس پڑانا
 کال کرم گن، دوش اور سجادہ سے پیدا ہونے والے
 سب دھکوں ہی سے جس کوئی بھی دیکھ نہ ستا لیکن گارح طرح
 کے سندھری رام جی کی گیت اور پرگٹ ہیں۔

نوشترم تھم جانب سب سوؤ۔ نت تو نہیں رام پد ہوؤ؟
 جو اچھا کرینو من ماہیں۔ ہری پر سادہ کچھ در لبتہ ماہیں
 تم ان سب کو سچ ہی پادہ جاؤ گے۔ شری رام جی کے
 جرنوں میں تمہارا نیت نیاریم پڑھنا ہے۔ کہ جو تم من میں اچھا
 کر دے۔ شری ہری کی کرپا سے تمہارے لئے تمہاری اچھا بھتی
 کے لئے کچھ بھی دے لبتہ نہ ہوگا۔

من جی اسٹش سٹو منشی وجہ برہم گر اچھنی لگن گبیرا
 ایوم اسٹو تو بچ منشی گبیرا۔ یہ بھگت کرم من مانی
 ہے وجہ برہم جی کر جی امنی کے اس اشر داکو سٹو
 آکاش میں گبیرا سجدہ برہم مانی ہوئی کہ ہے گیانی منی اچھو
 تم نے جن کہے ہیں۔ سب سنیہ میں گے۔ یہ کرم، من اور جن
 سے میل ملکت ہے۔

نن نہ گرا مرش مودی بھو۔ پریم مگن سب سنیہ گبیرا
 کہ منشی منی اسٹو لبتہ مانی۔ پد سرج پیم ہی سنیہ مانی
 ہر ش بہت اچھنی اشر مانی۔ پریم پد سادہ دھیر پادہ میں
 اہال لبتہ مودی اسٹو گبیرا لبتہ گبیرا سنیہ سادہ اچھیا
 آکاش مانی سٹو مانی برہم ہو گیا۔ میں پریم میں مگن ہو گیا

اور میرا صاحب شک و شبہات دور ہو گئے اس کے بعد منی کی
 بار بار جیتی کر کے ان کی آگیا پاکر اور ان کے چرن کسٹوں میں بار۔
 ہر شرجہ کر پست ہو کر میں جہاں اس آشرم میں آیا۔ وجہ شری
 رام جی کرپا سے جس نے در لبتہ دروان پالیا ہے۔ سچ ہی منی
 مجھے یہاں رہنے ہوئے تائیں کلب گرد گئے ہیں۔ ۵-۲
 کر تیل سدا رگھو پتی گون گھنا۔ سدا رہیں اہناک سچانا
 جب جب ادھ پریں رگھو پرا۔ دھو میں بھگت بہت سچ سچا
 تب تب جائے رام پد رہیں۔ سوسیلہ لکھ لکھ لکھ

پتی اور راکھ رام سوسودو پاد۔ پنج آشرم آؤں کھک بھوپا
 یہاں میں سدا شری رگھو ناتھ جی کے گن گان کر تارن
 چوں۔ چتر پچھی شردھا سے ایسے سننے ہیں۔ ابودھیا لوبی ہیں
 بھگتوں کی بھلائی کے لئے جب جب شری رگھو دیر جی من
 شری دھان کر تے ہیں۔ تب تب میں جا کر ابودھیا لوبی
 میں رہتا ہوں اور ان کی بال لبتوں کو دیکھ کر آندہ کو پاپیت
 ہوتا ہوں۔ سچ ہی راج اچھ شری رام جی کے بال روک
 دھیان ہر دے میں دھان کر کے میں اپنے آشرم میں آ
 جاتا ہوں۔ ۵-۴

کھنکا سکل میں تھم ہی سنیہ۔ گاک دھیر جی کا من پانی
 کہیںک تات سب پر تن تھا ہی۔ رام بھگتی مہمانی بھوانی
 علی طرح میں نے گئے کا شری پاد۔ وہ سب کھنکا
 میں نے آپ کو کہہ سنیہ۔ ہے تات باتیں نے آپ کے
 سب پشٹوں کے اتر کہہ دیئے ہیں۔ یہ سب کچھ شری رام جی
 کی بھگتی کی مہا کا ہی ہوتا ہے۔ ۵-۸

تاتے یہ تن مودی پریم پد بھو رام پد بھیر
 پنج پد بھو درسن پادہ میں گے سکل سندھیر
 مجھے اس کو تے کے شری برہم اس لئے پیار ہے کہ
 اس شری میں ہی مجھے شری رام جی کے جرنوں میں پریم پادہ
 اس شری میں ہی میں نے اپنے پد بھو کے ورشن پائے ادھیری
 سب شکا میں مٹ گئیں۔ ۱۱-۲

ماس پارائن

امیلیواں و شرم

بھگتی کچھ سچہ کر رہیں دھیر مہا بھتی ساد
 منی در لبتہ پادہ میں دیکھو بھگت پرتا ہے
 بھگتی پیش پر سچہ کر کے میں دھارہ میں سے ہری اومش

گیان ہی بھگتی ہی انتر کیتا۔ سکل کہو پر جھو کر یا بھگیت
 سن اگاری جن سکھ مانا۔ سادو رو لیو کاگ سسما
 ہے کر پا کے گھر! ہے پر جھو! گیان اور بھگتی میں کتنا
 انتر فرق ہے۔ سب جھو سے کہئے۔ مگر جی کے جن سنگر کاگ
 بھگتی جی بھگتی ہی ہے اودہ جیتر کاگ اور کے ساتھ
 کہئے لگے۔ ۶۔

بھگتی ہی گیان ہی نہیں کچھ بھیدا، اُجھئے ہر جی بھو بھو کھیدا
 ناتھ منیس کہیں کچھ انتر، سادو دھان سوو سٹو ہنک بر
 بھگتی اور گیان میں کچھ بھی بھیدا نہیں ہے سنا سے
 پیدا ہوئے کیشل کو دو تو ہی ہر لینے ہیں۔ ہے ناخدا امیشور
 ان دونوں کچھ بھیدا بتلاتے ہیں۔ ہے پنچھی سریشٹھ! اُسے
 سادو دھان سرکھ سنئے۔ ۷۔

گیان براگ جوگ بگیا نا۔ اسے سب پُرش نہو ہری جانا
 پُرش پرتاپ برل سب بھاتی۔ اہلا ایل سہج جڑ جاتی
 آگے لہری لولہا! سنئے، گیان، دیو آگے، یوگ اودھ گن
 یہ سب پُرش ہیں۔ پُرش کا پرتاپ سب طرح سے ہی ملن ہوتا
 ہے اور اہلا راستری یا مایا (سہج سمجھاوے ہی جڑ اور غریل
 ہوتی ہے۔ ۸۔

پُرش نیاگ سک ناری ہی جو بکت متی دھیر
 تو کامی تیشے بس بکھ جو پد رگھو بیس
 جو ویر لکے وان اور دھیر بدھی پُرش ہی مہی استری کا
 تیاگ کر کے ہیں۔ نہ کہ وہ کامی پُرش جو ویشوں میں اندھے ہو کر
 اُن کا غلام بنے جوئے شری رگھو دیو جی کے جڑوں سے بکھ ہیں
 سوو دھنی گیان بدھان مرگ منی بھو مکھ زکھ
 بھیس ہوئے ہری جان ناری شتو مایا پر گٹ
 وہ گیان نہ دھان متی بھی مرگ منی رچشم آہو چنا رگھو
 استری کو دیکھ کر موہت ہو جاتے ہیں سب ہی واسن سنا
 میں بشتو بھو ان کی مایا ہی استری روپ سے پرگٹ ہے ۱۵۔

اہل نہ پچھو پات کچھ راگھو، بید پران صلت مست بھاشنوں
 موہنا ناری ناری گیس اودہ پا۔ پُرش نگاری یہ رہتی اودہ پا

نے مجھے کرودھ میں آکر شاپ دیا۔ لیکن بھجن کا پرتاپ تو
 دیکھئے کہ میں نے وہ اُتم دروان پایا جو منیں کو بھی دیکھو ہے ۱۱
 جے اس بھگتی جان پر ہر میں۔ کیوں گیان بھتو شرم کر ہیں
 تے جرم کام دھینو گرتیا گرتی کھو جت آگ پھر میں بے لائی
 جو بھگتی کی ایسی مہا لو جان کر بھی اُسے چھوڑ دیتے ہیں
 اودھ صرف گیان بہا پتی کے لئے ہی جتن کرتے رہتے ہیں۔ وہ خود کہ
 گھر پر کام دھینو کو چھوڑ کرودھ کے لئے مدار کے پیر کو کھوتے
 پرتے ہیں۔ ۱۲۔

سکو کھگیں ہری گیتی بہانی۔ جے سکھ جاہیں ان آبائی
 تے سکھ جاہیں سکھو پُرش تری۔ پیر پار جاہیں جڑ کرنی
 ہے پنچھی لہج! سنئے۔ جو ہری سکھ کو چھوڑ کر دوسرے
 سادو دھان سے آندھ چل کرنا جاہے۔ نہ مڑ کر نہ چڑھو
 والے مافو بنا جہاز کے تیز کر جہاز کو پار کرنا چاہتے ہیں۔ ۲۰
 بھگتی کچھ بھائی۔ یو لیو گرت پُرش سرس مڑو بانی
 تو پر سادو پر جھو مڑو بانی۔ سفید سوک کو کھسوم ناہیں
 شوجی کہتے ہیں۔ ہے پارتی اکاک بھگتی مڑی جی کے
 بھجن سنگر گرت جی پُرش ہو کر کو مل بانی سے لے۔ ہے پُرشو
 آپ کی مہر بانی سے میرے سر سے میں اب سکھانا سکھانا

اور بھرم کچھ بھی نہیں رہ گیا ہے۔ ۳۔
 منیوں پیت رام من گرا مار تھمیں کر یا اپیل بشراما
 ایک بات پر جھو پچھو پچھو لہری۔ کہہ پچھو پچھو کہہ پچھو پچھو
 آپ کی کر پا سے شری نام جی کے پُرش گن کوں کوں سکھ
 مجھے پُرش شانتی حاصل ہوئی ہے۔ اب ہے پر جھو! میں آپ
 سے ایک بات پچھتا ہوں۔ ہے کر پا کے خزانے! مجھے
 سمجھا کر کہئے۔ ۴۔

کہیں سنت متی بید پرانا۔ نہیں کچھ دیکھ گیان سسما
 سوئی متی تھمیں کہو گرتیاں۔ نہیں کچھ بھگتی کی ناہیں
 سنت متی دیدار پران کہتے ہیں کہ گیان کے سمان دیکھو
 کچھ بھی نہیں ہے۔ ہے گو سائیں اودھ ہی گیان متی نے آپ سے
 کہا! لیکن آپ نے اُس کا بھگتی کے سمان اور نہیں کیا۔ ۵۔

یہاں میں نہ تو بھگتی کا اور نہ گیان کا ہی کچھ پختہ پات (طوفان) کرتا ہوں۔ وید پران اور سنتوں کا ہی مست پیش کرتا ہوں۔ ہے سانہیں کے دشمن گرہی ایہ ایک زلی ریت ہے کہ ایک استری کے روپ پر دوسری استری مہبت نہیں ہوتی۔ ۱۰

مایا بھگتی سنہو غمہ و دو۔ ناسی بھگ جانے سب کو دہنی رگھو پیر ہی بھگتی چاری۔ مایا کھل نرنگی چاری آپ سنئے مایا اور بھگتی یہ دونوں ہی استری جاتی ہیں بے سب کوئی جانتے ہیں۔ پھر شری رگھو دیر جی کو بھی بھگتی چاری ہے مایا بھدی تو یقیناً ناسی والی نہی ہے۔ ۲۰

بھگتی ہی سانہ کو ل رگھو دیا۔ تاتے ہی ڈھتی اتی مایا رام بھگتی نر و پادھی۔ بسے جاس اُسا ابادھی شری رگھو ناتھ جی بھگتی پر بڑا پرس رہتے ہیں۔ اسی کان سے مایا بھگت سے بے حد درتی نہتی ہے جس کے من میں شری رام جی کی بے مثال زور گھن بھگتی بنا کسی روک ٹوک کے بستی ہے۔ ۳۰

تہی بلوک مایا سچائی۔ کر نہ سکے کچھ بچ پر بھگتی اس بچارے میں بگیا۔ جاپاں بھگتی شکل شکھ کھانی اُسے دیکھ کر مایا شرماتی ہے۔ وہ اس پر اپنا کچھ پھینکا نہیں ڈال سکتی۔ ایسا دھار کہی جو اتم ویتا مٹی ملی ہیں وہ بھی سب سکھوں کی کھان بھگتی کی ہی یا چنانہ کھانا کرتے ہیں۔ ۴۰

یہ دہریر رگھو ناتھ کر مجاب نہ جانے کوئے جو جانے رگھو تہی کر پانچا بیہوں موہ نہ ہوئے شری رگھو ناتھ جی کے اس گورھ بھید کو کوئی جلدی نہیں جان پاتا۔ جو پڑش شری رگھو ناتھ جی کی کر پلے اسے جان جاتا ہے۔ اُسے تو پیسے میں بھی موہ نہیں ہوتا۔ ۱۱۴

ادو گیان بھگتی کر بھید سنہو سپرین جوئن ہوئے رام پد پریتی سدا اچھین ہے چر گڑھی گیان اور بھگتی نہیں جو اور بھید ہے وہ بھی سنئے جس کے سنئے سے شری رام کے چروں میں سدا اٹوٹ پریتی ہو جاتی ہے۔ ۱۱۶

سنہونات یہ اکتھ کہانی۔ سمجھت بنے شہائے بھگانی

ایشور انی جیو انا کسی۔ چنن امل سچ مکھ راسی ہے تات اس اکتھینہ (نکٹے یو گیت) کھانی کو سنئے۔ یہ سمجھے ہی نہتی ہے کہی نہیں جاسکتی جیو ایشور کا ہی ایش ہے۔ یہ ادناشی ہے اچتین و شدہ ہے اور سدا سے ہی آنہ سروپ ہے۔ ۱

سو مایا بس بھینو گوسا نہیں۔ بندھینو کیر مرگٹ کر نا نہیں جڑ چتین گر نہتی پر گئی۔ جلدی مر شا چھوٹ ٹٹ کھنٹی ہے گو سانی! اہ طوطے اور بندر کی طرح خود ہی مایا کے دس مہر ارتقات مایا کے موہ میں بھنس کر بندھ گیا رگھو دیر کو گکے میں رسی باندھ کر اگر بہت دیر لکھیں۔ اور اس کے بعد ان کے گکے سے رسی کھول لیں۔ تو وہ بھاگتے نہیں۔ انہیں یہ متصیا بھرم بنا دتا ہے کہ ہمارے گکے میں اب بھی رسی بندھی ہوئی ہے اس پکا نہ جڑ مایا اور چتین جیو میں آپس میں گانٹھ پڑ گئی۔ اگرچہ ان دونوں یہ گانٹھ ریدہ رشتہ متصیا ہی ہے۔ رکیو نہ جڑ اور چتین کا ملاپ متصیا نہیں ہو سکتا۔ جڑ بھڑ ہی رہتا ہے اور چتین چتین ہی۔ ستھتی اور گتی کی بھانت ان دونوں کو سمجھا دے ہی درودھ ہونے کے بعد ان کا سنچوک متصیا نہیں ہو سکتا۔ ان پڑش اور ٹھونڈ کی بھانت متصیا سمجھ دے ہو سکتا ہے (تو بھی اس گانٹھ کھنٹنے میں بڑی مشکلات ہیں) تب کے جیو بھینو سنساری چھوٹ نہ کر نہتی نہ ہوئے سکھاری شرتی پران بھہ کر یو آپائی۔ چھوٹ نہ لو حک اڑھک اڑھائی تب سے ہی جیو سنساری ہو گیا۔ اب نہ تو یہ متصیا گانٹھ کھنٹی ہے اور نہ ہی یہ سکھی ہو تا ہے وید پرانوں میں بہت سے آپاٹے کہے ہیں۔ پر وہ گانٹھ ریتھارہ گیان نہ ہونے کے کالان کھنٹی نہیں بلکہ الٹی زیادہ سے زیادہ لکھتی جاتی ہے۔ ۳۰

جیو ہر دے تم موہ بیشی۔ گر نہتی چھوٹ کیے پرے نہ کھی اس سنچوک اس جب کرئی۔ تہوں کد اچت سو زوارئی ۱

جیو کے ہر دے میں موہ رڈی ہا اندھ کا دھار ہا ہے اس لئے یہ گانٹھ اسے نظر ہی نہیں آتی پھر کھلے تو کیسے رجب تک جیو اس گانٹھ کو نہیں دیکھ پاتا۔ ادھتات جب تک وہ مایا لڈی جڑ شریہ کے ساتھ اپنے سنچوک کو سچا سمجھ کر شریہ ہی بن بیٹھا ہے تب تک یہ متصیا گانٹھ بھی متصیا سنچوک بھی نہیں چھوٹتا۔ کیونکہ متصیا رستہ

پریم پریم بے حدود و بے پیمانی۔ لیکن بے گوسائیں! وہی موکش روپنی پریم پد شری
رام جی کے بھجن کرنے سے بنا جاپنے کے بھی اپنے آپ آدھ بھگتی ہے
جیسے فضل بنو جل رہ نہ سکا تھی۔ کوٹ بھانٹ کوڈ کرے اپا تھی
تنہا جو چوٹ سکھ سکو کھٹ تھی۔ وہ نہ سکے ہری بھگتی بھائی
جیسے وہیں کے بیز جل نہیں ٹھہر سکتا۔ خواہ کوئی کھٹیل طرح
کے پائے کیوں نہ کرے۔ ہے بھی راج! سنئے۔ دیے ہی موکش آند

بھی ہری بھگتی کو چھوڑ کر کہیں نہیں رہ سکتا۔ ۳
اس بجا ہری بھگت سیانے، ممکن نراور بھگتی لبھانے
بھگتی کرت بنو جن پر یا سا۔ سنسرتی مول ابد یا سا
ایسا و جا کر دیکھیاں ہری بھگت بھگتی پرستید ہرے بھگتی
کوٹھانے میں بھگتی کرنے سے جنم مرن سنسار کی جڑ اوڈیا بغیر کسی جتن اور
کوئی محنت کے اپنے آپ ہی لٹت ہو جاتی ہے ۴

بھوجن کرتے تری بہت لاگی۔ جسے سوان بھوئے جھڑ آگ
اس ہری بھگتی شکم سکھائی۔ کہ اس کوٹھانہ جا ہی سوا تھی
جیسے بھوجن کو تری کے لئے کیا جاتا ہے اور اس بھوجن کو جھڑ
اگنی (حرارت غریبی) اپنے آپ بغیر کھانے والے کی چیشٹھا کے پچا
ڈالتی ہے۔ ایسے ہی ہری بھگتی بھی اپنے آپ ہی موکش آند کر ڈالتی
ہے۔ ایسی آسان اور پریم سکھ دینے والی ہری بھگتی ہے اچھی نہ لگے لیا
موتھ کن ہوگا؟ ۵

سینک سید بھادو بنو بھو نہ ترے بے ارگاری
بھو رام پد بھگت اس سدھانت بھجاری
ہے سچوں کے بھجن کر رہی! سینک اور سوامی کے بھا کے
بغیر سنسار روپنی سندھ پار نہیں کیا جاسکتا۔ ایسا سدھانت و چار کر
شری رام جی کے چرن کھل کا بھجن کیجئے۔ ۱۱۹

جو چیتن کو جڑ کرے جڑ ہی کرے جیتنہ
اس سمرتھ رگھو نایک ہی بھجیں جیتنہ و جیتنہ
جو چیتن کو جڑ کرتے ہیں۔ اور جڑ کر جیتن کرتے ہیں ایسے شری رام جی

پریم پد شری رگھو نایک ہی جا جو جیتن کرتے ہیں۔ وہ دھند ہیں۔ ۱۱۹
کہیں گے گمان سدھانت بھجائی۔ سنہو بھگتی سنی کے پریمستانی
رام بھگتی چیتنا سنی سندھ۔ لیسے کر جہا کے ار انتر

میں نے گین کا سدھانت آب کو سمجھا کر کہا۔ ہے اب
بھگتی روپنی رتن کی ہما سنئے۔ شری رام جی کی بھگتی سندھ جتن
مندی ہے۔ ہے کر رہی! یہ بھگتی جس کے ہر دے میں سستی ہے۔ ۱
پریم پریم اس روپ دن راتی۔ نہیں کچھ چیتنہ دیا بھرت بائی
موہ و درنیکٹ نہیں آوا۔ لو بھبات نہیں تابی بھگتا
وہ دن رات پریم پریم کاش ٹپ رہتا ہے۔ لے میپ
گھی با تھی کچھ بھی نہیں چلتے۔ کہی نہ مٹی سیم پریم کاش ہے! موہ
اور درد و تا (کنگالی) اس نے نزدیک نہیں آسے۔ کہی نہ جس کے
پاس مٹی ہو اس کے پاس موہ یعنی اذھار اذھار کنگالی کیسے رہ سکتی ہے
اذھار پر روپنی ہوا اس مٹی کو ٹھہرا نہیں سکتی۔

پہلے اذھار مٹ جائی۔ ہا رہیں سکل سلیہ سدھانتی
کھل کام آوی ٹھہریں جابیں۔ لیسے بھگتی جاتے ار ماہیں
اس بھگتی روپنی مٹی کے پریم سے اذھار روپنی ہما بلوان
اذھار مٹ جاتا ہے۔ اور اذھار رادی تھوڑوں کے سموہ مار مان جاتے
ہیں۔ جس کے ہر دے میں بھگتی سستی ہے۔ کام آدک و شٹ تو
اس کے پاس بھی نہیں ٹپک سکتے۔ ۳

گرل سدھانت مادی بہت تھی۔ تھی مٹی بنو سکھ یاد نہ کوئی نہ
بیا نہیں مانس روگت بھاری۔ جھنڈ کے لیسے سب جیو دکھامی
نہر اس کے لئے امرت اور دشمن وہ صحت بن جاتے ہیں۔

اس مٹی کے بیز کوئی سکھ نہیں پاسکتا۔ جن بھاری مانس روگت کے
دش میں ہو کر سب جیو دکھامی ہو سکتے ہیں۔ وہ مانس روگ اسے
نہیں ستاتے۔ ۴

رام بھگتی مٹی اڑیس جا لیں۔ دیکھ لو لیس نہ سینہوں تاکیں
چتر سوز مٹی تھیں جاگ ماہیں جسے مٹی لاگ سچتین کر ماہیں
شری رام بھگتی روپنی مٹی جس کے ہر دے میں سستی ہے۔ اسے
سچے میں مٹی لیس مانس نہ نہیں ہوتا۔ دنیا میں وہ ہی پرش عقلمندوں
میں مرنے جاتے ہیں۔ جو اس بھگتی روپنی مٹی کو حاصل کرنے کے لئے بھجن
کرتے ہیں۔ ۵

سو مٹی جیو پریمت جگ امٹی۔ رام کر یا بنو نہیں کوٹھامی
سکھ اپا پے پائے کیرے۔ نہر مت بھائی نہیں بھٹ بھیر

دلو تائیں، جو اُس گمان رُوپی منہ راجپل پر بت کی صفائی سے
اس وید رُوپی سمندر کا منتقل کر کے اس میں سے کھتا رُوپی اسرت
لگاتے ہیں جس میں بھگتی رُوپی مدھس سے ہے۔ ۱۲۰
برتی پرچم اُس گمان مدھس کو بھو رُوپی مار
جے پائے سوہری بھگتی مدھس کھنکھیں بھار
ویرا گیکہ کی دھال سے اور گمان کی طوائف سے مدھس اور موہ
رُوپی دشمنوں کو مار کر جو فتح حاصل کرتی ہے سوہری بھگتی ہی ہے

ہے پیچھی راج اُسے دھار کر دیکھئے۔ ۱۲۰
پتی سپریم بولینڈ کھگ راؤ۔ جوں کر پالی مری اوپر بھار
ناقہ موہی راج بھوک جانی۔ سپت پرین کم بھو کھانی
پیچھی راج گر پھر پریم کے ساتھ بولے۔ ہے کر پالی اوگر
آپ کو مجھ سے پریم ہے۔ تو ہے نا قہ بھج پنا صوک جان کر
میرے سات پریشوں کے ترو ستار سے کہئے۔ ۱

پر پھنکھیں کہو نا قہ متی دھیرا۔ سب تے دیکھ کون سریرا
بڑو کھ کھن کون کھ بھائی۔ سوو سنچھیں پھیں کہو بھاری
ہے نا قہ سب بھیر دھئی دیکھتے آپ یہ تھاپئے۔ کہ
سب سے دیکھ کون سا شری ہے، بھیر سبے بار اگھ کون کھ
ہے اور بڑا سکھ کون سا ہے۔ وہ بھی دھار کر مختصر طے سے کہئے۔ ۲۰
سنت اسنت مرم نہم جاناہو۔ تنہ کہ سہج بھوا بکھاناہو
کون پنیہ شرتی بدت لیسالا۔ کہو کون اگھ پریم کرالا
سنت اور اسنت دونوں کے بھید کو آپ جانتے ہی ہیں
اُن دونوں کے بھادک گنوں کا درنہ کہئے بھیر یہ بھی بتلائے کہ ویدل
میں کہا تھا سب بڑا پنیہ کون سا ہے اور سب سے بڑا بھینک
باب کون سا ہے۔

مانس رنگ کہو سمجھ سانی۔ تھہر سہر بگہ کر پا دھیکانی
تات سنہو سادراتی پریتی۔ میں سنچھیں پھیں یہ نیتی
بھیر مانس رنگوں کو سمجھا کر کہئے۔ آپ سب کچھ جانتے ہیں
اور مجھ پر آپ کی بڑی بھاری کر پا بھی ہے کاک بھنڈی جی بولے
ہے تات اشر دھار پریم کے ساتھ سنئے! میں یہ نیتی مختصر
طو سے کہتا ہوں۔ ۴

اگرچہ مہنی جگت میں پرگٹ ہے۔ پر شری رام جی کی کرپا
کے بنا کہ سے کوئی پانہیں سکتا۔ اُس کے پانے کے آپاٹھے بھی
آسان ہی ہیں لیکن بوقت نش انہیں ٹھکرا دیتے ہیں۔ ۴
باہن پر بت سید پرانا۔ رام کھن رچرا کر نانا
مری مہنی گداری۔ گمان براگ مہین اگاری
وید پران پور تہرت ہیں۔ مہنی رام جی کی بہت طرح کی
کھنٹیں اُن پر توں میں سنہ کھنٹیں رکھیں اہیں۔ بھوکت
جگت ان کے بھید کو جانئے واسے ہیں اور سنہ بڑھتی کدال ہے
ہے گر جی اگمان اور دیرا گیکہ۔ وہ اُن کی آنکھیں ہیں۔

بھار دھت کھو جے جو پانی، پاؤ بھگتی مہنی سب کھ کھانی
موہی من پر بھو اس لبوا سا۔ رام تے ادھک دام کر دھسا
جوہرانی شردھا کے ساتھ تلاش کرتا ہے یہ سب کھنوں
کی کھان بھگتی رُوپی مہنی کو پا جاتا ہے۔ ہے پر بھو میرے من میں
تو ایسا دھو اس ہے کہ شری رام جی کے جگت شری رام جی سے

بھی طہ کہیں۔ شری راج دھیرا۔ لکھن شردھری سنت سپر
رام شردھ کھن کھن بھگتی شہانی۔ سوو سنہ نہ کا مہل پانی
سب کر پھل مہنی بھگتی شہانی۔ سوو سنہ نہ کا مہل پانی
شری رام جی سمندر میں تو دھیرا سنت بادل ہیں شری
ہری چنن کے درخت ہیں تو سنت ہوا ہیں۔ سب سادھنوں
کا بھل سنہر ہری بھگتی ہی ہے اسے سنتوں کے بنامی نے نہیں
پا یا سنت بادل اس لئے ہیں کہ وہ بادلوں کی بھانت شری
رام نتو جھل کر سب کہیں برساتے ہیں اور وہ ہوا اس لئے ہیں
کہ ہوا کی بھانت وہ رام رُوپی چنن کرش کی سکندھ کو سب کہیں
پہنچاتے ہیں۔

اُس بھار جونی کر ست سنگا، رام بھگتی مہنی سکھ بہنگا
ایسا دھار کر جو بھی سنتوں کا ست سنگ کرتا ہے۔ ہے
گر طہی! اُس کے لئے شری رام جی کی بھگتی کا پانا طہی! اسان ہے
پریم بیوہ مہنی سنہر گمان سنت شرا ہیں
کھنٹا سنہر مہنی بھگتی مدھس جانی ہیں
وید سمندر سہر گمان مدھس جانی پر بت ہے سنت

دوشٹ افسے جگ آتی ہفتہ۔ جتنی پہنچے اوجھم گرہ کھینچو
وہ دوسروں کی خوشحالی کا ناش کر کے خود بھی فشت ہو
جاتے ہیں۔ جیسے اوسے کہتی تھی کا ناش کر کے خود بھی فشت ہو جاتے
ہیں۔ دوشٹوں کا بٹھنا (بچلنا پھولنا) مہا بنام نیچ کیتوگرہ
(رعد استارہ) کے بڑھنے کے سمان دوسروں کے دکھ کا ہی

کامل ہوتا ہے۔ ۱۰
سنت اوسے سنت ٹھکانا کہی بالیو ٹھکانا جسے اندہ تھاری
پریم دھرم شرقتی بدت انہسا، پر نندا احم اگہ نہ گریسا
سنتوں کا بڑھنا ٹھکانا سدا ہی ٹھکانا اگہ نہ تاسے جیسے
سورج اور چندرما کا طلوع ہونا و شو بہر کے لئے ٹھکانے والا
ہے۔ دیووں میں انہسا (من، بچن، اکرم) کے کسی کو سنا نا کاہم
دہرم مانا گیا ہے اور دوسروں کی نند (عیب جوئی) کے برابر بھائی
پاپ نہیں ہے۔

سرگرم نندک وافر مہوئی۔ جنم سہسرا یون سوئی
دو ج ہندک پتہ ترک بھوگ۔ جگ جنمے بالیس سر پر دھرم
نہو جی مہا لاج اور گرہ کی جند اگر نہ والا منش آئید
جنم میں ہندک کی یونی کو پاپت ہوتا ہے۔ اور ہزار برسوں
تک اسے ہندک کی یونی میں ہی ٹھکانا پڑتا ہے۔ برہمنوں کی
نندا کرنے والا منش بہت سے ترک بھوگ کر چھڑا ہوا کر دنیا
میں جھنپتا ہے۔ ۱۲

سر شرقتی نندک جے الجھانی۔ ردو دھرم پر مہی تے پانی
مہو مہی اکوگ سنت نندانت۔ مہو لہا پوہ گیان بھانوکت
جو الجھانی پریش دیو اور دوتا ناں کی نندا کرتے ہیں۔ وہ
ردو ترک میں گرتے ہیں۔ سنتوں کی سدا نندا میں لگے ہوئے پریش
اکوگ یونی کو پاپت ہوتے ہیں۔ جن کے لئے گیان دھرمی سورہ
اسنت ہو جانا ہے۔ ادا گیان روپی رانزی سے انہسے کچھ نہ جانا
ہے۔ ۱۳

سب کے نندا جے جگر سی۔ نئے جگ کا اندھو سے تو تر ہی
سنتوات اسبائش روگا۔ جنہنٹے دکھ پاد میں سب لوگا
جو روگہ منش سب کی ہی نندا کرتے ہیں۔ وہ آئیدہ جنم

نقن صم نہیں کوئی دیہی۔ جیو جیو چر جاجت تبھی
نک صوگ اپرگ لہی۔ گیان براگ بھگتی سبھ دیہی
منش شریر کے سمان کوئی شریر نہیں ہے چارو سمی جیو منشی
نشریک مانگ کہتے ہیں۔ یہ منش شریر میں ہی گیان و دیو گیاہ اور بھگتی
مل سکتی ہے۔ ۵

سوتن دھرمی بھی نہ جے نہ۔ ہم ہیں بٹھے رت مند مند تر
کا پنج کرت جہو لیں نے یہ نہیں۔ کرتے ڈار پریم منی نہیں
ایسے منش شریر کا بھوگ شری ہری کا بھن نہیں کرتے
اور نیچے سے نیچ دشتے بھو گول میں ڈوبے رہتے ہیں۔ وہ تو ایسے پریش
ہیں جو پاپس مٹی کو رات سے پیچیک کر اس کے بدلے کا پنج کا
ٹکڑا اٹھا لیتے ہیں۔ ۶

نہیں دہر سہم دکھ جگ ماہی۔ سنت ملن سم ٹھکانا
پر ایچا بچن من کا یا۔ سنت سچ بھکا دکھ ٹھکانا
سناہ میں کنگالی سے بڑھ کر کوئی دکھ نہیں ہے اور سنتوں
کے ملنے کے برابر اور کوئی ٹھکانا نہیں ہے اور جیو لاج امن بچن
اخر سے دوسروں کی بھلائی کرنا ہی سنتوں کا سچ بھکا ہے
سنت ہمیں دکھ پرست لاگی۔ پردہ کھینچو اسنت ابھلاگی
بھو ج تر و سم سنت کر پالا۔ پرست نہت سہم مٹی لیسالا
سنت دوسروں کے ہت ارتھ دکھتے ہیں اور بدعت
اسنت (بڑے آدمی) دوسروں کو دکھ پہنچانے کے لئے دکھتے
ہیں۔ کہ پاو سنت بھو ج بدعت کے سمان دوسروں کی بھلائی
کے لئے بھاری سے بھاری بننا سہتے ہیں۔

من اپھل پر ہر صمن کوئی۔ کھال کھالے متی سہم مٹی
کھل جیو سواند پر ایکاری۔ اسی نو شک او ستوا گاری
نن سکھو دے کی طرح دوشٹ لوگ دوسروں کی باندھتے
ہی ہیں۔ اسے سول کہہ جاتے ہیں۔ ڈالنے کے لئے اپنی کھال بچھا
کر تکلیف سہر کر جاتے ہیں۔ ہے سا بھل کے دشمن گڑھی!
نئے دوشٹ بند کسی غرض کے لئے سا بھ اور چوسہ کی طرح
دوسروں کو دانی پہنچاتے ہیں۔ ۹
پر سچا بناکس نیا ہیں۔ جسے سنی بہت ہم اپنی ملا ہیں

میں چکاڑ کی ٹیانی کو پراپت ہوتے ہیں۔ سب سے تانتا اس کے۔ اب مانس
 روگ کہتا ہوں۔ جن سے سب لوگ ڈرکے پاتے ہیں۔ ۱۲
 موہن کل بیاہ جھنڈ کر مولا، تنہہ نہ تھی اچھیں بٹہ سولا
 کام بات کچھ لو بھرا پارا، کر وہاں پتہ نہ تھی چھانی جارا
 لیکن سب روگوں کی طرح ہے۔ ان روگوں سے بھر پور
 دیکھ بڑھتے ہیں۔ کام بات دربان کا روگ (اسے لو بھڑا بھی ہوتی
 بلغم ہے اور کہہ دھرت (مضرا) ہے جو سدا چھانی کو بھرا کرتا

۱۵
 پتی گریں جن میں تینوں چھانی، مچھے سنیہ بات دیکھانی
 لیشے منو دھرت ڈرگم تانا۔ تھے سب سول نام کو جاتا
 اگر کہیں یہ تینوں چھانی کام، تو یہ اور دو دھات
 کف اور پیتا، مل جائیں تو دیکھانک ستیاں کا روگ ہو
 جاتا ہے۔ جو طرح طرح کی کھٹا سے پراپت ہونے والے ہیں
 کی فو کا من ہی ہیں۔ وہ سب ان روگوں سے بڑھتا ہوا ہے

۱۸
 وہ بے شمار ہیں۔ ان کی کھٹی کوئی نہیں کر سکتا۔ ۱۸
 ممتا اور کست اور شانی۔ ہرش لیشا دگر بہتانی
 پرشک و پھر ہرن حولی چھٹی۔ کشت و کشتا من کشتانی
 ممتا وہ ہے۔ سدا خارش ہے، خوشی اور غمی لگے کے
 گل کشت کشتا لا آوی بڑھتے ہوئے روگ ہیں۔ دوسروں کی
 خوش حال کو دیکھ کر جو میں جھن ہوتی ہے وہ دگر دگر ہے

۱۶
 من کا مٹنٹ پن اور عیا تبہ ہی کہ کٹھ ہے۔ ۱۶
 اس کے لوانٹ و کھنڈ و مروتا، دھیر کپٹ دمان غیر آ
 تھر شتا گور پور دھنی اتی بھاری، گری بھلی ایشنا من تجاری
 اس کا بے حد پیرا ہے۔ دیکھنا کا روگ ہے۔ ترشنا
 بڑا بھاری جلو دھرت ہے۔ نہیں پر کا لکی (دھن، پتر اور شرت)
 بڑھی ہوئی خوشنمت ہی بلان تجاری کا روگ ہے۔ ۱۸
 جگ بڑھی ہوئی خوشنمت ہی بلان تجاری کا روگ ہے۔ ۱۸
 ڈام اور کشتا کی دگر بھرتے ہیں۔ یہی کہاں تک نہیں

اس پر کا کے بھانک روگ ہے شمار ہیں۔ ۱۹
 ایک بیاہ جی بس نرم ہیں اسے سدا بھیا دھی

پتر میں سنتت جھو کھنڈ سو کے لیے سدا جی
 ایک ہی بیماری سے لاچار ہو کر منش مر جاتا ہے۔ پھر یہ
 تو بہت سے کھن روگ ہیں۔ یہ سب روگ سدا ہی جھو کشت
 دے کر تر پاتے رہتے ہیں۔ ایسی حالت میں پھر بھلا وہ کیسے شانت
 چت رہ سکتا ہے؟ ۱۶

نیم دھرم آ جا تو تپ گیاں بھگیہ جب دان
 پھینچ پھیلا پھیلا نہیں روگ بجا میں مری جان
 نیم دھرم صیا شانت آدمی اور ہم مانچھے گرم تپ گیاں
 یگیہ، جب اور دان و غیر دگر دوس دو ائیالی ہیں۔ یہ مری دھرت

۲۱
 ان سے یہ روگ دگر نہیں ہوتے۔ ۲۱
 ایسی بڑھی ہوئی جھو جگ روگی۔ سوک ہرش بھرتی ہوگی
 مانس روگ کچھک نہیں گاسے۔ ہر میں سب کھنڈ بھرتی پائے
 اس پر کار دھرتا کے سب لوگ بھی روگی ہیں۔ جھو شوک
 رخمی (ہرش خوشی) اور ا پریم اور دیوگ کے دھرتے جھن منتز
 تھپتے رہتے ہیں۔ میں نے کچھ ہی مانس روگوں کا ذکر کیا ہے۔ یہ
 روگ سبھی کہہ پیرا ہیں۔ میں ملین کوئی دگر لا پرش ہی ان کو

۲
 جان پاتا ہے۔ ۲
 جھانٹے جھپٹے کھپ پانی۔ ناس نہ پا دھرتی گن بھرتانی
 لیشے کی پھینچ پھینچ ہے۔ ممتی ہو سر د کا ر با پورے
 یہ پراپت کو بھلائے دے پانی روگ جانتے مارتے
 کچھ کڑو تو پڑھتے ہیں ملین بالکل منش نہیں جوتے۔ ہشت
 زخمی ناقص فخر پا کھنڈیوں کے ہوئے میں بھی بڑھ آتے ہیں پھر
 سدا دھان منشوری کا کہہ گنا ہی کیا۔ ۲

۳
 رام کر پتا میں سب روگا۔ جوں ایسی بھانت نہ سنجو کا
 سدا ممتی بھنچا بھو اسنا۔ سنجم یہ نہ پڑتے کے آسا
 اگر شوی ظم جی کی کہہ پا ہو اور ان کی کر پائے اس پر کا
 کا سنجوگ راتفاق دھیل (بہ جاسے۔ تو ان لوگوں کا نام نہ ہو
 پچھے گوہ روپی وید کے پھنڈ پر شرمہا جو۔ شیشوی کی آشا جھونے

۳
 کا ہی بڑھ پڑے۔ ۳
 زخمی ہوئی جھکی جھکیوں موری۔ انہی ان شرمہا منی کو پری

ایہی بدھی بھلیسیں سو روگ لیاہیں۔ ناہیں نے جتن کو طہ نہیں جاتیں
شری رکھو نہ جی کی بھگتی بھجینی بونی ہو شر دھامے بدھی اس
رام بھگتی بونی بھجینی بونی کے ساتھ کھایا یا پیا جانے والا انہی ان روگ
کے ساتھ یا شہد یا شربت آدی دستور گرن کی جاتی ہے (۱) وہ جب
کبھی ایسا سجوگ بن جائے تب بھلے ہی یہ روگ نشٹ ہو
جاتیں۔ نہیں تو کرکٹوں اُپائے کرنے سے بھی یہ روگ دور نہیں ہوتے
جائے تب میں بوج گوسائیں۔ جب اربل براگ اودھکائی
شمتی چھوڑا باؤ سے بت نہی۔ لپٹے آس و ریتا گئی
سے گوسائیں! جب ہر دے میں ویراگہ کابل بڑھ جائے
اور پشیدوں کی آشار بونی کمزوری دور ہو کر شدہ بدھی روپی بھوک
ہر روز بھتی رہے۔ تب ان روگوں سے من کو صحت یاب جانا
چاہیے۔ ۵

بھل گیناں جل جب سے نہائی۔ تب بدھ رام بھگتی اُچھائی
سو آج سگ سنگا دیگ ناد سے مٹی پر ہم بچار بارو
اس پر کارب روگوں کے دھک ہونے پر جب من گیناں
روپی صاف پانی میں غسل صحت کرتا ہے۔ تب اس کے ہر دے
میں رام بھگتی چھا جاتی ہے شوجی، برہما جی، شکتیو، سنگ
آدی اور ناد آدی برہم گیناں جتنے منی ہیں۔ ۶

منت گنت کھاگ ناٹک ایہا۔ کرئیے رام پد پتھج تہیا
شرتی پران سب گرنہ کہاہیں۔ رکھو تھی بھگتی بنا سنگھ ناہیں
سے پنچمی راج ان کا سب کا یہ منت ہے کہ شری رام جی کے
چرن کسوں میں پرستی کرنی چاہئے۔ وید، یان اور بھی گرنہ کہتے
ہیں کہ شری رکھو نلفہ جی کی بھگتی کے بغیر سنگھ نہیں ہے۔ ۷
کٹھ پتھج جاہیں برہما بابا۔ بندھیا منت بڑو کا ہوس مارا
چھو لہیں نہج بڑو لہم بدھی بھولا۔ جیو نہ لہم سنگھ ہری پرتی گو لا
بھلے ہی چھوے کی چھو پر بل الگ آہیں اور بانجھ کا لٹکا
بھلے ہی کسی کا خون کر ڈالے۔ کاش میں بھلے ہی سنگ برتنے بھول
کھل اٹھیں رہے ناممکن امر ممکن ہو جائے، لیکن شری ہری سے
جھک کر جیو کو سنگھ کی پراپتی ناممکن ہے۔ ۸

ترشا جاتے بڑو مرگ جل پانا۔ برو جاہیں سس سس لپانا

اندھکار روپی ہی نہائے، رام جھک نہ چھو سنگھ پاوے
مراب کے جل پینے سے بھلے ہی پیاس بجھ جائے۔

خروگش کے سر پر بھلے ہی سینک نکل آویں۔ اندھیل بھلے ہی سورج
کا ناش کر ڈالے ران ناممکنات کا ممکن ہو تا بھی بالفرض محال
مال میں! لیکن شری رام جی سے جھک کر سنگھ کی پراپتی کو ناچھو
کے لئے سر سر سمجھو ہے۔ ۹

ہم تے اُل پرگٹ پو ہوئی۔ جھک رام سنگھ پاوے نہ کوئی
بھٹ سے بھلے ہی انگلی پر چنڈ ہو جائے رہے انہوں بات
بھی اگر ہو گئی مان لی جائے، لیکن شری رام جی کے جھک کر جیو
سنگھ کو پراپت کر سکے یہ بالکل ناممکن ہے۔ کوئی چھو شری رام جی
سے بھک کر سنگھ حاصل نہیں کر سکتا۔ ۱۰

باری شھیں گھرت ہوئے ہو سکھاتے ہو تیل
پتھو ہری بھجن نہ بھو ترئیے یہ سدھانت اہل
جل کو متھنے سے بھلے ہی ممکن نکل آوے اور ریت
کو پرونے سے بھلے ہی تیل نکل آوے غارتھانت اسجھو کو سمجھو
مان لیا جائے، لیکن شری ہری کے بھجن کے بغیر سنار گولی
سمندر کبھی نہیں ترا جا سکتا یہیم اُل ہے۔ ۱۱

مسکھی کیے برنجی پر پھو اجھی مسک تھیں
اس بچار پنج سنگھ رام ہی بھجیں جس میں
پر پھو چھو کہ برہما کر سکتے ہیں اور برہما کو چھو سے بھی
چھو بنا سکتے ہیں۔ ایسا ہمارے سب شکتاقل کو دور کر کے
چتر پرتھ شری رام چند جی کا ہی بھجن کیا کرنے ہیں۔ ۱۲

پتھم پامی تے نہ انیتھیا بچا پانی سے
ہم ترا بھجنتی لے اتی دسترم ترنتی تے
میں بالکل اچھی طرح سے شری کی بھجی بات آپ سے
کہتا ہوں۔ میرے بچن متھیا (چھوٹے) نہیں ہیں کہ جو متھ
شری ہری کا بھجن کرنے میں وہ ہی اس بھادکٹ مایا کو
آسانی سے تر جاتے ہیں۔ ۱۳

کہتو ناقد ہری چرت الو پا۔ بیاس سماں سوئی الو دھ پا
شرتی سدھانتا ہے اگر گاری۔ رام بھجئے سب کا بھاری

ہے ناخدا میں نے اپنی بڑھی کے مطابق آپس تو دستہ
اور کہیں شیشید محقر آگے سے شری ہری کی بے مثال لیلہ
کا درشن کیا ہے۔ ہے سچوں کے دشمن گڑھی اور بدوں کا بھی
منت ہے کہ سب کاموں میں من کو چھوڑ کر ایک ماز شری رام
جی کا ہی بھجن کرنا چاہئے۔ ۱

پہلے گھوڑے کی جی سیٹھ کا بھی۔ موم کی سے طہرہ منہا ہی
شہہ بگیان لکھ رہی ہیں عویا۔ ناخدا کے منہ پر اتنی جھوٹا
پہلو شری گھوڑے ناخدا کی کہ چھوڑ کر اور گڑھی بھجن کیا جاتے

جن کا مجھ سے سروٹھ پر بھی پریم ہے؟ ہے ناخدا آب و گیان
لکھ رہی ہیں۔ آپ کو عود نہیں ہے آپ نے تو مجھے شری
رام جی کی گتھا کہتے کا شیوہ اور دے کر اٹھی مجھ پر ہی کہ پاکی ہے
یو گیشہ رام گتھا اتنی یاد دینی۔ سنک سنگ آدی بھجوں میں بھاونی
ست گتھی و لکھو منہا راہ بخش و لکھو بھیکو بارا
آپ نے مجھ سے وہ پریم پو تر رام گتھا پو جھی جو سنک لو جی
سنک آدی اور شوجی کے من کو بھی پراری لگتی ہے۔ سنساریں
گھڑی بھیکو یا بل بھیکو بھی ست سنک ملنا لکھن ہے۔

و لکھو گڑھ رچ ہر وہ بھکاری۔ میں رگھو ستر بھجیں اوھیکاری
سنک اوھو سب بھانت اپاوں۔ پر بھجوں کسی کہیں بہت جگیاؤں
ہے گڑھی! اپنے ہر دے میں وچار کر دیکھئے کہ کیا میں
کو آج بھجیوں میں سب سے نیچ اور پلو تر بھجی ہے شری رام جی
کے بھجن کا اوھیکاری نہیں؟ لیکن ایسا ہونے پر میں رات رات
نیچ کو آہونے پر بھی پر بھجئے مجھے اشدہ پرانی کو بھی جگت کو
پو تر کر لے والا پر سیدھ اتم پرانی کر دیا۔ ۲

آج وھنیہ میں وھنیہ اتی جی پی سب بدگی ہیں
نیچ جن جان رام مہری سنت سماں۔ دین
اگرچہ میں سب طرح سے نیچ ہوں۔ تو بھی آج میں وھنیہ
میں ادا قی انت دے حد وھنیہ نہیں۔ جو شری رام جی نے
مجھے اپنا بھگت جان کر آپ جیسے منوں کے درشن کرنے کا

شہہ اور دیا۔ ۱۲۲
ناخدا جتنی متی بھائیوں رگھو ستر نہیں کچھ کوئی

چرت منہ گھوڑے ایک تھاہ کہ پاد سے کوئی
ہے ناخدا میں نے اپنی بڑھی کے مطابق سب شری رام
گتھا کہی ہے میں نے آپ سے کچھ بھی چھپا کر نہیں رکھا۔ لیکن
شری رگھو ناخدا جی کی لیلہ میں تو اعتقاد اور بے انت سمندر
ہے۔ اس کا انت کون پاسکتا ہے؟ ۱۲۳

سمر رام کے گن گن ناتا۔ نیچی پنی ہرش بھٹندی سحانا
مہما لکھ نیتی کر گائی۔ آتیت بل پرتاپ پر بھتانی
شری رام جی کے بے شمار گن گنوں کا سمرن کر کے

چتر کاگ بھٹندی بار بار پسن ہر دے ہیں۔ جن کی مہما
ویدوں نے "یہ بھی نہیں" "یہ بھی نہیں" ایسا کہہ کر گائی ہے

جن کا بل پرتاپ ادر لائی لاثانی ہے۔ ۱

سوا جی پو جیہ چرن رگھو رانی۔ موم پر کر یا پر مہر و لائی
اس سچا و لکھ شیشوں۔ نہ دیکھیں گے یہی لکھیں گے یہی لکھیں گے
جن شری رگھو ناخدا جی کے چرنوں کی شوجی اور برہما جی

پو جا کر تے ہیں۔ ان کی مجھ جیسے ادھم جیو پر بھی کر یا مونی
ان کی انتہائی نرم مزاجی ہے۔ ایسا نرم سچا و نہ کیسی سچا سنا

ہے اور نہ ہی دیکھا ہے اس نے بے پنچھی راج! میں شری
رگھو ناخدا جی کے سمان اور کس کو گنوں؟ ۱۲۴ رتقات ان جیسا

اور سوامی کون ہو سکتا ہے؟۔ ۲

سوا وھک مہدھ مہکت او اسی۔ کبھی کو بد کر تیکہ سنیا کسی
جوگی سوا ستاپس گیسانی۔ دھرم نریت پنڈت گیسانی

سادھک، سیدھ، جیون مہکت، او اسین، کوئی
پنڈت، کرمل کے گیتا، سنیا کسی، پوگی، شور ویر، مہا تپتوی

گیانی، دھار ملک پرش، وید وان اور و گیسانی مہا تما۔

نہیں نہ پتو سبیس مہ سوامی۔ رام مہامی نما می نما می
سرن گیس مہ سے اگہ راسی۔ ہو میں سیدھ نما می لیتا می

یہ سب میرے سوا جی شری رام جی کا بھجن کئے بغیر بھکار
سے نہیں تر سکتے۔ میں انہیں شری رام کو بار بار نکسار کرتا ہوں

جن کی شرن میں جانے پر مجھ جیسے پاپوں کے گھر بھی شدہ
ہو جاتے ہیں۔ میں ان اوناشی پر بھجوں کو نکسار کرتا ہوں۔ ۳

جس نام بھویشیج مرن گھوڑے سے مل

سو کمال موبی تو پر سدا رہیو انوکول

جن کا نام جنم مرن روپی دگوں کا ناش کرنے والی اکیر دانی
ہے اور اوہیا تک وادھی دیوک اور ادھی بھو تک تینوں پرکار
کے دکھوں کو دور کرنے والا ہے۔ وہ کہ پاو شری ام چندر جی مجھ
پر اور آپ پر سدا رہیں۔ ۱۲

نشن بھویشی کے جن سید دیکھ رام بدلیہ

لوہیو پریم بہت گرا گرو طبنت سندھیم

لاگ بھشندی جی کے شیدہ بجن سنگر اور شری رام جی کے
چروں میں ان کے بے حد پر کم دیکھ کر سندھیم بہت گڑ جی
رحن کی سب شکا نہیں مٹ گئی تھیں ایسے گڑ جی پریم بھو سے
بجن بولے۔

میں کرت کرتی بھینوں تو بانی سن رگھویر بھگتی رس سانی

رام چرن توئن سنی بھنی۔ مایا جنت بیتی سب گئی

شری رگھویر جی کی بھگتی رس سے پری پوئن آپ کی بانی کو
نن کر میرے سب منورہ سچل ہو گئے شری رام جی کے چروں میں
میری پرتی نازہ ہو گئی اور مایا سے بڑھی ہوئی بیتا دکھ دیکھ سب
بھاگ گئی۔ ۱

موہ جلد جی بوہت تھہر بھئے۔ موہ کھنہ ناتھ بیدہ سکھ وئے

مہم نہیں جوئے نہ پرتی اچکارا۔ بندہ جو تو پد بار ہیں بارا

ہوہ روپی سمندر سے پار لے جانے واسطے میرے

لئے جہاز ہوئے۔ ہے ناتھ! مجھے آپ کے بہت طرح کے ٹیکے

دیئے۔ میں اس کا کچھ جلد نہیں چکا سکنا۔ میں تو بار بار آپ کے

چروں کی بندہ ہی کرتا ہوں۔ ۲

پوئن کام رام انور کی۔ تمہرے سم تانت نہ کوہ بڑ بھائی

سنت پوپ سر تارگی وھرنی، پر بہت ہی سنیہ نہ کے کرنی

آپ پوئن کام ہیں اور شری رام جی کے پریمی ہیں۔ ہے

تانت! آپ کے برابر کوئی بھی خوش نصیب نہیں ہے۔ سنت

درخت، ہندی، پہاڑ اور زمین ان سب کی کرپا دوسروں کی بھلائی

کے لئے ہی ہوتی ہے۔

سنت ہر وہ لوہیت سمانا۔ کہا کہ نہ پر کہے نہ حیان

ریخ پر تپ دہوے لوہیتا۔ پر وہ کہ دور ہیں سنت پستیتا

کوئی لوگوں نے کہا ہے کہ سنتوں کا ہر وہ مکھن کے سمان

کوہل ہوتا ہے۔ لیکن ان کو یوں نے یہ بات دجا کر نہیں کہی کیونکہ

مکھن اور سنت کی کوئی ایسی نہیں ہے کہ تو اپنے کو آریخ گئے سے

بچھتا ہے۔ لیکن پریم پوئر سنت دوسرے پرانیوں کے دکھ سے

بچھل جاتے ہیں۔ ۳

چوین جنم سچیل لم بھنو۔ تو پر سدا سنہ سب گنو

چا میوہ سد اموسہ ریخ لنگر۔ پنی پنی اٹا کے ہنگ پر

میرا جیون اور جنم سچیل نہ گیا۔ آپ کی کہہ پاسے سدا

شکا میں مٹ گئی۔ مجھے سدا اپنا سیدک جانا۔ شری جی کتہ میں

سے پارتی انچھی سر بخند گڑ جی بار بار ایسا کہہ رہے ہیں۔ ۵

تا سو حیرن میر نایکے کر پریم بہت سنی اوہیر

گنو گڑ بیکٹھ تب ہر وہ راگھو رگھو ہسیر

شروہا کے ساتھ لاگ بھشندی کے چروں میں سرور

کر اور دے میں شری رگھویر جی کا دھیان دھیر کر دھیر دھیر

شری گڑ جی بیکٹھ دھام لے چلے گئے۔ ۱۲۵

گر جب سنت سماگم سم نہ لاجد کچھ ان

نیو ہری کر پانہ ہوئے سو گا وہیں بید پران

ہے پارتی! منتوں کے ست سنگ کے سمان لور و مورا

کوئی لاجد نہیں ہے اور وہ ست سنگ شری ہری کی کرپا کے بنا

پر اپت نہیں ہو سکتا۔ وید اور پرائوں کا الیا مت ہے۔ ۱۲۵

کمیو پریم پیت انہا سدا سنت شروں چھو پھن پھو پاسا

پدنت کلپتہ کو گونا پنچھا۔ اچھے پریتی رام بد گھنھا

میں نے تم سے پریم پوئر لکھا تھا کہی ہے۔ جے کانوس

سنتی سنار نہ جن چھوٹ جاتا ہے۔ پر رام کتھا شرنانگن کی

منو کا مناول کو پورا کرنے والا کلپ برکش ہے۔ اور اسے سنکر

ہر وہ میں شری رام جی کے چرن کلپوں میں پرینی پیدا ہو جاتی ہے۔

من کر مچن جنت اٹھ جانی۔ مٹھن میں جے کتھا شروں من لانی

تیرنخان سدا دھن سمدانی۔ جوگ براگ گیان پنپانی تو

جوانوں سے من لگا کر اس رام کو کھٹا کو سنتے ہیں۔ ان کے من
بچن اہم کم سے پیدا ہوئے سب باپ نشہ ہو جاتے ہیں ہر قدر تارا
لوگ، اور اگلی گین میں مہارت۔ ۲

تا نا کم و صرم برت نا نا، لکھن و صاحب تب مکھ تا نا
مجھوت و یا دوج کر سید گائی، پدیا با سے بیگ، بڑائی
جہنہ لک سا دھن بید بھائی، سب کو بھل ہری بھگتی بھوانی
سور گھو نا تھ بھگتی شری گائی، رام کر پا کا ہوں ایک پانی
طرح طرح کے شہجہ کم و صرم، برت اودان بھانت
بھانت کے سینم (ضبط) دم جب، پ اندر لک، پرائیں پر دیا
برہمن اور گرو کی سید اور دیا عاجزی اور انجیہ و چاروں کا ہونا اور
جہاں تک سدھن دیوں نے جلائے ہیں۔ سچے پار بنی بان
سب کا بھل شری ہری کی بھگتی ہی ہے۔ دیدوں میں گائی ہوتی
شری رگھو نا تھ جی کی بھگتی کو شری رام جی کی کر پائے کسی در سے پرش

نے ہی پایا ہے۔ ۱۲۲
مٹی اور لکھن ہری بھگتی نراناویں نہیں پر پائیں
جے یہ کھٹا نر نر سنہ نہیں ملان لکھن و اس
جو پرش سا شردھا سے اس کھٹا کو سنتے ہیں۔ وہ شری رام
جی کی بھگتی کو سہو کر منیوں کے لئے بھی در لکھ ہے۔ پنا کسی محنت

کے سبج ہی میں پیا جاتے ہیں۔ ۱۲۹
سوئی سر لکھن مٹی ہوئی گیا تا سوئی ہی منہت پندت وانا
و صرم پوان سوئی کل ترانا۔ رام چرن جا کر من رانا
جن کامن شری رام جی کے چرنوں میں میں ہے کئی سب
کچھ جاننے والے ہیں۔ ڈوبی مٹی اور گائی ہیں۔ ڈوبی پر بھتوی کے
شرنگا وینٹ اور دانی پرش ہیں۔ ڈوبی وھا ملک پرش ہیں اور
وہی کل کے رنک ہیں۔

ریشی میں سوئی رام سیکانا شری سید بھانت نیکت ہیں جانا
سوئی لکھی کھٹا سوئی نر نر بھیر اور بھیل بھیل بھیل بھیل
سچے بھاد سے جو سب آتوں کو بھلا کر ایک ساتھ شری
رگھو دیر جی کا ہی بھجن کرتے ہیں۔ وہی مٹی میں ماہر ہیں۔ ڈوبی پر مہر
ہیں۔ انہوں نے ہی ویدوں کے سدھانت کو ٹھیک سمجھا ہے

وہی کوئی پندت اور شور و بریں۔

وہی نہیں سوچتے شری۔ وھنیہ تادی تپا برت و شری
وہی سوچتے پتیا جو کرئی۔ وھنیہ سو ووج راج و ہرم شری
وہی ویش وھنیہ ہے جہاں کہ شری گنگا جی ہیں۔ وہ انتری وھنیہ
ہے۔ جیتی برت و ہرم کا پالن کرنے والی ہے۔ وہ راہیہ وھنیہ ہے
جو لہات کرتا ہے۔ وہ برہمن وھنیہ ہے جو اپنے و صرم سے
نہیں کرتا۔ ۳

سو وھن وھنیہ پرتم گئی جاگی۔ وھنیہ فیہ برت مٹی سوئی پاگی
وھنیہ لکھی سوئی چب برت لکھا۔ وھنیہ جنم وھنیہ بھگتی اہمٹکا
وہ وھن وھنیہ ہے۔ جہاں پہلی گئی ہو وھن کی تین گتیاں
بھتی ہیں۔ وانا۔ بھوگ۔ ناش۔ رانقات جودان دیتے ہیں کام آتا
ہے۔ وہ بھتی وھنیہ اور بھیر ہے جو پیہ کر ہوں میں لگی جوتی ہے۔ وہ
لکھری وھنیہ ہے جس میں سکھوں کے سمت رنگ کا لکھ ہو
وہ جنم وھنیہ ہے جس میں ویدوان برہمن مہاتماؤں کی اکھٹا بھگتی ہے

سو کل وھنیہ آکا ستوتہ بھگت پو پھیم بھگت
شری رگھو دیر پوان لکھن و اس بھگت
ہے پاتیا اہم کل وھنیہ ہے اہم سنا بھیر میں پو بھنیہ
پر م پات ہے جن میں شری رگھو دیر جی کی بھگتی دس میں ڈوبے
ہوئے عاجز بھگت پیدا ہوا۔

مٹی اور وپ کھٹا میں بھائی، جہاں پرتم گیت کر و لکھی
لو من پریتی ویکھ اور بھکا ٹی۔ تب میں رگھو دیر کھٹا شانی
میں نے اپنی مدھی کے مطابق رام کھٹا لکھی ہے۔ اگرچہ
پہلے میں نے اسے چھپا کر رکھا تھا لکھا۔ اب تمہارے من میں شری
ہوئی پریتی کو دیکھ کر میں نے تجھے شری رگھو نا تھ جی کی کھٹا شانی ہے
یہ نہ کہے بھگتی بھلی۔ جو من لاتی نہ سن ہری لکھی
کہنے نہ ہو بھی سی کر وھنی ہی گائی ہی، جو نہ بھگت پر سوامی ہی
یہ کھٹا ان سے نہ کہنا جو دشت اور وھو کے باز ہوں۔

بھیلے ہوں اور شری رام جی کی لکھا کو من لگا کر نہ سنتے ہوں۔ لکھی
کر وھنی اور گائی پرش اور چراغ بھگت کے سوامی شری رام جی کا
بھجن نہ کرتے ہوں۔ یہ کھٹا ایسے پر بھل کو نہیں سنانی چاہئے۔ ۲۰

کھیں نہیں انو سوون کر این تے گو بار او بھونڈی تر ہیں
جو کپٹ چھو کر مشہور سہا نا سے اس رام کھن کو گاتے
ہیں وہ منٹ اپنے مندر کھن کو کھیل کرتے ہیں۔ جو بار سے کھن
اور اس کی دیا کھیا کرتے ہیں۔ وہ اس سندھو کھن کو گاتے کے
کھڑے سے تے تے کھڑے کے سمان یاد کر جاتے ہیں۔

منٹ سب کھن ہر وہ اتی بھائی، گر چا یو لی گر اس شہائی
نا تھ کر یا تم گت سندھیا، رام چرن ابھو نو تھیا
یوگ واک جی بھر داج منٹ سے کھن لے کہ یہ سب کھن
سندر شری ہر اتی جی کام بہت پر سن تھ اور وہ سندھو بانی نہیں
کسے نا تھ آپ کی کر پاسے میرا بھرم ڈھ ہو گیا ہے اور شری رام

جی کے چرن میں تانہ پریم پیدا ہو گیا ہے۔ ۲
بہن کر ت کر تھ بھیل اب لو پر سدا لیس
اُچی رام بھگتی دھڑھ بیٹے نکل کھیس
ہے دھو نا تھ آپ کی کر پاسے میں کر نا تھ ہو گئی۔

مجھ میں دھڑھ بھگتی پیدا ہو گئی ہے۔ اور میرے سارے
کیش نشٹ ہو گئے ہیں۔ ۱۲۹

یہ سب کھن انا سندھو انا کھن سمپا دن سمن لٹاوا
بھو بھن سمن سندھیا۔ جن رجن سجن پر یہ اہمیا
شو جی اور پار بنی جی کا یہ سندھو ربات چیت، کیان
کاری، کھن کو کھن والے والا شوک کا ناش کرنے والا ہے
جنم مرن کے بندھن کو کھن والے والا اور شنکا دل کا ناش کرنے والا
ہے بھگتی کھن دھن والا اور سریشٹ پریشٹ کا پیدار ہے۔
رام آپسک ہے بگ ماہیں۔ ابھی سمن پریشٹ کھن کھن ناہیں
رگھو پتی کر با بھن منٹ گاوا۔ میں یہ پاؤں چرت سہاوا
سندھو میں جتنے بھی شری رام جی کھن آپسک ہیں ان
کو اس کھن کے سمان کچھ بھی پیدار نہیں ہے۔ شری رگھو نا تھ جی کی کر پا
سے اپنی بھگتی کے مہاتی میں لے یہ پوتر کرنے والا سندھو رقر کر گیا ہے
نہیں ملی کال نہ سداھن دھو جی، جو کھن جگہ جب تب برت لہو جی
رام جی سمریے گا جیے رام ہی، نہنت شنت رام من گرام ہی
منٹ ماس جی کہتے ہیں۔ اس کھن میں یوگ کھن، جپ تپ

دوج ورم ہی ہی نہ تھایے کھن۔ شری سمن معنی چپ جھن
رام کھن کے منٹ اویک کاری نو جہنہ کھن مت منٹ اتی پیداری
بھن کے ورم ہی ر مخالف، کو اگر وہ دیوانہ کے سمان
الٹو ریک سدا جی کھن نہ جہ تب بھی یہ کھن اُسے کھن نہ سنانی
چاہیے، شری رام جی کی کھن کے سننے کے اویک کاری دھ پرش ہیں

جہن مت سنگ سے بے حد پریم ہے۔ ۳
گر پید پریشی تھیتی رت جیتی۔ دوج سیوک اویک کاری تھیتی
تا کھن یہ پیش سکھائی۔ جاہی پران پریشی رگھو رانی
جہن گرو کے چرن میں پریم ہے۔ جو سدا بدم پران ہیں اور
بھن کے سیوک ہیں۔ ورم ہی اس کھن کے اویک کاری ہیں۔
جسے شری رگھو نا تھ جی پرانوں کے سمان پید ہے ہیں، اس
کے لئے تو یہ کھن بہت ہی سکھ دینے والی ہے۔ ۴

رام چونی رتی جو چہر اٹھوا پد۔ نربان
بھاو سہت سو یہ کھن کو شرون پٹ پان
جو پرش شری رام جی کے چرن میں پریشی چاہتا ہے یا
منٹ پد کو پراپت ہونا چاہتا ہے۔ وہ شرو دھ کے ساتھ اس کھن

کو اپنے کھن رومی دھن سے پان کرے۔ ۱۲۸
رام کھن کر جہا میں برنی۔ کل ملی سمن منٹ مل جھن
سندھو رنی روگ کھن جھن جھن۔ رام کھن گاویں شری شری
ہے پارتی، کھن کے پاؤں کا ناش کرنے والی اور من کی
میل کو دور کرنے والی شری رام کھن کا میں نے درن کیا ہے۔ وہ
دھو دوان پرش ملیا کہتے ہیں کہ یہ رام کھن جنم مرن رومی روگ کا
ناش کرنے والی سنجونی ہوئی ہے۔ ۱

ابھی جہن رچر سیت سو پانا۔ رگھو پتی بھگتی کیر سنجنا
اتی ہری کر با جانی پریشی۔ پاؤں دیوی ابھی مارک سوئی
اس میں سست سندھو شیر جیاں ہیں۔ جو شری رگھو نا تھ
جی کی بھگتی کو پراپت کرنے کے مارک ہیں۔ ان شیر جیاں پر
وہی پاؤں دھرتا ہے۔ جس پر کہ شری رام چن دھجی کی بے حد
کر پیا ہو۔ ۲
من کھن سندھو تر پاوا۔ جیہ کھن کپٹ جی گاوا

مانس دینی مانس دود میں بھجتی بھاد سے عوطر لگا تے ہیں۔ دھ
 سنار روپی پر چند سورج کی تیز کرنوں سے نہیں دگر دھو تے
 مانس پارائن، تھنیاں و شرام۔ نوامں پارائن، نواں و شرام
 اتر کا نڈ سما پتیم
 اوم شانتی شانتی شانتی !!!
 پو لورام بھگوان کی ہے

بابا مود مل اپہم سو ملہم بدھم اصہم پرم مشہم
 شری مدرام جہرنت مانسم اوم بھگتیا اوگا ہنتی یے
 تے سنسار پتنگ کھور کج نیری دھیتتی نو مالوا
 یہ شری رام چریت مانس پتیم روپ ہے۔ پاپوں کو ہرنے
 والا ہے۔ سدا بھگوان گاری ہے۔ دگیان اور بھگتی کو دینے والا پرم
 پوتر بدھ جلی سے بھر لیا اور سکھ روپ ہے۔ جو پرش اس رام جرت

آرئی شری رامائن جی کی

سرتی شری رامائن جی کی
 کیرتی بھکت لبت سیاپی کی
 گاوٹ برہما دک منی نازو
 سگ سنگا دک سیش ارد سارد
 کیرتی بھکت لبت سیاپی کی
 چھپو شاستر سب گرنتمن کو دس
 منی جن دھن سنتم کو سر بس
 کیرتی بھکت لبت سیاپی کی
 گاوٹ سنت سمبھو بھوانی
 جاس کوئی کجی برج بھمانی
 کیرتی بھکت لبت سیاپی کی
 گلی مل ہرنی پتے رس بھیک
 دلن روگ بھو موری امی کی
 کیرتی بھکت لبت سیاپی کی
 اوم شانتی شانتی شانتی

لوکش کاند

آٹھواں سوپان

منگلاچرن

شلوک

شوریم پرسیدھم گنی گاترم نہا نو بھام رگھو ونش کیتم -
 ستویم پرچھو ستونیا ولین۔ صوہ ستیا سوام پریمای رام

بہادری میں مشہور۔ کوئل جہم والے۔ یہاں دیا نو رگھو ونش کے بازو خود بھگوان ورنے آدی کے
 ساگر بائیں طرف سیتا جی۔ ایسے راجندر جی کو میں منسکار کرتا ہوں

پرچھل نیلوٹیل نول لوچیم و دھو پرتی دوش مکھانگ مجد یتم

شیش نشٹ پرچھو کوئل چیم نہای رام پیمیدھ گرت کئی
 جن کی مکھ موئے نیل کھل کی مانند آنکھیں ہیں۔ چندرما جکے چہرے کی آب و تاب سے شرمانا ہے جن کے کوئل
 رنگوں کی چھپی سرس کے پھول کی مانند ہے۔ جو اسٹومیدھ لیکھ کرنے والوں میں بڑا ہے۔ ایسے راجندر کو
 میں منسکار کرتا ہوں۔

رگھو تی کتھا پیت ائی۔ صنی ملکہ پریریاں

بولے دوو کر پور سنی۔ نننے تو یا ندھان

وزند پجارت رام کتھا کو سن کر کر جی خوش ہو گئے پھر دونوں ہاتھ جوڑ کر شری کا گجھنڈ جی سے بولے

ہیں آپ کو پتا سب ان مان کر آپ سے کچھ نہ بھائی کرتا
ہوں۔ آپ مہربانی کر کے مجھے سمجھا کر کہیں کہ کس طرح
راجہ راجندر جی نے اسو میدھ لکھ لیا۔

اس کہی گد گد کھنڈ مرد و دیکا و لی تہریر
شہنی سہ بیریم نریشہ ہنگ۔ بالیں می اتی و صیر
یہ کہہ کر گر جی کا کھنڈ گد گد اور تہریر لکھت ہو گیا
یہ منکر و صیر یہ وان کاگ بھنڈ جی بہت بہت
خوش ہوئے۔

رام کر یا تہرے من ماہیں۔
شہنشاہ شہوک موہ بھرم ناہیں
وہ صنیہ و صنیہ و صنیہ تم کھلایا
کھنی آیت موہے پر وایا
ہے گر جی اشہری رام کی کر پائے آپ کے دل میں
شہنشاہ شہنشاہ شہوک۔ موہ۔ بھرم کچھ بھی تو
نہیں ہے۔ آپ و صنیہ میں آپ کھنڈ پر دیا کا ہے۔
اتی پر یہ و جن زنگیہ تمہا ہے
لاگت ناگت موہے اتی پیارے
تو تہریر بہت دیکھ کھلایا۔
شہنی اشہل کوئی اما۔۔۔۔۔

آپ کے ریشے اور جھٹھے و جن مجھے بہت پیارے
لگتے ہیں۔ آپ کے دل کی محبت دیکھ کر بہت سے
اشہل ناٹن ہو جاتے ہیں۔

سن اب رام سر یہ اٹھیا
چرت اٹھیا او دھ پور بھوٹا
آج او دھ پور اٹھیا او دھ پور
زیرت اشہل کھیل کھو دھ پور
اب اب او دھ پور رام کے او دھ پور کھو دھ پور
وہ اجنا۔ او دھ پور۔ او دھ پور ہیں وہ بھو دھ پور
بہت ہیں۔ کھنگ سے بہت دور ہیں۔

ہے کر یا ندھان سنہ
شہر سہی ہم پاؤں بھو۔ ناگت مردے اب موہ
جنم جنم چھوٹے نہیں۔ ناگت پدا مچ توہ
ہے سوا می اب میرا دل دیو گنگا کی مانند پور ہو گیا ہے
آپ کے چرن کل سے میرا پریم جنم جنم نہ چھوٹے

سنو وک اشہل گنگا گنگا پر بھو کھو
پورے ناگت منور کھنڈ میرے
تو پر ساد بالیں کل ناگت
مردے بھنی اب پر بھو گنگا گنگا

پر بھو گنگا گنگا کا ذکر سن کر میری سنو کا سنا پور
ہو گئی۔ ہے کاگ شہر لکھٹ! آپ کی کر پائے میرے
دل میں اب رام کی ہی کھنڈ بس رہی ہے۔

من سنو شہنشاہ نہ مردے آگاہیں
کھنڈ او دھ پور سب جا میں
لکھٹ پکشی جڑ جگم جا میں
تہریر بہت بہت کھنڈ

من میں سنو شہنشاہ۔ لیکن دل آگاتا نہیں ہے
جیسے ندیوں کے ملنے سے بھی ساگر نہیں آگاتا۔ لکھٹ
پکشی جڑ جگم جن کا ذکر نہیں ہو سکتا۔

ہے جن لکھٹیں او دھ کھنڈ کھنڈ
لکھٹ سنگا سا اور شہری رام
چنچ او دھ گئے سہ پور
یہ سن ناگت پریم سہ پور

جو کوئی شکہ و صنیہ او دھ میں رہا نہیں پدیرھے۔
ان سب کو ساتھ لیکر شہری راجندر جی او دھ
ہے اپنے نوک چلے گئے۔ اس میں مجھے بڑا بھاری
شک ہے۔

اب پر بھو موہے کو سمجھائی
جان پتا نہیں کروں کھنڈ
اتھا سہ پور کر یا لا۔۔۔
چھی لکھٹ کھنڈ رام کھنڈ پالا

پوری کو عزت سے منسکار کیا۔ پھر جا کر گنگا جی کو پرنام کیا
از حد شکہ با کہ سب خوش ہوئے۔
مہی مسرور تھی تھی سنیا سی۔ پوچھے کر یا بندھو مسکھی
دین ان کچھ برائی نہ جانی۔ وہند بکھیریش بجانی
کر یا بندھو شکھاسی پر بھونے برامہنوں۔ دند یوں
پیتوں اور سنیا سیوں کا پوچھن کیا اور اتنا دان
دیا جسکا بیان نہیں ہو سکتا۔

دو دن
تہاں رہے پر بھو اہمیت دن۔ شکھی کیے مہی برتی
آئے پنی پنج بکھر مہنہ۔ نہر شت کر ونا کنت
اس طرح کاشی میں بہت دن رہ کر پر بھو نے مہینوں کو
شکھ دیا۔ پھر کرونا سا کہ بھگوان رام سب لوگوں
سمیت اپنی راجدھانی اودھ میں آ گئے
برتی دن اودھ آئند اچھاؤ۔ دان دی برتی دن شہابو
دکھ پرتج شوک نہیں ہو۔ کوچن کہوں شش کھانا ہو
ایو دھیا میں روز مرہ نیا آئند ہوئے لگا۔ مہاراج رت
دان دیتے تھے اودھ میں پرتج دکھ کسی کو نہ تھا۔ کڑے
بول کوئی بھی نہیں بولتا تھا۔
سن ہی جہاں ہوں فدا پورانا۔ دوسر دھرم نہ کا ہو جانا
دن دن پریتی دیکھ بھگوانا۔ آئی آئند سلکل پور جانا
جہاں تہاں لوگ دید پران سننے تھے۔ کوکی دوسرا
دھرم نہیں جانتا تھا۔ پر بھو کی کر پا دیکھ اودھ کو اسی
بڑے خوش و خرم رہتے تھے۔ اور راجہ میں خوشی
ہی خوشی تھی۔

شہو سمیت بریاں بہارا۔ بھے شہویش ام ادارا
اشو سیدھ ٹکھ کر وں شہائی۔ کائے ترہا نہ بھو سیدھ
ایک دن بھگوان راجا بڑے ہی فکر مند ہو گئے سار
اہوں نے سوچا کہ میں یہاں صرف کیا رہ ہزار سال
ہی رہتا ہے۔ اس لئے ایک اشو سیدھ لکھیہ مر
کرنا چاہئے۔

رودر سہسٹ و ریشٹ کھک الیا
کینہہ خیرت رہی رہی جگہ لیا
سو سب و سید کھٹا لیا
کہوں سنوں جگہ مت اپکاری
ہے کر رچی رام جانی کیا رہ ہزار برس اودھ میں کر
چرتے تھے۔ وہ سب کھٹا دنیا کی بھلائی کے لئے میں
تفصیل سے کہتا ہوں۔ سو سنئے۔

دو دن
رودھی و رچن سہماری آر۔ راحت کر یا این
یکل جوری سنو بھا نہ کہ۔ نخت کوئی شت میں
برصا جی کے وجوں کو مان کر بھگوان راجہ رچا راجان
رہے تھے۔ یکل جوڑی کا شو بھا دیکھ کر کروڑوں کلند یوں
شہنشاہ ہوئے تھے۔

آج سچو پر بھو پر بھو ہا بکلائے
گر و کرہ ساد رشتی سنگ آئے۔
کر پاس روی پرو سہاوا۔
ودا مانگ گورو پد مر ناوا۔
ایک دن رام جی بھائیوں۔ شہتوں۔ دوستوں کے
سمیت گورو دیو و ششٹ جی کے ٹکھ گئے تھے۔ مکر میں
شہر شور یہ پرو جہاں کہ سب نے گورو سے اوداع
مانگی اور جہوں میں سر جھکایا۔

کاشی کھیشتر دھرم سے جانا
جلے سکھ شہی باہن نانا۔
خیشتر گنگی آئی سب سہاٹھا۔
رہی وودھی سکون کینہہ رگھو ناٹھا
کاشی کھیشتر کو پور مان کر سب طرح کی سوار یوں
میں بیٹھ کر چلے۔ خیشتر گنگی فوج سجا کر رگھو ناٹھ جانی
کوچ کیا تھا۔
پنج واس کر شو پور آئے سہا در پیری شیش مہنا
آئے شہر سیم کینہہ پر ناوا۔ آکھے آئنت پائے شہر نا
رہتے میں مقام کرے ہوئے کاشی پہونچے سب نے

دنیا کے تمام پنڈت اور شاعر مل کر بھی رام راجیہ کا
شکھ بیان نہیں کر سکتے ہیں۔ اگر سمندر کی دوات بھی
بنائی جاوے اور کاجل پیار کی سیاہی تیار کیجاوے
(۴)

کر ہی لیکھنی سر فرو داری۔ پنڈت دیپ مہی پتھر و چاری
بانی نہری ہر وہی سمدانی۔ سہس کلپت لکھیں بنائی
نمام روتے زمین کا کاغذ بنایا جائے۔ کلب پرکھ
کی قلم تیار کیجاوے۔ برہما۔ وشنو۔ مہیش پھر
ہزار برس تک اسے لکھیں
سور رکھا

تندی نہ پاوہی پار۔ رام کاج کو تک ایت
سنو اب چرت پار۔ جس کھل پتی اگے بھجو
تو بھی رام راج کی سیلاؤں کا پار نہیں پا سکتے۔
ہے گر گرجی! اب اُن اپار سیلاؤں میں سے ایک
چتر دیلا، مینے۔

چوپائی
راجت راج سبھا سب بھرا۔ تنہا آہ اک دوج بلکھاتا
کھل کھت کھکرت پکارا۔ ہنس و گنش بوڑھو سندارا
ایک دن سب بھائی راج سبھا میں بیٹھے تھے وہاں
ایک روتا ہوا بھرا من آیا وہ چلا چلا کر کہہ رہا تھا کہ مہو
وش کے رہتے ہوئے سندار ڈوب گیا۔

(۲)
رگھو ولیپ شو سگر نہ لٹیا۔ ایت پرچھا و بھئے اودھیشا
پتو جیوت شمت تیا گہو پڑا۔ پرچھو انترا می شن کا نا۔
رگھو۔ ولیپ۔ ششو۔ بگر وغیرہ بڑے بڑے پڑائی
اودھ نہریش (راجا) ہو چکے ہیں۔ لیکن ایسا کبھی
نہیں ہوا کہ والد کے سامنے لڑکا پران تیاگ دے۔

(۳)
نر لیلہ کر رام کر یالا۔ لکے و چار کون تہ کالا۔
کارن کون میر تک شمت بھجو۔ دوج دکھ ویکھ کل پرچھو
اس برہمن کو بلکھتا دیکھ کر پرچھو رام جی بڑے دھچکے ہوئے

پتی ج دھام ہی تہرت سہاؤں۔ وہی ورجن نہ جو کنگال
پرات جاے گورو بھون سپرتی۔ کہوں کروں سن پرتی
پھر میں اپنے دھام چلا جاؤں گا۔ برہما کے جن کو پورا
کرنا ہے۔ ہر اتہ کال گورو کے مکان جا کر اُن کے حکم
کے مطابق یکبیر شتر دے کروں گا

دوہا
اس چاری ار رکھی کر۔ گریا سہ ہوتی مہر
کے چرت نانا ایت۔ ہرن شوک بھو پھر
گریا سا گرتی دھیر بھونے دل میں ایسا و چار کر کے تو کھ
چتر کر کے جو شوک جو سندار کے ڈر کو دور کر نوالے ہیں۔

دوہا
رگھو و راج و راج اتی سکل آونی اکھ بھال
و چری گن کا ن پل۔ نہیں بہت انوراک
رام راجیہ ہونے سے پر بھوی کا تمام پاپ دور ہو گیا
تھا۔ مٹی لوگ پریم اور محبت کے ساتھ جنگل میں پلا
خوف و خطر گھوٹنے لگے تھے۔

چوپائی (۱)
آونی شہاؤنی کانن چارو۔ کھل مرگ اک سنگت بہارو
وہ نہ مینے رام کے راجا۔ رہیں دھیر بن سن کھل لجا
ہے گر گرجی! پر بھوی اور جنگل شو بھان تھے۔ لیشو
پشو بکشی ایک ساتھ گھومتے پھرتے تھے رام راجیہ
میں دشمنی کا نام و نشان بھی نہیں تھا۔

(۲)
نانا گر بھت سرتی سمودانی۔ گائے سکیں نہ رام پر بھوئی
سار و چتر ان گوریسا۔ کوئی کوئی اکیت ای ایسا
انیک گر بھت اور سہرتیاں بھی رام کی پر بھو نا کا نہیں
سکتی تھیں۔ برہما۔ مہادیو۔ سرشتی اور گورو
شیش ناگ بھی۔

(۳)
نوی کو وڈی جگ ماہیں۔ رام راج گن نہیں سکے کلبیں
ایت آدمی کھل گری بھوری۔ پے بندھا پاتر سار وری

جب چار گھنٹہ دن رہ گیا۔ تب رام سمجھا پھر چڑھی
سب بھائیوں سمیت راجی نے پورا ن سنا۔ اور
پھر دان دیا۔

(۳)

سب ہی سنا دیا ورنہ کینہا + کجوں چلے پر چھو آئیں بیہنا
بنتیہ کوئی پر چھو آؤدھ سب اور میں + سا مجھ سے سب بھائیوں
پر کھک پر کھک سنی خبر بھائی + بول نہ ایک سو سنی بھائی
پھر سنا دیا ورنہ کر کے پر چھو سے اجازت لیکر سب اپنے
اپنے گھر گئے۔ سنا دیا کے وقت شہر کے دوت یعنی
رخصیہ پولیس آئے تھے اور بھگوان کو شہر کے حالات
سناتے تھے۔ راجی نے سب دوتوں کی باتیں الگ
الگ سنیں۔ ان میں سے ایک دوت نہیں بولا۔

گھنٹہ

کچھ کہی نہیں سو پوچھی سنا دے ورنہ سب کی نہ آؤی
ایک راجک شہسہ کہتے ڈاٹ وینک بچن سناؤی
سنی سکل کر یا نہ صان پتر کے مڑھیاہ راکھ نری
نشی شوپن ویکھت حکمت پئی پئی جانی ڈاٹن لکھ کری
جب وہ نہیں بولا تو تب راجی نے اس سے عزت سے
دریافت کیا۔ اس نے کہا کہ ایک دھو بی اپنی عورت کو
ڈاٹن ڈپٹ کر کالی کلوچ دے رہا تھا۔ راجی نے دوت
کی پوری بات سنکر دل میں رکھ لی۔ رات کو خواب میں
بھی راجی نے وہی دیکھا اور وہ بڑے دکھی ہوئے۔

دو

بنتی آؤدھ پیران بہت کینہہ و چار کر بال
ایک سہس پیران راج کو بھوکوں میں ہی پھول
جب رام کو راجیہ کرتے ہوئے دس ہزار سال ختم ہو گئے
تب انہوں نے سوچا کہ پتا کا ایک ہزار سال کاراجیہ
ابھی اور کرنا ہوگا۔ دشرکتہ جی اکال میں مرے تھے

چو یا بی

تیا گوں جنگ ستاں ماہیں پر راکھوں شہر پتی پتھہ م نہ جلیں
دے من کھوں سیا بہنہ آئے سادہ پولے بچن شہاے

پر بھوچت و بھو گن بھائیانی۔ شہر دتے سن سازنگانی
بندھیا چل کھورن ماہیا۔ دوج سنت پتھہ مرن نہا
رام کو سوچ میں پڑا دیکھ کر آکاش بانی ہوئی۔ کہے راجی
آپ کے چار ورنہ راج میں بندھیا چل پر ایک شہور
تب کر رہا ہے اسی سے برہمن کا لڑکا مرا ہے۔

چھٹ

ابھی بھائیانی دوج سنت فرنگ سنی رتھ ساجی پر چھو آئے
دوے پترم سبیل و لوکی یارن۔ بہت جیت سنماکھ چلے
میں کرودھ سنہیت و شہر چھو آئے ماکھ دے پیر لکھو
ور بھگتی آرتی جانی پتھی دے آؤ تیرتھ برت کیو
یہ سن کر راجی رتھ سجا کر چلے۔ ساتھ دوتوں بصورت پہاڑ
دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئے۔ رام نے ایک بان مارا
جو تھوڑی شہور کا سرکاٹ کر بکینٹھ کو سرسمیت چلا گیا۔
اسے دکھی دیکھ کر پر چھو نے بھگتی کا وردن دیا اور آپ
نے تیرتھ برت کیا۔

دو

دوج ورا لک مرنگ جو اکھ بھو شہر
آئے پر چھو پتی بھگت۔ بچے بچھن شہر
اور اسی وقت اس برہمن کا مرا ہوا پتر نہ وہ ہوکر
اکھو بیٹھا۔ بھگتوں کے دکھ دور کرنے والے رکھنا تھے
جی اسی وقت اودھ میں جاہو بچے۔

چو یا بی

اکھو مڑھیا نہ کینہہ لکھو نرن۔ پوجی براری بھگت چن
بھوچن شہنہ جگت پئی کینہہ۔ بچہ دھام سنن یک بہنہ
راجی نے سنا دیا ورنہ کیا۔ اور بھگتوں کو شہر
دینے والے شہو جی کا پوجن کیا۔ اور شہور کو مار
کا پرانچت کیا

(۴)

رہا دوس جب کھکا چاری۔ جری سجمتا تب سے کھاری
سنی پیران پر چھو آئے سہنہ + دے ان صہہ دیا لکیتا

جی آئے۔ پر سختی پر سر جھکا کر پیغام کیا۔ لیکن راجی
کچھ نہ بولے۔

(۲۲)
بدن بلی کی سفتکلت الکا۔ شری بہت دیکھ و نیکر لگا
تھر تھر کانیت تینوں بھائی۔ جانی نہ جائے چرت رکھو رانی
راجی کا کہلا یا ہوا چہرہ دیکھ کر اور ان کی ملین
رنگت دیکھ کر وہ تینوں بھائی تھر تھر کانپنے لگے
شری رام کا چہرہ تر جانا نہیں جانا۔

(۲۳)
لہی سانس اور کسے جانی بولے کوڑھ منو پر بانی
بچن مور ار لکھو بھانا پ لے بن جاؤ جانکی تانا
لمبی سانس کھینچ کر اور میرا وقت جان کر شری
راجی بولے۔ بے بھائی میرا حکم مانو اور جانکی جی کو
جنگل میں چھوڑ آؤ۔

(۲۴)
سو کھی سہی سن مہین الا۔ جریے کات ارا بچی والا
منست کہ سنت کہت کھو ریا۔ آسمن جس ار سنی کھو ریا
ایسے کھوڑ وچن سن کر سب سہم کر شو کھ گئے۔
دل میں جلن سی ہونے لگی۔ سارا جسم جلنے لگا۔ سوچنے
لگے کہ راجی مذاق کر رہے ہیں۔

دو ہا
بھرت آدمی ویاک آج۔ نہیں آوت کہیں بین
جو رکھل کر شتر وشن۔ کہت نہر بھر بین۔
بھرت وغیرہ تینوں بھائی ویاکل تھے کسی کے
منہ سے بات تک نہ نکلی۔ تب دونوں ہاتھ جوڑ کر اور
آنکھوں میں آنسو بھر کر شتر وکھن جی بولے۔

چو پائی
سن پر بھو وچن نہر دیہ بلکھانا۔ جگت جننی ساسٹ جلا
جگت پتا پر بھو سب ارا پائی۔ ست جین کھن آنڈر اسی
سے سوا ای آپ کا وچن سن کر دل میں بڑی ویاکلتا
پیدا ہوئی ہے۔ تمام دنیا جانتی ہے کہ آپ جگت پتا ہیں

سیتا جی کو جنگل میں بھجوا دیں گے جس سے ویدارگ
رہے اور دھرم نہ جائے۔ یہ فیصلہ کر کے راجی سیتا
جی کے پاس گئے۔ اور سادہ روچن بولے۔

(۲۵)
بج چھاپا ہی راکھی و نیتا پ۔ رمو جانک دھام سنیا
پر بھو پد بندری کھی سوئی پ۔ جیو چر آخر لکھی تھوئی
بے بیٹے تم اپنا عکس دنیا میں چھوڑ کر اپنے دھام
کو چلی جاؤ۔ پر بھو کا حکم پا کر سیتا جی آکاش میں اڑ گئیں
یہ نیتا کسی نے نہ جانی۔

(۲۶)
تاسن پر بھو اس کہا بھجائی پ۔ سن بھاون مانگو پر جانی
ناکھ سا تھ مہی دھام مہائی پ۔ آئی بچی گرہ من سچائی۔
سیتا جی کی چھاپا سے پر بھو نے کہا جو اچھا لگے
وہ لے کر آؤ۔ سیتا جی نے کہا ہے نا تھ۔ سنتوں کے آشرم
چھوڑ کر میں اودھ چلی آئی ہوں۔

(۲۷)
منی تھ بھوشن شکل سہا پ۔ پھر آئے پر بھو جو سن بھائے
سنی تھی کر پانکیت سنگا پ۔ تو مہین من اچھلا سن غیلے
تب راجی تھے منی استری کے پار چات منگو کر سیتا جی کو
بہنائے۔ اور کہا صبح سویرے تمہاری منو کا منا پوری
کر دیجائے گی۔

دو ہا
بھوت پرانہ جب جگت پتی۔ جائے ربا نو اس
یا یک جن گاوت پرت۔ لکھت لکھت پکاش
صبح سویرے نکشی نو اس شری رام چندر جی جب آئے
تو یا چاہ لوگ ان کا چاند سا کھنڈ ادھیچہ کر خوشی میں کانے
لگے

چو پائی
بھرت شیش رمو من سیتا۔ آئے جہاں پر بھو کر پانکیتا۔
کینہہ پیام ماکھ مہی لائی۔ بولے نہیں کچھ شری راکھی
جہاں کھلو ان جی تھے وہاں لکھن جی۔ بھرت جی اور شتر

اور جانکی جی جگہ مہا ہیں۔

(۲۲)
شہنشاہی تپ رگت گناہیں؛ ورنہ نہ شکہیں میدا ہریش
شوہنجا کھان جائی ماما؛ ریت اٹکل شکل داتا
سیتا جی آپ کی ترکش شگھی ہیں آن کا بیان نہ تو دید
کہہ سکتا ہے اور نہ شنش جی کہہ سکتے ہیں وہ شوہنجا کی کان
جائکی جی شکل داتا ہیں۔

(۲۳)
چھایا جی نہ تپ ورنہ ہریش؛ تپے ناری بھو کو پ نہ کہیں
نیل بن ہن کے بیٹے کرپالا؛ کرشی کی رہ بن بارو مالا
ان کی چھایا کے مطابق بھی تپ ورت رکھ کر مستور
بھوساگر سے تر جاتی ہیں۔ اسے کرپالو کیا پانی کے بنا
تھیلی زندہ رہ سکتی ہے؟ بادل بنا کھیتی کیسی۔

(۲۴)
اس تم بن چھن جیے کہہ سیتا؛ گیان منی اتی نہیں و نیتا
سنی کر ونا۔ سنے وچن سپرشی؛ کہی بھرت تم شدر تپتی
آپ کے ہیر گیان ورنی سیتا جی ایک لمحہ بھرا زندہ
نہ رہیں گی۔ بھگوان نے بھرت کے وچن شن کر کہا ہے
بھائی تم نے اچھی نہی کی ہے۔

(دوہا)
تندید نریپ جی چھایا سیدا۔ راج نہی دھن دھن
و شوہا پاتپ شوش جی۔ وچن تپتی چھی کریم
تو بھی راجہ کو سیدانہی۔ دھن اور دھرم کی رکھشا
کرنی چاہئے۔ شوہک ریت ہو کر پوتر کر موں دوارا
پر کھنوی کا پالن کرنا چاہیے۔

(چوہائی)
دوت جرت جس سنبھو؛ کل کلنک یہ دائن بھو
ترتی وشن نریپ بھئے انیکا؛ ایک ایک تپتیں و ویکا
دوت سے جو دھوئی کی جو بات سنی تھی وہ رام
نے کہہ سنائی۔ پھر پو لے ہمارے خاندان میں یہ میرا
کلنک دکا ہے۔ شوہر یہ وشن میں ایک سے ایک تر تپائی جا
ہوئے ہیں۔

(۲۵)
کارن کون جانکی تیاگی؛ من وچن کریم تو پیدا نورگی
سنی نہ وگہ سکر ہستی جانی؛ رس پیرس کی سنبھو سبانی
کس کارن سے آپ نے جانکی جی کا تیاگ کیا ہے
وہ تو تن من پیران اور وچن سے آپ سے ہی پریم کرتی ہیں
وہ گرہہ وئی ہیں آپ غصہ میں یا مہنی میں ہیں۔

(۲۶)
پنکج بن پیر مہری آئے؛ کہی پیر یہ وچن آج سمجھائے
آپس مور تپتی جوتانا؛ رہیں نہ پیران تات تم گانا
یہ سنتے ہی رام کے بنوں میں آئو بھڑائے انہوں
نے پیر یہ وچن کہہ کر بھائیوں کو سمجھایا یہ حکم عدو کی کا
تو میں مر جاؤں گا۔

(۲۷)
سری اچھا بھو وی بلوانا؛ تم کہنہ تات سدا کلپانا
یہ تم وچن پالی لکھو بھائی؛ تات جانکی جی جا بھو لوانی
ایشور کی مہنی اور ہونہار بلوان ہے۔ تمہارے لئے
سدا کلپان ہے۔ اسے میرے چھوٹے بھائی؛ میری
بات مانو اور جانکی کون باس دے آؤ۔

سور کھٹا
سنی یہ بھو وچن کھوڑ۔ بھرت کہو یک کر
نا تم نہیں تپتی تھوری۔ سنو تپتی وگہ پیر
رام کے یہ سخت وچن سکر بھرت جی نے اٹھ جوڑ کر
کہا۔ ہے ناقتہ میری عقل چھوٹی ہے اور آپ بودھ
ساگر دھندل ہیں۔ میری مینتی سنئے۔

(چوہائی)
سنس وشن جگ میں وکھیا تاپ؛ دشرختہ تپو کوشلیا ماما
نریپ بھو تپتی بھو سب جگ جا؛ گا وچن تپتی وکھیا
تھو یہ وشن کا نام تمام عالم میں مشہور ہے دشرختہ
جی ہمارے پتا اور کوشلیا جی ہماری ماما ہیں اور تپوں
لو کوئی کا مالک آپ کو تمام دنیا جاتا ہے۔

(۲۱)
 نچا آگیا پرانی آثر کر یہو : سوئی بن سوچ جنم بھری میری ہو
 جنگ شہنشاہی رخت ترنت پر صالی : کلنگ سیمپ پھر تو پہچانی
 اگر تم میرا حکم نہ مان کر کے جواب دو گئے تو میرے بنا
 جنم بھر جھٹاؤ گئے۔ اس لئے جانکی کو رخت میں جھٹلا کر گناہ گئے
 پار چھوڑاؤ۔

(۲۲)
 اتنی گھوڑی جہاں نہ کوئی : چھانڈ مہو مات پتین کر سوئی
 پھر مہو مٹی وین او سا : مرن کھان کری چلے تیرا سا
 از حد گھوڑی جنگل میں چھوڑا۔ جہاں کوئی نہ ہو۔ اور
 اُداس ہو کر میرے وچن مٹ کاٹو۔ اپنا مرن جان کر
 لکشن جی وہاں سے چلے۔

(۲۳)
 شہجاک وہاں سیا بیٹھائی : شٹ جھوشن بھر دھسے بنائی
 اتنی آندھن چلی جانکی : اتنی سیر یہ کر ونا لندھان کی۔
 سندھ رخت میں سیتا جی کو جھٹلا کر کپڑے اور خوراک
 بھی رکھ دئے۔ راجی کی پیاری جانکی دل میں خوش ہو کر
 چل پڑی۔

(۲۴)
 وورن لکشن نہا رسیا چکت وکل جھنی بال
 بھرے وچا رہیں سکت : مٹی بن ویا گل بیال
 لکشن جی کو ویا کل دیکھ کر شیتا جی اس طرح گھبرائیں
 جیسے مٹی کے بغیر سہا تپ گھبراتا ہے وہ اپنے دلی خیالات
 ظاہر نہ کر سکیں۔

(۲۵)
 آثری دیو بھری پاں سونا ہوا : اتنی ادیان دیکھ بھے پاوا
 کلہن آثر جانی بھے بھیتا : بولی وچن منوہر سیتا
 گنگا کے کنارے ایک گھنے جنگل میں رخت سے
 اتر کر سیتا جی ڈر گئیں۔ کچھ رسیہ جان کر خوفزدہ
 ہو کر سیتا جی نے کہا۔

(۲۶)
 رگھو دیپ سوا اچھو جانا : سگر جھکیر تھید بکھانا
 دھرت و دت جان جگ تیکے : وچن نہ مار تو لاچ جی کے
 رگھو دیپ سوا اچھو : سگر۔ سگر۔ اچ۔ جھکیر
 جیلا نیش وید میں بھی موجود ہے۔ راجہ دھرت کو دیکھو
 جنوں نے قول کے ساتھ اپنی جان دیدی۔
 مٹی کل ریکھ تھننے کھنڈو سو رہے جیو جگ اچھو اچھو
 شہنشاہی شکل بھے لاریا رتہ رت کلنگ : وچن لکھاری
 اس پور تر رگھو دتس میں ذرا بھی کلنگ ہو جائے
 تو زندہ رہنا دو بھر جھو بھرت جی بولے۔ سے خوف کا
 خاتمہ کرنے والے سیتا جی بالکل ہی کلنگ سے رتہ
 لینے دہر دوش میں۔

(۲۷)
 ودھی بھری بدوی دیکھی شہائی : پیاوکل اوئی کلنگ سم بھائی
 جے شہنشاہی سیتے ہونا ہیں : یہ خیر جنگ لکھی ان کھاپیں
 برہما۔ وشنو ہمیش نے سیتا جی کو آگ میں تپا کر سونے
 کے سمان تولیف کی ہے۔ شہنشاہی مٹی کوئی ایک بھی ایسا نہیں
 جو سیتا کے چال چلن پر کلنگ لگانا ہو۔

(۲۸)
 تے شہر رو رو زنگ تھنہ : کوئی کلنگ کری باس
 رہیں کوئی ست وگ لیں : بھو نہیں زنگ لکھیں
 اگر کوئی آن کو کلنگی کہیں تو وہ کوئی کلنگ
 رو رو زنگ میں نواس کرے گا۔ روگی رہ کر زنگ
 جھوگتا رہے گا۔

(۲۹)
 ریس رکھ دیکھی نین کر پیچھے : ہلے بھرت لکشن کے پیچھے
 منوہر بھری جھانڈ بھو سگو : جگ کل کہیں کہیں سو
 شری رام کا کرو دھت رنج دیکھ کر اور نہ جی
 آنکھیں دیکھ کر بھرت جی لکشن جی کے پیچھے جا کھڑے
 ہوئے۔ رام بولے لکشن جی ! سننا چاہا
 جھٹلا کہے یا بڑا

دیکھت تھیں بہنیں کے دھماکے جانتا کہاں پہنچ سکا
کھرک جھگڑا جوڑا دھماکا لایا۔ کڑی کھیر بیل بھاگ سکا
اے دیور یہاں تو سنتوں کے آئیں نہیں ہیں
تم کہاں جا رہے ہو؟ یہاں۔ کپٹی پیرن پشیر سناپ
اٹھی۔ بانکھ۔ بھڑیا۔ سیار بھرے ہیں۔

(۳)

کوئی مٹی ریت نہ آدھ تھا۔ نکست پران تات تم گانا
سیتا کل لکھی من ہی اسیا کہن لگے کہہ کیہ نہ دھیا
کوئی سا دھو بھی آتا جاتا دکھائی نہیں دتا۔
میرے جسم سے پران لگے جا رہے ہیں۔ سیتا جی جی
گھبراہٹ دیکھ کر لکھن جی نے سوچا۔ کہ برہما جی نے
یہ کیا کیا۔

مور جھت رختے تھے دھارہ بھوئی کرت تپا سنبھارا
سیا پلو کی من دھیرج آنا۔ جیون بن اپ نکست پرانا
سیتا جی مور جھت ہو گئیں۔ لیکن زمین پر گرنے
سے لکھن جی نے سنبھال لیا۔ سیتا جی کی گھبراہٹ
دیکھ کر لکھن نے سوچا کہ پتا موت پران مگر جاوینگے

دوہا

دھرتی ساویا کل نہ بھی۔ پران کنٹھ گت جان
تجن جنت تو مہیش تپ۔ دھمک دھمک جیون پران
جانکی جی کی گھبراہٹ دیکھ کر اور ان کے پران
کنٹھ گت جان کروہ بھی اپنی زندگی کو دھکارنے
ہوئے اپنی جان دینے پر تیار ہو گئے۔

چوایا دی

پران بنا لکھن کہاں دیکھی
لکھن گرا تب بھی دیکھی
سنو سو متری جاو سیتا کی
جنگ متری کا جیون سنبھالی
لکھن جی کا بچے دیکھ آکاش بانی ہوئی۔ ہے
لکھن تم سیتا کو چھوڑ کر چلے آؤ۔ سنبھاگ وئی

سیتا زندہ رہی گی۔ (۲)
لکھن گرا سن دھیرج کینہا۔ ہاتھ جوڑ پر دھکشن دینہا
لے رختہ پیرن پشیر سناپ۔ چلے آؤ وہ آؤ اس کھیرے
آکاش بانی سے لکھن جی کو وصلہ ہوا۔ ہاتھ جوڑ
سیتا جی کے رختہ پیرن پشیر کر وہ آؤ وہ پوریا کو ٹوٹ چلے
چلتے وقت پر نام کر لیا۔

(۳)

جاگی سیا سکل دھیرج دیکھا۔ نہیں رختہ آسوم نہیں شیشا
سنہی دھکھ رختہ ہے سیتا۔ پشیر سونا جنت نہ کرن پانا
غش ٹھٹھٹے ہی جانکی جی نے چاروں طرف دیکھا انکو
رختہ گھوڑے لکھن جی نہ دکھائی دیے۔ وہ بولیں میری
زندگی دھکھ برداشت کرنے میں سخت جان واقع ہوئی
ہے۔ یہ پران اب بھی نہ لکھیں گے۔

(۴)

گرونا کرت بن اتی بھاری۔ بالملیک آئے بن جاری
سیتا بالملیکی سنی جانا۔ بن آؤن کج چرت کالجھانا
سیتا جی جنگل میں بے حد و لاپ کر رہی اتنے ہی میں
بالملیکی مٹی کھو متے ہوئے وہاں آئے۔ سیتا نے ان کو
پچانا اور اپنا سب حال کہا۔

دوہا

مٹی میں متری جنگ کی۔ رام پر یہ جگ جان
تیا کن میت نہ جانوں کھو۔ دھمک لکھی اتی بلوان
ہے مٹی میں راجہ جنگ کی متری اور متری راجہ متری
کی استری ہوں۔ میں نہیں جانتی کہ سونہ سے مجھے چھوڑا
گیا ہے۔ جیسی قیمت موتی ہے وہی ہوگا۔

چوایا دی

دیور لکھن کے سنیائی۔ مٹی نہ کھجھ جانوں مٹی رانی
سن کینا مٹھلا مٹی مور۔ پیرم شیشہ سب دھمک پوٹورا
دیور لکھن مجھے یہاں پہنچا گئے ہیں۔ لیکن میں اس کا
سبب نہیں جانتی ہوں۔ بالملیک جی بولے مٹی اٹھارے
تیا جنگ میرے شاگرد ہیں۔

شور سن کر راجی لکشمی جی کے محل میں گئے انہوں
نے اپنے گیان سے ماناؤں کو سمجھایا۔ ان کے پردے
کھل گئے۔ ماناؤں نے جو وردان مانگے وہ راجی نے دیے
تب سب ماناؤں نے یوگ آگنی پر گھٹ کر کے اپنے
اپنے شیر پرتیاگ دے۔

دوہا
یوگ آگنی نندو بھستہ کری۔ سکل گئیں پتی دھام
بھرت شترو سونی لکھن + شوک بھون برام
یوگ کی آگ سے اپنا اپنا شیر پر بھسم کر کے تینوں
راہیاں پتی دھام کو گئیں۔ تب شری رام۔ بھرت
لکشمی اور شترو من جینا میں ڈوب گئے۔

چوپائی
وہ وحیوت کر کے کرم شری گائے پر بھونے کو روک دے
دین دان پتی کوئی پر کارا پ کی اس کو یو نے پارا
گو رو جی نے سب کر یا کرم ویدوں کے مطابق سی
کروائے۔ کی طرح سے دان دیا ایسا کوئی شاعر دنیا
میں نہیں ہے جو اسکا بیان کر سکے۔

ایک بار گو رو گرہ شکھا ائی + گے سنگ اوج سچو رگھو رانی
کینہہ دناوت ہو سہرائی + بیٹھے پر بھونے آستیش پائی
ایک بار بھائیوں اور شترو من سمیت رام جی
گو رو جی کے گھر گئے زمین پر ماتھا گر کر پر نام کیا اور
آشیر واد حاصل کر کے بچھ گئے۔

تو ریساد جب بگیہ انیکا + کینہہ امت ایک تے ایک
ناکھ سچھل پیر من میں + دیکھا آتشو مبدھ پر بھون
وہ بولے آپ کی داس سے میں نے ایک سے ایک
بڑھ کر گیس کر لئے ہیں۔ لیکن عوام ایک اشو مبدھ
بگیہ دیکھنے کا خواہش رکھتے ہیں۔

جس کچھ اُس دیکھ ناکھا سو میں گرب ناکھائے پد ماتھا

جنتاب جی کرو سکھاری بڑی ہیں تو ہی شیش سکھاری
سا در پورن کئی سیا آئی پر کرمی جی سب گتی جاتی۔
اب تم فکر مت کرو۔ آخر میں تم کو راجی پھر ملیں گے
ہایت عزت اور احترام کے ساتھ وہ سیتا جی کو اپنے
آشرم میں لے گئے اور سب حالات سنئے

وہ دھ بھانتی مٹی دھیر دینا + سائب سہری مٹی کینا
سہری رگھو رانی آرا گئی + دیکھنے لگی مٹی آبیو بھائی
مٹی نے وصلہ بندھایا۔ تب سیتا جی نے گنگا
میں اشنان کیا۔ پھر راجندر جی کی مورتی دل میں دھارن
کی۔ مٹی نے آشیر باد دیا اور بھل دیے۔

مٹی ور کتھا انیک پیننگا + کہیں منہیں سیانگ ہینگا
گیان انیک پر کار در شھائے + لکشمی سنو او دھ تب لے
مٹی کئی طرح کی کتھائیں کہتے تھے۔ سیتا کے ہمراہ
پیرند بھی سننے بچے طرح طرح کے وچار دل میں دھارن
کر لے لکشمی جی اودھ میں آئے۔

چھند
آئے جو لکھن تیاگ سیتا میں۔ کل رچ انتم گے
ہو بھانتی رو دن مات سن کئی ریا دارن دکھ کوئے
مٹی شہی مور جھت مات بانی وکل جی پھنی مانی گئے
رو دتی بدتی کئی بھانتی کو کہہ پھنی دارن دکھ بھنے
لکھن جی سیتا جی کو تیاگ کر آئے دیا کل مو کر اپنے
محل میں گئے وہ رو رو کر شترو جی سے سیتا جی کا دکھ
سہرا افسانہ کہنے لگے جسے سن کر مانا بے ہوش ہو گئیں

جسے مٹی بن سانپ
سنی شور رام سمیت لکھن رام رچ مندر گئے۔
جی گیان دے بھائے شہی تب کھلے پت آنتر نے
نریشو سونی سونی لہو ومانت دین کر و ناو رتے
تن شہی کر ہی شہی یوگ آگنی جانی بھلیں ساد رتے

(۳۷)
 تیری سہیت ماری گہ آئے، باجی تیری سی شکل سنائے
 آئند سب رنواس بلالی، ویسے دان ہی دیوں آئی
 وہ چھٹی لے ہوئے رنواس میں گئے اور سب کو
 پھر بڑھ کر سنائی۔ خوشی کے مارے رنواس نے برہمنی
 کو لہا کر بہت سادان دیا۔

(۳۸)
 پانچت پریم نہ ہرے سمانا، چور بولی کہی نہیں باتا
 نگر کاؤں پر انگل سا جھوٹا، انتا اپار باجنے پا جھو
 چھٹی بڑھتے وقت دل میں نجات نہائی نہ بھی۔
 قاصدوں کو بلا کر وہ سنس کر بولے۔ گھر۔ دروارے
 بازار سجاؤ اور باجے بجائو۔

چھند
 چلو راؤ منی گن شہت پہلی بجائی نشان۔
 پران تیرے پر ہوئی۔ اوڈھ نگر نہران۔
 گورو کے ہمراہ فوج سجا کر راجہ جنک چلے اور
 دوسرے دن ابو دھیا کے نزدیک جا پہنچے۔

جو پائی
 پو رہا پر نہ لو پچا تیرا، پاس دینہ نہریت کھو ہوا
 سب ہی آج کہنے راج سما جو پائے پر چھو جہاں تیر ہی را
 خوش ہو کر رام نے راجہ جنک کو سیر جو کے کنارے
 کھڑا کیا۔ پھر راجہ کا جگ کا بھار چھو لے کھائیوں کو
 سوئی کر شری را مچا راجہ جنک کے پاس گئے

۲
 جی ہی تیری جنک بھائی، گد گد کے مرد و جن اجاے
 بنک منیک تیر کھنگا، آئند گن نہ ہرے سمانا۔
 راجہ نے ل کر ان کو بھٹلایا۔ گد گد ہو کر بدھ و جن
 بولے۔ اچھی کا جید رکھ دیکھ خوشی تہیں سانی تھی۔

۳
 پر چھو ہتی کر ہی سب سب کانی، پسی نجات تیری لے بلالی
 تیر سب سب بھرت سناؤ، تیرا منو کھائی تیرا بھارت

کھو کسل رکھو تیری سب بھائی، گد گد کھنڈ نہ کھو کھی جانی
 راجہ جنک کو جو آئند ہوا اس کا بیان سنیش اور شاد
 بھی نہیں کر سکتیں۔ دروازے پر آکر قاصدوں کو دیکھ کر
 بہت خوش ہوئے۔ راجہ جنک نے کہا شری رام جی اور
 سب بھائیوں کی خیر و عافیت کہو ان کا دل گد گد ہو گیا۔
 اور آگے بولا نہیں گیا۔

دو ہا
 چھو پریم ہی سب جس نہ سلی ہی دھیر
 نسی بھو آچھا پس۔ جے جے شہد کھیر
 اس وقت راجہ میں جو پریم تھا۔ اسے کوئی دھیرہ دان بھی نہیں
 کہہ سکتا۔ اس وقت مارے خوشی کے گد گد بھیر جے
 جے کار ہوا۔

(۴۰)
 پوچھے وودھ پیر کا رپ، ساد روت منکاری
 گورو وگرہ گوتے کٹ منی پائے پدارتھ چاری
 غرت کے ساتھ قاصدوں کو بلا کر راجہ نے انکا آدور
 ستکار کیا۔ تب گو مارا راجہ چارو پدارتھ پا کر اپنے گورو
 شتانند کے آشرم پر گئے۔

جو پائی
 سکل کھیا جی پال سانی، شتانند آئند اوھکا کی
 چلو نہرتی تاکہ پھنکائی، سا جھو جائے سکل کھائی
 راجہ نے تمام کھنکھاسانی۔ گورو شتانند کو بڑا بھاری
 آئند ہوا وہ بولے اپنی تمام فوج کو سمٹاؤ۔ چل کر
 وہ گیکہ نینیا دیکھیں گے۔

(۴۱)
 کر پتی نہرٹ منہ۔ رآئے پسادر سیدو شکل بلانے
 سچو سین چتورنگ شہائی، بھون گئے سب ہی سچائی
 پر نام کر کے راجہ بھلون میں آئے۔ سیدو کون کو باغ
 بنایا اور کہا چتورنگی فوج سجاؤ۔ اوڈھ کو چلنا ہے۔
 پھر وہ راج محل کو گئے۔

بھروہ بولے اے راجا! رتنوں سے جڑی ہوئی سونے
کی ایک سیتاجی کی ایک مورتی بنائیے۔

انگ ایک سب بھوشن سا چچا تاسو روپ لکھی تھی پیلا ہے
سنا لکھی تھی تہہ سنگھ میں تیریاری؛ سیا دیبھس سب اچھا مانی
ان کے انگ میں زیورات سجائے گئے۔ ان کا روپ
دیکھ کا روپ بھی شرمندہ ہو گیا۔ کوئی بھی آن کو اچانک
پہچان نہ سکا۔

(دو پا)

بتی او سہر شوکھا میت۔ کو کوئی برائے پار
جلد آدھ کر پال پچھو۔ کی نیے چرت آپار
اس وقت کی شو بھجا کا ذکر کون شاعر کر
سکتا ہے۔ جگت کے آدھار رام چندر جی نے
اپوراو چرتر کیا۔

(۲)

مگ سہسہرے ویر مندر بریم پروین۔
جانی شریکشی شکل۔ رہی مہر شا آدھین
دو مزار شریکشی برامن جو وید کو زبانی یاد کئے
ہوئے تھے یاگیہ کرانے کے لئے راجی نے مقرر کئے۔

چو پائی دن

مگر اس پر تو شیش شہانی + تاکھ منڈل بیچھے رکھائی
تب بولے گورو جن شہانے + آہو یا جی جو وید بتائے
اماگھ کی شندر رتو میں شری راجی یاگیہ شالا
میں بیچھے۔ تب وشیشٹ جگائے کہا۔ جییا وید
نے کہا ہے ویسا ایک گھوڑا منگوائیے۔

(۳)

لچھن سنی گورو جن آئے کے بار بار پید پناج بنائے
میشینا لاسا درجی اسے۔ وودھ بھوشن تھی پیر
گورو کے وچن سنگھ لچھن جی بہت خوش ہوئے گورو
بار بار پرنام کہے وہ گھوڑ شالا میں گئے ایک گھوڑے
کو سب آجھوشن پہنائے۔

راجا نے وئے یگی سیوا کر کے منتری سمیت بھرت
کو بلایا۔ راجہ جنگ کا تمام سنبوا کا بار بھرت نے سنبھالا۔
وہ بہت ہی خوش تھے۔

(۴)

آئے گورو سیسا ویرنائے بن بھاوت پر شش پائی
پتی پرکھو شکل دیو کو رو بندے + اچھمت اسش پائی آندے
بھگورو جی کو پرنام کیا اور آشیر وادیا یا۔ بھج راجی
نے سب دیوتاؤں کو اور مہاتماؤں کو پرنام کیا اور سب
سے آشیر وادیا۔

(دو پا)

وس سہسہرے ویر میت۔ آئے پرکھو گھدھام
بولے وچن ویت گورو۔ منتر ششو م رام
وس پر اسادھو و سہیت شری راجی یاگیہ شالا میں
آئے۔ تب وشیشٹ جگائے ویت وچن کہے۔ اے رام تم
میری بات سنو۔

چو پائی

وہم سمل جیہ وید بھانے + سنت پوران لکھانے
بن پرہ سنیچل نہ ہوئی تھاری + اب چنے مٹھلیس کماری
جن کیوں کا ذکر ویدوں نے کیا ہے وہ بنا استری کے
سکت نہیں ہوتے۔ اس لئے اب جانی جی کی بہت ہی ضرورت
آپری ہے

(۲)

سنی سنی وچن مون گہی رہیو + ستیہ استیہ نہ ایکو کہیو
مہ پرین وردہ جان نہی راپا + رہے سکت جیہ کر سو واپا
گورو کی بات سن راجی چپ رہ گئے جھوٹے سچ
کچھ بھی نہ بولے کہ گئے اے گورو دیو میری زندگی کی
حفاظت کرتے ہوئے آپ ہی کوئی آپا کے بتلائیں۔

(۳)

دو و گورو ملی نارد سنگا دی + دھم کہیو سس پریم انادی
کنک جٹ منی سندریالا + چری سیاروپ شونیل وشتالا۔
وشیشٹ۔ ششاند۔ نارد سنگا دی نے منورہ کیا

لکھی باندھو سے سس اری + یہ سنی جت آؤ مٹی چاری
کھار گروادی شکل مٹی سنگا آئے جہاں رکھو لاش پتنگا
یہ بات چھی میں لکھی گئی تھی۔ جوگ آدی بہت ہے
مٹی لوگ یہ حال سکر دیاں آئے جہاں رکھو گل مٹی
شری راجندر جی تھے۔

(۶۷)
کھیا سکل لونا سر کیری + مٹن تیراں جن دینہ کھیری
سنی مٹی وچن بن جل جھیا + بہوری رام نک تیروں سنگاے
ان مٹیوں نے لونا سر کی کھیا تھی۔ جس نے مٹیوں کو بہت
دکھ دیا تھا۔ راجی کو بڑا دکھ ہوا۔ اور انہوں نے اپنا
تشر کش سنگا دیا۔

(دوہا)
دینہ پو سوون ی سو بان اموگہ کراں
سنترا رتھی تائی بہت چھیو سکل جھوال
ایک بان نکال کر شتر گھن کو دیا اور کہا۔ اس گھوڑے
کے حفاظتی سینا پتا بن کر تمام راجاؤں پر فتح حاصل کرو
اور اس بان سے لونا سر کو مار کر آؤ۔

(چو پائی)
بہری و بھشن رام بلائے + سادراے ماتھ تن نائے
لونا سر کے چرت اپار آ + یو جھے دن مٹی و لاش آوارا
پھر راجی نے و بھشن جی کو بلایا۔ انہوں نے آکر راجی
کو پرنام کیا۔ رام نے آن سے لونا سر کے
حالات دریافت کئے۔

(۶۸)
کرنگ جو ر لیا چرنا ہا۔ سنہیہ کہوں اب سنیو اکا ہا
بھلتی و ماتر نا تھ سو موری + لکھن مٹی تینی نام بہوری
ہاتھ جوڑ کر و بھشن بولے۔ اے کوشل آدھیش
میری ایک سو مٹی بہن تھی جس کا نام لکھن مٹی
تھا۔

منوہت ورن سندرتھن کرے + روی ہے لبت منہج سنو
جین جڑو نہ جہا بھانا + روی رکتھری آوت جگ جانا
ماتھے مور پیکہ مٹی لاگے + سوئی بھتھ کھمت دیگی انور گے
اس گھوڑے کا رنگ سفید تھا۔ کان کالے تھے۔ جو
سور یہ دیو کے گھوڑوں کو بھی شرمندہ کرتا تھا۔ گویا
کام دیو نے اسے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا۔ جڑا و زین
کھا گیا۔ ماتھے پر مور پیکہ تھا۔ جس میں مٹیاں چھپا رہی
تھیں۔

(دوہا)
سنتھی مٹس دس پیر دیر۔ راما رنج رندھیر
نہ جھپائی انیہہ تہاں جہاں رام رکھو پیر
اس پیکہ کے گھوڑے کیچھے ساکھ ہزار دیر لگا کر
لچھمن جی اسے پیکہ شال میں لائے۔ اس گھوڑے
کی شان نیرالی تھی۔

(چو پائی)۔
یو جھو پیر جھو نئے جگ جے مٹو
نص چھو کبسا گا دھی کل کینو
دینہ وودھ و دھی دان انیکا
گامی سی پتر سوئی گرمی اچھی شیکا
مینا کو فتح کرنے کی خواہش سے راجی نے اس گھوڑے
کا بوجھ کیا۔ بہت سادان دیا اور ایک وجے پتر
لکھ کر یاد دہا۔

(۶۹)
ایک ویر کوشل پور مایا۔
اڑی دل دن شیش سنگا
چھوکل ہوئے گھو سوئی باجی
دند دینو بن جانیو کہ بھاجی
کوشل پور میں ایک ویر دستوں کا خاتمہ کرنے والا
تھا۔ جس سے اندر بھی ڈرتے ہیں۔ جس میں طاقت ہو وہ
اس گھوڑے کو لے کر اور پھر پیران سے کرنگل میں کھاگے

دیوتا باجے بچانے لگے۔ اس طرح لڑاکا فوج (نہروازا)
کے ہمراہ شتر و گھنٹے نے لونا شہر کے شہر کو گھیرے
میں لے لیا۔

(۴۷)
بیل لہان بنے تھی کالا + سنی نسجرتی گرو و شالا
شہر بھٹ پر چارت گڑب آوا + دیکھی کنگ کی آئی شکھیاوا
جھمارا باجے شکر لونا شہر کو بڑا بھان ہوا وہ گرجتا
اور لکنا زنا ہوا آیا۔ اور وہ اپنی فوج سجا کر بہت
خوش ہوا۔

(۴۸)
ارو شہد سنی بھٹ کا جی + ویل باجے دواؤ شیا باجی
بج پر بھو کی جے پوری جانی + ہر سنی بھڑے بھٹ بھٹ من بھٹانی
مارو باجے من کر ہمار لوگ خوش ہو گئے۔ دونوں
فوجیں آمنے سامنے ہوئیں۔ اپنے اپنے راجہ کی جے بول
کر ہماروں نے اپنا اپنا جوڑ بچاٹ لیا۔

دو با
وچلت آئی بلو کی بج۔ لونا شہر سرینٹ
سنگ نے ماتنگ بھٹ + دوسر کیتو کھنڈ
گھنڈی لونا شہر نے اپنی فوج میں گھبراہٹ دیکھی۔
تب اپنے دونوں بیٹوں ماتنگ اور کیتو کو اپنے
ساتھ لے کر آگے بڑھا۔

چو پانی۔

پر بھو شہر بھٹ سبیا مو شالا + بھرو مننگی جن دوی کلا
یوپ کیتو اور کیتو پر چاری + لڑیں منگین نہ مات باجی
شتر و گھنٹے جی کے بڑے بڑے حساب لونا شہر کے بڑے
لڑکے ماتنگ سے اس طرح بھڑکے گویا دو کال
لڑنے لگے ہوں۔ یوپ کیتو بھی کیتو سے بھڑکے

(۴۹)

یوپ کیتو گری کوپ ایار + منٹ رو کیتو گھنڈی جی آرا
وہاں سبیا مو مننگی جی ماتنگ + گری کوپ آوی ہمتہ دارکی
یوپ کیتو نے غصہ میں بھڑکے ہوئے کیتو کو مار کر زمین پر

(۵۰)

مارو دواؤ کہاں اون دیتی + بہت وینتی کری تب تپسی لیتی
تپتہ تاسو لونا شہر بھٹ + شنیو سبیا اسادر جن کیو
اکم تاسو تپ شکر جانا + دینہ شول منو کر پانڈھانا
اس کا دواہ دمو دیتے ہو تھا۔ اس کے
ایک پیر دنا شہر ہوا۔ جس نے یو جینہ شنیو جی کی
تپسیا کی تھی۔ شکر بھگوان نے اسے ایک
نرسٹول دیا تھا۔

(دو بل)

نے ہی بل پر بھو سونی گھنڈی ارجن نرناگ
جیتی شکل پچ ویش کیے + پتھ سب ہی گراگ
اس نرسٹول کے بل دھات سے وہ انسانوں
دیوتاؤں۔ ناگوں وغیرہ کسی کو بھی کچھ نہ سمجھتا تھا۔ وہ
بہتیروں کو جیت چکا ہے۔ اور باقی ماندہ کے پیچھے پڑا
ہوا ہے۔

(چو پانی)

تاسو جرت من من مسکاتے + پتھ تپسی بل دے سنہا نے
سین سنگ چترنگ بنائی + لئے ساتھ دواؤ تے سہائی
اس کا حال سن کر راجی دل ہی دل میں منس پڑے
شتر و گھنٹے کو اپنا بل دیکر اپنے برابر کیا۔ شتر و گھنٹے نے
اپنے دونوں بیٹے اور فوج ہمراہ لی۔

(۵۱)

شنی وچن پر بھو لہان آیار + تپن سہسر منے اکیار
دھسکے و سو دھا بھر گاجے + دس سہسر رکھڑی لائے
کوچ کے وقت تپن ہزار لگا رہے ایک سا حقہ جی اٹھا
ہاتھیوں کی گرج سے زمین ہل گئی۔ سو یہ رکھ کو
شتر مندہ کرنے والے دس ہزار رکھ سجائے گئے۔

(۵۲)

یوپ کیتو گھنڈی دل ساجی + امیت۔ اکھنڈ دند بھی باجی
چمو جیل آئی شہر بھٹ + جھمارا + گھرو منگ بھیر بھیر یار
شکر بھگوان شتر و گھنٹے جی چلے۔ آکا من میں

گر پڑے۔ مورچیت ہوتے سے بھی یہی ہونے۔
رکھو کل تلک راجی!

یو پائی

مورچیت بند ہو سبیا بلوئی: جیسے بس آفتاب نہ تھیں وہی
کھن بان کر دھار بار بار: چھانڈو تین کوئی اک بار
سبیا ہوتے بھائی کو مورچیت دیکھا۔ اسے بہت غصہ
آیا اور وہ روکے سے بھی نہیں رکا۔ اس نے غصہ کر کے
تین طرح کے کراں بان چھوڑے۔

(۲)

تائی کل کرئی راج سمیپا: آتو رکو کل ویا
لگے بان تاسوئن ماہیں: تیر پو آونی تل سہوچہ ناہیں
اس را کھشس کو ویا کل کر سبیا ہوتی کے نزدیک
گیا۔ ٹوپ کیتو کے جسم میں تیر گھسے ہوئے تھے ان کو
ذرا بھیا ہوش نہ تھا۔ وہ ویا کل پر کھوی پر پڑے
ہوئے تھے۔

(۳)

ایچی سناگ تن باہر کینہا: رام نام ور او شندی دینہا
اٹھی مچی انگ راج کے سنگا: لنیچہ وھنسی دھنوبان تشیکا
سبیا ہوتے سناگ جم سے کھنچ لی۔ رام نام کی سدا
اوشدھی ان کو دی۔ وہ اٹھ بیٹھے اور ان کا تشر
سندر ہو گیا۔ تب سہس کر ٹوپ کیتو نے سہس
بان لیا۔

(۴)

جاگیو تشہر دیکھی گرائی: چلیو گمگ لے سنگ بھائی
سہریری تھی کال سنگائی: مار سہر منہ سن کھکرائی
کیٹھ را کھشس مورچیا سے جاگا۔ اور اس نے
بید ہونا ہوا دیکھا۔ وہ اپنے بھائی جا میک کو فوج
سمیت لے آیا۔ لیکن وہ بھی لڑائی میں ہار گیا۔

(۵)

ناہو ماٹھ آن کر جوری: تات سہر رچی ٹو جی موری
راون رپو لکھو بھرتا جانو: تے تاسوئل شیل نہ صاف

سلا دیا۔ ادھر سبیا ہوتے بھی آتنگ کے ہاتھ پاؤں
کاٹ ڈالے۔ اور مار کر کم لوک کو بچھ دیا۔

(۶)

کرئی چیل کرئیسی: ہو دھنر تھو: آسٹر شستر کہہ سب سیر
دھرو دھرو: مار مار سہر کہیں: لہریں نہ بھٹ سہس تو پریں
نونا سہر کے بابا کر کے انیک دیوتاؤں کو پیدا کر دیا
وہ بھیار لے ہوئے تھے اور مار د کا ٹو چلا رہے تھے
شتر وگن کی فوج ان کا تماشہ دیکھنے لگی۔

(۷)

رپو سدن بھو ویشس شجھاری: جو رو ویشس شجھری پاری
جی تم آجے تری گو سوئی: پشمر آہیں دیکھے کوئی۔
راجی کا دیا ہوا بان شتر وگن جی نے ویشس پر
چڑھایا۔ اور سب جی کو من ہی من پر نام کیا۔ بان کے
رکھنے ہی مایا کے تمام دیوتا غائب ہو گئے۔

(۸)

سہر ساج کتھون نہیں دیکھا: چلیو سبیا موکل جن ویشا
کل سبھارو گھو سول چاری: اس کوئی گد کوپ ہاری
یہ دیکھ سبیا موکل کے سہان گرج کر لونا سہر سے
ہوئے۔ ارے ویشٹ اب تو اپنا وہ تر شول سبھال لے
یہ کہہ کر اس کا چھاتی میں گد مارا۔

(۹)

سہر نہ سکیو سو تیج بار بار: مورچیت آونی پر پو وکر آرا
کے بچہ نام ویر بلو آنا: مورچیت لونا سہر ش جانا۔
تو کھسبان سول لے دھاوا: ٹوپ کیتو کے سہکھ آوا۔
لونا سہر اس چوٹ کو سہہ نہ سکا۔ ویا کل ہو کر وہ
مورچیت ہو گیا۔ کیٹھ نام کے را کھشس نے جو یہ دیکھا
تو تر شول لے کر ٹوپ کیتو کے سامنے آیا

سور کھا

مار لپی ہر وہ سبھار: کہے جیت گرونا تین
مورچیت پر لکری: راجیندردن کی تلک
ٹوپ کیتو کی چھاتی میں تر شول مار دیا۔ وے رام لکھ

جوانی (۱۱)

تاسو من منی سب سہر تو تھا چھٹی وانی بندہ دیو تھکا
 باجیس دند وھی ورتھن پھولا آجنا تھکے سب سہر
 لونا سہر کا مرنا سن سب دیوتا دھانوں پر چڑھ کر آکاش
 میں آئے۔ باجا بجا کر بھول برساے اور بولے۔
 ہے نا تھا آج سنکٹ گیا۔

(۱۲)

پہاں یک نگر چہ اتی رور پر رکھے تے نیکل بل پورے
 متھرا نام جگت نہیں جانا دو دوسروں جو دید لکھانا
 شتر و گھن جمائے دو سندر نگر چہ اور دونوں
 لڑکوں کو وہاں کاراج دے دیا۔ ایک نگر کا نام متھرا
 تھا جسے سارا ستھار جاتا ہے۔ اور دوسرے کا
 نام وروت تھا۔

(۱۳)

جستھ تھنے بنی بدھی شالا نام سہا ووت مہی مال
 راگھو پینا تہ بنی بھوری نام ووت نگر پتھم ہو دوری
 بنی بدھی میں مہان پڑے پتر سہا نو کو متھرا نگر اجنایا
 اور دوسرے پتر کوپ کیتو کو ووت کاراجہ بنایا
 جو پتھم میں بہت دور تھا۔

(۱۴)

چرخ پو کھی مئے نشانا پو کشن اشو جلا حب جانا
 سچوئے راگھو ست سنگا پو اترے سب دل من ترنگا
 پتروں کو راجہ بنا کر شتر و گھن نے نغارہ بجایا۔
 شتر و گھن نے دیکھا کہ اشو مہیدھ کا گھوڑا دکنش
 کی طرف مڑ گیا۔ تو وہ فوج سمیت جہاں میں اترے

دو

ہوئی تھیا بدی کے چلی سہن بے سنگ
 سہن سہر پتر میں سہن۔ تھک سہن خربنگ
 دیوتا لوگ اس سینا بھولوں کی برشا کرتے گئے۔
 جہاں جی خرن بندنا کر کے شتر و گھن جی سینا سمیت
 اس پار اتر گئے۔

ناپو ماتھ اتی کرچوری پات پھر چری لوجی موری
 راون رپو لکھو پھرا جانا پاتے تاسو بنی سب ندھا تو
 جس نے اگر نا تھا جھکایا اور گہرا اسے نانت آج لائی
 میں میری لاسا پوری ہوئی ہے۔ راون کے دشمن کے
 چھوٹے بھائی شتر و گھن جی کے پتر بل اور پتر کے
 گھڑ میں۔

کوین شتر و گھن راجہ پاتے پات لکھ نری تھکی جے ہارے
 رپو بنی سہن کر پترے کا لوبہ پھیرے پتھوئی جان جے آج
 زوئی تھیا پو سینا دھارنی پتے سہن انور پو پو
 کوڑوں پو دھارے پتے رانی میں مار ڈالے ہی میں راج
 پتروں کو دیکھ کر ہم ہار گئے۔ سب لونا سہر بولے۔ میں تمام
 فوج جہاں میں دیو دوں گا۔ اور پتروں سمیت شتر و گھن
 کو ماروں گا۔

دو

بھیرے پتر روٹش اتی۔ پھوے ساٹھ پور
 لاکھ پتے پھوے جے پتھو پتر بل پور
 پو دھار لوگ پتر گئے سہا کر لوگ جی خرن کر بھاگے
 لوہا بھنے لگا۔ رن میں جی اور ویر پتھو پتھو لوگ اپنے
 اپنے چوڑے ساتھ لڑتے رہ گئے۔

دو

ساجی باجی گے باہنی۔ لکھی گھی مئے نشان
 آپو سہر سگ پاتے۔ لونا سہر ملوان
 ہاتھی گھوڑوں کی پڑی سینا لیکر لونا سہر میدان
 میں آیا۔

دو

سہری او دھیتی خرن نگ۔ جہاں پتھو پتر راج
 پتر کوئی تل پھن ہوئے۔ پتھو پتر پتھو پتر
 شتر و گھن جہاں رام کے پتروں کی یاد کی اُن کا
 دیا ہوا کراں پان پتھو پتر لونا سہر پتھو پتر
 وہ سنکٹ کر پتھو پتر پتر پتر۔

بان چلایا کہ ایک سچا بان سے ہزار شور مارتھوکی ہیں بلکہ

سور حقا

سنو مینی بال مرال دیوہو استو پنج کو بی پنج
پو جی نہیں نت کال کریں جنم سج شیخل برہو
نت تک شتر و گھن بھی آگئے۔ وہ بوسہ میں کئی
منی کمارو اپنا کر دھتیاگ دو اور گھوڑا داپس
کر دو۔ تو برہو رام جی تمہاری پو جا کریں گے۔ اور
اپنا جنم شیخل کریں گے۔

چراغی

کون نام نہیہ کہیو تیر باسو
پھر تو بہین سچ سین پر کاہیو
چھوڑی باجی بیٹو تیری تانا
لکھیو تیر باجیو نہ گاتا
لڑکے بولے اسے راجہ تیرا نام کیا ہے
گلوں میں رہتے ہو۔ فوج لیکر جنگلوں میں کیوں
بچھڑے ہو۔ کیوں گھوڑا چھوڑا اور کیوں ایسا
وجہ تیر لکھا۔

(F)

نہیں تب تین بی پور کہ بھائی
 چھانڈ پو تیرا جی نگہ جانی
 سخی رہو میں کہو گرا لجا ہے
 کہو اختر اس کسی شکارتے

اگر تمہارے جسم پر تل نہیں تو تیرا بیت گھوڑا
 چھوڑ کر بھاگ جاؤ۔ شتر و گھن جی نے شکرانہ
 ہوئے کہا تو اچھا منیہار پڑو۔

(۲۴)

ہمیں یہ بات نہیں پڑی تھی کہ یہ سب کچھ ہمارے
 اس مکتبہ کی طرف سے کیا گیا ہے۔ ہمارے
 مکتبہ کی طرف سے کیا گیا ہے۔ ہمارے
 مکتبہ کی طرف سے کیا گیا ہے۔ ہمارے
 مکتبہ کی طرف سے کیا گیا ہے۔ ہمارے

چو یانی ا سگھن منیش نیکیتا
 بالیک تھل باجی سمیتا
 سیاست ویر نہ بند ا
 گھوڑے سمیت ساری فوج و
 والیک جی کا آئرم تھا۔ و
 رہتے تھے جو سورہ سمان

۲
ویریلی ہے دیکھو آئی ۶ باندھو یا نچی سہتر نیائی ۔
سہتر سہاگتیا تھا تو آئی آگئے جہان ز طہو کل نا تھا
ان دولہ گوں نے گھوڑے کے ماتھے والا وجہ ستر
ٹرھا اور اس گھوڑے کو باندھ لیا ۔ ایک ستر اسپاخی
گھوڑے کے پاس ہی تھے ۔ وہ آئی دونوں لکڑوں
کے پاس گئے ۔

تو وہ رانا دھوباجی بلو کی پاپلک جان سسکیں روکی
 دھو ترنگ گرہ جامو شہناؤ دھنیں مات پوہنہ مہا
 ماتو بھیگا سمر خڑھی بھائی کستری گاہیں کلنگ لٹائی
 سپاہیوں نے دیکھا کہ گھوڑا ایک درخت سے بندھا
 ہوا ہے۔ اور دو سنت کمار بیٹھے ہیں اس نے انہوں
 نے غصہ کو روک لیا۔ وہ بلو نے بالکوں! تمہارے ماما
 تیا دھنیں میں جنہوں نے تم کو الیاء ویر روپ دیا۔
 گھوڑا ہمیں دے دو اور گھر بھاگ جاؤ۔ بالکوں نے
 کہا کستری ہو کر بھیگا مانتے ہو۔

جنی کشتی کی لہریں نہنیک لاؤں تو سر نہر سہاؤ
نہنیں ترنگ پر وہی چاندو جا مہنت کر اپنے
بل میں بچن کہ جن کو حضور بالک جان فصلا عاوت
ستران ایک ہی بان کو نہنسی بنے تن جزو کر کے
لڑکے کہنے لگے کشتی ہو کہ کل کلنگ متا ہو
سدا رہو تو لڑائی کرو۔ اگر تم نہ بنو تو گھبرا اچھوڑ کر
جھاگ جاؤ۔ یہ سن کر وہی لوگ غصہ سے لڑنے لگے ایک ایسا

آکھن اوٹ سو واپس آنا، آکھن کرودہ چرھت مگانا
 لکشمی جی بولے مے سنی کماروں اپنے پیران بیکر
 جلدی ہی بھاگ جاوے سورہ و نش دیوتا اور برہمن
 کا محافظ ہے۔ تم آنکھوں سے او جھل موحاؤ۔
 ہم کو غصہ آ رہا ہے۔

(دوہا)
 سن لکشمی کے وچن ورنہ بیکر
 اچ بلوکت جامو گھر شبنم مہار تہ میر
 لکشمی جی کی بات سن کر دونوں بھائی خوب
 ہنسے۔ پھر پڑے بھائی تو نے کہا۔ اپنے جھوٹے بھائی
 کو پرھوئی پر پڑا دیکھو کر آپ اپنے گھر تشریف لیجائیے

چھائی
 بچ سہائے ششہ آئی بلائی
 کیوں تو میں نہ مٹے بھلائی۔
 سنی کش لکشمی بان سیدھا نا
 کا بچا پو بھی شیش اکلانا۔
 لکشمی جی بولے کیا بکنا ہے مور کھ تو اپنے مددگار
 کو بلالا۔ کیوں دو بچوں کا خون کرنا کوئی ہمارا
 نہیں۔ تب چھوٹے شش نے ایک بان تانا۔

(۳)
 کاٹھی و شش و شش سن بھائی
 کوٹک کر ہی وودھ کھرائی
 تل بیکل دو او بھرے پر جاری۔
 کر ہی سکھین نہ ماہنیں ماری
 اے گرڑھی بان سے بان کاٹھا جاتا ہے۔ اور
 بانوں کے انیک کو تک موندے ہیں۔ کش نے لکشمی
 جی سے تل یدھ شروع کر دیا۔ وہ کوئی بھی مار
 نہیں مانتے ہیں۔

(۴)
 شش ایک وخر سم ماری پوکل لکھن سن ماری
 سم کو شلا و شش کھ ماری پو ماری بان وکل تو داری

میں لکار رہے ہو۔ تالی جانے سے شیر نہیں ڈر کرتا
 یہ کہہ کر انہوں نے وحشیان اٹھا لیا۔ اور اپنے گرو دیو
 والہیک کا دل میں دھیان کیا۔ پھر شتر گھن کے گھوڑے
 رکھ سارنگی (رکھبان) مار ڈالے۔

(دوہا)
 ایک ہی ایک چار کر ہی۔ مٹے سکل زنی سو
 آئے سب رکھو ویرہینہ کاکر کرنی کور
 دونوں کماروں نے لکھار لاکار کر چنے ہوئے پیر
 کو مار ڈالا۔ دھیرے دھیرے انہوں نے ساری سینا
 کاٹ ڈالی۔ کچھ کاکر بھاگ کر راجپہرجی کے پاس
 پہنچے۔

چھائی
 پو جھو سکل پھان کل نامقا
 زلو کے کے سکل گن گاتھا
 لکشمی سنگ جامو سب بھائی
 شش بالک باندھنیو بری آئی
 راجی کے پو جھنے پر انہوں نے شتر و بالکوں
 کی سب کھتا کھ شالی۔ تب راجی نے حکم دیا
 تم لوگ لکھن کو ساتھ لے جاؤ اور منی کے دونوں
 دونوں گروں کو پکڑ لاؤ۔

(۵)
 مار ہو جی آہنیو پور ماہیا۔
 رشی سبت بدھو اچیت بھل ماہیا
 جلی شیش سنگ سینا اپارا
 آئے شرت سمر جہاں بھارا
 دیکھو ان کو جان سے مت مارنا۔ سنت کماروں
 کو مارنا اچیت نہیں ہے۔ اس لئے لکشمی جی کے
 ہمراہ لاکھنا فوج روانہ ہوئی اور سب لوگ لڑائی
 کے میدان میں جا پہنچے۔

(۶)
 لے گھر چو جا پو منی بالک دن کرو نش دیو جی

کوسل پور ماہیں پیری بیکارا
توان کردہ بان لکشن جی کی بھائی میں مار دیا
لکشن جی بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔ راجندر
جی کی تمام فوج الٹی سیدھی بھاگ گئی۔

(۳۲)
برنی سسل پد دم کے کرنی
پنچمن ویر پیر پیر جی دھرتی
جے ہی ودھنی سسل گنگ سنگھارا
نچ لو جن سم نامہ ہنارا
سپاہیوں نے راجا کے سپاہیے لڑائی کا سامنا
حال بیان کیا اور کہا شتر لکشن اور لکشن دونوں
بھائی بے ہوش پڑے ہیں۔ اور دو ہزار کی فوج
میں سے دس پانچ ہی بچے ہیں۔

دو ماہ
بھرت جو کر کہیوت تب جن امت بھائی
سیا تیا کی پھل دینہ دی تیرے لکھوالی
اپنے ہاتھ رگر بھرت جی رونے لگے اور بولے کہ
سیتا تیا کی پھل پر دعا جی نے دے دیا۔ تب
بھگوان راجندر جی ہمارا ج کہنے لگے۔

چو پانی
انچ سمر نامیں تم پیہ ہارے
سا جو ہے رنکھ کج ستوارے
رمو گئیہ رلو ویکھووں جانی
بالک راون تمم دکھ دانی
اے بھائی کیا تم لڑائی سے ڈرتے ہو۔ ہاتھی
گھوڑے رنکھ سجاو۔ تم گئیہ کی حفاظت کرو
اور میں جا کر دیکھتا ہوں۔ یہ دونوں بالک
راون۔ کنبھ کرن جیسے دکھ دانی جان پڑتے ہیں

تیرو جن سن بھرت لچلے بہت بھائی رکھتی تھانے
پیر تم ساکھا سب لکھوالی۔ ہنودا دیا انگ شدا

تب بڑے بھائی نوٹے ایک گھوٹنہ لکشن
کی بھائی میں مارا جو بھر کی طرح لگا۔ دیا کل موکر
لکشن نے دل ہی دل میں ہار مان لی پھر راجا کو
باد کر کے لکشن نے تیروں سے مار کر لو کو گرا دیا

(۳۳)
شیر سیا منی چرن شہائے
گت مور جھا نو آثر آئے
شکر جیت آری جے شتر مالے
نے سب مال کافی ٹھہری ڈالے
سیا جی اور منی جی کو یاد کر ہو جلدی ہا
بے ہوشی سے جاگ پڑے لکشن کے جن تیروں
نے مسکھنا دکھ مارا تھا ان کو لڑکوں نے تنگوں
کی طرح کاٹ کر زمین پر گرا دیا۔

دو ماہ
راما نچ وسمے وکل۔ دیکھ سسل آراتی۔
سیا تیا کی آرسوچ پڑ۔ پران میں کئی بھائی
ایسے بلوان بالکوں کو دیکھ پنچمن جی بیت چران
مونے لگے۔ دل میں سیا تیا کی کا دکھ تو تھا ہی
وہ پران تیا گنے کی بات سوچنے لگے۔

چو پانی
گش کر ہی کرو دھ وشنس سولینہا
شتر پیر پیری کو رو ویر وینہا
ناک تر سائل بھوٹا ماہیں
یہ شتر چھوٹے نیچے کو واپس
تب مونے وہ بان اٹھایا جو بالک جی نے
دیا تھا۔ پر پھوئی آکاش۔ باتال میں کوئی بھی
چاندرا اس بان کی چوٹ سے بچ نہیں سکتا تھا

(۳۴)
مار پو تاک شمش آری ماہیں
پیر و دھرتی تب شکر جیتا میں
جلی بھاج سب آری آریا

تب تکسا بانر لوگ بھی ہوش میں آگئے تھے۔
تب بھرت جی نے وہ بھیشی سے کہا۔ کہ ان ہادر
بانروں کو ہمراہ لے جا کر ان دونوں مٹی بالوں
کو باندھ لاؤ۔

ایسی بات سن کر بھرت جی شرمندہ ہو گئے تب راجھی
نے بھرت کی عزت کی اور بولے ہمارے لٹکا کاٹ ڈالے
دوستوں کو بلاؤ۔ ہنومان۔ انگد۔ جامونت وغیرہ
کو بلاؤ۔

(۲۱)
سب ملی سمیت بسا چر راج
دھرمی آن مو دو ڈال سماجا
جائے جڑے کھی سمیا تو بھوانی
جن کچھو پیر بھو مہا نہیں جانی
سب ریچہ بانر و بھیشی کو گھیر کر اکٹھے ہو گئے
اے پاروتی! ان سب نے سیتا جی کی مہا کو اس
وقت تک نہیں جان پایا تھا۔

(۲۲)
بولے کش سنو بالی گمارا
تب بل و دت جان سنسارا
پتھی مراے مات پیر مہلی۔
شکل لاج آئے مہم پتھی۔
کش بولے اے انگد تمہارا بل تمام دنیا جاتی ہے
پتا کو موت کے گھاٹ اتروا کر۔ ماما کو دوسرے
آدمی کو سوپ کر تم یہاں شرمندگی دور کرنے
آئے ہو۔

(۲۳)
سو پھیل لیو سمیر مابہ آج
تیا گھو شکل کلنک سماجو
شنت کرودھ انگد آر چھاوا
کھی گرمی ایک تاپی پیر دھاوا
اس کا پھیل رواتی میں ہو اور تمام شرمندگی
دور کر ڈالو۔ چھوٹے بالک کش کا یہ طعنہ سنکر
انگد کو بیت غصہ آیا۔ اور ایک پہاڑ اکھاڑ کر
وہ دور پڑے۔

(۲۴)
جامونت۔ کھی راج و بھیش
دوی و۔ مہند تیل کل بھیش
ریوہیں ہار کے سمیر بھائی
تات انچ دو او اتھو جانی
جامونت۔ انگد۔ و بھیش۔ شکر یو
مہند۔ دوی و۔ د۔ ٹل۔ ہنومان کو ہمراہ
لے جاؤ۔ دونوں لڑکوں کو پکڑ لاؤ۔ اور شتر گھن
سمیت لچھمن کو لے آؤ۔

دو ہا۔
سمیر سیاست ویر دو۔ آئے گئے لوں
و بھیش دے سب بھائی کھی تب پھنونا
جب بھرت کی فوج جنگل میں پہنچی تب لو
کش وہاں آگئے۔ ان کو دیکھ کر تمام ریچہ۔ بانر
ڈر گئے۔ تب شری ہنومان جی ان لڑکوں کے
پاس گئے۔

و شرم پدہ دو و بندھو کر کی جیسے کھی سگارم
آئے پتی تہاں ریب بھرت شکر و دھا تاپم
دونوں بھائیوں نے وہ مارا مارا کر کر کے نام
بانروں سمیت لے ہوش میں ہو گئے تب آخر میں
بھرت جی ان دونوں کے سامنے آئے۔

چھائی
و پاتھی سمیا تو کھی سب آوی
بان تر اس من آتی ڈکھ تاپی
جامونت کھی راج بلانی۔
انگد ہنومان سکھ دانی۔

دیکھی بھرت سب سین بنائی
کوپنی بان مار پو لو چھائی
آدمر نوٹے سنگریو کو مار گرایا۔ یہ دیکھ بھرت
جی نے رکھ آگے بڑھایا۔ اور ایک بان تاک کر
لو کی چھائی میں مار دیا۔

پیر پو مور چھی کشش دیکھ رسانا
جپ چڑھا کے بان سندھاتا
شرون پرینت کھنچی دھنوی ویرا
بھرت ہر دے مار پو شت تیرا
نو بے ہوش ہو کر گر پڑے یہ دیکھ کر چھوٹے کمار
کش بہت غصہ میں بھر پئے۔ اس مہار لڑکے نے
تان کر اکیسویں بھرت جاکے مارے۔

دوہا
سمر بھومی سو بھرت۔ لوہی لینہ لڑا
شمر مات گورو چرن یک۔ لپے سمر جے پلے
تب بھرت جی بھی بے پوش ہو کر رکھ سے گر
پڑے۔ کش نے اٹھا کر اپنے بڑے بھائی لو کو
چھائی سے لگا لیا۔ گورو اور ماما کے پر کھاؤ سے
دونوں کی فتح رہی۔

چوپائی
آئے خبر لین چر چاری
بھرت سین بن شکل نہاری
شونیت سمر تیا دیکھ ڈرانے
جے کج ہے جات رکھ جانے
چار دوت رام نے خبر لانے کے لئے بھیجے تھے
انہوں نے اگر دیکھا کہ ایک بھی نہیں بچا۔ خون
کی ندی بہہ رہی ہے۔ جس میں رکھ گھوڑے
بہتی ہے جا رہے ہیں۔

(۲)
پھرے دوت کو شل پور آئے

دوہا
آوت سب و سال گھی۔ مل سمر ہنسی کہتہ
انگد گرو اپارانی۔ کش بھل رکھ پو دینہ
کش نے ایسا بان چلایا جس سے وہ وشنال
پہاڑ رائی رائی ہو کر بکھر گیا۔ جیسا انگد کو بل کا بھون
تھا۔ ویسا ہی التیور نے اس کا گھنٹہ لوڑا۔

چوپائی
تمکی تباکی کش بان چلایا
انگد بیل آکاشش اڑاوا
آوت جان پو بھی کھی بھاری
مارا بان پر چاری پر چاری
کش نے دو بانوں سے انگد اور بیل کو آسان
میں اڑا دیا۔ جب وہ گرنے لگے۔ تب پھر دو
تیروں سے دونوں کو آکاش میں بھیجا گیند جیسا
کھیل کرنے لگے۔

(۲)
جین آکاش چین بھول مامی + لوے شرن شرن پھو
ریمو گرو ہم کہیں بھگوانا + اک جگ ناقہ نہ ہم بچانا۔
وہ کبھی آسمان میں اور کبھی زمین پر آئے جانے
لگے۔ تب وہ بولے بے بھگوان! بہت ہوئی۔ ہم
دونوں کو طاقت کا بڑا گھنٹہ تھا۔ جسے آپ نے چور
چور کر دیا۔ اب حفاظت کرو۔

(۳)
پانچ بان میرے کھی دوو + دین جانی تیا گوہنسی سوئی
جامونٹ منومان کھنسیا + دھاوٹ گری تر لے ہو گلیا
تب کش نے دونوں کو پانچ بانوں سے بیروٹ
کر کے ڈال دیا۔ تب جامونٹ اور منومان جی
لمبے لمبے درخت لے کر آگے بڑھے۔

(۴)
کھنچی دھنش گن چھا پو شاہک
کپی پتی آدی ہننے پھی تانک

سما حیار سب پر لی سنائے
خبر و زوچین سنت دکھ پاوا
تیا کو دکھ بچ کنگ بٹاوا
دوت بھاگ کر ابو دھیا پہنچے تمام حالات
رام سے بیان کئے۔ قاصدوں سے حال سنگرمی
طاغی بڑے دکھا ہوئے۔ پگیہ شالا سے نکل
آئے۔ اور فوج اکٹھی کی۔

(۳)

بچے سکوب کر پا تو اودارا
آئے جہاں کنگ سنگھارا
سنی پالک ور دیکھی سہائے
میر نو اسے پر بھو نکٹ بلائے
آدار بیت راغی غصہ میں پھر کر چلے جہاں
وہ مہا بھارت ہوا تھا۔ وہاں آئے۔ جب کہ
دونوں خوبصورت لڑکوں کو دیکھا۔ تب ان کو
مسکار کیا۔ اور اشارے سے پاس بلایا

دو ہا

پوچھو بال بلائے دوو کہو یا تو نام
دیش گرام رچ کہو سب۔ برہمچے ہو سکرم
راغی بوسے تم اپنے ناتا کا نام بتلاؤ اپنا
دیش اور اپنا گاؤں بتاؤ۔ تم نے تو نکل بھارت
خج کر ڈالا ہے۔

جوبانی ۱

کہو استر جی کہو کہانی۔ پوچھو شورک اس جانی
و کش نام بنو پوچھو ناتا۔ بنو توں نہ بان منو شاتا
لڑکے بوسے کہو ست۔ مہیقار پکڑو شورک
میں جا کر تمام حالات معلوم کرنا۔ رام نے کہا ناتام
اور خاندان جانے نہ ہمارے کو مل جم پر میں بان نہیں
نہیں چلاؤں گا۔

ناتا سبیا جنگ کی جاتا

والی سب منی پاو تانا۔
تیا و کش نہیں جانیو آتم
نو کش نام سنو رگھو راچو
ہو بوسے ہاری تانا کا نام سیتا ہے وہ
راچہ جنگ کی بیٹی ہیں۔ مہا شتری والی سب جی
نے جہیں بالا پوسا ہے۔ پتا کو ہم جانتے ہی نہیں
لو اور کش ہمارا نام ہے۔

(۳)

سنی سب کتھار اگنی من لاپی
بال بلو کی بدھو بھسل ناپی
آوت سبھٹ سموہ ہمارے
لپہیں تم سن ستمر سکھائے
اس کہی انگد نیل اکھاوا
جامونت کپی پٹیشی بلاوا۔
راغی نے سوچا کہ ان کو مارنا اچھا نہیں ہے۔
تب راغی نے انگد۔ ہنومان۔ جامونت۔ سنگریو
و کمیشن کو اپنے پاس بلایا۔

دو ہا

سیا و دھان دھنواں نے دھایو کو لوان
سنگھارے و کشین۔ پو لپو ہری ریمان
تب لوان لو ہو تیار ہو کر اپنا دھنشن بان
لے دوڑے۔ اور و کشین کے سامنے جا کر کھڑے
ہو گئے اور غصہ میں بھر کر کہنے لگے

جوبانی ۲

سنو سبھٹ سنی چھو سکر جانی
شتر و ہی لپیو پریم کدرانی
پتا سنان بندھو برہم لورا
نرپا تاسو نے کھر تیرہ جورا
ارے بچ تو ہوتا تو ہے جو دشمن سے جالا
تھا اور اپنے سکے بھائی بان کو لڑائی میں لڑا دیا
تھا۔ پتا بھائی پتا کہہ کر ہوتا ہے اسکی بیوی کو نے اپنی شتری بنا

چو پانی
جو گری ترو گئی دھاری جانی پرج سم کر ی تپتی دھاری
چچ بان کچی کھائی کینے جو جس ایت سوس پھل پینے
جو ہار اور درخت باز آن کے اوپر کھینکتے ہیں۔
ان کو وہ دونوں بہادر بھائی تھے کی مانند کاٹ
گر لے رہیں۔ پھر انہوں نے بازوؤں کو زخمی کر ڈالا۔

۲
مروے تاکی نو ماریو شایک
یو قن سات گھو گھی تاک
وہا کے بھائی کو پ بھائی
ن پیدھ شش کینتہ بنائی
چچ بن بھائی اونی چھارا
دو او کر چرن ماندھا چھارا
لو نے ایک بان سگری کی چھائی میں ایسا بار
کہ وہ وہاں سے اڑ کر اٹھا میں کوس پرکارا
تب عامونت دورے کش نے نل پیدھ کیا
کش نے جانکی جی کی یاد کی اور عامونت کو ٹپک
کر آن کے ہاتھ پیر ماندھ دیے۔

(۳)
منونت ہی ماندھو میں جانی
را گھو نیکٹ اٹھو شش آئی
رکھواری نت چھانڈیو ویرا
آپو چلے رکھو نا یک تیرا
اسی طرح بنوان جی کو بھی ماندھ لیا۔ منوان
جی اور عامونت کی گھڑی لاکر گھوڑے کے
نزدیک رکھ دی۔ لو کو رکھوالی پر چھوڑ کر کے
کش رام کے نزدیک گئے۔

(۴)
دیکھو تھیر تیری تی سوکھو ویرت الچ بگوئے
سہمک اٹھو شش بنانا چلے اٹھو شش چھو
دیکھا کہ راجی پتا ہرا اٹھو شش سو رہے ہیں

پانی بات کھی کے بارا
شو پتتی یہ دھرم تمہارا
لوڑ مرہو شگر منہ جانی
مرو گری کاٹی اوھم انیائی
ارے پانی تو نے تزاروں بار اسے مانا بکر لپکا
موگا۔ اسکا تو نے بیوی بنا لیا۔ اسے چخ ظالم
تو سمندر میں ڈوب کر مر گویں نہیں گیا۔

(۵)
سمر جھومی تم سنگھ آوا
لاج موت میں کال بجاوا
آکھن آگے تے شرجانی
ناہیں تے مرہو نیکٹ کھل آئی
ٹرائی کے میدان میں میرے سامنے اگر کال
پکاتے ہوئے تھے شرم نہیں آئی۔ میرا کھوں کے
وسانے سے ہٹ جا۔ نہیں تو تیری موت ابھی آئی
ہے۔ دیر نہیں ہے۔

(۶)
شنی کھیان گرا کر لپٹی + شمر متی کھنڈ کھنڈ لو کینتی
گریت کوش کر شول چلایا + لو شمر متی سمان سما یا
شمر شمر منہ دل و بھیشن نے انی گدا
اٹھائی۔ لو نے بان سے اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا
تب و بھیشن نے ایک ایسا تیر شول چلایا۔ جو
لو کے جسم میں گھس گیا۔

دو
دوری شول کر ی بندھو ویر تیر مونی پاپ
جامونت کبی راج نل جانکد گری واپ
دونوں بھائیوں نے وہ تیر شول کینچ لیا پھر دونوں
کے تیر بانوں سے جامونت۔ شکر یو اور اٹھدھ
یو دھا تو بہ تو بہ پکارنے لگے۔

کشی نے ان کے کچھ دسترا کر کے اور زیور پہنچائے۔
ان کو گھوڑے پر بٹھ کر دونوں قیدیوں کو لے کر کے
دونوں بھائی چلے۔

سیدہ کو ستر۔ بھوشن۔ بھالو کچی
سنگ آمو نے سادر چلے،
سیا بکٹ نابو ناخفہ دوو
سرت سبھائی بھوشن بھالو
جھائی کچی دو او نیر کچی بھوشن
سبھی سین سیا آئی ڈریا،
وہی قوچی کچی ور سہت آئے
سیا آٹھ بھیتی کر کے
دونوں بھائیوں نے مبارک جانی جاکے آگے
لاٹھا جھکایا۔ ٹوٹ کا سامان اور دونوں
قید کیا انہوں نے سیا جاکے آگے نذر گزارے
مہمان اور جامہ نیت کو بھان کر اور راجی کے دستر
اور بھوشن دیکھ کر جانی جی بہت ڈریں اسی
وقت ٹھہرائے ہوئے وہاں آئے سیتا جانے
اٹھ کر مٹی سے کہا۔

بنو مان کھیا او بند من تہائی
بنو سبھائی بھو۔

رہو دون کھن شہت۔
بھرت ہیں رام رن لوڑھا بھو۔
شہت کینہم کرم کل کھن مہنہ
مہو سے وہی کینہم بھو کر کے۔
نچہ تنوک چت دن اگر آمو
جانیوں سیا سنگ اب جری

ان ٹوٹوں سے تو غصہ کر ڈالا۔ بنو مان
اور جامہ نیت کو قید کر لائے ہیں۔ ستر و کھی
بھرت اور کھن کو سہنہ کھن کر آئے ہیں
رہ دیکھو راجی کے دستر بھوشن۔ اب لکھی
مکان نظام کیے ہیں جی کے ساتھ سنی جواؤں کی

سنی دھیر دینوں تے
لینو سنگ سادر چلے
رن دیکھی بالک جرت
آمنہ و سنی مٹی ورائی بھلے،
رختہ دیکھی ہے بھان پر بھو کے
جاکے سنی خیر نیرے
امٹھ بھٹے کو شل ناخفہ
آرت تے تب آگے کھرے

مٹی جی نے جانی جی کو حلالہ بند بھالو۔ اور
دونوں بالکوں کو ساتھ لے کر چلے۔ بالکوں
کی رانی کا نظارہ دیکھ کر دیکھی جی از حد
خوش ہوئے۔ مٹی نے رام کا رختہ بھالو۔
وہ رام کے پاؤں پکڑ کر بول اٹھے۔ ناخفہ!
آپ کے اناختہ لڑکے آگے کھرے ہیں۔

سور کھا

سنی مٹی ور مٹی۔
جاکے رگھو پتی جھے برن۔
و سنی اگھارے مٹی۔
لینو سر دے لگائے سنی

واریک جی گئے وہن مٹی بھر بارے رام
جاکے۔ انہوں نے مٹی کر آنکھیں کھولیں
اور رختہ پر سے اتر کر مٹی کو اپنی بھائی سے
لگا لیا۔

جوبائی

جیہی و دھمی شیش سیاں آئی
مٹی ور سب کھن بھائی
لو کھن کھن شکل مٹی بھائی
شہو ورنی سورج کر سانی
میں طرح سیتا جی کو کھن جی نے جگل میں
چھوڑا تھا۔ وہ سب کھن مٹی نے کہا۔ اور لکھی
پھر برہما وشنو مہیش کی ساکھی دیکر کشی کی پیدائش

کاسب حال بتایا

ملے تھے دوؤ ہر دے لکائی
 سدا بڑی سب نہیں بھائی
 بھرت آدی جاگے سب بھرتا
 لچھمن چلے جاں سیا مانا
 راجی نے اپنے دونوں بیٹوں کو چھاتی سے
 دکایا۔ باب میا پوروک و دھملے۔ امرت و دشا
 کر دیوتاؤں نے تمام فوج زندہ کر دی۔ بھرت
 وغیرہ سب جاگے۔

(۳۷)
 بہوری رام لچھمن ہی بلائی۔
 سنو و تات اس وچ سنائی
 تات وچن من مانو بھائی
 سبائن دووہ لہو تم جائی
 راجی نے لچھمن جی کو بلایا اور کہا تم سیتا جی
 کے پاس جاؤ۔ ان سے سخت لو۔ تب لچھمن
 جی چلے۔

(۳۸)
 لچھمن جگے شیش پد ناوا
 گشل کئی بہو و دھمی سمجھاوا
 بری اچھا سب من اس آوا
 شیش سہس پھنی آن دکھاوا
 اکشن جمانے جا کر سیتا جی کو پر نام کیا
 خیر و مافیت پوچھنے کے بعد بھرتی لچھمن جی
 نے دیکھا کہ شیش اوتار کا روپ مابہر نکل
 ہزار بھن دکھلاتے تھے۔

دوہا
 جیت منن سنگھاسن سادریا چھا
 بھو اکوپ پاتال منہ بھائی کھی جائے
 رتنوں سے جوئے سنگھاسن پر سیتا جی کو چھوڑا

وہ پاتال میں چلے گئے۔ یہ لوگ ہر کس طرح کھی چکے

چو پائی
 لچھمن چرت دیکھ سب ٹھاٹے
 بنن پرواہ چلے آئی ٹھاٹے
 سنگھ جرت مشنی کر یا بدھانا
 چلن نہار سیا من جانا
 لچھمن جمانے کھڑے کھڑے سب نظارہ دیکھا
 ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی دھارا بہ نکلی
 راجی نے یہ حال سن کر دھار کیا۔ کہ اب آخری
 وقت آگیا۔

(۳۹)
 تھے سہت پر بھو بچ پور آنے
 ودا کے منی ورنہ بلانے
 جنک ہی پوجی ودا پر بھو کینا
 دوو گورو پوجی پدودگ لینا
 ستیروں سمیت پر بھو ایدھیا میں آئے۔ یکہ
 وائے منیوں کو اودھیا کھا۔ اور دونوں گوروں
 کا پوجن کیا۔

(۴۰)
 یہی جو دھمی قبل کال منی گہو
 بچ پور من سنو او سر بھو
 بیتی او دھمی برسم جب جائی
 نار دھنی سن کھا بکھائی
 اس طرح اپنے لوک جانے کا وقت آگیا
 رام اوتار کا وقت ختم دیکھ کر برما جی نے ہار د
 جاکہ بلایا۔ اور ان کو تمام حال سمجھایا۔

(۴۱)
 بچ پور اون جاہت کھارنی
 دھرم راج کو کھنہو منکھارنی
 وندی بہو ورنی تب بھارنی
 چلیو دھرم رکھو پتی ار راکھی

شہو ورجی ہری جو تو میں آؤ
اس استھان پر میں اور آپ دو ہزارہ جا میں
میری بات تیسرا سننے کا تو اس کا ناش ہو جاویگا
اگر برہما وشنو ہمیش بھی ہوں تو ان کو بھی
شراب دیدوں گا۔

(۴۷)
شہو لکھن بیٹھو میں دوائے
نہیں کوؤ آؤ نہ کلا آچارے
اٹھنے پھر آؤ نہ مٹی تھوٹی۔
مار میں ستیہ مر گیا نہیں ہوئی
تب راجی نے کہا۔ اے لکھن تم پرے پر
رہو۔ یہاں کوئی نہ آوے اور نہ دروازے پر
بات چیت ہی کیے۔ پھر بھی جو آوے گا
اس کی موت یقینی ہے

دو ہا
بولے تاپس وچن مردو
یا ہی یا ہی رگھو نا کھتہ
کھو من کل اتھاس سنی
کھنی مینی نا یو ماسفہ
تب وہ تیشوئی بولا۔ اے رگھو نا کھتہ جگا!
رکھشا کرو۔ رکھشا کرو۔ میں یرم دھام جانے
کا اشارہ دینے آیا ہوں۔ یہ کہہ کر دھرم راج
نے پرنام کیا۔

چو پائی
پر مگو اچھا مہیا وی بلوانا
دروا سا مٹی آئے تھانا
مٹی میں دیکھی لکھن چلے آگے
کے نکٹ زینتی الیزرا کے
سو بنار بڑی بلوان ہے۔ اسی وقت پر
دروا سا رشتی آ پہونچے دریا سا جی کو آتا دیکھ
لکھن جی نے آگے بڑھ کر عرض گزار کی

شہری راجی اپنے دھام سا گہت کو جانا
چاہتے ہیں۔ دھرم راج کو بکاو۔ دھرم راج نے
ہا کر برہما کو پرنام کیا۔ اور ان کا حکم پا کر دھرم راج
جی چلے۔

دو ہا
آئے نیم رگھو ویر پور۔ مٹی درویش بنا
پچ پچ سنڈر تھن۔ مٹی درویش بنا
دھرم راج جی سنڈر تھن پچ پچ پچ پچ پچ پچ پچ
بنا کر چلے۔ ان کی کمر میں خوبصورت مرگ بھالا
پٹی ہوئی تھی۔ وہ ایو دھیا میں پہونچے۔

چو پائی
ترت شیش جو خر جنائی
سندت بجن آئے رگھو زائی
مٹی ہی بیز بھی پر مگو کینا پرنام
سادر اچت مگھو وشنو
دھرم راج جی کے آنے کا حال لکھن جی نے
راجی سے کہا۔ سنتے ہی راجی دروازے
پر آئے۔ مٹی کو رام نے پرنام کیا۔ اور بیٹھنے کو
آسن دیا۔

۲
ارگھیبہ دینا آسن بیٹھاری
مٹی ساور پٹی گرا اچاری
شہو سہرو کبہ کر یا تو دینیشا
آئیو میں مٹی ور کے ویتسا
ارگھیبہ دے کر مٹی راج کا پوچن کیا۔ مٹی نے
کہا۔ اے سہرو کبہ کر یا تو شور یہ کل کے مالک
میں مٹی کے روپ میں دھرم راج ہوں

(۴۸)
میں تم رہوں اور نہیں کوئی
تس رہے سنت ناشائے ہی مٹی
شہو جی وچن تیشی دیہوں شاہو

لے آؤ۔ لکھن جی نے جا کر کہا۔ چاہئے منی جی
رگھو ناتھ بلا رہے ہیں۔

آتی چچ پینچ ولو کی آوت
اُجیت اُجی اُجی اُجی
جلی آتی سادر چریں دھوے
شو بھگ یاد او بک لیو
جن جانی منی وردیو آئیو
بیک سو سادر گروں
بھو کال کٹودھت کر پائیتین۔
بن آسن دن منی ہیں مروں
محوان رشی دریا کو آنا دیکھ کر راجی اُجی
بیٹے۔ اور ان کو مناسب آسن دیا۔ پانی لاکر
ان کے پاؤں دھوئے اور چرن امرت لیا
پوئے اے سرسینھ تپسوی سیوک جان کر
حکم دیجئے۔ اے میں سادر کروں گا۔ منی
پوئے میں بھوکا ہوں۔

من بھاء بھوجن دین رگھوتی
بہت ودھی بھتی کرے
سنتوش پائے میںیں
سنتی ونے کرے آتشیں بھری
کر وداع منی وردیو
چھمن مردے وارن دکھ بھئے
بھرت آدمی اچ سمیت
شیر جن تا ہی چھن دیکھن گئے
راجی نے منی کو بھوجن کرایا اور آہ کو
عرض کیا۔ سنتوش سننے منی نے آتشیں
دیا۔ منی کو وداع کہہ کر لکھن جی کی
طرف دیکھ کر راجی کو بڑا دکھ ہوا۔ تب
بھرت وغیرہ اور شہر کے تمام لوگ وہاں آئے

تو حجت منی کہاں رگھو لیا
نہاں جاو میں شہنوں اہلیا
جو پرئی آتر کرے نیو آجیو
بھسم کروؤں تو گھر میرا جو
منی نے پوچھا سری راجی کہاں ہیں؟ میں نے
پاس مانا جانتا ہوں۔ اگر تم جواب دو گے تو
میں تمہارا راجیہ وغیرہ نگر سب بھسم کروں گا۔

کائیے لکھن سنت منی ہانی
بج تھہ جانیں جئے بھوانی
دو او کرے جو ری کہاں بھوانی
دریا منی آوں چاہیں
لکھن جی سن کرے کائیے گئے۔ وہ اپنی
موت کو نزدیک دیکھ کر چل دیئے۔ دونوں
ہاتھ جوڑ کر بھوسے کہا۔ بہاراج دریا سارشی
آنا چاہتے ہیں۔

نات کیل آتی او گن بھاری
کال کریم کئی شری نہ ماری
کسیو ورجن دن کرے کل کیتیو
شہن کھک آیر کھتا کرے پتیو
راجی پوئے بھائی! تم نے بہت بڑا قصود
یونہار مائے سے نہیں ملتی۔ اے گرو جی!
اب اُنکے کی کھتا سنو۔

شیرت کسیو منی آن ہو
سادر کرے پاندھان
چلنو بیک منی پوئے اب
کھن سام بھکوان
کر پاندھان نے کہا۔ منی کو جلد از جا

۲
بد و نئی ٹھٹھے جوری کر دو
تبدل لکھی اتنی کانپ ہی
بھری مین پینچ پیر آرٹ
بھرت سوں پیر بھو بھو
اب گورو ہی آنتو ویکی سادو
و کھیت اتی آثر چلے
سب کھٹا گورو ہی ستائے
آرت یان چرمی آوت چلے
پنہم کر کے سب لوگ کھڑے ہو گئے۔
وہ سب رام کا چہرہ دیکھ کر دے کا پنے
لگے۔ آنکھوں میں آنسو بھر کر بھرت جی سے بولے
غرت پوروک گرد دیو کو ملا لاؤ بھرت جی جاتے
حاکر گرو جی سے سب حال کہا۔ تب رکھتیر
میٹھ کر گورو وسٹھٹ جی فوراً ہی رام کے
پاس آئے۔

۳
آئے و ششٹ بلو کی رکھوتی
سکل آٹھی جینن پرتے
سمو او شنی منتی سٹے جانو
تیا کین میں اب تنو برے
سنی وین شیش و چارنج
ار رام بنو دھک جیونو
گہی جین سر جو تیر آئے
دیکھی جبل ششٹ پاو نو
گورو کو آیا دیکھ کر رام اور دوسرے تمام
شہری ان کے چرنوں پر گرے۔ راجا کی
بات چیت سے گورو نے جان لیا کہ اب
ساکیت گمن کی تیاری ہو رہی ہے۔ لکھن
جی نے دیکھا کہ رام کے بنا زندگی بیکار ہے۔
وہ رام کو پرنام کر سر جو ندی کے نزدیک چلے گئے

دو
کئی پرینت جبل بھیم میں
کینموں در دھیان اکھنڈ
یوگ یگیہ کر ہی رام جہاں
تجسور پو پنج پر صمنڈ۔
کرتک پانی میں کھڑے ہو کر لکھن جی نے
اکھنڈ سنا دھی لگائی۔ رام کا دھیان کر کے
انہوں نے اپنا برھمانڈ یوگ شکتی سے کھول دیا

۲
رام دھام ہو پنجے لکھن
تربت متہ ششٹ تھیاگ۔
ششی ویا کل راگھو نی بھرت
سٹے سکل او راگ۔
شہری رام کے چوتھے انش شری لکھن جی
فوراً ہی رام دھام ساکیت لوک جا پہونچے
یہ سنکر بھرت اور راجا بہت دکھی ہوئے
ان کی ساری خوشی کا فور ہو گئی۔

۳
جیو پانی
میں نہیں تچا تچا مو ہے تاتا
کرو سو میں جو دیکھوں بھرتا
کر مو بھرت پور راجہ شکھاری
سنت کرے مہی ویا تل بھاری
راجا نے کہا میں نے بھائی کو نہیں تہا گھتا
لیکن بھائی نے مجھے تیاگ دیا۔ سب بھائی
سے ملنے کا فوراً انتظام کرو۔ بھرت جی تم
راجہ کرو۔ یہ سنتے ہی بھرت جی گر پڑے

۲
جہرت چلن اب پیران گسائیں
چھین لکھن بن رو نہ سکائی
تات چلے ہو سکھی تے ملائے
کینا تلک بہو پیتی سیکھائے

اپنے سروپ میں لین کر لیا۔ جس دپائی کو چھو کر
شتر و گھن خن بھی چلے گئے۔ باز لوگ اپنے اپنے
لوگوں کو چلے گئے۔ وہ دیوانش تھے۔ سگریو بھی
بھگوان کو پر نام کر کے شور یہ لوگ گئے۔

شتر سہیت دن کر و تش جھونش
آن جسٹ اشترت رہے۔
تے ہی سے بولی آنا دی پر مہو
جو وچن پاؤن مئے گئے۔
اک ماس رہی سہری تور
تم تم تور ہی جیو جے اوہیں
تے ہی تسو بھگ دیوہو مان پد
نروان جو عم پاؤہیں۔۔

سب سے آخر میں بھگوان رام نے سر جوہیں
کھڑے ہو کر برہما جی کو بلایا اور کہا۔ تم ایک مہینے
تک سر جو کے کنارے ٹھہرو۔ میرے لوگ
میں جو جانا چاہیں ان کو وہاں دے کر برابر
بھیجتے رہو۔

کسی وچن آخر دھیان پر مہو
جیوں دامنی کھنٹوں لیو۔
نشیہ جیتی جے جے کار پر مہو
جیتی جے سر کھو۔
ابھی بھانٹی رکھو پتی جاک
چراخہ شکل نے جے دھام کو
سو لپیو ام ہی کر یا پتین۔
ار راٹھی سادہ رام کو

یہ کہہ کر پر مہو رام چندر جی اس طرح سے
لین ہو گئے۔ جیسے آسمان میں بجلی دیوتا لوگ
جے جے کار کرنے لگے۔ اس طرح اپنے بھگوان
کو ساتھ لے کر ساکیت بہاری رام ساکیت

بھرت نے کہا۔ تاجتہ میرے پران نکلتا
ہی چاہتے ہیں۔ بنا لکھن کے بھرت بھی زندہ
نہیں رہ سکتا۔ چلو مہاراج! آپ بھی چلو
رام نے پتروں کو بلایا۔

(۶۳)

سب کہہ سب وہی تھیر دیا
آلو گھن سر جو تھ کینا۔
کھنٹن بھرت باہم رپو دوٹو
تور باسی سب جے گھن تر تو
سب کو سمجھا کر راجی سر جو کے کنارے گئے
دامنی طرف بھرت اور باہیں طرف شتر و گھن تھے
پیچھے مگر نواسی اور رشتہ دار سبھی لوگ تھے

(۶۴)

چھٹی ومان پر مہو قہقام سیدھا
شکل امر پتی کھنٹیں سکو جائے
شمن ویشی مہو ہوئے آبارا
ہوئی ناد و دھی وید آچارا
سب لوگ ومانوں میں بیٹھ بیٹھ کر رام لوگ کو
جانے لگے۔ آسمان سے دیوتاؤں نے بھگوان
کی بارش کی اور آسمان سے ہی وید موصی
ہونے لگی۔

چمنند

آچرت وید پرست بھرت
کر یا تو نشتی سادہ لیو۔
جس پرستی کر رہو دوں
سیا در پدم بن راجت بھوہو
کپی آدی تو تھیں سکھا
پر مہو کے شکل جے لوگ گئے۔
شگریو پر مہو پد وندی۔
بار پتی باز روی نشل گئے۔
وید با آچارل کرتے جو بھرت جی کو راجی

وہ سرشتیہ بھگوت بھگتی جو مٹیوں کو بھی شکل
ہے۔ انسان بلا کوشش ہی پا جاتا ہے۔ اگر
اعتقاد سے رامن کو سننا ہے۔

چلے گئے۔ تب رام کو دل میں دمھارن کر کے
کرپاساگر شکر جی نے ماما پاروتی جی سے کہا

گر جاسنت ساگم یسم نہ لا بھگوان
بن بری کرپا نہ ہوئی سو کاویں وید پر
اے پاروتی جی سنت ساگم سان کوئی لاتجہ نہیں
ہے۔ پتا بھگوان کی کرپا کے ست سنگ حاصل
نہیں ہوتا ہے۔ ایسا وید پران کہتے ہیں۔

(۲)
منی در لہجہ مری بھگتی ور۔ پاؤں بن ہی پاس
جو یہ کتھا نرت۔ سنہیں مان ویشواش

ایسی وہی سہل کتھا سنی، ہر دے را کھی گھنیر
تا سوچن سرنائے کری۔ بکبو و گھنیر متھی دھیر
اسی طرح مکمل رام کتھا شکر شری رکھونا کتھی
کو دل میں یاد کر کے اور گورو کاگ بھگنہ جی کو
پر نام کر کے گرر جی بکینہ چلے گئے۔
اتی لوکش کاٹھ
ساہتم

اکھ آرئی شری راجندر جی

شری راجندر کریال بھج من بن بھو بھہ دارم
نوج لوجن بھج بھکھہ مکر بھج بھکھہ بھج
کنڈرپ اکنت امت بھجی نوہ نیل نیرج شندر
شیت مانو تریت مری بھجی نومی جنک ستا ورم
بھج دین بندھو ویش دا نو دیت ویش بکندم
رکھوند آند کند کوشل جند وشر تھ تندیتم
سر کرپٹ کنڈل تلک جاز آدار انگ و بھونتم
آجا نو بھج شر چاپ و بھ شکر ام جت کھرو و بھونتم
اتی ویت ملسی داس شکر بھیش منی من بھونتم
تم ہر دے بھج نو اس کرپو کام آوی مکھل دل بھونتم



